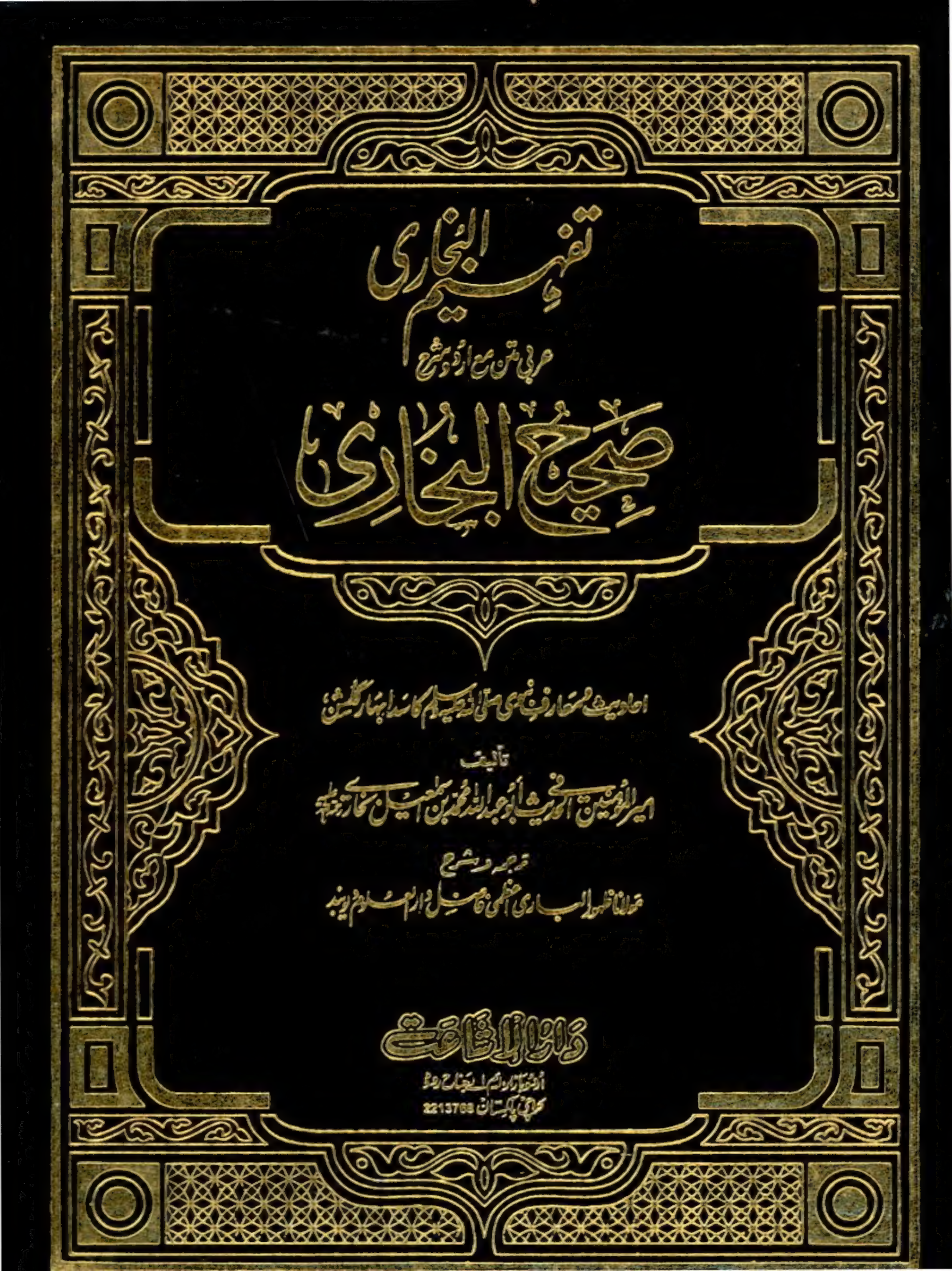


تفہیم البخاری
عربی متن مع اردو شرح
صحیح البخاری
احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن
تالیف
امیر المومنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ و شرح
مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند
دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

۷۲۷۵

احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن،

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد اوّل

تالیف

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : نومبر ۲۰۰۶ء علمی گرافکس

ضخامت : 1190 صفحات

مصححین: مولانا عرفان صاحب (فاضل مدرسہ عربیہ رائے ونڈ لاہور)

مولانا عابد صاحب (فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی)

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
London
Tel : 020 8911 9797. Fax : 020 8911 8999

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے کہ اس نے ہمیں ادارہ دارالاشاعت کے ذریعہ دین اسلام کی نہایت اہم اور مفید کتابوں کی نشرو اشاعت کی توفیق عطا فرمائی اور اسی کے فضل وکرم سے تبلیغ واشاعت دین کا یہ کام مسلسل جاری ہے جس سے ادارہ کے سرپرست حضرات بخوبی واقف ہیں۔

احادیث نبوی ﷺ کی اشاعت کے سلسلے میں ہمارے ادارہ سے اب تک مندرجہ ذیل کتب جدید ترجمہ وشرح کے ساتھ شائع ہوکر مقبول ہوچکی ہیں۔

۱۔ مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف پانچ ضخیم جلدوں میں۔

۲۔ تجرید صحیح البخاری مع ترجمہ وتشریح جدید۔

۳۔ ریاض الصالحین عربی مع ترجمہ وشرح جدید۔

۴۔ معارف الحدیث اردو مصنف مولانا محمد منظور نعمانی سات جلدوں میں۔

اب ہم ایک نہایت عظیم الشان اور جلیل القدر کتاب اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ یعنی امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی الجامع الصحیح کو ہم سب لوگ صحیح بخاری شریف کے نام سے جانتے ہیں جو افضل الکتاب بعد کتاب اللہ یعنی قرآن پاک کے بعد سب سے زیادہ صحیح ومستند کتاب کے لقب سے پوری دنیا میں مشہور ہے اور دنیائے اسلام کے تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ روئے زمین پر بخاری سے زیادہ کوئی صحیح کتاب موجود نہیں اور علم حدیث میں اس کی نظیر ممکن نہیں ہے۔

یہ اصل کتاب عربی زبان میں ہے اور دنیا کی تقریباً تمام اہم زبانوں میں اس کے ترجمے اور شرحیں شائع ہوچکی ہیں، خود

اردو زبان میں اس کے متعدد ترجمے اور شرحیں ہوئے ہیں، لیکن آج کل جو تراجم وشروح بازار میں دستیاب ہیں ان میں بعض شرحیں تو اس قدر ضخیم اور بڑی اور گراں قیمت ہیں کہ اس مصروف دنیا میں کم فرصت لوگ اس کے مطالعہ میں نہ تو اتنا وقت صرف کر سکتے ہیں اور نہ اتنا پیسہ۔

اور بعض ایسے مختصر ہیں جن میں صرف عربی متن اور لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہے اور اسناد کا ترجمہ بھی نہیں دیا ہے، جس کی وجہ سے مطالعہ کے وقت قارئین بے شمار شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اس لئے ضرورت تھی کہ اردو زبان میں صحیح بخاری شریف کا ایک ایسا مجموعہ شائع کیا جائے جو افراط وتفریط سے پاک ہو۔

خدا کا شکر ہے کہ اس ضرورت کو دارالعلوم دیوبند کے ایک فاضل عالم مولانا ظہور الباری اعظمی نے محسوس کیا اور اس عظیم الشان کتاب کا ایک ایسا ہی جدید ترجمہ وشرح کرنے میں کامیاب ہو گئے جو مندرجہ بالا نقائص سے پاک ہے۔

یہ مکمل ترجمہ وشرح تفہیم البخاری کے نام سے دیوبند ہندوستان سے تیس قسطوں میں شائع ہو کر قبولیت عام حاصل کر چکی ہے، جو مندرجہ ذیل خصوصات کی حامل ہے۔

چند خصوصیات

۱۔ اطمینان بخش ترجمانی اور عام فہم شرح اس زمانہ کی ذہنی سطح کے مطابق کی گئی ہے۔

۲۔ احادیث رسول ﷺ کا مسائل حاضرہ سے کامل انطباق۔

۳۔ حدیث کے اُن پہلوؤں کی واضح ترجمانی جن کو موجودہ شارحین نے چھوا تک نہیں۔

۴۔ بخاری شریف کے لطائف وخصوصیات کی کامل رعایت۔

۵۔ قدیم وجدید شارحین کی گراں قدر تحقیقات سے پوری کتاب آراستہ ومزین

۶۔ فقہی مذاہب کی ترجمانی، معتدل لب ولہجہ میں اور محدثین وفقہاء کے اختلافات کی دل آویز وضاحت کی گئی ہے۔

۷۔ ایک کالم میں عربی متن احادیث اور مقابل کالم میں ترجمہ وتشریح

کتابت وطباعت دیدہ زیب، اعلیٰ، جاپانی کاغذ اور حسین جلدوں میں تیار کرائی گئی ہے۔ ان خصوصیات کی وجہ سے یہ ترجمہ وتشریح دوسرے تمام ایڈیشنوں میں ممتاز ہے۔

اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا ہے کہ وہ پاکستان میں بھی اس سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے اور ہمارے لئے اس کو ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین۔

احقر محمد رضی عثمانی

۵۔ ذیقعدہ، ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۸۵ء

فہرست مضامین تفہیم البخاری جلد اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام بخاریؒ کے حالات

نام ونسب:

نام نامی محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جعفی بخاری ہے اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ جعفی بن سعد جو قبیلہ یمن کا سردار تھا اس کے تمام خاندان اور کل نسل کو جعفی کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ یمان بخاری جعفی والی بُخارا بھی اسی کی نسل کا ایک فرد تھا، اس لئے اس کو بھی جعفی کہا جاتا ہے۔ امام بخاری کے پردادا مغیرہ آتش پرست تھے لیکن یمان بخاری کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔ اس لئے جو لقب یمان بخاری کا تھا وہی لقب مغیرہ کا ہوگیا۔

ولادت ووفات:

امام بخاری جمعہ کے روز نماز عصر کے بعد ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو پیدا ہوئے اور عید الفطر کی چاند رات کو جو شنبہ کی شب تھی نماز عشاء و مغرب کے درمیان ۲۵۶ھ میں وفات پائی اور عید الفطر کے دن بعد نماز ظہر دفن کئے گئے۔ آپ کی عمر تیرہ روز کم باسٹھ سال کی ہوئی۔ آپ کا مزار سمرقند سے پانچ میل کے فاصلہ پر خرتنگ نامی گاؤں میں بنایا گیا۔ آپ کے واقعات وفات میں سے یہ امر نہایت تعجب خیز ہے کہ جب لوگ نماز جنازہ سے فارغ ہوکر آپ کو سپرد خاک کر چکے تو قبر سے مشک کی طرح مہکتی ہوئی خوشبو پیدا ہوئی اور ایک مدت تک لوگ برابر قبر پر آتے رہے اور قبر کی مٹی کو مشک کی طرح سونگھتے رہے۔

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ رسول اللہ ﷺ مع اصحاب کے تشریف فرما ہیں۔ میں نے سلام کیا حضور ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ یہاں کس وجہ سے رونق افروز ہیں، فرمایا ہم محمد بن اسمٰعیل بخاری کے منتظر ہیں۔ چند روز کے بعد میں نے سنا کہ بخاری کا اسی تاریخ کو اسی وقت انتقال ہوگیا۔

علامہ فربری کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری کو خواب میں دیکھا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے نشانات قدم پر قدم رکھتے ہوئے حضور ﷺ کے پیچھے جارہے ہیں یعنی امام بخاری سنت نبویہ کے پورے عامل تھے۔ ایک قدم بھی سنت رسول اللہ ﷺ کے خلاف نہ رکھنا چاہتے تھے۔

محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کی ایام طفلی میں آنکھیں جاتی رہی تھیں۔ایک مرتبہ آپ کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ اے عورت! خدائے تعالیٰ نے تیری دعا کی برکت سے تیرے لڑکے کی بینائی واپس کر دی، صبح ہوئی تو امام بخاریؒ بالکل بینا تھے۔

امام بخاریؒ کا حافظہ:

محمد بن بشار استاد بخاری (جو امام مسلم کے بھی استاد تھے) فرماتے ہیں کہ تمام دنیا میں اعجاز نما حافظہ رکھنے والے کل چار شخص ہیں۔ ابوزرعہ رازی، مسلم نیشاپوری، عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی سمرقندی اور محمد بن اسمٰعیل بخاری۔علامہ بن حجرؒ کہتے ہیں کہ ان چاروں میں امام بخاریؒ کو فضیلت اور ترجیح ہے۔محمد بن حمدویہ کا قول ہے کہ محمد بن اسمٰعیل بخاری کو فرماتے سنا کہ میں تین لاکھ حدیثوں کا حافظ ہوں، جن میں سے دو لاکھ غیر صحیح ہیں اور ایک لاکھ صحیح۔

محمد بن ازہر سختیانی کہتے ہیں کہ میں سلیمان بن حرب کے حلقہ درس میں تھا اور امام بخاری بھی ہمارے ساتھ سامع تھے مگر لکھتے نہ تھے۔ایک روز ایک رفیقِ درس بولا۔دیکھو ان کو کیا ہو گیا کہ لکھتے نہیں ہیں۔امام بخاریؒ بولے۔میں بخارا جا کر اپنی یاد پر لکھوں گا۔

امام بخاری کا علمی امتیاز و تبحر:

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ سرزمین میں امام بخاریؒ جیسا عالم پیدا نہیں ہوا اور حافظہ چار خراسانیوں پر ختم ہے۔جن میں سے ایک امام بخاری ہیں۔ابومصعب فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ امام احمد سے زیادہ فقیہ اور صاحبِ بصیرت تھے۔ایک شخص بولا یہ آپ نے کیا فرمایا، ابومصعب بولے۔اگر تم ایک نظر امام بخاری پر ڈالو اور ایک نظر امام مالک پر تو دونوں کو واحد پاؤ گے۔رجاء بن مرجی کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ کو دیگر علماء پر ایسی فضیلت ہے جیسی مردوں کو عورتوں پر۔ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا تمام علماء پر بخاریؒ کو شرف حاصل ہے۔فرمایا یہ تم کیا کہتے ہو، امام بخاریؒ خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں جو سطح زمین پر چلتی پھرتی ہے۔محمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ آسمان کے نیچے میں نے امام بخاریؒ سے زیادہ عالم حدیث اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔

امام بخاریؒ کا زہد و ورع:

علامہ وراق بخاری کہتے ہیں کہ جب امام بخاریؒ کے والد کا انتقال ہوا تو احمد بن حفص ان کے پاس گئے۔امام بخاری کے والد نے کہا کہ میرے مال میں نہ کوئی درہم حرام کا ہے اور نہ مشتبہ کمائی کا۔یہ کہہ کر انتقال کر گئے اور امام بخاری بحیثیت وراثت اسی مال کے وارث ہوئے اور آخر عمر تک اسی مال سے ترقی اور فراخی کے ساتھ گزارا کرتے رہے۔گویا کبھی لقمہ حرام نہ کھایا۔

وراق کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ فرماتے تھے میں نے نہ کبھی کوئی چیز خریدی نہ فروخت کی بلکہ دوسرے آدمی کی معرفت بیع و شرا کی ہے، لوگوں نے دریافت کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا بیع و شرا میں کمی زیادتی اور خلط ملط ہوتا ہے اور میں اس کو پسند نہیں کرتا

امام بخاریؒ کا حلم:

عبداللہ بن محمد صیارفی کا قول ہے کہ ایک مرتبہ میرے سامنے امام بخاریؒ کی مجلس میں آپ کی باندی گھر کے اندر جانے کے لئے آپ کے سامنے سے نکلی، اس وقت امام کے سامنے قلمدان رکھا ہوا تھا۔باندی نکلتے وقت قلمدان پر گر گئی۔امام نے فرمایا کیسے چلتی ہے؟ اس

نے گستاخ لہجہ میں کہا کہ جب راستہ نہ ہو تو ہم کیا کریں؟ کیسے چلیں؟ امام نے اپنے ہاتھ سے اس کو اشارہ کر کے فرمایا کہ جا میں نے تجھ کو آزاد کیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت! اس نے تو آپ کو غصہ دلایا اور آپ نے پھر بھی اس پر احسان فرمایا۔ آپ نے جواب دیا کہ بے شک اس نے مجھے ناراض کیا تھا لیکن میں اپنے اس فعل سے راضی ہو گیا۔ حقیقت رس دماغ رکھنے والے اس فعل سے امام موصوف کے حلم کا اندازہ کر سکتے ہیں اور بالکل اسی واقعہ پر اس معاملہ کو قیاس کر سکتے ہیں کہ جب حضرت ابو مسعودؓ نے اپنے غلام کو کوڑے سے مارا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے تشریف لا کر ان کو اس فعل سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جس قدر قدرت تم کو ان پر ہے اس سے زائد قدرت خدا تعالیٰ کو تم پر ہے۔ ابو مسعودؓ نے اس کے بعد اس غلام کو آزاد کر دیا اور اس کا ذکر حضور ﷺ سے آکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اما لو لم تفعل للفحتک النار

نماز میں امام بخاری کا خشوع وخضوع:

بکر بن منیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاریؒ نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں آپ کے بدن پر ایک زنبور نے سترہ جگہ کاٹا لیکن آپ نے نماز نہ توڑی۔ تمام کرنے کے بعد فرمایا، دیکھو نماز میں کس چیز نے تکلیف دی ہے؟ دیکھا تو سترہ جگہ سے بھڑ نے کاٹا تھا اور تمام جگہ پر ورم آ گیا تھا۔

رمضان میں امام بخاریؒ کی تلاوت قرآن:

ماہ رمضان میں جب امام بخاری نماز تراویح پڑھایا کرتے تھے تو ہر رکعت میں بیس آیات پڑھتے تھے لیکن تہجد کے وقت نصف یا ثلث قرآن روزانہ پڑھا کرتے تھے۔ اس طریقے سے زائد سے زائد تین روز میں ورنہ دو روز میں نماز تہجد میں ایک قرآن ختم کر لیتے تھے اور پھر دن میں روزانہ ایک قرآن ختم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہر ختم قرآن کے وقت ایک دعا مقبول ہوتی ہے وغیرہ۔

تالیف بخاری شریف:

امام بخاریؒ نے حجاز کے تیسرے سفر میں مسجد نبوی ﷺ کے متصل ایک رات خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک بہت ہی خوبصورت بالوں کا مورچھل ہے اور میں اس کو نہایت اطمینان سے جھل رہا ہوں، صبح کو امام نے نماز سے فارغ ہو کر علمائے معبرین کے سامنے اپنے خواب کا اظہار فرمایا اور اس کی تعبیر دریافت فرمائی۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ جھوٹی حدیثوں کو صحیح حدیثوں سے علیحدہ کریں گے، اس تعبیر نے امام بخاریؒ کے دل میں تالیف بخاری کا احساس پیدا کیا اور وہ اسی وقت سے اس اہم کام کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس کے علاوہ امام بخاری کے خیال کو مزید تقویت اس بات سے بھی پہنچی کہ آپ کے استاد شیخ اسحٰق بن راہویہؒ نے ایک مرتبہ آپ سے فرمایا "محمد بن اسمٰعیل! کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم ایسی کتاب تالیف کرتے جو صحیح احادیث رسول اللہ ﷺ کی جامع ہوتی۔" امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ "خواب کی تعبیر اور استاذ کے ارشاد کے بعد میں نے اپنی توجہات کو "جامع صحیح" کی طرف پھیر دیا۔"

امام بخاریؒ کے سامنے اب ایک ہی کام تھا اور وہ یہ کہ جامع صحیح جلد سے جلد عالم وجود میں آنا چاہئے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اب تک احادیث کے جو نسخے جمع کئے جا چکے تھے، ان میں صحیح اور غیر صحیح پر کوئی خاص توجہ نہیں کی گئی تھی، اس کے علاوہ اصول بھی سامنے نہیں تھے، جو صحیح اور غیر صحیح میں امتیاز پیدا کرتے ہیں، ایک اور چیز بھی پائی جاتی تھی کہ احادیث کے ساتھ علماء کے اقوال بھی شامل کر دیئے تھے۔

بخاری کی تالیف کے سلسلہ میں امام صاحب نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ تقریباً ۶ لاکھ احادیث کے مسودے ترتیب دیئے، کئی سال احادیث کے جمع کرنے اور مسودات کے بنانے میں گزر گئے۔ اس سے فارغ ہو کر امام بخاری نے احادیث کی جانچ شروع کی اور اس

عظیم ذخیرے سے ایک ایک گوہر آبدار چن چن کر "جامع صحیح" کے حوالے کرنا شروع کیا۔

چنانچہ امام صاحبؒ خود بیان کرتے ہیں کہ:

"جامع صحیح میں جتنی احادیث میں نے لکھی ہیں، ہر حدیث کے درج کتاب کرنے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کی ہیں۔"

امام بخاریؒ کو تالیف بخاری کے زمانہ میں جب کسی حدیث کی اسناد میں اطمینان نہیں ہوتا تو آپ روضۂ اطہر کے سامنے بہ نیت استخارہ دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر مراقبہ فرماتے اور اسی حالت میں آپ کو اطمینان قلبی حاصل ہو جایا کرتا تھا۔ آپ نے بار ہا رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ وہ حدیث کی صحت کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔

غرض امام صاحب کی یہ جدوجہد سولہ برس تک جاری رہی اور اس دوران سوائے بخاری کی تالیف کے اور احادیث کی جانچ، صحت اور تحقیق وتنقید کے کوئی دوسرا کام نہیں کیا۔

امام صاحب کا یہ بیان کہ "سولہ برس کی طویل مدت میں انتہائی حزم واحتیاط کے ساتھ ۶ لاکھ احادیث کے مجموعہ سے انتخاب کر کے اپنی کتاب بخاری کو حرم محترم اور مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھ کر مکمل کیا۔"

اساتذہ اور تلامذہ:

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ کے اساتذہ کی تعداد کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، کیونکہ وہ حضرات جن سے آپ نے صرف ایک ہی روایت کی سماعت فرمائی ہے، ایک ہزار اسی حضرات ہیں۔ امام صاحب کا اپنا بیان ہے کہ "میں نے اسی ہزار حضرات سے روایت کی ہے جو سب بلند پایہ اصحاب حدیث شمار ہوتے تھے اور پانچ طبقات پر مشتمل تھے یعنی تبع تابعین، اتباع تبع تابعین، اقران، اصحاب وتلامذہ۔ امام صاحب کے خصوصی اساتذہ میں حضرت اسحٰق بن راہویہ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور حضرت یحیٰ بن معین اور حسن بن ربیع کوفی کے نام بہت نمایاں نظر آتے ہیں۔

امام صاحب کے تلامذہ کی کثرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ علامہ فربری فرماتے ہیں کہ جب میں امام بخاریؒ کی شہرت اور غلغلہ سن کر شاگرد ہونے آپ کی خدمت میں پہنچا تو اس وقت تک نوے ہزار آدمی آپ کے شاگرد ہو چکے تھے۔ نامور شاگردوں میں امام ترمذی اور علامہ دارمی بھی شامل تھے۔

معاصرین کی رائے:

حضرت امام بخاریؒ کی عظمت اور علمی فوقیت کا اندازہ معاصرین کے ان خیالات سے لگایا جاسکتا ہے جو وہ اپنے زمانہ میں ظاہر فرمایا کرتے تھے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کسی کے علوِ مرتبت کو جاننے اور معلوم کرنے کا اس سے بہتر کوئی دوسرا طریقہ بھی نہیں ہوسکتا۔ اس مختصر سی سوانح میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ان تمام آراء اور بیانات کو ظاہر کیا جائے جو امام بخاری کے متعلق پائے جاتے ہیں لہٰذا مختصراً تحریر میں لائے جاتے ہیں۔ امام الائمہ ابوبکر بن محمد بن اسحٰق بن خزیمہؒ فرماتے ہیں کہ "آسمان کے نیچے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سب سے زیادہ حدیث کے جاننے والے ہیں۔"

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی فرماتے ہیں کہ "میں حجاز، شام اور عراق وعرب کے مختلف مقامات پر گیا ہوں، علماء سے ملا ہوں، مگر امام بخاری جیسا جامع علم وفضل کسی کو نہیں پایا۔"

ابو حاتم الرازیؒ بیان کرتے ہیں کہ "خراسان وعراق کی سرزمین نے امام بخاری جیسی شخصیت آج تک پیدا نہیں کی۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پارۂ اول

كِتَابُ الْوَحْيِ

وحی کی ابتداء

باب ١ ـ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ م بَعْدِهٖ

رسول ❶ اللہ ﷺ پر نزول وحی کا آغاز کیسے ہوا اور وحی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تم پر وحی بھیجی جس طرح نوح اور اس کے بعد دوسرے پیغمبروں پر بھیجی۔

(١) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ نِالْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصِ نِاللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَآ اَوْ اِلٰى امْرَاَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

ا۔ ہم سے حمیدی ❷ نے بیان کیا ہے، ان سے سفیان نے، ان سے یحییٰ بن سعید الانصاری نے، ان سے محمد بن ابراہیم تیمی نے۔ انہوں نے علقمہ بن وقاص اللیثی سے سنا۔ وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے منبر پر (کھڑے ہوکر) رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ اعمال کا اعتبار نیتوں کے ساتھ ہے اور آدمی کو نیت ہی کا صلہ ملتا ہے۔ چنانچہ جس کی ہجرت حصول دنیا کی خاطر ہو یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہو تو اس کی ہجرت اسی مد میں شمار ہوگی۔

(٢) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ

٢۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہیں مالک نے خبر دی۔

❶ امام بخاری نے کتاب کی ابتداء وحی سے کی، کیونکہ درحقیقت رسول کا کلام بھی وحی ہی کی ایک قسم ہے۔ وحی لغت کے اعتبار سے کسی چیز کا اترنا ہے۔ شرعی اصطلاح میں وحی کا تعلق صرف خدا کے کلام سے ہے، جو کسی رسول کے اوپر خدا کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ مؤلف نے شروع ہی میں اس چیز کی حقیقت واضح کردی جس پر پورے دین کی عمارت کھڑی ہے۔ اگر وحی نہ ہوتی تو قرآن بھی دنیا میں نہ آتا اور اسلام کی دولت سے لوگ محروم رہ جاتے۔ اس لئے تفصیلی احکام سے پہلے وحی کے نزول کا ذکر ضروری تھا۔ جب وحی کا اثبات اور رسول اللہ ﷺ پر اس کا اترنا مسلم ہوگیا تو اب آپ ﷺ کی رسالت واجب التسلیم ہوگئی اور کسی صاحب عقل کے لئے مجال انکار نہیں رہی۔ وحی کیا چیز ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے اس کی طرف ان ابتدائی حدیثوں میں اطمینان بخش رہنمائی ملتی ہے۔ مؤلف نے اس ابتدائی حصہ کا عنوان وحی کو اس لئے قرار دیا ہے کہ رسول کے فرمودات جن پر یہ کتاب مشتمل ہے سرتاسر وحی سے ماخوذ ہیں اور وحی کی کیفیت یہ ہے کہ رسول فرشتہ سے براہ راست حاصل کرتا ہے اور فرشتہ خدا کی طرف سے آتا ہے اس لئے رسول کی کہی ہوئی ہر بات لائق یقین ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر آدمی وحی کی ماہیت ہی سے ناواقف ہو تو وہ رسول کی اصلیت کیا سمجھ سکتا ہے۔ اس باب کے تحت عنوان کے مطابق صرف ایک حدیث ہے۔ باقی حدیثیں بظاہر عنوان سے ہٹ ہیں کہ اصل مقصد وحی کی اہمیت و عظمت کا اظہار ہے۔ وحی کی ابتداء کس وقت ہوئی اور کس جگہ ہوئی؟ دونوں چیزیں آ گئیں۔ ایک حدیث میں مقام کا ذکر ہے اور ایک حدیث میں وقت کا۔ پھر وحی کی تعریف میں کلام الٰہی بھی آ گیا اور کلام رسول بھی آ گیا۔ باب کے ساتھ میں قرآن کی جو آیت ذکر کی گئی ہے۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وحی ایک نئی اور نرالی چیز نہیں بلکہ تم سے پہلے ہر پیغمبر کے پاس اللہ کی طرف سے پیغام رسانی کا ذریعہ یہی رہا ہے اور عادت اللہ کے موافق ہے۔ جس طرح ان پچھلے پیغمبروں کی وحی شک وشبہ سے پاک تھی اسی طرح تمہاری طرف جو پیغام بھیجا گیا ہے وہ بھی ہر شبہ سے بری اور ہر کوتاہی سے محفوظ ہے اور گویا ہدایت یابی کا یہی ایک ذریعہ ہے، جس کی بدولت انسان صراط مستقیم پا سکتا ہے اور گمراہی سے اسے نجات مل سکتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَّاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَاقَالَ وَاَحْيَانًا يَّتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَايَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

انہوں نے ہشام بن عروہ سے سنا، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ (ﷺ) آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وحی کبھی میرے پاس گھنٹی کی جھنکار ❶ کی طرح آتی ہے اور وحی ❷ کی یہ کیفیت مجھ پر بہت شاق گزرتی ہے۔ پھر یہ کیفیت مجھ سے دور ہوجاتی ہے۔ جبکہ اس (فرشتہ) کا کہا مجھے محفوظ ہوجاتا ہے۔ اور کسی وقت فرشتہ آدمی کی صورت میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے بات کرتا ہے۔ پھر جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کرلیتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے کڑاکے کی سردی میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب وحی کا سلسلہ موقوف ہوجاتا تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ نکلتا۔ ❸

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ❷ شروع میں یہ حدیث محض اس لئے لائے ہیں کہ خود مؤلف کتاب کی نیت اور کتاب پڑھنے والے کی درست ہوجائے اور وہ صحیح نیت کے ساتھ اس کتاب کو شروع کرے نیز وجہ یہ بھی ہے کہ اس حدیث میں ہجرت کا ذکر ہے اور اس کے بعد اگلی حدیثوں میں رسول اللہ ﷺ کی غار حرا کی خلوتوں کی تفصیل ہے جو ایک لحاظ سے ہجرت ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آدمی کے ظاہری افعال میں دھوکہ اور ریا بھی شامل ہوسکتا ہے۔ مگر جو کام دل کا ہے اس میں کوئی ریا اور دکھاوا ممکن نہیں۔ اس لئے امام بخاریؒ کا مقصود یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ کتاب خالص اللہ کے لئے لکھ رہا ہوں۔ ہجرت کہتے ہیں کسی جگہ کو یا کسی چیز کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دینا۔ یا کسی چیز سے تعلق منقطع کردینا۔ غار حرا کی طرف آپ کی ہجرت بھی جملہ دنیوی آلودگیوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے انقطاع کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس مناسبت سے بھی یہ حدیث سب سے پہلے ذکر کی گئی ہے۔ اس حدیث سے ابتداء کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام کی بنیاد وہ عقائد ہیں جن کا تعلق دل سے ہے اور نیت بھی فعل قلب کا نام ہے، اس لئے اسلام کی بنیادی تعلیم جو وحی والہام کے ذریعہ پیغمبر ﷺ کو دی گئی ہے وہ اس وقت تک سمجھ میں نہیں آسکتی جب تک کہ آدمی سچائی کے ساتھ راہ ہدایت کا طلبگار اور نجات کا خواہش مند نہ ہو اور اس کی نیت خالص درکار ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ❶ وحی یا الہام اس خاص سلسلہ پیغام رسانی کو کہتے ہیں جو اللہ کی طرف سے اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اصطلاحی طور پر وحی کا لفظ صرف پیغمبروں کے لئے بولا جاتا ہے اور الہام عام ہے جو اللہ کے دوسرے نیک بندوں کو بھی ہوتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ گھنٹی کی جھنکار درحقیقت فرشتہ کی آواز ہے۔ البتہ یہ کہ وحی کن کن کیفیتوں کے ساتھ آتی ہے تو علماء نے اس کے مختلف طریقے نقل کئے ہیں۔ مگر فی الحقیقت چار طرح سے وحی آتی ہے۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام پیغمبر براہ راست سنے، جیسے کوہ طور پر موسیٰ علیہ السلام نے سنا اور معراج میں رسول اللہ ﷺ نے۔ دوسرے یہ کہ کوئی فرشتہ اللہ کا پیغام لے کر آئے۔ تیسرے یہ کہ قلب پر القاء ہو، چوتھے یہ کہ سچے خواب دکھائی دیں۔ مذکورہ ترتیب کے لحاظ سے آخری صورت سے نبوت کا آغاز ہوتا ہے، یعنی پہلے خواب دکھائی دیتے ہیں، پھر قلب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ پھر فرشتہ کبھی خاص شکل میں وحی لے کر آتا ہے اور اللہ کے کلام کی براہ راست سماعت تو صرف اولوالعزم پیغمبروں کا حصہ ہے۔ یہ فضیلت ہر نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔ ❷ وحی درحقیقت انسانی تقاضوں کا جواب ہے، الہام بھی اسی کی ایک قسم ہے اور یہ جانوروں تک کو ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے۔ واوحیٰ ربک الی النحل۔ اس کے علاوہ عام طور پر انسان الہام سے فائدہ اٹھاتا رہتا ہے۔ آج یہ جتنے انکشافات اور جتنی ایجادات ہورہی ہیں، ان سب کی بنیاد الہام پر ہے۔ الہام کے ایک اشارہ کے بعد انسانی عقل نے گھوڑے دوڑائے اور نئی نئی چیزیں ایجاد کرڈالیں۔ اس لئے الہام یا وحی ایسی چیز نہیں جس کے تسلیم کرانے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت پیش آئے۔ روزمرہ کی زندگی میں اس قسم کے واقعات پیش آتے ہیں کہ جن سے الہام کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ ❸ اللہ کا پیغام ایک عظیم الشان ذمہ داری ہے اور انسانی کمال کا آخری درجہ ہے۔ اس بوجھ کا برداشت کرنا بہت دشوار ہے۔ یہ اللہ ہی کی دی ہوئی قوت برداشت اور اسی کی بخشی ہوئی توفیق ہے جس کی بدولت پیغمبر وحی کی امانت کو اپنے سینہ میں محفوظ کرلیتے ہیں۔ وحی کی اسی عظمت اور گرانباری کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ ﷺ اس کے نزول کے وقت عرق عرق ہوجاتے۔ حتیٰ کہ ہر وہ چیز

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَايَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَآءَ تْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَآءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَآءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيْ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَآءَ هُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَ هُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ قُلْتُ مَآاَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّيَ الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقُلْتُ مَااَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا

۳۔ یحییٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا ہے۔ انہیں لیث نے خبر دی، انہوں نے عقیل سے سنا، انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ پر ابتداءً اچھے خوابوں ❶ سے وحی کا سلسلہ شروع ہوا، آپ جو خواب دیکھتے، سپیدۂ سحر کی طرح روشن ہوتا۔ پھر آپ تنہائی پسند ہو گئے اور غار حرا میں خلوت نشین رہنے لگے۔ کئی کئی دن تک اس میں تحنث ❷ یعنی مسلسل کئی کئی رات عبادت کرتے، جب تک گھر آنے کی رغبت نہ ہوتی اور اس کے لئے توشہ ساتھ لے جاتے، پھر حضرت خدیجہؓ کے پاس واپس آتے اور اتنا ہی توشہ اور لے جاتے، حتیٰ کہ اسی غار حرا میں حق ❸ آپ پر منکشف ہوا اور فرشتہ نے آ کر کہا "پڑھ" آپ نے جواب دیا "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔" رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے بھینچا کہ میری طاقت جواب دے گئی۔ پھر مجھے چھوڑ کر اس نے کہا کہ "پڑھ" میں نے پھر وہی جواب دیا کہ "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں" آپ فرماتے ہیں کہ تیسری بار اس نے مجھ کو زور سے پکڑ کر چھوڑ دیا اور کہا "پڑھ اپنے رب کے نام کی برکت سے جس نے (ہر شے) کو پیدا کیا (اور) انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا، پڑھ اور تیرا رب بڑے کرم والا ہے" تو رسول اللہ ﷺ نے ان آیتوں کو دہرایا (مگر) آپ کا دل (اس انوکھے واقعہ سے) کانپ ❹ رہا تھا۔ پھر آپ حضرت خدیجہؓ کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھاؤ، مجھے کمبل اڑھاؤ، انہوں نے آپ کو کمبل اڑھا دیا۔ جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو حضرت خدیجہؓ کو پورا قصہ سنایا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے،

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) جس پر آپ ﷺ تشریف فرما ہوتے اس کیفیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتی اور یہ بھی وحی کی حقانیت کا ایک ثبوت ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) ❶ خواب عالم روحانی کی ابتدائی منزلوں سے تعلق رکھتے ہیں، خواب دیکھنے والا ایک طرف اپنے اسی مادی جسم کے ساتھ اسی عالم آب و گل میں موجود ہوتا ہے، دوسری طرف خواب کی کیفیات اس پر بعض ایسے حقائق روشن کرتے ہیں جن تک اس کی عقل کبھی مادی ساز و سامان کے ساتھ پہنچ نہیں سکتی تھی، اسی لئے سچے خواب کو نبوت کا ایک جزو قرار دیا گیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام پہلے پہل پاکیزہ اور سچے خواب دیکھتے ہیں، اسی طرح نبوت کی آئندہ سپرد ہونے والی ذمہ داریوں سے ایک گونہ مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا نبی کو پیغمبرانہ ذمہ داریوں کی تربیت ایک خاص ترتیب سے دی جاتی ہے۔ ❷ تحنث زمانہ جاہلیت کی اصطلاح ہے، اس دور میں عبادت کا ایک طریقہ یہ تھا کہ آدمی کسی گوشے میں سب سے الگ تھلگ کچھ راتیں خدا کے گیان دھیان میں گزارتا تھا۔ اس وقت تک چونکہ رسول اللہ ﷺ کو راہ حق معلوم نہیں ہوئی تھی، ادھر طبیعت بت پرستی کی گندگیوں سے متنفر تھی، اس لئے اس دور میں جبکہ وحی سے آپ کی رہنمائی کا آغاز نہیں ہوا تھا آپ نے اس وقت کی عبادت کا وہ طریقہ اختیار کیا جو اپنی اصل کے لحاظ سے درست اور قابل عمل تھا، یعنی دنیا و مافیہا سے دور ہٹ کر اپنی اور خدا کی ذات پر غور و فکر اور مراقبۂ نفس، یہی وہ تحنث تھا، پیغمبر بننے سے پہلے جس پر آپ عمل پیرا تھے۔ ❸ حق سے مراد اللہ کا دین ہے جس سے آپ ابتداء میں ناواقف تھے۔ غار حرا میں جبرئیلؑ نے آپ کو دین کی حقیقت بتلائی۔ ❹ اس واقعہ سے پہلے کبھی آپ کو ایسا اتفاق نہیں ہوا تھا اس لئے بشری تقاضے کے مطابق اس غیر متوقع صورتحال سے دوچار ہونے کے بعد دہشت کا طاری ہونا کوئی بعید بات نہیں۔

الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِىْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ مَايُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَآئِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى ابْنَ عَمِّ خَدِيْجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتٰبَ الْعِبْرَانِىَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِىَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ يَاابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ يَاابْنَ اَخِىْ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَمَا رَاٰى فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِىْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يٰلَيْتَنِىْ فِيْهَا جَذَعًا يٰلَيْتَنِىْ اَكُوْنُ حَيًّا اِذَا يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِىَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَاجِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِىَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِىْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّىَ وَفَتَرَالْوَحْىُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِىَّ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْىِ فَقَالَ فِىْ حَدِيْثِهٖ بَيْنَآ اَنَا اَمْشِىْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِىْ فَاِذَا

انہوں نے کہا ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم! آپ ﷺ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ تو کنبہ پرور ہیں، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مفلسوں کے لئے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصائب میں حق کی مدد کرتے ہیں۔ ❶ اس کے بعد آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو ان کے چچازاد بھائی تھے، وہ زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور عبرانی لکھا کرتے تھے۔ چنانچہ انجیل کو عبرانی زبان میں لکھتے، جتنا اللہ کا حکم ہوتا، بہت بوڑھے، ضعیف اور نابینا ہو گئے تھے، حضرت خدیجہؓ نے ان سے کہا کہ اے چچازاد بھائی! اپنے بھتیجے (محمد) کی بات تو سنئے، وہ بولے، اے بھتیجے! کہو تم کیا دیکھتے ہو؟ آپ نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا، تب ورقہ (بے اختیار) بول اٹھے یہ وہی ناموس ہے ❷ جو اللہ نے موسیٰ پر نازل کیا تھا۔ کاش میں اس عہد (نبوت) میں جوان ہوتا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا، جبکہ آپ ﷺ کی قوم آپ ﷺ کو نکال دے گی، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ وہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں، جو شخص بھی اس طرح کی چیز لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں، لوگ اس کے دشمن ہو گئے، اگر مجھے آپ (کی نبوت) کا زمانہ مل گیا تو میں آپ کی پوری مدد کروں گا، پھر کچھ ہی دنوں بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور (کچھ عرصہ تک وحی) کی آمد موقوف رہی۔ ❸

ابن شہاب (اس حدیث کے راوی) کا قول ہے کہ مجھ سے ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت نقل کی کہ حضور ﷺ نے وحی کے موقوف ہونے کا حال بیان فرماتے ہوئے یہ (بھی) ارشاد فرمایا کہ میں ایک بار جا رہا تھا، اچانک میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، آنکھ اٹھائی تو نظر آیا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا،

---

❶ منصب رسالت پر سرفراز ہونے کے لئے جن اوصاف کاملہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ بحسن وخوبی آپ ﷺ کے اندر موجود تھے۔ اس لئے ابھی تک اسلام کی روشنی سے مستفید نہ ہونے کے باوجود حضرت خدیجہؓ کو اس بات کا یقین تھا کہ محمد ﷺ کی شخصیت میں کوئی ایسا جوہر ضرور ہے جس کی بناء پر انہیں کوئی کارنامہ انجام دینا ہے اور انہیں دنیا کی کوئی قوت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ پھر اللہ ایسے مثالی کردار رکھنے والے بندوں کو کسی طرح بھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑ سکتا۔ اسی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر بھی ان تمام بشری کیفیتوں سے متصف ہوتے ہیں جو کسی انسان میں ہو سکتی ہیں، اس لئے وہ پیغمبری کی ساری ذمہ داریاں قبول کرنے کے بعد بھی انسان ہی رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کلمہ شہادت میں جہاں محمد ﷺ کی رسالت کا ذکر ہے وہیں آپ کے بندہ ہونے کی بھی تصریح کر دی ہے۔ ''اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ'' اگر رسول اللہ کا پیغمبر بننے کے لئے بشریت سے خارج ہونا ضروری ہوتا تو وحی آنے سے قبل آپ کی جملہ انسانی کیفیات بدل جاتیں یا وحی کے آغاز کے وقت آپ پر کوئی خوف طاری نہ ہوتا۔ ❷ ناموس لغت میں رازدان کو کہتے ہیں، یعنی ایسا رازدان جو اپنا بھی خواہ اور ہمدرد ہو، اس کے مقابلہ میں جاسوس کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو دشمن بن کر آدمی کے راز معلوم کرنے کی کوشش کرے، یہاں لفظ ناموس سے مراد فرشتہ ہے جو پیغمبروں کے پاس وحی لے کر آتا ہے۔ ❸ وحی کا سلسلہ درمیان میں دو یا تین سال موقوف رہا۔

الْمَلَکُ جَآءَ نِیْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلیٰ کُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالیٰ یٰٓاَ یُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ فَحَمِیَ الْوَحْیُ وَتَتَابَعَ تَابَعَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ وَاَبُوْ صَالِحٍ وَّتَابَعَهٗ هِلَالُ بْنُ رَدَّادٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ یُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ بَوَادِرُهٗ

زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ مجھ پر اس منظر سے دہشت سی چھا گئی اور واپس لوٹ کر میں نے کہا مجھے کپڑا اڑھا دو، مجھے کپڑا اڑھا دو، اس وقت اللہ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ "اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ اور لوگوں کو (عذاب الٰہی سے) ڈرا اور اللہ کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور (پلیدی) کو چھوڑ دے۔" پھر وحی تیزی کے ساتھ اور لگاتار آنے لگی۔ ❶ اس حدیث کو یحیٰی کے ساتھ عبداللہ بن یوسف اور ابو صالح نے بھی روایت کیا ہے اور عقیل کے ساتھ ہلال بن رداد نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔ یونس اور معمر نے فواہ کی جگہ بوادرہ بیان کیا ہے۔ ❷

(۴) حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اَبِیْ عَآئِشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالیٰ لَاتُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِیْلِ شِدَّةً وَّکَانَ مِمَّا یُحَرِّکُ شَفَتَیْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَنَا اُحَرِّکُهُمَا لَکَ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَرِّکُهُمَا وَقَالَ سَعِیْدٌ اَنَا اُحَرِّکُهُمَا کَمَا رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا یُحَرِّکُهُمَا فَحَرَّکَ شَفَتَیْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالیٰ لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ جَمْعَهٗ لَکَ صَدْرَکَ وَتَقْرَاَهٗ فَاِذَا

۴۔ موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کہ انہیں ابوعوانہ نے خبر دی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن جبیر نے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کلام الٰہی لاتحرک الخ کی تفسیر کے سلسلہ میں یہ ارشاد سنا کہ رسول اللہ ﷺ نزول وحی کے وقت گرانی محسوس فرمایا کرتے تھے اور اس (کی علامتوں) میں سے ایک یہ تھی کہ آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں، جس طرح آپ ہلاتے تھے، سعید کہتے ہیں میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح ابن عباس کو ہلاتے ہوئے دیکھا، پھر اپنے ہونٹ ہلائے۔ (ابن عباس نے کہا) پھر یہ آیت اتری کہ اے محمد ﷺ قرآن کو جلد جلد یاد کرنے کے لئے اپنی زبان نہ ہلاؤ، اس کا جمع کر دینا اور پڑھا دینا ہمارا ذمہ ہے۔ ❸
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یعنی قرآن تمہارے دل میں جما دینا اور تمہیں پڑھا دینا، پھر جب پڑھ لیں تو اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو، ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (اس کا مطلب یہ ہے) تم اس کو خاموشی

---

❶ دوبارہ جب وحی کا سلسلہ شروع ہوا، یہ واقعہ اس وقت پیش آیا، اس دوسرے دور کی سب سے پہلی وحی سورہ مدثر کی ابتدائی آیتیں ہیں۔

❷ ان دو راویوں نے فواد کی بجائے بوادر کا لفظ نقل کیا۔ بوادر بادرۃ کی جمع ہے۔ گردن اور مونڈھے کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں، کسی دہشت انگیز منظر کو دیکھ کر یہ حصہ بسا اوقات پھڑکنے لگتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اس حیرت انگیز واقعہ سے آپ کے کاندھے کا گوشت تیزی کے ساتھ پھڑکنے لگا۔

❸ رسول اللہ ﷺ یاد کرنے کے خیال سے وحی کو جلدی جلدی دہرانے کی کوشش فرماتے، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یہ قرآن ہمارا کلام ہے، جس غرض سے ہم اسے نازل کر رہے ہیں، اس کا پورا کرنا ہمارے ذمے ہے، اس لئے اطمینان سے نازل ہونے والی وحی کو سنو، اس کو محفوظ کرنے کی فکر نہ کرو، چنانچہ قرآن کی آیتوں میں خدا نے یہ اعجاز بھی پیدا فرما دیا کہ وہ ایک معصوم بچے تک کو یاد ہو جاتی ہیں جبکہ دوسری مذہبی کتابیں مختصر ہونے کے باوجود آدمی یاد نہیں کر سکتا، پھر اسی آیت سے اس بات کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، اگر یہ نعوذ باللہ محمد ﷺ کی تصنیف ہوتی تو اس میں اس قسم کی آیتیں بالکل نہ آتیں جن میں خود رسول پاک ﷺ کو کسی معاملے پر تنبیہ کی گئی ہے، ٹوکا گیا ہے۔

قَرْاٰنَه، فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَه، قَالَ فَاسْتَمِعْ لَه، وَاَنْصِتْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا، اَنْ تَقْرَاَه، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَآ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَاَه،

کے ساتھ سنتے رہو، اس کے بعد مطلب سمجھا دینا ہمارے ذمے ہے۔ پھر یقیناً یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ تم اس کو پڑھو (یعنی تم اس کو محفوظ کر سکو) چنانچہ اس کے بعد جب آپ کے پاس جبرئیلؑ (وحی لے کر) آتے تو آپ (توجہ سے) سنتے۔ جب وہ چلے جاتے تو رسول اللہ ﷺ اس (تازہ وحی) کو اس طرح پڑھتے جس طرح جبرئیلؑ نے پڑھایا تھا۔ ❶

(۵) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَه، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

۵۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا، انہیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں یونس نے، انہوں نے زہری سے سنا۔ دوسری سند یہ ہے کہ ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن مبارک نے، ان سے یونس اور معمر دونوں نے بیان کیا، ان دونوں نے زہری سے روایت کی پہلی سند کے مطابق زہری سے عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس کی روایت نقل کی کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں (دوسرے اوقات کے مقابلہ میں جب) جبرائیلؑ آپ سے ملتے بہت ہی زیادہ سخاوت فرماتے۔ جبرائیلؑ رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے۔ غرض آنحضرت ﷺ مخلوق کی نفع رسانی میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔ ❷

(۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَه، اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَه، اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيْهَآ اَبَاسُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَاَتَوْهُ وَهُمْ بِاِيْلِيَآءَ فَدَعَاهُمْ فِيْ مَجْلِسِهٖ وَحَوْلَه، عُظَمَآءُ الرُّوْمِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَه، فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّه، نَبِيٌّ قَالَ

۶۔ ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا، انہیں شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے سنا، انہیں عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ عبداللہ بن عباس سے سفیان بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل ❸ نے ان کے پاس قریش کے قافلے میں ایک آدمی بھیجا اور اس وقت یہ لوگ تجارت کے لئے شام گئے ہوئے تھے اور وہ یہ زمانہ تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے قریش اور ابوسفیان سے ایک وقتی عہد کیا تھا تو ابوسفیان اور دوسرے لوگ ہرقل کے پاس ایلیا ❹ پہنچے۔ جہاں ہرقل نے انہیں اپنے دربار میں طلب کیا تھا، اس کے گرد روم کے بڑے بڑے لوگ بیٹھے تھے۔ ہرقل نے انہیں اور اپنے ترجمان کو بلوایا، پھر ان سے پوچھا کہ تم میں سے کون شخص مدعی رسالت کا قریبی عزیز

---

❶ منشاء یہ تھا کہ وحی کے الفاظ محفوظ ہو جائیں۔ ❷ اس حدیث میں ذکر ہے کہ رمضان میں جبرائیلؑ آپ سے قرآن کا دور کرتے، یہ اس لئے کہ قرآن دنیا والوں کے لئے رمضان ہی کے مہینے میں نازل ہونا شروع ہوا۔ اس لحاظ سے رمضان سے قرآن کو بہت بڑی مناسبت ہے، گویا یہ نزول وحی کا مہینہ ہے اور اسی کے طفیل یہ نزول رحمت کا مہینہ بن گیا اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ بھلائیاں کرنی چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کیا جائے۔ ❸ ہرقل روم کے بادشاہ کا لقب تھا۔ ❹ بیت المقدس کا نام ہے۔

اَبُوْسُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ اَدْنُوْهُ مِنِّيْ وَقَرِّبُوْآ اَصْحَابَه' فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَآئِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ كَذَّبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْلَاالْحَيَاءُ مِنْ اَنْ يَّاْثِرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ اَوَّلَ مَاسَاَلَنِيْ عَنْهُ اَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُه' فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْنَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَطُّ قَبْلَه' قُلْتُ لَاقَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ ا بَآئِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَاقَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَآءُ هُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآءُ هُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ قُلْتُ لَاقَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَه' بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَاقَالَ قُلْتُ لَاقَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَاوَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ لَّانَدْرِيْ مَاهُوَ فَاعِلٌ فِيْهَا قَالَ وَلَمْ يُمْكِنِّيْ كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَه' سِجَالٌ يَّنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَاذَا يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْبُدُ وا اللّٰهَ وَحْدَه' وَلَا تُشْرِكُوْ بِهٖ شَيْئًا وَّاتْرُكُوْا مَايَقُوْلُ اٰبَآؤُكُمْ وَيَاْمُرُنَا بِاالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَه' سَاَلْتُكَ عَنْ نَّسَبِهٖ فَذَكَرْتَ اَنَّه' فِيْكُمْ ذُوْ نَسَبٍ وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ

ہے؟ ❶ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں بول اٹھا کہ میں اس کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں (یہ سن کر) ہرقل نے حکم دیا کہ اس (ابو سفیان) کو میرے قریب لاؤ اور اس کے ساتھیوں کو اس کے پس پشت بٹھادو۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں ابو سفیان سے اس شخص (یعنی محمد ﷺ) کا حال پوچھتا ہوں، اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم ان کا جھوٹ ظاہر کر دینا (ابوسفیان کا قول ہے کہ) خدا کی قسم اگر مجھے یہ غیرت نہ آتی کہ یہ لوگ مجھ کو جھٹلائیں گے تو میں آپ کی نسبت ضرور غلط گوئی سے کام لیتا ہے۔ خیر پہلی بات ❷ جو ہرقل نے مجھ سے پوچھی وہ یہ کہ اس شخص کا خاندان تم لوگوں میں کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ تو بڑے نسب ❸ والا ہے۔ کہنے لگا اس سے پہلے بھی کسی نے تم لوگوں میں ایسی بات کہی تھی؟ میں نے کہا نہیں، کہنے لگا، اچھا اس کے بڑوں میں بھی کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں، پھر اس نے کہا بڑے لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کی ہے یا کمزوروں نے؟ میں نے کہا نہیں، کمزوروں ❹ نے، پھر کہنے لگا، اس کے متبعین روز بروز بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے جارہے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، ان میں زیادتی ہورہی ہے، کہنے لگا، اچھا اس کے دین کو برا سمجھ کر اس کا کوئی ساتھی پھر بھی جاتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، کہنے لگا، کیا اپنے اس دعویٰ (نبوت) سے پہلے کبھی اس نے جھوٹ بولا ہے؟ میں نے کہا نہیں، اور اب ہماری اس سے (صلح کی) ایک مدت ٹھہری ہوئی ہے معلوم نہیں وہ اس میں کیا کرتا ہے۔ (ابوسفیان کہتے ہیں) بس اس بات کے سوا اور کوئی (جھوٹ) بات میں اس (گفتگو) میں شامل نہ کرسکا۔ ہرقل نے کہا، کیا تمہاری اس سے لڑائی بھی ہوئی ہے؟ ہم نے کہا ہاں، بولا پھر تمہاری اس سے جنگ کس طرح ہوتی ہے؟ میں نے کہا، لڑائی ڈول ❺ کی طرح ہوتی ہے کبھی وہ ہم سے (میدان جنگ) لے لیتے ہیں اور کبھی

---

❶ اس سوال سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اہل مکہ کا یہ قافلہ ان لوگوں پر مشتمل تھا جو محمد ﷺ کے کٹر مخالفین میں سے تھے اس لئے اس نے ان میں سے ایسے شخص کو گفتگو کے لئے منتخب کرنا چاہا جو رسول اللہ ﷺ سے قرابت کی بناء پر زیادہ سے زیادہ واقفیت رکھتا ہو اور اسے قابل اعتماد معلومات بہم پہنچا سکے۔ ❷ یہ بھی رسول اللہ ﷺ کا ایک اعجاز ہے کہ آپ کا سب سے بڑا مخالف آپ کے بارے میں خواہش کے باوجود غلط بیانی نہیں کرسکا اور وہی بات اسے کہنی پڑی جو صحیح تھی۔ ❸ مکہ میں سب سے زیادہ بااثر اور اونچا قبیلہ قریش کا تھا اور اس میں بھی بنی ہاشم کا کنبہ شرافت میں سب سے بہتر شمار ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ بنی ہاشم میں سے تھے۔ ❹ یعنی زیادہ تر وہ لوگ تھے جن کی دنیوی حیثیت کمزور تھی ورنہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت خدیجہؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت عمرؓ بڑی حیثیت کے لوگوں میں سے سمجھے جاتے تھے۔

❺ یہ ایک عربی کہاوت ہے جو ایسی موقعوں پر بولی جاتی ہے مطلب یہ کہ لڑائی کا معاملہ ایسا ہے کہ اس میں کبھی ایک فریق کامیاب ہو جاتا ہے کبھی دوسرا۔

اَنْ لَّاقُلْتُ لَوْكَانَ اَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَه‘ لَقُلْتُ
رَجُلٌ يَّتَاسّٰى بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَه‘ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ
مِنْ ١ بَآئِهٖ مِنْ مَّلِكٍ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّاقُلْتُ فَلَوْ كَانَ
مِنْ ١ بَآئِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ اَبِيْهِ
وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَه‘ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ
يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّافَقَدْ اَعْرِفُ اَنَّه‘ لَمْ يَكُنْ
لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ
وَسَاَلْتُكَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَآءُ هُمْ
فَذَكَرْتَ اَنَّ ضُعَفَآءَ هُمُ اتَّبَعُوْهُ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ
وَسَاَلْتُكَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَذَكَرْتَ اَنَّهُمْ
يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ اَمْرُالْاِيْمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ
اَيَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ
فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ
بَشَاشَتُه‘ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ اَنْ
لَّا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَاتَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ بِمَا
يَاْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ اَنَّه‘ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَعْبُدُوااللّٰهَ وَلَا
تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ
وَيَاْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَاِنْ كَانَ
مَاتَقُوْلُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ
كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّه‘ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ اَنَّه‘ مِنْكُمْ فَلَوْ
اَنِّيْٓ اَعْلَمُ اَنِّيْٓ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَآءَ ه‘ وَلَوْ
كُنْتُ عِنْدَه‘ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ بَعَثَ بِهٖ مَعَ
دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَه‘ عَظِيْمُ
بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ فَقَرَاَه‘ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى
هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا
بَعْدُ فَاِنِّيْٓ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ

ہم ان سے، ہرقل نے پوچھا، وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا۔ وہ کہتا ہے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور اپنے باپ دادا کی (شرک کی) باتیں چھوڑ دو، اور ہمیں نماز پڑھنے، سچ بولنے، پرہیز گاری اور صلہ ❶ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ (یہ سب سن کر) پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہہ دے کہ میں نے تم سے اس کا نسب پوچھا تو تم نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے اور پیغمبر اپنی قوم میں عالی نسب ہی بھیجے جایا کرتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ (دعویٰ نبوت کی) یہ بات تمہارے اندر اس سے پہلے کسی اور نے بھی کہی تھی؟ تو تم نے جواب دیا کہ نہیں، تب میں نے (اپنے دل میں) یہ کہا کہ اگر یہ بات اس سے پہلے کسی نے کہی ہوتی تو میں یہ سمجھتا کہ اس شخص نے بھی اس بات کی تقلید کی ہے جو پہلے کہی جا چکی ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے بڑوں میں کوئی بادشاہ بھی گزرا ہے، تم نے کہا کہ نہیں، تو میں نے (دل میں) کہا کہ ان کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہوگا تو کہہ دوں گا کہ وہ شخص (اس بہانہ سے) اپنے آباؤ اجداد کا ملک (حاصل کرنا) چاہتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس بات کے کہنے (یعنی پیغمبری کا دعویٰ کرنے) سے پہلے تم نے کبھی اس کو دروغ گوئی کا الزام لگایا ہے، تم نے کہا کہ نہیں، تو میں نے سمجھ لیا کہ جو شخص آدمیوں کے ساتھ دروغ گوئی سے بچے، وہ اللہ کے بارے میں کیسے جھوٹی بات کہہ سکتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ بڑے لوگ اس کے پیرو ہوتے ہیں یا کمزور آدمی، تم نے کہا کہ کمزوروں نے اس کا اتباع کیا ہے، تو (دراصل) یہی لوگ پیغمبروں کے متبعین ہوتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں، تم نے کہا کہ وہ بڑھ رہے ہیں، اور ایمان کی کیفیت یہی ہوتی ہے، حتی کہ وہ کامل ہو جاتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کوئی شخص اس کے دین سے ناخوش ہو کر لوٹ بھی جاتا ہے، تم نے کہا نہیں، تو ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے، جن کے دلوں میں اس کی مسرت رچ بس جائے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ عہد شکنی کرتے ہیں، تم نے کہا کہ نہیں، پیغمبروں کا یہی حال ہوتا ہے، ❷ وہ عہد

❶ صلہ رحمی کا مطلب ہے خون کے رشتوں سے تعلقات باقی رکھنا، عزیز و اقارب سے سلوک کرنا۔ ❷ ہرقل کی گفتگو سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ نہایت دانشمند، منصف مزاج اور حق پسند آدمی تھا۔ یہ ساری گفتگو جو ابوسفیان سے ہوئی یقیناً ایک صاحب عقل آدمی کو رسول اللہ ﷺ کی دعوت تسلیم کرانے کے لئے کافی ہے۔ بشرطیکہ اسے حق کی تلاش ہو۔

يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ
عَلَيْكَ اِثْمَ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى
كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّااللّٰهَ وَلَا
نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَايَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ
قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَاقَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ
الْكِتٰبِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ
وَاُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِاَصْحَابِىْ حِيْنَ اُخْرِجْنَا لَقَدْ اَمِرَ
اَمْرُابْنِ اَبِىْ كَبْشَةَ اِنَّهٗ يَخَافُهٗ مَلِكُ بَنِى الْاَصْفَرِ
فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا اَنَّهٗ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَىَّ
الْاِسْلَامَ وَكَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ صَاحِبَ اِيْلِيَآءَ وَهِرَقْلَ
سُقُفًّا عَلٰى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ اَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ
قَدِمَ اِيْلِيَآءَ اَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيْثَ النَّفْسِ فَقَالَ بَعْضُ
بَطَارِقَتِهٖ قَدِاسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ
وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّآءً يَّنْظُرُ فِى النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهُمْ
حِيْنَ سَاَلُوْهُ اِنِّىْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ فِى
النُّجُوْمِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَّخْتَتِنُ مِنْ
هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالُوْا لَيْسَ يَخْتَتِنُ اِلَّاالْيَهُوْدُ فَلَا
يُهِمَّنَّكَ شَاْنُهُمْ وَاكْتُبْ اِلٰى مَدَآئِنِ مُلْكِكَ
فَلْيَقْتُلُوْا مَنْ فِيْهِمْ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَبَيْنَمَاهُمْ عَلٰٓى اَمْرِهِمْ

کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ اور میں نے تم سے پوچھا، وہ تم سے کس
چیز کے لئے کہتے ہیں، تم نے کہا کہ وہ ہمیں حکم دیتے ہیں، کہ اللہ کی
عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں اور تمہیں بتوں کی
پرستش سے روکتے ہیں، سچ بولنے اور پرہیز گاری کا حکم دیتے
ہیں۔ ❶ لہٰذا اگر یہ باتیں جو تم کہہ رہے ہو، سچ ہیں تو عنقریب وہ اس جگہ
کا مالک ہوجائے گا جہاں میرے یہ دونوں پاؤں ہیں۔ ❷ مجھے معلوم تھا
کہ وہ (پیغمبر) آنے والا ہے۔ مگر مجھے خیال نہیں تھا کہ وہ تمہارے اندر
ہوگا۔ اگر میں جانتا کہ اس تک پہنچ سکوں گا تو اس سے ملنے کے لئے ہر
تکلیف گوارا کراتا۔ اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اس کے پاؤں
دھوتا۔ ❸ ہرقل نے رسول اللہ کا وہ خط منگایا جو آپ نے دحیہ کلبی کے
ذریعہ حاکم بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ ہرقل کے پاس بھیج دیا
تھا۔ ❹ پھر اس کو پڑھا تو اس میں (لکھا) تھا۔ ❺ اللہ کے نام کے ساتھ
جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے، اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر محمد ﷺ
کی طرف سے شاہ روم کے لئے۔ اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی
پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تمہیں دعوت اسلام دیتا ہوں کہ اسلام
لے آؤ گے تو (دین و دنیا کہ) سلامتی نصیب ❻ ہوگی اللہ تمہیں دوہرا
ثواب دے گا ❼ اور اگر تم (میری دعوت سے) روگردانی کرو گے تو
(تمہاری) رعایا کا گناہ بھی تم ہی پر ہوگا۔ ❽ اور اے اہل کتاب! ایک
ایسی بات پر آجاؤ جو ہمارے تمہارے درمیان یکساں ہے۔ وہ یہ کہ ہم
سب اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھیرائیں

---

❶ ہرقل نے جس طرح ابوسفیان کی ایک ایک بات پر غور کیا اور اس کا جواب دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب کی روح اور پیغمبروں کی تاریخ سے بخوبی واقف تھا کہ رسول اللہ کی ایک ایک خصوصیت کا پچھلے پیغمبروں سے مقابلہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپ نبی برحق ہیں۔ ❷ یعنی رسول اللہ اس سلطنت پر بھی غالب آجائیں گے جو اس وقت میرے قبضہ میں ہے۔ ❸ یعنی ان کی غلامی اختیار کرتا اور ان کا پیرو بن جاتا۔ ❹ پہلے اس کے پاس رسول اللہ کا یہ دعوت نامہ پہنچ چکا تھا اسے دیکھ کر اس نے پھر اس قریشی قافلے کو رسول اللہ کے حالات معلوم کرنے کے لئے بلوایا تھا۔ ابوسفیان کی اس پوری تقریر کے بعد اس نے وہ خط منگوایا اور پڑھا۔ ❺ دیکھنے میں بڑا سادہ خط ہے مگر بڑا پر اثر اور باوقار۔ اس قدر جرأت اور بے تکلفی کے ساتھ دنیا کی عظیم الشان سلطنت کے فرمانروا کو اسلام کی دعوت پیش کرنا اسی شخص کا کام ہے جس کو اپنی بات کی سچائی کا کامل یقین ہو۔ اور جو فی الواقع اپنے دعوے میں سچا اور قابل اعتماد ہو۔ ❻ یعنی اسلامی قوانین کی بدولت دنیا میں چین و سکون نصیب ہوگا اور اسلام قبول کر کے آخرت میں جنت اور خدا کی رضا میسر آئے گی۔ ❼ حدیث میں آیا ہے کہ جو اہل کتاب اسلام قبول کر لیں انہیں دگنا ثواب ملے گا، ایک تو پہلی الہامی شریعت کے اتباع کا، دوسرا اس آخری شریعت کے قبول کرنے کا۔ ❽ یعنی جو دین تمہارا ہے وہی تمہاری رعایا کا بھی ہوگا اگر عیسائیت پر قائم رہو گے تو رعایا بھی عیسائی رہے گی اور اگر اسلام قبول کر لو گے تو رعایا بھی مسلمان ہوجائے گی جس کا ثواب بادشاہ کے نامۂ اعمال میں درج ہوگا۔ ورنہ اسلام قبول نہ کرنے کا گناہ تمہارا اپنا بھی اور اپنی رعایا کا بھی تمہارے سر پر رہے گا۔

أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهٖ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهٗ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوْا فَانْظُرُوْا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا فَنَظَرُوْآ إِلَيْهِ فَحَدَّثُوْهُ أَنَّهٗ مُخْتَتِنٌ وَسَأَلَهٗ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ فَقَالَ هِرَقْلُ هٰذَا مَلِكُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلٰى صَاحِبٍ لَّهٗ بِرُوْمِيَّةَ وَكَانَ نَظِيْرَهٗ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ هِرَقْلُ إِلٰى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰى أَتَاهُ كِتَابٌ مِّنْ صَاحِبِهٖ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلٰى خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهٗ نَبِيٌّ فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَآءِ الرُّوْمِ فِيْ دَسْكَرَةٍ لَّهٗ بِحِمْصَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَّكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَّثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوْا هٰذَا النَّبِيَّ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَأٰى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَأَيِسَ مِنَ الْإِيْمَانِ قَالَ رُدُّوْهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ إِنِّيْ قُلْتُ مَقَالَتِيْ آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ فَسَجَدُوْا لَهٗ وَرَضُوْا عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ قَالَ أَبُوْعَبْدِاللّٰهِ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا اپنا رب بنائے۔ (1) پھر اگر وہ اہل کتاب (اس بات سے) منہ پھیر لیں تو (مسلمانو!) تم ان سے کہہ دو کہ (تم مانو یا نہ مانو) ہم تو ایک خدا کے اطاعت گزار ہیں (2) ابوسفیان کہتے ہیں۔ جب ہرقل نے جو کہنا تھا کہہ دیا اور خط پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے ارد گرد بہت شور وغوغا ہوا، بہت سی آوازیں اٹھیں اور ہمیں باہر نکال دیا گیا۔ تب میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابو کبشہ (3) کے بیٹے کا معاملہ تو بہت بڑھ گیا (دیکھو تو) اس سے بنی اصفر (روم) کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ مجھے اس وقت سے اس بات کا یقین ہو گیا کہ حضور ﷺ عنقریب غالب ہو کر رہیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ نے مجھے مسلمان کر دیا۔ (4) (راوی کا بیان ہے کہ) ابن ناطور ایلیاء کا حاکم ہرقل کا مصاحب اور شام کے نصاریٰ کا لاٹ پادری بیان کرتا تھا کہ ہرقل جب ایلیاء (5) میں آیا۔ ایک دن صبح کو پریشان حال اٹھا، تو اس کے درباریوں نے دریافت کیا کہ آج آپ کی صورت بدلی ہوئی پاتے ہیں (کیا وجہ ہے؟) ابن ناطور کا بیان ہے کہ ہرقل نجومی تھا۔ علم نجوم میں مہارت رکھتا تھا اس نے اپنے ہم نشینوں کے پوچھنے پر بتایا کہ میں نے آج رات ستاروں پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ختنہ کرنے والوں کا بادشاہ غالب آ گیا۔ (بھلا) اس زمانہ میں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہود کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا، سو ان کی وجہ سے پریشان نہ ہوں، سلطنت کے تمام شہروں میں یہ حکم لکھ بھیجئے کہ وہاں جتنے یہودی ہوں سب قتل کر دیئے جائیں۔ وہ لوگ ان ہی باتوں میں مشغول تھے کہ ہرقل کے پاس ایک شخص لایا گیا جسے شاہ غسان نے بھیجا تھا، اس نے رسول اللہ کے حالات بیان کئے۔ جب ہرقل نے (سارے حالات) اس سے سن لئے تو کہا کہ جا کر دیکھو وہ ختنہ کئے ہوئے ہے یا نہیں؟ انہوں نے اسے دیکھا تو بتلایا کہ وہ ختنہ کیا ہوا ہے۔ ہرقل نے جب اس شخص سے عرب کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتلایا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں، تب ہرقل نے کہا کہ یہ ہی (محمد ﷺ) اس امت کے بادشاہ ہیں جو پیدا ہو چکے ہیں۔ پھر اس نے اپنے ایک

(1) عیسائیوں نے تثلیث کا عقیدہ قائم کر لیا تھا اور پادریوں ہی کو سب کچھ سمجھنے لگے تھے۔ قرآن کی اس آیت میں ان کی اس گمراہی کی طرف اشارہ ہے۔
(2) یعنی مسلمان کی اصل ذمہ داری تبلیغ ہے۔ اس کے بعد کوئی نہیں مانتا تو یہ اس کا فعل ہے۔ (3) مکہ کے کفار رسول اللہ ﷺ کو طنز اور تحقیر کی غرض سے ابو کبشہ کے لقب سے پکارا کرتے تھے یہ ایک شخص کا نام ہے جو بتوں کی بجائے ایک ستارے کی پوجا کیا کرتا تھا۔ (4) ابوسفیان آخر وقت میں جب مکہ فتح ہوا تب اسلام لائے۔ (5) بیت المقدس۔

دوست ❶ رومیہ کو لکھا اور وہ علم نجوم میں ہرقل کی ٹکر کا تھا۔ پھر خود ہرقل حمص چلا گیا۔ ابھی حمص سے نکلا نہیں تھا کہ اس کے دوست کا خط (اس کے جواب میں) آ گیا۔ ❷ اس کی رائے بھی حضور ﷺ کے ظہور کے بارے میں ہرقل کے موافق تھی کہ محمد ﷺ (واقعی) پیغمبر ہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے روم کے بڑے بڑے آدمیوں کو اپنے حمص کے محل میں طلب کیا، اس کے حکم سے محل کے دروازے بند کر لئے گئے پھر وہ (اپنے خاص گھر سے) باہر آیا اور کہا اے روم والو! کیا ہدایت اور کامیابی کچھ تمہاری لئے بھی ہے اور تم اپنی سلطنت کی بقا چاہتے ہو تو پھر اس نبی کی بیعت کر لو۔ ❸ (یہ سننا تھا کہ) پھر وہ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے (مگر) انہیں بند پایا۔ آخر جب ہرقل نے (اس بات سے) ان کی یہ نفرت دیکھی اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا تو کہنے لگا کہ ان لوگوں کو پھر میرے پاس لاؤ (جب وہ دوبارہ آئے تو) اس نے کہا، میں نے جو بات کہی تھی اس سے تمہاری دینی پختگی کی آزمائش مقصود تھی، سو وہ میں نے دیکھ لی۔ ❹ تب (یہ بات سن کر) سب کے سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے ❺ اور اس سے خوش ہو گئے۔ بالآخر ہرقل کی آخری حالت یہی رہی۔ ❻ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو صالح بن کیسان، یونس اور معمر نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔

---

❶ بیت المقدس کا حاکم۔ ❷ رسول اللہ ﷺ نے ہرقل کو یہ خط ۶ھ میں صلح حدیبیہ سے لوٹنے کے بعد دحیہ کلبی ایک قدیم الاسلام صحابی کی معرفت بھیجا تھا۔

❸ ہرقل کی اس گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ مگر اپنے سرداروں کے ڈر اور پبلک کے خوف سے اس میں اتنی جرأت نہ پیدا ہوئی کہ بغیر کسی جھجک کے اسلام قبول کر لیتا۔ ❹ ہرقل کا یہ کہنا ان سب لوگوں کے لئے بڑی غیر متوقع بات تھی اور پھر یک بیک اپنے مذہب کو چھوڑ دینا کیسے گوارا کرتے جب کہ اس مذہب میں عیش وعشرت کی پوری آزادی حاصل تھی، ان لوگوں کے شور اور ہنگامے پر کنٹرول کرنے اور شہر میں اس قسم کی گڑبڑ پھیلنے کے خیال سے ہرقل نے قلعہ کے دروازے بند کروا دیئے تھے۔ ❺ جب ہرقل کو یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ بدنصیب لوگ کسی طرح اسلام کی طرف نہیں آ سکتے تو اس نے بھی اپنا پینترا بدل دیا۔ چنانچہ جب اس نے کہا کہ اس بات سے محض تمہارا امتحان مقصود تھا تو سب کے سب بے وقوف اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے جو گویا تعظیم و اطاعت کا اظہار تھا۔ ہرقل کے بارے میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا مگر صحیح بات یہی ہے کہ اپنی رغبت کے باوجود اسلام قبول نہ کر سکا اور آخر تک عیسائیت پر قائم رہا۔ جیسا کہ حدیث کے آخری جملے سے معلوم ہوتا ہے۔ ❻ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی ابتدائی بعثت کے حالات اور آپ کی ان صفات و خصوصیات پر مشتمل ہے جو انبیاء کرام کی ہوتی ہیں۔ اس لئے عنوان کے مطابق ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وحی کے نزول کے لئے کس معیار کی شخصیت مطلوب ہے۔ ہرقل نے اسی معیار پر آپ کی نبوت کو سمجھنے کی کوشش کی۔ چنانچہ آپ کے احوال اس معیار کے مطابق نکلے تو اس پر اسلام کی حقانیت ظاہر ہو گئی۔ اب یہ اس کی بدقسمتی تھی کہ وہ اسلام قبول نہ کر سکا قسطلانی نے لکھا ہے کہ ان کی عہد تک یعنی گیارہویں صدی ہجری اور خط ہرقل کی اولاد میں محفوظ تھا اور اس کو تبرک سمجھ کر بڑے اہتمام سے سونے کے صندوقچے میں رکھا گیا تھا۔

کتاب الایمان

ایمان کا بیان

ایمان لغت کے اعتبار سے کسی بات کو صحیح مان لینا ہے اور شریعت میں ایمان کہتے ہیں رسول خدا کی تصدیق کرنے کو، اللہ کی طرف سے پیغمبر جو کچھ لے کر آتا ہے اسے مان لینے کا نام ایمان ہے۔

محدثین کے نزدیک ایمان نام ہے، دل کے اعتقاد، زبان کے اقرار اور اعضاء کے عمل کا۔ یہ حضرات ایمان کی تعریف میں ان تینوں چیزوں کو داخل کرتے ہیں لیکن جمہور اہل سنت کے نزدیک اس کا مطلب ایمان کامل ہے، یعنی اصل ایمان تو دل کی تصدیق کا نام ہے۔ مگر وہ کامل اسی وقت ہوتا ہے جب زبان سے اقرار کرے اور ظاہری اعمال بجالائے۔ خود بخاری نے آئندہ ایک حدیث میں مؤمن کامل کے ایمان کی تصریح کی ہے۔

اکثر علماء اعمال کو ایمان کی تکمیل کے لئے شرط قرار دیتے ہیں۔ یعنی عمل کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ البتہ دنیا میں اسی شخص کو مسلمان قرار دیا جائے گا جو خود اپنی زبان سے اسلام کا اقرار کرے۔ ایسے ہی شخص پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے، اگر کوئی شخص دل میں ایمان رکھتا ہو اور اس کے اظہار سے پہلے مر جائے تو اللہ کے یہاں وہ اپنے ایمان کی بنا پر مؤمن قرار دیا جائے گا۔ خلاصہ یہ کہ ایمان کا تعلق قلب سے ہے اور اسلام کا تعلق عمل سے۔ اگر ایمان کامل ہے تو وہ ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جتنا ایمان کمزور اور پھسپھسا ہوگا، اعمال بھی اتنے ہی ناکارہ اور بے جان ہوں گے۔ اسی باب میں امام بخاری نے اپنے مسلک کے مطابق عنوانات جمع کر دیئے ہیں، یہاں امام بخاریؒ کا مقصود فرقۂ مرجیۂ کارد کرنا ہے جس کا مسلک یہ ہے کہ ایمان محض اقرار کا نام ہے۔

باب ۲. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ وَّهُوَ قَوْلٌ وَّفِعْلٌ وَّيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى. وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا

۲۔ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور اس بات کا بیان کہ اسلام، قول بھی اور فعل بھی اور وہ بڑھتا بھی ہے اور گھٹتا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں (متعدد جگہ) ارشاد فرمایا ہے، آیت "تا کہ مؤمن کے (پہلے) ایمان پر ایمان کی اور زیادتی ہو اور ہم نے ان کی اور زیادہ ہدایت دی اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ انہیں مزید ہدایت عطا کرتا ہے۔ اور جو لوگ سیدھی راہ پر ہیں انہیں اللہ نے اور زیادہ ہدایت دے دی اور پرہیزگاری عنایت کی۔"

وَقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّقَوْلِهٖ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَوْلِهٖ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ اَنَّ لِلْاِيْمَانِ فَرَآئِضَ وَشَرَآئِعَ وَحُدُوْدًا فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْاِيْمَانَ فَاِنْ اَعِشْ فَسَاُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتّٰى تَعْمَلُوْا بِهَا

اور اللہ بزرگ و برتر کا فرمان (ہے) کہ تم میں سے کسی کے ایمان کو اس سورت نے بڑھا دیا (یہ وہ لوگ ہیں) جو ایمان لائے اس سورت نے ان کے یقین میں اضافہ کر دیا (سورۂ آل عمران میں ہے) جو انہیں ڈرایا تو ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور (سورۂ احزاب میں ہے) ان کے یقین واطاعت ہی میں اضافہ ہوا اور اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی ایمان ہی میں داخل ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن عدی کو لکھ تھا کہ ایمان کے کچھ فرائض، کچھ ضابطے کچھ حدیں اور کچھ سنن ہیں (یعنی ایمان کے لوازمات میں کچھ اوامر کچھ نواہی اور کچھ سنتیں داخل ہیں پھر

وَاِنْ اٰمُتْ فَمَآ اَنَا عَلٰی صُحْبَتِکُمْ بِحَرِیْصٍ وَّقَالَ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ وَقَالَ مُعَاذٌ اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنُ سَاعَةً وَّقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْیَقِیْنُ الْاِیْمَانُ کُلُّهٗ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَایَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِیْقَةَ التَّقْوٰی حَتّٰی یَدَعَ مَاحَاکَ فِی الصَّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ شَرَعَ لَکُمْ مِنَ الدِّیْنِ مَاوَصّٰی بِهٖ نُوْحًا اَوْصَیْنَاکَ یَامُحَمَّدُ وَاِیَّاهُ دِیْنًا وَّاحِدًا وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا سَبِیْلًا وَّسُنَّةً وَّدُعَآءُ کُمْ اِیْمَانُکُمْ

جس نے ان چیزوں کی تکمیل کرلی اس نے ایمان کامل کرلیا اور جس نے ان میں کوتاہی کی اس نے ناکمل رکھا اور اگر میں زندہ رہا تو میں ان سب کو تم سے کھول کر بیان کروں گا تاکہ تم ان پر عمل پیرا ہوسکو اور اگر میں مرگیا تو (پھر واقعہ یہ ہے کہ) میں تمہاری ہم نشینی کا خواہاں نہیں ہوں اور ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا (سورۂ بقرہ میں) لیکن اس لیے کہ) میرے دل کو اطمینان حاصل ہو۔ اور حضرت معاذ بن جبلؓ نے اسود ابن ہلال کو فرمایا کہ ہمارے پاس بیٹھو (تاکہ) کچھ دیر ہم مومن رہیں (یعنی ایمان تازہ کریں) ابن مسعودؓ کا ارشاد ہے "یقین پورا کا پورا ایمان ہے" اور حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا ہے کہ بندہ اس وقت تک تقویٰ کی حقیقت نہیں پا سکتا جب تک دل کی کھٹک (یعنی شرک و بدعت کے شبہات) کو دور نہ کردیا اور مجاہد نے (اس آیت کی تفسیر میں) کہ "تمہارے لئے وہی دین ہے جس کی تعلیم ہم نے نوح کو دی ہے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے محمدؐ! ہم نے تمہیں اور نوح کو ایک ہی دین کی تعلیم دی ہے۔ اور ابن عباسؓ نے شرعتہ اور منہاج کا مطلب راستہ اور طریقہ بتلایا ہے اور (قرآن کی اس آیت **قل مایعبوأ بکم ربی لولا دعاؤکم** کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ) تمہاری دعا سے تمہارا ایمان مراد ہے۔" ❶

(۷) حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءُ الزَّکٰوةِ

۷۔ عبیداللہ بن موسیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ انہیں حنظلہ بن ابی سفیانؒ نے خبر دی، عکرمہ بن خالد کے واسطہ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (اول) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں (دوسرے نماز پڑھنا تیسرے زکوٰۃ

❶ ان آیتوں سے امام بخاری کا مقصود یہ ہے کہ ایمان کی کمی زیادتی ثابت ہو۔ لیکن سلف و خلف کا اصل مسلک وہی ہے جس کی طرف اس سے قبل اشارہ کیا جاچکا ہے اور امام بخاری بھی جس کمی زیادتی کا ذکر کرنا چاہتے ہیں، وہ غالباً ایمان کی مقدار کے لحاظ سے نہیں بلکہ کیفیت کی کمی بیشی کے اعتبار سے ہے۔ اس لئے اصل ایمان کا دارومدار جن چیزوں پر ہے وہ متعین ہیں۔ ان میں اگر ایک کا انکار کردیا جائے تو ایمان لانے کے کوئی معنی نہیں ایمان میں جو کمی زیادتی ہے وہ یقین و معرفت سے تعلق رکھتی ہے۔ کبھی قدرت خداوندی کا کوئی ایسا منظر سامنے آجاتا ہے کہ آدمی معرفت رب کے جذبے سے سرشار ہوجاتا ہے اور کسی وقت گناہوں کا صدور قلب کو اتنا زنگ آلود کردیتا ہے کہ ایمانی عقائد کا اقرار کرنے کے باوجود آدمی ایمان کی حلاوت اور معرفت الٰہی کی کیفیات سے اپنے آپ کو خالی پاتا ہے۔ یہ ہی ایمان کا گھٹنا بڑھنا ہے۔ ان آیتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دین میں کمی بیشی ہوتی ہے تو درحقیقت دین میں جو بنیادی چیزیں ہیں، وہ تو ہر دور میں مشترک رہی ہیں ہر پیغمبر نے انہی کی طرف لوگوں کو دعوت دی ہے لیکن اس کے علاوہ دین کی تفصیلات جن کو شریعت سے تعبیر کیا گیا ہے وہ ہر قوم اور ہر دور کے مزاج کے لحاظ سے مختلف رہی ہیں، البتہ جو دین محمد ﷺ لے کر آئے وہ گذشتہ تمام پیغمبروں کی لائی ہوئی شریعتوں کا خلاصہ اور آنے والے ہر دور کی ضرورتوں کے مطابق ہے۔



وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ.

دینا چوتھے) حج کرنا (پانچویں) رمضان کے روزے رکھنا۔ ❶

باب ۳. اُمُوْرِ الْاِیْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ اِلٰی قَوْلِهٖ اَلْمُتَّقُوْنَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰیَةَ

۳۔ان چیزوں کا بیان جو ایمان میں داخل ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی یہ نہیں کہ تم پچھم اور پورب کی طرف منہ کرلو بلکہ (اصل) نیکی (کا کام تو) وہ ہے کہ آدمی اللہ پر ایمان لائے اور بے شک ایماندار کامیاب ہوں گے۔

(۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الْجُعْفِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرِ نِ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَالْحَیَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ

۸۔عبداللہ بن محمد جعفی نے ہم سے بیان کیا ان سے ابو عامر العقدی نے کہا، ان سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا، وہ عبداللہ بن دینار سے بیان کرتے ہیں، وہ ابوصالح سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیاء بھی ایمان ہی کی ایک شاخ ہے۔ ❷

باب ۴. اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ

۴۔مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں۔

(۹) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ وَاِسْمٰعِیْلَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَی اللّٰهُ عَنْهُ. قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ اَبُوْمُعَاوِیَةَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو یُحَدِّثُ

۹۔آدم بن ابی ایاس نے ہم سے بیان، ان سے شعبہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر اور اسمٰعیل سے اور ان دونوں نے شعبی سے، اور شعبی نے عبداللہ بن عمرو سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ (سچا) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کے ضرر) سے مسلمان محفوظ رہیں، مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے ابوعبداللہ (بخاری)، اور ابو معاویہ نے کہا، ہم سے حدیث بیان کی داؤد بن ابی ہند نے، انہوں نے عامر سے، وہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ ابن

❶ پانچ ستون ہیں جن پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ درحقیقت کلمۂ شہادت وہ بنیادی پتھر ہے جس کے بغیر نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے سارے ستون بے کار ہیں۔ اصل اہمیت اس عقیدہ کی ہی جو خدا کی توحید اور محمد ﷺ کی رسالت پر یقین واعتماد سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد عملی زندگی میں نماز کو پہلا مقام حاصل ہے۔ اس کے بعد زکوٰۃ کو، پھر روزہ کو، پھر حج کو، اگرچہ اس روایت میں روزہ کو حج کے بعد بیان کیا گیا ہے۔ مگر مسلم نے اپنی روایت میں روزہ کو حج سے پہلے بیان کیا ہے۔ جہاد کو اس لئے بیان نہیں کیا کہ وہ فرض کفایہ ہے، دوسرے یہ کہ جہاد کا مقصد اسلام کی پانچوں بنیادوں کے مقابلہ میں چھت کی سی ہے۔ جو بارش، گرمی اور سردی سے مکان کو محفوظ رکھتی ہے اس لئے جہاد کو بنیاد میں شامل نہیں کیا۔ البتہ دوسری احادیث میں اس کی اتنی زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کے بغیر اسلام کی یہ پانچ بنیادیں محفوظ نہیں رہ سکتیں، یہاں صرف ان باتوں کو بیان کرنا مقصود تھا جو اسلام قبول کرنے اور مسلمان بننے کے لئے ضروری ہیں۔ جو شخص ان چیزوں کا قائل اور عامل ہو۔ اس کی نجات اور ہدایت کے لئے یہ کافی ہیں۔ ❷ ایک دوسری حدیث میں ستر سے بھی زیادہ شاخیں بیان کی گئی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ایمان کے بہت سے شعبے ہیں جن میں سے حیاء یعنی شرم بھی ایمان ہی کا ایک جزو ہے۔ بے حجابی، بے شرمی اور بے غیرتی ایک کافرانہ خصلت ہے، اس کے مقابلہ میں غیرت اور حیاء کو ایمان کی شاخ قرار دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اخلاقی خوبیوں کے مجموعے کا نام ہے۔ حیاء سے مراد وہ شرم ہے جو بے غیرتی اور بے شرمی کے کاموں سے آدمی کو بچائے۔ غیر ضروری شرم اور بے موقع حیاء دراصل بے کرداری اور نفس کی کمزوری کا دوسرا نام ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو سے سنا اور وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں اور عبدالاعلیٰ نے داؤد سے (سن کر) کہا داؤد نے عامر سے، انہوں نے عبداللہ سے...... اور وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ ❶

باب ۵. اَىُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ

۵۔ بہترین اسلام کونسا ہے!

(۱۰)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدِ نِ الْاُمَوِيِّ الْقُرَشِيِّ قَالَ ثَنَا اَبِىْ قَالَ ثَنَا اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

۱۰۔ ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید الاموی القرشی نے بیان کیا، ان سے ان کے باپ نے کہا، ان سے ابو بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی، وہ ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ صحابہؓ نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کون سا اسلام عمدہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا (اس آدمی کا اسلام) جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ ❷

باب ٦. اِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ.

٦۔ کھانا کھلانا بھی اسلام (کے احکام میں داخل ہے۔

(۱۱) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ.

۱۱۔ ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا ان سے لیث نے یزید کے واسطے سے بیان کیا یزید نے ابوالخیر سے سنا انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تم کھانا کھلاؤ، اور جانے ان جانے سب آدمیوں کو سلام کرو۔ ❸

باب ۷. مِنَ الْاِيْمَانِ اَنْ يُّحِبَّ لِاَخِيْهِ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ.

۷۔ یہ بھی ایمان ہی کی بات ہے کہ جو بات اپنے لئے پسند کرو، وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو۔

(۱۲)حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

۱۲۔ مسدد نے ہم سے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، وہ شعبہ سے روایت

---

❶ مقصد یہ ہے کہ سچا اور پکا مسلمان وہ کہلائے گا جو کسی دوسرے مؤمن کو اپنے ہاتھ سے یا اپنی سے کوئی نقصان نہ پہنچائے نہ ہاتھ سے مارے نہ منہ سے برا بھلا کہے۔ اسی طرح اصل ہجرت یہ ہے کہ آدمی اللہ کی منع کی ہوئی باتوں سے رک جائے یعنی سراسر اللہ کا طاعت گزار بن جائے اس حدیث میں مہاجرین کو خاص طور پر اس لئے ذکر کیا کہ لوگ صرف ترک وطن کو ہجرت سمجھ کر دین کی دوسری باتوں میں سستی نہ کرنے لگیں۔ یا ہجرت حبشہ یا ہجرت مکہ کی بجائے ہجرت کا ثواب اب اس طرح آدمی کو حاصل ہوسکتا ہے کہ وہ حرام باتوں کو قطعاً چھوڑ دے۔ آخر میں بخاری نے اس روایت کی تعلیق ظاہر کی ہے کہ چند اور واسطوں سے بھی انہیں یہ روایت ملی ہے۔ یہ حدیث مسلم میں نہیں ہے اس لئے بخاری کی ان حدیثوں میں شامل ہے جو افراد بکاری کے نام سے موسوم ہیں۔ ❷ اسلام جن عقائد پر مشتمل ہے ان کو ماننے کے بعد آدمی مسلمان شمار کیا جاتا ہے لیکن وہ عقائد جب عملی جامہ پہنتے ہیں اس وقت اسلام کی دنیوی برکات اور اخروی ثواب کا صحیح اندازہ ہوسکتا ہے۔ اس حدیث میں ایک سچے، پکے مسلمان کی ایک علامت بتلا دی گئی ہے یعنی بہترین اسلام اسی شخص کا ہے جو اپنی زبان سے کسی کو برا نہ کہے اور اپنے عمل سے کسی کو ایذا نہ پہنچائے جو سلیم الطبع، شریف النفس اور صلح کل ہو۔ اس حدیث میں اگرچہ صرف مسلمانوں کا ذکر کیا گیا ہے مگر دوسری احادیث کے مطابق اس میں مسلم وغیر مسلم سب شامل ہیں۔ ❸ سوال کا منشاء یہ ہے کہ کون سی بات ایسی ہے جو اسلام کی خوبیوں میں شمار کی جائے، تو آپ نے دو بہترین اسلامی خصلتوں کا ذکر فرمایا، کھانا کھلانا اس میں دونوں باتیں داخل ہیں، اول بھوکے آدمی کا پیٹ بھرنا، دوسرے مہمان کی، مسافر کی اور دوست کی خاطر مدارات کرنا۔ اور دوسری بہترین خصلت ہر مسلمان کو سلام کرنا خواہ وہ واقف ہو یا ناواقف، سلام باہمی محبت ومودت کا ذریعہ ہے اس لئے اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے جڑ کر رہے، کٹ کر نہ رہے اور باہمی سلام کا رواج اس کا بہت مؤثر اور سہل ذریعہ ہے۔

قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ وَعَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ.

کرتے ہیں، شعبہ قتادہ سے، وہ حضرت انسؓ سے روایت بیان کرتے ہیں (اور ایک اور واسطہ سے) یحییٰ بن سعید نے حسین المعلم سے روایت بیان کی، انہوں نے قتادہ سے سنا، وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔ ❶

باب ۸. حُبُّ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ

۸۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت ایمان کا جزو ہے۔

(۱۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ.

۱۳۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ان سے شعیب نے، ان سے ابوالزناد نے اعرج کے واسطہ سے روایت کی، اعرج حضرت ابو ہریرہ ؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن (کامل) نہیں ہوسکتا، جب تک میں اسے اس کے باپ اور اس کی اولاد سے (بھی) زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔ ❷

(۱۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

۱۴۔ یعقوب بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا ان سے ابن علیہ نے عبدالعزیز بن صہیب کے واسطے سے روایت کی۔ وہ حضرت انسؓ سے اور حضرت انسؓ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں (ایک دوسرے واسطے سے) آدم بن ابی ایاس نے ہم سے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ قتادہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن (کامل) نہیں ہوسکتا جب تک اس کو میری محبت اپنے ماں باپ، اپنے بچوں، اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

باب ۹. حَلَاوَةِ الْاِيْمَانِ

۹۔ ایمان کی حلاوت۔

---

❶ اسلامی اخوت ومحبت کا تقاضا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے بازو بن کر رہیں۔ اس لئے جس قلب میں ایمان کی حرارت ہوگی وہ اپنے میں اور دوسرے مسلمان میں کوئی فرق نہیں رکھے گا۔ اس حدیث میں اس بات کی تاکید کی گئی۔ ایک مسلمان جس قدر دوسرے مسلمانوں سے بے تعلق اور لاپرواہ ہوگا اسی قدر اس کا ایمان کمزور اور پھسپھسا ہوگا۔ کمال ایمان یہ ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اپنے ہی جیسا سمجھے۔ ❷ اسلام کی دولت ہمیں چونکہ رسول اللہ ﷺ ہی کے وسیلے سے ملی ہے، اس لئے خدا کے بعد کسی کا احسان اگر ہماری گردنوں پر ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کا ہے اور اسلام ہی وہ دین ہے جس نے ہمیں پرسکون اور ہموار زندگی بسر کرنے کے طریقے بتلائے ہیں۔ ماں باپ تو دنیا میں صرف ہمارے آنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اسی طرح اولاد ہمارے نام ونشان کو باقی رکھنے کی ایک صورت ہے۔ لیکن بچپن سے لے کر موت تک جو برسوں کی زندگی ہم گزارتے ہیں، اس زندگی کو سدھارنے اور موت کے بعد دائمی زندگی کو سنوارنے کے گر ہمیں محمد ﷺ ہی سے معلوم ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کا احسان سب سے بڑا ہے، اسی لئے آپ سے قلبی تعلق اور محبت بھی سب سے زیادہ ہونی چاہئے۔ یہ محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی ایمان کامل ہوگا۔

(۱۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَايُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِى الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِى النَّارِ

۱۵۔ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہاان سے عبدالوہاب الثقفی نے بیان کیاان سے ایوب نے ابو قلابہ کے واسطہ سے روایت کی، ابو قلابہ نے حضرت انسؓ سے نقل کیا، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پائے گا۔ وہ یہ ہیں کہ اس کو اللہ اور اس کا رسول ان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور جس سے محبت کرے اللہ ہی کے لئے کرے اور (تیسرے یہ کہ) دوبارہ کفر اختیار کرنے کوایسا ہی برا سمجھے جیسا آگ میں ڈالے جانے کو۔ ❶

باب ۱۰ . عَلَامَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ

۱۰۔انصار کی محبت ایمان کی علامت ہے۔

(۱۶)حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ

۱۶۔ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے انہیں عبداللہ ابن جبیر نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے انسؓ بن مالک سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے کینہ رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ ❷

باب ۱۱ .

۱۱۔انصار کی وجہ تسمیہ

(۱۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَبُوْاِدْرِيْسَ عَآئِذُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَّهُوَ اَحَدُ النُّقَبَآءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِىْ

۱۷۔ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، ان سے شعیب نے، وہ زہری سے نقل کرتے ہیں، انہیں ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور لیلۃ العقبہ کے نقیبوں میں سے تھے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت جب آپ ﷺ کے گرد صحابہؓ کی ایک جماعت موجود تھی، فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو اس بات کی

---

❶ ایک مومن کو اللہ اور رسول ﷺ کی محبت اور ان سے تعلق ساری کائنات سے زیادہ ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ ایمان اللہ کی توحید اور رسول ﷺ کی رسالت ہی پر موقوف ہے۔ جتنا زیادہ ان دونوں سے تعلق ہوگا اتنا ہی ایمان میں کامل اور ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہو سکے گا۔ پھر ایک مومن کے تعلقات دنیاوی اغراض کی بجائے محض اللہ ہی کی خاطر ہونے چاہئیں۔ تیسری بات یہ کہ آدمی کو کفر سے جو ایمان کی بالکل ضد ہے، اتنی شدید نفرت ہونی چاہئے جتنی نفرت اور ناگواری آگ میں جلنے سے ہو سکتی ہے۔ یہ تینوں باتیں جس میں ہوں گی وہ یقیناً ایک پکا اور سچا مسلمان ہوگا۔ وہی ایمان کے مزے کو پا سکتا ہے اور اس کا مشاہدہ صحابہ کرامؓ کی زندگیوں سے کیجئے کہ جس کی جاں سپاری وسر فروشی اور فدایت وجاں نثاری سے ایمان کی حلاوت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ❷ جس وقت آپ نے یہ ارشاد فرمایا وہ وقت ہی ایسا تھا کہ انصار کو اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے یہ اعزاز ملتا ہے۔ اس لئے کہ انصار اہل مدینہ کا لقب ہے جو انہیں مکہ سے ہجرت کر کے آنے والے مسلمانوں کی امداد واعانت کی بناء پر دیا گیا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور آپ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد مدینہ آبسی تھی، اس وقت مدینہ کے مسلمانوں نے آپ ﷺ کی اور دیگر مسلمانوں کی جس طرح اعانت اور رفاقت کی، تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس کا بہت بڑا احسان تھا جس کو اللہ کی طرف سے اس طرح چکایا گیا کہ قیامت تک ان کا ذکر انصار کے معزز نام سے مسلمان لیتے رہیں گے۔ آج بھی انصار کی محبت اس طرح ضروری ہے جس طرح ان کی زندگی میں تھی۔ اس لئے کہ اس نازک وقت میں اگر اہل مدینہ اسلام کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے نہ ہوتے تو بظاہر حالات پھر عرب میں اسلام کے ابھرنے کا کوئی موقع نہ ملتا اور ہم تک اسلام کی یہ نعمت نہ پہنچ پاتی، اسی لئے انصار کی محبت ایمان کا جزو قرار دی گئی۔

عَلٰٓی اَنْ لَّاتُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَاتَسْرِقُوْا وَلَاتَزْنُوْا وَلَاتَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ وَلَاتَاْتُوْا بِبُھْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ فِی الدُّنْیَا فَھُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا ثُمَّ سَتَرَہُ اللّٰہُ فَھُوَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْہُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَہٗ فَبَا یَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ

کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروگے، چوری نہیں کروگے، زنا نہیں کروگے، اپنی نسل کشی نہ کروگے اور نہ عمداً کوئی بہتان باندھوگے اور کسی اچھی بات میں (خدا کی) سرکشی نہ کروگے۔ جو کوئی تم میں (اس عہد کو) پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان (بری باتوں) میں سے کسی میں مبتلا ہوجائے اور اسے دنیا میں سزا دے دی گئی تو یہ سزا اس کے (گناہوں کے) لئے کفارہ ہوجائے گا اور جو کوئی ان میں سے کسی بات میں مبتلا ہوگیا اور اللہ نے اس (گناہ) کو چھپالیا تو وہ (معاملہ) اللہ کے سپرد ہے۔ اگر چاہے معاف ہوجائے اور اگر چاہے سزا دے دے۔ (عبادہ کہتے ہیں کہ پھر ہم سب نے ان (سب باتوں) پر آپ ﷺ سے بیعت کرلی۔ ❶

باب ۱۲ . مِنَ الدِّیْنِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

۱۲۔ فتنوں سے بھاگنا (بھی) دین (ہی) میں داخل ہے۔

(۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَّتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ

۱۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، انہوں نے مالک سے نقل کیا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے، انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ) سے، وہ ابوسعید خدریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہ وقت قریب ہے جب مسلمان کا (سب سے) عمدہ مال (اس کی) بکریاں ہوں گی۔ جن کے پیچھے (انہیں ہنکاتا ہوا) وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور برساتی وادیوں میں اپنے دین کو بچانے کے لئے بھاگتا پھرے گا۔ ❷

باب ۱۳ . قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا

۱۳۔ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کی تفصیل کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ

---

❶ اس حدیث کے راوی جو صحابی ہیں وہ انصاری ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مکہ آکر مقام عقبہ میں آپ ﷺ سے بیعت کی۔ اور اہل مدینہ کی تعلیم وتربیت کے لئے آپ ﷺ نے جن بارہ آدمیوں کو اپنا نائب اور نقیب مقرر کیا تھا یہ ان میں سے ایک ہیں اور جنگ بدر کے شرکاء میں سے آپ ہیں۔
اس حدیث سے اگرچہ صراحت کے ساتھ انصار کی وجہ تسمیہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن اس سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ مدینہ کے لوگوں نے جب اسلام کی نصرت اور اعانت کے لئے مکہ آکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو اسی بناء پر ان کا نام انصار پڑا۔ انصار جمع ہے ناصر کی اور ناصر مددگار کو کہتے ہیں۔
اس حدیث سے ایک مسئلہ یہ نکلتا ہے کہ اسلامی قانون کے مطابق جب ایک مجرم کو اس کے جرم کی سزا دی جائے تو آخرت میں اس کے لئے یہ سزا کفارہ بن جاتی ہے۔ یعنی پھر اس کو آخرت کی سزا نہیں ملتی۔ دوسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ جس طرح یہ ضروری نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جرم کی سزا دے، اسی طرح اللہ پر کسی نیکی کی جزا دینا بھی فرض نہیں، اگر سزا دے تو یہ اس کا انصاف ہے اور جرم معاف کردے تو یہ اس کی رحمت ہے۔ نیکی پر اگر ثواب نہ دے تو یہ اس کی بے نیازی ہے اور ثواب عطا فرمائے تو یہ اس کا کرم ہے۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب بغیر توبہ کئے مرجائے تو یہ اللہ کی مرضی پر موقوف ہے، چاہے تو اس کے ایمان کی برکت سے بغیر سزا دیئے جنت میں داخل کردے اور چاہے سزا دے کر جنت میں داخل کرے۔ چوتھی بات یہ معلوم ہوئی کہ کسی عام آدمی کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ قطعی جنتی ہے یا قطعی دوزخی ہے، مناسب نہیں۔ پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر ایمان دل میں ہے تو محض گناہوں کے ارتکاب سے کافر نہیں ہوتا۔ اس حدیث میں اسلامی تعلیم کا پورا خلاصہ اور اخلاق فاضلہ کا جوہر آگیا جو شخص اس حدیث کے مضمون پر عملدرآمد کرلے، اس کی نجات کے لئے کافی ہے۔
❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو فتنوں سے ہر حال میں بچنا چاہئے اور جب فتنہ وفساد اتنا بڑھ جائے کہ اس کی اصلاح نہ ہوسکتی ہو تو ایسے وقت میں گوشہ نشینی اور یکسوئی بہتر ہے۔ اب رہی یہ بات کہ فتنہ ۔ ۔ ۔ مراد کیا ہے؟ تو اس میں فسق وفجور کی زیادتی، سیاسی حالات کی ابتری، ملکی انتظامات کی بدعنوانی، یہ سب چیزیں شامل ہیں۔ جن کا اثر آدمی کی زندگی پر پڑتا ہے اور جن کی وجہ سے اپنے دین کی حفاظت دشوار ہوجاتی ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اَعْلَمُکُمْ بِاللّٰہِ وَاَنَّ الْمَعْرِفَۃَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ

تعالیٰ کو جانتا ہوں اور اس بات کا ثبوت کہ وہ پہچان دل کا فعل ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "لیکن (اللہ) گرفت کرے گا اس پر جو تمہارے دلوں کا کیا دھرا ہوگا۔"

(۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَھُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا یُطِیْقُوْنَ قَالُوْٓا اِنَّا لَسْنَا کَھَیْئَتِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَلَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَاتَاَخَّرَ فَیَغْضَبُ حَتّٰی یُعْرَفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْھِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنَّ اَتْقَاکُمْ وَاَعْلَمَکُمْ بِاللّٰہِ اَنَا

۱۹۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ انہیں عبدہ نے خبر دی، وہ ہشام سے نقل کرتے ہیں۔ ہشام حضرت عائشہؓ سے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو کسی کام کا حکم دیتے تو وہ ایسا ہی کام ہوتا جس کے کرنے کی لوگوں میں طاقت ہوتی (اس پر) صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگ تو آپ جیسے نہیں ہیں۔ (آپ تو معصوم ہیں) مگر ہم سے گناہ سرزد ہوتے ہیں، اس لئے ہمیں اپنے سے زیادہ عبادت کرنے کا حکم فرمادیں۔ (یہ سن کر) آپ ﷺ ناراض ہوگئے حتیٰ کہ خفگی آپ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہونے لگی۔ پھر فرمایا کہ بے شک میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہے اور تم سب سے زیادہ اسے جانتا ہوں۔ ❶

باب ۱۴. مَنْ کَرِہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ مِنَ الْاِیْمَانِ

۱۴۔ جو آدمی کفر کی طرف واپسی کو آگ میں گرنے کے مترادف سمجھے تو یہ بھی ایمان کی علامت ہے۔

(۲۰) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَّایُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَمَنْ یَّکْرَہُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ

۲۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، اس سے شعبہ نے، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت انسؓ سے اور حضرت انسؓ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کے مزے کو پائے گا۔ ایک وہ شخص جسے اللہ اور اس کا رسول ساری کائنات میں زیادہ عزیز ہوں اور ایک وہ آدمی جو کسی بندے سے محض اللہ ہی کے لئے محبت کرے۔ اور ایک وہ آدمی جسے اللہ نے کفر سے نجات دی ہو، پھر دوبارہ کفر اختیار کرنے کو ایسا برا سمجھے جیسا آگ

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) ان حالات میں اگر محض دین کی حفاظت کے جذبے سے آدمی کسی تنہائی کی جگہ چلا جائے جہاں فتنہ وفساد سے بچ سکے تو یہ بھی دین ہی کی بات ہے اور اس پر بھی آدمی کو اجر ملے گا۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ❶ اس باب کے عنوان میں بھی امام بخاریؒ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ایمان کا تعلق دل سے ہے اور یہ فعل ہر جگہ یکساں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ کے قلب کی ایمانی کیفیت تمام صحابہؓ اور ساری مخلوقات سے بڑھ کر تھی۔

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت میں میانہ روی ہی خدا کو پسند ہے۔ ایسی عبادت جو طاقت سے زیادہ ہو، اسلام نے فرض ہی نہیں کی ہے۔ اس کی فرض کی ہوئی عبادتیں انسان کو ایک متوازن اور خوشگوار زندگی بخشتی ہیں، جن کی بدولت ایک طرف آدمی عبدیت کے جذبے سے سرشار رہے اور دوسری طرف خدا کی اس دنیا کو بنانے اور سنوارنے کے لئے اپنی صلاحیتیں ٹھیک ٹھیک خرچ کر سکے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ایمان معرفت رب کا نام ہے اور معرفت کا تعلق دل سے ہے اس لئے ایمان محض زبانی اقرار کو نہیں کہا جا سکتا۔

میں گر جانے کو۔ ❶

باب ۱۵ . تفاضُلِ اَھْلِ الْاِیْمَانِ فِی الْاَعْمَالِ

۱۵۔ایمان والوں کا عمل میں ایک دوسرے سے بڑھ جانا۔

(۲۱) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ عَمْرِوبْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِالنَّارَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَخْرِجُوْا مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیَخْرُجُوْنَ مِنْهَا قَدِاسْوَدُّوْا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَهْرِالْحَیَآءِ اَوِالْحَیَاةِ شَکَّ مَالِکٌ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِیْ جَانِبِ السَّیْلِ اَلَمْ تَرَ اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِیَةً قَالَ وُهَیْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو الْحَیَاةِ وَقَالَ خَرْدَلٍ مِّنْ خَیْرٍ.

۲۱۔ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں، ان سے مالک نے عمرو بن یحیٰی المازنی سے، وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں اور وہ ابوسعید خدری سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، اہل جنت، جنت میں، اہل دوزخ دوزخ میں (جب) داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان ہے، اس کو (دوزخ سے) نکال لو۔ تب (ایسے لوگ) دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔ وہ جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہوگئے ہوں گے، پھر وہ زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے یا بارش کے پانی میں (یہاں راوی کو شک ہوگیا ہے کہ اوپر کے راوی نے کونسا لفظ استعمال کیا) اس وقت وہ دانے کی طرح اگ آئیں گے (یعنی تروتازہ اور شاداب ہو جائیں گے) جس طرح ندی کے کنارے درخت اگ آتے ہیں، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ زردی مائل پیچ در پیچ نکلتا ہے۔ وھیب نے کہا ہم سے عمرو نے (حیاء کی بجائے) حیاۃ اور خردلٍ من ایمان کی بجائے (خردل من خیر کا لفظ) بیان کیا۔ ❷

(۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ ثَنَآ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَانَآئِمٌ رَاَیْتُ النَّاسَ یُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَعَلَیْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَایَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَمِنْهَا مَادُوْنَ ذٰلِکَ وَعُرِضَ عَلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَیْهِ قَمِیْصٌ یَّجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّیْنَ

۲۲۔ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے، وہ صالح سے نقل کرتے ہیں، وہ ابن شہاب سے، وہ ابوامامہ بن سہل ابن حنیف سے، وہ حضرت ابوسعید خدری سے، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا، میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں، کسی کا کرتہ سینے تک ہے اور کسی کا اس سے نیچا ہے (پھر) میرے سامنے عمر بن الخطاب لائے گئے ان (کے بدن) پر (جو) قمیص ہے اسے گھسیٹ رہے ہیں (یعنی زمین تک نیچا ہے) صحابہؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اس کا

---

❶ ظاہر ہے کہ جس شخص کے دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور اسلام کی محبت اتنی رچ بس جائے تو پھر وہ کفر کو کسی حالت میں برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن اس محبت کا اظہار محض اقرار سے نہیں ہوتا بلکہ اطاعت احکام اور مجاہدہ نفس سے ہوتا ہے اور ایسا ہی آدمی درحقیقت اسلام کی راہ میں مصیبتیں جھیل کر خوش و خرم رہ سکتا ہے۔ ❷ جس کسی کے دل میں ایمان کم سے کم ہوگا اس کو بھی نجات ہوگی۔ مگر اعمال بد کی سزا بھگتنے کے بعد، یہ اللہ کا فضل ہے کہ ایسے لوگ دوزخ میں جانے کے بعد ایمان کی بدولت سزا کی میعاد پوری کرنے سے پہلے ہی نکال لئے جائیں گے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان پر نجات کا مدار تو ہے مگر اللہ کے یہاں اصل مراتب اعمال ہی پر ملیں گے۔ جس قدر اعمال عمدہ اور نیک ہوں گے اسی قدر اس کی پوچھ ہوگی۔

مطلب) دین ہے۔ ❶

باب ۱۶ . اَلْحَيَآءُ مِنَ الْاِيْمَانِ

۱۶۔حیاء ایمان کا جز ہے۔

(۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَآءَ مِنَ الْاِيْمَانِ

۲۳۔عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مالک بن انسؓ نے ابن شہاب سے خبر دی، وہ سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے باپ (عبداللہ بن عمر) سے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کی طرف (سے) گزرے (آپ نے دیکھا) کہ وہ انصاری اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں کچھ سمجھا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو، کیونکہ حیا ایمان ہی کا ایک حصہ ہے۔ ❷

باب ۱۷ . فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ

۱۷۔اللہ تعالیٰ کے ارشاد کہ ”اگر وہ (کافر) توبہ کرلیں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔

(۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ ن الْمُسْنَدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْحِ ن الْحَرَمِىُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْآ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَآئَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ

۲۴۔ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا۔ ان سے ابوروح حرمی بن عمارہ نے، ان سے شعبہ نے، وہ واقد بن محمد سے نقل کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے سنا، وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے (اللہ کی طرف سے) یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں اس وقت تک کہ وہ اس بات کا اقرار کرلیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوٰۃ دیں۔ جس وقت وہ یہ کرنے لگیں تو مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کرلیں گے سوائے اسلام کے حق کے اور (باقی رہا ان کے دل کا حال تو) ان کا حساب (کتاب) اللہ کے ذمے

---

❶ اس تمثیل سے ایک مطلب تو یہ ہے کہ اسلام بحیثیت دین کے حضرت عمرؓ کی ذات میں اس طرح جمع ہوگیا کہ کسی اور کو یہ شرف نصیب نہیں ہوا۔ یعنی حضرت عمرؓ کی شخصیت نے دین کی انفرادی و اجتماعی و اخلاقی و اصلاحی، انتظامی و قانونی اور دفاعی و سیاسی تعمیر کا جو کارنامہ انجام دیا ہے، رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی اور کو یہ فخر حاصل نہیں ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شخصیت اپنی فداکاری و جاں نثاری اور دینی عظمت و اہلیت کے لحاظ سے حضرت عمرؓ سے بھی بڑھ کر ہے مگر اسلام کو جو ترقی اور بحیثیت دین کے جو شوکت و عروج اور جو عظمت و وقار حضرت عمرؓ کی ذات سے ہوا ہے اس کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی، ان کے اسلام لانے کا واقعہ بھی شاہد ہے اور خلافت کا دور بھی اس کا گواہ ہے۔ دوسرے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ نے اس امت میں دین کا سب سے زیادہ فہم حضرت عمرؓ ہی کو عطا فرمایا تھا۔ اس لئے جس کا کرتہ جتنا بڑا تھا (اس کا فہم بھی اسی درجے کا تھا) ان کا کرتہ سب سے بڑا تھا اس لئے ان کا دینی فہم بھی اوروں سے بڑھ کر تھا، جیسا کہ متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ ❷ یہ اپنے انصاری بھاری کی شرم آلود عادت پر کچھ روک ٹوک کررہے تھے۔ آپ ﷺ نے اس پر یہ ارشاد فرمایا کہ شرم کا مادہ دراصل ایمان ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو شرم ترک کرنے کی تلقین مت کرو۔ کیونکہ انسان کی فطری شرم اسے بہت سے بے حیائی کاموں سے روک دیتی ہے اور اس کے طفیل سے آدمی متعدد گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ لیکن حیا سے مراد یہاں وہ بے جا شرم نہیں جس کی وجہ سے آدمی کی جرأت مفقود اور قوت عمل ہی مجروح ہوجائے۔

باب ۱۸ . مَنْ قَالَ اِنَّ الْاِیْمَانَ هُوَالْعَمَلُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَتِلْکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَوَرَبِّکَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ عَنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ

(۲۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ وَمُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ

ہے۔ ❶

۱۸۔ بعض نے کہا ہے کہ ایمان عمل (کا نام) ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور یہ جنت ہے اپنے عمل کے عوض تم جس کے مالک ہوئے ہو۔" اور یہ ارباب علم، ارشاد باری "فوربک" الخ (اس آیت کی تفسیر) کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہاں عمل سے مراد "لا الٰہ الا اللہ" کہنا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "عمل کرنے والوں کو اسی جیسا عمل کرنا چاہئے۔"

۲۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے اور موسیٰ بن اسمٰعیل دونوں نے کہا، ان سے ابراہیم بن سعد نے کہا، ان سے ابن شہاب نے، وہ سعید بن المسیبؓ سے نقل کرتے ہیں۔ وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، کہا گیا، اس کے بعد کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، کہا گیا، پھر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا حج مبرور۔ ❷

باب ۱۹ . اِذَا لَمْ یَکُنِ الْاِسْلَامُ عَلَی الْحَقِیْقَةِ وَکَانَ عَلَی الْاِسْتِسْلَامِ اَوِالْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا فَاِذَا کَانَ عَلَی الْحَقِیْقَةِ فَهُوَ عَلٰی قَوْلِهٖ جَلَّ ذِکْرُهٗ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ. اَلْاٰیَةَ

۱۹۔ اگر کوئی حقیقتاً اسلام پر نہ ہو اور ظاہری اطاعت گزار ہو یا جان کے خوف سے (اسلام کا نام لیتا ہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے، تم کہہ دو کہ نہیں تم ایمان نہیں لائے ہاں یوں کہو کہ مسلمان ہو گئے۔ تو اگر کوئی شخص فی الواقع (اسلام لایا ہو) تو اللہ کے نزدیک وہ (مومن) ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اللہ کے نزدیک اصل) دین اسلام ہی ہے۔

(۲۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ

۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں شعیب نے زہری

---

❶ اسلام دین فطرت ہے اس لئے اللہ کے نزدیک کسی انسان کے لئے یہ ہرگز روا نہیں کہ وہ اپنے فطری راستہ کو چھوڑ کر کسی دوسری غلط راہ پر چلے۔ دعوت تبلیغ سے اتمام حجت کرنے کے بعد اب صرف دو ہی راستے رہ جاتے ہیں۔ یا اسلام کی چوکھٹ پر دل جھکے یا سر جھکے، دل کی تبدیلی کسی جبر سے نہیں ہو سکتی۔ لا اکراہ فی الدین۔ خود اسلام کا یہ ایک اصول آزادی ہے۔ لیکن نظام عالم کی قیادت و رہنمائی اور اجتماعی زندگی پر بہر حال اسلام قبضہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اگر کسی کا دل اسلام کی حقانیت کا قائل نہیں ہوتا تو نہ ہو مگر بہر صورت اسے اسلامی قوانین کے سامنے سر اطاعت خم کرنا پڑے گا اور اس کے لئے طاقت استعمال کی جائے گی۔

اسلام خونریزی کو کسی طرح پسند نہیں کرتا۔ اسی لئے کہہ دیا گیا کہ جن جرائم کی اسلامی سزا میں جان کا لینا ضروری ہے ان کے علاوہ کسی انسانی جان کا اتلاف جو بے قصور بھی ہو اور مومن بھی ہو، ہرگز ہرگز روا نہیں، ایک نکتہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسلامی سوسائٹی جن افراد سے مرکب ہو گی ان کے ظاہر ہی کا اعتبار ہوگا، اگر وہ ان رسوم و قواعد اور ان مظاہر و مراسم کی پابندی کریں گے جن کا لحاظ ایک مسلمان کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے تو وہ یقیناً مسلم معاشرہ کے افراد شمار ہوں گے۔ اب رہی ان کے دل کی کیفیت تو ان کے باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، وہ خود آخرت میں ان سے نمٹ لے گا۔ دنیا میں خواہ مخواہ کسی کی نیت کو ٹٹولنا اور اس پر کوئی حکم لگانا محض نادانی ہے۔ ❷ مختصر الفاظ میں اہم حقیقتوں کی طرف روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ تین بنیادی نکتے اپنی جگہ بہت اہم ہیں، البتہ حج مبرور یا حج مقبول کی بات کسی خاص وقتی ضرورت کے تحت بڑھائی گئی ہے۔ ایسا متعدد احادیث میں ہوا ہے۔

الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى رَهْطًا وَّسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ اَوْمُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَآاَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُّ لِمَقَالَتِيْ وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْمُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَآاَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُّ لِمَقَالَتِيْ وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَاسَعْدُ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يَّكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ. رَوَاهُ يُوْنُسُ وَصَالِحٌ وَمَعْمَرٌ وَّابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

سے خبر دی، انہیں عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے باپ سعد سے (سن کر) یہ خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو کچھ عطا فرمایا اور سعد بھی وہاں بیٹھے تھے (یہ کہتے ہیں کہ) آپ ﷺ نے ان میں سے ایک شخص کو نظر انداز کر دیا جو مجھے ان سب میں پسند تھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ نے کس وجہ سے فلاں آدمی کو چھوڑ دیا، خدا کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ مومن یا مسلمان! کچھ دیر میں خاموش رہا، اس کے بعد اس شخص کے متعلق جو مجھے معلومات تھیں انہوں نے مجھے مجبور کیا اور میں نے دوبارہ وہی بات عرض کی کہ خدا کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ حضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ مومن یا مسلم؟ میں پھر کچھ دیر چپ رہا اور پھر جو کچھ مجھے اس شخص کے بارے میں معلوم تھا اس نے تقاضا کیا۔ میں نے پھر وہی بات عرض کی۔ حضور ﷺ نے پھر اپنا جملہ دہرایا۔ اس کے بعد کہا کہ اے سعد! اس کے باوجود کہ ایک شخص مجھے زیادہ عزیز ہے اور میں دوسرے کو اس خوف کی وجہ سے (مال) دیتا ہوں کہ (وہ اپنے افلاس یا کچے پن کی وجہ سے اسلام سے پھر جائے اور) اللہ اسے آگ میں اوندھا نہ ڈال دے۔ اس حدیث کو یونس، صالح، معمر اور زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے زہری سے روایت کیا۔ ❶

باب ۲۰. اِفْشَآءُ السَّلَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ وَقَالَ عَمَّارٌ ثَلٰثٌ مَّنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْاِيْمَانَ اَلْاِنْصَافُ مِنْ نَّفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْاِنْفَاقُ مِنَ الْاِقْتَارِ

۲۰۔ سلام کا رواج اسلام میں داخل ہے اور حضرت عمارؓ نے فرمایا کہ تین باتیں جس میں اکٹھی ہو جائیں اس نے (گویا پورے) پورے ایمان کو جمع کر لیا، اپنے نفس سے انصاف، سب لوگوں کو سلام کرنا اور تنگدستی میں (اپنی ضرورت کے باوجود راہ خدا میں) خرچ کرنا۔

(۲۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ. قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ

۲۷۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان سے لیث نے، وہ یزید بن ابی حبیب سے نقل کرتے ہیں۔ وہ ابوالخیر سے، وہ عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کونسا (پہلو) اسلام (کا) بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (یہ کہ) کھانا کھلاؤ اور ہر واقف و ناواقف شخص کو سلام کرو۔ ❷

---

❶ معلوم ہوا کہ آدمی کو جس بات کے صحیح ہونے کا یقین ہو، اس پر قسم کھا سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ سفارش کرنا جائز ہے اور سفارش قبول کرنا یا رد کرنا یہ بھی جائز ہے۔ ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ جنت کسی کے لئے یقینی نہیں۔ سوائے عشرہ مبشرہ کے۔ ایک یہ کہ مومن بننے کے لئے محض زبانی اقرار کافی نہیں۔ قلبی اعتقاد بھی ضروری ہے۔ ایک بات یہ کہ تالیف قلب کے لئے نو مسلموں پر روپیہ صرف کرنا درست ہے۔ ❷ اسلام زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔ آپ ﷺ نے اس حدیث میں جو جواب مرحمت فرمایا وہ اسلامی زندگی کے ایک خاص گوشے کو نمایاں کرتا ہے۔ یعنی یہ بھی اسلام کا ایک بہترین پہلو ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب ۲۱. كُفْرَانِ الْعَشِيْرِ وَكُفْرٌ دُوْنَ كُفْرٍ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۔ خاوند کی ناشکری کا بیان اور ایک کفر کا (مراتب میں) دوسرے کفر سے کم ہونے کا بیان اور اس (بارے) میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی (ایک) روایت رسول اللہ ﷺ سے ہے۔

(۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُ النَّارَ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَآءُ يَكْفُرْنَ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْاَحْسَنْتَ اِلٰٓى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَارَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہ وہ مالک سے نقل کرتے ہیں۔ وہ زید بن اسلم سے، وہ عطا بن یسار سے، وہ ابن عباس سے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دوزخ دکھلائی گئی ہے تو اس میں، میں نے زیادہ تر عورتوں کو پایا (کیونکہ) وہ کفر کرتی ہیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا (نہیں) شوہر کے ساتھ کفر کرتی ہیں اور (اس کا) احسان نہیں مانتیں (ان کی عادت یہ ہے کہ) اگر تم مدت تک کسی عورت پر احسان کرتے رہو (اور) پھر تمہاری طرف سے کوئی (ناگوار) بات پیش آجائے تو (یہی) کہے گی کہ میں نے تو تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔ ●

باب ۲۲. اَلْمَعَاصِيْ مِنْ اَمْرِالْجَاهِلِيَّةِ وَلَايُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا اِلَّا بِالشِّرْكِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ وَّقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَايَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ

۲۲۔ گناہ جاہلیت کی بات ہے اور گناہگار کو شرک کے سوا کسی حالت میں بھی کافر نہ گردانا جائے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے (ابوذر غفاریؓ سے) فرمایا کہ تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت (کا کچھ اثر) باقی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بے شک جس گناہ کو چاہے بخش دے گا (دوسری جگہ قرآن میں ہے) اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرادو تو (یہاں) اللہ تعالیٰ نے (ان لڑنے والوں کو) مسلمان ہی کہہ کر پکارا۔

(۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ

۲۹۔ عبدالرحمٰن بن مبارک نے ہم سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ان سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب اور یونس نے، حسن سے روایت نقل

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) کہ وہ بھوکوں کو کھانا کھلانے اور ہر شخص کو سلام کرنے کا حکم دیتا ہے تاکہ معاشرے میں کوئی نادار شخص بھوکا نہ رہے اور ایک عقیدے کے مطابق زندگی بسر کرنے والے ایک دوسرے سے ناواقف اور اجنبی بن کر نہ رہیں۔ ان میں کوئی اور واسطہ نہ ہو تو کم از کم دعاؤں بھرے سلام کا ایک واسطہ ضرور ہو۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ● اس باب میں عنوان کے تحت امام بخاریؒ نے جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے وہ انہوں نے دوسری جگہ بیان کی ہے۔ اس کا مضمون اور حدیث نمبر ۲۸ کا مضمون ایک ہی ہے۔ صرف سند مختلف ہے۔ یہاں خاوند کی ناشکری کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اسی لئے مؤلف نے یہ ظاہر کر دیا کہ کفر کے درجے بھی مختلف ہیں؟ ایک کفر وہ ہے جو ایمان کے مقابلے میں ہے، وہ تو ہر لحاظ سے کفر ہی ہے لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر بھی کفر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ مگر اس سے مراد کسی حق کا انکار کرنا یا کسی حقیقت کو چھپانا ہوتا ہے۔ لیکن اس کی وجہ سے آدمی کافر اور خارج از اسلام نہیں ہوتا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کا حق بہت بڑا ہے، دوسرے یہ کہ عورتیں عام طور پر شکر گزاری کی صفت سے محروم ہوتی ہیں اس لئے اس میں ایک طرف مردوں کے لئے سبق ہے کہ وہ عورتوں کے ناشکرے پن سے کبیدہ خاطر نہ ہوں کہ یہ ان کی عام روش ہے۔ دوسری طرف عورتوں کے لئے عبرت ہے کہ وہ اپنی غلط روی کی بناء پر دوزخ کا ایندھن بننے سے بچنے کی کوشش کریں۔

عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِاَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قُلْتُ اَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ

کی، حسن احنف بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ (جنگ میں) میں اس مرد (حضرت علیؓ) کی مدد کرنے کو چلا تو مجھے ابوبکرہ مل گئے، کہنے لگے، کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا اس شخص (علیؓ) کی مدد کروں گا۔ (اس پر) انہوں نے کہا کہ لوٹ جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر (آپس) میں بھڑ جائیں تو بس مرنے اور مارنے والا دونوں دوزخی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو قاتل ہے (ٹھیک ہے) مگر مقتول کا کیا قصور؟ آپ ﷺ نے جواب دیا، کیونکہ وہ مقتول بھی اپنے (مسلمان) قاتل کو قتل کرنے کا خواہشمند تھا۔ ❶

(۳۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاصِلِ الْاَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ لَقِيْتُ اَبَاذَرٍّ بِالرَّبْذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰى غُلَامِهٖ حُلَّةٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهٗ بِاُمِّهٖ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَااَبَاذَرٍّ عَيَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ اِنَّكَ امْرُءٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَّايَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ

۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے واصل الحدب نے، انہوں نے معرور سے نقل کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں ربذہ کے مقام پر ابوذرؓ سے ملا، ان کے بدن پر جیسا جوڑا تھا ویسا ہی ان کے غلام کے جسم پر بھی تھا۔ میں نے اس (حیرت انگیز بات) کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے کہ میں نے ایک شخص (غلام) کو برا بھلا کہا، پھر میں نے اسے ماں کی غیرت دلائی (یعنی ماں کی گالی) تو رسول اللہ ﷺ نے (یہ حال معلوم کر کے) مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر تو نے اسے ماں (کے نام) سے غیرت دلائی۔ بے شک تجھ میں (ابھی کچھ) جاہلیت (کا اثر) باقی ہے۔ تمہارے ماتحت (لوگ) تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے (اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے) انہیں تمہارے قبضہ میں دے رکھا ہے تو جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو اس کو (بھی) وہی کھلاوے جو آپ کھائے اور وہی پہنائے جو آپ پہنے اور ان کو اتنے سخت کام کی تکلیف نہ دو کہ ان پر بار ہو جائے اور ان پر اگر کوئی ایسا سخت کام ڈالو تو تم (خود بھی)

---

❶ اس باب کا منشاء یہ ہے کہ گناہ کسی قسم کا ہو، چھوٹا ہو یا بڑا، بہر حال وہ اسلام کی ضد ہے اور جاہلیت کی بات ہے۔ لیکن اس کے باوجود شرک کے علاوہ کسی بڑے سے بڑے گناہ کے ارتکاب سے آدمی کافر نہیں بن جاتا۔ حدیث کے مضمون سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان لڑائی اسلام اور ایمان کے تقاضے کے خلاف تھی۔ اس بناء پر ابوبکرہ نے احنف بن قیس کو روکا۔ مگر رسول اللہ ﷺ کا جو ارشاد انہوں نے نقل کیا اس کا تعلق اس لڑائی سے ہے جو محض ذاتی اور نفسانی اغراض کے تحت ہو لیکن حضرات صحابہؓ کی باہمی جنگ غلط فہمیوں اور اجتماعی اور دینی مصالح کی بناء پر واقع ہوئی تھی۔ اس لئے قاتل اور مقتول والی مذکورہ حدیث کا اطلاق اس جنگ کے شرکاء پر نہ ہوگا۔ چنانچہ دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ احنف بن قیس نے ابوبکرہ کا مشورہ رد کر دیا اور وہ باقاعدہ حضرت علیؓ کی طرف سے جنگ میں شریک ہوئے۔ یہ جنگ بہر حال اجتہادی امور سے متعلق تھی۔ اس میں ایک فریق کا اجتہاد یقیناً صحیح تھا اور ایک کا اجتہاد صحیح نہ تھا اور رائے کی اس غلطی پر اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی گرفت نہیں۔ صحابہؓ کا معاملہ یہی تھا۔

ان کی مدد کرو۔ ❶

باب ۲۳. ظُلْمٌ دُوْنَ ظُلْمٍ

۲۳۔ایک ظلم دوسرے ظلم سے کم (بھی) ہوتا ہے۔

(۳۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِیْ بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ

۳۱۔ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے (اور دوسری سند یہ ہے کہ) ہم سے بشر نے بیان کیا، ان سے محمد نے، وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں، وہ سلیمان سے، وہ ابراہیم سے، وہ علقمہ سے، وہ عبداللہ (ابن مسعود) سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری کہ ''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم (گناہ) سے الگ رکھا، تو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کون ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''بے شک شرک بہت بڑا ظلم (گناہ) ہے۔ ❷

باب ۲۴. عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

۲۴۔منافق کی علامتیں

(۳۲) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ اَبُوالرَّبِیْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِکِ ابْنِ اَبِیْ عَامِرٍ اَبُوْسُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَاائْتُمِنَ خَانَ

۳۲۔ہم سے سلیمان ابوالربیع نے بیان کیا، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے، ان سے نافع بن ابی عامر ابوسہیل نے اپنے باپ سے، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ منافق کی علامتیں تین ہیں۔ جب بولے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔ ❸

(۳۳) حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ کُنَّ فِیْهِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ کَانَ

۳۳۔ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے وہ اعمش بن عبیداللہ بن مرہ سے نقل کرتے ہیں، وہ مسروق سے وہ عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ پورا منافق ہے۔ اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک

❶ یہ حدیث اسلام کے اصول مساوات کا عدل پرور اعلان ہے، اس معاشرتی مساوات تک دنیا کا کوئی نظام نہیں پہنچتا۔ اسلام کی زبردست کامیابی کا ایک گر یہ مساوات کا سادہ اور پراثر اصول بھی ہے جو عبادت سے لے کر معاشرت تک ہر جز میں سمویا ہوا ہے۔ ❷ معلوم ہوا کہ ظلم کا اطلاق گناہ پر بھی کیا جاتا ہے اور گناہ چھوٹا بھی ہوتا ہے اور بڑا بھی، صحابہؓ کو اسی لئے تشویش ہوئی کہ مومن سے چھوٹے گناہ تو سرزد ہو ہی جاتے ہیں، کبھی قصداً اور کبھی غفلت کی وجہ سے، اس پر دوسری آیت نازل ہوئی جس سے پتہ چلا کہ ایمان لانے کے بعد اگر شرک نہیں کیا تو نجات ہے، اگرچہ سرزد ہو گئے ہوں، اس لئے دوسرے گناہوں کی معافی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔ ❸ نفاق اس بری خصلت کا نام ہے جو آدمی کی سیرت کو کمزور، اس کی شخصیت کو بودا اور اس کی زندگی کو ناکارہ بنا کر رکھ دیتی ہے، ایسا آدمی نہ اپنے لئے نفع بخش بن سکتا ہے نہ دوسروں کے لئے۔ اس لئے قرآن واحادیث میں منافقین کی سخت مذمت آئی ہے۔ اگر کسی قوم میں یہ عنصر بڑھ جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی بنیادیں کھوکھلی اور اس کا مستقبل تاریک ہو چکا ہے۔ دروغ گوئی، وعدہ شکنی اور خیانت کے یہ تین اوصاف وہ ہیں کہ انہیں کوئی بری سے بری قوم اور بدتر سے بدتر نظام اخلاق بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کجا اسلام جیسا پاکیزہ مذہب، اس لئے ایک مسلمان صحیح معنی میں اس وقت تک مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کے اندر یہ تین خصلتیں باقی ہیں۔

فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَآ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ تَابَعَهٗ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ

عادت ہوتو وہ (بھی) نفاق ہی ہے۔ جب تک اسے چھوڑ نہ دے (وہ یہ ہیں) جب امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے دھوکہ دے اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے۔ اس حدیث کو شعبہ نے (بھی) سفیان کے ساتھ اعمش سے روایت کیا ہے۔

باب ۲۵. قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْاِيْمَانِ

۲۵۔ شب قدر کی بیداری (اور عبادت گزاری) ایمان (ہی کا تقاضا) ہے۔

(۳۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَآ اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے اعرج کے واسطے سے بیان کیا، اعرج نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص شب قدر ایمان کے ساتھ محض ثواب آخرت کے لئے ذکر و عبادت میں گزارے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

باب ۲۶. اَلْجِهَادُ مِنَ الْاِيْمَانِ

۲۶۔ جہاد (بھی) ایمان کا جزو ہے۔

(۳۵) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْزُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَايُخْرِجُهٗ اِلَّآ اِيْمَانٌ بِيْ اَوْتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْٓ اَنْ اَرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْغَنِيْمَةٍ اَوْاُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلٰٓى اُمَّتِيْ مَاقَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْٓ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ

۳۵۔ ہم سے حرمی بن حفص نے بیان کیا، ان سے عبدالواحد نے، ان سے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے، وہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلے، اللہ اس کا ضامن ہوگیا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیونکہ) اس کو میری ذات پر یقین اور میرے پیغمبروں کی تصدیق نے (اس سرفروشی کے لئے گھر سے) نکالا ہے (میں اس بات کا ضامن ہوں) کہ یا تو اس کو واپس کردوں، ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ یا (شہید ہونے کے بعد) جنت میں داخل کردوں (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) اور اگر میں اپنی امت پر (اس کام کو) دشوار نہ سمجھتا تو لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور میری خواہش ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں۔ ❶

باب ۲۷. تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْاِيْمَانِ

۲۷۔ رمضان (کی راتوں) میں نفل عبادت ایمان کا جزو ہے۔

(۳۶) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

۳۶۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے ابن شہاب سے نقل کیا۔ انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کی راتیں ایمان و آخرت کے تصور کے ساتھ ذکر و عبادت میں گزارے اس کے پچھلے گناہ

❶ جہاد کی فضیلت اور اس کی اہمیت بتائی گئی ہے، اللہ کے حضور پیش کرنے کے لئے آدمی کے پاس جان سے بڑھ کر اور کیا چیز ہے، جب آدمی اس کی خاطر سر دینے کے لئے نکل کھڑا ہو تو پھر اس کی رحمت بے پایاں بھی اس کے ساتھ ساتھ ہو جاتی ہے۔ فتح یاب ہو تو غازی اور مرے تو شہید، دونوں صورتوں میں ثواب کا حصول یقینی۔

باب ۲۸. صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِنَ الْإِيْمَانِ

(۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

بخش دیئے جائیں گے۔ ❶

۲۸۔ نیت خالص کے ساتھ رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا جزو ہیں۔

۳۷۔ ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، انہیں محمد بن فضیل نے خبر دی۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے ابوسلمہ کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے، جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور خالص نیت کے ساتھ رکھے، اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ❷

باب ۲۹. اَلدِّيْنُ يُسْرٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ السَّمْحَةُ.

(۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ نَاعُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَّعْنِ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَّلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ.

۲۹۔ دین آسان ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کو سب سے زیادہ وہ دین پسند ہے جو سچا اور سیدھا ہو۔

۳۸۔ ہم سے عبدالسلام بن مطہر نے بیان کیا، انہیں عمرو بن علی نے معن بن محمد الغفاری سے خبر دی، وہ سعید بن ابی سعید المقبری سے نقل کرتے ہیں، وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ دین بہت آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی (اختیار) کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا (اس لئے) اپنے عمل میں استقامت اختیار کرو اور (جہاں تک ہو سکے) میانہ روی برتو، خوش ہو جاؤ (کہ اس طرز عمل پر اللہ کے یہاں اجر ملے گا) اور صبح، دوپہر، شام اور کسی قدر رات میں (عبادت) سے مدد حاصل کرو۔ ❸

باب ۳۰. اَلصَّلٰوةُ مِنَ الْإِيْمَانِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَاكَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ يَعْنِيْ صَلٰوتَكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ

(۳۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَازُهَيْرٌ قَالَ نَااَبُوْاِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَوَّلَ مَاقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰٓى اَجْدَادِهٖ اَوْقَالَ اَخْوَالِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ

۳۰۔ نماز ایمان کا جزو ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تمہارے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں، یعنی تمہاری وہ نمازیں جو تم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی ہیں۔

۳۹۔ ہم سے عمر بن خالد نے بیان کیا، انہیں زہیر نے خبر دی، انہیں اسحاق نے حضرت براء بن عازب سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنی ننہال میں اترے جو انصار تھے اور وہاں آپ ﷺ نے ۱۶ یا ۱۷ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور

---

❶ یہ بھی حدیث نمبر ۳۴ ہی کا مضمون ہے اور اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو گزر چکا۔ ❷ یعنی روزوں کی ادائیگی ایمان و یقین کی پختگی کے ساتھ محض اللہ کی خاطر ہو۔

❸ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میں تشدد برتنا، عمل میں غلو کرنا، عبادات میں حد سے بڑھ جانا، اسلام کے مزاج کے خلاف ہے۔ ایک معتدل اور متوازی زندگی جس میں اللہ کی یاد سے غفلت بھی نہ ہو اور دنیاوی زندگی معطل بھی نہ ہو، اسلام کو مطلوب ہے۔ ایسے لوگ جو ہر مسئلہ میں بال کی کھال نکالتے ہیں اور ہر دینی حکم کی اہمیت بلاوجہ بڑھاتے ہیں، آخر کار خود اپنی شدت پسندی میں پھنس جاتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نہ دین پر صحیح طرح سے عمل پیرا ہو سکتے ہیں اور نہ انہیں دینی سہولتوں سے کوئی راحت و فائدہ میسر آسکتا ہے۔ اسی لئے عنوان میں بتلا دیا ہے کہ اللہ کو سیدھا اور سچا دین ہی پسند ہے اور وہ اسلام ہے، ورنہ مشقتوں اور ریاضتوں کے لئے عیسائیت اور جوگیوں کے طریقے کیا کچھ کم ہیں۔ مگر اللہ کے نزدیک یہ سب مردود ہیں۔

الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْسَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى اَوَّلَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰى فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ مَسْجِدٍ وَّهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَاهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ قَدْ اَعْجَبَهُمْ اِذْ كَانَ يُصَلِّيْ قِبَلَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَاَهْلُ الْكِتٰبِ فَلَمَّا وَلّٰى وَجْهَهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَآ اَنَّهٗ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَّقُتِلُوْا فَلَمْ نَدْرِ مَانَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ

آپ ﷺ کی خواہش تھی کہ آپ ﷺ کا قبلہ بیت اللہ کی طرف ہو۔ (جب بیت اللہ کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوگیا) سب سے پہلی نماز جو آپ نے بیت اللہ کی طرف پڑھی، عصر کی تھی۔ آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی پڑھی، پھر آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی نکلا اور اس کا گزر مسجد (بنی حارثہ) کی طرف سے ہوا تو وہ رکوع میں تھے تو وہ بولا کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے تو (یہ سن کر) وہ لوگ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف گھوم گئے اور جب رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے، یہود اور عیسائی خوش ہوتے تھے۔ مگر جب بیت اللہ کی طرف منہ پھیر لیا تو انہیں یہ امر ناگوار ہوا۔
زہیر ایک راوی کہتے ہیں کہ ہم سے ابواسحٰق نے براء سے یہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ قبلہ کی تبدیلی سے پہلے کچھ مسلمان انتقال کر چکے تھے تو ہمیں یہ معلوم نہ ہوسکا کہ ان کی نمازوں کے بارے میں کیا کہیں، تب اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ ❶

باب ۳۱. حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ

قَالَ مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاسَعِيْدِ نِالْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَآ اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُاللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَآ اِلَّآ اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا

۳۱۔ آدمی کے اسلام کی خوبی

امام مالکؒ کہتے ہیں، مجھے زید بن اسلم نے خبر دی، انہیں عطاء ابن سیار نے، ان کو حضرت ابوسعید خدری نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب (ایک) بندہ مسلمان ہوجائے اور اس کا اسلام عمدہ ہو (یقین و خلوص کے ساتھ ہو) تو اللہ اس کے ہر گناہ کو جو اس نے اس (اسلام لانے) سے پہلے کیا ہوگا، معاف فرمادیتا ہے اور اب اس کے بعد بدلہ شروع ہوجاتا ہے۔ (یعنی) ایک نیکی کے عوض دس گنے سے لے کر سات سوگنے تک (ثواب) اور ایک برائی کا اسی برائی کے مطابق (بدلہ دیا جاتا ہے) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس برائی سے بھی درگذر کرے ❷ (اور اسے بھی معاف فرمادے۔)

(۴۰) حَدَّثَنَآ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۰۔ ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا، ان سے عبدالرزاق نے انہیں

❶ جو لوگ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے اور اس دوران میں انتقال کر گئے تو صحابہؓ کو شبہ ہوا کہ اصل قبلہ تو بیت اللہ قرار پایا ہے، کہیں وہ پچھلی نمازیں بیکار نہ گئی ہوں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف یہ آیت اتری کہ ہم منصف ہیں، بلاوجہ لوگوں کا ایمان ضائع نہیں کریں گے۔ یہاں ایمان سے مراد نماز ہے۔ حدیث سے یہ بھی ثابت کرنا ہے کہ نماز پر بھی ایمان کا اطلاق ہوتا ہے۔ یعنی وہ بھی ایمان کا جزو ہے۔ ❷ عنوان میں باب کے تحت امام مالک سے جو حدیث نقل کی ہے اس کا اور حدیث نمبر ۴۰ کا مضمون تو ایک ہی ہے مگر امام مالکؒ کی روایت امام بخاریؒ کو کسی واسطہ سے نہیں ملی، اس لئے انہوں نے اسے محض سرخی کے تحت درج کر دیا۔ ان دونوں روایتوں میں ایک ہی بات بیان کی گئی ہے۔ نیکی اور بدی کا اندراج خداوندی رجسٹر میں کس طرح ہوتا ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَهٗ فَکُلُّ حَسَنَةٍ یَّعْمَلُهَا تُکْتَبُ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَکُلُّ سَیِّئَةٍ یَّعْمَلُهَا تُکْتَبُ لَهٗ بِمِثْلِهَا

معمر نے ہمام سے خبر دی، وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب اپنے اسلام کو عمدہ بنا لے (یعنی نفاق اور ریا سے پاک کرلے) تو ہر نیک کام جو وہ کرتا ہے اس کے عوض دس سے لے کر سات سو گنے تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر برا کام جو کرتا ہے وہ اتنا ہی لکھا جاتا ہے۔

باب ۳۲ . اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَدْوَمُهٗ

۳۲۔ اللہ کو دین (کا) وہ (عمل) سب سے زیادہ پسند ہے جس کو پابندی سے کیا جائے۔

(۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةٌ تَذْکُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَیْکُمْ بِمَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا یَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَکَانَ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَیْهِ مَادَاوَمَ عَلَیْهِ صَاحِبُهٗ

۴۱۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے ہشام کے واسطے سے نقل کیا، وہ کہتے ہیں، مجھے میرے باپ (عروہ) نے حضرت عائشہؓ سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دن) ان کے پاس آئے، اس وقت ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت، اور اس کی نماز (کے اشتیاق اور پابندی) کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا ٹھہر جاؤ (سن لو کہ) تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمہارے اندر سکت ہے۔ خدا کی قسم (ثواب دینے سے) اللہ نہیں اکتاتا۔ مگر تم (عمل کرتے کرتے) اکتا جاؤ گے اور اللہ کو دین (کا) وہی (عمل) زیادہ پسند ہے جس کی ہمیشہ پابندی کی جاسکے۔ ❶

باب ۳۳. زِیَادَةِ الْاِیْمَانِ وَنُقْصَانِهٖ

۳۳۔ ایمان کی کمی اور زیادتی۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَزِدْنٰهُمْ هُدًی وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا وَّقَالَ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ . فَاِذَا تَرَکَ شَیْئًا مِّنَ الْکَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول (کی تفسیر) کا بیان ''اور ہم نے انہیں ہدایت مزید دے دی'' اور دوسری آیت ''اور اہل ایمان کا ایمان بڑھ جائے'' پھر یہ بھی فرمایا ''آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کردیا'' کیونکہ جب کمال میں سے کچھ باقی رہ جائے تو اسی کو کمی کہتے ہیں۔

(۴۲) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

۴۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) ایک شخص سے جو سچے دل سے مسلمان ہو جائے جب کوئی عمل سرزد ہوجاتا ہے تو وہ خدا کی نگاہ میں بڑا وزن رکھتا ہے، اب یہ اس کا فضل ہے کہ نیکی کا اجر دس گنا اور سات سو گنا تک عطا فرماتا ہے اور برائی کے بدلے میں صرف ایک برائی لکھی جاتی ہے اور اس ایک برائی کے مطابق اس کی گرفت ہوگی۔ البتہ یہ مسئلہ کہ اسلام لانے سے پہلے کے اعمال صالحہ کی کیا نوعیت ہے؟ اس میں علماء اسلام کی رائے مختلف ہے۔ مگر احادیث و آثار کی روشنی میں محققین نے جو رائے اختیار کی ہے وہ یہ ہی ہے کہ اگر وہ شخص مسلمان ہو گیا تو اس کے گذشتہ نیک اعمال بھی اس کی نیکیوں میں شامل کردیئے جاتے ہیں، ورنہ ان سب نیکیوں کا بدلہ اسی عالم میں چکا دیا جاتا ہے۔ اسلام کی جس خوبی کی طرف اشارہ ہے وہ یہ ہی ہے کہ آدمی کا دل نفاق کے کھوٹ اور ریا کی آلودگی سے بالکل پاک ہو۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ❶ معلوم ہوا کہ عبادت کی زیادتی مطلوب نہیں اس کی پابندگی اور ہمیشگی پسند ہے کہ تھوڑے عمل میں انبساط و فرحت بھی رہتی ہے اور آدمی اس کو دیر تک نبھا بھی سکتا ہے اور زندگی کی گوناگوں ذمہ داریوں کے ساتھ ایسی ہی عبادت اختیار بھی کی جاسکتی ہے جو انسان میں اس کی عبدیت کے احساس کو ہمیشہ اور ہر دم برقرار رکھ سکے اور اسے عام انسانی فرائض کی بجا آوری سے روکے بھی نہیں۔

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِيْرَةٍ مِّنْ خَيْرٍ وَّيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ وَّيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَبَانٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ مَكَانَ خَيْرٍ

قتادہ نے حضرت انسؓ کے واسطے نقل کیا، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اور اس کے دل میں جو برابر نیکی (ایمان) ہے تو وہ دوزخ سے نکلے گا اور دوزخ سے وہ شخص (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں گیہوں کے برابر ایمان ہے اور دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہے۔ ❶
بخاری کہتے ہیں کہ ابان نے بروایت قتادہ بواسطہ حضرت انس رسول اللہ ﷺ سے خیر کی جگہ ایمان کا لفظ نقل کیا ہے۔

(۴۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ حَدَّثَنَآ اَبُوالْعُمَيْسِ اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالَ لَهٗ يَآ اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَالْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ اَيُّ اٰيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَآئِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ

۴۳۔ ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا۔ انہوں نے جعفر بن عون سے سنا، وہ ابوالعمیس سے بیان کرتے ہیں، انہیں قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب کے واسطے سے خبر دی، وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین! تمہاری کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس (کے نزول کے) دن کو یوم عید بنا لیتے۔ آپ ﷺ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے جواب دیا (یہ آیت کہ) آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم اس دن اور اس مقام کو خوب جانتے ہیں۔ جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی (اس وقت) آپ ﷺ عرفات میں جمعہ کے دن کھڑے ہوئے تھے۔ ❷

باب ۳۴. اَلزَّكٰوةُ مِنَ الْاِسْلَامِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ

۳۴۔ زکوۃ اسلام (کے ارکان میں) سے ہے۔ اور (زکوۃ) کے لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”انہیں اہل کتاب کو) صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ کج روی سے بچتے ہوئے دین کو خالص اللہ کے لئے بنا کر اس کی عبادت کریں، نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہ ہی سیدھی راہ ہے۔

(۴۴) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ

۴۴۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، اس نے مالک بن انس سے، انہوں نے اپنے چچا ابو سہیل بن مالک سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے

❶ محض زبان سے کلمہ پڑھ لینا کافی نہیں، جب تک دل میں اس کلمہ کی حقیقت جاگزین نہ ہو۔ ایمان اگر ہے تو سزا بھگتنے کے بعد پھر بخشا جانا یقینی ہے۔ (اس حدیث میں ایمان کو چند چیزوں سے تشبیہ دی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کم سے کم مقدار میں بھی اگر ایمان قلب میں موجود ہے تو آخرت میں اس کا فائدہ حاصل ہوگا۔ حدیث میں خیر سے ایمان مراد ہے، پھر آخر میں بخاری نے خود ایک روایت کے حوالے سے کہہ دیا کہ اس میں ایمان ہی کا لفظ آیا ہے۔ ❷ حضرت عمرؓ کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ جمعہ کا دن، اور عرفہ کا دن ہمارے یہاں عید ہی شمار ہوتا ہے۔ اس لئے ہم بھی ان آیتوں پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ پھر عرفہ سے اگلا دن عیدالضحیٰ کا ہوتا ہے۔ اس لئے جتنی خوشی اور مسرت ہمیں ہوتی ہے، تم کھیل تماشں اور لہو ولعب کے سوا اتنی خوشی نہیں منا سکتے۔

طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُالرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَانَفْقَهُ مَايَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَالرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَآ اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَآ اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ

ہیں کہ انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ایک پراگندہ بال نجدی شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کی آواز کی گنگناہٹ تو ہم سنتے تھے مگر اس کی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ جب وہ قریب آ گیا تو (معلوم ہوا کہ) وہ اسلام کے بارے میں کچھ آپ سے دریافت کر رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دن اور رات (کے سب اوقات) میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔ اس پر اس نے کہا، کیا اس کے علاوہ بھی (اور نمازیں) مجھ پر فرض ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، لیکن اگر تم نفل پڑھنا چاہو (تو پڑھ سکتے ہو) اور رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اس نے کہا، ان کے علاوہ بھی (اور روزے) مجھ پر فرض ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں۔ مگر نفل روزے رکھنا چاہو (تو رکھ سکتے ہو) طلحہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (پھر) اس سے زکوٰۃ (کے فرض ہونے) کو بیان کیا (تو) اس نے کہا، کیا اس کے علاوہ (کوئی صدقہ) مجھ پر فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں۔ مگر جو (خیرات) تم اپنی طرف سے کرنا چاہو۔ طلحہؓ کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس چلا گیا، خدا کی قسم! نہ اس پر (کوئی چیز) گھٹاؤں گا اور نہ بڑھاؤں گا۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ شخص (اپنی بات میں) سچا رہا تو کامیاب ہے۔ ❶

باب ۳۵ . اِتِّبَاعُ الْجَنَآئِزِ مِنَ الْاِيْمَانِ

۳۵۔ جنازے کے ساتھ جانا ایمان (ہی کی ایک شاخ) ہے۔

(۴۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَنْجُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ

۴۵۔ ہم سے احمد بن عبداللہ بن علی المنجوفی نے بیان کیا۔ ان سے روح (ابن عبادہ) نے بیان کیا، ان سے عوف نے حسن (بصری) سے اور محمد (بن سیرین) سے روایت کی۔ وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص کسی مسمان کے جنازے کے ہمراہ ایمان (کی تازگی) اور محض ثواب کی خاطر جائے اور جب تک (اس کی) نماز پڑھی جائے اور (لوگ) اس کے دفن سے فارغ ہوں، وہ جنازے

❶ کامیاب کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی خوشنودی اور آخرت کی سرفرازی اسے نصیب ہوگی۔ آپ ﷺ نے سائل کو اسلام کے وہ بنیادی احکام بتلا دیئے کہ جن پر اسلامی زندگی کی پوری عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ اور یہ ہی بنیادی احکام اپنی جگہ اسلامی اخلاق کی نشوونما کے لئے سرچشمہ حیات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر عقیدہ کی پختگی اور صحیح اسلامی مزاج کے ساتھ اسلام کی ان بنیادی حقیقتوں کو اپنا لیا جائے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ آدمی کی سیرت کا کوئی گوشہ ناقص رہ جائے۔ جس کی بدولت کسی ناکامی سے دوچار ہونا پڑے۔

اور یہ سائل کی سادگی اور اخلاص کی بات ہے کہ اس نے احکام میں کمی بیشی کو گوارا نہیں کیا، اگرچہ بخاری نے باب الصیام میں اس روایت میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ ان احکام کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کے تفصیلی احکامات بھی بتائے، بہرحال حدیث کے مفہوم و مطلب میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

مِثلَ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطٍ تَابَعَهٗ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب کے ساتھ لوٹتا ہے۔ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر، اور جو شخص صرف (اس کی) نماز جنازہ پڑھ کر دفن کرنے سے پہلے واپس ہو جائے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر آتا ہے۔
اس حدیث میں (روح) کی متابعت عثمان مؤذن نے کی ہے۔ یعنی انہوں نے بھی اپنی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عوف نے محمد بن سیرین کے واسطے سے نقل کیا، وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ سے اسی روایت کے مطابق۔ ❶

باب ۳۶. خَوْفُ الْمُؤْمِنِ اَنْ يَّحْبَطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ مَا عَرَضْتُ قَوْلِيْ عَلٰى عَمَلِيْ اِلَّا خَشِيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مُكَذِّبًا وَّقَالَ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ اَدْرَكْتُ ثَلٰثِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلٰى نَفْسِهٖ مَا مِنْهُمْ اَحَدٌ يَّقُوْلُ اِنَّهٗ عَلٰٓى اِيْمَانِ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَيُذْكَرُ عَنِ الْحَسَنِ مَا خَافَهٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَآ اَمِنَهٗ اِلَّا مُنَافِقٌ وَمَا يُحَذَّرُ مِنَ الْاِصْرَارِ عَلَى التَّقَاتُلِ وَالْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ لِّقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

۳۶۔ (اس بات کی تفصیل کہ) مومن کو ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں اس کا (کوئی) عمل اکارت نہ چلا جائے اور اسے معلوم بھی نہ ہو۔ ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ جب میں اپنے قول و فعل کا موازنہ کرتا ہوں تو مجھے ڈر ہوتا ہے کہ لوگ مجھے جھوٹا نہ کہہ دیں۔ اور ابن ابی ملیکہ کا ارشاد ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے تیس صحابہؓ سے ملاقات کی، ان سب کو اپنے بارے میں نفاق کا اندیشہ تھا، ان میں سے کوئی یہ نہیں کہتا تھا کہ میرا ایمان جبریلؑ و میکائیلؑ کا سا ایمان ہے۔ حسن بصری سے منقول ہے کہ نفاق سے مومن ہی ڈرتا ہے اور جو منافق ہوتا ہے اس کو نفاق کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا اور جس بات سے (مومنوں کو) ڈرایا جاتا ہے وہ باہمی قتال (جدال) اور گناہوں پر اصرار کرنا اور پھر توبہ نہ کرنا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور وہ اپنے کئے ہوئے (گناہوں) پر واقفیت کے بعد جمے نہیں رہے۔"

(۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا وَآئِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ

۴۶۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، وہ زبید سے نقل کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں، میں نے ابووائل سے فرقہ مرجیہ کے (عقیدہ کے) بارے میں دریافت کیا تو کہنے لگے کہ مجھ سے عبداللہ (ابن مسعودؓ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے، مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر۔ ❷

(۴۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ

۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید

---

❶ ایک مسلمان کا آخری حق جو دوسرے مسلمانوں پر واجب رہ جاتا ہے وہ یہی ہے کہ اس کو اگلی منزل کے لئے نہایت اہتمام و توجہ سے رخصت کریں۔ نہ یہ کہ جان نکلنے کے بعد اب وہ بالکل اجنبی بن جائے۔ آخرت کے اس طویل سفر پر ہر مسلمان کو جانا ہے۔ اس لئے اس سفر کی تیاری میں کوئی بے توجہی اور لاپروائی نہ برتیں، پھر جبکہ خداوند کریم کی طرف سے اس خدمت پر اتنا بڑا ثواب ہے۔ احد پہاڑ کے برابر جس کی مثال دی گئی ہے۔ قیراط ایک اصطلاحی وزن ہے۔ یہاں اس کا وہ اصطلاحی مفہوم مراد نہیں۔ تمثیلاً اس وزن کا نام لیا گیا ہے۔ منشاء تو ثواب کی ایک بہت بڑی مقدار سے ہے۔ ❷ مرجیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے بھی مسلمان فاسق نہیں ہوتا۔ ابووائل کے پوچھنے کا منشاء یہی تھا کہ ان کا یہ عقیدہ کیسا ہے؟ حضرت ابن مسعودؓ کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب فاسق ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ کے مذکورہ ارشاد سے واضح ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کا یہ عقیدہ باطل ہے۔

جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ اِنِّیْ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاِنَّهٗ تَلَاحٰى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِی السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ

کے واسطے سے بیان کیا، وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبادہ بن صامت نے بتلایا کہ (ایک بار) رسول اللہ ﷺ شب قدر (کے متعلق) بتانے کے لئے باہر تشریف لائے، اتنے میں (آپ ﷺ نے دیکھا) کہ دو مسلمان آپس میں تکرار کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس لئے نکلا تھا کہ تمہیں شب قدر (کے متعلق) بتلاؤ۔ لیکن یہ اور یہ باہم لڑے اس لئے (اس کی خبر اٹھالی گئی اور شاید تمہارے لئے بہتر ہو) اب اسے (رمضان کی ستائیسویں، انتیسویں اور پچیسویں رات) میں تلاش کرو۔ ❶

باب ٣٧. سُؤَالُ جِبْرِيْلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالْاِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ وَبَيَانِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ جَآءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ دِيْنًا وَمَا بَيَّنَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ عَبْدِالْقَيْسِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ

۳۷۔ جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ ﷺ سے ایمان واسلام اور احسان اور قیامت کے علم کے بارے میں سوال اور (اس کے جواب میں) نبی کریم ﷺ کا ارشاد۔ (پھر اسی روایت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) کہ جبریلؑ تمہیں (یعنی صحابہؓ کو) تمہارا دین سکھلانے کے لئے آئے تھے (گویا) آپ ﷺ نے ان تمام باتوں کو دین ہی قرار دیا اور جو باتیں ایمان کی آپ ﷺ نے عبدالقیس کے وفد سے بیان فرمائیں، اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ "جو کوئی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کرے تو وہ ہرگز قبول نہ ہوگا" اس باب کا منشاء یہ ہے کہ "اسلام" اور "دین" کے الفاظ مترادف ہیں اور اسلام سے مراد دین اور دین سے اسلام مراد ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ کہ اسلام اور ایمان کبھی ایک دوسرے کے ہم معنی ہوتے ہیں۔

(۴۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَيَّانَ التَّيْمِیُّ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَّوْمًا لِّلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَاالْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَبِلِقَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ

۴۸۔ ہم سے مسدود نے بیان کیا۔ ان سے ابراہیم نے، انہیں ابوحیان التیمی نے ابوزرعہ سے خبر دی، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں میں تشریف رکھتے تھے کہ اچانک آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے (جواب میں) ارشاد فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے

❶ مسلم کی روایت میں ہے کہ چونکہ فلاں فلاں شخص لڑے اس لئے میں شب قدر کی خبر بھول گیا اور بھولنا اس لئے بہتر ہوا کہ تم شب قدر کی مبارک ساعتوں کو پانے کی زیادہ کوشش کرو۔ اور اگر ایک رات متعین ہو جاتی تو لوگ صرف ایک ہی رات عبادت کرتے لیکن مختلف راتوں کی وجہ سے اب انہیں عبادت کا زیادہ موقع ملے گا اور شب قدر کا اصل مقصود بھی عبادت اور توجہ الی اللہ ہے۔ اس باب کے عنوان میں امام بخاری نے جو تفصیل اختیار کی ہے یہ حدیث اس کے بالکل مطابق ہے۔ اس باب کی اصل سرخی یہ تھی کہ مومن کو اپنے اعمال کے ضائع ہو جانے سے ڈرتے رہنا چاہئے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں پھر رسول اللہ ﷺ کے سامنے (اور غالباً مسجد نبوی میں) دو مسلمان آپس میں جھگڑے اور ان کے اس باہمی لڑائی کی وجہ سے شب قدر کا علم اللہ نے اٹھالیا اور نعمت سے مسلمان محروم ہو گئے، دوسرے یہ کہ مسلمان کو گناہ سے ڈرنا چاہئے کہ کہیں کوئی پچھلا عمل ضبط نہ ہو جائے اور کوئی نعمت جو ملنے والی ہے عطا نہ کی جائے۔ یہ بھی مرجیہ فرقے کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ ایمان کے بعد پھر مسلمان کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَاالْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ وَلَاتُشْرِکَ بِهٖ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّیَ الزَّکٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ مَاالْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاکَ قَالَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ مَاالْمَسْئُوْلُ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ وَسَاُخْبِرُکَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ الْبُهْمِ فِی الْبُنْيَانِ فِیْ خَمْسٍ لَايَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ اَلْاٰيَةِ ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَآءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ جَعَلَ ذٰلِکَ کُلَّهٗ مِنَ الْاِيْمَانِ

فرشتوں پر اور (آخرت میں) اللہ سے ملنے پر اور اللہ کے رسولوں پر اور (دوبارہ) جی اٹھنے پر یقین رکھو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم (خالص) اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو جو فرض ہے اور رمضان کے روزے رکھو۔ (پھر) اس نے پوچھا کہ احسان کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو جیسے کہ اسے تم دیکھ رہے ہو اور اگر یہ (تصور) نہ ہو سکے کہ اسے دیکھ رہے ہو تو پھر (یہ سمجھو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (پھر) اس نے پوچھا۔ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اس کے بارے میں) جواب دینے والا، پوچھنے والے سے زیادہ کچھ نہیں جانتا اور (البتہ) تمہیں میں قیامت کی علامتیں بتلادوں گا (وہ یہ ہیں) جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور جب سیاہ اونٹوں کے چرواہے مکانات کی تعمیر میں باہم ایک دوسرے سے بازی لے جائیں گے۔ (ان علامتوں کے علاوہ قیامت کا علم) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی "اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ" اس کے بعد وہ شخص لوٹنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے واپس لاؤ۔ (صحابہؓ نے اسے لوٹانا چاہا) وہاں انہوں نے کسی کو بھی نہ پایا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبریلؑ تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھلانے آئے تھے، ابوعبداللہ بخاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان تمام باتوں کو ایمان ہی کا جزو قرار دیا۔ ➊

باب ۳۸. ۳۸۔

➊ ایمان، اسلام اور دین یہ تین وہ بنیادی لفظ ہیں جن سے ان اصولوں کی تعبیر کی جاتی ہے۔ جن پر ایک مسلمان یقین رکھتا ہے۔ یہ بات کہ یہ تینوں لفظ ہم معنی ہیں یا الگ الگ معنی رکھتے ہیں، اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ ایمان کہتے ہیں یقین کو، اسلام کے معنی اطاعت کرنے کے ہیں، اور دین ایسے متعدد معنی اپنے اندر رکھتا ہے جس سے ایک مخصوص طرز زندگی مراد لیا جاتا ہے، جسے عام اصطلاح میں ملت اور مذہب بھی کہتے ہیں، اسی ترتیب کے لحاظ سے اول یقین یعنی ایمان کا درجہ ہے، پھر اطاعت یعنی اسلام کا اور اس یقین واطاعت کے لئے جن مراسم اور قوانین کی ضرورت ہوتی ہے وہ دین کہلاتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی ایک لفظ دوسرے لفظ کے معنی میں استعمال کر لیا جاتا ہے جس کی متعدد مثالیں قرآن اور احادیث میں موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بڑی حکمت کے ساتھ اپنے مخصوص فرشتے کے ذریعہ صحابہ کرامؓ کو تعلیم فرمائی۔ پہلے ایمان یعنی عقائد کی تعلیم دی، پھر اسلام یعنی اطاعت کے طریقے اور اس کے بعد احسان کی حقیقت ظاہر کی کہ یقین واطاعت کے بعد جو کیفیت آدمی کی عملی زندگی میں پیدا ہو وہ یہ کہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا تصور پیش نظر رہے۔ اول تو یہ تصور کہ وہ ذات جو پوری کائنات کو محیط ہے میرے سامنے ہے۔ لیکن چونکہ ایسی ذات کا تصور آسان نہیں ہے جس کی کوئی مثال نہیں اس لئے کم از کم یہ خیال تو رہنا چاہئے کہ ایسی عظیم المرتبہ ہستی میرے احوال کی نگران ہے، پھر چونکہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست کوئی ربط آدمی کا قائم ہوتا ہے تو عبادت ہی سے ہوتا ہے اس لئے خصوصیت کے ساتھ عبادت کو اس طرح ادا کرنے کی تاکید کی گئی تاکہ عبادت صحیح طور پر ادا ہو سکے اور اسی عبادت کی برکت سے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۴۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهٗ سَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهٗ اَحَدٌ .

۴۹۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا۔ ان سے ابراہیم بن سعد نے صالح سے بیان کیا، وہ ابن شہاب سے، وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہیں عبداللہ بن عباس نے خبر دی (اور) انہیں ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ جب ان سے ہرقل (بشاہ روم) نے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا کہ وہ لوگ (رسول کے پیرو) کم ہو رہے ہیں، یا زیادہ؟ تو تم نے کہا وہ بڑھ رہے ہیں اور یہ ہی حالت ایمان کی ہوتی ہے جب تک وہ مکمل ہو، اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا ان میں سے کوئی اس دین کو قبول کر کے پھر اسے برا سمجھ کر ترک بھی کر دیتا ہے؟ تم نے کہا کہ نہیں اور یہ ہی کیفیت ایمان کی ہوتی ہے کہ جب اس کی فرحت دلوں میں سما جاتی ہے پھر اسے کوئی ناگوار نہیں سمجھتا۔ ❶

باب ۳۹. فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ

۳۹۔ اس شخص کی فضیلت جو دین کو (غلطیوں اور گناہوں سے) صاف ستھرا رکھے۔

(۵۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَّا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشْتَبِهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَآ اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْٓ اَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ اَلَآ وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا

۵۰۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے زکریا نے عامر کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ کی چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، تو جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بچے تو گویا اس نے اپنے دین اور آبرو کو سلامت رکھا، اور جو ان شبہات (کی دلدل) میں پھنس گیا، وہ اس چرواہے کی طرح ہے جو (اپنے جانوروں کو) محفوظ چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے، ممکن ہے کہ وہ اپنے دھن میں اس چراگاہ میں جا گھسائے۔ اس طرح سن لو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کی زمین میں اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) آدمی کی خارجی زندگی میں بھی اللہ کی ربوبیت و مالکیت اور اپنی عبدیت کا احساس پیدا ہو۔

قیامت کی جن دو نشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے پہلی نشانی کا مطلب یہ ہے کہ اولاد اپنی ماں سے ایسا برتاؤ کرے گی جیسا کنیزوں سے اور باندیوں سے کیا جاتا ہے۔ یعنی ماں باپ کی نافرمانی عام ہو جائے گی۔ دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ کم حیثیت اور کم رتبہ کے لوگ اونچے عہدوں پر قابض ہوں گے۔ اونچی اونچی بلڈنگیں بنائیں گے اور اس میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ باقی قیامت کا اصل وقت خدا ہی کو معلوم ہے۔ وہ ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کے بارے میں ٹھیک ٹھیک علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ باقی کچھ حسابی طریقوں یا نجوم کے ذریعے سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں وہ ناقص اور قیاسی ہوتی ہیں، وہ پانچ چیزیں بارش کے برسنے کا ٹھیک وقت، پیٹ کے لڑکے یا لڑکی کی تعیین، موت کا وقت، آنے والے کل کا حال اور یہ کہ قیامت کب ہوگی۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی کو غیب کا صحیح حال معلوم نہیں ہوتا، خواہ وہ رسول ہو یا فرشتہ۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ❶ اس حدیث میں بھی دین اور ایمان ایک ہی معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

وَهِيَ الْقَلْبُ

چیزیں ہیں اور سن لو کہ جسم کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جب وہ سنور جاتا ہے تو سارا جسم سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے۔ سن لو کہ یہ (گوشت کا ٹکڑا) دل ہے۔ ❶

باب ۴۰. اَدَآءُ الْخُمُسِ مِنَ الْإِيْمَانِ

۴۰۔ خمس کا ادا کرنا (بھی) ایمان میں داخل ہے۔

(۵۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَيُجْلِسُنِيْ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدِيْ حَتّٰى اَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِيْ فَاَقَمْتُ مَعَهٗ شَهْرَيْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَانَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِالْحَرَامِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَرَآءَ نَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاالْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَآءَ كُمْ

۵۱۔ ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، انہیں شعبہ نے ابوجمرہ سے خبر دی، وہ کہتے ہیں، میں ابن عباس کے پاس بیٹھا کرتا تھا تو وہ مجھے اپنے تخت پر بٹھا لیتے (ایک بار) انہوں نے مجھ سے فرمایا (یہیں میرے پاس ٹھہرو تاکہ تمہارے لئے میں اپنے مال میں سے کچھ حصہ نکال دوں، تب میں ان کے ساتھ دو ماہ رہا، پھر (ایک دن) انہوں نے مجھ سے کہا کہ جب (قبیلہ) عبدالقیس کا وفد حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے دریافت کیا کہ کس قبیلے کے لوگ ہیں (یا پوچھا) کہ کون وفد ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم ربیعہ کے لوگ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مرحبا! ان لوگوں کو یا اس وفد کو، یہ نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ ہوئے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کی خدمت میں ماہ حرام کے سوا کسی اور وقت حاضر نہیں ہو سکتے (کیونکہ) ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا یہ قبیلہ رہتا ہے۔ لہذا ہمیں کوئی ایسی قطعی بات بتلا دیجئے جس کی ہم اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو (بھی) خبر کر دیں اور جس کی وجہ سے ہم جنت میں جا سکیں اور آپ سے انہوں نے پینے کی چیزوں کی بابت پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا (اور) پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان (لانے کا) کیا (مطلب) ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ (اس کے بارے میں) زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی ذات عبادت و اطاعت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ مال غنیمت میں سے پانچوں حصہ ادا کرو اور چار چیزوں سے انہیں آپ نے منع فرمایا۔ حنتم،

---

❶ یہ حدیث میں کتنا پر حکمت اور قیمتی جملہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ انسانی جسم کا اصل تعلق دل سے ہے۔ جب تک وہ کام کرتا ہے انسان کا سارا جسم متحرک ہے اور جس دن اس نے کام کرنا چھوڑ دیا اسی وقت زندگی کا سلسلہ ختم ہے، یہ ہی دل انسانی اعضاء کی طرح انسانی اخلاق کے لئے کنجی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر دل ان تمام بداخلاقیوں، بے حیائیوں اور خباثتوں سے پاک ہے جس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو انسان کی ساری زندگی پاک صاف ہو گی اور اگر دل ہی میں فساد بھر گیا تو پھر آدمی کا ہر فعل فتنہ انگیز اور فساد پرور بن جاتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے قلب کی اصلاح ضروری ہے۔ اسی لئے احکام سے پہلے عقائد کی درستگی پر زور دیا جاتا ہے۔ اگر دل سنور گیا تو آدمی کے جسم کی اور روح کی اصلاح ممکن ہے۔

دُبا، نقیر اور مزفت (کے استعمال) سے اور فرمایا کہ ان باتوں کو محفوظ کرلو اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو (جو آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے انہیں) ان کی خبر دے دے۔ ❶

باب ۴۱. مَاجَآءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَالْحِسْبَةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَّانَوٰى فَدَخَلَ الْاِيْمَانُ وَالْوُضُوْءُ وَالصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالْاَحْكَامُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ عَلٰى نِيَّتِهٖ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ

۴۱۔ اس بات کا بیان کہ (شریعت میں) اعمال کا دارومدار نیت واخلاص پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے (تو اس اصول کے لحاظ سے) اعمال میں ایمان، وضو، نماز، زکوٰۃ، حج، روزے اور احکام (شرعیہ بھی) داخل ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے نبی ﷺ! آپ کہہ دیجئے کہ ہر شخص اپنے طریقے پر یعنی اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ (چنانچہ) کوئی اگر ثواب کی نیت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے تو وہ صدقہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ (مکہ فتح ہونے کے بعد اب ہجرت تو باقی نہیں رہا) ہاں جہاد اور نیت باقی ہے۔

(۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَّانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا۔ انہیں مالک نے یحییٰ بن سعید سے خبر دی، انہوں نے محمد بن ابراہیم سے سنا، انہوں نے علقمہ بن وقاص سے، انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔ تو جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر ہجرت کی، تو وہ اللہ اور اس کے رسول ہی کے لئے شمار ہوگی اور جس نے حصول دنیا کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہجرت کی تو وہ اسی مد میں (شمار) ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت اختیار کی۔ ❷

(۵۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۵۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، انہیں

❶ خمس جہاد میں حاصل ہونے والے مال کا پانچواں حصہ ہے۔ قبیلے کے لوگوں نے آپ ﷺ سے وہ اعمال دریافت کئے جن پر عمل کر کے وہ جنت میں داخل ہو سکیں۔ اس لئے آپ ﷺ نے انہیں صرف احکام بتلائے جن پر عمل کرنا ان کے لئے ممکن تھا، اسی لئے حج کا حکم بیان نہیں کیا گیا اور چونکہ اس قبیلے کی سکونت ایسی جگہ تھی جہاں کفار سے ہر وقت سامنا تھا، اس لئے جہاد کے سلسلہ میں مال خمس کی ادائیگی کی تاکید فرمائی اور اسے بھی ایمانیات میں داخل فرمایا۔ حدیث میں جن چار چیزوں کے برتنے سے منع فرمایا وہ خاص قسم کے برتن تھے، جن میں شراب وغیرہ بنتی اور پی جاتی تھی۔ ❷ اس حدیث کے عنوان میں امام بخاریؒ نے یہ بات ملحوظ رکھی ہے کہ آدمی کے جملہ افعال اس کے ارادے کے تابع ہوتے ہیں۔ یہ حدیث بالکل ابتداء میں بھی گزر چکی ہے۔ تقریباً سات جگہ امام بخاری اس روایت کو لائے ہیں اور اس میں یا تو یہ ثابت کیا ہے کہ اعمال کی صحت نیت پر موقوف ہے یا یہ بتلایا ہے کہ ثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔ اس جگہ یہی بتلایا گیا ہے کہ ثواب صرف نیت پر موقوف ہے۔ جیسے اپنے بال بچوں پر آدمی روپیہ پیسہ محض اس لئے خرچ کرے کہ ان کی پرورش میرا دینی فریضہ ہے اور حکم خداوندی ہے تو یہ خرچ کرنا بھی صدقے میں شمار ہوگا اور اس پر صدقے کا ثواب ملے گا۔ احناف کے نزدیک نیت کی شرعی حیثیت میں ایک تھوڑا سا باریک فرق ہے۔ وہ یہ کہ جو افعال عبادت ہیں اور عبادت بھی وہ جو مقصود اصلی ہیں، ان میں نیت ضروری ہے۔ یعنی نیت کے بغیر نہ وہ افعال ہوں گے اور نہ ان پر ثواب ملے گا جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد اور جو افعال مقصود اصلی نہیں بلکہ کسی عبادت کے لئے محض ایک ذریعہ ہیں ان میں نیت ضروری نہیں، جیسے نماز کے لئے وضو، اس میں نیت شرط نہیں۔ امام بخاریؒ نے اسی عنوان کے تحت حسب ذیل دو حدیثیں اور ذکر کی ہیں۔

قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَآ اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰٓی اَهْلِهٖ یَحْتَسِبُهَا فَهِیَ لَهٗ صَدَقَةٌ

عدی بن ثابت نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے سنا، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے سنا، انہوں نے ابومسعودؓ سے روایت کی، وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جب آدمی اپنے اہل وعیال پر ثواب کی خاطر روپیہ خرچ کرے (تو) وہ اس کے لئے صدقہ ہے (یعنی صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔)

(۵۴) حَدَّثَنَا الْحَکَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّآ اُجِرْتَ عَلَیْهَا حَتّٰی مَاتَجْعَلُ فِیْ فَمِ امْرَاَتِکَ

۵۴۔ ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا، انہیں شعیب نے زہری سے خبر دی، ان سے عامر بن سعد نے سعد بن ابی وقاص کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو جو کچھ محض رضاالٰہی کی خاطر خرچ کرے تجھے اس پر اجر (ضرور) دیا جائے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی ثواب ملے گا۔ ❶

باب ۴۲۔ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَآمَّتِهِمْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

۴۲۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کہ دین، اللہ اور اس کے رسول اور قائدین اسلام اور عام مسلمانوں کے لئے نصیحت (کا نام) ہے اور اللہ کا قول کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے نصیحت کریں، یعنی دین کا خلاصہ اور حاصل اخلاص اور خیر خواہی ہے۔

(۵۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسُ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِیِّ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰٓی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوةِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ

۵۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے اسمٰعیل کے واسطے سے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے جریر بن عبداللہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔ ❷

(۵۶) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَآ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ

۵۶۔ ہم سے ابونعمان نے بیان کیا، ان سے ابوعوانہ نے زیاد بن علاقہ

❶ اسلامی احکامات کی جامعیت وہمہ گیری اور معقولیت و دل نشینی کا اندازہ کیجئے کہ زندگی کے ہر پہلو کے لئے ایک ایسا لائحہ عمل انسان کو دے دیا کہ جس سے کبھی اور کسی موقع پر انسان اکتا نہیں سکتا۔ اسلامی تعلیمات کا یہ توازن اور یہ خوبصورتی ہی ان کے دوامی ہونے اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے کی ضامن ہے۔ انسان کے لئے مرد وعورت کے تعلقات سے زیادہ کوئی چیز جاذب توجہ نہیں، لیکن اسلام نے ان تعلقات کی دلکشی اور رنگینی کو باقی رکھتے ہوئے انہیں اتنا پاکیزہ اور بلند کر دیا کہ وہ اخلاق کی پستیوں کی بجائے اخلاقی عظمتوں کی اس حد کو پہنچ گیا کہ جہاں عبادت کی سرحد شروع ہوجاتی ہے۔ صرف ایک بنیادی نقطہ نظر کی تبدیلی سے ان علائق کی نوعیت میں اتنا زبردست انقلاب آ گیا کہ ایک طرف وہ خدا کی نگاہ میں محبوب اور قابل اجر قرار پائے اور دوسری طرف خاندان کا ایک ایسا پاکیزہ تصور سامنے آ گیا جس سے آگے چل کر ایک بااخلاق، صحت مند اور ترقی پذیر معاشرہ نمودار ہو۔ ❷ دین کا حاصل صرف یہ ہے کہ آدمی محض اخلاص وخیر خواہی کے جذبات اپنے دل میں رکھے، اللہ کے لئے بھی، اس کے رسول کے لئے بھی، اسلامی حکام کے لئے بھی اور دوسرے عام مسلمانوں کے لئے بھی، اللہ کی ذات و صفات کا صحیح تصور، اس کی عظمت ورفعت کو پورا احساس اور خالص اس کی اطاعت وعبادت، یہ اللہ کے لئے اخلاص وخیر خواہی ہے اور مسلمان حکام کی اطاعت فی المعروف، دینی رہنماؤں کی توقیر وتعظیم، مسائل میں ان پر اعتماد یہ ائمہ مسلمین کی خیر خواہی ہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے حقوق پہچاننا، ان کے ساتھ شفقت و مروت سے پیش آنا، ان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا یہ عام مسلمانوں کے لئے اخلاص وخیر سگالی کا مظاہرہ ہے۔ ایک مسلمان کو اللہ اور اس کے رسول، علماء وحکام اور عوام کے بارے میں یہ ہی رویہ اختیار کرنا چاہئے۔

زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ قَامَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِاتِّقَآءِ اللّٰهِ وَحْدَه' لَاشَرِيْكَ لَه' وَالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ حَتّٰى يَاْتِيَكُمْ اَمِيْرٌ فَاِنَّمَا يَاْتِيْكُمُ الْاٰنَ ثُمَّ قَالَ اِسْتَعْفُوْا لِاَمِيْرِكُمْ فَاِنَّه' كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ . ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُه' عَلٰى هٰذَا وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ اِنِّيْ لَنَاصِحٌ لَّكُمْ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ

کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ جس دن مغیرہ بن شعبہ کا انتقال ہوا، اس روز میں نے جریر بن عبداللہ سے سنا، کھڑے ہوکر انہوں نے (اول) اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور (لوگوں سے) کہا تمہیں صرف خدائے وحدہ لاشریک سے ڈرنا چاہئے، اور وقار اور سکون اختیار کرو جب تک کہ کوئی امیر تمہارے پاس آئے کیونکہ وہ (امیر) ابھی تمہارے پاس آنے والا ہے، پھر کہا اپنے (مرحوم) امیر کے لئے خدا سے مغفرت مانگو، کیونکہ وہ بھی درگذر کرنے کو پسند کرتا ہے۔ پھر کہا اب اس (حمد وصلوٰۃ) کے بعد (سن لو کہ) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے مجھ سے اسلام (پر قائم رہنے) کی اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کی شرط لی۔ تو میں نے اسی پر آپ ﷺ کی بیعت کی۔ اور قسم ہے اس مسجد کے رب کی کہ یقیناً میں تمہارے لئے خیر خواہ ہوں۔ پھر استغفار کیا اور (منبر پر سے) اتر گئے۔ ❶

كِتَابُ الْعِلْمِ

کتاب العلم

باب ۴۳. فَضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ وَقَوْلِهٖ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

۴۳۔ علم کی فضیلت (جس کی تفصیل میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے اہل علم واہل ایمان کے درجے بلند کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ (سب) جانتا ہے اور (اسی علم کی فضیلت میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (اے پیغمبر کہو کہ) اے میرے رب! میرا علم زیادہ کر۔ ❷

باب ۴۴. مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَّهُوَ مُشْتَغِلٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَاَتَمَّ الْحَدِيْثَ ثُمَّ اَجَابَ السَّآئِلَ

۴۴۔ کسی شخص سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور وہ کسی بات میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کرکے پھر جواب دے۔

(۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانَ قَالَ ثَنَا فُلَيْحٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ ثَنَآ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ

۵۷۔ ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا۔ ان سے فلیح نے (اور دوسری سند سے) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، ان سے محمد بن فلیح نے، ان سے ان کے باپ (فلیح) نے، ان سے ہلال بن علی نے عطاء بن یسار کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے (کچھ) بیان فرما

❶ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کی بھلائی اختیار کرنی چاہئے، حاکم کو عام پبلک کی اور عوام کو حکام کی۔ جیسا کہ مغیرہ بن شعبہ کی وفات کے بعد جریر بن عبداللہ کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہاں مؤلف نے کتاب الایمان کو ختم کردیا۔ اب اس کے بعد کتاب العلم شروع ہو رہی ہے۔

❷ امام بخاریؒ نے اس باب میں صرف دو آیتیں بیان کیں، کوئی حدیث ذکر نہیں کی، غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اس باب کے تحت انہیں کوئی اس درجہ کی صحیح حدیث نہیں ملی جو ان کی مقررہ شرائط کے مطابق ہوتی۔

جَآءَ هُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَاقَالَ فَكَرِهَ مَاقَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى اِذَا قَضٰى حَدِيْثَه قَالَ اَيْنَ اُرَاهُ السَّآئِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ هَااَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ فَقَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَالْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

رہے تھے کہ ایک دیہاتی (شخص) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ قیامت کب آئے گی؟ مگر رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی اور آپ باتیں کرتے رہے۔ کسی نے عرض کیا کہ آپ نے اس کی بات سن لی، مگر اس کی بات (درمیان گفتگو میں) ناگوار معلوم ہوئی، اور کسی نے کہا بلکہ آپ نے سنا ہی نہیں، یہاں تک کہ جب آپ نے اپنا (سلسلہ) بیان پورا فرمالیا (تو) پوچھا، وہ قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ شخص بولا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں (یہاں) موجود ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب امانت ضائع ہو جائے تو قیامت کا منتظر رہ، اس نے پوچھا امانت کس طرح ضائع ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب نااہل کو حکومت کی باگ ڈور سونپ دی جائے تو (اس کے بعد) قیامت کا انتظار کر۔ ❶

باب ۴۵. مَنْ رَّفَعَ صَوْتَه بِالْعِلْمِ

۴۵۔ جو شخص علم کی باتیں بلند آواز سے بیان کرے۔

(۵۸) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَآ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّاالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَاَدْرَكَنَا وَقَدْ اَرْهَقْنَا الصَّلٰوةَ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا

۵۸۔ ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، ان سے ابوعوانہ نے بشر کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے یوسف بن ماہک سے روایت کی۔ انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے۔ پھر (آگے بڑھ کر) آپ نے ہم کو پالیا اور اس وقت نماز کا وقت قریب ہونے کی وجہ سے (ہم عجلت کے ساتھ) وضو کر رہے تھے تو ہم (پاؤں پر پانی ڈالنے کی بجائے) ہاتھ سے پاؤں پر پانی پھیرنے لگے کہ آپ ﷺ نے پکار کر فرمایا۔ ایڑیوں کے لئے آگ (کے عذاب) سے خرابی ہے۔ دو مرتبہ یا تین مرتبہ (فرمایا) ❷

باب ۴۶. قَوْلِ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا وَاَخْبَرَنَا وَاَنْبَاَنَا وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ كَانَ عِنْدَ بْنِ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَاَخْبَرَنَا وَاَنْبَاَنَا وَسَمِعْتُ وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَالصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ وَقَالَ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

۴۶۔ محدث کے اس قول کی تائید میں کہ ہم سے حدیث بیان کی یا ہمیں خبر دی یا ہمیں بتلایا اور حمیدی نے ہم سے بیان کیا کہ ابن عیینہ کے نزدیک حدثنا، اخبرنا، انبانا اور سمعت (کے معنی) ایک ہی تھے اور ابن مسعودؓ نے کہا حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق۔ اور شقیق نے عبداللہ (ابن مسعود) سے نقل کیا

❶ سلسلہ گفتگو میں جب کوئی شخص غیر متعلق بات پوچھ بیٹھے تو اسی وقت اس کا جواب دینا ضروری نہیں، آداب گفتگو میں ہے کہ بات پوری کر چکنے کے بعد کوئی سوال کرنا چاہئے۔ دوسری بات حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ جب اقتدار نااہل لوگوں کے ہاتھ میں آ جائے گا تو دنیا میں فتنے عام ہو جائیں گے اور زندگی میں ابتری اور انتشار پھیل جائے گا اور بڑھتے بڑھتے جب فساد پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا تو اس کے بعد قیامت آ جائے گی۔ ❷ نماز کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے صحابہؓ پاؤں پر فراغت کے ساتھ پانی ڈالنے کے بجائے ہاتھ سے ان پر پانی پھیرنے لگے۔ اس وقت چونکہ رسول اللہ ﷺ ان سے ذرا فاصلہ پر تھے اس لئے آپ ﷺ نے پکار کر فرمایا کہ ایڑیاں خشک رہ جائیں تو وضو پورا نہ ہوگا جس کے نتیجے میں قیامت میں عذاب ہوگا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةَ كَذَا وَقَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهٖ وَقَالَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهٖ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

کہ "سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمۃ کذا" (میں نے رسول اللہ ﷺ سے فلاں بات سنی) اور حذیفہ نے کہا "حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثین" (ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دو حدیثیں بیان کیں) اور ابوالعالیہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...... عن ربہ۔ اور حضرت انسؓ نے فرمایا "عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...... عن ربہ"۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ربکم تبارک وتعالیٰ۔ ⓿

(۵۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَّايَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاَنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِيْ مَاهِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا مَاهِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ

۵۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے عبداللہ بن دینار کے واسطے سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، درختوں میں سے ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے (خزاں میں) نہیں جھڑتے اور وہ مومن کی طرح ہے تو مجھے بتاؤ کہ وہ (درخت) کیا ہے؟ (اسے سن کر) لوگ جنگلی درختوں (کے دھیان) میں پڑ گئے۔ عبداللہ (ابن مسعود) کہتے ہیں کہ میرے جی میں آیا کہ وہ کھجور کا پیڑ ہے۔ لیکن مجھے شرم آئی (کہ بڑوں کے سامنے کچھ کہوں) پھر صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ ہی فرمایئے وہ کونسا درخت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کھجور (کا پیڑ) ہے۔

باب ۴۷. طَرْحِ الْاِمَامِ الْمَسْئَلَةَ عَلٰٓى اَصْحَابِهٖ لِيَخْتَبِرَ مَاعِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ

۴۷۔ ایک مقتداء کا اپنے رفقاء کی علمی آزمائش کے لئے کوئی سوال کرنا۔

(۶۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَّايَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُوْنِيْ مَاهِيَ قَالَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِالْبَوَادِيْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهِيَ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ

۶۰۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، ان سے سلیمان بلال نے، ان سے عبداللہ بن دینار نے حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ کے واسطے سے روایت کی۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے (ایک بار) ارشاد فرمایا کہ درختوں میں ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مسلمان کی طرح ہے، مجھے بتلاؤ کہ وہ کونسا درخت ہے؟ عبداللہ کہتے ہیں کہ لوگ جنگلی درختوں (کے خیال) میں پڑ گئے، ان کا بیان ہے کہ میرے جی میں آیا کہ وہ کھجور کا (پیڑ) ہے مگر مجھے (عرض کرتے ہوئے) شرم آئی، پھر صحابہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! آپ

⓿ اس باب سے بخاری کا مقصود یہ ہے کہ ان کے نزدیک حدیث بیان کرنے کے جتنے اصطلاحی الفاظ ہیں وہ معنی کے اعتبار سے ایک ہیں، اگرچہ دوسرے علماء کے نزدیک الفاظ کے ساتھ ساتھ معنی میں بھی تفاوت ہے۔

(ہی) بتلا دیجئے کہ وہ کونسا درخت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، وہ کھجور ہے۔ ❶

باب ۴۸. اَلْقِرَآءَ ةِ وَالْعَرْضِ عَلَى الْمُحَدِّثِ وَرَاَى الْحَسَنُ وَالثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ اَلْقِرَآءَ ةَ جَآئِزَةً وَاحْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقِرَآءَ ةِ عَلَى الْعَالِمِ بِحَدِيْثِ ضِمَامِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نُصَلِّيَ الصَّلٰوةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهٰذِهٖ قِرَآءَ ةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَهٗ بِذٰلِكَ فَاَجَازُوْهُ وَاحْتَجَّ مَالِكٌ بِالصَّكِّ يُقْرَأُ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُوْنَ اَشْهَدَنَا فُلَانٌ وَيُقْرَأُ عَلَى الْمُقْرِئِ فَيَقُوْلُ الْقَارِئُ اَقْرَاَنِيْ فُلَانٌ

۴۸۔ (حدیث) پڑھنے اور محدث کے سامنے (حدیث) پیش کرنے کا بیان حسن (بصریؒ) اور سفیان (ثوریؒ) اور امام (مالکؒ) کے نزدیک قرأۃ جائز ہے۔ بعض محدثین نے عالم کے سامنے قرأۃ (کافی ہونے پر) ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا، کیا اللہ نے آپ کو (یہ) حکم دیا ہے کہ ہم نماز پڑھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں۔ تو یہ (گویا) رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھنا ہے اور ضمام نے اس بات کی اپنی قوم کو اطلاع دی اور ان کی قوم نے (ان کی) اس خبر کو کافی سمجھا اور امام مالکؒ نے قرأۃ کے جواز پر دستاویز سے استدلال کیا ہے، جو لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو لوگ کہتے ہیں ہمیں فلاں شخص نے (اس دستاویز پر) گواہ بنایا اور قرآن جب استاد کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ مجھے فلاں نے پڑھایا۔ ❷

(۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَابَاْسَ بِالْقِرَاءَ ةِ عَلَى الْعَالِمِ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اِذَا قَرَأَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّقُوْلَ حَدَّثَنِيْ قَالَ وَسَمِعْتُ اَبَاعَاصِمٍ يَّقُوْلُ عَنْ مَّالِكٍ وَّسُفْيَانَ الْقِرَاءَ ةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَآءَ تُهٗ سَوَاءٌ

۶۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ ان سے محمد بن الحسن الواسطی نے عوف کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ حسن بصریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ عالم کے سامنے پڑھنے میں کچھ حرج نہیں۔ اور ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے سفیان کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ جب محدث کے سامنے پڑھا ہو تو حدثنی کہنے میں کچھ حرج نہیں، بخاری کہتے ہیں میں نے ابو عاصم سے سنا، وہ مالک اور سفیان سے نقل کرتے تھے کہ عالم کو پڑھ کر سنانا اور عالم کا (خود) پڑھنا (دونوں) برابر ہیں۔

(۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ هُوَا الْمَقْبُرِيُّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهٗ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ

۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، ان سے لیث نے سعید مقبری کے واسطے سے نقل کیا، وہ شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے انس بن مالک سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اونٹ پر سوار (ہوکر) آیا اور اسے مسجد (کے احاطے) میں بٹھلا دیا پھر اسے (رسی سے) باندھ دیا۔ اس کے بعد پوچھنے لگا تم میں سے محمد ﷺ کون ہیں؟ اور

❶ یہ حدیث مکرر ہے۔ مگر عنوان الگ الگ ہیں اور سند بھی جدا ہے۔ کھجور کی مثال اس لئے دی ہے کہ وہ سدا بہار پیڑ ہے۔ پھل اس کا نہایت شیریں، خوش ذائقہ، خوش رنگ اور خوشبودار ہوتا ہے۔ ایک سچے مسلمان کی یہ ہی شان ہے۔ وہ ہر لحاظ سے پسندیدہ اور محبوب ہوتا ہے۔ ❷ حدیث کی روایت کے دو طریقے رائج ہیں، ایک یہ کہ استاد پڑھے اور شاگرد سنے، دوسرا یہ کہ شاگرد پڑھے اور استاد سنے۔ امام بخاریؒ نے دونوں طریقوں کی طرف اشارہ کر دیا۔ بعض محدثین کے نزدیک پہلا طریقہ بہتر ہے۔ بعض کے نزدیک دوسرا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانِيْهِمْ فَقُلْنَا هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ . فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْاَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَالَكَ فَقَالَ اَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَآءِ نَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَآءِ نَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَرَآءِ يْ مِنْ قَوْمِيْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ رَوَاهُ مُوْسٰى وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

نبی ﷺ صحابہؓ کے درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ اس پر ہم نے کہا یہ صاحب سفید رنگ کا جو تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔ تو اس شخص نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے! نبی ﷺ نے فرمایا (ہاں کہو) میں جواب دوں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ میں آپ سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور اپنے سوالات میں ذرا شدت سے کام لوں گا، تو آپ میرے اوپر کچھ ناراض نہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پوچھ جو تمہاری سمجھ میں آئے۔ وہ بولا کہ میں آپ کو اپنے رب کی اور آپ سے پہلے لوگوں کے رب کی قسم دیتا ہوں (سچ بتایئے) کیا اللہ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف اپنا پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر اس نے کہا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (بتایئے) کیا اللہ نے آپ کو دن رات میں ۵ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر وہ بولا، میں آپ ﷺ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (بتلایئے) کیا اللہ نے سال میں اس (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر وہ بولا، میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہمارے مالداروں سے صدقہ لے کر ہمارے غرباء کو تقسیم کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) اس پر اس شخص نے کہا کہ جو کچھ (اللہ کی طرف سے احکام) آپ لے کر آئے ہیں، میں ان پر ایمان لایا اور میں اپنی قوم کا جو پیچھے رہ گئی ہے ایلچی ہوں۔ میں ضمام ہوں ثعلبہ کا لڑکا، بنی سعد بن بکر کے بھائیوں میں سے ہوں (یعنی ان کی قوم سے ہوں) ❶

اس حدیث کو موسیٰ اور علی بن عبدالحمید نے بیان کیا ہے۔ انہوں نے ثابت سے ثابت نے انس سے اور حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

(۶۳) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا فِي الْقُرْاٰنِ اَنْ نَّسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّجِيْءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْاَلَهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ

۶۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے سلیمان المغیرہ نے، ان سے ثابت نے حضرت انسؓ کے واسطے سے روایت نقل کی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم کو قرآن میں اس کی ممانعت کر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ سے (بار بار) سوال کریں اور ہماری یہ خواہش رہتی تھی کہ کوئی جنگل کا رہنے والا (اکھڑ) آ کر آپ سے سوال کرے اور ہم (آپ کا جواب

❶ اس روایت میں حج کا ذکر نہیں۔ مگر مسلم شریف کی روایت میں حج کا بھی ذکر ہے اس لئے کہ وہ ارکان دین میں سے ہے۔

اَتَانَا رَسُوْلُکَ فَاَخْبَرَنَا اَنَّکَ تَزْعَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَرْسَلَکَ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَآءَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالْجِبَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِیْھَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَبِالَّذِیْ خَلَقَ السَّمَآءَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِیْھَا الْمَنَافِعَ آللّٰہُ اَرْسَلَکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ زَعَمَ رَسُوْلُکَ اَنَّ عَلَیْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَّزَکٰوۃً فِیْٓ اَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ بِالَّذِیْ اَرْسَلَکَ آللّٰہُ اَمَرَکَ بِھٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُکَ اَنَّ عَلَیْنَا صَوْمَ شَھْرٍ فِیْ سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْٓ اَرْسَلَکَ آللّٰہُ اَمَرَکَ بِھٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُکَ اَنَّ عَلَیْنَا حَجَّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقَ، قَالَ فَبِالَّذِیْٓ اَرْسَلَکَ آللّٰہُ اَمَرَکَ بِھٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَآ اَزِیْدُ عَلَیْھِنَّ شَیْئًا وَّلَآ اَنْقُصُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ

سنیں، تو ایک دن) ایک بادیہ نشین آیا اور اس نے (آ کر) کہا کہ ہمارے پاس آپ کا قاصد پہنچا تھا اور اس نے بتلایا کہ آپ ﷺ (اس بات کے) مدعی ہیں کہ یقیناً آپ کو اللہ بزرگ و برتر نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اس نے سچ کہا۔ اس شخص نے پوچھا، اچھا آسمان کس نے پیدا کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے۔ وہ بولا، اچھا زمین اور پہاڑ کس نے بنائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے، اس نے کہا، اچھا پہاڑوں میں (اتنے) منافع کس نے رکھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ نے۔ (اس کے بعد) وہ کہنے لگا، تو اس ذات کی قسم جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، پہاڑوں کو قائم کیا اور ان میں نفع کی چیزیں رکھیں، کیا اللہ نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں (تب) اس نے کہا کہ آپ کے قاصد نے ہمیں بتایا کہ ہم پر پانچ نمازیں اور اپنے مال کا زکوٰۃ نکالنا فرض ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اس نے سچ کہا (پھر) وہ بولا، اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا ہے، کیا اس نے آپ ﷺ کو یہ حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں۔ (پھر) وہ بولا کہ آپ ﷺ کے قاصد نے ہمیں بتایا کہ سال بھر میں ایک ماہ کے روزے ہم پر فرض ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اس نے سچ کہا۔ (پھر) وہ بولا) کہ آپ کے قاصد نے ہمیں بتایا کہ ہمارے اوپر حج فرض ہے بشرطیکہ ہم میں بیت اللہ تک پہنچنے کی سکت ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اس نے سچ کہا۔ (اس کے بعد) وہ کہنے لگا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے، کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں۔ (تب) وہ کہنے لگا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں ان (احکامات) پر نہ کچھ زیادہ کروں گا نہ کم۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر یہ سچا ہے تو یقیناً جنت میں جائے گا۔

باب ۴۹. مَایُذْکَرُ فِی الْمُنَاوَلَۃِ وَکِتَابِ اَھْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ اِلَی الْبُلْدَانِ وَقَالَ اَنَسٌ نَسَخَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِھَآ اِلَی الْاٰفَاقِ وَرَاٰی عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَّمَالِکٌ ذٰلِکَ جَآئِزًا وَّاحْتَجَّ بَعْضُ اَھْلِ الْحِجَازِ فِی الْمُنَا وَلَۃِ بِحَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیْثُ کَتَبَ لِاَمِیْرِ السَّرِیَّۃِ کِتَابًا وَّقَالَ لَاتَقْرَاْہُ حَتّٰی تَبْلُغَ مَکَانَ کَذَا

۴۹۔ مناولہ کا بیان اور اہل علم کا علمی باتیں لکھ کر (دوسرے) شہروں کی طرف بھیجنا اور حضرت انسؓ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ نے مصاحف (یعنی قرآن) لکھوا دیئے اور انہیں چاروں طرف بھیج دیا اور عبداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید اور امام مالک کے نزدیک یہ (کتابت) جائز ہے اور بعض اہل حجاز نے مناولہ پر رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں آپ ﷺ نے امیر لشکر کے لئے خط لکھا، پھر (قاصد سے) فرمایا کہ جب تک تم فلاں فلاں مقام پر نہ پہنچ جاؤ اس خط کو نہ پڑھنا، پھر جب

وَكَذَا فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ قَرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ وَاَخْبَرَهُمْ بِاَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ اس جگہ پہنچ گئے تو اس خط کو لوگوں کے سامنے پڑھا اور جو آپ ﷺ کا حکم تھا، وہ انہیں بتلایا۔ ❶

(۶۴) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ رَجُلًا وَّاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ مَزَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ

۶۴۔ اسمٰعیل بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے صالح کے واسطے سے روایت کی، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اپنا ایک خط دے کر بھیجا اور اسے یہ حکم دیا کہ اسے حاکم بحرین کے پاس لے جائے۔ بحرین کے حاکم نے وہ خط کسریٰ (شاہ ایران) کے پاس بھیج دیا تو جس وقت اس نے وہ خط پڑھا تو اسے چاک کر ڈالا (راوی کہتے ہیں) اور میرا خیال ہے کہ ابن مسیب نے (اس کے بعد مجھ سے) کہا کہ (اس واقعہ کو سن کر) رسول اللہ ﷺ نے اہل ایران کے لئے بددعا کی کہ وہ (بھی چاک شدہ خط کی طرح) ٹکڑے ٹکڑے ہو کر (فضا میں) منتشر ہو جائیں۔

(۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا اَوْاَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَايَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَسٌ

۶۵۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا، ان سے عبداللہ نے، انہیں شعبہ نے قتادہ سے خبر دی، وہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (کسی بادشاہ کے نام دعوت اسلام دینے کے لئے) ایک خط لکھایا لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ وہ بغیر مہر کا خط نہیں پڑھتے (یعنی بے مہر کے خط کو مستند نہیں سمجھتے) تب آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا۔ گویا میں (آج بھی) آپ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں (شعبہ راوی حدیث کہتے ہیں کہ) میں نے قتادہ سے پوچھا کہ یہ کس نے کہا (کہ) اس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا؟ انہوں نے جواب دیا، انس نے۔

باب ۵۰. مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِيْ بِهِ الْمَجْلِسُ وَمَنْ رَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا

۵۰۔ وہ شخص جو مجلس کے آخر میں بیٹھ جائے اور وہ شخص جو درمیان میں جہاں جگہ دیکھے، بیٹھ جائے۔

(۶۶) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ وَاقِدِ نِ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ ثَلٰثَةُ

۶۶۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے واسطے سے ذکر کیا کہ ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابی طالب نے انہیں ابو واقد اللیثی سے خبر دی کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور لوگ آپ ﷺ کے پاس (بیٹھے) تھے کہ تین آدمی آئے (ان میں سے) دو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پہنچ گئے اور ایک چلا

❶ حدیث ۶۴، ۶۵ سے مقصود مناولہ کی تائید و اجازت ہے۔ یعنی خط میں لکھی ہوئی بات، قابل اعتبار سمجھی جائے۔

نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَھَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا اَحَدُھُمَا فَرَاٰی فُرْجَۃً فِی الْحَلْقَۃِ فَجَلَسَ فِیْھَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَھُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاھِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَآ اُخْبِرُکُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَۃِ اَمَّآ اَحَدُھُمْ فَاَوٰی اِلَی اللّٰہِ فَاٰوَاہُ اللّٰہُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْیٰی فَاسْتَحْیَ اللّٰہُ مِنْہُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰہُ عَنْہُ

گیا۔ (روای کہتے ہیں) پھر دونوں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہوگئے، اس کے بعد ان میں سے ایک نے (جب مجلس) میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اہل مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا جو تھا وہ لوٹ گیا تو جب رسول اللہ ﷺ (اپنی گفتگو) سے فارغ ہوئے تو (صحابہ سے) فرمایا کہ کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو (سنو) ان میں سے ایک نے اللہ سے پناہ ڈھونڈی، اللہ نے اسے پناہ دی اور دوسرے کو شرم آئی تو اللہ بھی اس سے شرمایا اور تیسرے شخص نے منہ موڑا تو اللہ نے (بھی) اس سے منہ موڑ لیا۔ ❶

باب ۵۱ . قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ

۵۱۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے، بسا اوقات وہ شخص جسے (حدیث) پہنچائی جائے (براہ راست) سننے والے سے زیادہ (حدیث کو) یاد رکھتا ہے۔

(۶۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ ذَکَرَالنَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلیٰ بَعِیْرِہٖ وَاَمْسَکَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِہٖ اَوْ بِزِمَامِہٖ قَالَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا فَسَکَتْنَا حَتّٰی ظَنَنَّآ اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اِسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلیٰ قَالَ فَاَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا فَسَکَتْنَا حَتّٰی ظَنَنَّآ اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اِسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ بِذِی الْحِجَّۃِ قُلْنَا بَلیٰ . قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا لِیُبَلِّغَ الشَّاھِدُ الْغَآئِبَ فَاِنَّ الشَّاھِدَ عَسٰٓی اَنْ یُّبَلِّغَ مَنْ ھُوَ اَوْعٰی لَہٗ مِنْہُ

۶۷۔ ہم سے مسدود نے بیان کیا، ان سے بشر نے، ان سے ابن عون نے ابن سیرین کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے نقل کیا، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی، وہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کرنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے تھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل تھام رکھی تھی، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کونسا دن ہے؟ ہم خاموش رہے، حتیٰ کہ ہم یہ سمجھے کہ آج کے دن کا آپ کوئی دوسرا نام اس کے نام کے علاوہ تجویز فرمائیں گے۔ (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا، کیا آج قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بے شک۔ (اس کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا، یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم (اس پر بھی) خاموش رہے اور یہ (ہی) سمجھے کہ اس ماہ کا (بھی) آپ اس کے نام کے علاوہ کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے۔ (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ بے شک (تب آپ ﷺ نے فرمایا تو یقیناً تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تمہاری درمیان (ہمیشہ کے لئے) اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی حرمت تمہارے اس مہینے اور اس شہر میں، جو شخص حاضر ہے اسے چاہئے کہ غائب کو یہ (بات) پہنچادے، کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ جو شخص یہاں

❶ آپ نے مذکورہ تین آدمیوں کی کیفیت مثال کے طور پر بیان فرمائی۔ ایک شخص نے مجلس میں جہاں جگہ دیکھی وہاں بیٹھ گیا، دوسرے نے کہیں جگہ نہ پائی تو مجلس کے کنارے جا بیٹھا اور تیسرے نے جگہ نہ پاکر اپنا راستہ لیا۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے اعراض گویا اللہ سے اعراض ہے۔ اسی لئے تنبیہاً آپ ﷺ نے اس کے بارے میں سخت الفاظ فرمائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجلس میں آدمی کو جہاں جگہ ملے، وہاں بیٹھ جانا چاہئے۔

موجود ہے وہ ایسے شخص کو یہ خبر پہنچائے جو اس سے زیادہ (حدیث کا) محفوظ رکھنے والا ہو۔

باب ۵۲. اَلْعِلْمِ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاعْلَمْ اَنَّه لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَبَدَ اَبِالْعِلْمِ وَاَنَّ الْعُلَمَآءَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ مَنْ اَخَذَه اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ وَّمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يُّطْلُبُ بِه عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَه طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَقَالَ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ وَقَالَ وَقَالُوْا لَوْكُنَّا نَسْمَعُ اَوْنَعْقِلُ مَاكُنَّا فِيْٓ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ وَقَالَ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ . وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِه خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ وَاِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ . وَقَالَ اَبُوْذَرٍّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰى هٰذِه وَاَشَارَ اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ اَنِّىْ اُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُجِيْزُوْا عَلَيَّ لَاَنْفَذْتُهَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ حُكَمَآءَ عَلَمَآءَ فُقَهَآءَ وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِىْ يُرَبِّى النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِه

۵۲۔علم (کا درجہ) قول و عمل سے پہلے ہے۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فَاعْلَمْ اَنَّه لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ "(آپ جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے) تو (گویا) اللہ تعالیٰ نے علم سے ابتداء فرمائی اور (حدیث) میں ہے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں (اور) پیغمبروں نے علم (ہی) کا ترکہ چھوڑا ہے (پھر) جس نے علم حاصل کیا، اس نے (دولت کی) بہت بڑی مقدار حاصل کرلی اور جو شخص کسی راستے پر حصول علم کے لئے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کردیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو عالم ہیں اور (دوسری جگہ) فرمایا ہے اور اس کو عالموں کے سوا کوئی نہیں سمجھتا۔ اور ان لوگوں (کافروں نے) کہا اگر ہم سنتے یا عقل رکھتے، جہنمی نہ ہوتے اور (ایک اور جگہ) فرمایا، کیا اہل علم اور جاہل برابر ہیں؟ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرمادیتا ہے اور علم تو سیکھنے ہی سے آتا ہے اور حضرت ابوذرؓ کا ارشاد ہے کہ اگر تم اس پر تلوار رکھ دو اور اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا اور مجھے گمان ہوا کہ میں نے نبی ﷺ سے جو کلمہ سنا ہے، گردن کٹنے سے پہلے بیان کرسکوں گا تو یقیناً میں اس کو بیان کردوں گا اور نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ حاضر کو چاہئے کہ (میری بات) غائب کو پہنچادے اور حضرت ابن عباس نے کہا ہے کہ آیت "کونوا ربانیین" سے مراد حکماء، فقہاء، علماء ہیں اور ربانی اس شخص کو کہا جاتا ہے جو بڑے مسائل سے پہلے چھوٹے مسائل سمجھا کر لوگوں کی (علمی) تربیت کرے۔

باب ۵۳. مَاكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَايَنْفِرُوْا

۵۳۔ نبی ﷺ لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے نصیحت فرماتے اور تعلیم دیتے (تاکہ) انہیں ناگواری نہ ہو۔

(۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِى

۶۸۔ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، انہیں سفیان نے اعمش سے خبر دی، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں، وہ ابن مسعودؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمانے کے کچھ دن مقرر کردیئے تھے۔ ہمارے

❶ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے باہمی خونریزی حرام ہے۔ ایک مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان کی جان و مال اور آبرو کا احترام ضروری ہے۔ حج کے مہینوں میں اہل عرب لڑائی کو برا سمجھتے تھے۔ خصوصاً ذی الحجہ کے مہینے اور حج کے دن کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ اسی لئے مثالاً آپ نے اسی کو بیان فرمایا۔

الْاَیَّامِ کَرَاهَةَ السَّاٰمَةِ عَلَیْنَا

پریشان ہوجانے کے خیال سے (ہر روز وعظ نہ فرماتے)

(۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوالتَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَاتُنَفِّرُوْا

۶۹۔ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے شعبہ نے، ان سے ابوالتیاح نے حضرت انسؓ سے نقل کیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، آسانی کرواور سختی نہ کرواور خوش کرواور نفرت نہ دلاؤ۔ ❶

باب ۵۴. مَنْ جَعَلَ لِاَهْلِ الْعِلْمِ اَیَّامًا مَّعْلُوْمَةً

۵۴۔کوئی شخص طالبین علم کی تعلیم کے لئے کچھ دن مقرر کردے (تو یہ جائز ہے۔)

(۷۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ قَالَ کَانَ عَبْدُاللّٰهِ یُذَکِّرُ النَّاسَ فِیْ کُلِّ خَمِیْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَآ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُّ اَنَّکَ ذَکَّرْتَنَا کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اَمَآ اِنَّهٗ یَمْنَعُنِیْ مِنْ ذٰلِکَ اَنِّیْٓ اَکْرَهُ اَنْ اُمِلَّکُمْ وَاِنِّیْٓ اَتَخَوَّلُکُمْ بِالْمَوْعِظَةِ کَمَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَیْنَا

۷۰۔ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ (عبداللہ) ابن مسعود ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ سنایا کرتے تھے، ایک آدمی نے ان سے کہا کہ اے ابووائل! میں چاہتا ہوں کہ تم ہمیں ہر روز وعظ سنایا کرو، انہوں نے فرمایا تو سن لو کہ مجھے اس امر سے کوئی چیز اگر مانع ہے تو یہ کہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کہیں تم تنگ نہ ہوجاؤ اور میں وعظ میں تمہاری فرصت وفرحت کا وقت تلاش کیا کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اس خیال سے کہ ہم کبیدہ خاطر نہ ہوجائیں، وعظ کے لئے ہمارے اوقات فرصت کے متلاشی رہتے تھے۔

باب ۵۵. مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ

۵۵۔اللہ تعالیٰ جس شخص کیساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرمادیتا ہے۔

(۷۱) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ خَطِیْبًا یَّقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِاللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ یُعْطِیْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَآئِمَةً عَلٰٓی اَمْرِ اللّٰهِ لَایَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُاللّٰهِ

۷۱۔ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، ان سے وہب نے یونس کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں۔ ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے معاویہؓ سے، وہ خطبہ کے دوران میں فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عنایت فرمادیتے ہیں اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں، دینے والا تو اللہ ہی ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، جو شخص اس کی مخالفت کرے گا انہیں نقصان نہیں پہنچاسکے، یہاں تک کہ اللہ کا حکم

---

❶ اسلام دین فطرت ہے، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اور ہر انسان کے لئے آیا ہے۔ اس لئے یہ دین اپنے اندر ایسے اصول رکھتا ہے جو انسانی فطرت کے لئے ناگوار نہیں۔ قرآن وحدیث میں تہدید وتنبیہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت کا بیان ہے۔ اس لئے خاص طور پر رسول اللہ ﷺ نے یہ اصول مقرر فرمادیا کہ دین کے کسی مسئلہ میں وہ پہلو نہ اختیار کرو جس سے لوگ کسی تنگی میں مبتلا ہوجائیں یا انہیں اس طرح پند ونصیحت نہ کرو جس سے انہیں خدا کی مغفرت ورحمت کی بجائے اس طرز تبلیغ ہی سے نفرت ہوجائے۔ اسلام کے یہ حکیمانہ اور نفسیاتی اصول ہی اس کی حقانیت وسچائی کا روشن ثبوت ہے۔

(قیامت) آجائے۔ ❶

باب ۵۶. الفهم فی العلم

(۷۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ اَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيْثًا وَّاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَّثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاِذَآ اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ

۷۲۔ہم سے علی (بن مدینی) نے بیان کیا،ان سے سفیان نے،ان سے ابن ابی نجیح نے مجاہد کے واسطے سے نقل کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ مدینے تک رہا۔ میں نے (اس) ایک حدیث کے سوا ان سے، رسول اللہ ﷺ کی کوئی اور حدیث نہ سنی، وہ کہتے تھے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس کھجور کا ایک گابھ لایا گیا (اسے دیکھ کر) آپ نے فرمایا کہ درختوں میں ایک ایسا درخت ہے اس کی مثال مسلمان کی طرح ہے۔ (ابن مسعود کہتے ہیں کہ یہ سن کر) میں نے ارادہ کیا کہ عرض کروں کہ وہ (درخت) کھجور کا ہے۔ مگر چونکہ میں سب سے چھوٹا تھا اس لئے خاموش رہا (پھر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا (پیڑ) ہے۔ ❷

باب ۵۷. اَلْاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ وَقَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَبَعْدَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَدْ تَعَلَّمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ كِبَرِسِنِّهِمْ

۵۷۔علم وحکمت میں رشک کرنا۔ حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ قائد بننے سے پہلے فقیہ بنو۔ (یعنی دین کا علم حاصل کرو) اور ابوعبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ قائد بنائے جانے کے بعد بھی علم حاصل کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے بڑھاپے میں بھی دین سیکھا۔ ❸

(۷۳) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَلٰى غَيْرِ مَاحَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

۷۳۔ہم سے حمیدی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے دوسرے لفظوں میں بیان کیا، ان لفظوں کے علاوہ جو زہری نے ہم سے بیان کئے۔ وہ کہتے ہیں میں نے قیس بن ابی حازم سے سنا، انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ حسد صرف دو باتوں میں جائز ہے۔ ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے دولت دی ہو اور وہ اس دولت کو راہ حق میں خرچ کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہو اور ایک اس شخص کے بارے میں جسے

---

❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقیہ ہونا علم کا سب سے اونچا درجہ ہے، دوسرے یہ کہ اسلام قیامت تک دنیا میں باقی رہے گا۔ کوئی شخص اس کو روئے زمین سے مٹانا چاہے تو مٹا نہیں سکے گا۔ تیسرے یہ کہ نبی کا کام تو صرف تبلیغ احکام ہے۔ اللہ کے پیغام کو ساری دنیا میں پھیلا دینا اور ہر شخص کو تقسیم کر دینا ہے۔ اب کس کے حصے میں کتنا علم اور کتنا دین آتا ہے، یہ اللہ کی مرضی پر موقوف ہے۔ ہر شخص کو اپنی اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق دین کی سمجھ دی جاتی ہے۔ اور اس سے یہ بھی مراد ہے کہ جو کچھ مال و دولت مسلمانوں میں رسول تقسیم کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی طرف سے کرتے ہیں۔ رسول صرف تقسیم کرنے والا ہے، اصل دینے والا اللہ ہی ہے۔ ❷ یہ عبداللہ بن مسعود کی ذہانت و ذکاوت کی بات ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سوال کا منشاء فوراً سمجھ گئے اور یہ بھی ان کی سمجھداری کی دلیل ہے کہ بزرگوں کے مجمع میں از خود بولنے کو اچھا نہیں سمجھا۔ ❸ امام بخاری کا منشاء یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے ارشاد سے یہ مت سمجھو کہ رئیس قوم اور سردار بننے سے پہلے تو علم حاصل کیا جائے اور اس کے بعد اس کی ضرورت نہیں بلکہ دینی معلومات تو ہر وقت حاصل کی جا سکتی ہیں اور کرنی چاہئیں، جیسا کہ صحابہ کرامؓ کا خیال تھا۔

اللہ تعالیٰ نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو۔ وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہو (اور لوگوں) کو اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو۔ ❶

باب ۵۸. مَاذُکِرَفِیْ ذَھَابِ مُوْسٰی فِی الْبَحْرِ اِلَی الْخَضِرِ وَقَوْلِهٖ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی هَلْ اَتَّبِعُکَ عَلٰۤی اَنْ تُعَلِّمَنِیْ

(۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَیْرِ الزُّهْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَآ اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ یَعْنِی ابْنَ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَمَارٰی هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَیْسِ ابْنِ حِصْنِ الْفَزَارِیُّ فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّیْ تَمَارَیْتُ اَنَا وَصَاحِبِیْ هٰذَا فِیْ صَاحِبِ مُوْسَی الَّذِیْ سَاَلَ مُوْسَی السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ شَاْنَهٗ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَمَا مُوْسٰی فِیْ مَلَاءٍ مِّنْ بَنِیْۤ اِسْرَآئِیْلَ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْکَ قَالَ مُوْسٰی لَا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی مُوْسٰی بَلٰی عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ مُوْسَی السَّبِیْلَ اِلَیْهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ الْحُوْتَ اٰیَةً وَّقِیْلَ لَهٗ اِذَافَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّکَ سَتَلْقَاهُ وَکَانَ یَتَّبِعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوْسٰی فَتَاهُ اَرَءَیْتَ اِذْاَوَیْنَآ اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَهٗ قَالَ ذٰلِکَ مَاکُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَکَانَ مِنْ شَاْنِهِمْ مَاقَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِهٖ

۵۸۔ حضرت موسیٰ کے حضرت خضرؑ کے پاس دریا میں جانے کا ذکر اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قول ہے) کیا میں تمہارے ساتھ چلوں اس شرط پر کہ تم مجھے (اپنے علم سے کچھ) سکھاؤ۔

۷۴۔ ہم سے محمد بن غریز زہری نے بیان کیا، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے، ان سے ان کے باپ (ابراہیم) نے، انہوں نے صالح سے سنا، انہوں نے ابن شہاب سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس کے واسطے سے خبر دی کہ وہ اور حر بن قیس بن حصین الفزاری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں بحث کر رہے تھے، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ خضرؑ تھے، پھر ان کے پاس سے ابی بن کعب گزرے تو عبداللہ ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا کہ میں اور میرے یہ رفیق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس ساتھی کے بارے میں بحث کر رہے ہیں جن سے انہوں نے ملاقات کی سبیل چاہی تھی، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں کچھ ذکر سنا ہے۔ انہوں نے کہا، ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں موجود تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ (دنیا میں) کوئی آپ سے بھی بڑھ کر عالم ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ ہاں ہمارا بندہ خضر ہے (جس کا علم تم سے زیادہ ہے) تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ خضر سے ملنے کی کیا صورت ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان سے ملاقات کی علامت قرار دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ جب تم اس مچھلی کو گم کر دو تو (واپس) لوٹ جاؤ، تب خضر سے تمہاری ملاقات ہوگی۔ تب موسیٰ علیہ السلام (چلے) اور دریا میں مچھلی کی علامت تلاش کرتے

❶ کسی دوسرے کی صلاحیت یا شخصیت یا خوبی یا خوشحالی سے رنجیدہ ہو کر یہ خواہش کرنا کہ اس شخص کی یہ نعمت یا کیفیت ختم ہو جائے اس کا نام حسد ہے۔ لیکن کبھی کبھی حسد سے مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ آدمی دوسرے کو دیکھ کر صرف یہ چاہے کہ کاش! میں بھی ایسا ہی ہوتا، مجھے بھی ایسی ہی نعمت مل جاتی۔ اس حالت کا نام رشک ہے۔ یہ کسی چیز کی شدید رغبت اور حرص سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے امام بخاریؒ نے عنوان میں غبط کا لفظ استعمال کیا ہے۔ حسد تو بہر حال ایک مذموم چیز ہے مگر ایسا حسد جس کو رشک کہہ سکتے ہوں ان دو شخصوں کے مقابلہ میں جائز ہے جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔

رہے۔ تب ان کے خادم نے ان سے کہا، کیا آپ نے دیکھا تھا جب ہم پتھر کے پاس تھے میں اس وقت مچھلی کو کہنا بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھے اس کا ذکر بھلا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اسی مقام کی تو ہمیں تلاش تھی، تب وہ اپنے نشانات قدم پر (پچھلے پاؤں) باتیں کرتے ہوئے لوٹے (وہاں) انہوں نے خضر علیہ السلام کو پایا۔ پھر ان کا وہی قصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں بیان کیا ہے۔ ❶

باب ۵۹. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتٰبَ.

۵۹۔ نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ ''اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرما۔''

(۷۵) حَدَّثَنَآ اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ

۷۵۔ ہم سے ابومعمر نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے، ان سے خالد نے عکرمہ کے واسطے سے بیان۔ وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھے (سینے سے) لپٹا لیا اور فرمالیا کہ ''اے اللہ! اسے علم کتاب (قرآن) عطا فرما۔

باب ۶۰. مَتٰى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيْرِ

۶۰۔ بچے کا (حدیث) سننا کس عمر میں صحیح ہے۔

(۷۶) حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَّاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ

۷۶۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے، وہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) گدھی پر سوار ہو کر چلا۔ اس زمانے میں، میں بلوغ کے قریب تھا۔ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سامنے دیوار (کی آڑ) نہ تھی تو میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چھوڑ دیا۔ وہ چرنے لگی (مگر کسی نے مجھے اس بات پر ٹوکا نہیں۔

(۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَآ اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِيْ وَجْهِيْ وَاَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِيْنَ مِنْ دَلْوٍ

۷۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا۔ ان سے ابومسہر نے، ان سے محمد بن حرب نے، ان سے زبیدی نے زہری کے واسطے سے بیان کا ی۔ وہ محمود بن الربیع سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈول سے منہ میں پانی لے کر میرے چہرے پر کلی فرمائی اس وقت میں پانچ سال کا تھا۔ ❷

باب ۶۱. اَلْخُرُوْجُ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ فِيْ حَدِيْثٍ وَّاحِدٍ

۶۱۔ علم کی تلاش میں نکلنا۔ جابر بن عبداللہ نے ایک حدیث کی خاطر عبداللہ بن انیس کے پاس جانے کے لئے ایک ماہ کی مسافت طے کی ہے۔

---

❶ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ پیغمبر جیسی ذی علم ہستی نے بھی مزید علم کے حصول کے لئے کسی دوسرے کی شاگردی کو عیب نہیں گردانا۔ اسی سے علم کی فضیلت واہمیت سمجھ میں آتی ہے۔ ❷ مذکورہ حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۵ سال کی عمر کی بات بچہ یاد رکھ سکتا ہے اور وہ قابل اعتماد ہے۔

(۷۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ قَاضِيْ حِمْصَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنِ الْفَزَارِيُّ فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّيْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى الَّذِيْ سَاَلَ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَاْنَهٗ فَقَالَ اُبَيٌّ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَاْنَهٗ يَقُوْلُ بَيْنَمَا مُوْسٰى فِيْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى لَافَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوْتَ اٰيَةً وَقِيْلَ لَهٗ اِذَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوْسٰى يَتَّبِعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتٰى مُوْسٰى لِمُوْسٰى اَرَءَيْتَ اِذْاَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَاكُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَاقَصَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ

۷۸۔ ہم سے ابوالقاسم خالد بن خلی قاضی حمص نے بیان کیا۔ ان سے محمد بن حرب نے، اوزاعی کہتے ہیں کہ ہمیں زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے خبر دی۔ وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور حر بن قیس بن حصن الفزاری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں جھگڑے (اس دوران میں) ان کے قریب سے ابی بن کعب گزرے تو ابن عباسؓ نے انہیں بلایا اور کہا کہ میں اور میرے (یہ) ساتھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں بحث کر رہے ہیں۔ جس سے ملنے کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (اللہ سے) سبیل چاہی تھی۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کچھ ان کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت ابی بن کعب نے کہا کہ ہاں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کا حال بیان فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں (بیٹھے) تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ سے بھی بڑھ کر کوئی عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ ہاں، ہمارا بندہ خضر (علم میں تم سے بڑھ کر) ہے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنے کی سبیل دریافت کی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے (ان سے ملاقات کے لئے) مچھلی کو علامت قرار دیا اور ان سے کہہ دیا کہ جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو لوٹ جاؤ، تب تم خضر سے ملاقات کر لوگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دریا میں مچھلی کے نشان کا انتظار کرتے رہے تب ان کے خادم نے ان سے کہا کیا آپ نے دیکھا تھا، جب ہم پتھر کے پاس تھے میں (وہاں) مچھلی بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے غافل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہم اسی مقام کے تو متلاشی تھے تب وہ اپنے (قدموں) کے نشان پر باتیں کرتے ہوئے واپس لوٹے (وہاں) خضر علیہ السلام کو انہوں نے پایا۔ پھر (اس کے بعد) ان کا قصہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔ ❶

باب ۶۲ . فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ

۶۲۔ پڑھنے اور پڑھانے والے کی فضیلت

(۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ

۷۹۔ ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، ان سے حماد بن اسامہ نے برید ابن عبداللہ کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ ابی بردہ سے روایت کرتے ہیں۔

❶ طلب علم کی ضرورت واہمیت کے لئے۔ حدیث مکرر دوسرے عنوان سے بیان کی گئی۔

اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَابَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَیْثِ الْكَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِیَّةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِیْرَ وَكَانَتْ مِنْهَآ اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَآئِفَةً اُخْرٰی اِنَّمَا هِیَ قِیْعَانٌ لَّایُمْسِكُ مَآءً وَّلَاتُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِی الدِّیْنِ وَنَفَعَهٗ بِمَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِسْحٰقُ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ وَكَانَ مِنْهَا طَآئِفَةٌ قَیَّلَتِ الْمَآءَ قَاعٌ یَعْلُوْهُ الْمَآءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِیْ مِنَ الْاَرْضِ

وہ حضرت ابوموسیٰ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے جس علم و دلت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال زبردست بارش کی سی ہے جو زمین پر (خوب) برسے۔ بعض زمین جو صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے اور بہت بہت سبزہ اور گھاس اگاتی ہے اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں اور کچھ زمین کے بعض خطوں پر پانی پڑا۔ وہ بالکل چٹیل میدان ہی تھے۔ نہ پانی کو روکتے ہیں اور نہ سبزہ اگاتے ہیں تو یہ مثال ہے اس شخص کی جو دین میں سمجھ پیدا کرے اور نفع دیا اس کو اس چیز نے جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں جو اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا اور اس شخص کی مثال جس نے سر نہیں اٹھایا (یعنی توجہ نہیں کی) اور جو ہدایت دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا اور بخاری کہتے ہیں کہ ابن اسحٰق نے ابواسامہ کی روایت سے ''قیلت الماء'' کا لفظ نقل کیا ہے۔ قاع اس حصہ زمین کو کہتے ہیں جس پر پانی چڑھ جائے (مگر ٹھہرے نہیں) اور صفصف ہموار زمین کو کہتے ہیں۔ ❶

بَابٌ ۶۳. رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُوْرِ الْجَهْلِ وَقَالَ رَبِیْعَةُ لَایَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ شَیْءٌ مِّنَ الْعِلْمِ اَنْ یُّضَیِّعَ نَفْسَهٗ

۶۳۔ علم کا زوال اور جہل کی اشاعت اور ربیعہ کا قول ہے کہ جس کے پاس کچھ علم ہو اسے یہ جائز نہیں کہ (دوسرے کام میں لگ کر علم کو چھوڑ دے اور) اپنے آپ کو ضائع کر دے۔

(۸۰) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَیْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَثْبُتَ الْجَهْلُ وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَیَظْهَرَ الزِّنَا

۸۰۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے ابوالتیاح کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہل (اس کی جگہ) قائم ہو جائے گا اور (اعلانیہ) شراب پی جائے گی اور زنا پھیل جائے گا۔

(۸۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ

۸۱۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے شعبہ سے نقل کیا۔ وہ

---

❶ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو علم و حکمت عطا فرمایا اس کو آپ نے بڑی اچھی مثال سے واضح فرمایا۔ زمین یا تو نہایت باصلاحیت ہوتی ہے پانی خوب پیتی ہے اور اس پانی سے اس میں نہایت اچھی پیداوار پیدا ہوتی ہے یا ایک زمین نشیبی ہوتی ہے کہ بارش کا پانی اس میں جمع ہوتا ہے۔ اس سے اگرچہ زمین میں کوئی عمدگی اور زرخیزی پیدا نہیں ہوتی، مگر اس جمع شدہ پانی سے آدمی اور جانور سیراب ہوتے ہیں۔ ایک زمین سنگلاخ اور تیز ہوتی ہے۔ بارش سے اس میں نہ پیداواری کی صلاحیت آتی ہے اور نہ پانی اس میں ٹھہرتا ہے کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ایک طبقہ تو ایسا ہے جس نے خود بھی فائدہ اٹھایا اور دوسروں کو بھی پہنچایا۔ ایک ایسا ہے جس نے خود تو فائدہ نہیں اٹھایا مگر دوسرے اس سے مستفیض ہوں، پہلی یہ دونوں جماعتیں بہر حال بہتر ہیں اور پہلی کو دوسری پر فضیلت حاصل ہے۔ لیکن تیسری جماعت وہ ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت پر کان ہی نہیں دھرا، وہ سب سے بدتر جماعت ہے۔

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَّايُحَدِّثُكُمْ بَعْدِىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَالزِّنَا وَتَكْثُرَالنِّسَآءُ وَيَقِلُّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ

قتادہ سے اور قتادہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد تم سے کوئی نہیں بیان کرے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا۔ جہل پھیل جائے گا، زنا بکثرت ہوگا۔ عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور مرد کم ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ ۵۰ عورتوں کا نگراں صرف ایک مرد ہوگا۔

باب ۶۴. فَضْلِ الْعِلْمِ

۶۴۔ علم کی فضیلت

(۸۲) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا اَنَا نَآئِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى اِنِّىْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِىْ اَظْفَارِىْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِىْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَه' يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ

۸۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، ان سے لیث نے، ان سے عقیل نے شہاب کے واسطے سے نقل کیا، وہ حمزہ بن عبداللہ بن عمران سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں سو رہا تھا (اسی حالت میں) مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا۔ میں نے (خوب اچھی طرح) پی لیا۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ تازگی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے اپنا پس ماندہ عمر بن الخطاب کو دے دیا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ ﷺ نے فرمایا علم۔ ❶

باب ۶۵. اَلْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى ظَهْرِ الدَّآبَّةِ اَوْغَيْرِهَا

۶۵۔ جانور وغیرہ پر سوار ہو کر فتویٰ دینا۔

(۸۳) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَه' فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِىَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَىْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَاحَرَجَ

۸۳۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے شہاب کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عیسیٰ بن طلحہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے نقل کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ لوگوں کے مسائل دریافت کرنے کی وجہ سے منیٰ میں ٹھہر گئے تو ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں نے نادانستگی میں ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، آپ ﷺ نے فرمایا (اب) ذبح کر لے اور کچھ حرج نہیں ہوا۔ پھر دوسرا آدمی آیا، اس نے کہا کہ میں نے نادانستگی میں رمی سے پہلے قربانی کر لی، آپ ﷺ نے فرمایا (اب) رمی کر لے (اور پہلے کر دینے سے) کوئی حرج نہیں ہوا۔ ابن عمرو کہتے ہیں (اس دن) آپ ﷺ سے جس چیز کا بھی سوال ہوا جو کسی نے مقدم و مؤخر کر لی تھی تو آپ

---

❶ علم کو دودھ سے تشبیہ دی گئی، جس طرح آدمی کی نشوونما اور صحت کے لئے مفید ہے اسے طراوت اور قوت بخشتا ہے اسی طرح علم بھی انسان کی ترقی و عظمت کا ذریعہ ہے۔ پھر حضرت عمرؓ کو علوم نبوت سے نسبت تھی وہ بھی اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے۔

ﷺ نے یہی فرمایا کہ (اب) کر لے، اور کچھ حرج نہیں۔ ❶

باب ۲۶۔ مَنْ اَجَابَ الْفُتْيَا بِاِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّاْسِ

۲۶۔ ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتویٰ کا جواب دینا۔

(۸۴) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ لَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِيْ حَجَّتِهٖ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ فَاَوْمَا بِيَدِهٖ قَالَ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَاَوْمَا بِرَاْسِهٖ وَلَا حَرَجَ

۸۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے وہیب نے، ان سے ایوب نے عکرمہ کے واسطے سے نقل کیا، وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے آپ کے (آخری) حج میں کسی نے پوچھا کہ میں نے رمی کرنے (یعنی کنکر پھینکنے) سے پہلے ذبح کرلیا، آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا (اور) فرمایا کچھ حرج نہیں، کسی نے کہا کہ میں نے ذبح سے پہلے حلق کرالیا (آپ نے) سر سے اشارہ فرمادیا کہ کچھ حرج نہیں۔

(۸۵) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْهَرَجُ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ فَحَرَّفَهَا كَاَنَّهٗ يُرِيْدُ الْقَتْلَ

۸۵۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا، انہیں حنظلہ نے سالم سے خبر دی، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب) علم اٹھالیا جائے گا، جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہرج کیا چیز ہے۔ آپ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر فرمایا کہ اس طرح، گویا آپ نے اس سے قتل مراد لیا۔

(۸۶) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ لَنَا وُهَيْبٌ قَالَ لَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى عَلَانِيَ الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰى رَاْسِيَ الْمَآءَ فَحَمِدَاللّٰهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَامِنْ شَيْءٍ لَّمْ اَكُنْ اُرِيْتُهٗ اِلَّا رَاَيْتُهٗ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ مِثْلَ اَوْقَرِيْبَ لَآ اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَاعِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِالْمُوْقِنُ لَآ اَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ هُوَ

۸۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے وہیب نے، ان سے ہشام نے فاطمہ کے واسطے سے نقل کیا، وہ اسماء سے روایت کرتی ہیں کہ میں عائشہؓ کے پاس آئی۔ وہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ (یعنی لوگ کیوں پریشان ہیں؟) تو انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی سورج کو گہن لگا ہے) اتنے میں لوگ (نماز کے لئے) کھڑے ہوگئے۔ عائشہؓ نے کہا اللہ پاک ہے۔ میں نے کہا (کیا یہ گہن) کوئی (خاص) نشانی ہے؟ انہوں نے سر سے اشارہ کیا۔ یعنی ہاں، پھر میں بھی (نماز کے لئے) کھڑی ہوگئی۔ (نماز طویل تھی) حتیٰ کہ مجھے غش آنے لگا تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ پھر (نماز کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان فرمائی۔ پھر فرمایا جو چیز مجھے پہلے دکھائی نہیں گئی تھی آج وہ سب اس جگہ میں نے دیکھ لی، یہاں تک کہ بہشت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا اور مجھ پر یہ وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔ مثل یا قرب کا کونسا لفظ حضرت

---

❶ حرج نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نادانستگی کی وجہ سے اگر ترتیب، بدل گئی تو کوئی گناہ نہیں ہوا۔ دوسرے ائمہ کے نزدیک ترتیب چھوڑ دینے سے کفارہ وغیرہ لازم نہیں آتا۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ترتیب واجب ہے۔ ترک ترتیب سے اس کا کفارہ دینا پڑے گا۔ اگرچہ حدیث میں اس جگہ یہ تصریح نہیں کہ آپ نے مسائل کا جواب سواری پر دیا مگر کتاب الحج میں جو حدیث ہے اس میں تصریح ہے کہ آپ منی میں اونٹنی پر سوار تھے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَآءَ نَا بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلٰثًا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِالْمُرْتَابُ لَآ اَدْرِىْ اَىَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ لَآ اَدْرِىْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ

اسماءؓ نے فرمایا، میں نہیں جانتی۔ حضرت فاطمہ کہتی ہیں (یعنی) فتنہ دجال کی طرح (آزمائے جاؤ گے) کہا جائے گا (قبر کے اندر) کہ تم اس آدمی کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ تو جو صاحب ایمان یا صاحب یقین ہوگا، کونسا لفظ فرمایا حضرت اسماءؓ نے مجھے یاد نہیں، وہ کہے گا وہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس اللہ کی ہدایت اور دلیلیں لے کر آئے تو ہم نے اس کو قبول کر لیا اور اس کی پیروی کی، وہ محمد ہیں تین بار (اس طرح کہے گا) پھر (اس سے) کہہ دیا جائے گا کہ آرام سے سورہ، بے شک ہم نے جان لیا کہ تو محمد ﷺ پر یقین رکھتا ہے اور بہر حال منافق یا شکی آدمی۔ میں نہیں جانتی کہ ان میں سے کونسا لفظ حضرت اسماءؓ نے کہا تو وہ (منافق یا شکی) آدمی کہے گا کہ جو لوگوں کو کہتے سنا میں نے (بھی) وہی کہہ دیا۔ ❶

باب ۶۷. تَحْرِيْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ عَلٰٓى اَنْ يَّحْفَظُوا الْاِيْمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوْا مَنْ وَّرَآءَ هُمْ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ

۶۷۔ رسول اللہ ﷺ کا قبیلہ عبدالقیس کے وفد کو اس پر آمادہ کرنا کہ وہ ایمان اور علم کی باتیں یاد رکھیں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو (ان باتوں کی) خبر کر دیں اور مالک ابن الحویرث نے فرمایا کہ ہمیں نبی ﷺ نے (خطاب کر کے) فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر انہیں (دین کا) علم سکھاؤ۔

(۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ اَتَوُالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَفْدُ اَوْمَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْٓا اِنَّا نَاْتِيْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَىُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَانَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِىْ شَهْرِ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نُّخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَّرَآءَ نَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاالْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوااللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ

۸۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، ان سے غندر نے، ان سے شعبہ نے ابو جمرہ کے واسطے سے بیان کیا کہ میں ابن عباس اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کے فرائض انجام دیتا تھا تو (ایک مرتبہ) ابن عباس نے کہا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کون قاصد ہے؟ یا (یہ پوچھا) کہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ربیعہ (کے لوگ ہیں) آپ نے فرمایا کہ مبارک ہو قوم کو (آنا) یا مبارک ہو اس وفد کو (جو کبھی) نہ رسوا ہو نہ شرمندہ ہو (اس کے بعد) انہوں نے عرض کیا کہ ہم ایک دور دراز گوشہ سے آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں اور ہمارے آپ کے درمیان کفار مضر کا یہ قبیلہ (پڑتا) ہے۔ (اس کے خوف کی وجہ سے) ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ اور ایام میں حاضر نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہمیں کوئی ایسی (قطعی) بات بتلا دیجئے کہ جس کی ہم اپنے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو خبر دے دیں (اور) اس کی وجہ سے ہم جنت میں داخل ہو سکیں، تو آپ ﷺ نے انہیں

❶ اس حدیث کے لانے کا منشا یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت اسماءؓ کو سر کے اشارے سے جواب دیا۔ باقی پوری حدیث صلوٰۃ کسوف کے بارے میں ہے جو سورج گہن ہونے کے وقت رسول اللہ ﷺ نے پڑھی۔

الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَتُؤْتُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيْرُ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرُ قَالَ احْفَظُوْهُ وَاَخْبِرُوْهُ مَنْ وَّرَآءَ كُمْ

چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے روک دیا۔ اور انہیں حکم دیا کہ اللہ واحد پر ایمان لائیں (اس کے بعد) فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا (ایک اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ) اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔ دباء، حنتم اور مزفت کے استعمال سے منع فرمایا اور (چوتھی چیز کے بارے میں) شعبہ کہتے ہیں کہ ابو جمرہ بسا اوقات نقیر کہتے تھے اور بسا اوقات مقیر۔ (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان (باتوں کو) یاد رکھو اور اپنے پیچھے (رہ جانے) والوں کو ان کی اطلاع پہنچا دو۔ ❶

باب ۶۸. الرحلة في المسألة النازلة

۶۸۔ جب کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس کے لئے سفر کرنا (کیسا ہے؟)

(۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ بِهَا قَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِيْ وَلَآ اَخْبَرْتِنِيْ فَرَكِبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ.

۸۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا۔ انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عمر بن سعید بن ابی حسین نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے عقبہ بن الحارث کے واسطے سے نقل کیا کہ عقبہ نے ابواہاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح کیا، تو اس کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے عقبہ کو اور جس سے اس کا نکاح ہوا ہے اس کو دودھ پلایا ہے۔ (یہ سن کر) عقبہ نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے۔ تب سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کس طرح (تم اس لڑکی سے تعلق رکھو گے) حالانکہ (اس کے متعلق) یہ کہا گیا ہے۔ تب عقبہ نے اس لڑکی کو چھوڑ دیا اور اس نے دوسرا خاوند کر لیا۔ ❷

باب ۶۹. التَّنَاوُبِ فِي الْعِلْمِ

۶۹۔ (حصول) علم کے لئے نمبر مقرر کرنا۔

(۸۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح قَالَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَنَا

۸۹۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہیں شعیب نے زہری سے خبر دی (ایک دوسری سند سے) امام بخاری کہتے ہیں، ابن وہیب کو یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، وہ عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور سے روایت کرتے ہیں، وہ عبداللہ بن عباسؓ سے، وہ حضرت عمرؓ سے روایت بیان

❶ یہ حدیث کتاب الایمان کے آخر میں گزر چکی ہے۔ ❷ انہوں نے احتیاطاً چھوڑ دیا کہ جب شبہ پیدا ہو گیا تو اب شبہ کی بات سے بچنا بہتر ہے۔ مگر جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے تو ایک عورت کی شہادت اس کے لئے کافی نہیں۔ یہاں بر بنائے احتیاط آپ ﷺ نے ایسا فرما دیا ورنہ جمہور ائمہ کے نزدیک دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے۔

وَجَارٌ لِّیْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَنِیْ اُمَیَّةَ بْنِ زَیْدٍ وَّھِیَ مِنْ عَوَالِی الْمَدِیْنَةِ وَکُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ یَوْمًا وَّاَنْزِلُ یَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُہٗ بِخَبَرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مِنَ الْوَحْیِ وَغَیْرِہٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ فَنَزَلَ صَاحِبِی الْاَنْصَارِیُّ یَوْمَ نَوْبَتِہٖ فَضَرَبَ بَابِیْ ضَرْبًا شَدِیْدًا فَقَالَ اَثَمَّ ھُوَ فَفَزِعْتُ اِلَیْہِ فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِیْمٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ فَاِذَا ھِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَکُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَآ اَدْرِیْ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَاَنَا قَآئِمٌ اَطَلَّقْتَ نِسَآءَ کَ قَالَ لَافَقُلْتُ اللّٰہُ اَکْبَرُ

کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی دونوں عوالی مدینہ کے ایک گاؤں بنی امیہ بن یزید میں رہتے تھے اور ہم دونوں باری باری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ایک دن وہ آتا،ایک دن میں آتا۔جس دن میں آتا تو اس دن کی وحی کی اور (رسول اللہ ﷺ کی مجلس کی) دیگر باتوں کی اس کو اطلاع دیتا تھا۔اور جب وہ آتا تو وہ بھی اسی طرح کرتا تو ایک دن وہ میرا انصاری رفیق اپنی باری کے روز حاضر خدمت ہوا (جب واپس آیا) تو میرا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹایا اور (میرے بارے میں) پوچھا کہ کیا وہ یہاں ہے؟ میں گھبرا کر اس کے پاس آیا۔وہ کہنے لگا کہ ایک بڑا معاملہ پیش آ گیا (یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی) پھر میں حفصہؓ کے پاس گیا وہ رو رہی تھیں۔میں نے پوچھا کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے طلاق دی ہے؟ وہ کہنے لگیں، میں نہیں جانتی۔پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔میں نے کھڑے کھڑے آپ ﷺ دریافت کیا کہ کیا آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔تب میں نے (تعجب سے کہا) ''اللہ اکبر!''

باب ۷۰. اَلْغَضَبِ فِی الْمَوْعِظَةِ وَالتَّعْلِیْمِ اِذَا رَاٰی مَایَکْرَہُ

۷۰۔جب کوئی ناگوار بات دیکھے تو وعظ کرنے اور تعلیم دینے میں ناراض ہوسکتا ہے۔

(۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَااَکَادُ اُدْرِکُ الصَّلٰوةَ مِمَّا یُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ فَمَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْ یَوْمَئِذٍ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ مُّنَفِّرُوْنَ فَمَنْ صَلّٰی بِالنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْھِمُ الْمَرِیْضَ وَالضَّعِیْفَ وَذَاالْحَاجَةِ

۹۰۔ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا،انہیں سفیان نے ابو خالد سے خبر دی۔وہ قیس بن ابی حازم سے بیان کرتے ہیں،وہ ابو مسعود انصاری سے راویت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر) عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! فلاں شخص لمبی نماز پڑھاتا ہے۔اس لئے میں (جماعت کی) نماز میں شریک نہیں ہوسکتا۔(ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ) اس دن سے زیادہ میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو دوران نصیحت میں غضبناک نہیں دیکھا۔آپ ﷺ نے فرمایا،اے لوگو تم (ایسی شدت اختیار کر کے لوگوں کو دین سے) نفرت دلاتے ہو۔(سن لو) جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے کیونکہ ان میں بیمار،کمزور اور ضرورت مند (سب ہی قسم کے لوگ) ہوتے ہیں۔

(۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَآ اَبُوْ عَامِرِ نِ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالِ نِ الْمَدِیْنِیُّ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ یَّزِیْدَ مَوْلٰی

۹۱۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا،ان سے ابو عامر العقدی نے،وہ سلیمان بن بلال المدینی سے،وہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے،وہ یزید سے جو منبعث کے آزاد کردہ تھے،وہ زید بن خالد الجہنی سے روایت کرتے ہیں

الْمُنبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ ن الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَه' رَجُلٌ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ اَعْرِفْ وِكَآءَ هَآ اَوْقَالَ وَعَآءَ هَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَآ اِلَيْهِ قَالَ فَضَآلَّةُ الْاِبِلِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوْقَالَ اِحْمَرَّ وَجْهُه' فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَآؤُهَا وَحِذَآءُ هَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَآلَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْلِاَخِيْكَ اَوْلِلذِّئْبِ

کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ ❶ کے بارے میں دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا، اس کی بندش پہچان لے یا فرمایا کہ اس کا برتن اور تھیلی (پہچان لے) پھر ایک سال تک اس کی شناخت (کا اعلان) کراؤ۔ پھر (اس کا مالک نہ ملے تو) اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے سونپ دے۔ اس نے پوچھا کہ اچھا گمشدہ اونٹ (کے بارے میں) کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ کو غصہ آ گیا کہ رخسار مبارک سرخ ہو گئے یا راوی نے کہا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا، تجھے اونٹ سے کیا واسطہ؟ اس کے ساتھ اس کی مشک ہے اور اس کے (پاؤں کے) سم ہیں۔ وہ خود پانی پر پہنچے گا اور درخت پر چرے گا، لہٰذا اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے۔ اس نے کہا کہ اچھا گمشدہ بکری (کے بارے میں) کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی ورنہ بھیڑیے کی (غذا) ہے۔

(۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ حَدَّثَنَآ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَآءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِىْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِىْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِىْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَّوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ مَافِىْ وَجْهِهٖ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۹۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، ان سے ابواسامہ نے برید کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابوبردہ سے اور وہ ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ ایسی باتیں دریافت کی گئیں جو آپ کو ناگوار ہوئیں اور جب (اس قسم کے سوالات کی) آپ پر بہت زیادتی کی گئی تو آپ کو غصہ آ گیا اور پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا (اچھا اب) مجھ سے جو چاہے پوچھو، تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ آخر حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ کے چہرے کا حال دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم (ان باتوں کے دریافت کرنے سے جو آپ کو ناگوار ہوں) اللہ سے توبہ کرتے ہیں۔ ❷

باب ۱۷. مَنْ بَرَكَ رُكْبَتَيْهِ عِنْدَالْاِمَامِ اَوِالْمُحَدِّثِ

۱۷۔ امام یا محدث کے سامنے دوزانو بیٹھنا۔

(۹۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۹۳۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہیں شعیب نے زہری سے خبر دی، انہیں انس بن مالک نے بتلایا کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ نکلے تو

---

❶ کسی کو گری پڑی چیز اگر کہیں مل جائے اسے لقطہ کہتے ہیں۔ اس حدیث میں اسی کا حکم بیان فرمایا گیا ہے۔ ❷ لغو اور بے ہودہ سوال کسی صاحب علم سے کرنا ناسمجھی اور نادانی کی بات ہے۔ پھر اللہ کے رسول ﷺ سے اس قسم کا معاملہ کرنا تو گویا بہت ہی سخت بات ہے۔ اسی لئے اس قسم کے بے جا سوالات پر آپ ﷺ نے غصہ میں فرمایا کہ جو چاہے دریافت کرو۔ اس لئے کہ اگرچہ بشر ہونے کے لحاظ سے آپ ﷺ کی معلومات محدود تھیں مگر اللہ کا برگزیدہ پیغمبر ہونے کی بناء پر وحی و الہام سے وہ ساری کیفیات وہ سارے احوال آپ کو معلوم ہو سکتے تھے، یا معلوم ہو جاتے تھے جن کی آپ کو ضرورت پیش آتی تھی۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَکْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ فَبَرَکَ عُمَرُ عَلٰی رُکْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ثَلٰثًا فَسَكَتَ

عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوگئے اور پوچھنے لگے کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا حذافہ۔ پھر آپ ﷺ نے بار بار فرمایا کہ مجھ سے پوچھو، تو حضرت عمرؓ نے دوزانو ہوکر عرض کیا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ (اور یہ جملہ) تین مرتبہ (دہرایا) پھر (یہ بات سن کر) رسول اللہ ﷺ خاموش ہوگئے۔ ❶

باب ۷۲. مَنْ اَعَادَ الْحَدِيْثَ ثَلٰثًا لِيُفْهَمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا وَقَوْلَ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُکَرِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا

۷۲۔ کوئی شخص سمجھانے کے لئے (ایک) بات کو تین مرتبہ دہرائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "الا وقول الزور" اس کو تین بار دہراتے رہے اور حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو پہنچادیا؟ (یہ جملہ) تین بار دہرایا۔

(۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا

۹۴۔ ہم سے عبدہ نے بیان کیا۔ ان سے عبدالصمد نے، ان سے عبداللہ ابن مثنٰی نے۔ ان سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انسؓ سے بیان کیا، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ کوئی کلمہ ارشاد فرماتے تو اسے تین بار لوٹاتے۔ حتیٰ کہ خوب سمجھ لیا جاتا اور جب کچھ لوگوں کے پاس آپ تشریف لاتے اور انہیں سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے۔

(۹۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَکَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَاَدْرَکَنَا وَقَدْ اَرْهَقْنَا الصَّلٰوةَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّاُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا

۹۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے ابوعوانہ نے ابی بشر کے واسطے سے بیان کیا، وہ یوسف بن ماہک سے بیان کرتے ہیں، وہ عبداللہ بن عمرو سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ پیچھے رہ گئے، پھر آپ ﷺ ہمارے قریب پہنچے تو عصر کی نماز کا وقت آ گیا تھا اور ہم وضو کر رہے تھے تو ہم اپنے پیروں پر پانی کا ہاتھ پھیرنے لگے تو آپ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا کہ آگ کے عذاب سے ان ایڑیوں کی خرابی ہے۔ یہ دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ۔

باب ۷۳. تَعْلِيْمُ الرَّجُلِ اَمَتَهٗ وَاَهْلَهٗ

۷۳۔ مرد کا اپنی باندی اور گھر والوں کو تعلیم دینا۔

(۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا الْمُحَارِبِیُّ نَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ

۹۶۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انہیں محاربی نے خبر دی، وہ صالح بن حیان سے بیان کرتے ہیں، ان سے عامر الشعبی نے بیان کیا، ان سے ابوبردہ نے اپنے باپ کے واسطے سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کے لئے دو اجر ہیں۔ ایک وہ جو اہل کتاب ہو اور اپنے نبی اور محمد ﷺ پر ایمان لائے اور (دوسرے) وہ

❶ حضرت عمرؓ کے عرض کرنے کی منشاء یہ تھی کہ اللہ کو رب، اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو نبی مان کر اب ہمیں مزید کچھ سوالات پوچھنے کی ضرورت نہیں۔

اِذَآ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَاَهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ اَعْطَيْنَا كَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيْمَا دُوْنَهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ.

مملوک غلام جو اپنے آقا اور اللہ (دونوں) کا حق ادا کرے اور (تیسرے وہ) آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو۔ جس سے شب باشی کرتا ہے اور اسے تربیت دے تو اچھی تربیت دے۔ تعلیم دے تو عمدہ تعلیم دے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں، پھر عامر نے کہا کہ ہم نے یہ حدیث تمہیں کسی عوض کے بغیر دی ہے (ورنہ) اس سے کم حدیث کے لئے مدینہ تک کا سفر کیا جاتا تھا۔

باب ۷۴. عِظَةِ الْاِمَامِ النِّسَآءَ وَتَعْلِيْمِهِنَّ.

۷۴۔ امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا اور تعلیم دینا۔

(۹۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءَ بْنَ اَبِيْ رِبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ عَطَآءٌ اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَظَنَّ اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَاخُذُ فِيْ طَرَفِ ثَوْبِهٖ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ ان سے شعبہ نے ایوب کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا، انہوں نے ابن عباس سے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں یا عطاء نے کہا کہ میں ابن عباس کو گواہ بناتا ہوں کہ نبی ﷺ (ایک مرتبہ عید کے موقع پر لوگوں کی صفوں میں) نکلے اور آپ کے ساتھ بلال تھے۔ تو آپ کو خیال ہوا کہ عورتوں کو (خطبہ اچھی طرح) نہیں سنائی دیا تو آپ نے انہیں نصیحت فرمائی اور صدقے کا حکم دیا تو (یہ وعظ سن کر) کوئی عورت بالی (اور کوئی عورت) انگوٹھی ڈالنے لگی۔ اور بلال اپنے کپڑے کے دامن میں (یہ چیزیں) لینے لگے۔

باب ۷۵. اَلْحِرْصِ عَلَى الْحَدِيْثِ

۷۵۔ حدیث کی رغبت کا بیان۔

(۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِوبْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَااَبَاهُرَيْرَةَ اَنْ لَّايَسْاَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْنَفْسِهٖ

۹۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے عمرو بن ابی عمرو کے واسطے سے بیان کیا، وہ سعید بن ابی سعید المقبری کے واسطے سے بیان کرتے ہیں، وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یارسول ﷺ! قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت سے سب سے زیادہ کس کو حصہ ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہؓ! مجھے خیال تھا کہ تم سے پہلے کوئی اس کے بارے میں مجھ سے دریافت نہیں کرے گا، کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمہاری حرص دیکھ لی تھی۔ قیامت میں سب سے زیادہ فیضیاب میری شفاعت سے وہ شخص ہوگا جو سچے دل سے یا سچے جی سے "لا الٰہ الا اللہ" کہے گا۔ ❶

باب ۷۶. كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَكَتَبَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اُنْظُرْ مَاكَانَ مِنْ

۷۶۔ علم کس طرح اٹھایا جائے گا؟ اور عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن حزم کو لکھا کہ تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی جتنی حدیثیں بھی ہوں ان پر نظر

❶ یعنی عقائد [illegible]

حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْهُ فَاِنِّيْ خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَآءِ وَلَا تَقْبَلُ اِلَّا حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُفْشُوا الْعِلْمَ وَلْيَجْلِسُوْا حَتّٰى يُعَلَّمَ مَنْ لَّايَعْلَمُ فَاِنَّ الْعِلْمَ لَايَهْلِكُ حَتّٰى يَكُوْنَ سِرًّا

کرو اور انہیں لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے مٹنے اور علماء کے ختم ہوجانے کا اندیشہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی کی حدیث قبول نہ کرو اور لوگوں کو چاہئے کہ علم پھیلائیں اور (ایک جگہ جم کر) بیٹھیں، تا کہ جاہل بھی جان لے اور علم چھپانے ہی سے ضائع ہوتا ہے۔

(۹۹) حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ بِذٰلِكَ يَعْنِيْ حَدِيْثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ اِلٰى قَوْلِهٖ ذَهَابَ الْعُلَمَآءِ

۹۹۔ ہم سے علاء بن عبدالجبار نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز ابن مسلم نے عبداللہ بن دینار کے واسطے سے اس کو بیان کیا۔ یعنی عمر بن عبدالعزیز کی حدیث ذہاب العلماء تک۔

(۱۰۰) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَايَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا قَالَ الْفَرَبْرِيُّ نَاعَبَّاسٌ قَالَ ثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهٗ

۱۰۰۔ ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، ان سے مالک نے ہشام بن عروہ سے ان کے باپ کے واسطے سے نقل کیا۔ انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے نقل کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے، لیکن اللہ تعالیٰ علماء کو موت دے کر علم کو اٹھالے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا، لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، ان سے سوالات کئے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر جواب دیں گے تو خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

باب ۷۷. هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَآءِ يَوْمٌ عَلٰى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ

۷۷۔ کیا عورتوں کی تعلیم کے لئے کوئی خاص دن مقرر کرنا (مناسب ہے؟)

(۱۰۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النِّسَآءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَّنَا يَوْمًا مِّنْ نَّفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيْهِ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ لَهُنَّ مَامِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِّنْ وَّلَدِهَآ اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَيْنِ

۱۰۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے ابن الاصبہانی نے، انہوں نے ابوصالح ذکوان سے سنا، وہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا (کہ آپ سے مستفید ہونے میں) مرد ہم سے بڑھ گئے اس لئے آپ اپنی طرف سے ہمارے لئے (بھی) کوئی دن مقرر فرمادیں۔ تو آپ ﷺ نے ان سے ایک دن کا وعدہ کرلیا، اس دن عورتوں سے آپ ملے اور انہیں نصیحت فرمائی اور انہیں (مناسب) احکام دیئے جو کچھ آپ نے ان سے فرمایا تھا، ان میں یہ بھی تھا کہ جو کوئی عورت تم میں سے (اپنے) تین لڑکے آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لئے دوزخ کی آڑ بن جائیں گے۔ اس پر ایک عورت نے کہا کہ اگر دو (لڑکے بھیج دے) آپ ﷺ نے فرمایا

ہاں اور دو (کا بھی یہ حکم ہے۔) ❶

(۱۰۲) حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ عَنْ ذَکْوَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ ثَلٰثَةً لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ

۱۰۲۔ اور ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ ان سے غندر نے، ان سے شعبہ نے عبدالرحمٰن بن الاصبہانی کے واسطے سے بیان کیا، وہ ذکوان سے وہ ابوسعید سے، ابوسعید رسول اللہ ﷺ سے یہ ہی روایت کرتے ہیں اور (دوسری سند میں) عبدالرحمٰن بن الاصبہانی سے روایت ہے کہ میں نے ابوحازم سے سنا، وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، ایسے تین (لڑکے) جو ابھی بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔ ❷

باب ۷۸. مَنْ سَمِعَ شَیْئًا فَلَمْ یَفْهَمْهُ فَرَاجَعَه' حَتّٰی یَعْرِفَه'

۷۸۔ ایک شخص کوئی بات سنے اور نہ سمجھے تو دوبارہ دریافت کرے تا کہ (اچھی طرح) سمجھ لے۔

(۱۰۳) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَاتَسْمَعُ شَیْئًا لَّاتَعْرِفُه' اِلَّا رَاجَعَتْ فِیْهِ حَتّٰی تَعْرِفَه' وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَوَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا قَالَتْ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ الْعَرْضُ وَ لٰکِنْ مَّنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ یَهْلِکْ

۱۰۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا انہیں نافع بن عمر نے خبر دی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ عائشہؓ جب کوئی ایسی بات سنتیں جس کو سمجھ نہیں پاتیں تو دوبارہ اس کو معلوم کرتیں تا کہ سمجھ لیں۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس سے حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائے گا۔ تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (یہ سن کر) میں نے کہا کہ کیا اللہ نے نہیں فرمایا کہ عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ صرف (اللہ کے دربار میں) پیشی ہے۔ لیکن جس کے حساب میں یہ جانچ کی گئی (سمجھو) وہ ہلاک ہو گیا۔ ❸

باب ۷۹. لِیُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۷۹۔ جو لوگ موجود ہیں وہ غائب شخص کو علم پہنچائیں۔ یہ حضرت ابن عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے۔

(۱۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِی سَعِیْدٌ هُوَا ابْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ اَنَّه' قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثُکَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ

۱۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، ان سے لیث نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے، وہ ابوشریح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرو بن سعید (والی مدینہ) سے جب وہ مکہ (ابن زبیرؓ سے لڑنے کے لئے) لشکر بھیج رہے تھے، کہا کہ اے امیر! مجھے اجازت ہو تو میں وہ بات آپ سے بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے روز

❶ یعنی شیر خوار بچے کی موت ماں کے لئے بخشش کا ذریعہ ہو جائے گی۔ پہلی مرتبہ تین لڑکے فرمایا، پھر دو، اور ایک حدیث میں ایک بچے کے انتقال کا بھی یہی حکم آیا ہے۔ ❷ یہ حدیث پہلی حدیث کی تائید کے لئے اور ایک راوی ابن الاصبہانی کے نام کی تصریح کے لئے لائے ہیں۔ بالغ ہونے سے پہلے بچے کی موت کا کافی رنج ہوتا ہے۔ اس لئے معصوم بچے کی [illegible] ماں کی بخشش کا ذریعہ قرار دی گئی۔ ❸ حضرت عائشہؓ کے شوق علم اور سمجھداری کی بات ہے کہ جس مسئلہ میں انہیں الجھن ہوئی اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بے تکلف دریافت کر لیا، اللہ کے یہاں پیشی تو سب کی ہو گی مگر حساب فہمی جس کی شروع ہو گئی وہ ضرور گرفت میں آ جائے گا۔

مِن يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهٖ حَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْهَا فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَّا قَالَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْكَ يَآ اَبَا شُرَيْحٍ لَّا تُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَآرًّا بِدَمٍ وَّلَا فَآرًّا بِخَرْبَةٍ

ارشاد فرمائی تھی۔ اس (حدیث) کو میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد رکھا ہے اور جب رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے تو میری آنکھیں آپ ﷺ کو دیکھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے (اول) اللہ کی حمد وثناء بیان کی، پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے، آدمیوں نے حرام نہیں کیا تو (سن لو) کہ کسی شخص کے لئے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، یہ جائز نہیں کہ مکہ میں خونریزی کرے یا اس کا کوئی پیڑ کاٹے، پھر اگر کوئی اللہ کے رسول (کے لڑنے) کی وجہ سے اس کا جواز چاہے تو اس سے کہہ دو کہ اللہ نے اپنے رسول کے لئے اجازت دی تھی، تمہارے لئے نہیں دی۔ اور مجھے بھی دن کے کچھ لمحوں کے لئے اجازت ملی۔ آج اس کی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی اور حاضر غائب کو یہ پہنچا دے۔ (یہ حدیث سننے کے بعد راوی حدیث) ابوشریح سے پوچھا گیا کہ (آپ کی بات سن کر) عمرو نے کیا جواب دیا؟ انہوں نے کہا یہ کہ (ابوشریح) میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ حرم (مکہ) کسی خطا کار کو یا خون کر کے اور فتنہ پھیلا کر بھاگ آنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ ❶

(۱۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَآئِبَ وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُوْلُ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ

۱۰۵۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا، ان سے حماد نے ایوب کے واسطے سے بیان کیا، وہ محمد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ابوبکرہ نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا کہ آپ نے (یوں) فرمایا۔ تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ نے اعراضکم کا لفظ بھی فرمایا (یعنی) اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں، جس طرح تمہارے آج کے دن کی حرمت، تمہارے اس مہینے میں۔ سن لو، یہ خبر حاضر غائب کو پہنچا دے اور محمد کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر دوبار فرمایا کہ کیا میں نے (اللہ کا یہ حکم) تمہیں نہیں پہنچا دیا۔ ❷

باب ۸۰. اِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۰۔ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کا گناہ۔

(۱۰۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ ابْنَ حِرَاشٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَّقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ

۱۰۶ ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں منصور نے، انہوں نے ربعی بن حراش سے سنا کہ میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھ پر جھوٹ مت بولو، کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ دوزخ میں داخل ہو۔

(۱۰۷) حَدَّثَنَآ اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعٍ

۱۰۷۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے جامع

❶ عمرو بن سعید نے ابوشریح کو جو جواب دیا، سراسر دھاندلی کا جواب تھا۔ ابن زبیرؓ نہ باغی تھے نہ فسادی، بلکہ وہ خود تھا۔ ❷ یہ حجۃ الوداع کا واقع ہے۔ دوسری حدیث میں تفصیل سے اس کا ذکر آیا ہے۔

بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ اِنِّيْ لَااَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اُفَارِقْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

ابن شداد نے، وہ عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے باپ سے (یعنی اپنے والد) زبیرؓ سے عرض کیا کہ میں نے کبھی آپ سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث نہیں سنیں، جیسا کہ فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں۔ زبیرؓ نے جواب دیا کہ سن لو میں رسول اللہ ﷺ سے (کبھی) جدا نہیں ہوا، لیکن میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے (اسی لئے میں حدیث رسول بیان نہیں کرتا۔)

(۱۰۸) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ اَنَسٌ اَنَّهٗ لَيَمْنَعُنِيْ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

۱۰۸۔ ہم سے ابومعمر نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے عبدالعزیز کے واسطے سے نقل کیا کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے بہت سی حدیثیں بیان کرنے سے یہ بات روکتی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر عمداً جھوٹ باندھے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۱۰۹) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُلْ عَلَيَّ مَالَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

۱۰۹۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن الاکوع کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص میری نسبت وہ بات کرے جو میں نے نہیں کہی، تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

(۱۱۰) حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَاتَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ وَمَنْ رَّاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَايَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

۱۱۰۔ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا، ان سے ابوعوانہ نے ابی حصین کے واسطہ سے نقل کیا، وہ ابوصالح سے روایت کرتے ہیں، وہ ابوہریرہؓ سے، وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ (اپنی اولاد کا) میرے نام۔ کےاوپر نام رکھو، مگر میری کنیت اختیار نہ کرو، اور جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلاشبہ اس نے مجھے ہی خواب میں دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے، وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا تلاش کرے۔ ❶

باب ۸۱. كِتَابَةِ الْعِلْمِ

۸۱۔ علم کا قلمبند کرنا

(۱۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ

۱۱۱۔ ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، انہیں وکیع نے سفیان سے خبر دی، انہوں نے مطرف سے سنا، انہوں نے شعبی سے، انہوں نے ابوجحیفہ سے،

❶ یہ مسلسل حدیثیں سب اسی ذیل میں آئی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف لوگ غلط بات منسوب کر کے دنیا میں خلق کو گمراہ اور آخرت میں دوزخ کو آباد نہ کریں۔ یہ حدیثیں بجائے خود اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عام طور پر احادیث کا ذخیرہ مفسد لوگوں کی دست برد سے محفوظ رہا اور جتنی احادیث لوگوں نے اپنی طرف سے گھڑ لیں ان کو علماء نے صحیح احادیث سے الگ چھانٹ دیا۔

اسی طرح آپ نے یہ بھی واضح فرمادیا کہ خواب میں بھی اگر کوئی بات میری طرف منسوب کی جائے تو وہ بھی صحیح ہونی چاہئے کیونکہ خواب میں شیطان رسول اللہ ﷺ کی صورت میں نہیں آسکتا۔

قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ قَالَ لَا اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ اَوْفَهْمٌ اُعْطِيَه' رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اَوْمَافِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَافِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْاَسِيْرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کوئی (اور بھی) کتاب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ مگر اللہ کی کتاب ہے یا فہم ہے جو وہ ایک مسلمان کو عطا کرتا ہے، یا پھر جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ میں نے پوچھا۔ اس صحیفے میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا، دیت اور اسیروں کی رہائی کا بیان اور یہ حکم کہ مسلمان، کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے۔ ❶

(۱۱۲) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ نِالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيْلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوْهُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَه' فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْقَتْلَ اَوِالْفِيْلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاجْعَلُوْهُ عَلَى الشَّكِّ كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَاجْعَلُوْهُ عَلَى الشَّكِّ كَذَا قَالَ اَبُوْنُعَيْمٍ الْقَتْلَ اَوِالْفِيْلَ وَغَيْرُه' يَقُوْلُ الْفِيْلَ وَسُلِّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَاتَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ اَلَا وَاِنَّهَا حَلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهِ حَرَامٌ لَّايُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَآ اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّآ اَنْ يُّعْقَلَ وَاِمَّآ اَنْ يُّقَادَ اَهْلُ الْقَتِيْلِ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُه' فِيْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اِلَّا الْاِذْخِرَ

۱۱۲۔ ہم سے ابونعیم الفضل ابن دکین نے بیان کیا۔ ان سے شیبان نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابوسلمہ سے، وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ (کے کسی شخص) نے بنولیث کے کسی آدمی کو اپنے مقتول کے عوض مار دیا۔ یہ فتح مکہ والے سال کی بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر دی گئی، آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اللہ نے مکہ سے قتل یا فیل کو روک لیا، امام بخاریؒ کہتے ہیں اس لفظ کو شک کے ساتھ سمجھو، ایسا ہی ابونعیم وغیرہ نے القتل الفیل کہا، ان کے علاوہ دوسرے لوگ الفیل کہتے ہیں۔ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) کہ ان پر اپنے رسول اور مسلمانوں کو غالب کر دیا اور سمجھ لو کہ وہ (مکہ) کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، مجھ سے پہلے اور نہ (آئندہ) کبھی ہوگا۔ اور میرے لئے بھی صرف دن کے تھوڑے سے حصہ کے لئے حلال کر دیا گیا تھا۔ سن لو کہ وہ اس وقت حرام ہے، نہ اس کا کوئی کانٹا توڑا جائے، نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور اس کی گری پڑی چیز بھی وہی اٹھائے جس کا منشا یہ ہو کہ وہ اس شے کا تعارف کرا دے گا، تو اگر کوئی شخص مارا جائے تو (اس کے عزیزوں کو) اس کو اختیار ہے دو باتوں کا، یا دیت لے یا قصاص۔ اتنے میں ایک یمنی آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ ﷺ! (یہ مسائل) میرے لئے لکھوا دیجئے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوفلاں کے لئے (یہ مسائل) لکھ دو، تو ایک قریشی شخص نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! اذخر کے سوا، کیونکہ اسے ہم گھروں میں بوتے ہیں اور اپنی قبروں میں ڈالتے ہیں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (ہاں) مگر اذخر مگر اذخر۔

(۱۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِيْ وَهْبُ ابْنُ مَنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ مَامِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے عمرو نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے وہب بن منبہ نے اپنے بھائی کے واسطے سے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ

❶ کچھ لوگوں کو یہ شبہ تھا کہ حضرت علیؓ کے پاس کچھ ایسے خاص احکام اور پوشیدہ باتیں کسی صحیفے میں درج ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے علاوہ کسی اور کو نہیں بتائیں۔ اس حدیث سے اس غلط فہمی کی تردید ہوتی ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .اَحَدٌ اَكْثَرُ حَدِيْثًا عَنْهُ مِنِّيْ اِلَّا مَاكَانَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوفَاِنَّه' كَانَ يَكْتُبُ تَابَعَه' مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں عبداللہ بن عمرو کے علاوہ مجھ سے زیادہ کوئی حدیث بیان کرنے والا نہیں، وہ لکھ لیا کرتے تھے، میں لکھتا نہیں تھا، دوسری سند سے معمر نے وہب بن منبہ کی متابعت کی، وہ ہمام سے روایت کرتے ہیں، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

(۱۱۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْعُه' قَالَ ائْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَّاتَضِلُّوْا بَعْدَه' قَالَ عُمَرُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجْعُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللّٰهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوْا وَكَثُرَاللَّغَطُ قَالَ قُوْمُوْا عَنِّيْ وَلَايَنْبَغِيْ عِنْدِي التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَاحَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِتَابِهٖ

۱۱۴۔ہم سے یحیٰی بن سلیمان نے بیان کیا،ان سے ابن وہب نے،انہیں یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے، وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے مرض میں شدت ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس سامان کتابت لاؤ تا کہ تمہارے لئے ایک نوشتہ لکھ دوں، جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو سکے۔اس پر حضرت عمرؓ نے (لوگوں سے) کہا کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو ہمیں (ہدایت کے لئے) کافی ہے۔اس پر لوگوں کی رائے مختلف ہوگئی اور بول چال زیادہ ہونے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ کھڑے ہو۔(اِس وقت) میرے پاس جھگڑنا ٹھیک نہیں،تو ابن عباسؓ یہ کہتے ہوئے نکل آئے کہ بے شک مصیبت بڑی سخت مصیبت ہے (وہ چیز جو) ہمارے اور رسول اللہ ﷺ کے اور آپ کی (مطلوبہ) تحریر کے درمیان حائل ہوگئی۔

باب ۸۲. اَلْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ

۸۲۔رات کو تعلیم دینا اور وعظ کرنا

(۱۱۵) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ح وَعَمْرٍو وَّيَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ امْرَاَةٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَآ اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَآئِنِ اَيْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ

۱۱۵۔صدقہ نے ہم سے بیان کیا،انہیں ابن عیینہ نے معمر کے واسطے سے خبر دی،وہ زہری سے روایت کرتے ہیں، زہری ہند سے،وہ ام سلمہؓ سے (دوسری سند میں) عمرو اور یحیٰی بن سعید زہری سے،وہ ایک عورت سے،وہ ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رات نبی کریمؐ بیدار ہوئے اور فرمایا کہ سبحان اللہ! آج کی رات کس قدر فتنے نازل کئے گئے اور کتنے خزانے کھولے گئے۔ان حجرہ والیوں کو جگاؤ،کیونکہ بہت سی عورتیں (جو) دنیا میں (باریک) کپڑا اوڑھنے والی ہیں وہ آخرت میں برہنہ ہوں گی۔ ❶

باب ۸۳. اَلسَّمَرِ بِالْعِلْمِ

۸۳۔رات کے وقت علمی مذاکرہ۔

(۱۱۶) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِبْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَّاَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ

۱۱۶۔سعید بن عفیر نے ہم سے بیان کیا۔ان سے لیث نے،ان سے عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر نے،ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ سالم اور ابوبکر بن ابی حثمہ سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے

❶ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رحمت کے خزانے نازل ہوئے اوراس کا عذاب بھی اترا۔دوسرے یہ کہ بہت سی عورتیں جو ایسے باریک کپڑے استعمال کریں گی جس سے بدن نظر آئے،آخرت میں انہیں رسوا کیا جائے گا۔

حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ فِىْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ قَالَ اَرَءَ يْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَايَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ

فرمایا کہ آخر عمر میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہوگئے۔ فرمایا کہ تمہاری آج کی رات وہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص دین پر ہے وہ نہیں رہے گا۔ ❶

(۱۱۷) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِىْ بَيْتِ خَالَتِىْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِىْ لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ جَآءَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ اَوْكَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ يَجْعَلُنِىْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ

۱۱۷۔ آدم نے ہم سے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے حکم نے، انہوں نے سعید بن جبیر سے سنا، وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ایک رات میں نے اپنی خالہ میمونہ بنت الحارث زوجہ نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری اور نبی کریم ﷺ (اس دن) ان کی رات میں ان ہی کے پاس تھے۔ آپ نے عشاء کی نماز مسجد میں پڑھی، پھر گھر میں تشریف لائے اور چار رکعت پڑھ کر سو گئے، پھر اٹھے اور فرمایا کہ چھوکرا سو رہا ہے یا اسی جیسا لفظ فرمایا، پھر آپ (نماز پڑھنے) کھڑے ہوگئے اور میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا تو آپ نے مجھے دائیں جانب (کھڑا) کرلیا۔ تب آپ نے پانچ رکعت پڑھیں، پھر دو پڑھیں، پھر سو گئے، حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کے خراٹے کی آواز سنی۔ پھر نماز کے لئے (باہر) تشریف لے آئے۔ ❷

باب ۸۴. حِفْظِ الْعِلْمِ

۸۴۔ علم کو محفوظ رکھنا۔

(۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَلَوْ لَآ اٰيَتَانِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاحَدَّثْتُ حَدِيْثًا ثُمَّ يَتْلُوْا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآاَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى اِلٰى قَوْلِهٖ الرَّحِيْمُ اِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِىْ اَمْوَالِهِمْ وَاِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهٖ وَيَحْضُرُ مَالَا يَحْضُرُوْنَ وَيَحْفَظُ مَالَا يَحْفَظُوْنَ

۱۱۸۔ عبدالعزیز بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا، ان سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے نقل کیا، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے نقل کیا، وہ کہتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں اور (میں کہتا ہوں) اگر قرآن میں دو آیتیں نہ ہوتیں، میں کوئی حدیث نہ بیان کرتا۔ پھر یہ آیت پڑھی (جس کا مطلب یہ ہے) کہ جو لوگ اللہ کی نازل کردہ دلیلوں اور ہدایتوں کو چھپاتے ہیں (آخر آیت) رحیم تک (حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ) ہمارے مہاجر بھائی تو بازار کی خرید و فروخت میں لگے رہتے اور انصار بھائی اپنی جائیدادوں میں مشغول رہتے اور ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جی بھر کر رہتا اور (ان مجلسوں) میں حاضر رہتا جن (مجلسوں) میں دوسرے حاضر نہ ہوتے اور

---

❶ یا تو یہ مطلب ہے کہ عام طور پر اس امت کی عمریں سو برس سے زیادہ نہیں ہوں گی، لیکن محققین کے نزدیک اس کا مطلب وہی ہے جو ظاہری لفظوں سے سمجھ میں آتا ہے۔ چنانچہ سب سے آخری صحابی عامر بن واثلہ کا ٹھیک سو برس بعد انتقال ہوا۔ احد کی لڑائی میں ان کی پیدائش ہوئی اور ایک سو دو برس کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ ❷ کتاب التفسیر میں بھی بخاری نے یہ حدیث ایک دوسرے واسطے سے نقل کی ہے۔ وہاں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ دیر حضرت میمونہؓ سے باتیں کیں پھر سو گئے۔ اس جملے سے اس حدیث کا عنوان صحیح ہو جاتا ہے۔ یعنی رات کو علمی گفتگو کرنا۔

وہ (باتیں) محفوظ رکھتا جو دوسرے محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے۔

(۱۱۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ نِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَسْمَعُ مِنْکَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا اَنْسَاهُ قَالَ اُبْسُطْ رِدَآءَکَ فَبَسَطْتُهٗ فَغَرَفَ بِیَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّ فَضَمَمْتُهٗ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَغَرَفَ بِیَدِهٖ فِیْهِ

۱۱۹۔ ہم سے ابومصعب احمد بن ابی بکر نے بیان کیا، ان سے محمد بن ابراہیم بن دینار نے ابن ابی ذئب کے واسطے سے بیان کیا، وہ سعید بن المقبری سے، وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں آپ سے بہت باتیں سنتا ہوں، مگر بھول جاتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی چادر پھیلا۔ میں نے اپنی چادر پھیلائی۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی چلو بنائی اور (میری چادر میں ڈال دی) فرمایا کہ چادر کو لپیٹ لے۔ میں نے چادر کو (اپنے بدن پر) لپیٹ لیا (اس کے بعد) میں کوئی چیز نہیں بھولا۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے بیان کیا، ان سے ابن ابی فدیک نے اسی طرح بیان کیا کہ (یوں) فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے ایک چلو اس (چادر) میں ڈال دی۔ ❶

(۱۲۰) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ نِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وِعَآئَیْنِ فَاَمَّآ اَحَدُهُمَا فَبَسَطْتُهٗ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَسَطْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ اَلْبُلْعُوْمُ مَجْرَی الطَّعَامِ

۱۲۰۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے ان کے بھائی (عبدالحمید) نے ابن ابی ذئب سے نقل کیا۔ وہ سعید المقبری سے روایت کرے ہیں، وہ ابوہریرہؓ سے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے (علم کے) دو ظرف یاد کر لئے ہیں۔ ایک کو میں نے پھیلا دیا ہے اور دوسرا برتن اگر میں پھیلاؤں تو میرا یہ نرخرہ کاٹ دیا جائے۔ ❷

باب ۸۵. اَلْاِنْصَاتِ لِلْعُلَمَآءِ

۸۵۔ عالموں کی بات خاموشی سے سننا۔

(۱۲۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ مُدْرِکٍ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ جَرِیْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَاتَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا

۱۲۱۔ ہم سے حجاج نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، انہیں علی بن مدرک نے ابوزرعہ سے خبر دی، وہ جریر سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ لوگوں کو خاموشی کے ساتھ بات سنواؤ، پھر فرمایا، لوگو! میرے بعد پھر کافر مت بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن

❶ حضرت ابوہریرہؓ کے حق میں یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کا اثر تھا کہ انہیں ہر چیز یاد رہ جاتی۔ ❷ ابوہریرہؓ کے اس ارشاد کا مطلب بعض علماء نے تو یہ بیان کیا ہے کہ علم ظاہر سے متعلق حدیثیں تو ابوہریرہؓ نے دوسروں تک پہنچادیں اور جن حدیثوں کا علم باطن سے ہے وہ چونکہ عوام کے لئے مفید نہیں، ان کی اشاعت سے فتنہ پھیلنے کا خطرہ ہے اس لئے انہوں نے یہ بات کہی کہ دوسری قسم کی حدیثیں بیان کرنے سے جان کا خطرہ ہے اور محققین علماء کی رائے یہ ہے کہ دوسری حدیثوں سے مراد ایسی حدیثیں ہیں جن میں ظالم اور جابر حکام کے حق میں وعیدیں آئی ہیں اور فتنوں کی خبریں ہیں۔ یہ حدیث ابوہریرہؓ نے جس زمانہ میں بیان کی وہ زمانہ تھا جب فتنوں کا آغاز ہو گیا تھا اور مسلمانوں کی جماعت میں انتشار پیدا ہو چلا تھا۔ اسی لئے یہ کہا کہ ان حدیثوں کے بیان کرنے سے جان کا خطرہ ہے۔ مصلحتاً خاموشی اختیار کر لی ہے۔ اس علم باطن سے اگر تصوف مراد لیا جائے تو وہ بھی وہی تصوف ہوگا جس کا قرآن اور حدیث میں ذکر ہے۔ قرآن وسنت سے باہر کوئی چیز ایسی نہیں جو ایک مسلمان کے لئے واجب التسلیم ہو۔ جو چیز قرآن اور حدیث کے مطابق ہوگی تو وہ قابل اتباع ہے ورنہ نہیں۔

يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

باب ۸۶. مَايُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ اِذَا سُئِلَ اَىُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَيَكِلُ الْعِلْمَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

(۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ نِالْمُسْنَدِىُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفَ الْبَكَالِىَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى لَيْسَ مُوْسٰى بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ اِنَّمَا هُوَ مُوْسٰى اٰخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّاللّٰهِ حَدَّثَنَا اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوْسَى النَّبِىُّ خَطِيْبًا فِىْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ اَىُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ اِذْلَمْ يَرُدَّالْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِىْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَارَبِّ وَكَيْفَ بِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ احْمِلْ حُوْتًا فِىْ مِكْتَلٍ فَاِذَا فَقَدْتَّهٗ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ بِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ وَحَمَلَا حُوْتًا فِىْ مِكْتَلٍ حَتّٰى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَهَا رءُ وْسَهُمَا فَنَامَا فَانْسَلَّ الْحُوْتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا وَّكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بِقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّآ اَصْبَحَ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوْسٰى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتّٰى جَاوَزَالْمَكَانَ الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ فَقَالَ فَتَاهُ اَرَءَ يْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَاكُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَلَمَّا انْتَهَيَآ اِلَى الصَّخْرَةِ اِذَا رَجُلٌ مُّسَجًّى بِثَوْبٍ اَوْقَالَ تَسَجّٰى بِثَوْبِهٖ فَسَلَّمَ مُوْسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ

مارنے لگو۔ ❶

۸۶۔ جب کسی عالم سے یہ پوچھا جائے کہ لوگوں میں کون سب سے زیادہ علم رکھتا ہے تو مستحب یہ ہے کہ اللہ کے حوالے کردے (یعنی یہ کہہ دے کہ اللہ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

۱۲۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد المسند ی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے عمرو نے، انہیں سعید بن جبیر نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ نوف بکالی کا یہ خیال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام (جو خضر علیہ السلام کے پاس گئے تھے وہ) بنی اسرائیل والے نہیں تھے بلکہ دوسرے موسیٰ تھے۔ (یہ سن کر) ابن عباسؓ بولے کہ اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا۔ ہم سے ابی بن کعبؓ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ (ایک روز) موسیٰ علیہ السلام نے کھڑے ہوکر بنی اسرائیل میں خطبہ دیا تو آپ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ہوں۔ اس وجہ سے اللہ کا عتاب ان پر ہوا کہ انہوں نے علم کو خدا کے حوالے کیوں نہ کردیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں ایک بندہ دریاؤں کے سنگم پر ہے۔ وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے پروردگار! میری ان سے کیسے ملاقات ہو؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی توشے میں رکھ لو، پھر جب تم اس مچھلی کو گم کردو تو وہ بندہ تمہیں (وہیں) ملے گا۔ تب موسیٰ علیہ السلام چلے اور ساتھ میں اپنے خادم یوشع بن نون کو لے لیا اور انہوں نے توشے میں مچھلی رکھ لی، جب (ایک) پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں اپنے سر اس پر رکھ کر سو گئے اور مچھلی توشہ دان سے نکل کر دریا میں اپنی راہ جا لگی۔ اور یہ بات موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کے لئے تعجب انگیز تھی۔ پھر دونوں بقیہ رات اور دن میں چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے خادم سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ۔ اس سفر میں ہم نے (کافی) تکلیف اٹھائی اور موسیٰ علیہ السلام بالکل نہیں تھکے تھے مگر جب اس جگہ سے آگے نکل گئے جہاں تک انہیں جانے کا حکم ملا تھا، تب ان کے خادم نے کہا کہ آپ نے دیکھا تھا کہ جب ہم صخرہ کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کو (کہنا) بھول گیا۔ (یہ سن کر) موسیٰ علیہ السلام بولے کہ یہ ہی وہ جگہ ہے جس کی ہمیں تلاش تھی، تو پچھلے پاؤں لوٹ گئے۔ جب پتھر تک پہنچے تو دیکھا کہ

---

❶ رسول اللہ ﷺ نے نصیحتیں فرمانے سے لئے جریر کو حکم دیا کہ لوگوں کو توجہ سے بات سننے کے لئے آمادہ کریں۔

قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا يَامُوْسٰى اِنِّيْ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ اَنْتَ وَاَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَآ اَعْلَمُهٗ قَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِيْنَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَآءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً اَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يَامُوْسٰى مَانَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰٓى اِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذِهِ الْعُصْفُوْرِ فِي الْبَحْرِ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ مِّنَ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَاتُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا قَالَ فَكَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ مُّوْسٰى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَاِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ مِنْ اَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَاْسَهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ مُوْسٰٓى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا اَوْكَدُ فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ۨاسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ فَاَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى لَوْشِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا لَوْصَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَمْرِهِمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا بِهٖ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِطُوْلِهٖ

ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے (موجود) ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا۔ خضر علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں؟ پھر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ خضر علیہ السلام بولے کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ پھر کہا کہ کیا میں تمہارے ساتھ چل سکتا ہوں تا کہ تم مجھے ہدایت کی وہ باتیں بتلاؤ جو خدا نے تمہیں سکھائی ہیں۔ خضر علیہ السلام بولے کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے اے موسیٰ! مجھے اللہ نے ایسا علم دیا ہے جسے تم نہیں جانتے اور تم کو جو علم دیا ہے اسے میں نہیں جانتا۔ (اس پر) موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ خدا نے چاہا تو مجھے صابر پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ پھر دونوں دریا کے کنارے کنارے پیدل چلے، ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی کہ ایک کشتی ان کے سامنے سے گزری تو کشتی والوں سے انہوں نے کہا کہ ہمیں بٹھالو، خضر علیہ السلام کو انہوں نے پہچان لیا اور بے کرایہ سوار کرلیا۔ اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی۔ پھر سمندر میں اس نے ایک دو چونچیں ماریں (اسے دیکھ کر خضر علیہ السلام بولے کہ اے موسیٰ! میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی کم کیا ہوگا جتنا اس چڑیا نے سمندر (کے پانی) سے، پھر خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ نکال ڈالا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ان لوگوں نے تو ہمیں بلا کرایہ کے سوار کیا اور تم نے ان کی کشتی (کی لکڑی) اکھاڑ ڈالی تا کہ یہ ڈوب جائیں۔ خضر علیہ السلام بولے کہ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کرسکو گے۔ (اس پر) موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ بھول پر میری گرفت نہ کرو۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھول کر یہ پہلا اعتراض کیا تھا، پھر دونوں چلے (کشتی سے اتر کر) ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر علیہ السلام نے اوپر سے اس کا سر پکڑ کر ہاتھ سے اسے الگ کردیا۔ موسیٰ علیہ السلام بول پڑے کہ تم نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی جانی حق کے مارڈالا۔ خضر علیہ السلام بولے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کرسکو گے۔ ابن عینیہ کہتے ہیں کہ اس کلام میں زیادہ تاکید ہے پہلے سے۔ پھر دونوں چلتے رہے۔ حتیٰ کہ ایک گاؤں والوں کے پاس آئے، ان سے کھانا لینا چاہا۔ انہوں نے کھانا دینے سے انکار کردیا۔ انہوں نے وہیں دیکھا کہ ایک دیوار اسی گاؤں میں گرنے کے قریب تھی۔ خضر علیہ

السلام نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اسے سیدھا کردیا۔ موسیٰ علیہ السلام بول اٹھے کہ اگر تم چاہتے تو (گاؤں والوں) سے اس کی مزدوری لے سکتے تھے۔ خضر علیہ السلام نے کہا (بس اب) ہم تم میں جدائی کا وقت آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے۔ ہماری تمنا تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کچھ دیر اور صبر کرتے، تو مزید واقعات ان دونوں کے بیان کئے جاتے۔ محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ ہم سے علی بن خشرم نے یہ حدیث بیان کی ان سے سفیان بن عینیہ نے پوری حدیث بیان کی۔

باب ۸۷. مَنْ سَاَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا

(۱۲۳) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْقِتَالُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ اَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَّيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ اِلَيْهِ رَاْسَه' قَالَ وَمَا رَفَعَ اِلَيْهِ رَاْسَه' اِلَّا اَنَّه' كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۸۷۔ کھڑے ہو کر کسی عالم سے سوال کرنا، جو بیٹھا ہوا ہو۔

۱۲۳۔ ہم سے عثمان نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابووائل سے، وہ ابوموسیٰ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ کی خاطر لڑائی کی کیا صورت ہے؟ کیونکہ ہم میں سے کوئی غصہ کی وجہ سے اور کوئی غیرت کی وجہ سے جنگ کرتا ہے تو آپ ﷺ نے اس کی طرف سر اٹھایا اور سر اسی لئے اٹھایا کہ پوچھنے والا کھڑا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے کلمے کو سر بلند کرنے کے لئے لڑے وہ اللہ ہی کی راہ میں (لڑتا) ہے۔ ❶

باب ۸۸. اَلسُّؤَالِ الْفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

(۱۲۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَالْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْاَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ اٰخَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَآ اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

۸۸۔ رمی جمار (یعنی حج میں پتھر پھینکنے) کے وقت مسئلہ پوچھنا

۱۲۴۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے زہری کے واسطے سے روایت کیا۔ انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمی جمار کے وقت دیکھا، آپ ﷺ سے کچھ پوچھا جارہا تھا، تو ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے رمی سے قبل قربانی کرلی؟ آپ نے فرمایا (اب) رمی کرلو، کچھ حرج نہیں ہوا۔ دوسرے نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا، آپ ﷺ نے فرمایا (اب) قربانی کرلو، کچھ حرج نہیں ہوا۔ (اس وقت) آپ سے جس چیز کے بارے میں جو آگے پیچھے ہوگئی تھی، آپ سے پوچھا، آپ نے یہ ہی جواب دیا کہ (اب) کرلو) کچھ حرج نہیں ہوا۔ ❷

---

❶ یعنی جب اللہ کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے آدمی میدان جنگ میں پہنچتا ہے اور غصہ کے ساتھ یا غیرت کے ساتھ جوش میں آ کر لڑتا ہے تو یہ سب اللہ ہی کی خاطر سمجھا جائے گا۔ اس کو ذاتی یا نفسانی جنگ نہیں کہا جائے گا۔ ❷ یہ حدیث اس سے قبل بھی دوسرے عنوان سے گذر چکی ہے۔

باب ۸۹. قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلاً

۸۹۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

(۱۲۵) حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ سُلَیْمَانُ بْنُ مِھْرَانَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ بَیْنَآ اَنَا اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَرِبِ الْمَدِیْنَۃِ وَھُوَ یَتَوَکَّأُ عَلٰی عَسِیْبٍ مَّعَہٗ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْہُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لَاتَسْئَلُوْہُ لَایَجِیْءَ فِیْہِ بِشَیْءٍ تَکْرَھُوْنَہٗ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لَنَسْئَلَنَّہٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ یَآ اَبَا الْقَاسِمِ مَاالرُّوْحُ فَسَکَتَ فَقُلْتُ اِنَّہٗ یُوْحٰی اِلَیْہِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلٰی عَنْہُ فَقَالَ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا قَالَ الْاَعْمَشُ ھِیَ کَذَا فِیْ قِرَآءَ تِنَا وَمَآ اُوْتُوْا

۱۲۵۔ ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا، ان سے عبدالوحد نے، ان سے اعمش سلیمان بن مہران نے ابراہیم کے واسطے سے بیان کیا۔ انہوں نے علقمہ سے۔ انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کہ وہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مدینہ کے کھنڈرات میں چل رہا تھا اور آپ کھجور کی چھڑی پر سہارا دے کر چل رہے تھے تو کچھ یہودیوں کا (ادھر سے) گزر ہوا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے روح کے بارے میں کچھ پوچھو، ان میں سے کسی نے کہا، مت پوچھو، ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں ناگوار ہو (مگر) ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم ضرور پوچھیں گے۔ پھر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے ابوالقاسم ﷺ! روح کیا چیز ہے؟ آپ نے خاموشی اختیار کی۔ میں نے (دل میں) کہا کہ آپ پر وحی آ رہی ہے۔ اس لئے کھڑا ہو گیا۔ جب آپ سے (وہ کیفیت) دور ہو گئی تو آپ ﷺ نے (قرآن کا یہ ٹکڑا جو اس وقت نازل ہوا تھا) ارشاد فرمایا ''اے نبی ﷺ) تم سے یہ لوگ روح کے بارے میں پوچھ رہے ہیں، کہہ دو کہ روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تمہیں علم کی بہت تھوڑی مقدار دی گئی ہے۔'' (اس لئے تم روح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے) اعمش کہتے ہیں کہ ہماری قرأت میں وَمَآ اُوْتُوْا ہے (وَمَآ اُوْتِیْتُمْ نہیں) ❶

باب ۹۰. مَنْ تَرَکَ بَعْضَ الْاِخْتِیَارِ مَخَافَۃَ اَنْ یَّقْصُرَ فَھْمُ بَعْضِ النَّاسِ فَیَقَعُوْا فِیْ اَشَدَّ مِنْہُ

۹۰۔ کوئی شخص بعض جائز باتوں کو اس ڈر سے ترک کر دے کہ کہیں لوگ اس کی وجہ سے اس سے زیادہ سخت (یعنی ناجائز) باتوں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

(۱۲۶) حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْٓ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِیَ ابْنُ الزُّبَیْرِ کَانَتْ عَآئِشَۃُ تُسِرُّ اِلَیْکَ کَثِیْرًا فَمَا حَدَّثَتْکَ فِی الْکَعْبَۃِ قُلْتُ قَالَتْ لِیْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاعَآئِشَۃُ لَوْلَآ اَنَّ قَوْمَکِ حَدِیْثٌ عَھْدُھُمْ

۱۲۶۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل کے واسطے سے نقل کیا۔ انہوں نے ابواسحٰق سے اسود کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن زبیرؓ نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ تم سے بہت باتیں چھپا کر کہتی تھیں تو کیا تم سے کعبہ کے بارے میں بھی کچھ بیان کیا۔ میں نے کہا (ہاں) مجھ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ روح کی حقیقت کے بارے میں یہودیوں نے جو سوال کیا تھا، اس کا منشاء بھی یہ ہی تھا کہ چونکہ توریت میں بھی روح کے متعلق یہ ہی بیان کیا گیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ایک چیز ہے۔ اس لئے وہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ ان کی تعلیم بھی توریت کے مطابق ہے یا نہیں۔ یا یہ بھی فلسفیوں کی طرح روح کے سلسلہ میں ادھر ادھر کی باتیں کہتے ہیں۔ روح چونکہ خالص ایک لطیف شے ہے اس لئے ہم اپنی موجودہ زندگی میں جو کثافت سے بھرپور ہے کسی طرح روح کی حقیقت سے واقف نہیں ہو سکتے۔

قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

(ایک مرتبہ) ارشاد فرمایا کہ اے عائشہؓ! اگر تیری قوم (دور جاہلیت کے ساتھ) قریب العہد نہ ہوتی (بلکہ پرانی ہوگئی ہوتی) ابن زبیرؓ نے کہا یعنی کفر کے ساتھ (قریب نہ ہوتی) تو میں کعبہ کو توڑ دیتا اور اس کے لئے دو دروازے بناتا، ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور ایک دروازے سے باہر نکلتے تو (بعد میں) ابن زبیرؓ نے یہ کام کیا۔ ❶

باب ۹۱. مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُوْنَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ اَنْ لَّايَفْهَمُوْا وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ يُّكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

۹۱۔ علم کی باتیں کچھ لوگوں کو بتانا اور کچھ لوگوں کو نہ بتانا۔ اس خیال سے کہ ان کی سمجھ میں نہ آئیں گی۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ لوگوں سے وہ باتیں کرو جنہیں وہ پہچانتے ہوں کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیں؟ ❷

(۱۲۷) حَدَّثَنَا بِهٖ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَّعْرُوْفٍ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ

۱۲۷۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے معروف کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے ابوطفیل سے نقل کیا، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مضمون حدیث بیان کیا۔

(۱۲۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَّدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَامُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَامُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلٰثًا قَالَ مَامِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَآ اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا وَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا

۱۲۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے معاذ بن ہشام نے، ان سے ان کے باپ نے قتادہ کے واسطے سے نقل کیا وہ انس بن مالک سے راویت ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت معاذ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا، حاضر ہوں یارسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ نے (سہ بارہ) فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ ﷺ! تین بار ایسا ہوا (اس کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سچے دل سے اس بات کا اقرار کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر (دوزخ کی) آگ حرام کر دیتا ہے۔ میں نے کہا یارسول اللہ! کیا اس بات سے لوگوں کو باخبر نہ

---

❶ قریش چونکہ قریبی زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے احتیاطاً کعبہ کی نئی تعمیر کو ملتوی رکھا۔ حضرت زبیرؓ نے یہ حدیث سن کر کعبے کی دوبارہ تعمیر کی اور اس میں دو دروازے ایک شرقی اور ایک غربی نصب کیے۔ لیکن حجاج نے پھر کعبہ کو توڑ کر اسی شکل میں قائم کر دیا جس پر عہد جاہلیت سے چلا آ رہا تھا۔ اس باب کے تحت حدیث لانے کا منشاء یہ ہے کہ ایک بڑی مصلحت کی خاطر کعبہ کا توڑنا رسول اللہ ﷺ نے ملتوی فرما دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی مستحب یا سنت پر عمل کرنے سے فتنہ وفساد پھیل جانے کا یا اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہو تو وہاں مصلحتاً اس سنت کو ترک کر دینا چاہئے لیکن اس کا فیصلہ بھی کوئی واقف شریعت اور سمجھدار عالم ہی کر سکتا ہے۔ ہر شخص نہیں۔ ❷ منشاء یہ ہے کہ ہر شخص سے اس کی عقل کے مطابق بات کرنی چاہئے۔ اگر لوگوں سے ایسی بات کی جائے جو ان کی عقل سے باہر ہو تو وہ ظاہر ہے کہ وہ اس کو تسلیم نہیں کریں گے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیثیں بیان کرو جو ان کی سمجھ کے مطابق ہوں۔ ورنہ وہ کہیں ناقابل فہم باتیں سن کر ایسی حدیثوں کو جھٹلانے نہ لگیں، حالانکہ وہ حدیثیں اپنی جگہ بالکل صحیح ہوں گی۔

کردوں تا کہ وہ خوش ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا (جب تم یہ خبر (سناؤ گے) اس وقت لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے (اور عمل چھوڑ دیں گے) حضرت معاذؓ نے انتقال کے وقت یہ حدیث اس خیال سے بیان فرمادی کہ کہیں حدیث رسول ﷺ چھپانے کا ان سے آخرت میں مؤاخذہ نہ ہو۔

(۱۲۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ ذُكِرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ مَّنْ لَّقِیَ اللّٰهَ لَايُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ اَلَآ اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَآ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ يَّتَّكِلُوْا

۱۲۹۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے معتمر نے بیان کیا، انہوں نے اپنے باپ سے سنا، انہوں نے حضرت انسؓ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذؓ سے فرمایا کہ جو شخص اللہ سے اس کیفیت کے ساتھ ملاقات کرے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو وہ (یقیناً) جنت میں داخل ہوگا۔ معاذؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا اس بات کی لوگوں کو خوشخبری نہ سنادوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، مجھے خوف ہے کہ لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ ❶

باب ۹۲. اَلْحَيَآءِ فِی الْعِلْمِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْیٌ وَّلَا مُسْتَكْبِرٌ وَّقَالَتْ عَآئِشَةُ نِعْمَ النِّسَآءُ نِسَآءُ الْاَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَآءُ اَنْ يَّتَفَقَّهْنَ فِی الدِّيْنِ

۹۲۔ حصول علم میں شرمانا۔ مجاہد کہتے ہیں کہ متکبر اور شرمانے والا آدمی علم حاصل نہیں کرسکتا۔ حضرت عائشہؓ کا ارشاد ہے کہ انصار کی عورتیں اچھی عورتیں ہیں کہ شرم انہیں دین میں سمجھ پیدا کرنے سے نہیں روکتی۔

(۱۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَآءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَايَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِیْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا

۱۳۰۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی، ان سے ہشام نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے زینب بنت ام سلمہؓ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ ام سلیم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا (اس لئے پوچھتی ہوں کہ) کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل ضروری ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (ہاں) جب عورت پانی دیکھ لے (یعنی کپڑے وغیرہ پر پانی کا اثر معلوم ہو۔) تو (یہ سن کر) حضرت ام سلمہؓ نے پردہ کرلیا، یعنی اپنا چہرہ چھپالیا۔ (شرم کی وجہ سے) اور کہا یارسول اللہ ﷺ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، پھر کیوں اس کا بچہ اس کی صورت کے

❶ اصل چیز یقین واعتقاد ہے، اگر وہ درست ہوجائے تو پھر اعمال کی کوتاہیاں اور کمزوریاں اللہ تعالیٰ معاف کردیتا ہے، خواہ اس اعمال بد کی سزا بھگت کر جنت میں داخلہ ہو یا پہلے ہی مرحلے میں اللہ تعالیٰ کی بخشش شامل حال ہوجائے۔

مشابہ ہوتا ہے۔ ❶

(۱۳۱) حَدَّثَنَا اِسۡمٰعِيۡلُ قَالَ حَدَّثَنِيۡ مَالِکٌ عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ دِيۡنَارٍ عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ لَايَسۡقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الۡمُسۡلِمِ حَدِّثُوۡنِيۡ مَاهِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيۡ شَجَرِ الۡبَادِيَةِ وَوَقَعَ فِيۡ نَفۡسِيۡ اَنَّهَا النَّخۡلَةُ قَالَ عَبۡدُاللّٰهِ فَاسۡتَحۡيَيۡتُ قَالُوۡا يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ اَخۡبِرۡنَا بِهَا فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخۡلَةُ قَالَ عَبۡدُاللّٰهِ فَحَدَّثۡتُ اَبِيۡ بِمَا وَقَعَ فِيۡ نَفۡسِيۡ فَقَالَ لَاَنۡ تَكُوۡنَ قُلۡتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنۡ اَنۡ تَكُوۡنَ لِيۡ كَذَا وَكَذَا

۱۳۱۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے ملک نے عبداللہ بن دینار کے واسطے سے روایت کیا، وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت (ایسا) ہے جس کے پتے (کبھی) نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مسلمان جیسی ہے، مجھے بتلاؤ وہ کیا (درخت) ہے؟ تو لوگ جنگلی درختوں (کے خیال) میں پڑ گئے اور میرے جی میں آیا کہ وہ کھجور (کا پیڑ) ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ پھر مجھے شرم آ گئی۔ تب لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ ہی (خود) اس کے بارے میں بتلایئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کھجور ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے جی میں وہ بات تھی، جو میں نے اپنے والد (حضرت عمرؓ) کو بتلائی وہ کہنے لگے کہ تو (اس وقت) کہہ دیتا تو میرے لئے ایسے ایسے قیمتی سرمایہ سے زیادہ محبوب تھا۔ ❷

باب۹۳. مَنِ اسۡتَحۡيٰى فَاَمَرَ غَيۡرَهٗ بِالسُّؤَالِ

۹۳۔ جو شخص شرمائے، وہ دوسروں کو سوال کرنے کے لئے کہہ دے۔

(۱۳۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبۡدُاللّٰهِ ابۡنُ دَاوٗدَ عَنِ الۡاَعۡمَشِ عَنۡ مُنۡذِرِ ۣالثَّوۡرِيِّ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ الۡحَنَفِيَّةِ عَنۡ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ كُنۡتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَاَمَرۡتُ الۡمِقۡدَادَ اَنۡ يَّسۡاَلَ النَّبِيَّ صَلّٰى

۱۳۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن داؤد نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے منذر الثوری سے نقل کیا، انہوں نے محمد بن الحنفیہ سے نقل کیا۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایسا شخص تھا جسے جریان مذی کی شکایت تھی، تو میں نے مقداد کو

---

❶ ضرورت کے وقت دینی مسائل دریافت کرنے میں کوئی شرم نہیں کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ بے جا شرم سے نہ آدمی کو خود کوئی فائدہ پہنچتا ہے نہ دوسروں کو۔ زندگی کے جتنے بھی پہلو ہیں وہ خلوت کے ہوں یا جلوت کے، تنہائی کے ہوں یا مجلسی، اور اجتماعی ہوں یا انفرادی، ان سب کے لئے خدا نے کچھ حدود اور ضابطے مقرر کئے ہیں۔ اگر آدمی ان سے ناواقف رہ جائے تو پھر وہ قدم قدم پر ٹھوکریں کھائے گا اور پریشان ہوگا۔ اس لئے ان تمام ضابطوں اور قاعدوں سے واقفیت ضروری ہے۔ جن سے کسی نہ کسی وقت واسطہ پڑتا ہے۔ انصار کی عورتیں ان مسائل کے دریافت کرنے میں کسی قسم کی روایتی شرم سے کام نہیں لیتی تھیں جن کا تعلق صرف عورتوں سے ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ اگر وہ رسول اللہ ﷺ سے ان مسائل کو وضاحت کے ساتھ دریافت نہ کریں تو آج مسلمان عورتوں کو اپنی زندگی کے اس گوشے کے لئے کوئی رہنمائی کہیں سے نہ ملتی جو عام طور پر دوسروں سے پوشیدہ رہتا ہے۔ اسی طرح مذکورہ حدیث میں حضرت ام سلیمؓ نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ پہلے اللہ تعالیٰ کی صفت خاص بیان فرمائی کہ وہ حق بات کے بیان میں نہیں شرماتا، پھر وہ مسئلہ دریافت کیا جو بظاہر شرم سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر مسئلہ ہونے کی حیثیت اپنی جگہ دریافت طلب تھی اور اگر اس کے دریافت کرنے میں وہ عورتوں جیسی شرم سے کام لیتیں تو اس مسئلہ میں نہ صرف یہ کہ وہ خود دینی حکم سے محروم رہ جاتیں بلکہ دوسری تمام مسلمان عورتیں ناواقف رہتیں۔ اس لحاظ سے پوری امت پر سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کا بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ذاتی زندگی سے متعلق بھی وہ باتیں کھول کر بیان فرما دیں جنہیں عام طور پر لوگ بے جا شرم کے سہارے بیان نہیں کرتے اور دوسری طرف صحابی عورتوں کی یہ امت ممنون ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے سب سوالات دریافت کر ڈالے جن کی ہر عورت کو ضرورت پیش آتی ہے اور جنہیں بسا اوقات خاوند سے بھی دریافت کرتے ہوئے شرماتی ہے۔ ❷ اس سے قبل دوسرے عنوان کے تحت یہ حدیث آ چکی ہے، یہاں اس لئے بیان کی ہے کہ اس میں شرم کا ذکر ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے شرم سے کام لیا۔ اگر وہ شرم نہ کرتے تو جواب دینے کی فضیلت انہیں حاصل ہو جاتی، جس کی طرف حضرت عمرؓ نے اشارہ فرمایا کہ اگر تم بتلا دیتے تو میرے لئے بہت بڑی بات ہوتی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس موقع پر شرم سے کام نہ لینا چاہئے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ

حکم دیا کہ وہ (اس کے بارے میں) رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں تو انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس مرض میں وضو (فرض ہوتا) ہے۔ ❶

باب ۹۴. ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

۹۴۔ مسجد میں علمی مذاکرہ اور فتویٰ دینا۔

(۱۳۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَّوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ تَاْمُرُنَآ اَنْ نُّهِلَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمْ اَفْقَهْ هٰذِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے لیث بن سعد نے، ان سے نافع مولی عبداللہ بن عمر بن الخطاب نے، انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کیا کہ (ایک مرتبہ) ایک آدمی نے مسجد میں کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ ہمیں کس جگہ سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور اہل شام جحفہ سے اور نجد والے قرن سے، ابن عمرؓ نے فرمایا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یمن والے یلملم سے باندھیں اور ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ مجھے یہ (آخری جملہ) رسول اللہ ﷺ سے یاد نہیں۔ ❷

باب ۹۵. مَنْ اَجَابَ السَّآئِلَ بِاَكْثَرَ مِمَّا سَاَلَهُ

۹۵۔ سائل کو اس کے سوال سے زیادہ جواب دینا۔

(۱۳۴) حَدَّثَنَآ اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ مَايَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَايَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَاالْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَاالْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ اَوِ الزَّعْفَرَانُ فَاِنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ

۱۳۴۔ ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ذئب نے نافع کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ احرام باندھنے والے کو کیا پہننا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہ قمیض پہنے نہ صافہ باندھے اور نہ پاجامہ اور نہ کوئی سرپوش اوڑھے۔ اور نہ کوئی زعفران اور ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہنے اور اگر جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انہیں (اس طرح) کاٹ دے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔ ❸

---

❶ حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے رشتہ دامادی کی بناء پر اس مسئلے کے بارے میں شرم محسوس کی مگر چونکہ مسئلہ معلوم کرنا ضروری تھا تو دوسرے صحابی کے ذریعے دریافت کرایا۔ اس طرح فطری شرم کا لحاظ کرنے کے ساتھ ساتھ دینی حکم معلوم کر لیا، اصل مقصد تو احکام دین سے واقفیت ہے، وہ جس صورت سے بھی ہو۔

❷ مسجد میں سوال کیا گیا اور مسجد میں رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا۔

❸ ورس ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہوتی ہے۔ حج کا احرام باندھنے کے بعد اس کا استعمال جائز نہیں۔ سائل نے صرف مختصر سا سوال کیا تھا مگر رسول اللہ ﷺ نے تفصیل کے ساتھ اس کو جواب دیا تا کہ جواب نامکمل نہ رہ جائے۔

كتاب الوضوء

باب ۹۶. مَاجَآءَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ. قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فَرْضَ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَّرَّةً وَّتَوَضَّأَ اَيْضًا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا وَّلَمْ يَزِدْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَكَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْاِسْرَافَ فِيْهِ اَنْ يُّجَاوِزُوْا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۹۷. لَايُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

(۱۳۵) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضَرَ مَوْتَ مَاالْحَدَثُ يَااَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ فُسَآءٌ اَوْضُرَاطٌ.

باب ۹۸. فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْغُرِّ الْمُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ

وضو کا بیان

۹۶۔اس آیت کے بیان میں کہ "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو اپنے چہروں کو دھولو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سروں کا اور اپنے پاؤں دھوؤ ٹخنوں تک۔ بخاری کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیان فرمادیا کہ وضو میں (اعضاء کا دھونا) ایک ایک مرتبہ فرض ہے اور رسول اللہ ﷺ نے (اعضاء) کو دو۲ دو۲ بار (دھوکر بھی) وضو کیا ہے اور تین تین دفعہ بھی، ہاں تین مرتبہ سے زیادہ نہیں کیا اور علماء نے وضو میں اسراف (پانی حد سے زیادہ استعمال کرنے) کو مکروہ کہا ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے فعل سے بھی بڑھ جائیں۔

۹۷۔نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں ہوتی۔

۱۳۵۔ہم سے اسحٰق بن ابراہیم الحنظلی نے بیان کیا، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے ہشام بن منبہ کے واسطے سے بتلایا کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بے وضو ہو جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ جب تک (دوبارہ) وضو نہ کرے۔ حضر موت کے ایک شخص نے پوچھا کہ بے وضو ہونا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ (پاخانہ کے مقام سے نکلنے والی آواز والی بے آواز والی ہوا۔ ❶

۹۸۔وضو کی فضیلت (اور ان لوگوں کی فضیلت) جو وضو کے نشانات سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے (قیامت کے دن)

---

❶ نماز جس چیز کا نام ہے وہ درحقیقت اللہ اور بندے کے درمیان اظہار تعلق ہے اس تعلق کے لئے جس یکسوئی اور فراغت قلب کی ضرورت ہے وہ بغیر اس کے پیدا نہیں ہو سکتی کہ آدمی اپنے نفس کے ساتھ جسم کو بھی نجاستوں سے پاک کرے۔ ایک نجاست تو وہ ہے جو ظاہری طور پر بدن سے تعلق رکھتی ہے اور نظر آتی ہے مگر ایک نجاست وہ ہے جو نظر نہیں آتی صرف محسوس ہوتی ہے۔ اسی لئے دونوں قسم کی گندگیوں سے پاک ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حدیث میں جس چیز سے وضو ٹوٹ جانے کی خبر دی گئی ہے وہ ایسی چیز ہے کہ جو آنکھ سے دکھائی نہیں دیتی۔ مگر آدمی اس کو محسوس کرتا ہے اس لئے ایسی چیز کو وضو ٹوٹنے کا سبب قرار دیا گیا ہے جو درحقیقت آدمی کے اندر یہ احساس پیدا کردے کہ وہ خدا کا بندہ ہے اور اس کا کوئی فعل خدا کی نگاہ سے چھپا ہوا نہیں۔ ہوا خارج ہونے کا عام طور پر دوسروں کو پتہ نہیں چلتا اس لئے اگر کوئی ظاہری علامت وضو کے ٹوٹنے کی مقرر کی جاتی تو یہ تو ہوتا کہ جب وہ علامت سامنے آتی نئے وضو کے لئے آدمی تیاری کرتا۔ مگر ہو سکتا تھا کہ اس طرح صرف دوسروں کو دکھانے اور دھوکہ دینے کے لئے وضو کر لیا جاتا اور نمائش یا دکھاوے کے طور پر نماز بھی ادا کر لی جاتی مگر اب ایک ایسی چیز نقض وضو کا سبب مقرر کی گئی ہے جس کا تعلق آدمی کے اپنے ضمیر اور احساس سے ہے، اب اس کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وضو صرف دکھاوے ہی کے لئے کرے، اب تو یہ سمجھ کر وضو کرے گا کہ اسے اللہ کے سامنے پاک وصاف ہو کر حاضر ہونا ہے۔ اس لئے وضو ٹوٹنے کے بعد مجھے از سر نو وضو کرنا چاہئے۔ یہ وہ حکیمانہ اصول ہے اور جو صرف خداوند قدوس ہی کی طرف سے عطا ہو سکتا ہے۔

فساء، اس ہوا کو کہتے ہیں جو ہلکی آواز سے آدمی کے مقعد سے نکلتی ہے اور ضراط وہ ہوا ہے جس میں آواز ہو۔

(۱۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيْتُ مَعَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّا فَقَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِىْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَه‘ فَلْيَفْعَلْ

۱۳۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، ان سے لیث نے خالد کے واسطے سے نقل کیا، وہ سعید بن ابی ہلال سے روایت کرتے ہیں، وہ نعیم المجمر سے، وہ کہتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) ابو ہریرہؓ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا تو انہوں نے وضو کیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے کہ میری امت کے لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں بلائے جائیں گی تو تم میں سے جو کوئی اپنی چمک بڑھانا چاہتا ہے تو وہ بڑھالے۔ ❶ (یعنی وضو اچھی طرح کرے)

باب ۹۹. لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ

۹۹۔ جب تک بے وضو ہونے کا یقین نہ ہو، محض شک کی بناء پر نیا وضو کرنا ضروری نہیں۔

(۱۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّه‘ شَكَآ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِىْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّه‘ يَجِدُ الشَّىْءَ فِى الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلُ اَوْلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْيَجِدَ رِيْحًا

۱۳۷۔ ہم سے علی (بن) سفیان نے بیان کیا، ان سے زہری نے سعدی ابن المسیب کے واسطے سے نقل کیا، وہ عباد بن تمیم سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے چچا (عبداللہ بن زید) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ ایک شخص ہے جسے یہ خیال ہوتا ہے کہ نماز میں کوئی چیز (یعنی ہوا نکلتی) محسوس ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نہ پھرے یا نہ مڑے۔ جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔ ❷

باب ۱۰۰. اَلتَّخْفِيْفِ فِى الْوُضُوْءِ

۱۰۰۔ معمولی طور پر وضو کرنا۔

(۱۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِىْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ صَلّٰى وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهٖ سُفْيَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِىْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَ فِىْ بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءً ا خَفِيْفًا يُخَفِّفُه‘ عَمْرٌو وَّيُقَلِّلُه‘ وَقَامَ يُصَلِّىْ فَتَوَضَّاْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّاَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيٰنُ عَنْ

۱۳۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے عمرو کے واسطے سے بیان کیا، انہیں کریب نے ابن عباسؓ سے خبر دی کہ نبی ﷺ سوئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور کبھی (راوی نے یوں) کہا کہ آپ لیٹ گئے پھر خراٹے لینے لگے، پھر کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد نماز پڑھی۔ پھر سفیان نے ہم سے دوسری مرتبہ حدیث بیان کی کہ عمرو سے، انہوں نے کریب سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) میں نے اپنی خالہ (ام المؤمنین) حضرت میمونہ کے گھر رات گزاری تو (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھے۔ جب تھوڑی رات رہ گئی تو آپ نے اٹھ کر ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے معمولی طور پر وضو کیا، عمرو اس کا ہلکا پنا اور معمولی ہونا بیان کرتے تھے۔ اور آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے

---

❶ جو اعضاء وضو میں دھوئے جاتے ہیں امت میں وہ سفید اور روشن ہوں گے ان ہی کو غرا محجلین کہا گیا۔ ❷ اگر نماز پڑھتے ہوئے ریح خارج ہونے کا شک ہو تو محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ جب تک ہوا خارج ہونے کی آواز یا اس کی بد بو محسوس نہ کرے۔

شماله فحوّلني فجعلني عن يمينه ثمّ صلّى ماشآء الله ثمّ اضطجع فنام حتّى نفخ ثمّ اتاه المنادي فاذنه بالصّلوة فقام معه الى الصّلوة فصلّى ولم يتوضّأ قلنا لعمرو انّ ناسا يقولون انّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم تنام عينه ولا ينام قلبه قال عمرو سمعت عبيد بن عمير يقول رؤيا الانبيآء وحيٌ ثمّ قرأ انّي ارى في المنام انّي اذبحك.

تو میں نے بھی اس طرح وضو کیا جس طرح آپ نے کیا تھا۔ پھر آ کر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہوگیا اور کبھی سفیان نے عن یسارہ کی بجائے عن شمالہ کا لفظ کہا (مطلب دونوں کا ایک ہے) پھر آپ نے مجھے پھیر لیا اور اپنی داہنی جانب کرلیا پھر نماز پڑھی جتنی اللہ کا حکم تھا۔ پھر لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ خراٹوں کی آواز آنے لگی۔ پھر آپ کی خدمت میں مؤذن حاضر ہوا اور اس نے آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ اس کے ساتھ نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ❶ (سفیان کہتے ہیں کہ) ہم نے عمرو سے کہا، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں، دل نہیں سوتا تھا، عمرو نے کہا میں نے عبید بن عمیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں پھر (قرآن کی یہ آیت) پڑھی "میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کررہا ہوں۔" (حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب)

باب ۱۰۱. اسباغ الوضوء وقد قال ابن عمر اسباغ الوضوء الانقآء

۱۰۱۔ اچھی طرح وضو کرنا۔ ابن عمرؓ کا قول ہے کہ وضو کا پورا کرنا (اعضاء کا) صاف کرنا ہے۔

(۱۳۹) حدّثنا عبدالله بن مسلمة عن مالك عن موسى بن عقبة عن كريب مولى ابن عبّاس عن اسامة ابن زيد انّه سمعه يقول دفع رسول الله صلّى الله عليه وسلّم من عرفة حتّى اذا كان بالشّعب نزل فبال ثمّ توضّأ ولم يسبغ الوضوء فقلت الصّلوة يارسول الله قال الصّلوة امامك فركب فلمّا جآء المزدلفة نزل فتوضّأ فاسبغ الوضوء ثمّ اقيمت الصّلوة فصلّى المغرب ثمّ اناخ كلّ انسان بعيره في منزله ثمّ اقيمت العشآء فصلّى ولم يصلّ بينهما

۱۳۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے مالک نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے کریب مولی ابن عباس سے نقل کیا، انہوں نے اسامہ بن زید سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے چلے، جب گھاٹی میں پہنچے تو اتر گئے آپ نے (پہلے) پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو نہیں کیا۔ تب میں نے کہا یا رسول اللہ! نماز کا وقت (آ گیا) آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ چل کر پڑھیں گے) تو جب مزدلفہ میں پہنچے تو آپ نے خوب اچھی طرح وضو کیا۔ پھر جماعت کھڑی کی گئی۔ آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنی جگہ بٹھلایا پھر عشاء کی جماعت کھڑی کی گئی اور آپ نے نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔ ❷

باب ۱۰۲. غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة

۱۰۲۔ چہرے کا صرف ایک چلو (پانی سے دھونا۔

---

❶ رسول اللہ ﷺ نے رات کو جو وضو فرمایا تو یا تو تین مرتبہ ہر عضو کو نہیں دھویا، یا دھویا تو اچھی طرح ملا نہیں، بس پانی ترا دیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس طرح بھی وضو ہو جاتا ہے۔ باقی یہ بات صرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے کہ نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا، آپ کے علاوہ کسی بھی شخص کو اگر یوں غفلت کی نیند آ جائے تو اس کا وضو نہیں رہتا۔ ❷ پہلی مرتبہ آپ نے وضو صرف پاکی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا، دوسری مرتبہ نماز کے لئے کیا تو ایک مرتبہ معمولی طور پر کرلیا اور دوسری دفعہ خوب اچھی طرح کیا۔

(۱۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنَا اَبُوْسَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا ابْنُ بَلَالٍ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَوَضَّاً فَغَسَلَ وَجْهَهُ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّآءٍ فَتَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَّآءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا اَضَافَهَا اِلٰى يَدِهِ الْاُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّآءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّآءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَاسِهٖ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّآءٍ فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى حَتّٰى غَسَلَهَا ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً اُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا يَعْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

۱۴۰۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا انہیں ابوسلمہ الخزاعی منصور بن سلمہ نے خبر دی، انہیں ابن بلال یعنی سلیمان نے زید بن اسلم کے واسطے سے خبر دی، انہوں نے عطاء بن یسار سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ (ایک مرتبہ) انہوں نے (یعنی ابن عباس نے) وضو کیا تو اپنا چہرہ دھویا (اس طرح کہ پہلے) پانی کی ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی دیا۔ پھر پانی کی ایک چلو لی۔ پھر اس کو اس طرح کیا (یعنی) دوسرے ہاتھ کو ملایا۔ پھر اس سے اپنا چہرہ دھویا پھر پانی کی دوسری چلو لی اس سے اپنا داہنا ہاتھ دھویا پھر ایک اور چلو لے کر بایاں ہاتھ دھویا۔ اس کے بعد سر کا مسح کیا۔ پھر پانی کی چلو لے کر داہنے پاؤں پر ڈالی اور اسے دھویا، پھر دوسری چلو سے بایاں پاؤں دھویا۔ اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب ۱۰۳۔ اَلتَّسْمِيَةِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّعِنْدَ الْوِقَاعِ

۱۰۳۔ ہر حال میں بسم اللہ پڑھنا، یہاں تک کہ جماع کے وقت بھی۔

(۱۴۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَآ اَتٰى اَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَّمْ يَضُرُّهُ.

۱۴۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے نقل کیا وہ کریب سے، وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں وہ اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے، کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے (جس کا مطلب یہ ہے کہ) اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں، اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور شیطان کو اس چیز سے دور رکھ جو تو (اس جماع کے نتیجے میں) ہمیں عطا فرمائے (یہ دعاء پڑھنے کے بعد جماع کرنے سے) میاں بیوی کو جو اولاد ملے گی۔ اسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ❶

باب ۱۰۴۔ مَايَقُوْلُ عِنْدَ الْخَلَآءِ

۱۰۴۔ پاخانہ جانے کے وقت کیا دعا پڑھے۔

(۱۴۲) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَآءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ

۱۴۲۔ ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے عبدالعزیز بن صہیب کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے حضرت انسؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب (قضاء حاجت کے لئے) پاخانہ میں داخل ہوتے تو

❶ مرد عورت کے تعلقات کی نوعیت بظاہر کتنی ہی حیا اور شرم کی بات ہو مگر بہر حال فطرت کا ایک قاعدہ اور انسانی طبیعت کا ایک تقاضا ہے اس لئے اپنی ہر انسانی ذمہ داری کو پورا کرنے سے پہلے آدمی کو اپنی بندگی و بیچارگی اور خدا کی قدرت و برتری کا احساس ہونا چاہئے۔ اس کی آسان صورت یہی ہے کہ آدمی ہر کام کے آغاز میں اللہ کا نام لے۔ جب جماع جیسی خالص مادی اور نفسانی کام میں بسم اللہ کا حکم ہے تو پھر وضو جو عبادت ہے اس پر تو بسم اللہ کہنا زیادہ اولیٰ ہے۔

اعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

(یہ دعا) پڑھتے (جس کا مطلب یہ ہے کہ) اے اللہ! میں ناپاکی سے اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ❶

باب ۱۰۵. وَضعِ الْمَآءِ عِنْدَ الْخَلَآءِ

۱۰۵۔ پاخانہ کے قریب پانی رکھنا

(۱۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ ثَنَا وَرْقَآءُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَآءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءً ا قَالَ مَنْ وَّضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ

۱۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا ان سے ہاشم بن القاسم نے ان سے ورقاء نے عبید اللہ بن یزید کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پاخانہ میں تشریف لے گئے۔ میں نے (پاخانے کے قریب) آپ کے لئے وضو کا پانی رکھ دیا (باہر نکل کر) آپ نے پوچھا یہ کس نے رکھا ہے؟ جب آپ کو بتلایا گیا (کہ کس نے رکھا ہے) تو آپ نے (میرے لئے دعا کی اور) فرمایا اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

باب ۱۰۶. لَایُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ بِبَوْلٍ وَّلَا بِغَآئِطٍ اِلَّا عِنْدَ الْبِنَآءِ جِدَارٍ اَوْنَحْوِهٖ.

۱۰۶۔ پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہیں کرنا چاہیے، لیکن جب کسی عمارت یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو تو کچھ حرج نہیں۔

(۱۴۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِیِّ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَتٰی اَحَدُکُمُ الْغَآئِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ شَرِّقُوْا اَوْغَرِّبُوْا

۱۴۴۔ ہم سے آدم نے بیان کیا ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے زہری نے عطاء بن یزید اللیثی کے واسطے سے نقل کیا وہ حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پاخانے میں جائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ اس کی طرف پشت کرے (بلکہ) مشرق کی طرف منہ کر لو یا مغرب کی طرف۔ ❷

باب ۱۰۷. مَنْ تَبَرَّزَ عَلٰی لَبِنَتَيْنِ

۱۰۷۔ کوئی شخص دو اینٹوں پر بیٹھ کر قضاء حاجت کرے (تو کیا حکم ہے؟)

(۱۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَی بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ يَقُوْلُ اِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ اِذَا قَعَدْتَّ عَلٰی حَاجَتِکَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدِارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلٰی ظَهْرِ بَيْتٍ لَّنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۱۴۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہیں مالک نے یحییٰ بن سعید سے خبر دی، وہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے، وہ اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کرتے ہیں، وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ جب قضاء حاجت کے لئے بیٹھو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ بیت المقدس کی طرف (تو یہ سن کر) عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر

---

❶ آپ پاخانہ جانے کے وقت یہ دعا پڑھتے اور دوسری حدیثوں میں اوروں کو بھی یہی دعا پڑھنے کا آپ نے حکم دیا ہے۔ ❷ یہ حکم مدینہ والوں کے لئے مخصوص ہے کیونکہ مدینہ مکہ سے جانب شمال میں واقع ہے اس لئے آپ نے قضاء حاجت کے وقت پچھم یا پورب کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا۔ یہ بیت اللہ کا ادب ہے۔ امام بخاری نے حدیث کے عنوان سے ثابت کرنا چاہا ہے کہ اگر کوئی آڑ سامنے ہو تو قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر سکتا ہے لیکن جمہور کا مسلک یہ ہے کہ آڑ ہو یا نہ ہو، پیشاب پاخانے کے وقت قبلے کی طرف منہ کرنے یا پشت کرنے کی ممانعت ہے۔ جیسا کہ مختلف احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلىٰ لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهٖ وَقَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلىٰ اَوْرَاكِهِمْ فَقُلْتُ لَآ اَدْرِيْ وَاللّٰهِ قَالَ مَالِكٌ يَعْنِي الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْاَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْاَرْضِ

قضاء حاجت کے لئے بیٹھے ہیں، پھر ابن عمرؓ نے (واسع سے) کہا کہ شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنے گھٹنوں پر (سر رکھ کر) نماز پڑھتے ہیں، تب میں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نہیں جانتا (کہ آپ کا کیا مطلب ہے) امام مالکؒ نے کہا کہ گھٹنوں پر نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو اس طرح نماز پڑھتے ہیں کہ زمین سے اونچے نہیں اٹھتے، سجدہ (اس طرح) کرتے ہیں کہ زمین سے ملے رہتے ہیں۔ ❶

باب ۱۰۸ . خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَى الْبَرَازِ

۱۰۸۔ عورتوں کا قضائے حاجت کے لئے باہر نکلنا

(۱۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهِيَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَآءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ عِشَآءً وَّكَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَاسَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰٓى اَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ

۱۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، ان سے لیث نے، ان سے عقیل نے ابن شہاب کے واسطے سے نقل کیا، وہ عروہ سے، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیویاں رات میں مناصع کی طرف قضاء حاجت کے لئے جاتیں اور مناصع ایک کھلا میدان ہے اور حضرت عمر رسول اللہ ﷺ سے کہا کرتے تھے کہ اپنی بیویوں کو پردہ کرایئے مگر رسول اللہ ﷺ نے اس پر عمل نہیں کیا تو ایک روز رات کو عشاء کے وقت حضرت سودہؓ بنت زمعہ رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ جو دراز قد عورت تھیں، (باہر) گئیں۔ حضرت عمرؓ نے انہیں آواز دی (اور کہا) ہم نے تمہیں پہچان لیا اور ان کو خواہش یہ تھی کہ پردہ (کا حکم) نازل ہو جائے۔ چنانچہ (اس کے بعد) اللہ نے پردہ (کا حکم) نازل فرما دیا۔

(۱۴۷) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ فِيْ حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ

۱۴۷۔ ہم سے زکریا نے بیان کیا ان سے ابواسامہ نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ اپنے باپ سے۔ وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے (اپنی بیویوں سے) فرمایا کہ تمہیں قضاء حاجت کے لئے باہر نکلنے کی اجازت ہے ہشام کہتے ہیں کہ حاجت سے مراد پاخانے کے لئے (باہر) جانا ہے۔

باب ۱۰۹ . التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوْتِ

۱۰۹۔ گھروں میں قضاء حاجت کرنا۔

(۱۴۸) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى

۱۴۸۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے بیان کیا، ان سے انس بن عیاض نے عبداللہ بن عمر کے واسطے سے بیان کیا، وہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے

---

❶ عبداللہ بن عمرؓ اپنی کسی ضرورت سے کوٹھے پر چڑھے اور اتفاقیہ ان کی نگاہ رسول اللہ ﷺ پر پڑ گئی، ابن عمرؓ کے اس قول کا منشاء کہ لوگ اپنی گھٹنوں پر نماز پڑھتے ہیں، یہ ہے کہ قبلہ کی طرف شرم گاہ کا رخ اس حال میں منع ہے کہ جب آدمی رفع حاجت وغیرہ کے لئے برہنہ ہو، لباس پہن کر پھر یہ تکلف کرنا کہ کسی طرح قبلہ کی طرف سامنا یا پشت نہ ہو، یہ نرا تکلف ہے جیسا کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ سجدہ اس طرح کرتے کہ اپنا پیٹ رانوں سے بالکل ملا لیتے تا کہ شرم گاہ کا رخ قبلہ کی جانب نہ ہو۔

بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَّاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَه' مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ

نقل کرتے ہیں، وہ واسع بن حبان سے، وہ عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن میں اپنی بہن اور رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ) حفصہؓ کے مکان کی چھت پر اپنی کسی ضرورت سے چڑھا تو مجھے رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ اور شام کی طرف پشت کئے ہوئے نظر آئے۔

(۱۴۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ قَالَ نَايَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى ابْنِ حَبَّانَ اَنَّ عَمَّه' وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ اَخْبَرَه' اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَه' قَالَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

۱۴۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے یزید بن ہارون نے انہیں یحییٰ نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے خبر دی، انہیں ان کے چچا واسع بن حبان نے بتلایا انہیں عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو مجھے رسول اللہ ﷺ دو اینٹوں پر (قضاء حاجت کے وقت) بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے نظر آئے۔ ❶

باب ۱۱۰. اَلْاِسْتِنْجَآءِ بِالْمَآءِ

۱۱۰۔ پانی سے طہارت کرنا

(۱۵۰) حَدَّثَنَآ اَبُوالْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ مُعَاذٍ وَّاِسْمُه' عَطَآءُ ابْنُ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ اَجِيْءُ اَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا اِدَاوَةٌ مِّنْ مَّآءٍ يَعْنِيْ يَسْتَنْجِيْ بِهٖ

۱۵۰۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے ابو معاذ سے جن کا نام عطا بن ابی میمونہ تھا، نقل کیا، انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لئے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا اپنے ساتھ پانی کا ایک برتن لے آتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اس پانی سے رسول اللہ ﷺ طہارت کیا کرتے تھے۔ ❷

باب ۱۱۱. مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَآءُ لِطُهُوْرِهٖ وَقَالَ اَبُوالدَّرْدَآءِ اَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُوْرِ وَالْوِسَادَةِ

۱۱۱۔ کسی شخص کے ہمراہ اس کی طہارت کے لئے پانی لے جانا حضرت ابوالدرداء نے فرمایا کہ کیا تم میں جوتوں والے، پاک پانی والے، اور تکیہ والے نہیں ہیں۔ ❸

(۱۵۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ تَبِعْتُه' اَنَا وَغُلَامٌ مِّنَّا مَعَنَا اِدَاوَةٌ مِّنْ مَّآءٍ

۱۵۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیا کیا۔ وہ عطاء بن ابی میمونہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے انس سے سنا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ قضاء حاجت کے لئے نکلتے۔ میں اور ایک لڑکا دونوں آپ کے پیچھے جاتے تھے اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک برتن ہوتا تھا۔

---

❶ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کبھی اپنے گھر کی چھت اور کبھی حضرت حفصہ کے گھر کی چھت کا ذکر کیا، تو حقیقت یہ ہے کہ گھر تو حضرت حفصہؓ ہی کا تھا مگر حضرت حفصہؓ کے انتقال کے بعد ورثہ میں ان ہی کے پاس آ گیا تھا۔ اس باب کی احادیث کا منشاء یہ ہے کہ گھروں میں پاخانہ بنانے کی اجازت ہے۔ ❷ مٹی سے بھی پیشاب پاخانے کی گندگی صاف ہو جاتی ہے مگر مکمل صفائی اور پوری طہارت پانی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے پہلے مٹی سے صفائی کا حکم ہے۔ پھر پانی سے۔ ❸ یہ اشارہ عبداللہ بن مسعود کی طرف ہے جو رسول اللہ ﷺ کی جوتیاں، تکیہ اور وضو کا پانی لئے رہتے تھے اسی مناسبت سے آپ کا یہ خطاب پڑ گیا۔

باب ۱۱۲ . حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَآءِ فِي الْاِسْتِنْجَآءِ

(۱۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ مَيْمُوْنَةَ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَآءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِنْ مَّآءٍ وَّعَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَآءِ تَابَعَهُ النَّضْرُ وَشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ الْعَنَزَةُ عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ

۱۱۲۔ استنجاء کے لئے پانی کے ساتھ نیزہ (بھی) لے جانا۔

۱۵۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، ان سے محمد بن جعفر نے، ان سے شعبہ نے عطاء بن ابی میمونہ کے واسطے سے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ پاخانے میں جاتے تھے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ لے کر چلتے تھے۔ پانی سے آپ طہارت کرتے تھے (دوسری سند سے) نضر اور شاذان نے اس حدیث کی شعبہ سے متابعت کی ہے۔ عنزہ لاٹھی کو کہتے ہیں جس پر پھلا لگا ہوا ہو۔ ❶

باب ۱۱۳ . النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَآءِ بِالْيَمِيْنِ

(۱۵۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَآئِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَآءِ وَاِذَآ اَتَى الْخَلَآءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ

۱۱۳۔ داہنے ہاتھ سے طہارت کرنے کی ممانعت

۱۵۳۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا، ان سے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن کثیر کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عبداللہ بن قتادہ سے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانہ میں جائے، اپنی شرم گاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔

باب ۱۱۴ . لَا يُمْسِكُ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ اِذَا بَالَ

(۱۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَاْخُذَنَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَسْتَنْجِيْ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَآءِ

۱۱۴۔ پیشاب کے وقت اپنے عضو کو اپنے داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے۔

۱۵۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے اوزاعی نے یحییٰ بن کثیر کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عبداللہ بن ابی قتادہ کے واسطے سے بیان کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا عضو اپنے داہنے ہاتھ میں نہ پکڑے نہ داہنے ہاتھ سے طہارت کرے، نہ (پانی پیتے وقت) برتن میں سانس لے۔ ❷

باب ۱۱۵ . اَلْاِسْتِنْجَآءِ بِالْحِجَارَةِ

(۱۵۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُوبْنُ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو الْمَكِّيُّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۱۵۔ پتھروں سے استنجاء کرنا

۱۵۵۔ ہم سے احمد بن محمد المکی نے بیان کیا ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو المکی نے اپنے دادا کے واسطے سے بیان کیا وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) رفع حاجت کے

---

❶ نیزہ ساتھ میں اس لئے رکھتے کہ موذی جانوروں سے حفاظت کے لئے اگر کبھی ضرورت پڑے تو اس سے کام لیا جائے یا استنجے کے لئے زمین سے ڈھیلے توڑنے کے لئے اس کو کام میں لایا جائے۔ ❷ داہنے ہاتھ کو کھانے پینے کے کاموں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے اور گندے کاموں کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرنے کا حکم ہے۔ اسی طرح جس برتن میں پانی پیئے اس میں پانی پیتے وقت سانس لینے کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ اس صورت میں پانی کے حلق کے اندر اٹک جانے یا ناک میں چڑھ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ وَكَانَ لَايَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ ابْغِنِیْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا اَوْنَحْوَه' وَلَا تَاتِنِیْ بِعَظْمٍ وَّلَارَوْثٍ فَاَتَيْتُه' بِاَحْجَارٍ بِطَرْفِ ثِيَابِیْ فَوَضَعْتُهَآ اِلٰی جَنْبِهٖ وَاَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضٰی اَتْبَعَه' بِهِنَّ

لئے تشریف لے چلے، آپ کی عادت تھی کہ آپ (چلتے وقت) ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے قریب پہنچ گیا (مجھے دیکھ کر) آپ نے فرمایا کہ میرے لئے پتھر ڈھونڈ دو تا کہ میں اس سے پاکی حاصل کروں یا اسی جیسا کوئی لفظ فرمایا اور کہا کہ ہڈی اور گوبر نہ لانا، چنانچہ میں اپنے دامن میں پتھر (بھر کر) آپ کے پاس لے گیا اور آپ کے پہلو میں رکھ دیئے اور آپ کے پاس سے ہٹ گیا جب آپ (قضاء حاجت سے) فارغ ہوئے تو آپ نے ان پتھروں سے استنجاء کیا۔ ❶

باب ۱۱۶. لا يَسْتَنْجِیْ بِرَوْثٍ

۱۱۶۔ گوبر سے استنجاء نہ کرے۔

(۱۵۶) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ لَيْسَ اَبُوْعُبَيْدَةَ ذَكَرَه' وَلٰكِنْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّه' سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ يَقُوْلُ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَآئِطَ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِيَهٗ بِثَلاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُّ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُه' بِهَا فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَی الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا رِكْسٌ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ

۱۵۶۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے زہیر نے ابو اسحاق کے واسطے سے نقل کیا، ابواسحاق کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابوعبیدہ نے ذکر نہیں کیا، لیکن عبدالرحمٰن بن الاسود نے اپنے باپ سے ذکر کیا ہے انہوں نے عبداللہ (ابن مسعود) سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ، رفع حاجت کے لئے گئے تو آپ نے مجھے فرمایا کہ میں تین پتھر تلاش کر کے لاؤں، مجھے دو پتھر ملے، تیسرا ڈھونڈا مگر مل نہیں سکا تو میں نے خشک گوبر اٹھا لیا اس کو لے کر آپ کے پاس گیا آپ نے پتھر (تو) لے لئے مگر گوبر پھینک دیا اور فرمایا یہ ناپاک شے ہے (اور یہ حدیث) ابراہیم بن یوسف نے اپنے باپ سے بیان کی انہوں نے ابو اسحاق سے سنا، ان سے عبدالرحمٰن نے بیان کی۔

باب ۱۱۷. الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

۱۱۷۔ وضو میں ہر عضو کو ایک ایک بار دھونا

(۱۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً

۱۵۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے زید بن اسلم کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عطاء بن یسار سے، وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو میں اعضا کو ایک ایک مرتبہ دھویا۔ ❷

باب ۱۱۸. الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

۱۱۸۔ وضو میں ہر عضو کو دو۲ دو۲ بار دھونا۔

(۱۵۸) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰی قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلّٰی

۱۵۸۔ ہم سے حسین بن عیسیٰ نے بیان کیا، ان سے یونس بن محمد نے، انہیں فلیح بن سلیمان نے عبداللہ بن بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے واسطے سے خبر دی۔ وہ عباد بن تمیم سے نقل کرتے ہیں۔ وہ عبداللہ بن زید کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وضو میں اعضاء کو دو۲ دو۲ بار دھویا۔ ❸

---

❶ ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنا جائز نہیں، کچے ڈھیلے نہ ملیں تو پتھر استعمال کر سکتے ہیں۔ ❷ یہ بیان جواز ہے یعنی اگر ایک ایک بار اعضاء کو دھولیا جائے تو وضو پورا ہو جاتا ہے اگرچہ سنت پر عمل کرنے کا ثواب نہیں ہوا جو تین تین دفعہ دھونے سے ہوتا ہے۔ ❸ دو دو بار دھونے سے بھی وضو ہو جاتا ہے اگرچہ سنت ادا نہیں ہوئی۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

باب ۱۱۹ . اَلْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا

(۱۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَه' اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَه' اَنَّه' رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِاِنَآءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَه' فِي الْاِنَآءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَه' ثَلٰثًا وَّيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْءِ يْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَايُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَه' غُفِرَلَه' مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ . وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلٰكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ عُثْمَانُ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَّوْ لَا اٰيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَتَوَضَّاُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَ ه' وَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَ لَه' مَابَيْنَه' وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا قَالَ عُرْوَةُ الْاٰيَةُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ الخ

۱۱۹۔ وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔

۱۵۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ الاویسی نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں انہیں عطاء بن یزید نے خبر دی کہ انہیں حمران عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا ہے کہ انہوں نے (حمران سے) پانی کا برتن مانگا (اور لے کر) پہلے اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر انہیں دھویا، اس کے بعد اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور (پانی لے کر) کلی کی اور ناک صاف کی۔ پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر ٹخنوں تک تین مرتبہ پاؤں دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے پھر دو رکعت پڑھے جس میں اپنے آپ سے کوئی بات نہ کرے (یعنی خشوع وخضوع سے نماز پڑھے) تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور روایت کی عبدالعزیز نے ابراہیم سے، انہوں نے صالح بن کیسان سے، انہوں نے ابن شہاب سے، لیکن عروہ حمران سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان نے وضو کیا تو فرمایا، کیا میں تم سے ایک حدیث بیان کروں؟ اگر (اس سلسلہ میں) آیت (نازل) نہ ہوتی تو میں حدیث تم کو سناتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جب بھی کوئی شخص اچھی طرح وضوء کرتا ہے اور (خلوص کے ساتھ) نماز پڑھتا ہے تو اس کے ایک نماز سے دوسری نماز کے پڑھنے تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ عروہ کہتے ہیں وہ آیت یہ ہے (جس کا مطلب یہ ہے کہ) جو لوگ اللہ کی اس نازل کی ہوئی ہدایت کو چھپاتے ہیں جو اس نے لوگوں کے لئے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے، ان پر اللہ کی لعنت ہے اور (دوسرے) لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔ [1]

باب ۱۲۰ . اَلْاِسْتِنْثَارُ فِي الْوُضُوْءِ ذَكَرَه' عُثْمَانُ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۰۔ وضو میں ناک صاف کرنا۔ اس کو عثمان اور عبداللہ بن زید اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے۔

(۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ اَنَّه'

۱۶۰۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہوں نے یونس زہری کے واسطے سے نقل کیا، انہیں ابوادریس نے بتایا انہوں نے

[1] اعضاء وضو کا تین بار دھونا سنت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہی معمول تھا۔

سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ

ابو ہریرہؓ سے سنا، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اسے چاہئے کہ ناک صاف کرے اور جو کوئی پتھر سے (یا ڈھیلے سے) استنجا کرے اسے چاہئے کہ طاق عدد (یعنی ایک یا تین یا پانچ یا سات) ہی سے کرے۔

باب ۱۲۱. اَلْاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا.

۱۲۱۔ طاق (یعنی بے جوڑ) عدد سے استنجاء کرنا

(۱۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَآ تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِيْ اَنْفِهِ مَآءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ نَّوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهَا فِيْ وُضُوْءِهٖ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَايَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

۱۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہیں مالک نے ابوالزناد کے واسطے سے خبر دی، وہ اعرج سے، وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہئے کہ اپنی ناک میں پانی دے پھر (اسے) صاف کرے اور جو شخص پتھروں سے استنجاء کرے اسے چاہئے کہ بے جوڑ عدد (یعنی ایک یا تین یا پانچ) سے استنجاء کرے اور جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اسے دھولے، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا۔ ❶

باب ۱۲۲. غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

۱۲۲۔ دونوں پاؤں دھونا اور قدموں پر مسح نہ کرنا۔

(۱۶۲) حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِيْ سَفْرَةٍ فَاَدْرَكْنَا وَقَدْ اَرْهَقْنَا الْعَصْرَ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلٰثًا.

۱۶۲۔ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا ان سے ابوعوانہ نے، وہ ابوبشر سے وہ یوسف بن ماہک سے، وہ عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں ہم سے پیچھے رہ گئے۔ پھر (کچھ دیر بعد) آپ نے ہمیں پالیا اور عصر کا وقت آ پہنچا تھا تو ہم وضو کرنے لگے اور (اچھی طرح پاؤں دھونے کی بجائے) ہم پاؤں پر مسح کرنے لگے (یہ دیکھ کر دور سے) آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لئے آگ کا عذاب ہے۔ دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا۔ ❷

باب ۱۲۳. اَلْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوْءِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّعَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۳۔ وضو میں کلی کرنا۔ اس کو ابن عباسؓ اور عبداللہ بن زید نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے۔

(۱۶۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ رَاٰى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَآئِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ

۱۶۳۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہیں شعیبؒ نے زہری کے واسطے سے خبر دی، انہیں عطاء بن یزید نے حمران مولیٰ عثمان بن عفان کے واسطے سے خبر دی۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی (لے کر) ڈالا پھر

---

❶ اسلام جس طہارت اور پاکیزگی کا طالب ہے اس کا تقاضا ہے کہ زندگی کے ہر گوشے میں آدمی پاکیزگی اور صفائی کا اہتمام کرے۔ ❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاؤں پر مسح کرنا ٹھیک نہیں جیسا کہ شیعوں کا مسلک ہے بلکہ انہیں بھی دوسرے اعضاء کی طرح دھونا چاہئے۔

اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِي الْوَضُوْءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ نَحْوَ وُضُوْءِىْ هٰذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْءِىْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَايُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنا داہنا ہاتھ وضو کے پانی میں ڈالا۔ پھر کلی کی، پھر تین دفعہ منہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین دفعہ ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر ہر ایک پاؤں تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ میرے اس وضو جیسا وضو فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص میرے اس وضو جیسا وضو کرے اور (خلوص دل سے) دو رکعت پڑھے (جس میں اپنے دل میں باتیں نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

باب ۱۲۴. غَسْلِ الْاَعْقَابِ وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ اِذَا تَوَضَّاَ

۱۲۴۔ ایڑیوں کا دھونا۔ ابن سیرین وضو کرتے وقت انگوٹھی کے نیچے کی جگہ (بھی) دھویا کرتے تھے۔

(۱۶۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُوْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ فَاِنَّ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

۱۶۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے ذکر کیا، ان سے شعبہ نے ان سے محمد بن زیادہ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ ہمارے پاس سے گزرے اور لوگ لوٹے سے وضو کر رہے تھے آپ نے کہا اچھی طرح وضو کرو کیونکہ ابوالقاسم محمد ﷺ نے فرمایا (خشک) ایڑیوں کے لئے آگ کا عذاب ہے۔ ❶

باب ۱۲۵. غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ.

۱۲۵۔ جوتوں کے اندر پاؤں دھونا اور (محض) جوتوں پر مسح نہ کرنا۔

(۱۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ نِالْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَّمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هِيَ يَاابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَاتَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّاالْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبَغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ اِذَاكُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّاالْيَمَانِيَيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَّيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ

۱۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہیں مالک نے سعید المقبری کے واسطے سے خبر دی وہ عبید اللہ بن جریج سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن میں نے تمہیں چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا جنہیں تمہارے ساتھیوں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ کہنے لگے اے ابن جریج وہ (چار کام کیا ہیں، ابن جریج نے کہا کہ میں نے طواف کے وقت آپ کو دیکھا تم دو یمان رکنوں کے سوا کسے اور رکن کو نہیں چھوتے (دوسرے) میں نے آپ کو سبتی جوتے پہنے ہوئے دیکھا اور (تیسرے) میں نے دیکھا کہ تم زرد رنگ استعمال کرتے ہو اور (چوتھی بات) میں نے یہ دیکھی کہ جب تم مکہ میں تھے، لوگ (ذی الحجہ کا) چاند دیکھ کر لبیک پکارنے لگتے ہیں (اور) حج کا احرام باندھ لیتے ہیں اور تم آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے جواب دیا کہ (دوسرے ارکان کو تو میں یوں نہیں چھوتا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یمانی رکنوں کے علاوہ کوئی رکن چھوتے ہوئے نہیں دیکھا اور

❶ منشا یہ ہے کہ وضو کا کوئی عضو خشک نہ رہ جائے تو خواہ وہ پاؤں ہوں یا کوئی دوسرا حصہ ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے یہاں گرفت ہوگی۔

اَنْ اَلْبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ بِهَا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا وَاَمَّا الْاِهْلَالُ فَاِنِّیْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهِلُّ حَتّٰی تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُه‘

رہے سبتی جوتے، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے جوتے پہنے ہوئے دیکھا کہ جن کے چمڑے پر بال نہیں تھے اور آپ ان ہی کو پہنے ہوئے وضو فرمایا کرتے تھے، تو میں بھی انہی کو پہننا پسند کرتا ہوں، اور یہ رنگ کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زرد رنگ رنگتے ہوئے دیکھا ہے تو میں بھی اسی رنگ سے رنگنا پسند کرتا ہوں اور احرام باندھنے کا معاملہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت احرام باندھتے دیکھا جب تک آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر نہ چل پڑتی۔ ❶

باب ۱۲۶ . اَلتَّیَمُّنِ فِی الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ

۱۲۶۔ وضو اور غسل میں داہنی جانب سے ابتداء کرنا۔

(۱۶۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِیْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ ابْدَاْنَ بِمَیَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا

۱۶۶۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے اسمٰعیل نے، ان سے خالد نے حفصہ بنت سیرین کے واسطے سے نقل کیا، وہ ام عطیہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی (حضرت زینب) کو غسل دینے کے وقت فرمایا کہ غسل داہنی طرف سے دو اور اعضاء وضو سے غسل کی ابتداء کرو۔ ❷

(۱۶۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُهُ التَّیَمُّنُ فِیْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ فِیْ شَاْنِهٖ کُلِّهٖ

۱۶۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، انہیں اشعث بن سلیم نے خبر دی، ان کے باپ نے مسروق سے سنا۔ وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جوتا پہنے، کنگھی کرنے، وضو کرنے، اپنے ہر کام میں داہنی طرف سے کام کی ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔

باب ۱۲۷ . اِلْتِمَاسِ الْوُضُوْءِ اِذَا حَانَتِ الصَّلٰوةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَآءُ فَلَمْ یُوْجَدْ فَنَزَلَ التَّیَمُّمُ

۱۲۷۔ نماز کا وقت ہو جانے پر پانی کی تلاش۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (ایک سفر میں) صبح ہو گئی۔ پانی تلاش کیا۔ جب نہیں ملا، تو آیت تیمم نازل ہوئی۔

(۱۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّه‘ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ یَجِدُوْا فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۱۶۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہیں مالک نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے خبر دی۔ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ نماز کا وقت آ گیا، لوگوں نے پانی تلاش کیا۔ جب نہیں ملا تو آپ کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لئے پانی لایا گیا آپ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال دیا

❶ ابتداء میں جوتوں پر مسح کرنا جائز تھا اس کے بعد منسوخ ہو گیا، دوسری بات یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ چمڑے کے موزے پہنے ہوئے ہوتے تو موزوں پر مسح کرنے کے ساتھ جوتوں کے اوپر بھی ہاتھ پھیر لیتے، اس سے دوسرے یہ ہی سمجھتے کہ آپ نے جوتوں پر مسح کیا ہے۔ ❷ وضو اور غسل میں داہنی طرف سے کام کی ابتداء کرنا مسنون ہے۔ اس کے علاوہ اور دوسرے کاموں میں بھی مسنون ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَآءِ يَدَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّأُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّأُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ

اور لوگوں کو حکم دیا کہ اسی (برتن) سے وضو کریں حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا، آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی پھوٹ رہا تھا، یہاں تک کہ (قافلے کے) آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا یعنی سب لوگوں کے لئے یہ پانی کافی ہوگیا۔ ❶

باب ۱۲۸. اَلْمَآءُ الَّذِيْ يُغْسَلُ بِهٖ شَعْرُ الْاِنْسَانِ وَكَانَ عَطَآءٌ لَّا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا اَنْ يُّتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوْطُ وَالْحِبَالُ وَسُؤْرِ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِذَا وَلَغَ فِيْ اِنَآءٍ لَيْسَ لَهٗ وُضُوْءٌ غَيْرُهٗ يَتَوَضَّأُ بِهٖ وَقَالَ سُفْيَانُ هٰذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهٖ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا وَهٰذَا مَآءٌ وَّفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ يَتَوَضَّأُ بِهٖ وَيَتَيَمَّمُ

۱۲۸۔ وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں (پاک ہے) عطاء بن ابی رباح کے نزدیک آدمیوں کے بالوں سے رسیاں اور ڈوریاں بنانے میں کچھ حرج نہیں اور کتوں کے جھوٹے اور ان کے مسجد سے گذرنے کا بیان۔ زہری کہتے ہیں کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے اور اس کے علاوہ وضو کے لئے اور پانی نہ ہو تو اس پانی سے وضو کیا جاسکتا ہے ابوسفیان کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے سمجھ میں آتا ہے کہ جب پانی نہ پاؤ تو تیمم کرلو۔ اور کتے کا جھوٹا پانی (تو) ہے ہی (مگر) طبیعت ذرا اس سے کتراتی ہے (بہرحال) اس سے وضو کرلے اور (احتیاطاً) تیمم بھی کرلے۔ ❷

(۱۶۹) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَآ اِسْرَآئِيْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْمِنْ قِبَلِ اَهْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ عِنْدِيْ شَعْرَةٌ مِّنْهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

۱۶۹۔ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا ان سے اسرائیل نے عاصم کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کے کچھ بال (مبارک) ہیں جو ہمیں حضرت انسؓ سے پہنچے ہیں۔ یا انسؓ کے گھر والوں کی طرف سے (یہ سن کر) عبیدہ نے کہا کہ اگر میرے پاس ان بالوں میں سے ایک بال بھی ہوتو وہ میرے لئے ساری دنیا اور اس کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔

(۱۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَاْسَهٗ كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ مِنْ شَعْرِهٖ

۱۷۰۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا، انہیں سعید بن سلیمان نے خبر دی، ان سے عباد نے ابن عون کے واسطے سے بیان کیا وہ ابن سیرین سے، وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں جب سر کے بال اتروائے تو سب سے پہلے ابوطلحہ نے آپ کے بال لئے تھے۔ ❸

باب ۱۲۹. اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَآءِ

۱۲۹۔ کتا برتن میں سے کچھ پی لے (تو کیا حکم ہے)

---

❶ یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا کہ ایک پیالہ پانی سے کتنے ہی لوگوں نے وضو کرلیا۔ ❷ امام بخاری نے پچھلے ائمہ کا اختلافی مسلک نقل کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک کتے کا جھوٹا ناپاک ہے جس کی تائید میں متعدد حدیثیں موجود ہیں اور آگے آئیں گی، ایسے پانی سے ان کے نزدیک وضو نہ کرے بلکہ صرف تیمم کرے۔

❸ اس حدیث سے انسان کے بالوں کی پاکی اور طہارت بیان کرنا مقصد ہے پھر ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے تبرکات لوگوں میں تقسیم فرمائے اس لئے اگر آج بھی کسی مقام پر آپ کا موئے مبارک بعینہ موجود ہوتو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔

(۱۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِىْٓ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا

۱۷۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہیں مالک نے ابوالزناد سے خبر دی، وہ اعرج سے، وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کتا برتن میں سے (کچھ) پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھولو (تو پاک ہو جائے گا)۔

(۱۷۲) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سمِعْتُ اَبِىْ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا رَاٰى كَلْبًا يَّاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّه' فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَه' بِهٖ حَتّٰى اَرْوَاهُ فَشَكَرَاللّٰهُ لَه' فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ ثَنَا اَبِىْ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْ بِرُفِى الْمَسْجِدِ فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ

۱۷۲۔ ہم سے اسحاق نے بیان کیا انہیں عبدالصمد نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے بیان کیا، انہوں نے اپنے باپ سے سنا، وہ ابو صالح سے، وہ ابو ہریرہ سے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک کتا دیکھا جو پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی کھا رہا تھا تو اس شخص نے اپنا موزہ لیا اور اسی سے (اس کتے کے لئے) پانی بھرنے لگا حتیٰ کہ (خوب پانی پلا کر) اس کو سیراب کر دیا، اللہ نے اس شخص کو اس فعل کا اجر دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا، احمد بن شبیب نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے یونس کے واسطے سے بیان کیا وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں، ان سے حمزہ بن عبداللہ نے اپنے باپ (یعنی عبداللہ بن عمر) کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے لیکن لوگ ان جگہوں پر پانی نہیں چھڑکتے تھے۔ ❶

(۱۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِى السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَآ اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِذَآ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِىْ فَاَجِدُ مَعَه' كَلْبًا اٰخَرَ قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى كَلْبٍ اٰخَرَ

۱۷۳۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا ان سے شعبہ نے ابن ابی السفر کے واسطے سے بیان کیا، وہ شعبی سے، وہ عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (کتے کے شکار کے متعلق) دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب تم سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑو اور وہ شکار کر لے تو تم اس (شکار) کو کھالو۔ اور اگر وہ کتا اس شکار میں سے خود (کچھ) کھالے تو تم (اس کو) نہ کھاؤ کیونکہ اب اس نے شکار اپنے لئے پکڑا (تمہارے لئے نہیں پکڑا) میں نے کہا میں (شکار کے لئے) اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں، پھر اس کے ساتھ دوسرے کتے کو دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر مت کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی تھی، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی تھی۔ ❷

---

❶ یہ ابتدائی عہد کی بات تھی اس کے بعد جب مساجد کے بارے میں احترام و اہتمام کا حکم نازل ہوا تو اس طرح کی سب باتوں سے منع کر دیا گیا اسی لئے اس سے پہلی حدیث سے کتے کے جھوٹے برتن کے بارے میں اتنی تاکید آئی ہے کہ اسے پانی کے علاوہ مٹی سے صاف کرنے کا بھی حکم ہے۔ ❷ اس حدیث کی اصل بحث کتاب الصید میں ہے۔ یہاں امام بخاری اس لئے لائے ہیں کہ کتے کا شکار پاک اور حلال ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کا جھوٹا پاک ہے۔ مگر یہ بات اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتی۔ اس پر اصل گفتگو اپنے مقام پر ہوگی۔

باب ۱۳۰ ۔مَنْ لَّمْ یَرَالْوُضُوْٓءَ اِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَیْنِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ وَقَالَ عَطَآءٌ فِیْ مَنْ یَّخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّوْدُ اَوْ مِنْ ذَکَرِهٖ نَحْوَالْقَمْلَةِ یُعِیْدُالْوُضُوْٓءَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِذَا ضَحِکَ فِی الصَّلٰوةِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَلَمْ یُعِدِ الْوُضُوْٓءَ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ اَخَذَ مِنْ شَعْرِهٖ اَوْاَظْفَارِهٖ اَوْخَلَعَ خُفَّیْهِ فَلاَ وُضُوْءَ عَلَیْهِ وَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ لَاوُضُوْٓءَ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَیُذْکَرُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِیَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَکَعَ وَسَجَدَ وَمَضٰی فِیْ صَلٰوتِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ مَازَالَ الْمُسْلِمُوْنَ یُصَلُّوْنَ فِیْ جِرَاحَاتِهِمْ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ وَّعَطَآءٌ وَّاَهْلُ الْحِجَازِ لَیْسَ فِی الدَّمِ وُضُوْٓءٌ وَّعَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا دَمٌ وَّلَمْ یَتَوَضَّاْ وَبَزَقَ ابْنُ اَبِیْ اَوْفٰی دَمًا فَمَضٰی فِیْ صَلٰوتِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْحَسَنُ فِیْ مَنِ احْتَجَمَ لَیْسَ عَلَیْهِ اِلَّا غُسْلُ مَحَاجِمِهٖ

۱۳۰۔بعض لوگوں نے نزدیک صرف پیشاب اور پاخانے کی راہ سے وضوٹوٹتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی قضاء حاجت سے فارغ ہوکر آئے ۔(اور تم پانی نہ پاؤ تو تیمّم کرو) عطاء کہتے ہیں کہ جس شخص کے پچھلے حصہ سے یا اگلے حصہ سے کوئی کیڑا یا جوں کی طرح کا کوئی جانور نکلے اسے چاہئے کہ وضولوٹائے اور جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جب (آدمی) نماز میں ہنس دے تو نماز لوٹائے ، وضو نہ لوٹائے اور حسن (بصری) کہتے ہیں کہ جس شخص نے (وضو کے بعد) اپنے بال اتروائے یا ناخن کٹوائے یا موزے اتارڈالے اس پر (دوبارہ) وضو (فرض) نہیں ہے حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ (وضوحدث کے سوا کسی اور چیز سے فرض نہیں ہوتا) اور حضرت جابر سے نقل کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ذات الرقاع کی لڑائی میں (تشریف فرما) تھے۔ایک شخص کے تیر مارا گیا اور اس (کے جسم) سے بہت خون بہا (مگر) پھر بھی رکوع اور سجدہ کیا اور نماز پوری کرلی۔حسن بصری کہتے ہیں کہ مسلمان ہمیشہ اپنے زخموں کے باوجود نماز پڑھا کرتے تھے۔یعنی (زخموں سے خون بہنے کے باوجود) اور طاؤس، محمد بن علی اور اہل حجاز کے نزدیک خون (نکلنے) سے وضو (واجب) نہیں ہوتا۔عبداللہ بن عمرؓ نے (اپنی) ایک پھنسی کو دبادیا تو اس سے خون نکلا۔مگر آپ نے (دوبارہ) وضونہیں کیا اور ابن ابی اوفی نے خون تھوکا مگر وہ اپنی نماز پڑھتے رہے اور ابن عمرؓ اور حسنؓ پچھنے لگوانے والے کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ جس جگہ پچھنے لگے ہوں اس کو دھولے، دوبارہ وضوکرنے کی ضرورت نہیں۔ ❶

(۱۷۴) حَدَّثَنَآ اٰدَمُ بْنُ اَبِیْٓ اِیَاسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ نِ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلٰوةٍ مَّاکَانَ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ مَالَمْ یُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ اَعْجَمِیٌّ مَّاالْحَدَثُ یَااَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ الصَّوْتُ یَعْنِی الضَّرْطَةَ

۱۷۴۔ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے سعید المقبری نے۔وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ اس وقت تک نماز ہی میں گنا جاتا ہے جب تک وہ مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے تاوقتیکہ اس کا وضو نہ ٹوٹے۔ایک عجمی آدمی نے پوچھا کہ اے ابو ہریرہ! حدث کیا چیز ہے؟انہوں نے فرمایا کہ ہوا جو پیچھے سے خارج ہوا کرتی ہے۔

(۱۷۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ

۱۷۵۔ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، ان سے ابن عیینہ نے، وہ زہری سے روایت کرتے ہیں، وہ عباد بن تمیم سے، وہ اپنے چچا سے۔وہ رسول

❶ امام بخاریؒ نے جو عنوان قائم کیا ہے یہ ان کا اور شوافع کا مسلک ہے۔احناف کے نزدیک خون بہنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔حنفیہ کی دلیل حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کی احادیث ہیں جن میں خون نکلنے اور نکسیر پھوٹنے سے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْيَجِدَ رِيْحًا

اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ (نمازی نماز سے) اس وقت تک نہ پھرے جب تک (ریح کی) آواز سن لے یا اس کی بو نہ پالے۔ ❶

(۱۷۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرٍ اَبِيْ يَعْلَى الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْٓءُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ

۱۷۶۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان سے جریر نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا، وہ منذر ابویعلی ثوری سے۔ وہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں ایسا آدمی تھا جس کو سیلان مذی کی شکایت تھی۔ مگر (اس کے بارے میں) رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے شرماتا تھا تو میں نے مقداد بن الاسود سے کہا، انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس روایت کو شعبہ نے اعمش سے روایت کیا ہے۔

(۱۷۷) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهٗ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَاَمَرُوْهُ بِذٰلِكَ

۱۷۷۔ ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا ان سے شیبان نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا وہ عطاء بن یسار سے نقل کرتے ہیں انہیں زید بن خالد نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ بن عفان سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص صحبت کرے اور اخراج منی نہ ہو (تو کیا حکم ہے) حضرت عثمان نے فرمایا کہ وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے اور اپنے عضو کو دھولے۔ حضرت عثمان کہتے ہیں کہ (یہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے (زید بن خالد کہتے ہیں کہ) پھر میں نے اس کے بارے میں علی، زبیر، طلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا سب نے اس شخص کے بارے میں یہی حکم دیا۔ ❷

(۱۷۸) حَدَّثَنَآ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَآءَ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّنَا اَعْجَلْنٰكَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اُعْجِلْتَ اَوْقُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوْٓءُ

۱۷۸۔ ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا، انہیں نضر نے خبر دی۔ انہیں شعبہ نے حکم کے واسطے سے بتلایا، وہ ذکوان سے وہ ابوصالح سے، وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کو بلایا، وہ آئے تو ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا (انہیں دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، شاید ہم نے تمہیں جلدی میں بلوالیا؟ انہوں نے کہا جی ہاں، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی جلدی (کا کام) آپڑے یا تمہیں انزال نہ ہو تو تم پر وضو ہے۔ ❸ (غسل ضروری نہیں)

---

❶ مطلب یہ ہے کہ جب تک وضو کے ٹوٹنے کا یقین نہ ہو اس وقت تک آدمی محض کسی شبہ کی بنا پر نماز کی نیت نہ توڑے۔ ❷ یہ ابتدائی حکم تھا اس کے بعد دوسری احادیث سے یہ حکم منسوخ ہو گیا اب صحبت کرنے پر غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ ❸ یہ سب روایات ابتدائی عہد کی ہیں، اب صحبت کے بعد غسل فرض ہے۔ خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

باب ۱۳۱ . الرَّجُلُ يُوَضِّئُ صَاحِبَهٗ

۱۳۱۔ جو شخص اپنے ساتھی کو وضو کرائے۔

(۱۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ اِلَى الشِّعْبِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ قَالَ اُسَامَةُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّيْ قَالَ الْمُصَلّٰى اَمَامَكَ

۱۷۹۔ ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، انہیں یزید بن ہارون نے یحییٰ سے خبر دی، وہ موسیٰ بن عقبہ سے، وہ کریب ابن عباس کے آزاد کردہ غلام سے وہ اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب عرفہ سے چلے تو (پہاڑ کی) گھاٹی کی جانب مڑ گئے اور (وہاں) رفع حاجت کی، اسامہ کہتے ہیں کہ پھر (آپ نے وضو کیا، اور) میں آپ کے (اعضاء شریفہ) پر پانی ڈالنے لگا اور آپ وضو فرماتے رہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ (اب) نماز پڑھیں گے آپ نے فرمایا، نماز کا موقعہ تمہارے سامنے (مزدلفہ میں) ہے۔ ❶

(۱۸۰) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَّقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّاَنَّهٗ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَّهٗ وَاَنَّ الْمُغِيْرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَآءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۱۸۰۔ ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، ان سے عبدالوہاب نے بیان کیا، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انہیں سعد بن ابراہیم نے خبر دی، انہیں نافع بن جبیر بن مطعم نے بتلایا، انہوں نے عروہ بن المغیرہ بن شعبہ سے سنا، وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے (وہاں ایک موقع پر) آپ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب آپ ﷺ واپس تشریف لے آئے) آپ نے وضو شروع کیا تو میں آپ (کے اعضاء وضو) پر پانی ڈالنے لگا، آپ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

باب ۱۳۲ . قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَغَيْرِهٖ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ لَابَاسَ بِالْقِرَآءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَبِكَتْبِ الرِّسَالَةِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ اِزَارٌ فَسَلِّمْ وَاِلَّا فَلَا تُسَلِّمْ

۱۳۲۔ بے وضو ہونے کی حالت میں تلاوت قرآن کرنا۔ منصور نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ حمام (غسل خانے) میں تلاوت قرآن میں کچھ حرج نہیں۔ اسی طرح بغیر وضو خط لکھنے میں (بھی) کچھ حرج نہیں اور حماد نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ اگر اس (حمام والے آدمی کے بدن) پر تہ بند ہو تو اس کو سلام کرو، ورنہ مت کرو۔

(۱۸۱) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا

۱۸۱۔ ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے مخرمہ بن سلیمان کے واسطے سے نقل کیا، وہ کریب، ابن عباس کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس نے انہیں بتلایا کہ انہوں نے ایک شب رسول اللہ ﷺ کی زوجۂ مطہرہ اور اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے گھر میں گزاری (وہ فرماتے ہیں کہ) میں تکیہ کے عرض (یعنی گوشہ) کی طرف لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ نے (معمول کے

❶ یہ حدیث لانے کا منشایہ ہے کہ وضو میں دوسرے آدمی کی مدد لینا جائز ہے۔

فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْبَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْٓءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

مطابق) تکیہ کی لمبائی پر (سر رکھ کر) آرام فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ (کچھ دیر کے لئے) سوئے اور جب آدھی رات ہوگئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے ہاتھوں سے اپنی نیند کو صاف کرنے لگے (یعنی نیند دور کرنے کے لئے آنکھیں ملنے لگے) پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں پھر ایک مشکیزہ کے پاس جو (چھت میں) لٹکا ہوا تھا، آپ کھڑے ہوگئے اور اس سے وضو کیا خوب اچھی طرح۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ میں نے بھی کھڑے ہو کر اس طرح کیا جس طرح آپ نے کیا تھا، پھر جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا، تب آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا بایاں کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پڑھ کر اس کے بعد آپ نے وتر پڑھے اور لیٹ گئے، پھر جب مؤذن آپ کے پاس آیا تو آپ نے اٹھ کر دو رکعت معمولی (طور پر) پڑھیں۔ پھر باہر تشریف لا کر صبح کی نماز پڑھی۔ ❶

باب ۱۳۳ . مَنْ لَّمْ يَتَوَضَّاْ اِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ

۱۳۳۔ کچھ علماء کے نزدیک صرف بیہوشی کے شدید دورہ ہی سے وضو ٹوٹتا ہے (معمولی بیہوشی سے نہیں ٹوٹتا)

(۱۸۲) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ عَنْ جَدَّتِهَآ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُّصَلُّوْنَ فَاِذَا هِيَ قَآئِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَالسَّمَآءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ اَنْ نَّعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ رَاْسِيْ مَآءً فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ

۱۸۲۔ ہم سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے مالک نے ہشام بن عروہ کے وسط سے نقل کیا، وہ اپنی بیوی فاطمہ سے، وہ اپنی دادی اسماء بنت ابی بکر سے روایت کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایسے وقت آئی جب سورج گہن ہو رہا تھا اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، کیا دیکھتی ہوں کہ وہ بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہی ہیں (یہ دیکھ کر) میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا سبحان اللہ! میں نے کہا (کیا یہ) کوئی (خاص نشانی ہے؟) تو انہوں نے اشارے سے کہا کہ ہاں، تو میں کھڑی ہوگئی (اور نماز پڑھنے لگی) حتیٰ کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی اور اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی (نماز پڑھ کر) جب رسول اللہ ﷺ لوٹے تو

❶ نیند سے اٹھنے کے بعد آپ نے بغیر وضو آیات قرآنی پڑھیں تو اس سے ثابت ہوا کہ بغیر وضو تلاوت جائز ہے۔ پھر وضو کر کے تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں اور اس وقت عشاء کے وتر بھی ادا فرمائے۔ پھر لیٹ گئے، صبح کی اذان کے بعد جب مؤذن آپ کو اٹھانے کے لئے پہنچا تو آپ نے فجر کی سنتیں پڑھیں پھر فجر کی نماز کے لئے باہر تشریف لے گئے۔

شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ

آپ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا آج کوئی چیز ایسی نہیں رہی جس کو میں نے اپنی اسی جگہ نہ دیکھا یا ہو۔حتیٰ کہ جنت اور دوزخ بھی دیکھ لیا اور مجھ پر یہ وحی کی گئی کہ تم لوگوں کی قبروں میں آزمائش ہوگی دجال جیسی یا اس کے قریب قریب (راوی کا بیان ہے کہ) میں نہیں جانتا کہ اسماء نے کون سا لفظ کہا، تم میں سے ہر ایک کے پاس (اللہ کے فرشتے) بھیجے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ تمہارا اس شخص (یعنی محمد ﷺ) کے بارے میں کیا خیال ہے؟ پھر اسماء نے ایماندار کہا یا یقین رکھنے والا کہا، مجھے یاد نہیں (بہر حال وہ شخص) کہے گا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت کی روشنی لے کر آئے ہم نے (اسے) قبول کیا (اس پر) ایمان لائے اور (ان کا) اتباع کیا پھر (اس سے) کہہ دیا جائے گا کہ تو نیک بختی کے ساتھ آرام کر۔ہم جانتے تھے کہ تو مؤمن ہے اور بہر حال منافق یا شکی آدمی، اسماء نے کون سا لفظ کہا، مجھے یاد نہیں۔(جب اس سے پوچھا جائے گا) کہے گا کہ میں (کچھ) نہیں جانتا۔میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا وہی میں نے بھی کہہ دیا۔ ❶

باب ۱۳۴. مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلٰى رَأْسِهَا وَسُئِلَ مَالِكٌ أَيُجْزِئُ أَنْ يَّمْسَحَ بَعْضَ رَأْسِهِ فَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ عَبْدِاللهِ بْنِ زَيْدٍ

۱۳۴۔ پورے سر کا مسح کرنا کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اپنے سروں کا مسح کرو۔اور ابن مسیب نے کہا ہے کہ سر کا مسح کرنے میں عورت مرد کی طرح ہے، وہ (بھی) اپنے سر کا مسح کرے امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ کیا کچھ حصہ سر کا مسح کرنا کافی ہے تو انہوں نے دلیل میں عبداللہ بن زید کی یہ حدیث پیش کی یعنی پورے سر کا مسح کرنا چاہئے۔

(۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِاللهِ بْنِ زَيْدٍ وَّهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى أَتَسْتَطِيْعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ فَغَسَلَ يَدَهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ

۱۸۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہیں مالک نے عمرو بن یحییٰ المازنی سے خبر دی، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن زید سے جو عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں، پوچھا کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔عبداللہ بن زید نے کہا کہ ہاں، تو انہوں نے پانی کا برتن منگوایا۔(پانی پہلے) اپنے ہاتوں پر ڈالا، دو مرتبہ ہاتھ دھوئے۔پھر تین مرتبہ کلی کی، تین

---

❶ پہلا مسئلہ تو اس حدیث سے یہ ہی ثابت کیا کہ معمولی غشی کے دورہ سے وضو نہیں ٹوٹتا کہ حضرت اسماء اپنے سر پر پانی ڈالتی رہیں اور پھر بھی نماز پڑھتی رہیں۔دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ایمان اور اسلام بغیر سوچے سمجھے لانا بیکار ہے۔جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ اسلام کیا ہے (اور ایمان کیا ہے) اس وقت تک آدمی پکا مؤمن نہیں بن سکتا۔منافقوں پر قبر میں گرفت اسی بنا پر تو ہوگی کہ وہ اسلام کی حقیقت سے بے خبر ہوں گے اور محض دوسروں کی کہی ہوئی باتوں کو اپنی زبان سے دوہرا دینا کافی سمجھیں گے۔اس لئے ضروری ہے کہ جس چیز کا ثبوت شریعت سے نہ ہو، محض رواج اور رسم کے طور پر چلی آ رہی ہو۔اس کو شریعت نہ سمجھے اور ایسی باتوں سے پرہیز کرے۔

ثلاَ ثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَه' ثَلٰثاً ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَاسِهٖ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

بار ناک صاف کی، پھر تین دفعہ چہرہ دھویا، پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ دو مرتبہ دھوئے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا یعنی اپنے ہاتھ (پہلے) آگے لائے پھر پیچھے لے گئے (مسح) سر کے ابتدائی حصے سے شروع کیا پھر دونوں ہاتھ گدی تک لے جا کر وہیں واپس لائے جہاں سے (مسح) شروع کیا تھا پھر اپنے پیر دھوئے۔ ❶

باب ۱۳۵. غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ.

۱۳۵۔ٹخنوں تک پاؤں دھونا۔

(۱۸۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ نَاوُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ شَهِدْتُّ عَمْرَو بْنَ اَبِىْ حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكْفَا عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثاً ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَه' فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ غُرُفَاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَه' فَغَسَلَ وَجْهَه' ثَلٰثاً ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَه' فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَه' فَمَسَحَ رَاْسَه' فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

۱۸۴۔ہم سے موسیٰ نے بیان کیا انہیں وہیب نے عمرو سے انہوں نے اپنے باپ (یحییٰ) سے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میری موجودگی میں عمرو بن حسن نے عبداللہ بن زید سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے پانی کا طشت منگوایا اور ان (پوچھنے والوں) کے لئے رسول اللہ ﷺ کا سا وضو کیا۔ (پہلے) طشت سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا پھر تین بار ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا (اور پانی لیا) پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا ناک صاف کی تین چلوؤں سے، پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا ور تین مرتبہ منہ دھویا پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دوبار دھوئے پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا اور سر کا مسح کیا (پہلے) آگے لائے پھر پیچھے لے گئے ایک بار۔ پھر ٹخنوں تک اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

باب ۱۳۶. اِسْتِعْمَالِ فَضْلِ وُضُوْءِ النَّاسِ وَاَمَرَ جَرِيْرُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَهْلَه' اَنْ يَّتَوَضَّأُوْا بِفَضْلِ سِوَاكِهٖ.

۱۳۶۔لوگوں کے وضو کا بچا ہوا پانی استعمال کرنا۔ جریر ابن عبداللہ نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا تھا کہ وہ ان کے مسواک کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر لیں یعنی مسواک جس پانی میں ڈوبی رہتی تھی اس پانی سے گھر کے لوگوں کو وضو کرنے کے لئے کہتے تھے۔

(۱۸۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَاخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْءِهٖ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ فَصَلَّى النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ

۱۸۵۔ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے حکم نے، انہوں نے ابو جحیفہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس دوپہر میں تشریف لائے تو آپ کے لئے وضو کا پانی لا گیا، آپ نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کے وضو کا بقیہ پانی لینے لگے اور اسے (اپنے بدن پر) پھیرنے لگے۔ پھر آپ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے (آڑ کے لئے) ایک نیزہ

---

❶ یہ امام بخاری اور امام مالک کا مسلک ہے کہ پورے سر کا مسح کرنا ضروری ہے، احناف اور شوافع کے نزدیک۔ سر کے ایک حصہ کا مسح فرض ہے اور پورے سر کا سنت، البتہ حنفیہ چوتھائی سر کے مسح کو ضروری کہتے ہیں جس کی تائید ایک دوسرے صحابی ابو مغفل کی روایت سے، ہوتی ہے جس میں آپ نے صرف پیشانی پر مسح کیا اور باقی سر پر نہیں۔ اس لئے اس حدیث سے پورے سر کے مسح کا فرض ہونا ثابت نہیں ہوتا البتہ سنت ضرور ہے۔

رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَّقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُمَآ اِشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا.

(گڑا ہوا) تھا۔ (اور ایک دوسری حدیث میں) ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ آپ نے اک پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا اس سے آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور اس پیالہ میں منہ دھویا اور اس میں کلی فرمائی۔ پھر فرمایا تم لوگ اس کو پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔ ❶

(۱۸۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَآ اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ وَهُوَ الَّذِيْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ غُلَامٌ مِّنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهٖ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ، وَاِذَا تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْٓئِهٖ

۱۸۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان سے ان کے باپ (ابراہیم) نے، انہوں نے صالح سے سنا، انہوں نے ابن شہاب سے انہیں محمود بن الربیع نے خبر دی، ابن شہاب کہتے ہیں کہ محمود ہی ہیں کہ جب وہ چھوٹے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کے کنویں (کے پانی) سے ان کے منہ میں کلی کی تھی اور عروہ نے اسی حدیث کو مسور وغیرہ سے روایت کیا ہے اور ہر ایک (راوی) ان دونوں میں سے ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وضو فرمایا کرتے تھے تو آپ کے بچے ہوئے وضو کے پانی پر صحابہ جھگڑنے کے قریب ہو جاتے تھے۔ ❷

باب ۱۳۷.

۱۳۷۔

(۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّآئِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَقِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَالِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْٓئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

۱۸۷۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن یونس نے بیان کیا، ان سے حاتم بن اسمٰعیل نے جعد کے واسطے سے بیان کیا انہوں نے سائب بن یزید سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میری خالہ مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا (یعنی جو پانی آپ نے وضو کے لئے استعمال فرمایا میں نے وہ پی لیا) پھر میں آپ کے پس پشت کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی جو آپ کے مونڈھوں کے درمیان تھی، وہ ایسی تھی جیسی چھپرکھٹ کی گھنڈی یا کبوتر کا انڈا۔ ❸

باب ۳۸. مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ

۱۳۸۔ ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا۔

(۱۸۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا خَالِدُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ

۱۸۸۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے خالد بن عبداللہ نے، ان سے

❶ یہ جنگل کا موقع تھا جہاں آپ نے نماز پڑھی اور اپنا مستعمل پانی ان حضرات کو بطور تبرک دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کا جھوٹا ناپاک نہیں جیسے کہ آپ کی کلی کا پانی اور اس کو آپ نے انہیں پی لینے کا حکم فرمایا۔

❷ صحابہ اپنی والہانہ کیفیت اور رسول اللہ ﷺ سے فدویانہ تعلق کی بناء پر آپ کے وضوء کے بقیہ پانی کو حاصل کرنا چاہتے تھے اور اس کوشش میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے تاکہ اس تبرک سے وہ فیض یاب ہوسکیں۔ ❸ حنفیہ کے نزدیک صحیح قول کے مطابق وضو کا مستعمل پانی بجائے خود پاک ہے لیکن اس سے کسی دوسرے ناپاک جسم یا کپڑے کو پاک نہیں کر سکتے۔

ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ اَفْرَغَ مِنَ الْاِنَآءِ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ اَوْمَضْمَضَ وَا سْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثاً فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَا اَقْبَلَ وَمَا اَدْبَرَوَغَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُ ضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ (وضو کرتے وقت) انہوں نے برتن سے (پہلے) اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر انہیں دھویا، پھر منہ دھویا (یا یوں کہا کہ) کلی کی اور ناک میں ایک چلو سے پانی ڈالا۔ تین بار ایسا ہی کیا۔ پھر کہنیوں تک اپنے دونوں ہاتھ دو دو بار دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا۔ (اگلی جانب اور پچھلی جانب کا) اور ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا، کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی طرح ہوتا تھا۔

باب ۱۳۹ مَسْحِ الرَّاْسِ مَرَّةً

۱۳۹۔ سر کا مسح ایک بار کرنا۔

(۱۸۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُوبْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ عَمْرُوبْنَ اَبِىْ حَسَنٍ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍمِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّاَ لَهُمْ فَكَفَاهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِى الْاِ نَآءِ فَمَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ وَا سْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلَاثِ غَرَفَاتٍ مِّنْ مَّآءٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِى الْاِ نَآءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِى الْاِ نَآءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِيَدِهٖ وَ اَدْبَرَ بِهَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِى الْاِ نَآءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَّ قَالَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً.

۱۸۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، ان سے وہیب نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں موجود تھا جس وقت عمرو بن حسن نے عبداللہ بن زید سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے بارے میں دریافت کیا تو عبداللہ بن زید نے پانی کا ایک طشت منگوایا پھر ان (لوگوں) کے لئے وضو (شروع) کیا (پہلے) طشت سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا، پھر انہیں تین بار دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر، ناک صاف کی تین چلوؤں سے تین دفعہ، پھر اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالا اور اپنے منہ کو تین بار دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو بار دھوئے (پھر) سر پر مسح کیا (پہلے) آگے کی طرف اپنا ہاتھ لائے پھر پیچھے کی طرف لے گئے۔ پھر برتن میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے (دوسری روایت میں) ہم سے موسیٰ نے، ان سے وہیب نے بیان کیا آپ نے سر کا مسح ایک مرتبہ کیا۔ ➊

باب ۱۴۰ وُضُوْءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ وَفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ وَ تَوَ ضَّا عُمَرُ بِالْحَمِيْمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَا نِيَّةٍ.

۱۴۰۔ خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کا بچا ہوا پانی استعمال کرنا۔ حضرت عمرؓ نے گرم پانی سے اور عیسائی عورت کے گھر کے پانی سے وضو کیا۔

(۱۹۰). حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّا فِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ يَتَوَ ضَّأُ وْنَ فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۱۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہیں مالک نے نافع سے خبر دی، وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورت اور مرد سب ایک ساتھ وضو کیا

➊ وضو کی جملہ احادیث سے معلوم ہوا کہ ایک بار تو وضو میں دھوئے جانے والے ہر عضو کا دھونا فرض ہے، دو مرتبہ دھونا کافی ہے اور تین مرتبہ دھونا سنت ہے اسی طرح کلی اور ناک میں پانی ایک چلو سے بھی دے سکتا ہے اور الگ الگ چلو سے بھی، سر کا مسح ایک بار کرنا چاہئے، پورے سر کا مسح کرنا افضل ہے اور چوتھائی سر پر اگر کر لے تو حنفیہ کے نزدیک فرض ادا ہو جائے گا۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا.

کرتے تھے (یعنی ایک ہی برتن سے وضو کیا کرتے تھے۔)

باب ۱۴۱ صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَهٗ عَلَى الْمُغْمٰى عَلَيْهِ.

۱۴۱۔ رسول اللہ ﷺ کا ایک بے ہوش آدمی پر اپنے وضو کا پانی چھڑکنا۔

(۱۹۱) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي وَ اَنَا مَرِيْضٌ لَّا اَعْقِلُ فَتَوَضَّاءَ وَ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وُ ضُوْ ئِهٖ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمِيْرَاثُ اِنَّمَا يَرِ ثُنِيْ كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَآئِضِ.

۱۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن المنکدر نے، انہوں نے حضرت جابرؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ میری مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے۔ میں (ایسا) بیمار تھا کہ مجھے ہوش نہیں تھا آپ نے اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا وارث کون ہوگا؟ میرا تو صرف ایک کلالہ وارث ہے اس پر آیت میراث نازل ہوئی۔

باب ۱۴۲. اَلْغُسْلِ وَالْوَضُوْءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ

۱۴۲۔ لگن، پیالی، لکڑی اور پتھر کے برتن سے غسل اور وضو کرنا۔

(۱۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَا نَ قَرِيْبَ الدَّارِ اِلٰى اَهْلِهٖ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَآءٌ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَّبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهٗ فَتَوَ ضَّاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَا نِيْنَ وَ زِيَادَةً

۱۹۲۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن بکر سے سنا۔ انہوں نے حمید سے، انہوں نے انس سے۔ وہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نماز کا وقت آ گیا تو ایک شخص جس کا مکان قریب ہی تھا۔ اپنے گھر چلا گیا اور (کچھ) لوگ رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس پتھر کا ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا۔ وہ برتن اتنا چھوٹا تھا کہ آپ اس میں اپنی ہتھیلی نہیں پھیلا سکتے تھے (مگر) سب نے اس برتن سے وضو کر لیا۔ ہم نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ تم کتنے آدمی تھے کہنے لگے اسی ۸۰ سے کچھ زیادہ تھے۔ ❶

(۱۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ ثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ يَدَ يْهِ وَوَ جْهَهٗ فِيْهِ وَ مَجَّ فِيْهِ.

۱۹۳۔ ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا، ان سے ابواسامہ نے برید کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابو بردہ سے، وہ ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پیالہ منگایا جس میں پانی تھا پھر اس میں آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو دھویا اور اسی میں کلی کی۔

(۱۹۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُوبْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَهٗ مَآءً فِيْ تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّ يَدَ يْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِهٖ وَاَدْبَرَ وَ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

۱۹۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ عبداللہ بن یزید سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ہمارے یہاں) تشریف لائے ہم نے آپ کے لئے تانبے کے برتن میں پانی نکالا (اس سے) آپ نے وضو کیا، تین بار چہرہ دھویا، دو دو بار ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا (پہلے) آگے کی طرف (ہاتھ)

❶ یہ رسول اللہ کا ایک معجزہ تھا کہ اتنی قلیل مقدار سے اتنے لوگوں نے وضو کر لیا۔

لائے۔ پھر پیچھے کی جانب لے گئے اور پیر دھوئے۔ ❶

(۱۹۵). حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ فِيْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَّ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّ كَانَتْ عَآئِشَةُ تُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ مَادَخَلَ بَيْتَهٗ وَاشْتَدَّ وَجَعُهٗ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْ كِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ وَاُجْلِسَ فِيْ مِخْضَبٍ لِّحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَآ اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ.

۱۹۵۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہیں شعیب نے زہری سے خبر دی، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی تکلیف شدید ہوگئی تو آپ نے اپنی (دوسری) بیویوں سے اس بات کی اجازت لی کہ آپ کی تیمارداری میرے گھر میں کی جائے، انہوں نے آپ کو اس کی اجازت دے دی تو (ایک دن) رسول اللہ ﷺ دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لے کر) باہر نکلے۔ آپ کے پاؤں (کمزوری کی وجہ سے) زمین میں گھسٹتے جاتے تھے، حضرت عباسؓ اور ایک اور آدمی کے درمیان (آپ باہر) نکلے تھے۔ عبیداللہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عباسؓ کو سنایا تو وہ بولے، تم جانتے ہو، وہ دوسرا آدمی کون تھا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں، کہنے لگے وہ علی تھے (پھر بسلسلۂ حدیث) حضرت عائشہؓ بیان فرماتی تھیں کہ جب نبی ﷺ اپنے گھر میں (یعنی حضرت عائشہؓ کے مکان میں) داخل ہوئے اور آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا، میرے اوپر ایسی سات مشکوں کا پانی ڈالو جن کے بندھن نہ کھلے ہوں تاکہ میں (سکون کے بعد) لوگوں کو کچھ وصیت کروں (چنانچہ) آپ حضرت حفصہؓ رسول اللہ ﷺ کی (دوسری) بیوی کے کونڈے میں بٹھا دیئے گئے۔ پھر ہم نے آپ پر ان مشکوں سے پانی ڈالنا شروع کیا۔ جب آپ نے اشارے سے فرمایا کہ بس اب تم نے (تعمیل حکم) کر دی۔ تو اس کے بعد لوگوں کے پاس باہر تشریف لے گئے۔

باب ۱۴۳. اَلْوُضُوْءِ مِنَ التَّوْرِ.

۱۴۳۔ طشت سے (پانی لے کر) وضو کرنا۔

(۱۹۶). حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عَمِّيْ يُكْثِرُ مِنَ الْوُضُوْءِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبِرْنِيْ كَيْفَ رَاَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّآءٍ فَكَفَأَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَيْهِ فَاغْتَرَفَ بِهِمَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ

۱۹۶۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ (یحییٰ) کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میرے چچا بہت زیادہ وضو کیا کرتے تھے تو ایک دن انہوں نے عبداللہ ابن زید سے کہا کہ مجھے بتلایئے کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ تب انہوں نے پانی کا ایک طشت منگوایا۔ اس کو (پہلے اپنے ہاتھوں پر جھکایا پھر دونوں ہاتھ تین بار دھوئے پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈال کر (پانی لیا اور) ایک (ہی) چلو سے کلی کی اور ناک صاف کی تین مرتبہ (تین چلو سے) پھر اپنے ہاتھوں سے ایک چلو (پانی) لیا، اور تین بار

❶ تانبے کے برتن میں پانی لے کر اس سے رسول اللہ کا وضو کرنا ثابت ہوا۔

غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَدْبَرَ بِيَدِهِ وَأَقْبَلَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ.

اپنا چہرہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک اپنے دونوں ہاتھ دو دو بار دھوئے پھر اپنے ہاتھ میں پانی لے کر اپنے سر کا مسح کیا تو (پہلے اپنے ہاتھ) پیچھے لے گئے پھر آگے کی طرف لائے پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ ❶

(۱۹۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ قَالَ أَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ.

۱۹۷۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا ان سے حماد نے، ان سے ثابت نے، وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا تو آپ کے لئے ایک چوڑے منہ کا پیالہ لایا گیا جس میں کچھ پانی تھا۔ آپ نے اپنی انگلیاں اس پیالے میں ڈال دیں، انسؓ کہتے ہیں کہ میں پانی کی طرف دیکھنے لگا تو (ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان، سے پھوٹ رہا ہے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ اس (ایک پیالہ) پانی سے جن لوگوں نے وضو کیا، ان کی مقدار ستر ۷۰ سے اسی ۸۰ تک تھی۔ ❷

باب ۱۴۴. الْوُضُوءِ بِالْمُدِّ.

۱۴۴۔ ایک مد (پانی) سے وضو کرنا۔ ❸

(۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ.

۱۹۸۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے مسعر نے، ان سے ابن جبیر نے انہوں نے حضرت انسؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب دھوتے تھے یا (یہ کہا کہ) جب نہاتے تھے تو ایک صاع سے لے کر پانچ مد تک (پانی استعمال فرماتے تھے) اور جب وضو فرماتے تھے تو ایک مد (پانی) سے۔ ❹

باب ۱۴۵. الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۱۴۵۔ موزوں پر مسح کرنا۔

(۱۹۹) حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۹۹۔ ہم سے اصبغ بن الفرج نے بیان کیا، وہ ابن وہب سے روایت ہیں، ان سے عمرو نے بیان کیا، ان سے ابوالنضر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے نقل کیا، وہ عبداللہ بن عمر سے، وہ سعد بن ابی وقاص سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا اور

---

❶ یہ حدیث پہلے بھی آ چکی ہے یہاں طشت سے براہ راست پانی لے کر وضو کرنے کا جواز ثابت کیا ہے۔

❷ یہ حدیث تفصیل کے ساتھ پہلے بھی آ چکی ہے۔ یہاں اس برتن کی ایک خصوصیت یہ ذکر کی ہے کہ وہ چوڑے منہ کا تھا۔ جس سے مطلب یہ ہے کہ پھیلا ہوا برتن تھا، جس میں پانی کی مقدار کم آتی ہے۔ پھر یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا کہ اتنی کم مقدار سے اسی ۸۰ آدمیوں نے وضو کر لیا۔

❸ مد ایک پیمانہ ہے جو عرب میں رائج تھا۔ جس میں کم از کم سوا سیر پانی آتا ہے۔

❹ یہ مقداریں اس وقت کے لحاظ سے تھیں جس وقت یہ پیمانے عرب میں رائج تھے۔ کسی خاص مقدار سے وضو یا غسل کرنا ضروری نہیں۔ ایک شخص کی جسمانی قد و قامت کے لحاظ سے پانی کی جتنی مقدار وضو و غسل کے لئے کفایت کرے، اتنی مقدار میں پانی استعمال کرنا چاہئے۔ باقی جو مقدار رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے اس کو علماء نے مستحب کہا ہے۔

وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَاَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْاَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ وَ قَالَ مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو النَّضْرِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ سَعْدًا فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ.

عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عمرؓ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہاں (آپ نے مسح کیا ہے) جب تم سے سعد رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کریں تو اس کے متعلق ان کے سوا (کسی) دوسرے آدمی سے مت پوچھو۔ اور موسیٰ عقبہ بن کہتے ہیں کہ مجھے ابوالنضر نے بتلایا، انہیں ابو سلمہ نے خبر دی کہ سعد بن ابی وقاص نے ان سے (رسول اللہ ﷺ کی یہ) حدیث بیان کی۔ پھر حضرت عمرؓ نے (اپنے بیٹے) عبداللہ سے ایسا ہے کہا۔ ❶ (جیسا اوپر کی روایت میں ہے)

(۲۰۰) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِاِدَاوَةٍ فِيْهَا مَآءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۲۰۰۔ ہم سے عمرو بن خالد الحرانی نے بیان کیا ان سے لیث نے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے نقل کیا، وہ سعد بن ابراہیم سے، وہ نافع بن جبیر سے، وہ عروہ بن المغیرہ سے وہ اپنے باپ مغیرہ بن شعبہ سے نقل کرتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں (ایک بار) آپ رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے تو مغیرہ پانی کا ایک برتن لے کر آپ کے پیچھے گئے، جب قضاء حاجت سے فارغ ہو گئے تو مغیرہ نے (آپ کو وضو کرایا اور) آپ (کے اعضاء وضو) پر پانی ڈالا، آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

(۲۰۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَتَابَعَهُ حَرْبٌ وَّاَبَانٌ عَنْ يَّحْيٰى.

۲۰۱۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے شیبان نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابوسلمہ سے، وہ جعفر بن عمرو بن امیہ الضمیری سے نقل کیا انہیں ان کے باپ نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس حدیث کی متابعت حرب اور ابان نے یحییٰ سے کی ہے۔

(۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۰۲۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا، انہیں عبداللہ بن خبر دی انہیں اوزاعی نے یحییٰ کے واسطے سے بتلایا۔ وہ ابوسلمہ سے، وہ جعفر بن عمرو سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے

---

❶ اصلی بات یہ تھی کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ پہلے سے معلوم نہ تھا۔ جب وہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس کوفہ میں آئے اور انہیں موزوں پر مسح کرتے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فعل کا حوالہ دیا کہ آپ ﷺ بھی مسح فرمایا کرتے تھے۔ اور کہا کہ تم اس کے متعلق اپنے والد حضرت عمرؓ سے تصدیق کر لو۔ چنانچہ انہوں نے جب حضرت عمرؓ سے مسئلہ کی تحقیق کی اور حضرت سعد کا حوالہ دیا، تب انہوں نے فرمایا کہ سعد کی روایت قابل اعتماد ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث نقل کرتے ہیں وہ صحیح ہوتی ہے۔ اس کو کسی اور سے تصدیق کرنے کی ضرورت نہیں۔ بظاہر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو موزوں پر مسح کا مسئلہ تو معلوم ہوگا لیکن وہ غالباً یہ سمجھتے تھے کہ اس کا تعلق سفر سے ہے۔ شریعت نے سفر کے لئے یہ سہولت دی ہے کہ آدمی پاؤں دھونے کے بجائے موزے پہنے پہنے ان پر پانی کا ہاتھ پھیر لے لیکن جب حضرت سعد سے معلوم ہوا کہ اس کی اجازت حالت قیام میں بھی ہے تب انہوں نے اپنی سبق رائے سے رجوع فرما لیا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَ خُفَّيْهِ وَتَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عمامے اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے، اس کو روایت کیا معمر نے یحییٰ سے، انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عمرو سے متابعت کی ہے اور کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ ❶

باب ۱۴۶. اِذَآ اَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَ هُمَا طَاهِرَتَانِ

۱۴۶۔ وضو کے بعد موزے پہننا۔

(۲۰۳) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَاَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّىْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

۲۰۳۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا ان سے زکریا نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا، وہ عامر سے وہ عروہ بن المغیرہ سے وہ اپنے باپ (مغیرہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، تو میرا ارادہ ہوا کہ (وضو کرتے وقت) آپ کے موزے اتار ڈالوں۔ تب آپ نے فرمایا کہ انہیں رہنے دے۔ چونکہ جب میں نے انہیں پہنا تھا تو میرے پاؤں پاک تھے (یعنی میں باوضو تھا) لہٰذا آپ نے ان پر مسح کرلیا۔ ❷

باب ۱۴۷. مَنْ لَّمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَّحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيْقِ وَاَكَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَحْمًا فَلَمْ يَتَوَضَّئُوْا.

۱۴۷۔ بکری کا گوشت اور ستو کھا کر وضو نہ کرنا۔ اور حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے (گوشت) کھایا۔ اور وضو نہیں کیا۔

(۲۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہیں مالک نے زید بن اسلم سے خبر دی۔ وہ عطاء بن یسار سے، وہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا شانہ نوش فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

(۲۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَدُعِىَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَى السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انہیں لیث نے عقیل سے خبر دی، وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں، انہیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے اپنے باپ عمرو سے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ بکری کا شانہ کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ پھر آپ نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ نے چھری ڈال دی اور نماز پڑھی، وضو نہیں کیا۔ ❸

باب ۱۴۸. مَنْ مَضْمَضَ مِنَ السَّوِيْقِ وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ.

۱۴۸۔ کوئی شخص ستو کھا کر کلی کرلے اور وضو نہ کرے (تو جائز ہے)

(۲۰۶). حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِىْ حَارِثَةَ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ

۲۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہیں مالک نے یحییٰ ابن سعید کے واسطے سے خبر دی وہ بشیر بن موسیٰ بنی حارثہ کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں کہ سوید بن نعمان نے انہیں بتلایا کہ فتح خیبر والے

---

❶ خالی عمامے کا مسح کافی نہیں ہے، اس روایت کا مطلب ہے کہ سر کے اگلے حصے پر آپ نے براہ راست مسح فرمایا اور باقی سر پر چونکہ عمامہ تھا اس لئے پورے سر کا مسح کرنے کی بجائے آپ نے عمامے پر ہاتھ پھیرلیا۔ یہی جمہور علماء کا مسلک ہے۔ ❷ موزوں پر مسح کرنے کی روایت کم از کم چالیس صحابہ نے کی ہے۔ مقیم کے لئے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن تین رات کے لئے مسلسل موزے پر مسح کرنے کی اجازت ہے۔ ❸ ابتدائی زمانہ میں آگ پر جو چیز گرم ہوئی ہو اور پکی ہو اس کو کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا تھا اور نیا وضو کرنے کا حکم تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اب کسی بھی جائز اور مباح چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْ بِالصَّهْبَآءِ وَهِيَ اَدْنٰى خَيْبَرَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

سال میں وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ صہبا کی طرف جو خیبر کے نشیب میں ہے، پہنچے، آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی، پھر توشے منگوائے گئے تو سوائے ستو کے کچھ اور نہیں آیا، پھر آپ نے حکم دیا تو وہ بھگو دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور ہم نے (بھی) کھایا پھر مغرب (کی نماز) کے لئے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے کلی کی اور ہم نے (بھی) کلی کی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

(۲۰۷) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عِنْدَ هَا كَتِفًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

۲۰۷۔ ہم سے اصبغ نے بیان کیا، انہیں ابن وہب نے خبر دی انہیں عمرو نے بکیر سے، انہوں نے کریب سے انہوں نے حضرت میمونہؓ زوجۂ رسول اللہ ﷺ نے بتلایا کہ آپ نے ان کے یہاں (بکری کا) شانہ کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

باب ۱۴۹ . هَلْ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ.

۱۴۹۔ کیا دودھ پی کر کلی کرنا چاہئے؟

(۲۰۸). حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَّ قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا تَابَعَهٗ يُوْنُسُ وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۲۰۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے اور قتیبہ نے بیان کیا، ان دونوں سے لیث نے بیان کیا، وہ عقیل سے وہ ابن شہاب سے وہ عبیداللہ ابن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں، وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا، پھر کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے (اسی لئے کلی کی) اس حدیث کی یونس اور صالح بن کیسان نے زہری سے متابعت کی ہے۔

باب ۱۵۰ . الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ وَمَنْ لَّمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعْسَتَيْنِ اَوِ الْخَفْقَةِ وُضُوْءً.

۱۵۰۔ سونے کے بعد وضو کرنا۔ بعض علماء کے نزدیک ایک یا دو مرتبہ کی اونگھ سے یا (نیند کا) ایک جھونکا لینے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔

(۲۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَّا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ

۲۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہیں مالک نے ہشام سے، انہوں نے اپنے باپ سے خبر دی، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھتے وقت تم میں سے کسی کو اونگھ آجائے تو اسے چاہئے کہ سو رہے۔ تاکہ نیند (کا اثر) اس پر سے ختم ہو جائے اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے اور وہ اونگھ رہا ہو تو اسے کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ وہ اپنے لئے (خدا سے) مغفرت طلب کر رہا ہے یا اپنے آپ کو بد دعا دے رہا ہے۔ ❶

(۲۱۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ

۲۱۰۔ ہم سے ابو معمر نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے، ان سے ایوب نے ابو قلابہ کے واسطے سے نقل کیا وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم نماز میں اونگھنے لگو تو

---

❶ نیند کے جو اوقات ہیں ان میں عام طور پر آدمی نفل نمازیں پڑھتا ہے۔ جیسے تہجد کی نماز۔ اس لئے یہ حکم نوافل کے لئے ہے۔ فرض نمازوں کو نیند کی وجہ سے ترک کرنا جائز نہیں۔

حَتّٰی یَعْلَمَ مَایَقْرَأُ

سو جاؤ جب تک (آدمی کو) یہ نہ معلوم ہو کہ کیا پڑھ رہا ہے۔

باب ۱۵۱. اَلْوُضُوْءِ مِنْ غَیْرِ حَدَثٍ

۱۵۱۔ بغیر حدث کے وضو کرنا۔ یعنی وضو باقی ہوتے ہوئے بھی نیا وضو کرنا۔

(۲۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ کَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ یُجْزِئُ اَحَدَنَا الْوُضُوْءُ مَالَمْ یُحْدِثْ

۲۱۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے سفیان نے عمرو بن عامر کے واسطے سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت انسؓ سے سنا (دوسری سند سے) ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں، ان سے عمرو بن عامر نے بیان کیا وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے۔ میں نے کہا تم لوگ کس طرح کرتے تھے، کہنے لگے کہ ہم میں سے ہر ایک کو وضو اس وقت تک کافی ہوتا جب تک کوئی وضو کو توڑنے والی چیز پیش نہ آ جائے (یعنی پیشاب، پاخانے وغیرہ کی ضرورت یا نیند وغیرہ)

(۲۱۲) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بُشَیْرُ بْنُ یَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُوَیْدُبْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالصَّهْبَآءِ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا صَلّٰی دَعَا بِالْاَطْعِمَةِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَکَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰی لَنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ

۲۱۲۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، انہیں بشیر بن یسار نے خبر دی، انہیں سوید بن النعمان نے بتلایا کہ ہم فتح خیبر والے سال میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب صہبا میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی۔ جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے کھانے منگوائے (کھانے میں) ستو کے علاوہ کچھ اور نہ آیا۔ سو ہم نے (اسی کو) کھایا اور پیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز کے لئے کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے کلی کی پھر ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی (اور نیا) وضو نہیں کیا۔ ❶

باب ۱۵۲. مِنَ الْکَبَآئِرِ اَنْ لَّایَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهٖ

۱۵۲۔ پیشاب سے نہ بچنا گناہ کبیرہ ہے۔

(۲۱۳) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَآئِطٍ مِنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَةِ اَوْمَکَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلّم یُعذَّبانِ وما یُعذَّبانِ فِیْ کَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی کَانَ اَحَدُهُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وکَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِیْدَةٍ

۲۱۳۔ ہم سے عثمان نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے نقل کیا، وہ مجاہد سے، وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ مدینہ یا مکے کے ایک باغ میں تشریف لے گئے (وہاں) آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ ان پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ ایک شخص ان میں سے پیشاب سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرے شخص میں

❶ ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا مستحب ہے مگر ایک ہی وضو سے آدمی کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ دونوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيْلَ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ تَيْبَسَا

چغل خوری کی عادت تھی۔ پھر آپ نے (کھجور کی) ایک ڈال منگوائی اور اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کیا اور ان میں سے ایک ٹکڑا ہر ایک کی قبر پر رکھ دیا۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ آپ نے کیوں کیا، آپ نے فرمایا، اس لئے کہ جب تک یہ ڈالیاں خشک ہوں اور اس وقت تک ان پر عذاب کم ہوگا۔ ❶

باب ۱۵۳۔ مَاجَآءَ فِيْ غَسْلِ الْبَوْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ كَانَ لَايَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوٰى بَوْلِ النَّاسِ

۱۵۳۔ پیشاب کو دھونا اور پاک کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک قبر والے کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ اپنے پیشاب سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا تھا، آپ نے آدمیوں کے پیشاب کے علاوہ کسی اور کے پیشاب کا ذکر نہیں کیا۔ ❷

(۲۱۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَوْحُ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَآءُ بْنُ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهٖ اَتَيْتُهٗ بِمَآءٍ فَيَغْسِلُ بِهٖ

۲۱۴۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، انہیں اسمٰعیل بن ابراہیم نے خبر دی، انہیں روح بن القاسم نے بتلایا، ان سے عطا بن ابی میمونہ نے بیان کیا، وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لے جاتے تو میں آپ کے پاس پانی لاتا تھا، آپ اس سے استنجاء فرماتے۔

باب ۱۵۴

۱۵۴۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَايَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَّطْبَةً فَشَقَّهَا

۲۱۵۔ ہم سے محمد بن المثنٰی نے بیان کیا، ان سے محمد بن حازم نے، ان سے اعمش نے مجاہد کے واسطے سے نقل کیا، وہ طاؤس سے، وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ دو قبروں پر گذرے تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بہت بڑی بات پر نہیں، ایک تو ان میں سے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری میں مبتلا تھا۔ پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی

---

❶ یہ قبریں مسلمانوں کی تھیں یا کفار کی؟ اس میں بہت کچھ اختلاف ہے۔ لیکن قرین قیاس یہ ہی ہے کہ مسلمانوں کی ہی ہوں گی اسی لئے آپ نے تخفیف عذاب کے لئے کھجور کی ٹہنیاں ان کی قبروں پر لگا دیں۔ لیکن اس کی مصلحت کیا تھی، ان ٹہنیوں کی وجہ سے عذاب کم کیوں ہوا۔ یہ اللہ کی مصلحت ہے۔ غالباً رسول اللہ نے بھی وحی کی بناء پر یہ فعل کیا۔

پیشاب ایک ناپاک چیز ہے۔ اس سے احتیاط کا شریعت میں تاکیدی حکم ہے۔ اسی لئے حدیث میں آیا ہے کہ پیشاب سے بچو۔ کیونکہ قبر کا عذاب اکثر اس کی وجہ سے (بھی) ہوتا ہے۔ خود پیشاب میں ایک قسم کی سمیت اور زہر ہے۔ صحت کے لحاظ سے بھی پیشاب کی آلوگی مضر ہے، پھر خود اس کی بدبو ہر سلیم الطبع اور پاکیزہ مزاج آدمی کے لئے ناگوار ہے۔

چغل خوری بھی سخت نامراد قسم کا اخلاقی مرض ہے جس سے آدمی کی خود اپنی شخصیت کو گھن لگتا ہے اور دوسرے افراد بھی اس کے اس مرض کی وجہ سے زبردست نقصان اٹھاتے ہیں اسی لئے اس کو بھی عذاب قبر کا سبب بتایا گیا ہے۔

❷ حنفیہ کے نزدیک آدمی کا پیشاب ناپاک ہے، مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ ہو۔

بِصُفَيْنِ فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ تَيْبَسَا قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَحَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِّثْلَهٗ

لے کر بیچ سے اس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک قبر میں ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! آپ نے (ایسا) کیوں کیا۔آپ نے فرمایا تا کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں، ان پر عذاب میں تخفیف رہے۔ابن المثنیٰ نے کہا کہ ہم سے وکیع نے بیان کیا ان سے اعمش نے، انہوں نے مجاہد سے اسی طرح سنا۔

باب۱۵۵. تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ الْاَعْرَابِيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهٖ فِي الْمَسْجِدِ

۱۵۵۔رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کا دیہاتی کو مہلت دینا۔ جب تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ نہ ہو گیا۔

(۲۱۶) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى اَعْرَابِيًّا يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ دَعُوْهُ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ دَعَا بِمَآءٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ

۲۱۶۔ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے ہمام نے، ان سے اسحٰق نے انس بن مالک کے واسطے سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو لوگوں سے آپ سے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ جب وہ (پیشاب سے) فارغ ہو گیا تو پانی منگا کر آپ نے (اس جگہ) بہا دیا۔

باب۱۵۶. صَبِّ الْمَآءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۵۶۔مسجد میں پیشاب پر پانی بہا دینا۔

۲۱۷. حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ اَوْذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَابُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ

۲۱۷۔ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی انہیں عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اسے پکڑا۔رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا بھرا ہوا ڈول یا کچھ کم بھرا ہوا ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم نرمی کے لئے بھیجے گئے ہو، سختی کے لئے نہیں۔ ❶

۲۱۸. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَآئِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهٗ اَمَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۱۸۔ہم سے عبدان نے بیان کیا، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، انہوں نے انس بن مالک سے سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند یہ ہے) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے بیان کیا، وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا تو لوگوں نے اس کو منع کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں روک دیا۔ جب وہ پیشاب کر کے

---

❶ پیشاب کرتے وقت آپ نے اس کو روکا نہیں بلکہ صحابہ کو بھی منع فرما دیا کہ اسے پیشاب سے فارغ ہونے دو۔ درمیان میں اسے روکنے سے ممکن ہے کہ اس کا پیشاب بند ہو جاتا اور اسے کوئی تکلیف پیدا ہو جاتی، یہ آپ کی شفقت و بصیرت کی بات تھی، البتہ پیشاب کے بعد اس جگہ جہاں اس نے پیشاب کیا تو وہاں آپ نے پانی بہانے کا حکم دیا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّآءٍ فَاُهْرِيْقَ عَلَيْهِ

فارغ ہوا تو آپ نے اس (کے پیشاب) پر ایک ڈول پانی بہانے کا حکم دیا۔ چنانچہ بہا دیا گیا۔

باب ۱۵۷. بَوْلِ الصِّبْيَانِ

۱۵۷۔ بچوں کا پیشاب۔

(۲۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ

۲۱۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہیں مالک نے ہشام بن عروہ سے خبر دی، انہوں نے اپنے باپ (عروہ) سے، انہوں نے حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگایا اور اس پر ڈال دیا۔

(۲۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

۲۲۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہیں مالک نے ابن شہاب سے خبر دی وہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ (بن مسعود) سے روایت کرتے ہیں، وہ ام قیس بنت محصن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئیں جو کھانا نہیں کھاتا تھا (یعنی شیر خوار تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اس بچے نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر کپڑے پر چھڑک دیا اور اسے (خوب اچھی طرح نہیں دھویا۔) ❶

باب ۱۵۸. اَلْبَوْلِ قَآئِمًا وَّقَاعِدًا

۱۵۸۔ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا۔

(۲۲۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَآئِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَجِئْتُهٗ بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ

۲۲۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے اعمش کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابو وائل سے، وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کسی قوم کی کوڑی پر تشریف لائے (وہاں) آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا، پھر پانی کا برتن منگایا، میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا تو آپ نے وضو فرمایا۔ ❷

باب ۱۵۹. اَلْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهٖ وَالتَّسَتُّرُ بِالْحَآئِطِ

۱۵۹۔ اپنے (کسی) ساتھی کے قریب پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا۔

(۲۲۲) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُنِيْ

۲۲۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابن وائل سے، وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں،

---

❶ پیشاب ہر حال میں ناپاک ہے۔ مذکورہ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے پیشاب والے کپڑے کو پاک کرنے کے لئے پانی استعمال کیا۔ لیکن دوسری حدیث میں جو یہ لفظ ہے کہ آپ نے کپڑے کو نہیں دھویا، اس کا مطلب یہ ہے کہ خوب مل کر نہیں دھویا۔ اس کے علاوہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ آخر کا فقرہ رسول اللہ ﷺ کا نہیں۔ بلکہ ابن شہاب نے آپ کے فعل کی تصریح کی ہے۔ لفظ نضح جو حدیث میں آیا ہے بعض احادیث میں دھونے کے معنی میں بھی آیا ہے اس لئے اس لفظ سے یہ سمجھنا کہ معمولی طور پر آپ نے پانی چھڑک کر پاک کر لیا ہوگا، درست نہیں بلکہ جس قدر ضروری تھا اتنا دھو لیا ممکن ہے وہ پیشاب بہت معمولی مقدار میں ہو کہ خوب اچھی طرح رگڑ کر دھونے کی ضرورت نہ محسوس فرمائی ہو۔

❷ پیشاب بیٹھ کر کرنے کا حکم ہے لیکن چونکہ وہ گندا مقام تھا، بیٹھ کر پیشاب کرنے میں نجاست سے کپڑے خراب ہونے کا اندیشہ تھا اس لئے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی ضرورت کے تحت کھڑے ہو کر پیشاب کیا جا سکتا ہے اور جب ضرورتاً کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہوا تو بیٹھ کر تو یقیناً جائز ہوگا۔

اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰی فَاَتٰی سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ کَمَا یَقُوْمُ اَحَدُکُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَیَّ فَجِئْتُه' فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبَیْهِ حَتّٰی فَرَغَ

وہ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) میں اور رسول اللہ ﷺ جا رہے تھے کہ ایک قوم کی کوڑی پر (جو) ایک دیوار کے نیچے (تھی) پہنچے تو آپ اس طرح کھڑے ہو گئے جس طرح ہم تم میں سے کوئی (شخص) کھڑا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے پیشاب کیا اور میں ایک طرف ہٹ گیا۔ تب آپ نے مجھے اشارہ کیا تو میں آپ کے پاس گیا اور (پردہ کی غرض سے) آپ کی ایڑیوں کے قریب کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ آپ پیشاب سے فارغ ہو گئے۔

باب ۱۶۰ . اَلْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

۱۶۰۔ کسی قوم کی کوڑی پر پیشاب کرنا۔

(۲۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ یُشَدِّدُ فِی الْبَوْلِ وَیَقُوْلُ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اَحَدِهِمْ قَرَضَه' فَقَالَ حُذَیْفَةُ لَیْتَه' اَمْسَکَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَآئِمًا

۲۲۳۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا ان سے شعبہ نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابووائل سے نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری پیشاب (کے بارے) میں سختی سے کام لیتے تھے اور کہتے تھے کہ بنی اسرائیل میں جب کسی کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا، تو اسے کاٹ ڈالتے۔ ابو حذیفہ کہتے ہیں کہ کاش وہ اپنے اس تشدد سے باز آ جاتے (کیونکہ) رسول اللہ ﷺ کسی قوم کی کوڑی پر تشریف لائے، اور آپ نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ [1]

باب ۱۶۱ . غَسْلِ الدَّمِ

۱۶۱۔ حیض کا خون دھونا۔

(۲۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَرَءَیْتَ اِحْدَانَا تَحِیْضُ فِی الثَّوْبِ کَیْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَحُتُّه' ثُمَّ تَقْرُصُه' بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُه' بِالْمَاءِ وَتُصَلِّیْ فِیْهِ

۲۲۴۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا، ان سے فاطمہ نے اسماءؓ کے واسطے سے نقل کیا، وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو عرض کیا کہ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ہم میں کسی عورت کو کپڑے میں حیض آتا ہے (تو) وہ کیا کرے، آپ نے فرمایا (کہ پہلے) ملے پھر پانی سے رگڑے اور پانی سے صاف کرے۔ اور (اس کے بعد) اس کپڑے میں نماز پڑھ لے۔ [2]

(۲۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَنَا مُعٰوِیَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَآ اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

۲۲۵۔ ہم سے محمد نے بیان کیا، ان سے ابومعاویہ نے، ان سے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ (عروہ) کے واسطے سے بیان کیا، وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ابوحبیش کی لڑکی فاطمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے (یعنی حیض کا خون میعاد اور

---

[1] حضرت حذیفہ کا منشاء یہ تھا کہ پیشاب سے بچنے میں احتیاط تو ضروری ہے لیکن خواہ مخواہ کا تشدد اور زیادتی سے وہم اور وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔ ... عمل میں اتنی ہی احتیاط چاہئے جتنی آدمی اپنی روزمرہ کی زندگی میں کر سکتا ہے اس لئے علماء نے کہا ہے کہ بالکل باریک اور غیر محسوس و نامعلوم چھینٹیں معاف ہیں۔

[2] کپڑا اگر حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اس کو دھو کر پاک کرنا ضروری ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِنَّمَا ذٰلِکِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُکِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَآ اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْکِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ قَالَ وَقَالَ اَبِيْ ثُمَّ تَوَضَّاِئِيْ لِکُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيْٓءَ ذٰلِکَ الْوَقْتُ

مقدار سے زیادہ آتا ہے) اس لئے میں پاک نہیں رہتی ہوں تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے۔ تو جب تجھے حیض آئے (یعنی حیض کے مقررہ دن شروع ہوں) تو نماز چھوڑ دے اور جب یہ دن گزر جائیں تو اپنے (بدن اور کپڑے سے خون کو دھو ڈال۔ پھر نماز پڑھ، ہشام کہتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ حضور ﷺ نے یہ (بھی) فرمایا کہ پھر ہر نماز کے لئے وضو کر حتیٰ کہ وہی (حیض کا) وقت پھر لوٹ آئے۔ ❶

باب ۱۶۲. غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْکِهٖ وَغَسْلِ مَا يُصِيْبُ مِنَ الْمَرْاَةِ

۱۶۲۔ منی کا دھونا اور اس کا رگڑنا۔ اور جو تری عورت (کے پاس جانے) سے لگ جائے اس کا دھونا۔

(۲۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمبَارَکِ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَآءِ فِيْ ثَوْبِهٖ

۲۲۶۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا انہیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں عمرو بن میمونہ الجزری نے بتلایا، وہ سلیمان بن یسار سے، وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے جنابت (یعنی منی کے دھبے) کو دھوتی تھی۔ پھر (اس کو پہن کر) آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور پانی کے دھبے آپ کے کپڑے میں ہوتے تھے۔ ❷

(۲۲۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ کُنْتُ اَغْسِلُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ

۲۲۷۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان سے یزید نے، ان سے عمرو نے سلیمان سے نقل کیا، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سنا (دوسری سند یہ ہے) ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے عبدالواحد نے، ان سے عمرو بن میمونہ نے سلیمان بن یسار کے واسطے سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے اس منی کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے تو انہوں نے فرمایا کہ میں منی کو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھو

❶ جو عورت سیلان خون کی بیماری میں مبتلا ہے اس کے لئے حکم ہے کہ ہر نماز کے لئے مستقل وضو کرے اور حیض کے جتنے دن اس کی عادت کے موافق ہوتے ہیں ان دنوں میں نماز نہ پڑھے۔ اس لئے ان ایام کی نماز معاف ہے۔ شریعت کا یہ حکم اگرچہ عورت کی زندگی کے ایک ایسے گوشے سے تعلق رکھتا ہے جو نہایت ہی پوشیدہ رہتا ہے لیکن اس کے بارے میں اگر عورتوں کو کوئی راہ نمائی نہ ملتی تو وہ اس گوشے سے متعلق ایسی ہدایات سے محروم رہ جاتیں جن سے ان کا دین اور دنیا، روح اور جسم صاف اور پاک ہوسکتا تھا اور جس سے ان کی نفسیاتی اور اخلاقی، طبی اور روحانی اصلاح ہوسکتی تھی۔ اس بنا پر ایسی تمام احادیث کے بارے میں یہ ہی نقطہ نظر رکھنا چاہئے کہ دین لوگوں کی زندگی کے لئے ایک مکمل تعمیری نقشے کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی سا پہلو دینی راہ نمائی کے بغیر اپنے صحیح مقام پر فٹ نہیں ہوسکتا، پھر آج کے دور میں اس قسم کی جملہ احادیث کو جن میں عورت مرد کے پوشیدہ معاملات یا تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ان کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں، بیان کرنے میں کسی شرم کی ضرورت نہیں جب کہ جنسی لٹریچر عام ہو چکا ہے اور جدید تعلیم کے سربراہ مرد عورت کے پوشیدہ سے پوشیدہ تعلقات کی تعلیم کو اپنے نزدیک ضروری قرار دینے لگے ہیں جس کی فی الحقیقت کوئی ضرورت نہیں۔

❷ مطلب یہ ہے کہ کپڑا پاک کرنے کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس سے نماز پڑھ لی جائے اگرچہ وہ خشک نہ ہوا ہو۔

اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِىْ ثَوْبِهٖ بُقَعُ الْمَآءِ

ڈالتی تھی پھر آپ نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے اور دھونے کے نشان (یعنی) پانی کے دھبے آپ کے کپڑے میں ہوتے۔

باب ۱۶۳. اِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ اَوْغَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ اَثَرُهٗ

۱۶۳۔ اگر منی یا کوئی اور نجاست دھوئے اور (پھر) اس کا اثر زائل نہ ہو (تو کیا حکم ہے؟)

(۲۲۸) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِى الثَّوْبِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْهِ بُقَعُ الْمَآءِ

۲۲۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے عبدالوحد نے ان سے عمرو بن میمون نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کپڑے کے متعلق جس میں جنابت (ناپاکی) کا اثر آ گیا ہو، سلیمان بن یسار سے سنا، وہ کہتے تھے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھوڈالتی تھی پھر آپ نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان یعنی پانی کے دھبے کپڑے میں ہوتے۔ ❶

(۲۲۹) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِىَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَرَاهُ فِيْهِ بُقْعَةً اَوْبُقَعًا

۲۲۹۔ ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا، ان سے زہیر نے، ان سے عمرو بن میمون بن مہران نے، انہوں نے سلیمان بن یسار سے نقل کیا وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھوڈالتی تھیں (وہ فرماتی ہیں کہ) پھر (کبھی) میں ایک دھبہ یا کئی دھبے دیکھتی تھی۔ ❷

باب ۱۶۴. اَبْوَالِ الْاِبِلِ وَالدَّوَآبِّ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا وَصَلّٰى اَبُوْ مُوْسٰى فِىْ دَارِالْبَرِيْدِ وَالسِّرْقِيْنِ وَالْبَرِيَّةُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ هٰهُنَا اَوْ ثَمَّ سَوَآءٌ

۱۶۴۔ اونٹ، بکری اور چوپایوں کا پیشاب اور ان کے رہنے کی جگہ (کا حکم کیا ہے؟) حضرت ابوموسیٰ نے دار برید میں نماز پڑھی (حالانکہ) وہاں گوبر تھا اور ایک پہلو میں جنگل تھا پھر انہوں نے کہا یہ جگہ اور وہ جگہ یعنی جنگل (دونوں) برابر ہیں۔

(۲۳۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ اُنَاسٌ مِّنْ عُكْلٍ وَّعُرَيْنَةَ فَاجْتَوَواالْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَّاَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوْا رَاعِىَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوْالنَّعَمَ فَجَآءَ الْخَبَرُ فِىْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِىْ اٰثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِیْٓءَ بِهِمْ فَاَمَرَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ

۲۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے حماد بن زید سے وہ ایوب سے، وہ ابی قلابہ سے۔ وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ عکل یا عینہ (قبیلوں) کے آئے اور مدین پہنچ کر وہ بیمار ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں لقاح میں جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہاں کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پئیں چنانچہ وہ (لقاح کی طرف جہاں اونٹ رہتے تھے) چلے گئے اور جب اچھے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو ہانک لے گئے، دن کے ابتدائی حصے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس (اس واقعہ کی) خبر آئی، تو آپ

❶ منی بھی پیشاب کی طرح نجس ہے اس کا بھی وہی حکم ہے جو دوسری نجاستوں کا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاک کرنے کے بعد پانی کے دھبے اگر کپڑے پر باقی رہیں تو کچھ حرج نہیں۔

❷ کسی بھی نجاست کا اپنا اصلی اثر زائل ہو جانا چاہئے۔ اس کے بعد اگر اس کا نشان یا رنگ وغیرہ کچھ رہ جاتا ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔

وَسُمِرَتْ اَعْيُنُهُمْ وَاُلْقُوْا فِى الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَهٰؤُلَآءِ سَرَقُوْا فَقَتَلُوْا وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے جب دن چڑھ گیا تو (تلاش کے بعد) وہ ملزمین حضور کی خدمت میں لائے گئے۔ آپ کے حکم کے مطابق (شدید جرم کی بنا پر) ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ اور آنکھوں میں گرم سلائیں پھیر دی گئیں اور (مدینہ کی) پتھریلی زمین میں ڈال دیئے گئے (پیاس کی شدت سے) پانی مانگتے تھے مگر انہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا...... ابوقلابہ نے (ان کے جرم کی سنگینی ظاہر کرتے ہوئے) کہا کہ ان لوگوں نے (اول) چوری کی (پھر) قتل کیا اور (آخر) ایمان سے پھر گئے اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی۔ ❶

(۲۳۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

۲۳۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا ان سے شعبہ نے انہیں ابوالتیاح نے حضرت انسؓ سے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کی تعمیر سے پہلے بکریوں کے باڑے میں پڑھ لیا کرتے تھے۔ ❷

باب ۱۶۵. مَايَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِى السَّمْنِ وَالْمَآءِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَابَاْسَ بِالْمَآءِ مَالَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ اَوْرِيْحٌ اَوْلَوْنٌ وَقَالَ حَمَّادٌ لَابَاْسَ بِرِيْشِ الْمَيْتَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ عِظَامِ الْمَوْتٰى نَحْوَ الْفِيْلِ وَغَيْرِهٖ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ سَلَفِ الْعُلَمَآءِ يَمْتَشِطُوْنَ بِهَا وَيَدَّهِنُوْنَ فِيْهَا لَايَرَوْنَ بِهٖ بَاْسًا وَّقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاِبْرَاهِيْمُ لَابَاْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ

۱۶۵۔ وہ نجاستیں جو گھی اور پانی میں گر جائیں۔ زہری نے کہا کہ جب تک پانی کی بو، ذائقہ اور رنگ نہ بدلے (نجاست پڑ جانے کے باوجود) اس میں کچھ حرج نہیں اور حماد کہتے ہیں کہ (پانی میں) مردار پرندوں کے پر (پڑ جانے) سے کچھ حرج نہیں (واقعہ ہوتا) مردوں کی جیسے ہاتھی وغیرہ کی ہڈیاں اس کے بارے میں زہری کہتے ہیں کہ میں نے پہلے لوگوں کو ان کی کنگھیاں کرتے اور ان (ہڈیوں کے برتنوں) میں تیل رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے، ابن سیرین اور ابراہیم کہتے ہیں کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کچھ حرج نہیں۔

---

❶ عنوان کے تحت حضرت موسیٰ کے گوبر کی جگہ جو نماز پڑھنے کا ذکر ہے وہ صرف ان کی رائے ہے۔ دوسرے عام صحابہ اور جمہور کے نزدیک گوبر ناپاک ہے بظاہر گوبر کے اوپر نماز نہیں پڑھی، نماز کی جگہ کے متصل گوبر پڑا ہوا تھا۔ احناف کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب نجاست خفیفہ کا حکم رکھتا ہے یعنی چوتھائی کپڑے کی بقدر معاف ہے۔

اس روایت میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو اونٹ کے پیشاب پینے کا جو حکم دیا وہ وقتی علاج تھا۔ ورنہ پیشاب کا استعمال حرام ہے۔ اگرچہ شافعیہ، مالکیہ اور بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کی بنا پر اونٹ کا پیشاب پاک ہے مگر جمہور علماء کے نزدیک پیشاب کے بارے میں چونکہ دوسری احادیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں اس لئے اس کو اس حدیث کی بنا پر پاک نہیں کہا جائے گا یہ ایک وقتی اجازت تھی...... ان لوگوں نے ایک ساتھ چار شدید جرم کئے تھے اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کے احسان و مروت کا جواب بدعہدی و بے مروتی سے دیا، چوری کی قتل کیا، مرتد ہوئے، اللہ اور اس کے رسول سے مقابلہ کیا ان جرائم کی یہ ہی سزا ہو سکتی تھی جو انہیں دی گئی اور اس وقت کے لحاظ سے یہ سزا کوئی وحشیانہ سزا نہیں کہلائی جا سکتی۔ رسول اللہ ﷺ کی حیثیت صرف ایک مصلح اور مرشد ہی کی نہیں تھی بلکہ ایک سیاسی منتظم اور ملکی مدبر کی بھی تھی اس لئے آپ کو مصالح کے پیش نظر اپنے عام جذبہ رأفت و شفقت کے برخلاف اس طرح کی سیاسی اور اس انتظامی تدبیروں سے بھی کام لینا پڑتا تھا۔

❷ مطلب یہ ہے کہ باڑے میں کپڑا وغیرہ بچھا کر اس پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۲۳۲) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ

۲۳۲۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے نقل کیا، وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے، وہ ابن عباسؓ سے وہ حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا تھا، آپ نے فرمایا اس کو نکال دو اور اس کے آس پاس (کے گھی) کو نکال پھینکو اور اپنا (بقیہ) گھی استعمال کرو۔

(۲۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ثَنَا مَعْنٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ فَقَالَ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوْهُ قَالَ مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ مَالَآ اُحْصِيْهِ يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ

۲۳۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے معن نے، ان سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا، وہ عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عتبہ بن مسعود سے، وہ ابن عباس سے، وہ حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی میں گر گیا تھا، تو آپ نے فرمایا کہ اس چوہے کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دو، بعض کہتے ہیں کہ مالک نے کتنی ہی بار (یہ حدیث ابن عباس سے اور انہوں نے حضرت میمونہؓ سے روایت کی۔) ❶

(۲۳۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ

۲۳۴۔ ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں معمر نے ہمام بن منبہ سے خبر دی وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں مسلمان کو جو زخم لگتا ہے وہ قیامت کے دن اسی حالت میں ہوگا جس طرح لگا تھا اس میں سے خون بہتا ہوگا جس کا رنگ (تو) خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی سی ہوگی۔ ❷

باب ۱۶۶۔

۱۶۶۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا۔

(۲۳۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَنَا اَبُوالزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ

۲۳۵۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں ابو الا ناد نے خبر دی کہ ان سے عبدالرحمٰن ہرمز الاعرج نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ہم (لوگ) دنیا میں پچھلے (مگر آخرت میں) سب سے آگے ہیں اور اسی سند سے (یہ بھی) فرمایا کہ تم میں سے کوئی ٹھہرے

---

❶ مذکورہ دو احادیث میں جو حکم دیا گیا ہے وہ ایسے گھی یا تیل کے متعلق ہے جو سخت اور جما ہوا ہو لیکن جو گھی یا تیل جما ہوا نہ ہو پگھلا ہوا ہو، وہ کھانے کے قابل نہیں رہے گا البتہ اسے کھانے کے علاوہ خارج میں استعمال کیا جا سکتا ہے جیسے چراغ وغیرہ میں جلانا۔

❷ بظاہر اس حدیث کو عنوان سے کوئی مناسبت نہیں، علماء نے اس کی مختلف مناسبتیں اپنے طور پر بیان کی ہیں، شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے نزدیک اس حدیث سے یہ ثابت کرنا ہے کہ مشک پاک ہے۔

الَّذِیْ لَایَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ بِهٖ

ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو۔ پیشاب نہ کرے کہ (اس کے بعد) پھر اسی میں غسل کرنے لگے۔

باب ۱۶۷. اِذَا اُلْقِیَ عَلٰی ظَهْرِ الْمُصَلِّیْ قَذَرٌ اَوْجِیْفَةٌ لَّمْ تَفْسُدْ عَلَیْهِ صَلٰوتُهٗ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا رَاٰی فِیْ ثَوْبِهٖ دَمًا وَّهُوَ یُصَلِّیْ وَضَعَهٗ وَمَضٰی فِیْ صَلٰوتِهٖ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ وَالشَّعْبِیُّ اِذَا صَلّٰی وَفِیْ ثَوْبِهٖ دَمٌ اَوْجَنَابَةٌ اَوْلِغَیْرِالْقِبْلَةِ اَوْ تَیَمَّمَ فَصَلّٰی ثُمَّ اَدْرَکَ الْمَآءَ فِیْ وَقْتِهٖ لَایُعِیْدُ

۱۶۷۔ جب نمازی کی پشت پر کوئی نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی اور ابن عمر جب نماز پڑھتے وقت کپڑے میں خون لگا ہوا دیکھتے تو اس کو اتار ڈالتے اور نماز پڑھتے رہتے ، ابن مسیب اور شعبی کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے کپڑے پر نجاست یا جنابت (منی) لگی ہو، یا قبلے کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھی ہو یا تیمم کر کے نماز پڑھی ہو پھر نماز ہی کے وقت میں پانی مل گیا ہو تو (اب) نماز نہ دہرائے (اس کی نماز صحیح ہوگئی)

(۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ مُسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُوبْنُ مَیْمُوْنٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ عِنْدَ الْبَیْتِ وَاَبُوْجَهْلٍ وَّاَصْحَابٌ لَّهٗ جُلُوْسٌ اِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَیُّکُمْ یَجِیْءُ بِسَلَاجَزُوْرِ بَنِیْ فُلَانٍ فَیَضَعُهٗ عَلٰی ظَهْرِ مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ اَشْقَی الْقَوْمِ فَجَآءَ بِهٖ فَنَظَرَ حَتّٰی اِذَا سَجَدَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهٗ عَلٰی ظَهْرِهٖ بَیْنَ کَتِفَیْهِ وَاَنَا اَنْظُرُ لَا اُغْنِیْ شَیْئًا لَوْکَانَتْ لِیْ مَنَعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوْا یَضْحَکُوْنَ وَیُحِیْلُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَّایَرْفَعُ رَاْسَهٗ حَتّٰی جَاءَ تْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْهِمْ اِذْ دَعَا عَلَیْهِمْ قَالَ وَکَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَةَ فِیْ ذٰلِکَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمّٰی اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ بِاَبِیْ جَهْلٍ وَعَلَیْکَ بِعُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ وَشَیْبَةَ بْنِ

۲۳۶۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا انہیں ان کے باپ (عثمان) نے شعبہ سے خبر دی ، انہوں نے ابواسحاق سے ، انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ سے ، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (نماز پڑھتے وقت) سجدہ میں تھے (ایک دوسری سند سے) ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا ان سے شریح بن مسلمہ نے ، ان سے ابراہیم بن یوسف نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا ، وہ ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے ساتھی (بھی وہیں) بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص قبیلے کی (جو) اونٹنی (ذبح ہوئی ہے اس) کی اوجھڑی اٹھا لائے اور (لا کر) جب محمد سجدہ میں جائیں تو ان کی پیٹھ پر رکھ دے ، ان میں سے ایک سب سے زیادہ بدبخت (آدمی) اٹھا اور اوجھڑی لے کر آیا اور دیکھتا رہا۔ جب آپ نے سجدہ کیا تو اس نے اس اوجھڑی کو آپ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا۔ (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) میں یہ (سب کچھ) دیکھ رہا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا۔ کاش (اس وقت) مجھے کچھ زور ہوتا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ (اس حال میں آپ کو دیکھ کر) وہ لوگ ہنسنے لگے اور (ہنسی کے مارے) لوٹ پوٹ ہونے لگے اور رسول اللہ ﷺ سجدہ میں تھے (بوجھ کی وجہ سے) اپنا سر نہیں اٹھا سکتے تھے۔ حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور وہ بوجھ آپ کی پیٹھ پر سے اتار کر پھینکا۔ تب آپ نے سر اٹھایا۔ پھر تین بار فرمایا، یا اللہ! تو قریش کی تباہی کو لازم کر دے (یہ بات) ان کافروں کو

رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدَ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ ابْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَّعَدَّالسَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْهُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ عَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعٰى فِي الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ

ناگوار ہوئی کہ آپ نے انہیں بددعا دی، عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر (مکہ) میں دعا قبول ہوتی ہے پھر آپ نے (ان میں سے) ہر ایک کا (جدا جدا) نام لیا کہ اے اللہ! ان کو ضرور ہلاک کر دے، ابوجہل کو، عتبہ بن ربیعہ کو شیبہ ابن ربیعہ کو، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو، ساتویں (آدمی) کا نام (بھی) لیا مگر مجھے یاد نہیں رہا، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ جن لوگوں کا (بددعا دیتے وقت) رسول اللہ ﷺ نے نام لیا تھا میں نے ان (کی لاشوں) کو بدر کے کنویں میں پڑا ہوا دیکھا۔ ❶

باب ۱۶۸۔ اَلْبُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهٖ فِي الثَّوْبِ. وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَذَكَرَالْحَدِيْثَ وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ

۱۶۸۔ کپڑے میں تھوک اور رینٹ وغیرہ لگ جائے تو کیا حکم ہے۔ عروہ نے مسور و مروان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے زمانے میں نکلے (اس سلسلہ میں) انہوں نے پوری حدیث نقل کی (اور پھر کہا کہ) نبی ﷺ نے جتنی مرتبہ بھی تھوکا وہ (زمین پر گرنے کی بجائے) لوگوں کی ہتھیلی پر پڑا (کیونکہ لوگوں نے غایت تعلق کی وجہ سے ہاتھ سامنے کر دیئے) پھر وہ لوگوں نے اپنے چہروں اور بدن پر مل لیا۔ ❷

(۲۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبِهٖ

۲۳۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے حمید کے واسطے سے بیان کیا، وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) اپنے کپڑے میں تھوکا۔ ❸

باب ۱۶۹۔ لَايَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِالنَّبِيْذِ وَلَا بِالْمُسْكِرِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَاَبُوالْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَآءٌ التَّيَمُّمُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ وَاللَّبَنِ

۱۶۹۔ نبیذ سے اور کسی نشہ والی چیز سے وضو جائز نہیں حسن بصری اور ابو العالیہ نے اسے مکروہ کہا ہے اور عطاء کہتے ہیں کہ نبیذ اور دودھ سے وضو کرنے کے مقابلے میں مجھے تیمم کرنا زیادہ پسند ہے۔

(۲۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ

۲۳۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے زہری نے ابوسلمہ کے واسطے سے بیان کیا وہ حضرت عائشہؓ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ پینے کی ہر وہ چیز جس

---

❶ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کو کیسی صبر آزما مصیبتیں برداشت کرنی پڑتی تھیں، اس حدیث سے امام بخاری یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے کوئی نجاست پشت پر آ پڑے تو نماز ہو جائے گی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے۔ جب تفصیلی احکام طہارت وصلوٰۃ کے نازل نہیں ہوئے تھے، نماز کے لئے بدن کا، کپڑوں کا اور نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا جمہور کے نزدیک ضروری ہے۔ ❷ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کو رسول اللہ ﷺ سے کس درجہ فدویانہ تعلق تھا، البتہ یہ صحابہ کا عام معمول نہیں تھا مگر صلح حدیبیہ کے وقت کسی جذبے اور کسی مصلحت کی بنا پر یہ طرز عمل اختیار کیا۔ ❸ پڑھتے وقت اگر تھوک آئے اور تھوکنے کی قریب میں کوئی جگہ نہیں تو کسی کپڑے میں تھوک لے تاکہ نماز میں خلل بھی نہ واقع ہو اور قریب کی جگہ بھی خراب نہ ہو۔

حَرَامٌ

سے نشہ (پیدا) ہو، حرام ہے۔ ❶

باب ۱۷۰. غَسْلِ الْمَرْاَةِ اَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ امْسَحُوْا عَلٰى رِجْلِىْ فَاِنَّهَا مَرِيْضَةٌ

۱۷۰۔عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا۔ ابو العالیہ نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ میرے پیروں پر مالش کرو کیونکہ وہ (تکلیف کی وجہ سے) مریض ہوگئے ہیں۔

(۲۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيَّ وَسَاَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِىْ وَبَيْنَهٗ اَحَدٌ بِاَىِّ شَىْءٍ دُوِىَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَابَقِىَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّىْ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيْءُ بِتُرْسِهٖ فِيْهِ مَاءٌ وَّفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَاُخِذَ حَصِيْرٌ فَاُحْرِقَ فَحُشِىَ بِهٖ فِيْهِ جُرْحُهٗ

۲۳۹۔ہم سے محمد نے بیان کیا، ان سے سفیان بن عیینہ نے ابن حازم کے واسطے سے نقل کیا، انہوں نے سہل بن سعد الساعدی سے سنا کہ لوگوں نے ان سے پوچھا اور (میں اس وقت سہل کے اتنا قریب تھا کہ) میرے اور ان کے درمیان کوئی نہیں تھا۔ کسی چیز کے ساتھ نبی ا کے زخم کا علاج کیا گیا تو فرمایا کہ مجھ سے زیادہ اس بات کو جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہؓ آپ کے منہ سے خون کو دھوتیں۔ پھر ایک بوریا لے کر جلایا گیا اور آپ کے زخم میں بھر دیا گیا۔ ❷

باب ۱۷۱. السِّوَاكِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِتُّ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ

۱۷۱۔مسواک کا بیان۔

ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے رات رسول اللہ ﷺ کے پاس گذاری تو (میں نے دیکھا کہ) آپ نے مسواک کی۔

(۲۴۰) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُّهٗ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهٖ يَقُوْلُ اُعْ اُعْ وَالسِّوَاكُ فِىْ فِيْهِ كَاَنَّهٗ يَتَهَوَّعُ

۲۴۰۔ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا ان سے حماد بن یزید نے غلان بن جریر کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ ابو ہریرہؓ سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو اپنے ہاتھ سے مسواک کرتے ہوئے پایا اور آپ کے منہ سے اع اع کی آواز نکل رہی تھی اور مسواک آپ کے منہ میں (اس طرح تھی جس طرح آپ قے کر رہے ہوں۔ ❸

(۲۴۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

۲۴۱۔ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ ابو وائل سے، وہ حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔ ❹

باب ۱۷۲. دَفْعِ السِّوَاكِ اِلَى الْاَكْبَرِ وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُبْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ

۱۷۲۔بڑے آدمی کو مسواک دینا۔

عفان کہتے ہیں کہ ہم سے صخر بن جویریہ نے نافع کے واسطے سے بیان

❶ خالص دودھ سے وضو جائز نہیں، احناف کے نزدیک ایسا دودھ جس میں پانی کافی مقدار میں مل گیا ہو، وضو جائز ہے اسی طرح ہر نشہ کرنے والی چیز حرام کردی گئی خواہ اس کی اتنی قلیل مقدار استعمال کی جائے جس سے فوری نشہ نہ ہو لیکن چونکہ اس میں نشہ پیدا کرنے کی صلاحیت ہے اس لئے وہ بھی مطلقاً حرام ہے۔

❷ والدین کی خدمت کا بہت بڑا اجر ہے پھر اگر باپ پیغمبر بھی ہو تو اس کا درجہ تو بہت بڑھ جاتا ہے۔

❸ جب مسواک زبان پر اندر کی طرف کی جاتی ہے تو ابکائی سے آتی ہے اور ایک خاص قسم کی آواز نکلتی ہی غالباً آپ کی یہ ہی کیفیت تھی جو راوی نے بیان کیا۔

❹ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِیْ اَتَسَوَّکُ بِسِوَاکٍ فَجَآءَ نِیْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَآ اَکْبَرُ مِنَ الْاٰخِرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاکَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِیْلَ لِیْ کَبِّرْ فَدَ فَعْتُهٗ اِلَی الْاَکْبَرِ مِنْهُمَا قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ اخْتَصَرَهٗ نُعَیْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ اُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

کیا۔وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ (خواب میں) مسواک کر رہا ہوں، تو میرے پاس دو آدمی آئے، ایک ان میں سے دوسرے سے بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تب میں نے ان میں سے بڑے کو دی۔ ابوعبداللہ بخاریؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو نعیم نے ابن المبارک سے، انہوں نے اسامہ سے، انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے مختصر طور پر روایت کیا ہے۔ ❷

باب ۱۷۳. فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَی الْوَضُوْٓءِ

۱۷۳۔ باوضو رات کو سونے والے کی فضیلت۔

(۲۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَیْدَةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْٓءَکَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِیْٓ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْٓ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْٓ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْکَ لَامَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْٓ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْٓ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِکَ فَاَنْتَ عَلَی الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَمَا تَتَکَلَّمُ بِهٖ قَالَ فَرَدَّدْتُّهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْٓ اَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُوْلِکَ قَالَ لَاوَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ

۲۴۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے کہا، انہیں عبداللہ نے خبر دی۔ انہیں سفیان نے منصور کے واسطے سے خبر دی، وہ سعد بن عبیدہ سے، وہ براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے آؤ، اس طرح وضو کرو جیسے نماز کے لئے کرتے ہو، پھر داہنی کروٹ پر لیٹے رہو۔ اور یوں کہو اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا، اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا۔ میں نے تیرے ثواب کی توقع اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھے ہی اپنا پشت پناہ بنایا۔ تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ جو کتاب تو نے نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا۔ جو نبی تو نے (مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے میں اس پر ایمان لایا۔ تو اگر اس حالت میں اسی رات مر گیا تو فطرت (یعنی دین) پر مرے گا اور اس دعا کو سب باتوں کے اخیر میں پڑھو براء کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس دعا کو دوبارہ پڑھا۔ جب میں امنت بکتابک الذی انزلت پر پہنچا، میں نے ورسولک (کا لفظ) کہا، آپ نے فرمایا نہیں (یوں کہو) ونبیک الذی ارسلت۔ ❸

الحمدللہ کہ تفہیم البخاری کا پارہ اول ختم ہوا

---

❶ مسواک کرنے کی بڑی فضیلتیں متعدد احادیث میں آئی ہیں، رسول اللہ ﷺ تو اس کا اتنا اہتمام فرماتے تھے کہ انتقال فرمانے سے پہلے تک آپ نے مسواک کی ہے، شرعی اور طبی دونوں لحاظ سے اس کی خاص اہمیت ہے۔

❷ معلوم ہوا کہ دوسرے شخص کی مسواک استعمال کی جاسکتی ہے اگرچہ مستحب یہ ہے کہ اس کو دھو کر استعمال کرے۔

❸ دعا کے الفاظ میں کسی قسم کا تغیر وتبدل کرنا نہ مناسب ہے نہ اس کے پورے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمودات اپنی جگہ بالکل اٹل اور درست ہیں، ان کے الفاظ میں جو تاثیر ہے، وہ دوسرے الفاظ میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔

دوسرا پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْغُسْلِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى . وَاِنْ كُنْتُم جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَوْلِهٖ يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ عَفُوًّا غَفُوْرًا○

غسل کا بیان

خدا تعالیٰ کا قول ہے۔ ❶ ''اور اگر تم کو جنابت ہو تو خواب اچھی طرح پاک ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا کوئی تم میں آیا ہے جائے ضرورت سے یا پاس گئے ہو عورتوں کے، پھر نہ پاؤ تم پانی، تو قصد کرو پاک مٹی کا اور مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور پورا کرے اپنا احسان تم پر تا کہ تم احسان مانو'' اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے کہ ''اے ایمان والوں نزدیک نہ جاؤ نماز کے جس وقت کہ تم نشہ میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ اس وقت کہ غسل کی حاجت ہو مگر راہ چلتے ہوئے یہاں تک کہ غسل کر لو، وراگر تم مریض ہو، یا سفر میں، یا آیا ہے تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے، یا پاس گئے ہو عورتوں کے پھر نہ ملا تم کو پانی تو ارادہ کرو پاک زمین کا، پھر ملو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو، بے شک اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

باب ۱۷۴ . اَلْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغُسْلِ

باب ۱۷۴۔ غسل سے پہلے وضو۔ ❷

(۲۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَااغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ بِيَدِهٖ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَآءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ

۲۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی ہشام سے روایت کر کے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ جب غسل فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر اسی طرح وضو کرتے جیسے نماز کے لئے آپ کی عادت تھی۔ پھر پانی میں اپنی انگلیاں ڈبوتے اور ان سے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو سر پر ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہا لیتے۔

(۲۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ

۲۴۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کی، اعمش سے روایت کر کے وہ سالم بن ابی الجعد

---

❶ ان آیتوں سے مقصود یہ بتانا ہے کہ غسل کا وجوب کتاب اللہ سے ثابت ہے اور قطعی ہے۔ پہلی آیت سورہ مائدہ کی ہے اور دوسری سورہ نساء کی۔ دونوں میں وجوب غسل کی کسی قدر تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔۱۲ ❷ غسل سے پہلے وضو کر لینا سنت ہے۔۱۲

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَوَضَّاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَ ه' لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَه' وَمَآ اَصَابَه' مِنَ الْاَذٰى ثُمَّ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ ثُمَّ نَحّٰى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا هٰذِهٖ غُسْلُه' مِنَ الْجَنَابَةِ

سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے وضو کی طرح ایک مرتبہ وضو کیا البتہ پاؤں نہیں دھوئے۔ پھر اپنی شرم گاہ کو دھویا اور جہاں کہیں بھی نجاست لگ گئی تھی اس کو دھویا پھر اپنے اوپر پانی بہالیا۔ پھر سابقہ جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔ یہ تھا آپ کا غسل جنابت۔

باب۱۷۵. غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهٖ

۱۷۵۔ مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل۔

(۲۴۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا بْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِىْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ

۲۴۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آپ نے فرمایا میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔ اس برتن کو فرق کہا جاتا تھا (فرق میں تقریباً ساڑھے دس سیر پانی آتا تھا۔)

باب۱۷۶. الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهٖ

۱۷۶۔ صاع ❶ یا اسی طرح کی کسی چیز سے غسل۔

(۲۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلْمَةَ يَقُوْلُ دَخَلْتُ اَنَا وَاَخُوْ عَآئِشَةَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا اَخُوْهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِاِنَآءٍ نَّحْوٍ مِّنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَاَفَاضَتْ عَلٰى رَاْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ وَبَهْزٌ وَّالْجُدِّىُّ عَنْ شُعْبَةَ قَدْ رَصَاعٍ

۲۴۶۔ عبداللہ بن محمد نے ہم سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ عبدالصمد نے ہم سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابوبکر بن حفص نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے یہ حدیث سنی کہ میں اور حضرت عائشہؓ کے بھائی حضرت عائشہؓ کی خدمت میں گئے۔ ان کے بھائی نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے صاع جیسا ایک برتن منگایا پھر غسل کیا اور اپنے اوپر پانی بہایا۔ اس وقت ہمارے درمیان اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا۔ ابوعبداللہ (بخاری) کہتا ہے کہ یزید بن ہارون، بہز اور جدی نے شعبہ سے قدر صاع کی الفاظ کی (ایک صاع کی مقدار) روایت کی ہے۔

(۲۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ اَنَّه' كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ هُوَ وَاَبُوْهُ وَعِنْدَه' قَوْمٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ يَكْفِيكَ

۲۴۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے زہیر نے ابواسحٰق کے واسطہ سے روایت بیان کی انہوں نے کہا ہم سے ابوجعفر نے بیان کیا کہ وہ اور ان کے والد جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت

❶ ایک صاع میں تقریباً ساڑھے تین سیر پانی آتا ہے۔ غسل کے لئے ایک صاع کے مقدار کی کوئی شرعی اہمیت نہیں ہے اسی وجہ سے کسی امام فقہ نے اس حدیث کے مضمون پر کوئی بحث نہیں کی صرف امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے پیش نظر ایک صاع کو غسل کے لئے معتبر مانا ہے لیکن ان کا مقصد بھی اس سے غسل کو صرف ایک صاع میں محدود کردینا نہیں ہے۔

صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَّايَكْفِينِيْ فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِيْ مَنْ هُوَاَوْفٰى مِنْكَ شَعْرًا وَّخَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ اَمَّنَا فِيْ ثَوْبٍ

حضرت جابر کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے آپ سے غسل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک صاع کافی ہے۔ اس پر ایک شخص بولا مجھے کافی نہیں ہوگا۔ جابرؓ نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے کافی ہوتا تھا جن کے بال تم سے زیادہ تھے اور جو تم سے بہتر تھے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ، پھر حضرت جابرؓ نے صرف ایک کپڑا پہن کر ہمیں نماز پڑھائی۔

(۲۴۸) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ اَخِيْرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَالصَّحِيْحُ مَارَوٰى اَبُوْ نُعَيْمٍ

۲۴۸۔ ابونعیم نے ہم سے روایت کی کہ ہم سے ابوعیینہ نے بیان کیا عمرو کے واسطہ سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس سے کہ نبی کریم ﷺ اور میمونہ رضی اللہ عنہا ایک برتن میں غسل کر لیتے تھے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) کہتا ہے کہ ابن عیینہ اخیر عمر میں اس روایت کو ابن عباس کے توسط سے میمونہؓ سے روایت کرتے تھے اور صحیح وہی ہے جس طرح ابونعیم نے روایت کی۔

باب ۱۷۷ . مَنْ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا

۱۷۷۔ جو شخص اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے۔

(۲۴۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّآ اَنَا فَاُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِيْ ثَلَاثًا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ كِلْتَيْهِمَا

۲۴۹۔ ابونعیم نے ہم سے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زہیر نے روایت کی، ابو اسحٰق سے۔ کہا کہ ہم سے جبیر بن مطعم نے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تو پانی اپنے سر پر تین مرتبہ بہاتا ہوں اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔

(۲۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّخُوْلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا

۲۵۰۔ محمد بن بشار نے ہم سے روایت بیان کیا کہا، ہم سے غندر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی مخول ابن راشد کے واسطے سے وہ محمد بن علی سے وہ جابر بن عبداللہ سے انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے تھے۔

(۲۵۱) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ قَالَ لِيْ جَابِرٌ اَتَانِيْ ابْنُ عَمِّكَ يُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ ثَلٰثَ اَكُفٍّ فَيُفِيْضُهَا عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى سَآئِرِ جَسَدِهٖ فَقَالَ لِيْ الْحَسَنُ اِنِّيْ رَجُلٌ كَثِيْرًا لشَّعْرِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْكَ شَعْرًا

۲۵۱۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے معمر بن یحییٰ بن سام نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابوجعفر نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے جابرؓ نے بیان کیا کہ میرے پاس تمہارے بھائی آئے ان کا اشارہ حسن بن محمد بن حنیفہ کی طرف تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ جنابت کے غسل کا کیا طریقہ ہے۔ میں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ تین چلو لیتے تھے اور ان کو اپنے سر پر بہاتے تھے۔ پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہاتے تھے حسن نے اس پر کہا کہ میں تو بہت بالوں والا آدمی ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ کے تم سے زیادہ بال تھے۔

باب ۱۷۸. الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

(۲۵۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآءً لِلْغُسْلِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهٗ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَّكَانِهٖ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

۱۷۸۔صرف ❶ ایک مرتبہ بدن پر پانی ڈال کر اگر غسل کیا جائے؟

۲۵۲۔ہم سے موسیٰ نے بیان کیا۔انہوں نے کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا۔اعمش کے واسطے سے وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے آپ نے فرمایا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے لئے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے اپنا ہاتھ دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھویا پھر پانی اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر اپنی شرم گاہ کو دھویا۔پھر زمین پر ہاتھ رگڑا اور دھویا،اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا۔پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہالیا اور اپنی جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں دھوئے۔

باب ۱۷۹. مَنْ بَدَاَ بِالْحِلَابِ اَوِالطِّيْبِ عِنْدَ الْغُسْلِ

(۲۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ وَعَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَّحْوَالْحِلَابِ فَاَخَذَ بِكَفِّهٖ فَبَدَاَ بِشِقِّ رَاْسِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْسَرِ فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى وَسْطِ رَاْسِهٖ

۱۷۹۔جس نے حلاب ❷ سے یا خوشبو لگا کر غسل کیا۔

۲۵۳۔محمد بن مثنیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا حنظلہ کے واسطے سے وہ قاسم سے وہ عائشہؓ سے آپ نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب غسل جنابت کرنا چاہتے تو حلاب کی طرح ایک چیز۔منگاتے تھے (بہت سی دوسری روایتوں میں بعینہ حلاب منگانے کا ذکر ہے) پھر (پانی) اپنے ہاتھ میں لیتے تھے اور سر کے داہنے حصے سے غسل کی ابتداء کرتے تھے پھر بائیں حصہ کا غسل کرتے تھے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے بیچ میں لگاتے تھے۔

باب ۱۸۰. الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ

(۲۵۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا

۱۸۰۔غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔

۲۵۴۔ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا۔کہا کہ ہم سے

---

❶ اگر بلا کسی شک وتردد کے صرف ایک مرتبہ بدن پر پانی ڈال لینے سے بدن کے تمام حصوں کا پوری طرح غسل ہوجائے تو احناف کے نزدیک بھی یہ غسل جائز ہے اور ایسے غسل سے جنابت کا اثر ختم ہوجاتا ہے۔❷ حلاب ایک بڑا سا برتن ہوتا تھا جس میں اونٹنی کا دودھ اہل عرب دوہتے تھے۔یہاں امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ حلاب میں دودھ کا کچھ نہ کچھ اثر باقی رہتا ہے اگر کوئی شخص اس برتن میں پانی لے کر نہانا چاہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔دودھ بہر حال ایک پاک مشروب ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ معمولی مقدار میں اگر پانی کے اندر پڑ جائے یا اس کا کچھ اثر پانی میں محسوس ہو تو اس سے پانی کے پاک کرنے کی صلاحیت میں کچھ فرق آجائے۔اسی طرح غسل سے پہلے کوئی خوشبودار چیز بدن پر مل لی جائے اور غسل کے بعد اس کا اثر باقی رہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ہمارے یہاں خوشبودار چیز عطر وغیرہ عام طور پر غسل کے بعد استعمال کرنے کا رواج ہے لیکن بعض جگہوں میں غسل سے پہلے تیل وغیرہ مل کر غسل کرتے ہیں۔اس باب میں اس طرح کی تمام چیزوں کا حکم بتایا گیا ہے خود امام بخاریؒ نے اس کے بعد ایک باب قائم کیا ہے " باب من تطيب ثم اغتسل وبقى اثر الطيب."" باب جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا اور غسل کے بعد خوشبو کا اثر باقی رہا" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی پاک چیز کو بدن پر مل کر غسل کرنے کے متعلق جو احکامات شریعت کے ہیں اس کو امام صاحب وضاحت کے ساتھ بتانا چاہتے ہیں کرمانی اور بعض دوسرے محدثین نے حلاب کو ایک ایسا برتن بتایا ہے جس میں خوشبو رکھی رہتی تھی یعنی آپ کبھی غسل سے پہلے خوشبو کے برتن کو طلب فرماتے اور کبھی خوشبو کو۔لیکن لغت اور کلام عرب کی روشنی میں حلاب کا وہی ترجمہ درست ہے جو ہم نے پہلے بیان کیا۔

ابِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ عَلَى الْاَرْضِ فَمَسَحَ بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَاَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ مِنْدِيْلٌ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا

میرے والد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا کریب کے واسطہ سے وہ ابن عباس سے۔ کہا ہم سے میمونہ نے بیان فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کے لئے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے پانی کو دائیں ہاتھ سے بائیں پر گرایا۔ اس طرح دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر اپنی شرم گاہ کو دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر اسے مٹی سے ملا اور دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے چہرے کو دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا۔ پھر ایک طرف ہو کر دونوں پاؤں دھوئے۔ اس کے لئے آپ کی خدمت میں بدن خشک کرنے کے لئے کپڑا پیش کیا گیا لیکن آپ ﷺ نے اس سے پانی کو خشک نہیں کیا (تولیہ وغیرہ سے بدن خشک کرنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ یہ خلاف مستحب ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کسی وجہ سے اس وقت نہیں خشک کیا ہوگا۔)

باب ۱۸۱ . مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُوْنَ اَنْقٰى

۱۸۱۔ ہاتھ پر مٹی ملنا تاکہ خوب پاک ہو جائے۔

(۲۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

۲۵۵۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا سالم بن ابی الجعد کے واسطہ سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے غسل جنابت کیا تو اپنی شرم گاہ کو اپنے ہاتھ سے دھویا۔ پھر ہاتھ کو دیوار پر رگڑ کر دھویا۔ پھر نماز کی طرح وضو کیا اور جب آپ اپنے غسل سے فارغ ہو گئے تو دونوں پاؤں دھوئے۔

باب ۱۸۲ . هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى يَدِهٖ قَذَرٌ غَيْرُ الْجَنَابَةِ وَاَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَالْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ يَدَهٗ فِي الطَّهُوْرِ وَلَمْ يَغْسِلْهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَاْسًا بِمَا يَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

۱۸۲۔ کیا جنبی اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ڈال سکتا ہے؟ جب کہ جنابت کے سوا ہاتھ میں کوئی گندگی نہ لگی ہوئی ہو۔ ابن عمرؓ اور براء بن عازبؓ نے ہاتھ دھونے سے پہلے غسل کے پانی میں اپنا ہاتھ ڈالا تھا اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اس پانی سے غسل میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے جس میں غسل جنابت کا پانی ٹپک کر گر گیا ہو۔

(۲۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ تَخْتَلِفُ اَيْدِيْنَا فِيْهِ

۲۵۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے افلح بن حمید نے بیان کیا قاسم سے وہ عائشہؓ سے آپ نے فرمایا کہ میں اور نبی ﷺ ایک برتن میں اس طرح غسل کرتے تھے کہ ہمارے ہاتھ بار بار اس میں پڑتے تھے۔

(۲۵۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۵۷۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے آپ نے فرمایا کہ جب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَه'

رسول اللہ ﷺ غسل جنابت فرماتے تو (پہلے) اپنا ہاتھ دھوتے تھے۔

(۲۵۸) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَه'

۲۵۸۔ ہم سے ابولولید نے بیا کیا کہا ہم سے شعبہ نے ابوبکر بن حفص کے واسطے سے بیان کیا وہ عروہ سے وہ عائشہؓ سے آپ نے فرمایا کہ میں اور نبی ﷺ ایک برتن میں غسل جنابت کرتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۲۵۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ مِنْ نِّسَاءِهٖ يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ زَادَ مُسْلِمٌ وَّوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الْجَنَابَةِ

۲۵۹ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا عبداللہ بن عبداللہ بن جبر کے واسطہ سے کہا کہ میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے سنا کہ نبی ﷺ اور آپ کی کوئی زوجہ مطہرہ ایک برتن میں غسل کرتے تھے اس حدیث میں مسلم نے یہ زیادتی کی ہے" اور شعبہ سے وہب کی روایت میں من الجنابۃ (جنابت سے) کا لفظ ہے (یعنی یہ غسل جنابت ہوتا تھا۔)

باب ۱۸۳ . مَنْ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فِى الْغُسْلِ

۱۸۳۔ جس نے غسل میں اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی گرایا۔

(۲۶۰) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا وَّسَتَرْتُه' فَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهَا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ سُلَيْمَانُ لَآ اَدْرِىْ اَذَكَرَ الثَّالِثَةَ اَمْ لَا ثُمَّ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَه' ثُمَّ دَلَكَ يَدَه' بِالْاَرْضِ اَوْبِالْحَائِطِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَه' وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَاْسَه' ثُمَّ صَبَّ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُه' خِرْقَةً فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا

۲۶۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا۔ ان سے ابوعوانہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اعمش نے سالم بن ابی الجعد کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن عباس کے مولیٰ کریب سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ بنت حارث سے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے غسل کا پانی رکھا اور پردہ کردیا آپ ﷺ نے (غسل میں) اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسے ایک یا دومرتبہ دھویا۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں راوی نے تیسری بار کا بھی ذکر کیا یا نہیں۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا اور شرم گاہ دھوئی۔ پھر ہاتھ کو زمین پر یا دیوار پر رگڑا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور سر کو دھویا، پھر بدن پر پانی بہایا اور ایک طرف ہوکر دونوں پاؤں دھوئے۔ بعد میں میں نے ایک کپڑا دیا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے پانی جھاڑ لیا اور کپڑا نہیں لیا۔

باب ۱۸۴ . تَفْرِيْقِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّه' غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَاجَفَّ وُضُوْءُه'

۱۸۴۔ غسل اور وضو کے درمیان فصل کرنا۔ ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ آپ نے اپنے قدموں کو وضو کردہ اعضاء کے خشک ہوجانے کے بعد دھویا۔

(۲۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآءً يُّغْتَسِلُ بِهٖ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا

۲۶۱۔ ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اعمش نے سالم بن ابی الجعد کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ کریب مولیٰ ابن عباسؓ سے وہ ابن عباسؓ سے کہ میمونہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کے لئے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے پانی اپنے ہاتھوں پر گرا کرانہیں دو دو یا تین تین مرتبہ دھویا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر گرا کر اپنی

مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلٰثًا ثُمَّ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهٗ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رَاْسَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ صَبَّ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى مِنْ مَّقَامِهٖ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

شرم گاہ دھوئی اور ہاتھ کو زمین پر رگڑا۔ پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور چہرے اور ہاتھوں کو دھویا، پھر سر کو تین مرتبہ دھویا اور بدن پر پانی بہایا پھر ایک طرف ہو کر قدموں کو دھویا۔

باب ۱۸۵. اِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ وَمَنْ دَارَ عَلٰى نِسَائِهٖ فِیْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

۱۸۵۔ جس نے جماع کیا اور پھر دوبارہ کیا اور جس نے اپنی کئی بیبیوں سے ہم بستر ہو کر ایک غسل کیا۔

(۲۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ وَيَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَكَرْتُهٗ لِعَآئِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيْبًا

۲۶۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا ہم سے ابن ابی عدی اور یحییٰ بن سعد نے بیان کیا۔ شعبہ سے وہ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ میں نے عائشہؓ کے سامنے اس مسئلہ ❶ کا ذکر کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے (انہیں غلط فہمی ہوئی) میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگایا اور پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور صبح کو احرام اس حالت میں باندھا کہ خوشبو سے بدن مہک رہا تھا۔

(۲۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِی السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَوَكَانَ يُطِيْقُهٗ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهٗ اُعْطِیَ قُوَّةَ ثَلٰثِيْنَ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اِنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ تِسْعَ نِسْوَةٍ

۲۶۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے قتادہ کے واسطے سے بیان کیا۔ کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی ﷺ دن اور رات کے ایک ہی وقت میں اپنی تمام ازواج کے پاس گئے ❷ اور یہ گیارہ تھیں (نو منکوحہ اور دو باندیاں) راوی نے کہا میں نے انس سے پوچھا۔ کیا حضور ﷺ اس کی قوت رکھتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت دی گئی ہے اور سعید نے کہا قتادہ کے واسطہ سے کہ ہم کہتے تھے کہ انس نے ان سے نو ازواج کا ذکر کیا۔

---

❶ احرام کی حالت میں اگر کوئی شخص خوشبو استعمال کرے تو یہ جنایت ہے اور اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے لیکن ابن عمر فرمایا کرتے تھے کہ اگر احرام سے پہلے خوشبو استعمال کی گئی اور احرام کے بعد اس کا اثر بھی باقی رہا تو یہ بھی جنایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کے سامنے جب یہ بات آئی تو آپ نے اس کی تردید کی اور ثبوت میں آنحضور ﷺ کا عمل پیش فرمایا۔ ابو عبدالرحمٰن ابن عمر کی کنیت ہے۔ امام مالک ابن عمر کے مسلک پر ہیں اور جمہور امت احرام سے پہلے کی خوشبو میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے خواہ اس کا اثر احرام کے بعد بھی باقی رہے۔

❷ راوی کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک ہی وقت میں عام حالات میں بھی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہم بستری کے لئے جایا کرتے تھے لیکن ایسا واقعہ صرف ایک مرتبہ اس وقت پیش آیا ہے جب آپ تمام ازواج کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ اس کے علاوہ اور کسی موقعہ پر کسی ایسے واقعہ کا ثبوت نہیں۔ اس لئے ترجمہ میں اسی کا لحاظ کیا گیا ہے اور اس موقعہ پر عربی کے بعینہ الفاظ کی رعایت نہیں کی گئی۔ آنحضرت ﷺ نے یہ عمل حج کے بعض مصالح کی بنا پر کیا تھا۔

باب ۱۸۶ . غَسْلِ الْمَذِيِّ وَالْوُضُوْءِ مِنْهُ

(۲۶۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَاَمَرْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَسَالَ فَقَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ

۱۸۶۔ مذی کا دھونا اور اس کی وجہ سے وضو کرنا۔

۲۶۴۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زائدہ نے ابوحصین کے واسطہ سے بیان کیا انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت علیؓ سے آپ نے فرمایا کہ مجھے مذی بکثرت آتی تھی چونکہ میرے گھر میں نبی ﷺ کی صاحبزادی تھیں اس لئے میں نے ایک شخص سے کہا کہ وہ آپ سے اس کے متعلق سوال کریں۔ انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ وضو کرو اور شرم گاہ کو دھولو۔

باب ۱۸۷ . مَنْ طَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِیَ اَثَرُالطِّيْبِ

(۲۶۵) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ وَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ مَآ اُحِبُّ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَخُ طِيْبًا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ اَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِیْ نِسَآئِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا

۱۸۷۔ جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا اور خوشبو کا اثر اب بھی باقی رہا۔

۲۶۵۔ ہم سے ابونعمان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابوعوانہ نے بیان کیا۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے وہ اپنے والد سے کہا میں نے عائشہ سے پوچھا اور ان سے ابن عمر کے اس قول کا ذکر کیا کہ میں اسے گوارا نہیں کر سکتا کہ میں احرام باندھوں اور خوشبو میرے جسم سے مہک رہی ہو۔ تو عائشہ نے فرمایا میں نے خود نبی ﷺ کو خوشبو ❶ لگائی ہے، پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس گئے اور اس کے بعد احرام باندھا۔

(۲۶۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِیْ مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۲۲۶۔ آدم بن ابی ایاس سے روایت ہے کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا ہم سے حکم نے حدیث بیان کی ابراہیم کے واسطہ سے وہ اسود سے وہ عائشہؓ سے آپ نے فرمایا گویا میں آنحضور ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام باندے ہوئے ہیں۔

باب ۱۸۸ . تَخْلِيْلِ الشَّعْرِ حَتّٰی اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْ اَرْوٰی بَشْرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ

۱۸۸۔ بالوں کا خلال کرنا اور جب یقین ہو جائے کہ کھال تر ہو گئی تو اس پر پانی بہادیا۔

(۲۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّا وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ تَخَلَّلَ بِيَدِهٖ شَعْرَهٗ حَتّٰی اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْاَرْوٰی بَشْرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ وَقَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ نَغْرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا

۲۶۷۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبداللہ نے بیان کیا۔ ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا۔ کہ عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جنابت کا غسل کرتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور نماز کی طرح وضو کرتے پھر اپنے ہاتھوں سے بال کو خلال کرتے اور جب یقین ہو جاتا کہ کھال تر ہو گئی ہے تو تین مرتبہ اس پر پانی بہاتے۔ پھر تمام بدن کا غسل کرتے اور عائشہؓ نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔ ہم دونوں اس سے چلو بھر بھر کر پانی لیتے تھے۔

❶ ابن بطال نے کہا ہے کہ ہم بستری کے اوقات میں مرد اور عورت دونوں کے لئے خوشبو استعمال کرنا سنت ہے (فتح الباری جلد اول)

باب ۱۸۹ . مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَلَمْ يُعِدْ غَسَلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ مَرَّةً أُخْرٰى

۱۸۹۔ جس نے جنابت کی حالت میں وضو کیا پھر اپنے تمام بدن کا غسل کیا لیکن وضو کئے ہوئے حصے کو دوبارہ نہیں دھویا۔

(۲۶۸) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوْءَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَأَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوِ الْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهٗ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ فَاَتَيْتُهٗ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهٖ

۲۶۸۔ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے فضل بن موسیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اعمش نے سالم کے واسطے سے بیان کیا۔ انہوں نے کریب مولی ابن عباس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ میمونہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے غسل جنابت کے لئے پانی رکھا گیا۔ آپ نے پانی دو یا تین مرتبہ داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر ڈالا۔ پھر شرم گاہ کو دھویا پھر ہاتھ کو زمین پر یا دیوار پر دو یا تین مرتبہ مار کر دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور بازؤں کو دھویا پھر سر پر پانی ڈالا اور سارے بدن کا غسل کیا۔ پھر اپنی جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے میمونہ نے فرمایا کہ میں ایک کپڑا لائی تو آپ نے اسے نہیں لیا اور ہاتھوں ہی سے پانی جھاڑنے لگے۔

باب ۱۹۰ . اِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ اَنَّهٗ جُنُبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ

۱۹۰۔ جب مسجد میں اپنے جنبی ہونے کو یاد کرے تو اسی حالت میں باہر آجائے اور تیمم نہ کرے۔

(۲۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِلَتِ الصُّفُوْفُ قِيَامًا فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ ذَكَرَ اَنَّهٗ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ. ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ تَابَعَهٗ عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۲۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس نے زہری کے واسطے سے بیان کیا وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ سے کہ نماز کی تیاری ہو رہی تھی اور صفیں درست کی جا رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے۔ جب آپ مصلے پر کھڑے ہو چکے تو یاد آیا کہ آپ جنابت کی حالت میں ہیں۔ اس وقت آپ نے ہم سے فرمایا، اپنی جگہ کھڑے رہو اور آپ واپس چلے گئے پھر آپ نے غسل کیا اور واپس تشریف لائے تو سر سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے نماز کے لئے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی اس روایت کی متابعت کی ہے عبدالاعلیٰ نے معمر سے روایت کر کے اور وہ زہری سے اور اوزاعی نے بھی زہری سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

باب ۱۹۱ . نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

۱۹۱۔ غسل جنابت کے بعد ہاتھوں سے پانی جھاڑنا۔

(۲۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ

۲۷۰۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو حمزہ نے بیان کیا، کہا میں نے اعمش سے سنا، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے۔ انہوں نے کریب سے۔ انہوں نے ابن عباس سے۔ آپ نے فرمایا کہ میمونہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کے لئے غسل کا پانی رکھا اور ایک کپڑے سے

وَّصَبَّ عَلٰی يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰی شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَه' فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَه' وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰی رَأْسِهٖ وَاَفَاضَ عَلٰی جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰی فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُه' ثَوْبًا فَلَمْ يَاخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ

پردہ کردیا۔ پہلے آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ اور انہیں دھویا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ میں پانی لیا اور شرم گاہ دھوئی [illegible] کو زمین پر رگڑا اور دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ اور چہرے [illegible] بازو دھوئے۔ پھر سر پر پانی بہایا اور سارے بدن کا غسل کیا اس کے بعد ایک طرف ہوگئے اور دونوں پاؤں دھوئے اس کے بعد میں نے آپ کو ایک کپڑا دینا چاہا تو آپ ﷺ نے اسے نہیں لیا اور آپ ﷺ ہاتھوں سے پانی جھاڑنے لگے۔

باب ۱۹۲ . مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْاَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ

۱۹۲۔ جس نے اپنے سر کے داہنے حصے سے غسل شروع کیا۔

(۲۷۱) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اِذَا اَصَابَ اِحْدَانَا جَنَابَةٌ اَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلَاثًا فَوْقَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَاخُذُ بِيَدِهَا عَلٰی شِقِّهَا الْاَيْمَنِ وَبِيَدِهَا الْاُخْرٰی عَلٰی شِقِّهَا الْاَيْسَرِ

۲۷۱۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابراہیم بن نافع نے بیان کیا حسن بن مسلم سے روایت کر کے وہ صفیہ بنت شیبہ سے۔ وہ عائشہؓ سے آپ نے فرمایا کہ ہم ازواج (مطہرات) میں سے کسی کو اگر جنابت لاحق ہوتی تو وہ پانی ہاتھوں میں لے کر سر پر تین مرتبہ ڈالتیں پھر ہاتھ میں پانی لے کر سر کے داہنے حصے کا غسل کرتیں اور دوسرے ہاتھ سے بائیں حصے کا غسل کرتیں۔

باب ۱۹۳ . مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَّحْدَه' فِي الْخَلْوَةِ وَمَنْ تَسَتَّرَ فَالتَّسَتُّرُ اَفْضَلُ وَقَالَ بَهْزٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰی مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

۱۹۳۔ جس نے خلوت میں تنہا ننگے ہو کر غسل کیا اور جس نے کپڑا باندھ کر کیا، اور کپڑا باندھ کر غسل کرنا افضل ہے۔

بہز نے اپنے والد سے والد نے بہز کے دادا سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کے مقابلے میں اللہ زیادہ مستحق ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔

(۲۷۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْاِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ وَّكَانَ مُوْسٰی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَه' فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَايَمْنَعُ مُوْسٰی اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّه' اٰدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَه' عَلٰی حَجَرٍ فَفَرَّالْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَحَ مُوْسٰی فِيْ اَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَاحَجَرُ ثَوْبِيْ يَاحَجَرُ حَتّٰی نَظَرَتْ بَنُوْاِسْرَآئِيْلَ اِلٰی مُوْسٰی وَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَابِمُوْسٰی مِنْ بَاْسٍ وَّاَخَذَ ثَوْبَه' وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ

۲۷۲۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے ہو کر اس طرح نہاتے تھے کہ ایک شخص دوسرے کو دیکھتا ہوتا لیکن حضرت موسیٰ تنہا غسل فرماتے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ بخدا موسیٰ کو ہمارے ساتھ غسل کرنے میں صرف یہ چیز مانع ہے کہ آپ آماس خصیہ میں مبتلا ہیں ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام غسل کے لئے تشریف لے گئے آپ نے کپڑوں کو پاک پتھر پر رکھ دیا اتنے میں پتھر کپڑوں سمیت بھاگنے لگا اور موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے پیچھے بڑی تیزی سے دوڑے۔ آپ کہتے جاتے تھے۔ اے پتھر، میرا کپڑا، اے پتھر میرا کپڑا۔ اس عرصہ میں بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو پوشاک کے بغیر دیکھ لیا اور کہنے لگے۔ بخدا [illegible]

اَبُوْھُرَیْرَةَ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ اَوْسَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ. وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْہِ جَرَادٌ مِنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْتَثِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَنَادَاہُ رَبُّہٗ یَآاَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّاتَرٰی قَالَ بَلٰی وَعِزَّتِکَ وَلٰکِنْ لَاغِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ وَرَوَاہُ اِبْرٰھِیْمُ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَآ اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا

کوئی بیماری نہیں۔ (۱) اور موسیٰ علیہ السلام نے کپڑا پالیا اور پتھر کو مارنے لگے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بخدا اس پتھر پر چھ یا سات مار کا اثر باقی تھا۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایوب علیہ السلام غسل فرما رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیاں آپ پر گرنے لگیں۔ حضرت ایوب انہیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے، اتنے میں ان کے رب نے انہیں آواز دی۔ اے ایوب! کیا میں نے تمہیں اس چیز سے بے نیاز نہیں کر دیا تھا، جسے تم دیکھ رہے ہو۔ ایوب علیہ السلام نے جواب دیا ہاں تیرے غلبہ اور بزرگی کی قسم لیکن تیری برکت سے میرے لئے بے نیازی کیونکر ممکن ہے اور اس حدیث کی روایت ابراہیم نے موسیٰ بن عتبہ سے وہ صفوان سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے اس طرح کرتے ہیں "جب کہ حضرت ایوب علیہ السلام ننگے ہو کر غسل کر رہے تھے۔"

باب ۱۹۴۔ اَلتَّسَتُّرُفِی الْغُسْلِ عِنْدَالنَّاسِ.

۱۹۴۔ لوگوں میں نہاتے وقت پردہ کرنا۔

(۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ ابْنِ عُبَیْدِاللّٰہِ اَنَّ اَبَامُرَّةَ مَوْلٰی اُمِّ ھَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اُمَّ ھَانِیءٍ بِنْتَ اَبِیْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَھَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّہٗ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُہٗ فَقَالَ مَنْ ھٰذِہٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ ھَانِیءٍ

۲۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے روایت کی۔ انہوں نے مالک سے انہوں نے عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو نصر سے کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ابو مرہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب کو یہ کہتے سنا کہ میں فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور فاطمہ نے پردہ کر رکھا ہے۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں۔

(۲۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ قَالَتْ سَتَرْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ یَدَیْہِ ثُمَّ صَبَّ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ فَغَسَلَ فَرْجَہٗ وَمَااَصَابَہٗ ثُمَّ مَسَحَ بِیَدِہٖ عَلٰی

۲۷۴۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ انہوں نے اعمش سے وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ سے انہوں نے فرمایا کہ میں نے جب نبی کریم ﷺ غسل جنابت کر رہے تھے آپ کا پردہ کیا تھا، تو آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی بہایا اور شرم گاہ دھوئی اور جو کچھ اس میں لگ گیا تھا اسے دھویا پھر ہاتھ کو زمین یا

(۱) نبی میں کوئی ایسا عیب نہیں ہوتا کہ جس سے عام طور پر لوگ نفرت کرتے ہوں۔ چونکہ ایک ایسے ہی عیب کی تہمت بنی اسرائیل آپ پر لگاتے تھے۔ اس لئے خداوند تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کی براءت کر دی جائے اور اس کے لئے یہ صورت پیدا کر دی گئی۔ اگر چہ اس میں بھی ایک ایسی صورت سے گذرنا پڑا جو شریعت کی نظر میں ناپسندیدہ تھی لیکن بہر حال براءِ مقدم تھی۔ پتھر کے بھاگنے سے اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ اس میں بھی جان ہے اور اس کا یہ بھاگنا خدا کے حکم کے مطابق ایک معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس قسم کے مباحث کے لئے مناسب موقعہ کتاب الانبیاء ہے اور وہیں پر یہ مباحث وضاحت کے ساتھ بیان کئے جائیں گے۔

الْحَائِطِ اَوِالْاَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّاءَ وُضُوْءَ ہ' لِلصَّلٰوۃِ غَیْرَ رِجْلَیْہِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی جَسَدِہِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحّٰی فَغَسَلَ قَدَمَیْہِ تَابَعَہ' اَبُوعَوَانَۃَ وَابْنُ فُضَیْلٍ فِی السِّتْرِ

دیوار پر رگڑ کر دھویا۔ پھر نماز کی طرح وضو کیا پاؤں کے علاوہ پھر پانی اپنے بدن پر بہایا اور اس جگہ سے ہٹ کر دونوں قدموں کو دھویا۔ اس حدیث کی متابعت ابو عوانہ اور ابن فضیل نے ستر کے ذکر کے ساتھ کی ہے (اگر زمین پختہ نہ ہو اور نہاتے وقت مٹی کے ساتھ پانی کی چھینٹے پاؤں پر آجاتے ہوں تو پاؤں غسل کے بعد دھونا چاہئے لیکن پختہ فرش پر اس کی ضرورت نہیں۔

باب ۱۹۵ . اِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْاَۃُ

۱۹۵۔ جب عورت کو احتلام ہو۔

(۲۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّھَا قَالَتْ جَآءَ تْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِمْرَاَۃُ اَبِیْ طَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَایَسْتَحْیِ مِنَ الْحَقِّ عَلَی الْمَرْاَۃِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا ھِیَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ

۲۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے مالک نے بیان کیا ہشام بن عروہ کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ زینب بنت ابی مسلمہ سے وہ ام المومنین ام سلمہ سے آپ نے فرمایا کہ ام سلیم ابوطلحہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں کرتا۔ کیا عورت پر بھی جب کہ اسے احتلام ہو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں اگر پانی دیکھے۔

باب ۱۹۶ . عَرَقِ الْجُنُبِ وَاَنَّ الْمُسْلِمَ لَایَنْجُسُ

۱۹۶۔ جنبی کا پسینہ اور مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

(۲۷۶) حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ حَدَّثَنَا بَکْرٌ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیَہ' فِیْ بَعْضِ طَرِیْقِ الْمَدِیْنَۃِ وَھُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسْتُ مِنْہُ فَذَھَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْنَ کُنْتَ یَا اَبَاھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنْتُ جُنُبًا فَکَرِھْتُ اَنْ اُجَالِسَکَ وَاَنَا عَلٰی غَیْرِ طَھَارَۃٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَایَنْجُسُ

۲۷۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حمید نے بیان کیا۔ ہم سے بکر نے ابورافع کے واسطہ سے بیان کیا۔ انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ مدینہ کے کسی راستے پر نبی کریم ﷺ سے ان کی ملاقات ہوگئی۔ اس وقت ابو ہریرہ جنابت کی حالت میں تھے۔ اس لئے آہستہ سے نظر بچا کر وہ چلے گئے اور غسل کر کے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ابو ہریرہ کہاں چلے گئے تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں جنابت کی حالت میں تھا اس لئے میں نے آپ کے ساتھ بغیر غسل بیٹھنا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سبحان اللہ، مومن ہرگز نجس نہیں ہوسکتا۔ [1]

باب ۱۹۷ . اَلْجُنُبِ یَخْرُجُ وَیَمْشِیْ فِی السُّوْقِ وَغَیْرِہٖ وَقَالَ عَطَآءٌ یَحْتَجِمُ الْجُنُبُ وَیُقَلِّمُ اَظْفَارَہ' وَیَحْلِقُ رَاسَہ' وَاِنْ لَّمْ یَتَوَضَّأْ

۱۹۷۔ جنبی باہر نکل سکتا ہے اور بازار وغیرہ جا سکتا ہے اور عطاء نے کہا ہے کہ جنبی پچھنا لگوا سکتا ہے ناخن ترشوا سکتا ہے اور سر منڈوا سکتا ہے اگرچہ وضو بھی نہ کیا ہو۔

(۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ لَنَا یَزِیْدُ

۲۷۷۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع

[1] یعنی ایسا نجس نہیں ہوتا کہ اس کے ساتھ بیٹھا بھی نہ جا سکے۔ اس کی نجاست صرف عارضی ہے جو غسل سے ختم ہو جاتی ہے۔

بْنُ ذُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَاءِهٖ فِى اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ

نے بیان کیا، ہم سے سعید نے قتادہ سے بیان کیا کہ انس بن مالک نے ان سے بیان کیا کہ نبی ﷺ اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لے گئے اس وقت آپ کے ازواج میں نو بیبیاں تھیں۔

(۲۷۸) حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَااَبَاهُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَايَنْجَسُ

۲۷۸۔ ہم سے عیاش نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے حمید نے بیان کیا بکر کے واسطہ سے وہ ابو رافع سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے کہا کہ میری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی اس وقت میں جنبی تھا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چلنے لگا آخر آپ ایک جگہ بیٹھ گئے اور میں آہستہ سے اپنے گھر آیا اور غسل کر کے حاضر خدمت ہوا۔ آپ ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، ابو ہریرہؓ کہاں چلے گئے تھے۔ میں نے واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ مؤمن تو نجس نہیں ہوتا۔

باب ۱۹۸. كَيْنُوْنَةِ الْجُنُبِ فِى الْبَيْتِ اِذَا تَوَضَّا قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ

۱۹۸۔ غسل سے پہلے جنبی کا گھر میں ٹھہرنا جب کہ وضو کرے۔

(۲۷۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَّشَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَتْ نَعَمْ وَيَتَوَضَّا

۲۷۹۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام اور شیبان نے بیان کیا یحییٰ سے وہ ابوسلمہ سے کہا میں نے عائشہؓ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ جنابت کی حالت میں گھر میں سوتے تھے۔ کہا ہاں لیکن وضو کر لیتے تھے۔

باب ۱۹۹. نَوْمِ الْجُنُبِ

۱۹۹۔ جنبی کا سونا۔

(۲۸۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَرْقُدُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّا اَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ

۲۸۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے بیان کیا نافع سے وہ ابن عمر سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم جنابت کی حالت میں سو سکتے ہیں فرمایا ہاں وضو کر کے جنابت کی حالت میں بھی سو سکتے ہیں۔

باب ۲۰۰. اَلْجُنُبُ يَتَوَضَّا ثُمَّ يَنَامُ

۲۰۰۔ جنبی وضو کر لے پھر سوئے۔

(۲۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهٗ وَتَوَضَّا لِلصَّلٰوةِ

۲۸۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، عبید اللہ بن ابی الجعد سے وہ محمد بن عبدالرحمٰن سے وہ عروہ سے وہ عائشہؓ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب جنابت کی حالت میں ہوتے اور سونے کا ارادہ کرتے تو شرم گاہ کو دھو لیتے اور نماز کی طرح وضو کرتے۔

(۲۸۲) حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَفْتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ

۲۸۲۔ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ نے بیان کیا نافع سے وہ عبداللہ بن عمر سے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا ہم جنابت کی حالت میں سو سکتے ہیں، آپ نے فرمایا ہاں۔لیکن وضو کر کے۔

(۲۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ

۲۸۳۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہمیں مالک نے خبر دی عبداللہ بن دینار سے وہ عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا، حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ رات میں انہیں غسل کی ضرورت ہو جایا کرتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وضو کر لیا کرو اور شرم گاہ کو دھو کر سو جایا کرو۔

باب ۲۰۱. اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

۲۰۱۔جب دونوں ختان ایک دوسرے سے مل جائیں۔

(۲۸۴) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ وَحَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبَانٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ اَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ هٰذَا اَجْوَدُ وَاَوْكَدُ وَاِنَّمَا بَيَّنَّا الْحَدِيْثَ الْاٰخِرَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْغُسْلُ

۲۸۴۔ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا۔ح۔اور ہم سے ابونعیم نے بیان کیا ہشام سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ ابورافع سے وہ ابو ہریرہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے چہار زانوں میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ کوشش کی تو غسل واجب ہو گیا۔ ❶ اس حدیث کی متابعت عمر نے شعبہ کے واسطہ سے کی ہے اور موسیٰ نے کہا کہ ہم سے ابان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حسن نے بیان کیا اسی حدیث کی طرح ابوعبداللہ (بخاری) نے کہا یہ حدیث اس باب کی تمام احادیث میں عمدہ

❶ ائمہ کا اس مسئلہ میں یہ اختلاف ہے کہ اگر میاں بیوی ہم بستر ہوئے اور کسی وجہ سے انزال منی سے پہلے ہی دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے تو کیا اس صورت میں ان پر غسل واجب ہوگا یا نہیں۔احناف کا اس صورت میں مسلک یہ ہے کہ مرد کی شرم گاہ جب عورت کی شرم گاہ میں داخل ہو جائے تو صرف اس دخول سے غسل دونوں پر ضروری ہو جاتا ہے۔انزال منی ہو یا نہ ہو اس کی دلیل ہے صحابہ کا اجماع امام طحاوی نے اس مسئلہ پر طویل بحث کرتے ہوئے صحابہ کے اجماع کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کی مجلس میں یہ مسئلہ اٹھا تو صحابہ نے پہلے مختلف رائیں ظاہر کیں۔ کسی نے کہا انزال منی کے بعد ہی غسل واجب ہوگا کیونکہ حدیث ہے انما الماء من الماء کسی نے کہا یہ حدیث احتلام کے باب کی ہے۔ مسئلہ یوں ہے کہ انزال ہو یا نہ ہو صرف دخول ذکر سے غسل واجب ہو جاتا ہے اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ آپ لوگ اہل بدر اخیار ہیں۔ جب آپ ہی لوگوں میں مسائل سے متعلق اختلاف ہے تو پھر آپ کے بعد کیا ہوگا؟ حضرت علیؓ نے مشورہ دیا کہ اس مسئلہ کو معلوم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ازواج مطہرات کی خدمت میں کسی کو بھیج کر پوچھا جائے۔ سب نے اس کی تائید کی اور ایک شخص حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جب ختان ختان سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے یعنی آپ نے اس کی تصدیق فرمائی کہ غسل کے لئے صرف دخول ذکر کافی ہے انزال منی کی ضرورت نہیں۔ یہ مسئلہ حضرت عمرؓ کی مجلس میں اکابر صحابہ کی موجودگی میں طے ہوا اور حضرت عائشہ کے فیصلہ پر جو اس طرح کے مسائل کی سب سے زیادہ صحابہ میں جاننے والی تھیں۔ کسی نے اس کے خلاف ایک لفظ نہیں کہا اور بعد میں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر اس کے خلاف میں نے اب کسی سے کچھ سنا تو اسے لوگوں کے لئے عبرت بنا دوں گا اس سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ کا مذہب اس مسئلہ میں بہت قوی ہے۔

اَحوَطُ

اور بہتر ہے۔اور ہم سے دوسری حدیث فقہاء کے اختلاف کے پیش نظر بیان کی اور غسل میں احتیاط زیادہ ہے۔

باب ۲۰۲. غُسْلِ مَايُصِيبُ مِنْ فَرْجِ الْمَرْاَةِ

۲۰۲۔اس چیز کا دھونا جو عورت کی شرم گاہ سے لگ جائے۔

(۲۸۵) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ لَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ يَحْيٰى وَاَخْبَرَنِىْ اَبُوسَلْمَةَ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَه' اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِىَ اَخْبَرَ اَنَّه' سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَه' فَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّاءُ كَمَا يَتَوَضَّاءُ لِلصَّلٰوةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَه' وَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُه' مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِىَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَبْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ وَاُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ فَاَمَرُوْهُ بِذٰلِكَ وَاَخْبَرَنِىْ اَبُوْسَلْمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَه' اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ اَخْبَرَه' اَنَّه' سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۵۔ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا حسین معلم کے واسطہ سے یحییٰ نے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی ان سے عطاء بن یسار نے بیان کیا انہیں زید بن خالد جہنی نے بتایا کہ انہوں نے عثمان بن عفان سے سوال کہا کہ اس مسئلہ کا حکم تو بتائیے کہ مرد اپنی بیوی سے ہم بستر ہوا لیکن انزال نہیں ہوا۔ حضرت عثمانؓ نے بتایا کہ نماز کی طرح وضو کرلے اور ذکر کو دھولے اور عثمانؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے۔ میں نے اس کے متعلق علی بن ابی طالب، زبیر بن العوام، طلحہ بن عبید اللہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔ اور ابوسلمہ نے مجھے بتایا کہ انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انہیں ابوایوب نے خبر دی کہ یہ بات انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

(۲۸۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ لَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّه' قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ يَغْسِلُ مَامَسَّ الْمَرْاَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّا وَيُصَلِّىْ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْغُسْلُ اَحْوَطُ وَذٰلِكَ الْاٰخِرُ اِنَّمَا بَيَّنَّاهُ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْمَآءُ اَنْقٰى.

۲۸۶۔ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے ہشام بن عروہ سے بیان کیا کہا کہ مجھے خبر دی میرے والد نے کہا مجھے خبر دی ابوایوب نے کہا مجھے خبر دی ابی بن کعب نے پوچھا یارسول اللہ جب مرد عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا عورت سے جو کچھ اسے لگ گیا ہے اسے دھو دے پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔ ابوعبداللہ نے کہا غسل میں زیادہ احتیاط ہے اور یہ آخری احادیث ہم نے اس لئے بیان کر دیں کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اور پانی (غسل) زیادہ پاک کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَاَذًى فَاعْتَزِلُواالنِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ وَلَاتَقْرَبُوْ هُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْ تُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے۔"اور تجھ سے پوچھتے ہیں حکم حیض کا۔ کہہ دے وہ گندگی ہے سو تم الگ رہو عورتوں سے حیض کے وقت اور نزدیک نہ ہو ان کے جب تک پاک نہ ہو ویں۔ پھر جب خوب پاک ہو جائیں تو جاؤ ان کے پاس جہاں سے حکم دیا تم کو اللہ نے بے شک اللہ کو پسند آتے ہیں توبہ کرنے والے اور پسند آتے ہیں گندگی سے بچنے والے۔

باب ۲۰۳. كَيْفَ كَانَ بَدْأُ الْحَيْضِ وَقَوْلُ النَّبِىِّ

۲۰۳۔حیض کی ابتداء کس طرح ہوئی۔ اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ یہ ایک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ اَوَّلَ مَااُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ

ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہی بعض اہل علم نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں آیا۔ ابوعبداللہ (بخاریؒ) کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث تمام عورتوں کو شامل ہے۔ ❶

(۲۸۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَانُرَادُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَالَكِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَايَقْضِيْ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّاتَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَآئِهٖ بِالْبَقَرِ

۲۸۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا، کہا میں نے قاسم سے سناوہ کہتے تھے میں نے عائشہؓ سے سنا آپ فرماتی تھیں کہ ہم حج کے ارادہ سے نکلے جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو میں حائضہ ہوگئی۔ اس بات پر میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے پوچھا تمہیں کیا ہوگیا۔ کیا حائضہ ہوگئی ہو میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے لکھ دیا ہے۔ اس لئے تم بھی حج کے افعال پورے کرلو۔ البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

باب ۲۰۴. غَسْلِ الْحَائِضِ رَاْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيْلِهٖ

۲۰۴۔ حائضہ عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھا کرنا۔

(۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ

۲۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمیں خبر دی مالک نے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے کہ آپ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کو حائضہ ہونے کی حالت میں بھی کنگھا کرتی تھی۔

(۲۸۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سُئِلَ اَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ اَوْتَدْنُوْ مِنِّيَ الْمَرْاَةُ وَهِيَ جُنُبٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذٰلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّكُلُّ ذٰلِكَ تَخْدُمُنِيْ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ فِيْ ذٰلِكَ بَاْسٌ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُجَاوِرُ فِي الْمَسْجِدِيُدْنِيْ لَهَا رَاْسَهٗ وَهِيَ فِيْ حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهٗ وَهِيَ حَائِضٌ

۲۸۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا کہ ابن جریج نے انہیں اطلاع دی کہا مجھے ہشام بن عروہ نے عروہ کے واسطہ سے بتایا کہ ان سے کسی نے سوال کیا۔ کیا حائضہ میری خدمت کرسکتی ہے یا ناپاکی کی حالت میں عورت مجھ سے قریب ہوسکتی ہے۔ عروہ نے فرمایا میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس طرح کی عورتیں میری بھی خدمت کرتی ہیں اور اس میں کسی کے لئے بھی کوئی حرج نہیں۔ مجھے عائشہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو حائضہ ہونے کی حالت میں کنگھا کیا کرتی تھی حالانکہ رسول اللہ ﷺ اس وقت مسجد میں معتکف ہوتے۔ آپ اپنا سر مبارک قریب کردیتے اور حضرت عائشہ حائضہ ہونے کے باوجود اپنے حجرہ ہی سے کنگھا کردیتیں۔

باب ۲۰۵. قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِيْ حَجْرِامْرَاَتِهٖ وَهِيَ

۲۰۵۔ مرد کا اپنی بیوی کی گود میں حائضہ ہونے کے باوجود قرآن پڑھنا

❶ یعنی ''آدم کی بیٹیوں'' کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل سے پہلے ابتداء خلقت سے عورتوں کو حیض آتا تھا اس لئے حیض کی ابتداء کے متعلق یہ کہنا کہ بنی اسرائیل سے اس کی ابتداء ہوئی۔ مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

حَائِضٌ وَكَانَ اَبُوْ وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ اِلَى اَبِيْ رَزِيْنٍ فَتَاْتِيْهِ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ

ابووائل اپنی خادمہ کو حیض کی حالت میں ابورزین کے پاس بھیجتے تھے اور خادمہ قرآن مجید ان کے یہاں سے خردان میں لپٹا ہوا اپنے ہاتھ سے پکڑ کر لاتی تھی۔

(۲۹۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُوْرِبْنِ صَفِيَّةَ اَنَّ اُمَّهُ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِيْ حَجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَاُالْقُرْاٰنَ

۲۹۰۔ ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا۔ انہوں نے زہیر سے سنا۔ وہ منصور ابن صفیہ سے کہ ان کی ماں نے ان سے بیان کیا کہ عائشہ نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر مبارک رکھ کر قرآن مجید پڑھتے تھے حالانکہ میں اس وقت حائضہ ہوتی تھی۔

باب ۲۰۶. مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا

۲۰۶۔ جس نے نفاس کا نام حیض رکھا۔

(۲۹۱) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا اَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةً فِيْ خَمِيْصَةٍ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ فَقَالَ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْصَةِ

۲۹۱۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطہ سے بان کیا وہ ابوسلمہ سے کہ زینب بنت ام سلمہ نے ان سے بیان کیا اور ان سے ام سلمہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی اتنے میں مجھے حیض آ گیا۔ اس لئے میں آہستہ سے باہر نکل آئی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لئے۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں نفاس آ گیا ہے ❶ میں نے عرض کی جی ہاں۔ پھر مجھے آپ نے بلالیا اور میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

باب ۲۰۷. مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

۲۰۷۔ حائضہ کے ساتھ مباشرت

(۲۹۲) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ وَّكَانَ يَاْمُرُنِيْ فَاَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ وَّكَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهُ اِلَيَّ

۲۹۲۔ ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے منصور کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہؓ سے کہ آپ نے فرمایا میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرتے اور دونوں جنبی ہوتے تھے۔ اور آپ مجھے حکم فرماتے تو میں ازار باندھ لیتی پھر آپ میرے

---

❶ یعنی جس طرح آنحضور ﷺ نے حیض کی تعبیر نفاس سے فرمائی۔ نفاس کی تعبیر حیض سے بھی کی جا سکتی ہے اور اس طرح نام بدل کر تعبیر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن امام بخاریؒ یہاں صرف لغت اور استعمال کے فرق کو نہیں بتانا چاہتے بلکہ اس عنوان سے ان کا مقصد یہ ہے کہ اصلاً نفاس بھی حیض ہی کا خون ہے کیونکہ حاملہ کو حیض نہیں آتے اور جب ولادت ہوتی ہے تو فم رحم کھل جاتا ہے اور جمع شدہ خون کثیر مقدار میں نکل آتا ہے جو حمل کی حالت میں فم رحم بند ہو جانے کی وجہ سے رک گیا تھا۔ یہی خون بچے کی غذا بھی بنتا ہے اور جو باقی بچتا ہے وہ نفاس کی صورت میں ولادت کے بعد نکلتا ہے۔ امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نفاس بھی دراصل حیض ہی ہے۔ ❷ یہ مباشرت شرم گاہ خاص کے علاوہ میں ہوتی تھی اور اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ازار باندھنے کے لئے کہتے تھے۔ حضرت عائشہ کی اس حدیث میں متعدد واقعات مختلف حالات کے بیان کئے گئے ہیں اس لئے حدیث کو سمجھنے کے لئے اس کو بھی جاننا ضروری ہے۔ غسل جنابت کا واقعہ علیحدہ ہے۔ مباشرت کا علیحدہ اور اعتکاف کی حالت میں سر مبارک کو دھونے کا علیحدہ۔ اس طرح کے واقعہ متعدد مرتبہ پیش آئے ہوں گے جیسا کہ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ آنحضور ﷺ کا اس طرز عمل سے مقصد امت کی تعلیم تھا کیونکہ عمل میں لا کر کسی مسئلہ کی اہمیت و حیثیت زیادہ وضاحت کے ساتھ قائم کی جا سکتی ہے۔ حیض کی حالت میں ازار بندھوا کر شرم گاہ کے علاوہ کے ساتھ مباشرت سے یہی مقصد تھا ورنہ اگر مقصد قضائے شہوت ہوتا تو دوسری ازواج بھی تھیں۔ ازواج مطہرات بھی آپ کے اس مقصد کو سمجھتی تھیں اور اسی لئے انہوں نے اپنے اس نجی معاملہ کو عوام کے سامنے بیان کیا۔

وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ

(۲۹۳) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ هُوَا لشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَاشِرَهَا اَنْ تَتَّزِرَفِيْ فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ اَيُّكُمْ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ تَابَعَهٗ خَالِدٌ وَجَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

(۲۹۴) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّبَاشِرَ اِمْرَاَةً مِّنْ نِّسَآءِهٖ اَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَوَاهُ سُفْيٰنُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

باب ۲۰۸. ترک حائض الصوم

(۲۹۵) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ هُوَا بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِالْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْفِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَامَعْشَرَالنِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَارَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ

ساتھ ◎ مباشرت کرتے اس وقت کہ میں حالت حیض میں ہوتی اور آپ اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے۔اس وقت آپ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہوتے اور میں حیض میں ہونے کے باوجود آپ ﷺ کا سر مبارک دھوتی۔

۲۹۳۔ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا۔کہ ہم سے علی بن مسہر نے بیان کیا۔ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے بیان کیا۔عبدالرحمٰن بن اسود کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے کہ آپ نے فرمایا ہم ازواج میں سے کوئی جب حائضہ ہوتیں۔ اس حالت میں رسول اللہ ﷺ مباشرت کا ارادہ کرتے تو آپ ازار باندھ نے کا حکم دیتے باوجود حیض کی زیادتی کے، پھر مباشرت کرتے۔آپ نے کہا تم میں ایسا کون ہے جو نبی کریم ﷺ کی طرح اپنی خواہش پر قابو یافتہ ہوگا۔اس حدیث کی متابعت خالد اور جریر نے شیبانی کی روایت سے کی ہے۔

۲۹۴۔ہم سے ابونعمان نے بیان کیا۔ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا کہا ہم سے شیبانی کیا کہا ہم سے عبداللہ بن شداد نے بیان کیا۔کہا میں نے میمونہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی سے مباشرت کرنا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتیں تو آپ ﷺ کے حکم سے وہ پہلے ازار باندھ لیتیں (یہ یاد رہے کہ ان تمام احادیث میں حیض کی حالت میں مباشرت سے مراد شرم گاہ کے علاوہ سے مباشرت کرنا ہے۔)

۲۰۸۔حائضہ روزے چھوڑ دے گی۔

۲۹۵۔ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، کہا مجھے زید نے خبر دی اور یہ زید اسلم کے بیٹے ہیں۔عیاض بن عبداللہ کے واسطے سے وہ ابوسعید خدری سے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ عیدالضحیٰ یا عیدالفطر کے موقعہ پر عید گاہ تشریف لے گئے وہاں آپ عورتوں کی طرف گئے اور فرمایا اے بیبیو! صدقہ کرو۔کیونکہ میں نے جہنم میں زیادہ عورتوں ہی کو دیکھا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ایسا کیوں ہے آپ نے فرمایا کہ تم لعن طعن کثرت سے کرتی رہو۔اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو، باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے میں نے تم سے زیادہ کسی کو بھی ایک زیرک اور تجربہ کار مرد کو دیوانہ بنا دینے والا نہیں دیکھا۔عورتوں نے عرض کیا اور ہمارے دین اور عقل میں نقصان کیا ہے؟ یارسول اللہ۔آپ ﷺ نے فرمایا کیا عورت کی شہادت مرد کی شہادت کے

تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا

آدھے برابر نہیں ہے انہوں نے کہا جی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بس یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہو تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔ عورتوں نے کہا ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہی اس سے دین کا نقصان ہے۔

باب ۲۰۹. تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَابَاسَ اَنْ تَقْرَاَ الْاٰيَةَ وَلَمْ يَرَابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَآءَ ةِ لِلْجُنُبِ بَاسًا وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُاللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ وَقَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسُفْيَانَ اَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَآءَ هٗ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ يٰاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّانَعْبُدَ اِلَّااللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ مُسْلِمُوْنَ وَقَالَ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَاتُصَلِّيْ وَقَالَ الْحَكَمُ اِنِّيْ لَاَذْبَحُ وَاَنَا جُنُبٌ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا

۲۰۹۔ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حج کے باقی مناسک پورا کرے گی۔ ابراہیم نے کہا ہے کہ آیت کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ابن عباس جنبی کے لئے قرآن مجید پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ ❶ اور نبی کریم ﷺ ہر وقت ذکر اللہ کیا کرتے تھے۔ ام عطیہ نے فرمایا ہمیں حکم ہوتا تھا کہ ہم حائضہ عورتوں کو (عید کے دن) باہر نکالیں۔ پس وہ مردوں کے ساتھ تکبیر کہتیں اور دعاء کرتیں۔ ❷ ابن عباس نے فرمایا کہ ان سے ابوسفیان نے بیان کیا کہ ہرقل نے نبی کریم ﷺ کے مکتوب گرامی کو طلب کیا اور اسے پڑھا۔ اس میں لکھا تھا (ترجمہ) شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اور اے اہل کتاب ایک ایسے کلمہ کی طرف آ ؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ خداوند تعالیٰ کے قول مسلمون تک عطار نے جابر کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ کو (حج میں) حیض آ گیا تو

❶ مصنف رحمۃ اللہ نے جنبی کے لئے قرآن پڑھنے کو درست کہا ہے اور پھر ثبوت میں کچھ دلائل بیان کئے ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں حضرت ابراہیمؒ اور حضرت ابن عباسؓ کے ان اقوال سے زیادہ اہم وہ احادیث مرفوع ہیں جن میں واضح طور پر جنبی کے لئے قرآن پڑھنے کی مخالفت موجود ہے اور انہیں صحیح احادیث کی روشنی میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے کہ جنبی کو قرآن نہیں پڑھنا چاہئے۔ بغیر وضو قرآن چھونے کی ممانعت خود قرآن مجید میں موجود ہے اور اکثر ائمہ فقہ کے نزدیک مسلم ہے۔ دوسرے دلائل کے علاوہ اس میں خود اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ اسلام کی نظر میں طہارت کے بغیر قرآن سے اشتغال پسندیدہ نہیں ہے۔ اسی طرح اس حدیث میں بھی اس کے لئے کوئی دلیل موجود نہیں ہے کہ ہر وقت آنحضور ﷺ ذکر اللہ کیا کرتے تھے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ ذکر ان اوقات میں کرتے جن میں آپ کا معمول تھا یعنی اوپر سے نیچے اترتے ہوئے۔ نیچے سے اوپر چڑھتے ہوئے وغیرہ اور ایسی صورت میں کل احیان (ہر وقت) کا لفظ بولنا محاورہ کے اعتبار سے غلط بھی نہیں ہے۔ پھر بھی بعض اکابر امت کا اس مسئلہ میں جو اختلاف ہے اس کے لئے ان کے پاس بھی شرعی دلائل موجود ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی چونکہ یہی مسلک ہے اس لئے انہوں نے ان دلائل کا ذکر بالتفصیل کیا ہے۔ درحقیقت ان اختلافات کا بنیادی منشاء اسلام کا وہ توسع ہے جس کے لئے آنحضور ﷺ نے اپنی حیات میں بھی فرمایا تھا اور ایسے ہی اختلافات کے متعلق آپ نے خوش ہو کر پیشین گوئی کی تھی کہ میری امت کا اختلاف باعث رحمت ہوگا۔

❷ لیکن اس سے یہ بات کہاں ثابت ہوتی ہے کہ یہ عورتیں قرآن شریف بھی پڑھتی تھیں یا یہ کہ انہیں آنحضور ﷺ نے اس کا حکم دیا تھا؟ اسی طرح ہرقل کا واقعہ بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ ہرقل کافر تھا اور کافر احکام شرعیہ کا مکلف نہیں ہوتا ہے اس کے علاوہ خود آنحضور ﷺ نے اس سلسلے میں کچھ فرمایا نہیں تھا۔

تَاكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

نماز بھی آپ نہیں پڑھتی تھیں۔اور حکم نے کہا ہے میں جنبی ہونے کے باوجود ذبح کروں گا جبکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ۔(اس لئے حکم کی مراد بھی ذبح کرنے میں اللہ کے ذکر کو جنبی ہونے کی حالت میں کرنا ہے۔)

باب ۲۱۰. اَلْاِسْتِحَاضَةِ

۲۱۰۔استحاضہ۔ ❶

(۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ فَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ فَصَلِّيْ

۲۹۷۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔کہا ہم سے مالک نے بیان کیا ہشام کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے آپ نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ میں تو پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز بالکل چھوڑ دوں۔آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے۔اس لئے جب حیض کے دن (جن میں تمہیں پہلے عادۃً حیض آیا کرتا تھا) آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب اندازہ کے مطابق وہ ایام گذر جائیں تو خون کو دھو لو اور نماز پڑھو۔

باب ۲۱۱. غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ

۲۱۱۔حیض کا خون دھونا۔

(۲۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلَتْ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ

۲۹۸۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔کہا ہمیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے خبر دی وہ فاطمہ بنت منذر سے وہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ ایک ایسی عورت کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس کے کپڑے پر حیض کا خون لگ گیا ہو۔اسے کیا کرنا چاہئے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی عورت کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو اسے رگڑ ڈالے اس کے بعد اسی پانی سے دھوئے پھر اس کپڑے میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

(۲۹۹) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيْضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلٰى سَائِرِهٖ ثُمَّ تُصَلِّيْ فِيْهِ

۲۹۹۔ہم سے اصبغ نے بیان کیا کہا مجھے ابن وہب نے خبر دی کہا مجھے عمرو بن حارث نے عبدالرحمٰن بن قاسم کے واسطہ سے خبر دی انہوں نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا وہ عائشہؓ سے کہا آپ نے فرمایا کہ ہمیں حیض آتا تو کپڑے کو پاک کرتے وقت ہم خون کو مل دیتے پھر اسی جگہ کو دھو لیتے یا تمام کپڑے پر پانی بہا دیتے اور اسے پہن کر نماز پڑھتے۔

❶ استحاضہ ایسے خون کو کہتے ہیں جو ماہواری (حیض) کے علاوہ بیماری کی وجہ سے آتا ہے اس کے احکام ماہواری کے احکام سے مختلف ہیں۔

لیتے یا تمام کپڑے پر پانی بہا دیتے اور اسے پہن کر نماز پڑھتے۔

باب ۲۱۲. اِعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

(۳۰۰) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ شَاهِيْنِ اَبُوْبِشْرِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَكَفَ مَعَهٗ بَعْضُ نِسَآئِهٖ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَزَعَمَ اَنَّ عَآئِشَةَ رَاَتْ مَآءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ كَاَنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهٗ

(۳۰۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِنْ اَزْوَاجِهٖ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّيْ

(۳۰۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

باب ۲۱۳. هَلْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيْهِ

(۳۰۳) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَاكَانَ لِاِحْدَانَا اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيْضُ فِيْهِ فَاِذَا اَصَابَهٗ شَيْءٌ مِّنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيْقِهَا فَمَصَعَتْهُ بِظُفُرِهَا

باب ۲۱۴. اَلطِّيْبِ لِلْمَرْاَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ

۲۱۲۔ استحاضہ کی حالت میں اعتکاف۔

۳۰۰۔ ہم سے اسحٰق بن شاہین ابو بشر واسطی نے بیان کیا۔ کہا ہمیں خالد بن عبداللہ نے خبر دی۔ خالد سے وہ عکرمہ سے وہ عائشہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کی بعض ازواج نے اعتکاف ❶ کیا حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں اور انہیں خون آتا تھا۔ اس لئے خون کی وجہ سے اکثر طشت اپنے نیچے رکھ لیتیں۔ اور عکرمہ نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسم کا پانی دیکھا تو فرمایا کہ یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے فلاں صاحبہ کو استحاضہ کا خون آتا تھا۔

۳۰۱۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے زید بن زریع نے بیان کیا۔ خالد سے وہ عکرمہ سے وہ عائشہ سے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ وہ خون اور زردی (نکلتے) دیکھتیں طشت ان کے نیچے ہوتا اور نماز ادا کرتی تھیں۔

۳۰۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے خالد کے واسطہ سے بیان کیا وہ عکرمہ سے وہ عائشہ سے کہ بعض امہات مومنین نے استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کیا۔

۲۱۳۔ کیا عورت اسی کپڑے سے نماز پڑھ سکتی ہے جس میں اسے حیض آیا ہو؟

۳۰۳۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے بیان کیا ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے کہ عائشہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس صرف ایک کپڑا ہوتا تھا جسے ہم حیض کے وقت پہنتے تھے۔ ❷ جب اس میں خون لگ جاتا تو اس پر تھوک ڈال لیتے اور پھر اسے ناخنوں سے مسل دیتے۔ ❸

---

❶ آپ ﷺ کے حکم کے بغیر بعض ازواج نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا لیکن آپ ﷺ اس بات سے خوش نہیں تھے اور آپ ﷺ نے اپنی عدم پسندیدگی کا اظہار بھی فرمایا تھا لیکن اس کے باوجود صاف لفظوں میں اسے روکا نہیں لہذا عورتوں کے لئے بہتر گھر ہی میں اعتکاف کرنا ہے اور مسجد میں اعتکاف مکروہ تنزیہی ہے۔ (فیض الباری ص ۳۸۱ ج ۱)

❷ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ جب حدیث میں ذکر ہے کہ ہمارے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا تھا جس میں ہمیں حیض آتا تھا تو ظاہر ہے کہ نماز بھی اسی میں پڑھتی ہوں گی۔ لیکن جیسا کہ اس سے پہلے ایک حدیث میں گذر چکا کہ ازواج مطہرات کے پاس حیض کا کپڑا علیحدہ ہوتا تھا اور عام اوقات میں پہننے کا علیحدہ وہاں یہ بات صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ اس حدیث میں اس کے خلاف کوئی صراحت نہیں بلکہ امام بخاریؒ کے عنوان کے خلاف عام محدثین اس حدیث کو ازواج کے پاس متعدد کپڑوں کے ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ ❸ حضرت عائشہؓ ہی سے بعض دوسری روایتوں میں حدیث ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ ہم خون کا ایک قطرہ دیکھتے تو اسے تھوک لگا کر مسل دیتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خون کو صاف کرنے کا یہ طریقہ اس وقت تھا جب خون بہت ہی معمولی مقدار میں ہوتا تھا کہ اسے تھوک سے بھی صاف کرنا ممکن تھا ورنہ عام حالات میں پانی سے حیض وغیرہ کا پاک کرنا ہی منقول ہے عرب میں جہاں پانی کی انتہائی قلت تھی خون کو جب کہ وہ بہت ہی معمولی مقدار میں ہو صاف کرنے کے لئے تھوک کا استعمال معیوب نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث میں احناف کے اس مسئلہ کی بھی تائید موجود ہے کہ تھوک سے بھی پاکی حاصل کی جا سکتی ہے۔ بعض ائمہ اس کے خلاف ہیں۔

(۳۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهٰى اَنْ نُّحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَانَكْتَحِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَانَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَالطُّهْرِ اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا فِيْ مَحِيْضِهَا فِيْ نُبْذَةٍ مِّنْ كُسْتِ اَظْفَارٍ وَّكُنَّا نُنْهٰى عَنْ اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۴۔ حیض کے غسل میں خوشبو استعمال کرنا۔

۳۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا ایوب سے وہ حفصہ سے وہ ام عطیہ سے آپ نے فرمایا کہ ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ غم منانے سے روکا جاتا تھا۔ لیکن شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن کے سوگ کا حکم تھا۔ ان دنوں میں ہم نہ سرمہ استعمال کرتے، نہ خوشبو اور عصب (یمن کی بنی ہوئی ایک چادر جو رنگین بھی ہوتی تھی) کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا ہم استعمال نہیں کرتے تھے اور ہمیں (عدت کے دنوں میں) حیض کے غسل کے بعد کچھ اظفار (بحرین میں ایک جگہ کا نام یا عورتوں کی ایک خاص خوشبو) کے کست (ایک خوشبو جو چین اور کشمیر میں پیدا ہوتی ہے) استعمال کرنے کی اجازت تھی اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس حدیث کی روایت ہشام بن حسان نے حفصہ سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کی۔

باب ۲۱۵. دَلْكِ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا اِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيْضِ وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَاْخُذُ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَتَّبِعُ بِهَا اَثَرَالدَّمِ

(۳۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَاَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ فَاجْتَذَبْتُهَا اِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَالدَّمِ

۲۱۵۔ حیض سے پاک ہونے کے بعد عورت کا اپنے بدن کو نہاتے وقت ملنا اور یہ کہ عورت کیسے غسل کرے اور مشک میں بسا ہوا کپڑے لے کر خون لگی ہوئی جگہوں پر اسے پھیرے۔

۳۰۵۔ ہم سے مسلم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے وہیب نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے منصور نے بیان کیا۔ اپنی والدہ سے وہ عائشہؓ سے کہ آپ نے فرمایا ایک انصاری عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں حیض کا غسل کیسے کروں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مشک میں بسا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو، انہوں نے پوچھا۔ اس سے کس طرح پاکی حاصل کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اس سے پاکی حاصل کرو۔ انہوں نے دوبارہ پوچھا کہ کس طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ۔ پاکی حاصل کرو۔ پھر میں نے انہیں اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ انہیں خون لگی ہوئی جگہوں پر پھیر لیا کرو۔

باب ۲۱۶. غُسْلِ الْمَحِيْضِ

(۳۰۶) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيْضِ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً وَتَوَضَّئِيْ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۲۱۶۔ حیض کا غسل

۳۰۶۔ ہم سے مسلم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے منصور نے اپنی والدہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عائشہ سے کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میں حیض کا غسل کس طرح کروں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک مشک میں بسا ہوا کپڑا لے لو

اِسْتَحْيٰى فَاَعْرَضَ بِوَجْهِهٖ اَوْقَالَ تَوَضَّئِيْ بِهَا فَاَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا فَاَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيْدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور پاکی حاصل کرو۔ پھر میں نے انہیں پکڑ کر کھینچ لیا اور نبی کریم ﷺ کی بات سمجھائی۔

باب ۲۱۷. اِمْتِشَاطِ الْمَرْاَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ

۲۱۷۔ عورت کا حیض کا غسل کے بعد کنگھا کرنا۔

(۳۰۷) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْلَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ زَعَمَتْ اَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتّٰى دَخَلَتْ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَمْسِكِيْ عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ اَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَاَعْمَرَنِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِيْ نَسَكْتُ

۳۰۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن شہاب نے عروہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج الوداع کیا میں بھی تمتع کرنے والوں میں شامل تھی اور ہدی (قربانی کا جانور) اپنے ساتھ نہیں لے گئی تھی۔ حضرت عائشہ نے اپنے متعلق بتایا کہ وہ حائضہ ہوگئیں۔ عرفہ کی رات آ گئی اور ابھی تک وہ پاک نہیں ہوئی تھیں۔ اس لئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یارسول اللہ آج عرفہ کی رات ہے اور میں عمرہ کی نیت کر چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سر کو کھول ڈالو اور کنگھا کر لو اور عمرہ کو چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے حج پورا کر لیا اور لیلۃ الحصبہ میں عبدالرحمٰن کو آنحضور ﷺ نے حکم دیا۔ وہ مجھے اس عمرہ کے بدلہ میں جس کی نیت میں نے کی تھی تنعیم سے (دوسرا) عمرہ کرالائے۔

باب ۲۱۸. نَقْضِ الْمَرْاَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيْضِ

۲۱۸۔ حیض کے غسل کے وقت عورت کا اپنے بالوں کو کھولنا۔

(۳۰۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَاِنِّيْ لَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِيْ اَخِيْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ

۳۰۸۔ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ عائشہ سے کہ انہوں نے فرمایا ہم ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی نکل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا دل عمرہ کے احرام کو چاہے تو اسے باندھ لینا چاہئے کیونکہ اگر میں ہدی ساتھ نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا تو اس پر بعض صحابہ نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ میں بھی ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ لیکن میں نے یوم عرفہ تک حیض کی حالت میں گذارا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دو اور اپنا سر کھول لو اور کنگھا کر لو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب حصبہ کی رات آئی

فَخَرَجْتُ اِلَى التَّنْعِيمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِيْ قَالَ هِشَامٌ وَّلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْىٌ وَّلَا صَوْمٌ وَّلَا صَدَقَةٌ

تو آنحضور ﷺ نے میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بھیجا۔ میں تنعیم گئی اور وہاں سے اپنے عمرہ کے بدلہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھا۔ ہشام نے کہا کہ ان میں سے کسی بات کی وجہ سے بھی نہ ہدی واجب ہوئی۔ نہ روزہ نہ صدقہ۔

باب ۲۱۹. قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مُخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ

۲۱۹۔ اللہ عزوجل کا قول ہے مخلقۃ وغیرہ مخلقۃ (کامل الخلقت اور ناقص الخلقت۔)

(۳۰۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَقُوْلُ يَارَبِّ نُطْفَةٌ يَارَبِّ عَلَقَةٌ يَارَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَاللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَ خَلْقَهٗ قَالَ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى شَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ فَمَاالرِّزْقُ وَمَا الْاَجَلُ قَالَ فَيُكْتَبُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ

۳۰۹۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حماد نے بیان کیا عبیداللہ بن ابی بکر کے واسطے سے وہ انس بن مالک سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ رحم مادر میں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ متعین کر دیتا ہے۔ فرشتہ کہتا ہے اے رب نطفہ ہے۔ اے رب علقہ ہوگیا۔ اے رب مضغہ ہوگیا۔ پھر جب خدا چاہتا ہے کہ اس کی خلقت پوری کردے تو کہتا ہے مذکر ہے یا مؤنث، بدبخت ہے یا نیک بخت۔ روزی کتنی مقدر ہے اور عمر کتنی۔ فرمایا پس ماں کے پیٹ ہی میں یہ تمام باتیں فرشتہ لکھتا ہے۔

باب ۲۲۰. كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۲۲۰۔ حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟

(۳۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَااللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَاَهْدٰى فَلَايَحِلُّ حَتّٰى يُحِلَّ نَحْرَ هَدْيِهٖ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِيْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِالْحَجِّ وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجَّتِيْ فَبَعَثَ مَعِيَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِيْ مِنَ التَّنْعِيمِ

۳۱۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ عائشہ سے انہوں نے کہا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے نکلے۔ ہم میں بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ پھر ہم مکہ آئے۔ اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی ساتھ نہ لایا ہو تو وہ حلال ہو جائے گا اور جس کسی نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی بھی ساتھ لایا ہو تو وہ ہدی کی قربانی سے پہلے حلال نہ ہوگا اور جس نے حج کا احرام باندھا ہو تو اسے حج پورا کرنا چاہیے۔ عائشہؓ نے کہا کہ میں حائضہ ہوگئی اور عرفہ کے دن تک برابر حائضہ رہی، میں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا پس مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ میں اپنا سر کھول لوں۔ کنگھا کرلوں اور حج کا احرام باندھ لوں اور عمرہ کو چھوڑ دوں میں نے ایسا ہی کیا اور اپنا حج پورا کرلیا۔ پھر میرے ساتھ آنحضور ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بھیجا اور مجھ سے کہا کہ میں اپنے چھوٹے ہوئے عمرہ کے عوض تنعیم سے دوسرا عمرہ کروں۔

باب ۲۲۱. اِقْبَالِ الْمَحِيْضِ وَاِدْبَارِهٖ وَكُنَّ نِسَآءٌ يَبْعَثْنَ اِلٰى عَائِشَةَ بِالدِّرَجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ فِيْهِ الصُّفْرَةُ فَتَقُوْلُ لَاتَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ

۲۲۱۔ حیض کا آنا اور اس کا ختم ہونا۔ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ڈبیا بھیجتی تھیں جس میں کرسف ہوتا تھا۔ اس میں زردی

الْبَيْضَآءَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ وَبَلَغَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ نِسَآءً يَدْعُوْنَ بِالْمَصَابِيْحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرُوْنَ اِلَى الطُّهْرِ فَقَالَتْ مَاكَانَ النِّسَآءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا وَعَابَتْ عَلَيْهِنَّ

ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ فرماتیں، کہ جلدی نہ کرو، یہاں تک کہ صاف سفیدی دیکھ لو۔اس سے ان کی مراد حیض سے پاکی ہوتی تھی۔ زید بن ثابت کی صاحبزادی کو معلوم ہوا کہ عورتیں رات کی تاریکی میں چراغ منگا کر پاکی ہونے کو دیکھتی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ عورتیں ایسا نہیں کرتی تھیں۔ انہوں نے (عورتوں کے اس غیر ضروری اہتمام پر) تنقید کی۔

(۳۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ فَصَلِّيْ

۳۱۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ سے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ کا خون آیا کرتا تھا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ رگ کا خون ہے اور حیض نہیں ہے۔ اس لئے جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب حیض کے دن گذر جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔

باب ۲۲۲. لَاتَقْضِي الْحَآئِضُ الصَّلٰوةَ وَقَالَ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبُوْسَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ

۳۲۲۔ حائضہ نماز قضا نہیں کرے گی۔ اور جابر بن عبداللہ اور ابوسعید نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حائضہ نماز چھوڑ دے۔

(۳۱۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مُعَاذَةُ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ لِعَآئِشَةَ اَتَجْزِيْ اِحْدَانَا صَلٰوتُهَا اِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيْضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَاْمُرُنَا بِهٖ اَوْقَالَتْ فَلَا تَفْعَلُهٗ

۳۱۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا۔ کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا مجھ سے معاذہ نے بیان کیا کہ ایک عورت نے عائشہ سے پوچھا کہ جس زمانہ میں ہم پاک رہتے ہیں (حیض سے) کیا ہمارے لئے اسی زمانہ کی نماز کافی ہے۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیوں تم حروریہ ہو؟ ❶ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حائضہ ہوتے تھے اور آپ ہمیں نماز کا حکم نہیں دیتے تھے۔ یا حضرت عائشہؓ نے یہ فرمایا کہ وہ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

باب ۲۲۳. النَّوْمِ مَعَ الْحَآئِضِ وَهِيَ فِيْ ثِيَابِهَا

۲۲۳۔ حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ حیض کے کپڑوں میں ہو۔

(۳۱۳) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ حِضْتُ وَاَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيْلَةِ فَانْسَلَلْتُ

۳۱۳۔ ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا۔ یحییٰ سے وہ ابوسلمہ سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے بیان کیا کہ ام سلمہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی

❶ حروراء کی طرف منسوب ہے جو کوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر تھا اور جہاں سب سے پہلے خوارج نے حضرت علیؓ کے خلاف بغاوت کا علم بلند کیا تھا۔ اسی وجہ سے خارجی کو حروری کہنے لگے۔ خوارج کے بہت سے فرقے ہیں لیکن یہ عقیدہ سب میں مشترک ہے کہ جو مسئلہ قرآن سے ثابت ہے بس صرف اسی پر عمل ضروری ہے حدیث کی کوئی اہمیت ان کی نظر میں نہیں۔ چونکہ حائضہ سے نماز کی فرضیت کا ساقط ہو جانا صرف حدیث میں موجود ہے اور قرآن میں اس کے لئے کوئی ہدایت نہیں اس لئے مخاطب کے اس مسئلہ کے متعلق پوچھنے پر حضرت عائشہ نے سمجھا کہ شاید انہیں اس مسئلہ کے ماننے میں تامل ہے اور فرمایا کہ کیا تم حروریہ ہو۔

فَخَرَجْتُ مِنْهَا فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَلَبِسْتُهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ قَالَتْ وَحَدَّثَتْنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ

تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ اس لئے میں چپکے سے نکل آئی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں حیض آ گیا۔ میں نے کہا جی ہاں، پھر مجھے آپ نے بلا لیا اور اپنے ساتھ چادر میں کر لیا۔ زینب نے کہا کہ مجھ سے ام سلمہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ روزے سے ہوتے تھے اور اسی حالت میں ان کا بوسہ لیتے تھے۔ ❶ اور میں نے اور نبی کریم ﷺ نے ایک ہی برتن میں جنابت کا غسل کیا۔

باب ۲۲۴. مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوَى ثِيَابِ الطُّهْرِ

۲۲۴۔ جس نے حیض کے لئے طہر میں پہنے جانے والے کپڑے کے علاوہ کپڑا بنایا۔

(۳۱۴) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا اَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيلَةٍ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ اَنُفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ

۳۱۴۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابو سلمہ سے وہ زینب بنت ابو سلمہ سے وہ ام سلمہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا میں چپکے سے نکل آئی اور حیض کے کپڑے بدل لئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا حیض آ گیا میں نے عرض کی جی ہاں پھر مجھے آپ نے بلا لیا اور میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

باب ۲۲۵. شُهُودُ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى

۲۲۵۔ حائضہ کی عیدین میں اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شرکت۔ ❷ اور یہ عورتیں عیدگاہ سے ایک طرف ہو کر رہیں۔

(۳۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا اَنْ يَّخْرُجْنَ فِي الْعِيدَيْنِ فَقَدِمَتْ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ اُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُ اُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۵۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالوہاب نے ایوب کے واسطہ سے بیان کیا، وہ حفصہ سے، انہوں نے فرمایا کہ ہم عورتوں کو عیدگاہ میں جانے سے روکتے تھے۔ پھر ایک عورت آئیں اور بنی خلف کے محل میں اتریں۔ انہوں نے اپنی بہن کے حوالہ سے نقل کیا۔

---

❶ ان تمام اعمال سے مقصود امت کی تعلیم ہوتی تھی پہلے بھی کئی احادیث میں گذر چکا کہ آپ ازواج مطہرات سے حیض کی حالت میں شرم گاہ کے علاوہ سے مباشرت کرتے تھے اور ازار بندھوا لیتے تھے اس سے بھی مقصود صرف امت کی تعلیم تھی اور اسی وجہ سے ازواج مطہرات نے آپ ﷺ کے بعد ان نجی معاملات کو عام لوگوں کے سامنے بیان فرمایا کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کے مقصد کو سمجھتی تھیں۔ حیض کے وقت عام مشرکین اور یہودیوں کا عورتوں کے ساتھ یہ طرز عمل تھا کہ حائضہ عورت کے قریب بھی نہیں جاتے تھے اور ہر طرح ترک تعلق کر لیتے تھے۔ اسلام میں بھی حیض کو گندگی بتایا گیا ہے لیکن اس میں بہت زیادہ غلو سے کام نہیں لیا گیا۔ چنانچہ آپ نے عرب کے اس تصور پر ضرب خود اپنے عمل سے لگائی۔ یہی حال روزہ کی حالت میں بوسہ لینے کا ہے وجہ یہ تھی کہ نبی کے عمل سے کسی کام کی حیثیت واہمیت پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بتانا بھی مقصود تھا کہ آنحضور ﷺ نبوت اور اس کی تمام عظمتوں کے باوجود انسان ہیں۔ ❷ ہدایہ میں اس کی تصریح ہے کہ عورتیں عیدگاہ میں جا سکتی ہیں لیکن موجودہ زمانے میں معاشرہ کے فساد کی وجہ سے فتویٰ یہ ہے کہ جوان عورتوں کو جمعہ، عید یا کسی بھی مردوں کے اجتماع میں نہ جانا چاہئے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ زمانہ قدیم میں مصلی (عیدگاہ) کے لئے کوئی عمارت نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اب اس کی شکل مسجد کی طرح ہوتی ہے اور دیوار کے ذریعہ اس کی تحدید کی جاتی ہے۔ اس لئے اس کے اندر حائضہ عورتوں کو نہ جانا چاہئے۔

لِنَتَیْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَّكَانَتْ اُخْتِیْ مَعَهٗ فِیْ سِتٍّ قَالَتْ فَكُنَّا نُدَاوِیْ الْكَلْمٰی وَنَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی فَسَاَلَتْ اُخْتِیْ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعَلٰی اِحْدَانَا بَاْسٌ اِذَا لَمْ یَكُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّاتَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَیْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِیَّةَ سَاَلْتُهَا اَسَمِعْتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِاَبِیْ نَعَمْ وَكَانَتْ لَاتَذْكُرُهٗ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِیْ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضُ وَلْیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَتَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ الْحُیَّضُ فَقَالَتْ اَلَیْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا

ان کی بہن کے شوہر نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ غزووں میں شریک ہوئے تھے اور خود ان کی بہن اپنے شوہر کے ساتھ چھ غزووں میں گئی تھیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتے تھے اور مریضوں کی تیمارداری کرتے تھے۔ میری بہن نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر جو برقعہ کے طور پر باہر نکلنے کے لئے عورتیں استعمال کرتی تھیں۔) نہ ہو تو کیا اس کے لئے اس میں کوئی حرج ہے کہ وہ باہر نہ نکلے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کی ساتھی کو چاہئے کہ اپنی چادر میں سے کچھ حصہ اسے اڑھا دے پھر وہ خیر کے مواقع پر اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہو پھر جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے بھی یہی سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ میرے باپ آپ پر فدا ہوں ہاں آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ جوان لڑکیاں پردہ والیاں اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور مواقع خیر میں اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں اور حائضہ عورت عیدگاہ سے دور رہے۔ حفصہ کہتی ہیں۔ میں نے پوچھا کیا حائضہ بھی؟ ❶ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عرفہ میں اور فلاں فلاں جگہ نہیں جاتی۔

باب ۲۲۶. اِذَا حَاضَتْ فِیْ شَهْرٍ ثَلَاثَ حِیَضٍ وَّمَا یُصَدَّقُ النِّسَآءُ فِی الْحَیْضِ وَالْحَمْلِ فِیْمَا یُمْكِنُ مِنَ الْحَیْضِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَایَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْ اَرْحَامِهِنَّ وَیُذْكَرُ عَنْ عَلِیٍّ وَشُرَیْحٍ اِنْ جَآءَتْ بِبَیِّنَةٍ مِّنْ بِطَانَةِ اَهْلِهَا مِمَّنْ یُّرْضٰی دِیْنُهٗ اَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثًا فِیْ شَهْرٍ صُدِّقَتْ وَقَالَ عَطَآءٌ اَقْرَآءُهَا مَاكَانَتْ وَبِهٖ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ وَقَالَ عَطَآءٌ اَلْحَیْضُ یَوْمٌ اِلٰی خَمْسَةَ عَشَرَ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ سِیْرِیْنَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَی الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ اَیَّامٍ قَالَ النِّسَآءُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ

۲۲۶۔ جب کسی عورت کو ایک مہینہ میں تین حیض آئیں؟ ❷ اور حیض اور حمل سے متعلق شہادت پر جب کہ حیض آنا ممکن ہو عورتوں کی تصدیق کی جائے گی۔ اس کی دلیل خداوند تعالیٰ کا قول ہے کہ ان کے لئے جائز نہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں پیدا کیا ہے وہ انہیں چھپائیں۔ حضرت علیؓ اور شریح سے منقول ہے کہ اگر عورت کے گھرانے کا کوئی فرد گواہی دے اور وہ دیندار بھی ہو کہ یہ عورت ایک مہینہ میں تین مرتبہ حائضہ ہوئی تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔ عطاء نے کہا کہ عورت کے حیض کے دن اتنے ہی ہوں گے جتنے پہلے ہوتے تھے (یعنی طلاق وغیرہ سے پہلے) ابراہیم نے بھی یہی کہا ہے اور عطاء نے کہا ہے کہ حیض ایک دن سے پندرہ دن تک ہوسکتا ہے۔ معتمر اپنے والد کے حوالہ سے بیان

---

❶ یعنی حائضہ عورت کے عیدگاہ میں جانے سے کیا فائدہ ہوگا۔ کیونکہ ان کے خیال میں عیدگاہ میں جانے کا مقصد صرف وہاں پہنچ کر مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کرنا ہوسکتا ہے اور حائضہ نماز پڑھ نہیں سکتی۔ لیکن آنحضور ﷺ نے اس کی تردید کی۔ علماء نے لکھا ہے کہ حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ میں لے جانے سے مقصود مسلمانوں کی شان وشوکت کا اظہار ہے۔ ❷ حیض اور طہر کے جو مسائل ائمہ نے بیان کئے ہیں ان میں سے کسی کے مسلک کے اعتبار سے بھی ایک مہینہ میں کسی عورت کو تین حیض نہیں آسکتے۔ اس لئے امام بخاریؒ کے اس عنوان اور اس کے ماتحت جتنے دلائل انہوں نے ذکر کئے ہیں ان سب کی تاویل کی گئی ہے۔ مثلاً یہ کہ اکائیوں کو راوی نے حذف کر دیا ہے یا یہ کہ امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ ایسی کوئی صورت اگرچہ ممکن نہیں لیکن اگر یہ محال بھی ممکن ہوجائے تو کیا مسئلہ ہوگا۔

کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن سیرین سے ایک ایسی عورت کے متعلق پوچھا جو اپنی عادت کے مطابق حیض آ جانے کے بعد پانچ دن تک خون دیکھتی ہے یعنی اب بھی روزہ نماز اسے چھوڑے رکھنا چاہئے یا نہیں) تو آپ نے فرمایا کہ عورتیں اس کا زیادہ علم رکھتی ہیں۔

(۳۱۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رِجَآءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْاُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَيْشٍ سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّ ذٰلِکَ عِرْقٌ وَ لٰكِنْ دَعِی الصَّلٰوةَ قَدْرَ الْاَيَّامِ الَّتِیْ كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فِيْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ

۳۱۶۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو اسامہ نے خبر دی کہا میں نے ہشام بن عروہ سے سنا ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی عائشہ کے واسطہ سے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے اور (مدتوں) پاک نہیں ہوتی۔ تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ یہ تو ایک رگ کا خون ہے ہاں ان دنوں میں نماز ضرور چھوڑ دیا کرو جن میں اس بیماری سے پہلے تمہیں حیض آیا کرتا تھا پھر غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔

باب ۲۲۷. اَلصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِیْ غَيْرِ اَيَّامِ الْحَيْضِ

۲۲۷۔ زرد اور مٹیالا رنگ حیض کے دنوں کے علاوہ۔ ❶

(۳۱۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا

۳۱۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اسمٰعیل نے ایوب کے واسطہ سے بیان کیا وہ محمد سے وہ ام عطیہ سے آپ نے فرمایا کہ ہم زرد اور مٹیالے رنگ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے (یعنی سب کو حیض سمجھتے تھے۔)

باب ۲۲۸. عِرْقِ الْاِسْتِحَاضَةِ

۲۲۸۔ استحاضہ کی رگ۔

(۳۱۸) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰی عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ اُسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ هٰذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

۳۱۸۔ ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے بیان کیا۔ ایوب بن ابی ذئب کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ اور عمرہ سے وہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ سے کہ ام حبیبہ سات سال تک مستحاضہ رہیں۔ آپ نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ رگ ہے۔ پس ام حبیبہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں۔

باب ۲۲۹. اَلْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

۲۲۹۔ عورت جو (حج میں) طواف زیارت کے بعد حائضہ ہو۔

(۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۳۱۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک نے خبر دی، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ اپنے والد سے وہ

❶ یہاں پر حدیث کے ظاہری الفاظ سے مختلف معانی مراد لئے جا سکتے ہیں۔ امام بخاری حدیث کا جو مطلب بیان کرنا چاہتے ہیں وہ ان کے عنوان سے ظاہر ہے یعنی جب حیض آنے کی مدت ختم ہو جائے تو مٹیالے یا زرد رنگ کی طرح کسی چیز کے آنے کی حیض کے راستے سے ہم کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے لیکن حیض کے دنوں میں رنگ سے ہم حیض کے ختم ہونے یا جاری رہنے کا فیصلہ کر لیتے تھے۔ شوافع اس حدیث کا مفہوم یہ بتاتے ہیں کہ ام عطیہ یہ بتانا چاہتی ہیں کہ حیض کے متعلق ہم ہر زمانہ میں خواہ وہ حیض آنے کا ہو یا پاکی کا فیصلہ رنگ سے کیا کرتے تھے۔ حنفیہ نے اس کا مطلب یہ لکھا ہے کہ ہم رنگ کو کسی زمانہ میں کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ بلکہ حیض کے راستہ سے جس رنگ کا بھی خون خارج ہو ہم سب کو حیض سمجھتے تھے۔ ہم نے ترجمہ میں حنفیہ کے مسلک کی رعایت کی ہے۔

عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْحَاضَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاخْرُجِيْ

(۳۲۰) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَآوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَآئِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا حَاضَتْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ فِيْ اَوَّلِ اَمْرِهٖ اَنَّهَا لَاتَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ تَنْفِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

باب ۲۳۰. اِذَا رَاَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَلَوْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَيَاْتِيْهَا زَوْجُهَا اِذَا صَلَّتْ اَلصَّلٰوةُ اَعْظَمُ

(۳۲۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ

باب ۲۳۱. اَلصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَآءِ وَسُنَّتِهَا

(۳۲۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ سُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ امْرَاَةً مَّاتَتْ فِيْ بَطْنٍ فَصَلّٰى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسْطَهَا

عبدالرحمٰن کی صاحبزادی عمرہ سے وہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یارسول اللہ صفیہ بنت حی کو (حج میں) حیض آ گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیں روکیں گی۔ کیا انہوں نے تم لوگوں کے ساتھ طواف (زیارت) نہیں کیا۔ عورتوں نے جواب دیا کہ کرلیا ہے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر چلی چلو۔ ❶

۳۲۰۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے عبداللہ بن طاؤس کے حوالہ سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن عباس سے آپ نے فرمایا کہ حائضہ کے لئے (جب کہ اس نے طواف زیارت کرلیا ہو) رخصت ہے کہ اگر وہ حائضہ ہوگئی تو گھر چلی جائے۔ ابن عمر ابتداء میں اس مسئلہ میں کہتے تھے کہ اسے جانا نہیں چاہئے۔ پھر میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا کہ چلی جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی رخصت دی ہے۔

۲۳۰ جب مستحاضہ کو خون آنا بند ہوجائے۔ ابن عباس نے فرمایا کہ غسل کرے اور نماز پڑھے اگر چہ تھوڑی دیر کے لئے ہی ایسا ہوا ہو اور اس کا شوہر نماز ادا کرلینے کے بعد اس کے پاس آئے کیونکہ نماز کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔

۳۲۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا۔ عروہ سے وہ عائشہؓ سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب حیض کا زمانہ آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب یہ زمانہ گذر جائے تو خون کو دھولو اور نماز پڑھو۔

۲۳۱۔ زچہ پر نماز جنازہ اور اس کا طریقہ۔

۳۲۲۔ ہم سے احمد بن ابی سیرح نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شبابہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے حسین بن معلم کے واسطے سے بیان کیا وہ عبداللہ بن بریدہ سے وہ سمرہ بن جندب سے کہ ایک عورت کا زچگی ❷ میں انتقال ہوگیا تو آنحضور ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اس وقت

❶ یعنی پہلے آپ کو معلوم نہیں تھا کہ انہوں نے طواف زیارت کرلیا ہے۔ اسی لئے آپ نے حضرت عائشہؓ کے بتانے پر فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے وہ روکیں گی۔ لیکن جب آپ کو معلوم ہوگیا کہ طواف زیارت انہوں نے کرلیا ہے اور صرف طواف صدر باقی رہ گیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں۔ ❷ بعض اہل علم نے امام بخاریؒ پر اعتراض کیا ہے کہ عنوان اور حدیث میں یہاں مطابقت نہیں کیونکہ حدیث میں صرف یہ الفاظ ہیں کہ ان کا انتقال پیٹ کی وجہ سے ہوا تھا اور امام صاحب نے اس پر عنوان لگایا کہ اس عورت پر نماز کا بیان جس کا (نفاس) زچگی میں انتقال ہوا لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث کی دوسری روایت میں جس کا ذکر خود مصنف نے الجنائز میں کیا ہے نفاس کی حالت میں مرنے کی تصریح موجود ہے۔ یہاں پر بھی فی بطن کی تاویل بسبب بطن یعنی الحمل سے کی جاسکتی ہے اس لئے ہم نے ترجمہ میں اس حدیث کی دوسری روایتوں اور بخاری کے عنوان کی رعایت سے فی بطن کا ترجمہ ''زچگی میں'' کیا ہے۔

باب ۲۳۲.

(۳۲۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهٖ فَقَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَكُوْنُ حَآئِضًا لَّاتُصَلِّيْ وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَآءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى خُمْرَتِهٖ اِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ بَعْضُ ثَوْبِهٖ.

باب ۲۳۲

۳۲۳۔ ہم سے حسن بن مدرک نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا۔ کہا ہمیں ابوعوانہ نے اپنی کتاب سے دیکھ کر خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی سلیمان شیبانی نے عبداللہ بن شداد کے حوالہ سے کہا۔ میں نے اپنی پھوپھی میمونہ سے جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں سنا کہ میں حائضہ ہوئی تو نماز نہیں پڑھتی تھی اور یہ کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے (گھر میں) نماز پڑھنے کی جگہ کے قریب لیٹی ہوئی تھیں۔ آپ نماز اپنی چٹائی پر پڑھتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کے کپڑے کا کوئی حصہ مجھ سے چھو جاتا۔

كِتَابُ التَّيَمُّمِ

تیمّم کا بیان

باب ۲۳۳. وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِنْهُ

(۳۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ اَوْبِذَاتِ الْجَيْشِ اِنْقَطَعَ عِقْدٌلِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْ ا لَا تَرٰى مَاصَنَعَتْ عَآئِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَّآءٌ فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَّآءٌ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۳۳۔ اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے۔

"پھر نہ پاؤ تم پانی تو قصد کرو پاک مٹی کا اور مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے۔"

۳۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں خبر دی مالک نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم ﷺ کی زوج مطہرہ حضرت عائشہ سے آپ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی ساتھ بعض سفر (غزوۂ بنی المصطلق) میں گئے۔ جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار گم ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش میں وہیں ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن پانی کہیں قریب میں نہیں تھا۔ لوگ ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے اور کہا "عائشہؓ کی کار گذاری نہیں دیکھتے۔ رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو ٹھہرا رکھا ہے اور پانی بھی قریب میں نہیں اور نہ لوگوں ہی کے ساتھ پانی ہے۔" پھر ابوبکر تشریف لائے اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری ران پر رکھے ہوئے سو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو روک لیا۔ حالانکہ قریب میں کہیں پانی نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ عائشہؓ نے کہا کہ ابوبکرؓ مجھ پر بہت غصہ ہوئے اور اللہ نے جو چاہا انہوں نے مجھے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کچو کے لگائے۔ رسول اللہ ﷺ کا سر میری ران پر ہونے کی وجہ سے میں حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ جب صبح کے وقت اٹھے تو پانی کا وجود نہیں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا۔ اس پر اسید بن حضیر

وَسَلَّمَ عَلٰی فَخِذِیْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحَ عَلٰی غَيْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَيْدُ ابْنُ الْحُضَيْرِ مَاهِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَاآلَ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَالَّذِیْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَاَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَه'

نے کہا۔ آل ابی بکر یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔ عائشہؓ نے فرمایا پھر ہم نے اس اونٹ کو ہٹایا جس پر میں تھی تو ہار اسی کے نیچے سے ملا۔

(۳۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ هُوَالْعَوَفِیُّ قَالَ. حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِیُّ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً

۳۲۵۔ ہم سے محمد بن سنان عوفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا، کہا اور مجھ سے سعید بن نضر نے بیان کیا۔ کہا ہمیں خبر دی ہشیم نے کہا ہمیں خبر دی سیار نے کہا ہم سے یزید الفقیر نے بیان کیا۔ کہا ہمیں جابر بن عبداللہ نے اطلاع دی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں عطا کی گئی تھیں۔ ایک مہینہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی جاتی ہے۔ اور تمام زمین میری لئے مسجد (سجدہ گاہ) اور پاکی کے لائق بنائی گئی پس میری امت کا جو فرد نماز کے وقت کو (جہاں بھی) پالے اسے نماز ادا کر لینی چاہئے اور میرے لئے غنیمت کا مال حلال کیا گیا۔ مجھ سے پہلے یہ کسی کے لئے بھی حلال نہیں تھا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی اور تمام انبیاء اپنی اپنی قوم کے لئے مبعوث ہوتے تھے لیکن میری بعثت تمام انسانوں کے لئے عام ہے۔

باب ۲۳۴ . اِذَا لَمْ يَجِدْ مَآءً وَّلَا تُرَابًا

۲۳۴۔ جب نہ پانی ملے اور نہ مٹی۔ ❶

(۳۲۶) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ يَحْيٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَآءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا

۳۲۶۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا۔ وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ سے کہ انہوں نے حضرت اسماء سے ہار مانگ کر پہن لیا تھا۔ وہ ہار (سفر میں) گم ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اس کی

❶ حدیث میں جو واقعہ بیان ہوا ہے اس میں مٹی نہ ملنے کا کوئی ذکر نہیں ہے بلکہ اس وقت تک تیمم کی آیت نازل ہی نہیں ہوئی تھی اس لئے صحابہ نے جو ہار کی تلاش میں گئے تھے بغیر طہارت یعنی بغیر وضو نماز پڑھی تھی اس لئے اس حدیث کے لئے یہ عنوان صحیح نہ ہونا چاہئے تھا کہ "جسے پانی اور مٹی نہ ملے" (اس کا کیا حکم ہوگا) لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ جس طرح اس دور میں جب کہ تیمم کی مشروعیت نازل نہیں ہوئی تھی صرف پانی کے نہ ملنے کی صورت میں جو حکم تھا اب یہی حکم پانی اور مٹی دونوں کے نہ ملنے کی صورت میں ہونا چاہئے کیونکہ اس وقت جب یہ واقعہ پیش آیا نماز صرف وضوء کر کے ہی پڑھی جا سکتی تھی اور اس واقعہ کے بعد قیامت تک کے لئے نماز کے لئے وضو ورنہ تیمم کا حکم نازل ہو گیا ہے۔ اس لئے جو صورت اس وقت صرف پانی نہ ملنے کی وجہ سے اختیار کی جا سکتی تھی اب وہی صورت پانی اور مٹی دونوں نہ ملنے کے بعد اختیار کیا جا سکتی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اس سلسلہ میں یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی صورت پیش آ جائے کہ نماز کے وقت وضو کے لئے نہ پانی ملے اور نہ کہیں قریب میں مٹی کا وجود ہو تو نماز کے وقت اسے نماز کے لئے کھڑا ہونا چاہئے۔ قرأت نہ کرے صرف رکوع اور سجدہ اور قیام پر اکتفا کر لے۔ بالکل اسی طرح جیسے روزہ دار کو حکم ہے کہ اگر کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھ سکا اور دن کے درمیان حصہ میں روزہ رکھنے کے قابل ہو گیا تو روزہ داروں کی صورت بنا لینا چاہئے اور اگر کسی کا حج فاسد ہو گیا تو دوسرے حاجیوں کی طرح اسی اپنے حج کے تمام افعال ادا کرنا چاہئے۔

فَوَجَدَهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَصَلُّوْا فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ بِعَائِشَةَ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَانَزَلَ بِكِ اَمْرٌ تَكْرَهِيْنَهٗ اِلَّاجَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا

تلاش میں بھیجا انہیں وہ مل گیا۔ پھر نماز کا وقت آ پہنچا اور لوگوں کے پاس (جو ہار کی تلاش میں گئے تھے) پانی نہیں تھا۔ لوگوں نے نماز پڑھ لی اور رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق آ کر کہا۔ پس خداوند تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ اس پر اسید بن حضیر نے عائشہؓ سے کہا آپ کو اللہ بہترین بدلہ دے واللہ جب بھی آپ کے ساتھ کوئی ایسی بات پیش آئی جس سے آپ کو تکلیف ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے اس میں خیر پیدا فرما دی۔

باب ۲۳۵. اَلتَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلٰوةِ وَبِهٖ قَالَ عَطَآءٌ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيْضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلَايَجِدُ مَنْ يُّنَاوِلُهٗ يَتَيَمَّمُ وَاَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ اَرْضِهٖ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلّٰى ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ

۲۳۵۔ اقامت کی حالت میں تیمم۔ جب کہ پانی نہ ملے یا نماز کے چھوٹ جانے کا خوف ہو۔ عطاء کا یہی قول ہے حسن نے فرمایا کہ اگر مریض کے پاس پانی ہو لیکن کوئی ایسا شخص نہ ہو جو اسے پانی دے سکے تو تیمم کرنا چاہئے۔ ابن عمر جرف ❶ کی اپنی زمین سے واپس آ رہے تھے کہ عصر کا وقت مقام مربد النعم میں آ پہنچا آپ نے عصر کی نماز پڑھ لی اور مدینہ پہنچے تو سورج ابھی بلند تھا (یعنی عصر کا وقت باقی تھا) لیکن آپ نے نماز نہیں لوٹائی۔

(۳۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اَبُوْجُهَيْمٍ اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّحْوِبِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

۳۲۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے جعفر بن ربیعہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ اعرج سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس کے مولیٰ عمیر سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں اور حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ نبی کریم ﷺ کے مولیٰ عبداللہ بن یسار ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری کی خدمت میں حاضر ہوئے ابوجہیم نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بئر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے، راستے میں ایک شخص نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہیں دیا۔ پھر دیوار کے پاس آئے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح (تیمم) کیا۔ پھر ان کے سلام کا جواب دیا۔

باب ۲۳۶. هَلْ يَنْفُخُ فِيْ يَدَيْهِ بَعْدَ مَايَضْرِبُ بِهِمَا الصَّعِيْدَ لِلتَّيَمُّمِ

۲۳۶۔ کیا زمین پر تیمم کے لئے ہاتھ مارنے کے بعد ہاتھ کو پھونک لینا چاہئے۔

(۳۲۸) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ

۳۲۸۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے حکم نے بیان کیا ذر کے واسطہ سے وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی

❶ مقام جرف مدینہ سے تقریباً آٹھ کلومیٹر دوری پر واقع ہے۔ اسلامی لشکر یہیں سے مسلح ہوتے تھے یہاں حضرت ابن عمرؓ کی زمین تھی۔ مربد نعیم جہاں آپ نے نماز عصر پڑھی تھی مدینہ سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کے نزدیک حالت اقامت میں تیمم کرنا جائز تھا۔ آپ نے نماز تیمم کر کے پڑھی تھی جیسا کہ بعض دوسری روایات میں بصراحت اس کا ذکر ہے۔

اَبِيهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّىْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَآءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمَا تَذْكُرُ اِنَّا كُنَّا فِىْ سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فَاَجْنَبْنَا فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ

سے وہ اپنے والد سے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص عمر بن خطابؓ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ ایک مرتبہ مجھے غسل کی ضرورت ہوگئی اور پانی نہیں ملا اس پر عمار بن یاسر نے عمر بن خطابؓ سے کہا آپ کو یاد ہے وہ واقعہ جب میں اور آپ سفر میں تھے۔ ہم دونوں کو غسل کی ضرورت ہوگئی آپ نے تو نماز نہیں پڑھی لیکن میں لوٹ پوٹ لیا، ❶ اور نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے بس اتنا ہی کافی تھا، اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انہیں پھونکا اور دونوں سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔

باب ۲۳۷. اَلتَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

۲۳۷۔ چہرے اور ہاتھوں کا تیمم

(۳۲۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِى الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ بِهٰذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ثُمَّ اَدْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ وَقَالَ النَّضْرُ اَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ

۳۲۹۔ ہم سے حجاج نے بیان کیا، کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھے حکم نے خبر دی ذر کے واسطہ سے وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی کے واسطہ سے، وہ اپنے والد سے کہ عمار نے یہ واقعہ بیان کیا (جو اس سے پہلے کی حدیث میں گذر چکا) اور شعبہ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر انہیں اپنے منہ سے قریب کرلیا اور ان سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اور نضر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی حکم کے واسطہ سے کہ میں نے ذر سے سنا۔ اور ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے حوالہ سے حدیث روایت کرتے تھے حکم نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے سنا وہ اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ عمار نے کہا۔

(۳۳۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيهِ اَنَّهٗ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهٗ عَمَّارٌ كُنَّا فِىْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا وَقَالَ تَفَلَ فِيهِمَا

۳۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے بیان کیا وہ ذر سے وہ ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے، وہ اپنے والد سے کہ وہ حضرت عمرؓ کے خدمت میں حاضر تھے اور حضرت عمار نے ان سے کہا تھا کہ ہم ایک سریہ میں گئے ہوئے تھے اور ہم دونوں جنبی ہوگئے اور (اس رویت میں ہے کہ) کہا تفل فیھما (بجائے نفخ فیھما کے)۔

(۳۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ تَمَعَّكْتُ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَكْفِيكَ

۳۳۱۔ ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے بیان کیا، ذر سے، وہ ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے وہ اپنے والد عبدالرحمٰن سے انہوں نے بیان کیا کہ عمار نے عمر سے کہا کہ میں تو زمین میں لوٹ پوٹ گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ

❶ حضرت عمار نے خیال کیا کہ چونکہ وضو کے تیمم میں ہاتھ اور منہ پر مٹی سے مسح ضروری ہے۔ اس لئے غسل کے تیمم میں تمام بدن پر مٹی ملنی چاہئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مسائل میں اجتہاد کرتے تھے۔ اگرچہ حضرت عمار کا یہ اجتہاد غلط ہوگیا۔

الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ

(۳۳۲) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ قَالَ لَهٗ عَمَّارٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ

نے فرمایا کہ صرف چہرے اور ہاتھوں کا مسح کافی تھا۔

۳۳۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے بیان کیا، انہوں نے ذر سے وہ ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے وہ عبدالرحمٰن سے، انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں موجود تھا کہ عمار نے ان سے کہا۔ پھر انہوں نے پوری حدیث (جو اوپر مذکور ہے) بیان کی۔

(۳۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ

۳۳۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا حکم کے واسطہ سے وہ ذر سے وہ ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے وہ اپنے والد سے کہ عمار نے بیان کیا۔ "پس نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔

باب ۲۳۸. اَلصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وُضُوْٓءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيْهِ مِنَ الْمَآءِ وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِيْهِ التَّيَمُّمُ مَالَمْ يُحْدِثْ وَاَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّهُوَ مُتَيَمِّمٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ لَابَاسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى السَّبْخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا

۲۳۸ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے جو پانی نہ ہونے کی صورت میں کفایت کرتی ہے۔ اور حسنؒ نے فرمایا کہ جب تک وضو توڑنے والی کوئی چیز نہ پائی جائے تیمم اس کے لئے کافی ہے اور ابن عباس نے تیمم کر کے امامت کیا اور یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ زمین شور پر نماز پڑھنے اور اس پر تیمم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّا اَسْرَيْنَا حَتّٰى كُنَّا فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَّلَا وَقْعَةَ اَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيْهِمْ اَبُوْ رَجَآءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ لَمْ نُوْقِظْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِاَنَّا لَانَدْرِيْ مَايَحْدُثُ لَهٗ فِيْ نَوْمِهٖ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَاٰى مَا اَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيْدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ فَمَازَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا اِلَيْهِ الَّذِيْ اَصَابَهُمْ فَقَالَ لَاضَيْرَ وَلَا يَضِيْرُ

۳۳۴۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عوف نے بیان کیا۔ کہ ہم سے ابورجاء نے بیان کیا عمران کے حوالہ سے، انہوں نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم رات میں چلتے رہے اور جب رات کا آخری حصہ بھی آ پہنچا تو ہم نے پڑاؤ ڈالا۔ اور مسافر کے لئے اس وقت کے پڑاؤ سے زیادہ لذت دہ اور کوئی چیز نہیں ہوتی تو (ہم اس طرح غافل ہو کر سوئے) کہ ہمیں سورج کی گرمی کے سوا کوئی چیز بیدار نہ کر سکی۔ سب سے پہلے بیدار ہونے والا شخص فلاں تھا۔ پھر فلاں بیدار ہوا پھر فلاں۔ ابورجاء نے ان سب کے نام لئے لیکن عوف کو یہ نام یاد نہیں رہے تھے پھر چوتھے نمبر پر جاگنے والے عمر بن خطابؓ تھے۔ اور جب نبی کریم ﷺ استراحت فرماتے تو ہم آپ کو جگاتے نہیں تھے۔ آپ خودبخود بیدار ہوتے تھے۔ کیونکہ ہمیں کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ آپ پر خواب میں کیا واردات پیش آ رہی ہے۔ جب عمرؓ جاگ گئے اور حالت دیکھی۔ عمر ایک دبنگ آدمی تھے، زور زور سے تکبیر کہنے لگے۔ اسی طرح با آواز بلند آپ اس وقت تک تکبیر کہتے رہے جب

ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا
بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّأَ وَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ
فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَّمْ
يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَامَنَعَكَ يَافُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ
الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَّلَامَآءَ قَالَ فَعَلَيْكَ
بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ ثُمَّ سَارَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰٓى اِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ
فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيْهِ اَبُوْ رَجَآءَ نَسِيَهٗ عَوْفٌ
وَّدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَآءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا
امْرَاَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْسَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّآءٍ عَلٰى بَعِيْرٍ
لَّهَا فَقَالَا لَهَا اَيْنَ الْمَآءُ قَالَتْ عَهْدِيْ بِالْمَآءِ اَمْسِ
هٰذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوْفًا قَالَا لَهَا انْطَلِقِيْٓ اِذًا
قَالَتْ اِلٰٓى اَيْنَ قَالَآ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتِ الَّذِيْ يُقَالُ لَهٗ الصَّابِئُ قَالَا هُوَالَّذِيْ
تَعْنِيْنَ فَانْطَلِقِيْ فَجَآءَ ابِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيْثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا
عَنْ بَعِيْرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَآءٍ
فَفَرَّغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ اَوْسَطِيْحَتَيْنِ وَاَوْكَا
اَفْوَاهَهُمَا وَاَطْلَقَ الْعَزَالِيَ وَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوْا
وَاسْتَقُوْا فَسَقٰى مَنْ سَقٰى وَاسْتَقٰى مَنْ شَآءَ وَكَانَ
اٰخِرُذَاكَ اَنْ اُعْطِيَ الَّذِيْ اَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ اِنَآءً مِّنْ

تک کہ نبی کریم ﷺ ان کی آواز سے بیدار نہ ہوگئے۔ جب آپ بیدار
ہوئے تو لوگوں نے پیش آمدہ صورت کے متعلق آپ ﷺ سے عرض کیا۔
اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نقصان نہیں۔ ❶ سفر شروع کرو۔
پھر آپ ﷺ چلنے لگے اور تھوڑی دور چل کر آپ ٹھہر گئے۔ پھر وضو کے
لئے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا، اور اذان کہی گئی۔ پھر آپ نے لوگوں
کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ جب آپ نماز ادا فرما چکے تو ایک شخص پر آپ کی
نظر پڑی جو الگ کھڑا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔
آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ
نماز میں شریک ہونے سے کون سی چیز مانع ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب
دیا کہ مجھے غسل کی ضرورت ہوگئی ہے اور پانی موجود نہیں۔ ان سے آپ
ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی سے کام نکالو۔ یہی کافی ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ
نے سفر شروع کیا تو لوگوں نے پیاس کی شکایت کی۔ آپ ﷺ پھر ٹھہر گئے
اور فلاں کو بلایا۔ ابورجاء نے ان کا نام لیا تھا لیکن عوف کو یاد نہیں رہا اور علیؓ
کو بھی طلب فرمایا۔ ان دونوں صاحبان سے آپ نے فرمایا کہ جاؤ پانی
کی تلاش کرو۔ یہ تلاش میں نکلے۔ راستہ میں ایک عورت ملی جو پانی کے دو
مشکیزے اپنے اونٹ پر لٹکائے ہوئے سوار جارہی تھی۔ انہوں نے اس
سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ کل اس وقت میں
پانی پر موجود تھی اور ہمارے قبیلہ کے افراد پانی کی تلاش میں پیچھے رہ گئے
ہیں۔ انہوں نے اس سے کہا، اچھا ہمارے ساتھ چلو۔ اس نے پوچھا
کہاں تک؟ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں۔ اس نے
کہا اچھا وہی جسے بے دین کہا جاتا ہے انہوں نے کہا، یہ وہی ہیں جسے تم

---

❶ نقصان اس حیثیت سے تو کوئی نہیں ہوا کہ آنحضور ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی نیت نماز چھوڑنے کی نہیں تھی لیکن اگر اس حیثیت سے دیکھا جائے کہ
نماز قضا ہوگئی اور اپنے اصل وقت میں ادا نہ ہوسکی یہ آخری نقصان تو بہرحال ہوا لیکن حدیث میں نفی اس نقصان کی کی گئی ہے جو نیت کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔ اس
آخری نقصان کی نفی نہیں کی گئی ہے کیونکہ یہاں نیت کے فساد کا تو کوئی سرے سے سوال ہی نہیں تھا۔ آنحضور ﷺ اپنے تمام صحابہ کے ساتھ اس سفر میں اس بےخبری
کی نیند سوئے تھے کہ سورج نکل آیا اور کسی کی آنکھ نہیں کھلی۔ یہ بھی خدا کی عظمت و کبریائی اور اس کی شان بے نیازی کا ایک ثبوت ہے کہ نبوت کے تمام
امتیازات کے باوجود نبی کو بھی وہ ایسے حالات میں مبتلا کردیتا ہے جہاں وہ بھی محض مجبور اور ایک عام انسان کے قالب میں دکھائی دے۔ اس کے علاوہ خداوند
تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو معلم بنا کر بھیجا تھا اور جن باتوں میں ضروری سمجھا گیا آنحضور ﷺ کے عمل کے ذریعہ بھی امت کو تعلیم دی گئی یہ بھی ممکن ہے کہ خداوند تعالیٰ
نے آپ پر اس غفلت کی نیند اسی مقصد کے پیش نظر طاری کردی ہو حالانکہ صحیح حدیث میں ہے کہ نیند میں بھی آپ ﷺ کا قلب مبارک بیدار رہتا تھا اور اس پر کسی
قسم کی غفلت طاری نہیں ہوتی تھی۔ جہاں آپ ﷺ نے رات گذاری تھی نماز وہاں سے کچھ دور جاکر اس لئے ادا فرمائی کہ ابھی سورج طلوع ہورہا تھا اور اس
وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ یہ بھی وجہ ہوسکتی تھی کہ ایک ایسی جگہ جہاں ایک فریضہ کی ادائیگی میں نادانستہ کوتاہی ہوئی آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھنا مناسب نہیں
سمجھا چنانچہ حکم ہے کہ اگر جمعہ کے خطبہ کے وقت کسی کو اونگھ آجائے تو پھر وہاں سے ہٹ کر بیٹھنا چاہئے۔

مَّآءٍ قَالَ اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ بِمَآءِ هَا وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِّنْهَا حِينَ ابْتَدَءَ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْمَعُوْا لَهَا فَجَمَعُوْا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَّ دَقِيْقَةٍ وَسَوِيْقَةٍ حَتّٰى جَمَعُوْا لَهَا طَعَامًا فَجَعَلُوْهُ فِي ثَوْبٍ وَّحَمَلُوْهَا عَلٰى بَعِيْرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ لَهَا تَعْلَمِيْنَ مَارَزِئْنَا مِنْ مَّآئِكِ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِيْ أَسْقَانَا فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوْا مَاحَبَسَكِ يَافُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِيْ رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِيْ إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَوَاللّٰهِ إِنَّهُ لَاَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَقَالَتْ بِإِصْبَعَيْهَا الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَآءِ تَعْنِي السَّمَآءَ وَالْأَرْضَ أَوْ إِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا يُصِيْبُوْنَ الصِّرْمَ الَّذِيْ هِيَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أُرٰى أَنَّ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَدْ يَدَعُوْنَكُمْ عَمَدًا فَهَلْ لَّكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَأَطَاعُوْهَا فَدَخَلُوْا فِي الْإِسْلَامِ

کہہ رہی ہو۔ اچھا اب چلو۔ یہ حضرات اس عورت کو آنحضور ﷺ کی خدمت مبارک میں لائے اور واقعہ بیان کیا۔ عمران نے بیان کیا کہ لوگوں نے اسے اونٹ سے اتارا، پھر نبی کریم ﷺ نے ایک برتن طلب فرمایا اور دونوں مشکیزوں کے منہ اس میں کھول دیئے۔ ❶ پھر ان کے منہ کو بند کر دیا اس کے بعد نیچے کے حصے کے سوراخ کو کھول دیا اور تمام لشکریوں میں منادی کر دی گئی کہ خود بھی سیر ہو کر پانی پئیں اور جانوروں وغیرہ کو بھی پلائیں۔ پس جس نے چاہا سیر ہو کر پانی پیا اور پلایا۔ آخر میں اس شخص کو بھی ایک برتن میں پانی دیا گیا جسے غسل کی ضرورت تھی۔ آپ نے فرمایا، لے جاؤ اور غسل کر لو، وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی۔ کہ اس کے پانی کا کیا حشر ہو رہا ہے۔ اور خدا کی قسم جب پانی کا لیا جانا ان سے بند ہوا تو ہم دیکھ رہے تھے کہ اب مشکیزوں میں پانی پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کچھ اس کے لئے جمع کرو (کھانے کی چیز) لوگوں نے اس کے لئے عمدہ قسم کی کھجور (عجوہ) آٹا اور ستو اکٹھا کر دیئے جب خاصی مقدار میں یہ سب کچھ جمع ہو گیا تو اسے لوگوں نے ایک کپڑے میں کر دیا۔ عورت کو اونٹ پر سوار کر کے اور اس کے سامنے وہ کپڑا رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی۔ لیکن خداوند تعالیٰ نے ہمیں سیراب کر دیا۔ پھر وہ اپنے گھر آئی، دیر کافی ہو چکی تھی اس لئے گھر والوں نے پوچھا کہ اے فلانی! اتنی دیر کیوں ہوئی؟ اس نے کہا ایک حیرت انگیز واقعہ ہے۔ مجھے دو آدمی ملے اور وہ مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جسے بے دین کہا جاتا ہے وہاں اس طرح کا واقعہ پیش آیا۔ خدا کی قسم وہ تو اس کے اور اس کے درمیان سب سے بڑا جادوگر ہے اور اس نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر اشارہ کیا۔ اس کی مراد آسمان، اور زمین سے تھی، یا پھر وہ واقعی اللہ کا رسول ہے۔ اس کے بعد جب مسلمان اس قبیلہ کے قرب و جوار کے مشرکین پر حملہ آور ہوتے تھے لیکن اس گھرانے کو جس سے اس عورت کا تعلق تھا کوئی نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔ ایک دن اس نے اپنی قوم کے افراد سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ

---

❶ اس حدیث کی بعض روایتوں میں ہے کہ آپ ﷺ نے برتن میں پانی لے کر کلی کی اور اپنے منہ کا پانی ان مشکیزوں میں ڈال دیا۔ اس روایت سے اس بات کی مصلحت بھی سمجھ میں آتی ہے کہ آپ ﷺ نے کیوں مشکیزوں کا منہ کھولنے کے بعد پھر اسے بند کیا تھا۔ اسی طرح اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ پانی میں برکت پانی کے ساتھ آپ ﷺ کے تھوک مبارک کے مل جانے سے پیدا ہوئی یہ آپ ﷺ کا ایک معجزہ تھا۔

تمہیں قصداً چھوڑ دیتے ہیں تو کیا اسلام کی طرف تمہارا کچھ میلان ہے؟ قوم نے عورت کی بات مان لی، اور اسلام لے آئی۔

قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ صَبَا خَرَجَ مِنْ دِيْنٍ اِلٰى غَيْرِهٖ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ الصَّابِئِيْنَ فِرْقَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَءُ وْنَ الزَّبُوْرَ

ابوعبداللہ نے کہا کہ صبا کے معنی ہیں اپنا دین چھوڑ کر دوسرے کا دین اختیار کر لینا اور ابوالعالیہ نے کہا ہے کہ صابی اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے۔ یہ لوگ زبور پڑھتے ہیں۔

باب ۲۳۹. اِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَرَضَ اَوِالْمَوْتَ اَوْخَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ وَيُذْكَرُ اَنَّ عَمْرَوْ ابْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَجْنَبَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ

۲۳۹۔ جب جنبی کو (غسل کی وجہ سے) مرض کا یا جان کا خوف ہو یا پیاس کا اندیشہ ہو پانی کے کم ہونے کی وجہ سے تو تیمم کر لے۔ کہا جاتا ہے کہ عمرو بن عاص کو ایک سردرات میں غسل کی ضرورت ہوئی تو آپ نے تیمم کیا اور یہ آیت تلاوت کی ''اپنی جانوں کو ضائع نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑا مہربان ہے۔'' پھر اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہوا تو آپ ﷺ نے کوئی نکیر نہیں فرمائی۔

(۳۳۵) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ اَبُوْمُوْسٰى لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ لَايُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ نَعَمْ اِنْ لَّمْ اَجِدِالْمَآءَ شَهْرًا لَمْ اُصَلِّ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِيْ هٰذَا كَانَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هٰكَذَا يَعْنِيْ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ

۳۳۵۔ ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا۔ کہا ہمیں خبر دی محمد نے جو غندر کے عرف سے مشہور ہے۔ شعبہ کے واسطہ سے وہ سلیمان سے وہ ابووائل سے کہ ابوموسیٰ نے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ اگر (غسل کی ضرورت ہو) اور پانی نہ ملے تو کیا نماز نہ پڑھی جائے۔ عبداللہ نے فرمایا ہاں اگر مجھے ایک مہینہ تک پانی نہ ملے تو میں نماز نہیں پڑھوں گا۔ اگر اس میں بھی لوگوں کو اجازت دی جائے تو سردی محسوس کر کے بھی لوگ تیمم کر لیا کریں گے اور نماز پڑھ لیں گے۔ ابوموسیٰ نے فرمایا ''میں نے کہا کہ پھر عمرؓ کے سامنے حضرت عمار کے قول کا کیا جواب ہوگا۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تو نہیں معلوم ہے کہ عمر عمار کی بات سے مطمئن ہو گئے تھے۔

(۳۳۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى اَرَاَيْتَ يَا اَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ اِذَااَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَآءً كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَايُصَلِّيْ حَتّٰى يَجِدَالْمَآءَ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِيْنَ قَالَ لَهٗ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْفِيْكَ قَالَ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذٰلِكَ . مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَمَادَرٰى عَبْدُاللّٰهِ مَايَقُوْلُ فَقَالَ اِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ

۳۳۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا۔ کہا ہم سے میرے والد نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا میں نے شقیق بن سلمہ سے سنا انہوں نے کہا میں عبداللہ (بن مسعود) اور ابوموسیٰ اشعری کی خدمت میں حاضر تھا ابوموسیٰ نے پوچھا کہ ابوعبدالرحمٰن آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کسی کو غسل کی ضرورت ہو اور پانی نہ ملے تو اسے کیا کرنا چاہئے۔ عبداللہ نے فرمایا کہ اسے نماز نہ پڑھنی چاہئے تا آنکہ اسے پانی مل جائے۔ اس پر ابوموسیٰ نے کہا کہ پھر عمار کی اس روایت کا کیا ہوگا جب کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا تھا کہ تمہیں صرف (ہاتھ اور منہ کا تیمم) کافی تھا۔ ابن مسعود نے فرمایا کہ تم عمر کو نہیں دیکھتے کہ وہ عمار کی اس بات پر مطمئن نہیں تھے۔ پھر ابوموسیٰ نے فرمایا کہ اچھا عمار کی بات کو چھوڑ دو۔ لیکن اس آیت کا کیا جواب دو

فِیْ هٰذَا لَاَوْشَکَ اِذَا بَرَدَ عَلٰی اَحَدِهِمُ الْمَآءُ اَنْ یَّدَعَه' وَتَیَمَّمَ فَقُلْتُ لِشَقِیْقٍ فَاِنَّمَا کَرِهَ عَبْدُاللّٰهِ لِهٰذَا فَقَالَ نَعَمْ

گے (جس میں جنابت میں تیمم کرنے کی طرف واضح اشارہ موجود ہے۔) عبداللہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اس کی بھی لوگوں کو اجازت دے دیں تو لوگوں کا حال یہ ہو جائے گا کہ اگر کسی کو پانی ٹھنڈا محسوس ہوا تو وہ اسے چھوڑ دیا کرے گا اور تیمم کرے گا (اعمش کہتے ہیں کہ) میں نے شقیق سے کہا کہ گویا عبداللہ نے اس وجہ سے یہ صورت ناپسند کی تھی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ ❶

بَابٌ ۲۴۰. اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَةٌ

۲۴۰۔ تیمم میں ایک دفعہ مٹی پر ہاتھ مارا جائے۔ ❷

(۳۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ فَقَالَ لَه' اَبُوْ مُوْسٰی لَوْاَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ یَجِدِالْمَآءَ شَهْرًا اَمَاکَانَ یَتَیَمَّمُ وَیُصَلِّیْ قَالَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَایَتَیَمَّمُ وَاِنْ کَانَ لَمْ یَجِدْ شَهْرًا فَقَالَ لَه' اَبُوْمُوْسٰی فَکَیْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ فِیْ سُوْرَةِ الْمَآئِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِیْ هٰذَا لَاَوْشَکُوْا اِذَا بَرَدَ عَلَیْهِمُ الْمَآءُ اَنْ یَّتَیَمَّمُوْا الصَّعِیْدَ قُلْتُ وَاِنَّمَا کَرِهْتُمْ هٰذَا لِذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَآءَ فَتَمَرَّغْتُ فِی الصَّعِیْدِ کَمَا تَمَرَّغُ الدَّآبَّةُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکَ اَنْ تَصْنَعَ هٰکَذَا وَضَرَبَ بِکَفِّهٖ ضَرْبَةً عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ کَفِّهٖ بِشِمَالِهٖ اَوْظَهْرَ شِمَالِهٖ بِکَفِّهٖ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَه' فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ

۳۳۷۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا ہمیں ابو معاویہ نے خبر دی اعمش کے واسطہ سے وہ شقیق سے انہوں نے بیان کیا کہ میں عبداللہ اور ابوموسیٰ اشعری کی خدمت میں حاضر تھا۔ ابوموسیٰ نے عبداللہ سے کہا کہ اگر ایک شخص کو غسل کی ضرورت ہو اور وہ مہینہ بھر پانی نہ پائے تو کیا وہ تیمم کر کے نماز نہیں پڑھے گا۔ شقیق کہتے ہیں کہ عبداللہ نے جواب دیا کہ وہ تیمم نہ کرے اگر چہ ایک مہینہ تک اسے پانی نہ ملے۔ ابوموسیٰ نے اس پر کہا کہ پھر سورہ مائدہ کی اس آیت کا کیا کریں گے۔ ''پس اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو۔'' عبداللہ نے جواب دیا کہ اگر لوگوں کو اس کی اجازت دے دی جائے تو جلد ہی یہ حال ہو جائے گا کہ پانی اگر ٹھنڈا محسوس ہوا تو مٹی سے تیمم کر لیں گے میں نے کہا گویا آپ لوگوں نے یہ صورت اس وجہ سے ناپسند کی ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ ابوموسیٰ نے فرمایا کہ کیا آپ کو عمار کا عمر بن خطاب کے سامنے یہ قول نہیں معلوم ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لئے بھیجا تھا سفر میں مجھے غسل کی ضرورت پیش آ گئی لیکن پانی نہیں ملا۔ اس لئے میں نے مٹی میں جانوروں کی طرح لوٹ پوٹ لیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے صرف اس طرح کرنا کافی تھا اور آپ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر ایک مرتبہ مارا پھر ان کو جھاڑ کر بائیں ہاتھ سے داہنے کی پشت کا مسح کیا یا بائیں ہاتھ کا داہنے ہاتھ سے مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں

❶ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے بھی حضرت عمار کی بات میں تامل کا اظہار اسی مصلحت کے پیش نظر کیا تھا۔ لیکن قرآن حدیث اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے طرز عمل میں اس رجحان کے لئے زبردست دلائل موجود ہیں کہ تیمم جنابت کے لئے بھی ہو سکتا ہے یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جنابت کے تیمم کو صرف وہی چیزیں توڑ سکتی ہیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے۔ ❷ اس عنوان کے تحت جو روایت ذکر کی گئی ہے اس میں موجود ہے کہ آنحضور ﷺ نے صرف ایک مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا لیکن بعض دوسری روایتیں جن میں طریقہ مسح کا ذکر تفصیلاً ہے ان میں یہ بات صراحت کے ساتھ ہے کہ آپ دو مرتبہ مٹی پر ہاتھ مارتے تھے اس لئے اس روایت میں جب کہ طریقہ مسح کے ذکر کا خاص اہتمام نہیں کیا گیا اس پر دوسری روایات کو ترجیح دی جائے۔

اَلَم تَرَ عُمَرَ لَمْ یَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ وَزَادَ یَعْلٰی عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰہِ وَاَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِیْ اَنَا وَاَنْتَ فَاَجْنَبْتُ فَتَمَعَّکْتُ بِالصَّعِیْدِ فَاَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاہُ فَقَالَ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکَ ھٰکَذَا وَمَسَحَ وَجْھَہٗ وَکَفَّیْہِ وَاحِدَۃً

سے چہرے کا مسح کیا۔ عبداللہ نے اس کا جواب دیا کہ آپ عمرؓ کو نہیں دیکھتے کہ وہ عمار کی بات سے مطمئن نہیں ہوئے تھے اور یعلیٰ نے اعمش کے واسطہ سے شقیق سے روایت میں یہ زیادتی کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں عبداللہ اور ابوموسیٰ کی خدمت میں تھا اور ابوموسیٰ نے فرمایا تھا کہ آپ نے عمرؓ سے عمار کا یہ قول نہیں سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور آپ کو بھیجا پھر مجھے غسل کی ضرورت ہوگئی، اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ لیا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے صورت حال کے متعلق کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں صرف اتنا کافی تھا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

باب ۲۴۱۔

(۳۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِیْ رَجَآءٍ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ الْخُزَاعِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ یُصَلِّ فِی الْقَوْمِ فَقَالَ یَافُلَانُ مَامَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ فِی الْقَوْمِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَۃٌ وَلَا مَآءَ قَالَ عَلَیْکَ بِالصَّعِیْدِ فَاِنَّہٗ یَکْفِیْکَ

۲۴۱۔

۳۳۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔ کہا ہمیں عوف نے ابورجاء کے واسطہ سے خبر دی کہا ہم سے عمران بن حصین خزاعی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ الگ کھڑا ہے اور لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا آپ نے فرمایا کہ اے فلاں تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روک دیا ہے۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ مجھے غسل کی ضرورت ہوگئی اور پانی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر پاک مٹی سے تیمم ضروری تھا۔ تمہارے لئے یہی کافی ہے۔

کِتَابُ الصَّلٰوۃِ ء

نماز کا بیان

باب ۲۴۲. کَیْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ فِی الْاِسْرَآءِ

۲۴۲۔ شعب معراج میں نماز کس طرح فرض ہوئی تھی؟ ابن عباس نے

ء۔ کتاب الصلوٰۃ۔ ہر وہ عبادت جو خالق کی عظمت و کبریائی اور اس کی خشیت کی وجہ سے مخلوق کرے اس کا نام "صلوٰۃ" ہے صلوٰۃ کے مفہوم کی اس وسعت کا خیال کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ تمام مخلوقات میں یہ صفت پائی جاتی ہے البتہ ہر مخلوق کا طریقہ صلوٰۃ جدا اور اپنی خلقت کے مناسب ہے۔ قرآن مجید میں اسی کی طرف اشارہ ہے کل قد علم صلوتہ و تسبیحہ . سب نے جان لی اپنی صلوٰۃ اور اپنی تسبیح۔ اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام مخلوقات وظیفہ صلوٰۃ میں مشترک ہے۔ صرف صورت اور طریقہ صلوٰۃ جدا جدا ہے۔ اسی طرح مخلوقات خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے لئے کہا گیا ہے کہ للّٰہ یسجد من فی السمٰوات و الارض. اللہ کو سجدہ کرتی ہیں وہ تمام مخلوقات جو زمین اور آسمان میں ہیں۔ صلوٰۃ کے مفہوم میں اتنی وسعت ہے کہ جناب باری عزاسمہ بھی اس کے ساتھ متصف ہیں۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے واقعہ معراج کی ایک حدیث کا ذکر کیا ہے اس میں ہے کہ "اے محمد ٹھہرو، کہ تمہارے رب صلوٰۃ میں مشغول ہیں۔" یہ بات علیحدہ ہے کہ خالق کی صلوٰۃ اس کی شان کے مطابق ہوگی اور مخلوق جس صلوٰۃ کو ادا کرتی ہے وہ اپنی صورت حیثیت میں ایک بالکل علیحدہ چیز ہے۔ اسی طرح امم سابقہ بھی صلوٰۃ ادا کرتی تھیں لیکن ہماری شریعت کی اصطلاح میں صلوٰۃ ایک مخصوص عبادت کا نام ہے۔ مخصوص اعمال و ارکان کے ساتھ اور اس کا ترجمہ اردو میں "نماز" سے کیا جاتا ہے۔ نماز میں صف بندی اسی امت کی خصوصیت ہے پہلی امتیں بھی اگرچہ نماز با جماعت ادا کرتی تھیں لیکن ان کی جماعت میں صف بندی نہیں ہوتی تھی۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسُفْیَانَ بْنُ حَرْبٍ فِیْ حَدِیْثِ هِرَقْلَ یَاْمُرُنَا یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعِفَافِ

فرمایا کہ ہم سے ابوسفیان بن حرب نے بیان کیا حدیث ہرقل کے سلسلہ میں (یعنی جب ہرقل بادشاہ روم نے ابوسفیان اور دوسرے کفار قریش کو جو تجارت کی غرض سے روم گئے تھے، بلا کر آنحضور ﷺ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے آپ کی خصوصیات کے ذکر میں) کہا کہ وہ یعنی نبی کریم ﷺ ❶ نماز، سچائی اور پاک دامنی کی ہمیں تعلیم دیتے ہیں۔

(۳۳۹) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُوْذَرٍّ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَیْتِیْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِیٍٔ حِكْمَةً وَّاِیْمَانًا فَاَفْرَغَهٗ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَعَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِیْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَّعِیَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ ءَ اُرْسِلَ اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَآءَ الدُّنْیَا فَاِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰی یَمِیْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَّعَلٰی یَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا

۳۳۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے یونس کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن شہاب سے وہ انس بن مالک سے انہوں نے فرمایا کہ ابوذر یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اس وقت میں مکہ میں تھا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے میرے سینہ کو چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا۔ اس کو میرے سینے میں ڈال دیا اور سینے کو بند کر دیا۔ پھر میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور مجھے آسمان کی طرف لے چلے۔ جب میں آسمان ❷ دنیا پر پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کہ کھولو۔ انہوں نے پوچھا۔ آپ کون ہیں۔ جواب دیا کہ جبرائیل پھر انہوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ جواب دیا ہاں میرے ساتھ محمد (ﷺ) ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ان کے پاس آپ کو بھیجا گیا تھا۔ کہا جی ہاں۔ پھر جب انہوں نے دروازہ کھولا تو ہم آسمان

---

❶ اس سے امام بخاریؒ کا مقصد ہے کہ نماز موجودہ تفصیلات کے ساتھ اگرچہ شب معراج میں فرض ہوئی لیکن اس سے پہلے بھی مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے کیونکہ ابوسفیان کی ملاقات ہرقل سے اور آنحضرت ﷺ کے متعلق گفتگو واقعہ معراج سے پہلے ہوئی تھی۔ اور ابوسفیان نے اس ملاقات میں ہرقل کو یہ بھی بتایا کہ وہ ہمیں نماز کا حکم دیتے ہیں۔ ❷ زمین سے اگر کوئی آسمان کی طرف جائے تو سب سے پہلے آسمان کا جو طبقہ پڑے گا اسے آسمان دنیا کہتے ہیں احادیث سے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے آسمان کے سات طبقے ہیں۔ یہ علاقے انسانی دسترس سے باہر ہیں۔ اسلام میں اس کی کوئی تعیین موجود نہیں کہ یہ آسمان جن کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود ہے جوہر ہیں یا عرض۔ اس پر ہیئت دان اور فلکیات کے ماہرین نے مختلف زمانوں میں مختلف طریقوں سے تحقیقات کی ہیں۔ موجودہ دور کے ماہرین فلکیات کا خیال ہے کہ آسمان ایک فضاء لطیف کا نام ہے جس کی کوئی حدود انتہاء نہیں اور مختلف سیارے چاند سورج وغیرہ اس میں خود بخود تیرتے پھرتے ہے۔ اپنے اس نظریہ کے لئے ان کے پاس کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے اپنی فکر و دانائی کے مطابق پہلے انہوں نے چند مقدمات بنائے پھر ان مقدمات کی روشنی میں ایک ایسی چیز کے متعلق ایک نظریہ قائم کیا جسے انہوں نے نہ خود دیکھا ہے اور نہ اس کے کسی دیکھنے والے نے انہیں اس کے متعلق کوئی اہم اطلاع بہم پہنچائی ہے یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے نظریات مختلف ادوار میں برابر بدلتے رہتے ہیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ موجودہ دور کے ماہرین فلکیات کی رائے کی ایک حد تک تصویب کی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اس نظریہ کو تسلیم کر لینے کے بعد بھی ہم اس سے متعلق اسلامی تصریحات کی وضاحت اس طرح کریں گے کہ یہی غیر متناہی اور لامحدود فضا لطیف مختلف طبقات میں تقسیم ہے اور ہر طبقہ کا نام آسمان ہے۔ اس طرح اسلامی تصریحات کے مطابق سات آسمانوں کی تقسیم آسانی ہو جاتی ہے۔

نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِکَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَکٰی فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ ضَحِکَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَکٰی حَتّٰی عَرَجَ بِيْ اِلَی السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَاقَالَ الْاَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ فَذَکَرَ اَنَّهٗ وَجَدَفِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَمُوْسٰی وَعِيْسٰی وَاِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ کَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَکَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰی فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰی ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰی فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيْسٰی ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَاحَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ کَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِيْ حَتّٰی ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًی اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّاَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِکَ حَتّٰی مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مَافَرَضَ اللّٰهُ لَکَ عَلٰی اُمَّتِکَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَاتُطِيْقُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ

دنیا پر چڑھ گئے۔ وہاں ہم نے ایک شخص کو دیکھا جو بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی داہنی طرف کچھ کالبد تھے اور کچھ کالبد بائیں طرف تھے جب وہ اپنی داہنی طرف دیکھتے تو مسکرادیتے اور جب بائیں طرف نظر کرتے تو روتے۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ خوش آمدید۔ صالح نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ آدم ہیں اوران کے دائیں بائیں جو کالبد ہیں، یہ بنی آدم کی روحیں ہیں۔ جو کالبد دائیں طرف ہیں وہ جنتی روحیں ہیں اور جو بائیں طرف ہیں وہ دوزخی روحیں ہیں اس لئے جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو مسکراتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ پھر جبرائیل مجھے لے کر دوسرے آسمان تک پہنچے اوراس کے داروغہ سے کہا کہ کھولو۔ اس آسمان کے داروغہ نے بھی پہلے داروغہ کی طرح پوچھا پھر کھول دیا۔ حضرت انس نے کہا کہ آنحضور ﷺ نے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ نے آسمان پر آدم۔ ادریس۔ موسیٰ۔ عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو موجود پایا اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان کے مدارج نہیں بیان کئے۔ البتہ یہ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے حضرت آدم کو آسمان دنیا پر پایا اور ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان پر۔ انس نے بیان کیا کہ جب جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے ساتھ ادریس علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب دیا کہ یہ ادریس ہیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا انہوں نے فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے ؟ جبرائیل نے بتایا کہ یہ موسیٰ (علیہ السلام) ہیں۔ پھر میں عیسیٰ (علیہ السلام) تک پہنچا۔ انہوں نے کہا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبرائیل نے بتایا کہ یہ عیسیٰؑ ہیں۔ پھر میں ابراہیم (علیہ السلام) تک پہنچا۔ انہوں نے فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبرائیل نے بتایا کہ یہ ابراہیم ہیں۔

ابن شہاب نے کہا کہ مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس اور ابوحبۃ الانصاری کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر مجھے جبرائیل لے چلے، اب میں اس بلند مقام تک پہنچا گیا جہاں میں نے (لکھتے ہوئے فرشتوں کے) قلم کی آواز سنی۔ ابن حزم نے (اپنے شیخ) سے حدیث بیان کی اور انس بن مالک نے ابوذرؓ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم

اِلٰی مُوْسٰی قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَاتُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَاتُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهٗ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ لَايُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰی انْتَهٰی بِيْ اِلَی السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَااَدْرِيْ مَاهِيَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَافِيْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

ﷺ نے فرمایا پس اللہ عزوجل نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں انہیں لے کر واپس لوٹا موسیٰ (علیہ السلام) تک جب پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر اللہ تعالیٰ نے کیا فرض کا؟ میں نے کہا پچاس نمازیں فرض کیں۔ انہوں نے فرمایا آپ واپس اپنے رب کی بارگاہ میں جائیے کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کا تحمل نہیں کر سکتی۔ میں واپس بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا تو اس میں سے ایک حصہ کم کر دیا گیا۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آیا اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوبارہ جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اس کے برداشت کی بھی طاقت نہیں۔ پھر میں بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا۔ پھر ایک حصہ کم ہوا۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جب پہنچا تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے کیونکہ آپ ﷺ کی امت اس کا بھی تحمل نہیں کر سکتی۔ پھر میں بار بار آیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نمازیں (عمل میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) پچاس (کے برابر) میرے یہاں بات نہیں بدلی جاتی۔ اب میں موسیٰ کے یہاں آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس جائیے۔ لیکن میں نے کہا کہ مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے۔ ❶ پھر جبرائیل مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے۔ اس پر ایسے مختلف رنگ محیط تھے جن کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا ہیں۔ اس کے بعد مجھے جنت میں لے جایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں موتی کے ہار تھے اور اس کی مٹی مشک کی طرح تھی۔

(۳۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ

۳۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہمیں خبر دی مالک نے صالح بن کیسان کے حوالہ سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے دو دو رکعتیں نماز کی فرض کی تھیں۔ مسافرت میں بھی اور اقامت کی حالت میں بھی۔ پھر

---

❶ پہلے پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر صرف پانچ باقی رہ گئیں۔ یہ پہلے ہی سے خدا کی مرضی تھی یہ نسخ نہیں تھا۔ بلکہ خدا کا منشاء یہ تھا کہ نمازیں صرف پانچ ہی اس امت پر فرض ہوں۔ البتہ طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا تا کہ مقصد زیادہ دلنشیں ہو جائے کیونکہ نمازیں پانچ رکھنی تھیں اور ثواب پچاس نمازوں کا دیتا تھا۔ بات کو دلنشین کرنے کے لئے احادیث میں بھی یہ انداز بکثرت اختیار کیا گیا ہے۔ اس روایت میں اس کی کوئی تعیین نہیں کہ نمازیں ہر مرتبہ کتنی کم کی جاتی تھیں صرف شطر کا لفظ ہے۔ بعض روایتوں میں دس کی کمی کی تصریح ہے۔ یہ دراصل حدیث بیان کرنے والوں کی طرف سے اجمال ہے۔ صحیح یہ ہے کہ کمی پانچ پانچ نمازوں کی کی گئی تھی۔ چنانچہ جب آخری مرتبہ صرف پانچ باقی رہ گئیں تو آپ کو جاتے ہوئے شرم آئی کیونکہ اس کا مطلب تو یہ تھا کہ اب سرے سے نماز ہی معاف کرالی جائے۔ پھر خداوند کریم کے قول لایبدل القول لدی سے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ خدا کی مرضی یہی ہے کہ پانچ باقی رہیں۔

فَأُقِرَّتِ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَفِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ

سفر کی نمازیں تو اپنی اصلی حالت پر باقی رکھتے گئیں۔ البتہ اقامت کی نمازوں میں زیادتی کردی گئی۔

باب ۲۴۳. وَجُوْبُ الصَّلٰوةِ فِي الثِّيَابِ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّمَنْ صَلّٰى مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّيُذْكَرُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزُرُّهٗ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ وَّفِيْ اِسْنَادِهٖ نَظَرٌ وَمَنْ صَلّٰى فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُ فِيْهِ مَالَمْ يَرَفِيْهِ اَذًى وَاَمَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّايَطُوْفَ فِي الْبَيْتِ عُرْيَانٌ

۲۴۳۔ نماز پڑھنا کپڑے پہن کر ضروری ہے۔ خداوند تعالیٰ کا قول ہے اور تم کپڑے پہنا کرو۔ ❶ ہر نماز کے وقت اور جو ایک ہی کپڑا بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھے سلمۃ بن اکوع سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے کپڑے کو ٹانک لو اگرچہ کانٹے سے ٹانکنا پڑے اس کی سند کو قبول کرنے میں تامل ہے اور وہ شخص جو اسی کپڑے سے نماز پڑھتا ہے جسے پہن کر اس نے جماع کیا تھا۔ جب تک کہ اس نے اس میں کوئی گندگی نہیں دیکھی اور نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

(۳۴۱) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُّصَلَّاهُنَّ قَالَتْ امْرَاَةٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا

۳۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے بیان کیا محمد سے وہ ام عطیہ سے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے دن حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو باہر لے جائیں تا کہ وہ مسلمانوں کے اجتماع اور ان کی دعاؤں میں شریک ہو سکیں۔ البتہ حائضہ عورتوں کو عورتوں کی نماز پڑھنے کی جگہ سے دور رکھیں۔ ایک عورت نے کہا یارسول اللہ ہم میں بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے پاس پردہ کرنے کے لئے) چادر نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی ساتھی عورت اپنی چادر کا ایک حصہ اسے اڑھا دے۔

باب ۲۴۴. عَقْدُ الْاِزَارِ عَلَى الْقَفَافِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ صَلُّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِيْ اُزْرِهِمْ عَلٰى عَوَاتِقِهِمْ

۲۴۴۔ نماز کاندھے پر تہبند باندھنا۔ اور ابو حازم نے سہل بن سعد سے روایت بیان کی ہے کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ نمازی اپنے کاندھوں پر تہبند باندھے ہوئے تھے۔

(۳۴۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى جَابِرٌ فِيْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ

۳۴۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے واقد بن محمد نے بیان کیا۔ محمد بن منکدر کے حوالہ سے انہوں نے کہا کہ جابرؓ نے تہبند باندھ کر نماز پڑھی۔ انہوں نے اسے سر

---

❶ آیت میں صلوٰۃ کی تعبیر مسجد سے کی گئی کیونکہ نماز ادا کرنے کے لئے واقعی اور حقیقی موقع و محل مسجد ہی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک عورت خانہ کعبہ کا ننگی طواف کر رہی تھی۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مشرکین ننگے طواف کو کار ثواب سمجھتے تھے۔ مشہور مفسر قرآں حضرت مجاہد نے امت کا اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ خذوا زینتکم سے مراد ستر عورت ہے۔ زینت کے لفظ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ موجود ہے کہ نماز کے وقت لباس و پوشاک کاروبار کے اوقات کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہونے چاہئے۔ اس احادیث میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے اور فقہاء نے بھی اس کی تاکید کی ہے وجہ یہ ہے کہ نماز کے وقت آدمی خداوند رب العزت کی بارگاہ میں اپنی کچھ عرض و نیاز پیش کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر انسان اس وقت اپنے ظاہر و باطن میں عام اوقات کے اعتبار سے زیادہ طہارت اور پاکیزگی نہیں پیدا کرے گا تو اب اس کے لئے دوسرا اور کون سا وقت ہو سکتا ہے۔

قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تک باندھ رکھا تھا اور آپ کے کپڑے کھونٹی پر ٹنگے ہوئے تھے۔ کہنے والے نے کہا کہ آپ ایک تہبند میں نماز پڑھتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے ایسا اس لئے کیا کہ تجھ جیسا کوئی احمق مجھے دیکھے۔ بھلا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو کپڑے بھی کس کے پاس تھے؟

(۳۴۳) حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرًا يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ

۳۴۳۔ ہم سے ابو مصعب مطرف نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی موالی نے بیان کیا محمد بن منکدر کے حوالہ سے کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

باب ۲۴۵. اَلصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهٖ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَلْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ وَهُوَ الْاِشْتِمَالُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَقَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ اِلْتَحَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ لَّهٗ وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

۲۴۵۔ صرف ایک کپڑے کو بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھنا۔ زہری نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ملتحف متوشح کو کہتے ہیں اور متوشح وہ شخص ہے جو اپنی چادر کے ایک حصے کو دوسرے کاندھے پر اور دوسرے حصے کو پہلے کاندھے پر ڈالے اور وہ دونوں کاندھوں کو (چادر سے) ڈھک لیتا ہے۔ ام ہانی نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چادر اوڑھی اور اس کے دونوں کناروں کو اس سے مخالف طرف کے کاندھے پر ڈالا۔

(۳۴۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

۳۴۴۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا اپنے والد کے حوالہ سے وہ عمر بن ابی سلمہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ نے کپڑے کے دونوں کناروں کو مخالف طرف کاندھے پر ڈال لیا تھا۔

(۳۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَدْ اَلْقٰى طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

۳۴۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے عمر بن ابی سلمہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ام سلمہ کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ کپڑے کے دونوں کناروں کو آپ نے دونوں کاندھوں پر ڈال رکھا تھا۔

(۳۴۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

۳۴۶۔ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو اسامہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ اپنے والد سے کہ عمر بن ابی سلمہ نے اطلاع دی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں، آپ اسے لپیٹے ہوئے تھے اور اس کے دونوں کناروں کو دونوں کاندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

(۳۴۷) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ

۳۴۷۔ ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے مالک بن انس نے بیان کیا۔ عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ ابو نضر سے کہا ام ہانی بنت ابی

عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّ اَبَامُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَه، اَنَّه، سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُه، يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُه تَسْتُرُه، قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ اَنَّه، قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُه، فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَااُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى

طالب کے مولیٰ ابو مرہ نے انہیں اطلاع دی کہ انہوں نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے سنا۔ وہ فرماتی تھیں کہ میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) پردہ کئے ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضور ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ میں نے بتایا کہ میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں آپ نے فرمایا خوش آمدید ام ہانی پھر جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہو گئے تو اٹھے اور آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک ہی کپڑے میں لپیٹ کر، جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے (علیؓ بن ابی طالب) کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک شخص کو ضرور قتل کرے گا حالانکہ میں نے اسے پناہ دے رکھی ہے یہ ہبیرہ کا فلاں بیٹا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ام ہانی! جسے تم نے پناہ دے دی۔ ہم نے بھی اسے پناہ دی ام ہانی نے کہا یہ نماز چاشت تھی۔ ❶

(۳۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ

۳۴۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک نے ابن شہاب کے حوالہ سے خبر دی۔ وہ سعید بن مسیب سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ کسی پوچھنے والے نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں بھی؟

باب ۲۴۶. اِذَا صَلّٰى فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

۲۴۶۔ جب ایک کپڑے میں کوئی شخص نماز پڑھے تو کپڑے کو کاندھوں پر کر لینا چاہئے۔

(۳۴۹) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ شَيْءٌ

۳۴۹۔ ہم سے ابو عاصم نے مالک کے حوالہ سے بیان کیا وہ ابو الزناد سے وہ عبدالرحمٰن اعرج سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کو بھی ایک کپڑے میں نماز اس طرح نہ پڑھنی چاہئے کہ اس کے کاندھوں پر کچھ نہ ہو۔

(۳۵۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُه، اَوْ كُنْتُ سَاَلْتُه، قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنِّيْ

۳۵۰۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطہ سے وہ عکرمہ سے کہا میں نے سنا یا میں نے پوچھا تھا تو عکرمہ نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے۔ میں اس کی

❶ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ نماز چاشت کی نہیں تھی بلکہ فتح مکہ کے شکریہ کے لئے آپ ﷺ نے پڑھی تھی۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں اس کی تصریح ہے کہ ان آٹھ رکعت میں آپ نے ہر دو رکعت پر سلام پھیرا تھا۔ چاشت کی نماز کی ترغیب احادیث میں بہت زیادہ کی گئی ہے لیکن خود آنحضور ﷺ سے اس کا پڑھنا بہت کم منقول ہے۔ اس کی حکمت و مصلحت تھی جس کا ذکر طوالت کا باعث ہے۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرْفَيْهِ

گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ ارشاد فرماتے سنا تھا کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اسے کپڑے کے دونوں کناروں کو اس کے مخالف سمت کاندھے پر ڈال لینا چاہئے۔

باب ۲۴۷. اِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا

۲۴۷۔ جب کپڑا تنگ ہو۔

(۳۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ اَمْرِيْ فَوَجَدْتُّهٗ يُصَلِّيْ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَّاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهٖ وَصَلَّيْتُ اِلٰى جَانِبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرٰى يَا جَابِرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِحَاجَتِيْ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِيْ رَاَيْتُ قُلْتُ كَانَ ثَوْبًا قَالَ فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهٖ وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهٖ

۳۵۱۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا۔ کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا۔ سعید بن حارث۔ کے حوالہ سے کہا ہم نے جابر بن عبداللہ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں گیا۔ ایک رات کسی ضرورت کی وجہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نماز میں مشغول ہیں اس وقت میرے بدن پر صرف ایک کپڑا تھا۔ اس لئے میں نے اسے لپیٹ لیا اور آپ کے پہلو میں ہو کر نماز میں شریک ہو گیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا جابر! اس وقت کیسے آئے؟ میں نے آپ سے اپنی ضرورت کے متعلق کہا۔ میں جب فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ تم نے کیا لپیٹ رکھا تھا جسے میں نے دیکھا، میں نے عرض کیا کپڑا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کپڑا کشادہ ہوا کرے تو اسے اچھی طرح لپیٹ لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو اس کو تہبند کے طور پر باندھ لیا کرو۔ ❶

(۳۵۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِيْ اُزْرِهِمْ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ وَيُقَالُ لِلنِّسَآءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا

۳۵۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سفیان نے بیان کیا کہا کہ مجھے ابوحازم نے بیان کیا سہل کے واسطہ سے انہوں نے کہا کہ بہت سے لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بچوں کی طرح اپنی گردنوں پر تہبند باندھ کر نماز پڑھتے تھے اور عورتوں کو حکم تھا کہ اپنے سروں کو (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد پوری طرح بیٹھ نہ جائیں۔

باب ۲۴۸. اَلصَّلٰوةُ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الثِّيَابِ يَنْسُجُهَا الْمَجُوْسُ لَمْ يَرَبِهَا بَاْسًا وَّقَالَ مَعْمَرٌ رَاَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ

۲۴۸۔ شامی جبہ پہن کر نماز پڑھنا۔ ❷ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جن کپڑوں کو مجوسی بنتے ہیں ان کے استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ معمر نے فرمایا کہ میں نے زہری کو یمن کے ان کپڑوں کو پہنے دیکھا

---

❶ حضرت جابر کو چونکہ مسئلہ معلوم نہیں تھا اس لئے انہوں نے کپڑے کے کناروں کو اپنی ٹھوڑی سے دبا لیا تھا۔ اس طرح تنگی پیدا ہو جاتی ہے چاہئے یہ تھا کہ کپڑے کو باندھ لیتے۔ کیونکہ جابر کا کپڑا کشادہ نہیں تھا۔ بلکہ تنگ تھا۔ ❷ امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے کپڑے جنہیں عربی طریقے سے کاتا اور سلایا نہ گیا ہو انہیں پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں نبی کریم ﷺ نے بھی شامی جبہ پہن کر نماز پڑھی تھی جیسا کہ اس عنوان کے تحت دی گئی حدیث میں اس کا ذکر ہے اگر اس میں کوئی حرج ہوتا تو نبی کریم ﷺ ایسا کس طرح کر سکتے تھے۔ امام صاحب یہاں کپڑے کی پاکی یا ناپاکی کی بحث نہیں چھیڑنا چاہتے۔ حدیث سے یہی بات معلوم ہوتی ہے۔

الْيَمَنِ مَاصُبِغَ بِالْبُوْلِ وَصَلّٰى عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ فِىْ ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُوْرٍ

جو پیشاب سے رنگے جاتے تھے۔ ❶ اور علی بنؓ ابی طالب نے نئے بغیر دھلے کپڑے کو پہن کر نماز پڑھی۔

(۳۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَقَالَ يَامُغِيْرَةُ خُذِالْاِدَاوَةَ فَاَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّىْ فَقَضٰى حَاجَتَه' وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَه' مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَاَخْرَجَ يَدَه' مِنْ اَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّا وَضُوْءَه' لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى

۳۵۳۔ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو معاویہ نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا وہ مسلم سے وہ مسروق سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا آپ نے ایک موقعہ پر فرمایا مغیرہ! برتن اٹھالو، میں نے اٹھالیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ چلے اور میری نظروں سے چھپ گئے۔ آپ ﷺ نے قضائے حاجت کی اس وقت آپ ﷺ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ ہاتھ کھولنے کے لئے آستین اوپر چڑھانی چاہتے تھے لیکن وہ تنگ تھی۔ اس لئے آستین کے اندر سے ہاتھ باہر نکالا۔ میں نے آپ ﷺ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ آپ ﷺ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا اور اپنے خفین پر مسح کیا۔ پھر نماز پڑی۔

باب ۲۴۹. كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّىْ فِى الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا

۲۴۹۔ نماز اور اس کے علاوہ اوقات میں ننگے ہونے کی کراہت۔

(۳۵۴) حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا عَمْرُوبْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ اِزَارُه' فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّه' يَابْنَ اَخِىْ لَوْحَلَلْتَ اِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّه' فَجَعَلَه' عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَارُ اِىَ بَعْدَ ذٰلِكَ عُرْيَانًا

۳۵۴۔ ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے روح نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زکریا بن اسحٰق نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عمر بن دینار نے بیان کیا۔ کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (نبوت سے پہلے) کعبہ کی تعمیر کے لئے قریش کے ساتھ پتھر ڈھو رہے تھے۔ آپ اس وقت تہبند باندھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے چچا عباس نے کہا کہ بھتیجے، کیوں نہیں تم تہبند کھول لیتے اور اسے پتھر کے نیچے اپنے کاندھے پر رکھ لیتے۔ حضرت جابر نے کہا کہ آپ نے تہبند کھول لیا اور کاندھے پر رکھ لیا لیکن فوراً ہی غش کھا کر گر پڑے۔ اس کے بعد آپ کو کبھی ننگا نہیں دیکھا گیا۔ ❷

باب ۲۵۰. اَلصَّلٰوةُ فِى الْقَمِيْصِ وَالسَّرَاوِيْلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَآءِ

۲۵۰۔ قمیص، پاجامہ۔ جانگیا اور قبا پہن کر نماز پڑھنا۔

(۳۵۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حماد بن زید

---

❶ امام زہری رحمۃ اللہ کا مسلک اکثر ائمہ کی طرح یہی ہے کہ پیشاب ناپاک ہوتا ہے مصنف عبدالرزاق میں امام زہریؒ کا یہی مسلک لکھا ہے اور صحیح بخاری کے بعض ابواب میں بھی اس کی طرف اشارہ موجود ہے اس لئے حضرت معمر کے اس بیان پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان کپڑوں کو آپ پہلے پوری طرح پاک کر لیا کرتے۔ پھر اسے استعمال میں لاتے تھے۔ ❷ یہ بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے اور احتیاط و ادب کا تقاضا یہ ہے کہ کم سے کم عمر کی تعیین کی جائے۔ اگرچہ یہ واقعہ نبوت سے پہلے کا ہے لیکن خدا نے اس وقت بھی آپ ﷺ کی حفاظت کی۔ روایتوں میں۔ ہے کہ جب تہبند باندھا گیا تو آپ ﷺ ہوش میں آ گئے تھے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ انسان پر سب سے پہلے فریضہ ایمان کا ہے پھر اپنی شرمگاہ چھپانے کا۔ عام حالت میں یہ فرض ہے اور نماز کی صحت کے لئے شرط۔

زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ سَاَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَاَوْسِعُوْا جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهٗ صَلّٰى رَجُلٌ فِىْ اِزَارٍ وَّرِدَآءٍ فِىْ اِزَارٍ وَّقَمِيْصٍ فِىْ اِزَارٍ وَّقَبَآءٍ فِىْ سَرَاوِيْلَ وَرِدَاءٍ فِىْ سَرَاوِيْلَ وَقَمِيْصٍ فِىْ سَرَاوِيْلَ وَقَبَآءٍ فِىْ تُبَّانٍ وَقَبَآءٍ فِىْ تُبَّانٍ وَقَمِيْصٍ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ فِىْ تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ

نے بیان کیا، ایوب کے واسطہ سے وہ محمد سے وہ ابو ہریرہؓ سے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اور اس نے صرف ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم سب لوگوں کے پاس دو کپڑے ہیں بھی؟ پھر حضرت عمر سے ایک شخص نے پوچھا، تو آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت دی ہے تم بھی وسعت کے ساتھ رہو۔ آدمی کو چاہئے کہ نماز کے وقت اپنے پورے کپڑے پہنے۔ آدمی کو تہبند اور چادر میں۔ تہبند اور قمیص میں، تہبند اور قبا میں۔ پاجامہ اور چادر میں، پاجامہ اور قمیص میں، پاجامہ اور قبا میں۔ جانگیہ اور قبا میں، جانگیہ اور قمیص میں نماز پڑھنی چاہئے۔ ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مجھے یاد آتا ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جانگیہ اور چادر میں نماز پڑھے۔

(۳۵۶) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

۳۵۶۔ ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن ذئب نے زہری کے حوالہ سے بیان کیا۔ وہ سالم سے وہ ابن عمر سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا کہ محرم کو کیا پہننا چاہئے تو آپ نے فرمایا کہ نہ قمیص پہنے نہ پاجامہ نہ برنس (ایک لمبی ٹوپی جو عرب میں پہنی جاتی تھی) اور نہ ایسا کپڑا جس میں زعفران لگا ہوا ہو اور نہ ورس لگا ہوا کپڑا، اور اگر کسی کو چپل نہ میسر آئیں تو اسے خفین ہی پہن لینے چاہئیں۔ البتہ انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے تک کر لینا چاہئے۔ نافع نے ابن عمر سے وہ نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

باب ۲۵۱ . مَا يُسْتَرُ مِنَ الْعَوْرَةِ

۲۵۱۔ شرم گاہ جو چھپائی جائے گی۔

(۳۵۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَاَنْ يَّحْتَبِىَ الرَّجُلُ فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَىْءٌ

۳۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے ابن شہاب سے بیان کیا۔ وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے وہ ابو سعید خدری سے کہ نبی کریم ﷺ نے صماء ❶ کی طرح کپڑا بدن پر لپیٹ لینے سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا کہ آدمی ایک کپڑے میں احتباء کرے، ❷ اور شرم گاہ پر علیحدہ سے کوئی کپڑا نہ ہو۔

(۳۵۸) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

۳۵۸۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے ابی

---

❶ لغت میں صماء اس طرح کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے کو کہتے ہیں کہ کسی طرف سے کھلا ہوا نہ ہو اور اندر سے ہاتھ نکالنا بھی مشکل ہو لیکن فقہاء نے اس کی یہ صورت لکھی ہے کہ کوئی کپڑا اوپر سے بدن پر لپیٹ لیا جائے پھر اس کے ایک کنارے کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر اس طرح رکھ لیا جائے کہ شرم گاہ کھل جائے۔ فقہاء کی یہ تفسیر حدیث میں بیان کردہ صورت کے مطابق ہے۔ اہل لغت نے صماء کی جو صورت لکھی ہے اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور فقہاء کی لکھی ہوئی صورت میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ ❷ احتباء یہ ہے کہ اکڑوں بیٹھ کر پنڈلیوں اور پیٹھ کو کسی کپڑے سے ایک ساتھ باندھ لیا جائے اس کے بعد کوئی کپڑا اوڑھ لیا جائے عرب اپنی مجالس میں اس طرح بھی بیٹھا کرتے تھے۔ چونکہ اس صورت میں ستر عورت پوری طرح نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے اسلام نے اس کی ممانعت کر دی۔

عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّآءَ وَاَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

الزناد سے بیان کیا۔ وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے دوطرح کی بیع وفروخت سے منع فرمایا ہے۔ لماس سے ❶ اور نباذ سے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کپڑا اصماء کی طرح لپیٹا جائے اور اس سے بھی کہ آدمی ایک کپڑے میں احتباء کرے۔

(۳۵۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي اَبُوْبَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِيْنَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى اَنْ لَّايَحُجَّ بَعْدَالْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفَ فِي الْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَآءَةٍ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي اَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَايَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

۳۵۹۔ ہم سے اسحاق نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا مجھے میرے بھائی ابن شہاب نے خبر دی اپنے چچا کے واسطہ سے انہوں نے کہا کہ مجھے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ اس حج کے موقعہ پر (جس کے امیر آں حضور ﷺ کی طرف سے حضرت ابوبکر بنائے گئے تھے) مجھے حضرت ابوبکرؓ نے یوم نحر میں اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا تا کہ ہم منیٰ میں اس بات کا اعلان کردیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج نہیں کرسکتا اور کوئی شخص ننگے ہوکر بیت اللہ کا طواف نہیں کرسکتا۔ حمید بن عبدالرحمٰن نے کہا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ سورۂ براۃ کا اعلان کردیں۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ہمارے ساتھ اس کا اعلان کیا۔ نحر کے دن منیٰ میں موجود لوگوں کے سامنے کہ آج کے بعد کوئی مشرک نہ حج کرسکتا ہے اور نہ بیت اللہ کا طواف کوئی شخص ننگے ہوکر کرسکتا ہے۔

باب ۲۵۲. اَلصَّلٰوةِ بِغَيْرِ رِدَآءٍ

۲۵۲۔ بغیر چادر اوڑھے نماز پڑھنا۔

(۳۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُلْتَحِفًابِهٖ وَرِدَآءُهٗ مَوْضُوْعٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا يَآ اَبَاعَبْدِاللّٰهِ تُصَلِّي وَرِدَآءُكَ مَوْضُوْعٌ قَالَ نَعَمْ اَحْبَبْتُ اَنْ يَّرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي كَذَا

۳۶۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی الموالی نے بیان کیا۔ محمد بن منکدر کے واسطہ سے کہا میں جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ ایک کپڑے کو اپنے بدن پر لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ ان کی چادر وہیں رکھی ہوئی تھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی، یا ابا عبداللہ آپ کی چادر رکھی ہوئی ہے اور آپ (اسے اوڑھے بغیر) نماز پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے چاہا کہ تم جیسے جاہل مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھ لیں۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

---

❶ عرب میں بیع وفروخت کا ایک یہ طریقہ تھا کہ خریدنے والا شخص اپنی آنکھ بند کر کے کسی چیز پر ہاتھ رکھ دیتا تھا۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ خود بیچنے والا آنکھ بند کر کے کوئی چیز خریدنے والے کی طرف پھینکتا۔ ان دونوں صورتوں میں متعینہ قیمت پر خرید وفروخت ہوتی تھی پہلے طریقہ کو لماس اور دوسرے کو نباذ کہتے تھے یہ دونوں صورتیں اسلام میں ممنوع ہیں بیع وفروخت کے سلسلہ میں اسلام کا یہ اصول ہے کہ اس کے لئے ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس میں بیچنے یا خریدنے والا ناواقفیت کی وجہ سے دھوکا نہ کھا جائے۔

باب ۲۵۴. مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَرْهَدٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَّقَالَ أَنَسٌ حَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِذِهٖ قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ وَحَدِيْثُ أَنَسٍ أَسْنَدُ وَحَدِيْثُ جَرْهَدٍ أَحْوَطُ حَتّٰى نَخْرُجَ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ أَبُوْمُوْسٰى غَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ عُثْمَانُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنْزَلَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِيْ

۲۵۴۔ران سے متعلق روایتیں۔ ابوعبداللہ (بخاریؒ) نے کہا روایت ہے کہ ابن عباس، جرہد اور محمد بن جحش نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے تھے کہ ران شرم گاہ ہے۔ انسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ران کھولی۔ ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) کہتا ہے کہ انسؓ کی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے اور جرہد کی حدیث میں احتیاط زیادہ ہے۔ اس طرح ہم (امت کے) اختلاف سے بچ جاتے ہیں۔ (1) اور ابوموسیٰ نے فرمایا کہ عثمانؓ آئے تو نبی کریم ﷺ نے اپنے گھٹنے ڈھک لئے اور زید بن ثابت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ پر ایک مرتبہ وحی نازل فرمائی۔ اس وقت آپ کی ران مبارک میری ران پر تھی۔ آپ ﷺ کی ران اتنی بھاری ہوگئی تھی کہ مجھے اپنی ران کی ہڈی کے ٹوٹ جانے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔

---

(1) امام مالکؒ کے نزدیک شرم گاہ خاص صرف عورت (شرم گاہ) کی تعریف میں داخل ہے یعنی صرف اسی حصہ کا چھپانا فرض ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے آئمہ کرامؒ کہتے ہیں کہ ناف سے لے کر گھٹنے تک چھپانا ضروری ہے اور یہ پورا حصہ عورت (شرم گاہ) کی تعریف میں داخل ہے احادیث میں دونوں کے لئے دلائل موجود ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ امام داؤد ظاہری سے لے کر امام ابوحنیفہ تک کسی کے یہاں کوئی ایسا مسئلہ موجود نہیں جس کی دلیل قرآن وحدیث میں موجود نہ ہو کیونکہ ان ائمہ حق کا ماخذ یہی تھا۔ شارع نے خود امت کے لئے توسع پیدا کرنا چاہا تھا۔ چنانچہ قرآن وحدیث میں اس کے لئے مواد فراہم کیا۔ اس قسم کے اختلافات میں بنیادی بات یہ ہے کہ شارع کا منشاء جب کسی کام میں تخفیف کا ہوتا ہے تو اس سے متعلق متعارض اور متضاد دلائل احادیث میں رکھ دیئے جاتے ہیں صاحب ہدایہ نے نجاست کی دو قسم غلیظہ اور خفیفہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کسی مسئلہ میں تخفیف اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دلائل اس سلسلہ میں متعارض ہوں۔ عام انسانوں کے لئے شریعت اس طرح یہ توسع پیدا کرنا چاہتی ہے کہ اس کے بیان کئے ہوئے تمام ہی اعمال فرض اور ضروری نہیں ہیں بلکہ بعض چیزیں اس سے کم تر درجہ میں صرف ناپسندیدہ یا ناگوار ہیں یعنی اس کے ترک پر مواخذہ تو ضرور ہوگا لیکن اتنا شدید نہیں جتنا ایک فرض کے ترک پر ہوسکتا ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت کے حکم کے مطابق ہم جتنے بھی کام کرتے ہیں ان میں خود شریعت کے مراتب کی تشریح وتوضیح کی ہوتی اور اس میں انہونی موشگافیوں سے کام لیا ہوتا تو احکام کی عملی حیثیت سے اہمیت کم ہوجاتی۔ اور عمل کے لئے اس طرح کوئی زور پیدا نہیں ہوسکتا تھا۔ پس شارع نے خطاب کا وہ طریقہ اختیار کیا جس سے لوگوں کو آمادہ عمل کیا جاسکے۔ خود اس کے مراتب کی شرح ووضاحت پر زور نہیں دیا۔ البتہ اپنے عمل وقول سے اس کی طرف اشارہ ضرور کردیا۔ اب یہ کام مجتہد کا ہے کہ قانونی موشگافیوں کے ذریعہ اس کے واقعی مراتب کی وضاحت کرے اور شریعت کے منشاء کو اپنی اجتہادی صلاحیتوں کے ذریعہ معلوم کرے اور یہیں سے ائمہ فقہ کے اختلافات کی اصل وجہ سمجھ میں آسکتی ہے۔ پس فقہی مسائل کے اختلافات شریعت میں تضاد کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ فقہاء کی رائے اور ان کی فکر کے اختلاف کے نتیجہ میں یہ اختلافات پیدا ہوئے ہیں اس کے باوجود یہ بجائے خود شریعت کی منشاء کے عین مطابق ہیں اور شارع خود ان اختلافات سے راضی ہے۔ اس کے دلائل احادیث وآثار میں موجود ہیں کہ آنحضور ﷺ نے کسی کام سے متعلق متعدد باتوں میں سے کسی ایک کو بھی اختیار کرنے کی اجازت دی تھی۔ فقہاء کے اختلافات کی بنیاد یہی ہے اور ان کا یہ اختلاف کسی عمل کی حیثیت واہمیت کو بتانے کے سلسلہ میں انہی کی فکر ونظر کے اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ بدن کے کن حصوں کو چھپانا فرض وضروری ہے خود اس کے لئے احادیث مختلف ہیں اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ دونوں کے مسلک کی تائید کرتی ہیں یہاں پر بھی قابل غور بات یہ ہے کہ بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا سب کے نزدیک ضروری اور فرض ہے وہ شرم گاہ خاص ہے اور اس کے متعلق کسی موقعہ پر بھی اس حکم کے خلاف اشارہ تک نہیں ملتا لیکن ران جس میں اختلاف ہوگیا اس کے لئے مختلف اور متعارض احادیث موجود ہیں امام مالکؒ نے اس سے حکم نکالا کہ ران کا چھپانا فرض نہیں اور امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ فرض ہے لیکن چونکہ احادیث اس سلسلے میں متعارض ہیں اس لئے اس کی فرضیت اس درجہ کی نہیں ہوسکتی جیسا کہ شرم گاہ خاص کے چھپانے کی ہے غالباً امام بخاریؒ نے امام مالکؒ کے مسلک کو اختیار کیا ہے اور اسی تعارض کی وجہ سے ہمارے مسلک کو احوط کہا ہے۔

(۳۶۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِبْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْطَلْحَةَ وَاَنَارَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْاِزَارَعَنْ فَخِذِهٖ حَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْمُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ يَعْنِي الْجَيْشَ قَالَ فَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَآءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ اِذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ لَاتَصْلُحُ اِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوْهُ بِهَا فَجَآءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَاَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهٗ ثَابِتٌ يَااَبَاحَمْزَةَ مَااَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالطَّرِيْقِ جَهَّزَتْهَا لَهٗ اُمُّ سُلَيْمٍ فَاَهْدَتْهَا لَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهٖ وَبَسَطَ نِطْعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْئُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْئُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَدْ ذَكَرَالسَّوِيْقَ قَالَ فَحَاسُوْا حَيْسًا

۳۶۱۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے بیان کیا۔ کہا ہمیں عبدالعزیز بن صہیب نے خبر پہنچائی۔ انس بن مالکؓ سے روایت کر کے کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ خیبر کے لئے تشریف لے گئے۔ ہم نے وہاں فجر کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھی۔ پھر نبی کریم ﷺ سوار ہوئے اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے۔ میں ابوطلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی سواری کا رخ خیبر کی گلیوں کی طرف کر دیا۔ میرا گھٹنا نبی کریم ﷺ کی ران سے چھو جاتا تھا پھر نبی کریم ﷺ نے اپنی ران سے تہبند ہٹایا۔ گویا میں نبی کریم ﷺ کی شفاف اور سفید رانوں کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں جب آپ قریہ خیبر میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''خدا سب سے بڑا ہے۔ خیبر پر بربادی آ گئی۔ جب ہم کسی قوم کے مکانوں کے سامنے جنگ کے لئے اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خوفناک ہو جاتی ہے۔'' آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ خیبر کے لوگ اپنے کاموں کے لئے باہر آئے اور وہ چلا اٹھے محمد (ﷺ) اور عبدالعزیز نے کہا کہ بعض حضرات انسؓ سے روایت کرنے والے ہمارے اصحاب نے والخمیس کا لفظ بھی نقل کیا ہے (یعنی وہ چلا اٹھے کہ محمد (ﷺ) لشکر لے کر پہنچ گئے) پس ہم نے خیبر لڑ کر فتح کر لیا۔ اور قیدی جمع کئے گئے۔ پھر دحیہ (رضی اللہ عنہ) آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ قیدیوں میں سے کوئی باندی مجھے عنایت کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور کوئی باندی لے لو۔ انہوں نے صفیہ بنت حی کو لے لیا پھر ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صفیہ جو قریظہ اور نضیر کے سردار حی کی بیٹی ہیں انہیں آپ نے دحیہ کو دے دیا۔ وہ تو صرف آپ ہی کے لئے مناسب تھیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ دحیہ کو صفیہ کے ساتھ بلاؤ۔ وہ لائے گئے۔ جب نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا کہ قیدیوں میں سے کوئی اور باندی لے لو۔ راوی نے کہا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے صفیہ کو آزاد کر دیا اور انہیں اپنے نکاح میں لے لیا۔ ثابت بنانی نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ ابوحمزہ! ان کی مہر آنحضور ﷺ نے کیا رکھی تھی۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ خود انہی کی آزادی ان کی مہر تھی اور اسی پر آپ ﷺ نے نکاح کیا پھر راستے ہی میں ام سلیم (حضرت انسؓ کی والدہ) نے انہیں دلہن بنایا اور نبی کریم ﷺ کے پاس رات کے وقت بھیجا۔ اب نبی کریم ﷺ دولہا تھے اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس

فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی کچھ کھانے کی چیز ہو تو یہاں لائے۔ آپ ﷺ نے ایک چمڑے کا دستر خوان بچھایا۔ بعض صحابہ کھجور لائے۔ بعض گھی۔ عبد العزیز نے کہا کہ میرا خیال ہے حضرت انسؓ نے ستو کا بھی ذکر کیا۔ پھر لوگوں نے ان کا حلوا بنا لیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا۔

باب ۲۵۴. فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ وَقَالَ عِكْرَمَةُ لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِي ثَوْبٍ جَازَ

۲۵۴۔ عورت کو نماز پڑھنے کے لئے کتنے کپڑے ضروری ہیں؟ ❶ حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ اگر عورت کا جسم ایک کپڑے سے چھپ جائے تو صرف اسی سے نماز ہو جاتی ہے۔

(۳۶۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ اِلٰى بُيُوتِهِنَّ مَايَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ

۳۶۲۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا مجھی شعیب نے زہری کے حوالہ سے خبر پہنچائی کہا مجھے عروہ نے خبر پہنچائی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کے ساتھ نماز میں بہت سی مسلمان عورتیں اپنے اوپر چادر اوڑھے ہوئے شریک ہوتی تھیں اور اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی تھیں۔ اس وقت انہیں کوئی پہچان نہیں پاتا تھا۔

باب ۲۵۵. اِذَا صَلّٰى فِي ثَوْبٍ لَهُ اَعْلَامٌ وَنَظَرَ اِلٰى عَلَمِهَا

۲۵۵۔ اگر کوئی شخص منقش کپڑا پہن کر نماز پڑھے اور اس کے نقش و نگار کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لے۔

(۳۶۳) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ اَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهٖ اِلٰى اَبِي جَهْمٍ وَّاْتُونِي بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِي جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِي اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِي وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ يُّفْتِنَنِيْ

۳۶۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہمیں ابراہیم بن سعید نے خبر پہنچائی۔ کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا، عروہ کے واسطہ سے وہ عائشہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چادر کو اوڑھ کر نماز پڑھی۔ اس چادر میں نقش و نگار تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں ایک مرتبہ دیکھا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ۔ ❷ اور ان کی انبجانیہ چادر لیتے آؤ کیونکہ مجھے (ڈر ہے) کہیں مجھے میری نماز سے یہ غافل نہ کر دے اور ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی وہ عائشہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اس کے نقش و نگار کو دیکھ رہا تھا حالانکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ پس میں ڈرا کہ کہیں یہ مجھے غافل نہ کر دے۔

باب ۲۵۶. اِنْ صَلّٰى فِي ثَوْبٍ مُّصَلَّبٍ اَوْ تَصَاوِيرَ

۲۵۶۔ ایسے کپڑے میں اگر کسی نے نماز پڑھی جس پر صلیب یا تصویر بنی

❶ حنفیہ کے نزدیک عورت کا چہرہ ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ بدن کے تمام حصوں کو چھپانا ضروری ہے۔ ❷ حضرت ابوجہمؓ نے یہ چادر آپ ﷺ کو ہدیہ میں دی تھی اس لئے جب آپ ﷺ اسے واپس کرنے لگے تو ان کی دل جوئی کے خیال سے ایک اور چادر اس کے بدلہ میں منگوائی تا کہ انہیں یہ خیال نہ گذرے کہ آنحضور ﷺ نے اس چادر کو کسی ناراضگی کی وجہ سے واپس کیا ہے بعض روایتوں میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ کہیں چادر کی نقش و نگار مجھے غافل نہ کر دیں۔ یعنی صرف آئندہ کے متعلق خطرہ کا اظہار فرمایا گیا تھا۔

هَلْ تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ وَمَا يُنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ

ہوئی تھی۔ کیا اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور جو کچھ اس سے ممانعت کے سلسلہ میں بیان ہوا ہے۔

(۳۶۴) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَاعَبْدُالْوَارِثِ قَالَ نَاعَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِّعَآئِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَاتَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ فِيْ صَلٰوتِيْ

۳۶۴۔ ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمرو نے بیا کیا۔ کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا۔ انسؓ کے واسطہ سے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک باریک رنگین پردہ تھا جسے انہوں نے اپنے چہرہ کی طرف پردہ کے طور پر لگا دیا تھا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹالو۔ کیونکہ اس کے نقش و نگار برابر میری نماز میں خلل انداز ہوتے رہتے ہیں (یہاں صرف نماز کے مسائل بیان ہو رہے ہیں۔ تصاویر کے نہیں حدیث میں بھی صرف نقش و نگار کا ذکر ہے صلیب یا تصویر ذی روح کے لئے کوئی اشارہ تک نہیں۔)

باب ۲۵۷. مَنْ صَلّٰى فِيْ فَرُّوْجِ حَرِيْرٍ ثُمَّ نَزَعَهٗ

۲۵۷۔ جس نے ریشم کی قبا میں نماز پڑھی پھر اسے اتار دیا۔

(۳۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ نَااللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجَ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ وَقَالَ لَايَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ

۳۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے یزید کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابو الخیر سے وہ عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کو ایک ریشم کی قبا ہدیہ میں دی گئی۔ (ریشم کے مردوں کے لئے حرام ہونے سے پہلے) اسے آپ ﷺ نے پہنا اور نماز پڑھی لیکن آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بڑی تیزی کے ساتھ اسے اتار دیا گویا آپ اسے پہن کرنا گواری محسوس کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا متقیوں کے لئے اس کا پہننا مناسب نہیں۔

باب ۲۵۸. اَلصَّلٰوةِ فِى الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ

۲۵۸۔ سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا۔

(۳۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً لَّهٗ فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَآبَّ يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ

۳۶۶۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے عمر بن زائدہ نے بیان کیا عون بن ابی جحیفہ کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک سرخ خیمہ میں دیکھا جو چمڑے کا تھا۔ اور میں نے دیکھا کہ بلالؓ آنحضور ﷺ کو وضو کرا رہے ہیں۔ ہر شخص وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا اگر کسی کو تھوڑا سا بھی پانی مل جاتا تو وہ اسے اپنے اوپر مل لیتا اور اگر کوئی پانی نہ پا سکتا تو اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔ پھر میں نے بلال کو دیکھا کہ انہوں نے اپنا ایک ڈنڈا اٹھایا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا تھا۔ اور اسے انہوں نے گاڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ ایک سرخ پوشاک (کپڑے میں صرف سرخ دھاریاں پڑی ہوئی تھیں) پہنے ہوئے جو بہت چست تھی تشریف لائے اور ڈنڈے کی طرف رخ کر کے

لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ میں نے دیکھا کہ آدمی اور جانور ڈنڈے کے سامنے سے گذر رہے تھے۔

باب ۲۵۹. اَلصَّلٰوۃِ فِی السُّطُوْحِ وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ. قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ وَلَمْ یَرَالْحَسَنُ بَاْسًا اَنْ یُّصَلّٰی عَلَی الْجَمَدِ وَالْقَنَاطِیْرِ وَاِنْ جَرٰی تَحْتَھَا بَوْلٌ اَوْفَوْقَھَا اَوْ اَمَامَھَا اِذَا کَانَ بَیْنَھُمَا سُتْرَۃٌ وَصَلّٰی اَبُوْھُرَیْرَۃَ عَلٰی ظَھْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلٰوۃِ الْاِمَامِ وَصَلّٰی ابْنُ عُمَرَ عَلَی الثَّلْجِ

۲۵۹۔ چھتوں پر اور منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ حضرت حسن بصری یخ پر اور پلوں پر نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کرتے تھے۔ خواہ اس کے نیچے، اوپر یا سامنے پیشاب ہی کیوں نہ بہہ رہا ہو۔ بشرط یہ کہ ان دونوں کے درمیان کوئی چیز حائل ہو۔ اور ابو ہریرہؓ نے مسجد کی چھت پر کھڑے ہو کر امام کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ ❶ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے برف پر نماز پڑھی۔

(۳۶۷) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ نَاسُفْیَانُ قَالَ نَااَبُوْحَازِمٍ قَالَ سَاَلُوْا سَھْلَ بْنَ سَعْدٍ مِّنْ اَیِّ شَیْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ مَابَقِیَ فِی النَّاسِ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ ھُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَۃِ عَمِلَہٗ فُلَانٌ مَوْلٰی فُلَانَۃَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَقَامَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ کَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَہٗ فَقَرَاَ وَرَکَعَ وَرَکَعَ النَّاسُ خَلْفَہٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ ثُمَّ رَجَعَ الْقَھْقَرٰی فَسَجَدَ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ ثُمَّ رَجَعَ قَھْقَرٰی حَتّٰی سَجَدَ بِالْاَرْضِ فَھٰذَا شَانُہٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ قَالَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ سَاَلَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ وَاِنَّمَآ اَرَدْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَعْلٰی مِنَ النَّاسِ فَلَا بَاْسَ اَنْ یَّکُوْنَ الْاِمَامُ اَعْلٰی مِنَ النَّاسِ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ فَقُلْتُ فَاِنَّ سُفْیٰنَ بْنَ عُیَیْنَۃَ کَانَ یُسْئَلُ عَنْ ھٰذَا کَثِیْرًا فَلَمْ تَسْمَعْہٗ مِنْہُ قَالَ لَا

۳۶۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو حازم نے بیان کیا۔ کہا کہ لوگوں نے سہل بن سعد سے پوچھا کہ منبر نبوی کس چیز کا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اب اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ منبر غابہ کے جھاؤ سے بنایا گیا تھا۔ فلاں عورت کے مولیٰ فلاں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے لئے بنایا تھا۔ جب وہ تیار کر کے رکھا گیا تو رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے۔ آپ نے قبلہ کی طرف اپنا چہرۂ مبارک کیا اور تکبیر کہی۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے قرآن مجید کی آیتیں پڑھیں اور رکوع کی۔ آپ ﷺ کے پیچھے تمام لوگ رکوع میں چلے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا پھر اسی حالت میں پیچھے ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا پھر منبر پر دوبارہ تشریف لائے اور قرأت و رکوع کی۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قبلہ ہی کی طرف رخ کئے ہوئے پیچھے ہٹے آ کر زمین پر سجدہ کیا۔ یہ ہے اس کی روداد ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے احمد بن حنبل نے اس حدیث کے متعلق پوچھا اور کہا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ سب سے اونچی جگہ پر تھے۔ اس لئے اس میں کوئی حرج نہ ہونا چاہئے کہ امام عام مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہوا۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے کہا کہ سفیان بن عیینہ سے یہ حدیث اکثر پوچھی جاتی تھی کیا آپ نے بھی ان سے سنا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

❶ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امام نیچے نماز پڑھا رہا ہو اور اس کے اوپر چھت وغیرہ ہو تو کیا مقتدی چھت کے اوپر کھڑا ہو کر اقتداء کر سکتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے اسی صورت میں اقتداء کی تھی۔ حنفیہ کے یہاں اس صورت میں اقتداء صحیح ہے۔ بشرط یہ کہ مقتدی اپنے امام کے رکوع اور سجدہ کو کسی ذریعہ سے جان سکے۔ اس کے لئے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ چھت میں کوئی سوراخ وغیرہ ہو۔

(۳۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ قَالَ نَايَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهٖ فَجُحِشَتْ سَاقُهٗ اَوْكَتِفُهٗ وَاٰلٰى مِنْ نِّسَآءِهٖ شَهْرًا فَجَلَسَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ فَاَتَاهُ اَصْحَابُهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا وَّهُمْ قِيَامٌ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ

۳۶۸۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا۔ کہا ہمیں حمید طویل نے خبر پہنچائی انس بن مالک کے واسطہ سے کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھوڑے سے گر گئے جس سے آپ ﷺ کی پنڈلی یا شانہ زخمی ہو گئے اور آپ نے ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کے لئے عارضی علٰیحدگی اختیار کی تھی۔ ❶ (ان دونوں مواقع میں) آپ ﷺ اپنے بالا خانہ پر تشریف رکھتے تھے جس کے زینے کھجور کے تنوں سے بنائے گئے تھے۔ صحابہ عیادت کے لئے آئے آپ ﷺ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ صحابہؓ نے کھڑے ہو کر اقتداء کی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ امام اس لئے ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ اس لئے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور اگر کھڑے ہو کر تمہیں نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو (یہ حصہ اس واقعہ سے متعلق ہے جس میں آپ زخمی تھے) اور آپ انتیس تاریخ کو نیچے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینہ کے لئے علٰیحدگی کا عہد کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس کا ہے (یہ ٹکڑا ایلا سے متعلق ہے۔)

باب ۲۶۰. اِذَا اَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّيْ اِمْرَاَتَهٗ اِذَا سَجَدَ

۲۶۰۔ جب نماز پڑھنے والے کا کپڑا سجدہ کرتے وقت اس کی بیوی سے چھو جائے۔

(۳۶۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ نَاسُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا حِذَآءَهٗ وَاَنَا حَآئِضٌ وَّرُبَمَا اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ اِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ

۳۶۹۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا خالد کے واسطہ سے، کہا کہ ہم سے سلیمان شیبانی نے بیان کیا۔ عبداللہ بن شداد کے حوالہ سے وہ میمونہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے ہوتے اور حائضہ ہونے کے باوجود میں آپ کے سامنے ہوتی۔ اکثر جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو آپ ﷺ کا کپڑا مجھے چھو جاتا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

باب ۲۶۱. اَلصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ. وَصَلّٰى جَابِرُ

۲۶۱۔ چٹائی پر نماز پڑھنا۔ اور جابر بن عبداللہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما نے

---

❶ ابن حبان نے لکھا ہے کہ ۵ ہجری میں آپ گھوڑے سے گرے تھے اور آپ ﷺ نے ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کی عارضی علیحدگی ۹ ہجری میں اختیار کی تھی۔ چونکہ دونوں مرتبہ آپ بالا خانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ زخمی ہونے کی حالت میں یہ خیال تھا کہ صحابہ کو عیادت میں آسانی رہے اور ازواج مطہرات سے جب آپ ﷺ نے ملنا جلنا ترک کیا تو یہ خیال رہا ہوگا کہ پوری طرح ان سے یکسوئی رہے بہر حال ان دونوں واقعات کے سن و تاریخ میں بہت بڑا فاصلہ ہے لیکن راوی اس خیال سے کہ دونوں مرتبہ آپ بالا خانہ پر تشریف رکھتے تھے انہیں ایک ساتھ بیان کر دیتے ہیں اس سے بعض علماء کو یہ غلط فہمی ہوگئی کہ دونوں واقعات ایک ہی سن کے ہیں۔

بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبُوْسَعِيْدٍ فِي السَّفِيْنَةِ قَآئِمًا وَقَالَ الْحَسَنُ تُصَلِّيْ قَآئِمًا مَالَمْ تَشُقَّ عَلٰى اَصْحَابِكَ تَدُوْرُ مَعَهَا وَاِلَّا فَقَاعِدًا

کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور حضرت حسن نے فرمایا کہ جب تک تمہارے ساتھیوں پر شاق نہ گزرنے لگے کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور کشتی کے رخ کے ساتھ مڑتے جاؤ اور اگر ساتھیوں پر شاق گذرنے لگے تو بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(۳۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيْ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِاسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَآءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيْمُ وَرَآءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَآئِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ

۳۷۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک نے خبر دی اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے واسطہ سے وہ انس بن مالک سے کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جس کا اہتمام انہوں نے آپ کے لئے کیا تھا۔ آپ نے کھانا کھانے کے بعد فرمایا کہ آؤ تمہیں نماز پڑھادوں۔ انس نے کہا کہ میں نے ایک اپنے گھر کی چٹائی اٹھائی جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو چکی تھی۔ میں نے اسے پانی سے دھویا پھر رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور میں اور یتیم (رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ابوضمیرہ کے صاحبزادے ضمیرہ) آپ کے پیچھے ایک صف میں کھڑے ہوئے اور بوڑھی عورت (انس کی دادی ملیکہ) ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور واپس تشریف لے گئے۔

باب ۲۶۲. اَلصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

۲۶۲۔ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھنا۔

(۳۷۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ نَاشُعْبَةُ قَالَ نَاسُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ

۳۷۱۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے بیان کیا۔ عبداللہ بن شداد کے واسطہ سے وہ میمونہ سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

باب ۲۶۳. اَلصَّلٰوةِ عَلَى الْفِرَاشِ وَصَلّٰى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَقَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ اَحَدُنَا عَلٰى ثَوْبِهٖ

۲۶۳۔ بستر پر نماز پڑھنا۔ انس بن مالکؓ نے اپنے بستر پر نماز پڑھی۔ اور آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ اور نمازیوں میں سے کوئی بھی اپنے کپڑوں پر سجدہ کر لیتا تھا۔

(۳۷۲) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ

۳۷۲۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے مالک نے بیان کیا۔ عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ ابوالنضر کے حوالہ سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے آگے سوتی تھی اور میرے پاؤں آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ میں جاتے تو میرے پاؤں کو آہستہ سے دبا دیتے۔ میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی اور آپ ﷺ جب کھڑے ہوتے تو میں انہیں پھر پھیلا لیتی۔ اس وقت گھروں میں چراغ نہیں ہوا

کرتے تھے۔

(۳۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَااللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ وَهِىَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ اَهْلِهٖ اِعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ

۳۷۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابن شہاب سے۔ کہا مجھے عروہ نے خبر دی عائشہؓ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے ہوتے اور حضرت عائشہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے بستر پر اس طرح لیٹی ہوتیں جیسے (نماز کے لئے) جنازہ رکھا جاتا ہے۔

(۳۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ نَااللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِىْ يَنَامَانِ عَلَيْهِ

۳۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی یزید کے واسطہ سے وہ عراک سے وہ عروہ سے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے اور عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس بستر پر لیٹی رہتیں جس پر آپ دونوں سوتے تھے۔

باب ۲۶۴. اَلسُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِىْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُوْنَ عَلَى الْعَمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِىْ كُمِّهٖ

۲۶۴۔ گرمی کی شدت میں کپڑے پر سجدہ کرنا۔ اور حسن نے فرمایا کہ لوگ عمامہ اور کنٹوپ پر سجدہ کرتے تھے اور ان کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے تھے۔

(۳۷۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ نَابِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِىْ غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّىْ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ اَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِىْ مَكَانِ السُّجُوْدِ

۳۷۵۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا۔ کہا ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا۔ کہا مجھے غالب قطان نے خبر پہنچائی بکر بن عبداللہ کے واسطہ سے وہ انس بن مالک سے کہا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ سجدہ کے وقت ہم میں سے کوئی بھی گرمی کی شدت کی وجہ سے کپڑے کا کنارہ سجدہ کرنے کی جگہ رکھ لیتا تھا۔

باب ۲۶۵. الصلوة فى النعال

۲۶۵۔ نعل پہن ❶ کر نماز پڑھنا۔

(۳۷۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ قَالَ نَاشُعْبَةُ قَالَ نَا اَبُوْمَسْلَمَةَ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَزْدِىُّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِىْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ

۳۷۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو مسلمہ سعید بن یزید ازدی نے بیان کیا۔ کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ اپنے نعلین پہن کر نماز پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

باب ۲۶۶. اَلصَّلٰوةِ فِى الْخِفَافِ

۲۶۶۔ خفین پہن کر نماز پڑھنا۔

---

❶ نعل عربی میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے پاؤں کی زمین سے حفاظت ہو جائے۔ جوتا اور چپل سب ہی اس میں داخل ہیں لیکن اہل عرب مخصوص طرز کے نعل پہنتے تھے جو بڑی حد تک چپل سے مشابہ ہوتا تھا اور عام طور پر نعل کا اطلاق اسی کے لئے عرب میں مخصوص تھا۔ شریعت کی نظر میں نعل پہن کر نماز پڑھنا صرف مباح اور جائز ہے۔ مطلوب ہرگز نہیں اس کی تاریخ یہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام طور پر تشریف لے گئے تو آپ نعل پہنے ہوئے تھے جیسا کہ قرآن میں بھی ہے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ اپنا نعل اتار دیں۔ یہود نے اس سے سمجھ لیا کہ نعل پہن کر نماز جائز نہیں ہو سکتی چنانچہ انہوں نے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۳۷۷) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَاشُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَاَيْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّا وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی فَيُسْئَلُ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِاَنَّ جَرِيْرًا كَانَ مِنْ اٰخِرِ مَنْ اَسْلَمَ

۳۷۷۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا میں نے ابراہیم سے سنا وہ ہمام بن حارث کے واسطہ سے بیان کرتے تھے انہوں نے کہا کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا پھر وضو کی اور اپنے خفین پر مسح کیا۔ پھر کھڑے ہوئے، نماز پڑھی، آپ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا۔ تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ ابراہیم نے کہا کہ یہ حدیث محدثین کی نظر میں بہت پسندیدہ تھی کیونکہ جریرؓ آخر میں اسلام لانے والوں میں تھے۔

(۳۷۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّاْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلٰی خُفَّيْهِ وَصَلّٰی

۳۷۸۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا اعمش کے واسطہ سے وہ مسلم سے وہ مسروق سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو وضو کرایا۔ آپ نے اپنے خفین پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

باب ۲۶۷. اِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُوْدَ

۲۶۷۔ جب سجدہ پوری طرح نہ کر سکے۔

(۳۷۹) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا لَايُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَاسُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَاصَلَّيْتَ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ لَوْمُتَّ مُتَّ عَلٰی غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۹۔ ہمیں صلت بن محمد نے خبر پہنچائی۔ کہا ہم سے مہدی نے بیان کیا واصل کے واسطہ سے وہ ابو وائل سے وہ حذیفہ سے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا۔ جب اس نے اپنی نماز پوری کر لی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم مر جاؤ تو تمہاری موت محمد ﷺ کی سنت سے انحراف کی حالت میں ہوگی۔

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اسی پر عمل شروع کر دیا اور نعل کے ساتھ نماز کے عدم جواز کا فتویٰ دیا چونکہ یہ ایک خلاف واقعہ بات تھی اس لئے آنحضور ﷺ نے اپنے عمل سے اسے کر کے دکھایا۔ بعض روایتوں میں اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہود کی مخالفت کرو واقعہ کے اس پس منظر سے معلوم ہوتا ہے کہ نعل پہن کر نماز پڑھنا مطلوب نہیں ہے بلکہ صرف یہود کے ایک غلط عقیدہ پر ضرب لگائی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نعلین کے اتارنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اس کی متعدد وجوہ بیان کی گئی ہیں لیکن قرآن کے الفاظ سے بظاہر یہی بات سمجھ میں آتی ہے اس سے مقصد صرف ادب تھا۔ چنانچہ قرآن میں پہلے ہے ''انا ربک'' یعنی میں تمہارا رب ہوں، پھر اس کے متصلاً بعد کہا گیا کہ ''فاخلع نعلیک'' پس اپنے نعل اتار دو۔ یعنی نعل اتارنے کی وجہ یہ ہے کہ تم اپنے رب کی بارگاہ میں آ گئے ہو۔ حدیث اور پھر حضرت موسیٰ کے واقعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جواز اگر چہ ہے لیکن ادب یہی ہے کہ نعل اتار کر نماز پڑھی جائے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس زمانے کے پاپوش جوتے، چپل وغیرہ پہن کر نماز پڑھنے میں احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ سجدہ کے وقت پاؤں کا زمین پر پڑنا ضروری ہے اور اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی لیکن موجودہ زمانے کے جوتوں اور چپلوں کو پہن کر اگر سجدہ کیا جائے تو پاؤں اور زمین کے درمیان جوتے کا چمڑا حائل رہتا ہے اور پاؤں کی انگلیاں زمین پر پڑنے نہیں پاتیں۔

باب ۲۶۸. يُبْدِىْ ضَبْعَيْهِ وَيُجَا فِىْ جَنْبَيْهِ فِى السُّجُوْدِ

۲۶۸۔ سجدہ میں اپنی بغلوں کو کھلی رکھے اور اپنے پہلو سے جدا رکھے۔

(۳۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبِطَيْهِ

۳۸۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے حدیث بیان کی بکر بن مضر نے جعفر کے واسطہ سے وہ ابن ہرمز سے وہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تھے تو اپنے بازوؤں کے درمیان کشادگی کر دیتے تھے اور دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی تھی۔

باب ۲۶۹. فَضْلِ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ يَسْتَقْبِلُ بِاَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهٗ اَبُوْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۹۔ قبلہ کے استقبال کی فضیلت۔ اپنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کرے۔ اس کی ابوحمید نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

(۳۸۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَاابْنُ مَهْدِىٍّ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُوْنَ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِىْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِىْ ذِمَّتِهٖ

۳۸۱۔ ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن مہدی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے منصور بن سعد نے بیان کیا۔ میمون بن سیاہ کے واسطہ سے وہ انس بن مالک سے۔ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہماری طرح نماز پڑھی ہماری طرح قبلہ کا رخ کیا اور ہمارے ذبیحہ کو کھایا تو وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی امان ہے پس تم اللہ کے ساتھ اس کی دی ہوئی امان میں بے وفائی نہ کرو۔

(۳۸۲) حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ نَاابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا وَصَلَّوْا صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَآؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَقَالَ عَلِىُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَاحُمَيْدٌ قَالَ سَاَلَ مَيْمُوْنُ بْنُ سِيَاهٍ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا اَبَاحَمْزَةَ وَمَا

۳۸۲۔ ہم سے نعیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن المبارک نے بیان کیا۔ حمید طویل کے واسطہ سے۔ وہ انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کروں تا آنکہ لوگ خدا کی وحدانیت کا اقرار کر لیں۔ پس جب وہ اس کا اقرار [1] کر لیں اور ہماری طرح نماز پڑھیں۔ ہمارے قبلہ کا استقبال کریں اور ہمارے ذبیحہ کو کھانے لگیں تو ان کا خون اور ان کے اموال ہم پر حرام ہیں سوائے اسلام کے حق کے (جو مسلمانوں کی جان و مال سے متعلق اسلام میں ہیں) اور (ان کے دل کے معاملہ میں) ان کا حساب اللہ پر ہے۔ اور علی بن عبداللہ نے فرمایا کہ ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا کہا ہم

---

[1] یعنی وہ اقوام جن کے ساتھ ہم حالت جنگ میں ہیں اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو پھر ہماری ان سے کوئی لڑائی نہیں۔ ان کا اور ہمارا معاملہ ایک جیسا ہے لیکن اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتے تو جنگ کی یہ حالت ان کے ساتھ فتح وشکست کے کسی خاص موڑ پر پہنچنے تک برابر قائم رہے گی حدیث کا یہ حکم امن کے اوقات کے لئے نہیں بلکہ حالت امن میں کافر اقوام کے ساتھ بھی صلح وصفائی رکھنے کا حکم ہے۔ ایفاء عہد کی پوری تاکید کے ساتھ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس حدیث میں اسلام و کفر کے حالات میں جو فرق ہوتا ہے اسے واضح کیا گیا کہ کوئی بھی شخص خواہ وہ دشمن قوم سے ہی کیوں نہ تعلق رکھتا ہو اسلام لانے کے بعد اس کی جان و مال عام مسلمانوں کی طرح ہو جاتی ہے۔

يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ وَقَالَ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ نَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے حمید نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میمون بن سیاہ نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ اے ابوحمزہ بندے کی جان اور مال کو کیا چیزیں حرام کرتی ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ جس نے شہادت دی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہمارے قبلہ کا استقبال کیا۔ ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے ذبیحہ کو کھایا تو وہ مسلمان ہے۔ اس کے وہی حقوق ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں اور اس کی وہی ذمہ داریاں ہیں جو عام مسلمانوں پر (اسلام کی طرف سے عائد کی گئی) ہیں اور ابن مریم نے کہا ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا ہم سے حمید نے حدیث بیان کی۔ کہا ہم سے انسؓ نے حدیث بیان کی نبی کریم ﷺ سے نقل کر کے۔

باب ۲۷۰. قِبْلَةِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ لَيْسَ فِى الْمَشْرِقِ وَلَا فِى الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ لِقَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا

۲۷۰۔ مدینہ شام اور مشرق میں رہنے والوں کا قبلہ اور (مدینہ اور شام والوں کا) قبلہ مشرق و مغرب کی طرف نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (خاص اہل مدینہ سے متعلق اور اہل شام بھی اس میں داخل ہیں) کہ پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف رخ نہ کرو البتہ مشرق کی طرف اپنا رخ کر لو یا مغرب کی طرف۔

(۳۸۳) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا الزُّهْرِىُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِىِّ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىِّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

۳۸۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زہری نے عطا بن یزید لیثی کے واسطہ سے بیان کیا۔ انہوں نے ابو ایوب انصاریؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم قضائے حاجت کرو تو اس وقت نہ قبلہ کی طرف رخ کرو۔ اور نہ پشت، مشرق یا مغرب کی طرف اس وقت اپنا رخ کر لیا کرو۔ ابو ایوب نے فرمایا کہ ہم جب شام آئے تو یہاں کے بیت الخلاء قبلہ رخ بنے ہوئے تھے (جب ہم قضائے حاجت کے لئے جاتے) تو ہم مڑ جاتے تھے اور اللہ عزوجل سے استغفار کرتے تھے۔

باب ۲۷۱. قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى

۲۷۱۔ اللہ عزوجل کا قول ہے ''کہ مقام ابراہیم کو مصلی بناؤ''

(۳۸۴) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَّجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ لِلْعُمْرَةِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِىْ امْرَاَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ

۳۸۴۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا۔ کہا ہم نے ابن عمرؓ سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو بیت اللہ کا طواف عمرہ کے لئے کرتا ہے لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا۔ کیا ایسا شخص (بیت اللہ کے طواف کے بعد) اپنی بیوی سے ہم بستر ہو سکتا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے

كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ لَايَقْرَ بَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

پاس دو رکعت نماز پڑھی پھر صفا اور مروہ کی سعی کی اور تمہارے لئے نبی کریم ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے جابر بن عبداللہ سے بھی اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بیوی کے قریب بھی اس وقت تک نہ جائے جب تک صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے۔

(۳۸۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ سَيْفٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْخَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلٰى يَسَارِهٖ اِذَا دَخَلْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ

۳۸۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحیٰی نے بیان کیا۔ سیف بن ابی سلیمان سے انہوں نے کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا۔ انہوں نے بتایا کہ ابن عمر کی خدمت میں کوئی شخص آیا۔ اس نے آپ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تھے۔ ابن عمر نے فرمایا کہ میں جب آیا تو نبی کریم ﷺ کعبہ سے نکل چکے تھے۔ میں نے دیکھا کہ بلال دونوں دروازوں کے سامنے کھڑے ہیں۔ میں نے بلال سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی تھی۔ انہوں نے کہا ہاں، دو رکعت ان دوستونوں کے درمیان (کھڑے ہو کر) پڑھی تھیں جو کعبہ میں داخل ہوتے وقت بائیں طرف پڑتے ہیں۔ پھر جب باہر تشریف لائے تو کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

(۳۸۶) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ

۳۸۶۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا کہا ہمیں ابن جریج نے خبر پہنچائی عطاء کے واسطہ سے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا کہ جب نبی کریم ﷺ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے تو اس کے تمام گوشوں میں آپ ﷺ نے دعا کی اور نماز نہیں پڑھی۔ ❶ پھر جب اس سے باہر تشریف لائے تو دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی اور فرمایا کہ یہی (بیت اللہ) قبلہ ہے۔

باب ۲۷۶. التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَبِّرْ

۲۷۶۔ (نماز میں) قبلہ کی طرف رخ کرنا۔ خواہ کہیں بھی ہو۔ اور ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قبلہ کی طرف رخ کرو اور تکبیر کہو۔

(۳۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ قَالَ نَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

۳۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اسرائیل نے ابو اسحٰق کے واسطہ سے بیان کیا وہ حضرت براء سے کہ نبی کریم ﷺ نے سولہ سال یا سترہ سال تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نمازیں

❶ حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی نفی کی گئی ہے لیکن ابن عمر حضرت بلالؓ سے جو کچھ نقل کرتے ہیں اس میں کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی صراحت موجود ہے چونکہ حضرت بلالؓ ایک زائد بات نقل کر رہے ہیں یعنی آپ ﷺ کا کعبہ کے اندر نماز پڑھنا۔ اس لئے آپ کی یہ روایت اس سلسلہ میں کسی تیقن اور علم ہی پر مبنی ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ امام بخاریؒ نے بھی روایت کی اس زیادتی کو صحیح تسلیم کیا ہے اور تطبیق کی یہ صورت نکالی ہے کہ بلالؓ کی روایت کی بناء پر کعبہ کے اندر نماز کے جواز اور ابن عباس کی روایت کی بناء پر تکبیر و تسبیح کرنی چاہیئے۔

سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْسَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَتَوَجَّهَ نَحْوَالْقِبْلَةِ وَقَالَ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُوْدُ مَاوَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِىْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَاصَلّٰى فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِى الصَّلٰوةِ الْعَصْرِ يُصَلُّوْنَ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ تَوَجَّهَ نَحْوَا لْقِبْلَةِ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوْا نَحْوَالْكَعْبَةِ

پڑھیں اور رسول اللہ ﷺ پسند کرتے تھے کہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نمازیں پڑھیں پس خداوند تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی ''ہم آپ کا آسمان کی طرف بار بار چہرہ اٹھانا دیکھتے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ موجودہ قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے لگے۔ احمقوں نے جو یہودی تھے کہنا شروع کیا کہ انہیں سابقہ قبلہ سے کس چیز نے پھیر دیا۔ آپ ﷺ فرما دیجئے کہ اللہ ہی کی ملکیت ہے مشرق بھی اور مغرب بھی۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے۔ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر نماز کے بعد وہ چلے اور انصار کی ایک جماعت سے ان کا گذر ہوا جو عصر کی نماز پڑھ رہی تھی بیت المقدس کی طرف رخ کر کے۔ انہوں نے کہا کہ وہ گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ وہ نماز پڑھی ہے جس میں آپ نے موجودہ قبلہ (کعبہ) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی تھی پھر وہ جماعت مڑ گئی اور کعبہ کی طرف اپنا چہرہ کر لیا۔

(۳۸۸) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَاهِشَامُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَايَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ فَاِذَا اَرَادَ الْفَرِيْضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

۳۸۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحیٰی بن ابی کثیر نے بیان کیا محمد بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے وہ جابر بن عبداللہ سے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر خواہ اس کا رخ کسی طرف ہو (نفل) نماز پڑھتے تھے لیکن جب فرض نماز پڑھنا چاہتے تو سواری سے اتر جاتے اور قبلہ کی طرف رخ کر کے (نماز پڑھتے)۔

(۳۸۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ نَاجَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ صَلَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَآاَدْرِىْ زَادَ اَوْنَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِى الصَّلٰوةِ شَىْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنّٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ اِنَّهٗ لَوْحَدَثَ فِى

۳۸۹۔ ہم سے عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے منصور کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے کہ عبداللہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی۔ ابراہیم نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ نماز میں زیادتی ہوئی یا کمی۔ ❶ پھر جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یارسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا آخر بات کیا ہے؟ لوگوں نے کہا آپ نے اس طرح نماز پڑھی ہے۔ پس آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں سمیٹ لئے اور قبلہ کی طرف رخ کر لیا۔

❶ یعنی اس روایت میں نبی کریم ﷺ کے سہو اور پھر سجدہ سہو کا جو بیان ہے مجھے معلوم نہیں کہ یہ سجدہ سہو نماز میں کسی چیز کے چھوٹ جانے کی وجہ سے آپ ﷺ نے کیا تھا یا کسی نماز سے باہر کی چیز کو نماز میں کر لینے کی وجہ سے لیکن اس کے بعد ہی بخاری کی ایک حدیث خود ابراہیم سے روایت ہے کہ آپ نے بجائے چار رکعت کے پانچ رکعت نماز پڑھ لی تھی اور اس لئے سجدہ سہو کیا تھا۔ ابراہیم کی اس روایت کو ان کے شاگرد حکم نے بیان کیا ہے حدیث کی بقیہ سند بعینہ یہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں زیادتی یا کمی کے لئے شبہ ابراہیم کو نہیں ہوا تھا بلکہ ان کے شاگرد منصور کو ہوا جنہوں نے اس باب کی روایت کو ابراہیم سے نقل کیا ہے۔ اسی روایت میں ہے کہ یہ نماز ظہر تھی۔

الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

اس کے بعد دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔ جب (نماز سے فارغ ہو کر) ہماری طرف متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوتا۔ لیکن میں تو تمہارے ہی جیسا انسان ہوں جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں اس لئے جب میں بھول جایا کروں تو تم مجھے یاد دلا دیا کرو اور اگر کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو اس وقت کسی یقینی صورت تک پہنچنے کی کوشش کرے اور اسی کے مطابق پوری کرے پھر سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔

باب ۲۷۳. مَاجَآءَ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ لَّمْ يَرَ الْاِعَادَةَ عَلٰى مَنْ سَهَا فَصَلّٰى اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ وَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ اَتَمَّ مَابَقِيَ

۲۷۳۔ قبلہ سے متعلق جو احادیث مروی ہیں اور جو لوگ بھول کر قبلہ کے علاوہ کسی دوسری طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والے کی نماز کا اعادہ ضروری نہیں سمجھتے اور نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تھا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اس کے بعد باقی رکعتیں پوری کیں۔

(۳۹۰) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ عَوْنٍ قَالَ نَاهُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَّاٰيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَ نِسَآءَكَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَاِنَّهٗ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا بِهٰذَا

۳۹۰۔ ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہشیم نے حمید کے واسطہ سے بیان کیا۔ انس بن مالکؓ کے واسطہ سے کہ عمرؓ نے فرمایا میری رائے تین باتوں کے متعلق رب العزت کی وحی کے مطابق رہی۔ میں نے کہا تھا کہ یارسول اللہ اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا سکتے تو بڑا اچھا ہوتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''اور تم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ۔'' دوسری آیت حجاب ہے میں نے کہا کہ یارسول اللہ اگر آپ اپنی ازواج کو پردہ کا حکم دیتے تو بہتر ہوتا کیونکہ ان کے متعلق اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ گفتگو کرتے ہیں اس پر آیت حجاب نازل ہوئی۔ اور ایک مرتبہ آنحضور ﷺ کی ازواج مطہرات جوش و خروش میں آپ ﷺ کی خدمت میں ہمراہ ہو کر آئیں (اپنے کچھ مطالبات لے کر) میں نے ان سے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ رب العزت تمہیں طلاق دے دیں اور تمہارے بدلے تم سے بہتر مسلمہ بیبیاں عنایت کرے تو یہ آیت نازل ہوئی (جس میں اسی طرح کے الفاظ سے امہات کو خطاب کیا گیا تھا) اور ابن مریم نے کہا کہ مجھے یحییٰ بن ایوب نے خبر پہنچائی۔ کہا کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے انسؓ سے یہ حدیث سنی تھی۔

(۳۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَآءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْجَآءَ هُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ

۳۹۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے یہ خبر پہنچائی وہ عبداللہ بن عمرؓ سے آپ نے فرمایا کہ لوگ قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اس نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ پر کل وحی نازل ہوئی ہے اور انہیں کعبہ

اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَاَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ

کی طرف (نماز میں) رخ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے بھی کعبہ کی جانب اپنے رخ کر لئے۔ اس وقت وہ شام کی جانب رخ کئے ہوئے تھے اس لئے وہ کعبہ کی جانب پھر گئے۔

(۳۹۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوْا اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ فَثَنٰى رِجْلَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

۳۹۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا شعبہ کے واسطہ سے وہ حکم سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز (ایک مرتبہ) پانچ رکعت پڑھی اس پر لوگوں نے پوچھا کہ کیا نماز میں زیادتی ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بات کیا ہے صحابہؓ نے عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعت نماز پڑھی ہے عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ پھر آپ نے اپنے پاؤں موڑ لئے اور دو سجدے کئے۔

باب ۲۸۴. حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

۲۷۴۔ مسجد کے تھوک کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنا۔

(۳۹۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُءِيَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَاِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ اَوْ اِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَآئِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْيَفْعَلُ هٰكَذَا

۳۹۳۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے بیان کیا حمید کے واسطہ سے وہ انس بن مالک سے کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم دیکھا۔ یہ چیز آپ ﷺ کو ناگوار گذری۔ اور ناگواری آپ کے چہرہ مبارک سے بھی محسوس کی گئی پھر آپ ﷺ اٹھے اور خود اسے) صاف کیا اور فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے یا اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان میں ہوتا ہے۔ ❶ اس لئے کوئی شخص قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔ البتہ بائیں طرف یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس پر تھوکا اور ایک تہ اس پر ڈال کر اسے مل دیا اور فرمایا اس طرح کر لیا کرو۔

(۳۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۳۹۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی وہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ بندے کی سرگوشی اپنے رب کے ساتھ تو ظاہر ہے لیکن رب العزت کی سرگوشی میں شرکت یہ ہے کہ اس کی رحمت و رضا متوجہ ہو جاتی ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ رب العزت اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔ خطابی نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جب وہ نماز پڑھتے وقت قبلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو در حقیقت وہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے لہٰذا یہ کہا جائے گا کہ اس کا مقصد و مطلوب قبلہ اور اس کے درمیان میں ہے۔ بعض محدثین نے یہ بھی کہا ہے کہ یہاں مضاف محذوف ہے یعنی خدا کی عظمت اور خدا کا ثواب قبلہ اور اس کے درمیان ہے۔ ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں قبلہ کی تعظیم و تکریم کے لئے یہ انداز خطاب اختیار کیا گیا ہے۔ نماز کے علاوہ اوقات میں بھی مسجد میں تھوکنا مسجد کی عظمت و حرمت کے خلاف ہے اور بڑی غلطی ہے۔ ابتداء اسلام میں چونکہ بہت سے لوگ ان حدود سے ناواقف تھے اس لئے اس طرح کے واقعات پیش آئے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِىْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّىْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى

تھوک دیکھا قبلہ کی طرف دیوار پر۔ آپ نے اسے صاف کر دیا اور لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز میں ہو تو سامنے نہ تھوکے کیونکہ نماز کے وقت خداوند تعالیٰ سامنے ہوتا ہے۔

(۳۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِىْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا اَوْ بُصَاقًا اَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهٗ

۳۹۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے خبر پہنچائی کہ وہ اپنے والد سے وہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی دیوار پر رینٹ، تھوک یا بلغم دیکھا تو اسے صاف کر دیا۔

باب ۲۷۵. حَكِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصٰى مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ وَطِئْتَ عَلٰى قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْهُ وَاِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا

۲۷۵۔ مسجد سے کنکری کے ذریعہ بلغم صاف کرنا۔ ❶ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گیلی نجاست پر تمہارے پاؤں پڑے ہیں تو انہیں دھونا چاہئے اور اگر خشک ہو تو دھونے کی ضرورت نہیں۔

(۳۹۶) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ اَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِىْ جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا فَقَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

۳۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں ابن شہاب نے یہ خبر پہنچائی حمید بن عبدالرحمٰن کے واسطہ کہ ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر پہنچائی کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک کنکری لی اور اسے صاف کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب کوئی شخص تھوکے تو اسے سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکنا چاہیے البتہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے۔

باب ۲۷۶. لَا يَبْصُقُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فِى الصَّلٰوةِ.

۲۷۶۔ نماز میں داہنی طرف نہ تھوکنا چاہیے۔

(۳۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۳۹۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے بیان کیا عقیل کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ حمید بن عبدالرحمٰن سے کہ ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر پہنچائی کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

❶ اس سے پہلے بھی ایک عنوان اسی قسم کا ہے کہ "تھوک کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنا" بعض اہل علم نے اسی بنا پر یہ لکھا ہے کہ دونوں ابواب مقابل میں ہیں اور ان کا تقابل اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ پہلے باب کے معنی یہ لئے جائیں کہ تھوک آنحضور ﷺ نے دست مبارک سے صاف کیا اور دوسرے باب کا مطلب یہ ہوا کہ تھوک یا رینٹ کو کنکری سے صاف کیا کیونکہ جب ایک مرتبہ پہلے اس طرح کا ایک باب قائم کر چکے تھے تو اس سے متعلق تمام احادیث کو اسی باب کے تحت بیان کرنا چاہئے تھا۔ یہاں علیحدہ ایک باب لانا اس بات کی دلیل ہے کہ دو حالتوں کو بیان کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ درست نہیں کیونکہ مصنف کی یہ عادت ہے کہ جب ایک باب کی متعدد احادیث میں مختلف جزئیات کی طرف اشارہ ہوتا ہے تو ہر حدیث کو علیحدہ علیحدہ ابواب کے تحت حدیث کے مناسب الفاظ ان ابواب میں لا کر بیان کرتے ہیں اس لئے پہلے باب "تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنے کا" ایک مطلب تو یہ ہو سکتا ہے کہ دست مبارک سے آپ نے بغیر کسی لکڑی وغیرہ کی مدد کے صاف فرمایا تھا اور ایک مطلب یہ ہے کہ لکڑی وغیرہ سے صاف کیا تھا۔ یہی دوسرا مطلب قرین قیاس ہے۔ مصنف کے دو علیحدہ عنوانات سے غلط فہمی نہ ہونی چاہئے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِىْ حَآئِطِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَايَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک کنکری لی اور اسے صاف کر دیا اور فرمایا کہ اگر تمہیں تھوکنا ہو تو سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکا کرو۔ البتہ بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوک سکتے ہو۔

(۳۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَاشُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَتْفُلَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى

۳۹۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیا کیا...... کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا مجھے قتادہ نے خبر دی۔ کہا میں نے انسؓ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکا کرو بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوک سکتے ہو۔

باب ۲۷۷. لِيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

۲۷۷۔ بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکنا چاہئے۔

(۳۹۹) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَاشُعْبَةُ قَالَ نَاقَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِى الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِىْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهٖ

۳۹۹۔ ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔ اس لئے سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکنا چاہئے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے۔

(۴۰۰) حَدَّثَنَا عَلِىٌّ قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ نَاالزُّهْرِىُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ نُخَامَةً فِىْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَعَنِ الزُّهْرِىِّ سَمِعَ حُمَيْدًا عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ ںِالْخُدْرِىِّ نَحْوَهٗ

۴۰۰۔ ہم سے علی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زہری نے بیان کیا حمید بن عبدالرحمٰن سے وہ ابوسعید سے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد کے قبلہ کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے کنکری سے صاف کر دیا۔ پھر اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکے البتہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لینا چاہئے اور زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے حمید سے بواسطہ ابو سعید خدری سے اسی طرح حدیث سنی (ان احادیث سے آپ ﷺ کی زندگی کی سادگی اور بے تکلفی کا پتہ چلتا ہے کہ تھوک دیکھا تو خود صاف کر دیا حالانکہ جانثار صحابہ رضوان اللہ علیہم موجود تھے۔)

باب ۲۷۸. كَفَّارَةُ الْبُزَاقِ فِى الْمَسْجِدِ

۲۷۸۔ مسجد میں تھوکنے کا کفارہ۔

(۴۰۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَاشُعْبَةُ قَالَ نَاقَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِى الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

۴۰۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ اسے چھپا دینا ہے۔

باب ۲۷۹. دَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۲۷۹۔ مسجد میں بلغم کو مٹی کے اندر چھپا دینا۔

(۴۰۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَايَبْصُقْ اَمَامَه' فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ وَلَاعَنْ يَّمِيْنِهٖ فَاِنَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ مَلَكًا وَّلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهٖ فَيَدْفِنُهَا

۴۰۲۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں عبدالرزاق نے خبر معمر کے واسطہ سے دی ہمام سے۔ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو سامنے نہ تھوکے کیونکہ وہ جب تک نماز کی حالت میں ہوتا ہے خدا سے سرگوشی کرتا رہتا ہے اور داہنی طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس طرف فرشتہ ہے۔ البتہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوک لے اور اسے مٹی میں چھپا دے۔

باب ۲۸۰. اِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَاْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ

۲۸۰ جب تھوکنے پر مجبور ہو جائے تو کپڑے کے کنارے سے کام لینا چاہئے۔

(۴۰۳) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَازُهَيْرٌ قَالَ نَاحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ وَرُءِ يَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ اَوْرُءِ يَ كَرَاهِيَتُه' لِذٰلِكَ وَشِدَّتُه' عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّه' بَيْنَه' وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ فَلَا يَبْزُقَنَّ فِيْ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَآءِهٖ فَبَزَقَ فِيْهِ وَرَدَّ بَعْضَه' عَلٰى بَعْضٍ قَالَ اَوْيَفْعَلُ هٰكَذَا

۴۰۳۔ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زہیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حمید نے انس بن مالک کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے خود صاف فرمایا اور آپ کی ناگواری کو محسوس کیا گیا۔ یا (راوی نے اس طرح بیان کیا کہ) اس کی وجہ سے آپ کی شدید ناگواری کو محسوس کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے یا یہ کہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہے۔ اس لئے قبلہ کی طرف نہ تھوکا کرو۔ البتہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوک لیا کرو۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس میں تھوکا اور چادر کی ایک تہ کو دوسری تہ پر پھیر دیا۔ اور فرمایا۔ "یا اس طرح کر لیا کرو۔"

باب ۲۸۱. عِظَةِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِيْ اِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِالْقِبْلَةِ

۲۸۱۔ امام کی لوگوں کو نصیحت کہ نماز پوری طرح پڑھیں اور قبلہ کا ذکر۔

(۴۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَايَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَارُكُوْعُكُمْ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ

۴۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمیں مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے خبر پہنچائی۔ وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میرا رخ (نماز میں) قبلہ کی طرف ہے۔ خدا کی قسم مجھ سے نہ تمہارا خشوع چھپتا ہے نہ رکوع۔ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے دیکھتا رہتا ہوں۔

(۴۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَافُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً ثُمَّ

۴۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا، ہلال بن علی کے واسطہ سے وہ انس بن مالکؓ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک مرتبہ نماز پڑھائی پھر ممبر پر

رَقِيَ الْمِنبَرَ فَقَالَ فِي الصَّلوٰةِ وَفِي الرُّكُوعِ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ يْ كَمَا اَرَاكُمْ

تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز میں اور رکوع میں تمہیں اسی طرح دیکھتا رہتا ہوں جیسے اب دیکھ رہا ہوں۔ ❶

باب ۲۸۲. هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِيْ فُلَان

۲۸۲۔ کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ مسجد بنی فلاں کی ہے؟

(۴۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلَى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَاَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا

۴۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر پہنچائی وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں کی جنہیں (جہاد کے لئے) تیار کیا گیا مقام حفیاء سے دوڑ کرائی۔ اس دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع تھی اور جو گھوڑے ابھی تیار نہیں ہوئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق ❷ تک کرائی۔ عبداللہ بن عمر نے بھی اس گھوڑ دوڑ میں شرکت کی تھی۔

باب ۲۸۳. اَلْقِسْمَةِ وَتَعْلِيْقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ اَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَّصِنْوَانٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَكْثَرَ مَالٍ اُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلوٰةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلوٰةَ جَآءَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرٰى اَحَدًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِذْجَآءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ فَاِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَحَثَا فِيْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْبَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ اِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَاافْتَرَ

۲۸۳۔ مسجد میں (کسی چیز کی) تقسیم اور (قنو) خوشے کا لٹکانا ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) کہتے ہیں کہ قنو کے معنی عذاق (خوشۂ کھجور) کے ہیں۔ دو کے لئے قنوان آتا ہے اور جمع کے لئے بھی یہی لفظ آتا ہے جیسے صنو اور صنوان۔ ابراہیم بن طہمان نے کہا عبدالعزیز بن صہیب کے واسطہ سے، وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے یہاں بحرین کا مال آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں رکھ دو یہ ان تمام مالوں سے زیادہ تھا جو اب تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ چکے تھے پھر نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے اور اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ جب آپ ﷺ نماز پوری کر چکے تو آ کر مال کے قریب تشریف فرما ہوئے۔ آپ ﷺ اس وقت جسے بھی دیکھتے اسے عطا فرماتے۔ اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یارسول اللہ مجھے بھی عطاء کیجئے کیونکہ میں نے اپنا بھی فدیہ دیا تھا اور عقیل کا بھی (یہ دونوں حضرات غزوہ بدر میں مسلمانوں کے قیدی تھے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لیجئے۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں لیا۔ پھر اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن نہ اٹھا سکے (وزن کی زیادتی کی وجہ سے) انہوں نے کہا۔ یارسول اللہ کسی کو حکم

---

❶ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ آنحضور ﷺ کو وحی یا الہام کے ذریعہ یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ پیچھے نماز پڑھنے والے کس حال میں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے حدیث کا یہ مطلب لکھا ہے کہ یہاں دیکھنے سے مراد حقیقۃً دیکھنا ہے۔ یعنی آپ کا یہ معجزہ تھا کہ لوگوں کے اعمال وافعال کی نگرانی کے لئے آپ پشت کی طرف کھڑے لوگوں کو بھی دیکھ سکتے تھے یہ بات عادت و تجربہ کے خلاف ہے اور اسی وجہ سے اسے معجزہ کہیں گے۔ ❷ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ کے عہد مبارک میں کسی مسجد کی اس طرح نسبت کی جاتی تھی۔ اگرچہ قرآن مجید میں ہے کہ مسجدیں خدا کی ہیں لیکن ان کی نسبت اس میں نماز پڑھنے والوں یا اس کے بنانے والوں کی طرف کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ جس گھوڑ دوڑ کا حدیث میں ذکر ہے اس میں شریک ہونے والے وہ گھوڑے تھے جنہیں جہاد کے لئے تیار کیا گیا تھا (اس سے متعلق مفصل احادیث اور ان پر بحث کتاب الجہاد میں آئے گی۔)

مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْبَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَاَلْقَاهُ عَلٰى كَاهِلِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهٗ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِّنْ حِرْصِهٖ فَمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ

فرمایئے کہ اٹھانے میں میری مدد کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر آپ ہی اٹھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے اس پر بھی انکار کیا۔ اس لئے عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں سے تھوڑا سا حصہ گرا دیا اور باقی ماندہ کو اٹھانے کی کوشش کی (لیکن اب بھی نہ اٹھا سکے) پھر فرمایا کہ یارسول اللہ کسی کو میری مدد کرنے کا حکم دیجئے۔ آپ ﷺ نے انکار کیا تو انہوں نے کہا کہ پھر آپ ہی اٹھا دیجئے لیکن آپ ﷺ نے اس سے بھی انکار کیا۔ اس لئے اس میں سے تھوڑا سا اور سامان گرا دیا۔ اب اسے اٹھا سکے اور اپنے کاندھے پر لے لیا۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کی اس حرص پر اتنا تعجب ہوا کہ آپ ﷺ اس وقت تک ان کی طرف برابر دیکھتے رہے جب تک وہ ہماری نظروں سے اوجھل نہ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں سے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک ایک درہم بھی باقی رہا۔

باب ۲۸۴. مَنْ دُعِيَ لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ اَجَابَ مِنْهُ

۲۸۴۔ جسے مسجد میں کھانے کے لئے کہا جائے اور وہ اسے قبول کر لے۔

(۴۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا قَالَ وَجَدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهٗ نَاسٌ فَقُمْتُ فَقَالَ لِيْ اَرْسَلَكَ اَبُوْطَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

۴۰۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ انہوں نے انس ؓ سے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چند اصحاب کے ساتھ پایا۔ میں کھڑا ہو گیا تو آنحضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کھانے کے لئے (بلایا ہے) میں نے عرض کی کہ جی ہاں (کھانے کے لئے بلایا ہے) آپ ﷺ نے اپنے قریب موجود لوگوں سے فرمایا کہ چلو، سب حضرات آنے لگے اور میں ان کے آگے آگے چل رہا تھا۔

باب ۲۸۵. اَلْقَضَآءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

۲۸۵۔ مسجد میں مقدمات کے فیصلے کرنا اور مردوں اور عورتوں میں لعان کرنا۔

(۴۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيٰى نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ

۴۰۸۔ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی۔ ہمیں ابن شہاب نے خبر دی سہل بن سعد کے واسطہ سے کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ ایک شخص کو آپ ﷺ کیا حکم دیں گے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھتا ہے کیا اسے قتل کر دینا چاہئے؟ پھر اس مرد نے اپنی بیوی کے ساتھ مسجد میں لعان [1] کیا اور اس وقت میں موجود تھا۔

---

[1] لعان اس کو کہتے ہیں کہ شوہر اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو ملوث دیکھے یا اس قسم کا کوئی یقین اسے ہو لیکن معقول شہادت اس سلسلے میں اس کے پاس کوئی نہ ہو تو شریعت نے خاص شوہر اور بیوی کے تعلقات کی رعایت سے اس کی اجازت دی کہ دونوں قاضی کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کریں اور ایک دوسرے کے جھوٹا ہونے کی صورت میں لعنت بھیجیں پھر دونوں کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی۔

باب ۲۸۶. اِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّيْ حَيْثُ شَآءَ اَوْحَيْثُ اُمِرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ

۲۸۶۔ جب کسی کے گھر جائے تو کیا جس جگہ اس کا جی چاہے وہاں نماز پڑھے گا؟ یا جہاں اسے نماز پڑھنے کے لئے کہا جائے (وہاں پڑھے گا) اور (اندر جاکر) تجسس نہ کرنا چاہئے۔

(۴۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَاابْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلٰى مَكَانٍ فَكَبَّرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

۴۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا ابن شہاب کے واسطہ سے وہ محمود بن ربیع سے وہ عتبان بن مالک سے کہ نبی کریم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم اپنے گھر میں کہاں پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے لئے نماز پڑھوں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا پھر نبی کریم ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم آپ ﷺ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہوگئے۔ آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

باب ۲۸۷. اَلْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوْتِ وَصَلَّى الْبَرَآءُ ابْنُ عَازِبٍ فِيْ مَسْجِدٍ فِيْ دَارِهٖ جَمَاعَةً

۲۸۷۔ گھروں کی مسجدیں۔ ❶ اور براء بن عازبؓ نے اپنے گھر کی مسجد میں جماعت سے نماز پڑھی۔

(۴۱۰) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ نَااللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ عِتْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاَنَا اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ فَاِذَا كَانَتِ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِيَ مَسْجِدَ هُمْ فَاُصَلِّيَ بِهِمْ وَوَدِدْتُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَاْتِيْنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۴۱۰۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عقیل نے ابن شہاب کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے محمود بن ربیع انصاری نے خبر دی کہ عتبان بن مالک انصاریؓ رسول اللہ ﷺ کے صحابی اور غزوۂ بدر کے شرکاء میں تھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ (ﷺ) میری بینائی میں کچھ فرق آگیا ہے۔ ❷ اور میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں لیکن جب موسم برسات آتا ہے تو میرے اور میری قوم کے درمیان جو نشیبی علاقہ ہے وہ بھر جاتا ہے اور میں انہیں نماز پڑھانے کے لئے مسجد تک آنے سے معذور ہو جاتا ہوں اور یا رسول اللہ میری خواہش ہے کہ آپ ﷺ میرے غریب خانہ پر تشریف لائیں اور (کسی جگہ) نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اسے نماز پڑھنے کی جگہ بنالوں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ میں تمہاری اس خواہش کو پورا کروں گا۔ عتبان نے کہا

---

❶ یہاں مسجد سے مراد یہ ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ مخصوص کرلی جائے۔ اس لئے اس پر عام مساجد کے احکام نافذ نہیں ہوں گے اور جس شخص کو یہ گھر وراثت میں ملے گا مسجد بھی اسی کے ساتھ ملے گی۔ منیۃ المصلی میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی مسجد میں جو گھر کے احاطہ میں اس نے بنائی ہے نماز باجماعت پڑھے تو وہ مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت سے محروم رہے گا۔ فیض الباری ص ۱۴۱ ج ۲۔ ❷ بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے فرمایا" اصابنی فی بصری بعض الشی" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بینائی بالکل نہیں جاتی رہتی تھی۔ عتبان بن مالک کو آنحضور ﷺ نے جماعت چھوڑنے کی اجازت دی تھی لیکن ابن ام مکتوم کو اس کی اجازت نہیں دی تھی کیونکہ یہ مادر زاد نابینا تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيْرَةٍ صَنَعْنَا هَالَهٗ قَالَ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِ الدَّارِ ذَوُوْ عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اَيْنَ مَالِكُ ابْنُ الدُّخَيْشِنِ اَوِابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَايُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّا نَرٰى وَجْهَهٗ وَنَصِيْحَتَهٗ اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَيْنَ ابْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ اَحَدُ بَنِيْ سَالِمٍ وَّهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَصَدَّقَهٗ بِذٰلِكَ

کہ رسول اللہ ﷺ اورابوبکر صدیقؓ دوسرے دن جب دن چڑھا تو تشریف لائے رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت چاہی اور میں نے اجازت دی جب آپ ﷺ گھر میں تشریف لائے تو بیٹھے نہیں بلکہ پوچھا کہ تم اپنے گھر کے کس حصے میں نماز پڑھنے کی خواہش رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں نے گھر میں ایک طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ (اس جگہ) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے اور صف بستہ ہوگئے۔ آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا۔ کہا کہ ہم نے آپ ﷺ کو تھوڑی دیر کے لئے روکا اور آپ ﷺ کی خدمت میں خزیرہ پیش کیا ❶ جو آپ ﷺ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ عتبان نے کہا کہ محلہ والوں کا ایک مجمع گھر میں لگ گیا۔ مجمع میں سے ایک شخص بولا کہ مالک بن دخشن یا (یہ کہا) ابن دخشن دکھائی نہیں دیتا۔ اس پر دوسرے نے لقمہ دیا کہ وہ تو منافق ہے جسے خدا اور رسول سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ نہ کہو۔ دیکھتے نہیں کہ اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے اس سے مقصود خدا کی خوشنودی حاصل کرنا ہے منافقت کا الزام لگانے والے نے (یہ سن کر) کہا کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ (ﷺ) کو زیادہ علم ہے۔ ہم تو اس کی توجہات اور ہمدردیاں منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ ❷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے لا الہ الا اللہ کہنے والے پر اگر اس کا مقصد خدا کی خوشنودی ہو دوزخ کی آگ حرام کر دی ہے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے جو بنو سالم کے ایک فرد ہیں، اور ان کے سرداروں میں سے ہیں محمود بن ربیع کی (اس حدیث) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

باب ۲۸۸. التَّيَمُّنِ فِيْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ

۲۸۸۔ مسجد میں داخل ہونا اور دوسرے کاموں میں داہنی طرف سے ابتداء

❶ خزیرہ عرب کا ایک کھانا۔ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرلئے جاتے تھے پھر پانی ڈال کر انہیں پکایا جاتا تھا۔ جب خوب پک جاتا تھا۔ تو اوپر سے آٹا چھڑک دیتے تھے۔ اسے عرب خزیرہ کہتے تھے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ گوشت کو رات بھر کچا چھوڑ دیتے تھے پھر صبح کو مذکورہ صورت سے پکاتے تھے۔

❷ حاطب بن ابی بلتعہ مومن صادق تھے لیکن اپنی بیوی اور بچوں کی محبت میں آنحضور ﷺ کی لشکر کشی کی اطلاع مکہ کے مشرکوں کو دینے کی کوشش کی۔ یہ ان کی ایک بہت بڑی غلطی تھی لیکن اس سے ان کے ایمان واسلام میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ممکن ہے مالک بن دخشن کی دنیاوی ہمدردیاں بھی منافقوں کے ساتھ اسی طرح کی ہوں اور عام صحابہ نے ان کی اس روش کو شک وشبہ کی نظر دیکھا ہو لیکن نبی کریم ﷺ کی اس تصریح کے بعد آپ کے مومن ہونے کی پوری طرح تصدیق ہو جاتی ہے آپ بدر کی لڑائی میں مسلمانوں کے ساتھ تھے اور ابوہریرہؓ کی ایک حدیث میں ہے کہ جب بعض صحابہ نے آپ کو منافقوں کے ساتھ ہمدردانہ روش پر شبہ کا اظہار کیا تو آنحضور ﷺ نے یہی فرمایا تھا کہ کیا غزوہ بدر میں وہ شریک نہیں تھے؟

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَؓ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى

کرتا۔ ابن عمرؓ مسجد میں داخل ہونے کے لئے داہنے پاؤں سے ابتداء کرتے تھے اور نکلنے کے لئے بائیں پاؤں سے۔

(۴۱۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَرْبٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَااسْتَطَاعَ فِيْ شَانِهِ كُلِّهِ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ

۴۱۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا اشعث بن سلیمان کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام کاموں میں جہاں تک ممکن ہوتا داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ طہارت کے وقت بھی۔ کنگھا کرنے اور جوتا پہننے میں بھی۔

باب ۲۸۹. هَلْ تُنْبَشُ قُبُوْرُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِ هِمْ مَسَاجِدَ وَمَايُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْقُبُوْرِ وَرَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ الْقَبْرَ الْقَبْرَ وَلَمْ يَامُرْ بِالْاِعَادَةِ

۲۸۹۔ کیا دور جاہلیت میں مرے ہوئے مشرکوں کی قبروں کو کھود کر ان پر مساجد کی تعمیر کی جاسکتی ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا نے یہودیوں پر لعنت بھیجی کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنالیں اور قبروں پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انس بن مالکؓ کو ایک قبر کے قریب نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ قبر ہے۔ قبر آپ نے ان سے اعادہ کے لئے نہیں فرمایا۔ ❶

(۴۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِالْحَبْشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُوْلٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِيْكَ الصُّوَرَ فَاُوْلٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۴۱۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے یہ خبر پہنچائی کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ اس میں تصویریں تھیں انہوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے بھی کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کا یہ حال تھا کہ ان کا کوئی نیکوکار صالح شخص فوت ہوجاتا تو وہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں یہی تصویریں بنادیتے۔ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں قیامت کے دن بدترین مخلوق ہوں گے۔

(۴۱۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ اَعْلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ

۴۱۳۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا۔ ابوالتیاح کے واسطہ سے وہ انس بن مالک سے انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہاں کے بالائی علاقہ

---

❶ انبیاء علیہم السلام کی قبروں پر نماز پڑھنے میں ایک طرح کی ان تعظیم وتکریم کا پہلو نکلتا ہے اور کفار اور یہود اسی طرح گمراہی میں مبتلا ہوئے اس لئے یہودیوں کے اس فعل پر لعنت ہے خدا کی کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کے پاس مسجدیں بنائیں لیکن مشرکین کی قبروں کو اکھاڑ کر ان پر مسجد کی تعمیر میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کی تعظیم کا خیال ہی پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس کے علاوہ مشرکوں کی قبروں کی اہانت جائز ہے۔ اس لئے آنحضور ﷺ کی حدیث اور آپ ﷺ کے عمل میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

حَيّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى بَنِيْ النَّجَّارِ فَجَآءُوْا مُتَقَلِّدِيْنَ السُّيُوْفَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَاُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَآءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يُّصَلِّيَ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَآءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَاٍ بَنِيْ النَّجَّارِ فَقَالَ يَابَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَآئِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَاوَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اَنَسٌ فَكَانَ فِيْهِ مَااَقُوْلُ لَكُمْ قُبُوْرُالْمُشْرِكِيْنَ وَفِيْهِ خِرَبٌ وَّفِيْهِ نَخْلٌ فَاَمَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِالْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوْا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَاخَيْرَ اِلَّاخَيْرَ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِالْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

میں بنوعمرو بن عوف کے ہاں (قبا میں) ٹھہرے۔ نبی کریم ﷺ نے یہاں چوبیس دن قیام فرمایا (اس میں زیادہ صحیح روایت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے چودہ دن قبا میں قیام فرمایا تھا) پھر آپ ﷺ نے بنونجار کو بلا بھیجا تو وہ لوگ تلواریں لٹکائے ہوئے آئے۔ ❶ گویا میری نظروں کے سامنے یہ منظر ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر تشریف فرما ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اور بنونجار کی جماعت آپ کے چاروں طرف ہے۔ اسی حال میں ابوایوب کے گھر کے سامنے آپ ﷺ نے اپنا سامان اتارا اور نبی کریم ﷺ یہ پسند کرتے تھے کہ جہاں بھی نماز کا وقت آجائے فوراً نماز ادا کرلیں۔ آپ ﷺ بکریوں کے باڑوں میں بھی نماز پڑھا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے یہاں مسجد بنانے کے لئے فرمایا۔ چنانچہ بنو نجار کے لوگوں کو آپ ﷺ نے بلوا کر فرمایا کہ اے بنونجار کے لوگو! تم اپنے اس احاطہ کی قیمت لے لو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں یارسول اللہ ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے ہم تو صرف خداوند تعالیٰ سے اس کا اجر مانگتے ہیں۔ انسؓ نے بیان کیا کہ میں جیسا کہ تمہیں بتا رہا تھا یہاں مشرکین کی قبریں تھیں۔ اس احاطہ میں ایک ویران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت تھے نبی کریم ﷺ نے مشرکین کی قبروں کو حکم دے کر اکھڑوا دیا۔ ویرانہ کو صاف اور برابر کرایا اور درختوں کو کٹوا دیا۔ لوگوں نے ان درختوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب بچھا دیا ❷ اور پتھروں کے ذریعہ انہیں مضبوط بنا دیا۔ صحابہ پتھر اٹھاتے ہوئے رجز ❸ پڑھتے تھے اور نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ آخرت کی بھلائی کے علاوہ اور کوئی بھلائی (قابل توجہ) نہیں۔ پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمائیے۔

باب ۲۹۰. الصَّلٰوةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

۲۹۰۔ بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھنا۔

(۴۱۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ

۴۱۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابو التیاح کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ انس بن مالک سے انہوں نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم ﷺ بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھتے تھے۔ پھر میں

---

❶ جب عرب کسی بڑی شخصیت سے ملنے جاتے تو ان کی یہ ایک وضع تھی کہ تلوار گردن سے لٹکا لیتے تھے۔ ❷ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ کھجور کے ان درختوں سے قبلہ کی دیوار بنائی گئی تھی اور کھڑا کر کے اینٹ اور گارے سے انہیں استوار کر دیا گیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چھت کا وہ حصہ جو قبلہ کی طرف تھا اس میں ان درختوں کو استعمال کیا گیا تھا۔ ❸ رجز شعر سے مختلف چیز ہے۔ یہ نام عرب جاہلیت کا رکھا ہوا ہے۔ اس کی صورت فقرہ بندی یا تک بندی کی سی ہوتی ہے۔

سَمِعْتُه، بَعْدُ يَقُوْلُ كَانَ يُصَلِّىْ فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ

نے انہیں یہ کہتے سنا کہ نبی کریم ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز مسجد کی تعمیر سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ ①

باب ۲۹۱. الصَّلٰوةِ فِىْ مَوَاضِعِ الْإِبِلِ

۲۹۱۔ اونٹوں کے رہنے کی جگہ نماز پڑھنا۔

(۴۱۵) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّىْ اِلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُه،

۴۱۵۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے سلیمان بن حیان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے نافع کے واسطہ سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ کو اپنے اونٹ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے دیکھا اور ابن عمر نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح پڑھتے دیکھا تھا۔

باب ۲۹۲. مَنْ صَلّٰى وَقُدَّامَه، تَنُّوْرٌ اَوْنَارٌ اَوْشَىْءٌ مِّمَّا يُعْبَدُ فَاَرَادَبِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ الزُّهْرِىُّ اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَىَّ النَّارُ وَاَنَا اُصَلِّىْ

۲۹۲۔ جس نے نماز پڑھی اور اس کے سامنے تنور، آگ یا کوئی ایسی چیز ہو جس کی عبادت (کفار و مشرکین کے ہاں) کی جاتی ہو۔ اور نماز پڑھنے والے کا مقصد اس وقت صرف خدا کی عبادت ہو۔ زہری نے کہا کہ مجھے انس بن مالک نے خبر پہنچائی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے سامنے آگ (دوزخ کی) لائی گئی اور اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا۔

(۴۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَمَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ

۴۱۶۔ ہم عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطہ سے وہ عطاء بن یسار سے وہ عبداللہ بن عباس سے انہوں نے فرمایا کہ سورج گہن ہوا تو نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی اور فرمایا کہ میں نے (آج) دوزخ کو دیکھا۔ اس سے زیادہ بھیانک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

باب ۲۹۳. كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِى الْمَقَابِرِ

۲۹۳۔ مقبروں میں نماز پڑھنے کی کراہیت۔

(۴۱۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا فِىْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَاتَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا

۴۱۷۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ نے عبیداللہ بن عمر کے واسطہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نافع نے ابن عمرؓ کے واسطہ سے خبر پہنچائی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو۔ اور انہیں بالکل مقبرہ نہ بنالو۔

باب ۲۹۴. الصَّلٰوةِ فِىْ مَوَاضِعِ الْخَسْفِ

۲۹۴۔ (عذاب کی وجہ سے) دھنسی ہوئی جگہوں میں، اور عذاب کے

---

① عرب بکریاں اور اونٹ پالتے تھے۔ یہی ان کی معیشت تھی۔ جہاں رات کے وقت انہیں لا کر وہ باندھتے تھے ان میں ایک طرف اپنے بیٹھنے اٹھنے کی بھی ایک جگہ بنالیا کرتے تھے جس کی صفائی کا بھی التزام رکھتے تھے۔ چونکہ مساجد کی ابھی تعمیر نہیں ہوئی تھی اور نماز پڑھنے کے لئے اسلام میں کسی خاص جگہ کی قید بھی نہیں تھی اس لئے آنحضور ﷺ نے بھی اور صحابہؓ نے بھی بکریوں کے ان باڑوں میں نماز ادا فرمائی یہاں کی کوئی تخصیص نہیں تھی جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا آپ ﷺ فوراً ادا کر لیتے۔ جب مسجد کی تعمیر ہو گئی تو اب عام حالات میں نماز مسجد ہی میں پڑھنا ضروری قرار پایا۔

وَالْعَذَابِ وَيُذْكَرُ اَنَّ عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَرِهَ الصَّلٰوةَ بِخَسْفِ بَابِلَ

مقامات میں نماز پڑھنا۔ ❶ علیؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے بابل کی دھنسی ہوئی جگہ میں (عذاب کی وجہ سے) نماز کو ناپسند فرمایا تھا۔

(۴۱۸) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَآءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ لَايُصِيْبُكُمْ مَّآ اَصَابَهُمْ

۴۱۸۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے بیان کیا وہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ان معذب قوموں کے آثار سے اگر تمہارا گذر ہو تو روتے ہوئے گذرو۔ اگر تم اس موقعہ پر رونہ سکو تو ان سے گزر ہی نہ۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آ جائے جس نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔

باب ۲۹۵. الصَّلٰوةِ فِى الْبِيْعَةِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّا لَانَدْخُلُ كَنَآئِسَكُمْ مِّنْ اَجْلِ التَّمَاثِيْلِ الَّتِىْ فِيْهَا الصُّوَرُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُصَلِّىْ فِى الْبِيْعَةِ اِلَّا بِيْعَةً فِيْهَا التَّمَاثِيْلُ

۲۹۵۔ کلیسا میں نماز۔ عمرؓ نے فرمایا کہ ہم تمہارے کلیساؤں میں اس لئے نہیں جاتے کہ ان میں مجسمے ہوتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کلیسا میں نماز پڑھتے تھے لیکن جن میں مجسمے رکھے ہوتے ان میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

(۴۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيْسَةً رَّاَتْهَا بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ فَذَكَرَتْ لَهٗ مَارَاَتْ فِيْهَا مِنَ الصُّوَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِالرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَاللّٰهِ

۴۱۹۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں عبدہ نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے خبر دی۔ وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ام سلمہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کلیسا کا ذکر کیا، جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اسے ماریہ کہتے تھے۔ انہوں نے ان مجسموں کا بھی ذکر کیا جنھیں اس میں دیکھا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایسے لوگ تھے کہ اگر ان میں کوئی نیک بندہ (یا یہ فرمایا کہ) نیک شخص مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں اسی طرح کے مجسمے رکھتے۔ یہ لوگ خدا کی بدترین مخلوق ہیں۔

(۴۲۰) حدثنا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ بِهٖ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ

۴۲۰۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر پہنچائی زہری کے واسطہ سے کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر پہنچائی کہ عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مرض الوفات میں اپنی چادر کو بار بار چہرے پر ڈالتے تھے۔ جب کچھ افاقہ ہوتا تو چادر ہٹا دیتے۔ آپ ﷺ نے اسی اضطراب و پریشانی کی حالت میں فرمایا خدا کی لعنت ہو

❶ ان مقامات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر چہ حدیث میں جو اس عنوان کے تحت دی گئی ہے نماز سے متعلق کوئی تصریح موجود نہیں ہے لیکن اس میں اس بات کو بتایا گیا ہے کہ ایک مومن کے دل میں ان مقامات سے گزرتے ہوئے کس طرح کا تاثر ہونا چاہئے۔ اس سے پہلے ایک حدیث گذر چکی ہے کہ ایک سفر میں جب رات کے آخر حصہ میں آنحضور ﷺ نے صحابہ کے ساتھ پڑاؤ ڈالا تو فجر کی نماز کا وقت گذر گیا اور آپ بیدار نہ ہوئے سورج نکلنے کے بعد جب آنکھ کھلی تو فوراً آپ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ یہاں سے نکل چلو کیونکہ یہاں شیطان کا اثر ہے اور تھوڑی دور جا کر آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی اس لئے جن مقامات پر خدا کا عذاب نازل ہو چکا ہے وہاں بھی شیطانی اثرات ضرور ہوں گے۔

كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَاصَنَعُوْا

یہود ونصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنائیں۔ یہود ونصاریٰ کی بدعات سے آپ ﷺ لوگوں کو ڈرا رہے تھے۔ ❶

(۴۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَا تَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ

۴۲۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ سعید بن میتب سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہودیوں پر خدا کی لعنت ہو۔ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنالی ہیں۔

باب ۲۹۷. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا

۲۹۷۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے کہ مجھے روئے زمین کے ہر حصہ پر نماز پڑھنے اور پاکی حاصل کرنے کی اجازت ہے۔

(۴۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ اَبُوالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَآئِمُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَآصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَآفَّةً وَّاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ

۴۲۲۔ ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہشیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابوالحکم سیار نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یزید فقیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے جابر بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے انبیاء کونہیں دی گئی تھیں (۱) میرا رعب ایک مہینہ کی مسافت سے دشمنوں پر پڑتا ہے (۲) اور میرے لئے تمام زمین میں نماز پڑھنے اور پاکی حاصل کرنے کی اجازت ہے۔ اس لئے میری امت کے جس فرد کی نماز کا وقت (جہاں بھی) آجائے اسے (وہیں) نماز پڑھ لینی چاہئے۔ (۳) اور میرے لئے غنیمت حلال کی گئی ہے (۴) پہلے انبیاءؑ اپنی خاص قوموں کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے تھے لیکن مجھے دنیا کے تمام انسانوں کی (قیامت تک) ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہے (۵) اور مجھ شفاعت عطا کی گئی ہے۔

باب ۲۹۸. نَوْمِ الْمَرْاَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۲۹۸۔ عورت کا مسجد میں سونا۔

(۴۲۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ وَلِيْدَةً كَانَتْ سَوْدَآءَ لِحَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَعْتَقُوْهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَّهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ اَحْمَرُ مِنْ سُيُوْرٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ اَوْوَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهٖ حُدَيَّاةٌ وَّهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطَفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُوْنِيْ بِهٖ قَالَتْ فَطَفِقُوْا يُفَتِّشُوْنِيْ حَتّٰى فَتَّشُوْا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ

۴۲۳۔ ہم سے عبید اللہ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے کہ عرب کے کسی قبیلہ کی ایک باندی تھی۔ انہوں نے اسے آزاد کر دیا تھا اور وہ انہیں کے ساتھ رہتی تھی۔ اس نے بیان کیا کہ ان کی ایک لڑکی کہیں باہر گئی۔ وہ تسمے کا سرخ جڑاؤ پہنے ہوئے تھی اس باندی نے بتایا کہ یا تو لڑکی نے اسے خود کہیں چھوڑ دیا تھا یا اس سے گر گیا تھا۔ پھر اس طرف سے ایک چیل گزری وہ سرخ جڑاؤ پڑا ہوا تھا۔ چیل اسے گوشت سمجھ کر جھپٹ لے گئی۔ بعد میں قبیلہ والوں نے اسے بہت تلاش کیا لیکن ملتا

❶ آپ ﷺ نے اپنی مرض الوفات میں خاص طور سے یہود ونصاریٰ کی اس بدعت کا ذکر کیا اور اس پر لعنت بھیجی کیونکہ آپ ﷺ بھی نبی تھے اور سابق میں انبیاء وصالحین کی ساتھ ایک معاملہ کیا جا چکا تھا اس لئے آپ ﷺ چاہتے تھے کہ اپنی امت کو اس بات پر خاص طور سے متنبہ کر دیں۔

اِنِّیْ لَقَآئِمَةٌ مَّعَهُمْ اِذْمَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَالْقَتْهُ' قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذَا الَّذِیْ اتَّهَمْتُمُوْنِیْ بِهٖ زَعَمْتُمْ وَاَنَا مِنْهُ بَرِيْئَةٌ وَهُوَ ذَاهُوَ قَالَتْ فَجَآءَ تْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَتْ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَكَانَتْ لَهَا خِبَآءٌ فِی الْمَسْجِدِ اَوْحِفْشٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تَاْتِيْنِیْ فَتَحَدَّثُ عِنْدِیْ قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِیْ مَجْلِسًا اِلَّا قَالَتْ وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا اَلَآ اِنَّهُ' مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ اَنْجَانِیْ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَاشَانُكِ لَاتَقْعُدِيْنَ مَعِیَ مَقْعَدًا اِلَّا قُلْتِ هٰذَا قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِیْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

کہاں سے۔ ان لوگوں نے اس کی تہمت مجھ پر لگادی اور میری تلاشی لینی شروع کردی۔ انہوں نے اس کی شرم گاہ تک کی تلاشی لی اس نے بیان کیا کہ واللہ میں ان کے ساتھ اسی حالت میں کھڑی تھی کہ وہی چیل آئی اور اس نے ان کا زیور گرادیا۔ وہ ان کے سامنے ہی گرا۔ میں نے (اسے دیکھ کر) کہا کہ یہی تو تھا جس کی تم مجھ پر تہمت لگاتے تھے تم لوگوں نے مجھ پر اس کا الزام لگایا تھا حالانکہ میں اس سے بری تھی یہی تو ہے وہ زیور۔ اس نے کہا کہ اس کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسلام لائی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے لئے مسجد نبوی میں ایک بڑا خیمہ لگا دیا گیا۔ (یا یہ کہا کہ) چھوٹا سا خیمہ لگا دیا گیا۔ ❶ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا وہ باندی میرے پاس آتی تھی اور مجھ سے باتیں کرتی تھی۔ جب بھی وہ میرے پاس آتی تو یہ ضرور کہتی۔ جڑاؤ کا دن ہمارے رب کی عجیب نشانیوں سے ایک ہے۔ اسی نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دی۔ عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ آخر بات کیا ہے؟ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ بات ضرور کہتی ہو۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر اس نے مجھے یہ واقعہ سنایا۔

باب ۲۹۹. نَوْمِ الرِّجَالِ فِی الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَدِمَ رَهْطٌ مِّنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا فِی الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ كَانَ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَآءَ

۲۹۹۔ مسجد میں مردوں کا سونا۔ اور ابوقلابہ نے انس بن مالکؓ سے نقل کیا ہے کہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور صفہ میں ٹھہرے۔ ❷ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے فرمایا کہ صفہ میں رہنے والے اصحاب فقراء تھے۔

(۴۲۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّهُ' كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ اَعْزَبُ لَااَهْلَ لَهُ' فِیْ

۴۲۴۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یحیٰی نے عبیداللہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرؓ نے خبر پہنچائی کہ وہ اپنی نوجوانی کے زمانہ میں جب کہ بیوی

---

❶ یہ ایک خاص واقعہ ہے اور زیادہ سے زیادہ رخصت کے درجہ میں اس سے کوئی مسئلہ اخذ کیا جاسکتا ہے کیونکہ سوتے وقت مسجد کا جو واقعی احترام ہے وہ قائم نہیں رکھا جاسکتا۔ حضرت عمرؓ کے عہد میں دو اجنبی بلند آواز سے گفتگو کررہے تھے۔ آپ نے جب سنا تو انہیں بلا کر فرمایا کہ اگر تم لوگ مدینہ کے باشندے ہوتے تو میں تمہیں اس کی سزا دیئے بغیر نہ رہتا۔ نبی کریم ﷺ کی مسجد میں اس طرح بلند آواز سے گفتگو کرتے ہو؟ جب مسجد کی عزت وحرمت اس درجہ ملحوظ ہے تو عام حالات میں سونے کی اجازت کس طرح دی جاسکتی ہے اور وہ بھی عورتوں کے لئے؟ حنفیہ کے یہاں مسافروں کا اس سے استثناء ہے۔ ورنہ مردوں کے لئے بھی مسجد میں سونا عام حالات میں ان کے نزدیک مکروہ ہے۔ ❷ صفہ مسجد نبوی میں ایک سایہ دار جگہ تھی جہاں فقراء ومساکین رہا کرتے تھے۔ ابن عمرؓ نے آنے والی حدیث میں اپنی جوانی کا جو واقعہ بیان کیا ہے اسے مسجد میں سونے کی دلیل نہیں بنایا جاسکتا کیونکہ ابن عمر اس دور میں انتہائی غریب اور مسکین لوگوں میں تھے۔ مدینہ میں بے وطن تھے نہ گھر تھا نہ بار اور زندگی ہر طرح تنگی کے ساتھ گزر رہی تھی۔ اس لئے آپ مسجد میں سوتے تھے۔

مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(۴۲۵) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ یَجِدْ عَلِیًّا فِی الْبَیْتِ فَقَالَ اَیْنَ ابْنُ عَمِّکِ قَالَتْ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَه‘ شَیْءٌ فَغَاضَبَنِیْ فَخَرَجَ فَلَمْ یَقِلْ عِنْدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاِنْسَانٍ انْظُرْ اَیْنَ هُوَ فَجَآءَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ هُوَ فِی الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَآءُ ہ‘ عَنْ شِقِّهٖ وَاَصَابَه‘ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُه‘ عَنْهُ وَیَقُوْلُ قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ

(۴۲۶) حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَامِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَآءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا کِسَآءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَایَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَایَبْلُغُ الْکَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُه‘ بِیَدِهٖ کَرَاهِیَةَ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُه‘

باب ۳۰۰. الصَّلٰوةِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَالَ کَعْبُ بْنُ مَالِکٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْهِ

(۴۲۷) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ

بچے نہیں تھے نبی کریم ﷺ کی مسجد میں سوتے تھے۔

۴۲۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے بیان کیا۔ ابوحازم کے واسطہ سے وہ سہل بن سعدؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے دیکھا کہ حضرت علیؓ گھر میں موجود نہیں ہیں اس لئے آپ ﷺ نے فاطمہؓ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے چچا کے لڑکے کہاں ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ ناگواری پیش آ گئی اور وہ مجھ پر خفا ہو کر کہیں باہر چلے گئے ہیں اور میرے یہاں قیلولہ بھی نہیں کیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے کہا کہ علیؓ کو تلاش کریں کہ وہ کہاں ہیں وہ آئے اور بتایا کہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ حضرت علیؓ لیٹے ہوئے تھے۔ چادر آپؓ کے پہلو سے گر گئی تھی اور جسم پر مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ جسم سے دھول جھاڑتے جاتے تھے اور فرما رہے تھے اٹھو ابوتراب اٹھو ابوتراب۔ ❶

۴۲۶۔ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن فضیل نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابوحازم سے وہ ابوہریرہؓ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا کہ ان میں کوئی ایسا نہ تھا جس کے پاس چادر (رداء) ❷ ہو۔ یا تہبند ہوتا تھا یا رات کو اوڑھنے کا کپڑا جنہیں یہ اصحاب اپنی گردنوں سے باندھ لیتے تھے یہ کپڑے کسی کی آدھی پنڈلی تک آتے اور کسی کے ٹخنوں تک۔ یہ حضرات ان کپڑوں کو اس خیال سے کہ کہیں شرم گاہ نہ کھل جائے اپنے ہاتھوں سے تھامے رہتے تھے۔

۳۰۰۔ سفر سے واپسی پر نماز۔ کعب بن مالک نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور نماز پڑھتے۔

۴۲۷۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے مسعر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے محارب بن دثار نے بیان کیا جابر بن عبداللہ کے واسطہ سے آپ

---

❶ چونکہ آپ کے بدن پر مٹی زیادہ لگ گئی تھی اس مناسبت سے آپ ﷺ نے ابوتراب فرمایا۔ تراب کے معنی مٹی کے ہیں۔ حضرت علیؓ کو اگر بعد میں کوئی اس کنیت سے خطاب کرتا تو آپ بہت خوش ہوتے تھے۔ نبی کریم ﷺ چاہتے تھے کہ جو ناگواری پیش آ گئی ہے وہ دور ہو جائے اس واقعہ سے اسلام میں رشتہ مصاہرت کی مدارات کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ یہاں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ رات کے وقت سونے اور قیلولہ کے لئے لیٹ جانے میں بڑا فرق ہے۔ ❷ رداء ایسی چادر کو کہتے تھے جسے تہبند کے اوپر کرتا پہننے کے بجائے اوڑھتے تھے۔ اس حدیث سے اصحاب صفہ کی غربت وافلاس کا پتہ چلتا ہے۔

قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاہُ قَالَ ضُحًی فَقَالَ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ لِیْ عَلَیْہِ دَیْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ

ﷺ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ مسعر نے کہا میرا خیال ہے کہ محارب نے چاشت کا وقت بتایا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (پہلے) دو رکعت نماز پڑھ لو۔ میرا آنحضور ﷺ پر کچھ قرض تھا جسے آپ نے ادا کیا اور مزید بخشش کی۔

باب ۳۰۱. اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ

۳۰۱۔ جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی چاہئے۔

(۴۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ السَّلَمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ

۴۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے عامر بن عبداللہ بن زبیر کے واسطہ سے خبر پہنچائی۔ وہ عمرو بن سلیم زرقی سے وہ ابوقتادہ سلمی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

باب ۳۰۲. اَلْحَدَثُ فِی الْمَسْجِدِ

۳۰۲۔ مسجد میں ریاح خارج کرنا۔

(۴۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ مَالَمْ یُحْدِثْ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ

۴۲۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے ابو الزناد کے واسطہ سے خبر پہنچائی وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک تم اپنے مصلے پر جہاں تم نے نماز پڑھی تھی رہو اور ریاح نہ خارج کرو تو ملائکہ تم پر برابر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت کیجئے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجئے۔

باب ۳۰۳. بُنْیَانُ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ کَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِیْدِ النَّخْلِ وَاَمَرَ عُمَرُ بِبِنَآءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَکِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ وَاِیَّاکَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ وَقَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ

۳۰۳۔ مسجد کی عمارت۔ ابوسعید نے فرمایا کہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کی شاخوں سے ہموار کی گئی تھی۔ عمرؓ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا تو فرمایا کہ میں تمہیں بارش سے بچانا چاہتا ہوں۔ مسجدوں پر سرخ زرد رنگ کروانے سے بچو کہ اس سے لوگ غافل ہو جائیں گے۔ ❶ حضرت انسؓ نے فرمایا

---

❶ ابن بطال نے کہا ہے کہ شاید حضرت عمرؓ نے یہ بات اس واقعہ سے بھی ہو جس میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوجہم کی دھاریدار چادر واپس کرا دی تھی۔ پہلے اس میں آپ نے نماز پڑھی اور واپس کرتے وقت فرمایا کہ یہ چادر مجھے میری نماز سے غافل کر دیتی۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ممکن ہے حضرت عمرؓ کے پاس اس سلسلہ میں کوئی خاص علم رہا ہو کیونکہ ابن ماجہ نے ایک روایت میں یہ نقل کیا ہے کہ عمرؓ نے فرمایا کہ کسی قوم میں جب بدعملی پھیل جاتی ہے تو وہ اپنی عبادت گاہوں کو بڑی زیب و زینت کے ساتھ سجاتے ہیں۔ متعدد صحیح احادیث میں بھی مساجد کے پختہ بنوانے کو قیامت کی علامات کہا گیا ہے۔ ان احادیث و آثار سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مساجد کو پختہ کروانا جائز ہی نہ ہونا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ جب پہلی مرتبہ حضرت عثمانؓ نے مسجد نبوی کو پختہ کروایا تو بعض صحابہؓ نے اس پر اعتراض کیا لیکن حضرت عثمان ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زیادہ دین کے رموز سے واقف تھے۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد جب ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہؓ مدینہ تشریف لائے اور آپ کو حالات کا علم ہوا تو آپ نے ایک حدیث سنائی جس میں بصراحت اس بات کی پیشین گوئی تھی کہ ایک دن آئے گا کہ میری اس مسجد کی پختہ بنیادوں پر تعمیر ہو گی۔ حضرت عثمانؓ نے مسجد نبوی کو اپنے دور خلافت میں ذاتی خرچ سے پختہ کروایا تھا اور جب آپ کو یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ نے سنائی تو خوش ہو کر اپنی جیب سے پانچ سو دینار آپ نے حضرت ابوہریرہؓ کو دیئے۔ اس کے علاوہ جب صحابہ نے اعتراض کیا تو آپ نے یہ حدیث پیش کی تھی کہ جس نے ایک مسجد تعمیر کی خدا جنت میں اس کے لئے ویسا ہی مکان بنائے گا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

عَنْهُ يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَايَعْمُرُوْنَهَا اِلَّا قَلِيْلًا وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَازَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى

کہ (اس طرح پختہ بنوانے سے) لوگ مساجد پر فخر ومباہات کرنے لگیں گے اور ان کو یاد کرنے کے لئے بہت کم لوگ رہ جائیں گے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ تم بھی مساجد کی اسی طرح زیبائش کرو گے جس طرح یہود ونصاریٰ نے کی۔ ❶

(۴۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَه، اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيْدُ وَعَمَدُه، خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ اَبُوْبَكْرٍ شَيْئًا وَّزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بُنْيَانِهٖ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَاَعَادَ عَمَدَه، خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَه، عُثْمَانُ فَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَبَنٰى جِدَارَه، بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَه، مِنْ حِجَارَةٍ مَّنْقُوْشَةٍ وَّسَقَّفَه، بِالسَّاجِ

۴۳۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعید نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد نے صالح بن کیسان کے واسطہ سے بیان کیا کہ ہم سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے انہیں خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں مسجد کچی اینٹ سے بنائی گئی تھی۔ اس کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور ستون اسی کی لکڑیوں کے۔ ابوبکرؓ نے اس میں کسی قسم کی زیادتی نہیں کی۔ البتہ عمرؓ نے اسے بڑھایا اور اس کی تعمیر رسول اللہ ﷺ کی بنائی ہوئی عمارت کے مطابق کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے کی اور اس کے ستون بھی لکڑیوں ہی کے رکھے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اس کی عمارت کو بدل دیا اور اس میں بہت سے تغیرات کئے۔ اس کی دیواریں منقش پتھروں اور گچھ سے بنائیں۔ اس کے ستون بھی منقش پتھروں سے بنوائے اور چھت ساکھو کی کردی۔ ❷

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) گویا آپ کے نزدیک کیفیت تعمیر اس اجر سے مراد ہے۔ مساجد کی پختگی اور ان کی زینت وزینت کے سلسلے میں جس طرح کی احادیث آئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء کا منصب یہ ہے کہ وہ دنیا کی طرف سے بے توجہی اور حصول آخرت کی ترغیب دیں۔ مساجد اور اس سے متعلقہ چیزیں اگرچہ دین سے تعلق رکھتی ہیں لیکن اس کی ظاہری حسن وزیبائش عموماً بنانے والوں لئے دنیا میں فخر ومباہات کا سبب بن جاتی ہیں۔ پھر دین میں مطلوب عبادت، اس میں خشوع اور خضوع ہے نہ کہ تعمیر وتزئین اسی لئے آنحضور ﷺ خاص طور سے اس کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ ظاہری زیب وزینت پر اپنی ساری توجہ صرف کر کے اصل مقصد ہی غافل نہ ہوجائیں اور ہوتا بھی یہی ہے کہ لوگ بعد میں روح اور تقویٰ سے زیادہ ظاہری شان وشوکت کو اہمیت دینے لگتے ہیں۔ یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں ورنہ بکثرت احادیث کی روشنی میں اس بات کو واضح کیا جاتا کہ آنحضور ﷺ نے اس طرح کے مسائل میں پیدا ہوجانے والی صورتوں کی تردید بڑی شدت کے ساتھ کی ہے جو مقصود ومطلوب نہیں ہوتیں اور عام طور سے انہیں کو مقصود ومطلوب بنالیا جاتا ہے۔ یا جو اہم ہوتی ہیں اور لوگوں کے دل ودماغ اسے اہمیت نہیں دیتے۔ مساجد کی زیبائش اگر اس کی تعظیم کے پیش نظر کی جائے اور اس میں کوئی اپنا ذاتی روپیہ لگائے تو امام ابوحنیفہؒ کے زندگی اس کی رخصت ہے ابن المنیر نے کہا ہے کہ جب لوگ اپنے ذاتی مکانات پختہ بنوانے لگے اور اس کی زیبائش اور آرائش پر روپیہ خرچ کرنے لگیں پھر اگر انہوں نے مساجد کی تعمیر میں بھی یہی طرز عمل اختیار کیا تو اس میں کوئی حرج نہ ہونا چاہئے تاکہ مساجد کی اہانت واستخفاف نہ ہونے پائے۔ اس لئے اصل تو یہی ہے کہ مساجد سادہ طریقہ پر تعمیر ہوں لیکن زمانہ بدل گیا تو پختہ بنوانے میں بھی حرج نہیں۔

(حاشیہ ہذا) ❶ اس طرح کے تمام مسائل میں بنیادی بات یہ ہے کہ ظاہری ٹیپ ٹاپ، روح، تقویٰ اور دلوں کی طہارت کے لئے سب سے زیادہ مہلک ہے اور ان تمام احادیث وآثار میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں یہی بنیادی مقصد پیش نظر ہے۔ جب یہود ونصاریٰ اپنے مذہب کی روح سے غافل ہوگئے تو سارا زور چند ظاہری رسوم ورواج پر دینے لگے۔ ❷ مسجد نبوی آنحضور ﷺ کے عہد میں بھی دو مرتبہ تعمیر ہوئی تھی۔ پہلی مرتبہ اس کا طول وعرض ساٹھ ساٹھ ہاتھ تھا۔ دوبارہ آپ ہی کے عہد میں اس کی تعمیر غزوہ خیبر کے بعد ہوئی اس مرتبہ اس کا طول وعرض سو سو ہاتھ رکھا گیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں اس میں مزید اضافہ کرایا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے دور خلافت میں طول وعرض بھی بڑھوا دیا تھا اور پختہ بنیادوں پر اس کی تعمیر کرائی۔ بعض سلاطین نے ان تمام تغیرات کو جو عہد نبوی ﷺ میں ہوئے اس کے بعد حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے عہد میں ہوئے نشانات لگا کر ممتاز کر دیا ہے۔ اس کے بعد متعدد سلاطین نے بھی مسجد نبویؐ میں اضافہ کرایا۔ لیکن یہ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں ہیں۔ اور اب مزید اضافہ پر اضافہ ہو رہا ہے۔

باب ۳۰۴. التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَاكَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ الْاٰيَةَ

۳۰۴۔ تعمیر مسجد میں ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے ''مشرکین خدا کی مسجدوں کی تعمیر میں حصہ نہ لیں۔'' آیۃ۔

(۴۳۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّآءُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلِابْنِهِ عَلِيٍّ انْطَلِقَا اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ يُّصْلِحُهٗ فَاَخَذَ رِدَآءَهٗ فَاحْتَبٰى ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ بِنَآءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَّعَمَّارٌ لَّبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ عَمَّارٌ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ

۴۳۱۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے بیان کیا کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے عکرمہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے اور اپنے صاحبزادے علی سے ابن عباسؓ نے کہا کہ ابوسعید خدریؓ کی خدمت میں چلو اور ان کی احادیث سنو۔ ہم چلے ابوسعیدؓ اپنے ایک باغ میں رکھوالی کر رہے تھی (جب ہم حاضر خدمت ہوئے) تو آپ نے اپنی چادر سنبھالی اور اسے اوڑھ لیا۔ پھر ہم سے حدیث بیان کرنے لگے۔ جب مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آیا تو آپ نے بتایا کہ ہم تو (مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتے وقت) ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے لیکن عمار دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان کے جسم سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا افسوس۔ عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی جسے عمار جنت کی دعوت دیں گے ور وہ جماعت عمار کو جہنم کی عوت دے رہی ہوگی۔ ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمارؓ کہتے تھے کہ فتنوں سے خدا کی پناہ۔

باب ۳۰۵. الْاِسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِيْ اَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ

۳۰۵۔ بڑھئی اور کاریگر سے مسجد اور منبر کے تختوں کو بنوانے میں تعاون حاصل کرنا۔

(۴۳۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى امْرَاَةٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلُ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ

۴۳۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبدالعزیز نے ابوحازم کے واسطہ سے بیان کیا وہ سہلؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک عورت کے یہاں ایک آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام سے کہیں کہ میرے لئے (منبر) لکڑیوں کے تختوں سے بنا دے جن پر میں بیٹھا کروں۔

(۴۳۳) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَاِنَّ لِيْ غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ اِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ

۴۳۳۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے بیان کیا اپنے والد کے واسطہ سے وہ جابر بن عبداللہ سے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز نہ بنادوں جس پر آپ بیٹھا کریں۔ میری ملکیت میں ایک بڑھئی غلام بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر چاہو تو منبر بنوا دو۔

باب ۳۰۶. مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا

۳۰۶۔ جس نے مسجد بنوائی۔

(۴۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ

۴۳۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابن وہب نے بیان کیا...... کہا کہ مجھے عمروؓ نے خبر پہنچائی کہ بکیر نے ان سے بیان کیا ان

عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَاللّٰهِ الْخَوْلَانِيَّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ

سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا۔ انہوں نے عبید اللہ خولانی سے سنا انہوں نے عثمان بن عفانؓ سے سنا کہ مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی (اپنے ذاتی خرچ سے) تعمیر کے متعلق لوگوں کے اعتراضات کو سن کر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ بہت زیادہ تنقید کرنے لگے حالانکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ جس نے مسجد بنائی۔ بکیر (راوی) نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے مقصود خداوند تعالیٰ کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی ایک مکان جنت میں اس کے لئے بنائیں گے۔

باب ۳۰۷. يَاْخُذُ بِنُصُوْلِ النَّبْلِ اِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ

۳۰۷۔ جب مسجد سے گذرے تو اپنے تیر کے پھل کو تھامے رکھے۔

(۴۳۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهٗ سِهَامٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا

۴۳۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے عمروؒ سے پوچھا کہ کیا تم نے جابر بن عبداللہ سے یہ سنا ہے کہ ایک شخص مسجد نبی سے گذرا وہ تیر لئے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اس کے پھل کو تھامے رکھو۔

باب ۳۰۸. الْمُرُوْرِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۰۸۔ مسجد سے گذرنا۔

(۴۳۶) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَابُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ مَّسَاجِدِنَا اَوْ اَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَاْخُذْ عَلٰى نِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهٖ مُسْلِمًا

۴۳۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابو بردہ بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آپؐ نے فرمایا اگر کوئی شخص ہماری مساجد یا ہمارے بازاروں سے تیر لئے ہوئے گذرے تو اسے اس کے پھل کو تھامے رکھنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ اپنے ہی ہاتھوں کسی مسلمان کو زخمی کردے۔

باب ۳۰۹. الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۰۹۔ مسجد میں اشعار پڑھنا۔

(۴۳۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ حَسَّانَ ابْنَ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ اَبَاهُرَيْرَةَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاحَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ

۴۳۷۔ ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا کہ مجھے شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر پہنچائی کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر پہنچائی۔ انہوں نے حسان بن ثابت انصاریؓ سے سنا وہ ابو ہریرہؓ کو اس بات پر گواہ بنا رہے تھے کہ میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اے حسان رسول اللہ ﷺ کی طرف سے (مشرکوں کو اشعار میں) جواب دو۔ ❶ اے اللہ حسان کی

---

❶ مشرکین عرب آنحضور ﷺ کی ہجو کہا کرتے تھے۔ حضرت حسانؓ خاص طور سے ان کا جواب دیتے تھے۔ آپ دربار نبی کے بلند پایہ شاعر تھے اور مشرکوں کو خوب جواب دیتے تھے۔ آپ کے اس سلسلہ میں واقعات بکثرت منقول ہیں۔ آنحضور ﷺ آپ کے جواب سے محظوظ ہوتے اور دعائیں دیتے۔ مسجد نبوی میں آپ کے لئے خاص طور سے منبر رکھ دیا جاتا اور آپ اسی پر کھڑے ہو کر صحابہؓ کے ایک مجمع میں اشعار سناتے جس میں خود نبی کریم ﷺ بھی تشریف فرما ہوتے۔ امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مسجد میں اشعار پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ شریعت کی حدود سے باہر نہ ہوں۔ آنحضور ﷺ حضرت حسان کے ذریعہ مشرکین کا عرب کے خاص مزاج کے پیش نظر جواب دلواتے تھے۔

الْقُدُسِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَعَمْ

روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) کی ذریعہ مدد کیجئے۔ ابو ہریرہ نے فرمایا ہاں میں گواہ ہوں۔

باب ۳۱۰. اَصْحَابُ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۱۰۔ حراب والے مسجد میں۔

(۴۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَآئِهٖ اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ زَادَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ

۴۳۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا۔ صالح بن کیسان سے وہ ابن شہاب سے کہا مجھے عروہ بن زبیر نے خبر پہنچائی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک دن اپنے حجرہ کے دروازے پر دیکھا اس وقت حبشہ کے لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی چادر میں چھپا لیا تا کہ میں ان کے کھیل کو دیکھ سکوں۔ ابراہیم بن منذر سے حدیث میں یہ زیادتی منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے ابن وہب نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے یونس نے بن شہاب کے واسطہ سے خبر پہنچائی۔ وہ عروہ سے وہ عائشہؓ سے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا جب کہ حبشہ کے لوگ چھوٹے نیزوں (حراب) سے مسجد میں کھیل رہے تھے۔ ❶

باب ۳۱۱. ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۱۱۔ مسجد کے منبر پر خرید و فروخت کا ذکر۔

(۴۳۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْاَلُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتُ اَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَآءُ لِيْ وَقَالَ اَهْلُهَا اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتِهَا مَابَقِيَ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً اِنْ شِئْتِ اَعْتَقْتِهَا وَيَكُوْنُ الْوَلَآءُ لَنَا فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ ابْتَاعِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۴۳۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے سفیان نے یحییٰ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عمرہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان سے کتابت ❷ کے بارے میں مشورہ لینے آئیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے آقاؤں کو (تمہاری قیمت) دے دوں (اور تمہیں آزاد کردوں) اور تمہارا ولا کا تعلق مجھ سے قائم ہو اور بریرہ کے آقاؤں نے کہا (عائشہؓ سے) کہ اگر آپ چاہیں تو جو قیمت باقی رہ گئی ہے وہ دے دیں اور ولا کا تعلق ہم سے قائم رہے۔ رسول اللہ ﷺ جب تشریف لائے تو میں نے ان سے اس کا

❶ بعض مالکیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ یہ لوگ مسجد میں نہیں کھیل رہے تھے بلکہ مسجد سے باہر ان کا کھیل ہو رہا تھا۔ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ یہ بات امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت نہیں ہے اور ان کی تصریحات کے خلاف ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان کے اس کھیل پر ناگواری کا اظہار کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نیزوں سے کھیلنا صرف کھیل کود کے درجے کی چیز نہیں ہے بلکہ اس سے جنگی صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں جو دشمن کے مقابلہ کے وقت کام آئیں گی۔ مہلب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ چونکہ مسجد دین کے اجتماعی کاموں کے لئے بنائی گئی ہے اس لئے وہ تمام کام جن سے دین کی اور مسلمانوں کی منفعتیں وابستہ ہیں۔ مسجد میں کرنا درست ہیں۔ اگرچہ بعض اسلاف نے یہ بھی لکھا ہے کہ مسجد میں اس طرح کے کھیل قرآن و سنت سے منسوخ ہوگئے ہیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ ازواج مطہرات کے ساتھ کس درجہ حسن معاشرت کا لحاظ رکھتے تھے۔ ❷ کوئی غلام اپنے آقا سے طے کر لے کہ ایک متعینہ مدت میں اتنا روپیہ یا کوئی اور چیز وہ اپنے آقا کو دے گا۔ اگر وہ اس مدت میں وعدہ کے مطابق روپیہ آقا کے حوالے کر دے تو وہ آزاد ہو جائے گا اسی کو کتابت یا مکاتبت کہتے ہیں غلام کی آزادی کے بعد بھی آقا اور غلام میں ایک تعلق شریعت نے باقی رکھا ہے جسے ولاء کہتے ہیں اور اس کے کچھ حقوق بھی ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَعِدَ الْمِنْبَرَ الخ

تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم بریرہ کو خرید کر آزاد کردو اور ولاء کا تعلق تو اسی کو حاصل ہوسکتا ہے جو آزاد کردے۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے (اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے) ایک مرتبہ کہا پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جو ایسی شرائط کرتے ہیں جن کا کوئی تعلق کتاب اللہ سے نہیں ہے۔ جو شخص بھی کوئی ایسی شرط کرے گا جو کتاب اللہ میں ذکر شدہ شرائط کے غیر مناسب ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی چاہے سو مرتبہ کرلے۔ اس حدیث کی روایت مالک نے یحیٰی کے واسطہ سے کی وہ عمرہ سے کہ بریرہ اور انہوں نے منبر پر چڑھنے کا ذکر نہیں کیا۔ الخ۔

باب۳۱۲. التَّقَاضِيْ وَالْمُلَازَمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۱۲۔ قرض کا تقاضہ اور قرض دار کا پیچھا مسجد تک کرنا۔

(۴۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ اَنَّهٗ تَقَاضَى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَاَوْمَآ اِلَيْهِ اَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ

۴۴۰۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے یونس نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ وہ عبداللہ بن کعب بن مالک سے وہ کعب سے کہ انہوں نے مسجد نبوی میں ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا کیا (اسی دوران میں) دونوں کی گفتگو تیز ہوگئی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے معتکف ❶ سے سن لیا۔ آپ ﷺ پردہ ہٹا کر باہر تشریف لائے اور پکارا کعب! کعبؓ بولے لبیک یارسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ تم اپنے قرض میں سے اتنا کم کردو۔ آپ ﷺ کا اشارہ تھا کہ آدھا کم کردیں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے کردیا۔ پھر آپ ﷺ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اچھا اب اٹھو اور ادا کردو۔

باب۳۱۳. كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذٰى وَالْعِيْدَانِ

۳۱۳۔ مسجد میں جھاڑو دینا اور مسجد سے چیتھڑے، کوڑے کرکٹ اور لکڑیوں کو چن لینا۔

(۴۴۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَسْوَدَ اَوِامْرَاَةً سَوْدَآءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ فَقَالَ اَفَلَاكُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ دُلُّوْنِيْ بِهٖ عَلٰى قَبْرِهٖ اَوقَالَ قَبْرِهَا فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهَا

۴۴۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا۔ وہ ثابت سے وہ ابو رافع سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ ایک حبشی مرد یا حبشی عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ ایک دن اس کا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا لوگوں نے بتایا کہ وہ تو انتقال کرگئی آپ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہ بتایا۔ اچھا اس کی قبر تک مجھے لے چلو۔ پھر آپ ﷺ قبر پر تشریف لائے اور اس پر نماز پڑھی۔

---

❶ حضور اکرم ﷺ اس وقت اعتکاف میں تھے اور مسجد نبوی میں ایک طرف کھجور کی چٹائیوں سے معتکف بنایا گیا تھا۔ یہ واقعہ غالباً رات کے وقت پیش آیا۔

باب ۳۱۴. تَحْرِيمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

(۴۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبٰو خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ

۳۱۴۔ مسجد میں شراب کی تجارت کی حرمت کا اعلان۔

۴۴۲۔ ہم سے عبدان نے ابوحمزہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ اعمش سے وہ مسلم سے وہ مسروق وہ عائشہؓ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب سورۂ بقرہ کی ربوا سے متعلق آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور ان کی لوگوں کے سامنے تلاوت کی۔ پھر شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

باب ۳۱۵. الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ يَخْدِمُهُ

۳۱۵۔ مسجد کے لئے خادم۔ ابن عباسؓ نے (قرآن کی اس آیت) ''جو اولاد میرے بطن میں ہے اسے تیرے لئے آزاد چھوڑنے کی میں نے نذر مانی ہے'' کے متعلق فرمایا کہ مسجد کے لئے چھوڑ دینے کی نذر مانی تھی کہ اس کی خدمت کیا کرے گا۔ ❶

(۴۴۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَوْ رَجُلًا كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِهَا

۴۴۳۔ ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حماد نے ثابت کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابو رافع سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ ایک عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ ثابت نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ عورت تھی۔ پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حدیث نقل کی کہ آپ ﷺ نے ان کی قبر پر نماز پڑھی۔

باب ۳۱۶. الْأَسِيرِ أَوِ الْغَرِيمِ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ

۳۱۶۔ قیدی یا قرض دار جنہیں مسجد میں باندھ دیا گیا ہو۔

(۴۴۴) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ فَأَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا

۴۴۴۔ ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں روح نے اور محمد بن جعفر نے خبر پہنچائی شعبہ کے واسطہ سے وہ محمد بن زیدہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ گذشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے پاس آیا۔ یا اسی طرح کی کوئی بات آپ نے فرمائی وہ میری نماز میں خلل انداز ہونا چاہتا تھا لیکن خداوند تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے سوچا کہ مسجد کے کسی ستون کے ساتھ اسے باندھ دوں تا کہ صبح کو تم سب بھی اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی یہ دعا یاد آ گئی ''اے میرے رب مجھے ایسا ملک عطا کیجئے جو میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو۔'' راوی حدیث روح نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے اس شیطان کو نامراد واپس کر دیا۔

---

❶ یہ حضرت عمران کی بیوی اور حضرت مریم کی والدہ کا واقعہ ہے اور آپ نے نذر مانی تھی کہ میرا جو بچہ پیدا ہوگا سے وہ مسجد کی خدمت کے لئے وقف کر دیں گی۔ امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گذشتہ امتوں میں بھی مساجد کی تعظیم کے پیش نظر اپنی خدمات اس کے لئے پیش کی جاتی تھیں او وہ اس میں اس حد تک آ گے تھے کہ اپنی اولاد کو مساجد کی خدمت کے لئے وقف بھی کر دیا کرتے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان امتوں میں اولاد کو نذر کر دینا صحیح تھا۔ چونکہ لڑکوں کی نذر یہ لوگ کیا کرتے تھے اور امراۃ عمران کے لڑکی پیدا ہوئی اس لئے آپ نے اپنے رب سے معذرت کی کہ ''میرے رب میرے تو لڑکی پیدا ہوئی۔'' الآیۃ۔

اب ۳۱۷. اَلْاِغْتِسَالِ اِذَا اَسْلَمَ وَرَبْطِ الْاَسِیْرِ
یضًا فِی الْمَسْجِدِ وَکَانَ شُرَیْحٌ یَّامُرُالْغَرِیْمَ اَنْ
حْبَسَ اِلٰی سَارِیَةِ الْمَسْجِدِ

۳۱۷۔ جب کوئی شخص اسلام لائے تو اس کا غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا۔ قاضی شریح قرض دار کے متعلق حکم دیا کرتے تھے کہ اسے مسجد کے ستون سے باندھ دیا جائے۔

۴۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا
لَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ
بَاھُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ یُقَالُ
ہٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْہُ بِسَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی
لْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ
لْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْھَدُ
نْ لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ

۴۴۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا کہا کہ مجھے سعید بن ابی سعید نے خبر دی کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے چند سوار نجد کی طرف بھیجے یہ لوگ بنوحنیفہ کے ایک شخص کو جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا پکڑ لائے انہوں نے قیدی کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ رہائی کے بعد) ثمامہ مسجد نبوی سے قریب ایک کھجوروں کے باغ تک گئے اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اب ۳۱۸. اَلْخَیْمَةِ فِی الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضٰی وَغَیْرِھِمْ

۳۱۸۔ مسجد میں مریضوں وغیرہ کے لئے خیمہ۔

۴۴۶) حَدَّثَنَا زَکَرِیَّآءُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا
بْدُاللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ
عَآئِشَةَ قَالَتْ اُصِیْبَ سَعْدٌ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فِی
لْاَکْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خَیْمَةً فِی الْمَسْجِدِ لِیَعُوْدَہٗ مِنْ قَرِیْبٍ فَلَمْ یَرُعْھُمْ
فِی الْمَسْجِدِ خَیْمَةٌ مِّنْ بَنِیْ غِفَارٍ اِلَّاالدَّمُ یَسِیْلُ
اِلَیْھِمْ فَقَالُوْا یَااَھْلَ الْخَیْمَةِ مَاھٰذَا الَّذِیْ یَاتِیْنَا مِنْ
قِبَلِکُمْ فَاِذَا سَعْدٌ یَغْذُوْ جُرْحُہٗ دَمًا فَمَاتَ مِنْھَا

۴۴۶۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا وہ عائشہؓ سے آپ نے فرمایا کہ غزوہ خندق میں سعد (رضی اللہ عنہ) کے بازو کی ایک رگ (اکحل) میں زخم آ گیا تھا۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے مسجد میں ایک خیمہ نصب کر دیا تھا تاکہ آپ قریب رہ کر ان کی دیکھ بھال کیا کریں۔ مسجد ہی میں بنی غفار کے لوگوں کا بھی خیمہ تھا۔ سعدؓ کے زخم کا خون (جو رگ سے بکثرت نکل رہا تھا) بہہ کر جب ان کے خیمہ تک پہنچا تو وہ گھبرا گئے۔ انہوں نے کہا کہ خیمہ والو! تمہاری طرف سے یہ کیسا خون ہمارے خیمہ تک آتا ہے۔ پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ خون سعدؓ کے زخم سے بہا ہے۔ حضرت سعدؓ کا انتقال اسی زخم کی وجہ سے ہوا۔ ❶

---

❶ امام بخاریؒ مسجد کے احکام میں بڑی توسع کا مسلک رکھتے ہیں۔ اس حدیث سے وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ زخمیوں اور مریضوں وغیرہ کو بھی مسجد میں رکھا جا سکتا ہے۔ بلا کسی خاص مجبوری کے حدیث میں جو واقعہ ذکر ہوا ہے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد نبوی سے اس کا تعلق ہے لیکن سیرت ابن اسحاق میں یہی واقعہ جس طرح بیان ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مسجد نبوی کا نہیں بلکہ کسی اور مسجد سے اس کا تعلق ہے پھر یہاں خاص طور پر قابل ذکر بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غزوات وغیرہ میں تشریف لے جاتے تو نماز پڑھنے کے لئے کوئی خاص جگہ منتخب فرما لیتے اور چاروں طرف سے کسی چیز کے ذریعہ اسے گھیر دیتے تھے۔ اصحاب سیر ہمیشہ اس کا ذکر مسجد کے لفظ سے کرتے ہیں حالانکہ فقہی اصول کی بناء پر مسجد کا اطلاق اس پر نہیں ہو سکتا اور نہ مسجد کے احکام کے تحت ایسی مساجد آتی ہیں۔ حضرت سعدؓ کا قیام بھی اسی طرح کی مسجد میں تھا۔ کیونکہ غزوہ خندق سے فراغت کے فوراً بعد آنحضور ﷺ نے بنوقریظہ کا محاصرہ کیا تھا اور جیسا کہ حدیث میں ہے کہ غزوہ خندق میں آپ زخمی ہوئے تھے اس لئے قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب فوراً ہی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب ۳۱۹. اِدْخَالِ الْبَعِيْرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ

۳۱۹۔ کسی ضرورت کی وجہ سے مسجد میں اونٹ لے جانا ابن عباسؓ نے فرما
کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا تھا۔

(۴۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ قَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ

۴۴۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے محم
بن عبدالرحمٰن بن مالک بن نوفل کے واسطہ سے یہ خبر پہنچائی وہ عروہ بن
زبیر سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے وہ ام سلمہ سے انہوں نے بیان کیا ک
میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجۃ الوداع میں اپنی بیماری کے متعلق کہا ت
آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو پس میں نے
طواف کی اور رسول اللہ ﷺ اس وقت بیت اللہ کے قریب نماز پڑھ رہے
تھے آپ آیت والطور و کتاب مسطور کی تلاوت کر رہے تھے ❶

باب ۳۲۰

۳۲۰۔

(۴۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِّنْ عِنْدِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَّاَحْسِبُ الثَّانِيْ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى اَتٰى اَهْلَهٗ

۴۴۸۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے معاذ بن ہشام نے
بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے قتادہ کے واسطہ سے بیان کیا کہا ک
ہم سے انس نے بیان کیا کہ دو شخص نبی کریم ﷺ کی مسجد سے نکلے۔ ایک
عباد بن بشر اور دوسرے صاحب کے متعلق میرا خیال ہے کہ وہ اسید بن حضی
تھے۔ رات تاریک تھی اور ان دونوں اصحاب کے پاس منور چراغ کی طرح
کوئی چیز تھی جس سے آگے روشنی پھیل رہی تھی وہ دونوں اصحاب جب ایک
دوسرے سے (راستے میں) جدا ہوئے تو دونوں کے ساتھ اسی طرح ک
ایک ایک روشنی تھی۔ آخر وہ اسی طرح اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔ ❷

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) بعد آپ بنوقریظہ کے محاصرہ کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت سعدؓ کو اپنے قریب رکھ کران کی دیکھ بھال کے لئے آپ نے اسی مسجد می
انہیں ٹھہرایا ہوگا جو بنوقریظہ کے محاصرہ کے وقت آپ نے وقتی طور پر نماز پڑھنے کے لئے بنائی ہوگی۔ نماز پڑھنے کے لئے ایسی کوئی جگہ جسے اصحاب سیر مس
لکھا کرتے ہیں مسجد کے حکم میں نہیں ہے اور زخمی یا مریض کو بلا کسی خاص ضرورت کے ایسی مسجد میں ٹھہرانا درست ہے۔ مسجد نبوی بنوقریظہ سے تقریباً چھ میل ک
فاصلہ پر واقعہ ہے۔ اس لئے آپ ﷺ جس وقت بنوقریظہ کا محاصرہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے اگر حضرت سعدؓ کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا ہوتا تو پھر انہیں
قریب رکھ کر عیادت کا سوال کیسے پیدا ہوسکتا ہے۔ ہم نے جو کچھ کہا ہے اس کے لئے ایک اور دلیل یہ ہے کہ بنوقریظہ نے ہتھیار ڈالنے کے بعد حضرت سعدؓ
فیصل مانا تھا کہ وہ جو کچھ کہیں گے ہم اسے ماننے کے لئے تیار ہیں۔ جاہلیت میں بنوقریظہ اور حضرت سعدؓ کا قبیلہ دونوں حلیف تھے اور حضرت سعدؓ اپنے قبیلے ک
سردار تھے۔ حضرت سعد زخمی ہونے کی حالت میں ہی فیصلہ کے لئے تشریف لائے اور آپ نے اسی موقعہ پر ان کے لئے فرمایا تھا کہ اپنے سردار کی تعظیم کے۔
کھڑے ہو جاؤ۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ سعد وہیں کسی جگہ مقیم تھے۔

(حاشیہ ہذا) ❶ امام بخاریؒ کی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ بیت اللہ مسجد حرام میں ہے اس لئے اس کا طواف سوار ہو کر کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ضرور
کی بنا پر مسجد میں اونٹ وغیرہ لے جانا جائز ہے لیکن عہد نبوی میں بیت اللہ کے علاوہ اور کوئی عمارت وہاں نہیں تھی۔ صرف اردگرد مکانات تھے بعد میں حضرت
نے ایک احاطہ کھنچوادیا تھا اس لئے حضرت ام سلمہ کا اونٹ مسجد میں کہاں داخل ہوا؟ حضرت ام سلمہ نماز پڑھنے کی حالت میں آنحضور کے سامنے سے گذر رہی تھی
کیونکہ وہ بھی طواف کر رہی تھیں اور طواف نماز کے حکم میں ہے۔ ❷ یہ دونوں اصحابؓ نماز عشاء کے بعد دیر تک مسجد نبوی میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حا
رہے۔ پھر جب یہ باہر تشریف لائے تو رات اندھیری تھی اور صحبت نبوی کی برکت سے راستہ منور کر دیا گیا تھا۔

باب ۳۲۱. اَلْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّفِي الْمَسْجِدِ

(۴۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ نَافُلَيْحٌ قَالَ نَاابُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَه' خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَاعِنْدَه' فَاخْتَارَ مَاعِنْدَ اللّٰهِ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَايُبْكِيْ هٰذَا الشَّيْخَ اِنْ يَّكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَاعِنْدَه' فَاخْتَارَ مَاعِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَالْعَبْدُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا فَقَالَ يَااَبَابَكْرٍ لَّاتَبْكِ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ وَّلٰكِنْ اُخُوَّةَ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتَه' لَايُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابَ اَبِيْ بَكْرٍ

۳۲۱۔ مسجد میں کھڑکی اور راستہ۔

۴۴۹۔ ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے فلیح نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابونضر نے بیان کیا عبید بن حنین کے واسطہ سے وہ بشر بن سعد سے وہ ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا خطبہ میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا (کہ وہ جس کو چاہے اختیار کرے) بندہ نے آخرت کو پسند کرلیا۔ اس بات پر ابوبکرؓ رونے لگے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر خدا نے اپنے کسی بندہ کو دنیا اور آخرت میں کسی کو اختیار کرنے کو کہا اور بندے نے آخرت اپنے لئے پسند کرلی تو اس میں ان بزرگ (حضرت ابوبکرؓ کے رونے کی کیا بات ہے۔ لیکن بات یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہی وہ بندہ تھے اور ابوبکر ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا۔ ابوبکر آپ روئیے مت، اپنی صحبت اور اپنی دولت کے ذریعہ تمام لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والے ابوبکر ہیں اور اور میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا لیکن اس کے بدلہ میں اسلام کی اخوت ومودت کافی ہے۔ ❶ مسجد میں ابوبکرؓ کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کردیئے جائیں۔ ❷

(۴۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ نَاوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ نَااَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى ابْنَ حَكِيْمٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ عَاصِبًا رَاْسَه' بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَنَّه' لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ مِنْ اَبِيْ

۴۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے یعلیٰ بن حکیم سے سنا وہ عکرمہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات میں باہر تشریف لائے۔ سر سے پٹی بندھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس سے ابوبکر قحافہ سے زیادہ مجھ پر اپنی جان ومال کے ذریعہ احسان کیا ہو اور اگر

---

❶ آنحضور ﷺ نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ اس پر علماء نے بڑی طویل بحثیں کی ہیں کہ خلیل کا مفہوم کیا ہے اور حبیب اور خلیل میں کیا فرق ہے؟ وغیرہ۔ اگر ان تمام بحثوں کا اختصار کیا جائے تو آخر کار یہ بات آکر ٹھہرتی ہے کہ یہاں خلت سے مراد وہ تعلق ہے جو صرف خداوند تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہوسکتا ہے اور اسی وجہ سے آنحضور ﷺ نے ایسے الفاظ فرمائے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر صدیقؓ اور آپ ﷺ کے درمیان یہ تعلق ممکن ہی نہیں البتہ اسلامی اخوت ومحبت کا اعلیٰ سے اعلیٰ جو درجہ ہوسکتا ہے وہ ابوبکر صدیقؓ اور آپ ﷺ کے درمیان قائم ہے۔ ❷ جب مسجد نبوی کی ابتدائی تعمیر ہوئی تو قبلہ بیت المقدس تھا۔ پھر بیت اللہ الحرام قرار پایا جو مدینہ سے جنوب میں تھا۔ اس وقت مسجد نبوی کا دروازہ شمال کی طرف کردیا گیا تھا چونکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مکانات مسجد کے چاروں طرف تھے اور مسجد میں صحابہؓ کے آنے جانے کے لئے کھڑکیاں اور دروازے بنائے گئے تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے مشرق ومغرب کے دروازوں کو بھی بند کردینے کا حکم دیا۔ شمال کے ایک دروازے کو چھوڑ کر سارے دروازے اور کھڑکیاں بند کردی گئیں البتہ ابوبکرؓ کے طرف ایک کھڑکی رہنے دی گئی تھی اور اس سے آپؓ کی خلافت کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ جب آپ امام ہوں تو آنے جانے کی سہولت پوری طرح ہے۔

بَكْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ سُدُّوْا عَنِّیْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِیْ بَكْرٍ

میں کسی کو انسانوں میں خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلام کا تعلق افضل ہے۔ ابو بکرؓ کی کھڑکی کو چھوڑ کر اس مسجد کی تمام کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔

باب ۳۲۲. اَلْاَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ لِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ يَاعَبْدَ الْمَلِكِ لَوْرَاَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبْوَابَهَا

۳۲۲۔ کعبہ اور مساجد میں دروازے اور چٹخنی۔ ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے کہا کہ ہم سے سفیان نے ابن جریج کے واسطہ سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اے عبدالملک کاش تم ابن عباسؓ کی مساجد اور ان کے دروازوں کو دیکھتے۔

(۴۵۱) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَا نَاحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَّاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ اُغْلِقَ الْبَابُ فَلَبِثَ فِيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوْا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلّٰى فِيْهِ فَقُلْتُ فِیْ اَیٍّ فَقَالَ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ قَالَ بْنُ عُمَرَ فَذَهَبَ عَلَیَّ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى

۴۵۱۔ ہم سے ابوالنعمان اور قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے ایوب کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ نافع سے وہ ابن عمر سے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے عثمان بن طلحہ کو بلوایا۔ انہوں نے دروازہ کھولا تو نبی کریم ﷺ بلالؓ، اسامہ بن زیدؓ اور عثمان بن طلحہ اندر تشریف لے گئے۔ پھر دروازہ بند کر دیا گیا اور وہاں تھوڑی دیر ٹھہر کر باہر آئے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر بلالؓ سے پوچھا، انہوں نے بتایا کہ آنحضور نے اندر نماز پڑھی تھی۔ میں نے پوچھا کس جگہ۔ کہا کہ دونوں ستونوں کے درمیان، ابن عمرؓ نے فرمایا کہ یہ پوچھنا مجھے یاد نہ رہا کہ آپ ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

باب ۳۲۳. دُخُوْلِ الْمُشْرِكِ فِی الْمَسْجِدِ

۳۲۳۔ مشرک کا مسجد میں داخل ہونا۔ ❶

(۴۵۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَااللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ

۴۵۲۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے لیث نے سعید بن ابی سعید کے واسطہ سے بیان کیا کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند سواروں کو نجد کی طرف بھیجا، وہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال نامی کو پکڑ کر لائے اور مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔

باب ۳۲۴. رَفْعِ الصَّوْتِ فِی الْمَسْجِدِ

۳۲۴۔ مسجد میں آواز اونچی کرنا۔

(۴۵۳) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيْحِ الْمَدِيْنِیُّ قَالَ نَايَحْيٰى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ قَالَ نَاالْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ قَآئِمًا فِی

۴۵۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے جعید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے یزید بن خصیفہ نے بیان کیا۔ سائب بن یزید کے واسطہ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں کھڑا تھا کسی نے میری طرف کنکری پھینکی۔

❶ کسی مشرک یا غیر مسلم کے مسجد میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ حنفیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِیْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِیْ بِهٰذَیْنِ فَجِئْتُ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا اَوْمِنْ اَیْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَهْلِ الطَّآئِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ لَاَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

میں نے جونظر اٹھائی تو عمرؓ بن خطاب سامنے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سامنے جو دو شخص ہیں انہیں میرے پاس بلالاؤ۔ میں بلالایا۔ آپ نے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے اور کہاں رہتے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم مدینہ کے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیئے بغیر نہ رہتا۔ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آواز اونچی کرتے ہو۔

(۴۵۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَاابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَقَاضٰی ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰی سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَفِیْ بَیْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَیْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَنَادٰی كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ یَاكَعْبُ فَقَالَ لَبَّیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَیْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْفَعَلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهٖ

۴۵۴۔ ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے یونس بن زید نے خبر دی ابن شہاب کے واسطہ سے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا انہیں کعب بن مالک نے خبر دی کہ انہوں نے ابن ابی حدرد سے اپنے ایک قرض کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مسجد نبوی کے اندر تقاضا کیا۔ دونوں کی آواز (باہمی جواب وسوال کے وقت) اونچی ہوگئی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے معتکف سے سنا۔ آپ ﷺ اٹھے اور معتکف پر پڑے ہوئے پردہ کو ہٹایا۔ آپ ﷺ نے کعب بن مالک کو آواز دی، یا کعب! کعب بولے لبیک یارسول اللہ۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو اشارہ سے بتایا کہ وہ اپنا آدھا قرض معاف کر دیں۔ کعب نے عرض کی یارسول اللہ! (ﷺ) میں نے معاف کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اچھا اب چلو قرض ادا کردو۔

باب ۳۲۵. اَلْحَلَقِ وَالْجُلُوْسِ فِی الْمَسْجِدِ

۳۲۵۔ مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنا۔

(۴۵۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَابِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَعَلَی الْمِنْبَرِ مَاتَرٰی فِیْ صَلٰوةِ اللَّیْلِ قَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی وَاحِدَةً فَاَوْتَرَتْ لَهٗ مَا صَلّٰی وَاَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ اجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِهٖ

۴۵۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا عبیداللہ کے واسطہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔ اس وقت آپ ﷺ منبر پر تشریف فرماتھے کہ رات کی نماز کس طرح پڑھنے کے لئے آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو۲ دو۲ رکعت کر کے اور جب طلوع صبح صادق قریب ہونے لگے تو ایک رکعت اور اس میں لے لینا چاہئے یہ ایک رکعت اس کی نماز کو طاق بنادے گی اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ رات کی آخری نماز کو طاق رکھا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے۔

(۴۵۶) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَی

۴۵۶۔ ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا عبیداللہ کے واسطہ سے۔ وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَخْطُبُ فَقَالَ کَیْفَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ فَقَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ تُوْتِرُہٗ لَکَ مَاقَدْ صَلَّیْتَ وَقَالَ الْوَلِیْدُ بْنُ کَثِیْرٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَھُمْ اَنَّ رَجُلًا نَادَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ

وقت آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ آنے والے نے پوچھا۔ رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا دو دو رکعت کر کے۔ پھر جب طلوع صبح صادق کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور ملا لو تا کہ تم نے جو نماز پڑھی ہے اسے یہ ایک رکعت طاق بنا دے اور ولید بن کثیر نے کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کیا کہ ابن عمرؓ نے ان سے بیان کیا۔ کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو آواز دی جب کہ آپ مسجد میں تھے۔

(۴۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ اَبَامُرَّۃَ مَوْلٰی عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَہٗ عَنْ اَبِیْ وَاقِدِ نِ اللَّیْثِیِّ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلٰثَۃٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَھَبَ وَاحِدٌ فَاَمَّا اَحَدُھُمَا فَرَاٰی فُرْجَۃً فِی الْحَلْقَۃِ فَجَلَسَ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَھُمْ وَاَمَّاالْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاھِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَۃِ اَمَّا اَحَدُھُمْ فَاٰوٰی اِلَی اللّٰہِ فَاٰوَاہُ اللّٰہُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْیٰ فَاسْتَحْیَی اللّٰہُ مِنْہُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۵۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے مالک نے خبر دی اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے واسطہ سے کہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ابو مرہ نے انہیں خبر پہنچائی۔ واقد لیثی کے واسطہ سے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ تین آدمی باہر سے آئے۔ دو تو رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضری کی غرض سے آگے بڑھے لیکن تیسرا چلا گیا۔ باقی ماندہ دو میں سے ایک نے درمیان میں خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا تھا۔ دوسرا شخص سب سے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا تو واپس ہی جا رہا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ان تینوں کے متعلق ایک بات نہ بتاؤں۔ ایک شخص تو خدا کی طرف بڑھا اور خدا نے اسے اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا (یعنی پہلا شخص) رہا دوسرا تو اس نے خدا سے حیاء کی اس لئے خدا بھی اس سے رک گیا۔ تیسرے نے روگردانی کی اس لئے خدا نے بھی اس کی طرف سے اپنی رحمت کا رخ موڑ لیا۔

باب ۳۲۶ . اَلْاِسْتِلْقَآءِ فِی الْمَسْجِدِ

۳۲۶۔ مسجد میں چت لیٹنا۔

(۴۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَّالِکٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِیًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی وَعَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ کَانَ عُمَرُ

۴۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ عباد بن تمیم سے وہ اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنیؓ سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔ ابن شہاب سے مروی ہے وہ سعید بن مسیب سے کہ عمرؓ اور عثمانؓ بھی اس طرح لیٹتے تھے۔ ❶

❶ چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے کی ممانعت بھی آئی ہے اور اس حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ خود اسی طرح لیٹے اور عمر و عثمانؓ بھی اسی طرح لیٹا کرتے تھے۔ اس لئے ممانعت کے متعلق کہا جائے کہ یہ اس صورت میں ہے جب ستر عورت کا اہتمام پوری طرح نہ ہو سکے لیکن اگر پورا اہتمام اس کا کوئی شخص کرتا ہے پھر اس طرح چت لیٹ کر سونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ آنحضور ﷺ عام لوگوں کی موجودگی میں اس طرح نہیں لیٹتے تھے۔ بلکہ خاص استراحت کے وقت آپ بھی اس طرح لیٹے ہوں گے۔ جب کہ دوسرے لوگ وہاں موجود نہیں رہے ہوں گے ورنہ عام مجمعوں میں آپ جس وقار کے ساتھ تشریف فرما ہوتے تھے اس کی تفصیلات بھی احادیث میں موجو ہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس دور میں عام عرب اور خود آنحضور ﷺ لنگی باندھتے تھے جس میں شرم گاہ کھل جانے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ پاجاموں میں اس کا خطرہ نہیں۔

وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ

باب ۳۲۷. اَلْمَسْجِدِ يَكُوْنُ فِى الطَّرِيْقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ فِيْهِ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ وَاَيُّوْبُ وَمَالِكٌ

۳۲۷۔ عام گذرگاہ پر مسجد بنانا، جب کہ کسی کو اس سے نقصان نہ پہنچے (جائز ہے) اور حسن (بصری) اور ایوب اور مالک رحمہم اللہ نے بھی یہی کہا ہے۔

(۴۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَىَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ بَدَا لِاَبِىْ بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ فَكَانَ يُصَلِّىْ فِيْهِ وَيَقْرَؤُ الْقُرْاٰنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَآءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَآءُ هُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا بَكَّآءً وَلَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنِ

۴۵۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے جب سے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین اسلام کا متبع پایا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گذرا جس میں رسول اللہ ﷺ صبح و شام دن کے دونوں وقت ہمارے گھر تشریف نہ لائے۔ پھر ابوبکر کی سمجھ میں ایک صورت آئی اور انہوں نے گھر کے سامنے ایک مسجد بنائی۔ آپ اس میں نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے مشرکین کی عورتیں اور ان کے بچے وہاں تعجب سے کھڑے ہو جاتے اور آپ کی طرف دیکھتے رہتے۔ ابوبکر بڑے رونے والے شخص تھے جب قرآن پڑھتے تو آنسوؤں پر قابو نہ رہتا قریش کے مشرک سردار اس صورت حال سے گھبرا گئے (حدیث مفصل آئندہ آئے گی)

باب ۳۲۸. اَلصَّلٰوةِ فِىْ مَسْجِدِ السُّوْقِ وَصَلّٰى ابْنُ عَوْنٍ فِىْ مَسْجِدٍ فِىْ دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ

۳۲۸۔ بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا۔ ابن عون نے ایک ایسے گھر کی مسجد میں نماز پڑھی جس کے دروازے عام لوگوں پر بند تھے۔

(۴۶۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِىْ بَيْتِهٖ وَصَلٰوتِهٖ فِىْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْٓءَ وَاَتَى الْمَسْجِدَ لَايُرِيْدُ اِلَّاالصَّلٰوةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِىْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَتْ تَحْبِسُهٗ وَتُصَلِّى الْمَلٰٓئِكَةُ عَلَيْهِ مَادَامَ فِىْ مَجْلِسِهِ الَّذِىْ يُصَلِّىْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيْهِ

۴۶۰۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابو معاویہ نے بیان کیا اعمش کے واسطہ سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں، گھر کے اندر یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا ثواب زیادہ ملتا ہے کیونکہ جب کوئی شخص وضو کرے اور اس کے تمام آداب کا لحاظ رکھے۔ پھر مسجد میں صرف نماز کی غرض سے آئے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ اس کا بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ اس سے ساقط کرتا ہے۔ اس طرح وہ مسجد کے اندر آئے گا۔ مسجد میں آنے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا اسے نماز ہی کی حالت میں شمار کیا جائے گا اور جب تک اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے۔ تو ملائکہ اس کے لئے رحمت خداوندی کی دعائیں کرتے ہیں۔ "اے اللہ اس کی مغفرت کیجئے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجئے۔" بشرطیکہ ریاح خارج کر کے تکلیف

نہ دے۔ ❶

باب ۳۲۹. تَشْبِيكِ الْاَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ

۳۲۹۔ مسجد وغیرہ میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا۔ ❷

(۴۶۱) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍنَا عَاصِمٌ نَاوَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَوِابْنِ عَمْرٍو قَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَاعَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِيْ فَلَمْ اَحْفَظْهُ فَقَوَّمَهٗ لِيْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو كَيْفَ بِكَ اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ بِهٰذَا

۴۶۱۔ ہم سے حامد بن عمر نے بشر کے واسطہ سے بیان کیا (کہا کہ) ہم سے عاصم نے بیان کیا (کہا کہ) ہم سے واقد نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن عمر یا ابن عمرو سے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور عاصم بن علی نے کہا کہ ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا کہا کہ ہم نے اس حدیث کو اپنے والد سے سنا لیکن مجھے حدیث یاد نہیں رہی تھی۔ پھر واقد نے اپنے والد کے واسطہ سے نقل کر کے مجھے بتایا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عبداللہ بن عمرو تمہارا کیا حال ہوگا جب تم برے لوگوں میں رہ جاؤ گے۔ (اس طرح یعنی آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے میں کر کے صورت واضح کی۔)

(۴۶۲) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَاسُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَّشَبَّكَ اَصَابِعَهٗ

۴۶۲۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے ابی بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ کے واسطہ سے بیان کیا وہ اپنے دادا (ابو بردہ) سے وہ ابوموسیٰ اشعری سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے حق میں مثل عمارت کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے اور آپ نے (تمثیلاً) ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا۔

(۴۶۳) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ قَدْ سَمَّاهَا

۴۶۳۔ ہم سے اسحٰق نے بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن شمیل نے خبر دی کہا کہ ہمیں ابن عون نے خبر دی وہ ابن سیرین سے وہ ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا کہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے زوال کے بعد کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی۔ ابن سیرین نے کہا کہ ابو ہریرہؓ نے اس کا نام لیا تھا

---

❶ اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ باجماعت نماز میں تنہا یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ درحقیقت یہاں تنہا اور باجماعت نماز کے ثواب کے تفاوت کو بیان کرنا مقصود ہے۔ چونکہ عہد نبوی میں بازار محلوں سے علیحدہ تھے اور بازار میں مساجد نہیں تھیں اس لئے اگر کوئی شخص وہاں نماز پڑھتا تو ظاہر ہے کہ تنہا ہی پڑھتا۔ اس لئے اسی حیثیت سے حدیث کا یہ حکم بھی ہوگا۔ اس زمانہ میں بازار آبادی کے اندر لگتے ہیں اور اگر بازار میں مسلمان آباد ہوں تو مساجد کا بھی اہتمام ہوتا ہے اس لئے بازار میں مساجد کے اندر اگر کوئی نماز پڑھے تو پورے ثواب کا انشاءاللہ مستحق ہوگا۔ ❷ اس سے روکنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ ایک بری ہیئت اور لغو حرکت ہے لیکن اگر تمثیل یا اسی طرح کے کسی صحیح مقصد کے پیش نظر انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کیا جائے تو کوئی حرج نہیں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے بھی بعض چیزوں کی مثال بیان کرتے ہوئے انگلیوں کو اس طرح ایک دوسرے میں داخل کیا تھا لیکن بغیر کسی ضرورت مقصد کے مسجد سے باہر بھی یہ ناپسندیدہ ہے۔

اَبُوْهُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَا عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَاتَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْاَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ

لیکن میں بھول گیا۔ ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد ایک لکڑی کے لٹھے سے جو مسجد میں پڑا ہوا تھا ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ آپ اس طرح سہارا لئے ہوئے تھے جیسے آپ بہت ہی غصہ ہوں۔ اور آپ نے اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں پر رکھا اور ان کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور آپ نے اپنے داہنے رخسار مبارک کو بائیں ہاتھ کی پشت سے سہارا دیا۔ جو لوگ مسجد سے جلدی نکل جایا کرتے تھے وہ دروازوں سے باہر جا چکے تھے۔ لوگ کہنے لگے کہ نماز (کی رکعتیں) کم کر دی گئی ہیں؟ حاضرین میں ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) بھی تھے لیکن انہیں بھی بولنے کی ہمت نہ ہوئی۔ انہیں میں ایک شخص تھے جن کے ہاتھ لمبے تھے اور انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے پوچھا۔ یارسول اللہ کیا آپ بھول گئے یا نماز (کی رکعتیں) کم کر دی گئیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعتوں میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر پوچھا کیا ذوالیدین صحیح کہہ رہے ہیں۔ حاضرین بولے کہ جی ہاں! آخر آپ آگے بڑھے اور باقی رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا۔ تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔ معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل سجدہ۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ تلامذہ ابن سیرین سے پوچھتے کہ کیا پھر سلام پھیرا تو وہ جواب دیتے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ عمران بن حصین کہتے تھے کہ پھر سلام پھیرا۔ ❶

باب ۳۳۰. اَلْمَسَاجِدِ الَّتِيْ عَلٰى طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِيْ صَلّٰى فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۰۔ مدینے کے راستے میں وہ مساجد اور جگہیں جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔

(۴۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ رَاَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَتَحَرّٰى اَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّيْ فِيْهَا وَيُحَدِّثُ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهَا وَاَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ وَسَاَلْتُ سَالِمًا فَلَا

۴۶۴۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے فضیل بن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ (مدینہ سے مکہ تک) راستے میں بعض مخصوص جگہوں کو تلاش کر کے وہاں نماز پڑھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ ان کے والد (ابن عمرؓ) بھی ان مقامات میں نماز پڑھتے تھے۔ اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ان میں نماز پڑھتے دیکھا تھا اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر کے متعلق بیان کیا کہ وہ ان مقامات میں نماز پڑھتے

❶ یہ حدیث "حدیث ذوالیدین" کے نام سے مشہور ہے اور احناف و شوافع کے درمیان ایک اختلافی مسئلہ میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے تفصیلی بحث اپنے موقعہ پر ہوگی۔

اَعْلَمُہٗ اِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِی الْاَمْکِنَۃِ کُلِّھَا اِلَّا اَنَّھُمَا اخْتَلَفَا فِیْ مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَآءِ

تھے۔ اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کوان میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمرؓ کے متعلق بیان کیا کہ وہ ان مقامات میں نماز پڑھتے تھے۔ اور میں نے سالم سے پوچھا تو مجھے خوب یاد ہے کہ انہوں نے بھی نافع کی حدیث کے مطابق ہی تمام مقامات کا ذکر کیا البتہ مقام شرف روحا کی مسجد کے متعلق دونوں کا بیان مختلف تھا۔

(۴۶۵) حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ قَالَ نَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ قَالَ مُوْسٰی بْنُ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَنْزِلُ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ حِیْنَ یَعْتَمِرُ وَفِیْ حَجَّتِہٖ حِیْنَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَۃٍ فِیْ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ وَکَانَ اِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوَۃٍ وَّکَانَ فِیْ تِلْکَ الطَّرِیْقِ اَوْحَجٍّ اَوْعُمْرَۃٍ ھَبَطَ بَطْنَ وَادٍ فَاِذَا ظَھَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ اَنَاخَ بِالْبَطْحَآءِ الَّتِیْ عَلٰی شَفِیْرِ الْوَادِی الشَّرْقِیَّۃِ فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتّٰی یُصْبِحَ لَیْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بِحِجَارَۃٍ وَّلَا عَلَی الْاَکَمَۃِ الَّتِیْ عَلَیْھَا الْمَسْجِدُ کَانَ ثَمَّ خَلِیْجٌ یُصَلِّیْ عَبْدُاللّٰہِ عِنْدَہٗ فِیْ بَطْنِہٖ کُثُبٌ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَّ یُصَلِّیْ فَدَحَا فِیْہِ السَّیْلُ بِالْبَطْحَآءِ حَتّٰی دَفَنَ ذٰلِکَ الْمَکَانَ الَّذِیْ کَانَ عَبْدُاللّٰہِ یُصَلِّیْ فِیْہِ وَاَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی حَیْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِیْرُ الَّذِیْ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بِشَرَفِ الرَّوْحَآءِ وَقَدْ کَانَ عَبْدُاللّٰہِ یَعْلَمُ الْمَکَانَ الَّذِیْ کَانَ صَلّٰی فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثَمَّ عَنْ یَّمِیْنِکَ حِیْنَ تَقُوْمُ فِی الْمَسْجِدِ تُصَلِّیْ وَذٰلِکَ الْمَسْجِدُ عَلٰی حَافَۃِ الطَّرِیْقِ الْیُمْنٰی وَاَنْتَ ذَاھِبٌ اِلٰی مَکَّۃَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْمَسْجِدِ الْاَکْبَرِ رَمْیَۃٌ بِحَجَرٍ اَوْنَحْوُ ذَالِکَ وَاَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُصَلِّیْ اِلَی الْعِرْقِ الَّذِیْ عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَآءِ وَذٰلِکَ الْعِرْقُ انْتَھٰی طَرَفُہٗ عَلٰی حَافَۃِ الطَّرِیْقِ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ

۴۶۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے واسطہ سے بیان کیا انہیں عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ جب عمرہ کے لئے تشریف لے گئے اور حج کے موقع پر جب حج کے ارادہ سے نکلے تو ذوالحلیفہ میں قیام فرمایا۔ ذوالحلیفہ کی مسجد سے متصل ایک ببول کے درخت کے نیچے اور جب آپ کسی غزوہ سے واپس ہو رہے ہوتے اور راستہ ذوالحلیفہ سے ہو کر گزرتا یا حج یا عمرہ سے واپسی ہو رہی ہوتی تو وادی عتیق کے نشیبی علاقہ میں اترتے۔ پھر جب وادی کے نشیب سے اوپر آتے تو وادی کے بالائی کنارے کے اس مشرقی حصہ پر پڑاؤ ہوتا جہاں کنکریوں اور ریت کا کشادہ نالا ہے۔ یہاں آپ رات کو صبح تک آرام فرماتے تھے۔ اس وقت آپ اس مسجد کے قریب نہیں ہوتے جو پتھروں کی ہے۔ آپ اس ٹیلے پر بھی نہیں ہوتے تھے جس پر مسجد بنی ہوئی ہے۔ وہاں ایک گہری وادی تھی۔ عبداللہ وہیں نماز پڑھتے تھے۔ اس کے نشیب میں ریت کے ٹیلے تھے اور رسول اللہ ﷺ یہیں نماز پڑھتے تھے۔ کنکریوں اور ریت کے کشادہ نالہ کی طرف سے سیلاب نے آکر اس جگہ کے آثار ونشانات کو مٹا دیا جہاں عبداللہ بن عمر نماز پڑھا کرتے تھے اور عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس جگہ نماز پڑھی جہاں اب شرف روحاء والی مسجد کے قریب ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ عبداللہ بن عمر اس جگہ کی نشاندہی کرتے تھے جہاں نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی تھی۔ کہتے تھے کہ یہاں تمہاری داہنی طرف جب تم مسجد میں (قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے ہو۔ جب تم مکہ جاؤ (مدینہ سے) یہ چھوٹی مسجد راستے کے داہنی جانب پڑتی ہے۔ اس کے اور بڑی مسجد کے درمیان پھینکے ہوئے بہت سے پتھر یا اسی جیسی کچھ چیزیں پڑی ہوئی ہیں اور ابن عمر (مشہور ومعروف وادی) عرق انظبیۃ میں نماز پڑھتے تھے۔ مقام روحاء کے آخر میں ہے اور اس عرق انطبیۃ کا کنارہ اس راستے پر

الْمُنْصَرَفِ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلٰى مَكَّةَ وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ
مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ فِيْ ذٰلِكَ
الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهٗ عَنْ يَّسَارِهٖ وَوَرَآءَهٗ وَيُصَلِّيْ
اَمَامَهٗ اِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهٖ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَرُوْحُ مِنَ
الرَّوْحَآءِ فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتّٰى يَاْتِيَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ
فَيُصَلِّيْ فِيْهِ الظُّهْرَ وَاِذَا اَقْبَلَ مِنْ مَّكَّةَ فَاِنْ مَّرَّبِهٖ قَبْلَ
الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ اَوْمِنْ اٰخِرِالسَّحَرِ عَرَّسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ
بِهَا الصُّبْحَ وَاَنَّ عَبْدَاللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ فَخْمَةٍ دُوْنَ
الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَّمِيْنِ الطَّرِيْقِ وَوِجَاهَ الطَّرِيْقِ فِيْ مَكَانٍ
بَطْحٍ سَهْلٍ حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْ اَكَمَةٍ دُوَيْنَ بَرِيْدِ
الرُّوَيْثَةِ بِمِيْلَيْنِ وَقَدِ انْكَسَرَ اَعْلَاهَا فَانْثَنٰى فِيْ جَوْفِهَا
وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ وَّفِيْ سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيْرَةٌ وَاَنَّ
عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ طَرَفِ تَلْعَةٍ مِّنْ وَّرَآءِ الْعَرْجِ وَاَنْتَ
ذَاهِبٌ اِلٰى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ
اَوْثَلَاثَةٌ عَلَى الْقُبُوْرِ رَضْمٌ مِّنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَّمِيْنِ
الطَّرِيْقِ عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيْقِ بَيْنَ اُوْلٰٓئِكَ
السَّلِمَاتِ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَرُوْحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ اَنْ
تَمِيْلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَفِيْ ذٰلِكَ
الْمَسْجِدِ وَاَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَحَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ
يَّسَارِالطَّرِيْقِ فِيْ مَسِيْلٍ دُوْنَ هَرْشٰى ذٰلِكَ الْمَسِيْلُ
لَاصِقٌ بِكُرَاعِ هَرْشٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ قَرِيْبٌ مِّنْ
غَلْوَةٍ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ اِلٰى سَرْحَةٍ هِيَ
اَقْرَبُ السَّرَحَاتِ اِلَى الطَّرِيْقِ وَهِيَ اَطْوَلُهُنَّ وَاَنَّ
عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيْلِ الَّذِيْ فِيْ اَدْنٰى
مَرِّالظَّهْرَانِ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ تَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ
تَنْزِلُ فِيْ بَطْنِ ذٰلِكَ الْمَسِيْلِ عَنْ يَّسَارِ الطَّرِيْقِ

کرختم ہوتا ہے جو مسجد سے قریب ہے۔ مسجد اور روحاء کے آخری...... حصہ کے درمیان مکہ جاتے ہوئے اب یہاں ایک مسجد کی تعمیر ہوگئی۔ عبداللہ بن عمر اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کو اپنے بائیں طرف مقابل میں چھوڑ دیتے تھے اور آگے بڑھ کر خاص وادی عرق انطبیۃ میں نماز پڑھتے تھے۔ عبداللہ بن عمر روحاء سے چلتے تو ظہر کی نماز اس وقت تک نہیں پڑھتے تھے جب تک اس مقام پر نہ پہنچ جائیں جب یہاں آجاتے پھر ظہر پڑھتے اور اگر مکہ سے آگے ہوتے تو صبح صادق سے تھوڑی دیر پہلے یا سحر کے آخر میں وہاں سے گذرتے تو صبح کی نماز تک وہیں آرام کرتے اور فجر کی نماز پڑھتے اور عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ راستے کے داہنی طرف مقابل میں ایک گھنے درخت کے نیچے وسیع اور نرم علاقہ میں قیام فرماتے تھے جو قریہ رویث کے قریب تھا۔ پھر آپ اس ٹیلہ سے جو رویث کے راستے سے قریب دو میل کے ہے چلتے تھے۔ اب اس کے اوپر کا حصہ ٹوٹ کر درمیان میں اٹک گیا ہے۔ درخت کا تنا اب بھی کھڑا ہے اور اس کے اردگرد ریت کے تودے بکثرت پھیلے ہوئے ہیں اور عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے قریہ عرج کے قریب اس نالے کے کنارے نماز پڑھی جو پہاڑ کی طرف جاتے ہوئے پڑتا ہے۔ اس مسجد کے پاس دو یا تین قبریں ہیں۔ ان قبروں پر پتھروں کے بڑے بڑے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں۔ راستے کے داہنی جانب درختوں کے پاس ان کے درمیان میں ہو کر نماز پڑھی عبداللہ بن عمر قریب عرج سے سورج ڈھلنے کے بعد چلتے اور ظہر اسی مسجد میں آکر پڑھتے تھے اور عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے رستے کے بائیں طرف ان گھنے درختوں کے پاس قیام کیا جو ہرشی پہاڑ کے قریب نشیب میں ہیں۔ یہ ڈھلوان جگہ ہرشی کے ایک کنارے سے ملی ہوئی ہے۔ یہاں سے عام راستہ تک پہنچنے کے لئے تقریباً پونے تین فرلانگ کا فاصلہ پڑتا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ اس گھنے درخت کے پاس نماز پڑھتے تھے جو ان تمام درختوں میں راستے سے سب سے زیادہ قریب ہے اور سب سے لمبا درخت بھی یہی ہے اور عبداللہ بن عمر نے نافع سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اس نشیبی جگہ میں اترتے تھے جو وادی مرالظہر ان کے قریب ہے۔ مدینہ کے مقابل جب کہ مقام صفراوات سے اترا جائے نبی کریم ﷺ اس ڈھلوان کے بالکل نشیب میں قیام کرتے تھے۔ یہ راستے کے

وَاَنۡتَ ذَاهِبٌ اِلٰی مَكَّةَ لَيۡسَ بَيۡنَ مَنۡزِلِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَبَيۡنَ الطَّرِيۡقِ اِلَّا رَمۡيَةٌ بِحَجَرٍ وَاَنَّ عَبۡدَاللّٰهِ بۡنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنۡزِلُ بِذِیۡ طُوًی وَيَبِيۡتُ حَتّٰی يُصۡبِحَ يُصَلِّیَ الصُّبۡحَ حِيۡنَ يَقۡدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلّٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰی اَكَمَةٍ غَلِيۡظَةٍ لَيۡسَ فِی الۡمَسۡجِدِ الَّذِیۡ بُنِیَ ثَمَّهٗ وَلٰكِنۡ اَسۡفَلَ مِنۡ ذٰلِكَ عَلٰی اَكَمَةٍ غَلِيۡظَةٍ وَاَنَّ عَبۡدَاللّٰهِ بۡنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِسۡتَقۡبَلَ فُرۡضَتَیِ الۡجَبَلِ الَّذِیۡ بَيۡنَهٗ وَبَيۡنَ الۡجَبَلِ الطَّوِيۡلِ نَحۡوَ الۡكَعۡبَةِ فَجَعَلَ الۡمَسۡجِدَ الَّذِیۡ بُنِیَ ثَمَّ يَسَارَ الۡمَسۡجِدِ بِطَرَفِ الۡاَكَمَةِ وَمُصَلَّی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَسۡفَلَ مِنۡهُ عَلَی الۡاَكَمَةِ السَّوۡدَآءِ تَدَعُ مِنَ الۡاَكَمَةِ عَشۡرَةَ اَذۡرُعٍ اَوۡنَحۡوَهَا ثُمَّ تُصَلِّیۡ مُسۡتَقۡبِلَ الۡفُرۡضَتَيۡنِ مِنَ الۡجَبَلِ الَّذِیۡ بَيۡنَكَ وَبَيۡنَ الۡكَعۡبَةِ

بائیں جانب پڑتا ہے جب کوئی شخص مکہ جارہا ہو۔ راستے اور رسول اللہ ﷺ کی منزل کے درمیان صرف پتھر کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مقام ذی طوی میں قیام فرماتے تھے۔ رات یہیں گذارتے تھے اور صبح ہوتی تو نماز فجر یہیں پڑھتے۔ مکہ جاتے ہوئے یہاں نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ ایک بڑے سے ٹیلے پر تھی۔ اس مسجد میں نہیں جواب بنی ہوئی ہے بلکہ اس سے نیچے ایک بڑا ٹیلہ تھا اور عبداللہ بن عمر نے حضرت نافع سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پہاڑ کی ان دو گھاٹیوں کا رخ کیا جو اس کے اور جبل طویل کے درمیان کعبہ کی سمت میں ہیں۔ آپ اس مسجد کو جواب وہاں تعمیر ہوئی ہے اپنی بائیں طرف کر لیتے تھے ٹیلے کے کنارے اور نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر تھی۔ ٹیلے سے تقریباً دس ہاتھ چھوڑ کر پہاڑ کی دونوں گھاٹیوں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے۔ ❶

باب ۳۳۱. سُتۡرَةُ الۡاِمَامِ سُتۡرَةُ مَنۡ خَلۡفَهٗ

۳۳۱۔ امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ ہے۔

(۴۶۶) حَدَّثَنَا عَبۡدُاللّٰهِ ابۡنُ يُوۡسُفَ قَالَ نَامَالِكٌ عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ عَنۡ عُبَيۡدِاللّٰهِ بۡنِ عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ عُتۡبَةَ اَنَّ عَبۡدَاللّٰهِ بۡنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَقۡبَلۡتُ رَاكِبًا عَلٰی حِمَارٍ

۴۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہم سے مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے بیان کیا وہ عبیداللہ بن عتبہ سے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اس زمانہ میں قریب

❶ اس طویل حدیث میں جن مقامات میں نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کا ذکر ہے ان میں سے تقریباً اکثر کے آثار ونشانات اب مٹ چکے ہیں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اب ان میں صرف مسجد ذی الحلیفہ اور روحا کی مساجد جن کی اسی اطراف کے لوگ تعیین کر سکتے ہیں باقی رہ گئی ہیں اس کے علاوہ اس حدیث میں جس سفر کی نمازوں کا ذکر ہے وہ سات دنوں تک جاری رہا ہے۔ اور آپ نے پینتیس ۳۵ نمازیں راستے میں پڑھی ہوں گی لیکن راویاں حدیث نے اکثر کا ذکر نہیں کیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ وادی روحاء میں آنحضور ﷺ نے نماز پڑھی اور پھر فرمایا کہ یہاں ستر انبیاء نے نمازیں پڑھی ہیں۔ ابن عمر کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جن مقامات میں نبی کریم ﷺ نے نمازیں پڑھیں وہاں پہنچ کر نماز کے لئے خاص طور سے اہتمام کرنا اور ان سے تبرک حاصل کرنا مستحب ہے ویسے بھی ابن عمرؓ کی اتباع سنت میں انتہائی شدت مشہور ہے لیکن دوسری طرف حضرت عمرؓ کا طرز عمل ہے کہ اپنے کسی سفر میں انہوں نے دیکھا کہ لوگ ایک خاص جگہ نماز پڑھنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پوچھا کہ کیا بات ہے لوگوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے یہاں نماز پڑھی تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کی نماز کا وقت ہو گیا ہے تو پڑھ لے ورنہ آگے چلے۔ اہل کتاب اس لئے ہلاک ہو گئے کہ انہوں نے انبیاء کے آثار کو تلاش کر کے ان پر عبادت گاہیں بنائیں۔ ابن حجر رحمۃ اللہ نے اسے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کا فرمان ان عام لوگوں کی زیارت سے متعلق ہے جو ان مقامات کی بغیر نماز کے زیارت کو ناپسندیدہ خیال کرتے ہیں انہیں یہ خوف تھا کہ ایسے افراد کہیں ان مقامات پر نماز پڑھنا واجب نہ سمجھ بیٹھیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسے افراد سے اس طرح کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اس سے پہلے حضرت عتبان کی حدیث گذر چکی ہے کہ آنحضور ﷺ نے ان کے گھر ایک جگہ اس لئے نماز پڑھی تھی تا کہ عتبان وہاں نماز پڑھا کریں۔

اَتَانٍ وَّاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْنَا هَزْتُ الْاِحْتَلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَىْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِى الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَىَّ اَحَدٌ

البلوغ تھا۔ رسول اللہ ﷺ منی میں دیوار کے سوا کسی اور چیز کا سترہ کر کے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے صف کے بعض حصے سے گذر کر میں سواری سے اترا۔ گدھی کو میں نے چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور صف میں آ کر شریک (نماز) ہوگیا کسی نے اس کی وجہ سے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

(۴۶۷) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَاعُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّىْ اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَآءَهٗ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَآءُ

۴۶۷۔ ہم سے اسحٰق نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے نافع کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن (مدینہ سے) باہر تشریف لے جاتے تو چھوٹے نیزہ (حربہ) کو گاڑنے کا حکم دیتے وہ جب گاڑ دیا جاتا تو آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔ یہی آپ سفر میں بھی کیا کرتے تھے (مسلمانوں کے) خلفاء نے اسی طرز عمل کو اختیار کرلیا ہے۔

(۴۶۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ نَاشُعْبَةُ عَنْ عَوْفِ بْنِ اَبِىْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ بِالْبَطْحَآءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةُ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ

۴۶۸۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا عون بن ابی جحیفہ سے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کو بطحاء میں نماز پڑھائی۔ آپ کے سامنے عنزہ (ڈنڈا جس کے نیچے پھل لگا ہوا ہو) گاڑ دیا گیا تھا۔ ظہر کی دو رکعت، عصر کی دو رکعت (مسافر ہونے کی وجہ سے) آپ کے سامنے سے عورتیں اور گدھے اس وقت گذر رہے تھے۔ ❶

باب ۳۳۲۔ قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِىْ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْمُصَلِّىْ وَالسُّتْرَةِ

۳۳۲۔ مصلی اور سترہ میں کتنا فاصلہ ہونا چاہئے۔

(۴۶۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ

۴۶۹۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ سہل بن سعد سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے سجدہ کرنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گذر سکنے کا فاصلہ تھا۔

(۴۷۰) حَدَّثَنَا الْمَكِّىُّ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَايَزِيْدُ بْنُ

۴۷۰۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یزید بن ابی عبید

❶ حدیث میں ہے کہ کالے کتے۔ گدھے یا عورتیں اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گذریں تو نماز میں خلل پڑتا ہے اور اسی وجہ سے راوی نے خاص طور پر اس کا ذکر کیا کہ عورتیں اور گدھے پر سوار لوگ نمازیوں کے سامنے سے گذر رہے تھے۔ حدیث میں ایک ساتھ مختلف چیزوں کو جمع کر کے بیان کر دیا گیا ہے کہ ان کے سامنے سے گذرنے سے نماز میں خلل پڑتا ہے اس کی تفصیل نہیں بتائی گئی کہ وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اگر سامنے سے گذریں تو توجہ بٹتی ہے اور ذہن میں وساوس پیدا ہوتے ہیں حدیث میں عورت کو گدھے کے برابر نہیں بتایا گیا بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ اس صنف میں مردوں کے لئے جو کشش ہے نمازی کے سامنے سے گذرنے کے وقت اس کی وجہ سے نماز میں خلل پڑ سکتا ہے جو نماز کے لئے مضر ہے حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ ان کے سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جو اپنے حقیقی معنی پر محمول نہیں بلکہ صرف ان کی وجہ سے نماز میں خلل کو بتانا مقصود ہے۔

اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ کَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَالْمِنْبَرِ مَاکَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا

نے سلمہ کے واسطہ سے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ مسجد کی دیوار اور منبر کے درمیان بکری کے گذر سکنے کا فاصلہ تھا۔ ❶

باب ۳۳۳. اَلصَّلٰوةِ اِلَی الْحَرْبَةِ

۳۳۳۔ چھوٹے نیزہ (حربہ) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا۔

(۴۷۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَایَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کَانَ یُرْکَزُ لَهٗ الْحَرْبَةُ فَیُصَلِّیْ اِلَیْهَا

۴۷۱۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ نے عبیداللہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا مجھے نافع نے عبداللہ بن عمر کے واسطہ سے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کے لئے حربہ گاڑ دیا جاتا تھا۔ اور آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

باب ۳۳۴. اَلصَّلٰوةِ اِلَی الْعَنَزَةِ

۳۳۴۔ عنزہ (وہ ڈنڈا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا۔

(۴۷۲) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَاشُعْبَةُ قَالَ نَاعَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِیَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَصَلّٰی بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَیْنَ یَدَیْهِ عَنَزَةٌ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ یَمُرَّانِ مِنْ وَّرَائِهَا

۴۷۲۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ دوپہر کے وقت باہر تشریف لائے۔ آپ کی خدمت میں وضو کا پانی پیش کیا گیا جس سے آپ نے وضو کیا۔ پھر ہمیں آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور عصر کی بھی آپ کے سامنے عنزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ اور عورتیں اور گدھے پر سوار لوگ اس کے پیچھے سے گذر رہے تھے۔

(۴۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنَ بَزِیْعٍ قَالَ نَاشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ تَبِعْتُهٗ اَنَا وَغُلَامٌ وَّمَعَنَا عُکَّازَةٌ اَوْعَصًا اَوْعَنَزَةٌ وَّمَعَنَا اِدَاوَةٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ نَاوَلْنَاهُ الْاِدَاوَةَ

۴۷۳۔ ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا کہ ہم سے شاذان نے شعبہ کے واسطے سے بیان کیا وہ عطا بن ابی میمونہ سے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب رفع حاجت کے لئے تشریف لے جاتے میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے پیچھے جاتے تھے۔ ہمارے ساتھ عکازہ (وہ ڈنڈا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) یا چھڑی یا عنزہ ہوتا تھا اور ہمارے ساتھ ایک برتن بھی ہوتا تھا جب آنحضور ﷺ حاجت سے فارغ ہو جاتے تو آپ کو وہ برتن دیتے تھے۔

باب ۳۳۵. اَلسُّتْرَةِ بِمَکَّةَ وَغَیْرِهَا

۳۳۵۔ مکہ اور اس کے علاوہ دوسرے مقامات میں سترہ۔ ❷

(۴۷۴) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَاشُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ

۴۷۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابو جحیفہ سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ

---

❶ مسجد نبوی میں اس وقت محراب نہیں تھا اور آپ منبر کے بائیں طرف کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ لہٰذا منبر اور دیوار کا فاصلہ بعینہٖ وہی تھا جو آپ کے اور دیوار کے درمیان ہو سکتا تھا۔ ❷ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سترہ کے مسئلہ میں مکہ اور دوسرے مقامات میں کوئی فرق نہیں۔ البتہ اس موقعہ پر یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ خاص بیت اللہ کے سامنے نماز اگر کوئی شخص پڑھ رہا ہے اور طواف کرنے والے اس کے سامنے سے آ جا رہے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ بیت اللہ کا طوف بھی نماز کے حکم میں ہے۔ یہ مسئلہ امام طحاوی نے اپنی مشکل الآثار میں ذکر کیا ہے۔ (فیض الباری ص ۸۱ ج ۲)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلّٰى بِالْبَطْحَآءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنْزَةً وَّتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوُضُوْءِهٖ

ہمارے پاس دوپہر کی وقت تشریف لائے اور آپ نے بطحاء میں ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھی۔ آپ کے سامنے عنزہ گاڑ دیا گیا تھا اور جب آپ ﷺ نے وضو کیا تو لوگ، آپ ﷺ کے وضو کے پانی کو اپنے بدن پر لگانے لگے۔

باب ۳۳۶. الصَّلٰوةِ اِلَى الْاُسْطُوَانَةِ وَقَالَ عُمَرُ الْمُصَلُّوْنَ اَحَقُّ بِالسَّوَارِىْ مِنَ الْمُتَحَدِّثِيْنَ اِلَيْهَا وَرَاٰى ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يُّصَلِّىْ بَيْنَ اُسْطُوَانَتَيْنِ فَاَدْنَاهُ اِلٰى سَارِيَةٍ فَقَالَ صَلِّ اِلَيْهَا

۳۳۶۔ ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھنا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نماز پڑھنے والے ستونوں کے ان لوگوں سے زیادہ مستحق ہیں جو اس پر ٹیک لگا کر باتیں کریں۔ ابن عمرؓ نے ایک شخص کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ایک ستون کے قریب کر دیا اور فرمایا کہ اس کو سامنے کر کے نماز پڑھ (تاکہ گذرنے والے کو تکلیف نہ ہو۔)

(۴۷۵) حَدَّثَنَا الْمَكِّىُّ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ اٰتِىْ مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَيُصَلِّىْ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِىْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَآ اَبَا مُسْلِمٍ اَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ قَالَ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا

۴۷۵۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا کہا کہ میں سلمہ بن اکوع کے ساتھ (مسجد نبوی میں) حاضر ہوا کرتا تھا۔ سلمہ ہمیشہ اس ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے تھے جو مصحف کے پاس تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابومسلم میں دیکھتا ہو کہ آپ ہمیشہ اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے اس پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خاص طور سے اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

(۴۷۶) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ اَدْرَكْتُ كِبَارَ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِىَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ وَزَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسٍ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۷۶۔ ہم سے قبیصہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو بن عامر کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ انس بن مالک سے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے کبار اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا کہ وہ مغرب (کی اذان) کے وقت ستونوں کے سامنے جلدی سے پہنچ جاتے تھے۔ ❶ شعبہ نے عمرو سے وہ انسؓ سے (اس حدیث میں) یہ زیادتی کی ہے۔ یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے۔

باب ۳۳۷. الصَّلٰوةِ بَيْنَ السَّوَارِىْ فِىْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ

۳۳۷۔ نماز دو ستونوں کے درمیان جب کہ تنہا پڑھ رہا ہو۔

(۴۷۷) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَاَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلٰى اَثَرِهٖ فَسَاَلْتُ بِلَالًا اَيْنَ صَلّٰى فَقَالَ بَيْنَ

۴۷۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے جویریہ نے نافع کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن عمر سے کہا کہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے۔ اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ اور بلال بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ دیر تک اندر رہے۔ پھر باہر آئے اور میں پہلا شخص تھا جو آپ کے بعد داخل ہوا۔ میں نے بلال سے پوچھا کہ نبی کریم

❶ مغرب کی اذان اور نماز کے درمیان، ہلکی پھلکی دو رکعتیں ابتداء اسلام میں پڑھ لی جاتی تھیں لیکن پھر اس پر عمل ترک کر دیا گیا کیونکہ شریعت کو مغرب کی اذان اور نماز میں زیادہ سے زیادہ اتصال مطلوب ہے شوافع کے نزدیک یہ دو رکعتیں مستحب ہیں اور احناف اور مالکیہ کے یہاں صرف مباح۔

الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ

ﷺ نے کہاں نماز پڑھی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے دوستونوں کے درمیان۔

(۴۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا وَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاصَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَّسَارِهٖ وَعَمُوْدًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَّرَآءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَقَالَ لَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ فَقَالَ عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

۴۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک بن انس نے خبر دی نافع کے واسطہ سے وہ عبداللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی بھی۔ پھر دروازہ بند کر دیا اور اس میں ٹھہرے رہے۔ جب بالکل باہر آئے تو میں نے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے اندر کیا کیا تھا انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے ایک ستون کو تو بائیں طرف چھوڑا اور ایک کو دائیں طرف اور تین کو پیچھے اور اس زمانہ میں بیت اللہ میں چھ ۶ ستون تھے۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور ہم سے اسماعیل نے کہا کہ مجھ سے مالک نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ دائیں طرف آپ ﷺ نے دوستون چھوڑے تھے۔

(۴۷۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَااَبُوْضَمْرَةَ قَالَ نَامُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ حِيْنَ يَدْخُلُ وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِيْ قِبَلَ وَجْهِهٖ قَرِيْبًا مِنْ ثَلٰثَةِ اَذْرُعٍ صَلّٰى يَتَوَخّٰى الْمَكَانَ الَّذِيْ اَخْبَرَهٗ بِهٖ بِلَالٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدِنَا بَاْسٌ اِنْ صَلّٰى فِيْ اَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَآءَ

۴۷۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابوضمرہ نے بیان کیا کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا نافع کے واسطے سے کہ عبداللہ بن عمر جب کعبہ میں داخل ہوتے تو چند قدم آگے کی طرف بڑھتے دروازہ پشت کی طرف ہوتا اور آپ آگے بڑھتے جب ان کے اور ان کے سامنے کی دیوار کا فاصلہ تقریباً تین ہاتھ رہ جاتا تو نماز پڑھتے۔ اس طرح آپ اس جگہ نماز پڑھنا چاہتے تھے جس کے متعلق حضرت بلال نے آپ کو بتایا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے یہیں نماز پڑھی تھی۔ آپ فرماتے تھے کہ بیت اللہ میں جس جگہ بھی ہم چاہیں نماز پڑھ سکتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

باب ۳۳۹. الصَّلٰوةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيْرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

۳۳۹۔ سواری، اونٹ، درخت اور کجاوہ کو سامنے کر کے نماز پڑھنا۔

(۴۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ نَامُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا قُلْتُ اَفَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَاْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهٗ فَيُصَلِّيْ اِلٰى اٰخِرَتِهٖ اَوْقَالَ مُؤَخَّرِهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ

۴۸۰۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی بصری نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے معتمر بن سلیمان نے بیان کیا۔ عبیداللہ بن عمر کے واسطہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ اپنی سواری کو سامنے کر کے عرض میں کر لیتے تھے اور اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ عبیداللہ بن عمر نے نافع سے پوچھا کہ جب سواری اچھلنے کودنے لگتی تو اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے (آنحضور ﷺ اس وقت کیا کرتے تھے) نافع نے جواب دیا کہ اس وقت کجاوے کو اپنے سامنے کر لیتے تھے اور اس کے

آخری حصے کی (جس پر سوار ٹیک لگاتا ہے۔ایک کھڑی سی لکڑی) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ابن عمر بھی اسی طرح کرتے تھے۔

باب ۳۴۰. اَلصَّلٰوۃِ اِلَی السَّرِیْرِ

۳۴۰۔ چارپائی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا۔

(۴۸۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَاجَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَعَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ مُضْطَجِعَةً عَلَی السَّرِیْرِ فَیَجِیْءُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَتَوَسَّطُ السَّرِیْرَ فَیُصَلِّیْ فَاَكْرَهُ اَنْ اَسْنَحَه‘ فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیِ السَّرِیْرِ حَتّٰی اَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِیْ

۴۸۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے بیان کیا منصور کے واسطہ سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا تم لوگوں نے ہم عورتوں کو کتوں اور گدھوں کے برابر بنا دیا حالانکہ میں چارپائی پر لیٹی ہوتی تھی اور خود نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ چارپائی کو اپنے سامنے کر لیا پھر نماز ادا فرمائی۔ مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا کہ میرا جسم سامنے آجائے اس لئے میں چارپائی کے پایوں کی طرف سے آہستہ سے نکل کر اپنے لحاف سے باہر آگئی۔ ❶

باب ۳۴۱. لِیَرُدَّ الْمُصَلِّیْ مَنْ مَرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِی التَّشَهُّدِ وَ فِی الْكَعْبَةِ وَقَالَ اِنْ اَبٰی اِلَّا اَنْ یُّقَاتِلَه‘ قَاتِلَه‘

۳۴۱۔ نماز پڑھنے والا اپنے سامنے سے گذرنے والے کو روک دے۔ ابن عمرؓ نے کعبہ میں جب کہ آپ تشہد کے لئے بیٹھے ہوئے تھے روک دیا تھا۔اور اگر وہ لڑائی پر اتر آئے تو اس سے لڑنا بھی چاہئے۔ ❷

(۴۸۲) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ نَایُوْنُسُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ اَنَّ اَبَاسَعِیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ نَاسُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةَ قَالَ نَاحُمَیْدُ بْنُ هِلَالِ نِ الْعَدَوِیُّ قَالَ نَااَبُوْ صَالِحِ السَّمَّانُ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیَّ فِیْ یَوْمِ جُمُعَةٍ یُصَلِّیْ اِلٰی شَیْءٍ یَّسْتُرُه‘ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِیْ اَبِیْ مُعَیْطٍ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَدَفَعَ اَبُوْسَعِیْدٍ فِیْ صَدْرِهٖ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ یَجِدْ مَسَاغًا اِلَّابَیْنَ یَدَیْهِ فَعَادَ لِیَجْتَازَ فَدَفَعَه‘ اَبُوْسَعِیْدٍ اَشَدَّ مِنَ الْاُوْلٰی فَنَالَ مِنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلٰی مَرْوَانَ

۴۸۲۔ ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یونس نے حمید بن ہلال کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابو صالح سے کہ ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا۔ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حمید بن ہلال عدوی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابو صالح سمان نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے ابو سعید خدریؓ کو جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ کسی چیز کی طرف رخ کئے ہوئے لوگوں کے لئے اسے سترہ بنائے ہوئے تھے۔ابی معیط کے خاندان کے ایک جوان نے چاہا کہ آپ کے سامنے سے ہو کر گزر جائے۔ابو سعید نے اس کے سینے پر دھکا دے کر باز رکھنا چاہا۔ جوان نے چاروں طرف نظر دوڑائی، لیکن کوئی راستہ سوائے سامنے سے گزرنے کے نہ ملا۔اس لئے

---

❶ عرب میں چارپائی کھجور کی پتلی شاخوں اور رسی سے بنتی تھی۔ یہاں پر یہ بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ چارپائی کو بطور سترہ استعمال کرتے تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چارپائی پر لیٹی ہوئی تھیں اور آپ ﷺ نے ان کے لیٹی رہنے میں کوئی حرج نہیں محسوس فرمایا۔امام بخاری ہی کی ایک حدیث میں ہے جو چند ابواب کے بعد آئے گی کہ عورت۔ کتے اور گدھے کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ حدیث کے ظاہری الفاظ ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کے ظاہر سے پیدا شدہ غلطی کی تصحیح اپنے مخاطبوں سے فرما رہی ہیں اس سے متعلق نوٹ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ ❷ حنفیہ کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی جہری نماز پڑھ رہا ہو تو ذرا اونچی آواز کر کے گذرنے والے کو روکنے کی کوشش کرے اور اگر سری نماز ہے تو اس میں مشائخ کے مختلف اقوال ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک آیت کو زور سے پڑھ دے تاکہ گذرنے والا متنبہ ہو جائے ابن عمرؓ نے گذرنے والے سے لڑائی (قتال) کے متعلق جو فرمایا ہے اسے حنفیہ مبالغہ پر محمول کرتے ہیں یعنی نماز کی حالت میں گذرنے والے سے مزاحمت کی اجازت نہیں دیتے لیکن شوافع اس کی بھی اجازت دیتے ہیں۔

فَشَكَا اِلَيْهِ مَالَقِيَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَدَخَلَ اَبُوْسَعِيْدٍ خَلْفَهٗ عَلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ مَالَكَ وَلِابْنِ اَخِيْكَ يَااَبَاسَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

وہ پھر اسی طرف سے نکلنے کے لئے لوٹا، اب ابوسعیدؓ نے پہلے سے بھی زیادہ زور سے دھکا دیا۔ اسے ابوسعیدؓ سے شکایت ہوئی اور وہ اپنی یہ شکایت مروان کے پاس لے گیا۔ اس کے بعد ابوسعید بھی تشریف لے گئے۔ مرون نے کہا اے ابوسعیدؓ آپ میں اور آپ کے بھائی کے بیچ میں کیا معاملہ پیش آیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی شخص نماز کسی چیز کی طرف رخ کر کے پڑھے اور اس چیز کو سترہ بنا رہا ہو پھر بھی اگر کوئی سامنے سے گذرنا چاہے تو اسے دھکا دے دینا چاہئے۔ اگر اب بھی اسے اسرار ہو تو اسے لڑنا چاہئے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ (1)

باب ۳۴۲. اِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

۳۴۲۔ مصلی کے سامنے سے گذرنے پر گناہ۔

(۴۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهٗ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّبَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ اَبُوْجُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَآرُّبَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًالَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُوالنَّضْرِ لَآاَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْشَهْرًا اَوسَنَةً

۴۸۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے مالک نے عمر بن عبیداللہ کے موالی ابوالنضر سے بیان کیا وہ بسر بن سعید سے کہ زید بن خالد نے انہیں ابوجہیم کی خدمت میں ان سے پوچھنے کے لئے بھیجا کہ انہوں نے نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گذرنے والے کے متعلق نبی کریم ﷺ سے کیا سنا ہے۔ ابوجہیمؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ اگر مصلی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس کا گناہ کتنا بڑا ہے تو اس کے سامنے سے گذرنے پر چالیس (سال) وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دیتا۔ ابو النضر نے کہا مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے چالیس دن کہا یا مہینہ یا سال۔

باب ۳۴۳. اِسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يُّسْتَقْبَلَ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَهٰذَا اِذَا اشْتَغَلَ بِهٖ فَاَمَّا اِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ بِهٖ فَقَدْ قَالَ زَيْدُبْنُ ثَابِتٍ مَابَالَيْتُ اِنَّ الرَّجُلَ لَايَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ

۳۴۳۔ نماز پڑھتے میں ایک مصلی کا دوسرے شخص کی طرف رخ کرنا۔ حضرت عثمانؓ نے نماز پڑھتے وقت کسی دوسرے کی طرف رخ کرنے کو ناپسند فرمایا لیکن اس وقت جب کہ مصلی کی توجہ سامنے والے کی طرف ہو جائے لیکن اگر اس کی طرف کوئی توجہ نہیں تو زید بن ثابت نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ایک شخص دوسرے کی نماز کو نہیں توڑ سکتا۔

(۴۸۴) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ قَالَ اَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَايَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالُوْا

۴۸۴۔ ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے علی بن مسہر نے بیان کیا۔ اعمش کے واسطے سے وہ مسلم سے وہ مسروق سے وہ عائشہؓ سے کہ ان کے سامنے تذکرہ چلا کہ نماز کو کیا چیزیں توڑ دیتی ہیں لوگوں نے کہا

(1) مطلب یہ ہے کہ سترہ اور نماز پڑھنے والے کے بیچ سے اگر کوئی گذرنا چاہے ورنہ سترہ کے سامنے سے گذرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ سترہ ہوتا ہی اس لئے ہے کہ سامنے سے گذرنے والوں کو کوئی تنگی نہ ہو۔ آنحضور ﷺ کا یہ فرمانا کہ اگر پھر بھی نہ مانے تو لڑنا چاہئے اس سے مقصد دل میں اس فعل کی قباحت اور ناگواری کو راسخ کرنا ہے۔ نماز ہی کی حالت میں لڑنے کا حکم نہیں ہے۔ گذرنے والے کو شیطان اس لئے کہا کہ وہ خدا اور بندے کے درمیان حائل ہونے کی کوشش کر رہا ہے جو شیطان کا کام ہے۔

يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُوْنَا كِلَابًا لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاِنِّيْ لَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ فَتَكُوْنَ لِيَ الْحَاجَةُ وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْتَقْبِلَهٗ فَانْسَلُّ اِنْسِلَالًا وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ

کہ کتا۔ گدھا۔ عورت (بھی) نماز کو توڑ دیتی ہے۔ عائشہ نے فرمایا کہ تم نے ہمیں کتوں کے برابر بنادیا۔ حالانکہ میں جانتی ہوں نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ ﷺ کے اور آپ ﷺ کے قبلہ کے درمیان (سامنے) چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی۔ مجھے ضرورت پیش آتی تھی اور یہ بھی اچھا معلوم نہیں ہوتا تھا کہ خود کو آپ ﷺ کے سامنے کردوں۔ اس لئے میں آہستہ سے نکل آتی تھی۔ اعمش نے ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہؓ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۳۴۴. اَلصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ

۳۴۴۔ سوئے ہوئے شخص کے سامنے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا۔

(۴۸۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةً عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ

۴۸۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا کہ ہم یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ فرماتی تھیں کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں عرض میں اپنے بستر پر سوئی رہتی۔ جب وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی تھی۔

باب ۳۴۵. اَلتَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْاَةِ

۳۴۵۔ نفل نماز عورت سامنے ہوتے ہوئے پڑھنا۔

(۴۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ

۴۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی عمر بن عبداللہ کے مولیٰ ابو النضر کے واسطہ سے وہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہؓ سے کہ آپ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی سامنے سوجایا کرتی تھی۔ میرے پاؤں آپ کے سامنے (پھیلے ہوئے) ہوتے تھے پس جب آپ سجدہ کرتے تو پاؤں کو ہلکے سے دبا دیتے اور میں انہیں سکیڑ لیتی پھر جب قیام فرماتے تو میں انہیں پھیلا لیتی۔ اس زمانہ میں گھروں کے اندر چراغ نہیں تھے۔

باب ۳۴۶. مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

۳۴۶۔ جس نے یہ کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

(۴۸۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ثَنَا اَبِيْ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُوْنَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاِنِّيْ عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُوْ لِيَ الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَجْلِسَ

۴۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابراہیم نے اسود کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عائشہ سے ح اور اعمش نے کہا کہ مجھ سے مسلم نے مسروق کے واسطہ سے بیان کیا وہ عائشہؓ سے کہ ان کے سامنے ان چیزوں کا ذکر چلا جو نماز کو توڑ دیتی ہیں یعنی کتا، گدھا اور عورت اس پر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ہمیں گدھوں اور کتوں کی طرح بنا دیا حالانکہ خود نبی کریم ﷺ اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ میں، چارپائی پر آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان (سامنے) لیٹی رہتی

فَاٰوْذِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَیْہِ

تھی۔ مجھے کوئی ضرورت پیش آتی اور چونکہ یہ بات پسند نہ تھی کہ آپ ﷺ کے سامنے (جب کہ آپ نماز پڑھ رہے ہوں) بیٹھوں اور اس طرح آپ ﷺ کو تکلیف ہو اس لئے میں آپ ﷺ کے پاؤں کی طرف سے خاموشی کے ساتھ نکل جاتی تھی۔ ❶

(۴۸۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ نَا ابْنُ اَخِی ابْنِ شِھَابٍ اَنَّہٗ سَاَلَ عَمَّہٗ عَنِ الصَّلٰوۃِ یَقْطَعُھَا شَیْءٌ قَالَ لَایَقْطَعُھَا شَیْءٌ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ وَاِنِّیْ لَمُعْتَرِضَۃٌ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ عَلٰی فِرَاشِ اَھْلِہٖ

۴۸۸۔ ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا کہ ہمیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی۔ کہا کہ ہم سے میرے بھتیجے ابن شہاب نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے چچا سے پوچھا کہ کیا نماز کو کوئی چیز توڑ دیتی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں اسے کوئی چیز نہیں توڑتی۔ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور میں سامنے عرض میں گھر کے بستر پر لیٹی رہتی تھی۔

باب ۳۴۷۔ اِذَا حَمَلَ جَارِیَۃً صَغِیْرَۃً عَلٰی عُنُقِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ

۳۴۷۔ نماز میں اگر کوئی اپنی گردن پر کسی بچی کو اٹھالے۔

(۴۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ وَھُوَ حَامِلٌ اُمَامَۃَ بِنْتَ زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِی الْعَاصِ بْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَھَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَھَا

۴۸۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عامر بن عبداللہ بن زبیر کے واسطہ سے خبر دی۔ وہ عمرو بن زرقی سے وہ ابوقتادہ انصاری سے کہ رسول اللہ ﷺ امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے وقت اٹھائے رہتے تھے ابوالعاص بن ربیعہ بن عبد شمس کی حدیث میں ہے کہ جب سجدہ میں جاتے تو اتار دیتے اور جب قیام فرماتے تو اٹھالیتے۔ ❷

باب ۳۴۸۔ اِذَا صَلّٰی اِلٰی فِرَاشٍ فِیْہِ حَائِضٌ

۳۴۸۔ ایسے بستر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جس پر حائضہ عورت ہو۔

---

❶ امام بخاریؒ اس حدیث کا جواب دینا چاہتے ہیں جس میں ہے کہ کتے، گدھے اور عورت نماز کو توڑ دیتی ہیں۔ یہ بھی صحیح حدیث ہے لیکن اس سے مقصد یہ بتانا تھا کہ ان کے سامنے سے گزرنے سے نماز کے خشوع وخضوع میں فرق پڑتا ہے یہ مقصد نہیں تھا کہ واقعی ان کا سامنے سے گذرنا نماز کو توڑ دیتا ہے چونکہ بعض لوگوں نے اس کے ظاہری الفاظ پر ہی حکم لگا دیا تھا اس لئے حضرت عائشہؓ نے اس کی تردید کی ضرورت سمجھی اس کے علاوہ اس حدیث سے یہ بھی شبہ ہوتا تھا کہ نماز کسی دوسرے کے عمل سے بھی ٹوٹ سکتی ہے۔ اس لئے امام بخاریؒ نے عنوان لگایا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی یعنی کسی دوسرے کا کوئی عمل خاص طور سے سامنے سے گذرنا۔ ❷ امامہ بنت زینب خود آنحضور ﷺ کے اوپر چڑھ جاتی تھیں اور جب آنحضور ﷺ سجدہ میں جاتے تو صرف اشارہ کر دیتے اور آپ چونکہ باشعور تھیں اس لئے اشارہ پاتے ہی اتر جاتی تھیں۔ راوی نے اسی کو "**صلی وھو حامل لھا**" سے تعبیر کیا ہے اور یہ عمل قلیل ہے، جس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ آنحضور ﷺ نے یہ عمل بھی صرف امت کی تعلیم کے لئے کیا تھا۔ عمل کے ذریعہ کسی بات کی تعلیم فطرت کو اپیل کرتی ہے اور جس طرح بچے زندگی کے طور طریق ماں باپ کے عمل سے سیکھتے ہیں امت بھی اپنے نبی کے عمل سے دین کے طور طریقے سیکھتی ہے۔

(۴۹۰) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَاهُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِيْ حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَمَا وَقَعَ ثَوْبُهٗ عَلَيَّ وَاَنَا عَلٰى فِرَاشِيْ

۴۹۰۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہشیم نے شیبانی کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عبداللہ بن شداد بن ہاد سے کہا کہ مجھے میری خالہ میمونہ بنت الحارث نے خبر دی کہ میرا بستر نبی کریم ﷺ کے برابر میں ہوتا تھا اور اکثر آپ ﷺ کا کپڑا (نماز پڑھتے میں) میرے اوپر آ جاتا تھا۔ میں اپنے بستر پر ہی ہوتی تھی۔

(۴۹۱) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ نَاعَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ نَاالشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ قَالَ نَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ ابْنِ الْهَادِ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا فِيْ جَنْبِهٖ نَائِمَةٌ فَاِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ

۴۹۱۔ ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شیبانی سلیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبداللہ بن شاد بن ہاد نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے ہوتے اور میں آپ ﷺ کے برابر میں سوتی رہتی۔ جب آپ سجدہ میں جاتے تو آپ ﷺ کا کپڑا مجھے چھو جاتا تھا۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

باب ۳۴۹. هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ السُّجُوْدِ لِكَيْ يَسْجُدَ

۳۴۹۔ کیا مرد اپنی بیوی کو سجدہ کرتے وقت سجدہ کی گنجائش پیدا کرنے کے لئے چھو سکتا ہے۔

(۴۹۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَايَحْيٰى قَالَ نَاعُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ نَاالْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا

۴۹۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قاسم نے بیان کیا عائشہؓ کے واسطہ سے۔ آپ نے فرمایا ہمیں کتوں اور گدھوں کے برابر بنا کر تم نے برا کیا۔ خود نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ ﷺ کے سامنے لیٹی ہوئی تھی۔ جب سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پاؤں کو چھود یتے تھے اور میں انہیں سکیڑ لیتی تھی۔

باب ۳۵۰. اَلْمَرْاَةُ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّيْ شَيْئًا مِنَ الْاَذٰى

۳۵۰۔ عورت جو نماز پڑھنے والے سے گندگی کو ہٹا دے۔

(۴۹۳) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ السُّوْرَمَارِيُّ قَالَ نَاعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ نَااِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِوبْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ عِنْدَالْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰى هٰذَا الْمُرَآئِيْ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيْءُ بِهٖ ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ

۴۹۳۔ ہم سے احمد بن اسحٰق سورماری نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے اسرائیل نے ابواسحٰق کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عمرو بن میمون سے وہ عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے پاس کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ قریش اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک قریشی بولا۔ اس ریاکار کو نہیں دیکھتے؟ کیا کوئی ہے جو بنی فلاں کے ذبح کئے ہوئے اونٹ تک جانے کے لئے تیار ہو اور وہاں سے گوبر خون اور جیل لائے پھر یہاں انتظار کرے۔ جب یہ (آنحضور ﷺ) سجدہ میں جائیں تو گردن پر رکھ دے (اس کام کو انجام دینے کے لئے) ان میں کا سب سے زیادہ بد بخت شخص اٹھا اور جب

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَضَعَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ وَثَبَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِکُوْا حَتّٰی مَالَ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِّنَ الضَّحِکِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰی فَاطِمَۃَ وَھِیَ جُوَیْرِیَۃٌ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰی وَثَبَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰی اَلْقَتْہُ عَنْہُ وَاَقْبَلَتْ عَلَیْھِمْ تَسُبُّھُمْ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ قَالَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ ثُمَّ سَمّٰی اللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِعَمْرِوبْنِ ھِشَامٍ وَّعُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَالْوَلِیْدَ بْنِ عُتْبَۃَ وَاُمَیَّۃَ بْنِ خَلْفٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَعُمَارَۃَ بْنِ الْوَلِیْدِ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ فَوَاللّٰہِ لَقَدْ رَاَیْتُھُمْ صَرْعٰی یَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَی الْقَلِیْبِ قَلِیْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِیْبِ لَعْنَۃً

رسول اللہ ﷺ سجدہ میں گئے تو اس نے آپ ﷺ کی گردن مبارک پر یہ غلاظتیں ڈال دیں۔ ان کی وجہ سے حضور اکرم ﷺ سجدہ ہی کی حالت میں سر کو کئے رہے۔ مشرکین (یہ دیکھ کر) ہنسے اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر لوٹنے پوٹنے لگے۔ ایک شخص (غالباً ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس آیا۔ آپ ابھی بچی تھیں۔ آپ دوڑتی ہوئی تشریف لائیں۔ حضور اکرم ﷺ اب بھی سجدہ ہی میں تھے۔ پھر ان غلاظتوں کو آپ ﷺ کے اوپر سے ہٹایا اور مشرکین کو مخاطب کر کے انہیں برا بھلا کہا۔ پھر جب آنحضور ﷺ نے نماز پوری کر لی تو فرمایا ''خدایا قریش پر عذاب نازل کر، خدایا قریش پر عذاب نازل کر، خدایا قریش پر عذاب نازل کر'' پھر نام لے کر کہا۔ '' خدایا عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ۔ شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف۔ عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو ہلاک کر دے۔'' عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ خدا گواہ ہے۔ میں نے ان سب کو بدر کی لڑائی میں خاک و خون میں پایا۔ پھر انہیں گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں پھینک دیا گیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کنویں والے خدا کی رحمت سے دور کر دیے گئے۔

الحمدللہ۔ تفہیم البخاری کا پارہ دوم مکمل ہوا۔

تیسرا پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ

نماز کے اوقات

باب ۳۵۱. مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَفَضْلِهَا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا وَّقَّتَه' عَلَيْهِمْ

(۴۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَخَّرَالصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَه' اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَّهُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَاهٰذَا يَامُغِيْرَةُ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ اِعْلَمْ مَاتُحَدِّثُ بِهٖ وَاِنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ

۳۵۱۔ نماز کے اوقات اور ان کے فضائل خداوند تعالیٰ کا قول ہے۔ نماز مسلمانوں پر فرض موقت ہے۔ یعنی خدا نے ان کے اوقات کی تعیین کردی ہے۔

۴۹۴۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا کہ میں نے مالک کے سامنے (یہ حدیث) پڑھی ابن شہاب کے واسطہ سے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک دن نماز میں تاخیر کی۔ پھر عروہ بن زبیر ان کے پاس گئے اور بتایا کہ (اسی طرح) مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن نماز میں تاخیر کی تھی جب وہ عراق میں (گورنر) تھے۔ اس کے بعد ابومسعود انصاری ان کی خدمت میں گئے اور فرمایا۔ مغیرہؓ! آخر یہ کیا قصہ ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ جب جبرائیل علیہ السلام آئے تو انہوں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی نماز پڑھی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم ﷺ نے بھی نماز پڑھی، پھر جبرائیل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم ﷺ نے بھی نماز پڑھی، پھر جبرائیل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو نماز کے اوقات (اپنے عمل کے ذریعہ) بتائے تھے عروہ نے فرمایا کہ ہاں اسی طرح بشیر بن ابی مسعود اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے تھے۔ (۱) عروہ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول

---

(۱) حضرت جبرائیل علیہ السلام اسراء کے بعد جب کہ پانچ وقت کی نمازیں فرض ہوگئی تھیں۔ ان کے اوقات اور طریقے کی تعلیم دینے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ امام شافعی رحمۃ علیہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مقام ابراہیم کے پاس آنحضور ﷺ کو نماز پڑھائی تھی۔ جبرائیل علیہ السلام امام ہوئے اور آنحضور ﷺ مقتدی "جبرائیل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو آنحضور ﷺ نے بھی نماز پڑھی" سے بھی اسی کو بتایا گیا ہے بخاری کے علاوہ دوسری کتب احادیث میں تصریح ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے آنحضور ﷺ کو ہر وقت کی وہ نمازیں دو دن تک پڑھائی تھیں۔ اس طرح اوقات نماز کی تجدید کرنی مقصود تھی کہ پہلے دن پانچوں نمازیں اول وقت میں پڑھائیں پھر دوسرے دن آخر وقت میں۔ گویا بتانا یہ تھا کہ ان دونوں اوقات کے درمیان میں نماز کا اصل وقت ہے اس روایت میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عروہ بن زبیر سے کہا کہ "جانتے بھی ہو کیا بیان کر رہے ہو" یعنی قول کے ذریعہ وقت کی تعیین کی جاسکتی تھی عملاً اس کی کیا ضرورت تھی؟ پھر آپ نے بعد میں کہا کہ "کیا جبرائیل علیہ السلام نے آنحضور ﷺ کو نماز پڑھائی تھی در حقیقت حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اس سلسلہ میں کوئی حدیث معلوم نہیں تھی اور جب عروہؓ نے یہ حدیث سنائی تو انہیں کچھ تھوڑا سا تامل ہوا۔ حضرت عروہؓ نے جب اس تامل کو محسوس کیا تو فوراً اس کی سند بیان کردی تا کہ پوری طرح اطمینان ہو جائے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِىْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِىْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ

اللہ ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھ لیتے تھے جب ابھی دھوپ ان کے حجرہ میں ہوتی تھی دیوار پر چڑھنے سے بھی پہلے۔

باب ۳۵۲. قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

۳۵۲۔ خداوند تعالیٰ کا قول ہے۔ اللہ کی طرف رجوع کرنے والے اور اللہ سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکین کے طبقہ میں نہ شامل ہو جاؤ۔

(۴۹۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبَّادُ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا هٰذَا الْحَىُّ مِنْ رَّبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِى الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَىْءٍ نَّاْخُذُهٗ عَنْكَ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَّرَآءَ نَا فَقَالَ آمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَىَّ خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالنَّقِيْرِ

۴۹۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عباد نے بیان کیا اور یہ عباد کے لڑکے ہیں۔ ابو جمرہ کے واسطہ سے وہ ابن عباس سے انہوں نے فرمایا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم اس ربیعہ کے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں حاضر ہو سکتے ہیں اس لئے آپ کسی ایسی بات کا ہمیں حکم دیجئے جسے ہم سیکھ لیں اور اپنے قبیلہ کے دوسرے لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں (حکم دیتا ہوں) خدا پر ایمان لانے کا پھر آپ نے اس کی تفصیل فرمائی کہ اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اور نماز کے قائم کرنے کا زکوٰۃ دینے کا اور جو مال تمہیں غنیمت میں ملے اس میں سے خمس ادا کرنے کا (حکم دیتا ہوں) اور تمہیں تو نبڑی حنتم (سبز رنگ کی مرتبان جیسی گھڑیا جس پر روغن لگا ہوا ہو، اور قار ایک قسم کا تیل جو بصرہ سے لایا جاتا تھا) لگے ہوئے برتن اور نقیر (کھجور کی جڑ سے برتن کی طرح بنایا جاتا تھا) کے استعمال سے روکتا ہوں ❶

باب ۳۵۳. اَلْبَيْعَةِ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ

۳۵۳۔ نماز قائم کرنے پر بیعت۔

(۴۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

۴۹۶۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ ہم سے قیس نے جریر بن عبداللہؓ نے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اوقات نماز کی تعلیم بجائے قول کے فعل کے ذریعہ اس لئے کی گئی کہ وقت کی تحدید قول کے ذریعہ خاص طور سے اس دور میں پوری طرح نہیں ہو سکتی تھی یہی وجہ ہے کہ احادیث میں صحابہ کی اس سلسلے میں تعبیرات مختلف ہیں اس لئے عملی طور پر ان کی تعلیم کی ضرورت محسوس کی گئی۔

(حاشیہ ہذا) ❶ یہ وفد عبدالقیس دو مرتبہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا ہے۔ پہلے ۶ھ میں پھر فتح مکہ کے سال۔ ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت اس لئے کی گئی تھی کہ عرب کے لوگ انہیں میں شراب تیار کرتے تھے۔ عرب دور جاہلیت میں شراب کے رسیا تھے اس لئے جب اس کی حرمت نازل ہوئی تو ان برتنوں کے استعمال سے بھی روک دیا گیا جن میں شراب تیار ہوتی تھی، تا کہ شراب کا تصور بھی ذہنوں سے محو ہو جائے۔ پھر بعد میں ان کے استعمال کی اجازت ہو گئی تھی اس کے علاوہ ان برتنوں میں نشہ جلدی پیدا ہو جاتا تھا۔

قَالَ بَايَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی۔

باب ۳۵۴. اَلصَّلٰوةُ كَفَّارَةٌ

۳۵۴۔ نماز کفارہ ہے۔

(۴۹۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِيْقٌ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْفِتْنَةِ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ وَالنَّهْیُ قَالَ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ وَلٰكِنِ الْفِتْنَةَ الَّتِیْ تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَاْسٌ يَّآاَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا لَبَابًا مُّغْلَقًا قَالَ اَيُكْسَرُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ اِذًا لَّايُغْلَقُ اَبَدًا قُلْنَا اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَآ اَنَّ دُوْنَ الْغَدِاللَّيْلَةَ اِنِّیْ حَدَّثْتُهٗ بِحَدِيْثٍ لَّيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ فَهِبْنَا اَنْ نَّسْاَلَ حُذَيْفَةَ فَاَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ

۴۹۷۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے یحییٰ نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا۔ اعمش نے کہا کہ مجھ سے شقیق نے بیان کیا۔ شقیق نے کہا کہ میں نے حذیفہ سے سنا۔ حذیفہ نے فرمایا کہ عمرؓ کی خدمت میں حاضر تھے عمرؓ نے پوچھا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو تم میں سے کس نے یاد رکھا ہے؟ میں بولا کہ میں نے (اسی طرح یاد رکھا ہے) جیسے آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا۔ عمرؓ نے فرمایا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے فتن کو معلوم کرنے میں بہت نڈر تھے میں نے کہا کہ انسان کے گھر والے مال، اولاد اور پڑوسی فتنہ (آزمائش کی چیز ہیں۔ ❶ اور نماز روزہ، صدقہ اچھی باتوں کے لئے لوگوں سے کہنا اور بری باتوں سے روکنا ان کا کفارہ ہیں۔ عمرؓ نے فرمایا کہ میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھتا مجھے تم اس فتنہ کے متعلق بتاؤ جو سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا بڑھے گا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا امیر المومنین! آپ اس سے خوف نہ کھایئے آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا (صرف) کھولا جائے گا۔ میں نے کہا توڑ دیا جائے گا۔ عمر بول اٹھے کہ پھر تو کبھی بند نہیں ہوسکتا۔ شقیق نے کہا کہ ہم نے حذیفہ سے پوچھا کیا عمرؓ اس دروازہ کے متعلق علم رکھتے تھے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہاں بالکل اس طرح جیسے دن کے بعد رات آنے کا یقین ہوتا ہے۔ ❷ میں نے تم سے ایک ایسی حدیث بیان کی ہے جو غلط قطعاً نہیں ہے ہمیں اس کے متعلق حذیفہؓ سے کچھ پوچھنے میں خوف ہوتا تھا اس لئے مسروق

---

❶ قرآن میں بھی ہے کہ انما اموالکم واولادکم فتنہ (تمہارے مال واولاد تمہارے لئے باعث آزمائش ہیں) مطلب یہ ہے کہ آدمی ان کی وجہ سے مضطرب اور بے قابو ہو جاتا ہے اور پھر دین کے حدود واحکام کی بھی پرواہ نہیں کرتا اگر کوئی شخص واقعی دین کا پابند ہے اور کسی اس طرح کے اضطراب کی وجہ سے دین کی حدود میں اس سے فروگذاشت ہوگئی تو نماز وروزہ اور روزمرہ کی دوسری عبادات ان گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں اصلاً نماز وروزہ عبادت ہی ہیں لیکن یہ کفارہ بھی بن جاتے ہیں۔ ❷ حضرت حذیفہؓ فتن وغیرہ سے متعلق احادیث سے عام صحابہ کی بہ نسبت زیادہ واقفیت رکھتے تھے اور حضرت عمرؓ آپ سے اس طرح کی احادیث اکثر پوچھا کرتے تھے جس فتنہ کا ذکر یہاں ہوا ہے یہ وہی فتنہ ہے جو حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ کے دور خلافت ہی سے شروع ہوگیا تھا آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ بند دروازہ توڑ دیا جائے گا۔ یعنی جب ایک مرتبہ فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے تو پھر ان کا سد باب ناممکن ہوگا چنانچہ امت میں باہم اختلاف واتفاق اور دوسرے مختلف فتنوں کی جو خلیج ایک مرتبہ حائل ہوگئی وہ اب تک پاٹی نہ جاسکی۔ نت نئے فتنے ہیں کہ آئے دن اٹھتے رہتے ہیں۔ فالعیاذ باالله من الفتن.

سے کہا گیا (کہ وہ پوچھیں) انہوں نے دریافت کیا تو آپ نے بتایا کہ دروازہ خود عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہی ہیں۔

(۴۹۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَه، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِيْ هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ

۴۹۸۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا۔ آسمعیل تیمی کے واسطہ سے وہ ابوعثمان نہدی سے وہ ابن مسعود سے کہ ایک شخص نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دے دی۔ اس پر خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) نماز دن کے دونوں جانبوں میں قائم کرو اور کچھ رات گئے، اور بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اس شخص نے پوچھا کہ یارسول اللہ! کیا یہ صرف میرے لئے ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ میری تمام امت کے لئے۔

باب ۳۵۵. فَضْلِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا

۳۵۵۔ نماز وقت پر پڑھنے کی فضیلت۔

(۴۹۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ الْعَيْزَارِ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّالْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِاسْتَزَدْتُه، لَزَادَنِيْ

۴۹۹۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا کہ مجھے ولید بن عیزار نے خبر دی کہا کہ میں نے ابو عمر شیبانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اس گھر کے مالک سے سنا آپ عبداللہ بن مسعود کے گھر کی طرف اشارہ کر رہے تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا پوچھا اس کے بعد فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ حسن معاملت رکھنا۔ پوچھا اس کے بعد۔ آنحضور نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ابن مسعود نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں مزید سوالات کرتا تو آپ اور زیادہ بتا دیتے۔

باب ۳۵۶. اَلصَّلٰوتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا

۳۵۶۔ پانچوں وقت کی نمازیں گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں۔

(۵۰۰) حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَّالدَّارَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّه، سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَوْاَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَّاتَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْا لَايُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا

۵۰۰۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابن ابی حازم اور داروردی نے یزید بن عبداللہ کے واسطہ سے بیان کیا وہ محمد بن ابراہیم سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہائے تو تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتا ہے صحابہ نے عرض کی کہ نہیں یارسول اللہ ہرگز نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہوں کو دھلا دیتا ہے۔

باب ۳۵۷. فِي تَضْيِيعِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَّقْتِهَا

۳۵۷۔ بے وقت نماز پڑھنا نماز کو ضائع کر دینا ہے۔

(۵۰۱) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِّمَّا كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ الصَّلٰوةُ قَالَ اَلَيْسَ صَنَعْتُمْ مَّا صَنَعْتُمْ فِيْهَا

۵۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے مہدی نے غیلان کے واسطہ سے بیان کیا وہ حضرت انسؓ سے آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے عہد کی کوئی بات اس زمانہ میں نہیں پاتا۔ لوگوں نے کہا کہ نماز تو ہے فرمایا کہ اس کے ساتھ بھی تم نے کیا کچھ نہیں کر ڈالا ہے۔

(۵۰۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ اَبُوْعُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ اَخِيْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكَ فَقَالَ لَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِّمَّا اَدْرَكْتُ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَهٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَدْ ضُيِّعَتْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ نَحْوَهٗ

۵۰۲۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں عبدالواحد بن واصل ابوعبیدہ حداد نے عبدالعزیز کے بھائی عثمان بن ابی رواد کے واسطہ سے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا کہا کہ میں دمشق میں انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ رو رہے تھے میں نے عرض کی کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد کی کوئی چیز اس نماز کے علاوہ اب نہیں پاتا اور اس کو بھی ضائع کیا جا رہا ہے اور بکر بن خلف نے کہا کہ ہم سے محمد بن بکر برسانی نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عثمان ابن ابی رواد نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ ❶

باب ۳۵۸. اَلْمُصَلِّيْ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ

۳۵۸۔ نماز پڑھنے والا اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔

(۵۰۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَتْفِلَنَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

۵۰۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ہشام نے قتادہ کے واسطہ سے بیان کیا وہ حضرت انسؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا رہتا ہے اس لئے اسے اپنی داہنی جانب نہ تھوکنا چاہئے۔ بائیں پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

(۵۰۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ وَاِذَا

۵۰۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یزید بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے انس بن مالکؓ کے واسطہ سے بیان کیا۔ آپ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سجدہ کرنے میں اعتدال رکھو اور کوئی شخص اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح

❶ حضرت انسؓ نے وقت کے نکل جانے کے بعد نماز پڑھنے ہی کی وجہ سے فرمایا کہ تم نے نماز ضائع کر دی۔ اس حدیث میں ہے کہ امام زہری نے حضرت انسؓ سے یہ حدیث دمشق میں سنی تھی۔ حضرت انس حجاج کی امارت کے زمانہ میں دمشق کے خلیفہ سے حجاج کی شکایت کرنے آئے تھے۔ اس وقت ولید بن عبدالملک خلیفہ تھا۔ ثابت بنانی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حجاج کے دور امارت میں ہم حضرت انسؓ کے ساتھ تھے۔ حجاج نے نماز پڑھنے میں بہت دیر کی۔ حضرت انسؓ نے چاہا کہ کھڑے ہو کر اس کی اس حرکت پر ٹوکیں لیکن ساتھیوں نے روک دیا۔ جب باہر تشریف لائے تو فرمایا کہ اب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کی کوئی چیز سوائے کلمہ شہادت کے اپنی اصلی حالت پر باقی نہیں رہی، اس پر کسی نے کہا کہ نماز تو پڑھی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ظہر کو تم مغرب کے وقت پڑھتے ہو کیا یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز تھی؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان تفصیلی روایات سے عنوان میں فائدہ اٹھایا ہے کیونکہ یہ روایت ان کی شرائط کے مطابق نہیں تھیں اس لئے اسے کتاب میں بیان نہ کر سکے۔

بزق فلا يبزقن بين يديه ولا عن يمينه فانه يناجي ربه وقال سعيد عن قتادة لايتفل قدامه اوبين يديه ولكن عن يساره اوتحت قدمه وقال شعبة لايبزق بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن يساره اوتحت قدمه وقال حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم لايبزق في القبلة ولا عن يمينه ولكن عن يساره اوتحت قدمه

نہ پھیلائے، جب کسی کو تھوکنا ہی ہو تو سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکے، کیونکہ وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا رہتا ہے۔ سعید نے قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آگے یا سامنے نہ تھوکے۔ البتہ بائیں طرف تھوک سکتا ہے اور حمید نے انس بن مالک سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قبلہ کی طرف نہ تھوکے اور نہ دائیں طرف البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

باب ۳۵۹. الا براد بالظهر في شدة الحر

۳۵۹۔ گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھنا۔

(۵۰۵) حدثنا ايوب بن سليمان قال حدثنا ابوبكر عن سليمان قال صالح بن كيسان حدثنا الاعرج عبدالرحمن وغيره عن ابي هريرة ونافع مولى عبدالله بن عمر عن عبدالله بن عمر انهما حدثاه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة فان شدة الحر من فيح جهنم

۵۰۵۔ ہم سے ایوب بن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابوبکر نے بیان کیا سلیمان کے واسطہ سے۔ صالح بن کیسان نے کہا کہ ہم سے اعرج عبدالرحمن وغیرہ نے حدیث بیان کی وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے تھے اور عبداللہ بن عمر کے مولیٰ نافع عبداللہ بن عمر سے اس حدیث کی روایت کرتے تھے۔ کہ ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی آگ کے بھڑ کنے سے ہوتی ہے۔ (1)

(۵۰۶) حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر حدثنا شعبة عن المهاجر ابي الحسن سمع زيد بن وهب رضي الله عنه عن ابي ذر قال اذن مؤذن النبي صلى الله عليه وسلم الظهر فقال ابرد اوقال انتظر انتظر وقال شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوة حتى راينافيء التلول

۵۰۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا کہ ہم سے غندر نے بیان کیا ان سے شعبہ نے مہاجر ابوالحسن کے واسطہ سے بیان کیا انہوں نے زید بن وہب سے سنا وہ ابوذرؓ سے کہ نبی کریم ﷺ کے مؤذن نے ظہر کی اذان دی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو ٹھنڈا ہونے دو یا یہ فرمایا کہ ٹھہر جاؤ، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی آگ بھڑ کنے سے ہے اس لئے جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو (پھر ظہر کی اذان اس وقت کہی گئی) جب ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے۔

(۵۰۷) حدثنا علي بن عبدالله المديني قال حدثنا سفيان قال حفظناه من الزهري عن سعيد ابن المسيب عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذااشتد الحر فابردوا

۵۰۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا کہ اس حدیث کو ہم نے زہری سے سن کر یاد کیا ہے وہ سعید بن مسیب کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی

(1) جب جہنم دھونکائی جاتی ہے اور اس کی آگ میں شدت پیدا ہوتی ہے تو اس کے اثرات دنیا تک پہنچتے ہیں۔ حدیث کے ظاہر سے تو یہی مطلب سمجھ میں آتا ہے، یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہاں صرف جہنم کی آگ سے (دوپہر کی گرمی کی شدت کو تشبیہ دی گئی ہے کہ گرمی اس وقت ایسی سخت ہوتی ہے گویا فیح جہنم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں میں کچھ تاخیر سے پڑھنی چاہئے۔

بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّمِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَارَبِّ اَكَلَ بَعْضِىْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِى الشِّتَآءِ وَنَفَسٍ فِى الصَّيْفِ وَهُوَ اَشَدُّ مَاتَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ اَشَدُّ مَاتَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ

تیزی جہنم کی آگ کی تیزی کی وجہ سے ہے جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میرے رب (آگ کی شدت کی وجہ سے) میرے بعض نے بعض کو کھالیا۔ اس پر خداوند تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں، انتہائی سخت گرمی اور انتہائی سخت سردی جو تم لوگ محسوس کرتے ہو وہ اسی سے پیدا ہوتی ہے۔

(۵۰۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّمِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابَعَه' سُفْيٰنُ وَيَحْيٰى وَاَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ

۵۰۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابو صالح نے ابو سعید خدریؓ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے پیدا ہوتی ہے اس حدیث کی متابعت سفیان یحییٰ اور ابو عوانہ نے اعمش کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۳۶۰ . اَلْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِى السَّفَرِ

۳۶۰۔ سفر میں ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا۔

(۵۰۹) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُهَاجِرُ اَبُوالْحَسَنِ مَوْلٰى لِبَنِىْ تَيْمِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَابْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ ذَرِّالْغِفَارِىِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَاَرَادَالْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَه' اَبْرِدْ حَتّٰى رَاَيْنَا فَىْءَ التُّلُوْلِ. فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَااشْتَدَّالْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَفَيَّؤُا يَتَمَيَّلُ

۵۰۹۔ ہم سے آدم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے نبی تیم اللہ کے مولیٰ مہاجر ابو الحسن نے بیان کیا کہا کہ میں نے) زید بن وہب سے سنا۔ وہ ابوذر غفاریؓ سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے مؤذن نے چاہا کہ ظہر کی اذان دے لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو۔ مؤذن نے (تھوڑی دیر بعد) پھر دوبارہ چاہا کہ اذان دے لیکن آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو جب ٹیلے کا سایہ ہم نے دیکھ لیا (تب اذان کہی گئی) پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گرمی کی تیزی جہنم کی طرف سے ہے اس لئے جب گرمی سخت ہو جایا کرے تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ تفیأ کے معنی تمیل (جھکنا) مائل ہونا ہیں (یعنی حدیث میں جو لفظ فیٔ (سایہ) آتا ہے وہ تفیاء سے مشتق ہے اور تفیاء کے معنی جھکنے کے ہیں، سایہ چونکہ ایک طرف سے دوسری طرف جھکتا اور مائل ہوتا رہتا ہے اس لئے اسے فیٔ کہا گیا۔)

باب ۳۶۱ . وَقْتِ الظُّهْرِ عِنْدَالزَّوَالِ وَقَالَ جَابِرٌكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ بِالْهَاجِرَةِ

۳۶۱۔ ظہر کا وقت زوال کے فوراً بعد۔

حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بھری دوپہر میں (ظہر کی) نماز پڑھتے تھے۔

(۵۱۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ

۵۱۰۔ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعیب نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے انس بن مالک نے خبر دی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ فِيْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْ فَلَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَادُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فَاَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَآءِ وَاَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ

کہ جب سورج مغرب کی طرف جھکا تو نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر ممبر پر تشریف لائے اور قیامت کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں بڑے عظیم حوادث پیش آئیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی کو کچھ پوچھنا ہو تو پوچھ لے، کیونکہ جب تک میں اس جگہ پر ہوں تم مجھ سے جو بھی سوال کرو گے میں اس کا جوب دوں گا۔ لوگ بہت زیادہ آہ وزاری کرنے لگے اور آپ ﷺ برابر فرماتے جاتے تھے کہ جو کچھ پوچھنا ہو پوچھو۔ عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوئے دریافت کیا کہ میرے باپ کون ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے باپ حذافہ ہیں آپ اب بھی برابر فرمار ہے تھے کہ پوچھو کیا پوچھتے ہو اتنے میں حضرت عمرؓ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور انہوں نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے سے خوش اور راضی ہیں۔ اس پر آنحضور چپ ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئی تھیں۔ اس دیوار پر خیر (جنت میں) اور شر (جہنم میں) جیسا میں نے اس مقام میں دیکھا اور کہیں نہیں دیکھا تھا۔

(۵۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَاَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَاُ فِيْهَا مَابَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ وَيُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَاَحَدُنَا يَذْهَبُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَّنَسِيْتُ مَاقَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَايُبَالِيْ بِتَاخِيْرِ الْعِشَآءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهٗ مَرَّةً فَقَالَ اَوْثُلُثِ اللَّيْلِ

۵۱۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ ابوالمنہال کے واسطہ سے وہ ابو برزہ سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب ہمارے لئے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کو پہچاننا ممکن تھا۔ صبح کی نماز میں آنحضور ﷺ ساٹھ ۶۰ سے سو ۱۰۰ تک آیتیں پڑھتے تھے اور آپ ظہر اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔ اور عصر کی نماز اس وقت ہوتی کہ ہم مدینہ منورہ کی آخری حد تک (نماز پڑھنے کے بعد جاتے اور پھر واپس آ جاتے لیکن دن ابھی بھی باقی رہتا تھا۔ مغرب کا حضرت انسؓ نے جو وقت بتایا تھا وہ مجھے یاد نہیں رہا اور آنحضور ﷺ عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ پھر ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نصف شب تک (مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے) اور معاذؓ کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا کہ پھر میں دوبارہ ابو المنہال سے ملا تو انہوں نے (شک کے اظہار کے ساتھ) فرمایا۔ ''یا تہائی رات تک۔''

(۵۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ

۵۱۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہم سے خالد بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے غالب قطان

حَدَّثَنِیْ غَالِبُ نِالْقَطَّانُ عَنْ بَکْرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالظَّھَآئِرِ سَجَدْنَا عَلٰی ثِیَابِنَا اِتِّقَآءَ الْحَرِّ

نے بکر بن عبداللہ مزنی کے واسطہ سے بیان کیا کہ وہ انس بن مالک سے، آپ نے فرمایا کہ جب ہم (گرمیوں میں) نبی کریم ﷺ کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے۔ ❶

باب ۳۶۲. بِتَاخِیْرِ الظُّھْرِ اِلَی الْعَصْرِ

۳۶۲۔ ظہر کی نماز عصر کے وقت۔

(۵۱۳) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِالْمَدِیْنَۃِ سَبْعًا وَّثَمَانِیًا الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ فَقَالَ اَیُّوْبُ لَعَلَّہٗ فِیْ لَیْلَۃٍ مَّطِیْرَۃٍ قَالَ عَسٰی

۵۱۳۔ ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا عمرو بن دینار کے واسطہ سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباسؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں سات رکعتیں (ایک ساتھ) اور آٹھ رکعتیں (ایک ساتھ) پڑھیں۔ ظہر اور عصر (کی آٹھ رکعتیں) اور مغرب اور عشاء (کی سات رکعتیں) ایوب نے پوچھا شاید برسات کا موسم رہا ہو۔ جابر بن زید نے جواب دیا کہ غالباً ایسا ہی ہوگا۔ ❷

باب ۳۶۳. وَقْتِ الْعَصْرِ

۳۶۳۔ عصر کا وقت۔

(۵۱۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَآئِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِھَا

۵۱۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا وہ اپنے والد سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ ان کے حجرہ میں ابھی دھوپ باقی رہتی تھی۔

---

❶ بظاہر اس حدیث سے یہی معلوم ہوا ہے کہ جو کپڑا پہنے ہوتے اسی پر سجدہ کرلیا کرتے تھے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے خواہ اسے پہن رکھا ہو اور اسی کے ایک حصہ کو آگے بڑھا کر سجدہ کی جگہ پر کرلیا اور اس پر سجدہ کیا یا علیحدہ سے زمین پر بچھایا گیا تھا نبی کریم ﷺ کے عہد میں کپڑا زمین پر نماز پڑھنے کے لئے نہیں بچھایا جاتا تھا۔ چونکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں جواز کی صرف یہی صورت ہے کہ علیحدہ سے بچھایا گیا ہو اس لئے وہ اس حدیث کو اسی صورت پر محمول کریں گے۔ بہرحال حدیث میں اس کی بھی گنجائش ہے۔ ❷ مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت سعید نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا کہ آنحضور ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا کہ ظہر کی نماز میں اتنی تاخیر کردی اور اسی طرح مغرب کی نماز میں بھی تاخیر کی۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ امت تنگی میں مبتلا نہ ہوجائے اس سے بھی زیادہ صراحت ایک دوسری حدیث میں ہے جو اسی حدیث کے راوی جابر بن عبداللہ یعنی ابوالشعثاء سے مروی ہے۔ یہ ابن عباسؓ کے تلامذہ میں سے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ غالباً آنحضور ﷺ نے ظہر کی نماز آخری وقت میں پڑھی ہوگی اور عصر کی شروع وقت میں اسی طرح مغرب کی نماز میں بھی آپ نے تاخیر کی ہوگی اور عشاء کی جلدی پڑھ لی ہوگی اس پر ابوالشعثاء نے فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔ خود ابن عباسؓ سے بھی نسائی میں اسی طرح روایت ہے اور ان تمام روایتوں سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آنحضور ﷺ بعض اوقات جو دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھ لیتے تھے جس کی تعبیر روایتوں میں " عجل العشاء واخر المغرب واخر الظهر وعجل العصر " سے کی گئی ہے اور فقہاء کی اصطلاح میں اسے "جمع بین الصلوتین" کہا گیا ہے اس جمع کی صورت یہ نہیں تھی کہ ظہر کی نماز عصر کے وقت یا مغرب کی نماز عشاء کے وقت پڑھتے تھے بلکہ جیسا کہ ابن عباس کی روایتوں میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ جمع کی صورت صرف یہ ہوتی تھی کہ ظہر آخر وقت میں پڑھ لیتے تھے اور عصر اول وقت میں اسی طرح مغرب آخر وقت میں اور عشاء اول وقت میں۔ اس سے مقصد یہ تھا کہ امت کو معلوم ہوجائے کہ عذر پیش آجانے پر اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی مسلک ہے یہ یاد رہے کہ ایسی صورت کبھی نہیں ہوئی کہ کوئی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑھ لی گئی ہو۔

(۵۱۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا.

۵۱۵۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے لیث نے ابن شہاب کے واسطہ سے بیان کیا، وہ عروہ سے وہ عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی تو دھوپ ان کے حجرہ ہی میں تھی۔ سایہ دیوار پر بھی نہ چڑھا تھا۔

(۵۱۶) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِيْ حُجْرَتِيْ وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَّيَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَشُعَيْبٌ وَّابْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ وَالشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ

۵۱۶۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابن عیینہ نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عروہ سے وہ عائشہؓ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب عصر کی نماز پڑھتے تھے تو سورج ابھی میرے حجرے میں جھانکتا رہتا تھا، ابھی سایہ چڑھا بھی نہ ہوتا تھا۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) کہتا ہے کہ مالک یحییٰ بن سعید شعیب اور ابن ابی حفصہ کی روایت میں (زہری سے) والشمس قبل ان تظهر کے الفاظ ہیں (مطلب وہی ہے۔ دونوں روایتوں کی توجیہ حافظ ابن حجر نے تفصیل سے بیان کی ہے۔ عربی دان اصحاب اسے ملاحظہ کر سکتے ہیں)۔

(۵۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَاقَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَآءِ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

۵۱۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں عوف نے خبر دی سیار بن سلامہ کے واسطہ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی کی خدمت میں حاضر ہوئے والد نے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ فرض نمازیں کس طرح پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا دوپہر کی نماز جسے تم ''صلوٰۃ اولیٰ'' ❶ کہتے ہو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھتے تھے اور جب عصر پڑھتے اس کے بعد کوئی شخص مدینہ کے انتہائی کنارہ پر اپنے گھر واپس آجاتا اور سورج اب بھی موجود ہوتا تھا۔ مغرب کی وقت سے متعلق آپ نے جو کچھ کہا تھا مجھے وہ یاد نہیں رہا اور عشاء جسے تم ''عتمہ'' ❷ کہتے ہو۔ اس میں تاخیر کو پسند فرماتے تھے اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہوجاتے تھے جب آدمی اپنے قریب بیٹھے ہوئے دوسرے شخص کو پہچان سکتا اور صبح کی نماز میں آپ ﷺ

---

❶ صلوٰۃ اولیٰ یعنی پہلی نماز کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے پانچ وقت کی نمازوں کے فرض ہونے کے بعد جب آنحضور ﷺ کو نماز کے اوقات کی تعلیم دینے کے لئے تشریف لائے تو سب سے پہلے ظہر کی نماز پڑھائی تھی۔ اسی لئے حدیث کے راوی نماز کے اوقات بیان کرنے میں شروع ظہر کی نماز سے کرتے ہیں۔

❷ ''عتمہ'' جاہلیت میں اسی وقت کا نام تھا۔ اسلام میں یہ ''عشاء'' ہے۔ نماز عشاء سے پہلے سونے کو آپ اس لئے ناپسند فرماتے تھے کہ اس سے نماز چھوٹ جانے کا خطرہ تھا اور بعد میں بات چیت اس لئے ناپسند ہے کہ اسلام چاہتا ہے کہ بیداری کی ابتداء اور اس کی انتہا دونوں خیر اور عبادت کے ساتھ ہو صبح اٹھے تو فجر کی نماز کی تیاریوں میں لگ جائیے اور رات کو سوئیے تو پہلے عشاء پڑھ لیجئے۔

ساٹھ سے سوتک آیتیں پڑھتے تھے۔ ❶

(۵۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰی بَنِیْ عَمْرِوبْنِ عَوْفٍ فَیَجِدُهُمْ یُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ

۵۱۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطہ سے وہ اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے وہ انس بن مالک سے انہوں نے فرمایا کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکتے اوراس کے بعد کوئی بنی عمرو بن عوف (قبا) کی مسجد میں جاتا تو لوگ ابھی عصر پڑھتے رہتے تھے۔

(۵۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ یَقُوْلُ صَلَّیْنَا مَعَ عُمَرَبْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَا یُصَلِّی الْعَصْرَ فَقُلْتُ یَاعَمِّ مَاهٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ صَلَّیْتَ قَالَ الْعَصْرَ وَهٰذِهٖ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَهٗ

۵۱۹۔ ہم سے ابن مقاتل نے بیان کیا کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو امامہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر واپسی میں حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے کیا دیکھا کہ آپ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں، میں نے عرض کی کہ عم مکرم! یہ کون سی نماز آپ پڑھ رہے تھے فرمایا کہ عصر اور اسی وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہ نماز پڑھتے تھے۔ ❷

(۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا اِلٰی قُبَا

۵۲۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہمیں مالک نے) ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ انس بن مالک سے کہ آپ نے فرمایا ہم عصر کی نماز پڑھتے (نبی کریم ﷺ کے ساتھ) اس کے بعد کوئی شخص قبا جاتا

---

❶ اس باب میں متعدد روایتیں ہیں اور عصر کے وقت کی تعیین کرتی ہیں۔ خاص عصر کی نماز سے متعلق تین روایتیں حضرت عائشہؓ کی ہیں، اور ان سب میں آپ نے ایک بات بتائی ہے کہ آنحضور ﷺ جب عصر کی نماز پڑھتے تھے تو دھوپ ان کے حجرہ میں باقی رہتی تھی۔ حنیفہ کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ عصر کی نماز دیر میں پڑھی جائے اور شوافع کہتے ہیں کہ سویرے جب کہ دن کا کافی حصہ باقی رہے پڑھ لینی چاہئے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ بھی اول وقت ہی میں پڑھتے تھے لیکن امام طحاوی نے لکھا ہے کہ چونکہ ازواج مطہرات کے حجروں کی دیواریں بہت چھوٹی تھیں اس لئے غروب سے پہلے کچھ نہ کچھ دھوپ حجرہ میں باقی رہتی تھی اور اگر چہ حجرے بہت تنگ اور چھوٹے تھے لیکن دھوپ دیواروں کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے برابر باقی رہتی تھی' اس لئے اگر آنحضور ﷺ کی نماز عصر کے وقت حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں دھوپ رہتی تھی تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ آپ نماز سویرے ہی پڑھ لیتے تھے۔ نماز کے اوقات سے متعلق احادیث میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اپنے مشاہدات بیان فرمائے ہیں اور نماز کے اوقات کی ابتداء اور انتہاء کی تعبیر مختلف الفاظ سے کی ہے مثلاً ظہر کی نماز کے لئے "حتی راینا فی التلول" (اس وقت نماز پڑھی گئی جب ٹیلے کے سائے نظر آنے لگے) کہا۔ عصر کے لئے کسی نے کہا کہ "مرتفعة حیة" (عصر کی نماز ہوتی تو سورج ابھی بلندی پر اور زندہ و روشن ہوتا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا "عصر کے وقت دھوپ میرے حجرہ میں رہتی تھی" کسی نے کہا کہ عصر پڑھ کے ہم اپنے گھر آتے تھے مدینہ کے سب سے آخری کونے پر اور سورج ابھی باقی رہتا تھا۔ مغرب کے لئے کہا کہ "ہم نماز پڑھ کر واپس ہوتے تو تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے" کسی نے صرف اسی پر اکتفا کیا کہ "مغرب کا وقت ہوتے ہی نماز پڑھ لی جاتی۔" ان تمام تعبیرات سے جن میں مافی الضمیر کے لئے مختلف الفاظ بیان کئے گئے ہیں اور دوسرے قرائن کے پیش نظر ائمہ کرام نے نماز کے اوقات کی تعیین کی ہے۔ اس میں ان کا معمولی سا اختلاف بھی ہے لیکن یہ ناگزیر تھا اس لئے اس سلسلے میں جتنی بھی احادیث آئیں گی انہیں اسی روشنی میں دیکھنا چاہئے۔ ❷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت انسؓ کی رائے اس سلسلہ میں عام آراء سے مختلف تھی اور آپ عصر کو سویرے پڑھنے پر زور دیتے تھے جب کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں عام طور پر تاخیر کے ساتھ پڑھی جاتی تھی۔

فَيَاتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

اور جب وہاں پہنچ جاتا تو سورج ابھی بلندی پر ہوتا تھا۔

(۵۲۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ فَيَاتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْنَحْوِهٖ

۵۲۱۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھتے تو سورج بلندی پر اور روشن ہوتا تھا پھر ایک شخص مدینہ کے بالائی علاقہ کی طرف جاتا وہاں پہنچنے کے بعد بھی سورج بلند رہتا تھا۔ مدینہ کے بالائی علاقہ کے بعض مقامات تقریباً چار میل دور ہیں۔

باب ۳۶۴. اِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ

۳۶۴۔ عصر کے چھوٹ جانے پر گناہ۔

(۵۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ

۵۲۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر پہنچائی وہ عبداللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کا گھر اور مال ضائع ہو گیا۔

باب ۳۶۵. اِثْمِ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ

۳۶۵۔ نماز عصر قصداً چھوڑ دینے پر گناہ۔

(۵۲۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ

۵۲۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہا کہ ہمیں یحییٰ ابن ابی کثیر نے ابوقلابہ کے واسطہ سے خبر دی وہ ابوالملیح سے کہا کہ ہم بریدہؓ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے، بارش کا دن تھا۔ آپ فرمانے لگے کہ عصر کی نماز سویرے پڑھ لو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔

باب ۳۶۶. فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۳۶۶۔ نماز عصر کی فضیلت۔

(۵۲۴) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَاتُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّاتُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ افْعَلُوْا لَاتَفُوْتَنَّكُمْ

۵۲۴۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے مروان بن معاویہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے قیس کے واسطہ سے بیان کیا وہ جریر بن عبداللہ سے، کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ ﷺ نے چاند پر ایک نظر ڈالی پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو (آخرت میں) اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس دیکھنے میں کوئی دھکا پیل بھی نہیں ہوگی پس اگر تم ایسا کر سکتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے (فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے (عصر) کی نمازوں سے تمہیں کوئی چیز نہ روک سکے تو ایسا ضرور کرو۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی (ترجمہ) پس اپنے رب کے حمد کی تسبیح کرو، سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے اسمٰعیل (راوی حدیث) نے کہا کہ ایسا کرو کہ (عصر اور فجر کی نمازیں) چھوٹنے نہ پائیں۔

(۵۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَا هُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ

۵۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے مالک نے ابو الزناد کے واسطہ سے بیان کیا وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات اور دن میں ملائکہ کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں اور فجر اور عصر کی نمازوں میں (ڈیوٹی پر آنے والوں اور رخصت پانے والوں) ان کا اجتماع ہوتا ہے پھر تمہارے پاس رہنے والے ملائکہ جب رب کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ اپنے بندوں کے متعلق جانتا ہے کہ میرے بندوں کو تم لوگوں نے کس حال میں چھوڑا وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے جب انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ ❶

باب ۳۶۷. مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوْبِ

۳۶۷۔ جو عصر کی ایک رکعت غروب سے پہلے پہلے پڑھ سکا۔

(۵۲۶) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ

۵۲۶۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر عصر کی نماز کی ایک رکعت بھی کوئی شخص سورج غروب ہونے سے پہلے پڑھ سکا تو پوری نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ سکے تو پوری نماز پڑھے۔ ❷

(۵۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا بَقَآؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ

۵۲۷۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ سالم بن عبداللہ سے وہ اپنے والد سے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم سے پہلے کی امتوں کے مقابلہ میں تمہاری زندگی (مثلاً صرف) اتنی ہے

---

❶ ظاہر ہے کہ فرشتوں کا یہ جواب انہیں بندوں کے متعلق ہوگا جو نماز کے پابند ہیں اور خاص طور سے فجر و عصر کے، لیکن جو لوگ پابند نماز نہیں خدا کی بارگاہ میں فرشتے ان کا ذکر کس بنیاد پر کریں گی۔ ❷ بعض علماء نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ مثلاً کوئی شخص نابالغ یا دیوانہ تھا یا اسی طرح کا کوئی ایسا عذر تھا جس سے نماز معاف ہو جاتی ہے جب وہ عذر ختم ہو تو عین اس وقت اتفاق سے عصر یا فجر کے وقت میں صرف ایک رکعت کی گنجائش تھی ایسے شخص پر اس نماز کی قضا واجب ہو جاتی ہے لیکن دوسری متعدد احادیث جو اس سے زیادہ مفصل ہیں اور اسی باب سے متعلق ہیں ان کی روشنی میں اس حدیث کی یہ تفسیر درست نہیں ہو سکتی مفصل حدیث میں ہے کہ جس نے ایک رکعت نماز امام کے ساتھ پائی اس نے پوری نماز پالی۔ مختلف احادیث کے الفاظ میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن مطلوب سب کا یہی ہے کہ اگر کوئی شخص بعد میں آیا اور کچھ رکعتیں ہو چکی تھیں آنے والا صرف ایک رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہو سکا تو وہ جماعت کی فضیلت حاصل کرلے گا۔ ان تفصیلی روایات میں فجر اور عصر کی بھی کوئی قید نہیں۔ اس سلئے ان کی روشنی میں یہ کہا جائے گا کہ یہ حدیث عصر اور فجر کی نمازوں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے باب کی ہے اور امام بخاریؒ کو بھی اس سلسلے میں مغالطہ ہوا حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ امام کے ساتھ صرف ایک رکعت کو پانے والا بھی جماعت کی فضیلت سے محروم نہیں ہو سکتا۔ فیض الباری ج ۲ میں یہ بحث بسط و ضاحت کے ساتھ بیان کیا گئی ہے۔

مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِىَ اَهْلُ التَّوْرٰةِ التَّوْرٰةَ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِىَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ اَىْ رَبَّنَا اَعْطَيْتَ هٰؤُلَآءِ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ وَاَعْطَيْتَنَا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ اَجْرِكُمْ مِنْ شَىْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ وَهُوَ فَضْلِىْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ

جتنا عصر سے سورج غروب ہونے تک کا وقت ہوتا ہے۔ توراۃ والوں کو توارۃ دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا۔ آدھے دن تک وہ بے بس ہو چکے تھے۔ ان لوگوں کو ان کے عمل کا بدلہ ایک ایک قیراط (بقول بعض دینار کا ۶/۴ حصہ اور بعض کے قول کے مطابق دینار کا بیسواں حصہ) دیا گیا، پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی انہوں نے (آدھے دن سے) عصر تک اس پر عمل کیا اور عاجز ہو گئے انہیں بھی ایک ایک قیراط کے عمل کا بدلہ دیا گیا۔ پھر (عصر کے وقت) ہمیں قرآن دیا گیا ہم نے اس پر سورج کے غروب تک عمل کیا اور ہمیں دو دو قیراط ملے اس پر ان دو کتاب والوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! انہیں تو آپ نے دو دو قیراط دیئے اور ہمیں صرف ایک ایک قیراط۔ حالانکہ عمل ہم نے ان سے زیادہ کیا تھا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا تو کیا میں نے اجر دینے میں تم پر کچھ زیادتی کی ہے انہوں نے عرض کی کہ نہیں، خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ (زیادہ اجر دینا) میرا فضل ہے جسے میں چاہوں دے سکتا ہوں۔

(۵۲۸) حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَاجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا اِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوْا اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَاحَاجَةَ لَنَا اِلٰى اَجْرِكَ فَاسْتَاجَرَ اٰخَرِيْنَ فَقَالَ اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِىْ شَرَطْتُ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالُوْا لَكَ مَاعَمِلْنَا فَاسْتَاجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَكْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ

۵۲۸۔ ہم سے ابوکریب نے بیان کیا، ان سے ابواسامہ نے بیان کیا، برید کے واسطہ سے وہ ابوموسیٰ اشعریؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے جس نے کچھ لوگوں سے اجرت پر رات تک کام کرنے کے لئے کہا، انہوں نے آدھے دن تک کام کیا اور پھر جواب دے دیا کہ ہمیں تمہاری اجرت کی ضرورت نہیں، پھر اس شخص نے دوسرے لوگوں کو اجرت پر کام لیے تیار کیا اور ان سے کہا کہ دن کا جو حصہ باقی بچ گیا ہے (یعنی آدھا دن) اس کو پورا کر دو۔ مقررہ مزدوری تمہیں ملے گی، انہوں نے بھی کام شروع کیا لیکن عصر تک وہ بھی جواب دے بیٹھے پھر ایک تیسری قوم کو اجرت پر مقرر کیا اور انہوں نے دن کے اس باقی حصہ کو پورا کیا سورج غروب ہو گیا۔ پس اس تیسرے گروہ نے پہلے دو گروہوں کے کام کی پوری اجرت کا اپنے آپ کو مستحق بنا لیا۔

باب ۳۶۸. وَقْتِ الْمَغْرِبِ وَ قَالَ عَطَآءٌ يَجْمَعُ الْمَرِيْضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ

۳۶۸۔ مغرب کا وقت۔

عطاء نے فرمایا ہے کہ مریض عشاء اور مغرب دونوں کو ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

(۵۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوالنَّجَاشِىِّ

۵۲۹۔ ہم سے محمد بن مہران نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ولید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے اوزاعی نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابوالنجاشی نے بیان کیا،

اِسْمُهٗ عَطَآءُ بْنُ صُهَيْبٍ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّى الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهٗ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ

ان کا نام عطاء بن صہیب ہے اور یہ رافع بن خدیج کے مولیٰ ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رافع بن خدیج سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ہم مغرب کی نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھ کر جب واپس ہوتے تو (اتنا اجالا پھر بھی باقی رہتا تھا کہ ہم میں سے ہر) ایک شخص تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا۔ ❶

(۵۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَّالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَآءَ اَحْيَانًا وَّاَحْيَانًا اِذَارَآهُمُ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَاِذَا رَآهُمْ اَبْطَاُوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوْا اَوْكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا بِغَلَسٍ

۵۳۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے سعد کے واسطہ سے بیان کیا وہ محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے انہوں نے کہا کہ حجاج کا دور آیا (اور وہ نماز بہت تاخیر سے پڑھا کرتا تھا)۔ ہم نے جابر بن عبداللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھایا کرتے تھے۔ اور ابھی سورج صاف اور روشن ہوتا تھا عصر پڑھاتے، مغرب وقت آتے ہی پڑھاتے اور عشاء کو کبھی جلدی پڑھاتے اور کبھی تاخیر سے، جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھا دیتے اور اگر لوگ جلدی جمع نہ ہوتے تو نماز میں تاخیر فرماتے (اور لوگوں کا انتظار کرتے) اور صبح کی نماز صحابہ یا (یہ کہا کہ) نبی کریم ﷺ منہ اندھیرے پڑھتے تھے۔

(۵۳۱) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ اِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

۵۳۱۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا مسلمؓ کے واسطہ سے فرمایا کہ ہم نماز مغرب نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈوب جاتا تھا۔

(۵۳۲) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيْعًا وَثَمَانِيًا جَمِيْعًا

۵۳۲۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہا کہ میں نے جابر بن زید سے سنا وہ ابن عباس کے واسطہ سے بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سات رکعت (مغرب اور عشاء کی نمازیں) ایک ساتھ اور آٹھ رکعت ظہر اور عصر کی نمازیں) ایک ساتھ پڑھیں۔ ❷

باب ۳۶۹. مَنْ كَرِهَ اَنْ يُّقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَآءُ

۳۶۹۔ مغرب کو عشاء کہنا ناپسندیدہ ہے۔

(۵۳۳) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

۵۳۳۔ ہم سے ابو معمر نے بیان کیا۔ یہ عبداللہ بن عمرو ہیں کہا کہ ہم سے

---

❶ کسی جگہ کھڑے ہو کر تیر پھینکا جائے اور وہ کہیں دور جا کر گرے۔ تو مغرب کے بعد پھینکنے والا شخص اپنی اسی جگہ سے تیر گرنے کی جگہ کو بخوبی دیکھ سکتا تھا جو انصار مدینہ کے اردگرد مختلف علاقوں میں آباد تھے۔ انہیں کے چند افراد کا بیان ہے کہ ہم مغرب کی نماز کے بعد جب اپنے گھروں کو واپس ہوتے تو تیر گرنے کی جگہوں کو دیکھ سکتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز دن غروب ہونے کے فوراً بعد پڑھ لی جاتی تھی اور اس میں تاخیر نہیں ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ سنت متواتر بھی یہی ہے کہ مغرب کی نماز میں مختصر سورتیں پڑھی جائیں۔ ❷ اس حدیث کی تشریح "ظہر کی نماز عصر کے وقت" کے عنوان کے تحت مذکور حدیث کے نوٹ میں گذر چکی ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبَ قَالَ وَيَقُوْلُ الْاَعْرَابُ هِيَ الْعِشَآءُ

عبدالوارث نے حسین کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ مزنی نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ تمہاری ''مغرب'' کی نماز کے نام کے لئے اعراب (بدوی اور دیہاتی عرب) کا محاورہ تمہاری زبانوں پر چڑھ جائے۔ فرمایا کہ اعراب مغرب کو عشاء کہتے تھے۔ ❶

باب ۳۷۰. ذِكْرِالْعِشَآءِ وَالْعَتَمَةِ

۳۷۰۔ عشاء اور عتمہ کا ذکر۔

وَمَنْ رَّآهُ وَاسِعًا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثْقَلُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ الْعِشَآءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَالْاِخْتِيَارُ اَنْ يَّقُوْلَ الْعِشَآءَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ فَاَعْتَمَ بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةُ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَآءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَآئِشَةَ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَآءَ وَقَالَ اَبُوْبَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَآءَ وَقَالَ اَنَسٌ اَخَّرَ النَّبِيُّ

اور جو یہ دونوں نام لینے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتے۔ ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے فرمایا منافقین پر عشاء اور فجر تمام نمازوں سے زیادہ گراں ہیں اور آپ نے فرمایا کہ کاش وہ سمجھ سکتے کہ عتمہ (عشاء) اور فجر کی نمازوں میں کتنا بڑا ثواب ہے۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) کہتا ہے عشاء کہنا ہی پسندیدہ ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے ومن بعد صلوٰۃ العشاء (پس قرآن نے اس کا جو نام رکھ دیا ہے اسی سے پکارنا چاہئے) ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ ہم نے عشا کی نماز نبی کریم ﷺ کی مسجد میں پڑھنے کے لئے باری مقرر کر لی تھی۔ ایک مرتبہ آپ نے اسے بہت رات گئے بعد پڑھا ❷ اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ''عتمہ'' کو تاخیر سے پڑھا۔ جابرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ''عشاء'' پڑھتے تھے۔ ابو برزہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ''عشاء'' میں تاخیر کرتے تھے۔ انسؓ نے فرمایا، کہ نبی کریم ﷺ ''آخری

---

❶ شریعت کی اصطلاح میں جن نمازوں کو مغرب اور عشاء کہا جاتا ہے۔ بدوی عرب ان اوقات کے لئے عشاء اور عتمہ کا لفظ بولتے تھے مغرب کو عشاء کہتے تھے اور عشاء کو عتمہ۔ شریعت چاہتی ہے کہ اسی کے رکھے ہوئے نام مسلمانوں کی زبان پر رہیں اس لئے اس کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ مدینہ کا قدیم نام یثرب تھا۔ آنحضور ﷺ کی ہجرت کے بعد ''مدینۃ النبی'' نام رکھا گیا۔ احادیث میں اس کے لئے بھی آیا ہے کہ یثرب نہ کہا جائے بلکہ مدینہ ہی کے نام سے پکارا جائے یہ زبان اور گفتگو کے آداب ہیں۔ یہاں جائز و ناجائز کی کوئی بحث نہیں ہے جو اصطلاح شریعت نے مقرر کر دی ہے اس کے خلاف قدیم نام لینے سے اگرچہ معمولی سی ایک درجہ میں کراہت ضرور ہوگی لیکن آداب کے حدود میں یہی وجہ ہے کہ ''عتمہ'' کے بجائے شریعت نے عشاء کی اصطلاح خاص کر دی لیکن پھر بھی احادیث میں عشاء کو عتمہ بعض مواقع پر کہا گیا ہے گو ایسا بہت ہی کم ہے لیکن ہے تو سہی۔ ❷ حضرت ابو موسیٰ اشعری حبشہ سے جب مدینہ تشریف لائے تو مدینہ میں جہاں نبی کریم ﷺ قیام پذیر تھے۔ اس سے کافی فاصلہ پر ٹھہرنا پڑا اس لئے آپ نے اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مسجد نبوی میں عشاء پڑھنے کی باری مقرر کر لی تھی۔ مسجد نبوی سے دور رہنے والے صحابہ کا عام طور سے یہی طرز عمل تھا۔ کیونکہ دور ہونے کی وجہ سے ہر نماز میں حاضری سب کے لئے دشوار تھی ادھر نبی کریم ﷺ کی تمام تازہ ہدایات سے مطلع رہنا اپنے لئے ضروری خیال کرتے تھے اس لئے ایک ساتھ رہنے والوں میں سے کوئی نہ کوئی مسجد نبوی میں ضرور حاضری دیتا اور آنحضور ﷺ کی احادیث اور نئی باتوں سے اپنے ساتھیوں کو بھی مطلع رکھتا۔ جس خاص واقعہ کو ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کر رہے ہیں اس کے متعلق احادیث کی کتابوں میں ہے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ آپ ﷺ ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ مسلمانوں کے بعض معاملات میں مشورہ کرنے میں مشغول ہو گئے تھے۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ابو موسیٰ اشعریؓ نے عشاء کے لئے ''عتمہ'' کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے بلکہ صرف فعل ''اعتم'' استعمال کیا ہے اور صرف اس مفہوم کو ادا کرنا چاہا ہے کہ آپ ﷺ نے نماز عشاء کافی تاخیر سے پڑھی تھی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُو اَيُّوْبَ وَابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ

عشاء'' کو دیر میں پڑھتے تھے۔ ابن عمر، ابوایوب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ''مغرب اور عشاء'' پڑھی۔

(۵۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَآءِ وَهِيَ الَّتِيْ يَدْعُوا النَّاسُ الْعَتَمَةَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَايَبْقٰى مِمَّنْ هُوَالْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِالْاَرْضِ اَحَدٌ

۵۳۴۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں یونس نے خبر دی زہری کے واسطہ سے کہ سالم نے کہا کہ مجھے عبداللہ بن عمر (میرے والد) نے خبر دی کہ ایک رات نبی کریم ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ یہی جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں، پھر ہمیں خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس رات کو جانتے ہو؟ آج جو لوگ زندہ ہیں ایک سو سال کے بعد روئے زمین پر ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔ ❶

باب ۳۷۱. وَقْتِ الْعِشَآءِ اِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ اَوْ تَاَخَّرُوْا

۳۷۱۔ ''عشاء'' کا وقت، جب لوگ (جلدی) جمع ہو جائیں یا تاخیر کریں۔ ❷

(۵۳۵) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَّالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَآءَ اِذَا كَثُرَالنَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَاقَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ

۵۳۵۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے سعد بن ابراہیم کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ محمد بن عمرو سے یہ حسن بن علی بن ابی طالب کے صاحبزادے ہیں فرمایا کہ ہم نے جابر بن عبداللہ سے نبی کریم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ ﷺ ظہر دوپہر میں پڑھتے تھے اور جب عصر پڑھتے تو سورج صاف اور روشن ہوتا۔ مغرب واجب ہوتے ہی ادا فرماتے اور ''عشاء'' میں اگر لوگ جلدی زیادہ تعداد میں جمع ہو جاتے تو سویرے پڑھتے اور اگر ابھی نماز کے لئے آنے والوں کی تعداد کم ہوتی تو نماز پڑھنے میں تاخیر کرتے اور صبح منہ اندھیرے پڑھتے۔

باب ۳۷۲. فَضْلِ الْعِشَآءِ

۳۷۲۔ عشاء (میں نماز کے انتظار) کی فضیلت۔

(۵۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَآءِ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّفْشُوَ الْاِسْلَامُ

۵۳۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی۔ فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھی۔ یہ اسلام کے اقصائے عرب میں پھیلنے سے پہلے کا

❶ مطلب یہ ہے کہ روئے زمین پر آج جو لوگ زندہ ہیں ایک سو سال تک ان سب کی وفات ہو چکے گی اور سو سال بعد کوئی بھی زندہ باقی نہیں رہے گا اس لئے یہاں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت حضرت خضر علیہما السلام تو اب بھی زندہ ہیں؟ ❷ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ اگر نماز عشاء سویرے پڑھ لی جائے تو اسے ''عشاء'' کہیں گے اور اگر اس میں تاخیر ہو جائے تو اسی کو ''عتمہ'' کہیں گے۔ مصنف اس خیال کی تردید کرنا چاہتے ہیں کہ جلدی ہو یا دیر میں نام بہرحال اس کا ''عشاء'' ہی ہے۔

فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِاَهْلِ الْمَسْجِدِ مَايَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ

واقعہ ہے۔ آپ ﷺ اس وقت تک باہر تشریف نہیں لائے جب تک حضرت عمرؓ نے یہ نہ فرمایا کہ ''عورتیں اور بچے سو گئے'' پھر آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے علاوہ دنیا کا کوئی فرد بھی اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔

(۵۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَصْحَابِىَ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا مَعِىَ فِى السَّفِيْنَةِ نُزُوْلًا فِىْ بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِّنْهُمْ فَوَافَقْنَا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَصْحَابِىْ وَلَهٗ بَعْضُ الشُّغْلِ فِىْ بَعْضِ اَمْرِهٖ فَاَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى ابْهَآرَّاللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهٗ عَلٰى رِسْلِكُمْ اَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّىْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْقَالَ مَاصَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَايَدْرِىْ اَىَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَرَجَعْنَا فَرْحٰى بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۳۷۔ ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا برید کے واسطہ سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰؓ سے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ان ساتھیوں کی معیت میں جو کشتی میں میرے ساتھ (حبشہ سے) آئے تھے۔ ''بقیع بطحان'' ❶ میں قیام کا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف رکھتے تھے۔ ہم میں سے کوئی نہ کوئی عشاء کی نماز میں روزانہ باری مقرر کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت حاضر ہوتا تھا۔ اتفاق سے میں اور میرے ایک ساتھی ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ اپنے کسی کام میں مشغول تھے (مسلمانوں کے کسی معاملہ میں ابو بکر صدیقؓ سے مشورہ کر رہے تھے) جس وجہ سے نماز میں تاخیر ہوئی اور تقریباً آدھی رات ہوگئی۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ نماز پوری کر چکے تو حاضرین سے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر وقار کے ساتھ بیٹھے رہو اور ایک بشارت سنو۔ تمہارے سوا دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اس وقت نماز پڑھتا ہو۔ یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ تمہارے سوا اس وقت کسی نے بھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ یہ یقین نہیں کہ آپ ﷺ نے ان دو جملوں میں سے کون سا جملہ فرمایا تھا کہا کہ ابو موسیٰ نے فرمایا۔ پس ہم نبی کریم ﷺ سے یہ سن کر بہت خوش لوٹے۔ ❷

---

❶ بقیع ہر اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں مختلف انواع واقسام کے درخت ہوں۔ اس طرح کی جگہیں عرب میں بکثرت تھیں۔ اس لئے تمیز کے لئے اضافت کے ساتھ استعمال کرتے تھے۔ مثلاً یہی ''بقیع بطحان''۔ ❷ یعنی رسول اللہ ﷺ نے عشاء کے انتظار میں جو ہمارا امتیاز بنایا تو ہمیں اس سے اس طرح ایک طویل انتظار کی وجہ سے جو ایک سستی سی طاری ہوگئی ہوگی آنحضور ﷺ نے اس کا اپنے ان ارشادات سے ازالہ فرما دیا اس کے علاوہ اس موقعہ پر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امم سابقہ میں عشاء کے وقت کوئی نماز مشروع نہیں تھی۔ اس لئے حدیث میں امت مسلمہ کے اس امتیاز پر بشارت دی گئی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسلام اس وقت تک عرب کے اطراف واکناف میں پھیلا نہیں تھا اس لئے کفار کے مقابلہ میں مسلمانوں کا یہ امتیاز بتایا گیا ہے کہ خدا کی تم پر نعمت ہے کہ تم اس کی عبادت کرتے ہو اور اس کے لئے رات گئے تک انتظار میں بیٹھے رہتے ہو۔ مدینہ منورہ میں اس وقت تقریباً نو مساجد تھیں اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے والوں کو اس حیثیت سے بھی خاص اسی دن میں یہ امتیاز حاصل ہوا تھا کہ اور باقی مساجد میں تو نماز ختم ہوگئی ہوگی لیکن یہاں ابھی تک لوگ اس کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہاں یہ بات ملحوظ رکھنی چاہئے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر مطلوب ہے حدیث میں ہے کہ اگر میری امت پر شاق نہ گذرتا تو تہائی رات تک میں عشاء کی نماز میں تاخیر کرتا۔

باب ۳۷۳. مَایُکْرَہُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ

(۵۳۸) حَدَّثَنَا مُحْمُوْدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَھَّابِ الثَّقَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِالْحَذَّآءُ عَنْ اَبِی الْمِنْھَالِ عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَکْرَہُ النَّوْمَ قَبْلَھَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَھَا

باب ۳۷۴. النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ لِمَنْ غُلِبَ

(۵۳۹) حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ اَنَّ عَآئِشَۃَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَآءِ حَتّٰی نَادَاہُ عُمَرُ الصَّلٰوۃَ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْیَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ مَایَنْتَظِرُھَا مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ اَحَدٌ غَیْرُکُمْ قَالَ وَلَا یُصَلّٰی یَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِیْنَۃِ قَالَ وَکَانُوْا یُصَلُّوْنَ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّغِیْبَ الشَّفَقُ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ

۳۷۳۔عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے۔ ❶

۵۳۸۔ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔کہا کہ ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا۔کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا ابوالمنہال کے واسطہ سے وہ ابو برزہ سے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

۳۷۴۔اگر نیند کا غلبہ ہو جائے تو عشاء سے پہلے بھی سویا جا سکتا ہے۔

۵۳۹۔ہم سے ایوب بن سلیمان نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابوبکر نے سلیمان کے واسطہ سے بیان کیا۔ان سے صالح بن کیسان نے بیان کیا کہ مجھے ابن شہاب نے عروہ کے واسطہ سے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز میں تاخیر فرمائی۔آخر کار عمرؓ نے پکارا نماز! عورتیں اور بچے سو گئے۔تب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ روئے زمین پر تمہارے علاوہ اور کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کرتا کہا کہ اس وقت یہ نماز (باجماعت) مدینہ کے سوا اور کہیں نہیں پڑھی جاتی تھی۔صحابہ اس نماز کو شفق کے غائب ہونے کے بعد رات کے پہلے تہائی حصہ تک (کسی وقت بھی) پڑھتے تھے۔

(۵۴۰) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْھَا لَیْلَۃً فَاَخَّرَھَا حَتّٰی رَقَدْنَا فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَیْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَیْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ الْاَرْضِ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ غَیْرُکُمْ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ لَایُبَالِیْ اَقَدَّمَھَا اَمْ اَخَّرَھَا اِذَا کَانَ لَایَخْشٰی اَنْ یَّغْلِبَہُ النَّوْمُ عَنْ وَّقْتِھَا وَقَدْ کَانَ یَرْقُدُ قَبْلَھَا قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

۵۴۰۔ہم سے محمود نے بیان کیا۔کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا۔کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی کہا کہ مجھے عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات کسی کام میں مشغول ہو گئے اور بہت دیر کی۔ہم (نماز کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے) مسجد میں سو گئے پھر بیدار ہوئے پھر سو ئے پھر بیدار ہوئے پھر کہیں جا کر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ دنیا کا کوئی شخص بھی تمہارے سوا اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔اگر نیند کے غلبہ کا ڈر نہ ہوتو ابن عمر نماز عشاء کو پہلے پڑھنے یا بعد میں پڑھنے کو اہمیت نہیں دیتے تھے۔نماز سے پہلے آپ سو بھی لیتے تھے۔ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے

❶ عشاء سے پہلے سونا یا اس کے بعد بات چیت کرنا اس وجہ سے پسند نہیں کیا گیا کہ اگر پہلے سو گیا تو نماز باجماعت فوت ہو جانے کا خطرہ ہے اور اگر بعد میں بات چیت کرتا رہا تو ممکن ہے کہ دیر میں سونے کی وجہ سے صبح کی نماز نہ ملے اور دیر تک سوتا رہے۔ورنہ اگر کسی ضرورت و نیک مقصد کے لئے رات کو عشاء کے بعد بات چیت کی یا جاگتا رہا تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔چنانچہ بعد میں حدیث آئے گی کہ خود آنحضور ﷺ نے بھی عشاء کے بعد گفتگو دینی مقاصد کے لئے فرمائی ہے۔پھر بھی اسلام میں مطلوب یہ ہے کہ بیداری کی ابتداء اور انتہاء دونوں عبادت کے ساتھ ہوں۔یہ بحث اس سے پہلے بھی گذر چکی ہے۔

عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَآءِ حَتّٰى رَقَدَالنَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوْا وَرَقَدُوْا وَاسْتَيْقَظُوْا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ الصَّلٰوةَ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ يَقْطُرُ رَاْسُه' مَآءً وَّاضِعًا يَّدَه' عَلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا هٰكَذَا فَاسْتَثْبَتُّ عَطَآءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِهٖ يَدَه' كَمَآ اَنْبَاَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَدَّدَ لِيْ عَطَآءٌ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيْدٍ ثُمَّ وَضَعَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ عَلٰى قَرْنِ الرَّاْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّاْسِ حَتّٰى مَسَّتْ اِبْهَامُه' طَرَفَ الْاُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَايُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ اِلَّا كَذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا هٰكَذَا

ایک رات عشاء کی نماز میں دیر کی جس کے نتیجہ میں لوگ (مسجد ہی میں) سو گئے، پھر بیدار ہوئے پھر سوئے پھر بیدار ہوئے۔ آخر عمر بن خطابؓ اٹھے اور پکارا ''نماز''! عطاء نے بیان کیا کہ ابن عباس نے فرمایا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ اگر میری امت کے لئے دشواری نہ ہوتی تو میں انہیں حکم دیتا کہ عشاء کو اسی وقت پڑھیں۔ میں نے عطاء سے مزید تحقیق چاہی کہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ سر پر رکھنے کی کیفیت کیا تھی۔ ابن عباسؓ نے انہیں اس سلسلے میں کس طرح بتایا تھا۔ اس پر حضرت عطاء نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں تھوڑی سی کھول دیں اور انہیں سر کے ایک کنارے پر رکھا پھر انہیں ملا کر یوں سر پر پھیرنے لگے کہ ان کا انگوٹھا کان کے اس کنارے پر جو چہرے سے متصل ہے اور داڑھی سے جا لگا۔ نہ سستی کی اور نہ جلدی بلکہ اسی طرح کیا (جیسے اوپر بیان ہوا) اور فرمایا کہ اور میری امت پر شاق نہ گذرتا تو میں حکم دیتا کہ اس نماز کو اسی وقت پڑھیں۔

باب ۳۷۵. وَقْتِ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَقَالَ اَبُوْبَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ تَاْخِيْرَهَا

۳۷۵۔ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔
ابو برزہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس میں تاخیر پسند فرماتے تھے۔ ❶

(۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيْمِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ عَنْ حُمَيْدِ نِالطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخَّرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلّٰى ثُمَّ قَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوْآ اَمَا اِنَّكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّاانْتَظَرْتُمُوْهَا وَزَادَ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ سَمِعَ اَنَسًا كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ لَيْلَتَئِذٍ

۵۴۱۔ ہم سے عبدالرحمٰن محاربی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زائدہ نے بیان کیا۔ حمید طویل سے وہ انسؓ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک دن) عشاء کی نماز نصف شب میں پڑھی اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہوں گے (یعنی دوسری مساجد میں پڑھنے والے صحابہ) اور تم جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے (گویا) نماز ہی پڑھتے رہے۔ ابن مریم نے اس میں یہ زیادتی کی ہے کہ ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے یہ سنا ''گویا اس رات میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کا منظر اس وقت میری نظروں کے سامنے ہے۔''

❶ رات کی پہلی تہائی تک عشاء کی نماز کو مؤخر کرنا مستحب ہے اور نصف شب تک جائز ہے بلا کسی کراہت کے۔ لیکن اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ البتہ مسافر اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

باب ۳۷۶. فَضْلِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ

۳۷۶۔ نماز فجر کی فضیلت۔

(۵۴۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِيْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ كُنَّا عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اَمَآ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَاتُضَآمُّوْنَ اَوْلَا تُضَاهُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَلَّاتُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا قَالَ فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَالَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ زَادَابْنُ شِهَابٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا

۵۴۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یحییٰ نے اسمٰعیل کے واسطہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے قیس نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے جریر بن عبداللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے چاند کی طرف نظر اٹھائی۔ ماہ کامل تھا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو (اسے دیکھنے کے لئے) کسی مزاحمت کی ضرورت نہیں ہوگی یا یہ فرمایا کہ تمہیں اس کی رویت میں شبہ نہ ہوگا۔ اس لئے اگر تم میں اس کی قدرت ہو کہ سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نمازوں میں کوتاہی نہ ہو سکے تو ایسا ضرور کرو (کہ کوئی کوتاہی نہ ہو سکے) پھر تلاوت فرمائی:۔
(ترجمہ) پس اپنے رب کی حمد کی تسبیح پڑھو سورج نکلنے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ ابن شہاب نے اسمٰعیل کے واسطہ سے جو قیس سے بواسطہ جریر (راوی ہیں) یہ زیادتی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''تم اپنے رب کو صاف دیکھو گے۔ [1]

(۵۴۳) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْجَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ ابْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ اَنَّ اَبَابَكْرِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ قَيْسٍ اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا

۵۴۳۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابوجمرہ نے بیان کیا۔ ابوبکر بن ابی موسیٰ کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں پڑھیں (فجر اور عصر) تو وہ جنت میں جائے گا ابن رجاء نے کہا کہ ہم سے ہمام نے ابوجمرہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے انہیں یہ حدیث پہنچائی۔

(۵۴۴) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْجَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

۵۴۴۔ ہم سے اسحٰق نے بیان کیا کہ ہم سے حبان نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابوجمرہ نے بیان کیا ابوبکرہ بن عبداللہ کی واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح۔

باب ۳۷۷. وَقْتِ الْفَجْرِ

۳۷۷۔ فجر کا وقت۔

(۵۴۵) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ

۵۴۵۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کیا کہا کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی قتادہ کے واسطہ سے وہ انسؓ سے کہ زید بن ثابتؓ نے ان

---

[1] سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع صغیر میں لکھا ہے کہ عصر اور فجر کی نماز کی تخصیص اس وجہ سے کی کہ باری عزاسمہٗ کی رویت اسی وقت حاصل ہوگی۔ ہادی الارواح میں ہے کہ جنت میں رات اور دن اسی طرح آئیں گے کہ اہل جنت اور رب العزت کے درمیان پردہ کھینچ دیا جائے گا تو رات ہو جائے گی اور اسے ہٹا دیا جائے گا تو دن ہو جائے گا۔ فیض الباری صفحہ ۱۳۳ ج ۲۔

حَدَّثَهٗ اَنَّهُمْ تَسَحَّرُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوْآ اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اَوْسِتِّيْنَ يَعْنِيْ اٰيَةً

سے بیان فرمایا کہ ان لوگوں نے (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کے درمیان میں کتنا فاصلہ رہا ہوگا۔ فرمایا کہ پچاس یا ساٹھ آیت (تلاوت کرنے کا)

(۵۴۶) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِاَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَؤُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً

۵۴۶۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے روح بن عبادہ سے سنا کہا کہ ہم سے سعید نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالکؓ سے کہ نبی کریم ﷺ اور زید بن ثابت نے سحری کھائی۔ اس سے فارغ ہوکر نبی کریم ﷺ نماز کے لئے اٹھے اور نماز پڑھی۔ ہم نے انسؓ سے پوچھا کہ سحری سے فراغت اور نماز کی ابتداء میں کتنا فاصلہ رہا ہوگا تو انہوں نے فرمایا کہ اتنا کہ ایک شخص پچاس آیتیں پڑھ سکے۔

(۵۴۷) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَّقُوْلُ كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِيْ اَهْلِيْ ثُمَّ تَكُوْنُ سُرْعَةٌ بِيْ اَنْ اُدْرِكَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۴۷۔ ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی اپنے بھائی کے واسطہ سے وہ سلیمان سے وہ ابی حازم سے کہ انہوں نے سہل بن سعد سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے گھر سحری کھاتا تھا پھر نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھنے کے لئے مجھے جلدی کرنی پڑتی تھی۔

(۵۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنَّ نِسَآءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ

۵۴۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کیا کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی عقیل کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے، فرمایا کہ مجھے عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی۔ فرمایا کہ مسلمان عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھنے چادریں اوڑھ کر آتی تھیں۔ پھر نماز سے فارغ ہوکر جب اپنے گھروں کو واپس ہوتیں تو انہیں اندھیرے کی وجہ سے کوئی شخص پہچان نہیں سکتا تھا۔ [1]

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقعہ پر جتنی احادیث بیان کی ہیں ان سب سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح صادق کے طلوع ہونے کے فوراً بعد نماز شروع کر دیتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس آخری حدیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ابھی کافی اندھیرا باقی رہتا تھا کہ نماز ختم ہو جاتی تھی۔ امام مالک، امام احمد اور امام شافعی رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے کہ نماز فجر صبح صادق کے طلوع کے بعد ہی شروع کر دی جائے اور اگر چہ اس کی دو رکعتوں میں قرآن کی طویل طویل آیتیں پڑھی جائیں گی۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ ابھی اندھیرا باقی رہے جب ہی نماز ختم ہو جائے۔ احناف میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ نماز فجر کی ابتداء تو اندھیرے ہی میں کی جائے لیکن قرأت اتنی طویل ہونی چاہئے کہ جب نماز ختم ہو تو اجالا پھیل چکا ہو۔ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ نماز فجر کی ابتداء بھی اسفار میں کرے اور اختتام بھی اسفار ہی میں ہو۔ اسفار کی انتہاء یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اگر کسی وجہ سے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت پیش آجائے تو اطمینان کے ساتھ سورج نکلنے سے پہلے پہلے پڑھنا ممکن ہو۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف استحباب میں اختلاف ہے۔ جواز اور عدم جواز کا کوئی سوال نہیں۔ احادیث نماز فجر کو اسفار میں پڑھنے کے لئے بکثرت مذکور ہوئی ہیں۔ ان تمام احادیث کو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھئے)

اَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ

باب ۳۷۸. مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْفَجْرِ رَکْعَةً

۳۷۸۔فجر کی ایک رکعت کا پانے والا۔

(۵۴۹)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ وَّعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ وَّعَنِ الْاَعْرَجِ یُحَدِّثُوْنَه، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الصُّبْحِ رَکْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ

۵۴۹۔ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطہ سے وہ زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار، بسر بن سعید اور اعرج سے کہ انہوں نے ابو ہریرۃؓ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے فجر کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) سورج طلوع ہونے سے پہلے پالی اس نے فجر کی نماز (باجماعت کا ثواب) پالیا۔ اور جس نے عصر کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) سورج غروب ہونے سے پہلے پالی اس نے عصر کی نماز (باجماعت کا ثواب) پالیا۔

باب ۳۷۹. مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَکْعَةً

۳۷۹۔نماز میں ایک رکعت کا پانے والا۔

(۵۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوةَ

۵۵۰۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک رکعت نماز (باجماعت) پالی اس نے نماز (باجماعت کا ثواب) پالیا۔

باب ۳۸۰. الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

۳۸۰۔فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز نہ پڑھنی چاہئے۔

(۵۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ

۵۵۱۔ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوالعالیہ سے وہ ابن عباس

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) یہاں ذکر کرنا ممکن نہیں۔ مختصراً چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔ مثلاً حدیث میں ہے کہ فجر کو اسفار میں پڑھو کہ اس میں اجر زیادہ ہے۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ جتنا زیادہ اسفار کرو گے۔ اجر اتنا ہی زیادہ ملے گا۔ مطلب یہ ہے کہ مطلوبہ حد میں زیادہ سے زیادہ اسفار کیا جائے۔ حضرت علی ابن طالبؓ کی ایک حدیث طحاوی میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ہم سورج کو دیکھنے لگتے تھے کہ کہیں طلوع تو نہیں ہوگیا۔ حضرت ابن مسعودؓ کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے صرف ایک دن نماز وقت کے خلاف پڑھتے دیکھا۔ مزدلفہ کے دن فجر کی نماز آپ نے اندھیرے میں پڑھی تھی۔ ابن مسعودؓ آنحضور ﷺ کے ساتھ ان کے گھر کے ایک فرد کی طرح رہتے تھے اور آپ سے بہت کم جدا ہوتے تھے آپ کی یہ شہادت کافی ہے کہ آنحضور ﷺ نے مزدلفہ میں جو اندھیرے میں نماز پڑھی تھی وہ آپ کے معمول کے خلاف تھی۔ ابن مسعودؓ کی حدیث حنفیہ کے مسلک کی حمایت میں صاف اور واضح ہے امام بخاریؒ نے جن احادیث کا ذکر کیا ہے اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ تین پہلی احادیث رمضان کے مہینہ میں نماز فجر پڑھنے سے متعلق ہیں کیونکہ ان تینوں میں ہے کہ ہم سحری کھانے کے بعد نماز پڑھتے تھے اس لئے یہ بھی ممکن ہے کہ رمضان کی ضرورت کی وجہ سے سحری کے بعد فوراً پڑھ لی جاتی رہی ہو کہ سحری کے لئے جو لوگ اٹھے ہیں کہیں درمیان شب کی اس بیداری کے نتیجہ میں وہ غافل نیند نہ سو جائیں اور نماز ہی فوت ہو جائے۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند میں اکابر کے عہد سے اس پر عمل رہا ہے کہ رمضان میں سحر کے فوراً بعد فجر کی نماز شروع ہو جاتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابتداء میں جب مسلمانوں کی قلت تھی تو فجر اندھیرے ہی میں پڑھی جاتی تھی کیونکہ عمل میں شدت کی وجہ سے سب مسجد میں سویرے ہی پہنچ جاتے تھے لیکن کثرت ہوگئی تو لوگوں کے انتظار کے خیال سے اسفار میں نماز پڑھی جانے لگی۔

عَنْهُ قَالَ شَهِدَ عِنْدِیْ رِجَالٌ مَّرْضِیُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِیْ عُمَرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَالصُّبْحِ حَتّٰی تُشْرِقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ

سے، فرمایا کہ مجھے چند حضرات نے جن کی سچائی اور دینداری میں کسی قسم کا شک نہیں کیا جا سکتا اور جن میں سب سے زیادہ میرے محبوب حضرت عمرؓ تھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۵۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَبَاالْعَالِیَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَاسٌ بِهٰذَا

۵۵۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے شعبہ کے واسطہ سے بیان کیا وہ قتادہ سے کہ میں نے ابوالعالیہ سے سنا وہ ابن عباس کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے فرمایا مجھ سے چند لوگوں نے یہ حدیث بیان کی (جو اوپر ذکر ہوئی)۔

(۵۵۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتَحَرُّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَاغُرُوْبَهَا قَالَ وَحَدَّثَنِیْ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوْا الصَّلٰوةَ حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰی تَغِیْبَ تَابَعَهٗ عَبْدَةُ

۵۵۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھے ابن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز پڑھنے کے لئے سورج کے طلوع ہونے اور غروب ہونے کے انتظار میں نہ بیٹھے رہو (کہ سورج ابھی طلوع ہوا یا غروب ہونے کے قریب ہے اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے) حضرت عروہ نے کہا مجھ سے ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورج طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب سورج غروب ہونے لگے اس وقت بھی نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔ اس حدیث کی عبدہ نے متابعت کی ہے۔

(۵۵۴) حَدَّثَنَا عُبَیْدُبْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعَتَیْنِ وَعَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ صَلٰوتَیْنِ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَآءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ یُفْضِیْ بِفَرْجِهٖ اِلَی السَّمَآءِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

۵۵۴۔ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے ابی اسامہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبید اللہ سے وہ خبیب بن عبد الرحمٰن سے وہ حفص بن عاصم سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے دو طرح کی بیع و فروخت، دو طرح کے لباس اور دو ۲ طرح کی نمازوں سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور نماز عصر کے بعد غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا (اور کپڑوں میں) اشتمال صماء اور ایک کپڑا اپنے اوپر اس طرح لپیٹ لینا کہ شرم گاہ کھل جائے (احتباء) سے منع فرمایا (اور بیع و فروخت میں) آپ نے منابذہ اور ملامسۃ سے منع فرمایا۔ ❶

❶ پانچ اوقات ایسے ہیں جن میں نماز نہ پڑھنی چاہئے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو۔ جب غروب ہو رہا ہو اور ٹھیک آدھے دن پر جب کہ سورج سر کے بالکل اوپر ہوتا ہے۔ یہ تین اوقات وہ ہیں جن میں کسی قسم کی کوئی نماز جائز نہیں، نہ نماز جنازہ، نہ سجدہ تلاوت۔ البتہ اگر کسی نے نماز عصر نہ پڑھی تو اسی دن کی حد تک سورج غروب ہونے کے وقت پڑھ سکتا ہے۔ عصر اگر قضاء ہو تو اس وقت پڑھنا جائز نہیں۔ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے پہلے اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک صرف نفل نمازیں مکروہ ہیں۔ قضاء سجدۂ تلاوت، نماز جنازہ ان دونوں اوقات میں پڑھی جا سکتی ہے۔ آخری حدیث میں خرید و فروخت اور لباس سے متعلق جو ٹکڑا ہے وہ بخاری کے دوسرے پارے میں بھی گذر چکا ہے۔ اور وہاں اس کی تشریح کر دی گئی تھی۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھئے)

باب ۳۸۱. لَاتَتَحَرَّى الصَّلٰوةُ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

۳۸۱۔ سورج ڈوبنے سے پہلے نماز نہ پڑھنی چاہئے۔

(۵۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَاعِنْدَ غُرُوْبِهَا

۵۵۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی وہ ابن عمر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص انتظار میں نہ بیٹھا رہے کہ سورج طلوع ہوتے ہی نماز کے لئے کھڑا ہو جائے اسی طرح سورج کے ڈوبنے کے انتظار میں بھی نہ رہنا چاہئے۔

(۵۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُنْدَعِيُّ اَنَّه سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاصَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَاصَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ

۵۵۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے صالح کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے کہا کہ مجھ سے عطاء بن زید جندعی نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابوسعید خدری سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرمار ہے تھے کہ فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز سورج کے بلند ہونے تک نہ پڑھنی چاہئے۔ اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سورج کے ڈوبنے تک کوئی نماز نہ پڑھنی چاہئے۔

(۵۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَّقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَارَ اَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۵۵۷۔ ہم سے محمد بن ابان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ابوالتیاح کے واسطہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے حمران بن ابان سے سنا وہ معاویہؓ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ایک نماز پڑھتے ہو۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم نے کبھی آپ کو وہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے تو اس سے منع فرمایا تھا۔ حضرت معاویہؓ کی مراد عصر کے بعد دو رکعتوں سے تھی (جسے آپ ﷺ کے زمانہ میں بعض لوگ پڑھتے تھے۔ اس سے متعلق مستقل حدیث آئے گی۔)

(۵۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَالْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَالْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

۵۵۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبدہ نے عبیداللہ کے واسطہ سے خبر دی وہ خبیب سے وہ حفص بن عاصم سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے دو وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک۔

باب ۳۸۲. مَنْ لَّمْ يَكْرَهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا بَعْدَالْعَصْرِ

۳۸۲۔ جن کے نزدیک صرف فجر اور عصر کے بعد نماز مکروہ ہے۔

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) عرب میں بہت سے خرید و فروخت کے طریقے رائج تھے۔ جنہیں اسلام نے غلط قرار دیا۔ اسی طرح لباس میں بھی بہت سی باتوں سے روکا۔ یہاں ان میں سے صرف دو ہی کا ذکر ہوا ہے۔ تفصیلی احادیث بیع اور لباس کے ابواب میں آئیں گی۔ وہاں ان پر بحث کی جائے گی۔

وَالْفَجْرِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْسَعِيْدٍ وَّاَبُوْهُرَيْرَةَ

حضرت عمر، ابن عمرؓ، ابوسعید اور ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم سے یہی منقول ہے۔

(۵۵۹) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُصَلِّيْ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يُصَلُّوْنَ لَآ اَنْهٰى اَحَدًا يُصَلِّيْ بِلَيْلٍ اَوْنَهَارٍ مَاشَاءَ غَيْرَاَنْ لَّاتَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا

۵۵۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ نافع سے وہ ابن عمر سے آپ نے فرمایا کہ جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا میں بھی اسی طرح نماز پڑھتا ہوں۔ کسی کو میں روکتا نہیں۔ دن اور رات کے جس حصہ میں جی چاہے نماز پڑھ سکتا ہے۔ البتہ سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھا کرو۔ ❶

بَاب ۳۸۳. مَايُصَلّٰى بَعْدَالْعَصْرِ مِنَ الْفَوَآئِتِ وَنَحْوِهَا وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَالْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ شَغَلَنِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِالْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

۳۸۳۔ عصر کے بعد قضاء وغیرہ پڑھنا۔

کریب نے ام سلمہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں پھر فرمایا کہ بنوعبدالقیس کے وفد سے گفتگو کی وجہ سے میں ظہر کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا۔

(۵۶۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ مَاتَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ وَمَا لَقِيَ اللّٰهَ حَتّٰى ثَقُلَ عَنِ الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُصَلِّيْ كَثِيْرًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا وَلَا يُصَلِّيْهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ اَنْ يُّثْقِلَ عَلٰى اُمَّتِهٖ وَكَانَ يُحِبُّ مَايُخَفِّفُ عَنْهُمْ

۵۶۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے یہاں بلا لیا۔ آپ نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کو کبھی ترک نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور آپ ﷺ کو وفات سے پہلے نماز پڑھنے میں بڑی دشواری پیش آتی تھی اور اکثر آپ ﷺ بیٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ اگرچہ نبی کریمؐ انہیں پوری پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے لیکن اس خوف سے کہ کہیں (صحابہ بھی پڑھنے لگیں اور اس طرح) امت کو گراں باری ہو۔ انہیں آپ ﷺ مسجد میں نہیں پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ اپنی امت کے لئے تخفیف پسند کرتے تھے۔

(۵۶۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ابْنَ اُخْتِيْ مَاتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۶۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ بھتیجے! نبی کریم ﷺ نے عصر

---

❶ نماز جن اوقات میں مکروہ ہے ان سے متعلق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بیان کر دیا گیا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عین زوال کا وقت اوقات مکروہہ میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ ان کے مسلک کی بنا پر صرف چار وقت ایسے ہیں جن میں نماز مکروہ ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہاں پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ہی کی تائید میں ہیں۔ عنوان میں صرف دو ۲ ہی وقت کا ذکر ہے۔ فجر اور عصر کے بعد لیکن اس میں سورج نکلنے اور ڈوبنے کا وقت بھی خود بخود داخل ہے۔ عین زوال کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کوئی ایسی روایت اس باب میں نہیں ملی جو ان کی شرائط کے مطابق صحیح ہو۔

وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَالْعَصْرِ عِنْدِىْ قَطُّ

کے بعد کی دو رکعتیں میرے یہاں کبھی ترک نہیں کیں۔

(۵۶۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِىُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَّكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَالْعَصْرِ

۵۶۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبانی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرحمٰن بن اسود نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد کے واسطہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا کہ دو رکعتوں کو رسول اللہ ﷺ نے کبھی ترک نہیں فرمایا۔ پوشیدہ ہو یا عام لوگوں کے سامنے صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں اور عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں۔

(۵۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ رَاَيْتُ الْاَسْوَدَ وَمَسْرُوْقًا شَهِدَا عَلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَاْتِيْنِىْ فِىْ يَوْمٍ بَعْدَالْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

۵۶۳۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابو اسحاق کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اسود اور مسروق کو دیکھا کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب بھی میرے پاس عصر کے بعد تشریف لاتے تو دو رکعت ضرور پڑھتے۔ ❶

باب ۳۸۴. التَّبْكِيْرِ بِالصَّلٰوةِ فِىْ يَوْمِ غَيْمٍ

۳۸۴۔ بارش کے دنوں میں نماز جلدی پڑھ لینی چاہئے۔

(۵۶۴) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى هُوَابْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ اَنَّ اَبَاالْمَلِيْحِ حَدَّثَهٗ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِىْ يَوْمٍ ذِىْ

۵۶۴۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ یہ یحییٰ ابو کثیر کے بیٹے ہیں۔ وہ قلابہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوالملیح نے ان سے حدیث بیان کی۔

---

❶ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے سلسلے میں امام بخاریؒ نے یہاں چار روایتیں ذکر کی ہیں اور ان سب میں آخری واسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ عصر کے بعد دو رکعتیں پوری پابندی کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ لیکن خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی روایت ہے کہ یہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی۔ بہت سی ایسی عبادات بھی ہیں جنہیں آپ خود کیا کرتے تھے لیکن امت کے دوسرے افراد کو اس کی اجازت نہیں تھیں مثلاً کئی دن تک متواتر درمیان میں بغیر کسی افطار و سحر کے آپ ﷺ روزے رکھا کرتے تھے جسے "صوم وصال" سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن آپ ﷺ کے سوا کوئی دوسرا اس طرح روزے نہیں رکھ سکتا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خود اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔ بلکہ آپ نے حضرت ام سلمہؓ سے سنا تھا چنانچہ ایک مرتبہ جب بعض حضرات نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے انہیں حضرت ام سلمہؓ کے پاس بھیج دیا تھا اور ام سلمہؓ خود ناقل ہیں کہ یہ رکعتیں آپ ﷺ نے ظہر کے فرض کے بعد کی دو سنت رکعتوں کے قضا کے طور پر پڑھی تھیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہماری بھی اگر یہ دو رکعتیں قضا ہو جائیں تو اس وقت ہمیں پڑھنے کی اجازت ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے بھی اس باب میں ایک روایت ہے اور انہوں نے بھی فرمایا ہے کہ صرف ایک مرتبہ کسی مشغولیت کی وجہ سے ظہر کی دو رکعتیں آپؐ نہ پڑھ سکے اور پھر انہیں عصر کے بعد آپ ﷺ نے قضا فرمایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے کبھی یہ نماز نہیں پڑھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو احادیث اس سلسلے میں منقول ہیں اور جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ ہمیشہ ان دو رکعتوں کو پوری پابندی کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ بہت سے اکابر محدثین نے اس میں تامل کا اظہار کیا ہے اور ان کے بعض روایوں پر تنقید کی ہے۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس مسئلہ میں اہل علم کا اجماع ہے کہ عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک اور فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز مکروہ ہے سوائے چند مخصوص نمازوں کے۔ وجہ یہ ہے کہ سورج ڈوبنے اور طلوع ہونے کے اوقات مشرکین کی عبادات کے اوقات ہیں اور فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد نماز پڑھنے میں اس کا خطرہ رہتا ہے کہ ان اوقات میں عبادت سے بچنے کا جو اہتمام شریعت نے کیا ہے وہ محفوظ نہ رہے اس لئے دوسرے وقت ہی پر پابندی لگا دی۔ البتہ نبی چونکہ شریعت کے اس اہتمام سے پوری طرح باخبر ہوتا ہے اس لئے اسے اجازت ہو سکتی ہے۔

غیم فقال بکّروا بالصّلوٰۃ فانّ النّبیَّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال من ترک صلوٰۃ العصر حبط عملہ'

انہوں نے کہا کہ ہم بارش کے دن ایک مرتبہ بریدہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نماز جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل غارت گیا۔

باب ۳۸۵. الاذان بَعْدَ ذِھَابِ الْوَقْتِ

۳۸۵۔ وقت نکل جانے کے بعد اذان۔

(۵۲۵) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَیْسَرَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا اُوْقِظُکُمْ فَاضْطَجَعُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَھْرَہٗ اِلٰی رَاحِلَتِہٖ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ فَنَامَ فَاسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ یَابِلَالُ اَیْنَ مَاقُلْتَ قَالَ مَااُلْقِیَتْ عَلَیَّ نَوْمَۃٌ مِّثْلُھَا قَطُّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ قَبَضَ اَرْوَاحَکُمْ حِیْنَ شَآءَ وَرَدَّھَا عَلَیْکُمْ حِیْنَ شَآءَ یَابِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلٰوۃِ فَتَوَضَّأَ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْیَاضَّتْ قَامَ فَصَلّٰی

۵۲۵۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حصین نے عبداللہ بن ابی قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے اپنے والد سے کہ آپ نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک رات چل رہے تھے۔ کسی نے کہا کہ یارسول اللہ! کاش آپ اب پڑاؤ ڈال دیتے۔ فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہیں نماز کے وقت بھی سوتے نہ رہ جاؤ (کیونکہ رات بہت گذر چکی تھی اور تمام لوگ تھکے ماندے تھے) اس پر حضرت بلالؓ بولے کہ میں آپ لوگوں کو جگادوں گا۔ چنانچہ سب حضرات لیٹ گئے اور حضرت بلالؓ نے بھی اپنی پیٹھ کجاوہ سے لگالی پھر کیا تھا ان کی بھی آنکھ لگ گئی اور جب نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو سورج طلوع ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا بلال! تمہاری یقین دہانی کہاں گئی۔ بولے آج جیسی نیند مجھے کبھی نہیں آئی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ارواح کو جب چاہتا ہے قبض کر لیتا ہے۔ (جس کے نتیجے میں تم سو جاتے ہو) اور جس وقت چاہتا ہے۔ واپس کر دیتا ہے۔ (جس کے نتیجے میں تم جاگ جاتے ہو بلال اٹھو اور اذان دو پھر آپ نے وضو کیا اور جب سورج بلند ہو گیا اور خوب روشن ہو گیا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔

باب ۳۸۶. مَنْ صَلّٰی بِالنَّاسِ جَمَاعَۃً بَعْدَ ذَھَابِ الْوَقْتِ

۳۸۶۔ جس نے وقت نکل جانے کے بعد باجماعت نماز پڑھی۔

(۵۲۶) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَآءَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَاغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ یَسُبُّ کُفَّارَ قُرَیْشٍ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاکِدْتُ اُصَلِّی الْعَصْرَ حَتّٰی کَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ مَاصَلَّیْتُھَا فَقُمْنَا اِلٰی بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوۃِ وَتَوَضَّاْنَا لَھَا فَصَلّٰی

۵۲۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوسلمہ سے وہ جابر بن عبداللہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر (ایک مرتبہ) سورج غروب ہونے کے بعد تشریف لائے آپ کفار قریش کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ یارسول اللہ سورج غروب ہو گیا اور نماز پڑھنا میرے لئے ممکن نہ ہو سکا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بھی نہیں پڑھی ہے۔ پھر ہم وادی بطحان کی طرف گئے اور آپ نے نماز کے لئے وضو کیا اور ہم نے بھی کیا۔ سورج ڈوب چکا تھا۔ پہلے آپ ﷺ

الْعَصْرَ بَعْدَ مَاغَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

نے عصر پڑھی اس کے بعد مغرب۔

باب ۳۸۷. مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَلَايُعِيْدُ اِلَّاتِلْكَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً وَّاحِدَةً عِشْرِيْنَ سَنَةً لَّمْ يُعِدْ اِلَّا تِلْكَ الصَّلٰوةَ الْوٰحِدَةَ

۳۸۷۔اگر کسی کو نماز پڑھنا یاد نہ رہے تو جب بھی یاد آئے پڑھ لے (ان اوقات کے علاوہ جن میں نماز مکروہ ہے) اور قضا صرف ایک ہی مرتبہ پڑھی جائے گی۔ابراہیم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص بیس سال تک ایک نماز برابر چھوڑتا رہا تو صرف اس ایک نماز کی قضا ہوگی۔ ❶

(۵۶۷) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ وَّمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَّسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ لَاكَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ قَالَ مُوْسٰى قَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ بَعْدُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ وَقَالَ حَبَّانُ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

۵۶۷۔ہم سے ابونعیم اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔انہوں نے کہا کہ ہم سے ہمام نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالک سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا۔اگر کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے پڑھ لینی چاہئے۔اس قضا کے سوا اور کوئی کفارہ اس کی وجہ سے نہیں ہوتا (اور خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) نماز میرے ذکر کے لئے قائم کرو۔ ❷ حبان نے کہا کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے بیان کی۔کہا کہ ہم سے انسؓ نے نبی کریم ﷺ سے نقل کر کے حدیث بیان کی۔اسی حدیث کی طرح۔

باب ۳۸۸. قَضَاءِ الصَّلَوَاتِ الْاُوْلٰى فَالْاُوْلٰى

۳۸۸۔متعدد نمازوں کی قضا میں ترتیب قائم رکھے۔

(۵۶۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ فَقَالَ مَاكِدْتُّ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلّٰى بَعْدَ مَاغَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ

۵۶۸۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے یحییٰ نے جو ابن کثیر کے صاحبزادے ہیں حدیث بیان کی۔ابوسلمہ کے واسطہ سے وہ جابرؓ سے انہوں نے فرمایا کہ عمرؓ غزوۂ خندق کے موقعہ پر (ایک دن) کفار کو برا بھلا کہنے لگے۔فرمایا کہ سورج غروب ہوگیا لیکن میں (لڑائی میں مشغولیت کی وجہ سے) نماز عصر نہ پڑھ سکا۔جابر نے بیان کیا کہ پھر ہم وادی بطحان کی طرف گئے اور (عصر کی نماز) غروب شمس

---

❶ ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنا بھول گیا تو جب بھی یاد آجائے پڑھ لے اور دوسرے دن وقت پر دوبارہ بطور قضا پڑھے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عنوان اسی کی تردید کے لئے قائم کیا ہے علماء نے اس حدیث کو غلط بتایا ہے اور لکھا ہے کہ سلف میں اس کا کوئی بھی قائل نہیں کہ دوبارہ قضا پڑھنا مستحب ہی ہو۔لیکن خطابیؒ نے دوبارہ قضا وقت پر بھی پڑھنے کو مستحب لکھا ہے اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے بھی خطابی کی رائے کی تائید کی ہے۔انہوں نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی ایک مرتبہ کوئی نماز قضا ہوگئی تو آپ وقت پر اسی کی قضا ایک زمانہ تک برابر پڑھتے رہے۔اس طرح وقت پر نماز پڑھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور وقت پر پڑھنے کا داعیہ قوی تر ہوتا ہے۔ ❷ نماز اصلاً ذکر ہی ہے لیکن اس موقعہ پر آنحضور ﷺ نے اس آیت کی اس لئے تلاوت فرمائی کہ جس طرح ذکر خداوندی کے لئے کوئی متعین وقت نہیں جب چاہے کیجئے۔اسی طرح نماز جب قضا ہوگئی تو پھر وہ کسی وقت کے ساتھ مقید نہیں جب یاد آجائے پڑھ لیجئے۔البتہ اس بات کا خیال رہے کہ کوئی ایسا وقت نہ ہو جس میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔یہ قید احناف کے یہاں ہے۔بہت سے علماء اس کی قید قضا نمازوں کے لئے نہیں لگاتے۔

کے بعد پڑھی اس کے بعد مغرب پڑھی۔ ❶

باب ۳۸۹. مَايُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَالْعِشَآءِ اَلسَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ ههُنَا فِيْ مَوْضِعِ الْجَمْعِ وَاَصْلُ السَّمَرِ ضَوْءُ لَوْنِ الْقَمَرِ وَكَانُوْ يَتَحَدَّثُوْنَ فِيْهِ

۳۸۹۔ عشاء کے بعد باتیں کرنا پسندیدہ نہیں۔ سامر سمر سے مشتق ہے۔ سمار اس کی جمع ہے یہاں پر سامر جمع کی موقع میں آیا ہے (یہ لفظ واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہے) سمر اصل میں چاند کی روشنی کو کہتے ہیں۔ اہل عرب چاندنی راتوں میں باتیں کیا کرتے تھے۔

(۵۶۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْمِنْهَالِ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ اِلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَه، اَبِيْ حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ وَهِيَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى اَهْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَّنَسِيْتُ مَاقَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ الْعِشَآءَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ اَحَدُنَا جَلِيْسَه، وَيَقْرَاُ مِنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

۵۶۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عوف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو المنہال نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابو برزہ اسلمی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے والد نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ فرض نمازیں کس طرح پڑھتے تھے۔ ہم سے اس کے متعلق حدیث بیان فرمایئے انہوں نے فرمایا کہ آپ ہجیر (ظہر) جسے تم صلوٰۃ اولیٰ کہتے ہو۔ سورج کے زوال کے بعد پڑھتے تھے اور آپ کے عصر پڑھنے کے بعد کوئی بھی شخص اپنے گھر واپس ہوتا اور وہ بھی مدینہ کے سب سے آخیر کنارہ پر، تو سورج ابھی صاف اور روشن ہوتا۔ مغرب سے متعلق آپ ﷺ نے جو کچھ بتایا تھا مجھے یاد نہیں رہا۔ اور فرمایا کہ عشاء میں آپ تاخیر پسند فرماتے تھے۔ اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ صبح کی نماز سے جب آپ ﷺ فارغ ہوتے تو (اتنا سویرا ہو چکا ہوتا کہ) ہم اپنے برابر بیٹھے ہوئے دوسرے شخص کو پہچان لیتے تھے۔ آپ فجر میں ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے تھے۔

باب ۳۹۰. اَلسَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَالْعِشَآءِ

۳۹۰۔ عشاء کے بعد دین کے مسائل اور خیر کی باتیں کرنا۔ ❷

(۵۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا مِنْ وَّقْتِ قِيَامِهٖ

۵۷۰۔ ہم سے عبداللہ بن صباح نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو علی حنفی نے حدیث بیان کی کہا کہ ایک دن حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی دیر کی اور ہم آپ کا انتظار کرتے رہے۔ جب آپ کے اٹھنے کا

---

❶ اگر آپ کی کئی وقت کی نمازیں قضا ہو گئیں ہیں تو امام ابوحنیفہؒ کے مسلک کی بناء پر ان کی قضا میں ترتیب قائم رکھنا واجب ہے یعنی پہلے ظہر قضا ہوئی ہے تو ظہر ہی پہلے پڑھنی چاہئے۔ عصر اس کے بعد پڑھی جائے اور مغرب اس کے بعد اور اسی طرح آگے بڑھتے جایئے! امام مالکؒ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن دوسرے ائمہ ترتیب کو صرف مستحب بتاتے ہیں یہ ایک اجتہادی اختلاف ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس طرح کے بعض مواقع پر ترتیب قائم رکھی تھی لیکن اس کے استحباب یا وجوب کی کسی تصریح کے بغیر یہ فیصلہ ائمہ مجتہدین نے اپنے فکر و اجتہاد سے شرعی دلائل کی روشنی میں کیا ہے کہ مستحب ہے یا واجب۔ ❷ ترمذی نے حضرت عمرؓ کی ایک حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ رات میں مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں گفتگو فرمایا کرتے تھے اور میں بھی اس میں شریک رہتا تھا یعنی اگرچہ عام حالات میں عشاء کے بعد سو جانا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی کار خیر پیش آ جائے یا علمی و دینی کوئی کام کرنا ہو تو عشاء کے بعد جاگنے میں شرط یہ کہ صبح کی نماز چھوٹنے کا خطرہ نہ ہو۔ کوئی مضائقہ نہیں۔

فَجَآءَ فَقَالَ دَعَانَا جِيْرَانُنَا هٰؤُلَآءِ ثُمَّ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُه فَجَاءَ فَصَلّٰى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ اَلَا اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوْا وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ الْحَسَنُ وَاِنَّ الْقَوْمَ لَايَزَالُوْنَ فِيْ خَيْرٍ مَّا انْتَظَرُوا الْخَيْرَ قَالَ قُرَّةُ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وقت قریب ہو گیا تو تشریف لائے۔ ❶ اور فرمایا (بطور معذرت) کہ میرے ان پڑوسیوں نے مجھے بلا لیا تھا پھر سنایا کہ انس بن مالک نے فرمایا تھا کہ ہم ایک رات نبی کریم ﷺ کا (عشاء کے وقت نماز کے لئے) انتظار کرتے رہے۔ تقریباً آدھی رات ہو گئی تو آپ ﷺ تشریف لائے پھر ہمیں نماز پڑھائی۔ اس کے بعد خطبہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دوسروں نے نماز پڑھ لی اور سو گئے لیکن تم لوگ جب تک نماز کے انتظار میں رہو درحقیقت نماز ہی کی حالت میں ہوتے ہو۔ حسن نے فرمایا کہ (اسی طرح) اگر لوگ کسی خیر کے انتظار میں بیٹھے رہیں تو وہ بھی خیر کی حالت ہی میں ہیں۔ ❷ قرہ نے کہا کہ حدیث کا یہ آخری ٹکڑا بھی حضرت انسؓ کی حدیث میں داخل ہے جو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا۔

(۵۷۱) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبُوْبَكْرِ ابْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فِيْ اٰخِرِ حَيٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَّايَبْقٰى مَنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَايَتَحَدَّثُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِّائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنَّهَا تَخْرِمُ

۵۷۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ بن عمر اور ابوبکر بن ابی حثمہ نے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی اپنی زندگی کے آخری دنوں میں۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس رات کے متعلق تمہیں کچھ معلوم ہے؟ آج اس روئے زمین پر جتنے انسان زندہ ہیں سو سال بعد ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔ لوگوں نے آنحضور ﷺ کا مقصد سمجھنے میں غلطی کی اور مختلف باتیں کرنے لگے۔ حالانکہ آپ ﷺ کا مقصد صرف یہ تھا کہ جو لوگ آج (اس گفتگو کے وقت) زندہ ہیں ان میں سے کوئی بھی آج سے ایک صدی بعد باقی نہیں رہے گا اور یہ صدی پوری ہو جائے گی۔ ❸

❶ یعنی آپ کا معمول تھا کہ روزانہ رات میں تعلیم کے لئے مسجد میں بیٹھا کرتے تھے لیکن آج آنے میں دیر کی اور اس وقت آئے جب یہ تعلیمی مجلس حسب معمول ختم ہو جانی چاہئے تھی۔ حضرت حسن نے اس کے بعد لوگوں کو نصیحت کی اور فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے ایک مرتبہ دیر میں نماز پڑھائی اور پھر لوگوں سے یہ فرمایا۔ یہ حدیث دوسری سندوں کے ساتھ پہلے بھی گذر چکی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عشاء کے بعد دین اور بھلائی کی باتیں کرنا ممنوع نہیں ہے۔ ❷ گویا شریعت کا یہ مستقل اصول ہے کہ کسی کے لئے منتظر اس میں داخل اور اس کے کرنے والے کی طرح سمجھا جائے گا۔ فیض الباری صفحہ ۱۲۵ ج ۲۔ ❸ نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث جب عام لوگوں کو معلوم ہوئی تو بہت سے خوش عقیدہ قسم کے لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ سو سال بعد قیامت آ جائے گی۔ صحابہؓ نے اس کی تردید کی کہ یہ کیسا غلط خیال ہے سب سے آخر میں انتقال کرنے والے صحابی ابوالطفیل عمار بن واثلہؓ ہیں اور ان کا انتقال ۱۱۰ ہجری میں ہوا یعنی آنحضور ﷺ کی پیشین گوئی کے ٹھیک سو سال بعد بعض علماء نے کہا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ نہیں اور دلیل میں یہی حدیث پیش کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ بحث ہی نہ پیدا ہونی چاہئے کہ اس حدیث کا تعلق حضرت خضر یا حضرت عیسیٰ علیہما السلام سے بھی ہو سکتا ہے۔ حدیث میں تو صرف روئے زمین کے عام انسانوں کے متعلق بتایا گیا ہے۔

ذٰلِکَ الْقَرْنُ

باب ۳۹۱. السَّمَرِ مَعَ الْاَهْلِ وَالضَّيْفِ

(۵۷۲) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعُثْمَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَه' طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّاِنْ اَرْبَعٌ فَخَامِسٌ اَوْسَادِسٌ وَّاَنَّ اَبَابَكْرٍ جَآءَ بِثَلٰثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِىْ وَاُمِّىْ وَلَااَدْرِىْ هَلْ قَالَ وَامْرَاَتِىْ وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّاَنَّ اَبَابَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ الْعِشَآءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بَعْدَمَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَه' امْرَاَتُه' مَاحَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْقَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِىْءَ قَدْعُرِضُوْا فَاَبَوْا قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ فَقَالَ يَاغُنْثَرُ وَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوْا لَاهَنِيْئًا لَّكُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَااَطْعَمُه' اَبَدًا وَّاَيْمُ اللّٰهِ وكُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُّقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوْبَكْرٍ فَاِذَا هِىَ كَمَا هِىَ اَوْاَكْثَرُ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ يٰاُخْتَ بَنِىْ فِرَاسٍ مَّاهٰذَا قَالَتْ لَاوَقُرَّةِ عَيْنِىْ لَهِىَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْبَكْرٍ وَّقَالَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِىْ يَمِيْنَه' ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً

۳۹۱۔ گھر والوں اور مہمانوں کے ساتھ رات میں گفتگو کرنا۔

۵۷۲۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہ ان سے ان کے والد نے بیان کی کہا کہ ہم سے ابوعثمان نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ اصحاب صفہ فقیر اور مسکین لوگ تھے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو تو تیسرے (اصحاب صفہ میں سے کسی) کو اپنے ساتھ لیتا جائے اور اگر چار آدمیوں کا کھانا ہے تو پانچویں یا چھٹے کو اپنے ساتھ لے جاوے۔ ابوبکرؓ تین آدمی اپنے ساتھ لائے اور نبی کریم ﷺ دس صحابہ کو لے گئے۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ گھر کے افراد میں والد۔ والدہ اور میں تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ انہوں نے یہ کہا یا نہیں کہ میری بیوی اور ایک خادم جو میرے اور ابوبکرؓ دونوں کے گھر کے لئے تھا۔ یہ بھی تھے۔ خود ابوبکرؓ نبی کریم ﷺ کے یہاں ٹھہر گئے (اور غالباً کھانا بھی وہیں کھایا۔ صورت یہ ہوئی کہ) نماز عشاء تک آپ وہیں رہے۔ پھر (مسجد سے نبی کریم ﷺ کے حجرۂ مبارک میں) آئے اور وہیں ٹھہرے رہے تا آنکہ نبی کریم ﷺ نے بھی کھانا تناول فرمالیا۔ اور رات کا ایک حصہ گذر جانے کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ گھر تشریف لائے۔ ❶ بیوی نے کہا کہ کیا بات پیش آئی کہ مہمانوں کی خبر بھی آپ نے نہ لی۔ یا یہ کہا کہ مہمان کی خبر نہیں لی۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تم نے ابھی انہیں کھانا نہیں کھلایا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے آنے تک انہوں نے کھانے سے انکار کیا۔ کھانے کے لئے ان سے کہا گیا تھا لیکن وہ نہ مانے عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ میں بھاگ کر چھپ گیا تھا۔ ابوبکرؓ نے پکارا، اے غنثر! آپ نے برا بھلا کہا اور کوسنے دیئے۔ فرمایا کہ کھاؤ تمہیں مبارک نہ ہو۔ خدا کی قسم میں اس کھانے کو کبھی نہیں کھاؤں گا (آکر مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا) خدا گواہ ہے کہ ہم ادھر ایک لقمہ لیتے تھے اور نیچے سے پہلے سے زیادہ کھانا ہو جاتا

❶ آپ نے مہمانوں کو گھر بھیج دیا تھا اور گھر والوں کو کہلوا بھیجا تھا کہ مہمانوں کو کھانا کھلا دیں۔ لیکن مہمان یہ چاہتے تھے کہ ابوبکرؓ آئیں تو یہ ان کے ساتھ کھانا کھائیں۔ ادھر آپ مطمئن تھے اس لئے یہ صورت پیش آئی۔

ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَه، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ فَفَرَقْنَا اِثْنَى عَشَرَ رَجُلًا مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ فَاَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْكَمَا قَالَ

تھا۔ بیان کیا کہ سب لوگ شکم سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ بچ گیا۔ ابو بکرؓ نے دیکھا تو کھانا پہلے ہی اتنا یا اس سے بھی زیادہ تھا۔ اپنی بیوی سے بولے۔ بنو فراش کی بہن! یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم یہ تو پہلے سے تگنا ہے پھر ابو بکرؓ نے بھی وہ کھانا کھایا اور کہا کہ میرا قسم کھانا ایک شیطانی وسوسہ تھا۔ پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بقیہ کھانا لے گئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم مسلمانوں کا ایک دوسرے قبیلے کے لوگوں سے معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت پوری ہو چکی تھی۔ (اس قبیلہ کا وفد معاہدہ سے متعلق بات چیت کرنے آیا ہوا تھا) ہم نے وفد کو بارہ سرداروں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ہر سردار کے ساتھ کچھ قبیلہ کے دوسرے افراد تھے جن کی تعداد خدا کو معلوم کتنی تھی۔ پھر سب نے وہ کھانا کھایا ❶ او کما قال.

كتاب الاذان

اذان کے مسائل ❷

باب ۳۹۲. بَدْءِ الْاَذَانِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُوْنَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

۳۹۲۔ اذان کی ابتداء۔

خداوند تعالیٰ کا قول ہے اور جب تم نماز کے لئے اذان دیتے ہو تو وہ اس کی ہنسی اور کھیل بنا دیتے ہیں۔ ایسا اس وجہ سے کہ یہ لوگ ناسمجھ ہیں ❸ اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے۔ جب تمہیں جمعہ کے لئے آذان دی جائے۔

(۵۷۳) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۸۳۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے

---

❶ دوسری روایتوں میں یہ بھی ہے کہ سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھالیا اور اس کے بعد بھی کھانے میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ انشاء اللہ اس حدیث پر مفصل نوٹ علامات نبوی کے باب میں لکھا جائے گا۔ ❷ قرطبی نے لکھا ہے کہ اذان کے کلمات باوجود قلت الفاظ دین کے بنیادی عقائد اور شعائر پر مشتمل ہیں سب سے پہلا لفظ "اللہ اکبر" یہ بتاتا ہے کہ خداوند تعالیٰ موجود ہے اور سب سے بڑا ہے۔ یہ لفظ خداوند اکبر کی کبریائی اور عظمت پر دلالت کرتا ہے " اشهد ان لا اله الا الله " بجائے خود ایک عقیدہ ہے اور کلمہ شہادت کا جزو یہ لفظ بتاتا ہے کہ خداوند تعالیٰ اکیلا اور یکتا ہے اور وہی معبود ہے۔ کلمہ شہادت کا دوسرا جزو "اشہدان محمداً رسول اللہ" ہے جس سے محمد ﷺ کی رسالت ونبوت کی گواہی دی جاتی ہے۔ "حی علی الصلوٰۃ" پکار ہے اس کی کہ جس نے خدا کی واحدنیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دے دی وہ نماز کے لئے آئے کہ نماز قائم کی جارہی ہے۔ اس نماز کے پہنچانے والے اور اپنے قول وفعل سے اس کے طریقوں کو بتانے والے رسول اللہ ﷺ ہی تھے۔ اس لئے آپ کی رسالت کی شہادت کے بعد فوراً ہی اس کی دعوت دی گئی۔ اور اگر نماز آپ نے پڑھ لی اور بتمام وکمال آپ نے اسے ادا کیا تو یہ اس بات کی ضامن ہے کہ آپ نے فلاح حاصل کر لی "حی علی الفلاح" نماز کے لئے آئیے۔ آپ کو یہاں فلاح یعنی بقاء دائم اور حیات آخرت کی ضمانت دی جائے گی آئیے۔ آئیے کہ اللہ کے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں۔ اس کی عظمت وکبریائی کے سایہ میں آپ کو دنیا اور آخرت کے شر وروآفات سے پناہ مل جائے گی۔ اول بھی اللہ ہے اور آخر بھی اللہ۔ خالق کل۔ مالک یکتا اور معبود پس اس کی دی ہوئی ضمانت سے بڑھ کر اور کون سی ضمانت ہو سکتی ہے " الله اكبر . الله اكبر. لا اله الا الله" ❸ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جب اذان شروع شروع میں دی گئی تو یہود نے کہا کہ محمد (ﷺ) آپ نے ایسی بدعت نکالی جو پہلے نہیں تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَکَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَکَرُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ

عبدالورث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے ابوقلابہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انسؓ سے کہ (نماز کے وقت کے اعلان کے لئے) لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر چھیڑا۔ لیکن یہود و نصاریٰ کی بات درمیان میں آ گئی (کہ یہ تو ان کے یہاں عبادت کے اعلان کا طریقہ ہے) پھر بلالؓ کو حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک مرتبہ۔

(۵۷۴) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِیْنَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ یَجْتَمِعُوْنَ فَیَتَحَیَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ لَیْسَ یُنَادٰی لَهَا فَتَکَلَّمُوْا یَوْمًا فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰی وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوْقًا مِثْلَ قَرْنِ الْیَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا یُنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَابِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ

۵۷۴۔ ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی کہ ابن عمر فرماتے تھے کہ جب مسلمان مدینہ (ہجرت کر کے) پہنچے تو وقت متعین کر کے نماز کے لئے آتے تھے۔ اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ایک دن اس کے متعلق مشورہ ہوا کسی نے کہا کہ نصاریٰ کی طرح ناقوس بنا لیا جائے۔ اور کوئی بولا کہ یہودیوں کی طرح نرسنگا بنا لینا چاہئے لیکن عمرؓ نے فرمایا کہ کسی شخص کو کیوں نہ بھیجا جائے جو نماز کا اعلان کر دے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلال اٹھو اور نماز کی منادی کر دو۔ ❶

باب ۳۹۳. اَلْاَذَانُ مَثْنٰی مَثْنٰی

۳۹۳۔ اذان کے کلمات دو۲ مرتبہ کہے جائیں۔

(۵۷۵) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ سِمَاکِ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ

۵۷۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ سماک بن عطیہ کے واسطہ سے وہ ایوب سے وہ ابوقلابہ سے وہ انسؓ سے کہ بلالؓ کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہیں اور سوا "قد قامت الصلوٰۃ" کے اقامت کے

❶ واقعہ یوں پیش آیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک دن اس بات پر مشورہ ہوا کہ نماز کے وقت کے اعلان کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے، دوسری روایتوں میں ہے کہ جب ناقوس بجانے کا بعض لوگوں نے مشورہ دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ نصرانیوں کا طریقہ ہے۔ نرسنگی (بوق) کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو یہودیوں کا طریقہ ہے، پھر کسی نے کہا کہ آگ جلا کر لوگوں کو بتایا جائے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے۔ کیونکہ یہ غیر مسلم قوموں کے شعار تھے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنانا پسند نہیں فرمایا۔ اس کے علاوہ ان طریقوں میں دوسرے مفاسد بھی تھے۔ بعض لوگوں نے اس کے علاوہ بھی اذان کے طریقے بتائے لیکن اب تک کوئی مناسب بات نہیں کہی گئی تھی۔ آخر حضرت عمرؓ نے ایک عارضی طریقہ یہ بتایا کہ ایک آدمی کو بھیج کر منادی کرا دی جائے کہ نماز کا وقت قریب ہو گیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے بھی اس تجویز کو پسند فرمایا اور حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ جائیں اور منادی کر دیں لیکن ابھی لوگ اس فکر میں تھے کہ کوئی مناسب اور ہمیشہ کے لئے اعلان نماز کا طریقہ ہونا چاہئے۔ مجلس شوریٰ برخاست ہو گئی۔ مجلس کے ممبران میں حضرت عبداللہ بن زیدؓ بھی تھے۔ آپ بھی اسی فکر میں غلطاں و پیچاں تھے چنانچہ رات کو سوئے تو خواب میں کسی کو اذان دیتے ہوئے دیکھا وہ انہیں کلمات کے ساتھ اذان دے رہا تھا جو اذان کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ آپ نے صبح سویرے ہی نبی کریم ﷺ سے اپنے اس خواب کا ذکر کیا۔ آنحضور ﷺ نے ان کلمات کو پسند فرمایا اور وحی کے ذریعہ یا خود اپنے اجتہاد سے ان کلمات کو اذان کے لئے مشروع قرار دیا بعد میں حضرت عمرؓ نے بھی بتایا کہ اسی رات بعینہ انہیں کلمات کے ساتھ خود انہوں نے بھی خواب میں کسی کو اذان دیتے ہوئے دیکھا تھا اذان ہر نماز کے لئے سنت ہے اور اسلام کا ایک شعار ہے۔

کلمات ایک ایک مرتبہ کہیں۔

(۵۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَابْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ٭الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَالنَّاسُ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ يَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَيْءٍ يَّعْرِفُوْنَه‘ فَذَكَرُوْا اَنْ يُّوْرُوْا نَارًا اَوْيَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ

۵۷۶۔ ہم سے محمد بن سلمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے ابوقلابہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالکؓ سے کہ جب مسلمانوں کی تعداد بڑھی تو اس پر مشورہ ہوا کہ کسی ایسی چیز کے ذریعہ نماز کے وقت کا اعلان ہونا چاہئے جسے سب سمجھ لیں کسی نے مشورہ دیا کہ آگ روشن کی جائے یا ناقوس کے ذریعہ اعلان کیا جائے۔ لیکن (آخر الامر قرار یہ پایا کہ) بلالؓ کو حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت ایک ایک مرتبہ۔ ❶

باب ۳۹۴. اَلْاِقَامَةِ وَاحِدَةٌ اِلَّا قَوْلُه‘ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ.

۳۹۴۔ سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جائیں۔

(۵۷۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۷۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے

---

❶ اذان سے متعلق آئمہ کا اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمات ہیں۔ طریقہ وہی ہے جیسے آج کل اذان دی جاتی ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اذان کے انیس ۱۹ کلمات ہیں۔ آپ اذان میں ترجیع کے قائل ہیں۔ ترجیع کا مطلب یہ ہے کہ شہادتین کو پہلے بلند آواز سے کہنے کے بعد پھر دو دو مرتبہ انہیں آہستہ سے کہنا چاہئے۔ ہمارے یہاں شہادتین کے کل چار کلمات تھے۔ لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بڑھ کر آٹھ ہو گئے۔ بقیہ کلمات میں وہ امام ابوحنیفہؒ کے موافق ہیں۔ امام مالکؒ کا مسلک امام شافعیؒ کے مطابق ہے لیکن تکبیر یعنی اللہ اکبر کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ ابتداء اذان میں بھی صرف اسے دو ہی مرتبہ کہنا چاہئے۔ اس طرح آپ کے نزدیک اذان کے کلمات سترہ ہیں۔ احادیث میں ان تمام ہی طریقوں سے اذان کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابومحذورہؓ جنہیں آنحضور ﷺ نے فتح مکہ کے بعد مسجد الحرام کا مؤذن مقرر کیا تھا وہ اسی طرح اذان دیتے تھے جس طرح امام شافعیؒ کا مسلک ہے اور ان کا یہ بھی بیان تھا کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں اسی طرح سکھایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی حیات میں برابر آپ اسی طرح اذان دیتے رہے اور پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے طویل دور میں آپ کا یہی طرز عمل رہا۔ کسی نے انہیں اس سے نہیں روکا۔ اس کے بعد بھی مکہ میں اسی طرح اذان دی جاتی رہی۔ امام شافعیؒ کے زمانہ میں بھی اذان کا مکہ میں وہی طریقہ رائج تھا جو امام شافعیؒ کا مسلک ہے اور جس کے بانی حضرت ابومحذورہ ہیں۔ لہٰذا اذان کا یہ طریقہ مکروہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ صاحب بحر الرائق نے یہی فیصلہ کیا ہے اور اس آخری دور میں حنفیت اور حدیث کے امام حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس فیصلہ کو درست کہا ہے لیکن چونکہ مسجد نبوی میں اذان کا وہی طریقہ تھا جو حنفیہ کے نزدیک افضل ہے اور حضرت بلالؓ برابر اسی طرح اذان دیتے رہے اس لئے ظاہر ہے کہ جو طریقہ خود آنحضور ﷺ کی موجودگی میں آپ کی مسجد میں رائج ہوگا وہی افضل اور بہتر ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اذان کے طریقہ کو حضرت عبداللہ بن زید نے خواب میں دیکھا تھا اور حنفیہ کا طریقہ اذان ان کے بیان کے بھی مطابق ہے اس باب کی احادیث میں اقامت کا بھی ذکر آیا ہے کہ صرف ایک ایک مرتبہ اذان کے کلمات کہنے کا حضرت بلالؓ کو حکم تھا۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ اقامت میں اذان کی طرح کلمات دو دو مرتبہ نہیں بلکہ صرف ایک ایک مرتبہ کہے جائیں۔ صرف "قد قامت الصلوٰۃ" دو مرتبہ کہی جائے۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اقامت اور اذان میں کوئی فرق نہیں جتنے کلمات اس میں تھے اتنے اقامت میں بھی رہنے چاہئیں۔ حضرت بلالؓ کی اقامت سے متعلق روایت میں ہے کہ آپ اسی طریقہ سے اقامت کہتے تھے جیسے شوافع کا مسلک ہے لیکن ابومحذورہؓ کی اقامت امام ابوحنیفہؒ کے مسلک کے مطابق تھی اسی طرح فرشتہ جنہوں نے خواب میں اذان کی تعلیم حضرت عبداللہ بن زیدؓ کو دی تھی ان کی اقامت سے متعلق روایات بھی امام صاحب کے مسلک کی تائید میں جاتی ہیں اور امام طحاوی نے بعض روایات ایسی بھی بیان کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بلالؓ بھی اقامت اذان ہی کی طرح کہتے تھے۔ اس بنیاد پر جن روایتوں میں ایک ایک مرتبہ کہنے کا ذکر ہے انہیں راوی کے اختصار پر محمول کیا جائے گا۔

اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ن الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ فَذَکَرْتُهٗ لِاَیُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ.

اسمٰعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے ابو قلابہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ انسؓ سے کہ بلالؓ کو حکم تھا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت میں یہی کلمات ایک ایک مرتبہ کہیں۔ اسمٰعیل نے بتایا کہ میں نے ایوب سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ''قد قامت الصلوٰۃ'' اس سے مستثنیٰ ہے۔ ❶

باب ۳۹۵. فَضْلِ التَّاذِیْنِ

۳۹۵۔ اذان دینے کی فضیلت۔

(۵۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَایَسْمَعَ التَّاذِیْنَ فَاِذَا قُضِیَ النِّدَآءُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ یَقُوْلُ اُذْکُرْ کَذَا اُذْکُرْ کَذَا لِمَا لَمْ یَکُنْ یَّذْکُرُ حَتّٰی یَظِلَّ الرَّجُلُ لَایَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی.

۵۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے خبر دی۔ وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان بڑی تیزی کے ساتھ بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے لیکن جوں ہی اقامت شروع ہوتی ہے۔ وہ پھر بھاگ پڑتا ہے۔ جب اقامت بھی ختم ہوجاتی ہے تو شیطان دوبارہ آجاتا ہے اور مصلی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ کہتا ہے کہ فلاں بات تمہیں یاد نہیں؟ فلاں بات تم بھول گئے۔ ان باتوں کی شیطان یاد دہانی کراتا ہے کہ اسے خیال بھی نہیں تھا۔ اور اس طرح اس شخص کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نمازیں پڑھی تھیں۔

باب ۳۹۶. رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَآءِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ اَذِّنْ اَذَانًا سَمْحًا وَّاِلَّا فَاعْتَزِلْنَا

۳۹۶۔ اذان بلند آواز سے۔

عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا (اپنے مؤذن سے جو طرب و لحن کے ساتھ اذان دیتا تھا) کہ سیدھی اور رواں اذان دیا کرو ورنہ ہم سے تمہیں علیحدہ ہوجانا چاہیے۔

(۵۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِیِّ ثُمَّ الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیَّ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاکَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَةَ فَاِذَا کُنْتَ فِیْ غَنَمِکَ اَوْبَادِیَتِکَ فَاَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَکَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّهٗ لَایَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَااِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۵۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری کے واسطہ سے خبر دی پھر عبدالرحمٰن مازنی اپنے والد عبداللہ کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں خبر دی کہ ابوسعید خدریؓ نے ان سے بیان کیا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں اور صحرا سے لگاؤ ہے اس لئے جب تم صحراء میں اپنی بکریوں کو لئے ہوئے موجود ہو اور نماز کے لئے اذان دو تو تم بلند آواز سے اذان دیا کرو کیونکہ آواز اذان پہنچنے کی انتہاء پر بھی جن و انس بلکہ تمام ہی چیزیں اذان کی آواز جب سنیں گی تو قیامت کے دن اس پر گواہی دیں گی۔ ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ یہ میں نے نبی کریم ﷺ

❶ یعنی قد قامت الصلوٰۃ اقامت میں دو مرتبہ کہی جائے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے۔

سے سنا ہے۔ ❶

باب ۳۹۷. مَايُحْقَنُ بِالْاَذَانِ مِنَ الدِّمَآءِ

(۵۸۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا غَزَابِنَا قَوْمًا لَّمْ يَكُنْ يُّغِيْرُ بِنَاحَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَّمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِىْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِىْ لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ قَالَ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

۳۹۷۔ اذان، حملہ اور خون ریزی کے ارادہ کے ترک کا باعث ہے۔

۵۸۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ انسؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ جب نبی کریم ﷺ ہمیں ساتھ لے کر غزوہ کے لئے تشریف لے جاتے تو فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے صبح ہوتی اور پھر آپ ﷺ انتظار کرتے۔ اگر اذان کی آواز سن لیتے تو حملہ کا ارادہ ترک کر دیتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنائی دیتی تو حملہ کرتے تھے۔ ❷ فرمایا کہ ہم خیبر گئے اور رات کے وقت وہاں پہنچے۔ صبح کے وقت جب اذان کی آواز نہیں سنائی دی تو آپ اپنی سواری پر بیٹھ گئے اور میں ابوطلحہؓ کے پیچھے بیٹھ گیا۔ میرے قدم نبی کریم ﷺ کے قدم مبارک سے چھو جاتے تھے۔ فرمایا کہ خیبر کے لوگ اپنے ٹوکروں اور کدالوں کو لئے ہوئے باہر نکلے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور چلا اٹھے کہ "واللہ محمد لشکر لے کر آ گئے" فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ "اللہ اکبر اللہ اکبر" خیبر پر بربادی آ گئی۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں لڑائی کے لئے اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بھیانک ہو جاتی ہے۔

باب ۳۹۸. مَايَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الْمُنَادِىْ

(۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

۳۹۸۔ اذان کا جواب کس طرح دینا چاہئے۔

۵۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ایک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ عطاء بن یزید لیثی سے وہ ابوسعید خدری سے وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ جب تم اذان سنو تو جس طرح مؤذن اذان دیتا ہے اسی طرح تم بھی کہو۔

(۵۸۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِىْ عِيْسَى ابْنُ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا فَقَالَ بِمِثْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۵۸۲۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ محمد بن ابراہیم بن حارث سے کہا کہ مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے معاویہؓ سے ایک دن سنا کہ مؤذن کے ہی الفاظ کو دہرا رہے تھے۔ اشھدان محمداًرسول اللہ تک۔

---

❶ مطلب یہ ہوا کہ آواز سیدھی اور رواں ہونی چاہئے لیکن بلند آواز سے اور وقار کو باقی رکھتے ہوئے جس قدر بھی آواز بلند ہو سکے بہتر ہے۔ اذان میں گانے کا طرز اختیار کر لینا اور لحن کے ساتھ اذان دینے سے قطعاً پرہیز کرنا چاہئے۔ ❷ تا کہ اگر کچھ مسلمان اس قبیلہ میں ہیں اور وہ بلا روک ٹوک شعائر اسلامی کو قائم کرتے ہیں تو ان کی موجودگی میں کوئی لڑائی نہ ہونے پائے۔

(۵۸۳) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى نَحْوَه' قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اِخْوَانِنَا اَنَّه' قَالَ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

۵۸۳۔ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے یحیٰی کے واسطہ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔یحیٰی نے کہا کہ مجھ سے میرے بعض بھائیوں نے حدیث بیان کی کہ جب مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہؓ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا۔اور فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

باب ۳۹۹. اَلدُّعَآءِ عِنْدَالنِّدَآءِ

۳۹۹۔اذان کی دعا۔

(۵۸۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّه' حَلَّتْ لَه' شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۵۸۴۔ہم سے علی بن عباس نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے محمد بن منکدر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔وہ جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ کہے۔ اللھم رب ھذہ الدعوۃ التآمۃ و الصلوٰۃ القآئمۃ ات محمد ن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاماً محمود ان الذی وعدتہ [1] اسے میری شفاعت ملے گی۔

باب ۴۰۰. اَلْاِسْتِهَامِ فِي الْاَذَانِ وَيُذْكَرُ اَنَّ قَوْمًا اخْتَلَفُوْا فِي الْاَذَانِ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ

۴۰۰۔اذان کے لئے قرعہ اندازی۔

کہتے ہیں کہ اذان دینے پر بعض لوگوں کا اختلاف ہوا تو حضرت سعدؓ نے (فیصلہ کے لئے) قرعہ ڈلوایا تھا۔ [2]

(۵۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَافِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَايَجِدُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْآ اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا

۵۸۵۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہمیں مالک نے سمی جو ابو بکر کے مولیٰ تھے ان کے واسطہ سے خبر دی وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان اور نماز کی پہلی صف میں کتنا زیادہ ثواب ہے اور پھر ان کے لئے سوائے قرعہ اندازی کے اور کوئی راستہ نہ باقی رہتا تو لوگ اس پر قرعہ اندازی کرتے۔اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ نماز کے لئے جلدی آنے میں کتنا زیادہ ثواب ہے تو اس کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے۔اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ عشاء اور صبح کی نماز کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو اس کے لئے ضرور آتے خواہ چوتڑوں کے بل

[1] اس دعا کے لئے مسنون طریقہ ہے کہ ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔کیونکہ نبی کریم ﷺ سے اس دعا کے لئے ہاتھ کا اٹھانا ثابت نہیں۔اگرچہ عام دعاؤں کے لئے ہاتھ اٹھانا آپ سے ثابت ہے لیکن جب اذان کی دعا کے لئے آپ ﷺ نے ہاتھ نہیں اٹھائے تو اس خاص موقعہ میں بھی وہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے جو آپ ﷺ نے اختیار کیا۔ [2] کسی نزاع کو ختم کرنے کے لئے قرعہ ڈالنا ہمارے یہاں بھی معتبر ہے لیکن یہ کوئی دلیل شرعی نہیں اور اس کی وجہ سے کسی ایک فریق کو فیصلہ کے ماننے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

گھسٹ کر آنا پڑتا۔

باب ۴۰۱. اَلْكَلَامِ فِي الْاَذَانِ وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِيْ اَذَانِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ لَابَاسَ اَنْ يُّضْحكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ اَوْيُقِيْمُ

۴۰۱۔ اذان کے دوران گفتگو۔
سلیمان بن صرد نے اذان کے دوران گفتگو کی تھی اور حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر ایک شخص اذان یا اقامت کہتے ہوئے ہنس دے تو کوئی حرج نہیں۔

(۵۸۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَعَبْدِالْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ وَعَاصِمِ نِالْاَحْوَلُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ يَوْمٍ رَزْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّنَادِيَ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَاِنَّهَا عَزْمَةٌ

۵۸۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا، کہ ہم سے حماد نے ایوب اور عبدالحمید صاحب زیادی اور عاصم احول کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ عبداللہ بن حارث سے کہا کہ ابن عباسؓ نے ایک دن خطبہ دیا۔ بارش کی وجہ سے اچھا خاصا کیچڑ ہو رہا تھا۔ مؤذن جب حی علی الصلوٰۃ پر پہنچا تو آپ نے اس سے یہ کہنے کے لئے فرمایا کہ لوگ نماز اپنی قیام گاہوں پر پڑھ لیں اس پر لوگ ایک دوسرے کو (تعجب اور اعتراض کے طور پر) دیکھنے لگے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اسی طرح مجھ سے افضل انسان نے کیا تھا۔ اور یہ عزیمت ہے۔ ❶

باب ۴۰۲. اَذَانِ الْاَعْمٰى اِذَا كَانَ لَهٗ مَنْ يُّخْبِرُهٗ

۴۰۲۔ اندھے کی اذان جب کہ اسے کوئی وقت بتانے والا ہو۔

(۵۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُّؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ اَعْمٰى لَايُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ

۵۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطہ سے وہ بیان شہاب سے وہ سالم بن عبداللہ سے وہ اپنے والد سے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلال (رضی اللہ عنہ) رات میں اذان دیتے ہیں (رمضان کے مہینہ میں) اس لئے تم لوگ کھاتے پیتے رہو تا آنکہ ابن مکتوم (رضی اللہ عنہ) اذان دیں۔ کہا کہ وہ نابینا تھے اور اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک ان سے کہا نہ جاتا کہ صبح ہوگئی۔ صبح ہوگئی۔

باب ۴۰۳. اَلْاَذَانِ بَعْدَالْفَجْرِ

۴۰۳۔ طلوع فجر کے بعد اذان۔

(۵۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَاالصُّبْحُ صَلّٰى

۵۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی وہ عبداللہ بن عمر سے کہا کہ مجھے حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب مؤذن صبح کی اذان۔ صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد دے چکا ہوتا تو

---

❶ حنفیہ اذان کے دوران میں گفتگو کو مکروہ سمجھتے ہیں اور اگر مؤذن دوران اذان میں کچھ بول پڑا تو بعض احناف کے نزدیک اذان شروع سے دوبارہ کہنی چاہئے اور بعض اعادہ کے قائل نہیں ہیں۔ ان احادیث وآثار سے دوران اذان میں بات چیت کرنے بلکہ ہنسنے کی بھی اجازت سمجھ میں آتی ہے لیکن امت کا عمل ہمیشہ ان چیزوں کے ترک پر رہا ہے۔ چنانچہ ابن عباسؓ کے حکم پر لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لئے یہ ایک نئی بات تھی۔ ہمارا یہ دین روایت اور توارث کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے اس لئے جب ہر زمانہ میں اور خاص طور پر قرون اولیٰ میں لوگ اذان کے دوران میں گفتگو یا ہنسنے کو پسند نہیں کرتے تھے تو اس میں کسی نہ کسی درجہ میں کراہت ضرور آجاتی ہے۔

رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ

آپ دو ہلکی سی رکعتیں پڑھتے، نماز فجر سے پہلے۔

(۵۸۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَآءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

۵۸۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیبان نے یحیٰی کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابوسلمہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان میں دو خفیف سی رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۵۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِىْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِىَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

۵۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے خبر دی وہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بلال (رمضان میں) رات میں اذان دیتے ہیں۔ اس لئے تم لوگ ابن مکتوم کی اذان تک کھا پی سکتے ہو۔ ❶

باب ۴۰۴. اَلْاَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ

۴۰۴۔ صبح صادق سے پہلے اذان۔

(۵۹۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِىُّ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِىِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَوْاَحَدًا مِّنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْيُنَادِىْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَآئِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَآئِمَكُمْ وَلَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ الْفَجْرُ اَوِالصُّبْحُ وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ وَرَفَعَهَا اِلٰى فَوْقٍ وَّطَاْطَاَ اِلٰى اَسْفَلَ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَقَالَ زُهَيْرٌ بِسَبَّابَتَيْهِ اِحْدٰهُمَا فَوْقَ الْاُخْرٰى ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ.

۵۹۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی ابوعثمان نہدی کے واسطہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ بلال کی اذان (طلوع صبح صادق سے پہلے) تمہیں سحری کھانے سے نہ روک دے۔ کیونکہ وہ رات میں اذان دیتے ہیں یا (یہ کہا کہ) نداد یتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ جاگے ہوتے ہیں وہ واپس آ جائیں (اور اگر کچھ کھانا پینا ہے تو کھا پی لیں) اور جو ابھی سوئے ہوئے ہیں وہ متنبہ ہو جائیں (اور سحری کی ضروریات سے اٹھ کر فراغت حاصل کرلیں) کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ فجر یا صبح صادق طلوع ہوگئی اور آپ نے اپنی انگلیوں کے اشارہ سے (طلوع صبح کی کیفیت) بتائی۔ انگلیوں کو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر آہستہ سے نیچے لائے اور فرمایا کہ اس طرح (طلوع فجر ہوتی ہے) حضرت زہیر نے انگشت شہادت ایک دوسرے پر رکھی۔ پھر آپ نے انہیں دائیں بائیں جانب پھیلا دیا۔ (یعنی آپ نے بھی طلوع صبح کی کیفیت بیان کی۔

(۵۹۲) حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ

۵۹۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابواسامہ نے خبر دی کہ عبیداللہ نے ہم سے قاسم بن محمد کے واسطہ سے اور انہوں نے عائشہ

❶ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں دو اذانیں دی جاتی تھیں۔ ایک طلوع فجر سے پہلے اس بات کی اطلاع کے لئے کہ ابھی سحری کا وقت تھوڑا سا باقی ہے اور جو لوگ کھانا پینا چاہیں کھا پی سکتے ہیں پھر فجر کے لئے اذان اس وقت دی جاتی تھی جب طلوع صبح صادق ہو چکتی۔ پہلی اذان کے لئے خاص رمضان میں حضرت بلالؓ متعین تھے اور دوسری کے لئے حضرت ابن ام مکتومؓ۔ اور کبھی اس کے برعکس بھی ہوتا۔

وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور نافع نے ابن عمر کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ۔ ح۔ کہا اور مجھ سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فضل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن عمر نے قاسم بن محمد کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ بلال رات میں اذان دیتے ہیں اس لئے ابن ام مکتوم کی اذان تک تم کھا پی سکتے ہو۔ ❶

باب ۴۰۵. كَمْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

۴۰۵۔ اذان اور اقامت کے درمیان کتنا فصل ہونا چاہئے؟

(۵۹۳) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلَاثًا لِّمَنْ شَآءَ

۵۹۳۔ ہم سے اسحٰق واسطی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد نے جریری کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن بریدہ سے، وہ عبداللہ بن مغفل مزنی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ ہر دو اذانوں (اذان واقامت) کے درمیان ایک نماز (کا فصل) ہونا چاہئے (تیسری مرتبہ فرمایا کہ) جو شخص ایسا کرنا چاہے۔ ❷

(۵۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَوبْنَ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيَّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَاَبُوْدَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا قَلِيْلٌ

۵۹۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عمرو بن عامر انصاری سے سنا وہ انس بن مالکؓ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا جب مؤذن اذان دیتا۔ تو نبی کریم ﷺ کے اصحاب ستونوں کی طرف جلدی سے بڑھتے اور جب نبی کریم ﷺ باہر تشریف لاتے تو لوگ اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے ہوتے۔ یہ مغرب سے پہلے کی دو رکعتیں تھیں۔ اور (مغرب میں) اذان اور اقامت میں کوئی فصل نہیں ہوتا تھا۔ عثمان بن جبلہ اور ابوداؤد نے شعبہ کے واسطہ سے (اس حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ) اذان و اقامت میں بہت تھوڑا سا

---

❶ یہ اختلافی مسئلہ ہے کہ ایک نماز کے لئے دو اذان کی کوئی شرعی حیثیت ہے یا نہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ انہیں احادیث کی وجہ سے اسے جائز سمجھتے ہیں اسی طرح وہ فجر میں وقت سے پہلے اذان کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن ان تمام احادیث میں سحری اور کھانے پینے کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص رمضان میں اس اذان کا اہتمام کیا جاتا تھا اور یہ اذان نماز کے لئے نہیں بلکہ سحر کا وقت بتانے کے لئے ہوتی تھی۔ اسی لئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور دوسرے اوقات کی طرح فجر میں بھی وقت سے پہلے اذان کی اجازت نہیں دی۔ اور دوسرے ائمہ یہ کہتے ہیں کہ فجر کو چھوڑ کر باقی تمام نمازوں میں وقت سے پہلے اذان دینا جائز نہیں لیکن امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فجر کا استثناء نہیں کرتے وجہ ظاہر ہے۔ ❷ دوسری مفصل روایات میں مغرب کا اس سے استثناء یعنی مغرب میں چونکہ وقت بہت کم رہتا ہے اس لئے فوراً ہی اذان کے بعد نماز فرض کے لئے اقامت ہونی چاہئے۔ ابن جوزیؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کے ذریعہ یہ بتایا گیا ہے کہ کوئی اس غلط فہمی میں نہ مبتلا ہو جائے کہ اذان جس نماز کے لئے دی گئی ہے اس کے علاوہ کوئی نماز اس دوران میں نہیں پڑھی جا سکتی اس سے یہ بتایا گیا ہے کہ نفل نماز درمیان میں پڑھی جا سکتی ہے۔

فصل ہوتا تھا۔ ❶

باب ۴۰۶. مَنِ انْتَظَرَ الْإِقَامَةَ

۴۰۶۔ جو اقامت کا انتظار کرے۔

(۵۹۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ يَسْتَبِيْنَ الْفَجْرُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ

۵۹۵۔ ہم سے ابوواسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ مؤذن کے فجر کی اذان ختم کرتے ہی کھڑے ہو کر دو ہلکی سی رکعتیں پڑھتے۔ طلوع صبح صادق کے بعد اور فجر کی فرض نماز سے پہلے۔ پھر داہنے پہلو پر لیٹ جاتے۔ اس کے بعد اقامت کے لئے مؤذن آپ ﷺ کی خدمت میں آتا۔

باب ۴۰۷. بَيْنَ كُلِّ اِذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَآءَ

۴۰۷۔ ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز کا فصل ہے اگر کوئی پڑھنا چاہے۔

(۵۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ

۵۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے کہمس بن یزید نے حدیث بیان کی۔ عبداللہ بن بریدہ کے واسطہ سے وہ عبداللہ بن مغفل ؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر دو اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان ایک نماز کا فصل ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز کا فصل ہے۔ پھر تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی پڑھنا چاہے۔ ❷

باب ۴۰۸. مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ

۴۰۸۔ جو یہ کہتے ہیں کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان دے۔

(۵۹۷) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِيْ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّكَانَ رَحِيْمًا رَّفِيْقًا فَلَمَّا رَاٰى شَوْقَنَآ اِلٰٓى اَهْلِيْنَا قَالَ

۵۹۷۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے ابوایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوقلابہ سے وہ مالک بن حویرث سے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے قوم کے چند افراد کے ساتھ حاضر ہوا۔ میں نے آپ کی خدمت میں بیس دن تک قیام کیا۔ آپ ﷺ بڑے رحم دل اور رقیق القلب تھے جب آپ نے

❶ مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان میں دو خفیف رکعتیں پڑھنے سے متعلق روایتیں آئی ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ ابتداء میں جب عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت کر دی گئی تو یہ بتانے کے لئے کہ نماز کے جواز کا وقت سورج غروب ہوتے ہی ہو جاتا ہے یہ دو رکعتیں رکھی گئی۔ لیکن چونکہ مغرب میں مطلوب جلدی ہے اس لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اذان ہوتے ہی دو رکعتوں کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ تشریف لاتے تو یہ حضرات بھی نماز ہی میں ہوتے تھے اور بعد میں اسی وجہ سے اس سے روک دیا گیا تھا۔ چنانچہ ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ میں نے یہ دو رکعتیں نبی کریم ﷺ کے عہد میں کسی کو پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔ اس پر ایک نوٹ گذر چکا ہے کہ حنفیہ کے یہاں یہ مباح ہے اور شوافع کے یہاں مستحب۔ ❷ گویا اس آخری جملہ سے یہ واضح کر دیا گیا کہ جو بار بار تاکید کی جا رہی ہے اس سے منشاء اس نماز کو ضروری قرار دینا نہیں ہے بلکہ صرف استحباب کی تاکید ہے۔

ارْجِعُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَصَلُّوْا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ

ہمارے اپنے گھر پہنچنے کے اشتیاق کو محسوس کر لیا تو آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم جا سکتے ہو وہاں جا کر تم اپنی قوم کو دین سکھاؤ اور نماز پڑھو جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

باب ۴۰۹. اَلْاَذَانُ لِلْمُسَافِرِ اِذَا كَانُوْا جَمَاعَةً وَّالْاِقَامَةِ وَكَذٰلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ وَّقَوْلِ الْمُؤَذِّنِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيْرَةِ ۔

۴۰۹۔ مسافروں کے لئے اذان اور اقامت جب کہ بہت سے لوگ ساتھ ہوں۔ اسی طرح عرفہ اور مزدلفہ میں (اذان و اقامت) اور سردی یا برسات کی راتوں میں مؤذن کا یہ اعلان کہ نماز اپنی قیام گاہوں پر پڑھ لی جائے۔

(۵۹۸) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُوْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

۵۹۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے مہاجر ابوالحسن کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ زید بن وھب سے وہ ابوذر سے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ مؤذن نے اذان دینی چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو پھر مؤذن نے اذان دینی چاہی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو۔ پھر مؤذن نے اذان دینی چاہی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو۔ یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے۔ ➊

(۵۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا

۵۹۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے خالد حذاء کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابوقلابہ سے وہ مالک بن حویرث سے کہا کہ دو شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ کسی سفر کا ارادہ رکھتے تھے آپ نے ان سے فرمایا کہ جب تم نکلو تو (نماز کے وقت) اذان دو اور اقامت کہو پھر جو شخص تم میں بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

(۶۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُّتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۰۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبدالوہاب نے خبر دی کہا کہ ہمیں ایوب نے ابوقلابہ کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ ہم سے مالک نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم حاضر ہونے والے ہم عمر اور نوجوان تھے آپ ﷺ کی خدمت مبارک میں بیس دن قیام رہا۔ رسول اللہ ﷺ بڑے رحم دل اور

➊ یہ ظہر کا وقت تھا۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گرمیوں میں ظہر آخری وقت میں پڑھنی چاہئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مسافروں کی جب ایک جماعت ہو تو وہ بھی اذان، اقامت اور جماعت اسی طرح کریں جس طرح مقیم کرتے ہیں۔

رَحِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّا قَدِاشْتَهَيْنَآ اَهْلَنَا اَوْ قَدِاشْتَقْنَا سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْآ اِلَى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَذَكَرَ اَشْيَآءَ اَحْفَظُهَا اَوْلَآ اَحْفَظُهَا وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِىْ اُصَلِّىْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ

رقیق القلب تھے جب آپ نے محسوس کیا کہ ہمیں اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھر کسے چھوڑ کر آئے ہو، ہم نے بتایا، پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور ان کے ساتھ قیام کرو انہیں دین سکھاؤ اور دین کی باتوں کا حکم کرو۔ آپ نے بہت سی چیزوں کا ذکر کیا جن کے متعلق (مالک نے کہا کہ) مجھے وہ یاد ہیں یا (یہ کہا کہ) یاد نہیں ہیں اور (فرمایا کہ) اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

(٦٠١) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ قَالَ اَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِىْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا فِىْ رِحَالِكُمْ وَاَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلٰى اِثْرِهٖ اَلَا صَلُّوْا فِى الرِّحَالِ فِى اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِالْمَطِيْرَةِ فِى السَّفَرِ

٦٠١۔ ہم سے مسدد نے نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبداللہ بن عمر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہا کہ ابن عمر نے ایک سرد رات میں مقام ضجنان پر اذان دی پھر فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو اور ہمیں آپ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ مؤذن سے اذان کے لئے فرماتے تھے اور یہ بھی کہ مؤذن اذان کے بعد یہ کہہ دے کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لیں۔ یہ سفر کی حالت میں یا سرد برسات کی راتوں میں ہوتا تھا۔

(٦٠٢) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ فَجَآءَهٗ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنَزَةِ حَتّٰى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ

٦٠٢۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں جعفر بن عون نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابوالعمیس نے عون بن ابی جحیفہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام ابطح میں دیکھا کہ بلال حاضر خدمت ہوئے اور نماز کی اطلاع دی پھر بلال عنزہ (لکڑی جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) لے کر آگے بڑھے اور اسے نبی کریم ﷺ کے سامنے مقام ابطح میں گاڑ دیا۔ اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔

باب ٤١٠. هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِى الْاَذَانِ يُذْكَرُ عَنْ بِلَالٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ جَعَلَ اُصْبُعَيْهِ فِىْ اُذُنَيْهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَايَجْعَلُ اُصْبُعَيْهِ فِىْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَابَاْسَ اَنْ يُؤَذِّنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَّقَالَ عَطَآءٌ اَلْوُضُوْءُ حَقٌّ وَّسُنَّةٌ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ

٤١٠۔ کیا مؤذن اپنے چہرے کو ادھر ادھر کر سکتا ہے۔ اور کیا وہ دائیں بائیں طرف متوجہ ہو سکتا ہے؟ حضرت بلالؓ سے منقول ہے کہ آپ نے (اذان دیتے وقت) اپنی دونوں انگلیوں کو کانوں میں کر لیا تھا۔ لیکن ابن عمرؓ انگلیاں کانوں میں نہیں کرتے تھے۔ ابراہیم نے فرمایا کہ بغیر وضوء اذان دینے میں کوئی حرج نہیں۔ عطاء نے فرمایا کہ (اذان کے لئے) وضو حق اور سنت ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہر وقت ذکر اللہ کیا کرتے تھے۔

(٦٠٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى

٦٠٣۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عون بن ابی جحیفہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ اپنے والد سے

بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْاَذَانِ

کہ انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا۔ وہ اذان میں اپنے چہرے کو ادھر ادھر متوجہ کر رہے تھے۔ ❶

باب ۴۱۱. قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَكَرِهَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اَنْ يَّقُوْلَ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَلْيَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ

۴۱۱۔ کسی شخص کا یہ کہنا کہ نماز نے ہمیں چھوڑ دیا۔
ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی کہے کہ نماز نے ہمیں چھوڑ دیا۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ ہم نماز نہ پا سکے اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہی زیادہ صحیح ہے۔

(۶۰۴) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّىْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَاشَاْنُكُمْ قَالُوْا اسْتَعْجَلْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا

۶۰۴ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سنی۔ نماز کے بعد دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نماز کے لئے جلدی کر رہے تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو۔ جب نماز کے لئے آؤ تو وقار اور سکون کو ملحوظ رکھو نماز کا جو حصہ مل جائے اسے پڑھو اور جو چھوٹ جائے اسے (بعد میں) پورا کرلو۔ ❷

باب ۴۱۲. مَآاَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا قَالَهٗ اَبُوْقَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۱۲۔ جو حصہ نماز کا (جماعت کے ساتھ) پاسکو اسے پڑھ لو اور جو نہ پاسکو اسے (جماعت کے بعد) پورا کرو۔ یہ ابوقتادہؓ نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے بیان کیا ہے۔

(۶۰۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْآ اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ وَلَاتُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا

۶۰۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہری نے سعید بن مسیب کی واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوہریرہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے۔ ح۔ اور زہری ابوسلمہ کے واسطہ سے وہ ابوہریرہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے آپ نے فرمایا جب تم لوگ اقامت سن لو تو نماز کے لئے چل پڑو۔ سکون اور وقار کو (بہر حال) ملحوظ رکھو۔ اور دوڑ کے نہ آؤ۔ پھر نماز کا جو حصہ پالو اسے پڑھ لو اور جو نہ پاسکو اسے (جماعت کے بعد) پورا کرلو۔

باب ۴۱۳. مَتٰى يَقُوْمُ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْاِمَامَ عِنْدَ الْاِقَامَةِ.

۴۱۳۔ اقامت کے وقت جب لوگ امام کو دیکھیں تو کب کھڑے ہوں۔

(۶۰۶) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

۶۰۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام

---

❶ دوسری روایتوں میں ہے کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت چہرہ کو دائیں بائیں طرف پھیر رہے تھے جیسا کہ اذان کے لئے ہمارے یہاں دستور ہے۔ ❷ اس حدیث کے آخری ٹکڑے میں نبی کریم ﷺ نے صرف یہی ارشاد فرمایا کہ اگر تم نماز کو نہ پاسکو یہ نہیں کہ نماز تمہیں اگر چھوڑ دے یا نہ مل سکے۔ گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ گفتگو کا ایک ادب بتا رہے ہیں کہ چھوڑنے والا خود انسان ہے نماز کسی کو اپنے فیض سے محروم نہیں کرنا چاہتی۔

قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ يَحْيٰ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ

نے حدیث بیان کی مجھے یحییٰ نے عبدالوہاب بن ابی قتادہ کے واسطہ سے حدیث لکھ کر بھیجی کہ وہ اپنے والد سے بیان کرتے تھے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

باب ۴۱۴. لَايَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ مُسْتَعْجِلًا وَلْيَقُمْ اِلَيْهَا بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ

۴۱۴۔ نماز کے لئے جلد بازی کے ساتھ نہ کھڑے ہونا چاہئے بلکہ سکون اور وقار کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیئے۔

(۶۰۷) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ تَابَعَهٗ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ

۶۰۷۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو جب تک مجھے دیکھ نہ لو کھڑے نہ ہو۔ اور سکون کو ملحوظ رکھو۔ اس حدیث کی متابعت علی بن مبارک نے کی ہے۔

باب ۴۱۵. هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ

۴۱۵۔ کیا مسجد سے کسی ضرورت کی وجہ سے نکل سکتا ہے؟ (اذان کے بعد جماعت سے پہلے)

(۶۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ انْتَظَرْنَا اَنْ يُّكَبِّرَ انْصَرَفَ قَالَ عَلٰى مَكَانِكُمْ فَمَكَثْنَا عَلٰى هَيْئَتِنَا حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا يَنْطُفُ رَاْسُهٗ مَآءً وَّقَدِ اغْتَسَلَ

۶۰۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی وہ صالح بن کیسان سے وہ ابن شہاب سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دن) باہر تشریف لائے۔ اقامت کہی جا چکی تھی اور صفیں برابر کی جا چکی تھیں۔ آپ جب مصلی پر کھڑے ہوئے تو ہم انتظار کر رہے تھے کہ اب آپ ﷺ تکبیر کہیں گے لیکن آپ واپس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر رہو۔ ہم اسی حالت میں ٹھہر گئے پھر جب آپ ﷺ دوبارہ باہر تشریف لائے تو سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا آپ ﷺ نے غسل کیا تھا۔

باب ۴۱۶. اِذَا قَالَ الْاِمَامُ مَكَانَكُمْ حَتّٰى يَرْجِعَ انْتَظَرُوْا

۴۱۶۔ جب امام کہے کہ اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو تو مقتدیوں کو اس کے واپس آنے کا انتظار کرنا چاہیئے۔

(۶۰۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ عَلٰى مَكَانِكُمْ فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَاْسُهٗ

۶۰۹۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں محمد بن یوسف نے خبر دی کہا کہ ہم سے اوزاعی نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے وابو ہریرہؓ سے کہ آپ نے فرمایا کہ نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی اور لوگوں نے صفیں سیدھی کر لی تھیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آگے بڑھے لیکن حالت جنابت میں تھے اور اسی وقت یاد آیا) اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر

يَقْطُرُ مَآءً فَصَلّٰى بِهِمْ

واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ غسل کئے ہوئے تھے اور سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

باب ۴۱۷. قَوْلِ الرَّجُلِ مَاصَلَّيْنَا

۴۱۷۔ کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی۔

(۶۱۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ اَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاكِدْتُّ اَنْ اُصَلِّىَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَااَفْطَرَالصَّآئِمُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاصَلَّيْتُهَا فَنَزَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُطْحَانَ وَاَنَا مَعَهٗ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَاغَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

۶۱۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے یحیٰی کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ ہمیں جابر بن عبداللہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، غزوۂ خندق کے موقعہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ سورج غروب ہوگیا اور میں اب تک عصر کی نماز نہ پڑھ سکا۔ آپ جب حاضر خدمت ہوئے تو روزہ افطار کرنے کے بعد کا وقت تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بھی نہیں پڑھی ہے پھر آپ ﷺ بطحان کی طرف گئے۔ میں آپ ﷺ کے ساتھ ہی تھا۔ آپ ﷺ نے وضو کی اور پھر عصر کی نماز پڑھی۔ سورج غروب ہونے کے بعد۔ اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

باب ۴۱۸. اَلْاِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْاِقَامَةِ

۴۱۸۔ اقامت کہی جاچکی اور اس کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آئے۔

(۶۱۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ هُوَابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِىْ رَجُلًا فِىْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ

۶۱۱۔ ہم سے ابومعمر عبداللہ بن عمرو نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انسؓ، کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ نماز کے لئے اقامت ہوچکی تھی اور نبی کریم ﷺ کسی شخص سے مسجد کے ایک کنارے آہستہ آہستہ گفتگو فرمارہے تھے۔ آپ ﷺ نماز کے لئے جب تشریف لائے تو لوگ سو رہے تھے۔

باب ۴۱۹. اَلْكَلَامِ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

۴۱۹۔ اقامت کے بعد گفتگو۔

(۶۱۲) حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلْتُ ثَابِتَ نِالْبُنَانِىَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَاتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَحَدَّثَنِىْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَعَرَضَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهٗ بَعْدَ مَآ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

۶۱۲۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ثابت بنانی سے ایک شخص کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جو نماز کے لئے اقامت کے بعد گفتگو کرتا ہے اس پر انہوں نے انس ابن مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے فرمایا، کہ اقامت ہوچکی تھی۔ اتنے میں ایک شخص نبی کریم ﷺ سے راستہ میں ملا اور آپ ﷺ کو نماز کے لئے اقامت کہی جانے کے بعد بھی روکے رکھا۔

باب ۴۲۰. وُجُوْبِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ مَنَعَتْهُ اُمُّهٗ عَنِ الْعِشَآءِ فِى الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً لَّمْ يُطِعْهَا

۴۲۰۔ نماز باجماعت کا وجوب۔

حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر کسی کی والدہ شفقۃً عشاء کی جماعت میں حاضری سے روکیں تو ان کی اطاعت نہ کرنی چاہئے۔

(۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ لِيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْيَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عِرْقًا سَمِيْنًا اَوْمِرْ مَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ

۶۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے خبر دی وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دے دوں اور پھر نماز کے لئے کہوں۔ اس کے لئے اذان دی جائے اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کریں لیکن میں ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو نماز باجماعت کے لئے نہیں آتے) پھر انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر یہ جماعت میں نہ شریک ہونے والے اتنی بات جان لیں کہ انہیں ایک اچھے قسم کی گوشت والی ہڈی مل جائے گی یا دو ۲ عمدہ کھریں (کھانے کے لئے مل جائیں گی تو یہ عشاء کی جماعت کے لئے ضرور آئیں۔ ❶

باب ۴۲۱. فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ وَكَانَ الْاَسْوَدُ اِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ اِلٰى مَسْجِدٍ آخَرَ وَجَآءَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اِلٰى مَسْجِدٍ قَدْصُلِّىَ فِيْهِ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ وَصَلّٰى جَمَاعَةً

۴۲۱۔ نماز باجماعت کی فضیلت۔

حضرت اسودؒ کو جب جماعت نہ ملتی تو آپ کسی دوسری مسجد میں تشریف لے جاتے۔ انس بن مالکؓ ایک مسجد میں تشریف لائے جہاں نماز ہو چکی تھی۔ پھر اذان دی، اقامت کہی اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔

(۶۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

۶۱۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی وہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ افضل ہے۔

(۶۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

۶۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے یزید بن ہاد نے حدیث بیان کی۔ عبداللہ بن خباب کے واسطہ سے وہ ابوسعیدؓ سے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ باجماعت نماز تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ افضل ہے۔

(۶۱۶) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِى

۶۱۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابوصالح سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز گھر میں یا بازار میں

❶ عموماً جماعت میں حاضر نہ ہونے والے منافقین ہوتے تھے اور اس حدیث میں ان ہی کو تہدید کی جا رہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت کی اسلام کی نظر میں کتنی اہمیت ہے حنفیہ کے نزدیک بھی نماز باجماعت واجب ہے اور بعض نے سنت مؤکدہ بھی کہا ہے۔

الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسَةً وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّاانْتَظَرَ الصَّلٰوةَ

پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص وضوء کرتا ہے اور اس کے تمام آداب کو ملحوظ رکھا ہے پھر مسجد کا رخ کرتا ہے اور سوا نماز کے اور کوئی دوسرا ارادہ نہیں ہوتا تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بڑھتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو ملائکہ اس وقت تک برابر اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلی پر بیٹھا رہتا ہے کہتے ہیں اے اللہ! اس پر اپنی رحمتیں نازل فرمایئے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجئے اور جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہو اس کا شمار نماز ہی میں ہوگا۔ ①

باب ۴۲۲. فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ

۴۲۲۔ فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت۔

(۶۱۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءً وَّتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاقْرَءُ وَا اِنْ شِئْتُمْ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ شُعَيْبٌ وَّحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

۶۱۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعیب نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ باجماعت نماز تنہا پڑھنے سے پچیس گناہ زیادہ افضل ہے اور رات اور دن کے ملائکہ فجر کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو۔ (ترجمہ) فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا پیش ہوگا۔ شعیب نے فرمایا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر کے واسطہ سے اس طرح حدیث بیان کی کہ ستائیس گنا زیادہ افضل ہے۔

(۶۱۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَآءِ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُوالدَّرْدَآءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَااَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَآ اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا.

۶۱۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے سالم سے سنا۔ کہا کہ میں نے ام درداء سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) ابودرداء آئے۔ بڑے غضبناک ہو رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی۔ فرمایا۔ محمد ﷺ کی شریعت کی کوئی بات اب نہیں پاتا سوا اس کے کہ جماعت کے ساتھ نماز یہ پڑھ لیتے ہیں۔

---

① حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں پچیس درجہ اور ابن عمرؓ کی حدیث میں ستائیس درجہ زیادہ ثواب باجماعت نماز میں بتایا گیا بعض محدثین نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابن عمرؓ کی روایت زیادہ قوی ہے۔ اس لئے عدد سے متعلق اس روایت کو ترجیح ہوگی۔ لیکن اس سلسلے میں زیادہ صحیح مسلک یہ ہے کہ دونوں کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ باجماعت نماز بذات خود واجب یا سنت مؤکدہ ہے۔ ایک فضیلت کی وجہ تو یہی ہے۔ پھر باجماعت نماز پڑھنے والوں کے اخلاص و تقویٰ میں بھی تفاوت ہوگا اور ثواب بھی اسی کے مطابق کم و بیش ملے گا۔ اس کے علاوہ کلام عرب میں یہ اعداد کثرت کے اظہار کے مواقع پر بولے جاتے ہیں۔ گویا مقصود صرف ثواب کی زیادتی کو بتانا تھا۔

(۶۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَشْيًا وَالَّذِیْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰی يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِیْ يُصَلِّیْ ثُمَّ يَنَامُ

۶۱۹۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے برید بن عبداللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں اجر کے اعتبار سے سب سے بڑھ کر وہ شخص ہوتا ہے جو (مسجد میں نماز کے لئے) زیادہ دور سے آئے اور وہ شخص جو نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور پھر امام کے ساتھ پڑھتا ہے اس شخص سے اجر میں بڑھ کر ہے جو (پہلے ہی) پڑھ کر سو جاتا ہے۔

باب ۴۲۳. فَضْلِ التَّهْجِيْرِ اِلَی الظُّهْرِ

۴۲۳۔ ظہر کی نماز اول وقت میں پڑھنے کی فضیلت۔

(۶۲۰) حَدَّثَنِیْ قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ مَّوْلٰی اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِیْ بِطَرِيْقٍ وَّجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَی الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَافِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْآ اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِی التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

۶۲۰۔ ہم سے قتیبہ نے مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو بکر بن عبدالرحمٰن کے مولیٰ سمی کے واسطہ سے وہ ابو صالح سمان سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں اس نے کانٹوں بھری ایک شاخ دیکھی اور اسے راستے سے ہٹا دیا اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) اس سے خوش ہو گیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ شہداء پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاعون میں مرنے والے، پیٹ کی بیماری (ہیضے وغیرہ) میں مرنے والے، ڈوب جانے والے۔ دب کر مرنے والے، (دیوار وغیرہ کسی بھی چیز سے) اور خدا کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہونے والے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صفت میں شریک ہونے کا ثواب کتنا زیادہ ہے اور پھر اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہ ہو کہ قرعہ اندازی کی جائے تو لوگ قرعہ اندازی پر مصر ہوا کریں۔ اور اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ نماز اول وقت پڑھ لینے کے فضائل کتنے عظیم الشان ہیں تو اس کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اور اگر یہ جان جائیں کہ عشاء اور صبح کی نماز کے فضائل کتنے عظیم الشان ہیں، تو سرین کے بل گھسٹ کر آئیں۔ ❶

باب ۴۲۴. اَحْتِسَابِ الْاٰثَارِ

۴۲۴۔ ہر قدم پر ثواب۔

❶ اس متن میں تین احادیث کو ایک ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ ایک وہ واقعہ جس میں راستے سے کانٹے کی شاخ ہٹانے پر مغفرت ہوئی۔ دوسری شہداء کے اقسام پر مشتمل۔ تیسری اذان اور نماز وغیرہ کی ترغیب سے متعلق۔ لیکن راوی نے سب کو ایک ساتھ جمع کر دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو یہاں اس لئے بیان کیا ہے کہ اس میں اول وقت میں نماز پڑھنے کی بھی ترغیب موجود ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ خود اس سے پہلے ظہر کی نماز سے متعلق گرمیوں میں ٹھنڈے وقت پڑھنے کی حدیث لکھ چکے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اسی کے مطابق ہے کسی حدیث کے عموم کی وجہ سے یہ نہ کہہ دینا چاہئے کہ ساری نمازیں اول وقت میں پڑھنی مستحب ہیں۔ بلکہ اس سلسلے کی ان خاص احادیث کو بھی دیکھنا چاہئے جن میں تفصیلاً نماز کے اوقات مستحب بیان ہوئے ہیں۔

(۶۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبدِاللّٰهِ ابْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَابَنِیْ سَلِمَةَ اَ لَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَکُمْ وَزَادَ ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی ابْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ اَنَّ بَنِیْ سَلِمَةَ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا عَنْ مَّنَازِلِهِمْ فَیَنْزِلُوْا قَرِیْبًا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَکَرِهَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْرُوا الْمَدِیْنَةَ فَقَالَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَکُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ خُطَاهُمْ اٰثَارُ الْمَشْیِ فِی الْاَرْضِ بِاَرْجُلِهِمْ

۶۲۱۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب ۔نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حمید نے انس بن مالکؓ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بنوسلمہ کے لوگو! تم اپنے نشانات قدم پر بھی ثواب کی نیت رکھو۔ (نماز کے لئے مسجد آتے ہوئے۔ کیونکہ بنوسلمہ کے مکانات مسجد نبویؐ سے کئی میل کے فاصلہ پر تھے۔)

ابن ابی مریم نے حدیث میں یہ زیادتی کی ہے۔ کہا کہ مجھے یحییٰ بن ایوب نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ بنوسلمہ نے اپنے مکانات سے منتقل ہونا چاہا۔ تاکہ نبی کریم ﷺ سے قریب کہیں رہائش اختیار کریں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے اس رائے کو پسند نہیں فرمایا کہ اپنی آبادیوں کو ویرانہ بنا کر یہ لوگ مدینہ میں بس جائیں اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ (مسجد نبوی میں آتے ہوئے) ہر قدم پر ثواب کی نیت رکھا کرو۔ مجاہد نے فرمایا کہ (قرآن کی آیت میں) خطاہم کے معنی ہیں زمین پر ان کے پیدل چلنے کے نشانات۔ ❶

باب ۴۲۵. فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ فِی الْجَمَاعَةِ

۴۲۵۔ عشاء کی نماز باجماعت کی فضیلت۔

(۶۲۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَآءِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَالْمُؤَذِّنَ فَیُقِیْمَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا یَّؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ اٰخُذُ شُعَلًا مِّنْ نَّارٍ فَاُحَرِّقَ عَلٰی مَنْ لَّایَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوةِ بَعْدُ

۶۲۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابوصالح نے ابوہریرہؓ کے واسطہ سے حدیث بیان کہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز گراں نہیں اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو سرین کے بل گھسٹ کر آتے۔ میرا تو ارادہ ہوگیا تھا کہ مؤذن سے کہوں کہ وہ اقامت کہے پھر کسی کو نماز پڑھانے کے لئے کہوں اور خود آگ کے شعلے لے کر ان سب کے گھروں کو جلادوں جو ابھی تک نماز کے لئے نہیں آئے ہوں۔

باب ۴۲۶. اِثْنَانِ وَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

۴۲۵۔ دو یا اس سے زیادہ آدمی ہوں تو جماعت بن جاتی ہے۔

(۶۲۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ

۶۲۳۔ سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زید بن زریع

---

❶ آنحضور ﷺ چاہتے تھے کہ مدینہ کے قرب وجوار کے علاقے بھی آباد رہیں۔ اسی لئے بنی سلمہ کی اس رائے کو آپ ﷺ نے پسند نہیں فرمایا۔ دین اسلام اپنے ماننے والوں کی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ دنیا میں انسان کوئی بھی کام کرے یا وہ اچھا ہو گا یا برا۔ اچھے کاموں کے تمام متعلقات پر بھی خدا کی بارگاہ میں اجر وثواب ملتا ہے۔ ایک شخص جہاد کے لئے اگر گھوڑا پالے۔ تو گھوڑے کے کھانے پینے۔ پیشاب پاخانے۔ ہر چیز پر اجر ملے گا بشرطیکہ نیت خالص ہو۔ اسی طرح یہاں بتایا گیا ہے کہ نماز کے ارادے سے چلنے والے کے ہر نشان قدم پر اجر وثواب ہے اس لئے جتنی دور سے کوئی آئے گا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ پائے گا۔

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَذِّنَا وَاَقِیْمَا ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا

نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد بن ابو قلابہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ مالک بن حویرثؓ، سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم دونوں (میں سے کوئی) اذان دے اور اقامت کہے اور جو بڑا ہے وہ نماز پڑھائے۔ ❶

باب ۴۲۷. مَنْ جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

۴۲۷۔ جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے، اور مساجد کی فضیلت۔

(۶۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلٰٓئِکَةُ تُصَلِّیْ عَلٰٓی اَحَدِکُمْ مَّادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ مَالَمْ یُحْدِثْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ لَایَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَّاکَانَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ لَایَمْنَعُہٗ اَنْ یَّنْقَلِبَ اِلٰٓی اَھْلِہٖٓ اِلَّاالصَّلٰوۃُ

۶۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کیا مالک کے واسطہ سے وہ ابوالزناد سے وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ نمازی کے لئے اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک (نماز پڑھنے کے بعد وہ اپنے مصلی پر بیٹھا رہتا ہے۔ اے اللہ اس کی مغفرت کیجئے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجئے۔ ایک شخص جو صرف نماز کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ گھر جانے سے سوا نماز کے اور کوئی چیز مانع نہیں تو اس کا (یہ سارا وقت) نماز ہی میں شمار ہوگا۔

(۶۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ خُبَیْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ یُّظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّہٗ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَاَفِیْ عِبَادَةِ رَبِّہٖ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْہُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ اِخْفَآءً حَتّٰی لَاتَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَاتُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَاللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ

۶۲۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبیداللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ حفص بن عاصم کے واسطہ سے، وہ ابو ہریرہؓ، سے وہ نبی کریم ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سات طرح کے لوگ ہوں گے جنہیں خدا اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ جب اس سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عادل حکمران۔ نو جوان جو اپنے رب کی عبادت میں پھلا پھولا۔ ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔ دو ایسے شخص جو خدا کے لئے باہم محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد ہی یہی ہے۔ وہ شخص جسے کسی باعزت اور حسین عورت نے بلایا (برے ارادہ سے) لیکن اس نے کہہ دیا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جو صدقہ کرتا ہے اور اتنے پوشیدہ طریقہ پر کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں کہ داہنے نے کیا خرچ کیا۔ اور وہ شخص جس نے تنہائی میں خدا کی یاد کی اور (بے ساختہ) آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

(۶۲۶) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ ھَلِ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی

۶۲۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی حمید کے واسطہ سے کہا کہ انسؓ سے دریافت کیا گیا کہ

❶ اس سے پہلے تفصیلی حدیث گذر چکی ہے کہ دو شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ سفر کا ارادہ رکھتے تھے انہیں دو اصحاب کو آپ نے یہ ہدایت فرمائی تھی۔ اس سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ اگر دو آدمی ہوں تو نماز کے لئے جماعت کرنی چاہیے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمًا فَقَالَ نَعَمْ أُخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى شَطْرِاللَّيْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَ مَاصَلّٰى فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِىْ صَلٰوةٍ مُنْذُانْتَظَرْ تُمُوْهَا قَالَ فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ

کیا رسول اللہ ﷺ نے کوئی انگوٹھی بنوائی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ ایک دن عشاء کی نماز نصف شب میں پڑھی نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہوں گے اور تم لوگ اس وقت تک نماز ہی کی حالت میں تھے جب تک تم اس کا انتظار کرتے رہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جیسے اس وقت میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

باب ۴۲۸. فَضْلِ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَّاحَ

۴۲۸۔ مسجد میں بار بار آنے جانے کی فضیلت۔

(۶۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَآ اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ اَعَدَّاللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ

۶۲۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں محمد بن مطرف نے زید بن اسلم کے واسطہ سے خبر دی وہ عطاء بن یسار سے وہ ابو ہریرہؓ، سے وہ نبی کریم ﷺ سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں بار بار حاضری دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جنت میں مہمان نوازی ہر ہر آنے اور جانے کی تعداد کے مطابق کریں گے۔

باب ۴۲۹. اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلاَ صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

۴۲۹۔ اقامت کے بعد فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہ پڑھی جاہئے۔

(۶۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهٗ مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا وَّقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلصُّبْحَ اَرْبَعًا آلصُّبْحَ اَرْبَعًا تَابَعَهٗ غُنْدُرٌ وَّمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكٍ وَّقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ

۶۲۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ حفص بن عاصم سے وہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ کا گذر ایک شخص پر ہوا۔ ح۔ کہا اور مجھ سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے بہز بن اسد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے سعد بن ابراہیم نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے حفص بن عاصم سے سنا۔ کہا کہ میں نے قبیلہ ازد کے ایک صاحب سے جن کا نام مالک بن بحینہ تھا سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جو اقامت کے بعد دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا۔ آنحضور ﷺ جب نماز سے فارغ ہوگئے تو لوگ اس شخص کے ارد گرد جمع ہوگئے اور آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ کیا صبح کی بھی چار رکعتیں ہوگئیں؟ کیا صبح کی بھی چار رکعتیں ہوگئیں؟ اس حدیث کی متابعت غندر اور معاذ نے شعبہ کے واسطہ سے کی ہے جو مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ابن اسحٰق نے سعد کے واسطہ سے بیان کیا وہ عبداللہ بن بحینہ سے اور حماد نے کہا کہ ہمیں

وَقَالَ حَمَّادٌ اَخبَرَنَا سَعْدٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ مَالِکٍ

سعد نے حفص کے واسطہ سے خبر دی اور وہ مالک کے واسطہ سے۔ ❶

باب ۴۳۰. حَدِّ الْمَرِيْضِ اَنْ يَّشْهَدَ الْجَمَاعَةَ

باب ۴۳۰۔ مریض کب تک جماعت میں حاضر ہوتا رہے گا؟

(۶۲۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاَسْوَدُ كُنَّا عِنْدَ عَآئِشَةَ فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالتَّعْظِيْمَ لَهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاُذِّنَ فَقَالَ مُرُوْآ اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَاَعَادَ فَاَعَادُوْا لَهٗ فَاَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ يُّصَلِّيْ فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ الْاَرْضَ مِنَ الْوَجَعِ فَاَرَادَ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّتَاَخَّرَ فَاَوْمَآ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّكَانَكَ ثُمَّ اُتِيَ بِهٖ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقِيْلَ لِلْاَعْمَشِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَبُوْبَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِصَلٰوتِهٖ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ بِرَاْسِهٖ نَعَمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بَعْضَهٗ وَزَادَ اَبُوْمُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ

۶۲۹۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت اسود نے فرمایا کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہم نے نماز میں مداومت اور اس کی تعظیم کا ذکر کیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے مرض الوفات میں جب نماز کا وقت ہوا اور آپ کو اطلاع دی گئی تو فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اس وقت آپؐ سے کہا گیا کہ ابوبکرؓ بڑے رقیق القلب ہیں اگر آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوئے تو نماز پڑھانا اس کے لئے مشکل ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے پھر وہی فرمایا اور سابقہ معذرت آپ ﷺ کے سامنے پھر دہرا دی گئی۔ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ بالکل صواحب یوسف (زلیخا) کی طرح ہو (کہ دل میں کچھ ہے اور ظاہر کچھ اور کر رہی ہو) ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ پھر ابوبکرؓ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کا سہارا لے کر باہر تشریف لے گئے۔ گویا میں اس وقت آپ کے قدموں کو دیکھ رہی ہوں کہ تکلیف کی وجہ سے لڑکھڑا رہے ہیں۔ ابوبکرؓ نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں۔ لیکن آنحضور ﷺ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ پر رہنے کے لئے کہا۔ پھر ان کے قریب آئے اور پہلو میں بیٹھ گئے۔ اس پر اعمش سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور ابوبکرؓ نے آپ ﷺ کی اقتداء کی اور لوگوں نے ابوبکرؓ کی

---

❶ اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز کی اقامت کے بعد سنت جائز ہی نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ ظواہر نے اسی حدیث کی بنا پر یہ کہا ہے کہ اگر کوئی شخص سنتیں پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں فرض کی اقامت ہوگئی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ لیکن ائمہ اربعہ میں کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اقامت فرض کے بعد سنت نہ شروع کرنی چاہئے البتہ فجر کی سنتوں کے سلسلے میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر نماز شروع ہوچکی ہے اور کم از کم اک ایک رکعت ملنے کی توقع ہے تو مسجد سے باہر فجر کی دوسنت رکعتوں کو پڑھ لینا چاہئے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس حدیث کے ظاہری مفہوم کے مطابق ائمہ اربعہ میں سے کسی کا بھی مسلک نہیں۔ اس لئے یہ ایک اجتہادی مسئلہ بن گیا۔ چونکہ احادیث میں ہے کہ جس نے ایک رکعت باجماعت پالی اسے جماعت کا ثواب ملے گا۔ غالباً اسی حدیث کے پیش نظر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رکعت پالینے کی قید لگائی۔ پھر بعد میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں بھی توسیع کردی اور فرمایا کہ اگر قعدہ اخیرہ میں امام کو پانے کی امید ہو پھر بھی فجر کی سنت پڑھنی چاہئے۔ اب تک یہ صورت تھی کہ فجر کی یہ سنت مسجد سے باہر پڑھی جائے لیکن بعد میں مشائخ حنفیہ نے اس میں بھی توسع سے کام لیا اور کہا کہ مسجد کے اندر کسی ایک طرف جماعت سے دور کھڑے ہو کر بھی یہ رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

اَبِیْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ یُصَلِّیْ قَآئِمًا

نماز کی اقتداء کی ؟ حضرت اعمش نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ ابوداؤد طیالسی نے اس حدیث کے بعض حصے کی روایت شعبہ کے واسطہ سے کی ہے اور وہ اعمش سے روایت کرتے تھے اور ابو معاویہ نے اس میں اتنی زیادتی کی ہے کہ آنحضور ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف بیٹھے اور ابوبکر کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے تھے۔

(۶۳۰) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجْعُه' اسْتَاذَنَ اَزْوَاجَه' اَنْ یُّمَرَّضَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَذِنَّ لَه' فَخَرَجَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْاَرْضَ وَكَانَ بَیْنَ الْعَبَّاسِ وَبَیْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَیْدُاللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ مَّاقَالَتْ عَآئِشَةُ فَقَالَ لِیْ وَهَلْ تَدْرِیْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِیْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَاقَالَ هُوَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۶۳۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ہشام بن یوسف نے خبر دی معمر کے واسطہ سے وہ زہری سے کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ بہت بیمار ہوگئے اور تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو اپنی ازواج سے اس کی اجازت لی کہ مرض کے ایام میرے گھر میں گذاریں۔ ازواج نے اس کی آپ ﷺ کو اجازت دے دی۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ آپ ﷺ اس وقت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور شخص کے درمیان میں تھے۔ (دونوں حضرات کا سہارا لئے ہوئے) عبیداللہ نے بیان کیا کہ میں نے اس کا تذکرہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کیا۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو بھی جانتے ہو جن کا نام عائشہؓ سے نہیں لیا۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ علی بن ابی طالبؓ تھے۔

باب ۴۳۱. الرُّخْصَةِ فِی الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ رَحْلِهٖ

۴۳۱۔ بارش اور عذر کی وجہ سے اپنی قیام گاہ میں نماز پڑھ لینے کی اجازت۔

(۶۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ لَیْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِیْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَیْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ یَّقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ

۶۳۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی کہ ابن عمرؓ نے ایک ٹھنڈی اور برسات کی رات میں اذان دی اور فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں پر ہی نماز پڑھ لو۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سردی کی راتوں میں جب کہ بارش ہو رہی ہو موذن کو یہ حکم دیتے تھے کہ وہ اعلان کر دیں کہ لوگ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لیں۔

(۶۳۲) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ عِتْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ كَانَ یَؤُمُّ قَوْمَه' وَهُوَ اَعْمٰی وَاَنَّه' قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۶۳۲۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ محمود بن ربیع انصاری سے کہ عتبان بن مالک نابینا تھے لیکن اپنے قبیلہ والوں کے امام تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ تاریکی اور سیلاب کی راتیں

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَجَآءَ هٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَشَارَ اِلٰى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوتی ہیں اور میری آنکھیں خراب ہیں اس لئے یارسول اللہ ﷺ میرے گھر میں کسی جگہ آپ نماز پڑھ لیں تا کہ میں وہی اپنی نماز کی جگہ بنالوں پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ تم کہاں نماز پڑھنا پسند کرو گے۔ انہوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی۔

باب ۴۳۲. هَلْ يُصَلِّي الْاِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ.

۴۳۲۔ کیا جو لوگ آ گئے ہیں انہیں کے ساتھ امام نماز پڑھ لے گا، اور کیا بارش میں جمعہ کے دن خطبہ دے گا؟

(۶۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ رَدْغٍ فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ كَاَنَّهُمْ اَنْكَرُوْا فَقَالَ كَاَنَّكُمْ اَنْكَرْتُمْ هٰذَآ اِنَّ هٰذَا فَعَلَهٗ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا عَزْمَةٌ وَاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اُخْرِجَكُمْ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كَرِهْتُ اَنْ اُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيْئُوْنَ تَدُوْسُوْنَ الطِّيْنَ اِلٰى رُكَبِكُمْ

۶۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالحمید صاحب زیادی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن حارث سے سنا کہ ہمیں ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب کہ بارش کی وجہ سے کیچڑ ہو رہا تھا خطبہ دیا۔ پھر مؤذن کو حکم دیا اور جب وہ حی علی الصلوۃ پر پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ کہو آج لوگ نماز اپنی قیام گاہوں پر پڑھ لیں لوگ ایک دوسرے کو (حیرت کی وجہ سے) دیکھنے لگے جیسے اس بات میں کچھ اجنبیت محسوس کر رہے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگ اس بات میں کچھ اجنبیت محسوس کر رہے ہو۔ ایسا تو مجھ سے بہتر ذات یعنی رسول اللہ ﷺ نے بھی کیا تھا اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ تمہیں باہر نکالوں (اور تکلیف میں بتلا کروں اور حماد عاصم سے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ البتہ انہوں نے اتنا اور کہا کہ مجھے اچھا معلوم نہیں ہوا کہ تمہیں گنہگار کروں اور تم اس حال میں آؤ کہ مٹی گھٹنوں تک پہنچ گئی ہو۔

(۶۳۴) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ جَآءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى سَالَ السَّقْفُ وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَآءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ جَبْهَتِهٖ

۶۳۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے کہا کہ میں نے ابو سعید خدریؓ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ بادل آئے اور برسے (مسجد کی) چھت ٹپکنے لگی۔ یہ کھجور کی شاخوں سے بنائی گئی تھی۔ پھر نماز کے لئے اقامت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کیچڑ پر سجدہ کر رہے تھے۔ کیچڑ کا اثر آپ ﷺ کی پیشانی پر بھی میں نے دیکھا۔

(۶۳۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

۶۳۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث

اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِنِّیْ لَآاَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَبَسَطَ لَهٗ حَصِيْرًا وَّنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيْرِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اٰلِ الْجَارُوْدِ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ مَارَاَيْتُهٗ صَلَّاهَا اِلَّا يَوْمَئِذٍ

بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن سیرین نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ، سے سنا کہ انصار میں سے کسی نے عذر پیش کیا کہ میں آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہوسکا کروں گا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا اور آپ ﷺ کو اپنے گھر پر دعوت دی۔ انہوں نے ایک چٹائی بچھادی اور اس کے ایک کنارہ کو دھو دیا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ آل جارود کے ایک شخص نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اس دن کے سوا اور کبھی میں نے آپ ﷺ کو پڑھتے نہیں دیکھا۔

باب ۴۳۳. اِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَاُ بِالْعَشَآءِ وَقَالَ اَبُوالدَّرْدَآءِ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ اِقْبَالُهٗ عَلٰى حَاجَتِهٖ حَتّٰى يُقْبِلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَقَلْبُهٗ فَارِغٌ

۴۳۳۔ ادھر کھانا حاضر ہے اور اقامت صلوٰۃ بھی ہو رہی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ پہلے کھانا کھاتے تھے۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ عقل مندی یہ ہے کہ پہلی آدمی اپنی ضرورت سے فارغ ہو لے تاکہ جب نماز شروع کرے تو اسکا دل فارغ ہو۔

(۶۳۶)۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَآءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ

۶۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے کہ آپ نے فرمایا اگر شام کا کھانا تیار ہوگیا ہے اور ادھر نماز کے لئے اقامت بھی ہونے لگی تو پہلے کھانے سے فارغ ہونا چاہئے۔

(۶۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُدِّمَ الْعَشَآءُ فَابْدَءُوْا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَآئِكُمْ

۶۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل بن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کھانا حاضر کر دیا گیا تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھالینا چاہئے اور کھانے میں بے مزہ بھی نہ ہونا چاہئے۔

(۶۳۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَآءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ وَلَا يَعْجَلُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهٗ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَاْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَاِنَّهٗ

۶۳۸۔ ہم سے عبید اللہ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ ابو اسامہ کے واسطہ سے وہ عبید اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شام کا کھانا اگر تیار ہو چکا ہو اور اقامت بھی کہی جا چکی تو پہلے کھانا کھالو اور کھانے میں بے مزہ نہ ہو جاؤ بلکہ پوری طرح فارغ ہو لو۔ ابن عمر کے لئے کھانا رکھ دیا جاتا تھا۔ ادھر اقامت بھی ہو جاتی تھی لیکن آپ کھانے سے فارغ ہونے سے پہلے نماز میں شریک

يسمع قراءة الإمام وقال زهيرٌ وَوَهْبُ بْنُ عُثْمانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلاَ يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَه مِنْهُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَّدَنِيٌّ

نہیں ہوتے تھے آپ امام کی قرأت برابر سنتے رہتے تھے۔ زہیر اور وہب بن عثمان نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطہ سے بیان کیا وہ نافع سے وہ ابن عمر سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی کھانا کھا رہا ہو، تو جلدی نہ کرے بلکہ پوری طرح کھالے خواہ نماز کھڑی کیوں نہ ہوگئی ہو۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے وہب بن عثمان مدنی کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی۔ ❶

باب۴۳۴. اِذَا دُعِيَ الْاِمَامُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَبِيَدِهٖ مَايَاكُلُ

۴۳۴۔ جب امام کو نماز کے لئے بلایا جائے اور اس کے ہاتھ میں کھانا ہو۔

(۶۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُبْنُ عَمْرِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاكُلُ ذِرَاعًا يَّحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۶۳۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے صالح کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے۔ کہا کہ مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ دست کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ اتنے میں آپ ﷺ سے نماز کے لئے کہا گیا۔ آپ ﷺ کھڑے ہوگئے اور چھری ڈال دی پھر نماز پڑھائی اور وضوء نہیں کیا (کیونکہ پہلے سے وضوء تھا)

باب۴۳۵. مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَهْلِهٖ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ

۴۳۵۔ آدمی جو اپنے گھر کی ضروریات میں مصروف تھا کہ اقامت ہوئی اور وہ نماز کے لئے باہر آ گیا۔

(۶۴۰) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَاكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ

۶۴۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حکم نے ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ اسود سے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ اپنے گھر کے معمولی کام کاج خود ہی کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو فوراً نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

---

❶ اس حدیث میں جو حکم بیان ہوا ہے مشکل الآثار میں اس کے متعلق ہے کہ یہ روزہ دار کے حق میں ہے اور خاص مغرب کی نماز سے متعلق۔ ابن عمر کا طرز عمل جو منقول ہے اس کے متعلق بھی کہا گیا ہے کہ آپ اکثر روزہ رکھا کرتے تھے۔ بہر حال یہ حکم اسی صورت میں ہے جب کھانا نہ کھانے کی وجہ سے نماز میں خلل کا اندیشہ ہو۔ اس سلسلے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بھی کافی معنی خیز ہے کہ "میرا کھانا سب کا سب نماز بن جائے مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میری نماز کھانا بن جائے" اس لئے اس میں زیادہ توسع سے کام نہ لینا چاہئے۔

باب ۴۳۶. مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَلَا يُرِيْدُ اِلَّا اَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَه'

۴۳۶۔ جو شخص نماز پڑھائے اور مقصد صرف لوگوں کو نبی کریم ﷺ کی نماز اور آپ کے طریقے سکھانا ہو۔

(۶۴۱) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ جَآءَ نَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِىْ مَسْجِدِنَا هٰذَا قَالَ اِنِّىْ لَاُصَلِّىْ بِكُمْ وَمَااُرِيْدُ الصَّلٰوةَ اُصَلِّىْ كَيْفَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فَقُلْتُ لِاَبِىْ قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّىْ قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا وَكَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَه' مِنَ السُّجُوْدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْهَضَ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى

۶۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے ابوقلابہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ مالک بن حویرث ایک مرتبہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم لوگوں کو نماز پڑھاؤں گا۔ میرا مقصد اس سے صرف یہ ہے کہ تمہیں نماز کا وہ طریقہ بتادوں جس طرح نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تھے۔ میں نے ابوقلابہ سے دریافت کیا کہ انہوں نے کس طرح نماز پڑھی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے شیخ (عمر بن سلمہ) کی طرح۔ شیخ جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ لیا کرتے تھے۔ ❶

باب ۴۳۷. اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

۴۳۷۔ اہل علم و فضل امامت کے زیادہ مستحق ہیں۔

(۶۴۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْبُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُه' فَقَالَ مُرُوْآ اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَآئِشَةُ اِنَّه' رَجُلٌ رَّقِيْقٌ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّىَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرِىْ اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِىْ اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِىْ حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۴۲۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حسین نے زائدہ سے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبدالملک ابن عمیر سے کہا کہ مجھ سے ابو بردہ نے حدیث بیان کی وہ ابوموسیٰ اشعریؓ کے واسطہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور جب مرض نے شدت اختیار کرلی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں کہ وہ رقیق القلب ہیں۔ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان کے لئے نماز پڑھانا ممکن نہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ نے پھر وہی عذر دہرایا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ تم لوگ صواحب یوسف (زلیخا) کی طرح (باتیں بناتی) ہو۔ آخر ابوبکرؓ کے پاس آدمی بلانے کے لئے آیا اور آپ نے نبی کریم ﷺ کی زندگی میں نماز پڑھائی۔

(۶۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ

۶۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے خبر دی وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ

❶ یہ جلسہ استراحت ہے اور حنفیہ کے یہاں بہتر یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔ ابتداء میں یہی طریقہ تھا لیکن بعد میں اس پر عمل ترک ہوگیا تھا۔ بعض احادیث میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اکثر احادیث "جلسہ" کے ترک پر مبنی ہیں۔ یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ اس اختلاف صرف افضلیت کی حد تک ہے۔ صاحب بحر الرائق نے شمس الائمہ حلوانی رحمۃ اللہ علیہ سے یہی نقل کیا ہے۔

رضي الله عنها قالت ان رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم قال في مرضه مُرُوا ابابكرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قالت عائشة قلت ان ابابكر اذا قَامَ فِيْ مَقَامِکَ لم يُسْمِع الناس من البُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فقالت قُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِکَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْعُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ. حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَآئِشَةَ مَاكُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا

عنہا سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ ابوبکر سے نماز پڑھنے کے لئے کہو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ابوبکر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو کثرت گریہ سے (قرآن مجید) سنا نہ سکیں گے۔ اس لئے آپ ﷺ عمرؓ سے کہئے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ آپ فرماتی تھیں کہ میں نے حفصہؓ سے کہا کہ وہ کہیں کہ اگر ابوبکر آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو گریہ وزاری کی وجہ سے لوگوں کو سنا نہ سکیں گے اس لئے عمرؓ سے کہئے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا (ام المؤمنین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، کی صاحبزادی) نے اسی طرح کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ چپ رہو۔ تم صواحب یوسف کی طرح ہو۔ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ بعد میں حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا میں نے کبھی تم سے بھلائی نہیں دیکھی۔ ❶

(۶۴۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهٗ وَصَحِبَهٗ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فِيْ وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَالْحُجْرَةِ يَنْظُرُ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَکُ فَهَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۶۴۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ کہا کہ مجھے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نبی کریم ﷺ کی اتباع کرنے والے، آپ ﷺ کے خادم اور صحابی تھے کہ آنحضور ﷺ کے مرض الوفات میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نماز پڑھاتے تھے۔ دوشنبہ کے دن جب لوگ نماز میں صف باندھے کھڑے تھے تو آنحضور ﷺ حجرہ کا پردہ ہٹائے کھڑے ہماری طرف دیکھ رہے تھے۔ چہرۂ مبارک قرطاس ابیض کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ آپ ﷺ خوشی سے مسکرا دیئے۔ ہمیں اتنی مسرت وبیخودی ہوئی کہ خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں ہم سب نبی کریم ﷺ کو دیکھنے میں نہ مشغول ہو جائیں (نماز پڑھتے میں) ابوبکرؓ رجعت قہقری کر کے صف کے ساتھ آملنا چاہتے تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لائیں گے۔ لیکن آپ ﷺ نے ہمیں اشارہ کیا کہ نماز پوری کرو۔ پھر پردہ

❶ اس واقعہ سے متعلق احادیث میں ''صواحب یوسف'' کا لفظ آتا ہے۔ صواحب صاحبۃ کی جمع ہے لیکن یہاں مراد صرف زلیخا سے ہے۔ اسی طرح حدیث میں ''انتن'' کی ضمیر جمع کے لئے استعمال ہوتی ہے لیکن یہاں بھی صرف ایک ذات عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد ہے۔ یعنی زلیخا نے عورتوں کے اعتراض کے سلسلے کو بند کرنے کے لئے انہیں بظاہر دعوت دی اور اکرام واعزاز کیا لیکن مقصد صرف یوسف علیہ السلام کو دکھانا تھا۔ کہ تم مجھے کیا ملامت کرتی ہو۔ بات ہی کچھ ایسی ہے کہ میں مجبور ہوں۔ جس طرح اس موقعہ پر زلیخا نے اپنے دل کی بات چھپائے رکھی تھی۔ حضرت عائشہ بھی جن کی دلی تمنا یہی تھی کہ ابوبکر نماز پڑھائیں لیکن آنحضور ﷺ سے مزید توثیق کے لئے ایک دوسرے عنوان سے بار بار پچھواتی تھیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ابتداء میں غالباً بات نہیں سمجھی ہوگی اور بعد میں جب آنحضور ﷺ نے زور دیا تو وہ بھی حضرت عائشہؓ کا مقصد سمجھ گئیں اور فرمایا کہ میں تم سے کبھی بھلائی کیوں دیکھنے لگی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَّوْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ڈال دیا۔ آنحضرت ﷺ کی وفات اسی دن ہوئی۔

(۶۴۵) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ اَبُوْبَكْرٍ يَّتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهٗ فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَانَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ اَعْجَبَ اِلَيْنَا مِنْ وَّجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَحَ لَنَا فَاَوْمَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَّتَقَدَّمَ وَاَرْخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ

۶۴۵۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالعزیز نے انسؓ کے واسطہ سے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (مرض الوفات میں) تین مرتبہ باہر نہیں تشریف لائے تھے۔ نماز قائم کی گئی۔ ابوبکرؓ آگے بڑھے اور نبی کریم ﷺ نے (حجرۂ مبارک کا) پردہ اٹھایا۔ حضور اکرم ﷺ کا چہرہ دکھائی دیا۔ نبی کریم ﷺ کے روئے مبارک سے زیادہ حسین منظر ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ آپ ﷺ نے ابوبکرؓ کو آگے بڑھنے کے لئے اشارہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا اور اس کے بعد وفات تک باہر آنے پر قادر نہ ہو سکے۔

(۶۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ قِيْلَ لَهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْآ اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَآئِشَةُ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَّجُلٌ رَّقِيْقٌ اِذَا قَرَاَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ قَالَ مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ فَعَاوَدَتْهُ فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَاِسْحٰقُ ابْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ وَّمَعْمَرٌ عَنْ زُهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ حمزہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض شدت اختیار کر گیا اور آپ ﷺ سے نماز کے لئے کہا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ عائشہؓ نے فرمایا کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں۔ آپ کی جگہ قرآن مجید پڑھیں گے تو آنسوؤں پر قابو نہ رہے گا۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ دوبارہ انہوں نے پھر وہی عذر دہرایا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ ان سے نماز پڑھانے کے لئے کہو۔ تم تو بالکل صواحب یوسف کی طرح ہو۔ اس حدیث کی متابعت زبیدی اور زہری کے بھتیجے اور اسحٰق بن یحییٰ کلبی نے زہری کے واسطہ سے کی ہے اور عقیل اور معمر نے زہری سے وہ حمزہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے (یہ حدیث بیان کی ہے) ❶

❶ یہ تمام احادیث اس عنوان کے تحت بیان ہوئی ہیں کہ "اہل علم وفضل سب سے زیادہ امامت کے مستحق ہیں" امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ عالم کو قاری سے زیادہ امامت کا استحقاق ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، صحابہ میں علم وفضل کے اعتبار سے سب سے زیادہ افضل تھے اور آنحضور ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی انہیں امام بنایا تھا۔ اگر سب سے اچھے قاری قرآن کو امامت کا زیادہ استحقاق ہوتا تو خود حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ صحابہ میں سب سے اچھے قاری تھے۔ ان سے امامت کے لئے نہ کہنا یہ دلیل ہے اس بات کی کہ عالم کو مقدم کرنا چاہئے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بھی ہے کہ سب سے اچھے قاری کو امامت کا زیادہ استحقاق ہے۔ جانبین سے اس سلسلے میں مختلف دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو طریقہ استدلال اختیار کیا ہے وہ زیادہ وزنی ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی حکومت میں امیر المومنین ہی امام ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ امامت کے لئے علم وفضل ہی کو دیکھا جاتا ہے۔ عام ائمہ اور امیر المومنین کی امامت میں فرق ہے۔ لیکن بہر حال اس سے بھی اس باب میں اسلام کے نقطہ نظر کی وضاحت ہوتی ہے۔

باب ۴۳۸ مَنْ قَامَ اِلٰی جَنْبِ الْاِمَامِ لِعِلَّةٍ

(۶۴۷) حَدَّثَنَا زَکَرِیَّآءُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَابَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فِیْ مَرَضِهٖ فَکَانَ یُصَلِّیْ بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ فَاِنَّمَا اَبُوْبَکْرٍ یَّؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَآهُ اَبُوْبَکْرٍ اسْتَاْخَرَ فَاَشَارَ اِلَیْهِ اَنْ کَمَا اَنْتَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِذَآءَ اَبِیْ بَکْرٍ اِلٰی جَنْبِهٖ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ یُصَلِّیْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِیْ بَکْرٍ

باب ۴۳۹ مَنْ دَخَلَ لِیَؤُمَّ النَّاسَ فَجَآءَ الْاِمَامُ الْاَوَّلُ فَتَاَخَّرَ الْاَوَّلُ اَوْلَمْ یَتَاَخَّرْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ فِیْهِ عَآئِشَةُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(۶۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰی بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِیُصْلِحَ بَیْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّی النَّاسَ فَاُقِیْمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِی الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰی وَقَفَ فِی الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ لَّایَلْتَفِتُ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَکْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِیْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْکُثْ مَکَانَکَ فَرَفَعَ اَبُوْبَکْرٍ یَدَیْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰی مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِکَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْبَکْرٍ حَتَّی اسْتَوٰی فِی الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰی

۴۳۸۔ جو کسی عذر کی وجہ سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو۔

۶۴۷۔ ہم سے زکریاء بن یحیٰی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض الوفات میں حکم دیا کہ ابوبکر نماز پڑھائیں۔ اس لئے آپ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ عروہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ تخفیف محسوس کی اور باہر تشریف لائے اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ، نماز پڑھا رہے تھے۔ انہوں نے جب حضور اکرم ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آنحضور ﷺ نے اشارے سے انہیں اپنی جگہ رہنے کے لئے کہا۔ رسول اللہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے ابوبکر صدیقؓ نبی کریم ﷺ کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، کی۔

۴۳۹۔ جو لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا کہ پہلے امام بھی آ گئے اب یہ پہلے آنے والے پیچھے ہٹیں یا نہ ہٹیں، ان کی نماز ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔

۶۴۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابو حازم بن دینار کے واسطہ سے خبر دی سہل بن سعد ساعدی سے کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمر بن عوف میں (قباء میں) صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے تھے وہاں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن (حضرت بلال رضی اللہ عنہ،) نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آ کر کہا کہ کیا آپ نماز پڑھائیں گے۔ اقامت کہی جا چکی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نے فرمایا کہ ہاں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نے نماز پڑھائی اور جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو لوگ نماز میں تھے۔ آپ ﷺ صفوں سے گذر کر پہلی صف میں پہنچے۔ لوگوں نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا (تا کہ حضرت ابوبکرؓ آنحضور ﷺ کی آمد پر مطلع ہو جائیں) لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ، نماز میں کسی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ جب لوگوں نے پیہم ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا تو آپ متوجہ ہوئے، اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ رہنے کے لئے کہا۔ اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر خدا کی تعریف کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ اعزاز بخشا پھر آپ پیچھے ہٹ گئے اور صف میں شامل ہو گئے اس پر نبی کریم ﷺ نے آگے بڑھ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَااَبَابَكْرٍ مَّامَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَّاكَانَ لِاِبْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ نَّابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ

کر نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر! جب میں نے آپ کو حکم دے دیا تھا پھر اپنے کام (امامت) کرتے رہنے سے آپ کیوں رک گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ، بولے کہ ابوقحافہ کے بیٹے (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی یہ حیثیت نہیں تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں نماز پڑھا سکے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عجیب بات ہے میں نے دیکھا کہ تم لوگ تالیاں بجا رہے تھے۔ اگر نماز میں کوئی بات پیش آ جائے تو تسبیح کہنی چاہئے۔ کیونکہ جب کوئی تسبیح کہے گا تو اس کی طرف توجہ ہو جائے گی اور یہ تالی بجانا عورتوں کے لئے خاص ہے۔ ❶

باب ۴۴۰. اِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَآءَةِ فَلْيَؤُمُّهُمْ اَكْبَرُهُمْ

۴۴۰۔ اگر جماعت کے سب لوگ قرأت میں برابر ہوں تو امامت سب سے بڑی عمر والا کرے۔

(۶۴۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَهٗ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا فَقَالَ لَوْرَجَعْتُمْ اِلٰى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوْهُمْ مُرُوْهُمْ فَلْيُصَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنَ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنَ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ

۶۴۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں حماد بن زید نے خبر دی ایوب کے واسطہ سے وہ ابوقلابہ سے وہ مالک بن حویرث سے انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم سب نوجوان تھے۔ تقریباً بیس دن ہم آپ کی خدمت میں ٹھہرے۔ حضور اکرم ﷺ بڑے رحم دل تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم لوگ اپنے گھروں کو جاؤ تو قبیلہ والوں کو دین کی باتیں بتانا اور ان سے نماز پڑھنے کے لئے کہنا کہ فلاں نماز فلاں وقت اور فلاں نماز فلاں وقت پڑھیں اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو بڑا ہو

---

❶ مصنف عبدالرزاق کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ تیسری سن ہجری کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز کے اندر بعض ایسی چیزیں جن پر آنحضرت ﷺ کو تنبیہ کرنی پڑی۔ مثلاً آپ نے تالی بجانے پر ٹوکا۔ اسی طرح بعض روایتوں میں ہے کہ ہاتھ اٹھانے پر بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے تنبیہ فرمائی تھی۔ اس کے علاوہ نماز میں ہاتھ اٹھانا اور حمد کرنا یا نبی کریم ﷺ کا صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں پہنچنا سب دور نبوت کی خصوصیات تھیں۔ اب اس کے مطابق عمل درست نہیں ہو سکتا۔ اس موقعہ پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ نبی کی موجودگی میں امت کا کوئی فرد امام نہیں بن سکتا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام بھی صرف ایک مرتبہ امام ہوں گے اور وہ بھی اس وجہ سے کہ اقامت انہیں کے لئے کہی جا چکی ہوگی۔ پھر بھی دو ایک مرتبہ ایسے اتفاقات پیش آ جاتے ہیں کہ امتی نبی کی موجودگی میں امامت کر لیتا ہے۔ مسند احمد کی ایک حدیث میں ہے کہ کسی نبی کی وفات اس وقت تک نہیں ہوئی جب تک کوئی نہ کوئی امتی ان کی موجودگی میں امام نہیں بنا۔ آنحضور ﷺ نے بھی متعدد مواقع پر بعض صحابہ کی اقتداء میں نماز پڑھی تھی۔ ایک مرتبہ غزوۂ تبوک کے موقعہ پر جب امام عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ دوسری مرتبہ قبا میں صلح کرانے کے لئے جب گئے تھے [illegible] مرض الوفات میں ابوبکرؓ کی امامت میں۔ جس واقعہ کا حدیث میں ذکر ہے اس کی بعض تفصیلات یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے خود ہدایت فرمائی تھی کہ اگر مجھے آنے میں دیر ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو ابوبکرؓ سے نماز پڑھانے کے لئے کہنا چونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے تھے کہ آپ ﷺ کا یہ حکم لازمی نہیں تھا بلکہ صرف اکرام تھا۔ اس لئے آپ پیچھے ہٹ گئے۔

اَحَدُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ

وہ نماز پڑھائے۔ ❶

باب ۴۴۱. اِذَا زَارَ الْاِمَامُ قَوْمًا فَاَمَّهُمْ

۴۴۱۔ جب امام کسی قوم کے یہاں گیا اور انہیں نماز پڑھائی۔

(۶۵۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِکٍ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ اسْتَاْذَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَقَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِکَ فَاَمَرْتُ لَهٗ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ اُحِبُّ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا

۶۵۰۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں معمر نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے عتبان بن مالک انصاریؓ سے سنا۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اجازت چاہی اور میں نے آپ کو اجازت دی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر کس جگہ تم پسند کرو گے کہ میں نماز پڑھوں۔ میں جہاں چاہتا تھا اس کی طرف میں نے اشارہ کیا پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھ لی پھر جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیرا۔

باب ۴۴۲. اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ وَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا رَفَعَ قَبْلَ الْاِمَامِ یَعُوْدُ فَیَمْکُثُ بِقَدْرِ مَارَفَعَ ثُمَّ یَتْبَعُ الْاِمَامَ وَقَالَ الْحَسَنُ فِیْمَنْ یَّرْکَعُ مَعَ الْاِمَامِ رَکْعَتَیْنِ وَلَایَقْدِرُ عَلَی السُّجُوْدِ یَسْجُدُ لِلرَّکْعَةِ الْاٰخِرَةِ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ یَقْضِی الرَّکْعَةَ الْاُوْلٰی بِسُجُوْدِهَا وَفِیْمَنْ نَّسِیَ سَجْدَةً حَتّٰی قَامَ یَسْجُدُ

۴۴۲۔ امام اس لئے ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ ❷ نبی کریم ﷺ نے مرض الوفات میں بیٹھ کر نماز پڑھائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص امام سے پہلے سر اٹھالے تو اسے پہلی حالت پر عود کر جانا چاہئے اور سر اٹھانے کی مقدار کے مطابق ٹھہرے رہنا چاہئے پھر امام کی اتباع کرنی چاہئے۔ اور حسن رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے شخص کے متعلق فرمایا جو (مثلاً جمعہ کی) دو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھتا ہے لیکن (ازدحام کی وجہ سے) سجدہ نہیں کر پاتا تو وہ آخری رکعت کے دو سجدے کر لے پھر پہلی رکعت کے دو سجدے کر لے پھر پہلی رکعت سجدوں کے ساتھ پوری کر لے اور اگر کوئی شخص (کسی رکعت کا) ایک سجدہ بھول گیا اور (دوسری رکعت کے لئے) کھڑا ہو گیا تو (بعد میں) وہ سجدہ کرے۔

(۶۵۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ اَخْبَرَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

۶۵۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں زائدہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ کے واسطہ سے خبر دی وہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ

❶ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد اس سے یہ ہے کہ اولاً امامت کے سب سے زیادہ مستحق تو وہ ہیں جو علم و فضل میں سب سے بڑھ کر ہوں لیکن اگر موجودین میں سب علم و کمال میں یکساں اور برابر ہوں تو قرات کا اعتبار ہوگا۔ اب دیکھا جائے گا کہ سب سے بہتر قاری قرآن کون ہے اور وہی امامت کا زیادہ مستحق ہوگا۔ لیکن اگر اس وصف میں بھی سب برابر ہوں تو پھر عمر کا لحاظ ہوگا۔ اور جس کی عمر سب سے زیادہ ہوگی وہی امامت کرے گا۔ گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتا رہے ہیں کہ حدیث میں ''اکبرہم'' سے مراد عمر میں سب سے بڑا ہے۔ ❷ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس باب میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امامت کے لوازمات کیا ہیں۔ امام کن امور میں مقتدی کی طرف سے کفایت کر سکتا ہے اور مقتدی کو اپنے امام کی اقتداء کہاں تک کرنی چاہئے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کے جو آثار نقل کئے ہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی وہی مسلک ہے۔ ''امام اس لئے ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے'' یہ خود ایک حدیث کا ٹکڑا ہے اور تمام ائمہ فقہ امام کی اسی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کی تفصیلات میں سب مختلف ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق امام کی ''حیثیت امامت'' سب سے زیادہ قوی ہے احادیث اس سلسلے میں مختلف ہیں اور ایک بنیادی بات کو تسلیم کر لینے کے بعد اس کی تفصیلات میں جو اختلافات ہیں ان کا تعلق ائمہ کے اجتہاد سے ہے۔

ابْنِ عُتْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَقُلْتُ اَلاَ تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَاوَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْٓءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَاوَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْ اِلٰى مَآءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْٓءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَاهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْٓءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَاهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بِاَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّكَانَ رَجُلًا رَّقِيْقًا يَّاعُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّايَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَاْتَمُّ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

سے فرمایا کہ میں عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ کاش رسول اللہ ﷺ کے مرض کی حدیث آپ ہم سے بیان کرتیں، انہوں نے فرمایا کہ ہاں ضرور! آپ ﷺ کا مرض بڑھ گیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کی۔ نہیں یارسول اللہ! لوگ آپ کا انتظار کررہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لئے ایک لگن میں پانی رکھ دو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رکھ دیا۔ اور آپ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن آپ پر غشی طاری ہوگئی اور جب افاقہ ہوا تو پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کی نہیں یارسول اللہ ﷺ! لوگ آپ کا انتظار کررہے ہیں۔ آپ ﷺ نے (پھر) فرمایا کہ لگن میں میری لئے پانی رکھ دو۔ عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے تعمیل حکم کردی اور آپ ﷺ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن (دوبارہ) غشی طاری ہوگئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں یارسول اللہ ﷺ! لوگ آپ کا انتظار کررہے ہیں۔ آپ ﷺ نے (پھر) فرمایا کہ لگن میں پانی لاؤ اور آپ ﷺ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن غشی طاری ہوگئی اور پھر جب افاقہ ہوا تو دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے ہم نے عرض کی کہ نہیں یارسول اللہ! آپ کا انتظار کررہے ہیں۔ لوگ مسجد میں عشاء کی نماز کے لئے نبی کریم ﷺ کا بیٹھے ہوئے انتظار کررہے تھے۔ آخر الامر آپ ﷺ نے ابوبکرؓ کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ نماز پڑھادیں بھیجے ہوئے شخص نے آکر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے نماز پڑھانے کے لئے فرمایا ہے۔ ابوبکرؓ بڑے رقیق القلب تھے۔ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نماز پڑھائیں لیکن حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ پھر ان دنوں میں (بیماری کے) ابوبکرؓ نے نماز پڑھاتے رہے۔ جب نبی کریم ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو دو۲ شخصوں کا سہارا لے کر جن میں ایک عباسؓ تھے۔ ظہر کی نماز کے لئے باہر تشریف لائے۔ ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے آنحضرت کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے لیکن نبی کریم ﷺ نے اشارے سے انہیں روکا کہ پیچھے نہ ہٹیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ابوبکرؓ کے پہلو میں بٹھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَاحَدَّثَتْنِيْ عَآئِشَةُ عَنْ مَّرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ

دو۔ چنانچہ دونوں صاحبان نے آپ کو ابو بکرؓ کے پہلو میں بٹھادیا۔ عبداللہ نے بیان کیا کہ ابو بکرؓ، نماز میں نبی کریم ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے اور عام لوگ ابو بکرؓ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ عبیداللہ نے بیان کیا کہ پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور ﷺ کے مرض الوفات کے بارے میں جو حدیث بیان کی ہے کیا میں وہ آپ کو سناؤں۔ انہوں نے فرمایا کہ ضرور۔ میں نے ان کو حدیث سنا دی۔ انہوں نے کسی بات کا انکار نہیں کیا۔ صرف اتنا فرمایا کہ کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان صاحب کا نام بھی بتایا تھا جو عباس رضی اللہ عنہ، کے ساتھ تھے۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ علی کرم اللہ وجہٗ تھے۔ ❶

(٦٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَّصَلّٰى وَرَآءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ

٦٥٢۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ بیماری کی حالت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ (کے مشربہ) میں نماز پڑھی۔ آنحضور ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ امام اس لئے ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے اس لئے جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب **سمع اللہ لمن حمدہ** کہے تو تم **ربنا ولک الحمد** کہو اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب لوگ بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(٦٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى

٦٥٣۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) گھوڑے پر سوار ہوئے اس سے گر پڑے۔ اس سے آپ ﷺ کے دائیں پہلو پر زخم آئے۔ آپ ﷺ نے کوئی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ بیٹھ کر پڑھ رہے تھے اس لئے ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ

---

❶ اس حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ جب تشریف لائے تو امام آپ ہی ہو گئے تھے اور حضرت ابو بکرؓ مقتدی۔ آپ بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابو بکرؓ اور دوسرے تمام مقتدی کھڑے تھے اس سے معلوم ہوا کہ امام اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکے تو ایسے مقتدیوں کی جو کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوں امامت بیٹھ کر کر سکتا ہے۔

قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا هُوَ فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ لَّمْ يَاْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام اس لئے ہے تا کہ اس کی اقتدء کی جائے۔ اس لئے جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جب رکوع کرے تو تم بھی کرو جب رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سمع الله لمن حمده کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ حمیدی نے آپ کے اس قول "جب امام بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو" کے متعلق کہا ہے کہ یہ ابتداء میں آپ کی بیماری کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے خود بیٹھ کر نماز پڑھی تھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوکر اقتداء کر رہے تھے۔ آپ نے اس وقت لوگوں کو بیٹھنے کی ہدایت نہیں فرمائی تھی۔ اور نبی کریم ﷺ کے آخری عمل سے ہی مسئلہ کا استنباط کیا جائے گا۔ ❶

بابٌ ۴۴۳. مَتٰى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ وَقَالَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا

۴۴۳۔ مقتدی کب سجدہ کریں؟ انس رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب امام سجدہ کرے تو تم لوگ بھی سجدہ کرو۔

(۶۵۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَآءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهٗ

۶۵۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے سفیان کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے براء بن عازبؓ، نے حدیث بیان کی۔ وہ ہرگز جھوٹے نہیں تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ سمع الله لمن حمده کہتے تھے تو ہم میں سے کوئی بھی اس وقت تک نہیں جھکتا تھا۔ جب تک آنحضور ﷺ سجدہ میں نہ چلے جاتے پھر ہم بھی سجدہ میں جاتے

❶ یہ دونوں احادیث ایک ہی واقعہ سے متعلق ہیں۔ پہلی حدیث میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگوں نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھی۔ واقعہ یہ ہے کہ پہلے کھڑے ہوکر ہی لوگ اقتداء کر رہے تھے لیکن جیسا کہ پہلی حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو ظاہر ہے کہ صحابہؓ بیٹھ گئے ہوں گے اور دوسری حدیث میں یہی آخری کیفیت بیان کی گئی ہے۔ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ نقل کر کے مسئلہ کی وضاحت کردی ہے کہ مرض الوفات میں آنحضور ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی اور ابوبکر صدیقؓ اور تمام دوسرے صحابہؓ کھڑے ہوکر اقتداء کر رہے تھے آنحضور ﷺ نے اس موقعہ پر کچھ نہیں فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اگر کسی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تو کھڑے ہوکر اس کی اقتداء کی جائے گی۔ یہاں یہ بھی قابل غور ہے کہ آنحضور ﷺ زخمی ہونے کی وجہ سے ان دونوں مسجد میں نہیں جاسکتے تھے بلکہ آپ مشربہ میں ہی نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے کوئی امام بھی ضرور متعین کر دیا ہوگا جو لوگوں کو نماز پڑھایا کرے کیونکہ مجبوری کی وجہ سے گھر میں بیٹھ کر ہی نماز پڑھ سکتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم عیادت کے لئے تشریف لائے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں تو چونکہ صحابہ آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بہت زیادہ مشتاق تھے۔ انہوں نے اقتداء کی نیت باندھ لی۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ صحابہؓ نے فرض نماز مسجد ہی میں پڑھی ہوگی لیکن آنحضور ﷺ کی یہی فرض نماز تھی اس لئے صحابہؓ نے آپ ﷺ کے پیچھے نفل کی نیت باندھی ہوگی اس لئے حدیث کا پس منظر یہ بتاتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے تنبیہ اس بات پر کی تھی کہ بلاضرورت اس طرح نماز نہ پڑھنی چاہئے جو معذور نہ ہو اور کھڑے ہوکر نماز پڑھا سکے۔ بلکہ حتی الوسع ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے جو معذور نہ ہو اور کھڑے ہوکر نماز پڑھا سکے۔

تھے۔

باب ۴۴۴. اِثْمِ مَنْ رَّفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ

۴۴۴۔امام سے پہلے سر اٹھانے والے کا گناہ۔

(۶۵۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اَوْ اَلاَ يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْيَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ

۶۵۵۔ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے شعبہ نے محمد بن زیاد کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنادے یا اس کی صورت گدھے کی سی بنادے۔

باب ۴۴۵. اِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلٰى وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ وَوَلَدِ الْبَغِيِّ وَالْاَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ الَّذِيْ لَمْ يَحْتَلِمْ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّهُمْ اَقْرَءُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَا يُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عِلَّةٍ

۴۴۵۔غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت ذکوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام قرآن سے (یاد کر کے) انہیں نماز پڑھاتے تھے۔اسی طرح ولد الزنا گنوار اور نابالغ لڑکے کی امامت۔کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمانا ہے کہ کتاب اللہ کا سب سے بہتر پڑھنے والا امامت کرے غلام کو بغیر کسی خاص عذر جماعت میں شرکت سے نہ روکا جائے۔ ❶

(۶۵۶) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا

۶۵۶۔ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی عبداللہ کے واسطہ سے وہ نافع سے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جب مہاجرین اولین رسول اللہ ﷺ کی بھی ہجرت سے پہلے قباء کے مقام عصبہ میں پہنچے تو ان کی امامت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ سالم رضی اللہ عنہ کرتے تھے آپ قرآن مجید سب سے بہتر پڑھتے تھے۔

(۶۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوالتَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ

۶۵۷۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔کہا کہ مجھ سے ابوالتیاح نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا (اپنے حکام کی) سنو اور اطاعت کرو خواہ ایک ایسا حبشی کیوں نہ حاکم بنا دیا جائے جس کا سر انگور کی طرح ہو۔

---

❶ حضرت ذکوان کے نماز میں قرآن مجید سے قرأت کا مطلب یہ ہے کہ دن میں آیتیں یاد کر لیتے تھے اور رات کے وقت انہیں نماز میں پڑھتے تھے۔قرآن مجید سے دیکھ دیکھ کر نماز پڑھنا اس طرح کہ نمازی کے سامنے قرآن رکھا ہوا ہو حنیفہ کے مسلک کے مطابق نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ اس سے روکتے تھے۔اس کے علاوہ امت کے توارث کے بھی یہ خلاف ہے۔ولد الزنا اگر صالح ہو تو اس کی امامت میں معمولی سی کراہت ہے اور وہ بھی عام لوگوں کے خیالات کے پیش نظر۔اسی طرح کسی گنوار کی امامت میں بھی۔نابالغ لڑکے کی امامت کا جواز بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ثابت کرنا چاہتے ہیں شوافع کا بھی یہی مسلک ہے لیکن صرف اس حدیث "سب سے بہتر قاری قرآن امامت کرے" سے یہ مسئلہ کس طرح ثابت ہوتا ہے۔یہ تو ایک عام حکم ہے اور نابالغ کی امامت کا ایک علیحدہ مسئلہ ہے اگرچہ اس کے حق میں بعض دلائل دیئے جاتے ہیں لیکن احناف کی طرف سے اس کے معقول جواب بھی ہیں۔

باب ۴۴۶. اِذَا لَمْ يُتِمَّ الْاِمَامُ وَاَتَمَّ مَنْ خَلْفَهٗ

(۶۵۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَأُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ

۴۴۶۔ جب امام نماز پوری طرح نہ پڑھے اور مقتدی پوری طرح پڑھیں۔

۶۵۸۔ ہم سے فضل بن سہل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حسن بن موسیٰ اشیب نے حدیث کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرحمٰن ابن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی زید بن اسلم کے واسطہ سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں نماز پڑھائی جاتی ہے پس اگر امام نے ٹھیک نماز پڑھائی تو اس کا ثواب تمہیں ملے گا۔ اور اگر غلطی کی تو تمہیں ثواب ملے گا اور گناہ امام پر ہوگا۔

باب ۴۴۷. اِمَامَةِ الْمَفْتُوْنِ وَالْمُبْتَدِعِ

وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهٗ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَدِىِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اِنَّكَ اِمَامُ عَآمَّةٍ وَّنَزَلَ بِكَ مَاتَرٰى وَيُصَلِّىْ لَنَآ اِمَامُ فِتْنَةٍ وَّنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ مَايَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَآءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَآءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِىُّ قَالَ الزُّهْرِىُّ لَانَرٰى اَنْ يُّصَلّٰى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ لَّابُدَّ مِنْهَا

۴۴۷۔ دین کے معاملہ میں آزادی پسند اور بدعتی کی امامت۔

حضرت حسن نے فرمایا کہ تم نماز پڑھ لو۔ اس کی بدعت کا گناہ اسی پر ہے۔ ہم سے محمد بن حسن نے فرمایا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی حمید بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے وہ عبیداللہ بن عدی بن خیار سے کہ جن دنوں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ ہوا تھا وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کہ آپ امیر المؤمنین ہیں اور صورت حال یہ ہے۔ نماز باغیوں کا امام پڑھاتا ہے جو ہم پر بہت گراں ہے۔ آپ نے جواباً فرمایا کہ نماز انسان کے عمل میں سب سے اچھی چیز ہے اس لئے جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی اچھا کام کرو اور جب لوگ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے بچو۔ ❶ زبیدی نے زہریؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ سوا انتہائی سخت داعیہ کے ہم مخنث کی اقتداء میں نماز پڑھنا مناسب نہیں خیال کرتے تھے۔ ❷

(۶۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ ذَرٍّ

۶۵۹۔ ہم سے محمد بن ابان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی شعبہ کے واسطہ وہ ابوالتیاح سے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا

---

❶ صحابہؓ اس صورت حال سے بہت ملول تھے اور چاہتے تھے کہ اگر امیر المؤمنین کا حکم ہو تو کسی طرح موجودہ صورت کو ختم کیا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات صرف اس لئے فرمائے تا کہ ان کی تسلی ہو جائے۔ یہ مطلب آپ کا ہرگز نہیں ہوسکتا تھا کہ اس طرح کے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج ہی نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فاسق بدعتی کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ بہت سے امور میں امام مقتدی کی کفالت کرتا ہے اور امام کی نماز کی اچھائی اور برائی کا اثر مقتدی کی نماز پر پڑنا ضروری ہے لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چونکہ "امامت واقتداء کا باہم تعلق بہت کمزور سا ہے اس لئے ان کے مسلک کی بناء پر امام کے فسق یا ابتداع سے مقتدی کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ دراصل اس خاص مسئلہ میں اختلاف کی وجہ سے اس سے متعلق نقطہ نظر کا بنیادی اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چونکہ امام اور مقتدی کا باہم تعلق بہت زیادہ قوی ہے اس لئے امام کی نماز کی خرابی کا اثر مقتدی کی نماز پر پڑنا ضروری ہے۔ ❷ مخنث سے یہاں مراد یہ ہے کہ اصلاً وہ مرد ہو لیکن عورتوں کے سے طور وطریق اختیار کر رکھے ہوں۔ ظاہر ہے کہ یہ انتہائی بدترین اور گھناؤنا عمل ہے بغیر کسی شدید مجبوری کے ایسے شخص کی اقتداء میں نماز نہ پڑھنی چاہئے۔

اِسۡمَعۡ وَاَطِعۡ وَلَوۡ لِحَبۡشِیٍّ کَاَنَّ رَاۡسَهٗ زَبِیۡبَةٌ

(حاکم کی) سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ وہ ایک ایسا حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو جس کا سر انگور کی طرح ہو۔

باب ۴۴۸. یَقُوۡمُ عَنۡ یَّمِیۡنِ الۡاِمَامِ بِحِذَآئِهٖ سَوَآءً اِذَا کَانَا اثۡنَیۡنِ

۴۴۸۔ جب (نماز پڑھنے والے صرف دو ہوں تو مقتدی امام کے دائیں جانب مقابل میں کھڑا ہوگا۔

(۶۶۰) حَدَّثَنَا سُلَیۡمَانُ ابۡنُ حَرۡبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنِ الۡحَکَمِ قَالَ سَمِعۡتُ سَعِیۡدَبۡنَ جُبَیۡرٍ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ بِتُّ فِیۡ بَیۡتِ خَالَتِیۡ مَیۡمُوۡنَةَ فَصَلّٰی رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ الۡعِشَآءَ ثُمَّ جَآءَ فَصَلّٰی اَرۡبَعَ رَکۡعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئۡتُ فَقُمۡتُ عَنۡ یَّسَارِهٖ فَجَعَلَنِیۡ عَنۡ یَّمِیۡنِهٖ فَصَلّٰی خَمۡسَ رَکۡعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰی رَکۡعَتَیۡنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰی سَمِعۡتُ غَطِیۡطَهٗ اَوۡقَالَ خَطِیۡطَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ

۶۶۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا۔ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک رات میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا۔ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کے بعد جب ان کے ہاں تشریف لائے تو چار رکعت نماز پڑھی اور سو گئے۔ پھر جب آپ ﷺ اٹھے (نماز کے لئے) تو میں اٹھ کر آپ ﷺ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا لیکن آپ ﷺ نے مجھے داہنی طرف کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانچ رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت (سنت فجر) اور پڑھ کر سو گئے اور میں نے آپ ﷺ کے خراٹے کی آواز بھی سنی۔ پھر آپ ﷺ فجر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

باب ۴۴۹. اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنۡ یَّسَارِ الۡاِمَامِ فَحَوَّلَهُ الۡاِمَامُ اِلٰی یَمِیۡنِهٖ لَمۡ تَفۡسُدۡ صَلٰوتُهُمَا

۴۴۹۔ اگر کوئی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا اور امام نے اسے دائیں طرف کر لیا تو دونوں میں کسی کی بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

(۶۶۱) حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابۡنُ وَهۡبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمۡرٌو عَنۡ عَبۡدِ رَبِّهٖ بۡنِ سَعِیۡدٍ عَنۡ مَّخۡرَمَةَ بۡنِ سُلَیۡمَانَ عَنۡ کُرَیۡبٍ مَّوۡلٰی ابۡنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ نِمۡتُ عِنۡدَ مَیۡمُوۡنَةَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ عِنۡدَهَا تِلۡکَ اللَّیۡلَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیۡ فَقُمۡتُ عَنۡ یَسَارِهٖ فَاَخَذَنِیۡ فَجَعَلَنِیۡ عَنۡ یَّمِیۡنِهٖ فَصَلّٰی ثَلٰثَ عَشۡرَةَ رَکۡعَةً ثُمَّ نَامَ حَتّٰی نَفَخَ وَکَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ اَتَاهُ الۡمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰی وَلَمۡ یَتَوَضَّاۡ قَالَ عَمۡرٌو فَحَدَّثۡتُ بِهٖ بُکَیۡرًا فَقَالَ حَدَّثَنِیۡ کُرَیۡبٌ بِذٰلِکَ

۶۶۱۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمرو نے عبد ربہ بن سعید کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ مخرمہ بن سلیمان سے وہ ابن عباسؓ کے مولیٰ کریب سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ، سے آپ نے فرمایا کہ میں ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا۔ اس رات نبی کریم ﷺ کی بھی وہیں سونے کی باری تھی۔ آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ اس لئے آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ پھر تیرہ رکعت نماز پڑھی اور سو گئے۔ یہاں تک کہ سانس لینے لگے۔ نبی کریم ﷺ کی عادت تھی کہ جب سوتے تو سانس لیتے تھے پھر مؤذن آیا تو آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کے بعد (فجر کی) نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ عمرو نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث بکیر کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث مجھ سے کریب نے بھی بیان کی تھی۔

باب ۴۵۰. اِذَا لَمْ يَنْوِ الْاِمَامُ اَنْ يَّؤُمَّ ثُمَّ جَآءَ قَوْمٌ فَاَمَّهُمْ

۴۵۰۔امام نے امامت کی نیت نہیں کی تھی لیکن کچھ لوگ آئے اور امام نے انہیں نماز پڑھائی۔

(۶۶۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ اُصَلِّيْ مَعَهٗ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِرَاْسِيْ وَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

۶۶۲۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن سعید بن جبیر سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس سے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ اپنی خالہ میمونہؓ کے یہاں رات گذاری۔ نبی کریم ﷺ رات میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوگیا۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا تھا لیکن آپ ﷺ نے میرا سر پکڑ کے دائیں طرف کردیا۔

باب ۴۵۱. اِذَا طَوَّلَ الْاِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلّٰى

۴۵۱۔جب امام نے نماز طویل کردی اور کسی کو ضرورت تھی اس لئے اس نے باہر نکل کر نماز پڑھ لی۔

(۶۶۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ فَصَلَّى الْعِشَآءَ فَقَرَاَ بِالْبَقَرَةِ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَانَ مُعَاذٌ يَنَالُ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ ثَلٰثَ مِرَارٍ اَوْقَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا وَّاَمَرَهٗ بِسُوْرَتَيْنِ مِنْ اَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ عَمْرٌو لَا اَحْفَظُهُمَا

۶۶۳۔ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے عمرو کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ جابر بن عبداللہ سے کہ معاذ بن جبل، نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ پھر واپس آ کر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے۔ ح۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے عمرو کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ معاذ بن جبل، نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور پھر واپس آ کر اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ ایک مرتبہ عشاء میں سورۂ بقرہ پڑھی اس لئے ایک شخص باہر آ گیا (نماز سے) معاذ رضی اللہ عنہ کو اس سے ناگواری رہنے لگی۔ لیکن جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فتان۔ فتان فتان فرمایا۔ یا فاتن۔ فاتن۔ فاتن (فتنہ میں ڈالنے والا) فرمایا اور اوساط مفصل کی دو سورتوں کے پڑھنے کا حکم دیا۔ عمرو نے بیان کیا کہ مجھے ان دو سورتوں کے نام یاد نہیں ہیں۔ [1]

باب ۴۵۲. تَخْفِيْفُ الْاِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَاِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۴۵۲۔امام قیام کم کرے لیکن رکوع اور سجدہ پوری طرح کرے۔

(۶۶۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ

۶۶۴۔ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہیر نے

---

[1] حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ بنوسلمہ سے تھا۔ بنوسلمہ کے گھر مدینہ کی آخری سرحد پر تھے۔ حضرت معاذ اور ان کی قوم کے دوسرے افراد مغرب کی نماز آنحضور ﷺ کے ساتھ پڑھتے اور پھر اپنے گھروں کو واپس ہوتے تو لوگ عشاء کی نماز قبیلہ ہی کی مسجد میں پڑھتے تھے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْمَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَاصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَاالْحَاجَةِ.

حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے قیس سے سنا۔ کہا کہ مجھے ابومسعود نے خبر دی کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میں صبح کی نماز میں فلاں کی وجہ سے دیر میں جاتا ہوں۔ کیونکہ وہ نماز کو بہت طویل کر دیتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضب ناک اور کبھی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بعض، لوگوں کو بھگانے کا باعث بنتے ہیں جو شخص بھی نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں کمزور بوڑھے اور ضرورت والے سب ہی ہوتے ہیں۔

باب ۴۵۳. اِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَآءَ

۴۵۳۔ اگر تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے طویل کر سکتا ہے۔

(۶۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَآءَ

۶۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے خبر دی وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھائے تو تخفیف کرنی چاہے کیونکہ جماعت میں ضعیف بیمار اور بوڑھے (سب ہی) ہوتے ہیں لیکن اگر تنہا پڑھے تو جس قدر جی چاہے طول دے سکتا ہے۔

باب ۴۵۴. مَنْ شَكَا اِمَامَهٗ اِذَا طَوَّلَ وَقَالَ اَبُوْاُسَيْدٍ طَوَّلْتَ بِنَا يَابُنَيَّ

۴۵۴۔ جس نے امام سے نماز کے طویل ہو جانے کی شکایت کی ابواسید نے فرمایا کہ بیٹے تم نے ہمیں پڑھانے میں نماز طویل کر دی۔

(۶۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ

۶۶۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ اسمٰعیل بن ابی خالد کے واسطہ سے وہ قیس بن ابی حازم سے وہ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ، سے آپ نے فرمایا کہ ایک

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بھی انہیں کے ساتھ واپس چلے آتے تھے لیکن ایک روز اتفاق سے مغرب کی نماز کے بعد حضرت معاذ صحبت نبوی ﷺ میں بیٹھ گئے اور کافی دیر ہو گئی اس لئے آپ نے عشاء کی نماز بھی وہیں پڑھ لی۔ پھر اپنے قبیلہ میں آئے تو چونکہ یہاں امام آپ ہی تھے اس لئے عشاء کی نماز یہاں آپ نے ہی پڑھائی اور نماز میں طویل طویل سورتیں پڑھیں۔ ایک تو پہلے سے دیر ہو چکی تھی دوسرے طویل سورتوں کی وجہ سے اور زیادہ تاخیر ہوئی تو ایک صاحب جنہیں کچھ ضرورت رہی ہو گی نماز توڑ دی اور خود سے نماز پڑھ لی۔ اس پس منظر کے بعد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے لئے اس حدیث میں کوئی دلیل باقی نہیں رہی۔ ان کا مسلک یہ ہے کہ امام نفل نماز پڑھ رہا ہو تو مقتدی کسی فرض کی نیت باندھ کر اس کی اقتداء کر سکتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ کی عادت یہ تھی کہ عشاء کی نماز آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھتے تھے اور پھر قبیلہ والوں کو بھی آ کر عشاء پڑھاتے تھے تو ظاہر ہے کہ بعد میں آپ نفل کی نیت کرتے رہے ہوں گے۔ اس لئے نفل نماز پڑھنے والے کی امامت میں فرض پڑھی جا سکتی ہے۔ لیکن جیسا کہ بتایا گیا حضرت معاذ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز عشاء نہیں پڑھتے تھے بلکہ صرف مغرب پڑھ کر واپس چلے آتے تھے صرف ایک مرتبہ آپ نے عشاء بھی پڑھی اور پھر قوم والوں کو دوبارہ آ کر پڑھائی اور اسی کے متعلق ہے کہ آنحضور ﷺ نے خفگی کا اظہار فرمایا۔ ممکن ہے اس وجہ سے بھی آپ خفا ہوئے ہوں کہ دوبارہ کیوں جا کر پڑھائی۔ اس حدیث پر مفصل بحث فیض الباری جلد دوم میں اسی باب کے تحت ہے اور وہاں اس بحث کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ اس حدیث پر ایک بے نظیر بحث ہے۔

لَاتَاَخَّرُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فُلَانٌ فِيْهَا فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارَاَيْتُه' غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ كَانَ اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَمَنْ اَمَّ مِنْكُمُ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَاالْحَاجَةِ

شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ! میں فجر کی نماز میں تاخیر کر کے اس لئے شریک ہوتا ہوں کہ فلاں صاحب فجر کی نماز بہت طویل کر دیتے ہیں۔ اس لئے آپ اس قدر غصہ ہوئے کہ میں نے نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضب ناک آپ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! تم میں بعض لوگ (نماز سے لوگوں کو) دور کرنے کا باعث ہیں۔ پس جو شخص امام ہوا سے ہلکی نماز پڑھنی چاہئے اس لئے کہ اس کے پیچھے کمزور، بوڑھے اور ضرورت والے سب ہی ہوتے ہیں۔

(٦٦٧) حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّيْ فَبَرَّكَ نَاضِحَيْهِ وَاَقْبَلَ اِلٰى مُعَاذٍ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ اَوِالنِّسَآءِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَه' اَنَّ مُعَاذً نَالَ مِنْهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اَوقَالَ اَفَاتِنٌ اَنْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى فَاِنَّه' يُصَلِّيْ وَرَآءَكَ الْكَبِيْرُ وَالضَّعِيْفُ وَذُوالْحَاجَةِ اَحْسِبُ هٰذَا فِي الْحَدِيْثِ وَتَابَعَه' سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ وَّمِسْعَرٌ وَالشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ عَمْرٌو وَّعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَّاَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَرَاَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَآءِ بِالْبَقَرَةِ وَتَابَعَهُ الْاَعْمَشُ عَنْ مُحَارِبٍ

٦٦٧۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص دو اونٹ (جو کھیت وغیرہ میں پانی دینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں) لئے ہوئے ہماری طرف آیا۔ رات تاریک ہو چکی تھی۔ اس نے معاذ کو نماز پڑھاتے ہوئے پایا۔ اس لئے اپنے اونٹوں کو بٹھا کر (نماز میں شریک ہونے کے ارادے سے) معاذؓ کی طرف بڑھا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز میں سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء پڑھی۔ چنانچہ اس شخص نے نیت توڑ دی پھر اسے معلوم ہوا کہ معاذؓ کو اس سے ناگواری ہوئی ہے اس لئے وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور معاذؓ کی شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر فرمایا۔ معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہو۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ (فتان یا فاتن) فرمایا۔ سبح اسم ربک الا علی والشمس وضحٰها واللیل اذا یغشے تم نے کیوں نہ پڑھی کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، کمزور اور حاجت مند (سب ہی) پڑھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ آخری جملہ (کیونکہ تمہارے پیچھے الخ حدیث میں شامل ہے۔ اس روایت کی متابعت سعید بن مسروق۔ مسعر اور شیبانی نے کی ہے۔ عمرو۔ عبید اللہ بن مقسم اور ابو الزبیر نے جابر کے واسطہ سے بیان کیا ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے عشاء میں سورہ بقرہ پڑھی تھی اور اس روایت کی متابعت اعمش نے محارب کے واسطہ سے کی ہے۔ [1]

---

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان احادیث سے ایک نہایت اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ کیا کسی ایسے کام کے بارے میں جو خیر محض ہو شکایت کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ نماز ہر طرح خیر ہی خیر ہے۔ کسی برائی کا اس میں کوئی پہلو نہیں۔ اس کے باوجود اس سلسلے میں ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی اور آنحضور ﷺ نے اسے سنا اور شکایت کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کے معاملات میں بھی شکایت بشرطیکہ معقول اور مناسب ہو جائز ہے۔

باب ۴۵۵. اَلْاِیْجَازُ فِی الصَّلٰوۃِ وَاِکْمَالِھَا

(۶۶۸) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْجِزُ الصَّلٰوۃَ وَیُکْمِلُھَا

۴۵۵۔نماز مختصر لیکن مکمل۔

۶۶۸۔ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالعزیز نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نماز کو مختصر لیکن مکمل طور پر پڑھتے تھے۔

باب ۴۵۶. مَنْ اَخَفَّ الصَّلٰوۃَ عِنْدَ بُکَآءِ الصَّبِیِّ

(۶۶۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَقُوْمُ فِی الصَّلٰوۃِ اُرِیْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِیْھَا فَاَسْمَعُ بُکَآءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ کَرَاھِیَۃَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمِّہٖ تَابَعَہٗ بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ وَّبَقِیَّۃُ وَابْنُ الْمُبَارَکِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ

۴۵۶۔جس نے بچے کے رونے کی آواز پر نماز میں تخفیف کردی۔

۶۶۹۔ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے وہ ابوقتادہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نماز دیر تک پڑھنے کے ارادہ سے کھڑا ہوتا ہو۔لیکن کسی بچے کی آواز سن کر نماز کو ہلکی کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں پر (جو نماز میں شریک ہوگی شاق نہ گذرے اس روایت کی متابعت بشر بن بکر، بقیہ اور ابن مبارک نے اوزاعی کے واسطہ سے کی ہے۔

(۶۷۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِیْکُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَّقُوْلُ مَاصَلَّیْتُ وَرَآءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوۃً وَّلَا اَتَمَّ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کَانَ لَیَسْمَعُ بُکَآءَ الصَّبِیِّ فَیُخَفِّفُ مَخَافَۃَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّہٗ

۶۷۰۔ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے شریک بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے زیادہ ہلکی لیکن کامل نماز میں نے کسی امام کے پیچھے کبھی نہیں پڑھی۔اگر آپ ﷺ بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو اس خیال سے کہ اس کی ماں کہیں فتنے میں نہ مبتلا ہو جائے نماز مختصر کر دیتے تھے۔

(۶۷۱) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ اِطَالَتَھَا فَاَسْمَعُ بُکَآءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ مِمَّآ اَعْلَمُ مِنْ شِدَّۃِ وَجْدِ اُمِّہٖ مِنْ بُکَآئِہٖ

۶۷۱۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زید بن زریع نے حدیث بیان کی کہ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔میں نماز کی نیت باندھتا ہوں۔ارادہ یہ ہوتا ہے کہ نماز طویل کروں لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے اس شدید اضطراب کا حال جو ماں کو بچے کے رونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(۶۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنَا ابْنُ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ

۶۷۲۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہمیں ابن عدی نے سعید کے واسطہ سے خبر دی وہ قتادہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَدْخُلُ فِى الصَّلٰوةِ فَاُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِىِّ فَاَتَجَوَّزُ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَآئِهٖ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ نَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

وہ نبی کریم ﷺ سے کہ میں نماز کی نیت باندھتا ہوں۔ ارادہ یہ ہوتا ہے کہ نماز کو طویل کروں گا لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ میں اس شدید اضطراب کو جانتا ہوں جو بچے کے رونے کی وجہ سے ماں کو ہو جاتا ہے۔

باب ۴۵۷. اِذَا صَلّٰى ثُمَّ اَمَّ قَوْمًا

۴۵۷۔ خود نماز پڑھ چکا اور پھر دوسروں کو نماز پڑھائی۔

(۶۷۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّىْ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِىْ قَوْمَهٗ فَيُصَلِّىْ بِهِمْ

۶۷۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب اور ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ عمرو بن دینار سے وہ جابر سے فرمایا کہ معاذ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور واپس آ کر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے تھے۔ (اس حدیث پر بحث گذر چکی)۔

باب ۴۵۸. مَنْ اَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ

۴۵۸۔ جو مقتدیوں کو امام کی تکبیر سنائے۔

(۶۷۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ اَتَاهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ قَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْتُ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِنْ يَّقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقِرَآءَةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ فَقَالَ فِى الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَصَلّٰى وَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْاَرْضَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ صَلِّ فَتَاَخَّرَ اَبُوْبَكْرٍ وَّقَعَدَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ تَابَعَهٗ مُحَاضِرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ

۶۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبداللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ اسود سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے مرض الوفات میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ تشریف لائے نماز کی اطلاع دینے کے لئے۔ آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے نماز پڑھانے کے لئے کہو۔ میں نے عرض کی کہ ابو بکر رقیق القلب ہیں اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو قرأت نہ کر سکیں گے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ ابو بکر سے نماز پڑھانے کے لئے کہو۔ میں نے وہی عذر پھر دہرایا۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ بالکل صواحب یوسف کی طرح ہو۔ ابو بکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ اس لئے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی کریم ﷺ دو ۲ آدمیوں کا سہارا لئے باہر تشریف لائے گویا میری نظروں کے سامنے وہ منظر ہے کہ آپ کے قدم مبارک زمین سے گھسٹ رہے تھے۔ ابو بکرؓ نے جب آپ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے لیکن آپ ﷺ نے اشارہ سے انہیں سے نماز پڑھانے کے لئے کہا ابو بکرؓ کچھ پیچھے ہٹ گئے اور نبی کریم ﷺ ان کے پہلو میں بیٹھے۔ ابو بکرؓ لوگوں کو نبی

کریم ﷺ کی تکبیر سناتے تھے۔ ❶

باب ۴۵۹. اَلرَّجُلِ يَاْتَمُّ بِالْاِمَامِ وَيَاْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَاْمُوْمِ. وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ

۴۵۹۔ایک شخص جو امام کی اقتداء کرے اور دوسرے لوگ اس کی اقتداء کریں۔ نبی کریم ﷺ سے یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ تم میری اقتداء کرو اور تم سے پیچھے کے لوگ تمہاری کریں۔

(٦٧٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْآ اَبَابَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَّجُلٌ اَسِيْفٌ وَاِنَّهٗ مَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَايُسْمِعُ النَّاسَ لَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْآ اَبَابَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ يُخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ اَبُوْبَكْرٍ يَّتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ قَآئِمًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَّقْتَدِيْ اَبُوْبَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ

٦٧٥۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو معاویہ نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ زیادہ بیمار ہو گئے تھے اور بلال آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دینے آئے تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکر صدیق سے نماز پڑھانے کے لئے کہو۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ابو بکر ایک رقیق القلب آدمی ہیں اور جب بھی وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے لوگوں کو شدت گریہ کی وجہ سے) آواز نہیں سنا سکیں گے اس لئے اگر آپ ﷺ عمر سے کہتے تو بہتر تھا لیکن آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ ابو بکر سے نماز پڑھانے کے لئے کہو۔ پھر میں نے حفصہ سے کہا کہ تم کہو کہ ابو بکر رقیق القلب ہیں اور اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے۔ اس لئے اگر عمر سے کہیں تو بہتر تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ صواحب یوسف سے کم نہیں ہو۔ ابو بکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں جب ابو بکر نماز پڑھانے لگے تو آنحضور ﷺ نے مرض میں کچھ خفت محسوس کی اور دو آدمیوں کا سہارا لے کر کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ کے پاؤں زمین سے گھسٹ رہے تھے۔ اس طرح آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے۔ جب ابو بکر صدیق نے محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اشارے سے روکا پھر نبی کریم، ابو بکر کی بائیں طرف آ کر بیٹھ گئے۔ ابو بکر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر۔ ابو بکر آپ ﷺ کی اقتدء کر رہے تھے اور لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ، کی۔

باب ۴۶۰. هَلْ يَاْخُذُ الْاِمَامُ اِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ

۴۶۰۔کیا اگر امام کو شک ہو جائے تو مقتدیوں کی بات پر عمل کر سکتا ہے؟

(٦٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ

٦٧٦۔ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے مالک بن انس کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی سے وہ محمد بن سیرین سے

❶ یعنی آنحضور ﷺ بعد میں امام ہو گئے تھے لیکن چونکہ بیماری اور ضعف کی وجہ سے آپ ﷺ کی تکبیر لوگ سن نہیں سکتے تھے۔ اس لئے ابو بکر آپ ﷺ کی تکبیر سن کر بلند آواز سے تکبیر کہتے تھے تاکہ مقتدی نماز کے انتقالات سے باخبر رہیں۔

مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْاَطْوَلَ

وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت پر نماز ختم کر دی تو آپ ﷺ سے ذوالیدین نے کہا کہ یارسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ اٹھے اور دوسری دو رکعتیں بھی پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پہلے کی طرح یا اس سے بھی طویل۔

(۶۷۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ نَاشُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ قَدْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

۶۷۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے سعد بن ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوسلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی (ایک مرتبہ) صرف دو ہی رکعت پڑھی۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ نے صرف دو ہی رکعت پڑھی ہے اس لئے آپ ﷺ نے دو ۲ اور پڑھی۔ پھر سلام پھیرا اور دو سجدے کئے۔ [1]

باب ۴۶۱. اِذَا بَكَى الْاِمَامُ فِی الصَّلٰوةِ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ سَمِعْتُ نَشِيْجَ عُمَرَ وَاَنَا فِیْ اٰخِرِ الصُّفُوْفِ يَقْرَأُ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَى اللّٰهِ

۴۶۱۔ جب امام نماز میں روئے؟
عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے گریہ کی آواز سنی حالانکہ میں آخری صف میں تھا، آپ انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ کی تلاوت فرما رہے تھے۔

(۶۷۸) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِهٖ مُرُوْٓا اَبَابَكْرٍ يُصَلِّیْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لَهٗ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَمُرْعُمَرَ يُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرُوْٓا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِیْ لَهٗ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ

۶۷۸۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مالک بن انس نے ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض الوفات میں فرمایا کہ ابو بکر سے نماز پڑھانے کے لئے کہو۔ عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ ابو بکر اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو گریہ کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز سنا نہ سکیں گے۔ اس لئے آپ عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایئے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ لیکن آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ ابو بکرؓ سے نماز پڑھانے کے لئے کہو۔ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حفصہؓ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی) سے کہا کہ وہ کہیں کہ اگر ابو بکرؓ آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو گریہ وزاری کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز سنا نہ سکیں گے اس لئے عمرؓ سے کہئے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ حفصہ

[1] ذوالیدین کی اس حدیث کا واقعہ ابتداء اسلام کا ہے جب نماز میں بہت سی ایسی چیزیں ممنوع نہیں تھیں جن سے بعد میں روک دیا گیا۔ کیونکہ ذوالیدین رضی اللہ عنہ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔

يُوسُف مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَآئِشَةَ مَاكُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا

(رضی اللہ عنہا) نے کہہ دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چپ رہو۔ تم لوگ صواحب یوسف سے کسی طرح کم نہیں۔ ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ بعد میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ میں تم سے کوئی بھلائی کیوں دیکھنے لگی۔ ❶

باب ۴۶۲. تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ عِنْدَ الْاِقَامَةِ وَبَعْدَهَا

۴۶۲۔ اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا۔

(۶۷۹) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدُالْمَلِكِ قَالَ نَاشُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ

۶۷۹۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے سالم بن ابو الجعد سے سنا کہا کہ میں نے نعمان بن بشیر سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو درست کرلو۔ ورنہ خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا۔

(۶۸۰) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ نَاعَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِيْ

۶۸۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے عبد العزیز بن صہیب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس رضی اللہ عنہٗ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا صفیں سیدھی کرلو۔ میں تمہیں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ ❷

باب ۴۶۳. اِقْبَالِ الْاِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ.

۴۶۳۔ صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔

(۶۸۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَآءٍ قَالَ نَامُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَازَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ نَاحُمَيْدُ نِالطَّوِيْلُ قَالَ نَااَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَآصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ

۶۸۱۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معاویہ بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زائدہ بن قدامہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حمید طویل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا رخ ہماری طرف کیا اور فرمایا کہ اپنی صفیں درست کرلو اور شانے ملا کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

باب ۴۶۴. الصَّفِّ الْاَوَّلِ.

۴۶۴۔ صف اول۔

---

❶ اس سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ رونے سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ لیکن اگر کسی ذاتی پریشانی یا مصیبت کی وجہ سے آدمی نماز میں رونے لگے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ البتہ جنت یا دوزخ کے ذکر پر اگر رونا آیا تو یہ عین مطلوب ہے۔ حدیث مرفوع سے آنحضور ﷺ کا نماز میں رونا ثابت ہے۔

❷ یعنی اقامت ہو رہی ہو تو صفیں درست کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اقامت کے بعد تحریمہ سے پہلے بھی صف بندی کی جاسکتی ہے۔ یوں تحریمہ کے بعد جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں صف بندی واجب ہے یعنی کاندھے سے کاندھا ملا رہنا چاہئے۔ نہ درمیان میں کوئی کشادگی چھوڑ دی جائے اور نہ صفیں ٹیڑھی ہونے پائیں۔ حضرت عمرؓ کے دور میں مستقل ایک شخص صفیں سیدھی کرتا تھا۔ صفوں کے اندر گھوم گھوم کر۔

(۶۸۲) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَآءُ الْغَرِقُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْمَطْعُوْنُ وَالْهَدِمُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِی التَّهْجِيْرِ لَا سْتَبَقُوْٓا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوْا

۶۸۲۔ ہم سے ابو عاصم نے مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ سمی سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ڈوبنے والے۔ پیٹ کی بیماری میں مرنے والے۔ طاعون میں مرنے والے اور دب کر مرنے والے شہید ہیں۔ فرمایا کہ اگر اول وقت میں نماز پڑھنے کا ثواب لوگوں کو معلوم ہو جائے تو ایک دوسرے پر اس کے لئے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اور اگر عشاء اور صبح کی نماز کے ثواب کو جان لیں تو اس کے لئے ضرور آئیں خواہ سرین کے بل آنا پڑے اور پہلی صف کے ثواب کو جان لیں تو قرعہ اندازی کریں۔

باب ۴۶۵. اِقَامَةِ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ.

۴۶۵۔ نماز میں کمال کے لئے صفیں درست رکھنا ضروری ہے۔

(۶۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مُعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلاَ تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ وَاَقِيْمُوا الصَّفَّ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ

۶۸۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں معمر نے ہمام کے واسطہ سے خبر دی وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے وہ نبی کریم ﷺ سے آپ نے فرمایا کہ امام اس لئے ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے اس لئے اس سے اختلاف نہ کرو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صفیں درست رکھو۔ کیونکہ نماز کی خوبی صفوں کے درست رکھنے میں ہے۔

(۶۸۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ نَاشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ

۶۸۴۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس رضی اللہ عنہٗ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا صفیں درست رکھو کیونکہ صفوں کی درستگی اقامت صلوٰۃ میں داخل ہے۔

باب ۴۶۶. اِثْمُ مَنْ لَمْ يُتِمَّ الصُّفُوْفَ.

۴۶۶۔ صفیں پوری نہ کرنے والوں پر گناہ۔

(۶۸۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِنِ الطَّائِیُّ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارِالْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَقِيْلَ لَهٗ مَآاَنْكَرْتَ مِنَّا مُنْذُ يَوْمِ عَهِدْتَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَآاَنْكَرْتُ شَيْئًا اِلَّا اَنَّكُمْ لَاتُقِيْمُوْنَ الصُّفُوْفَ وَقَالَ عُقْبَةُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَدِمَ عَلَيْنَا اَنَسٌ نِ الْمَدِيْنَةَ

۶۸۵۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے فضل بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید بن عبید طائی نے حدیث بیان کی۔ بشیر بن یسار انصاری کے واسطہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو آپ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک اور ہمارے اس دور میں آپ نے کیا فرق پایا۔ فرمایا کہ اور تو کوئی بات نہیں صرف لوگ صفیں پوری نہیں کرتے اور عقبہ بن عبید نے بشیر بن یسار کے واسطہ سے یہی حدیث اس طرح بیان کی کہ

بِهٰذَا

انس رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مدینہ تشریف لائے۔

باب ۴۶۷. اِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ.

۴۶۷۔ صف میں شانے سے شانہ اور قدم سے قدم ملا دینا۔

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ رَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهٗ بِكَعْبِ صَاحِبِهٖ.

نعمان بن بشیر نے فرمایا کہ میں نے اپنے میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنا ٹخنہ اپنے قریب کے آدمی کے ٹخنہ سے اس نے ملا دیا تھا۔ ❶

(۶۸۶) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَازُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ

۶۸۶۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہیر نے حمید کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا صفیں درست کرلو کہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں ہم اپنے شانے کو اپنے قریب کے آدمی کے شانے سے اور اپنے قدم اس کے قدم سے ملا دیا کرتے تھے۔

باب ۴۶۸. اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَّسَارِ الْاِمَامِ وَحَوَّلَهٗ الْاِمَامُ خَلْفَهٗ اِلٰى يَمِيْنِهٖ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ.

۴۶۸۔ اگر کوئی شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا اور امام نے اپنے پیچھے سے اسے دائیں طرف کر دیا تو نماز ہو جائے گی۔

(۶۸۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَادَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاسِيْ مِنْ وَّرَآئِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى وَرَقَدَ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ يُصَلِّيْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۶۸۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے داؤد نے عمر بن دینار کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن عباس کے مولیٰ کریم سے۔ وہ ابن عباس سے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ (آپ کے گھر میں) نماز پڑھی۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تھا اس لئے آپ ﷺ نے پیچھے سے میرے سر کو پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ پھر نماز پڑھی اور لیٹ گئے۔ جب مؤذن (اذان کی اطلاع دینے) آیا تو نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور وضوء نہیں کیا۔

باب ۴۶۹. اَلْمَرْاَةُ وَحْدَهَا تَكُوْنُ صَفًّا.

۴۶۹۔ تنہا عورت سے صف بن جاتی ہے۔

(۶۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمِّيْ خَلْفَنَا اُمُّ سُلَيْمٍ

۶۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے گھر میں اور یتیم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور میری والدہ ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

باب ۴۷۰. مَيْمَنَةُ الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامِ

۴۷۰۔ مسجد اور امام کے دائیں طرف۔

(۶۸۹) حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ نَاثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ نَاعَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۶۸۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ثابت بن یزید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عاصم نے شعبی کے واسطہ سے حدیث

---

❶ اس سے مقصد پوری طرح صفوں کو درست کرنا ہے تا کہ درمیان میں کسی قسم کی کوئی کشادگی باقی نہ رہے۔ فقہاء اربعہ کے یہاں بھی یہی مسئلہ ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان چار انگلیوں کا فرق ہونا چاہئے۔

قَالَ قُمْتُ لَيْلَةً اُصَلِّيْ عَنْ يَّسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ اَوْ بِعَضُدِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَالَ بِيَدِهٖ مِنْ وَّرَآئِيْ

بیان کی وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ میں ایک رات نبی کریم ﷺ کے بائیں طرف (آپ کے گھر میں) نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اس لئے آپ نے میرا سر یا بازو پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ آپ نے مجھے پیچھے کی طرف سے اپنے ہاتھ سے پکڑا تھا۔

باب ۴۷۱. اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَآئِطٌ اَوْ سُتْرَةٌ.

۴۷۱۔ جب امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار حائل ہو یا پردہ ہو۔

وَقَالَ الْحَسَنُ لَابَاْسَ اَنْ تُصَلِّيَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ نَهْرٌ وَقَالَ اَبُوْمِجْلَزٍ يَّاْتَمُّ بِالْاِمَامِ وَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيْقٌ اَوْجِدَارٌ اِذَا سَمِعَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ

حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر امام اور تمہارے درمیان نہر ہو جب بھی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابومجلز نے فرمایا کہ اگر امام اور مقتدی کے درمیان کوئی راستہ یا دیوار حائل ہو جب بھی اقتدا کرنی چاہئے بشرطیکہ امام کی تکبیر سن سکتا ہو۔ ❶

(۶۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ نَا عَبْدَةُ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيْرٌ فَرَاَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اُنَاسٌ يُّصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحُوْا فَتَحَدَّثُوْا بِذٰلِكَ فَقَامَ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ مَعَهٗ اُنَاسٌ يُّصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ صَنَعُوْا ذٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ اَوْثَلٰثًا حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ فَقَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ

۶۹۰۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدہ نے یحییٰ بن سعید انصاری کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عمرہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات میں اپنے حجرہ کے اندر نماز پڑھتے تھے۔ حجرہ کی دیواریں چھوٹی تھیں اس لئے لوگوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھ لیا اور آپ کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا ذکر دوسروں سے کیا۔ پھر جب دوسری رات آپ کھڑے ہوئے تو لوگ آپ کی اقتداء میں اس رات بھی کھڑے ہو گئے۔ یہ صورت دو یا تین راتوں تک رہی اس کے بعد رسول اللہ ﷺ بیٹھے رہے اور نماز کے لئے تشریف نہیں لائے پھر جب صبح کے وقت لوگوں نے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں ڈرا کہ کہیں رات کی نماز تم پر فرض نہ ہو جائے (اس شدت اشتیاق کو دیکھ کر)۔

باب ۴۷۲. صَلٰوةِ اللَّيْلِ.

۴۷۲۔ رات کی نماز۔

(۶۹۱) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهٗ حَصِيْرٌ يَّبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ

۶۹۱۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی فدیک نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی۔ مقبری کے واسطہ سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک چٹائی تھی جسے آپ دن میں

❶ حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ مسجد تمام کی تمام مکان واحد کے حکم میں ہے۔ اب اگر درمیان میں دیوار حائل ہو تو صرف یہ ضروری ہے کہ امام کے انتقالات کی خبر مقتدیوں کو ہوتی رہے۔ صحراء میں تین صفوں کے فاصلہ تک نماز جائز ہے اور امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی راستہ یا نہر ہے جس میں کشتیاں آتی جاتی ہیں تو اقتدا صحیح نہیں ہوگی۔

وَيَحْتَجِرُهٗ بِاللَّيْلِ فَثَابَ اِلَيْهِ نَاسٌ فَصَفُّوْا وَرَآءَهٗ

بچھاتے تھے اور رات میں اسے حجرہ کی طرح بنا لیتے تھے۔ پھر کچھ لوگ جمع ہو گئے اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔

(۶۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَامُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ حَصِيْرٍ فِىْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِىَ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِىْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِىْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِىْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَقَالَ عَفَّانُ نَاوُهَيْبٌ قَالَ نَامُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَاالنَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۲۔ ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ سالم کے واسطہ سے وہ ابوالنضر سے وہ بسر بن سعید سے وہ زید بن ثابت سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حجرہ بنایا۔ بسر بن سعید نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ زید بن ثابت نے کہا کہ چٹائی سے (حجرہ بنایا تھا) رمضان میں، آپ نے کئی رات اس میں نماز پڑھی۔ صحابہ میں بعض حضرات نے ان راتوں میں آپ ﷺ کی اقتداء کی۔ جب آپ ﷺ کو اس کا علم ہوا تو رک گئے۔ پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارا جو طرز عمل میں نے دیکھا اس کی وجہ جانتا ہوں (یعنی شوق عبادت واتباع) لیکن لوگو! اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھا کرو۔ کیونکہ سوائے فرائض کے اور تمام نمازوں کو گھر میں ہی پڑھنا افضل ہے اور عفان نے کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابوالنضر سے سنا وہ بسر کے واسطہ سے روایت کرتے تھے، وہ زید سے وہ نبی کریم ﷺ سے۔

باب ۴۷۳. اِيْجَابُ التَّكْبِيْرِ وَافْتِتَاحُ الصَّلٰوةِ

۴۷۳۔ تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا افتتاح۔

(۶۹۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ِالْاَنْصَارِىُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ وَقَالَ اَنَسٌ فَصَلّٰى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

۶۹۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعیب نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) گھوڑے پر سوار ہوئے اور (گر جانے کی وجہ سے) آپ ﷺ کے دائیں جانب زخم آ گئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس دن ہمیں آپ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی چونکہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اس لئے ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ ❶ پھر سلام کے بعد آپ نے فرمایا کہ امام اس لئے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ اس لئے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو۔

---

❶ یہ آنحضور ﷺ کی فرض نماز تھی۔ لیکن صحابہ آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے اشتیاق میں نفل کی نیت باندھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ کیونکہ فرض پہلے پڑھ چکے تھے اس لئے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اس حدیث پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے۔

(۶۹۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَااللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ اَوْ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا

۶۹۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر گئے اور زخمی ہو گئے اس لئے آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور ہم نے بھی بیٹھ کر پڑھی پھر نماز پڑھ کر فرمایا کہ امام اس لئے ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے اس لئے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔ رکوع کرے تو تم بھی کرو۔ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو۔

(۶۹۵) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ

۶۹۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہا کہ ابوالزناد نے مجھ سے حدیث بیان کی اعرج کے واسطہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امام اس لئے ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے اس لئے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔ رکوع کرے تو تم بھی کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

باب ۴۷۴. رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى مَعَ الْاِفْتِتَاحِ سَوَآءً.

۴۷۴۔ رفع یدین اور تکبیر تحریمہ دونوں ایک ساتھ۔

(۶۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَّقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَايَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ

۶۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ سالم بن عبداللہ سے وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے تھے اور اسی طرح جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے۔ اور اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بھی اٹھاتے تھے (رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تھے) آپ کہتے تھے کہ سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولک الحمد۔ یہ رفع یدین سجدہ میں جاتے وقت نہیں کرتے تھے۔

باب ۴۷۵. رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ

۴۷۵۔ رفع یدین تکبیر کے وقت، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔

(۶۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۶۹۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں یونس نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر کے واسطہ سے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے

وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ فِی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی تَکُوْنَا حَذْوَمَنْکِبَیْہِ وَکَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ حِیْنَ یُکَبِّرُ لِلرُّکُوْعِ وَیَفْعَلُ ذٰلِکَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ وَلَایَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ

لئے کھڑے ہوئے تو رفع یدین کیا۔ آپ ﷺ کے دونوں ہاتھ اس وقت مونڈھوں تک اٹھے۔ اسی طرح آپ رفع یدین۔ رکوع کے لئے تکبیر کہتے وقت بھی کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اس وقت بھی کرتے۔ اس وقت آپ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ لیکن سجدہ میں آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(۶۹۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی مَالِکَ ابْنَ الْحُوَیْرِثِ اِذَا صَلّٰی کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا اَرَادَاَنْ یَّرْکَعَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَ یَدَیْہِ وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَنَعَ ھٰکَذَا

۶۹۸۔ ہم سے اسحٰق واسطی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی خالد کے واسطہ سے وہ ابوقلابہ سے کہ انہوں نے مالک بن حویرث کو دیکھا کہ جب وہ نماز پڑھتے تو تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع یدین کرتے۔ پھر رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تب کرتے اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس طرح کیا تھا۔ ❶

باب ۴۷۶. اِلٰی اَیْنَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ.

۴۷۶۔ ہاتھ کہاں تک اٹھایا جائے؟

وَقَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ فِیْ اَصْحَابِہٖ رَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَذْوَمَنْکِبَیْہِ

ابوحمید نے اپنے تلامذہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے مونڈھوں تک اٹھائے تھے۔

(۶۹۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ

۶۹۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے

---

❶ ابوبکر جصاص رحمۃ اللہ نے ''احکام القرآن'' میں یہ اصول لکھا ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں صحیح احادیث مختلف اور متضاد آئی ہوں تو اس میں آئمہ کا اختلاف صرف استحباب اور اختیار کی حد تک ہوتا ہے ہم نے اس سے پہلے اس باب میں شارع کی مصلحت کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کی تھی کہ شارع کا منشاء ایسے مواقع پر یہ ہوتا ہے کہ امت تنگی میں نہ پڑ جائے اس لئے فرائض کی تعداد کم رکھی جو قطعی ہوتے ہیں اور اس کے خلاف شارع سے کوئی بات منقول نہیں ہوتی اور مستحبات وسنن بکثرت ہیں جن کے خلاف بھی شارع ہی سے منقول ہوتا ہے۔ رفع یدین کے حنفیہ قائل نہیں ہیں۔ کیونکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے رفع یدین کا ترک مرفوعاً منقول ہے۔ ابن مسعودؓ اجلہ صحابہ میں سے تھے اور آنحضور ﷺ کے ساتھ ہر وقت اس طرح رہتے تھے۔ کہ بہت سے نو وارد آپؓ کو آنحضور ﷺ کے خاندان کا ایک فرد سمجھتے تھے۔ آنحضور ﷺ کے یہاں آپ کی انتہائی عزت وقدر تھی۔ جیسا کہ قاعدہ تھا کہ اہل علم صحابہؓ پہلی صف میں کھڑے ہوتے تھے۔ آپ بھی پہلی صف میں رہتے تھے اس لئے آپ کی بات کا اس سلسلہ میں زیادہ اعتبار ہوگا۔ لیکن چونکہ رفع یدین ان تمام مواقع میں بھی جن کا مذکورہ حدیث میں ذکر ہے کے سلسلہ میں پندرہ مستند احادیث آئی ہیں۔ اس لئے ہم یہ کہیں گے کہ ابن مسعودؓ کی حدیث کے پیش نظر رفع یدین کا ترک مستحب ہے۔ کیونکہ ہمارے یہاں تعداد کی کثرت کا اعتبار نہیں۔ ابن مسعودؓ ان تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تفقہ اور استناد کی حیثیت سے بلند تر مقام رکھتے تھے جن سے احادیث رفع یدین منقول ہیں اس لئے آپ کی جلالت قدر استناد اور تفقہ فی الدین کے پیش نظر اور اس بات کے پیش نظر کے خود آنحضور ﷺ آپ کی فہم وذکاوت پر اعتماد کرتے تھے۔ آپ کی حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ یہ بات بھی یہاں پر قابل ذکر ہے کہ ابتداء میں نماز میں بہت سی ایسی چیزیں ہوتی تھیں جو بعد میں شریعت کے حکم سے منسوخ ہو گئیں۔ آخر میں نماز کے اندر سکون وطمانیت کا زیادہ لحاظ رکھا گیا تھا۔ بہر حال رفع یدین اور ترک رفع یدین دونوں پر عمل صحابہؓ کے دور سے لے کر آج تک رہا ہے اور ترک رفع اگرچہ اسناد وروایت کے اعتبار سے متواتر نہیں ہے لیکن عملاً یہ بھی متواتر ہے صحابہؓ کے دور میں اس طرح کی باتوں کو کوئی اہمیت نہیں تھی اسی لئے اکثر جگہ صحابہؓ سے اس سلسلے میں کوئی روایت نہیں ملتی۔ ابھی صحابہ کا ہی دور تھا کہ بعض ایسے محرکات پیش آئے جن کی وجہ سے بعض صحابہؓ نے اس مسئلہ کو بیان کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ ہمارے اس زمانہ میں لوگ فرائض وواجبات کی طرف تو توجہ نہیں کرتے لیکن ان مسائل میں الجھتے ہیں جن میں اختلاف صرف استحباب کی حد تک ہے اور جن سے متعلق موافق اور مخالف دونوں طرح کا عمل خود صحابہؓ میں موجود تھا۔ اس سے زیادہ افسوس ناک بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

الزُّهْرِيّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَمَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَه' وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه' فَعَلَ مِثْلَه' وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَايَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَسْجُدُ وَلَاحِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَه' مِنَ السُّجُوْدُ

زہری کے واسطہ سے خبردی۔ کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ ابن عمر نے خبردی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نماز کا تکبیر سے افتتاح کرتے اور تکبیر کہتے وقت ہاتھ اٹھاتے۔ دونوں ہاتھ مونڈھوں تک لے جاتے جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب سمع الله لمن حمده کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور ربنا ولک الحمد کہتے۔ سجدہ کرتے وقت یا سجدہ سے سر اٹھاتے وقت اس طرح نہیں کرتے تھے۔ ❶

باب ۴۷۷. رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

۴۷۷۔ قعدہ اولیٰ سے اٹھنے کے بعد رفع یدین۔

(۷۰۰) حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه' رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ ابْنُ طِهْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ وَمُوْسٰى بْنِ عُقْبٰى

۷۰۰۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ ابن عمرؓ جب نماز کی نیت باندھتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے۔ اسی طرح جب رکوع کرتے تب سمع الله لمن حمده کہتے اور جب قعدہ اولیٰ سے اٹھتے تب بھی رفع یدین کرتے۔ آپ اس فعل کو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرتے تھے۔

باب ۴۷۸. وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ

۴۷۸۔ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا۔

(۷۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ نَاسٌ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَالْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اَبُوْحَازِمٍ لَااَعْلَمُه' اِلَّا يَنْمِيْ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کی واسطہ سے وہ ابو حازم سے وہ سہل بن سعد سے کہ لوگوں کو حکم تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔ ابو حازم نے بیان کیا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ اسے نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرتے تھے۔

باب ۴۷۹. اَلْخُشُوْعِ فِي الصَّلٰوةِ .

۴۷۹۔ نماز میں خشوع۔

---

❶ حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ کانوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں۔ اور شوافعؒ کے ہاں مونڈھوں تک۔ احادیث میں دونوں طریقے ملتے ہیں۔ یہ اختلاف بھی صرف استحباب کی حد تک ہے۔

(۷۰۲) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَایَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ وَاِنِّیْ لَاَرَاکُمْ وَرَآءَ ظَهْرِیْ

۷۰۲۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم سمجھتے ہو کہ میرا رخ اس طرف (قبلہ کی طرف) ہے خدا کی قسم تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں تمہیں پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

(۷۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِیْمُوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِیْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِیْ اِذَا رَکَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ

۷۰۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے اور وہ نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے کہ آپ نے فرمایا رکوع اور سجدہ پوری طرح کیا کرو۔ خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا رہتا ہوں۔ بعض مرتبہ اسطرح کہا کہ پیٹھ پیچھے سے جب تم رکوع کرتے ہو اور جب سجدہ کرتے ہو (تو میں تمہیں دیکھتا ہوں)۔ (اس حدیث پر نوٹ گذر چکا)۔

باب ۴۸۰. مَایَقْرَأُ بَعْدَالتَّکْبِیْرِ.

۴۸۰۔ تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے۔

(۷۰۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

۷۰۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ انس رضی اللہ عنہٗ سے کہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔ الحمد لله رب العلمين سے نماز شروع کرتے تھے۔

(۷۰۵) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْزُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْکُتُ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ الْقِرَآءَةِ اِسْکَاتَةً قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ هُنَیَّةً فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْکَاتُکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ الْقِرَآءَةِ مَاتَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.

۷۰۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمارہ بن قعقاع نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوزرعہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ نے حدیث بیان کی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے تھے۔ میں نے کہا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ آپ اس تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے دوران کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھتا ہوں۔ (ترجمہ) اے اللہ میرے اور گناہ کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب میں ہے، اے اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی برف اور اولے

سے دھو دے۔ ❶

باب ۴۸۱۔

(۷۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوةَ الْکُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ قَدْ دَنَتْ مِنِّیَ الْجَنَّةُ حَتّٰی لَوِاجْتَرَاْتُ عَلَیْهَا جِئْتُکُمْ بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِهَا وَدَنَتْ مِنِّیَ النَّارُ حَتّٰی قُلْتُ اَیْ رَبِّ اَوَاَنَا مَعَهُمْ فَاِذَا امْرَاَةٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قُلْتُ مَاشَانُ هٰذِهٖ قَالُوْا حَبَسَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا لَّا اَطْعَمَتْهَا وَلَا اَرْسَلَتْهَا تَاْکُلُ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ خَشِیْشِ الْاَرْضِ اَوْخَشَاشِ

۴۸۱۔

۷۰۶۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں نافع بن عمر نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف پڑھی۔ آپ جب کھڑے ہوئے تو دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع میں گئے اور دیر تک رکوع میں رہے پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے پھر (دوبارہ) رکوع میں گئے اور دیر تک رکوع کی حالت میں رہے اور پھر سر اٹھایا۔ پھر سجدہ کیا اور دیر تک سجدہ میں رہے۔ پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر رکوع کیا اور دیر تک رکوع میں رہے پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے پھر (دوبارہ) رکوع کیا اور دیر تک رکوع کی حالت میں رہے، پھر سر اٹھایا۔ پھر سجدہ میں گئے اور دیر تک سجدہ میں رہے پھر سر اٹھایا پھر سجدہ میں گئے اور دیر تک سجدہ میں رہے ❷ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جنت مجھ سے اتنی قریب ہو گئی تھی (نماز میں) کہ اگر میں چاہتا تو (اس کے باغوں سے) کوئی خوشہ توڑ لیتا۔ اور مجھ سے دوزخ بھی قریب ہو گئی تھی۔ اتنی کہ میں بول پڑا میں تو اس میں سے نہیں ہوں؟ میں نے وہاں ایک عورت کو دیکھا۔ نافع بیان کرتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ اس عورت کو ایک بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ جواب ملا کہ اس عورت نے بلی کو باندھے رکھا تھا تا آنکہ بھوک کی وجہ سے وہ مر گئی۔ نہ تو اس نے اسے کھانا دیا اور نہ چھوڑا کہ کہیں سے کھالے۔ نافع نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا زمین کے کیڑے مکوڑے (سے بلی پیٹ بھر لے)۔

---

❶ حنفیہ اور حنابلہ کے یہاں زیادہ بہتر ہے سبحانک اللھم الخ پڑھنا۔ شوافع یہی دعا پسند کرتے ہیں جس کی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ احادیث میں دونوں دعائیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سبحانک اللھم الخ بلند آواز سے بھی پڑھی تھی۔ تاکہ لوگ جان لیں۔ اس باب کی پہلی حدیث میں ہے کہ نماز الحمد للہ سے شروع کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہر الحمد للہ سے شروع ہوتا تھا۔ کیونکہ قرأت اور تکبیر کے درمیان کی دعا آہستہ سے آپ پڑھتے تھے۔ ❷ اس حدیث میں صلوٰۃ کسوف کا واقعہ بیان ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر رکعت میں دو دو رکوع کئے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ تین۔ اور بعض میں پانچ رکوع تک کا ذکر ہے لیکن یہ روایات معلول ہیں۔ بخاریؒ کی یہ روایت البتہ صحیح ہے اس کے باوجود مسئلہ یہی ہے کہ صلوٰۃ کسوف میں ایک رکوع کیا جائے کیونکہ آنحضور ﷺ نے خود اگرچہ دو رکوع کئے لیکن نماز کے بعد آپ نے امت کو یہی ہدایت دی کہ جس طرح تم نے مجھے فجر پڑھتے دیکھا اسی طرح یہ نماز بھی پڑھا کرو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو رکوع کسوف کی ایک رکعت میں آپ کی خصوصیت تھی۔

باب ۴۸۲. رَفعِ الْبَصَرِ اِلَى الْاِمَامِ فِى الصَّلٰوةِ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يُحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِىْ تَاَخَّرْتُ

۴۸۲۔ نماز میں امام کو دیکھنا۔ ❶
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ نماز کسوف کے سلسلے میں کہ میں نے جہنم دیکھی۔ اس کا بعض حصہ بعض کو کھائے جا رہا تھا۔ جب میری نظر اس پر پڑی تو میں پیچھے ہٹ گیا۔

(۷۰۷) حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ

۷۰۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے عمارہ بن عمیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابو معمر سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے خباب رضی اللہ عنہٗ سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی رکعتوں میں قرأت کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ لوگ یہ بات کس طرح سمجھ جاتے تھے۔ فرمایا کہ آپ کی داڑھی کی حرکت سے۔

(۷۰۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوْبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ

۷۰۸۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابو اسحاق نے خبر دی کہا کہ میں نے عبداللہ بن یزید سے سنا کہ آپ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم سے براء رضی اللہ عنہٗ نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹ ہرگز نہیں بول سکتے تھے۔ کہ جب وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو آنحضور ﷺ کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اس وقت تک کھڑے رہتے۔ جب تک دیکھتے کہ آپ سجدہ میں چلے گئے ہیں۔

(۷۰۹) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِىْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّىْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَابَقِيَتِ الدُّنْيَا

۷۰۹۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے زید بن اسلم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ عطاء بن یسار سے وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ سے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں سورج گہن ہوا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے دیکھا کہ (نماز میں) آپ اپنی جگہ سے کچھ آگے بڑھے تھے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ کچھ پیچھے ہٹے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر میں لے لیتا تو اس وقت تک تم اسے کھاتے رہتے جب تک دنیا موجود ہے۔

(۷۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَقِىَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ

۷۱۰۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میں نے نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے قبلہ کی طرف اشارہ

❶ ابن منیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مقتدی کا امام کو نماز میں دیکھنا نماز باجماعت کے مقاصد میں داخل ہے (بشرطیکہ امام سامنے ہو)

رَاَيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبْلَةِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلَاثًا

کر کے فرمایا کہ ابھی جب میں نماز پڑھا رہا تھا تو جنت اور دوزخ اس دیوار پر ممثل دیکھی۔ میں نے آج کی طرح خیر اور شر کبھی نہیں دیکھے تھے۔ یہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔

باب ۴۸۳. رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَآءِ فِي الصَّلٰوةِ

۴۸۳۔ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا۔

(۷۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَالُ اَقْوَامٍ يَّرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهٗ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْلَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ

۷۱۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک نے ان سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسے لوگوں کا کیا حال ہوگا جو نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس سے نہایت سختی کے ساتھ روکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے باز آجاؤ ورنہ تمہاری آنکھیں نکال لی جائیں گی۔

باب ۴۸۴. اَلْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ.

۴۸۴۔ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا۔

(۷۱۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَّخْتَلِسُهٗ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ

۷۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اشعث بن سلیم نے حدیث بیان کی۔ اپنے والد کے واسطہ سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو ایک ڈاکہ ہے جو شیطان بندے کی نماز پر ڈالتا ہے۔

(۷۱۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَّهَا اَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِيْ اَعْلَامُ هٰذِهٖ اذْهَبُوْا بِهَا اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِيْ .... بِاَنْبِجَانِيَّةٍ

۷۱۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دھاری دار چادر میں نماز پڑھی پھر فرمایا کہ اس کے نقش و نگار مجھے اپنی طرف متوجہ کر لیتے۔ اسے لے کر ابوجہم کو واپس کر دو اور ان سے (بجائے اس کے) انجانیہ مانگ لاؤ۔

باب ۴۸۵. هَلْ يَلْتَفِتُ لِاَمْرٍ يَّنْزِلُ بِهٖ اَوْيَرٰى شَيْئًا اَوْبُصَاقًا فِي الْقِبْلَةِ وَقَالَ سَهْلٌ اِلْتَفَتَ اَبُوْبَكْرٍ فَرَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۸۵۔ کیا اگر کوئی واقعہ پیش آجائے یا کوئی چیز یا تھوک قبلہ کی طرف دیکھے تو نماز میں ان کی طرف توجہ کر سکتا ہے سہل نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہٗ متوجہ ہوئے (نماز میں) تو نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔

(۷۱۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّيْ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ انْصَرَفَ اِنَّ

۷۱۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہٗ کے واسطہ سے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ کی دیوار پر رینٹ دیکھی۔ آپ ﷺ اس وقت لوگوں کے آگے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ

اَحَدُکُمْ اِذَا کَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلاَ يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهٖ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَه وَابْنُ اَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ

ﷺ نے رینٹ کو صاف کیا۔ ❶ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی شخص سامنے کی طرف نماز میں نہ تھوکے۔ اس حدیث کی روایت موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی رواد نے نافع کے واسطہ سے کی ہے۔

(۷۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُوْنَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَاْهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ وَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ اَنَّهُ يُرِيْدُ الْخُرُوْجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

۷۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث بن عقیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابن شہاب کے واسطہ سے انہوں نے کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ فرمایا کہ مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے پردہ ہٹایا (مرض الوفات کا واقعہ ہے) آپ ﷺ نے صحابہ کو دیکھا۔ سب لوگ صف بستہ تھے۔ آپ ﷺ (یہ منظر دیکھ کر) خوب کھل کر مسکرائے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (آپ ﷺ کو دیکھ کر) پیچھے ہٹنا چاہا۔ تاکہ صف سے مل جائیں۔ آپ نے سمجھا کہ آنحضور ﷺ تشریف لائیں گے۔ صحابہ (آپ ﷺ کو دیکھ کر اس قدر بے قرار ہوئے کہ گویا) نماز توڑ دیں گے۔ لیکن آنحضور ﷺ نے اشارہ کیا کہ لوگ نماز پوری کرلیں اور پردہ ڈال لیا۔ اسی دن شام کو آپ ﷺ نے وفات پائی۔

باب ۴۸۶. وُجُوْبِ الْقِرَآءَةِ لِلْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيْهَا وَمَا يُخَافَتُ

۴۸۶۔ امام اور مقتدی کے لئے قرأت کا وجوب، اقامت اور سفر ہر حالت میں سری اور جہری تمام نمازوں میں۔

(۷۱۶) حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكٰى اَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا اِلٰى عُمَرَ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْآ اَنَّهُ لَايُحْسِنُ يُصَلِّيْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَااَبَااِسْحَاقَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّكَ لَاتُحْسِنُ تُصَلِّيْ قَالَ اَمَّا اَنَا وَاللّٰهِ فَاِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاَاخْرِمُ عَنْهَا اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فَاَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاُخِفُّ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَااَبَا اِسْحَاقَ فَاَرْسَلَ مَعَهُ

۷۱۶۔ ہم سے ابوموسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالملک بن عمیر نے جابر بن سمرہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شکایت کی تھی۔ اس لئے آپ کو معزول کر کے حضرت عمرؓ نے عمار رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا عامل بنایا۔ کوفہ والوں نے ان کے متعلق یہ تک کہہ دیا تھا کہ وہ تو اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھتے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ان کو بلا بھیجا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ ابواسحٰق! ان کوفہ والوں کا خیال ہے کہ تم اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے۔ اس پر آپ نے جواب دیا کہ خدا گواہ ہے میں تو انہیں نبی کریم ﷺ ہی کی طرح نماز پڑھاتا تھا اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا تھا۔ عشاء کی نماز پڑھاتا تو اس کی

❶ عام روایات میں اس کے متعلق یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے آپ نے صاف نہیں کیا تھا بلکہ اس وقت آپ نماز نہیں پڑھ رہے تھے غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے سیاق وسباق سے اسے نماز پڑھتے ہوئے صاف کرنے پر محمول کیا ہے۔

رَجُلًا اَوْ رِجَالًا اِلَى الْكُوْفَةِ يَسْأَلُ عَنْهُ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا اِلَّا سَاَلَ عَنْهُ وَيُثْنُوْنَ عَلَيْهِ مَعْرُوْفًا حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِىْ عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ اُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنٰى اَبَاسَعْدَةَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا نَشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْدًا لَايَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِى الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَآءً وَّسُمْعَةً فَاَطِلْ عُمْرَهٗ وَاَطِلْ فَقْرَهٗ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدُ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ اَصَابَتْنِىْ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُالْمَلِكِ فَاَنَا رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَاِنَّهٗ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِىْ فِى الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ

پہلی دو رکعتوں میں (قرأت) طویل کرتا اور دوسری دو رکعتیں ہلکی پڑھتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو اسحاق! تم سے امید بھی یہی تھی۔ پھر آپ نے سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک یا کئی آدمیوں کو کوفہ بھیجا۔ قاصد نے ہر ہر مسجد میں ان کے متعلق جا کر پوچھا۔ سب نے آپ کی تعریف کی۔ لیکن جب مسجد بنی عبس میں گئے تو ایک شخص جس کا نام اسامہ بن قتادہ تھا اور کنیت ابو سعدہ تھی۔ کھڑا ہوا۔ اس نے کہا کہ جب آپ نے خدا کا واسطہ دے کر پوچھا ہے تو (سنیئے کہ) سعد نہ جہاد کرتے تھے۔ نہ مال کی تقسیم صحیح کرتے تھے اور نہ فیصلے میں عدل و انصاف کرتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) فرمایا کہ خدا کی قسم میں (تمہاری اس بات پر) تین دعائیں کرتا ہوں اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور صرف ریا و نمود کے لئے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز کر دیجئے اور اسے خوب محتاج بنا کر فتنوں میں مبتلا کر دیجئے۔ اس کے بعد وہ شخص اس درجہ بدحال ہوا کہ) جب اس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ ایک بوڑھا اور پریشان حال ہوں۔ مجھے سعدؓ کی بددعا لگ گئی تھی۔ عبدالملک نے بیان کیا کہ میں نے اسے دیکھا تھا۔ اس کی بھویں بڑھاپے کی وجہ سے آنکھوں پر آ گئی تھیں لیکن اب بھی راستوں میں وہ لڑکیوں کو چھیڑتا پھرتا تھا۔

(۷۱۷) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۷۱۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی محمود بن ربیع کے واسطہ سے۔ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(۷۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَآاُحْسِنُ غَيْرَهٗ فَعَلِّمْنِىْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَاتَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ

۷۱۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبیداللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اسکے بعد ایک اور شخص آیا۔ اس نے نماز پڑھی اور پھر نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ واپس جاؤ اور پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح پھر نماز پڑھی۔ اور پھر آ کر سلام کیا۔ لیکن آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ واپس جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ ﷺ نے اس طرح تین مرتبہ کیا۔ آخر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ

الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَّافْعَلْ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا

مبعوث کیا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی اچھا طریقہ نہیں جانتا اس لئے آپ مجھے سکھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوا کرو تو پہلے تکبیر کہو پھر آسانی کے ساتھ جتنی قرائت قرآن ہو سکے کرو۔ اس کے بعد رکوع کرو۔ اچھی طرح رکوع ہو جائے تو سر اٹھا کر پوری طرح کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد سجدہ کرو اور پورے اطمینان کے ساتھ۔ پھر سر اٹھاؤ اور اچھی طرح بیٹھ جاؤ۔ اسی طرح اپنی تمام نماز میں کرو۔ ❶

باب ۴۸۷. الْقِرَآءَةِ فِي الظُّهْرِ.

۴۸۷۔ ظہر میں قرأت۔

(۷۱۹) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَعْدٌ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ لَآاَخْرِمُ عَنْهَا كُنْتُ اَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ

۷۱۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوعوانہ نے عبدالملک بن عمیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ جابر بن سمرہ کے واسطہ سے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں انہیں (کوفہ والوں کو) نبی کریم ﷺ کی طرح نماز پڑھاتا تھا۔ شام کی دونوں نمازیں۔ کسی قسم کا نقص ان میں نہیں چھوڑتا تھا۔ پہلی دو رکعتیں طویل پڑھتا اور دوسری دو رکعتیں ہلکی کر دیتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ تم سے امید بھی اسی کی تھی۔

(۷۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَّكَانَ يَقْرَاُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ

۷۲۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے یحیٰی کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو مزید سورتیں پڑھتے تھے۔ ان میں طویل قرأت کرتے تھے لیکن آخری دو ۲ رکعتیں ہلکی پڑھاتے تھے کبھی کبھی آیت سنا بھی دیا کرتے تھے۔ عصر میں آپ سورۂ فاتحہ اور دو مزید آیتیں پڑھتے تھے۔ اس کی بھی پہلی رکعتیں طویل پڑھتے۔ اسی طرح صبح کی نماز کی پہلی رکعت طویل کرتے اور دوسری ہلکی۔

---

❶ ان تمام روایات میں اس کا کہیں بھی ذکر نہیں کہ اگر امام نماز پڑھا رہا ہو اس وقت بھی مقتدی کے لئے قرأت قرآن ضروری ہے ان احادیث میں جو کچھ بیان ہوا ہے! احناف ان میں سے کسی چیز کے منکر نہیں اور نہ ان کے خلاف مسلک رکھنے والوں کے لئے اس میں کوئی واضح دلیل ہے ناظرین اس موقعہ پر بس ایک بنیادی بات کا خیال رکھیں اور اس کا اظہار اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ ہوا ہے کہ نماز باجماعت میں امام اور مقتدی کا جو تعلق ہوتا ہے وہ تعلق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں انتہائی کمزور ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں یہ تعلق انتہائی قوی ہے احادیث جو نماز باجماعت سے متعلق آئی ہیں انہیں کی روشنی میں یہ اصول بنایا گیا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی احادیث سے باہر نہیں۔ لیکن امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جن احادیث کی روشنی میں فیصلہ کیا ہے وہ اس باب میں بہت واضح اور روشن ہیں۔ نوٹ کی اس مختصر جگہ میں اس مبحث کو طول نہیں دیا جا سکتا۔ ائمہ کے زمانہ سے لے کر آج تک ان مسائل پر ہزاروں صفحات سیاہ ہو چکے ہیں۔ مطولات میں اس بحث کا مطالعہ کر لیا جائے۔

(۷۲۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَارَةُ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ سَاَلْنَا خَبَّابًا اَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِاَیِّ شَیْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْیَتِهٖ

۷۲۱۔ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے۔انہوں نے کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے عمارہ نے حدیث بیان کی ابومعمر کے واسطہ سے کہا کہ ہم نے خباب سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر میں قرأت کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ہم نے پوچھا کہ آپ لوگوں کو معلوم کس طرح ہوتا تھا۔فرمایا کہ آپ ﷺ کی داڑھی کی حرکت سے۔

باب ۴۸۸. الْقِرَآءَةِ فِی الْعَصْرِ.

۴۸۸۔عصر میں قرآن مجید پڑھنا۔

(۷۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قُلْتُ لِخَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ اَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ قِرَآءَتَهٗ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْیَتِهٖ

۷۲۲۔ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے سفیان نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔وہ عمارہ بن عمیر سے وہ ابومعمر سے کہ میں نے خباب بن الارت سے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ ظہر اور عصر میں قرأت کرتے تھے۔تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔میں نے کہا کہ آنحضور ﷺ کی قرأت کرنے کو آپ لوگ جانتے کس طرح تھے۔فرمایا کہ داڑھی کی حرکت سے۔

(۷۲۳) حَدَّثَنَا الْمَكِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الرَّكْعَتَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَّیُسْمِعُنَا الْاٰیَةَ اَحْیَانًا

۷۲۳۔ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ہشام کے واسطہ سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے۔کبھی کبھی آیت ہمیں سنا بھی دیا کرتے تھے (بلند آواز سے پڑھ کر۔تاکہ معلوم ہو جائے)

باب ۴۸۹. الْقِرَآءَةِ فِی الْمَغْرِبِ

۴۸۹۔مغرب میں قرآن پڑھنا۔

(۷۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ یَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ یَابُنَیَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِیْ بِقِرَآءَتِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَاسَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ بِهَا فِی الْمَغْرِبِ

۷۲۴۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ عبیداللہ بن عبیداللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباس سے انہوں نے فرمایا کہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے انہیں والمرسلات عرفا پڑھتے ہوئے سنا پھر فرمایا کہ بیٹے! تم نے اس سورہ کی تلاوت کر کے مجھے ایک بات یاد دلادی۔آخر عمر میں آنحضور ﷺ کو مغرب میں یہی آیت پڑھتے سنتی تھی۔

(۷۲۵) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ مَّرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِیْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَّالَكَ تَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ وَّقَدْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۷۲۵۔ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی وہ ابن جریج سے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ مروان بن حکم سے۔انہوں نے کہا کہ زید بن ثابت نے مجھے ٹوکا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو۔میں نے نبی کریم ﷺ کو دو لمبی سورتوں میں سے

وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ

ایک پڑھتے ہوئے سنا۔

باب ۴۹۰. الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ.

۴۹۰۔مغرب میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا۔

(۷۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

۷۲۶۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے وہ اپنے والد سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں سورہ طور پڑھتے سنا تھا۔

باب ۴۹۱. الْجَهْرِ فِي الْعِشَآءِ.

۴۹۱۔عشاء میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا۔

(۷۲۷) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ اِذَاالسَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ سَجَدْتُّ خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ

۷۲۷۔ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے معتمر نے حدیث بیان کی اپنے والد کے واسطہ سے وہ بکر سے وہ ابورافع سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔اس میں آپ نے اذا السماء انشقت کی تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ میں نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ کے پیچھے بھی (اس آیت میں) سجدہ کیا ہے،اور زندگی بھر اس میں سجدہ کروں گا۔

(۷۲۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَآءِ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

۷۲۸۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی عدی کے واسطہ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔آپ سفر میں تھے کہ عشاء کی دو پہلی رکعتوں میں سے کسی ایک میں آپ ﷺ نے والتین والزیتون پڑھی۔

باب ۴۹۲. الْقِرَآءَةِ فِي الْعِشَآءِ بِالسَّجْدَةِ.

۴۹۲۔عشاء میں سجدہ کی سورۃ پڑھنا۔

(۷۲۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَاهٰذِهٖ قَالَ سَجَدْتُّ فِيْهَا خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِيْهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ

۷۲۹۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ان سے تیمی نے ابوبکر کے واسطہ سے وہ ابورافع سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء پڑھی آپ نے اذاالسماء انشقت کی تلاوت کی اور سجدہ کیا اس پر میں نے کہا کہ یہ کیا چیز ہے آپ نے جواب دیا کہ اس سورۃ میں میں نے ابو القاسم ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا تھا۔اس لئے ہمیشہ اس میں سجدہ کروں گا۔

باب ۴۹۳. الْقِرَآءَةِ فِي الْعِشَآءِ.

۴۹۳۔عشاء میں قرآن پڑھنا۔

(۷۳۰) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مِسْعَرٌ ثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَآءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ اَوْقِرَآءَةً

۷۳۰۔ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ان سے مسعر نے حدیث بیان کی۔ان سے عدی بن ثابت نے انہوں نے براء رضی اللہ عنہٗ سے سنا۔انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عشاء میں والتین والزیتون پڑھتے سنا۔آپ ﷺ سے زیادہ اچھی آواز اور میں

نے کسی کی نہیں سنی یا اچھی قرأت۔

باب ۴۹۴. يُطَوِّلُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَيَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ

۴۹۴۔ پہلی دو رکعتیں طویل اور آخری دو مختصر کرنی چاہئیں۔

(۷۳۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلٰوةَ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ظَنِّي بِكَ

۷۳۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابوعون کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے جابر بن سمرہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمہاری شکایت کوفہ والوں نے تمام ہی باتوں میں کی ہے۔ نماز تک میں! انہوں نے فرمایا کہ میرا حال تو یہ ہے کہ پہلی دو رکعتوں میں قرأت طویل کرتا ہوں اور دوسری دو میں مختصر کر دیتا ہوں۔ جس طرح میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تھی اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کرتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سچ کہتے ہو۔ تم سے امید بھی اسی کی تھی۔

باب ۴۹۵. الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ.

۴۹۵۔ فجر میں قرآن مجید پڑھنا۔

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطُّورِ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ طور پڑھی۔

(۷۳۲) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ ابْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

۷۳۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سیار بن سلامہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپ سے نماز کے اوقات کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ظہر زوال شمس کے بعد پڑھتے تھے۔ عصر جب پڑھتے تو مدینہ کے انتہائی کنارہ تک ایک شخص چلا جاتا لیکن سورج اب بھی باقی رہتا۔ مغرب کے متعلق جو کچھ آپ نے کہا وہ مجھے یاد نہیں رہا اور عشاء تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔ اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تو ہر شخص اپنے قریب بیٹھے ہوئے کو پہچان سکتا تھا۔ (یعنی اجالا پھیل چکا ہوتا تھا) دونوں رکعتوں میں یا ایک میں ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے۔

(۷۳۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ ہر نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کی جائے گی جن میں نبی

اَسْمَعْنَاکُمْ وَمَآ اَخْفٰی عَنَّا اَخْفَیْنَا عَنْکُمْ وَاِنْ لَمْ تَزِدْ عَلٰی اُمِّ الْقُرْآنِ اَجْزَاَتْ وَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَیْرٌ

کریم ﷺ نے ہمیں سنایا تھا ہم بھی تمہیں ان میں سنائیں گے اور جن میں آپ ﷺ نے آہستہ سے قرأت کی تھی ہم بھی ان میں آہستہ سے قرأت کریں گے اور اگر سورۂ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھو جب بھی کافی ہے لیکن اگر زیادہ پڑھ لو تو اور بہتر ہے۔

باب ۴۹۶. اَلْجَهْرِ بِقِرَآءَةِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ.

وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ طُفْتُ وَرَآءَ النَّاسِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ یَقْرَأُ بِالطُّوْرِ.

۴۹۶۔ فجر کی نماز میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا اس وقت نبی کریم ﷺ (نماز میں) سورۂ طور پڑھ رہے تھے۔

(۷۳۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُكَاظٍ وَّقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الشَّیَاطِیْنِ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّیَاطِیْنُ اِلٰی قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَالَكُمْ قَالُوْا حِیْلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْنَا الشُّهُبُ قَالُوْا مَاحَالَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا شَیْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَاهٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْ هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِیْ حَالَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَهُنَالِكَ حِیْنَ رَجَعُوْآ اِلٰی قَوْمِهِمْ قَالُوْ یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَاِنَّمَا اُوْحِیَ اِلَیْهِ قَوْلُ الْجِنِّ

۷۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوعوانہ نے ابو بشر کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ سعید بن جبیر کے واسطہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ چند صحابہؓ کے ساتھ سوق عکاظ کی طرف گئے۔ اب شیاطین کو آسمان کی خبریں سننے سے روک دیا گیا تھا اور ان پر شہاب ثاقب پھینکے جانے لگے تھے۔ اس لئے شیاطین اپنی قوم کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا بات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں آسمان کی خبریں سننے سے روک دیا گیا ہے اور (جب ہم آسمان کی طرف جاتے ہیں تو) ہم پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ شیاطین نے کہا کہ آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کی کوئی نئی وجہ ہوگی۔ اس لئے تم مشرق و مغرب میں ہر طرف پھیل جاؤ۔ اور اس سب کو معلوم کرو جو تمہیں آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کا باعث ہوا ہے۔ وجہ معلوم کرنے کے لئے نکلے ہوئے شیاطین تہامہ کی طرف گئے۔ جہاں نبی کریم ﷺ عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے مقام نخلہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے۔ جب قرآن مجید انہوں نے سنا تو غور سے اس کی طرف کان لگا دیئے۔ پھر کہا۔ خدا کی قسم یہی ہے جو آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کا باعث بنا ہے۔ پھر وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا۔ قوم کے لوگو! ہم نے حیرت انگیز قرآن سنا جو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے اس لئے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ اس پر نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی قل اوحی الی (آپ کہئے کہ مجھے وحی کے ذریعہ بتایا گیا ہے) اور آپ پر جنوں کی گفتگو وحی کی گئی تھی۔

(۷۳۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَآ اُمِرَ وَسَكَتَ فِيْمَآ اُمِرَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۷۳۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے عکرمہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو جن نمازوں میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کا حکم تھا آپ نے ان میں بلند آواز سے پڑھا اور جن میں آہستہ پڑھنے کا حکم تھا ان میں آہستہ سے پڑھا۔ خداوند تعالیٰ بھول نہیں سکتے تھے۔ (کہ بھول کر اس سلسلے کا کوئی حکم قرآن میں نازل نہیں کیا) بلکہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی تمہارے لئے بہترین اسوہ ہے۔

باب ۴۹۷. اَلْجَمْعِ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ وَّالْقِرَآءَةِ بِالْخَوَاتِيْمِ وَبِسُوْرَةٍ قَبْلَ سُوْرَةٍ وَّبِاَوَّلِ سُوْرَةٍ وَّيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّآئِبِ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِي الصُّبْحِ حَتّٰى اِذَا جَآءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِمِائَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اٰيَةً مِّنَ الْبَقَرَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَقَرَأَ الْاَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوْسُفَ اَوْ يُوْنُسَ وَذَكَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ الصُّبْحَ بِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِاَرْبَعِيْنَ اٰيَةً مِّنَ الْاَنْفَالِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ وَقَالَ قَتَادَةُ فِيْمَنْ يَّقْرَأُ بِسُوْرَةٍ وَّاحِدَةٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ اَوْيُرَدِّدُ سُوْرَةً وَّاحِدَةً فِيْ رَكْعَتَيْنِ كُلٌّ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَآءَ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَّقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهٖ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى

۴۹۷۔ ایک رکعت میں دو سورتیں ایک ساتھ پڑھنا، آیت کے آخری حصوں کو پڑھنا۔

کسی سورۃ کو (جیسا کہ قرآن کی ترتیب ہے) اس سے پہلے کی سورۃ سے پہلے پڑھنا اور کسی سورۃ کے اول حصہ کا پڑھنا ❶ عبداللہ بن سائب کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۂ مومنون کی تلاوت کی۔ جب موسیٰ اور ہارون کے ذکر پر پہنچے یا عیسیٰ کے ذکر پر پہنچے تو آپ کو کھانسی آنے لگی اس لئے رکوع میں چلے گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سورۃ بقرہ کی ایک سو بیس ۱۲۰ آیتیں پڑھیں اور مثانی (جس میں تقریباً سو آیتیں ہوتی ہیں) میں سے کوئی سورۃ دوسری رکعت میں تلاوت کی اور حضرت احنف نے پہلی رکعت میں کہف اور دوسری میں سورۂ یوسف یا یونس پڑھی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز میں یہ دونوں سورتیں پڑھی تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انفال کی چالیس آیتیں (پہلی رکعت میں) پڑھیں اور دوسری رکعت میں مفصل کی کوئی سورہ پڑھی، قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق جو ایک سورۃ دو رکعتوں میں تقسیم کر کے پڑھے یا ایک سورۃ دو رکعتوں میں بار بار پڑھے۔ فرمایا کہ ساری ہی کتاب اللہ میں سے ہیں۔ عبید اللہ نے ثابت کے واسطہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ کی واسطہ سے نقل کیا کہ انصار

❶ اس باب میں چار مسئلے بیان کئے گئے ہیں۔ دو سورتوں کا ایک رکعت میں پڑھنا۔ حنفیہ کے یہاں بھی جائز ہے۔ البتہ بعض صورتوں میں ناپسندیدہ ہے۔ اسی طرح حنفیہ کے ہاں مستحب یہ ہے کہ ایک رکعت میں پوری سورۃ پڑھی جائے۔ بعض حصے کو پڑھنا اور بعض کو چھوڑ دینا اگرچہ جائز یہ بھی ہے ترتیب قرآن کے خلاف مقدم سورۃ کو بعد میں اور مؤخر کو پہلے پڑھنا مکروہ ہے۔ ابن نجیم نے یہی لکھا ہے۔ ترتیب کی رعایت تلاوت قرآن میں واجب ہے۔ نماز کے لئے واجب نہیں اس لئے اس ترتیب کے ترک سے سجدۂ سہو نہیں لازم ہوگا۔ جتنی بھی روایات اس کے متعلق آئی ہیں وہ سب ترتیب سے پہلے کی ہیں اس لئے حنفیہ کے مسلک کے خلاف نہیں۔

يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ اَصْحَابُهُ وَقَالُوْا اِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَاتَرٰى اَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَاَ بِاُخْرٰى فَاِمَّا تَقْرَاُ بِهَا وَاِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَاَ بِاُخْرٰى فَقَالَ مَآ اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِذٰلِكَ فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهُ مِنْ اَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوْآ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَافُلَانُ مَايَمْنَعُكَ اَنْ تَفْعَلَ مَايَاْمُرُكَ بِهٖ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّهَا قَالَ حُبُّكَ اِيَّاهَآ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ.

میں سے ایک شخص قبا کی مسجد میں ان کی امامت کرتا تھا۔ وہ جب بھی کوئی سورۃ نماز میں (سورہ فاتحہ کے بعد) شروع کرتا تو پہلے قل ھو اللہ احد ضرور پڑھ لیتا۔ اسے پڑھنے کے بعد پھر کوئی دوسری سورۃ بھی پڑھتا۔ ہر رکعت میں اس کا یہی معمول تھا۔ چنانچہ اس کے ساتھیوں نے اس سلسلے میں اس سے گفتگو کی اور کہا کہ تم پہلے یہ سورۃ پڑھتے ہو، اور صرف اسی کو کافی خیال نہیں کرتے بلکہ دوسری سورۃ بھی (اس کے ساتھ ضرور پڑھتے ہو! یا تو تمہیں صرف اسی کو پڑھنا چاہئے ورنہ اسے چھوڑ دینا چاہئے اور بجائے اس کے کوئی دوسری سورۃ پڑھنی چاہئے اس شخص نے کہا کہ میں اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ اب اگر تمہیں پسند ہے کہ میں نماز پڑھاؤں تو برابر پڑھاتا رہوں گا۔ لیکن اگر تم پسند نہیں کرتے تو میں نماز پڑھانا چھوڑ دوں گا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ یہ ان سب سے افضل ہیں اس لئے یہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھائے اس لئے جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو ان لوگوں نے آپ ﷺ کو واقعہ کی اطلاع دی اس پر آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ اے فلاں! تمہارے ساتھی جس طرح کہتے ہیں اس پر عمل کرنے سے کون سی چیز مانع ہے اور ہر رکعت میں اس سورۃ کو ضروری قرار دے لینے کا باعث کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس سورۃ سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سورۃ کی محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔

(۷۳۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَآئِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ

۷۳۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابو وائل سے سنا کہ ایک شخص ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے رات ایک رکعت میں مفصل کی سورۃ پڑھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اس طرح (جلدی جلدی) پڑھی۔ جیسے شعر پڑھے جاتے ہیں۔ میں ان ہم معنی سورتوں کو جانتا ہوں۔ جنہیں نبی کریم ﷺ ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے آپ نے مفصل کی بیس سورتوں کا ذکر کیا۔ ہر رکعت کے لئے دو ۲ دو ۲ سورتیں۔

باب ۴۹۸۔ يَقْرَأُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۴۹۸۔ آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھی جائے گی۔

(۷۳۷) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ

۷۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو ۲

فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ

سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے کبھی کبھی ہمیں آیت سنا بھی دیا کرتے تھے (تعلیم کے لئے) اور پہلی رکعت میں قرأت دوسری رکعت سے زیادہ کرتے تھے۔ عصر اور صبح کی نمازوں میں بھی یہی معمول تھا۔

باب ۴۹۹. مَنْ خَافَتَ الْقِرَآءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۴۹۹۔ جس نے ظہر اور عصر میں آہستہ سے قرآن مجید پڑھا۔

(۷۳۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ

۷۳۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جریر نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عمارہ بن عمیر سے وہ ابو معمر سے انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر میں قرآن مجید پڑھتے تھے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ ہم نے پوچھا کہ آپ کو معلوم کس طرح ہوتا تھا انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ کی داڑھی کی حرکت سے۔

باب ۵۰۰. إِذَا أَسْمَعَ الْإِمَامُ الْآيَةَ .

۵۰۰۔ امام اگر آیت سنا دے۔

(۷۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى

۷۳۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے یحیٰی بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی اپنے والد کے واسطہ سے کہ نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی دو پہلی رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی اور سورۃ پڑھتے تھے۔ کبھی کبھی آپ آیت ہمیں سنا بھی دیا کرتے تھے۔ پہلی رکعت میں قرأت زیادہ طویل کرتے تھے۔

باب ۵۰۱. يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى

۵۰۱۔ پہلی رکعت طویل ہونی چاہئے۔

(۷۴۰) حَدَّثَنَا أَبُونُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ

۷۴۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے یحیٰی بن ابی کثیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی رکعت میں (قرأت) طویل کرتے تھے اور دوسری رکعت میں مختصر۔ صبح کی نماز میں بھی آپ اسی طرح کرتے تھے۔

باب ۵۰۲. جَهْرِ الْإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ.

۵۰۲۔ امام کا آمین بلند آواز سے کہنا۔

وَقَالَ عَطَاءٌ اٰمِينَ دُعَاءٌ أَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَآءَهٗ حَتّٰى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ أَبُوهُرَيْرَةَ يُنَادِي الْإِمَامَ لَا تَفُتْنِي بِاٰمِينَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ

عطاء نے فرمایا کہ امین ایک دعاء ہے۔ ابن زبیرؓ اور ان لوگوں نے جو آپ کے پیچھے (نماز پڑھ رہے) تھے آمین کہی تو مسجد گونج اٹھی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ امام سے کہہ دیا کرتے تھے کہ آمین سے ہمیں محروم نہ

لَایَدَعُهٗ وَیَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِیْ ذٰلِكَ خَیْرًا.

رکھنا نافع نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ آمین کبھی نہیں چھوڑتے تھے اور لوگوں کو اس کی ترغیب دیا کرتے تھے میں نے آپ سے اس کے متعلق ایک حدیث بھی سنی تھی۔

(۷۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَامِیْنُهٗ تَامِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ آمِیْنَ

۷۴۱۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی ابن شہاب کے واسطہ سے وہ سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی کہو۔کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوگی اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ابن شہاب نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ آمین کہتے تھے۔ ❶

باب ۵۰۳. فَضْلِ التَّامِیْنِ.

۵۰۳۔آمین کہنے کی فضیلت۔

(۷۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَقَالَتِ الْمَلَائِکَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

۷۴۲۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہمیں مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے خبر دی وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص آمین کہے اور ملائکہ نے بھی اسی وقت آسمان پر آمین کہی۔اسی طرح ایک کی آمین دوسرے کے ساتھ ہوگئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

باب ۵۰۴. جَهْرِ الْمَامُوْمِ بِالتَّامِیْنِ.

۵۰۴۔مقتدی کا آمین بلند آواز سے کہنا۔

(۷۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۷۴۳۔ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔مالک کے واسطہ سے وہ ابوبکر کے مولیٰ سمی سے وہ ابوصالح سمان سے وہ ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا

---

❶ نماز میں ''آمین'' سورہ فاتحہ کے ختم ہونے پر کہنی چاہئے۔اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔البتہ بعض ائمہ کا مسلک اس سلسلے میں یہ ہے کہ نماز میں بھی آمین زور سے کہی جائے۔لیکن امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک آمین آہستہ سے کہنی چاہئے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث اس موقعہ پر بیان کی ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بلند آواز سے آمین نماز میں بھی کہی جائے گی۔بعض صحابہ کا عمل بھی نقل کیا گیا ہے مثلاً ابن زبیر رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے والے اتنی بلند آواز سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔'' علامہ انورشاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ غالباً یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے جب آپ فجر میں عبدالملک پر قنوت پڑھتا تھا اور عبدالملک بھی ابن زبیر پر قنوت پڑھتے تھے۔اور جس طرح کے حالات اس زمانہ میں تھے اس میں مبالغہ اور بے احتیاطی عموماً ہوجایا کرتی ہے اس کے علاوہ جو آثار نقل کے گئے ہیں ان میں بلند آواز سے کہنے اور آہستہ سے کہنے کی کوئی تصریح نہیں ہے اس باب میں امام بخاریؒ نے ایک حدیث نقل کی ہے اور اس کے علاوہ بھی دو صحیح احادیث ہیں۔

لیکن تمام اس درجہ مبہم کہ واضح طور پر کسی سے بھی یہ پتہ نہیں چلتا کہ بلند آواز سے آمین نماز میں کہی جائے گی یا نہیں۔اس لئے ائمہ نے اپنے اجتہاد سے جو تاویل ان احادیث کی صحیح سمجھی کی۔

قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو۔ کیونکہ جس نے ملائکہ کے ساتھ آمین کہی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ ❶

باب ۵۰۵. اِذَا رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ.

۵۰۵۔ جب صف تک پہنچنے سے پہلے ہی کسی نے رکوع کرلیا۔

(۷۴۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْاَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَاتَعُدْ

۷۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے اعلم کے واسطہ سے جو زیاد سے مشہور ہیں حدیث بیان کی وہ حسن سے وہ ابوبکرہ سے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی طرف گئے آپ اس وقت رکوع میں تھی اس لئے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی انہوں نے رکوع کرلیا۔ پھر اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا تمہارے شوق کو اور زیادہ کرے لیکن دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

باب ۵۰۶. اِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِى الرُّكُوْعِ

۵۰۶۔ رکوع میں تکبیر پوری کرنا۔

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ.

اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کی ہے۔ اس باب میں مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی بھی حدیث داخل ہے۔

(۷۴۵) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِى الْعَلَآءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰى مَعَ عَلِيٍّ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوةً كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ

۷۴۵۔ ہم سے اسحٰق واسطی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد نے حزری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوالعلاء سے وہ مطرف سے وہ عمران بن حسین سے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھی پھر کہا کہ ہمیں انہوں نے اس نماز کی یاد دلائی جو ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ جب بھی اٹھتے یا جھکتے تو تکبیر کہتے۔

(۷۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّىْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّىْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ سے کہ آپ نماز پڑھاتے تو جب بھی جھکتے اور جب بھی اٹھتے تکبیر ضرور کہتے۔ پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں نماز پڑھنے میں تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہوں۔

---

❶ یہ دوسری حدیث ہے جس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آمین نماز میں بلند آواز سے کہنی چاہئے۔ صرف اتنی بات ہے کہ جب امام ولا الضالین پر پہنچے تو تم آمین کہو۔ کہتے ہیں کہ ولا الضالین پر پہنچنے کا علم مقتدیوں کو کیسے ہوگا جب تک خود امام بلند آواز سے آمین نہ کہے گا اس لئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آمین بلند آواز سے کہنی چاہئے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ یہاں تو ایک اصول بتایا گیا ہے کہ ولا الضالین پر امام جب پہنچے تو تمہیں آمین کہنی چاہئے۔ اب اگر نماز عشاء۔ فجر یا مغرب کی ہے تو اس میں تم ولا الضالین جب سنو تو آمین کہو لیکن ظہر اور عصر جن میں بلند آواز سے قرأت نہیں ہوتی ان میں کسی نے سنا ہی نہیں تو کہے گا کیا، حدیث میں صرف اصول بتایا گیا ہے۔ صورت عمل سے بحث نہیں کی گئی ہے اس لئے امام ابوحنیفہؒ کے مسلک کے خلاف اس سے کوئی بات ثابت نہیں ہوئی۔

باب ۵۰۷. اِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي السُّجُوْدِ.

(۷۴۷) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ ابْنِ جُرَيْرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَا وَعِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ كَبَّرَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ اَخَذَ بِيَدِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَّرَ لِيْ هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۷۔ سجدہ میں تکبیر پوری کرنا۔

۷۴۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے غیلان بن جریر کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے مطرف بن عبداللہ سے۔ کہا کہ میں نے اور عمران بن حصین نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ جب بھی سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اسی طرح جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ جب دو۲ رکعتوں کے بعد اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب نماز ختم ہوئی تو عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے محمد ﷺ کی نماز کی یاد دلا دی یا یہ کہا کہ انہوں نے محمد ﷺ کی نماز کی طرح ہمیں نماز پڑھائی۔

(۷۴۸) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا عِنْدَالْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّاِذَا قَامَ وَاِذَا وَضَعَ فَاَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُمَّ لَكَ.

۷۴۸۔ ہم سے عمرو بن عوان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ہشیم نے ابو بشر کے واسطہ سے خبر دی وہ عکرمہ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم میں (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا کہ ہر جھکنے اور اٹھنے پر تکبیر کہتے تھے۔ اسی طرح کھڑے ہوتے وقت اور بیٹھتے وقت۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا۔ تیری ماں نہ رہے۔ کیا یہ رسول اللہ ﷺ کی نماز نہیں تھی۔ [1] (کہ تم اس طرح اعتراض کے لب ولہجہ میں شکایت کر رہے ہو)

باب ۵۰۸. التَّكْبِيْرِ اِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ.

(۷۴۹) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً فَقُلْتُ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهٗ اَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ قَتَادَةُ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ

۵۰۸۔ سجدہ سے اٹھنے پر تکبیر۔

۷۴۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے عکرمہ سے۔ کہا کہ میں نے مکہ میں ایک شیخ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے (تمام نماز میں) بائیس تکبیریں کہیں۔ اس پر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ شخص بالکل احمق معلوم ہوا ہے لیکن ابن عباسؓ نے فرمایا تمہاری ماں تمہیں روئے۔ ابوالقاسم ﷺ کی یہ سنت ہے۔ (اس حدیث کی روایت میں) موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ابان نے حدیث بیان کی۔ قتادہ نے

---

[1] نبی کریم ﷺ نماز کے تمام انتقالات میں تکبیر کہتے تھے لیکن صحابہ رضوان اللہ علیہم کے دور میں ہی اس میں کسی قدر تخفیف ہوگئی تھی۔ مثلاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بعض تکبیرات اتنی آہستہ سے کہتے تھے کہ عام طور سے لوگ سن نہیں سکتے تھے۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا اور خلفائے بنوامیہ عام طور سے نماز میں تکبیرات کے اہتمام کو چھوڑنے لگے بلکہ نماز کے انتقالات کی بعض تکبیرات کو سرے سے انہوں نے چھوڑ دیا تھا۔ اگر کوئی تکبیر کا پوری طرح اہتمام کرتا تھا تو اسے "متم التکبیر" کہا کرتے تھے۔ بعض صحابہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو خاص طور سے اس کا اہتمام کیا اور لوگوں کو بتایا کہ آنحضور ﷺ نماز میں کتنی تکبریں کہتے تھے۔

کہا کہ ہم سے عکرمہ نے حدیث بیان کی۔

(۷۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَلَكَ الْحَمْدُ

۷۵۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے، انہوں نے کہا کہ مجھے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے خبر دی کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے تھے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور کھڑے ہی کھڑے ربنا لک الحمد کہتے پھر جب سجدہ کے لئے جھکتے تب تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تب تکبیر کہتے۔ اسی طرح آپ تمام نماز میں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نماز پوری کر لیتے تھے قعدۂ اولیٰ سے اٹھنے پر بھی تکبیر کہتے تھے (اس حدیث میں) عبداللہ بن صالح نے لیث کے واسطہ سے (بجائے ربنا لک الحمد کے) ربنا ولک الحمد کہا ہے۔

باب ۵۰۹. وَضْعِ الْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ وَقَالَ أَبُوحُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهٖ أَمْكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُّكْبَتَيْهِ

۵۰۹۔ رکوع میں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔

ابوحمید نے اپنے تلامذہ کے سامنے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر پوری طرح رکھے تھے۔

(۷۵۱) حَدَّثَنَا أَبُوالْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ صَلَّيْتُ إِلٰى جُنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِي أَبِي وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَّضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ

۷۵۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ابویعفور کے واسطہ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مصعب بن سعد سے سنا کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں (ایک مرتبہ) نماز پڑھی اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر رانوں کے درمیان میں انہیں کر دیا (رکوع میں) اس پر میرے والد نے مجھے ٹوکا اور فرمایا کہ ہم بھی پہلے اسی طرح کرتے تھے لیکن بعد میں اس سے روک دیا گیا تھا اور حکم ہوا تھا کہ ہم اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں (رکوع میں)۔

باب ۵۱۰. إِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوعَ.

۵۱۰۔ جب کوئی رکوع پوری طرح نہ کرے

(۷۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ رَأَى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَّايُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ مَاصَلَّيْتَ وَلَوْمُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِالْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۵۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی سلیمان کے واسطہ سے۔ کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نہ رکوع پوری طرح کرتا ہے نہ سجدہ۔ اس لئے آپ نے اس سے کہا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اور اگر تم مر گئے تو تمہاری موت اس سنت پر نہیں ہوگی۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا۔

باب ۵۱۱. اِسْتِوَآءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ .

۵۱۱۔ رکوع میں پیٹھ کو برابر کرنا۔
ابوحمید (رضی اللہ عنہ) نے اپنے تلامذہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے رکوع کیا پھر اپنی پیٹھ پوری طرح جھکا دی۔

باب ۵۱۲. حَدِّ اِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ فِيْهِ وَالْاِطْمَانِيْنَةِ

۵۱۲۔ رکوع پوری طرح کرنے کی اور اس میں اعتدال وطمانیت کی حد۔

(۷۵۳) حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَاخَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ

۷۵۳۔ ہم سے بدل بن محبر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے حکم نے ابن ابی لیلیٰ کے واسطہ سے خبر دی وہ براء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا رکوع، سجدہ، دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تقریباً سب برابر تھے، قیام اور قعدوں کے سوا۔

باب ۵۱۳. اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ بِالْاِعَادَةِ .

۵۱۳۔ نبی کریم ﷺ کا اس شخص کو نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم جس نے رکوع پوری طرح نہیں کیا تھا۔

(۷۵۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ نِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَآ اُحْسِنُ غَيْرَهٗ فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَاتَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا

۷۵۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا۔ نماز کے بعد اس نے آ کر نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ اس نے دوبارہ نماز پڑھی اور واپس آ کر پھر آپ ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ جا کر دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ تین مرتبہ اسی طرح ہوا۔ آخر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کا واسطہ جس نے آپ ﷺ کی بعثت حق پر کی ہے میں کوئی اور اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکوں گا۔ اس لئے آپ مجھے (اچھے طریقہ کی) تعلیم دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوا کرو تو (پہلے) تکبیر کہو پھر قرآن مجید سے جو کچھ تم سے ہو سکے پڑھو۔ اس کے بعد رکوع کرو اور پوری طرح رکوع میں چلے جاؤ۔ پھر سر اٹھاؤ اور پوری طرح کھڑے ہو جاؤ۔ پھر جب سجدہ کرو تو پوری طرح سجدہ میں چلے جاؤ۔ پھر (سجدہ سے) سر اٹھا کر اچھی طرح بیٹھ جاؤ۔ دوبارہ بھی اسی طرح سجدہ کرو۔ یہی طریقہ نماز کی تمام (رکعتوں میں) اختیار کرو۔

باب ۵۱۴. الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ.

۵۱۴۔رکوع کی دعاء۔

(۷۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

۷۵۵۔ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے منصور کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابوالضحیٰ سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رکوع اور سجدہ میں فرمایا کرتے تھے۔ سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی. ❶

باب ۵۱۵. مَايَقُوْلُ الْاِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهٗ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ.

۵۱۵۔امام اور مقتدی رکوع سے سر اٹھانے پر کیا کہیں گے؟

(۷۵۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ يُكَبِّرُ وَاِذَ اقَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ

۷۵۶۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے سعید مقبری کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اللھم ربنا ولک الحمد بھی کہتے تھے۔ اسی طرح جب آپ رکوع کرتے اور سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے وقت بھی آپ اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

باب ۵۱۶. فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

۵۱۶۔اللھم ربنا ولک الحمد کی فضیلت۔

(۷۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

۷۵۷۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے سمی کے واسطہ سے خبر دی وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم (مقتدی) اللھم ربنا ولک الحمد کہو۔ کیونکہ جس کا یہ کہنا ملائکہ کے کہنے کے ساتھ ہوتا ہے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۷۵۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَاُقَرِّبَنَّ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ

۷۵۸۔ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ہشام کے واسطہ سے وہ یحییٰ سے وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ لو میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز کے قریب قریب نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشاء اور صبح کی آخری رکعتوں

---

❶ رکوع اور سجدہ میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے اس میں کسی کا بھی کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ اس حدیث کے پیش نظر کہ "رکوع میں اپنے رب کی تعظیم کرو اور بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے سجدہ میں دعاء کیا کرو کہ سجدہ کی دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے" بعض ائمہ نے سجدہ کی حالت میں دعاء جائز قرار دی ہے اور رکوع میں دعاء کو مکروہ کہا ہے۔ امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں دعاء کا ایک مخصوص ترین وقت حالت سجدہ کو بتایا گیا ہے اس میں رکوع میں دعا کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ رکوع اور سجدہ دونوں حالتوں میں دعا کرتے تھے۔ ابن امیر الحاج نے تمام دعائیں جماعت تک میں اس شرط پر جائز قرار دی ہیں کہ مقتدیوں پر اس سے کوئی گراں باری نہ ہو۔

الْعِشَآءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَايَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه' فَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ

میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔ سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد یعنی مؤمنین کے حق میں دعاء کرتے تھے اور کفار پر لعنت بھیجتے تھے۔ ❶

(۷۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ خَالِدِ ِالْحَذَّآءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِی الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ

۷۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے خالد حذاء کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوقلابہ سے وہ انس رضی اللہ عنہ' سے کہ آپ نے فرمایا کہ قنوت فجر اور مغرب میں پڑھی جاتی تھی۔

(۷۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى بْنِ خَلَّادِ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُّصَلِّیْ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَه' مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه' قَالَ رَجُلٌ وَّرَآءَه' رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ اَنَا قَالَ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلَ

۷۶۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطہ سے وہ نعیم بن عبداللہ مجمر کے واسطہ سے وہ علی بن یحیٰی بن خلاد زرقی کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ رفاعۃ بن رافع زرقی کے واسطہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے ایک شخص نے پیچھے سے کہا "ربنا ولک الحمد حمد اکثیر طیبا مبارکا فیه" آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ کس نے یہ کلمات کہے ہیں۔ کہنے والے نے جواب دیا کہ میں نے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کے لکھنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔

باب ۵۱۸۔ الطُّمَانِيْنَةِ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَه' مِنَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَه'.

۵۱۸۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت اطمینان وسکون۔

ابوحمیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے اس طرح کھڑے ہو گئے کہ ریڑھ کی تمام ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔

(۷۶۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَه' مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْنَسِیَ

۷۶۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ثابت کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ' ہمیں نبی کریم ﷺ کی نماز کا طریقہ بتاتے تھے۔ چنانچہ آپ نماز پڑھتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم سوچنے لگتے کہ شاید بھول گئے ہیں۔

(۷۶۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُه' وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَه' مِنَ الرُّكُوْعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ

۷۶۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ براء رضی اللہ عنہ' سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے رکوع سجدہ۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ) تقریباً برابر ہوتا تھا۔

❶ ان نمازوں میں جس قنوت کا ذکر ہے وہ "قنوت نازلہ" ہے حنفیہ کے یہاں بھی جن نمازوں میں قرأت قرآن بلند آواز سے کی جاتی ہے یعنی صبح مغرب اور عشاء میں، ان میں کسی پیش آمدہ مصیبت وغیرہ کے لئے دعاء اور مخالفوں کے لئے بددعاء کی جاسکتی ہے۔

(۷۶۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِيْنَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِیْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَقَامَ فَاَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَمْكَنَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَانْصَبَّ هُنَيَّةً قَالَ فَصَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ شَيْخِنَا هٰذَا اَبِیْ يَزِيْدَ وَكَانَ اَبُوْيَزِيْدَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ

۷۶۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ایوب کے واسطہ سے وہ ابوقلابہ سے کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمیں (نماز پڑھ کر) دکھاتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کس طرح نماز پڑھتے تھے۔ نماز کا وقت ہونا ضروری نہیں تھا۔ چنانچہ آپ (ایک مرتبہ) کھڑے ہوئے اور پوری طرح کھڑے رہے۔ پھر جب رکوع کیا اور پوری طمانیت کے ساتھ سر اٹھایا تب بھی تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہے بیان کیا کہ ہمارے شیخ ابویزید کی طرح انہوں نے نماز پڑھائی ابویزید جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے تو پہلے اچھی طرح بیٹھ لیتے پھر کھڑے ہوتے۔

باب ۵۱۹. يَهْوِیْ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ يَسْجُدُ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

۵۱۹۔ سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے ہوئے جھکے۔
نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھتے تھے (سجدہ کرتے وقت)

(۷۶۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَّاَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِیْ كُلِّ صَلٰوةٍ مِّنَ الْمَكْتُوْبَةِ وَغَيْرِهَا فِیْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ فَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ حِيْنَ يَهْوِیْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْجُلُوْسِ فِی الْاِثْنَتَيْنِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَقُوْلُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنِّیْ لَاَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ هٰذِهٖ لَصَلٰوتَهٗ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَا وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا

۷۶۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی انہیں ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث ہشام اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تمام نمازوں میں تکبیر کہا کرتے تھے۔ خواہ فرض ہوں یا نہ ہوں رمضان کا مہینہ ہو یا کوئی اور مہینہ ہو۔ چنانچہ آپ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اس کے بعد ربنا ولک الحمد. سجدہ سے پہلے پھر جب سجدہ کے لئے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے ہوئے۔ اسی طرح سجدہ سے سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے ہوئے۔ دو رکعتوں کے بعد جب کھڑے ہوتے تب بھی تکبیر کہتے۔ ہر رکعت میں آپ کا یہ معمول تھا۔ نماز کے فارغ ہونے تک۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرماتے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے میں تم میں سب سے زیادہ نبی کریم ﷺ کی نماز سے مشابہ ہوں۔ وصال تک آپ کی نماز اسی طرح تھی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سر مبارک (رکوع سے) اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ. ربنا ولک الحمد فرماتے تھے۔ لوگوں کے لئے دعائیں کرتے اور نام لے لے کر فرماتے۔ اے اللہ ولید بن ولید سلمہ بن ہشام عیاش بن ربیعہ اور تمام کمزور مسلمانوں کو (کفار سے) نجات دیجئے۔

وَلَکَ الْحَمْدُ یَدْعُوْ لِرِجَالٍ فَیُسَمِّیْھِمْ بِاَسْمَآئِھِمْ فَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ ھِشَامٍ وَّعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْھَا عَلَیْھِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ وَاَھْلُ الْمَشْرِقِ یَوْمَئِذٍ مِّنْ مُّضَرَ مُخَالِفُوْنَ لَهٗ

اے اللہ قبیلہ مضر کے لوگوں کو سختی کے ساتھ کچل دیجئے۔ ❶ اور ان پر ایسا قحط مسلط کیجئے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں آیا تھا۔ ان دنوں مصر عرب کے مشرق میں آپ کے مخالفین میں تھے۔

(۷۶۵) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ غَیْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَّقُوْلُ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَّرُبَّمَا قَالَ سُفْیٰنُ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَیْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَیْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰی بِنَا قَاعِدًا وَّقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْیٰنُ مَرَّةً صَلَّیْنَا قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَکَذَا جَآءَ بِهٖ مَعْمَرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ حَفِظَ الخ

۷۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہؒ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے باری باری زہری کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے زمین پر گر گئے۔ سفیان نے اکثر (بجائے عن فرس کے) من فرس کہا۔ (اس گرنے سے آپ ﷺ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا تھا اس لئے ہم آپ ﷺ کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے پھر نماز کا وقت ہو گیا۔ اور آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ہم بھی بیٹھ گئے تھے۔ سفیان نے ایک مرتبہ کہا کہ ہم نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ امام اس لئے ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے اس لئے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی کرو، جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو (سفیان نے اپنے شاگرد علی سے پوچھا کہ) کیا معمر نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی تھی (علی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا کہ جی ہاں۔ اس پر سفیان بولے کہ معمر کو حدیث یاد تھی۔

باب ۵۲۰. فَضْلِ السُّجُوْدِ.

۵۲۰۔ سجدہ کی فضیلت۔

(۷۶۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ ابْنُ الْمُسَیَّبِ وَعَطَآءُ بْنُ یَزِیْدَ اللَّیْثِیُّ اَنَّ اَبَاھُرَیْرَةَ اَخْبَرَھُمَا اَنَّ النَّاسَ قَالُوْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ھَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ ھَلْ تُمَارُوْنَ فِی الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ دُوْنَهٗ سَحَابٌ قَالُوْا لَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَھَلْ تُمَارُوْنَ فِی الشَّمْسِ

۷۶۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب اور عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ نے انہیں خبر دی کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے؟ آپ نے (جواب کے لئے) پوچھا۔ کیا تمہیں چودھویں کے چاند میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو، کوئی شبہ ہوتا ہے؟

❶ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نام لے کر کسی کے حق میں دعا یا بد دعا کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی حالانکہ اگر صرف کسی شخص کا نام نماز میں لے لیا جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے او ما سی کے حق میں اگر دعا کی جائے اور اس ضمن میں نام آئے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَاقَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّتَّبِعُ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوْهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ وَلَايَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَاَنَّهٗ لَايَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَآ اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَاللّٰهُ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُاللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَالسُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَكُلَّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِامْتَحَشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَّآءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلًا بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَآؤُهَا فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مَايَشَآءُ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ رَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ

لوگوں نے کہا کہ نہیں یارسول اللہ ﷺ! پھر آپ نے پوچھا۔ اور کیا تمہیں سورج میں جب کہ اس کے قرب کہیں بادل نہ ہو شبہ ہوتا ہے لوگ بولے کہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ رب العزت کو تم اسی طرح دیکھو گے۔ لوگ قیامت کے دن جمع کئے جائیں گی خداوند تعالیٰ فرمائے گا کہ جو جسے پوجتا تھا اسی کی اتباع کرے۔ چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے پیچھے ہولیں گے بہت سے چاند کے اور بہت سے بتوں کے یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں بھی منافقین ہوں گے جن کے پاس خداوند تعالیٰ آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں۔ منافقین کہیں گے کہ ہم ہمیں اپنے رب کے آنے تک کھڑے رہیں گے۔ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے چنانچہ اللہ عزوجل ان کے پاس (ایسی صورت میں جسے وہ پہچان لیں) آئیں گے اور فرمائیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں وہ بھی کہیں گے کہ آپ ہمارے رب ہیں پھر اللہ تعالیٰ انہیں بلائے گا۔ پل صراط جہنم کے اوپر بنا دیا جائے گا اور میں اپنی اُمت کے ساتھ اس سے گذرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا۔ اس روز سواء انبیاء کے کوئی بات بھی نہ کر سکے گا اور انبیاء بھی صرف یہ کہیں گے اے اللہ محفوظ رکھئے، اے اللہ محفوظ رکھئے اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکس ہوں گے۔ سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہاں (آپ نے فرمایا) تو وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ ان کے طول وعرض کو (سوا اللہ تعالیٰ) کے اور کوئی نہیں جانتا یہ آنکس لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے۔ بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک، بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں گی۔ پھر ان کی نجات ہوگی۔ جہنمیوں میں سے اللہ تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہیں گے تو ملائکہ کو حکم دیں گے کہ جو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے انہیں باہر نکالیں۔

چنانچہ وہ باہر نکلیں گے اور موحدوں کو سجدے کے آثار سے پہچانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدہ کے آثار کا جلانا حرام کردیا ہے چنانچہ یہ جب جہنم سے نکالے جائیں گے تو اثر سجدہ کے سوا ان کے تمام ہی حصوں کو آگ جلا چکی ہوگی جب جہنم سے باہر ہوں گے تو بالکل جل چکے ہوں گے اس لئے ان پر ماء حیات ڈالا جائے گا جس سے ان میں اس طرح تازگی آجائے گی جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ پر سیلاب تھمنے کے بعد سبزہ اُگ آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلہ سے فارغ ہوجائے گا

يَّسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَارَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّاتَسْأَلَ غَيْرَالَّذِيْ كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَااَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَاوَعِزَّتِكَ لَااَسْأَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَاشَآءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَيْحَكَ يَاابْنَ اٰدَمَ مَااَغْدَرَكَ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّاتَسْأَلَ غَيْرَالَّذِيْ اُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَاتَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ يَاْذَنُ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ وَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ اَحْفَظْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلَهٗ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ

لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان اب بھی باقی رہ جائے گا۔ یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی شخص ہوگا۔ اس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہے اس لئے کہے گا کہ اے رب! میرے چہرے کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیجئے۔ کیونکہ اس کی بو بڑی ہی تکلیف دہ ہے اور اس کی تیزی مجھے جلائے دیتی ہے۔ خداوند تعالیٰ پوچھے گا کیا اگر تمہاری یہ تمنا پوری کردی جائے تو تم دوبارہ کوئی نیا سوال تو نہیں کروگے؟ بندہ کہے گا نہیں تیرے غلبہ کی قسم! یہ شخص خداوند تعالیٰ سے ہر طرح عہد و میثاق کرے گا (کہ پھر کوئی دوسرا سوال نہیں کرے گا) اور خداوند تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دے گا۔ جب جنت کی طرف رخ ہوگیا اور اس کی شادابی نظروں کے سامنے آئی تو اللہ نے جتنی دیر چاہا چپ رہے گا لیکن پھر بول پڑے گا اے اللہ! مجھے جنت کے دروازہ کے قریب پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تم نے عہد و پیمان نہیں باندھے تھے کہ اس ایک سوال کے سوا اور کوئی سوال تم نہیں کروگے۔ بندہ کہے گا اے رب مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بد بخت نہ ہونا چاہئے۔ اللہ رب العزت فرمائے گا کہ پھر کیا ضمانت ہے کہ اگر تمہاری یہ تمنا پوری کردی گئی تو دوسرا کوئی سوال پھر نہیں کروگے۔ بندہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اب دوسرا کوئی سوال تجھ سے نہیں کروں گا چنانچہ اپنے رب سے ہر طرح عہد و پیمان باندھے گا اور جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ دروازہ پر پہنچ کر جب جنت کی پہنائی تازگی اور مسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا چپ رہے گا لیکن آخر بول پڑے گا کہ اے رب! مجھے جنت کے اندر پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا افسوس ابن آدم! کس قدر تو بے شکن ہو۔ کیا (ابھی) تم نے عہد و پیمان نہیں باندھے تھے کہ جو کچھ دے دیا گیا اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگوگے بندہ کہے گا اے رب! مجھے اپنی سب سے زیادہ بدنصیب مخلوق نہ بنائیے۔ خداوند قدوس ہنس پڑے گا اور اسے جنت میں بھی داخلہ کی اجازت عطا کردے گا اور پھر فرمائے گا مانگو کیا ہیں تمہاری تمنائیں؟ چنانچہ وہ اپنی تمنائیں (اللہ تعالیٰ کے سامنے) رکھے گا اور جب تمام تمنائیں ختم ہوجائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں چیز اور مانگو۔ فلاں چیز کا مزید سوال کرو۔ خود خداوند قدوس یاددہانی فرمائے گا اور جب تمام تمنائیں ختم ہوجائیں گی تو فرمائے گا کہ تمہیں یہ سب اور اتنی ہی اور دی گئیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ اور اس سے دس گناہ اور تمہیں دی گئیں اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی یہی بات صرف مجھے یاد ہے کہ تمہیں یہ تمام تمنائیں اور اتنی ہی اور دی گئیں۔ لیکن ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو یہ کہتے سنا تھا کہ یہ اور اس کی دس گنا تمہیں دی گئیں۔ ❶

باب ۵۲۱. يُبْدِىْ ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِىْ فِى السُّجُوْدِ

۵۲۱۔ سجدہ کی حالت میں دونوں بغلیں کھلی رکھنی چاہئیں اور (پیٹ کو) جدا رکھنا چاہئے۔

(۷۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ ابْنُ رَبِيْعَةَ نَحْوَهٗ

۷۶۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے بکر بن مضر نے جعفر بن ربیعہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن ہرمز سے وہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تو دونوں بازوؤں کو اس قدر پھیلا دیتے تھے کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر ابن ربیعہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۵۲۲. يَسْتَقْبِلُ بِاَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهٗ اَبُوْحُمَيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲۲۔ پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھنا چاہئے۔

اس بات کو ابو حمید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے بیان کیا ہے۔

باب ۵۲۳. اِذَا لَمْ يُتِمَّ سُجُوْدَهٗ

۵۲۳۔ جب سجدہ پوری طرح نہ کرے۔

(۷۶۸) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِىٌّ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا لَّايُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَاسُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَاصَلَّيْتَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِسُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۶۸۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مہدی نے واصل کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو وائل سے وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا جب نماز پوری کر چکا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی مجھے یاد آتا ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم مر گئے تو تمہاری موت محمد ﷺ کی سنت پر نہیں ہوگی۔

باب ۵۲۴. السُّجُوْدِ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ

۵۲۴۔ سات اعضاء پر سجدہ۔

(۷۶۹) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِوبْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَّلَا يَكُفُّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةِ

۷۶۹۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار کے واسطہ سے حدیث بیان کیا وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کا حکم دیا گیا تھا اس طرح کہ نہ بالوں کو آپ سمیٹتے تھے نہ کپڑں کو (وہ سات

❶ اس حدیث میں ہے کہ موحدوں کو آثار سجدہ سے پہچانا جائے گا۔ یہ مفصل حدیث صرف اسی ایک ٹکڑے کی وجہ سے سجدہ کی فضیلت بیان کرنے کے لئے لائی گئی ہے۔ پوری حدیث دوبارہ کتاب الرقاق میں جنت اور دوزخ کی صفت کے بیان میں آئے گی۔

وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ

(۷۷۰) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا نَكُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا

(۷۷۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآءِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ وَّهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْاَرْضِ

باب ۵۲۵. السُّجُوْدِ عَلَى الْاَنْفِ.

(۷۷۲) حَدَّثَنَا مُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰى اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ

باب ۵۲۶. السُّجُوْدِ عَلَى الْاَنْفِ فِي الطِّيْنِ

(۷۷۳) حَدَّثَنَا مُوْسٰى ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَآ اِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِيْ مَاسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَّمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهٗ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهٗ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ مِنْ

اعضاء یہ ہیں) پیشانی۔ دونوں ہاتھ۔ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

۷۷۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے عمرو کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمیں سات اعضاء پر اس طرح سجدہ کا حکم ہوا ہے کہ نہ بال سمیٹیں نہ کپڑے۔

۷۷۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسرائیل نے ابواسحٰق کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن یزید سے۔ کہا کہ ہم سے براء بن عازبؓ نے حدیث بیان کی۔ وہ جھوٹ ہرگز نہیں بول سکتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ سمع الله لمن حمده کہتے (یعنی رکوع سے سر اٹھاتے) تو اس وقت تک کوئی شخص بھی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا، جب تک آپ اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ دیتے (سجدہ کے لئے)۔

۵۲۵۔ ناک پر سجدہ۔

۷۷۲۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے بیان کی۔ ان سے وہیب نے عبداللہ بن طاؤس کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر، اس طرح کہ نہ کپڑے سمیٹیں نہ بال۔

۵۲۶۔ کیچڑ میں ناک پر سجدہ۔

۷۷۳۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ہم سے ہمام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوسلمہ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی کہ فلاں نخلستان میں کیوں نہ چلیں۔ کچھ باتیں کریں گے۔ چنانچہ آپ تشریف لے چلے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ شب قدر سے متعلق آپ نے اگر کچھ نبی کریم ﷺ سے سنا ہے تو اسے بیان کیجئے۔ انہوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھ گئے۔ لیکن جبرائیل علیہ السلام نے آ کر بتایا کہ آپ جس کی تلاش میں ہیں (شب قدر) وہ آگے ہے چنانچہ آپ نے دوسرے عشرے میں بھی

رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّىْ رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّىْ نَسِيْتُهَا وَإِنَّهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِىْ وِتْرٍ وَّإِنِّىْ رَأَيْتُ كَأَنِّىْ أَسْجُدُ فِىْ طِيْنٍ وَّمَآءٍ وَّكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيْدَ النَّخْلِ وَمَا نَرٰى فِى السَّمَآءِ شَيْئًا فَجَآءَتْ قَزَعَةٌ فَأُمْطِرْنَا فَصَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ وَالْمَآءِ عَلٰى جَبْهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهٖ تَصْدِيْقَ رُؤْيَاهُ

اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی، جبرائیل علیہ السلام دوبارہ آئے اور فرمایا کہ آپ جس کی تلاش میں ہیں وہ آگے ہے۔ پھر آپ نے بیسویں رمضان کی صبح کو خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا وہ دوبارہ کرلے۔ کیونکہ شب قدر مجھے معلوم ہوگئی ہے لیکن میں بھول گیا اور وہ آخری عشرہ کی طاق رات میں ہے اور میں نے خود کو کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا مسجد کی چھت کھجور کی شاخ کی تھی۔ مطلع بالکل صاف تھا کہ اتنے میں ایک بادل کا ٹکڑا آیا اور برسنے لگا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا اثر دیکھا۔ یہ آپ کے خواب کی تعبیر تھی۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا تیسرا پارہ ختم ہوا۔

چوتھا پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الصلوٰۃ

نماز کے مسائل

باب ۵۲۷ . عَقْدِ الثِّيَابِ وَ شَدِّهَا وَمَنْ ضَمَّ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ اِذَا خَافَ اَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهٗ.

(۷۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوْا اُزْرِهِمْ مِّنَ الصِّغْرِ عَلٰى رِقَابِهِمْ فَقِيْلَ لِلنِّسَآءِ لَاتَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا

۵۲۷۔ کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا اور جو شخص شرم گاہ کھل جانے کے خوف سے کپڑے کو لپیٹ لے۔

۷۷۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے ابوحازم کے واسطہ سے خبر دی۔ وہ سہل بن سعد سے کہ لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تہبند چھوٹے ہونے کی وجہ سے انہیں گردنوں سے باندھ کر نماز پڑھتے تھے۔ عورتوں سے کہہ دیا گیا تھا کہ جب تک مرد اچھی طرح بیٹھ نہ جائیں، وہ اپنے سروں کو (سجدہ سے) نہ اٹھائیں۔

باب ۵۲۸. لَا يَكُفُّ شَعْرًا

۵۲۸۔ بال نہ سمیٹنے چاہئیں۔

(۷۷۵) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ ثَنَا حَمَّادُبْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِوابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا يَكُفَّ شَعْرَهٗ وَلَا ثَوْبَهٗ

۷۷۵۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے عمرو بن دینار کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو حکم تھا کہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور بال اور کپڑے نہ سمیٹیں۔

باب ۵۲۹ . لَا يَكُفُّ ثَوْبَهٗ فِی الصَّلٰوةِ.

۵۲۹۔ نماز میں کپڑا نہ سمیٹنا چاہئے۔

(۷۷۶) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ لَّا اَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا

۷۷۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے عمرو کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے طاؤس نے، ان سے ابن عباس نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے کہ آپ نے فرمایا مجھے سات اعضاء پر اس طرح سجدہ کا حکم ہوا ہے کہ نہ بال سمیٹوں اور نہ کپڑا۔ (1)

باب ۵۳۰. التَّسْبِيْحِ وَالدُّعَآءِ فِی السُّجُوْدِ.

۵۳۰۔ سجدہ میں تسبیح اور دعاء۔

(۷۷۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ

۷۷۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہ کہ ہم سے یحییٰ نے سفیان کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے منصور نے مسلم کے واسطہ

---

(1) حدیث شریف میں ہے کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔ شریعت میں مطلوب یہ ہے کہ نماز پورے انہماک اور استغراق کے ساتھ پڑھی جائے۔ سر کے بال اگر اتنے بڑے ہیں کہ زمین پر سجدہ کے وقت پڑ جاتے ہیں یا نماز پڑھتے وقت اگر کپڑے کے گرد آلود ہو جانے کا خطرہ ہے تو کپڑے اور بالوں کو گرد و غبار سے بچانے کے لئے انہیں سمیٹنا نہ چاہئے کہ یہ نماز میں خشوع اور استغراق کے خلاف ہے۔ اگر دل عبادت میں اتنا منہمک اور مستغرق نہیں تو کم از کم ظاہر ہی ایسا رکھنا چاہئے اور خصوصاً سجدہ تو۔ یہ مخصوص ترین حالت ہے جب بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب ہو جاتا ہے یہ وہ وقت ہے کہ بندہ کو اپنے رب میں اس طرح گم ہو جانا چاہئے کہ اپنی بھی کوئی خبر نہ ہو۔

عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ

سے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے۔ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ اور رکوع میں اکثر یہ پڑھا کرتے تھے۔ سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی (اس دعا کو پڑھ کر) آپ قرآن کے حکم کی تعمیل کرتے تھے۔

باب ۵۳۱. اَلْمُكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

۵۳۱۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

(۷۷۸) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ مَالِكَ ابْنَ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ وَذَاكَ فِيْ غَيْرِ حِيْنِ صَلٰوةٍ فَقَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ هُنَيَّةً فَصَلّٰى صَلٰوةَ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ شَيْخِنَا هٰذَا قَالَ اَيُّوْبُ كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ اَرَهُمْ يَفْعَلُوْنَهٗ كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰى اَهَالِيْكُمْ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنَ كَذَا صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنَ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَ لْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ.

۷۷۸۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابوقلابہ نے کہا، مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے اپنے تلامذہ سے کہا کہ میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز کا طریقہ کیوں نہ سکھا دوں۔ یہ نماز کا وقت نہیں تھا، آپ کھڑے ہوئے، پھر رکوع کیا اور تکبیر کہی پھر سر اٹھایا اور تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا اور تھوڑی دیر کے لئے سجدہ سے سر اٹھایا اور پھر سجدہ کیا اور سجدہ سے تھوڑی دیر کے لئے اٹھایا۔ آپ نے ہمارے شیخ عمر بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی، ایوب نے بیان کیا کہ وہ نماز میں ایک ایسی چیز کیا کرتے تھے کہ دوسرے لوگوں کو اس طرح کرتے میں نے نہیں دیکھا۔ آپ تیسری یا چوتھی رکعت پر (سجدہ سے فارغ ہو کر کھڑے ہونے سے پہلے) بیٹھتے تھے۔ ❶ (مالک بن حویرث نے بیان کیا کہ) ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے یہاں قیام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت اور فلاں نماز فلاں وقت پڑھنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو ایک شخص اذان دے اور جو بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

(۷۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ سُجُوْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

۷۷۹۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابواحمد محمد بن عبداللہ زبیری نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مسعر نے حکم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ براء رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا سجدہ، رکوع اور دونوں

---

❶ مراد جلسۂ استراحت ہے جو پہلی اور تیسری رکعت کے خاتمہ پر سجدہ سے اٹھتے ہوئے تھوڑی دیر بیٹھ لینے کو کہتے ہیں۔ ایوب رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں اور آپ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسۂ استراحت ان کے زمانہ میں عام طور سے لوگ نہیں کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کی مراد صحابہ اور تابعین سے ہوگی۔ اس سے بڑی اور کون سی دلیل ہو سکتی ہے کہ ایک ایسا عمل جو اگر مشروع ہوتا تو عام طور پر صحابہ اور تابعین کا عمل ضرور اس پر ہوتا لیکن ایک جلیل القدر تابعی یہ نقل کرتے ہیں کہ اپنے دور میں انہوں نے اس پر عمل نہیں پایا۔ دین میں ایک قوی ترین دلیل توارث اور تفاصل سلف بھی ہے۔ جب جلسۂ استراحت جیسی صورت پر صحابہ اور تابعین کا عام طور سے عمل نہیں ہے تو ہم اس کی مشروعیت کو کس طرح تسلیم کر لیں۔ لیکن چونکہ بعض حضرات کا اسی پر عمل تھا اس لئے اسے شریعت کے خلاف بھی نہیں کہا جا سکتا۔

سَلَّمَ وَرُكُوْعُهٗ وَقُعُوْدُهٗ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ.

سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار تقریباً برابر ہوتی تھی۔

(۷۸۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنِّيْ لَا اٰلُوْ اَنْ اُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا قَالَ ثَابِتٌ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَّصْنَعُ شَيْئًا لَمْ اَرَكُمْ تَصْنَعُوْنَهٗ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ

۷۸۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے ثابت کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے جس طرح نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا تھا بالکل اسی طرح تم لوگوں کو نماز پڑھانے میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں چھوڑتا۔ ثابت نے بیان کیا کہ انس بن مالکؓ ایک ایسا عمل کرتے تھے جسے میں تمہیں کرتے نہیں دیکھتا۔ جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ بھول گئے ہیں اور اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے رہتے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ بھول گئے ہیں۔

باب ۵۳۲. لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُوْدِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا.

۵۳۲۔ سجدہ میں بازوؤں کو پھیلانہ دینا چاہئے۔

ابو حمید نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں بازوؤں کو نہ بالکل پھیلا دیتے اور نہ بالکل سمیٹ لیتے۔

(۷۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

۷۸۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے یہ روایت کر کے کہ آپ نے فرمایا کہ سجدہ میں اعتدال کو ملحوظ رکھو اور اپنے بازو کتوں کی طرح نہ پھیلا دیا کرو۔

باب ۵۳۳. مَنِ اسْتَوٰى قَاعِدًا فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ نَهَضَ.

۵۳۳۔ جو شخص نماز کی طاق رکعت (پہلی اور تیسری میں تھوڑی دیر بیٹھے اور پھر اٹھ جائے۔

(۷۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا.

۷۸۱۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ہشیم نے خبر دی۔ انہیں خالد حذاء نے خبر دی ابو قلابہ کے واسطہ سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن حویرث لیثی نے خبر دی کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ ﷺ جب طاق رکعت میں ہوتے تو (سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد) اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک تھوڑی دیر بیٹھ نہ لیتے۔

باب ۵۳۴. كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْاَرْضِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ.

۵۳۴۔ رکعت سے اٹھتے وقت زمین کا کس طرح سہارا لینا چاہئے۔

(۷۸۳) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ

۷۸۳۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ جَآءَ نَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلّٰى بِنَا فِىْ مَسْجِدِ نَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّىْ لَاُصَلِّىْ بِكُمْ وَمَا اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ لٰكِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّىْ قَالَ اَيُّوْبُ فَقُلْتُ لِاَبِىْ قِلَابَةَ وَكَيْفَ كَانَتْ صَلٰوتُه' قَالَ مِثْلَ صَلٰوةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِىْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ قَالَ اَيُّوْبُ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيْرَوَاِذَارَفَعَ رَاْسَه' عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَ رْضِ ثُمَّ قَامَ

نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابوقلابہ سے انہوں نے بیان کیا کہ مالک بن حویرث ہمارے یہاں تشریف لائے اور آپ نے ہماری اس مسجد میں نماز پڑھائی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نماز پڑھا رہا ہوں لیکن میرا منشاء کسی فرض کی ادائیگی نہیں ہے بلکہ میں صرف تمہیں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کس طرح نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایوب نے بیان کیا کہ میں نے ابوقلابہ سے پوچھا کہ وہ کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے شیخ عمرو بن سلمہ کی طرح۔ ایوب نے بیان کیا کہ شیخ تمام تکبیرات کہتے تھے، اور جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے تو تھوڑی دیر بیٹھتے اور زمین کا سہارا لے کر پھر اٹھتے۔ ❶

باب ۵۳۵. يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُكَبِّرُ فِىْ نَهْضَتِه.

۵۳۵۔ سجدوں سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ اٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

(۷۸۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى لَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَه' مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ وَحِيْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

۷۸۴۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن حارث نے کہا کہ ہمیں ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت سجدہ کرتے وقت پھر اٹھتے وقت اور دونوں رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت آپ نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

(۷۸۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ صَلٰوةً خَلْفَ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ كَبَّرَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِىْ فَقَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَوْ قَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِىْ هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۸۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے غیلان بن جریر نے مطرف کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اور عمران بن حصین نے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ آپ نے جب سجدہ کیا۔ سجدہ سے سر اٹھایا اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تو ہر مرتبہ تکبیر کہی۔ جب آپ نے سلام پھیر دیا تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ انہوں نے واقعی ہمیں محمد ﷺ کی طرح نماز پڑھائی یا یہ کہا کہ مجھے انہوں نے محمد ﷺ کی نماز یاد دلا دی۔

باب ۵۳۶. سُنَّةِ الْجُلُوْسِ فِى التَّشَهُّدِ وَكَانَتْ اُمُّ

۵۳۶۔ تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ۔

---

❶ تمام ذخیرۂ حدیث میں نبی کریم ﷺ سے کہیں ایک لفظ بھی اس سلسلے میں نہیں ملتا کہ رکعت پوری کر کے سجدہ سے اٹھتے وقت زمین کا سہارا لینا چاہئے بلکہ اس کے بالکل خلاف ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ابوداؤد میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا تھا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سجدہ سے اٹھتے وقت زمین کا سہارا لینے کے قائل ہیں لیکن حدیث ان کے مذہب کے بالکل خلاف ہے۔ البتہ آثار صحابہ میں ان کے مذہب کے لئے گنجائش نکل آتی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں اس طرح سہارا لینا مکروہ ہے۔

الدَّرْدَآءِ تَجلِسُ فِیْ صَلٰوتِہا جِلْسَۃَ الرَّجُلِ وَکَانَتْ فَقِیْھَۃً.

ام درداء رضی اللہ عنہا فقیہ تھیں اور نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں۔ ❶

(۷۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ کَانَ یَرٰی عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَتَرَبَّعُ فِی الصَّلٰوۃِ اِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُہٗ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ حَدِیْثُ السِّنِّ فَنَھَانِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّۃُ الصَّلٰوۃِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَکَ الْیُمْنٰی وَتَثْنِیَ الْیُسْرٰی فَقُلْتُ اِنَّکَ تَفْعَلُ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ رِجْلَایَ لَا تَحْمِلَانِیْ

۷۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطہ سے وہ عبدالرحمٰن بن قاسم کے واسطہ سے وہ عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو وہ ہمیشہ دیکھتے کہ آپ نماز میں چہار زانو بیٹھتے ہیں (انہوں نے بیان کیا کہ) میں ابھی نو عمر تھا میں نے بھی اسی طرح کرنا شروع کر دیا لیکن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے روکا اور فرمایا کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ (بیٹھنے میں) دایاں پاؤں کھڑا رکھو اور بایاں پاؤں پھیلا دو۔ میں نے کہا کہ آپ تو اسی (میری) طرح کرتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ میرے پاؤں میرا بار نہیں اٹھا پاتے۔

(۷۸۷) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ یَّزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ وَّیَزِیْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ اَنَّہٗ کَانَ جَالِسًا مَّعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْنَا صَلٰوۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْحُمَیْدِ السَّاعِدِیُّ اَنَا کُنْتُ اَحْفَظَکُمْ لِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُہٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ یَدَیْہِ مِنْ رُّکْبَتَیْہِ ثُمَّ ھَصَرَ ظَھْرَہٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ اسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَّکَانَہٗ وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْہِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِھِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْہِ الْقِبْلَۃَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی فَاِذَا جَلَسَ فِی

۷۸۷۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے خالد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے محمد بن عمر بن حلحلہ نے ان سے محمد بن عمر بن عطاء نے ح اور کہا کہ مجھ سے لیث نے یزید بن ابی حبیب اور یزید بن محمد کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ان سے محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا کہ وہ چند صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ذکر نبی کریم ﷺ کی نماز کا چلا تو ابوحمید ساعدی نے کہا کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی نماز (کی تفصیلات) تم سب سے زیادہ یاد ہیں۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک لے جاتے، جب رکوع کرتے تو گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پوری طرح تھام لیتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو اسطرح سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ تمام جوڑ درست ہو جاتے۔ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ (زمین پر) اس طرح رکھتے کہ نہ بالکل پھیلا ہوا ہوتا اور نہ سمٹا ہوا۔ پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھتے۔ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پر بیٹھتے اور دایاں کھڑا رکھتے اور جب آخری مرتبہ بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو آگے کر لیتے اور دائیں کو کھڑا کر دیتے۔ پھر مقعد پر بیٹھتے۔ لیث نے یزید بن ابی

❶ اس مسئلہ میں چاروں امام مختلف ہیں۔ حنفیہ کے یہاں وہی معروف و مشہور طریقہ ہے لیکن دوسرے ائمہ کے یہاں الگ الگ اس کے طریقے ہیں اور سب ثابت ہیں۔ صرف اختیار اور استحباب میں اختلاف ہے۔ حنفیہ کے یہاں عورت اور مرد کے بیٹھنے کے طریقے میں بھی اختلاف ہے۔ عورتوں کے لئے ''تورک'' مستحب ہے اور یہی ان کے لئے مناسب بھی ہے۔ ابو درداء کی ایک مرسل حدیث بھی اس سلسلے میں ہے جو حنفیہ کے مسلک کی تائید کرتی ہے۔

الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ وَيَزِيْدُ مِنْ مُحَمَّدِبْنِ حَلْحَلَةَ وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنِ ابْنِ عَطَآءٍ وَقَالَ اَبُوْ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَنْ يَحْيٰى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنَ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهُ كُلُّ فِقَارِهٖ

حبیب سے حدیث سنی اور یزید نے محمد بن حلحلہ سے اور ابن حلحلہ نے ابن عطاء سے اور ابو صالح نے لیث سے کل فقار مکانہ۔ نقل کیا ہے اور ابن المبارک نے یحییٰ بن ایوب کے واسطہ سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی کہ محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ان سے حدیث میں کل فقارہ بیان کیا۔ ❶

باب ۵۳۷. مَنْ لَّمْ يَرَا لتَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ وَاجِبًا لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ

۵۳۷۔ جن کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے۔ ❷ نبی کریم ﷺ (ایک مرتبہ) دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوگئے اور پھر (بیٹھنے کے لئے) لوٹے نہیں۔

(۷۸۸) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مَوْلٰى بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَقَالَ مَرَّةً مَوْلٰى رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ قَالَ وَهُوَمِنْ اَزْدِشَنُوْءَةَ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ وَّ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ

۷۸۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے بنی عبدالمطلب کے مولیٰ عبدالرحمٰن بن ہرمز نے حدیث بیان کی۔ ایک مرتبہ انہوں نے (بجائے عبدالمطلب کے مولیٰ کے) ربیعہ بن حارث کے مولیٰ کہا۔ کہ عبداللہ بن بحینہ نے فرمایا (ان کا تعلق قبیلہ از دشنوءہ سے تھا۔ آپ بنی عبد مناف کے حلیف اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے) کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی آپ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوگئے اور بیٹھے نہیں دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے پھر نماز کے آخری حصہ میں جب کہ لوگ آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کر رہے تھے، آپ نے بیٹھے ہی بیٹھے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

باب ۵۳۸. اَلتَّشَهُّدِ فِي الْاُوْلٰى

۵۳۸۔ قعدۂ اولیٰ میں تشہد۔

---

❶ یہ حدیث مختلف سندوں کے ساتھ مروی ہے لیکن سب میں مدار محمد بن عمرو بن عطاء ہیں لیکن انہوں نے خود ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ ان سے ایک دوسرے شخص نے حدیث بیان کی جن کا نام ان روایتوں میں نہیں ہے لیکن بعض دوسری روایتوں میں ان کے نام کی تصریح ہے۔

❷ مراد قعدۂ اولیٰ ہے اور واجب بمعنی فرض ہے یعنی جن کے نزدیک قعدۂ اولیٰ فرض نہیں ہے۔ کیونکہ اس عنوان کے تحت جو حدیث ہے اس میں ہے کہ قعدۂ اولیٰ آپ سے چھوٹ گیا تھا تو اس کی تلافی سجدۂ سہو سے فرمائی۔ اگر فرض ہوتا تو اس کی تلافی سجدۂ سہو سے ممکن نہیں تھی بلکہ نماز ہی فاسد ہو جاتی اور اگر قعدۂ اولیٰ صرف سنت ہوتا تو سجدۂ سہو کے ذریعہ تلافی کی ضرورت نہیں تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ واجب سے مراد فرض ہے اور خود قعدۂ اولیٰ نہ اتنا اہم ہے کہ اس کے چھوٹنے سے نماز فاسد ہو جائے اور نہ اتنا غیر اہم کہ اس کے لئے سجدۂ سہو بھی نہ کیا جائے بلکہ ان دونوں کے درمیان ہے اور اسی کو احناف ''واجب'' کہتے ہیں محدثین اور شوافع واجب لفظ اور اصطلاح میں اگرچہ نہیں مانتے لیکن اس کے عملی مظاہر مانے بغیر کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ اس کی ایک مثال یہی ہے۔ حنفیہ نے جب اس طرح کی چیز دیکھیں جو نہ فرض ہیں اور نہ سنت تو انہوں نے ''واجب'' کی ایک الگ اصطلاح اختراع کی۔

(۷۸۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا كَانَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

۷۸۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے بکر نے جعفر بن ربیعہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے اعرج نے ان سے عبداللہ بن مالک بن بحینہ نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ظہر پڑھائی۔ آپ کو چاہئے تھا بیٹھنا لیکن آپ کھڑے ہوگئے۔ پھر نماز کے آخر میں بیٹھے ہی بیٹھے دو سجدے کئے۔

باب ۵۳۹ . التَّشَهُّدِ فِي الْاٰخِرَةِ.

۵۳۹۔ آخری قعود میں تشہد۔

(۷۹۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّ فُلَانٍ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمُوْهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِّلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

۷۹۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے شقیق بن سلمہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے (ترجمہ) سلام ہو جبرائیل اور میکائیل پر۔ سلام ہو فلاں اور فلاں پر۔ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ ہماری طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا کہ خدا خود "سلام" ہے اس لئے جب کوئی نماز پڑھے تو یہ کہے۔ (ترجمہ) دوام سلامتی، تمام عبادات اور تمام بہترین تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ آپ پر سلام ہو، اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں (آپ پر نازل ہوتی رہیں) ہم پر سلام اور اللہ کے صالح بندوں پر سلام ❶ (جب تم یہ کہو گے تو آسمان اور زمین میں تمام نیک بندوں کو پہنچے گا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

باب ۵۴۰ . الدُّعَآءِ قَبْلَ السَّلَامِ

۵۴۰۔ سلام پھیرنے سے پہلے کی دعا۔

(۷۹۱) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ

۷۹۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہؓ نے خبر دی رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ قبر کے عذاب سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

---

❶ یہ قعدہ کی دعا ہے جسے تشہد کہتے ہیں۔ بندہ پہلے کہتا ہے کہ تحیات۔ صلوات اور طیبات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ یہ تین الفاظ عمل و قول کی تمام محاسن کو شامل ہیں یعنی تمام خیر اور بھلائی خداوند قدوس کے لئے ثابت ہے اور اسی کی طرف سے ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجا گیا اور اس میں خطاب کی ضمیر اختیار کی گئی کیونکہ صحابہ کو یہ دعا سکھائی گئی تھی اور آپ اس وقت موجود تھے اب جن الفاظ کے ساتھ ہمیں یہ دعا پہنچی ہے اسی طرح پڑھنی چاہئے۔

اس دعا کی ترتیب یہ ہے کہ جب بندہ نے باب ملکوت پر تحیات صلوات اور طیبات کی دستک دی اور حریم قدس سے داخلہ کی اجازت بھی مل گئی تو اس عظیم کامیابی پر بندہ کو یاد آیا کہ یہ سب کچھ نبی رحمت کی برکت اور آپ کی اتباع کے صدقہ میں ہوا ہے اس لئے والہانہ وہ نبی کو مخاطب کر کے سلام بھیجتا ہے کہ حبیب اپنے حرم میں موجود ہے۔ "السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" بخاریؒ کی یہی دعا حنفیہ کے یہاں مستحب ہے احادیث میں اس کے لئے دوسری دعائیں بھی آتی ہیں۔

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَآئِلٌ مَّااَکْثَرَ مَا تَسْتَعِیْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَاِذَا وَعَدَاَخْلَفَ وَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِاَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَسْتَعِیْذُ فِی صَلٰوتِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہوں سے اور قرض سے۔ کسی (یعنی ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے آنحضور ﷺ سے کہا کہ آپ تو قرض سے بہت ہی زیادہ پناہ مانگتے ہیں! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مقروض ہو جاتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کا پاس نہیں کر پاتا۔ زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے سنا۔

(۷۹۲) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَّزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ دُعَآءً اَدْعُوْا بِهٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلاَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

۷۹۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے یزید ابن ابی حبیب کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابوالخیر نے ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو۔ (ترجمہ) اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے۔ گناہوں کو آپ کے سوا دوسرا کوئی معاف کرنے والا نہیں مجھے اپنے پاس سے بھرپور مغفرت عطا فرمائیے اور مجھ پر رحم کیجئے کہ مغفرت کرنے اور رحم کرنے والے آپ ہی ہیں۔

باب ۵۴۱. مَایَتَخَیَّرُ مِنَ الدُّعَآءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَیْسَ بِوَاجِبٍ.

۵۴۱۔ تشہد کے بعد کسی بھی دعا کا اختیار ہے۔ یہ دعا فرض نہیں ہے۔

(۷۹۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کُنَّا اِذَا کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَالسَّلَامُ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّا لِحِیْنَ فَاِنَّکُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِکَ اَصَابَ کُلَّ عَبْدٍ فِی السَّمَآءِ اَوْ بَیْنَ السَّمَآءِ

۷۹۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحیٰی نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے شقیق نے عبداللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو ہم (قعود میں) یہ کہتے کہ اللہ پر سلام ہو اس کے بندوں کی طرف سے۔ فلاں اور فلاں پر سلام ہو۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ "اللہ پر سلام" کیونکہ سلام تو خود اللہ کا نام ہے۔ بلکہ یہ کہو (ترجمہ) دوام و بقا۔ تمام عبادات اور تمام بہترین تعریفیں اللہ کے لئے ہیں آپ پر اے نبی سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے صالح بندوں پر سلام ہو (کیونکہ جب تم یہ کہو گے تو آسمان پر خدا کے تمام بندوں کو پہنچے گا۔ یا (یہ کہا کہ) آسمان اور زمین

وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَ نْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْا.

کے درمیان (تمام بندوں پر پہنچے گا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس کے بعد دعا کا اختیار ہے جو اسے پسند ہو اس کی دعا کرے۔ ❶

باب ۵۴۲ .مَنْ لَّمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهٗ وَاَنْفَهٗ حَتّٰى صَلّٰى قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَاَيْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَحْتَجُّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ لَّا يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ فِى الصَّلٰوةِ

۵۴۲۔ جس نے اپنی پیشانی اور ناک (سے مٹی) نماز پوری کرنے تک نہیں صاف کی۔

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ میں نے حمیدی کو اس حدیث سے استدلال کرتے سنا کہ "نماز میں پیشانی نہ صاف کرے"

(۷۹۴) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ ݩالْخُدْرِيَّ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَسْجُدُ فِى الْمَآءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَالطِّيْنِ فِىْ جَبْهَتِهٖ

۷۹۴۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوسعید خدری سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ مٹی کا اثر آپ ﷺ کی پیشانی پر صاف ظاہر تھا۔

باب ۵۴۳. اَلتَّسْلِيْمِ

۵۴۳۔ سلام پھیرنا۔

(۷۹۵) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَآءُ حِيْنَ يَقْضِىْ تَسْلِيْمَهٗ وَمَكَثَ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ مُكْثَهٗ لِكَىْ تَنْفُذَ النِّسَآءُ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ

۷۹۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہری نے ہند بنت حارث کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ ام سلمہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو سلام کے ختم ہوتے ہی عورتیں کھڑی ہو جاتیں (باہر آنے کے لئے) پھر آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہرتے تھے۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا، واللہ اعلم! میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ کے ٹھہرنے کی وجہ یہ تھی کہ مردوں کے پاؤں اٹھنے سے پہلے عورتیں جا چکیں۔

باب ۵۴۴ .يُسَلِّمُ حِيْنَ يُسَلِّمُ الْاِ مَامُ وَكَانَ بْنُ عُمَرَ يَسْتَحِبُّ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَنْ يُّسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهٗ

۵۴۴۔ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی کو بھی سلام پھیرنا چاہئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مقتدی اس وقت سلام پھیرے جب امام سلام پھیر لے۔

(۷۹۶) حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَّحْمُوْدِ هُوَابْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِيْنَ

۷۹۶۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں معمر نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انہیں محمود بن ربیع نے انہیں عتبان بن مالک نے آپ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی

❶ دعا کی مختلف اقسام ہیں جتنی دعائیں نبی کریم ﷺ سے منقول ہیں ان میں سے جو چاہے کرسکتا ہے البتہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ ایسی دعا کرے جو ہر طرح کی خیر و فلاح کی جامع ہو۔

سَلَّمَ

پھیرا۔

باب ۵۴۵. مَنْ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ عَلَى الْاِمَامِ وَاكْتَفٰى بِتَسْلِيمِ الصَّلٰوةِ

۵۴۵۔ جو امام کی طرف سلام پھیرنے کو نہیں کہتے اور صرف نماز کے سلام پر اکتفا کرتے ہیں۔ ❶

(۷۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَزَعَمَ اَنَّهٗ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِيْ دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ ثُمَّ اَحَدَ بَنِيْ سَالِمٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بَنِيْ سَالِمٍ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاِنَّ السُّيُوْلَ تَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ فَلَوَدِدْتُّ اَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا فَقَالَ اَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَّعَهٗ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ اَحَبَّ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ.

۷۹۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں معمر نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی۔ وہ کہتے تھے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ یاد ہیں اور آپ کا میرے گھر کے ڈول سے کلی کرنا بھی یاد ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عتبان مالک انصاری سے یہ حدیث سنی۔ پھر بنی سالم کے ایک شخص سے اس کی مزید تصدیق ہوئی۔ عتبانؓ نے کہا کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری آنکھ خراب ہوگئی ہے اور (برسات میں) پانی سے بھرے ہوئے نالے میرے اور قوم کی مسجد کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں۔ میری یہ خواہش ہے کہ آپ غریب خانہ پر تشریف لا کر کسی ایک جگہ نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اسے اپنے نماز پڑھنے کے لئے منتخب کر لوں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں تمہاری خواہش پوری کروں گا صبح کو جب دن چڑھ گیا تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ ابوبکرؓ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے (اندر آنے کی) اجازت چاہی اور میں نے دی۔ آپ بیٹھے نہیں بلکہ پوچھا کہ گھر کے کس حصہ میں نماز پڑھوانا پسند کرو گے۔ ایک جگہ کی طرف جسے میں نے نماز پڑھنے کے لئے انتخاب کیا تھا۔ اشارہ کیا۔ آپ (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی پھیرا۔

باب ۵۴۶. الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

۵۴۶۔ نماز کے بعد ذکر۔

(۷۹۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَّوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ

۷۹۸۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ ہمیں عمرو نے خبر دی۔ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابومعبد نے انہیں خبر دی اور انہیں

❶ جمہور فقہاء کے نزدیک نماز میں دو سلام ہیں۔ لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے صرف ایک سلام کافی ہے اور نماز بجماعت ہو رہی ہو تو دو سلام ہونے چاہئیں۔ امام کے لئے بھی اور مقتدی کے لئے بھی۔ لیکن اگر مقتدی امام کے بالکل پیچھے ہے یعنی نہ دائیں جانب نہ بائیں جانب تو اسے تین سلام پھیرنے پڑھیں گے۔ ایک دائیں طرف کے مصلیوں کے لئے دوسرا بائیں طرف والوں کے لئے اور تیسرا امام کے لئے۔ گویا اس سلام میں بھی انہوں نے ملاقات کے سلام کے آداب کا لحاظ رکھا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جمہور کے مسلک کی ترجمانی کر رہے ہیں۔

عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ

ابن عباس نے خبر دی تھی کہ بلند آواز سے ذکر۔ فرض نماز سے فارغ ہونے پر نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں رائج تھا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ذکر سن کر لوگوں کی نماز سے فراغت کو سمجھ جاتا تھا۔

(۷۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَآءَ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ كَانَ اَبُوْ مَعْبَدٍ اَصْدَقَ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيٌّ وَّ اِسْمُهٗ نَافِذٌ

۷۹۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابو سعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی نماز ختم ہونے کو تکبیر کی وجہ سے سمجھ جاتا تھا۔ ❶ علی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو کے واسطہ سے بیان کیا کہ ابو معبد ابن عباس کے موالی میں سب سے زیادہ قابل اعتماد تھے علی نے بتایا کہ ان کا نام نافذ تھا۔

(۸۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ جَآءَ الْفُقَرَآءُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْاَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِّنْ اَمْوَالٍ يَحُجُّوْنَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِمَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ اَدْرَكْتُمْ مَّنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ اَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ اَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَا نِيْهِمْ اِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهٗ تُسَبِّحُوْنَ وَ تَحْمَدُوْنَ وَ تُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلٰثِيْنَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِيْنَ وَ نَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّ ثَلٰثِيْنَ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ تَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلُّهُنَّ

۸۰۰۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے معتمر نے عبیداللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے سمی نے ان سے ابو صالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فقراء نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ امیر و رئیس لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت کو حاصل کر لیں گے۔ جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے روزے ہم رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں لیکن مال و دولت کی وجہ سے انہیں ہم پر فضیلت حاصل ہے کہ اس کی وجہ سے وہ حج کرتے ہیں۔ عمرہ کرتے ہیں۔ جہاد کرتے ہیں، اور صدقے دیتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ لو میں تمہیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں کہ اگر تم نے اس پر مداومت کی تو جو لوگ تم سے آگے بڑھ چکے ہیں انہیں تم پا لو گے اور تمہارے مرتبہ تک پھر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور تم سب سے اچھے ہو جاؤ گے سوا ان کے جو یہی عمل شروع کر دیں۔ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) تحمید (الحمد للہ) تکبیر (اللہ اکبر) کہا کرو۔ پھر ہم میں اختلاف ہو گیا کسی نے کہا کہ ہم تسبیح تینتیس مرتبہ۔ تحمید تینتیس مرتبہ اور تکبیر چونتیس مرتبہ کہیں گے۔ میں نے اس پر آپ ﷺ سے دوبارہ

---

❶ مختلف اوقات میں ذکر نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے اور نماز کے اختتام پر سنتوں سے پہلے بھی بہت سے اذکار ثابت ہیں۔ ان کی تفصیل احادیث میں ملتی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہاں ان اذکار کو بیان کرنا چاہتے ہیں جو نماز کے اختتام پر سنت سے پہلے کیا کرتے تھے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے اختتام پر تکبیر یا ذکر بلند آواز سے کرتے تھے لیکن جمہور امت کا مسلک یہ ہے کہ انہیں بلند آواز سے نہ کرنا بہتر ہے۔ دوسری احادیث جمہور امت کے مسلک کی تائید کرتی ہیں اور اسی لئے ان احادیث کی بابت توجیہات بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً یہی کہ تکبیرات انتقالات جو نماز پڑھتے ہوئے ہوتی تھیں۔ ان کا سلسلہ جب ختم ہو جاتا تو میں سمجھتا تھا کہ نماز ختم ہو گئی وغیرہ۔

ثَلاثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ

رجوع کیا تو آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر کہو۔ تا آنکہ ہر ایک ان میں سے تینتیس مرتبہ ہو جائے۔

(۸۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَارِدٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ اَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ فِيْ كِتَابٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهٰذَا وَ قَالَ الْحَسَنُ جَدٌّ غِنًى وَّ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمَرَةَ عَنْ وَرَّادٍ بِهٰذَا

۸۰۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عبدالملک بن عمیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے مغیرہ بن شعبہ کے کاتب دراد نے۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھوایا۔ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد فرماتے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے، اور تمام تعریف اسی کے لئے ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جسے تو دیتا ہے اس سے روکنے والا کوئی نہیں۔ جسے تو نہ دے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی دولت و مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں گی۔ شعبہ نے بھی عبدالملک کے واسطہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ حسن نے فرمایا کہ (حدیث میں لفظ) جد کے معنی مالداری کے ہیں اور حکم، قاسم بن مخیمرہ کے واسطہ سے وہ وراد کے واسطہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب ۵۴۷. يَسْتَقْبِلُ الْاِمَامُ النَّاسَ اِذَا سَلَّمَ.

۵۴۷۔ سلام پھیرنے کے بعد امام، مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو۔ [1]

(۸۰۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ

۸۰۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو رجاء نے سمرہ بن جندب کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوتے تھے۔

(۸۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِنِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى اَثَرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

۸۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے صالح بن کیسان نے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ان سے زید بن خالد جہنی نے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی۔ رات کو بارش ہو چکی تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہیں معلوم ہے تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں (آپ ﷺ نے فرمایا کہ)

---

[1] مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اگر امام اپنے گھر جانا چاہتا ہے تو گھر چلا جائے لیکن اگر مسجد میں بیٹھنا چاہتا ہے تو سنت یہ ہے کہ دوسرے موجودہ لوگوں کی طرف رخ کر کے بیٹھے۔ عام طور سے آنحضور ﷺ اس وقت دین کی باتیں صحابہ کو بتاتے تھے جیسا کہ اس باب کے تحت مذکورہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ آج کل دائیں یا بائیں طرف رخ کر کے بیٹھنے کا عام طور پر رواج ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ نہ یہ سنت ہے اور نہ مستحب۔ جائز ضرور ہے۔ اگر امام دائیں جانب جانا چاہتا ہے تو اسی طرف کو مڑ کر چلا جائے اور اگر بائیں طرف جانا چاہتا ہے تو بائیں طرف مڑ جائے۔

اعْلَمُ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَ کَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِکَ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَا فِرٌ بِالْکَوَاکِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَ کَذَا فَذٰلِکَ کَافِرٌ بِیْ وَ مُؤْمِنٌ بِالْکَوَاکِبِ

تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لانے والے ہوئے اور کچھ میرے منکر۔ جس نے کہا کہ بارش اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر ہوتی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لاتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے۔ لیکن جس نے کہا کہ بارش فلاں اور فلاں نچھتر کی وجہ سے ہوئی ہے تو وہ میرا منکر ہے اور ستاروں پر ایمان لاتا ہے۔ ❶

(۸۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِیْرٍ سَمِعَ یَزِیْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ ذَاتَ لَیْلَةٍ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَلَمَّا صَلّٰی اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْصَلُّوْا وَرَقَدُوْاوَ اِنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوا فِیْ صَلٰوۃٍ مَا انْتَظَرْ تُمُ الصَّلٰوۃَ

۸۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے یزید بن ہارون سے سنا۔ انہیں حمید نے خبر دی اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز میں تاخیر فرمائی تقریباً آدھی رات تک۔ پھر باہر تشریف لائے۔ نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہوں گے لیکن تم لوگ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے وہ سب نماز ہی میں شمار ہوا۔

باب ۵۴۸. مَکْثِ الْاِمَامِ فِیْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلَامِ

۵۴۸۔ سلام پھیرنے کے بعد امام کا مصلے پر ٹھہرنا۔

وَقَالَ لَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یُصَلِّیْ فِیْ مَکَانِهِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ الْفَرِیْضَةَ وَفَعَلَهٗ الْقَاسِمُ وَیُذْ کَرُعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهٗ لَا یَتَطَوَّعُ الْاِ مَامُ فِیْ مَکَانِهٖ وَلَمْ یَصِحَّ

ہم سے آدم نے کہا کہ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے۔ فرمایا کہ ابن عمرؓ (نفل) اسی جگہ پڑھتے تھے جس جگہ فرض پڑھتے۔ قاسم بن محمد بن ابی بکر نے بھی اسی طرح کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ امام اپنی (فرض پڑھنے کی) جگہ پر نفل نہ پڑھے۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ ❷

(۸۰۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَلَّمَ یَمْکُثُ فِیْ مَکَانِهٖ

۸۰۵۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہری نے ہند بنت حارث کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ جب سلام پھیرتے تو کچھ دیر اپنی

---

❶ عرب ستاروں پر یقین رکھتے ہیں اور ان کا یہ عقیدہ بن گیا تھا کہ فلاں ستارہ بارش برساتا ہے اور فلاں قحط سالی لاتا ہے اسلام اس کا انکار کرتا ہے ستاروں کے طبعی آثار گرمی اور سردی ضرور ہیں لیکن سعادت اور نحوست میں اس کی کوئی تاثیر نہیں۔ یہ بات عقل و تجربہ کے بھی خلاف ہے۔ البتہ جس طرح موسم برسات میں بارش ہوتی ہے اور عام طور سے لوگ بعض شواہد سے یہ سمجھ جاتے ہیں کہ اب بارش ہوگی۔ اسی طرح بعض ستاروں کے طلوع سے بھی بارش کا اندزہ لگایا جاسکتا ہے لیکن دوسرے موسمی آثار کی طرح یہ بھی کوئی قابل یقین چیز نہیں ہے! ❷ آنحضور ﷺ کا اس سلسلہ میں عام طریقہ یہ تھا کہ فرائض کے بعد جب نماز کے لئے آئی ہوئی عورتیں مسجد کے دروازے سے باہر جا چکی ہوتیں تو آپ...... مسجد میں ٹھہرے بغیر گھر تشریف لاتے اور سنتیں یہیں پڑھتے تھے۔ اس باب میں مصنف علیہ الرحمۃ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جہاں فرض پڑھی گئی وہیں پر نفل بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ حنفیہ کے یہاں مستحب یہ ہے کہ فرض پڑھنے کی جگہ سے ہٹ کر نفل پڑھی جائے حنفیہ کے مسلک کی تائید میں بکثرت احادیث موجود ہیں مثلاً مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں حکم تھا کہ ایک نماز کے بعد فوراً دوسری نماز نہ شروع کردیں۔ یا بات چیت کرلیا کریں ورنہ وہاں سے ہٹ کر پڑھیں۔ اس لئے سنت یہ ہے کہ دو نماوں میں فصل ہو خواہ بات چیت کے ذریعہ یا جگہ تبدیل کر کے۔

يَسِيْرًا قَالَ بْنُ شِهَابٍ فَنُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَّنْصَرِفُ مِنَ النِّسَآءِ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ ابْنُ رَبِيْعَةَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ اِلَيْهِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا قَالَتْ كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوْتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَنْصَرِفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَتْنِيْ هِنْدُ نِ الْفِرَاسِيَّةُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدُ نِ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ الْحَارِثِ الْقُرَشِيَّةَ اَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدُ نِ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدِ نِ الْفِرَاسِيَّةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ ابْنُ شِهَابٍ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جگہ پر بیٹھے رہتے۔ ابن شہاب نے کہا واللہ اعلم۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ طرز عمل آپ اس لئے اختیار کرتے تھے تاکہ عورتیں پہلے چلی جائیں۔ ابن مریم نے کہا کہ ہمیں نافع بن یزید نے خبر دی کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں لکھا کہ مجھ سے ہند بنت حارث فراسیہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہند ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تلمیذ تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ سلام پھیرتے تو عورتیں جانے لگتیں اور نبی کریم ﷺ کے اٹھنے سے پہلے اپنے گھروں میں داخل ہو چکی ہوتیں۔ اور ابن وہب نے یونس کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے اور انہیں ہند بنت حارث فراسیہ نے خبر دی، اور عثمان بن عمر نے بیان کیا کہ ہمیں یونس نے زہری کے واسطہ سے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے ہند قریشہ نے حدیث بیان کی۔ زبیدی نے کہا کہ مجھے زہری نے خبر دی کہ ہند بنت حارث قرشیہ نے انہیں خبر دی۔ آپ بنو زہرہ کے حلیف معبد بن مقداد کی بیوی تھیں، اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھیں اور شعیب نے زہری کے واسطہ سے کہا کہ مجھ سے ہند قرشیہ نے حدیث بیان کی اور ابن ابی عتیق نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ہند فراسیہ نے بیان کیا۔ لیث نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے قریش کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے روایت کر کے بیان کیا۔ ❶

باب ۵۴۹. مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَتَهُ فَتَخَطَّاهُمْ

۵۴۹۔ جس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور پھر کوئی ضرورت یاد آئی تو صفوں کو چیرتا ہوا باہر آ گیا۔

(۸۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَامَ مُسْرِعًا

۸۰۶۔ ہم سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس نے عمر بن سعدی کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے خبر دی۔ ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے مدینہ میں نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں ایک مرتبہ عصر کی نماز پڑھی۔

---

❶ امام بخاری رحمۃ اللہ کا مقصد سند کے ان مختلف طریقوں کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ ہند کا نسب بیان کرنے میں راویوں کا اختلاف ہے۔ بعض رواۃ قریش کی طرف نسب کر کے قرشیہ کہتے ہیں اور بعض بنی فراس کی طرف منسوب کر کے فراسیہ کہتے ہیں۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں میں تطبیق لینے کے لئے ایک طویل محاکمہ کیا ہے۔ فتح الباری جلد ۲ ص ۲۲۸۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ممکن ہے نسباً وہ بنو فراس سے ہوں اور قریش سے بھی موالاۃ کا تعلق ہو یا اس کے برعکس ہو۔

فَتَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ اِلٰی بَعْضِ حُجَرِ نِسَآئِہٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِہٖ فَخَرَجَ اِلَیْھِمْ فَرَاٰی اَنَّھُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِہٖ قَالَ ذَکَرْتُ شَیْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَکَرِھْتُ اَنْ یَّحْبِسَنِیْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِہٖ

سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ جلدی سے کھڑے ہوئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے آپ کسی زوجہ مطہرہ کے گھر کے حجرہ کی طرف گئے۔لوگ آپ ﷺ کی اس تیزی کی وجہ سے گھبرا گئے تھے چنانچہ آپ جب باہر تشریف لائے اور سرعت کی وجہ سے لوگوں کی حیرت کو محسوس کیا تو فرمایا کہ ہمارے پاس ایک سونے کا ڈلا (تقسیم کرنے سے) بچ گیا تھا اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ اللہ کی طرف توجہ سے وہ مانع ہے چنانچہ میں نے اس کی تقسیم کا حکم دے دیا ہے۔

باب ۵۵۰. اَلْاِنْفِتَالِ وَالْاِنْحِرَافِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشِّمَالِ وَکَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ یَّنْفِتِلُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ وَیَعِیْبُ عَلٰی مَنْ یَّتَوَخّٰی اَوْ مَنْ تَعَمَّدَ الْاِنْفِتَالَ عَنْ یَّمِیْنِہٖ

۵۵۰۔دائیں طرف اور بائیں طرف (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) جانا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ' دائیں اور بائیں دونوں طرف مڑتے تھے۔ اگر کوئی دائیں طرف قصداً مڑتا تھا تو اسے پسند نہیں کرتے تھے۔ ❶

(۸۰۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ لَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ لِلشَّیْطَانِ شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ یَرٰی اَنَّ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ یَّمِیْنِہٖ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرًا یَّنْصَرِفُ عَنْ یَّسَارِہٖ

۸۰۷۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے شعبہ نے سلیمان کے واسطہ سے حدث بیان کی ان سے عمارہ بن عمیر نے ان سے اسود نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھی شیطان کو نہ دے اس طرح کہ داہنی طرف سے اپنے لئے لوٹنا ضروری سمجھ لے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو اکثر بائیں طرف لوٹتے دیکھا۔

باب ۵۵۱. مَاجَآءَ فِی الثُّوْمِ النِّیِّ وَالْبَصَلِ وَالْکُرَّاثِ وَقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ الثُّوْمَ اَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوْعِ اَوْغَیْرِہٖ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

۵۵۱۔لہسن،پیاز اور گندنے کے متعلق روایات۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے لہسن یا پیاز بھوک یا اس کے علاوہ کسی وجہ سے کھائی ہو تو اسے مسجد میں نہ آنا چاہئے۔

(۸۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَةِ یُرِیْدُ الثُّوْمَ فَلَا یَغْشَانَا فِیْ مَسْجِدِنَا قُلْتُ مَا یَعْنِیْ بِہٖ قَالَ مَااَرَاہُ یَعْنِیْ اِلَّا نِیَّہٗ وَقَالَ مُخْلَدُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ

۸۰۸۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درخت کھائے (آپ ﷺ کی مراد لہسن سے تھی) تو اسے ہماری مسجد میں نہ آنا چاہئے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کی مراد اس سے کیا تھی انہوں نے جواب دیا کہ آپ کی مراد صرف کچے لہسن سے تھی۔

---

❶ اس سے مراد یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد گھر جانے کے لئے جدھر سے ہوسکتا ہو جاسکتا ہے اس کے لئے داہنے اور بائیں کی کوئی قید نہیں۔ازواج مطہرات کے حجرے چونکہ بائیں طرف تھے اس لئے نبی کریم ﷺ اکثر بائیں طرف نماز سے فارغ ہونے کے بعد جاتے تھے۔آپ ﷺ کو اسی میں سہولت تھی اس لئے اس عمل سے استحباب یا سنیت ثابت نہیں ہوسکتی۔

جُرَيْجٍ اِلَّا نَتْنَه'

مخلد بن یزید نے ابن جریج کے واسطہ سے (الا نیہ کے بجائے) الانتنہ نقل کیا ہے (یعنی آپ ﷺ کی مراد صرف لہسن کی بدبو سے تھی)۔ ❶

(۸۰۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

۸۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبیداللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر کہا تھا کہ جو شخص اس درخت یعنی لسن کو کھائے ہوئے ہو اسے ہماری مسجد میں نہ آنا چاہئے۔

(۸۱۰) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَسَاَلَ فَاُخْبِرَ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ كَانَ مَعَه' فَلَمَّا رَاٰهُ كَرِهَ اَكْلَهَا فَقَالَ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ وَهْبٍ اُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِيْ طَبَقًا فِيْهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَاَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا اَدْرِيْ هُوَ

۸۱۰۔ ہم سے سعید ابن عفیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن وہب نے یونس کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے کہ عطاء جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے ہوئے ہو تو اسے ہم سے دور رہنا چاہئے یا (یہ کہا کہ) ہماری مسجد سے دور رہنا چاہئے اور گھر ہی میں رہنا چاہئے۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک ہانڈی لائی گئی جس میں مختلف قسم کی ترکاریاں تھیں۔ آپ ﷺ نے اس میں بو محسوس کی اور اس کے متعلق دریافت کیا۔ اس سالن میں جتنی ترکاریاں ڈالی گئی تھیں وہ آپ ﷺ کو بتا دی گئیں۔ بعض صحابہ موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی طرف یہ سالن بڑھا دو۔ آپ ﷺ نے اسے کھانا پسند نہیں فرمایا اور فرمایا کہ تم لوگ کھاؤ۔ میری جن سے سرگوشی رہتی ہے تمہاری نہیں رہتی ❷ احمد بن صالح نے ابن وہب کے واسطہ سے نقل کیا ہے۔ کہ یعنی آپ ﷺ کی

❶ کسی بھی بدبودار چیز کو مسجد میں لے جانا یا اس کے استعمال کے بعد مسجد میں جانا مکروہ ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ لوگ اس کی بدبو سے تکلیف اور اذیت محسوس کریں گے اور پھر مسجد ایک پاک اور مقدس جگہ ہے جہاں خدا کا ذکر ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے کسی بھی شخص سے اگر لوگ بدبو محسوس کرنے لگیں تو مسجد سے اسے باہر کر دینا جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدبودار چیز استعمال کر کے مسجد میں جانے کی کراہت بہت زیادہ ہے لہسن وغیرہ کا استعمال حلال ہے لیکن نماز اور ذکر کے اوقات میں مکروہ ہے اور اگر انہیں اس طرح استعمال کیا جائے کہ ان کی بدبو جاتی رہے تو ان کے استعمال کے بعد ذکر کرنا نماز پڑھنا یا مسجد میں جانا مکروہ نہیں ہے۔ کیونکہ کراہت کی جو اصل وجہ تھی وہ ختم ہو گئی۔ اسلام میں عبادت اور ذکر اللہ کے لئے بہت زیادہ طہارت اور پاکیزگی کا خیال رکھا گیا ہے اور ان مواقع پر اس کا اہتمام زیادہ سے زیادہ ہونا چاہئے کہ آدمی ہر حیثیت سے طاہر اور پاک ہو۔ حدیث میں ہے کہ صبح اٹھنے کے بعد منہ اچھی طرح صاف کر لیا کرو کیونکہ ذکر اللہ کے ایک ایک کلمہ کو ملائکہ اپنے پیٹ میں رکھ لیتے ہیں۔ اس سے ذکر اللہ کی عظمت اور اس کی تقدیس کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ❷ مراد ملائکہ سے ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں اسی طرح کا ایک سالن پیش کیا گیا۔ جب آپ نے بدبو محسوس کی تو کھانے سے انکار کیا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ نہ کھانے کی وجہ کیا ہے تو فرمایا کہ اللہ کے ملائکہ سے مجھے شرم آتی ہے اور یہ حرام نہیں ہے۔ ابن حزم نے بدبودار ترکاریوں کا کھانا بغیر بدبو کے ازالہ کے حرام لکھا ہے کیونکہ یہ جماعت سے مانع ہیں اور جماعت ان کے نزدیک فرض عین ہے لیکن ظاہر ہے کہ ان واضح احادیث کی موجودگی میں آپ ﷺ نے خود فرمایا کہ یہ حرام نہیں ہیں اور آپ کے دور میں عام طور سے یہ ترکاریاں کھائی جاتی رہیں ان کی حرمت کو کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

مِنْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ اَوْفِي الْحَدِيْثِ

خدمت میں لائی گئی تھی۔ ابن وہب نے کہا کہ سینی میں ترکاریاں تھیں۔ لیث اور ابوصفوان نے یونس سے روایت میں ہانڈی کا قصہ نہیں بیان کیا ہے۔ اب میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ ٹکڑا خود زہری کا قول ہے یا حدیث میں داخل ہے۔

(۸۱۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ سَالَ رَجُلٌ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَّاسَمِعْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم فِي الثُّوْمِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا اَوْلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا

۸۱۱۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے لہسن کے متعلق کیا سنا ہے انہوں نے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ اس درخت کو کھانے کے بعد کوئی ہمارے قریب نہ آئے یا یہ فرمایا کہ ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

باب ۵۵۲. وُضُوْءِ الصِّبْيَانِ وَمَتٰى يَجِبُ عَلَيْهِم الْغُسْلُ وَالطُّهُوْرُ وَحُضُوْرِهِمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيْدَيْنِ وَالْجَنَائِزَ وَ صُفُوْفِهِمْ

۵۵۲۔ بچوں کا وضوء۔ ان پر غسل اور وضوء کب ضروری ہوگا، جماعت، عیدین، جنازوں میں ان کی شرکت اور ان کی صف بندی سے متعلق احادیث۔ ❶

(۸۱۲) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدُرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَّرَّمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم عَلٰى قَبْرٍ مَّنْبُوْذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَفُّوْا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَااَبَا عَمْرٍو وَمَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

۸۱۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے سلیمان شیبانی سے سنا انہوں نے شعبی سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی جو (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک ٹوٹی ہوئی قبر سے گذر رہے تھے وہاں آنحضور ﷺ نے نماز پڑھائی۔ لوگ آپ ﷺ کی اقتداء میں صف بستہ تھے میں نے پوچھا کہ ابوعمرو آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ ❷

(۸۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ ثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ

۸۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے صفوان بن سلیم نے عطاء کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ کے لئے غسل ضروری

---

❶ بچے ان میں سے کسی بھی چیز کے مکلف نہیں۔ بالغ ہونے کے بعد جب تمام احکام ان پر نافذ ہوں گے جب ہی وہاں چیزوں کے بھی مکلف ہوں گے۔ البتہ عادت ڈالنے کے لئے نابالغی کے زمانہ سے ہی ان باتوں پر ان سے عمل کروانا شروع کر دینا چاہئے۔ ❷ جیسا کہ دوسری احادیث میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس وقت تک نابالغ تھے اور آپ نے بھی دوسرے صحابہؓ کے ساتھ نماز میں شرکت کی تھی۔ اس سے زمانہ نابالغی میں نماز پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

مُحْتَلِمٍ

ہے۔ ❶

(۸۱۴) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءً ا خَفِيْفًا يُخَفِّفُهٗ عَمْرٌو وَّ يُقَلِّلُهٗ جِدًّا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَحَوَّلَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ صَلّٰى مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ فَاَتَاهُ الْمُنَادِيْ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهٗ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو اِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهٗ وَلَايَنَامُ قَلْبُهٗ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَّقُوْلُ اِنَّ رُؤْيَا الْاَنْبِيَآءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ

۸۱۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے کریب نے خبر دی ابن عباس کے واسطہ سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا۔ رسول اللہ ﷺ بھی سو گئے۔ پھر رات کے ایک حصہ میں آپ ﷺ اٹھے اور ایک لٹکی ہوئی مشک سے ہلکا سا وضو کیا۔ عمرو (راوی حدیث) اس وضوء کو بہت ہی خفیف اور معمولی بتاتے تھے۔ پھر آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اس کے بعد میں نے بھی اٹھ کر اسی طرح وضو کیا، جیسے آپ ﷺ نے کیا تھا اور آپ ﷺ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا لیکن آپ ﷺ نے مجھے داہنی طرف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی دیر چاہا آپ نماز پڑھتے رہے پھر لیٹ کر سو گئے اور سانس لینے لگے۔ آخر مؤذن نے آ کر آپ کو نماز کی اطلاع دی اور آپ ﷺ ان کے ساتھ نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے (نئے) وضو کئے بغیر نماز پڑھائی۔ ہم نے عمرو سے کہا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ (سوتے وقت) آپ کی (صرف) آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل بیدار رہتا تھا۔ عمرو نے جواب دیا کہ میں نے عبید بن عمیر سے سنا ہے کہ انبیاء کے خواب بھی وحی ہیں پھر اس آیت کی تلاوت کی (ترجمہ) میں نے خواب دیکھا ہے کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔

(۸۱۵) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ بِكُمْ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِاسْوَدَّ مِنْ

۸۱۵۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی دادی ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر بلایا جسے انہوں نے آپ ﷺ کے لئے تیار کیا تھا۔ آپ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا اور پھر فرمایا کہ چلو میں تمہیں نماز پڑھا

---

❶ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں جمعہ کا غسل واجب ہے حنفیہ کے نزدیک یہ سنت ہے لیکن بعض صورتوں میں ان کے نزدیک بھی واجب ہے یعنی جب کسی کے جسم میں پسینہ وغیرہ کی وجہ سے بدبو پیدا ہو گئی ہو اور عام لوگوں کو اس بدبو سے تکلیف پہنچے تو غسل واجب ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ لوگوں کے پاس ابتداء اسلام میں کپڑے بہت کم تھے اس لئے کام کرنے میں پسینہ کی وجہ سے کپڑوں میں بدبو پیدا ہو جاتی تھی اور اسی بدبو کو دور کرنے کے لئے اس دور میں جمعہ کے دن غسل واجب تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وسعت دی تو یہ وجوب باقی نہیں رہا اس سے معلوم ہوا کہ اصل وجہ وجوب بدبو سے لوگوں کی اذیت تھی اس لئے اب بھی ایسے افراد پر غسل واجب ہو گا جن کے کپڑے یا پسینے کی بدبو سے لوگ اذیت محسوس کریں۔ غسل صرف بالغ پر واجب ہوتا ہے اسی کو بیان کرنے کے لئے یہ حدیث یہاں لائے ہیں۔

طُوْلِ مَالُبِسَ فَنَضَحْتُہٗ بِمَآءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَالْیَتِیْمُ مَعِیَ الْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَآءِ نَا فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ

دوں۔ ہمارے یہاں ایک چٹائی تھی جو پرانی ہونے کی وجہ سے سیاہ ہوگئی تھی۔ میں نے اسے پانی سے صاف کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور (پیچھے) میرے ساتھ یتیم ❶ کھڑا ہوا۔ میری بوڑھی دادی ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔

(۸۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاکِبًا عَلٰی حِمَارٍ اَتَانٍ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ قَدْنَا ھَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ بِمِنًی اِلٰی غَیْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِکَ عَلَیَّ اَحَدٌ

۸۱۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ان سے عبداللہ بن عباس نے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک گدھی پر سوار آیا۔ ابھی میں بلوغ کے قریب تھا۔ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں لوگوں کو دیوار کے علاوہ کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں صف کے ایک حصے کے آگے سے گذر کر اترا۔ گدھی چرنے کے لئے چھوڑ دی خود صف میں شامل ہوگیا اور اس بات پر کسی نے ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا (حالانکہ میں نابالغ تھا)۔

(۸۱۷) حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ عَیَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فِی الْعِشَآءِ حَتّٰی نَادَاہُ عُمَرُ قَدْ نَامَ النِّسَآءُ وَ الصِّبْیَانُ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ الْاَرْضِ یُصَلِّیْ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ غَیْرَکُمْ وَلَمْ یَکُنْ اَحَدٌ یَّوْمَئِذٍ یُّصَلِّیْ غَیْرَ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ

۸۱۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عشاء میں تاخیر کی اور عیاش نے ہم سے عبدالاعلیٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے معمر نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء میں ایک مرتبہ تاخیر کی۔ یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہٗ نے آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو گئے۔ ❷ انہوں نے فرمایا کہ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ روئے زمین پر تمہارے سوا اور کوئی اس نماز کو نہیں پڑھتا اور اس زمانہ میں مدینہ والوں کے سوا اور کوئی نماز (جماعت کے ساتھ) نہیں پڑھتا تھا۔

(۸۱۸) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ

۸۱۸۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ

---

❶ یہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے۔ یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یتیم کے لفظ سے بچپن سمجھ میں آتا ہے کیونکہ بالغ کو یتیم نہیں کہیں گے۔ گویا ایک بچہ جماعت میں شریک ہوا اور نبی کریم ﷺ نے اس پر کسی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں فرمایا۔ ❷ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس وقت عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے بچے بھی آتے رہے ہوں گے۔ جبھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ عورتیں اور بچے سو گئے۔

عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّقَالَ لَهٗ رَجُلٌ شَهِدْتَّ الْخُرُوْجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَاشَهِدْ تُّهٗ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهٖ اِلَى الْعَلَمِ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَ هُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْءَ ةُ تُهْوِيْ بِيَدِهَا اِلٰى حَلْقِهَا تُلْقِيْ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ اَتٰى هُوَ وَ بِلَالٌ الْبَيْتَ

سے عبدالرحمٰن بن عباس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے ایک شخص نے یہ پوچھا تھا کہ کیا نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ عیدگاہ گئے تھے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہاں اور جتنا میں کم عمر تھا اگر آپ کے دل میں میری قدر نہ ہوتی تو میں آپ کے ساتھ جانہ سکتا تھا۔ کثیر بن صلت کے مکان کے پاس جونشان ہے وہاں آپ تشریف لے گئے تھے۔ آپ ﷺ نے خطبہ دیا۔ پھر آپ ﷺ عورتوں کی طرف تشریف لائے اور انہیں بھی وعظ وتذکیر کی۔ آپ ﷺ نے ان سے صدقہ کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ عورتوں نے اپنے زیورا تار اتار کر بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے شروع کر دیئے۔ آخر آنحضور ﷺ بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر تشریف لائے۔

باب ۵۵۳. خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْغَلَسِ

۵۵۳۔ رات کے وقت اور صبح اندھیرے میں عورتوں کا مسجد میں آنا۔

(۸۱۹) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُ هَا اَحَدٌ غَيْرُ كُمْ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ

۸۱۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ آپؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز میں اتنی تاخیر کی کہ عمر رضی اللہ عنہ کو کہنا پڑا کہ عورتیں اور بچے سو گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ روئے زمین پر اس نماز کا تمہارے سوا اور کوئی انتظار نہیں کرتا۔ اس وقت تک مدینہ کے سوا اور کہیں نماز (باجماعت) نہیں پڑھی جاتی تھی۔ اور یہاں عشاء کی نماز شفق ڈوبنے کے بعد سے رات کی پہلی تہائی تک پڑھی جاتی تھی۔

(۸۲۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاذَنَكُمْ نِسَآؤُكُمْ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْا لَهُنَّ تَابَعَهٗ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۲۰۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حنظلہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے سالم بن عبداللہ نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ اگر تمہاری بیویاں تم سے رات میں مسجد آنے کی اجازت مانگیں تو تم لوگ انہیں اس کی اجازت دے دیا کرو اس روایت کی متابعت شعبہ نے اعمش کے واسطہ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کی ہے۔

(۸۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدٌ بِنْتُ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ النِّسَآءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَ ثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَاشَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ

۸۲۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں یونس نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ہند بنت حارث نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں عورتیں فرض نماز سے سلام پھیرنے کے فوراً بعد (باہر آنے کے لئے) اٹھ جاتی تھیں، رسول اللہ ﷺ اور مرد نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہتے۔ جب تک اللہ چاہتا پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھتے تو دوسرے مرد بھی اٹھتے تھے۔

(۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ

۸۲۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ح اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے یحییٰ بن سعید کے واسطہ سے خبر دی، انہیں عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی صبح کی نماز پڑھنے کے بعد عورتیں چادریں لپیٹ کر (اپنے گھروں کو) واپس جاتی تھیں۔ اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

(۸۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنَ بَكْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَ قُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيْهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ

۸۲۳۔ ہم سے محمد بن مسکین نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے بشر بن بکر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں اوزاعی نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ انصاری نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں۔ میرا ارادہ ہوتا ہے کہ نماز طویل کروں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز اس خیال سے مختصر کر دیتا ہوں کہ ماں پر بچے کا رونا شاق گذر رہا ہوگا۔

(۸۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَوْ اَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَااَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ اَوَمُنِعْنَ قَالَتْ نَعَمْ

۸۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے یحییٰ بن سعدی کے واسطہ سے خبر دی ان سے عمرہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔ انہوں نے فرمایا کہ آج عورتوں میں جونئی باتیں پیدا ہوگئی ہیں رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھ لیتے، تو انہیں مسجد میں آنے سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ میں نے پوچھا، اچھا بنی اسرائل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔

باب ۵۵۴. صَلٰوةِ النِّسَآءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

۵۵۴۔ نماز میں عورتیں مردوں کے پیچھے۔

(۸۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَآءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهٗ وَيَمْكُثُ هُوَفِيْ مَقَامِهٖ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَالَ نَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ ذٰلِكَ لِكَيْ تَنْصَرِفَ النِّسَآءُ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهُنَّ مِنَ الرِّجَالِ

۸۲۵۔ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ان سے ہند بنت حارث نے ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے۔فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سلام پھیرتے ہی عورتیں اٹھ جاتی تھیں اور آنحضور ﷺ تھوڑی دیر تک اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے تھے۔زہری نے فرمایا کہ واللہ اعلم یہ اس لئے تھا تاکہ عورتیں مردوں سے پہلے چلی جائیں۔

(۸۲۶) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقُمْتُ وَ يَتِيْمٌ خَلْفَهٗ وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا

۸۲۶۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی۔ان سے اسحٰق نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ام سلیم کے گھر نماز پڑھائی۔میں اور یتیم آپ کے پیچھے کھڑے تھے اور ام سلیم (دادی) رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں۔

باب ۵۵۵. سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَآءِ مِنَ الصُّبْحِ وَ قِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ

۵۵۵۔عورتیں صبح کی نماز میں جلدی واپس چلی جائیں اور مسجد میں کم ٹھہریں۔

(۸۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفْنَ نِسَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ اَوْلَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا

۸۲۷۔ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے سعید بن منصور نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے فلیح نے عبدالرحمٰن بن قاسم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز منہ اندھیرے پڑھتے تھے۔مسلمان عورتیں جب (نماز پڑھ کر) واپس ہوتیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں پاتا تھا (یہ کہا کہ) بعض عورتیں بعض کو پہچان نہیں پاتی تھیں۔ ❶

باب ۵۵۶. اِسْتِئْذَانِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا بِالْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِدِ

۵۵۶۔مسجد میں جانے کے لئے عورت اپنے شوہر سے اجازت لے گی۔

(۸۲۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

۸۲۸۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم بن عبداللہ نے ان سے ان کے والد نے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے

---

❶ چونکہ نماز ختم ہوتے ہی عورتیں واپس ہوجاتی تھیں اور مسجد میں نماز کے بعد ٹھہرتی نہیں تھیں اس لئے ان کی واپسی کے وقت بھی اتنا اندھیرا رہتا تھا کہ ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتی تھیں لیکن مردوں کا حال اس سے مختلف تھا اور وہ فجر کے بعد [illegible] مسجد میں [illegible] ٹھہرتے تھے اس سے پہلے متعدد احادیث میں عورتوں کا نماز ختم ہوتے ہی مسجد سے چل پڑنے کا ذکر آچکا ہے۔

اسْتَاذَنَتِ امْرَأَةُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعْهَا

روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی سے اس کی بیوی (نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آنے کی) اجازت مانگے تو شوہر کو روکنا نہ چاہئے۔

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ ❶ کے مسائل

باب ۵۵۷. فَرْضِ الْجُمُعَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَانُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِاللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌلَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاسْعَوْا فَامْضُوْا

۵۵۷۔ جمعہ کی فرضیت۔
خداوند تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ "جمعہ کے دن جب نماز کے لئے پکارا جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو، اور خرید وفروخت چھوڑ دو کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم کچھ جانتے ہو۔" (آیت میں) فاسعوا فامضوا کے معنی میں ہے۔

(۸۲۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ مَوْلٰى رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَاَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِىْ فُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ الْيَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ

۸۲۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ربیعہ بن حارث کے مولی عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا اور آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم دنیا میں تمام امتوں کے بعد ہونے کے باوجود قیامت میں سب سے مقدم رہیں گے فرق صرف یہ ہے کہ انہیں کتاب ہم سے پہلے دی گئی تھی۔ یہ (جمعہ) ان کا بھی دن تھا جو تم پر فرض ہوا ہے۔ ❷ لیکن ان کا اس بارے میں اختلاف ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دن بتادیا اس لئے لوگ اس میں ہمارے تابع ہوں گے۔ یہود دوسرے دن ہوں گے اور نصاریٰ تیسرے دن۔ ❸

باب ۵۵۸. فَضْلُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهَلْ عَلَى

۵۵۸۔ جمعہ کے دن غسل کی فضیلت، کیا بچے اور عورتیں بھی جمعہ میں

❶ "جمعہ" اس مجلس کی یاد ہے جو آخرت میں ہوا کرے گی اور جس میں مؤمنین، انبیاء اور صدیقین اپنی منزلوں میں جمع ہوا کریں گے اس دن خداوند قدوس کی رویت بھی انہیں حاصل ہوگی۔ شنبہ کا دن یہودیوں کا اور دوشنبہ نصاریٰ کا "جمعہ" ہے۔ دنوں کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے جمعہ جس دن پڑتا ہے۔ ایک ہفتہ میں یہی دن ان اہل کتاب کی تعظیم کا بھی دن تھا لیکن ان کی تحریف کے بعد یہ دن شنبہ اور دوشنبہ ہو گئے "سبت" جس کے معنی عربی میں شنبہ کے ہوتے ہیں۔ عبرانی زبان میں یہ لفظ تعطیل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ توراۃ کے مطالعہ کے بعد میں نے یہی فیصلہ کیا کہ سبت جمعہ ہی کو کہتے تھے۔ اس میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بنی اسرائیل کو جمعہ کے دن نصیحت کرتے تھے اور انہیں "نبی سبق" کی بشارت دیا کرتے تھے۔ انجیل میں ہے کہ بنی اسرائیل نے ایک شخص کو جمعرات کے دن صولی پر چڑھایا اور انہیں جلدی مارنے کی اس وجہ سے کوشش کی کہ "سبت" کا دن نہ آجائے۔ ظاہر ہے کہ جمعرات کے بعد جمعہ ہی ہوتا ہے جس کی تقدیس کو توڑنے سے بنی اسرائیل ڈر رہے تھے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سبت ان کے یہاں موجودہ جمعہ کے لئے ہی استعمال ہوتا تھا۔ ❷ اس بارے میں علماء کا اختلاف کیا۔ لیکن بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس کی ہدایات دے کر تعیین خود ان کے اجتہاد پر چھوڑ دی گئی تھی۔ لیکن وہ صحیح تعین نہیں کر سکے۔ ❸ محشر میں دنوں اور سمتوں کا حساب دنیا کے حساب سے مختلف ہوگا دنیا میں پہلا دن شنبہ کا ہے اور آخری دن جمعہ ہے لیکن محشر میں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہوگا وہاں پہلا دن جمعہ کا ہوگا۔ اس لئے امت محمدیہ کا حساب سب سے پہلے ہوگا اور بقیہ امتوں سے اس کے بعد۔

الصَّبِيِّ شُهُوْدُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَعَلَى النِّسَآءِ

آئیں گی؟

(۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ اَحَدُ كُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

۸۳۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص جمعہ کے لئے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

(۸۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَ وَّلِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ قَالَ اِنِّيْ شُغِلْتُ فَلَمْ اَنْقَلِبْ اِلٰى اَهْلِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ التَّاذِيْنَ فَلَمْ اَزِدْاَنْ تَوَضَّاْتُ قَالَ وَ الْوُضُوْءَ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ

۸۳۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جویریہ نے مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں نبی کریم ﷺ کے اصحاب مہاجرین اولین میں سے ایک بزرگ تشریف لائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ جناب وقت بہت گذر چکا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں مشغول ہو گیا تھا اور گھر واپس آتے ہی اذن کی آواز سنی اس لئے میں وضوء سے زیادہ اور کچھ (غسل) نہ کر سکا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اچھا وضوء بھی۔ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ غسل کے لئے فرماتے تھے۔ ❶

(۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

۸۳۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے صفوان بن سلیم کے واسطہ سے خبر دی انہیں عطاء ابن یسار نے انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ کے لئے غسل ضروری ہے۔

باب ۵۵۹ .الطِّيْبِ لِلْجُمُعَةِ

۵۵۹۔ جمعہ کے دن خوشبو کا استعمال۔

(۸۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ اَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِبْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُوْ بْنُ سُلَيْمٍ نِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى

۸۳۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں حرمی بن عمارہ نے خبر دی کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابوبکر بن منکدر کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرو بن سلیم انصاری نے حدیث بیان کی۔

❶ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تاخیر میں آنے پر ٹوکا۔ آپ نے عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں غسل بھی نہ کر سکا بلکہ صرف وضوء کر کے چلا آیا ہوں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ گویا آپ ﷺ نے صرف دیر میں آنے پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ایک دوسری فضیلت غسل کو بھی چھوڑ آئے ہیں۔ اس موقعہ پر قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے غسل کے لئے پھر نہیں کہا۔ ورنہ اگر جمعہ کے دن غسل فرض یا واجب ہوتا تو حضرت عمرؓ کو ضرور کہنا چاہئے تھا اور یہی وجہ تھی کہ دوسرے بزرگ صحابی جن کا نام دوسری روایتوں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آتا ہے نے بھی غسل کو ضروری نہ سمجھ کر صرف وضوء پر اکتفا کیا تھا۔ ہم اس سے پہلے بھی جمعہ کے دن کے غسل پر ایک نوٹ لکھ آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طرز عمل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ کے دوران امام امر و نہی کر سکتا ہے۔ لیکن عام لوگوں کو اس کی اجازت نہیں ہے۔ بلکہ انہیں خاموشی اور اطمینان کے ساتھ خطبہ سننا چاہئے۔

اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّاَنْ یَّسْتَنَّ وَاَنْ یَّمَسَّ طِیْبًا اِنْ وَّجَدَ قَالَ عَمْرٌو اَمَّا الْغُسْلُ فَاَشْهَدُ اَنَّهٗ وَاجِبٌ وَّ اَمَّا الْاِسْتِنَانُ وَ الطِّیْبُ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاجِبٌ هُوَاَمْ لَا وَلٰکِنْ هٰکَذَا فِی الْحَدِیْثِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَاَخُوْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ وَلَمْ یُسَمِّ اَبُوْ بَکْرٍ هٰذَا رَوٰی عَنْهُ بُکَیْرُبْنُ الْاَشَجِّ وَ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ هِلَالٍ وَّ عِدَّةٌ وَّ کَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ یُکْنٰی بِاَبِیْ بَکْرٍ وَّ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ

انہوں نے کہا کہ میں شاہد ہوں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں شاہد ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل، مسواک اور خوشبو لگانا، اگر میسر آ سکے، ضروری ہے۔ عمرو بن سلیم نے کہا کہ غسل کے متعلق تو میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ واجب ہے۔ لیکن مسواک اور خوشبو کا علم اللہ تعالیٰ کو زیادہ ہے کہ وہ بھی واجب ہیں یا نہیں، لیکن حدیث میں اسی طرح ہے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے کہ ابوبکر بن منکدر محمد بن منکدر کے بھائی ہیں۔ ان ابوبکر کا نام معلوم نہیں (ابوبکر ان کی کنیت تھی) بکیر بن اشج۔ سعید بن ابی ہلال اور متعدد دوسرے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوبکر بھی ہے اور ابوعبداللہ بھی۔

باب ۵۶۰. فَضْلِ الْجُمُعَةِ

۵۶۰۔ جمعہ کی فضیلت۔

(۸۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ مَّوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَّمَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَّمَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ کَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰئِکَةُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ

۸۳۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابوبکر بن عبدالرحمن کے مولیٰ سمی کے واسطہ سے خبر دی انہیں ابوصالح سمان نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کر کے نماز پڑھنے جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی (اگر اول وقت جامع مسجد میں پہنچا) اور اگر دوسرے وقت گیا تو گویا ایک گائے کی قربانی دی اور جو تیسرے وقت گیا گویا اس نے ایک سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو چوتھے وقت گیا تو ایک مرغی کی قربانی دی اور اگر پانچویں وقت گیا تو ایک انڈے کی قربانی دی۔ لیکن جب امام خطبہ کے لئے باہر آ جاتا ہے تو ملائکہ، ذکر اللہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ❶

باب ۵۶۱.

۵۶۱۔

(۸۳۵) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی هُوَابْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَیْنَمَا هُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ

۸۳۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ

---

❶ اس حدیث میں ثواب کے پانچ درجے بیان کئے گئے ہیں۔ جمعہ میں حاضری کا وقت صبح ہی سے شروع ہو جاتا ہے اور سب سے پہلا ثواب اسی کو ملتا ہے جو صبح کے وقت جمعہ کے لئے مسجد میں آ جائے۔ سلف کا اسی پر عمل تھا کہ وہ جمعہ کے دن صبح سویرے مسجد میں چلے جاتے تھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد گھر جاتے تو نماز پڑھتے اور تلاوت وغیرہ کرتے۔ دوسری احادیث میں ہے کہ جب امام خطبہ کے لئے منبر پر آ جاتا ہے تو ثواب لکھنے والے فرشتے اپنے رجسٹروں کو بند کر دیتے ہیں اور ذکر اللہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِمَ تَحْتَبِسُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ النِّدَآءَ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاحَ اَحَدُ كُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

ایک بزرگ داخل ہوئے۔ عمر بن خطاب نے فرمایا آپ لوگ نماز کے لئے آنے میں کیوں دیر کرتے ہیں۔ آنے والے بزرگ نے فرمایا کہ دیر صرف اتنی ہوئی کہ اذان سنتے ہی میں نے وضو کیا (اور پھر حاضر ہو گیا) آپ نے فرمایا: کہ کیا آپ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث نہیں سنی ہے کہ جب کوئی جمعہ کے لئے جائے تو غسل کر لینا چاہئے۔

باب ۵۶۲ . الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ

۵۶۲۔ جمعہ کے دن تیل کا استعمال۔

(۸۳۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمُقْبُرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنِ ابْنِ وَدِيْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَّوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَّيَدَّ هِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْيَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُ خْرٰى

۸۳۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے سعید مقبری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے ابن ابی ودیعہ کے واسطہ سے خبر دی ان سے سلمان فارسی نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن غسل کرے، خوب مقدور بھر پاکی حاصل کرے۔ تیل استعمال کرے ❶ یا گھر میں جو خوشبو ہوا سے استعمال کرے اور پھر جمعہ کے لئے نکلے اور دو۲ آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔ پھر جتنی ہو سکے نماز پڑھے اور جب امام خطبہ دینے لگے تو خاموش سنتا رہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۸۳۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ طَاوٗسٌ قُلْتُ لِا بْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُءُ وْسَكُمْ وَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا وَّاَصِيْبُوْا مِنَ الطِّيْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَاَمَّا الطِّيْبُ فَلَا اَدْرِیْ

۸۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہ طاؤس نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اگر چہ جنابت نہ ہو لیکن غسل کیا کرو اور اپنے سروں کو دھویا کرو اور خوشبو لگایا کرو۔ ابن عباسؓ نے اس پر فرمایا کہ غسل تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے علم نہیں۔

(۸۳۸) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّهٗ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لِا بْنِ عَبَّاسٍؓ اَيَمَسُّ طِيْبًا اَوْ دُهْنًا اِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا اَعْلَمُهٗ

۸۳۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ہشام نے خبر دی کہ انہیں ابن جریج نے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ مجھے ابراہیم بن میسرہ نے طاؤس کے واسطہ سے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے جمعہ کے دن غسل کے متعلق نبی کریم ﷺ کی حدیث کا ذکر کیا تو میں نے دریافت کیا کہ کیا تیل اور خوشبو کا استعمال بھی ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

باب ۵۶۳ . يَلْبَسُ اَحْسَنَ مَايَجِدُ

۵۶۳۔ استطاعت کے مطابق اچھا کپڑا پہننا چاہیے۔

(۸۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا

۸۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں

❶ اس سے مراد یہ ہے کہ بالوں کو سنوارے اور ان کی پراگندگی کو دور کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن زیادہ سے زیادہ صفائی اور پاکیزگی مطلوب ہے۔

مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَآءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ لِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَاخَلَاقَ لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِىْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنِّىْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ اَخًا لَّهٗ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا

مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی۔ انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ریشم کا) دھاری دار حلہ مسجد نبوی کے دروازے پر (فروخت ہوتے) دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ یارسول اللہ بڑا اچھا ہوتا اگر آپ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور وفود جب آتے تو ان کی پذیرائی کے لئے آپ اسے پہنا کرتے۔ ❶ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس اسی طرح کے کچھ حلے آئے تو اس میں سے ایک حلہ آپ ﷺ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے یہ حلہ پہنا رہے ہیں حالانکہ اس سے پہلے عطارد کے حلوں کے بارے میں آپ کو جو کچھ فرمانا تھا فرما چکے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اسے تمہیں پہننے کے لئے نہیں دے رہا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسے اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا جو مکے میں رہتا تھا۔

باب ۵۶۴. السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَسْتَنُّ

۵۶۴۔ جمعہ کے دن مسواک۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے یہ روایت کی ہے کہ مسواک کرنی چاہئے۔

(۸۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ للّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ اَوْلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى النَّاسِ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ

۸۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے خبر دی ان سے اعرج نے ان سے ابوہریرہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ گزرتا یا یہ فرمایا کہ اگر لوگوں پر شاق نہ گذرتا تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کا انہیں حکم دے دیتا۔

(۸۴۱) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِى السِّوَاكِ

۸۴۱۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعیب بن حجاب سے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے مسواک کے متعلق بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔

(۸۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَاقَامَ مِنَ اللَّيْلِ

۸۴۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سفیان نے منصور اور حصین کے واسطہ سے خبر دی انہیں ابووائل نے انہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ، نے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو اٹھتے تو منہ کو مسواک سے صاف

❶ آپ کے پاس ایک عمامہ تھا جب وفود آتے تو آپ اسے پہنا کرتے تھے۔

يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

کرتے۔

باب ۵۶۵. مَنْ تَسَوَّكَ بِسِوَاكِ غَيْرِهٖ

۵۶۵۔ دوسرے کی مسواک کا استعمال۔

(۸۴۳) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّمَعَهٗ سِوَاكٌ يَّسْتَنُّ بِهٖ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اَعْطِنِيْ هٰذَا السِّوَاكَ يَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ فَاَعْطَانِيْهِ فَقَصَمْتُهٗ ثُمَّ مَضَغْتُهٗ فَاَعْطَيْتُهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهٖ وَ هُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى صَدْرِيْ

۸۴۳۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی کہ ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر (ایک مرتبہ) آئے ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی جسے وہ استعمال کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف نظر اٹھائی۔ میں نے ان سے کہا عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ انہوں نے دے دی۔ میں نے اس کے (سرے کو پہلے) توڑا۔ پھر اسے چبا کر رسول اللہ ﷺ کو دی۔ آنحضور ﷺ نے اس سے دانت صاف کیا اور آپ ﷺ اس وقت میرے سینے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ❶

باب ۵۶۶. مَايُقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۶۶۔ جمعہ کے دن نماز فجر میں کون سی سورۃ پڑھی جائے؟

(۸۴۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ

۸۴۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے سعد بن ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں آلم تنزیل. اور هل اتى على الانسان پڑھتے تھے۔

باب ۵۶۷. اَلْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى وَالْمُدُنِ

۵۶۷۔ دیہاتوں اور شہروں میں جمعہ۔

(۸۴۵) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرِ نِالْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طُهْمَانَ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ عَبْدِالْقَيْسِ

۸۴۵۔ ہم سے محمد بن مثنےٰ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو عامر عقدی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابراہیم طہمان نے حدیث بیان کی ان سے ابوجمرہ ضبعی نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی مسجد کے بعد سب سے پہلا جمعہ جواثی کے بنو عبدالقیس کی مسجد میں ہوا۔ جواثی بحرین میں ہے۔ ❷

---

❶ یہ آپ ﷺ کے مرض الوفات کا واقعہ ہے اور آئندہ مرض الوفات کے ذکر میں یہ حدیث دوبارہ آئے گی۔ ❷ بعض روایتوں میں ہے کہ جواثی بحرین کا ایک قریہ ہے اور قریہ گاؤں کو کہتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ عربی میں قریہ شہر کو کہتے ہیں۔ خود قرآن مجید میں مکہ اور طائف جیسے بڑے شہروں کو قریہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ عرب کے اشعار اور دوسرے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جواثی بحرین کا یہ صرف ایک بڑا شہر بلکہ وہاں ایک قلعہ بھی تھا۔ امراء القیس کے ایک شعر میں اس بات کی طرف صاف اشارہ ہے کہ جواثی ایک تجارتی مرکز ہے۔ اس حدیث میں قابل غور یہ تصریح ہے کہ جواثی میں مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ قائم ہوا۔ بنو عبدالقیس یہیں کے رہنے والے تھے۔ بنو عبدالقیس کا وفد بارگاہ نبوت میں دو مرتبہ حاضر ہوا تھا۔ پہلے ۶ ہجری میں اور دوبارہ ۸ھ میں۔ ظاہر ہے کہ وہاں جمعہ اس کے بعد ہی شروع ہوا ہوگا۔ لیکن اسلام اس دوران میں مدین کے اطراف وجوانب میں پھیل چکا تھا اور کہیں بھی جمعہ نہیں ہوتا تھا بلکہ سب سے پہلا جمعہ مسجد نبوی کے بعد یہیں ہوا۔ صاف ظاہر ہے کہ جمعہ عہد نبوی میں دیہاتوں میں نہیں ہوتا تھا۔ اور جواثی جو ایک شہر تھا اس کے باشندے جب اسلام لائے تو وہاں سے پہلا جمعہ ہوا۔

بِجُوَاثَی مِنَ الْبَحْرَیْنِ

(۸۴۶) حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّ زَادَ اللَّیْثُ قَالَ یُوْنُسُ کَتَبَ رُزَیْقُ بْنُ حَکِیْمٍ اِلَی ابْنِ شِهَابٍ وَّاَنَا مَعَه' یَوْمَئِذٍ بِوَادِ الْقُرٰی هَلْ تَرٰی اَنْ اُجَمِّعَ وَرُزَیْقٌ عَامِلٌ عَلٰی اَرْضٍ یَّعْمَلُهَا وَفِیْهَا جَمَاعَةٌ مِنَ السُّوْدَانِ وَغَیْرِهِمْ وَرُزَیْقٌ یَّوْمَئِذٍ عَلٰی اَیْلَةَ فَکَتَبَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَنَا اَسْمَعُ یَاْمُرُه' اَنْ یُّجَمِّعَ یُخْبِرُه' اَنَّ سَالِمًا حَدَّثَه' اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهِ الْاِمَامُ رَاعٍ وَّ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ اَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهِ وَ الْمَرْاَةُ رَاعِیَةٌ فِیْ بَیْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِیَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِهِ وَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ مَالِ اَبِیْهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهِ وَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهِ

۸۴۶۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں یونس نے ہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انہیں سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے سنا تھا کہ تم میں کا ہر فرد نگران ہے اور لیث نے اس میں یہ زیادتی کی ہے کہ یونس نے بیان کیا کہ رزیق بن حکیم نے ابن شہاب کو لکھا، ان دنوں میں بھی وادی القریٰ میں ان کے ساتھ تھا، کہ کیا میں جمعہ پڑھا سکتا ہوں؟ رزیق (ایلہ کے اطراف میں) ایک زمین کی کاشت کروا رہے تھے۔ وہاں حبشہ وغیرہ کے بہت سے لوگ رہتے تھے۔ اس زمانہ میں رزیق ایلہ میں (حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے) حاکم تھے ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں لکھوایا۔ میں وہیں سن رہا تھا کہ رزیق جمعہ پڑھائیں۔ ❶ ابن شہاب رزیق کو یہ خبر دے رہے تھے کہ سالم نے ان سے حدیث بیان کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں کا ہر فرد نگران ہے اور اس کے ماتحتوں کے متعلق اس سے سوال ہوگا امام نگران ہے اور اس سے سوال اس کی رعیت کے بارے میں ہوگا۔ انسان اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ انسان اپنے والد کے مال کا نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا اور تم میں سے ہر فرد نگران ہے اور سب سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

باب ۵۶۸. هَلْ عَلٰی مَنْ لَّا یَشْهَدُ الْجُمُعَةَ غُسْلٌ مِّنَ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ وَغَیْرِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّمَا الْغُسْلُ عَلٰی مَنْ یَّجِبُ عَلَیْهِ الْجُمُعَةُ

۵۶۸۔ عورتیں اور بچے وغیرہ جن کے لئے جمعہ کی شرکت ضروری نہیں کیا انہیں بھی غسل کرنا ہوگا؟

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (جمعہ کے دن) غسل انہیں پر ہے جن

❶ یعنی ایلہ تو ایک مرکزی جگہ تھی۔ وہاں جمعہ پڑھانے کے لئے پوچھنے کی ضرورت ہی کیا ہوسکتی تھی لیکن رزیق ایلہ کے عمال ان دنوں ایلہ کے اطراف میں تھے اور وہاں انہیں جمعہ پڑھانے کی اجازت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے دی۔ لیکن اس کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایلہ سے کہیں قریب ہی جگہ رزیق رہے ہوں۔ جو فناء مصر میں شامل رہی ہو۔ اور فناء مصر مصر کے حکم میں داخل ہے لیکن یہاں اصل بات یہ ہے خود رزیق نے شہر اور دیہات میں جمعہ قائم (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کے لئے جمعہ میں شرکت ضروری ہے۔ ❶

(۸۴۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَآءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

۸۴۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص جمعہ پڑھنے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہئے۔

(۸۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

۸۴۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے صفوان بن سلیم نے ان سے عطاء بن یسار نے ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بالغ کے لئے جمعہ کے دن غسل ضروری ہے۔

(۸۴۹) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْنُ الْاٰ خِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَا مِنْ م بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَا نَا اللّٰهُ لَهٗ فَغَدًا لِلْيَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَّغْتَسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ رَوَاهُ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ

۸۴۹۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہم (دنیا میں) آخری امت ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے مقدم ہوں گے۔ فرق صرف یہ ہے کہ انہیں کتاب ہم سے پہلے عطا کی گئی تھی اور ہمیں بعد میں۔ ❷ یہ دن (جمعہ) جس کے بارے میں اہل کتاب کا اختلاف ہو گیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت فرمائی (اس کے) دوسرے دن (شنبہ) یہود کی تعظیم کا دن ہے اور تیسرے دن (یکشنبہ) نصاریٰ کی۔ آپ پھر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ہر مسلمان پر حق ہے (اللہ تعالیٰ کا) ہر سات دن میں ایک دن (جمعہ) غسل کرے جس میں اپنے سر اور بدن کو دھوئے۔ اس حدیث کی روایت ابان بن

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) کرنے کے متعلق پوچھا ہی نہیں تھا بلکہ ان کے سوال کا منشاء یہ تھا کہ امیر المؤمنین نے مجھے ایلہ کا عامل بنایا ہے اور ان کی طرف سے جمعہ پڑھانے کی اجازت صرف وہیں کے لئے ہے تو کیا میں ان کی اجازت کے بغیر ایلہ کے اطراف میں بھی جمعہ پڑھا سکتا ہوں۔ اس کا جواب ابن شہابؒ نے یہ دیا کہ پڑھا سکتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں بھی جو ابن شہاب نے لکھی تھی شہر اور دیہات کی کوئی بحث نہیں بلکہ امیر کے فرائض کا ذکر ہے۔

(صفحہ ہذا) ❶ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ اس طرف ہے کہ غسل جمعہ کے دن کے لئے مسنون ہے یا جمعہ کی نماز کے لئے۔ مشہور یہی ہے کہ نماز کے لیے مسنون ہے یعنی غسل ایسے وقت کیا جائے کہ اسی غسل کے وضو سے جمعہ کی نماز پڑھی جا سکے۔ ❷ نحن الآ خرون الخ حدیث کا ٹکڑا مصنف اپنی کتاب میں بار بار لائے ہیں اور کہیں جب بات بے جوڑ ہو گئی تو شارحین نے عنوان سے اس کی مطابقت میں بڑی موشگافیاں کی ہیں۔ اس ٹکڑے کو بار بار ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مصنف کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں تقریباً سوا حادیث لکھی ہوئی تھیں۔ اس صحیفہ کی سب سے پہلی حدیث یہی تھی۔ جب مصنفؒ کبھی اس صحیفہ کی کوئی حدیث بیان کرتے تو علامت کے طور پر اس کی یہ پہلی حدیث بھی ضرور لکھ دیتے ہیں۔

يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا

صالح نے مجاہد کے واسطہ سے کی ان سے طاؤس نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر سات دن میں ایک دن (جمعہ) غسل کرے۔

(۸۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

۸۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شبابہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ورقاء نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو بن دینار نے ان سے مجاہد نے ان سے ابن عمر نے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں آنے کی اجازت دے دیا کرو۔

(۸۵۱) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ امْرَاَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَآءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِيْنَ وَقَدْ تَعْلَمِيْنَ اَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيُغَارُ قَالَتْ فَمَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَّنْهَانِيْ قَالَ يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ

۸۵۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبیداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی تھیں جو صبح اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے کے لئے مسجد میں آیا کرتی تھیں۔ ان سے کہا گیا کہ باوجود اس علم کے کہ حضرت عمرؓ اس بات کو پسند نہیں کرتے اور وہ غیرت محسوس کرتے ہیں آپ مسجد میں کیوں جاتی ہیں۔ اس پر انہوں نے جواب دیا۔ کہ پھر مجھے منع کر دینے میں ان کے لئے کیا مانع ہے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کہ اللہ کی بندیوں کو اس کی مسجدوں میں آنے سے نہ روکو۔

باب ۵۶۹. الرُّخْصَةِ اِنْ لَّمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ

۵۶۹۔ بارش میں جمعہ پڑھنے کے لئے نہ آنے کی اجازت۔

(۸۵۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهٖ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ اِذَا قُلْتَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلْ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَكَانَ النَّاسُ اسْتَنْكَرُوْا فَقَالَ فَعَلَهٗ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَّاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْنَ فِي الطِّيْنِ وَالدَّحْضِ

۸۵۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں صاحب زیادی عبدالحمید نے خبر دی کہا کہ ہم سے محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی عبداللہ بن حارث نے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے مؤذن سے بارش کے دن کہا کہ اشهدان محمدا رسول الله کے بعد حی علی الصلوٰة (نماز کی طرف آؤ) نہ کہنا بلکہ یہ کہنا کہ صلوا فی بیوتکم (اپنی قیام گاہوں پر نماز پڑھ لو) لوگوں نے اس بات میں اجنبیت محسوس کی تو آپ نے فرمایا کہ اسی طرح مجھ سے بہتر انسان (رسول اللہ ﷺ) نے کیا تھا اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ تمہیں باہر نکال کر مٹی اور کیچڑ میں چلاؤں۔

باب ۵۷۰. مِنْ اَيْنَ تُؤْ تیَ الْجُمُعَةُ وَعَلٰی مَنْ تَجِبُ

بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ عَطَآءٌ اِذَا كُنْتَ فِیْ قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ تَشْهَدَهَا سَمِعْتَ النِّدَآءَ اَوْلَمْ تَسْمَعْهُ، وَكَانَ اَنَسٌ فِیْ قَصْرِهٖ اَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَاَحْيَانًا لَايُجَمِّعُ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلٰی فَرْ سَخَيْنِ

۵۷۰۔ جمعہ کے لئے کتنی دور سے آنا چاہئے اور کن لوگوں پر جمعہ واجب ہے؟ ❶

کیونکہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے "جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے (تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے بڑھ چلو)۔" عطاء نے فرمایا کہ جب تم اس شہر میں موجود ہو، جہاں جمعہ ہو رہا ہے اور جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو تمہارے لئے جمعہ کی نماز پڑھنے آنا ضروری ہے اذان سنی ہو یا نہ سنی ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ (بصرہ سے) دو فرسخ (تقریباً سولہ کیلومیٹر) دور مقام زاویہ میں رہتے تھے آپ یہاں کبھی اپنے قصر میں جمعہ پڑھتے تھے اور کبھی یہاں جمعہ نہیں پڑھتے تھے (بلکہ بصرہ میں جمعہ کے لئے تشریف لاتے تھے)

(۸۵۳) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُوا بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِیْ فَيَاْ تُوْنَ فِی الْغُبَارِ يُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنْسَانٌ مِّنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَطَهَّرْ تُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا

۸۵۳۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے عبیداللہ بن ابی جعفر نے کہ محمد بن جعفر بن زبیر نے ان سے بیان کیا۔ ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ جمعہ کی نماز پڑھنے اپنے گھروں سے اور عوالی مدینہ (تقریباً مدینہ سے چار میل دور) سے (مسجد نبوی میں) آیا کرتے تھے۔ لوگ گرد و غبار میں چلے آتے تھے۔ گرد میں اٹے ہوئے اور پسینہ میں شرابور، پسینہ ہے کہ تھمنا نہیں جانتا! اسی حالت میں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ میرے ہی یہاں تھے۔ آپ ﷺ نے (اس کی حالت کو دیکھ کر) فرمایا کہ کاش تم لوگ اس دن (جمعہ) غسل کر لیا کرتے۔

باب ۵۷۱. وَقْتُ الْجُمُعَةِ اِذَازَالَتِ الشَّمْسُ وَكَذٰلِكَ يُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِیٍّ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّ عَمْرِ وبْنِ حُرَيْثٍ

۵۷۱۔ جمعہ کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد ❷ حضرت عمر، علی، نعمان بن بشیر اور عمرو بن حریث رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اسی طرح منقول ہے۔

---

❶ اس عنوان سے یہ مسئلہ بتایا گیا ہے کہ جب کسی جگہ جمعہ کی شرائط پائی گئیں اور وہاں جمعہ ہوا تو اب کن لوگوں کے لئے جمعہ کی نماز ضروری ہوگی اور کتنی دور سے جمعہ کے لئے آنا چاہئے۔ حنفیہ کا ایک قول اس سلسلے میں یہ ہے کہ صرف اسی شہر کے لوگوں پر جمعہ واجب ہوگا اس کے آس پاس جو دیہات ہیں خواہ وہ قریب ہوں یا دور ان پر جمعہ واجب نہیں لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ شہر کے تمام لوگوں پر جمعہ واجب ہو اور آس پاس کے دیہاتوں میں جہاں تک اذان کی آواز پہنچ سکے ان پر بھی واجب ہوئے فیض الباری جلد نمبر ۲ غالباً مصنف نے جو آیت پیش کی ہے اس کا منشاء بھی یہی ہے۔ ❷ عام علمائے امت کے نزدیک جمعہ اور ظہر کا وقت ایک ہی ہے۔ البتہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جمعہ عید کے وقت بھی پڑھا جاسکتا ہے وہ کہتے ہیں کہ جمعہ بھی ایک عید ہے اس لئے چاشت کے وقت پڑھنے میں کوئی حرج نہ ہونا چاہئے۔

(۸۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدَ انُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عُمْرَةَ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ اَنْفُسِهِمْ وَكَانُوْ اِذَا رَاحُوْا اِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوْا فِيْ هَيْئَتِهِمْ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِاغْتَسَلْتُمْ

۸۵۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ انہوں نے عمرہ سے جمعہ کے دن غسل کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ لوگ اپنے کاموں میں مشغول رہتے تھے اور جمعہ کے لئے اسی حالت میں چلے آتے تھے اس لئے ان سے کہا گیا کہ کاش تم لوگ غسل کرلیا کرتے۔

(۸۵۵) حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ

۸۵۵۔ ہم سے شریح بن نعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلتے ہی جمعہ کی نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۸۵۶)حَدَّثَنَا عَبْدَ انُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ وَ نَقِيْلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۸۵۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں حمید نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم جمعہ پہلے پڑھ لیا کرتے تھے اور قیلولہ جمعہ کے بعد کرتے تھے۔

باب ۵۷۲. اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۷۲۔ جمعہ کے دن اگر گرمی زیادہ ہو جائے؟ ❶

(۸۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ ِالْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلْدَةَ هُوَخَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّالْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ وَقَالَ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلْدَةَ وَقَالَ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ بِشْرُ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلْدَةَ صَلّٰى بِنَا اَمِيْرُالْجُمُعَةَ ثُمَّ قَالَ لِاَ نَسٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ

۸۵۷۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوخلدہ جن کا نام خالد بن دینار ہے، نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ اگر سردی زیادہ پڑتی تو نبی کریم ﷺ نماز پہلے پڑھ لیتے تھے لیکن جب گرمی زیادہ ہوتی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے۔ آپ کی مراد جمعہ کی نماز سے تھی۔ یونس بن بکیر نے کہا کہ ہمیں ابوخلدہ نے خبر دی۔ انہوں نے صرف نماز کہا۔ جمعہ کا ذکر نہیں کیا اور بشر بن ثابت نے کہا کہ ہم سے ابوخلدہ نے حدیث بیان کی کہ امیر نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور پھر انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز کس وقت پڑھتے تھے؟

باب ۵۷۳. اَلْمَشْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ

۵۷۳۔ جمعہ کے لئے چلنا۔

❶ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ غالباً اس طرف میلان رکھتے ہیں کہ گرمیوں میں جمعہ بھی ظہر کی طرح ٹھنڈے وقت پڑھنا چاہئے لیکن یقین کے ساتھ کوئی فیصلہ وہ بھی نہ کر سکے کیونکہ حدیث میں یعنی الجمعۃ کے متعلق پتہ نہیں چلتا کہ یہ کس کا قول ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ راوی کا الحاق ہے ورنہ حدیث ظہر کے متعلق تھی۔

عَزَّوَجَلَّ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِاللّٰہِ وَمَنْ قَالَ السَّعْیُ الْعَمَلُ وَالذَّھَابُ. لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَسَعٰی لَھَاسَعْیَھَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَحْرُمُ الْبَیْعُ حِیْنَئِذٍ وَقَالَ عَطَآءٌ تَحْرُمُ الصَّنَاعَاتُ کُلُّھَا وَقَالَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَھُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَیْہِ اَنْ یَّشْھَدَ.

اور خداوند تعالیٰ کا ارشاد کہ 'اللہ کے ذکر کی طرف تیزی کے ساتھ چلو' اور جس نے یہ کہا ہے کہ ''سعی'' طاعت اور (جمعہ کے لئے) جانے کے معنی میں ہے۔ خداوند تعالیٰ کے قول ''سعی لہاسعیہا'' میں سعی کے یہی معنی ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خرید وفروخت اس وقت (اذان کے بعد) حرام ہوجاتی ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ تمام کاروبار اس وقت حرام ہوجاتے ہیں۔ ❶ ابراہیم ابن سعد نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن جب موذن اذان دے تو مسافر کو بھی شرکت کرنی چاہئے۔

(۸۵۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَایَۃُ بْنُ رِفَاعَۃَ قَالَ اَدْرَکَنِیْ اَبُوْ عَبْسٍ وَّاَنَا اَذْھَبُ اِلَی الْجُمُعَۃِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ

۸۵۸۔ ہم سے علی بن بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبایہ بن رفاعہ نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں جمعہ کے لئے جارہا تھا کہ ابوعباس رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس کے قدم خدا کی راہ میں گردآلود ہوگئے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کردیتا ہے۔ ❷

(۸۵۹) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَۃَ بْنُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلاَ تَاْتُوْھَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃَ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْ وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا

۸۵۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہری نے سعید اور ابوسلمہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم ﷺ نے ح اور ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہ ہمیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے اور انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ، بلکہ (اپنی رفتار سے) چلتے ہوئے آؤ۔ پورے وقار کے ساتھ۔ پھر نماز کا جو حصہ (امام کے ساتھ) پالو اسے پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اسے (بعد میں) پورا کرو۔

(۸۶۰) حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْقُتَیْبَۃَ

۸۶۰۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوقتیبہ نے

---

❶ ہدایہ میں بھی ہے کہ اس وقت تمام کاروبار حرام ہوجاتے ہیں۔ اذان سنتے ہی جمعہ کے لئے چل پڑنا چاہئے لیکن مسافر پر جمعہ واجب نہیں۔ مصنف ؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ ''سعی'' سے مراد دوڑنا نہیں ہے بلکہ خدا کے حکم کی اطاعت میں جمعہ کے لئے بلا تاخیر چل پڑنا ہے۔ ❷ ''سبیل اللہ'' کا لفظ جب حدیث میں آتا ہے تو ائمہ حدیث اس سے جہاد مراد لیتے ہیں۔ چنانچہ عام محدثین حدیث کے اس حصے کو جہاد ہی سے متعلق سمجھتے ہیں۔ غالباً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں تعمیم ہے اسی لئے انہوں نے جمعہ کے باب میں اس کا ذکر کیا۔

قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ لَا اَعْلَمُهُ' اِلَّا عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ

حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ) مجھے یقین ہے کہ عبداللہ نے اپنے والد ابوقتادہ سے روایت کی ہے وہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب تک مجھے دیکھ نہ لو (صف بندی کے لئے) کھڑے نہ ہوا کرو اور وقار کو بہر حال ملحوظ رکھو۔

باب ۵۷۴. لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۷۴۔ جمعہ میں دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرنی چاہئے۔ ❶

(۸۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدَ انُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ وَ دِيْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ طِيْبٍ ثُمَّ رَاحَ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلّٰى مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَلَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَمَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى

۸۶۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں ابن ابی ذئب نے خبر دی انہیں سعید مقبری نے انہیں ان کے والد نے انہیں ابن ودیعہ نے انہیں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا۔ خوب پاکی حاصل کی اور تیل اور خوشبو استعمال کی پھر جمعہ کے لئے چلا اور دو آدمیوں میں تفریق نہ کی اور جہاں تک ہوسکا نماز پڑھی پھر جب امام باہر آیا تو خاموش ہو گیا اس کے آج سے دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

باب ۵۷۵. لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَقْعُدُ فِيْ مَكَانِهٖ .

۵۷۵۔ کوئی شخص جمعہ کے دن اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

(۸۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَا بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ اَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ الْجُمُعَةَ قَالَ الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا

۸۶۲۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مخلد بن یزید نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے نافع سے سنا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔ میں نے نافع سے دریافت کیا کہ کیا یہ جمعہ کے لئے ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ تمام دنوں کے لئے یہ حکم ہے۔

باب ۵۷۶. اَلْاَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۷۶۔ جمعہ کے دن اذان۔

(۸۶۳) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّآئِبِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ النِّدَآءُ

۸۶۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے سائب بن یزید نے

---

❶ یعنی دو شخص بیٹھے ہیں۔ بیچ میں کسی تیسرے کے لئے کوئی جگہ نہیں لیکن کوئی صاحب درمیان میں اپنے لئے جگہ بنانے کی کوشش کرنے لگیں تو یہ بہت بڑی بدتہذیبی ہے۔ اسلام میں یہ بات قطعاً پسند نہیں۔ کیونکہ اس سے دو آدمیوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ عبادات اس طرح کرنی چاہئے کہ کسی کو تکلیف اور اذیت نہ پہنچنے پائے۔

يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلَهٗ اِذَا جَلَسَ الْاِ مَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَالنِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الزَّوْرَآءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوْقِ بِالْمَدِيْنَةِ

کہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام منبر پر فروکش ہوتے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب مسلمانوں کی کثرت ہوگئی تو وہ مقام زوراء سے ایک اور اذان دلوانے لگے ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ زوراء مدینہ کے بازار میں ایک جگہ ہے۔ ❶

باب ۵۷۷. الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۷۷۔ جمعہ کے لئے ایک مؤذن۔

(۸۶۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَا جِشُوْنَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ الَّذِيْ زَادَ التَّاذِيْنَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حِيْنَ كَثُرَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ وَّكَانَ التَّاذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ يَعْنِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ

۸۶۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالعزیز بن ابوسلمہ ماجشون نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے ان سے سائب بن یزید نے کہ جمعہ میں تیسری اذان کی زیادتی کرنے والے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ جب کہ مدینہ میں لوگ بہت زیادہ ہو گئے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے صرف ایک مؤذن تھے اور جمعہ کی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام منبر پر فروکش ہوتے۔

باب ۵۷۸. يُجِيْبُ الْاِ مَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ

۵۷۸۔ امام منبر پر اذان کا جواب دے۔

(۸۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَاَنَا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مُعَاوِيَةَ وَاَنَا فَلَمَّا اَنْ قَضَى التَّاذِيْنَ قَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۸۶۵۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف نے خبر دی۔ انہیں ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے۔ کہا کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ مؤذن نے اذان شروع کی "الله اكبر الله اكبر" معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، "الله اكبر الله اكبر" مؤذن نے کہا "اشهدا ن لااله الاالله." معاویہؓ نے جواب دیا، وانا، اور میں بھی خدا کی وحدانیت کی شہادت دیتا ہوں، مؤذن نے کہا "اشهد ان محمداً رسول الله." معاویہ نے فرمایا وانا (اور میں بھی محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت دیتا ہوں) جب مؤذن

❶ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صاحبین رضوان اللہ علیہم کے عہد میں اذان جمعہ کے لئے بھی ایک ہی تھی۔ یہ اذان مسجد سے باہر دی جاتی تھی۔ ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ جب مسلمانوں کی کثرت ہوئی تو زوراء میں ایک اور اذان دی جانے لگی اور مقصد اس سے یہ تھا کہ لوگ خرید وفروخت بند کر دیں۔ بظاہر اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ دوسری اذان جو نبی کریم ﷺ اور صاحبین کے عہد میں پہلی تھی بجائے مسجد سے باہر کے اب مسجد ہی میں امام کے سامنے دی جانے لگی اور حضرت عثمانؓ کی اذان اس کے بجائے باہر دی جانے لگی تھی۔ اس کے بعد امت کا برابر اس پر عمل رہا اور حالات کے یہ طریقہ مناسب بھی تھا۔ اس لئے بعد میں ائمہ نے بھی اسی کے مطابق عمل کیا۔ اس حدیث میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تیسری اذان کی زیادتی کی تھی۔ راوی نے اس میں اقامت کو بھی اذان میں شمار کیا ہے ورنہ جمعہ میں واقعی اذان دو ہیں۔ اور تیسری اقامت۔

وَ سَلَّمَ عَلٰی هٰذَاالْمَجْلِسِ حِیْنَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّیْ مِنْ مَقَالَتِیْ

نے اذان پوری کرلی تو آپ نے فرمایا۔ حاضرین! میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسی ہی مجلس میں مؤذن کے اذن دیتے وقت اسی طرح اذان کا جواب دیتے سنا جیسے تم نے مجھ سے سنا۔

باب ۵۷۹. اَلْجُلُوْسِ عَلَی الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّاذِیْنَ

۵۷۹۔ اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا۔

(۸۶۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ اَخْبَرَه' اَنَّ التَّاذِیْنَ الثَّانِیَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَرَ بِهٖ عُثْمَانُ حِیْنَ کَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ وَکَانَ التَّا ذِیْنُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ حِیْنَ یَجْلِسُ الْاِمَامُ

۸۶۶۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے کہ سائب بن یزید نے انہیں خبردی کہ جمعہ کی دوسری اذان کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس وقت دیا تھا جب نمازی بہت زیادہ ہوگئے تھے ورنہ پہلے اذان (صرف اسی وقت) ہوتی تھی جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتے تھے۔ ❶

باب ۵۸۰. اَلتَّاذِیْنُ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

۵۸۰۔ خطبہ کے وقت اذان۔

(۸۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ اِنَّ الْاَ ذَانَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ کَانَ اَوَّلُه' حِیْنَ یَجْلِسُ الْاِمَامُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَی الْمِنْبَرِ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ فَلَمَّا کَانَ فِیْ خِلاَ فَةِ عُثْمَانَ وَکَثُرُوْا اَمَرَ عُثْمَانُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَ ذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهٖ عَلَی الزَّوْرَآءِ فَثَبَتَ الْاَ مْرُ عَلٰی ذٰلِکَ

۸۶۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں یونس نے زہری کے واسطہ سے خبردی۔ کہا کہ میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے یہ سنا تھا کہ جمعہ کی اذان رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں پہلے اس وقت دی جاتی تھی جب امام منبر پر تشریف رکھتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلافت کا جب دور آیا اور نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی تو آپ نے جمعہ کے دن ایک تیسری اذان کا حکم دیا (اقامت کے ساتھ تین اذانین) یہ اذان زوراء سے دی جاتی تھی اور بعد میں امت کا برابر اسی پر عمل رہا۔

باب ۵۸۱. اَلْخُطْبَةِ عَلَی الْمِنْبَرِ وَقَالَ اَنَسٌ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ.

۵۸۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ممبر پر خطبہ دیا۔

(۸۶۸) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیُّ الْقُرَشِیُّ الْاِسْکَنْدَرَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمِ بْنُ دِیْنَارٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِیَّ وَقَدِا مْتَرَوْا فِی الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُه' فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مِمَّا

۸۶۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری قرشی اسکندرانی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوحازم بن دینار نے حدیث بیان کی کہ کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ان لوگوں کا آپس میں اس بات پر اختلاف رائے تھا کہ منبر نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی لکڑی کس چیز کی ہے اس لئے سعد رضی اللہ عنہ سے اس کے

---

❶ مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی اذان کا طریقہ پنجوقتہ اذان سے مختلف تھا اور دنوں میں اذان نماز سے کچھ پہلے دی جاتی تھی لیکن جمعہ کی اذن کے ساتھ ہی خطبہ شروع ہوجاتا تھا اور اس کے بعد فوراً نماز شروع کردی جاتی۔ یہ یاد رہے کہ جمعہ کی یہ اذان مسجد سے باہر دی جاتی تھی، ایک انصاری کے گھر کی چھت پر یہ اذان نماز کے لئے تھی۔ خطبہ کے لئے کوئی اذان نہیں دی جاتی تھی۔

هُوَ وَ لَقَدْ رَاَيْتُه' اَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَاَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلٰى فُلاَ نَةِ امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْسَمَّاهَا سَهْلٌ مُّرِىْ غُلاَمَكِ النَّجَّارَ اَنْ يَّعْمَلَ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَ تْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَآءَ بِهَا فَاَرْ سَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَوُ ضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِيْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَااَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْابِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ

متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ خدا گواہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ممبر کس لکڑی کا ہے۔ پہلے دن جب وہ رکھا گیا اور سب سے پہلے جب اس پر رسول اللہ ﷺ فروکش ہوئے تو میں وہاں موجود تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی فلاں عورت کے پاس جن کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نام بھی بتایا تھا۔ آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام سے میرے لئے لکڑیاں جوڑ دینے کے لئے کہیں۔ تاکہ جب مجھے لوگوں سے کہنا ہوا کرے تو اس پر بیٹھا کروں چنانچہ انہوں نے اپنے غلام سے کہا اور وہ غابہ کے جھاؤ سے اسے بنا کر لائے۔ انصاری خاتون نے اُسے رسول اللہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آنحضور ﷺ نے اسے یہاں رکھوایا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی پر (کھڑے ہوکر) نماز پڑھائی۔ اسی پر کھڑے کھڑے تکبیر کہی۔ اسی پر رکوع کیا پھر الٹے پاؤں لوٹے اور ممبر سے بالکل متصل سجدہ کیا اور پھر دوبارہ اسی طرح کیا، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو لوگوں کو خطاب فرمایا۔ لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا تا کہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز کا طریقہ سیکھ لو (یعنی پچھلی صف والے بھی نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیں۔

(۸۶۹) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَ نِيْ ابْنُ اَنَسٍ اَنَّه' سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ جِذْعٌ يَّقُوْمُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَه' الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ اَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَه' عَلَيْهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَّحْيٰى اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ سَمِعَ جَابِرًا

۸۶۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے یحیٰی بن سعدی نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے ابن انس نے خبر دی۔ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک تنا تھا جس پر نبی کریم ﷺ ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے لیئے منبر بن گیا (اور آپ ﷺ نے تنے پر ٹیک نہیں لگایا) تو ہم نے اس سے قریب الولادت اونٹنی کی طرح رونے کی آواز سنی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے منبر سے اتر کر دست مبارک اس پر رکھا، اور سلیمان نے یحیٰی کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہیں حفص بن عبیداللہ بن انس نے خبر دی اور انہوں نے جابر سے حدیث سنی۔

(۸۷۰) حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اَيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَاابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَآءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

۸۷۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ان کے والد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے لئے آنے سے پہلے غسل کر لیا کرو۔

باب ۵۸۲ اَلْخُطْبَةِ قَائِمًا وَقَالَ اَنَسٌ بَيْنَا النَّبِيُّ

۵۸۲۔ کھڑے ہوکر خطبہ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔

(۸۷۱) حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْاٰنَ

۸۷۱۔ ہم سے عبیداللہ بن عمر قواریری نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبیداللہ بن عمر نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر بیٹھ جاتے تھے اور پھر کھڑے ہوتے تھے جیسے تم لوگ بھی آج کل کرتے ہو۔

باب ۵۸۳. اِسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ اِذَا خَطَبَ وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الْاِمَامَ

۵۸۳۔ امام جب خطبہ دے تو سامعین رخ امام کی طرف کر لیں۔
ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم امام کی طرف (خطبہ کے وقت) رخ کرتے تھے۔

(۸۷۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَآءُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ جَلَسْنَا حَوْلَهٗ

۸۷۲۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن ابی میمونہ نے۔ کہا کہ ہم سے عطاء بن یسار نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور صحابہ آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ ❶

باب ۵۸۴. مَنْ قَالَ فِيْ خُطْبَةِ الثَّنَآءِ اَمَّا بَعْدُ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۸۴۔ جس نے خطبہ میں ثناء کے بعد اما بعد کہا۔
اس کی روایت عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کی اور آپ نے نبی کریم ﷺ سے۔

(۸۷۳) وَقَالَ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا. اُسَامَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ قُلْتُ مَاشَانُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَاَطَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جِدًّا حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ وَاِلٰى جَنْبِيْ قِرْبَةٌ فِيْهَا مَآءٌ فَفَتَحْتُهَا فَجَعَلْتُ اَصُبُّ مِنْهَا عَلٰى رَاْسِيْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

۸۷۳۔ ہم سے اسامہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے فاطمہ بنت منذر نے خبر دی ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئی۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے (اس بے وقت نماز پر حیرت سے پوچھا کہ) کیا بات ہے۔ حضرت عائشہؓ نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا میں نے پوچھا۔ کیا کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا کیونکہ سورج گہن ہو گیا تھا) اسماء نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ دیر تک نماز پڑھتے رہے اسی دوران میں مجھ پر غشی طاری ہو گئی۔ قریب ہی ایک مشک میں پانی رکھا ہوا تھا۔ میں اسے کھول کر

❶ سلف کے دور میں بھی خطبہ سننے کا یہ طریقہ تھا کہ وہ خطبہ سننے کے لئے اس طرح بیٹھ جایا کرتے تھے جیسے آج کل تقریر اور وعظ وغیرہ سنے جاتے ہیں یعنی صف بندی کے بغیر بیٹھتے تھے۔ راوی کی مراد بھی اسی طریقہ کو بیان کرنا ہے۔ لیکن بعد میں صف بندی کا رواج ہو گیا یہ بدعت نہیں ہے نہ اس میں کوئی برائی ہے بلکہ مقصود صرف یہ ہے کہ خطبہ سنتے وقت رخ امام کی طرف ہو۔

وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ قَالَتْ وَلَغِطَ نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْكَفَأْتُ اِلَيْهِنَّ لِاُسَكِّتَهُنَّ فَقُلْتُ لِعَآئِشَةَ مَا قَالَ قَالَتْ قَالَ مَامِنْ شَيْءٍ لَّمْ اَكُنْ اُرِيْتُهٗ اِلَّا وَقَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِنَّهٗ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْ قَالَ الْمُوْقِنُ شَكَّ هِشَامٌ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ هُوَ مُحَمَّدٌ جَآءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَاٰمَنَّا فَاَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا فَيُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ شَكَّ هِشَامٌ فَيُقَالُ لَهٗ مَاعِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُ قَالَ هِشَامٌ فَلَقَدْ قَالَتْ لِيْ فَاطِمَةُ فَاَوْعَيْتُهٗ غَيْرَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ مَا يُغَلِّظُ عَلَيْهِ

اپنے سر پر ڈالنے لگی۔ پھر جب سورج صاف ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز ختم کردی اس کے بعد آپ ﷺ نے خطبہ دیا۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب حمد بیان کی اس کے بعد فرمایا۔ اما بعد۔ ❶ اسماءؓ نے فرمایا کہ کچھ انصاری خواتین شور کرنے لگیں اس لئے میں ان کی طرف بڑھی کہ انہیں چپ کروں (تاکہ رسول اللہ ﷺ کی بات اچھی طرح سن سکوں) میں نے عائشہؓ سے پوچھا کہ (جب میں انصاری خواتین کو چپ کرا رہی تھی تو) رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سی چیزیں جو میں نے اس سے پہلی نہیں دیکھی تھیں آج اپنی اس جگہ سے میں نے انہیں دیکھ لیا۔ جنت اور دوزخ تک میں نے دیکھی۔ مجھے وحی کے ذریعہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قبر کا امتحان دجال کے ذریعہ تمہارے امتحان کی طرح ہوگا۔ تمہارے پاس ایک شخص کو لایا جائے گا (یعنی خود آنحضور ﷺ کو) اور پوچھا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ مؤمن یا یہ کہا کہ یقین کرنے والا (اسلام پر) ہشام کو شک تھا۔ کہنے لگا کہ یہ محمد رسول اللہ ہیں۔ ہمارے پاس ہدایت اور واضح دلائل لے کر آئے اس لئے ہم ان پر ایمان لائے۔ ان کی دعوت قبول کی ان کی اتباع کی اور ان کی تصدیق کی۔ اب اس سے کہا جائے گا کہ صالح ہو، سو جاؤ۔ ہم پہلے سے جانتے تھے کہ تمہارا ان پر ایمان ہے ہشام نے شک کے اظہار کے ساتھ کہا کہ رہا منافق یا مرتاب۔ تو اس سے جب کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے تو وہ جواب دے گا کہ مجھے معلوم نہیں میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا اسی کے مطابق میں نے کہا ہشام نے بیان کیا کہ فاطمہ نے جو کچھ کہا تھا اسے میں نے یاد رکھا۔ البتہ انہوں نے قبر میں منافقوں پر سخت عذاب کی بھی تفصیل بیان کی تھی۔ (اور وہ مجھے یاد نہیں)۔

(۸۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۸۷۴۔ ہم سے محمد بن معمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو عاصم نے جریر بن حازم کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حسن سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے سنا

❶ یہ طویل حدیث اس عنوان کے تحت اس لئے لائی گئی ہے کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ آنحضور ﷺ نے اپنے خطبہ میں اما بعد فرمایا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ اما بعد کہنا سنت کے مطابق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ کہا تھا۔ آپ کا "فصل خطاب" بھی یہی ہے۔ پہلے خداوند قدوس کی حمد و تعریف پھر نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجا گیا اور اما بعد نے اس تمہید کو اصل خطاب سے جدا کر دیا۔ اما بعد کا مطلب یہ ہے کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد اب اصل خطاب شروع ہوگا۔ اس حدیث میں بعض اہم مباحث ہیں جن کا ذکر اپنے موقعہ پر ہوگا۔ حدیث پھر دوبارہ بھی آئے گی۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِمَالٍ اَوْسَبْىٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى رِجَالًا وَّتَرَكَ رِجَالًا فَبَلَغَهٗ اَنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ عَتَبُوْافَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّىْ اُعْطِى الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِىْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنَ الَّذِىْ اُعْطِىْ وَلٰكِنْ اُعْطِىْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰى فِىْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَاجَعَلَ اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللّٰهِ مَآ اُحِبُّ اَنَّ لِىْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَالنَّعَمِ

کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال یا قیدی لائے گئے۔ آپ ﷺ نے بعض صحابہ کو اس میں سے عطاء کیا اور بعض کو کچھ نہیں دیا۔ پھر آپ کو معلوم ہوا کہ جن لوگوں کو آپ ﷺ نے نہیں دیا تھا انہیں اس کا رنج ہوا اس لئے آپ نے اللہ کی حمد اور تعریف کی پھر فرمایا۔ اما بعد۔ بخدا میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا لیکن میں جس کو نہیں دیتا وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے جسے میں دیتا ہوں میں گو ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دلوں میں بے صبری اور لالچ محسوس کرتا ہوں لیکن جن کے دل اللہ تعالیٰ نے خیر اور بے نیاز بنائے ہیں میں ان پر اعتماد کرتا ہوں۔ عمرو بن تغلب بھی ایسے ہی لوگوں میں سے ہے بخدا میرے لئے رسول اللہ ﷺ کا یہ ایک کلمہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔ ❶

(۸۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِى الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلُّوْا مَعَهٗ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَىَّ مَكَانُكُمْ لٰكِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا تَابَعَهٗ يُوْنُسُ۔

۸۷۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے۔ کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت اٹھ کر مسجد میں نماز پڑھی اور چند صحابہ بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ صبح کو ان صحابہ رضوان اللہ علیہم نے دوسرے لوگوں سے اس کا تذکرہ کیا چنانچہ (دوسرے دن) اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ دوسری صبح کو اس کا اور زیادہ چرچا ہوا۔ پھر کیا تھا۔ تیسری رات بڑی تعداد میں نمازی جمع ہو گئے اور جب رسول اللہ ﷺ اٹھے تو ان صحابہؓ نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز شروع کر دی۔ چوتھی رات جو آئی تو مسجد میں نمازیوں کی کثرت سے تل رکھنے کی بھی جگہ نہیں تھی۔ لیکن آج رات نبی کریم ﷺ نے نماز نہیں پڑھی اور فجر کے بعد لوگوں سے خطاب فرمایا پہلے آپ ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر فرمایا۔ اما بعد مجھے تمہاری اس حاضری سے کوئی اندیشہ نہیں لیکن میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں (تمہاری اس شدت اشتیاق کو دیکھ کر) یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ۔ ❷ اس روایت کی متابعت یونس نے کی ہے۔

---

❶ سرخ اونٹ عرب میں نہایت قیمتی ہوتے تھے اور وہ لوگ عموماً کسی چیز کی عظمت اور اس کے عزیز ہونے کو تمثیلاً اس کے ذریعہ واضح کرتے تھے۔ ❷ جماعت کی خصوصیت میں ایک وجوب بھی ہے۔ اسی وجہ سے رات کی اس نماز کو آپ نے گھروں میں تنہا پڑھنے کا حکم دیا اور اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ بھی اسے تنہا پڑھنے کو پسند فرماتے تھے۔ یہ تو آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ یہ تہجد کی نماز کا ذکر ہے۔

(۸۷۶) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَتَشَهَّدَ وَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ مِمَّا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ اَبُوْمُعَاوِيَةَ وَاَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّا بَعْدُ وَ تَابَعَهُ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ فِيْ اَمَّا بَعْدُ

۸۷۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھے عروہ نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نماز عشاء میں کھڑے ہوئے۔ پہلے آپ ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب اس کی تعریف کی اور پھر فرمایا۔ اما بعد۔ اس روایت کی متابعت ابومعاویہ اور ابواسامہ نے ہشام کی واسطہ سے کی انہوں نے اپنے والد سے اس کی روایت کی انہوں نے ابوحمید سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اما بعد۔ اور اس کی متابعت عدنی نے سفیان کے واسطہ سے اما بعد کے ذکر میں کی۔

(۸۷۷) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ وَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۸۷۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے علی بن حسین نے مسور بن مخرمہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے میں نے سنا کہ کلمۂ شہادت کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔ اما بعد۔ اس روایت کی متابعت زبیدی نے زہری کے واسطہ سے کی ہے۔

(۸۷۸) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ اٰخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَةً عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَيَّ فَثَابُوْٓا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يَقِلُّوْنَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَّلِيَ شَيْئًا مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ يَّضُرَّ فِيْهِ اَحَدًا وَّيَنْفَعَ فِيْهِ اَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ

۸۷۸۔ ہم سے اسمٰعیل بن ابان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن غسیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف لائے۔ منبر پر یہ آپ کی آخری مجلس تھی۔ دونوں شانوں سے چادر لپیٹے ہوئے آپ بیٹھے تھے اور سر مبارک پر ایک پٹی باندھ رکھی تھی۔ آپ نے حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ لوگو! میری بات سنو۔ چنانچہ لوگ آپ کی طرف کلام مبارک سننے کے لئے متوجہ ہوگئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ اما بعد۔ یہ قبیلہ انصار کے لوگ (آنے والے دور میں) تعداد میں بہت کم ہو جائیں گے اور دوسرے لوگ بہت زیادہ ہو جائیں گے۔ پس محمد (ﷺ) کی امت کا جو شخص بھی حاکم ہو اور اسے نفع اور نقصان پہنچانے کی طاقت ہو تو انصار کے صالح لوگوں کی پذیرائی کرے اور بروں سے در گذر کرے۔ ❶

❶ یہ آپ کا مسجد نبوی میں سب سے آخری خطبہ تھا آپ کی یہ پیشین گوئی واقعات کی روشنی میں کس قدر صحیح ہے۔ انصار اب دنیا میں کہیں خال خال ہی ملتے ہیں، اور مہاجرین اور دوسرے شیوخ عرب کی نسلیں تمام عالم اسلامی میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس شان کریمی پر قربان جائیے اس احسان کے بدلہ میں کہ انصار نے آپ ﷺ کی اور اسلام کی کسمپرسی اور مصیبت کے وقت مدد کی تھی آپ اپنی تمام امت کو اس کی تلقین فرما رہے ہیں کہ انصار کو اپنا محسن سمجھیں۔ ان میں جو اچھے ہوں ان کے ساتھ حسن معاملت بڑھ چڑھ کر کریں اور بروں سے درگذر کہ ان کے آباء نے اسلام کی بڑی کسمپرسی کے عالم میں مدد کی تھی۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب ۵۸۵. اَلْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(۸۷۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا

۵۸۵۔ جمعہ کے دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا۔

۸۷۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ (جمعہ میں) دو خطبے دیتے تھے۔ اور دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔

باب ۵۸۶. اَلْاِسْتِمَاعِ اِلَى الْخُطْبَةِ

۵۸۶۔ خطبہ پوری توجہ سے سنا جائے۔ ❶

(۸۸۰) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ

۸۸۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے۔ ان سے ابوعبداللہ اغر نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے آنے والوں کے نام لکھتے جاتے ہیں۔ ترتیب وار سب سے پہلے آنے والا اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح ہے۔ اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی دینے والے کی طرح ہے۔ پھر مینڈھے کی قربانی کا ثواب رہتا ہے۔ اس کے بعد مرغی کا اس کے بعد انڈے کا۔ لیکن جب امام (خطبہ دینے کے لئے) باہر آجاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور ذکر سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

باب ۵۸۷. اِذَا رَاَى الْاِمَامُ رَجُلًا جَآءَ وَهُوَ يَخْطُبُ اَمَرَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

۵۸۷۔ امام نے خطبہ دیتے وقت دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور پھر اس سے دو رکعت پڑھنے کے لئے کہا۔

(۸۸۱) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ

۸۸۱۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو بن دینار نے۔ ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص آیا، نبی کریم ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے فلان کیا تم نے نماز پڑھ لی اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھو۔ ❷

باب ۵۸۸. مَنْ جَآءَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

۵۸۸۔ خطبہ کے وقت مسجد آنے والے کو صرف دو ہلکی رکعتیں پڑھنی

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اس باب میں جتنی حدیثیں آئی ہیں وہ مختلف موضوع سے متعلق ہیں اور یہاں ان کا ذکر صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ کسی خطبہ وغیرہ کے موقعہ پر امابعد کا اس میں ذکر ہے۔ ان میں سے بعض احادیث پہلے بھی گذر چکی ہیں اور کچھ آئندہ آئیں گی۔ ان میں جو بحث طلب ہوں گی ان پر موقعہ سے بحث کی جائے گی۔

(حاشیہ ہذا) ❶ عام نمازیوں پر خطبہ سننا واجب ہے۔ البتہ امام ضرورت کے وقت خطبہ کے دوران امر و نہی کر سکتا ہے۔ اگر نمازیوں میں سے کوئی شور و شغب کرے تو کوئی بھی نمازی انہیں صرف اشاروں سے منع کر سکے گا۔ ❷ اس حدیث کی بعض روایتوں میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ابھی منبر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ شخص مذکور آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی آپ نے خطبہ شروع نہیں کیا تھا۔ احناف کے نزدیک خطبہ جب شروع ہو چکا ہو تو سنتیں یا تحیۃ المسجد نہ پڑھنی چاہئے بلکہ خطبہ سننا چاہئے کہ یہ واجب ہے، اور وہ صرف سنت۔

خَفِيفَتَيْنِ.

چاہئیں۔

(۸۸۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو وَسَمِعَ جَابِرًا قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

۸۸۲۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو کے واسطہ سے حدیث بیان کی، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں آیا۔نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے آنے والے نے جواب دیا کہ نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھ لو۔ (تحیۃ المسجد)

باب ۵۸۹. رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْخُطْبَةِ

۵۸۹۔خطبہ میں ہاتھ اٹھانا۔

(۸۸۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ ح وَعَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّآءُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَ دَعَا

۸۸۳۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ان سے عبدالعزیز نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ح اور یونس سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوگیا اور عرض کی کہ یارسول اللہ ! مویشی اور بکریاں ہلاک ہوگئیں۔(بارش نہ ہونے کی وجہ سے) آپ ﷺ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش برسائیں چنانچہ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھایا اور دعا کی۔ [1]

باب ۵۹۰. اَلْاِسْتِسْقَآءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۵۹۰۔جمعہ کے خطبہ میں بارش کے لئے دعا۔

(۸۸۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَ مِنَ الْغَدِ

۸۸۴۔ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے ابوعمرو نے حدیث بیان کی۔کہا کہ مجھ سے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی۔ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں قحط پڑا۔نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی نے کہا یارسول اللہ! مال تباہ ہوگیا اور اہل وعیال دانوں کو ترس گئے۔آپ ﷺ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ [illegible] فرمائیں۔آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے۔اس وقت بادل کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر نظر نہیں آ رہا تھا۔اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے ابھی آپ ﷺ نے ہاتھوں کو نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح گھٹا امڈ آئی اور ابھی منبر سے اترے بھی نہیں تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کا پانی آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپک رہا

[1] عام طور پر علماء اس حدیث پر لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی طرح ہاتھ نہیں اٹھائے تھے بلکہ جیسے آج کل مقررین خطاب کے وقت ہاتھوں سے اشارے کرتے ہیں آپ نے بھی اسی طرح کیا تھا اور یہاں راوی کے طرز بیان سے مغالطہ ہوا ہے کیونکہ خطبہ میں ہاتھوں کو دعا کی طرح اٹھانے پر ناپسندیدگی ثابت ہے۔

بعد وبعد ینیه حتی الْجُمُعَةِ الْاُخری
فقام ذلک الاعرابیُّ اَوْقَالَ غیْرُہٗ فَقَالَ یَارَسُوْلَ
[illegible] تهدّم الْبِنَآءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَع
یدیه فقال اللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَاوَلَا عَلَیْنَا فَمَایُشِیْرُ بِیَدِهٖ
الی ناحیةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ
المدینة مثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِیُ قَنَاةٌ شَهْرًا وَّ لَمْ
یجیٔ احدٌ منْ نَّاحِیَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ

تھا۔ اس دن، اس کے بعد اور پھر متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی (دوسرے جمعہ کو) یہی اعرابی پھر کھڑا ہوا یا کہا کہ کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ! عمارتیں منہدم ہوگئیں اور مال واسباب ڈوب گئے۔ آپ ﷺ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ اب دوسری طرف بارش برسایئے اور ہم سے روک دیجئے۔ آپ ﷺ ہاتھ سے بادل کے جس طرف بھی اشارہ کرتے ادھر مطلع صاف ہوجاتا سارا مدینہ تالاب کی طرح بن گیا تھا۔ وادیاں مہینہ بھر برابر بہتی رہیں اور اطراف وجوانب سے آنے والے بھی اپنے یہاں بھرپور بارش کی خبر دیتے تھے۔

باب ۵۹۱. الْاِنْصَاتِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ وَ اِذَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَقَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ

۵۹۱۔ جمعہ کے خطبہ میں خاموش رہنا چاہئے۔ اور یہ بھی لغو حرکت ہے کہ اپنے قریب بیٹھے ہوئے شخص سے کوئی کہے کہ ”چپ رہو۔“ سلمان رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے کہ امام جب خطبہ شروع کرے تو خاموش ہوجانا چاہئے۔

(۸۸۵) حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ

۸۸۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے قریب بیٹھے ہوئے شخص سے کہو کہ ”چپ رہو“ تو یہ بھی لغو حرکت ہے۔

باب ۵۹۲. السَّاعَةِ الَّتِیْ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

۵۹۲۔ جمعہ کے دن دعاء قبول ہونے کی گھڑی۔

(۸۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِیْهِ سَاعَةٌ لَّایُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا

۸۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالزناد نے ان سے اعرج نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے ذکر میں ایک مرتبہ فرمایا کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اگر کوئی مسلم بندہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی چیز خداوند قدوس سے مانگ رہا ہو تو خداوند اسے وہ چیز ضرور دیتا ہے۔ ہاتھ کے اشارے سے آپ ﷺ نے اس وقت کی کمی ظاہر کی۔ [1]

باب ۵۹۳. اِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الْاِمَامِ فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَصَلٰوةُ الْاِمَامِ وَ مَنْ بَقِیَ جَائِزَةٌ

۵۹۳۔ اگر جمعہ کی نماز میں لوگ امام کو چھوڑ کر چلے جائیں تو امام اور باقیماندہ نمازیوں کی نماز جائز ہے۔

---

[1] یہ ساعت اجابت ہے اکثر احادیث میں جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیان کی تعیین بھی ملتی ہے کہ انہی نمازوں کے درمیان میں تھوڑی دیر کے لئے یہ ساعت آتی ہے۔ امام احمد اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی منقول ہے کہ یہ ساعت عصر کے بعد ہے۔ اس کی تعیین میں اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔

(۸۸۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَتْ عِيْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوْا اِلَيْهَا حَتّٰى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَّا اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْلَهْوَانِ انْفَضُّوْآ اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا

۸۸۷۔ ہم سے معاویہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زائدہ نے حصین کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم بن ابی جعد نے کہا کہ ہم سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں غلہ لئے ہوئے چند تجارتی اونٹ ادھر سے گذرے اور حاضرین اسی طرف متوجہ ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کل بارہ آدمی باقی رہ گئے اس پر یہ آیت اتری۔ (ترجمہ) اور جب یہ لوگ تجارت اور کھیل دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔ ❶

باب ۵۹۴. الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا

۵۹۴۔ جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے نماز۔

(۸۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَ بَعْدَ هَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَبَعْدَ الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ

۸۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی۔ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت اپنے گھر میں پڑھتے تھے۔ اور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے، اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں جب واپس ہوتے تب پڑھتے۔ ❷

باب ۵۹۵. قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

۵۹۵۔ اللہ عزوجل کے اس فرمان سے متعلق کہ جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل (روزی و معاش) کی تلاش کرو۔

(۸۸۹) حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ فِيْنَا امْرَاَةٌ تَجْعَلُ عَلٰى اَرْبَعَآءَ فِيْ مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ اُصُوْلَ

۸۸۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوغسان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے سہل کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ہاں ایک خاتون تھیں نالوں کے پاس ایک کھیت میں انہوں نے چقندر بو رکھے تھے۔ جمعہ کا

❶ یہ واقعہ اسلام کے ابتدائی دور کا ہے۔ دوسری صحیح روایتوں میں ہے کہ آنحضور ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ ابتداء اسلام میں جمعہ کے خطبہ کا بھی وہی طریقہ تھا جو آج کل عیدین کا ہے یعنی نماز کے بعد خطبہ ہوتا تھا۔ نسائی کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ عیدین کی نماز کے بعد فرما دیتے تھے کہ جس کا جی چاہے وہ ٹھہر جائے اور جس کا جی چاہے چلا جائے غالباً ابتداء میں عیدین کے خطبہ کی اتنی اہمیت نہیں تھی اور اسی بناء پر صحابہؓ نے جمعہ کے خطبے کو بھی سمجھا ہوگا کہ اس کا سننا ضروری نہیں ہے۔ چنانچہ جب سامان تجارت دیکھا تو ضرورت مند صحابہ خرید و فروخت کے لئے چلے گئے لیکن اس پر بھی سخت تنبیہ کی گئی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عنوان میں "نماز" ہی کا ذکر کیا ہے لیکن یہ صرف حدیث کے الفاظ کے تتبع میں یعنی چونکہ حدیث میں متعلقات نماز پر نماز کا اطلاق ہوا ہے امام صاحبؒ نے بھی وہ تعبیر باقی رکھی۔ ❷ غالباً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط کے مطابق انہیں کوئی ایسی حدیث نہیں ملی جس میں یہ ذکر ہو کہ آنحضور ﷺ جمعہ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی سنتیں پڑھتے تھے اسی لئے انہوں نے عنوان تو جمعہ کا لگایا لیکن حدیث میں صرف ظہر سے پہلے اور بعد کی سنتوں کا ذکر ہے اور جمعہ کی صرف بعد والی سنتوں کا ذکر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جمعہ ظہر ہی کا قائم مقام ہے۔ دوسری احادیث میں جمعہ سے پہلے اور بعد کی دونوں سنتوں کا ذکر ہے۔ ممکن ہے عنوان میں انہیں احادیث سے فائدہ اٹھایا ہو۔

السِّلْقِ فَتجعَلُه فِي قِدْرٍ ثُمَّ تَجعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِّنْ شَعِيْرٍ تَطْحَنُهَا فَتكُوْنُ اُصُوْلُ السِّلْقِ عَرْقَه، وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلوٰةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ اِلَيْنَا فَنَلْعَقُه، وَكُنَّا نَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ

دن آتا تو وہ چقندر اکھاڑ لاتیں اور اسے ایک ہانڈی میں پکاتیں پھر اوپر سے ایک مٹھی آٹا چھڑک دیتیں۔ اس طرح یہ چقندر گوشت کی طرح ہو جاتے۔ جمعہ سے واپسی میں ہم انہیں سلام کرنے کے لئے حاضر ہوتے تو یہی پکوان ہمارے آگے کر دیتیں۔ اور ہم خوب مزے لے کر کھاتے۔ ہم لوگ ہر جمعہ کو ان کے اس کھانے کے خواہش مند رہتے تھے۔

(۸۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا وَقَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۸۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی اپنے والد کے واسطہ سے اور ان سے سہل بن سعد نے یہی حدیث بیان کی اور فرمایا کہ قیلولہ اور دوپہر کا کھانا ہم جمعہ کے بعد کھاتے تھے۔

باب ۵۹۶. اَلْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۵۹۶۔ قیلولہ جمعہ کے بعد۔

(۸۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كُنَّا نُبَكِّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيْلُ

۸۹۱۔ ہم سے محمد بن عقبہ شیبانی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو اسحٰق فزاری نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ ہم جمعہ پہلے پڑھتے تھے اور اس کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

(۸۹۲) حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُوْنُ الْقَائِلَةُ

۸۹۲۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو غسان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے سہل رضی اللہ عنہ کی واسطہ سے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے اور قیلولہ اس کے بعد ہوتا تھا۔

اَبْوَابُ صَلوٰةِ الْخَوْفِ

صلوٰۃ خوف کی تفصیلات ①

باب ۵۹۷. وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اِلٰى قَوْلِهٖ عَذَابًا مُّهِيْنًا

۵۹۷۔ اللہ عزوجل کے ارشاد واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح سے عذاباً مهینا تک (اسی سے متعلق تصریحات

① ذیل کی احادیث میں اس نماز کی تفصیلات بیان ہوئی جو خوف اور دشمن سے مقابلہ کے وقت کے لئے خاص طور سے مشروع ہوئی تھی۔ غزوات میں نماز کے اوقات بھی آتے تھے۔ ادھر دشمن مقابل میں کھڑے ہوتے۔ تمام مسلمانوں کی یہ خواہش ہوتی کہ نماز حضور اکرم ﷺ ہی کی اقتداء میں پڑھیں۔ لیکن جس طرح کی صورت حال سامنے ہے اگر بیک وقت تمام مسلمان نماز میں مشغول ہو جائیں تو ہر وقت دشمن کے اچانک حملہ کا خطرہ! امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ صلوٰۃ خوف صرف آنحضور ﷺ کے عہد مبارک تک کے لئے مشروع تھی۔ اور وجہ یہ تھی کہ تمام مسلمان آپ ﷺ ہی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے خواہش مند ہوتے تھے لیکن آپ ﷺ کے بعد اس نماز کی مشروعیت منسوخ ہو گئی کیونکہ اب کوئی ایسی مرکزی شخصیت، پیغمبر جیسی، مسلمانوں میں نہیں ہے۔ جس کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی اس درجہ تڑپ اور خواہش ہو اس لئے خوف اور دشمن کے مقابلہ کے اوقات میں اب نماز اس مخصوص طریقہ سے نہیں پڑھی جا سکتی بلکہ متعدد جماعتیں کر لی جائیں گی اور ان کے امام بھی علیحدہ ہوں گے اور اس عام طریقہ کے مطابق نماز پڑھیں گے۔ لیکن عام علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلوٰۃ خوف اپنے اسی مخصوص طریقہ کے ساتھ اب بھی باقی ہے اور اس کی مشروعیت منسوخ نہیں ہوئی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ہیں)۔

(۸۹۳) حَدَّثَنَا اَبُوْالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ سَاَلْتُه' هَلْ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَعْنِیْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا فَقَامَتْ طَآئِفَةٌ مَّعَه' وَاَقْبَلَتْ طَآئِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِمَنْ مَّعَه' وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّآئِفَةِ الَّتِیْ لَمْ تُصَلِّ فَجَآءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِه رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ.

۸۹۳۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ نے صلوٰۃ خوف پڑھی تھی؟ اس پر انہوں نے فرمایا کہ ہمیں سالم نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نجد کے اطراف میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک تھا۔ مقابلہ کے وقت ہم صف بستہ ہوگئے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی (مسلمانوں میں سے) ایک جماعت آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے میں شریک ہوگئی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر کھڑی رہی۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔ پھر یہ لوگ اس جماعت کی جگہ واپس آگئے جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ اب دوسری جماعت (حضور اکرم ﷺ کے پاس) آئی۔ ان کے ساتھ بھی آپ نے ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد دونوں جماعتوں نے (باری باری) اسی سابقہ جگہ آکر ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے کئے۔

باب۵۹۸ .صَلٰوةِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا رَّاجِلٌ قَآئِمٌ

۵۹۸۔صلوٰۃ خوف پیدال اور سواری پر، راجل (پیدل چلنے والا، یہاں) کھڑے ہونے والے کے معنی میں ہے۔

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) میں اس کی تفصیلات ہیں اور نسخ کے لئے کوئی اشارہ تک موجود نہیں پھر اگرچہ پیغمبر جیسی مرکزی شخصیت اب کوئی نہیں لیکن مسلمانوں میں ایسے مقتداء تو بہرحال ہوسکتے ہیں جن کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے عام مسلمان خواہش مند ہوں۔ اس لئے جب شریعت نے مسلمانوں کی ایک خواہش کی رعایت کی ہے اور خود اپنی حکمت بالغہ کے پیش نظر خوف کی نماز کا ایک مخصوص طریقہ بتایا ہے تو اسے اب بھی رکھنے میں کیا چیز مانع بن سکتی ہے۔ اسی لئے علماء نے لکھا ہے کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھی اس کے خلاف قول کی نسبت صحیح نہیں معلوم ہوتی۔

قرآن مجید میں کسی بھی نماز کی تفصیلات بیان نہیں ہوئی ہیں۔ بلکہ صرف اشاروں پر اکتفا کیا گیا ہے۔ نماز کی جملہ تفصیلات خود حضور اکرم ﷺ نے اپنے قول و عمل کے ذریعہ واضح کی تھیں۔ البتہ صرف صلوٰۃ خوف کے طریقے کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں جیسا کہ اس باب میں دی ہوئی آیت سے واضح ہے ۔گو پوری تفصیل یہاں بھی نہیں ہے۔

صلوٰۃ خوف حضور اکرم ﷺ سے مختلف طریقوں سے منقول ہے۔ ابوداؤد ونسائی میں ان طریقوں کی تفصیلات زیادہ وضاحت کے ساتھ ملتی ہیں۔ ابن قیم نے زاد المعاد میں ان تمام روایتوں کا تجزیہ کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اگر ان تمام روایتوں پر غور کیا جائے تو چھ طریقے ان سے سمجھ میں آتے ہیں۔ چونکہ حضور اکرم ﷺ سے خود یہ نماز مختلف طریقوں سے منقول ہے۔ اس لئے ائمہ کا اس مسئلہ میں اختلاف بھی ناگزیر تھا۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ قرآن نے قصداً صلوٰۃ خوف کے طریقہ میں اجمال سے کام لیا۔ تاکہ توسع، جو شریعت کا مقصود ہے، باقی رہے اور کسی قسم کی تنگی نہ پیدا ہونے پائے۔ اگر قرآن میں صرف کسی ایک طریقہ کی تعیین ہوجاتی تو اس کے خلاف ممکن نہیں تھا۔ حنفی فقہ کی کتابوں میں عام طور سے صلوٰۃ خوف کا یہ طریقہ لکھا ہے کہ فوج کے دو حصے کرلئے جائیں۔ ایک حصہ محاذ پر کھڑا رہے اور دوسرا نماز پڑھنے کے لئے آئے۔ امام اس جماعت کو ایک رکعت جب پڑھا چکے تو یہ امام کے پیچھے سے ہٹ جائے اور محاذ پر جاکر کھڑا ہوجائے۔ اب وہ لوگ نماز پڑھنے کے لئے آئیں گے جو ابھی محاذ پر تھے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۸۹۴) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ نِ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِ مُجَاهِدِ إِذَا اخْتَلَطُوْا قِيَامًا وَّ زَادَ بْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوْا قِيَامًا وَّ رُكْبَانًا.

۸۹۴۔ ہم سے سعید بن یحییٰ قرشی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجاہد کی روایت کی طرح بیان کیا کہ جب جنگ میں لوگ ایک دوسرے سے گھ جائیں تو کھڑے کھڑے (سر کے اشاروں سے نماز پڑھیں) اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اپنی روایت میں اضافہ یہ کیا ہے کہ اگر لوگ اس سے بھی زیادہ ہوں تو پیدل اور سوار (جس طرح بھی ہو سکے) نماز پڑھیں۔ ❶

باب ۵۹۹. يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي صَلوٰةِ الْخَوْفِ

۵۹۹۔ صلوٰۃ خوف میں ایک دوسرے کی حفاظت کرے۔

(۸۹۵) حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهُ

۸۹۵۔ ہم سے حیوۃ بن شریح نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن حرب نے زبیدی کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبیداللہ بن عتبہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور دوسرے لوگ بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں کھڑے ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ نے تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ آپ ﷺ

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) یہ بھی صرف ایک رکعت امام کی اقتداء میں پڑھیں گے۔ امام کی نماز اب پوری ہو چکی لیکن مقتدیوں میں سے کسی کی بھی پوری نہیں ہوئی۔ اس لئے امام تو فارغ ہو گیا البتہ مقتدی اپنی سابقہ جگہ پر آ کر نماز پوری کریں۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ جن لوگوں نے پہلے امام کی اقتداء میں ایک رکعت پڑھی تھی اب وہ پھر اس سابقہ جگہ پر آئیں گے۔ اسی دوران میں دوسری جماعت محاذ پر جا چکی ہوگی اور یہ پہلی جماعت اپنی باقی ماندہ ایک رکعت پوری کر کے جب محاذ پر جائے گی تو دوسری جماعت بھی اسی جگہ آ کر باقی ماندہ رکعت پڑھے گی۔ یہ صورت صرف اس لئے اختیار کی جائیگی تاکہ دشمن کے اچانک حملہ کا تحفظ کیا جائے۔ اس نماز میں بہت سی رعایتیں ایسی ہیں جو عام حالت میں نہیں ہوتیں۔ مثلاً نماز پڑھنے ہی میں لوگ آ جا بھی سکتے ہیں۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ یہ نماز کی حالت میں چلنا ہے (المشی فی الصلوٰۃ) اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ نماز چلتے ہوئے پڑھنے (الصلوٰۃ ماشیا) سے فاسد ہوتی ہے۔ یہ ایک نکتہ ضرور ہے لیکن بہر حال عام حالات میں تو اس حد تک ''المشی فی الصلوٰۃ'' کی بھی اجازت نہیں! البتہ اگر جنگ دست بدست ہو رہی ہو تو نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔ خود آنحضور ﷺ نے غزوۂ احزاب میں جنگ کی وجہ سے نماز قضا کی تھی اور عصر مغرب کے بعد پڑھی تھی۔ دوسرے ائمہ کے یہاں اس نماز کے دوسرے طریقے بھی ہیں۔ حنفیہ کے بیان کردہ طریقہ سے تھوڑے بہت مختلف۔ غالباً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حنفیہ کے ہی طریقہ کو پسند فرمایا ہے۔ حدیث میں جتنے طریقے بیان ہوئے۔ جائز سب ہیں۔ اختلاف صرف استحباب میں ہے۔

(حاشیہ ہٰذا) ❶ اس روایت میں بڑا اشکال یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول نقل نہیں کیا ہے۔ کہیں اور بھی امام بخاریؒ نے یہ نہیں لکھا کہ پتہ چل سکتا کہ ابن عمرؓ نے کیا فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ یہ چاہئے تھا کہ مجاہد نے ابن عمر کی طرح روایت کی ہے لیکن کہہ رہے ہیں اس کے برعکس۔ حالانکہ مجاہد تابعی ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ صحابی اس لئے مدار قاعدہ کے لحاظ سے ابن عمرؓ کو بتانا چاہئے تھا۔ پھر اس کے بعد جو قول نقل کیا ہے اس کا کچھ مطلب صاف نہیں سمجھ میں آتا کہ کہنا کیا چاہتے ہیں اور اسی وجہ سے شارحین کا اس عبارت کے مفہوم متعین کرنے میں بڑا اختلاف ہے۔ اس عبارت میں شرط تو موجود ہے لیکن جزاء کا کچھ پتہ نہیں۔ ہم نے ترجمہ میں عبارت کے مفہوم کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ جنگ دست بدست ہو رہی ہو اور نماز پڑھنی مشکل ہو جائے تو اشاروں سے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ ہمارے یہاں بھی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سوار کے لئے اشارے سے نماز پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا وَ حَرَسُوْا اِخْوَانَهُمْ وَاَتَتِ الطَّآئِفَةُ الْاُخْرٰى فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا مَعَهٗ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِيْ صَلٰوةٍ وَّلٰكِنْ يَّحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

نے رکوع کیا تو لوگوں نے بھی کیا۔ جب آپ ﷺ سجدہ میں گئے تو آپ کے مقتدی بھی سجدہ میں گئے۔ پھر جب آپ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو وہ لوگ جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی اٹھ آئے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اب دوسری جماعت آئی (جو اب تک حفاظت کے لئے دشمن کے سامنے کھڑے تھے) اور اس نے بھی رکوع اور سجدے کئے۔ سب لوگ نماز میں تھے۔ لیکن لوگ ایک دوسرے کی حفاظت کر رہے تھے۔

باب ۶۰۰. اَلصَّلٰوةِ عِنْدَمُنَا هَضَةِ الْحُصُوْنِ وَلِقَآءِ الْعَدُوِّ.

۶۰۰۔ نماز اس وقت (جب دشمن کے) قلعوں کی فتح کے امکانات زیادہ روشن ہوجائیں اور جنگ دست بدست ہو رہی ہو۔

وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ اِنْ كَانَ تَهَيَّأَ الْفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ صَلُّوْا اِيْمَآءً كُلُّ امْرِئٍ لِنَفْسِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْاِيْمَآءِ اَخَّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ اَوْيَاْمَنُوْا فَيُصَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا صَلُّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِ رُوْا فَلَا يُجْزِءُ هُمُ التَّكْبِيْرُ وَيُؤَخِّرُوْنَهَا حَتّٰى يَاْمَنُوْا وَبِهٖ قَالَ مَكْحُوْلٌ وَّقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَضَرْتُ مُنَاهَضَةَ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ اِضَاءَةِ الْفَجْرِ وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمْ نُصَلِّ اِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ اَبِيْ مُوْسٰى فَفُتِحَ لَنَا قَالَ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ وَّمَا تَسُرُّنِيْ بِتِلْكَ الصَّلٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

اوزاعی نے فرمایا کہ جب فتح سامنے ہو، اور نماز پڑھنی ممکن نہ رہے تو ہر شخص تنہا اشاروں سے نماز پڑھے اور اگر اشاروں سے نماز پڑھنے کا بھی امکان نہ رہے تو قضا کرے اور جب جنگ بند ہوجائے یا حفاظت و امن کی کوئی صورت پیدا ہوجائے تو دو رکعت نماز پڑھے اگر دو رکعت پڑھنی ممکن نہ ہو تو ایک رکوع اور دو سجدے پر اکتفا کرے اور اگر اس کا بھی امکان نہ رہے تو صرف تکبیر سے کام نہیں چلے گا بلکہ نماز قضا کی جائے گی اور پھر امن کے بعد پڑھی جائے گی۔ مکحول کا بھی یہی مسلک تھا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبح صادق تک تستر کے قلعہ کی فتح کے امکانات روشن ہوگئے تھے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) اور جنگ انتہائی شدت کے ساتھ ہونے لگی تھی۔ کہ مسلمانوں کے لئے نماز پڑھنا ممکن نہ رہا اس لئے دن چڑھنے پر نماز پڑھی گئی۔ ہم نے نماز ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں پڑھی اور قلعہ فتح ہوچکا تھا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نماز کے بدلہ میں ہمیں دنیا اور اس کی تمام نعمتوں کو حاصل کر کے بھی کوئی خوشی نہیں ہوسکتی تھی۔ [1]

(۸۹۶) حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ عُمَرُ يَوْمَ

۸۹۶۔ ہم سے یحییٰ نے) حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وکیع نے علی بن مبارک کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے ابوسلمہ نے ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ انہوں نے کہا کہ عمرؓ

---

[1] یعنی اگرچہ قلعہ فتح ہوگیا۔ اور یہ خدا کی ایک بہت بڑی نعمت تھی۔ لیکن نماز کے چھوڑنے کا جو افسوس ہمیں ہوا قلعہ کی فتح کی خوشی اسے دور نہیں کرسکتی تھی درحقیقت قلعہ کی فتح کی کوشش بھی دینی مقصد کے ہی تحت تھی لیکن نماز چھوڑنے کا المیہ بہت بڑا تھا۔ ہم اس سے پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ عین حالت جنگ میں حنفیہ کے یہاں نماز نہیں پڑھنی چاہئے بلکہ نماز چھوڑ دینی ضروری ہے اور پھر بعد میں قضا کی جائے گی۔ حضور اکرم ﷺ نے خود غزوۂ احزاب میں لڑائی کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی تھی۔

الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَّيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغِيْبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاللّٰهِ مَاصَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ فَنَزَلَ اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّا وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّے الْمَغْرِبَ بَعْدَ هَا.

غزوۂ خندق کے موقعہ پر ایک دن کفار کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے۔ آپ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! سورج ڈوبنے والا ہے اور میں نے اب تک نماز نہیں پڑھی۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بخدا میں نے بھی اب تک نہیں پڑھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ بطحان کی طرف گئے اور وضوء کر کے آپ نے وہاں سورج غروب ہونے کے بعد عصر پڑھی۔ پھر اس کے بعد مغرب پڑھی۔

باب ۶۰۱. صَلٰوةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوْبِ رَاكِبًا وَّاِيْمَآءً. وَقَالَ الْوَ لِيْدُ ذَكَرْتُ لِلَا وْ زَاعِيِّ صَلٰوةَ شُرَحْبِيْلِ بْنِ السِّمْطِ وَاَصْحَابِهٖ عَلٰى ظَهْرِالدَّآبَّةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا اِذَا تُخُوِّفَ الْفَوْتُ وَاحْتَجَّ الْوَلِيْدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَايُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ.

۶۰۱۔ دشمن کی تلاش میں نکلنے والے اور جن کی تلاش میں دشمن ہوں، ان کی نماز سواری پر اور اشاروں سے۔ ولید نے کہا کہ میں نے اوزاعی سے شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھیوں کی سواری پر نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب نماز چھوٹ جانے کا خوف ہو تو ہمارا مسلک بھی یہی ہے۔ ❶ اور ولید نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کو دلیل میں پیش کرتے ہیں، کہ بنی قریظہ پہنچنے سے پہلے کوئی شخص عصر نہ پڑھے۔

(۸۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَ يْرِيَةُ عَنْ نَا فِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْاَحْزَابِ لَايُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيْقِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لاَ نُصَلِّيْ حَتّٰى نَاْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّيْ لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ اَحَدًا مِّنْهُمْ.

۸۹۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جویریہ نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ احزاب سے فارغ ہوتے ہی ہم سے یہ فرمایا تھا کہ کوئی شخص بنو قریظہ پہنچنے سے پہلے عصر نہ پڑھے۔ لیکن جب عصر کا وقت آیا تو بعض صحابہؓ نے راستے ہی میں نماز پڑھ لی اور بعض صحابہؓ نے کہا کہ بنو قریظہ پہنچنے سے پہلے ہم نماز نہیں پڑھیں گے اور کچھ حضرات کا خیال یہ تھا کہ ہمیں نماز پڑھ لینی چاہئے۔ کیونکہ آنحضور ﷺ کا مقصد یہ نہیں تھا (کہ نماز ہی نہ پڑھی جائے۔ بلکہ صرف جلدی پہنچنے کی کوشش کرنے کے لئے آپ ﷺ نے فرمایا تھا) پھر جب آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے کسی پر بھی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا۔ ❷

باب ۶۰۲. التَّبْكِيْرِ وَالْغَلَسِ بِالصُّبْحِ وَالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْاِ غَارَةِ وَالْحَرْبِ

۶۰۲۔ فجر، طلوع صبح صادق کے بعد اندھیرے ہی میں پڑھ لینا اور حملہ اور جنگ کے وقت نماز۔

❶ طالب یعنی دشمن کی تلاش میں نکلنے والے کی نماز احناف کے یہاں اشاروں سے صحیح نہیں البتہ مطلوب یعنی جس کی تلاش میں دشمن ہوں سواری پر نماز پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص ممکنہ جلدی کے ساتھ اپنی جان بچانے کی تدابیر کرتا ہے۔ شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھی خطرہ کی حالت میں تھے۔ فجر کا وقت قریب تھا اس لئے انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ فجر کی نماز سواری پر ہی پڑھ لیں لیکن اشتر نخعی نے اتر کر نماز پڑھی۔ اس پر شرحبیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اشتر نے اللہ کی اپنے اس عمل سے مخالفت کی ہے۔ ❷ غزوۂ احزاب جب ختم ہو گیا اور کفار ناکام ہو کر چلے گئے تو آنحضور ﷺ نے فوراً ہی مجاہدین کو حکم دیا کہ اسی حالت میں خیبر چلیں جہاں مدینہ کے یہودی رہتے تھے۔ جب آنحضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ان یہودیوں نے ایک معاہدہ کے تحت (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۸۹۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَّثَابِتٍ نِالْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَخَرَجُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَيَقُوْلُوْنَ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ قَالَ الْخَمِيْسُ الْجَيْشُ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَصَارَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ صِدَاقَهَا عِتْقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ لِثَابِتٍ يَّا اَبَا مُحَمَّدٍ ءَ اَنْتَ سَاَلْتَ اَنَسًا مَآ اَمْهَرَهَا فَقَالَ اَمْهَرَهَا نَفْسَهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ

۸۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب اور ثابت بنانی نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھا دی پھر سواری پر بیٹھ کر فرمایا کہ خیبر پر بربادی آ گئی۔ ہم جب کسی قوم کے میدانوں میں اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خوفناک ہو جاتی ہے۔ اس وقت خیبر کے یہودی گلیوں میں یہ کہتے ہوئے بھاگ رہے تھے کہ محمد (ﷺ) لشکر لے کر آ گئے۔ راوی نے کہا کہ (روایت میں) خمیس لشکر کے معنی میں ہے رسول اللہ ﷺ کو فتح ہوئی۔ جنگ کے قابل لوگ قتل کر دیئے گئے۔ عورتیں اور بچے قید ہوئے۔ صفیہ، دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں پھر رسول اللہ ﷺ کو ملیں اور آپ نے ان سے نکاح کیا۔ آزادی آپ کا مہر قرار پائی۔ عبدالعزیز نے ثابت سے پوچھا ابو محمد! کیا انس رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ حضرت صفیہ کا مہر آپ نے کیا مقرر کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ خود انہیں کو مہر کے طور پر انہیں دے دیا تھا (یعنی غلام تھیں اور انہیں آزاد کر دیا تھا یہی مہر تھا) کہا کہ ابو محمد اس پر مسکرا دیئے۔

كِتَابُ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کے مسائل

باب ۶۰۳. مَاجَآءَ فِي الْعِيْدَيْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِيْهِمَا

۶۰۳۔ عیدین اور ان میں آراستگی اور زینت کے متعلق روایتیں۔

(۸۹۹) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهٖ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوُفُوْدِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۸۹۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک استبرق (ریشم) کا جبہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ بازار میں بکتا تھا۔ آپ نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ اسے خرید لیجئے اور عید اور وفود کی پذیرائی کے لئے اسے پہنا کیجئے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ایک دوسرے کے خلاف کسی جنگی کارروائی میں حصہ نہ لینے کا عہد کیا تھا۔ خفیہ طور پر یہودی پہلے بھی مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہتے تھے لیکن اس موقعہ پر انہوں نے کھل کر کفار کا ساتھ دیا۔ کیونکہ کفار کی طرف سے یہ بہت بڑی کارروائی تھی اور اگر اس میں انہیں کامیابی ہو جاتی تو مسلمانوں کی ہمیشہ کے پسپائی یقینی تھی۔ یہود نے بھی یہ سمجھ کر اس میں شرکت کی تھی کہ یہ آخری اور فیصلہ کن لڑائی ہوگی۔ وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کی اس میں شکست یقینی ہے۔ معاہدہ کی رو سے یہودیوں کی اس کارروائی میں شرکت ایک سنگین جرم تھا اس لئے آنحضور ﷺ نے چاہا کہ بغیر کسی مہلت کے انہیں جالیا جائے اور اسی وجہ سے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ عصر بنو قریظہ میں جا کر پڑھی جائے۔ کیونکہ راستے میں اگر کہیں لشکر نماز کے لئے ٹھہرتا تو بہت دیر ہو جاتی۔ چنانچہ بعض صحابہؓ نے بھی اس سے یہی سمجھا کہ آپ کا مقصد صرف بعجلت بنو قریظہ پہنچنا تھا۔ اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ انہوں نے سواری پر ہی نماز پڑھی تھی یا نیچے اتر کر اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث سے استدلال درست نہیں ہو سکتا۔

و سَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فَلَبِثَ عُمَرُ ما شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّلْبَثَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ وَاَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهِ الْجُبَّةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْعُهَا وَتُصِيْبُ بِهَا حَاجَتَكَ.

کہ یہ تو اس کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔ اس کے بعد جب تک خدا نے چاہا عمر ٹھہرے رہے۔ پھر ایک دن رسول اللہ ﷺ نے آپ کے پاس ایک ریشمی جبہ بھیجا (جب آپ کے پاس وہ پہنچ گیا تو) اسے لئے آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور پھر آپ ﷺ نے یہی میرے پاس بھیجا ہے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (میں نے اس لئے تمہارے پاس بھیجا ہے تا کہ) تم اسے بیچ کر اپنی ضروریات پوری کرو۔ ❶

باب ۶۰۴ . اَلْحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيْدِ

۶۰۴۔ حراب (چھوٹے نیزے) اور ڈھال عید کے دن۔ ❷

(۹۰۰) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَسَدِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَآءِ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ وَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَاِمَّاسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَاَقَامَنِيْ

۹۰۰۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی کہ محمد بن عبدالرحمٰن اسدی نے ان سے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں بعاث ❸ کی نظمیں پڑھ رہی تھیں آپ ﷺ بستر پر لیٹ گئے اور چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، آپ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ یہ شیطانی حرکت نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں ہو رہی ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ انہیں پڑھنے دو پھر جب آپ نے توجہ ہٹائی تو میں نے انہیں اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔ ❹ اور عید کا دن تھا۔ حبشہ کے کچھ لوگ ڈھال اور حراب (چھوٹے نیزے) سے کھیل رہے تھے۔ اب یا خود میں نے کہا یا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ کھیل دیکھوگی؟ میں نے کہا جی ہاں۔

---

❶ اس حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جبہ آپ ﷺ عید کے دن پہنا کیجئے۔ اسی طرح وفود آتے رہتے ہیں ان سے ملاقات کے لئے بھی آپ اس جبہ کا استعمال کیجئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عید کے دن زیبائش و آرائش کرنی چاہئے اس سلسلے میں دوسری احادیث بھی آئی ہیں۔ ❷ اس عنوان کے تحت جو حدیث بیان ہوئی ہے اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ عید کے دن ایسا کرنا مسنون ہے چونکہ مسلمانوں کے اس زمانہ میں کفار کے ساتھ جنگ کے حالات چل رہے تھے اس لئے آنحضور ﷺ نے یہ چاہا کہ کفار پر مسلمانوں کی طاقت کا اظہار ہو جائے۔ پھر حدیث میں یہ بھی نہیں ہے کہ اصحاب حراب آنحضور ﷺ کے ساتھ عیدگاہ تک گئے تھے۔ نہ آپ ﷺ نے صحابہؓ کو ہتھیار بند ہو کر عیدگاہ جانے کا کبھی حکم دیا۔ بلکہ حدیث سے بظاہر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ عیدگاہ سے واپسی کے بعد "اصحاب حراب" نے مظاہرہ کیا تھا۔ ابن منیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علی کا اس عنوان سے مقصد یہ ہے کہ عید کے دن عام دنوں سے زیادہ خوشی اور انبساط کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ❸ مدینہ سے دو دن کے فاصلہ پر ایک گاؤں کا نام ہے۔ انصار کے قبیلہ اوس کا یہاں ایک قلعہ بھی تھا۔ انصار کے دو قبیلوں اوس وخزرج کے درمیان عرب کی مشہور لڑائی یہیں ہوئی تھی۔ لکھتے ہیں کہ ایک سو بیس ۱۲۰ سال تک اس لڑائی کا سلسلہ قائم رہا اوس نے خزرج کے بہت سے ممتاز سرداروں کو اس لڑائی میں مارا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اس جنگ کے موقعہ پر جو نظمیں کہی گئی تھیں۔ انہیں وہ لڑکیاں پڑھ رہی تھیں۔ ❹ ایک روایت میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوبکر! انہیں پڑھنے دو۔ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ بخاری ہی میں یہ حدیث دوبارہ بھی آئے گی اس میں ہے کہ وہ لڑکیاں گانے والیاں نہیں تھیں۔ قرطبی نے اس پر لکھا ہے کہ عام طور سے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَرَآءَهٗ خَدِّیْ عَلٰی خَدِّہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ دُوْنَکُمْ یَابَنِیْ اَرْفَدَۃَ حَتّٰی اِذَامَلِلْتُ قَالَ لِیْ حَسْبُکَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْھَبِیْ۔

پھر آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کرلیا۔ میرا چہرہ آپ ﷺ کے چہرہ کے اوپر تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ خوب بنی ارفدہ (حبشہ کے لوگوں کا لقب) خوب! پھر جب میں تھک گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا ''بس!'' میں نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر جاؤ۔

باب ۲۰۵. سُنَّۃِ الْعِیْدِ لِاَ ھْلِ الْاِ سْلَامِ

۷۰۵۔ مسلمانوں کے لئے عید کی سنت۔

(۹۰۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ اَخْبَرَنِیْ زُبَیْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَانَبْدَأُ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا۔

۹۰۱۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں زبید نے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے شعبی سے سنا۔ ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم سے سنا۔ آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلا کام جس سے ہم آج کے دن (عید الضحیٰ) کی ابتداء کریں گے یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں اور پھر واپس آ کر قربانی کریں، جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت پر عمل کیا۔

(۹۰۲) حَدَّثَنَا عُبَیْدَۃُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ مِنْ جَوَارِی الْاَنْصَارِ تُغَنِّیَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ یَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَیْسَتَا بِمُغَنِّیَتَیْنِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ بِمَزَامِیْرِ الشَّیْطَانِ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذٰلِکَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَابَکْرٍ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدً وَّ ھٰذَا عِیْدُنَا

۹۰۲۔ ہم سے عبیدہ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو۲ لڑکیاں وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جو انصار نے بعاث کی لڑائی کے موقعہ پر کہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ گانے والیاں نہیں تھیں ابوبکرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں یہ شیطانی حرکت ہو رہی ہے۔ یہ عید کا دن تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اے ابوبکرؓ! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری ہے۔

باب ۲۰۶. اَلْاَکْلِ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

۷۰۶۔ عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے کھانا۔

(۹۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِالرَّحِیْمِ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ اَخْبَرَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَغْدُوْ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَاْکُلَ تَمَرَاتٍ وَّ قَالَ مُرَجَّی بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنِیْ

۹۰۳۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں سعید بن سلیمان نے خبر دی انہیں ہشیم نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے چند

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) گانے والی عورتیں جس طرح ہوتی ہیں یہ ان میں سے نہیں تھیں بلکہ عید کی خوشی میں پڑھ رہی تھیں۔ یہ یاد رہے کہ اجنبیہ کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا جائز ہے لیکن جب حالات خراب ہو گئے تو سد باب ذریعہ کے طور پر اس کی بھی ممانعت کردی گئی۔ یہاں حضور اکرم ﷺ کے طرز عمل پر بھی غور کرنا چاہئے کہ آپ ﷺ نے اگرچہ روکا نہیں لیکن خود اس میں شرکت بھی نہیں کی بلکہ چہرہ دوسری طرف کرلیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ چیز جائز ہے لیکن کچھ شریعت کی نظر میں پسندیدہ بھی نہیں اور اس سے اشتغال تو ہرگز پسندیدہ نہیں ہوسکتا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بعض مباح ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر اصرار گناہ صغیرہ بن جاتا ہے۔

عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَاْكُلُهُنَّ وِتْرًا.

کھجوریں کھالیتے تھے۔ مرجی بن رجاء نے کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے انس رضی اللہ عنہ، نے نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی کہ طاق عدد کھجوروں کی کھاتے تھے۔

باب ۶۰۷. الْاَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ

۶۰۷۔ قربانی کے دن کھانا۔

(۹۰۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهٖ فَكَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهٗ قَالَ وَعِنْدِیْ جَذَعَةٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شَاتَیْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدْرِیْ بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا.

ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے محمد بن سیرین کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ جوشخص نماز سے پہلے قربانی کردے اسے دوبارہ کرنی چاہئے اس پر ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا کہ یہ ایسا دن ہے جس میں گوشت کی خواہش زیادہ ہوتی ہے اور اس نے اپنے پڑوسیوں کے متعلق بھی کہا۔ پھر شاید نبی کریم ﷺ نے اس کی تصدیق کی۔ اس شخص نے کہا کہ میرے پاس ایک چار مہینے کا جانور ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بھی مجھے زیادہ محبوب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر اسے رخصت دے دی تھی۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ رخصت دوسروں کے لئے بھی تھی یا صرف اسی کے لئے۔ ❶

(۹۰۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍؓ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَّسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا نُسُكَ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ دِيْنَارٍ خَالُ الْبَرَآءِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنِّیْ نَسَكْتُ شَاتِیْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّاَحْبَبْتُ اَنْ تَكُوْنَ شَاتِیْ اَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِیْ بَيْتِیْ فَذَبَحْتُ شَاتِیْ وَ تَغَدَّيْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِیَ الصَّلٰوةَ قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ

۹۰۵۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے شعبی نے ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عید الضحیٰ کی نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اس نے قربانی ٹھیک طرح کی لیکن جوشخص نماز سے پہلے قربانی کرے گا وہ نماز سے پہلے کی قربانی ہے اور وہ کوئی قربانی نہیں۔ براء کے ماموں ابو بردہ بن دینار یہ سن کر بولے کہ یارسول اللہ! میں نے اپنی بکری کی قربانی نماز سے پہلے کردی ہے۔ میں نے سوچا کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے۔ میری بکری اگر گھر کا پہلا ذبیحہ بنے تو بہت اچھا ہو، اس خیال سے میں نے بکری ذبح کردی اور نماز کے لئے آنے سے پہلے ہی اس کا گوشت بھی کھالیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر تمہاری بکری گوشت کی

---

❶ اس سے پہلے جو عید الفطر کے سلسلے میں حدیث بیان ہوئی اس میں تھا کہ عید گاہ جانے سے پہلے آپ ﷺ کچھ کھاتے تھے اس لئے عنوان میں بھی اس کی قید لگادی لیکن عید الضحیٰ سے متعلق حدیث میں اس طرح کا کوئی لفظ نہیں اس لئے یہاں بھی مطلق رکھا۔ عید الضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ قربانی کا گوشت سب سے پہلے کھائے۔ اسی حدیث کی بعض روایتوں میں ہے کہ اس شخص نے کہا تھا کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے بھی یہ دن خوشی منانے اور کھانے پینے ہی کا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس شخص کو چار مہینے کے جانور کی قربانی کی اجازت دے دی تھی۔ اس کے بعد راوی کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت اس کے لئے خاص تھی یا تمام امت کے لئے۔ اس حدیث کی بعض روایتوں میں صاف ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے علاوہ اور کسی کے لئے بھی یہ جائز نہیں۔

اللّٰهِ فَاِنَّ عِنْدَ نَا عَنَاقًالَّنَا جَذَعَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ اَفَتَجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ.

بکری ہوئی (یعنی قربانی نہیں ہوئی) ابو بردہ بن دینار نے کہا کہ میرے پاس ایک چار مہینہ کا بکری کا بچہ ہے اور مجھے دو۲ بکریوں کے بدلہ میں بھی زیادہ عزیز ہے۔ کیا اس سے میری قربانی ہو جائے گی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ لیکن تمہارے بعد کسی کی قربانی اس عمر کے بچے سے نہیں ہوگی۔

باب ۶۰۸ . اَلْخُرُوْجِ اِلَى الْمُصَلّٰى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ

۶۰۸۔ بغیر منبر کی عیدگاہ میں نماز پڑھنے جانا۔

(۹۰۶) حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ اَوْيَاْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَاَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فِيْ اَضْحٰى اَوْفِطْرٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى اِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ فَاِذَا مَرْوَانُ يُرِيْدُاَنْ يَّرْتَقِيَهُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهٖ فَجَبَذَ نِيْ فَارْ تَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهُ غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَاتَعْلَمُ فَقُلْتُ مَااَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَيْرٌمِّمَّا لَااَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ.

۹۰۶۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی۔ انہیں عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح نے انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے تھے۔ سب سے پہلے آپ ﷺ نماز پڑھاتے نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تمام لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ آپ ﷺ انہیں وعظ و نصیحت کرتے۔ اچھی باتوں کا حکم دیتے اگر جہاد کے لئے کہیں لشکر بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو اس کے لئے تیار ہو جانے کے لئے فرماتے۔ کسی بات کا حکم دینا ہوتا تو حکم دیتے۔ اس کے بعد واپس تشریف لاتے، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ برابر اسی سنت پر قائم رہے لیکن پھر میں مروان کے ساتھ عید الفطر یا عید الضحیٰ کے دن عیدگاہ آیا جب یہ مدینہ کا امیر ہوا۔ ہم جب عیدگاہ پہنچے تو وہاں میں نے کثیر بن صلت کا بنایا ہوا ایک منبر دیکھا جاتے ہی مروان نے چاہا کہ اس پر نماز سے پہلے (خطبہ دینے کے لئے) چڑھے اس لئے میں نے اس کا دامن پکڑ کر کھینچا لیکن وہ جھٹک کر اوپر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ واللہ تم نے (نبی کریم ﷺ کے طریقہ کو) بدل دیا۔ اس نے کہا کہ اے ابو سعید جو تم سمجھتے ہو وہ بات ختم ہو گئی۔ میں نے کہا کہ بخدا۔ جو میں جانتا ہوں اس سے بہتر ہے جو نہیں جانتا۔ اس نے کہا کہ ہمارے دور میں لوگ نماز کے بعد (خطبہ سننے کے لئے) نہیں بیٹھتے اس لئے میں نے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا۔ ❶

باب ۶۰۹ . اَلْمَشْيِ وَالرُّكُوْبِ اِلَى الْعِيْدِ وَالصَّلٰوةُ

۶۰۹۔ عید کے لئے پیدل یا سوار ہو کر جانا اور نماز خطبہ سے پہلے اذان اور

---

❶ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں عیدگاہ میں منبر نہیں رکھا جاتا تھا۔ آپ کے دور میں عیدگاہ کے لئے کوئی خاص عمارت بھی نہیں تھی۔ بلکہ میدان میں عید اور بقر عید کی نماز پڑھی جاتی تھی۔ مروان جب مدینہ کا امیر ہوا تو اس نے عیدگاہ میں خطبہ کے لئے منبر بھجوایا۔ لیکن عام طور سے اس طرز عمل کو جب لوگوں نے پسند نہیں کیا تو اس نے منبر بھجوانا بند کر دیا تھا اور اس کے بجائے کچی اینٹوں کا منبر خود عیدگاہ میں بنوا دیا تھا۔ (اگلے صفحہ پر بقیہ حاشیہ)

قَبلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

اقامت کے بغیر۔

(۹۰۷) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عَيَّاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ.

۹۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے نافع نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید الضحیٰ یا عید الفطر کی نماز پڑھتے تو خطبہ نماز کے بعد دیتے تھے۔

(۹۰۸) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ بْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُه' يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِيْ اَوَّلِ مَابُوْيِعَ لَه' اِنَّه' لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَاِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ وَّعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُّؤَذَّنَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَاَتَى النِّسَآءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَّبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَه' تُلْقِيْ فِيْهِ النِّسَآءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَتَرٰى حَقًّا عَلَى الْاِمَامِ الْاٰنَ اَنْ يَّاْتِيَ النِّسَآءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِيْنَ يَفْرُغُ قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّا يَفْعَلُوْا.

۹۰۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ہشام نے خبر دی کہ ابن جریج نے انہیں خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے عطاء نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر کہ آپ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر میں تشریف لائے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔ ابن جریج نے کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو اس زمانہ میں بھیجا جب آپ کے ہاتھوں پر (خلافت کے لئے) بیعت کی گئی تھی (آپ نے کہلایا کہ) عید الفطر کی نماز کے لئے اذان نہیں دی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا تھا۔ اور مجھے عطاء نے ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے خبر دی کہ عید الفطر یا عید الضحیٰ کی نماز کے لئے اذان نہیں دی جاتی تھی (یعنی نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں) اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے۔ پہلے آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ اس سے فارغ ہو کر آپ ﷺ عورتوں کی طرف گئے اور انہیں نصیحت کی۔ آپ ﷺ، بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا سہارا لئے ہوئے تھے اور بلالؓ نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا۔ عورتیں اس میں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ میں نے اس پر عطاء سے پوچھا کہ کیا اس زمانہ میں بھی آپ امام پر یہ حق سمجھتے ہیں کہ وہ عورتوں کے پاس آ کر انہیں نصیحت کرے۔ فارغ ہونے کے بعد۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں یہ ان پر حق ہے اور انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے!

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) عیدین میں خطبہ نماز کے بعد دینا چاہئے تھا لیکن مروان نے سنت کے خلاف پہلے ہی خطبہ شروع کر دیا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مروان کو اس خلاف استعمال پر بار بار تنبیہہ کی گئی۔ مروان نے اس کی جو وجہ بیان کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے خود اپنے اجتہاد سے یہ فیصلہ کیا تھا۔ روایتوں میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی نماز سے پہلے عید کا خطبہ دیا تھا لیکن انہوں نے عذر کی وجہ سے ایسا کیا تھا۔

باب ۶۱۰. اَلْخُطْبَةِ بَعْدَالْعِيدِ

(۹۰۹) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانُوْ يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

(۹۱۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

(۹۱۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ تُلْقِي الْمَرْاَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا

(۹۱۲) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشُّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَانَبْدَاُ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَّحَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا هُوَلَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ دِيْنَارٍ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهُ مَكَانَهٗ وَلَنْ تُوْفِيَ اَوْ تُجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

۶۱۰۔ عید کے بعد خطبہ۔

۹۰۹۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے حسن بن مسلم نے خبر دی انہیں طاؤس نے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ میں عید کے نبی کریم ﷺ اور ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب کے ساتھ گیا ہوں یہ لوگ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

۹۱۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

۹۱۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے عدی بن ثابت کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے عید کے دن دو رکعت نماز پڑھی۔ نماز نہ اس سے پہلے (آپ ﷺ نے نکلنے کے بعد) پڑھی اور نہ اس کے بعد پڑھی۔ پھر آپ عورتوں کی طرف آئے۔ آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے آپ نے صدقہ کے لئے کہا چنانچہ وہ ڈالنے لگیں اور اپنی بالیاں تک ڈال دیئے۔

۹۱۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زبید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہم اس دن سب سے پہلے نماز پڑھیں گے اور پھر واپس آکر قربانی کریں گے جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت کے مطابق عمل کیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کرایا تو اس کا ذبیحہ گوشت کو یا وہ اپنے گھر والوں کے لئے لایا ہے قربانی کا اس سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ ایک انصاری جن کا نام ابوبردہ بن دینار تھا بولے یارسول اللہ میں نے تو نماز سے پہلے ہی ذبح کر دیا لیکن میرے پاس ایک چھ مہینہ کا بچہ ہے جو سال بھر کے جانور سے بھی اچھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بدلے میں اسی کو قربانی کر لو لیکن تمہارے بعد یہ کسی اور کے لئے کافی نہیں ہوگا۔

باب ۶۱۱. مَايُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْعِيدِ وَالْحَرَمِ وَقَالَ الْحَسَنُ نُهُوْا اَنْ يَّحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ الْعِيدِ اِلَّا اَنْ يَّخَافُوْا عَدُوًّا

۶۱۱۔ عید اور حرم میں ہتھیار لے جانے پر ناپسندیدگی کا اظہار۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عید کے دن ہتھیار لے جانے کی ممانعت تھی۔ اگر دشمن کا خوف ہو تو یہ صورت اس سے مستثنیٰ ہے۔

(۹۱۳) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى اَبُوالسُّكَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِيْنَ اَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِي اَخْمَصِ قَدَمِهِ فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرِّكَابِ فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا وَذٰلِكَ بِمِنًى فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَآءَ يَعُوْدُهُ فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَوْ نَعْلَمُ مَنْ اَصَابَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنْتَ اَصَبْتَنِيْ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِي يَوْمٍ لَّمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيْهِ وَاَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ فِي الْحَرَمِ.

۹۱۳۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ ابوالسکین نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محاربی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن سوقہ نے سعید بن جبیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ میں اس دن ابن عمرؓ کے ساتھ تھا جب نیزے کی انی آپ کے پاؤں تلوے میں چبھ گئی تھی جس کی وجہ سے آپ کا پاؤں رکاب سے چپک گیا۔ پھر میں نے آ کر اسے نکالا۔ یہ واقعہ منیٰ میں پیش آیا تھا۔ جب حجاج کو معلوم ہوا (جو اس زمانہ میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد حجاز کا امیر تھا) تو وہ عیادت کے لئے آیا۔ حجاج نے کہا کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کس نے آپ کو زخمی کیا ہے (تو ہم اسے سزا دیتے) اس پر ابن عمرؓ نے فرمایا کہ یہ تو تمہارا ہی کارنامہ ہے۔ حجاج نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اس دن ہتھیار اپنے ساتھ لائے جس دن پہلے کبھی ہتھیار ساتھ نہیں لایا جاتا تھا (عیدین کے دن) تم ہتھیار حرم میں لائے حالانکہ حرم میں ہتھیار نہیں لایا جاتا تھا۔

(۹۱۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَاَنَا عِنْدَهُ قَالَ كَيْفَ هُوَ قَالَ صَالِحٌ فَقَالَ مَنْ اَصَابَكَ قَالَ اَصَابَنِيْ مَنْ اَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ فِيْ يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيْهِ حَمْلُهُ يَعْنِي الْحَجَّاجَ

۹۱۴۔ ہم سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسحٰق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ حجاج، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں آیا۔ میں بھی آپ کی خدمت میں موجود تھا۔ حجاج نے مزاج پوچھا، ابن عمر نے فرمایا کہ اچھا ہوں۔ اس نے پوچھا کہ آپ کو زخمی کس نے کیا؟ ابن عمر نے فرمایا کہ مجھے اس شخص نے زخمی کیا جس نے اس دن ہتھیار ساتھ لے جانے کی اجازت دی۔ جس دن ہتھیار ساتھ نہیں لے جایا جاتا تھا۔ آپ کی مراد حجاج ہی سے تھی۔ ❶

باب ۶۱۲. التَّبْكِيْرُ لِلْعِيْدِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۶۱۲۔ عید کی نماز سویرے پڑھنا۔

---

❶ مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے حرم میں یا عید کے دن ہتھیار لے کر کوئی نہیں نکلتا تھا۔ لیکن تم نے اس کی اجازت دی۔ عید کا دن خوشی اور انبساط کا دن ہے اس میں ہتھیار لگا کر کیوں جایا جائے۔ پھر اژدھام اور لوگوں کے ہجوم میں ہتھیار سے زخمی ہو جانے کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے اس لئے اگر تم نے ایسے موقعہ پر ہتھیار ساتھ لے جانے کی اجازت دی اور ایک شخص کے ہتھیار سے میں زخمی ہو گیا تو بالواسطہ تم ہی اس زخم کا سبب ہو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ خود حجاج نے ابن عمرؓ کے خلاف یہ سازش کی تھی۔ عام لوگوں کو رجحان آپ کی طرف بہت زیادہ تھا حجاج اسے پسند نہیں کرتا تھا۔ اس نے ایک شخص کو تیار کیا جس نے زہر میں بجھے ہوئے نیزے سے آپ کو زخمی کر دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس زخم سے جانبر نہ ہو سکے اور اسی میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ شاید آپ نے اسی طرف اشارہ کیا ہو۔

بُسْرٍ اِنْ كُنَّا فَرَغْنَا فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ التَّسْبِيْحِ

عبداللہ بن بسر نے فرمایا کہ ہم نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے تھے۔ جب آپ نے یہ فرمایا تو نماز تسبیح کا وقت تھا۔ ❶

(۹۱۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍؓ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَاِنَّمَا لَحْمٌ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَامَ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ ابْنُ دِيْنَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ نُّصَلِّيَ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَكَ اَوْ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

۹۱۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے زبید کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبی نے ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے دن خطبہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس دن سب سے پہلے ہمیں نماز پڑھنی چاہئے۔ پھر واپس آ کر قربانی کرنی چاہئے۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت کے مطابق کیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا تو یہ ذبیحہ ایک ایسا گوشت ہوگا جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لئے جلدی سے تیار کر لیا ہے۔ قربانی قطعاً یہ نہیں ہو سکتی۔ اس پر میرے ماموں بردہ بن دینار نے کھڑے ہو کر کہا کہ یارسول اللہ میں نے تو نماز پڑھنے سے پہلے ہی ذبح کر دیا البتہ میرے پاس ایک چار مہینے کا بچہ ہے جو ایک سال کے جانور سے بھی زیادہ بہتر ہے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بدلہ میں اسے ذبح کر لو یا یہ فرمایا کہ اسے ذبح کر لو اور تمہارے بعد چار مہینے کے جانور کسی کے لئے کافی نہیں ہوں گے۔

باب ۶۱۳۔ فَضْلِ الْعَمَلِ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ اَيَّامُ الْعَشْرِ وَالْاَيَّامُ الْمَعْدُوْدَاتُ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ اِلَى السُّوْقِ فِي الْاَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيْرِ هِمَا وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّا فِلَةِ

۶۱۳۔ ایام تشریق میں عمل کی فضیلت۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ (اس آیت) ''اور اللہ تعالیٰ کا ذکر معلوم دنوں میں کرو'' (میں ایام معلومات سے مراد) ذی الحجہ کے دس دن لیتے تھے اور ایام معدودات سے مراد ایام تشریق لیتے تھے۔ ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما ان دس دنوں میں بازار کی طرف نکل جاتے اور لوگ ان بزرگوں کی تکبیر سن کر تکبیر کہتے، اور محمد بن علی نفل نمازوں کے بعد بھی تکبیر کہتے تھے۔ ❷

(۹۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّسْلِمِ نِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۹۱۶۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے سلیمان کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے مسلم بطین نے ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم

❶ صلوٰۃ تسبیح سورج نکلنے کے بعد جب مکروہ وقت نکل جائے تو پڑھی جاتی ہے۔ عید کی نماز میں سنت بھی یہی ہے کہ وقت مکروہ نکل جانے کے بعد ہی پڑھی جائے۔ ❷ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں عبادت سال کے تمام دنوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ کہا گیا ہے کہ ذی الحجہ کے دس دن تمام دنوں میں سب سے زیادہ افضل ہیں اور رمضان کی راتیں تمام راتوں میں سب سے افضل ہیں۔ ذی الحجہ کے ان دس دنوں کی خاص عبادت جس پر سلف کا عمل تھا تکبیر کہنا اور روزے رکھنا ہے۔ اس عنوان کی تشریحات میں ہے کہ ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم جب تکبیر کہتے تو عام لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہتے تھے اور تکبیر میں مطلوب بھی یہی ہے کہ جب کسی کو کہتے ہوئے سنیں تو اردگرد جتنے بھی آدمی ہوں سب بلند آواز سے تکبیر کہیں۔

... عملٍ فی ایامٍ افضل منہا فی ھذہ قالوا ولا الجہاد قال ولا الجہاد الا رجلٌ خرج یخاطرُ بنفسہ ومالہ فلم یرجع بشیءٍ

ﷺ نے فرمایا ان دنوں کے عمل سے زیادہ کسی دن کے عمل میں فضیلت نہیں۔ لوگوں نے پوچھا اور جہاد میں بھی نہیں آپ نے فرمایا کہ ہاں جہاد میں بھی نہیں۔ سوا اس شخص کے جو اپنی جان و مال خطرہ میں ڈال کر (جہاد کے لئے) نکلا اور واپس آیا تو سب کچھ کھو چکا تھا۔

باب ۶۱۴. التَّکْبِیرِ فِیْ اَیَّامِ مِنًی وَّاِذَا غَدَا اِلَی عَرَفَةَ وکَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُکَبِّرُ فِیْ قُبَّتِهٖ بِمِنًی فَیَسْمَعُهٗ اَهْلُ الْمَسْجِدِ فَیُکَبِّرُوْنَ وَیُکَبِّرُ اَهْلُ الْاَسْوَاقِ حَتّٰی تَرْتَجَّ مِنًی تَکْبِیْرًا وَّکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُکَبِّرُ بِمِنًی تِلْکَ الْاَیَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلٰی فِرَاشِهٖ وَفِیْ فُسْطَاطِهٖ وَ مَجْلِسِهٖ وَمَمْشَاهُ وَتِلْکَ الْاَیَّامَ جَمِیْعًا وَّکَانَتْ مَیْمُوْنَةُ تُکَبِّرُ یَوْمَ النَّحْرِ وَکَانَ النِّسَاءُ یُکَبِّرْنَ خَلْفَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدِالْعَزِیْزِ لَیَالِی التَّشْرِیْقِ مَعَ الرِّجَالِ فِی الْمَسْجِدِ.

۶۱۴۔ تکبیر، منیٰ کے دنوں میں، اور جب عرفہ جائے۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ، منیٰ میں اپنے خیمہ کے اندر تکبیر کہتے تو مسجد میں موجود لوگ اسے سنتے تھے اور وہ بھی تکبیر کہنے لگتے، پھر بازار میں موجود لوگ بھی تکبیر کہنے لگتے اور منیٰ تکبیر سے گونج اٹھتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ منیٰ میں ان دنوں میں نمازوں کے بعد بستر پر، خیمہ میں، مجلس میں، راستے میں اور دن کے تمام ہی حصوں میں تکبیر کہتے تے۔ میمونہ رضی اللہ عنہا دسویں تاریخ میں تکبیر کہتی تھیں اور عورتیں ابان بن عثمان، اور عبدالعزیز کے پیچھے مسجد میں مردوں کے ساتھ تکبیر کہا کرتی تھیں۔ ❶

(۹۱۷) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ الثَّقَفِیُّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ وَّنَحْنُ غَادِیَانِ مِنْ مِّنًی اِلٰی عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِیَةِ کَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ یُلَبِّیْ الْمُلَبِّیْ لَایُنْکَرُ عَلَیْهِ وَیُکَبِّرُ الْمُکَبِّرُ فَلَایُنْکَرُ عَلَیْهِ.

۹۱۷۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے محمد بن ابی بکر ثقفی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے تلبیہ کے متعلق دریافت کیا کہ آپ لوگ نبی کریم ﷺ کے عہد میں اسے کس طرح کہتے تھے۔ اس وقت ہم منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے، انہوں نے فرمایا کہ تلبیہ کہنے والے تلبیہ کہتے اور تکبیر کہنے والے تکبیر۔ اس میں کوئی اجنبیت محسوس نہیں کی جاتی تھی۔

(۹۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ کُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نَّخْرُجَ یَوْمَ الْعِیْدِ حَتّٰی نُخْرِجَ الْبِکْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتّٰی نُخْرِجَ الْحُیَّضَ فَیَکُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَیُکَبِّرْنَ بِتَکْبِیْرِهِمْ وَیَدْعُوْنَ بِدُعَائِهِمْ یَرْجُوْنَ بَرَکَةَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَطُهْرَتِهٖ

۹۱۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے عاصم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے حفصہ نے ان سے ام عطیہ نے، انہوں نے فرمایا کہ ہمیں عید کے دن عیدگاہ میں جانے کا حکم تھا۔ کنواری لڑکیاں اور حائضہ عورتیں بھی پردہ کر کے باہر آتی تھیں۔ یہ سب مردوں کے پیچھے پردہ میں رہتیں۔ جب مرد تکبیر کہتے تو یہ بھی کہتیں اور جب وہ دعاء کرتے تو یہ بھی کرتیں۔ اس دن کی برکت وطہارت سے ان کی

❶ تکبیر ان دنوں کا شعار ہے اور تلبیہ سے بھی زیادہ اسے اہمیت حاصل ہے۔ عورتوں کی تکبیر سے یہی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بھی بلند آواز سے کہتی ہوں گی۔ ترمذی کی حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

تو قعات بھی وابستہ تھیں۔

باب ۶۱۵. الصَّلٰوةِ اِلَى الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ

۶۱۵۔ عید کے دن حربہ کی طرف (سترہ بنا کر) نماز۔

(۹۱۹) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ يُصَلِّيْ

۹۱۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اوران سے ابن عمر نے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کی نماز کے لئے حربہ (چھوٹا نیزہ) گاڑ دیا جاتا تھا پھر آپ اسی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ ❶

باب ۶۱۶. حَمْلِ الْعَنَزَةِ وَالْحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ

۶۱۶۔ امام کے سامنے عید کے دن عنزہ یا حربہ گاڑنا۔

(۹۲۰) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا

۹۲۰۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوعمر واوزاعی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ عیدگاہ جاتے تو عنزہ (وہ ڈنڈا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) آپ ﷺ کے ساتھ لے جایا جاتا تھا۔ پھر یہ عیدگاہ میں آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا اور آپ ﷺ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

باب ۶۱۷. خُرُوْجِ النِّسَآءِ وَالْحُيَّضِ اِلَى الْمُصَلّٰى

۶۱۷۔ عورتیں اور حیض والیاں عیدگاہ میں۔

(۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهٖ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ قَالَ اَوْقَالَتِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَيَعْتَزِلْنَ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى

۹۲۱۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے محمد نے ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے، آپ نے فرمایا کہ ہمیں حکم تھا کہ پردہ والی دوشیزاؤں کو عیدگاہ لے جائیں اور ایوب نے حفصہ کے واسطہ سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ حفصہ کی حدیث میں یہ زیادتی ہے کہ دوشیزائیں اور پردہ والیاں (عیدگاہ) جائیں، اور حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔

باب ۶۱۸. خُرُوْجِ الصِّبْيَانِ اِلَى الْمُصَلّٰى

۶۱۸۔ بچے عیدگاہ میں۔

(۹۲۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ

۹۲۲۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عبدالرحمٰن بن

❶ کیونکہ عید میدان میں پڑھی جاتی تھی اور میدان میں نماز پڑھنے کے لئے سترہ ضروری ہے اس لئے چھوٹا سا نیزہ لے لیتے تھے جو سترہ کے لئے کافی ہو سکے اور اسے آنحضور ﷺ کے سامنے گاڑ دیتے تھے۔ نیزہ اس لئے لیتے تھے کہ اسے گاڑنے میں آسانی ہوتی تھی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس سے پہلے لکھ آئے ہیں کہ عیدگاہ میں ہتھیار نہ لے جانا چاہئے۔ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ضرورت ہو تو لے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ خود آنحضور ﷺ کے سترہ کے لئے لے جایا جاتا تھا۔

عابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَ اَمَرَ هُنَّ بِالصَّدَقَةِ

عابس کے واسطہ سے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں عید الفطر یا عید الضحیٰ کے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ گیا۔ آپ ﷺ نے نماز پڑھنے کے بعد خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کی طرف آئے اور انہیں وعظ و تذکیر کی اور صدقہ کے لئے فرمایا۔

باب ۶۱۹ . اِسْتِقْبَالُ الْاِمَامِ النَّاسَ فِيْ خُطْبَةِ الْعِيْدِ وقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ

۶۱۹۔ عید کے خطبہ میں امام کا رخ حاضرین کی طرف ہونا چاہئے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوتے تھے۔

(۹۲۳) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحٰى اِلَى الْبَقِيْعِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ نُسُكِنَا فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نَّبْدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذَبَحْتُ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ قَالَ اِذْبَحْهَا وَلَا تَفِيْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

۹۲۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے زبید نے، ان سے شعبی نے ان سے براء رضی اللہ عنہ نے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ عید الضحیٰ کے دن بقیع کی طرف تشریف لے گئے اور دو ۲ رکعت نماز پڑھی۔ پھر ہماری طرف چہرۂ مبارک کر کے فرمایا کہ سب سے مقدم عبادت ہمارے اس دن کی یہ ہے کہ پہلے ہم نماز پڑھیں اور پھر واپس ہو کر قربانی کریں اس لئے جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقہ کے مطابق کیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا تو وہ ایسی چیز ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لئے جلدی مہیا کر دیا ہے اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے تو پہلے ہی ذبح کر دیا۔ لیکن میرے پاس ایک چار مہینے کا جانور ہے اور وہ سال بھر کے جانور سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خیر تم ذبح کر لو لیکن تمہارے بعد کسی کی قربانی اس سے نہیں ہوگی۔

باب ۶۲۰ . اَلْعَلَمِ بِالْمُصَلّٰى

۶۲۰۔ عیدگاہ کے لئے نشان۔

(۹۲۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيْلَ لَهٗ اَشَهِدْتَ الْعِيْدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْ لَا مَكَانِيْ مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهٗ حَتّٰى اَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَ هُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ بِاَيْدِيْهِنَّ يَقْذِفْنَهٗ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ انْطَلَقَ

۹۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے سفیان کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن عابس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ سے دریافت کیا گیا تھا کہ آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ عیدگاہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اور اگر باوجود کم عمری کے میری قدر و منزلت آپ کے یہاں نہ ہوتی تو میں نہیں جا سکتا تھا۔ آپ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے قریب ہے۔ وہاں آپ نے نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا۔ اس کے بعد عورتوں کی طرف

هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ

آئے۔ آپ کے ساتھ بلالؓ بھی تھے۔ آپ نے انہیں وعظ وتذکیر کی اور صدقہ کے لئے کہا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ عورتیں اپنے ہاتھوں سے بلالؓ کے کپڑے میں ڈالے جارہی تھیں۔ پھر آنحضور ﷺ اور بلالؓ گھر واپس ہوئے۔

باب ۶۲۱. مَوْعِظَةِ الْاِمَامِ النِّسَآءَ يَوْمَ الْعِيْدِ

(۹۲۵) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَاَتَى النِّسَآءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَّ بِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ تُلْقِيْ فِيْهِ النِّسَآءُ الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ زَكٰوةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَّتَصَدَّقْنَ حِيْنَئِذٍ تُلْقِيْ فَتَخَهَا وَيُلْقِيْنَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَتَرٰى حَقًّا عَلَى الْاِمَامِ ذٰلِكَ وَيُذَكِّرُ هُنَّ قَالَ اِنَّهٗ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُوْنَهٗ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلُّوْنَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يُجْلِسُ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَآءَ النِّسَآءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ الْاٰيَةَ ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا اَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ لَا يَدْرِيْ حَسَنٌ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَآءَ

۶۲۱۔ عید کے دن امام کی عورتوں کو نصیحت۔

۹۲۵۔ ہم سے اسحٰق بن ابراہیم بن نصر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو میں نے یہ کہتے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے عید الفطر کی نماز پڑھی۔ پہلے آپ ﷺ نے نماز پڑھی تھی پھر اس کے بعد خطبہ دیا۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہوگئے تو اترے ❶ اور عورتوں کی طرف آئے پھر انہیں نصیحت کی۔ آپ ﷺ اس وقت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا سہارا لئے ہوئے تھے بلالؓ نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا۔ جس میں عورتیں ڈالے جارہی تھیں میں نے عطاء سے پوچھا کیا یہ عید الفطر کے دن کی زکوٰۃ تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ وہ صدقہ کے طور پر دے رہی تھیں۔ اس وقت عورتیں اپنے چھلے (وغیرہ) برابر ڈال رہی تھیں۔ پھر میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ کیا آپ امام پر اس کا حق سمجھتے ہیں کہ وہ عورتوں کو نصیحت کرے؟ انہوں نے فرمایا ہاں ان پر یہ حق ہے اور کیا وجہ ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے! ابن جریج نے کہا کہ حسن بن مسلم نے مجھے خبر دی انہیں طاؤس نے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ اور ابوبکر۔ عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الفطر کی نماز پڑھنے گیا ہوں۔ یہ سب حضرات خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے اور خطبہ بعد میں دیتے تھے۔ نبی کریم ﷺ اٹھے، میری نظروں کے سامنے وہ منظر ہے جب آپ ﷺ لوگوں کو ہاتھ کے اشارہ سے بٹھا رہے تھے۔ ❷ پھر آپ صفوں سے گذرتے ہوئے عورتوں کی طرف آئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ بلالؓ تھے۔ آپ نے یہ آیت تلاوت

---

❶ اگرچہ عہد نبوی میں عیدگاہ کے لئے کوئی عمارت نہیں تھی اور جہاں عیدین کی نماز پڑھی جاتی تھی وہاں کوئی منبر بھی نہیں تھا لیکن اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بلند جگہ تھی جس پر چڑھ کر آپ ﷺ خطبہ دیتے تھے۔ ❷ یعنی جب آنحضور ﷺ مردوں کے سامنے خطبہ دے چکے تو لوگوں نے سمجھا کہ اب خطبہ ختم ہوگیا اور انہیں واپس جانا چاہئے۔ چنانچہ لوگ واپسی کے لئے اٹھنے لگے لیکن آنحضور ﷺ نے انہیں ہاتھ کے اشارہ سے روکا کہ ابھی بیٹھے رہیں کیونکہ آنحضور ﷺ عورتوں کو خطبہ دینے جارہے تھے۔

اَبِیْ وَاُمِّیْ فَیُلْقِیْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِیْمَ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الْفَتَخُ الْخَوَاتِیْمُ الْعِظَامُ کَانَتْ فِی الْجَاھِلِیَّةِ

فرمائی ''اے نبی جب تمہارے پاس مؤمنات بیعت کے لئے آئیں'' الآیہ۔ پھر جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ کیا تم اس پر قائم ہو، ایک عورت نے جواب دیا کہ ہاں۔ ان کے علاوہ کوئی عورت بھی نہ بولی۔ حسن کو معلوم نہیں کہ بولنے والی خاتون کون تھیں۔ (1) آپ ﷺ نے صدقہ کے لئے فرمایا اور بلالؓ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا اور کہا کہ لاؤ تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ چنانچہ عورتیں چھلے اور انگوٹھیاں بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ عبدالرزاق نے کہا کہ ''فتخ'' بڑی انگوٹھی (چھلے) کو کہتے ہیں جس کا جاہلیت کے زمانہ میں استعمال تھا۔

باب ۶۲۲. اِذَا لَمْ یَکُنْ لَهَا جِلْبَابٌ فِی الْعِیْدِ

۶۲۲۔ اگر کسی عورت کے پاس عید کے دن چادر نہ ہو۔

(۹۲۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ کُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِیَنَا اَنْ یَّخْرُجْنَ یَوْمَ الْعِیْدِ فَجَآءَ تِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِیْ خَلَفٍ فَاَتَیْتُهَا فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَ اُخْتِهَا غَزَامَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ غَزْوَةً فَکَانَتْ اُخْتُهَا مَعَهٗ فِیْ سِتَّةِ غَزَوَاتٍ قَالَتْ فَکُنَّا نَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی وَنُدَاوِی الْکَلْمٰی فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلٰی اِحْدَانَا بَاْسٌ اِذَا لَمْ یَکُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ اَلَّا تَخْرُجَ فَقَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا فَلْیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ حَفْصَةُ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِیَّةَ اَتَیْتُهَا فَسَاَلْتُهَا اَسَمِعْتِ فِیْ کَذَا وَکَذَا فَقَالَتْ نَعَمْ بِاَبِیْ وَقَلَّمَا ذَکَرَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِیْ قَالَ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ اَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ شَکَّ اَیُّوْبُ وَالْحُیَّضُ فَتَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی وَلْیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا الْحُیَّضُ

۹۲۶۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے حفصہ بنت سیرین کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم اپنی لڑکیوں کو عید گاہ جانے سے روکتے تھے۔ پھر ایک خاتون آئیں اور قصر بنو خلف میں انہوں نے قیام کیا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے بیان کیا کہ ان کی بہن کے شوہر نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک رہے تھے اور خود ان کی بہن اپنے شوہر کے ساتھ چھ غزوات میں شریک ہوئی تھیں۔ ان کا بیان تھا کہ ہم مریضوں کی خدمت کیا کرتے تھے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے تھے انہوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! کیا اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو اور اس وجہ سے وہ (عید کے دن عید گاہ) نہ جائے تو کوئی حرج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی سہیلی اپنی چادر کا ایک حصہ اسے اڑھا دے اور پھر وہ خیر اور مسلمانوں کی دعاء میں شریک ہوں۔ حفصہ نے بیان کیا کہ پھر جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو میں ان کی خدمت میں بھی حاضر ہوئی اور دریافت کیا کہ آپ نے فلاں فلاں بات سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔ ام عطیہؓ جب بھی نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتیں تو یہ ضرور کہتیں کہ میرے باپ آپ پر فدا ہوں (ہاں تو آپ نے

(1) دوسری روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خاتون اسماء بنت یزید تھیں جو اپنی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے ''خطیبة النساء'' کے نام سے مشہور تھیں انہی کی ایک روایت میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ عورتوں کی طرف آئے تو میں بھی ان میں موجود تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عورتو! تم جہنم کی ایندھن زیادہ بنوگی۔ میں نے آپ ﷺ کو پکار کر کہا کیونکہ میں آپ کے ساتھ بہت ڈھیٹ تھی۔ کہ یارسول اللہ! ایسا کیوں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ تم لوگ لعن طعن بہت زیادہ کرتی ہو۔ اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ الحدیث۔

قَالَتْ نَعَمْ اَلَيْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ وَّ تَشْهَدُ كَذَا وَ تَشْهَدُ كَذَا

بیان کیا کہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پردہ والی دوشیزائیں باہر نکلیں (عید کے دن عیدگاہ جانے کے لئے) یا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دوشیزائیں اور پردہ والیاں (عیدگاہ جائیں) شبہ ایوب کو تھا۔ البتہ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے علیحدہ ہو کر بیٹھیں انہیں خیر اور مسلمانوں کی دعاء میں ضرور شریک ہونا چاہئے۔ حفصہ نے کہا کہ میں نے ام عطیہ سے دریافت کیا کہ حائضہ عورتیں بھی؟ انہوں نے فرمایا کہ حائضہ عورتیں عرفات نہیں جاتیں اور فلاں فلاں جگہوں میں شریک نہیں ہوتیں۔ ❶

باب ۶۲۳. اِعْتِزَالِ الْحُيَّضِ الْمُصَلّٰى

۶۲۳۔ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے علیحدہ رہیں۔

(۹۲۷) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ اُمِرْنَا اَنْ نَخْرُجَ فَنُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ اَوِ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ

۹۲۷۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عون نے ان سے محمد نے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمیں حکم تھا کہ حائضہ عورتوں، دوشیزاؤں اور پردہ والیوں کو عیدگاہ لے جائیں۔ ابن عون نے کہا کہ یا (حدیث میں) پردہ والی دوشیزائیں ہے۔ البتہ حائضہ عورتیں مسلمانوں کی جماعت اور دعاؤں میں شریک ہوں اور عیدگاہ سے علیحدہ رہیں۔

باب ۶۲۴. النَّحْرِ وَالذَّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلّٰى

۶۲۴۔ عیدگاہ میں دسویں تاریخ کو قربانی۔

(۹۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرُ اَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰى

۹۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے کثیر بن فرقد نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ عیدگاہ میں قربانی کرتے تھے۔

باب ۶۲۵. كَلَامِ الْاِمَامِ وَالنَّاسِ فِيْ خُطْبَةِ الْعِيْدِ وَاِذَا سُئِلَ الْاِمَامُ عَنْ شَيْءٍ وَّهُوَ يَخْطُبُ

۶۲۵۔ عید کے خطبہ میں امام اور عام لوگوں کی گفتگو، اور خطبہ کے وقت امام سے سوال۔

(۹۲۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَّسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ

۹۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے منصور بن معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بقرعید کے دن نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی۔ اس کی قربانی درست ہے لیکن جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ ذبیحہ

---

❶ اس حدیث پر نوٹ اس سے پہلے گذر چکا ہے۔ پہلے بھی لکھا گیا تھا کہ حفصہ کے سوال کی وجہ یہ تھی کہ جب حائضہ پر نماز ہی فرض نہیں اور نہ وہ نماز پڑھ سکتی ہے تو عیدگاہ میں اس کی شرکت سے کیا فائدہ ہوگا۔ محدثین نے لکھا ہے کہ اس کے باوجود حائضہ عورتوں کی شرکت اس وجہ سے مناسب سمجھی گئی ہے کہ مسلمانوں کی شان وشوکت کا اظہار ہو سکے۔

اَبُوبُرْدَةَ بْنُ دِيْنَارٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ وَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِىْ وَجِيْرَانِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِىْ عَنَاقًاجَزَعَةً لَهِىَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَىْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِىْ عَنِّىْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِىْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

صرف گوشت کے لئے ہوگا۔ اس پر ابو بردہ بن دینار نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! بخدا میں نے تو نماز کے لئے آنے سے پہلے ہی قربانی کرلی تھی۔ میں یہ سمجھا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے اسی لئے میں نے جلدی کی اور خود بھی کھایا اور گھر والوں اور پڑوسیوں کو بھی کھلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہرحال یہ ذبیحہ صرف گوشت کے لئے ہوگا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک بکری کا چار مہینے کا بچہ ہے۔ وہ چھوٹا سا بچہ دو بکریوں کے گوشت سے بھی زیادہ بہتر ہے کیا میری قربانی اس سے ہوسکتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں لیکن تمہارے علاوہ کسی کی قربانی ایسے بچے سے صحیح نہیں ہوگی

(۹۳۰) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَنْ يُّعِيْدَ ذَبْحَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِيْرَانٌ لِّىْ اِمَّا قَالَ بِهِمْ خِصَاصَةٌ وَّ اِمَّا قَالَ بِهِمْ فَقْرٌ وَّاِنِّىْ ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعِنْدِىْ عَنَاقٌ لِّىْ اَحَبُّ مِنْ شَاتَىْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْهَا

۹۳۰۔ ہم سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے ان سے ایوب نے ان سے محمد نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے بقرعید کے دن نماز پڑھ کر خطبہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے جانور ذبح کرلیا اسے دوبارہ قربانی کرنی چاہئے۔ اس پر انصار میں سے ایک صاحب اٹھے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے کچھ غریب پڑوسی ہیں (انہوں نے) خصاصہ کا لفظ استعمال کیا یا فقر کا؟ راوی کو شبہ ہے) اس لئے میں نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا البتہ میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بھی زیادہ مجھے عزیز ہے۔ آنحضور ﷺ نے انہیں اجازت دے دی تھی۔

(۹۳۱) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّىَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ

۹۳۱۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسود نے ان سے جندب نے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بقرعید کے دن نماز پڑھنے کے بعد خطبہ دیا اور پھر قربانی کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کرلیا ہو تو اسے دوسرا جانور بدلہ میں ذبح کرنا چاہئے اور جس نے نماز سے پہلے ذبح نہ کیا ہو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔ ❶

باب ۶۲۶ . مَنْ خَالَفَ الطَّرِيْقَ اِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيْدِ

۶۲۶۔ عید کے دن جو راستہ بدل کر آیا۔

(۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْتُمَيْلَةَ يَحْيٰى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

۹۳۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابو تمیلہ یحییٰ بن واضح نے خبر دی انہیں فلیح بن سلیمان نے انہیں سعید بن حارث نے انہیں

❶ اس باب کی احادیث کے ذریعہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عیدین کے خطبہ میں جمعہ کے خطبہ کی بہ نسبت زیادہ توسع ہے اور عیدین کے خطبہ کے دوران عام لوگ امام سے سوال بھی کرسکتے ہیں اور باہم گفتگو بھی کرسکتے ہیں۔

الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ أَصَحُّ

جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن (عیدگاہ سے) راستہ بدل کر آتے تھے۔ اس روایت کی متابعت یونس بن محمد نے فلیح کے واسطہ سے کی۔ ان سے سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ لیکن جابر کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

باب ۶۲۷. إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَذٰلِكَ النِّسَاءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوتِ وَالْقُرٰى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عِيدُنَا يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَأَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُ ابْنَ أَبِي عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلَّى كَصَلٰوةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۶۲۷۔ عید کی نماز نہ ملے تو دو رکعت (تنہا) پڑھ لے۔
اور یہی عورتیں بھی کریں اور وہ لوگ بھی جو گھروں اور دیہاتوں میں رہتے ہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ اسلام والو! یہ ہماری عید ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مولا ابن ابی عتبہ زاویہ میں رہتے تھے۔ انہیں آپ نے حکم دیا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں اور بچوں کو جمع کر کے شہر والوں کی طرح نماز پڑھیں اور تکبیر کہیں۔ عکرمہ نے شہر کے قرب وجوار میں آباد لوگوں کے متعلق فرمایا کہ جس طرح امام کرتا ہے یہ لوگ بھی عید کے دن جمع ہو کر دو رکعت نماز پڑھیں۔ عطاء نے فرمایا کہ عید کی نماز چھوٹ جائے تو دو ۲ رکعت قضا پڑھنی چاہیے۔ ❶

(۹۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ

۹۳۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکرؓ ان کے یہاں تشریف لائے۔ اس وقت گھر میں دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں نبی کریم ﷺ چہرہ مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے تشریف فرما تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ڈانٹا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے چہرہ سے کپڑا ہٹا کر فرمایا کہ ابوبکر! انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو کہ یہ عید کے دن ہیں۔ یہ قربانی کے دن تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے مجھے چھپا رکھا تھا اور میں حبشہ کے لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (نیزوں کا) کھیل دکھا رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں کھیلنے دو۔ بنوارفدہ! تم اطمینان سے کھیل دکھاؤ۔

باب ۶۲۸. الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا وَقَالَ

۶۲۸۔ عید کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نماز پڑھنا؟

---

❶ حنفی فقہ کی کتابوں میں ہے کہ عید کی نماز اگر چھوٹ جائے تو اس کی قضا دو یا چار رکعتیں گھر میں پڑھی جائیں گی۔ چونکہ عید کی نماز خود سنت ہے اس لئے یہ سنت کی قضا ہوگی۔ غرض نماز چھوٹ جائے تو اس کی قضا واجب ہوتی ہے اور سنت کی بھی قضا ہوتی ہے لیکن صرف استحباب کے درجہ میں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سنتیں آنحضور ﷺ کے کسی عمل پر استمرار سے ثابت ہوتی ہے یعنی کوئی عمل آنحضور ﷺ کسی خاص وقت میں ہمیشہ کرتے تھے تو اس دوام سے اس عمل کی سنیت کا استنباط ہوگا اس لئے سنتوں میں وقت کی خصوصیت بھی ہوتی ہے اور جب وہ چھوٹ جاتی ہیں تو وقت نکل جانے کے بعد اس کا کوئی دوسرا داعیہ باقی نہیں رہتا۔ لیکن فرض اور واجب شارع کے حکم سے ثابت ہوتے ہیں اور وقت نکل جانے کے بعد بھی سابقہ حکم باقی رہتا ہے۔

اَبُو الْمُعَلّٰی سَمِعْتُ سَعِيْدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ كَرِهَ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدِ

ابو معلی نے فرمایا کہ میں نے سعید سے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ آپ عید سے پہلے نماز پسند نہیں کرتے تھے۔

(۹۳۴) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَ مَعَهٗ بِلَالٌ

۹۳۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ عیدالفطر کے دن عیدگاہ میں تشریف لے گئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ نے نہ اس سے پہلے نماز پڑھی تھی اور نہ اس کے بعد۔ آپ ﷺ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہٗ بھی تھے۔ ❶

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

نماز وتر کے مسائل

باب ۶۲۹. مَاجَآءَ فِي الْوِتْرِ

۶۲۹۔ وتر سے متعلق احادیث۔

(۹۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَاخَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَاقَدْ صَلّٰى وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ يَاْمُرُ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ

۹۳۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع اور عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہٗ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے رات میں نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ رات میں دو دو رکعت کر کے نماز پڑھنی چاہئے اور جب طلوع صادق کا وقت قریب ہو جائے تو ایک رکعت اس کے ساتھ ملا لینی چاہئے جو ساری نماز کو طاق بنا دے اور نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر وتر کی دو رکعت اور ایک آخری رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے اور کسی اپنی ضرورت کے متعلق حکم بھی دیتے تھے۔

(۹۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْقَرِيْبًا مِّنْهُ فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ قَرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰلِ عِمْرَانَ

۹۳۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے مخرمہ بن سلیمان نے ان سے کریب نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ خبر دی کہ آپ ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سوئے (آپ نے فرمایا کہ) میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ اور آپ کے اہل طول میں لیٹیں پھر آپ سو گئے۔ تقریباً نصف شب میں آپ بیدار ہوئے۔ نیند کے اثر کو چہرۂ مبارک سے آپ نے دور کیا۔ اس کے بعد آل عمران کی دس آیتیں پڑھیں پھر

❶ عید کے دن فجر کی نماز کے بعد نماز مکروہ ہے۔ اس دن اشراق کی نماز بھی نہیں پڑھ سکتا۔ البتہ عید کی نماز کے بعد گھر میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ عیدگاہ میں اس وقت بھی اجازت نہیں۔

ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَصَنَعْتُ مِثْلَهٗ وَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ کے پاس گئے اور وضو کیا۔ تمام آداب و مستحبات کے ساتھ اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا آپ نے داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھ کر کان پکڑ لیا اور اسے ملنے لگے۔ ❶ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر دو رکعت پڑھی۔ پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی۔ پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی اور اس کے بعد انہیں طاق بنایا پھر لیٹ گئے۔ جب مؤذن (طلوع صبح صادق کی اطلاع دینے) آیا تو آپ نے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر باہر تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھی۔

(۹۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوْتِرُلَكَ مَاصَلَّيْتَ قَالَ الْقَاسِمُ وَرَاَيْنَا اُنَاسًا مُنْذُ اَدْرَكْنَا يُوْتِرُوْنَ بِثَلَاثٍ وَّاِنَّ كُلًّا لَّوَاسِعٌ اَرْجُوْا اَنْ لَّا يَكُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ بَاْسٌ

۹۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رات کی نمازیں دو دو رکعت کر کے پڑھو اور جب ختم کرنے کا ارادہ ہو تو ایک رکعت اور ملا لو جو ساری نماز کو طاق بنا دے۔ قاسم نے بیان کیا کہ ہم نے بہت سوں کو تین رکعت وتر پڑھتے بھی پایا ہے۔ سب ہی کی اجازت ہے اور مجھے امید ہے کہ ان میں سے کسی طریقہ میں بھی کوئی حرج نہ ہوگا۔

(۹۳۸) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلٰوتَهٗ تَعْنِيْ بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ يَقْرَأُ مَا

۹۳۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے عروہ نے حدیث بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ آپ کی یہی نماز تھی۔ مراد ان کی رات کی نماز سے تھی۔ آپ کا سجدہ ان رکعتوں میں اتنا طویل ہوتا تھا کہ سر اٹھانے سے

❶ بعض محدثین نے لکھا ہے کہ چونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بچے تھے اس لئے لاعلمی کی وجہ سے بائیں طرف کھڑے ہوگئے آنحضور ﷺ نے آپ کا کان بائیں طرف سے دائیں طرف کرنے کے لئے پکڑا تھا۔ اس تفصیل کے ساتھ بھی روایتوں میں ذکر ہے۔ لیکن ایک دوسری روایت میں ہے کہ میرا کان پکڑ کر آپ ﷺ اس لئے ملنے لگے تھے تاکہ رات کی تاریکی میں آپ کے دست مبارک سے میں مانوس ہو جاؤں اور گھبراہٹ نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں روایتیں الگ ہیں۔ آپ ﷺ نے ابن عباس کا کان بائیں سے دائیں طرف کرنے کے لئے بھی پکڑا تھا اور پھر تاریکی میں انہیں مانوس کرنے کے لئے آپ ﷺ ان کا کان ملنے بھی لگے تھے۔ آپ کو آپ کے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کے گھر سونے کے لئے بھیجا تھا تاکہ آپ کی رات کے وقت کی عبادت کی تفصیل ایک عینی شاہد کے ذریعہ معلوم کریں۔ چونکہ آپ بچے تھے اور پھر آنحضور ﷺ سے آپ کی قرابت تھی۔ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کی خالہ تھیں۔ اس لئے جس دن آنحضرت ﷺ کی ان کے یہاں سونے کی باری تھی۔ آپ بے تکلفی کے ساتھ چلے گئے اور وہیں رات بھر رہے بچپنے کے باوجود انتہائی ذکی و فہیم تھے اس لئے ساری تفصیلات یاد رکھیں۔

اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَأْسَهٗ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهِ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ

پہلے تم میں سے کوئی شخص بھی پچاس آیتیں پڑھ سکتا ہے اور فجر کی نماز سے پہلے آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کے بعد داہنے پہلو پر لیٹے رہتے۔ آخر مؤذن نماز کی اطلاع دینے آتا۔ ❶

باب ۶۳۰۔ سَاعَاتِ الْوِتْرِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

۶۳۰۔ وتر کے اوقات۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے وتر سونے سے پہلے پڑھ لینے کی ہدایت کی تھی۔

(۹۳۹) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَرَاَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ اُطِيْلُ فِيْهِمَا الْقِرَآءَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَّيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَكَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَيْهِ قَالَ حَمَّادٌ اَيْ بِسُرْعَةٍ

۹۳۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن سیرین نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نماز صبح سے پہلے کی دو رکعتوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کیا میں ان میں طویل قرأت کرسکتا ہوں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات میں دو دو رکعت کر کے نماز پڑھتے تھے اور ایک رکعت سے (آخر میں) وتر بنا لیتے تھے اور صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتیں (سنت فجر) اس طرح پڑھتے گویا اذان (اقامت) اب ہونے ہی والی ہے۔ حماد نے بیان کیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جلدی پڑھ لیتے تھے۔ ❷

---

❶ وتر کی نماز سے متعلق علماء کا اختلاف ہے کہ واجب ہے یا سنت؟ وتر کی کتنی رکعتیں ہیں ایک ہی سلام سے پڑھی جائیں گی، یا دو ۲ سلاموں سے، رات کی نماز (صلاۃ اللیل) سے یہاں مراد مغرب اور عشاء کے علاوہ ہے اور جسے نماز تہجد کہتے ہیں۔ محدثین عام طور سے صلاۃ اللیل اور وتر کو علیحدہ ذکر کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وتر اور صلاۃ اللیل ان کے یہاں دو نمازیں ہیں لیکن چونکہ دونوں میں باہم ربط قوی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی تہجد پڑھنا چاہے تو مستحب یہی ہے کہ وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھے اور یہی حضور اکرم ﷺ کا بھی معمول تھا۔ اس لئے صلاۃ اللیل (تہجد) کو وتر کے ابوب میں اور وتر کو صلاۃ اللیل کے ابواب میں بھی ذکر کردیتے ہیں۔ حنفیہ کا بھی نقطۂ نظر بالکل یہی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے معمول سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وتر بھی صلاۃ اللیل ہی کا ایک حصہ ہے اور اس کے باوجود اپنی قرأت۔ رکعات اور صفات کی تعیین کی وجہ سے ایک مستقل نماز بن گئی ہے لیکن شوافع رحمہم اللہ کے نزدیک ان میں کوئی فرق نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وتر کی کم سے کم ایک رکعت اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعتیں ہیں۔ بعض شوافع نے تیرہ رکعتیں بھی بتائی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک وتر واجب بھی نہیں۔ احناف چونکہ صلوٰۃ لیل اور وتر میں فرق کرتے ہیں اور دونوں کی صفات میں بھی فرق کرتے ہیں اس لئے انہوں نے کہا کہ وتر صرف تین رکعت ہے اور واجب ہے۔ لیکن جو لوگ نماز وتر اور صلاۃ لیل میں کوئی فرق نہیں کرتے ان کے نزدیک یہ واجب نہیں۔ احادیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ازواج مطہرات کو وتر کے لئے جگاتے تھے۔ لیکن صلاۃ اللیل کے لئے نہیں جگاتے تھے۔ اسی طرح آپ کا حکم اس کے متعلق یہ تھا کہ آخر شب میں پڑھی جائے لیکن جو صحابہؓ آخر شب میں بیدار ہونے کا پوری طرح اعتماد و یقین نہ رکھتے ہوں انہیں حکم تھا کہ اول شب میں اسے پڑھ لیں پھر اگر وتر چھوٹ جائے تو اس کی قضا بھی ضروری ہے۔ عام سنن کے خلاف اس کی رکعتیں اور وقت بھی متعین ہیں اور اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ اس کا ترک جائز نہیں ہے پھر ہمارا اور شوافع کا اس میں اور کیا اختلاف باقی رہا۔ سوا اس کے کہ ہم لفظ "واجب" اس کے لئے استعمال نہیں کرتے۔ تیسرا اختلاف یہ ہے کہ ان کے ہاں افضل وتر کو دو مرتبہ سلاموں کے ساتھ پڑھنا ہے۔ لیکن ہمارے یہاں اس کے لئے صرف ایک مرتبہ سلام پھیرنا چاہئے۔ حدیث میں جو طریقے بیان ہوئے ہیں ان میں دونوں طرح گنجائش ہے۔ اختلاف صرف افضلیت کا ہے۔ ❷ اس سلسلے کی احادیث کا ماحصل یہ ہے کہ عشاء کے بعد ساری رات وتر کے لئے ہے طلوع صبح صادق سے پہلے جس وقت بھی چاہے پڑھ سکتا ہے حضور اکرم ﷺ کا معمول آخر شب میں صلوٰۃ لیل کے بعد اسے پڑھنے کا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آخر شب میں اٹھنے کا پوری طرح یقین نہیں ہوتا تھا اس لئے وہ عشاء کے بعد ہی پڑھ لیتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کا معمول آخر شب میں پڑھنے کا تھا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۹۴۰) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُسْلِمٌ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ

۹۴۰۔ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔انہوں نے کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان [illegible] مسلم [illegible] ث بیان کی۔ان سے مسروق نے ان [illegible] ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں ہی وتر پڑھی [illegible] پ ﷺ کی وتر کا آخری وقت صبح صادق سے پہلے تک تھا۔ ❶

باب ۶۳۱. اِيْقَاظِ النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَهٗ بِالْوِتْرِ

۶۳۱۔وتر کے لئے نبی کریم ﷺ گھر والوں کو جگاتے تھے۔

(۹۴۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُّعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِیْ فَاَوْتَرْتُ

۹۴۱۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی۔کہا کہ مجھ سے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے رہتے تھے (رات میں) اور میں آپ کے بستر پر عرض میں لیٹی رہتی تھی۔جب آپ کو وتر شروع کرنی ہوتی تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

باب ۶۳۲. لِيَجْعَلَ اٰخِرَ صَلٰوتِهٖ وِتْرًا

۶۳۲۔وتر رات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھی جائے۔

(۹۴۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا

۹۴۲۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے یحییٰ ابن سعید نے حدیث بیان کی۔ان سے عبید اللہ نے۔ان سے نافع نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وتر رات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھا کرو۔ ❷

باب ۶۳۳. الْوِتْرِ عَلَى الدَّآبَّةِ

۶۳۳۔نماز وتر، سواری پر۔

(۹۴۳) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ

۹۴۳۔ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے مالک نے ابو بکر بن عمر بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے سعید بن یسار نے فرمایا کہ میں عبد اللہ بن عمر

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اس حدیث میں ''اذان'' سے مراد اقامت ہے۔اس کا مفہوم یہ ہے کہ فجر کی سنتوں میں آپ قرأت طویل نہیں کرتے تھے بلکہ ان میں ہلکی قرأت کرتے تھے اور جس طرح اقامت کی آواز سنتے ہی سنتیں جلدی ختم کر کے نماز فرض نماز میں شرکت کی کوشش کرتا ہے اسی طرح آنحضور ﷺ بھی فجر کی سنتیں جلدی پڑھ لیتے تھے۔گویا سائل کا جواب ہو گیا کہ فجر کی سنتوں میں قرأت طویل نہ کرنی چاہئے لیکن یہ ان کے لئے ہے جنہوں نے رات میں تہجد پڑھی ہو۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ❶ دوسری روایتوں میں ہے کہ آپ نے وتر اول شب میں بھی پڑھی، درمیان شب میں بھی اور آخر شب میں بھی۔گویا عشاء کے بعد سے صبح صادق کے پہلے تک وتر پڑھنا آپ ﷺ سے ثابت ہے۔حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مختلف حالات میں آپ ﷺ نے وتر مختلف اوقات میں پڑھی۔غالباً تکلیف اور مرض وغیرہ میں اول شب میں پڑھی تھی اور مسافرت کی حالت میں درمیان شب میں،لیکن عام معمول آپ کا اسے آخر شب ہی میں پڑھنے کا تھا۔ ❷ یعنی اگر تہجد پڑھنا ہے تو وتر تہجد کے بعد پڑھی جائے۔شریعت میں مطلوب یہ ہے کہ رات کی سب سے آخری نماز وتر ہو۔یہی وجہ ہے کہ وتر کے بعد بھی رات کی نماز میں جو دو دو ۲ رکعت سنتوں کا ذکر آتا ہے انہیں بیٹھ کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَقَالَ سَعِيْدٌ فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ لَحِقْتُهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ خَشِيْتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ

رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کے راستہ میں تھا سعید نے فرمایا کہ جب (راستہ میں) مجھے طلوع صبح صادق کا خطرہ ہوا تو سواری سے اُتر کر میں نے وتر پڑھ لی اور پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جا ملا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کہاں رک گئے تھے؟ میں نے کہا کہ اب صبح کا وقت ہونے ہی والا ہے۔ اس لئے میں سواری سے اتر کر وتر پڑھنے لگا تھا۔ اس پر عبداللہ بن عمر بولے کہ کیا تمہارے لئے نبی کریم ﷺ کا عمل اسوۂ حسنہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یقیناً ہے آپ نے فرمایا کہ پھر نبی کریم ﷺ اونٹ ہی پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ ❶

باب ۶۳۴. الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ

۶۳۴۔ نماز وتر سفر میں۔

(۹۴۴) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِيْ اِيْمَآءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

۹۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سفر میں اپنی سواری ہی پر نماز پڑھ لیتے تھے۔ خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہو جاتا آپ ﷺ اشاروں سے نماز پڑھتے تھے۔ صلاۃ لیل میں آپ ﷺ ایسا کرتے تھے۔ فرائض اس طرح نہیں پڑھتے تھے اور وتر سواری پر پڑھ لیتے تھے۔

باب ۶۳۵. الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ

۶۳۵۔ قنوت رکوع سے پہلے اور اس کے بعد۔

(۹۴۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ اَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا

۹۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے محمد بن سیرین نے انہوں نے فرمایا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھی تھی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے آپ ﷺ نے اس دعا کو پڑھا تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ رکوع کے تھوڑی دیر بعد۔

(۹۴۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ

۹۴۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عاصم نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے متعلق

❶ دوسری متعدد روایتوں میں ہے کہ خود ابن عمر رضی اللہ عنہ وتر کی نماز کے لئے سواری سے اترے ہیں اور آپ نے یہ نماز سواری پر نہیں پڑھی دونوں حدیثوں کے تعارض کو محدثین نے اس طرح ختم کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ان صحابہ میں تھے جو وتر اور صلوٰۃ لیل میں کوئی فرق نہیں کرتے تھے اور سب پر ہی وتر کا اطلاق کرتے تھے۔ اس لئے بخاری کی اس حدیث کے متعلق کہا جائے کہ صلوٰۃ لیل کے متعلق آپ نے یہ ہدایت وتر کے عنوان سے دی تھی لیکن جن دوسری روایتوں میں ہے کہ وتر پڑھنے کے لئے آپ سواری سے اتر جاتے تھے اور زمین پر پڑھتے تھے۔ وہ حقیقی وتر ہے۔ احناف کا مسلک بھی یہی ہے کہ وتر سواری پر نہ پڑھی جائے۔

الرُّكُوعِ اَوْ بَعْدَه‘ قَالَ قَبْلَه‘ قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِیْ عَنْکَ اَنَّکَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ کَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا اُرَاهُ کَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَآءَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا اِلٰی قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ دُوْنَ اُولٰٓئِکَ وَکَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ

پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ دعائے قنوت (حضور اکرم ﷺ کے دور میں) پڑھی جاتی تھی۔ میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا اس کے بعد۔ آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔ عاصم نے کہا کہ آپ ہی کے حوالہ سے فلاں شخص نے مجھے خبر دی ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد فرمایا تھا۔ اس کا جواب حضرت انس نے یہ دیا کہ انہوں نے غلط سمجھا۔ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ دعائے قنوت پڑھی تھی۔ غالباً (اس وقت) جب آپ ﷺ نے قاریوں کی ایک جماعت کو جس میں تقریباً ستر صحابہ تھے مشرکوں کے قبیلہ میں بھیجا تھا۔ بدعہدی کرنے والوں کے یہاں آپ نے انہیں نہیں بھیجا تھا۔ بدعہدی کرنے والوں اور رسول اللہ ﷺ میں معاہدہ تھا (لیکن انہوں نے عہد شکنی کی) تو آنحضور ﷺ نے ایک مہینہ تک ان کے حق میں بددعا کی (یہ حدیث اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ کتاب المغازی میں آئے گی۔

(۹۴۷) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلٰی رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ

۹۴۷۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زائدہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے تیمی نے ان سے ابومجلز نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینہ تک دعائے قنوت پڑھی تھی۔ اور اس میں قبائل رعل وذکوان پر بددعا کی تھی۔

(۹۴۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ الْقُنُوْتُ فِی الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ

۹۴۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں اسمٰعیل نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں خالد نے خبر دی انہیں ابوقلابہ نے انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضور کے عہد میں قنوت مغرب اور فجر میں تھی۔ ❶

اَبْوَابُ الْاِسْتِسْقَآءِ

استسقاء کے مسائل ❷

باب ٦٣٦. اَلْاِسْتِسْقَآءِ وَخُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

۶۳۶۔ استسقاء۔ نبی کریم ﷺ استسقاء کے لئے تشریف لے جاتے

❶ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ''قنوت وتر'' سے متعلق کوئی حدیث نہیں تھی۔ اسی لئے انہوں نے اس عنوان کے تحت جتنی احادیث لکھی ہیں وہ سب ''قنوت نازلہ'' سے متعلق ہیں جو کسی آفت یا افتاد کے وقت کے لئے مشروع ہے۔ ایسے مواقع پر اب بھی قنوت پڑھی جاتی ہے ''قنوت وتر'' حنفیہ کے مسلک میں سال بھر پڑھی جائے گی۔ وتر کی آخری رکعت میں رکوع سے پہلے، لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قنوت فجر میں ہمیشہ پڑھی جائے گی اور وتر میں صرف رمضان کے آخری دنوں میں۔ ❷ صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ استسقاء نام ہے دعاء اور استغفار کا۔ آنحضور ﷺ نے ہمیشہ استسقاء کے موقع پر نماز نہیں پڑھی۔ بلکہ بعض مرتبہ بغیر نماز بھی دعاء استسقاء کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصلاً استسقاء دعاء اور استغفار ہی کا نام ہے اور اس دعا کے لئے اس سے پہلے نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے کہ یہ دعاء کو قبول کروانے کا ایک ذریعہ ہے۔ دعاء استسقاء کے مختلف طریقے ہیں عام حالات میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء کی جاتی ہے۔ نماز کے بعد کی جاتی ہے اور شہر سے باہر عیدگاہ میں جا کر کی جاتی ہے۔ صلوٰۃ استسقاء کے لئے خطبہ مسنون نہیں ہے۔ لیکن صاحبین اس سے اختلاف کرتے ہیں اور عمل بھی صاحبین ہی کے مسلک پر ہے۔ اس عنوان کی بعض احادیث میں اس کا ذکر ہے کہ آنحضور ﷺ نے رداء مبارک بھی اس موقعہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِ سْتِسْقَآءِ

تھے۔

(۹۴۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ

۹۴۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عبداللہ بن ابی بکر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے ان کے چچا نے کہ نبی کریم ﷺ استقاء کے لئے تشریف لے گئے اور اپنی چادر کو پلٹا۔

باب ۶۳۷. دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ

۶۳۷۔ نبی کریم ﷺ کی دعا کہ کفار کو یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے سے قحط میں مبتلا کر دے۔

(۹۵۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ انْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ انْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ انْجِ الْوَلِيْدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ انْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَ طْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا كُلُّهٗ فِي الصُّبْحِ

۹۵۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے ان سے اعرج نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ جب سر مبارک آخری رکعت (کے رکوع) سے اٹھاتے تو فرماتے کہ اے اللہ عیاش بن ابوربیعہ کو نجات دلائیے۔ اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دلائیے۔ اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دلائیے۔ اے اللہ! کمزور اور ناتواں مسلمانوں کو نجات دلائیے (کفار سے) اے اللہ! مضر کو سختی کے ساتھ پامال کر دیجئے، اے اللہ انہیں یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے ساتھ قحط میں مبتلا کر دیجئے، اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ غفار کی اللہ مغفرت کرے۔ قبیلہ اسلم کو اللہ محفوظ رکھے۔ ابن ابی الزناد نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا کہ یہ ساری دعائیں آپ ﷺ صبح کی نماز میں کرتے تھے۔

(۹۵۱) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

۹۵۱۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ابوالضحیٰ نے ان سے مسروق نے ان سے عبداللہ نے۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) پر پلٹ دی تھی۔ یہ صرف امام کے لئے مستحب ہے۔ رداء کا اب استعمال نہیں ہے اس لئے اگر امام کے پاس بڑا سا رومال ہو تو اسی کو پلٹ لے۔ عیدین اور کسوف کی نماز اسی طرح استقاء واجب نہیں ہیں۔ لیکن شیخ شمس الدین سروجی نے ہدایہ کی شرح میں نقل کیا ہے کہ امام وقت کے حکم سے یہ چیزیں واجب ہو جاتی ہیں۔ حموی نے الاشباہ والنظائر کے حاشیہ میں اس کی تصریح کی ہے کہ قاضی کے حکم سے روزہ واجب ہو سکتا ہے۔ اسی طرح استقاء کے لئے اگر امام حکم عام جاری کر دے تو یہ بھی واجب اور ضروری ہو جائے گا۔ اسلام میں امیر المومنین کو وقتی انتظامی امور میں اس طرح کے اختیارات ہوتے ہیں اور ان کے حکم پر وجوب صرف انہیں کے دور تک رہے گا۔ ان کے بعد خود بخود یہ وجوب ختم ہو جائے گا۔ یہ یاد رہے کہ امیر المومنین کے حکم کو شرعی احکام میں کوئی دخل نہیں ہے۔ خلفاء راشدین کا درجہ دوسرے امراء مومنین کے مقابلہ میں اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ انہیں شارع کی حیثیت و اختیارات اگرچہ حاصل نہیں ہیں لیکن بعض امور میں امت نے ان کے عمل کو شرعی حیثیت بھی دی ہے مثلاً تراویح کے لئے جماعت وغیرہ اس کے علاوہ بہت سے امور انتظامیہ جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں جاری کیا تھا۔ بعد میں فقہاء نے انہیں ایک مذہب کی حیثیت دے دی اور ان پر احکام شرعیہ کی طرح عمل کیا۔ اس طرز عمل کی بنیاد نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ میرے بعد ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفائے راشدین کا منصب شارع اور عام خلفاء مسلمین کے درمیان ایک الگ منصب ہے جس کا درجہ شارع سے کم اور عام خلفاء سے بڑھ کر ہے۔ (فیض الباری صفحہ ۲۷۸۔۲۷۷، جلد دوم)

جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَ تْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَىْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّکَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَکَ قَدْهَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ

حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جریر نے منصور کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابوالضحیٰ نے ان سے مسروق نے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ انہیں یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے سے قحط میں مبتلا کر دیجئے۔ چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہو گئی اور لوگوں نے چمڑے اور مردار تک کھانے شروع کر دیئے، بھوک کی شدت کا یہ عالم ہوتا تھا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھائی جاتی تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ آخر ابوسفیان حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد (ﷺ) آپ لوگوں کو اللہ کی طاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اب آپ کی قوم برباد ہو رہی ہے اس لئے آپ خدا سے ان کے حق میں دعا کیجئے۔ ① اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس دن کا انتظار کرو جب آسمان پر صاف دھواں آئے گا۔ آیت، انکم عائدون تک (نیز) جب ہم سختی کے ساتھ ان کی گرفت کریں گے (کفار کی) سخت گرفت بدر کی لڑائی میں ہوئی تھی۔ دھوئیں کا معاملہ بھی گذر چکا (جب سخت قحط پڑا تھا) اخذ و بطش اور آیت روم ساری پیشین گوئیاں پوری ہو چکیں۔

باب ۶۳۸. سُؤَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ الْاِسْتِسْقَآءَ اِذَا قَحِطُوْا

۶۳۸۔ قحط میں لوگوں کی امام سے دعاء استسقاء کی درخواست۔

(۹۵۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ اَبِىْ طَالِبٍ وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ وَرُبَّمَاذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِىْ فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ وَّاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ وَهُوَ

۹۵۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوقتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے سنا تھا (ترجمہ) سفید رو، جن کے وا[illegible] بارش کی دعا کی جاتی ہے۔ یتیموں کے ملاذ اور بیواؤں کے ملجاء اور عمر بن حزمہ نے بیان کیا کہ ہم سے سالم نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ اکثر مجھے شاعر کا شعر یاد آ جاتا ہے۔ میں نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ آپ دعاء استسقاء (منبر پر) کر رہے ہیں اور ابھی (دعاء سے فارغ ہو کر) اترے بھی نہیں تھے کہ

---

① یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ مکہ میں تشریف رکھتے تھے قحط کی شدت کا یہ عالم تھا کہ قحط زدہ علاقے ویرانے بن گئے تھے۔ ابوسفیان نے اسلام کی اخلاقی تعلیمات اور صلہ رحمی کا واسطہ دے کر رحم کی درخواست کی۔ حضور اکرم ﷺ نے پھر دعا فرمائی اور قحط ختم ہوا۔ اس عنوان کے تحت ان احادیث کا ذکر ہے جن میں آپ کی بددعاء کے نتیجہ میں قحط پڑ جانے کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں ان احادیث کے بعض مباحث آئندہ اپنے موقعہ پر آئیں گی۔

قَوْلُ اَبِیْ طَالِبٍ

تمام نالے لبریز ہوگئے۔ وابیض یستسقی الغمام بوجهه. ثمال الیتامی عصمة للا رامل. ابو طالب کا شعر ہے۔(ترجمہ گذر چکا)۔

(۹۵۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَ نْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَانَ اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا وَ اِنَّا نَتَوَ سَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَیُسْقَوْنَ

۹۵۳۔ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابوعبداللہ بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب کبھی قحط پڑتا تو عمر رضی اللہ عنہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعاء استغفار کرتے۔ آپ فرماتے کہ اے اللہ! ہم اپنے نبی ﷺ کو وسیلہ بناتے تھے۔ اور (حضور اکرم ﷺ کی برکت سے) آپ بارش برساتے تھے اب ہم اپنے نبی ﷺ کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں۔ آپ بارش برسایئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ چنانچہ بارش خوب برستی۔ [1]

باب ۶۳۹. تَحْوِیْلِ الرِّدَآءِ فِی الْاِ سْتِسْقَآءِ

۶۳۹۔استقاء میں چادر پلٹنا۔

(۹۵۴) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰی فَقَلَّبَ رِدَآءَهٗ

۹۵۴۔ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی انہیں محمد بن ابی بکر نے انہیں عباد بن تمیم نے انہیں عبداللہ بن زید نے کہ نبی کریم ﷺ نے دعاء استقاء کی تو اپنی چادر بھی پلٹی۔

(۹۵۵) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِیْمٍ

۹۵۵۔ہم سے علی بن زید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عبداللہ بن ابی بکر کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے عباد بن تمیم

[1] خیر القرون میں دعاء کا یہی طریقہ تھا اور سلف کا عمل بھی اسی پر رہا کہ مردوں کو وسیلہ بنا کر وہ دعا نہیں کرتے تھے کہ انہیں تو عام حالات میں دعاء کا شعور بھی نہیں ہوتا بلکہ کسی زندہ مقرب بارگاہ ایزدی کو آگے بڑھا دیتے تھے۔ آگے بڑھ کر وہ دعا کرتے جاتے اور لوگ ان کی دعاء پر آمین کہتے جاتے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اسی طرح توسل کیا گیا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر موجود یا مردوں کو وسیلہ بنانے کی کوئی صورت حضرت عمرؓ کے سامنے نہیں تھی ورنہ حضور اکرم ﷺ کی ذات سے بڑھ کر وسیلہ بنانے کے لئے اور کون سی ذات ہو سکتی تھی۔ مردے یا غیر موجود سے توسل کے جواز کا فتویٰ متاخرین کا ہے لیکن حافظ ابن تیمیہؒ نے اسے ناجائز قرار دیا ہے بہر حال اگر حافظ ابن تیمیہؒ کی طرح اس مسئلہ میں شدت نہ بھی اختیار کی جائے پھر بھی مردوں سے توسل نہ کرنا ہی بہتر ہوگا کہ سلف کا یہی معمول تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ! کا طرز عمل اس مسئلہ میں بہت زیادہ واضح ہے۔ اور کچھ نہیں تو اس بدعت وفساد کے دور میں سد باب ذریعہ کے طور پر ہی سہی اس طرح کے توسل سے لوگوں کو روکنا چاہئے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس کی دعا بھی نقل کی ہے آپ نے استقاء کی دعاء اس طرح کی تھی۔ اے اللہ آفت اور مصیبت بغیر گناہ کے نازل نہیں ہوتی اور توبہ کے بغیر نہیں چھٹتی۔ آپ کے نبی کے یہاں میری قدر ومنزلت تھی اس لئے قوم مجھے آگے بڑھا کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوئی ہے۔ یہ ہمارے ہاتھ ہیں جن سے ہم نے گناہ کئے تھے اور توبہ کے لئے ہماری پیشانی سجدہ ریز ہیں۔ باران رحمت سے ہمیں سیراب کیجئے۔'' دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس موقعہ پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا معاملہ تھا جیسے بیٹے کا باپ کے ساتھ ہوتا ہے۔ پس لوگو! رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرو اور خدا کی بارگاہ میں ان کے چچا کو وسیلہ بناؤ۔ چنانچہ دعاء استقاء کے بعد اس زور کی بارش ہوئی کہ تا حد نظر پانی ہی پانی تھا۔

يُحَدِّثُ اَبَاهُ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ رِدَآءَهٗ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ هُوَ صَاحِبُ الْاَذَانِ وَلٰكِنَّهٗ وَهِمَ فِيْهِ لِاَنَّ هٰذَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِيُّ مَازِنِ الْاَنْصَارِ

سے سنا وہ اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے ان کے چچا عبداللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ عیدگاہ کی طرف گئے۔ آپ نے وہاں دعاء استسقاء کی قبلہ رو ہو کر۔ آپ نے چادر بھی پلٹی اور دو رکعت نماز پڑھی ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) کہتا ہے کہ ابن عیینہ کہتے تھے کہ (حدیث کے راوی عبداللہ بن زید) وہ ہیں جنہوں نے طریقہ اذان خواب میں دیکھا تھا۔ لیکن ان سے غلطی ہوئی۔ کیونکہ یہ عبداللہ ابن زید بن عاصم مازنی ہیں۔ انصار کی شاخ بنو مازن سے ان کا تعلق ہے۔ (عرب کے بہت سے قبائل میں مازن نام کی شاخیں تھیں۔ اس لئے مازن انصاری کے ذریعہ تعیین کردی)۔

باب ۶۴۰. اِنْتِقَامِ الرَّبِّ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِهٖ بِالْقَحْطِ اِذَا انْتُهِكَ مَحَارِمُهٗ

۶۴۰۔ جب اللہ رب العزت کے قائم کردہ حدود کو توڑ دیا جاتا ہے تو اس کا انتقام قحط کی صورت میں نازل ہوتا ہے۔ ❶

باب ۶۴۱. اَلْاِسْتِسْقَآءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

۶۴۱۔ جامع مسجد میں استسقاء۔

(۹۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عَيَّاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّغِيْثَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ اَنَسٌ فَلاَ وَاللّٰهِ مَانَرٰى فِي السَّمَآءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلاَ قَزَعَةٍ وَّلَا شَيْئًا وَّلاَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ سِلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَآئِهٖ سَحَابَةٌ مِّثْلَ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَآءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ فَوَاللّٰهِ مَارَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ

۹۵۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ آپ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو منبر کے سامنے والے دروازہ سے جمعہ کے دن مسجد نبوی میں آیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے بھی کھڑے کھڑے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے کہا۔ یارسول اللہ ﷺ! مال واسباب تباہ ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ (یعنی انسان اور سواریاں بھوک کی وجہ سے کہیں آنے جانے کے قابل نہیں رہے) آپ اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعاء فرمائیے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھا دیئے۔ آپ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں سیراب کیجئے۔ اے اللہ ہمیں سیراب کیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا کہیں دور دور تک بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہیں آتا تھا۔ ہمارے اور سلع پہاڑی کے درمیان کوئی مکان بھی نہیں تھا (کہ ہم بادل ہونے کے باوجود نہ دیکھ سکتے) انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ سلع پہاڑی کے پیچھے سے ڈھال کی طرح بادل نمودار ہوا

❶ اس عنوان کے تحت نہ کوئی حدیث بیان ہوئی ہے اور نہ کسی صحابیؓ کا قول۔ ابن رشدی نے کہا ہے کہ غالباً یہ عنوان کسی خالی صفحہ پر تھا۔ مصنفؒ کا ارادہ رہا ہو کہ اس کے تحت کوئی حدیث لکھیں گے لیکن پھر یاد نہیں رہا ہوگا اور بعد کے علماء نے بھی اسے صحیح بخاری میں بغیر کسی تصرف کے شامل کر لیا۔ بخاری میں بعض ایسی احادیث ہیں جو اس عنوان کے تحت آسکتی تھیں۔

سُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَہٗ قَائِمًا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلَکَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یُّمْسِکَھَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرَۃِ قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِیْ فِی الشَّمْسِ قَالَ شَرِیْکٌ فَسَاَلْتُ اَنَسًا اَھُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا اَدْرِیْ

اور بیچ آسمان تک پہنچ کر چاروں طرف پھیل گیا اور بارش شروع ہوگئی۔ بخدا ہم نے سورج ایک ہفتہ تک نہیں دیکھا۔ پھر ایک شخص دوسرے جمعہ کو اسی دروازہ سے آیا رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے اور اس شخص نے کھڑے کھڑے آپ کو مخاطب کیا۔ یارسول اللہ! مال منال پر تباہی آ گئی اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش روک دے پھر رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک اٹھائے اور دعا کی کہ اب ہمارے اردگرد بارش برسائیے ہم سے اسے روک دیجئے۔ ٹیلوں، پہاڑوں، پہاڑیوں، وادیوں اور باغوں کو سیراب کیجئے (یعنی مدینہ کے چاروں طرف جہاں بارش نہیں ہوئی ہے وہاں برسائیے) انہوں نے بیان کیا کہ اس دعا سے بارش کا سلسلہ بند ہو گیا اور ہم نکلے تو دھوپ نکل چکی تھی۔ شریک نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ وہی پہلا شخص تھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

باب ۶۴۲. اَلْاِسْتِسْقَآءِ فِیْ خُطْبَۃِ الْجُمُعَۃِ غَیْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃِ

۶۴۲۔ قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر جمعہ کے خطبہ کے دوران استسقاء کی دعا۔

(۹۵۷) حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِیْکٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِنْ بَابٍ کَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَآءِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلَکَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰہَ یُغِیْثُنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰہِ مَانَرٰی فِی السَّمَآءِ مِنْ سِحَابٍ وَّلَا قَزَعَۃٍ وَمَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَیْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ قَفَآئِہٖ سَحَابَۃٌ مِّثْلَ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ انْتَشَرَتْ فَلَا وَاللّٰہِ مَارَاَیْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِکَ الْبَابِ فِی الْجُمُعَۃِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَہٗ قَائِمًا فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلَکَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰہَ یُمْسِکْھَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ

۹۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شریک نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا۔ اب جہاں دارالقضاء ہے۔ اسی طرف کے دروازے سے وہ آیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کیا۔ کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! مال ومنال تباہ ہو گئے اور راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کیجئے کہ ہمیں سیراب کرے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ اے اللہ! ہمیں سیراب کیجئے، اے اللہ! ہمیں سیراب کیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ بخدا آسمان پر بادل کا کہیں نام ونشان بھی نہیں تھا۔ ہمارے اور سلع پہاڑی کے درمیان مکانات بھی نہیں تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ پہاڑی کے پیچھے سے بادل نمودار ہوا، ڈھال کی طرح، اور آسمان کے بیچ میں پہنچ کر چاروں طرف پھیل گیا۔ بخدا ہم نے ایک ہفتہ تک سورج نہیں دیکھا۔ پھر دوسرے جمعہ کو ایک شخص اسی دروازہ سے داخل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے اس لئے اس نے کھڑے کھڑے کہا۔ یارسول اللہ! مال واسباب برباد ہو گئے اور راستے بند! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش بند ہو جائے۔ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَا لَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَ دْوِيَةِ وَمَنَا بِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِى الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَهُوَا لرَّجُلُ الْاَوَّلُ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ.

ہاتھ اٹھا کر دعا کی اے اللہ! ہمارے اطراف میں بارش برسایئے (جہاں ضرورت ہے) ہم پر نہ برسایئے۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑیوں، وادیوں اور باغوں کو سیراب کیجئے چنانچہ بارش کا سلسلہ بند ہو گیا اور ہم باہر آئے تو دوپ نکل چکی تی۔ شریک نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی عنہ سے دریافت کیا کہ کیا یہ پہلا ہی شخص تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔

باب ۶۴۳. اَلْاِسْتِسْقَآءِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۶۴۳۔ منبر پر دعاء استقاء۔

(۹۵۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنَ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحِطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْقِيَنَا فَدَعَا فَمُطِرْنَا فَمَا كِدْنَا اَنْ نَّصِلَ اِلٰى مَنَازِلِنَا نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُه، فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّصْرِفَه، عَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يُمْطَرُوْنَ وَلَا يُمْطَرُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ

۹۵۸۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ' کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! پانی کا قحط پڑ گیا ہے۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہمیں سیراب کرے چنانچہ آپ ﷺ نے دعا کی اور بارش اس طرح شروع ہوئی، کہ گھروں تک پہنچنا مشکل ہو گیا، دوسرے جمعہ تک بارش کی جھڑی بندھی رہی۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر وہی شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بارش کا رخ کسی اور طرف موڑ دے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اطراف و جوانب میں بارش برسایئے ہم پر نہ برسایئے۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ بادل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دائیں بائیں طرف چلے گئے پھر وہاں بارش شروع ہو گئی اور مدینہ میں اس کا سلسلہ بند ہوا۔

باب ۶۴۴. مَنِ اكْتَفٰى بِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فِى الْاِسْتِسْقَآءِ

۶۴۴۔ جس نے دعا استقاء کے لئے صرف جمعہ کی نماز کافی سمجھی۔

(۹۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَدَعَا فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَامَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ اِنْجِيَابَ الثَّوْبِ

۹۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے شریک بن عبداللہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مویشی ہلاک ہو گئے۔ اور راستے بند ہو گئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دعا کی اور ایک ہفتہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ گھر گر گئے راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پھر کھڑے ہو کر دعا کی کہ اے اللہ! بارش ٹیلوں، پہاڑیوں، وادیوں اور باغوں میں برسایئے (دعا کے نتیجہ میں) بادل مدینہ سے اس طرح چھٹ گیا جیسے کپڑا اچٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

باب ۶۴۵. الدُّعَآءِ اِذَا تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ

۶۴۵۔ دعاء اس وقت جب بارش کی کثرت سے راستے بند ہو جائیں۔

(۹۶۰) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَمُطِرُوْا مِنْ جُمُعَةٍ اِلٰى جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَللّٰهُمَّ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ

۹۶۰۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کی۔ یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو ایک ہفتہ تک برابر بارش ہوتی رہی۔ پھر دوسرے جمعہ کو ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ! مکانات منہدم ہو گئے راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے پھر دعا فرمائی کہ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں اور باغات کی طرف بارش کا رخ کر دیجئے (جہاں بارش کی کمی ہے) چنانچہ بادل اس طرح چھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جایا کرتا ہے۔

باب ۶۴۶. مَا قِيْلَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يُحَوِّلُ رِدَآءَهٗ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۶۴۶۔ اس روایات سے متعلق کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کی دعاء استسقاء میں چادر پلٹی تھی۔

(۹۶۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا شَكَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ فَدَعَا اللّٰهَ يَسْتَسْقِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ حَوَّلَ رِدَآءَهٗ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

۹۶۱۔ ہم سے حسن بن بشیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معافی بن عمران نے حدیث بیان کی کہ ان سے اوزاعی نے ان سے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے مال کی بربادی اور اہل عیال کی بھوک کی شکایت کی (قحط کی وجہ سے) چنانچہ آپ ﷺ نے دعاء استسقاء کی۔ راوی نے اس موقعہ پر نہ چادر پلٹنے کا ذکر کیا تھا۔ اور نہ قبلہ کی طرف رخ کرنے کا۔

باب ۶۴۷. اِذَا شَفَعُوْا اِلَى الْاِمَامِ يَسْتَسْقِيْ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ

۶۴۷۔ جب لوگ امام سے دعاء استسقاء کی درخواست کریں تو رد نہ کرنی چاہیے۔

(۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا اللّٰهَ

۹۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہ ایک ہمیں مالک نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمیر کے واسطہ سے خبر دی اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کی یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند۔ آپ اللہ سے دعا کیجئے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی اور ایک ہفتہ تک

فَمُطِرنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَ تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ اِنْجِيَابَ الثَّوْبِ

برابر بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! گھر منہدم ہوگئے، راستے بند ہوگئے اور مویشی ہلاک ہوئے۔ اب رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ بارش کا رخ پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں اور باغات کی طرف موڑ دیجئے چنانچہ بادل مدینہ سے اس طرح چھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جایا کرتا ہے۔

باب ۹۴۸ . اِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِالْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ الْقَحْطِ

۹۴۸۔ اگر قحط میں مشرکین، مسلمانوں سے دعا کی درخواست کریں؟

(۹۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَّالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ اَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا اَبْطَؤُوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوْا فِيْهَا وَاَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَ الْعِظَامَ فَجَآءَهُ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ جِئْتَ تَاْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَقَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ الْاٰيَةَ ثُمَّ عَادُوْا اِلٰى كُفْرِهِمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ وَّ زَادَ اَسْبَاطٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُقُوا الْغَيْثَ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَّشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَاعَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَّاْسِهٖ فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ.

۹۶۳۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے منصور اور اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابوالضحیٰ نے ان سے مسروق نے، آپ نے فرمایا کہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ قریش کا اسلام سے اعراض بڑھتا گیا تو نبی کریم ﷺ نے ان کے حق میں بددعا کی۔ اس بددعا کے نتیجہ میں ایسا قحط پڑا کہ کفار مرنے لگے اور مردار اور ہڈیاں تک کھانے لگے۔ پھر ابوسفیان آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد (ﷺ) آپ صلہ رحمی کا درس دیتے ہیں لیکن آپ کی قوم تباہ ہو رہی ہے۔ اللہ عزوجل سے دعا کیجئے۔ پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی (ترجمہ) اس دن کا انتظار کرو جب آسمان پر صاف دھواں آئے گا'' الآیہ۔ لیکن وہ پھر بھی کفر کرتے رہے۔ اس پر خداوند تعالیٰ کا یہ فرمان ان کے متعلق نازل ہوا۔ ترجمہ ''جس دن ہم ان کی سختی کے ساتھ گرفت کریں گی'' اور یہ گرفت بدر کی لڑائی میں وقوع پزیر ہوئی۔ ❶ اور اسباط نے منصور کے واسطہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا استقاء کی (مدینہ میں) جس کے نتیجہ میں خوب بارش ہوئی کہ سات دن تک اس کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ آخر لوگوں نے

---

❶ یہاں تک جو واقعہ بیان ہوا اس کا تعلق مکہ سے ہے۔ کفار کی سرکشی اور نافرمانی سے عاجز آ کر حضور اکرم ﷺ نے جب بددعا کی اور اس کے نتیجہ میں سخت قحط پڑا تو ابوسفیان جو ابھی تک کافر تھے حاضر خدمت ہوئے اور کہا کہ آپ ﷺ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں لیکن خود اپنی قوم کے حق میں اتنی سخت بددعا کردی۔ اب کم از کم آپ کو دعا کرنی چاہئے کہ قوم کی یہ پریشانی دور ہو۔ حدیث میں اس کی تصریح نہیں ہے کہ آپ نے ان کے حق میں دوبارہ دعا فرمائی لیکن حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے دعا کی تھی جبھی تو قحط کا سلسلہ ختم ہوا لیکن قوم کی سرکشی برابر جاری رہی اور پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ '' یوم نبطش البطشة الکبریٰ'' یہ ''بطش کبریٰ'' بدر کی لڑائی میں وقوع پزیر ہوئی۔ جب قریش کے بہترین افراد لڑائی میں کام آئے اور (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بارش کی زیادتی کی شکایت کی تو حضور اکرم ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ ہمارے اطراف و جوانب میں بارش برسایئے۔ مدینہ میں بارش کا سلسلہ ختم کر دیجئے۔ چنانچہ بادل آسمان سے چھٹ گیا اور مدینہ کے اطراف وجوانب میں بارش ہوئی۔ ❶

باب ۶۴۹. اَلدُّعَآءِ اِذَاكَثُرَ الْمَطَرُ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

۶۴۹۔ جب بارش کی زیادتی ہو جائے تو اس بات کی دعاء کہ ہمارے یہاں بارش بند ہو جائے اور اطراف وجوانب میں برسے۔

(۹۶۴) حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوْا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَسْقِيَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَايْمُ اللّٰهِ مَانَرٰى فِی السَّمَآءِ قَزَعَةً مِّنْ سَحَابٍ فَنَشَاَتْ سَحَابَةٌ وَاَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِیْ تَلِيْهَا فَلَمَّا قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوْا اِلَيْهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسُهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَ وَتَكَشَّطَتِ الْمَدِيْنَةُ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنَّهَا لَفِی مِثْلِ الْاِ كْلِيْلِ

۹۶۴۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معتمر نے عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ثابت نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ لوگوں نے کھڑے ہو کر فریاد شروع کر دی۔ کہنے لگے کہ یارسول اللہ! بارش کے نام ایک بوند بھی نہیں۔ درخت سرخ ہو چکے ہیں (یعنی تمام پتے خشک ہو گئے) اور مویشی ہلاک ہو رہے ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں سیراب کرے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دعا کی، اے اللہ ہمیں سیراب کیجئے۔ دو مرتبہ آپ ﷺ نے اسی طرح کہا۔ خدا گواہ ہے۔ اس وقت آسمان پر بادل کہیں کہیں دور دور نظر نہیں آتا تھا لیکن اچانک ایک بادل آیا اور بارش شروع ہو گئی۔ آپ ﷺ منبر سے اتر گئے اور نماز پڑھی۔ جب آپ واپس ہوئے (تو بارش ہو رہی تھی) اور اگلے جمعہ تک برابر ہوتی رہی۔ پھر جب حضور اکرم ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے فریاد کی کہ مکانات منہدم ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش بند کر دے اس پر نبی کریم ﷺ مسکرائے اور دعا کی اے اللہ! ہمارے اطراف میں اب بارش برسایئے۔ مدینہ میں اس کا سلسلہ بند کر دیجئے۔ مدینہ سے بادل چھٹ گئے اور بارش ہمارے اطراف میں ہونے لگی۔ اس

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) انہیں بری طرح پسپا ہونا پڑا۔ دمیاطی نے لکھا ہے کہ سب سے پہلی بددعا حضور اکرم ﷺ نے اس وقت کی تھی جب کفار نے حرم میں سجدہ کی حالت میں آپ ﷺ پر اوجھڑی ڈال دی تھی اور پھر خوب اس "کارنامے" پر خوش ہوئے اور قہقہے لگائے تھے۔ قوم کی سرکشی اور فساد اس درجہ بڑھ گیا تو حضور اکرم ﷺ جیسے حلیم الطبع ہردبار اور صابر نبی کی زبان سے بھی بددعا نکل گئی۔ جب ایمان لانے کی کسی درجہ میں بھی امید نہیں ہوئی۔ بلکہ قوم کا وجود دنیا میں صرف شر وفساد کا باعث بن کر رہ جاتا ہے گو اس شر کو ختم کرنے کی آخری تدبیر بددعاء ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے پھر بھی کبھی ایسی بددعا نہیں نکلی جو ساری قوم کی تباہی کا باعث ہوتی کیونکہ عرب کے اکثر افراد کا ایمان مقدر تھا۔ اس روایت میں اسباب کے واسطہ سے جو حصہ بیان ہوا ہے اس کا تعلق مکہ سے نہیں بلکہ مدینہ سے ہے۔ (ہذا حاشیہ) ❶ اسباط نے منصور کے واسطہ سے جو حدیث نقل کی ہے اس کی تفصیل اس سے پہلے متعدد ابواب میں گذر چکی ہے۔ مصنف نے دو حدیثوں کو ملا کر ایک جگہ بیان کر دیا یہ غلط کسی راوی کا نہیں بلکہ جیسا کہ دمیاطی نے کہا ہے خود مصنف کا ہے۔

شان سے کہ اب مدینہ میں ایک بوند بھی نہیں پڑتی تھی۔ میں نے مدینہ کو دیکھا کہ وہ تاج کی طرف (صاف اور روشن) تھا۔ ❶

باب ٦٥٠. الدُّعَآءِ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ قَآئِمًا وَّقَالَ لَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ مَعَه' الْبَرَآءُ ابْنُ عَازِبٍؓ وَّزَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَاسْتَسْقٰى فَقَامَ لَهُمْ عَلٰى رِجْلَيْهِ عَلٰى غَيْرِمِنْبَرٍ فَاسْتَسْقٰى ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَآءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَرَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٦٥٠۔ استسقاء کی دعا کھڑے ہو کر۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا ان سے زہیر نے اور ان سے ابواسحٰق نے کہ عبداللہ بن زید انصاریؓ باہر تشریف لے گئے ان کے ساتھ براء بن عازب اور زید بن ارقم (رضی اللہ عنہم) بھی تھے۔ حضرت عبداللہ نے دعا شروع کی، منبر پر نہیں بلکہ آپ زمین پر کھڑے تھے اور اسی طرح آپ نے دعاء استسقاء کی۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی جس میں قرأت بلند آواز سے کی، نہ اذان ہوئی تھی اور نہ اقامت۔ ابواسحٰق نے کہا کہ عبداللہ بن زید نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا۔ ❷

(٩٦٥) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ اَنَّ عَمَّه' وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَه' اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللّٰهَ قَآئِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَآءَه' فَاُسْقُوْا

٩٦٥۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عباد بن تمیم نے حدیث بیان کی کہ ان کے چچا نے جو صحابی تھے انہیں خبر دی کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو ساتھ لے کر دعاء استسقاء کے لئے نکلے اور آپ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعاء کی پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے اپنی چادر پلٹی چنانچہ بارش خوب ہوئی۔

باب ٦٥١. اَلْجَهْرِ بِالْقِرَآءَةِ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ

٦٥١۔ استسقاء کی نماز میں قرآن مجید بلند آواز سے۔

(٩٦٦) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ فَتَوَجَّهَ اِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ وَحَوَّلَ رِدَآءَه' ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَآءَةِ

٩٦٦۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے ان کے چچا نے کہ نبی کریم ﷺ استسقاء کے لئے باہر نکلے اور قبلہ رو ہو کر دعا کی پھر اپنی چادر پلٹی اور دو رکعت نماز پڑھی۔ نماز میں آپ نے قرأت قرآن بلند آواز سے کی۔

باب ٦٥٢. كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَه' اِلَى النَّاسِ

٦٥٢۔ نبی کریم ﷺ نے پشت مبارک صحابہؓ کی طرف کس طرح کی تھی؟

---

❶ یہ حدیث اس سے پہلے متعدد روایتوں میں گذر چکی ہے اس میں کچھ اضافے اور نئی باتیں ہیں مثلاً یہ کہ حضور ﷺ جب خطبہ دے رہے تھے تو عام لوگوں نے فریاد کی۔ ظاہر ہے کہ سب لوگ پریشان حال تھے جب ایک شخص نے آپ ﷺ سے دعا کی درخواست کی ہوگی تو دوسرے صحابہ نے بھی اس کی تائید کی ہوگی۔ کسی واقعہ سے متعلق راوی واقعہ کی ساری تفصیلات بیان نہیں کر سکتا اسی لئے اس طرح کی بعض روایتوں میں بظاہر اختلاف سا معلوم ہوتا ہے ورنہ بات سب صحیح کہتے ہیں۔ مدینہ میں اتنی بارش ہو چکی تھی کہ لوگوں کو اب سیلاب کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اطراف میں بارش کی اب بھی کمی تھی اس لئے آپ نے دعا کی کہ اب اطراف مدینہ میں جہاں بارش کی کمی ہے بارش رہے۔ ❷ یعنی آپ صحابی تھے اور جس طرح حضور اکرم ﷺ کو آپ نے دعاء استسقاء کرتے دیکھا ہوگا آپ نے بھی دعا اسی طرح کی ہوگی۔

(۹۶۷) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَرَجَ یَسْتَسْقِیْ قَالَ فَحَوَّلَ اِلَی النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ یَدْعُوْا ثُمَّ حَوَّلَ رِدَآءَهٗ ثُمَّ صَلّٰی لَنَا رَکْعَتَیْنِ جَهَرَ فِیْهِمَا بِالْقِرَآءَةِ

۹۶۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن تمیم نے ان سے ان کے چچا نے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو، جب آپ ﷺ استسقاء کے لئے باہر نکلے تھے، دیکھا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے پشت مبارک صحابہؓ کی طرف کر دی اور قبلہ رو ہو کر دعا کی، پھر چادر پلٹی اور دو رکعت نماز پڑھی۔ جس کی قرأت قرآن میں آپ نے جہر کیا تھا۔

باب ۶۵۳۔ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَآءِ رَکْعَتَیْنِ

۶۵۳۔ استسقاء کی نماز، دو رکعتیں ہیں۔

(۹۶۸) حَدَّثَنِیْ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰی فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ

۹۶۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عبداللہ بن ابی بکر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے عباد بن تمیم نے ان سے ان کے چچا نے کہ نبی کریم ﷺ نے دعاء استسقاء کی۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی اور رداء مبارک پلٹی۔

باب ۶۵۴۔ اَلْاِسْتِسْقَآءِ فِی الْمُصَلّٰی

۶۵۴۔ استسقاء عیدگاہ میں۔

(۹۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِیْ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَقَلَبَ رِدَآءَهٗ قَالَ سُفْیٰنُ وَاَخْبَرَنِی الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ جَعَلَ الْیَمِیْنَ عَلَی الشِّمَالِ

۹۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عبداللہ بن ابی بکر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے عباد بن تمیم سے سنا اور عباد اپنے چچا کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ دعاء استسقاء کے لئے عیدگاہ تک گئے اور قبلہ رو ہو کر دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر چادر مبارک پلٹی۔ سفیان نے بیان کیا کہ مجھے مسعودی نے ابوبکر کے حوالہ سے خبر دی تھی کہ آپ نے چادر کے دائیں کنارے کو بائیں طرف ڈال لیا تھا۔

باب ۶۵۵۔ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ

۶۵۵۔ استسقاء میں قبلہ کی طرف رخ کرنا۔

(۹۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْبَکْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِیْمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَیْدٍ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الْمُصَلّٰی یُصَلِّیْ وَاَنَّهٗ لَمَّا دَعَا اَوْ اَرَادَ اَنْ یَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَآئَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدٍ هٰذَا مَازِنِیٌّ وَّ الْاَوَّلُ کُوْفِیٌّ هُوَ ابْنُ یَزِیْدَ

۹۷۰۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبدالوہاب نے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ابوبکر بن محمد نے خبر دی کہ عباد بن تمیم نے انہیں خبر دی اور انہیں عبداللہ بن زید انصاری نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ عیدگاہ تک گئے نماز استسقاء پڑھنے کے لئے۔ اور جب آپ ﷺ نے دعا کی یا (راوی نے کہا کہ) دعا کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہو کر چادر مبارک پلٹی۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے کہ اس سند کے راوی عبداللہ بن زید مازنی ہیں اور اس سے پہلی سند کے کوفی تھے۔ ان کے والد کا نام یزید تھا۔

باب ۶۵۶۔ رَفْعِ النَّاسِ اَیْدِیَهُمْ مَّعَ الْاِمَامِ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ وَقَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنِیْ

۶۵۶۔ دعا استسقاء میں امام کے ساتھ عام لوگوں کا ہاتھ اٹھانا۔

اور ابو ایوب بن سلیمان نے کہا کہ مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس۔

اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ یَحْیٰى بْنُ سَعِیْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ اَعْرَابِیٌّ مِّنْ اَهْلِ الْبَدْوِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَکَتِ الْمَاشِیَةُ هَلَکَ الْعِیَالُ هَلَکَ النَّاسُ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَیْهِ یَدْعُوْ وَرَفَعَ النَّاسُ اَیْدِیَهُمْ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنَ قَالَ فَمَاخَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى مُطِرْنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتّٰى کَانَتِ الْجُمُعَةُ الْاُخْرٰی فَاَتَی الرَّجُلُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِیْقُ بَشِقَ اَیْ مَلَّ وَقَالَ الْاُوَیْسِیُّ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ یَّحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ وَّشَرِیْکٍ قَالَا سَمِعْنَا اَنَسًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰى رَاَیْتُ بَیَاضَ اِبِطَیْهِ

سلیمان بن بلال کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ یحیٰی بن سعید نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ ایک بدوی جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے یہاں آیا اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! مویشی ہلاک ہو گئے، اہل وعیال اور تمام لوگ مر رہے ہیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ آپ ﷺ کے ساتھ اور لوگوں نے بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابھی ہم مسجد سے نکلے بھی نہیں تھے کہ بارش شروع ہوئی تھی اور اسی طرح ایک ہفتہ تک برابر بارش ہوتی رہی دوسرے جمعہ پر ایک شخص آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! مسافروں کے لئے چلنا پھرنا دوبھر ہو گیا اور راستے بند ہو گئے (بشق بمعنے مل) اویسی نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی بن سعید اور شریک نے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ نبی کریم ﷺ اس طرح ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی تھی۔

باب ۶۵۷. رَفْعِ الْاِمَامِ یَدَهٗ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ

۶۵۷۔ دعاء استسقاء میں امام کا ہاتھ اٹھانا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰى وَابْنُ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ دُعَآئِهٖ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَآءِ وَاِنَّهٗ یَرْفَعُ حَتّٰى یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْهِ

ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحیٰی اور ابن عدی نے سعید کے وسطہ سے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ دعاء استسقاء کے سوا اور کسی دعاء کے لئے ہاتھ (زیادہ) نہیں اٹھاتے تھے اور استسقاء میں ہاتھ اتنا اٹھاتے تھے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔ ❶

باب ۶۵۸. مَا یُقَالُ اِذَا مَطَرَتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ کَصَیِّبٍ الْمَطَرُ قَالَ غَیْرُهٗ صَابَ وَاَصَابَ یَصُوْبُ

۶۵۸۔ بارش ہونے لگے تو کیا دعا کی جائے؟

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن میں) کصیب (کے صیب) سے مراد بارش ہے اور دوسروں نے کہا کہ یہ صاب واصاب، یصوب سے مشتق ہے۔

❶ ابوداؤد کی مرسل روایتوں میں یہی حدیث اس طرح ہے کہ "استسقاء کے سوا پوری طرح آپ ﷺ کسی دعا میں بھی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے" اس سے معلوم ہوتا ہے، کہ بخاری کی اس روایت میں ہاتھ اٹھانے کے انکار سے مراد یہ ہے کہ بمبالغہ ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ اس روایت سے یہ کسی طرح بھی ثابت نہیں ہوسکتا کہ آپ ﷺ دعاؤں میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ شیخ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تیس ایسی احادیث لکھی ہیں جس سے دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ثبوت ملتا ہے اس لئے ایک وہم اور قطعاً غلط بات ہے کہ آنحضور ﷺ دعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

(۹۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا تَابَعَهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنْ نَّافِعٍ

۹۷۱۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں عبیداللہ نے نافع کے واسطہ سے خبر دی۔ انہیں قاسم بن محمد نے انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش ہوتی دیکھتے تو یہ دعا کرتے۔ اے اللہ! نفع بخش بارش برسائیے۔ اس روایت کی متابعت قاسم بن یحییٰ نے عبیداللہ کے واسطہ سے کی اور اس کی روایت اوزاعی اور عقیل نے نافع کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۶۵۹ . مَنْ تَمَطَّرَ فِى الْمَطَرِ حَتّٰى يَتَحَادَرَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ

۶۵۹۔ جو بارش میں قصداً اتنی دیر ٹھہرا کہ اس کی داڑھی سے پانی بہنے لگا۔

(۹۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا اَنْ يَّسْقِيَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِى السَّمَآءِ قَزَعَةٌ قَالَ فَثَارَ سَحَابٌ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ قَالَ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِىْ يَلِيْهِ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْرَجُلٌ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَآءُ وَ غَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ

۹۷۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں اوزاعی نے خبر دی۔ کہا کہ ہم سے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ انہی دنوں ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہو گیا اور اہل وعیال فاقے پر فاقے کر رہے ہیں اللہ سے دعا کیجئے کہ ہمیں سیراب کرے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ دعا کے لئے اٹھا دیئے آسمان پر دور دور تک بادل کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ لیکن (آپ ﷺ کی دعا سے) بادل پہاڑوں کی طرح گرجتے ہوئے آ گئے۔ ابھی حضور اکرم ﷺ منبر سے اترے بھی نہیں تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کا پانی آپ ﷺ کی داڑھی سے بہہ رہا تھا۔ ❶ آپ نے فرمایا کہ بارش دن بھر ہوتی رہی۔ دوسرے دن، تیسرے دن بھی اور برابر اسی طرح ہوتی رہی تا آنکہ دوسرا جمعہ آ گیا۔ پھر یہی بدوی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! عمارتیں منہدم ہو گئیں اور مال واسباب ڈوب

---

❶ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے قصداً خطبہ کو طول دیا تھا پھر جب بارش کا پانی جسد اطہر پر خوب اچھی طرح پڑ چکا اور اس کے قطرات آپ ﷺ کی داڑھی سے ٹپکنے لگے تو آپ منبر سے اترے۔ اگر پہلے ہی آپ بارش سے بچنا چاہتے تو چھت کے نیچے آ سکتے تھے۔ مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ بارش میں اپنا کپڑا کھول دیا تھا تا کہ بارش کے پانی سے کپڑا بھیگ جائے اور آپ نے فرمایا تھا کہ "حدیث عہد بربہ" یعنی عالم بشریت سے ابھی یہ ملوث نہیں ہوئی ہے اور اللہ رب العزت کے حضور سے تازہ وارد ہوئی ہے۔ بخاریؒ کی "الادب المفرد" میں ہے کہ کسی درخت کی فصل کے سب سے پہلے پھل کو آپ اپنی آنکھوں پر رکھتے تھے۔ اسی طرح ترمذی میں ہے کہ فصل کا پہلا پھل، آپ کے پاس اگر کوئی بچہ ہوتا تو اسے دیتے تھے ان تمام احادیث سے ایک مفہوم ومعنی سمجھ میں آتا ہے اور اسی کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہاں بیان کرنا چاہتے ہیں۔

حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا جَعَلَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَآءِ اِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِيْنَةُ فِيْ مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتّٰى سَالَ الْوَادِيْ وَادِيْ قَنَاةَ شَهْرًا قَالَ فَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ

گیا۔ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے پھر ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ! ہمارے اطراف میں برسائیے اور ہم پر نہ برسائیے آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم اپنے ہاتھوں سے آسمان کی جس طرف بھی اشارہ کر دیتے بادل ادھر سے چھٹ جاتا۔ اب مدینہ تالاب کی طرح بن چکا تھا اور اس کے بعد وادی قناۃ ایک مہینہ تک بہتی رہی۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس کے بعد مدینہ کے اطراف سے جو بھی آیا اس نے خوب سیرابی کی خبر سنائی۔

باب ۶۶۰. اِذَا هَبَّتِ الرِّيْحُ

۶۶۰۔ جب ہوا چلتی۔

(۹۷۳) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ كَانَتِ الرِّيْحُ الشَّدِيْدَةُ اِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۷۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے حمید نے خبر دی اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ جب تیز ہوا چلتی تو اس کا اثر حضور اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک پر محسوس ہوتا تھا۔ ❶

باب ۶۶۱. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَاءِ

۶۶۱۔ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ پروا ہوا کے ذریعہ مجھے مدد پہنچائی گئی ہے۔

(۹۷۴) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ

۹۷۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پروا ہوا کے ذریعہ مدد پہنچائی گئی (اشارہ غزوہ احزاب کی طرف ہے) اور قوم عاد پچھوا ہوا کے ذریعہ ہلاک کر دی گئی تھی۔

باب ۶۶۲. مَاقِيْلَ فِي الزَّلَازِلِ وَالْاٰيَاتِ

۶۶۲۔ زلزلے اور نشانیوں سے متعلق احادیث۔

(۹۷۵) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضُ

۹۷۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی۔ کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی جب علم اٹھ جائے گا، اور زلزلوں کی کثرت ہو جائے گی۔ دنوں میں برکت نہیں رہے گی۔ فتنے پھوٹ پڑیں گے اور ''ہرج'' کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج سے مراد قتل ہے قتل اور دولت و مال کی اتنی بہتات ہوگی کہ سب مالدار ہو جائیں گے۔

❶ یعنی دعاء استسقاء کا مقصد بارش کی طلب ہے اور بعض اوقات بارش کے ساتھ ہوا بھی ہوتی ہے اس لئے ایسے وقت حضور پر کیا کیفیت گذرتی تھی اور آپ کیا کرتے تھے اس کو اس باب میں بیان کرنا چاہتے ہیں آندھی سے آنحضور ﷺ متاثر ہوتے تھے اور دعا کرتے تھے ایک دعا یہ ہے " اللهم انی اسئلک من خير ما امرت به واعوذبک من شرما امرت به"

(۹۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا بْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَفِیْ يَمَنِنَا قَالَ قَالُوا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَفِیْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِکَ الزَّلَا زِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ

۹۷۶۔ مجھ سے محمد بن مثنے نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حسین بن حسن نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عون نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے اللہ ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرمائیے۔ اس پر لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد کے لئے بھی برکت ہے دعا کر دیجئے۔ لیکن آپ ﷺ نے پھر وہی کہا "اے اللہ ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرمائیے۔ پھر لوگوں نے کہا۔ اور ہمارے نجد میں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کی سینگ وہیں سے طلوع ہوتی ہے۔ ❶

باب ۶۶۲. قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شُكْرَكُمْ

۶۶۲۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے متعلق "تجعلون رزقکم انکم تکذبون" (یعنی تمہارے حصہ میں تکذیب کے سوا اور کچھ آیا ہی نہیں) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رزق سے مراد شکر ہے۔

(۹۷۷) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِ نِالْجُهَنِیِّ اَنَّهُ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰی اَثَرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُو اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِکَ مُؤْمِنٌ بِیْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِکَ كَافِرٌ بِیْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ

۹۷۷۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے صالح بن کیسان کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ان سے زید بن خالد جہنی نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ میں صبح کی نماز ہمیں پڑھائی۔ رات کو بارش ہو چکی تھی۔ نماز کے بعد آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "معلوم ہے تمہارے رب نے کیا فیصلہ کیا ہے؟ لوگ بولے کہ اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنایا کہ صبح ہوتی ہے تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے) ہوئے اٹھتے ہیں اور کچھ میرا انکار کئے ہوئے۔ جو یہ کہتا ہے کہ بارش اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہوتی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لاتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ بارش فلاں اور فلاں نچھتر سے ہوئی تو وہ میرا انکار کرتا ہے اور ستاروں پر ایمان لاتا ہے۔

باب ۶۶۳. لَايَدْرِیْ مَتٰی يَجِیْءُ الْمَطَرُ اِلَّااللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ لَّايَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ

۶۶۳۔ بارش کا حال اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں۔
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی زبانی یہ نقل کیا ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

(۹۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا

۹۷۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے

---

❶ اس روایت میں اس کا ذکر نہیں کہ جو کچھ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا وہ نبی کریم ﷺ کا فرمان تھا قابسی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ذکر کتاب میں آنے سے رہ گیا ہے کیونکہ خود ابن عمر رضی اللہ عنہ اس طرح کی کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتے تھے۔ اس کے لئے شارح کی طرف سے کوئی تصریح ضروری تھی۔ چنانچہ بعض رواتوں میں یہ حدیث مرفوعاً بھی ذکر ہوئی ہے۔ کتاب الفتن میں دوبارہ یہ حدیث آئے گی۔

سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَّا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَّايَكُوْنُ فِيْ غَدٍ وَّلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَايَكُوْنُ فِي الْاَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَا يَدْرِىْ اَحَدٌ مَتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ

سفیان نے عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے۔ کل کیا کرنا ہوگا اس کا کسی کو علم نہیں۔ نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ موت کس خطۂ ارض میں آئے گی اور نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ بارش کب ہوگی۔

اَبْوَابُ الْكُسُوْفِ

سورج گرہن ؏ سے متعلق احادیث

باب ۶۶۴. اَلصَّلٰوةُ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

۶۶۴۔ سورج گرہن کی نماز۔

(۹۷۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَآءَهٗ

۹۷۹۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد نے یونس کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے حسن نے ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورج گرہن لگنا شروع ہوا۔ نبی کریم ﷺ (اٹھ کر جلدی میں) چادر

؏۔ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن صرف ایک مرتبہ لگا تھا۔ جب بھی اس طرح کی کوئی نشانی یا اہم چیز آپ ﷺ دیکھتے تو نماز کی طرف رجوع کرتے تھے۔ سورج گرہن بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے اور جب حضور اکرم ﷺ کے عہد میں گرہن لگا تو فوراً آپ ﷺ نے نماز کی طرف رجوع کیا۔ نماز دو رکعت پڑھی تھی۔ لیکن بہت زیادہ طویل! ہر رکعت میں آپ ﷺ نے دو رکوع کئے۔ ان رکعتوں کے رکوع اور سجدے بھی بہت طویل تھے جب تک گرہن رہا آپ برابر نماز میں مشغول رہے۔ سورج گرہن سے متعلق روایتیں متعدد اور مختلف ہیں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس نماز میں بھی عام نمازوں کی طرح صرف ایک رکوع کیا تھا۔ بہت سی روایتوں میں ہر رکعت میں دو رکوع کا ذکر ہے اور بعض میں تین اور پانچ رکوع تک بیان ہوئے ہیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس باب کی تمام روایتوں کا جائزہ لینے کے بعد صحیح روایت وہی معلوم ہوتی ہے جو بخاری میں موجود ہے یعنی آپ ﷺ نے ہر رکعت میں دو رکوع کئے تھے۔ عام نماز میں ہر رکعت کے لئے صرف ایک رکوع ہے۔ جب حضور اکرم ﷺ نے صلوٰۃ کسوف میں خصوصیت کے ساتھ دو رکوع کئے تو بہت سے صحابہؓ نے اس سے یہ استنباط کیا کہ یہ نماز عام نمازوں سے اپنی خصوصیات کے اعتبار سے مختلف ہے اور اس میں ایک سے زیادہ رکوع کئے جاسکتے ہیں۔ بعد میں صحابہ کے اس سلسلے میں فتاویٰ کو بہت سے راویوں نے مرفوع روایت کی طرح بیان کر دیا جس سے یہ غلط فہمی پیدا ہوگئی۔ آنحضور ﷺ نے صلوٰۃ کسوف میں دو رکوع اس لئے کئے تھے کہ نماز میں آپ کو ایسے مشاہدات ہوئے اور قدرت کی وہ نشانیاں سامنے آئیں جن کا مشاہدہ دوسری نمازوں میں نہیں ہوا۔ کسی نشانی کے مشاہدہ پر سجدہ یا رکوع میں چلا جانا شریعت میں معلوم و معروف ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی خبر سنی تو فوراً سجدہ میں چلے گئے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی تھی۔ آنحضور ﷺ جب فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو اصحاب سیر لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر اس طرح جھکے ہوئے تھے جیسے رکوع کرنے والوں کی ہیئت ہوتی ہے۔ اسی طرح دیار ثمود سے جب آپ کا گذر ہوا اس وقت بھی آپ ﷺ کی یہی ہیئت تھی۔ رکوع اور سجدہ عبدیت کا کامل اظہار ہے اس لئے آیت اللہ کے مشاہدہ پر آنحضور ﷺ اور صحابہ کرام اسے کیا کرتے تھے۔ صلوٰۃ کسوف میں بھی آپ ﷺ نے آیات اللہ کا مشاہدہ کیا ہوگا۔ اس لئے ایک رکوع کے بعد پھر دوبارہ رکوع کیا۔ لیکن آپ نے نماز کے بعد خود عام امتیوں کو یہ ہدایت دی تھی کہ یہ نماز بھی عام نمازوں کی طرح پڑھی جائے کیونکہ ایک مزید رکوع وجہ آیات اللہ کا مشاہدہ تھا جس کے مقتضاء پر نماز میں عمل کرنا صرف شارع ہی کا منصب ہے اس لئے احناف کا یہ مسلک ہے کہ کسوف کی نماز بھی عام نمازوں کی طرح پڑھی جائے۔ جن روایتوں میں متعدد رکوع کا ذکر ہے اس کے متعلق بعض احناف نے یہ کہا ہے کہ چونکہ آپ نے طویل رکوع کیا تھا اور اسی وجہ سے صحابہ رکوع سے سر اٹھا اٹھا کر یہ دیکھتے تھے کہ آنحضور کھڑے ہوگئے یا نہیں اور اسی طرح بعض نے جو پیچھے تھے یہ سمجھ لیا کہ کئی رکوع کئے گئے ہیں۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ بات انتہائی نامناسب اور متاخرین کی ایجاد ہے۔

حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَابِكُمْ

گھسیٹے ہوئے مسجد میں گئے۔ ساتھ ہی ہم بھی گئے۔ آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ تا آنکہ سورج صاف ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں گرہن کسی کی موت کی وجہ سے نہیں لگتا۔ لیکن جب تم گرہن دیکھو تو اس وقت تک نماز اور دعاء کرتے رہو جب تک صاف نہ ہوجائے۔

(۹۸۰) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوا

۹۸۰۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابراہیم بن حمید نے خبر دی۔ انہیں اسمٰعیل نے انہیں قیس نے اور انہوں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سورج اور چاند گرہن کسی شخص کی موت پر نہیں لگتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اس لئے اسے دیکھتے ہی کھڑے ہوجاؤ اور نماز پڑھو۔

(۹۸۱) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوا

۹۸۱۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی کہا کہ مجھے عمرو نے عبدالرحمٰن بن قاسم کے واسطہ سے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے خبر دی کہ سورج اور چاند گرہن کسی کی موت و زندگی پر نہیں لگتا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اس لئے جب تم اس کا مشاہدہ کرو تو نماز شروع کردو۔

(۹۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَلَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ فَصَلُّوْا فَادْعُوا اللّٰهَ

۹۸۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیبان ابو معاویہ نے حدیث بیان کی ان سے زیاد بن علاقہ نے ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن اس دن لگا تھا جس دن (آپ ﷺ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ بعض لوگ یہ کہنے لگے کہ گرہن حضرت ابراہیمؓ کی وفات کی وجہ سے لگا ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کی تردید کی کہ گرہن کسی کی موت وحیات پر نہیں لگتا۔ البتہ تم جب اسے دیکھو تو نماز پڑھا کرو اور دعا کیا کرو۔

باب ۶۶۵. الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوْفِ

۶۶۵۔ سورج گرہن میں صدقہ۔

(۹۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۹۸۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ مَافَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْتَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَااُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَااَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

لگا تو آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے ایک طویل قیام کے بعد رکوع کیا اور رکوع میں بھی بہت دیر تک رہے۔ پھر رکوع سے اٹھنے کے بعد دیر تک دوبارہ کھڑے رہے لیکن ابتدائی قیام سے کچھ کم اور پھر رکوع کیا بہت طویل۔ لیکن پہلے سے مختصر۔ پھر سجدہ میں گئے اور دیر تک سجدہ کی حالت میں رہے۔ دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا، جب آپ فارغ ہوئے تو گرہن صاف ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت و حیات سے انہیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن لگا ہوا دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔ پھر آپ نے فرمایا اے محمد کی امت (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) اس بات پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت اور کسی کو نہیں آتی کہ اس کا کوئی بندہ یا بندی زنا کرے، اے امت محمد! واللہ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں بھی معلوم ہوتا تو ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

باب ٦٦٦. النِّدَآءِ بِالصَّلٰوةِ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوْفِ

٦٦٦۔ گرہن کے وقت اس کا اعلان کہ نماز ہونے والی ہے۔

(٩٨٤) حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ اَبِيْ سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ

٩٨٤۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں یحییٰ صالح نے خبر دی کہا کہ ہم سے معاویہ بن سلام بن ابی سلام حبشی دمشقی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری نے عبداللہ بن عمرو کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا تو یہ اعلان کیا گیا کہ نماز ہونے والی ہے۔

باب ٦٦٧. خُطْبَةُ الْاِمَامِ فِي الْكُسُوْفِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاَسْمَآءُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٦٦٧۔ گرہن میں امام کا خطبہ۔

عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا تھا۔

(٩٨٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ

٩٨٥۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ح اور مجھ سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عنبسہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے عروہ نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ

حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَآءَهٗ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَآءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَ قَرَاَقِرَآءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَآءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَاَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ هُمَا آيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَايَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَافَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍؓ كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ اِنَّ اَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِيْنَةِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ قَالَ اَجَلْ لِاَنَّهٗ اَخْطَاَ السُّنَّةَ

مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں سورج گرہن لگا اسی وقت آپ مسجد میں گئے۔ آپ نے بیان کیا کہ لوگوں نے حضورِ اکرم ﷺ کے پیچھے صف بندی کر لی۔ آپ نے تکبیر کہی اور بہت دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے، پھر تکبیر کہی اور بہت طویل رکوع کیا پھر سمع الله لمن حمده کہہ کر کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا (رکوع سے اٹھنے کے بعد) پھر بہت دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے لیکن پہلی مرتبہ سے کم۔ پھر تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے گئے اور دیر تک رکوع میں رہے۔ رکوع بھی پہلے کے مقابلہ میں مختصر تھا۔ اب سمع الله لمن حمده اور ربنا ولک الحمد کہا پھر سجدہ میں گئے آپ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ (دو رکعتوں میں) چار رکوع اور چار سجدے کئے تھے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی سورج صاف ہو چکا تھا۔ نماز کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کی اور پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں ان میں گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا لیکن جب تم اسے دیکھا کرو تو فوراً نماز کی طرف رجوع کیا کرو اور کثیر بن عباس حدیث اس طرح بیان کرتے تھے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس دن سورج میں گرہن لگا (بقیہ حدیث) عروہ کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی طرح تھی پھر میں نے عروہ سے پوچھا کہ آپ کے بھائی (عبداللہ بن زبیرؓ کے دورِ خلافت) مدینہ میں جب سورج گرہن ہوا تو فجر کی نماز کی طرح (دو رکعتوں میں) دو رکوع سے زیادہ نہیں کئے تھے اس پر انہوں نے فرمایا کہ ٹھیک ہے لیکن انہوں نے سنت کے خلاف کیا تھا۔ ❶

باب ۶۶۸ ۔ هَلْ يَقُوْلُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ اَوْخَسَفَتْ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَخَسَفَ الْقَمَرُ

۶۶۸ ۔ کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ سورج میں کسوف یا خسوف (گرہن) لگ گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "وخسف القمر"۔

(۹۸۶) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِاَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۹۸۶ ۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عُقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں نبی کریم ﷺ

❶ اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بعد خطبہ دیا تھا۔ حدیث کے آخری ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ عروہ بن زبیر جب حدیث بیان کر چکے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کا عمل یہ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے صلوٰۃ کسوف کی ہر رکعت میں دو رکوع کئے تھے لیکن آپ کے بڑے بھائی عبداللہ بن زبیرؓ کے دورِ خلافت میں جب سورج گرہن لگا تو انہوں نے فجر کی طرح نماز پڑھائی تھی اور ایک رکعت میں صرف ایک ہی رکوع (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَقَرَءَ قِرَآءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ رَكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَآءَةً طَوِيْلَةً وَّهِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهِيَ اَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اَنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ

کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی تھی کہ جس دن سورج میں خسوف (گرہن) لگا تو نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی تھی۔ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی پھر دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے۔ اس کے بعد ایک طویل رکوع کیا رکوع سے سر اٹھایا تو کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر آپ پہلے ہی کی طرح کھڑے ہو گئے اور دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے لیکن اس مرتبہ کی قرأت پہلی قرأت سے کم تھی پھر آپ سجدہ میں گئے اور بہت دیر تک رہے۔ دوسری رکعت میں بھی آپ ﷺ نے اسی طرح کیا۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو سورج صاف ہو چکا تھا نماز سے فارغ ہو کر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ سورج اور چاند کا "کسوف" (گرہن) اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے اور ان میں "خسوف" (گرہن) کسی کی موت و زندگی پر نہیں لگتا۔ لیکن جب تم اسے دیکھو تو فوراً نماز پڑھنے میں لگ جاؤ۔

باب ۶۶۹. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عِبَادَهٗ بِالْكُسُوْفِ قَالَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۶۹۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان سے متعلق کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سورج گرہن کے ذریعہ ڈراتا ہے۔
اس کی روایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے کی ہے۔

(۹۸۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُالْوَارِثِ وَشُعْبَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُوْنُسَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهٗ وَتَابَعَهٗ

۹۸۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے حسن نے ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت وحیات سے ان میں گرہن نہیں لگتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ عبدالوارث شعبہ خالد بن عبداللہ اور حماد بن سلمہ کی یونس ہی کے واسطہ سے روایتوں میں "يخوف الله بهما عباده،" (اللہ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) کیا تھا۔ اس پر عروہ نے فرمایا کہ ان کا عمل حجت نہیں ہے۔ انہوں نے اگر ایسا کیا تو یہ آنحضور ﷺ کے طریقہ کے خلاف تھا لیکن حضرت عروہؓ کی یہ بات تسلیم نہیں کی جا سکتی۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے جب یہ نماز پڑھی تو بہت سے صحابہؓ بھی اس وقت آپ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے کسی نے ابن زبیرؓ کے اس طرز عمل پر اعتراض نہیں کیا۔ پھر کیا ان تمام صحابہؓ نے سنت کے خلاف کیا تھا؟ اس ٹکڑے میں خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نماز کو نقل کرتے ہوئے راوی نے یہ کہا کہ نماز صبح کی طرح انہوں نے کسوف کی نماز پڑھی یعنی جس طرح صبح کی ایک رکعت میں صرف ایک رکوع ہے اسی طرح اس میں بھی آپ نے ایک ہی رکوع کیا۔ گویا ابوداؤد کی روایت میں جو آنحضور ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے کہ نماز کسوف کے بعد آپ نے صحابہ کو ہدایت فرمائی کہ اب کبھی کسوف ہو تو تم یہ نماز صبح کی نماز کی طرح پڑھنا اس سے وہی مطلب اخذ کیا گیا تھا جو احناف نے اخذ کیا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ایک رکوع کیا جائے۔

مُوْسٰی عَنْ مُّبَارَکٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَوِّفُ اللّٰہُ بِھِمَا عِبَادَہٗ وَتَابَعَہٗ اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ

ہے) کا ذکر نہیں ہے۔ اور اس روایت کی متابعت موسیٰ نے، مبارک کے واسطہ سے اور انہوں نے حسن کے واسطہ سے کی ہے جس نے بیان کیا کہ مجھے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سورج اور چاند (کے گرہن) سے ڈراتا ہے (کہ متنبہ ہو جائیں اور گناہوں سے توبہ کر لیں) اس روایت کی متابعت اشعث نے بھی حسن کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۶۷۰. اَلتَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِی الْکُسُوْفِ

۶۷۰۔ سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے خدا کی پناہ مانگنا۔

(۹۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ یَّحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ یَھُوْدِیَۃً جَآءَ تْ تَسْاَلُھَا فَقَالَتْ لَھَا اَعَاذَکِ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَۃُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُعَذَّبُ النَّاسُ فِیْ قُبُوْرِھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَآئِذًا بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ ثُمَّ رَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاۃٍ مَّرْکَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًی فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ ظَھْرَانَی الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ وَقَامَ النَّاسُ وَرَآءَ ہٗ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلاً وَّھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّ ھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ

۹۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس کسی ضرورت سے آئی اس نے آپ سے کہا کہ اللہ آپ کو قبر کے عذاب سے بچائے۔ پھر عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبر میں بھی عذاب ہوگا؟ ❶ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر ایک مرتبہ صبح کو (کہیں جانے کے لئے) آپ سوار ہوئے۔ اس کے بعد سورج گرہن لگا۔ آپ ﷺ دن چڑھے واپس ہوئے۔ ازواج مطہرات کے حجروں سے گزرتے ہوئے (مسجد میں تشریف لائے) اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے صحابہؓ نے بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں نیت باندھ لی۔ آپ ﷺ نے بہت ہی طویل قیام کیا پھر رکوع بھی بہت طویل کیا اس کے بعد کھڑے ہوئے اور اب کی مرتبہ قیام پھر طویل کیا لیکن پہلے سے کم، پھر رکوع کیا اور اس دفعہ بھی دیر تک رکوع میں رہے لیکن پہلے رکوع سے کم۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سجدہ میں گئے اب آپ پھر دوبارہ کھڑے ہوئے اور بہت دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے مختصر۔ پھر ایک طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے مختصر۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قیام کی حالت میں اب کی دفعہ بھی بہت دیر تک رہے لیکن پہلے سے کم دیر تک (چوتھی مرتبہ) پھر رکوع کیا اور بہت دیر تک رکوع کی

❶ بعض روایتوں میں ہے کہ جب یہودیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عذاب قبر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ چلو! قبر کا عذاب یہودیوں کو ہوگا مسلمانوں کا اس سے کیا تعلق۔ آپ کو عذاب قبر سے متعلق کچھ معلوم نہیں تھا اور غالباً اس طرف ذہن بھی نہیں گیا ہوگا۔ لیکن اس یہودیہ کے ذکر پر آپ نے آنحضور ﷺ سے پوچھا۔ اسی روایت میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے صحابہ کرام کو عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی ہدایت فرمائی اور یہ نماز کسوف کے خطبہ کا واقعہ ہے ۹ ھ میں۔

فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

حالت میں رہے لیکن پہلے سے مختصر۔ رکوع سے سر اٹھایا تو سجدہ میں چلے گئے۔ آخر آپ ﷺ نے اس طرح نماز پوری کر لی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو چاہا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسی خطبہ میں آپ نے لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ عذاب قبر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگیں۔

باب ۶۷۱. طُوْلِ السُّجُوْدِ فِي الْكُسُوْفِ

۶۷۱۔ گرہن میں سجدۂ طویل۔

(۹۸۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهَا

۹۸۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کیا ان سے ابوسلمہ نے ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جب نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو اعلان ہوا کہ نماز ہونے والی ہے (اس نماز میں) نبی کریم ﷺ نے ایک رکعت میں دو رکوع کئے، اور پھر دوسری رکعت میں بھی دو رکوع کئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ بیٹھے رہے (قعدہ میں) تا آنکہ سورج صاف ہوگیا۔ انہوں نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے اس سے زیادہ طویل سجدہ اور کبھی نہیں کیا تھا (جتنا طویل آنحضور ﷺ کی اقتداء میں صلوٰۃ کسوف میں کیا تھا)

باب ۶۷۲. صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ جَمَاعَةً وَّصَلّٰى لَهُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ صُفَّةِ زَمْزَمَ وَجَمَّعَ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَصَلّٰى ابْنُ عُمَرَ

۶۷۲۔ سورج گرہن کی نماز جماعت کے ساتھ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے صفۂ زمزم میں لوگوں کو یہ نماز پڑھائی تھی اور علی بن عبداللہ بن عباس نے اس کے لئے لوگوں کو جمع کیا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نماز پڑھی تھی۔

(۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَآءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّ هُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّ هُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّ هُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ

۹۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن یسار نے ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ اتنی دیر میں سورۂ بقرہ پڑھی جا سکتی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع بھی طویل کیا اور اس کے بعد کھڑے ہوئے تو اب کی مرتبہ بھی قیام بہت طویل تھا لیکن پہلے سے کم۔ پھر ایک دوسرا طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے مختصر تھا اور اب سجدہ میں گئے۔ سجدہ سے اٹھ کر پھر طویل قیام کیا لیکن پہلے قیام کے مقابلہ میں کم طویل تھا۔ پھر ایک طویل رکوع کیا یہ رکوع بھی پہلے رکوع کے مقابلہ میں مختصر تھا۔ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پھر آپ بہت دیر تک کھڑے رہے اور یہ قیام بھی پہلے سے مختصر تھا۔ پھر (چوتھا) رکوع کیا یہ بھی بہت طویل تھا لیکن پہلے سے کم۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور نماز

ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَارَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَصَبْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَابَقِيَتِ الدُّنْيَا وَاُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ قَالُوْا بِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَارَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو چکا تھا۔اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت وزندگی کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں لگتا اس لئے جب تم کو معلوم ہو کہ گرہن لگ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم نے دیکھا کہ (نماز میں) اپنی جگہ سے آپ کچھ آگے بڑھے اور پھر اس کے بعد پیچھے ہٹ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تھی اور اس کا ایک خوشہ توڑنا چاہتا تھا۔ اگر میں اسے توڑ سکتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے، اور مجھے جہنم بھی دکھائی گئی تھی۔ میں نے اس سے زیادہ بھیانک اور خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ عورتیں اس میں زیادہ ہیں کسی نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے (انکار) کی وجہ سے پوچھا گیا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا کفر (انکار) کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر کا اور احسان کا کفر کرتی ہیں۔ زندگی بھر تم کسی عورت کے ساتھ حسن سلوک کرو لیکن کبھی اگر کوئی خلاف مزاج بات پیش آ گئی تو یہی کہے گی کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔ ❶

باب ۶۷۳۔ صَلٰوةِ النِّسَآءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوْفِ

۶۷۳۔ سورج گرہن میں عورتوں کی نماز مردوں کے ساتھ۔

(۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُّصَلُّوْنَ فَاِذَا هِيَ قَآئِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَالِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا اِلَى السَّمَآءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ اَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ رَاْسِي الْمَآءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى

۹۹۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ اور کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کی بیوی فاطمہ بنت منذر نے انہیں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب سورج گرہن لگا تو میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ لوگ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز میں شریک تھیں۔ میں نے پوچھا کہ بات کیا پیش آئی؟ اس پر آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے سبحان اللہ کہا۔ پھر میں نے پوچھا کیا کوئی نشانی ہے؟ اس کا آپ نے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں بھی کھڑی ہو گئی۔ لیکن مجھے چکر آ گیا اس لئے میں اپنے سر پر پانی

❶ اس باب کی تمام احادیث میں قابل غور بات یہ ہے کہ راویوں نے اس پر خاص طور سے زور دیا ہے کہ آپ ﷺ نے ہر رکعت میں دو رکوع کئے تھے چنانچہ قیام پھر رکوع پھر قیام اور پھر رکوع کی کیفیت پوری تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں لیکن سجدہ کا جب ذکر آیا تو صرف اسی پر اکتفا کیا کہ آپ ﷺ نے سجدہ کیا تھا اس کی کوئی تفصیل نہیں کہ سجدے کتنے تھے کیونکہ راویوں کے پیش نظر اس نماز کے امتیازات کو بیان کرنا ہے اس سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ رکوع ہر رکعت میں آپ ﷺ نے دو ۲ کئے تھے۔ اور جن میں ایک رکوع کا ذکر ہے ان میں اختصار سے کام لیا گیا ہے۔

عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ قَالَ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ

ڈالنے لگی۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا کہ وہ چیزیں جو میں نے پہلے نہیں دیکھی تھیں اب انہیں میں نے اپنی اسی جگہ سے دیکھ لیا۔ جنت اور دوزخ تک میں نے دیکھی اور مجھے وحی کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ تم قبر میں دجال کے فتنہ کی طرح یا (یہ کہا کہ) دجال کے فتنہ کے قریب ایک فتنہ میں مبتلا ہو گے۔ مجھے یاد نہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہ نے کیا کہا تھا آپ نے فرمایا کہ تمہیں لایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ اس شخص (محمد ﷺ) کے متعلق تم کیا جانتے ہو مؤمن یا یہ کہا کہ یقین کرنے والا (مجھے یاد نہیں کہ ان دو باتوں سے حضرت اسماءؓ نے کون سی بات کہی تھی) تو کہے گا یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ نے ہمارے سامنے صحیح راستہ اور اس کے دلائل پیش کئے تھے اور ہم نے آپ کی بات مان لی تھی۔ آپ پر ایمان لائے تھے اور آپ کا اتباع کیا تھا۔ اس پر اس سے کہا جائے گا کہ مرد صالح سو جاؤ۔ ہمیں تو پہلے ہی معلوم تھا کہ تم ایمان و یقین رکھتے ہو۔ منافق یا شک کرنے والا (مجھے معلوم نہیں کہ حضرت اسماءؓ نے کیا کہا تھا) وہ یہ کہے گا کہ مجھے معلوم نہیں میں نے بہت سے لوگوں سے یہ بات سنی تھی۔ اور وہی میں نے بھی کہی۔

باب ۶۷۴. مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

۶۷۴۔ جس نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا پسند کیا۔

(۹۹۲) حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

۹۹۲۔ ہم سے ربیع بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زائدہ نے ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے فاطمہ نے ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کے لئے فرمایا تھا۔

باب ۶۷۵. صَلٰوةِ الْكُسُوفِ فِي الْمَسْجِدِ

۶۷۵۔ صلوٰۃ کسوف، مسجد میں۔

(۹۹۳) حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ

۹۹۳۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے یحییٰ بن سعید کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عمرہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک یہودی عورت کسی ضرورت سے ان کے یہاں آئی۔ اس نے کہا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے (عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم نہیں تھا) اس لئے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا قبر میں بھی عذاب ہوگا؟ آنحضور ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا کہ میں خدا کی اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر آنحضور ﷺ ایک دن صبح کے وقت سوار ہوئے (کہیں جانے

ضُحًى فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَ اِنَى الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَقَامَ النَّاسُ وَرَآءَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ وَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُوْنَ السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

کے لئے) ادھر سورج گرہن لگ گیا اس لئے آپ ﷺ واپس آ گئے۔ ابھی چاشت کا وقت تھا۔ آنحضور ﷺ ازواج کے حجروں کے سامنے سے گذرے اور (مسجد میں) کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ صحابہ بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں صف بستہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے قیام بہت طویل کیا۔ رکوع بھی بہت طویل کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد (دوبارہ) طویل قیام کیا لیکن پہلے سے کم اس کے بعد بہت طویل لیکن پہلے رکوع سے کم رکوع سے سر اٹھا کر آپ سجدہ میں گئے اور طویل سجدہ کیا۔ پھر طویل قیام کیا اور یہ قیام بھی پہلے سے مختصر تھا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور طویل قیام کیا لیکن یہ قیام بھی پہلے سے مختصر تھا۔ اب (چوتھا) رکوع کیا اور یہ بھی پہلے رکوع سے مختصر تھا۔ پھر سجدہ کیا بہت طویل لیکن پہلے سجدہ کے مقابلے میں مختصر۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ پھر لوگوں سے فرمایا کہ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ چاہیں۔

باب ٦٧٦. لَاتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرَةَ وَالْمُغِيْرَةُ وَاَبُوْ مُوْسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

٦٧٦۔ سورج میں گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا۔
اس کی روایت ابوبکرہ، مغیرہ، ابوموسیٰ، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے کی ہے۔

(٩٩٤) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِىْ قَيْسٌ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَايَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا

٩٩٤۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے اسمٰعیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے قیس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سورج اور چاند میں گرہن کسی کی موت کی وجہ سے نہیں لگتا۔ البتہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اس لئے جب تم گرہن دیکھو تو نماز میں مشغول ہو جاؤ۔

(٩٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَآءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَآءَةَ وَهِىَ دُوْنَ قِرَآءَتِهِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ

٩٩٥۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی انہیں زہری اور ہشام بن عروہ نے انہیں عروہ نے انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ کھڑے ہو کر لوگوں کے ساتھ نماز میں مشغول ہو گئے۔ آپ ﷺ نے طویل قرأت کی۔ پھر رکوع کیا اور یہ بھی بہت طویل تھا۔ پھر سر اٹھایا اور اس مرتبہ بھی بہت دیر تک قرأت قرآن کرتے رہے۔ لیکن پہلی مرتبہ سے یہ قرأت مختصر تھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے (دوسری مرتبہ) رکوع کیا بہت طویل لیکن

فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيهِمَا عِبَادَهٗ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ

پہلے کے مقابلہ میں مختصر، رکوع سے سر اٹھا کر آپ سجدہ میں چلے گئے اور دو سجدے کئے۔ پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جیسے پہلی رکعت میں کر چکے تھے۔ اس کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند میں گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا۔ البتہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے اس لئے جب تم انہیں دیکھا کرو تو فوراً نماز کی طرف رجوع کیا کرو۔

باب ۶۷۷. الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ

۶۷۷۔ گرہن میں ذکر۔

اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی کی ہے۔

(۹۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَّا رَاَيْتُهٗ قَطُّ يَفْعَلُهٗ وَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَ لٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَآئِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ

۹۹۶۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید بن عبداللہ نے ان سے ابو بردہ نے ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ سورج میں گرہن لگا تو آپ بہت گھبرا کر اٹھے۔ آپ ڈرے کہ کہیں قیامت نہ برپا ہو جائے۔ (۱) آپ نے مسجد میں آ کر بہت ہی طویل قیام، طویل رکوع اور طویل سجدوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے کبھی آپ ﷺ کو اس طرح نہیں دیکھا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں آتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو متنبہ کرتا ہے اس لئے جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کے ذکر۔ اس سے دعا اور استغفار کی طرف رجوع کرو۔

باب ۶۷۸. الدُّعَاءِ فِي الْكُسُوْفِ قَالَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى وَعَآئِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۷۸۔ سورج گرہن میں دعاء۔

اس کی روایت ابو موسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے کی ہے۔

(۹۹۷) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ ابْنَ

۹۹۷۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زائدہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زیاد بن علاقہ نے حدیث بیان کی۔ کہا

(۱) قیامت کی کچھ علامات ہیں جو پہلے ظاہر ہوں گی اور پھر اس کے بعد قیامت برپا ہوگی لیکن اس حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ اپنی حیات میں ہی قیامت ہو جانے سے ڈرے۔ حالانکہ اس وقت قیامت کی کوئی علامت نہیں پائی جا سکتی تھی۔ اس لئے اس حدیث کے ٹکڑے کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ آپ اس طرح کھڑے ہوئے جیسے ابھی قیامت آ جائے گی۔" گویا اس سے آپ کی خشیت وخوف کی حالت کو بتانا مقصود ہے، اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو دیکھ کر ایک خاشع وخاضع کی یہی کیفیت ہو جاتی ہے۔ حضور ﷺ اگر کبھی گھٹا دیکھتے یا آندھی چل پڑتی تو آپ ﷺ کی اس وقت بھی یہی کیفیت ہو جاتی تھی۔ یہ صحیح ہے کہ قیامت کی علامتیں ابھی ظہور پذیر نہیں ہوئی ہیں لیکن جو اللہ تعالیٰ کی شان جلالی وقہاری میں گم ہوتا ہے وہ ایسے مواقع پر غور وفکر سے کام نہیں لے سکتا۔ حضرت عمرؓ کو خود آنحضور ﷺ کے ذریعہ جنت کی بشارت دی گئی تھی لیکن آپ فرمایا کرتے تھے اگر حشر میں میرا معاملہ برابر سرابر میں ختم ہو جائے تو میں اسی پر راضی ہوں اس کی وجہ بھی یہی تھی۔

شُعْبَةَ يَقُوْلُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوا حَتّٰى يَنْجَلِيَ

کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جس دن ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی سورج گرہن بھی اسی دن لگا تھا۔ اس پر بعض لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ گرہن ابراہیم رضی اللہ عنہ (آنحضور ﷺ کے صاحبزادے) کی وفات کی وجہ سے لگا ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ ان میں گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا۔ جب اسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو تا آنکہ سورج صاف ہو جائے۔

باب ٦٧٩. قَوْلِ الْاِمَامِ فِي خُطْبَةِ الْكُسُوْفِ اَمَّا بَعْدُ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ

٦٧٩۔ گرہن کے خطبہ میں امام کا اما بعد کہنا۔

ابو اسامہ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے فاطمہ بنت منذر نے خبر دی، ان سے اسماء رضی اللہ عنہ، نے فرمایا، کہ سورج صاف ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے۔ پھر خطبہ دیا۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی تعریف کی اس کے بعد فرمایا۔ "اما بعد"

باب ٦٨٠. الصَّلٰوةِ فِي كُسُوْفِ الْقَمَرِ

٦٨٠۔ چاند گرہن کی نماز۔ [1]

(٩٩٨) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

٩٩٨۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید بن عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے شعبہ نے، ان سے یونس نے ان سے حسن نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی تھی۔

(٩٩٩) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

٩٩٩۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے ان سے ابو بکرہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا تو

---

[1] اس عنوان کے تحت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی دو روایتیں ذکر کی ہیں۔ ان میں اگرچہ چاند گرہن میں آنحضور ﷺ کے نماز پڑھنے کا ذکر نہیں ہے لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی نظر اس پر ہے کہ اس نے سورج گرہن کی نماز کے بعد فرمایا کہ "چاند اور سورج" اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور جب ان میں گرہن لگے تو نماز پڑھا کرو۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ چاند گرہن کے وقت بھی نماز پڑھی جائے گی۔ اس باب کی پہلی اور دوسری دونوں روایتیں ایک ہی ہیں صرف فرق یہ ہے کہ ایک میں واقعہ اختصار کے ساتھ بیان ہوا ہے اور دوسری میں قدرے تفصیل سے۔ آنحضور ﷺ کی حیات میں چاند گرہن بھی لگا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی کوئی روایت بخاری کو اپنی شرائط کے مطابق نہیں ملی اس لئے انہوں نے اس واقعہ کو نہیں لکھا۔ ابن حبان نے اپنی سیرت میں لکھا ہے کہ ۵ھ میں چاند گرہن لگا تھا اور آنحضور ﷺ نے اس کی نماز بھی باجماعت پڑھی تھی۔ یہ گرہن کی اسلام میں سب سے پہلی نماز تھی لیکن ابن حبان کی روایت کے خلاف صاحب ھدی نے لکھا ہے کہ آنحضور ﷺ کا چاند گرہن کی نماز باجماعت پڑھنا ابن حبان کے سوا اور کسی نے نقل نہیں کیا ہے۔ حنفیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ چاند گرہن کی نماز تنہا پڑھی جائے گی اس کے لئے جماعت نہیں ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّرِدَآءَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَايَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَابِكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ ابْنًا لِنَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ

آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے (بڑی تیزی سے) مسجد میں پہنچے۔ صحابہ بھی جمع ہوگئے تھے۔ پھر آپ نے انہیں دو۲ رکعت نماز پڑھائی۔ گرہن بھی ختم ہوگیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور ان میں گرہن کسی کی موت پر نہیں لگتا۔ اس لئے جب گرہن لگے تو اس وقت تک نماز اور دعاء میں مشغول رہو جب تک یہ چھٹ نہ جائے۔ یہ آپ نے اس وجہ سے فرمایا تھا کہ نبی کریم ﷺ کے ایک صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات (اسی دن) ہوئی تھی اور بعض لوگ ان کے متعلق کہنے لگے تھے (کہ گرہن ان کی موت پر لگا ہے)

باب ۶۸۱۔ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى فِي الْكُسُوْفِ اَطْوَلُ

(۱۰۰۰) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ سَجْدَتَيْنِ الْاُوْلٰى اَطْوَلُ

۶۸۱۔ گرہن کی پہلی رکعت زیادہ طویل ہوگی۔

۱۰۰۰۔ ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو احمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے عمرہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن کی دو رکعتوں میں چار رکوع کئے تھے اور پہلی رکعت سب سے زیادہ طویل تھی۔

باب ۶۸۲۔ اَلْجَهْرِ بِالْقِرَآءَةِ فِي الْكُسُوْفِ

(۱۰۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا بْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَآءَتِهٖ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَآءَتِهٖ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُالْقِرَآءَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهٗ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِثْلَهٗ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ اَخُوْكَ

۶۸۲۔ گرہن کی نماز میں قرآن مجید کی قرأت بلند آواز سے۔

۱۰۰۱۔ ہم سے محمد بن مہران نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن نمر نے حدیث بیان کی انہوں نے ابن شہاب سے سنا انہوں نے عروہ سے سنا اور عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے گرہن کی نماز میں قرآن مجید بلند آواز سے پڑھا تھا۔ قرآن مجید پڑھنے کے بعد آپ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے۔ جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع الله لمن حمده ربنا ولک الحمد کہا اور پھر (رکوع سے سر اٹھانے کے بعد) قران مجید دوبارہ پڑھنا شروع کر دیا کسوف کی دو رکعتوں میں آپ نے چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ اوزاعی وغیرہ رحمہم اللہ نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا انہوں نے عروہ سے اور عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا تو آپ ﷺ نے منادی کے ذریعہ اعلان کرا دیا کہ نماز ہونے والی ہے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھیں۔ ولید نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن نمر نے خبر دی اور انہوں نے ابن شہاب

ذٰلِکَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ مَا صَلّٰی اِلَّا رَکْعَتَیْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ اِذَا صَلّٰی بِالْمَدِیْنَةِ فَقَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ اَخْطَأَ السُّنَّةَ تَابَعَهٗ سُلَیْمَانُ ابْنُ کَثِیْرٍ وَّسُفْیَانُ بْنُ حُسَیْنَ الزُّهْرِیَّ فِی الْجَهْرِ

سے سنا اسی حدیث کی طرح۔ زہری (ابن شہاب) نے بیان کیا کہ اس پر میں نے (عروہ سے) پوچھا کہ پھر تمہارے بھائی عبداللہ بن زبیر نے جب مدینہ میں کسوف کی نماز پڑھائی تو کیوں ایسا کیا کہ دو رکوع سے زیادہ نہیں کئے اور جس طرح صبح کی نماز پڑھی جاتی ہے اسی طرح یہ نماز بھی انہوں نے پڑھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے لیکن انہوں نے سنت کے خلاف کیا۔ اس روایت کی متابعت سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حسین نے زہری کے واسطہ سے قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنے کے سلسلے میں کی ہے۔

باب ۶۸۳. مَاجَآءَ فِی سُجُوْدِ الْقُرْآنِ وَسُنَّتِهَا

۶۸۳۔ قرآن کے سجدے اور اس کے طریقے سے متعلق حدیث۔ ❶

(۱۰۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَکَّةَ فَسَجَدَ فِیْهَا وَسَجَدَ مَنْ مَّعَهٗ غَیْرَ شَیْخٍ اَخَذَ کَفًّا مِّنْ حَصًی اَوْتُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰی جَبْهَتِهٖ وَقَالَ یَکْفِیْنِیْ هٰذَا فَرَاَیْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ کَافِرًا

۱۰۰۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو اسحٰق نے بیان کیا کہ میں نے اسود سے سنا انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ مکہ میں نبی کریم ﷺ نے سورۃ النجم کی تلاوت کی اور سجدۂ تلاوت کیا۔ آپ کے پاس جتنے آدمی تھے، ان سب نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ البتہ ایک بوڑھا شخص اپنے ہاتھ میں کنکری یا مٹی اٹھا کر اپنی پیشانی تک لے گیا اور کہا کہ میرے لئے یہی کافی ہے میں نے دیکھا کہ بعد میں کفر کی حالت میں قتل ہوا۔ ❷

باب ۶۸۴. سَجْدَةِ تَنْزِیْلِ السَّجْدَةِ

۶۸۴۔ الم تنزیل میں سجدہ۔

(۱۰۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۰۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے سعد بن ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی

---

❶ سجدۂ تلاوت احناف کے یہاں واجب ہے اور دوسرے ائمہ اسے سنت بتاتے ہیں۔ ❷ دوسری روایتوں میں ہے کہ آپ نے جب سورۃ النجم کی تلاوت کی تو مشرکین نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ اس روایت کی تاویل مختلف طریقوں سے کی گئی ہے اور اس ضمن میں بعض علماء واہی باتیں بھی لکھ گئے ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے سورۂ نجم کی تلاوت کی تو مشرکین اس درجہ مقہور و مغلوب ہو گئے کہ آپ نے آیت سجدہ پر جب سجدہ کیا تو مسلمانوں کے ساتھ وہ بھی سجدہ میں گر گئے۔ اس باب میں یہ تاویل سب سے زیادہ مناسب اور واضح ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا تھا۔ قرآن مجید میں ہے کہ جب فرعون کے بلائے ہوئے جادوگروں کے مقابلہ میں آپ کا عصا سانپ ہو گیا اور ان کے شعبدوں کی حقیقت کھل گئی تو سارے جادوگر سجدہ میں پڑ گئے۔ یہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے مدہوش و مغلوب ہو گئے تھے۔ اس وقت انہیں اپنے اوپر قابو نہ رہا تھا اور سب بیک زبان بول اٹھے تھے کہ "آمنا برب موسیٰ وہارون"۔ یہی کیفیت مشرکین مکہ کی ہو گئی تھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضور ﷺ جب آیت سجدہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور ہم نے اور ہمارے ساتھ دوات و قلم نے سجدہ کیا۔ دار قطنی کی روایت میں ہے کہ جن وانس اور درخت تک نے سجدہ کیا۔ اس سے بھی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خیال کی تائید ہوئی ہے۔ جس بوڑھے نے سجدہ نہیں کیا تھا وہ امیہ بن خلف تھا۔

يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ آلٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ

نماز میں الم تنزیل السجدہ کی سورۃ اور ھل اتی علی الانسان (سورۂ دہر) پڑھتے تھے۔

باب ۶۸۵. سَجْدَةِ صٓ

۶۸۵۔ سورہ ص کا سجدہ۔

(۱۰۰۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا

۱۰۰۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب اور ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ ص کے سجدہ میں ہمارے لئے کوئی تاکید نہیں ہے۔ ❶ اور میں نے نبی کریم ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا تھا۔

باب ۶۸۶. سَجْدَةِ النَّجْمِ قَالَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۸۶۔ سورۂ نجم کا سجدہ۔ اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کی ہے۔

(۱۰۰۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِلَّا سَجَدَ فَاَخَذَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْتُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى وَجْهِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

۱۰۰۵۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابو اسحٰق کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے اسود نے ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ النجم کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا۔ اس وقت قوم کا کوئی فرد بھی ایسا باقی نہیں تھا جس نے سجدہ نہ کیا ہو۔ البتہ ایک شخص نے ہاتھ میں کنکری یا مٹی لے کر اپنے چہرہ تک اٹھائی اور کہا کہ میرے لئے یہی کافی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعد میں میں نے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

باب ۶۸۷. سُجُوْدِ الْمُسْلِمِيْنَ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهٗ وُضُوْءٌ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

۶۸۷۔ مسلمانوں کے ساتھ مشرکوں کا سجدہ۔ مشرک ناپاک ہوتے ہیں ان کے وضوء کی کوئی صورت ہی نہیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ بغیر وضوء کے سجدہ کیا کرتے تھے۔ ❷

(۱۰۰۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهٗ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ

۱۰۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی۔ انس بن عکرمہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے سورہ النجم میں سجدہ کیا تو مسلمانوں، مشرکوں اور جن وانس نے آپ ﷺ

---

❶ نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ ص میں سجدہ کیا اور پھر فرمایا کہ یہ سجدہ داؤد علیہ السلام نے توبہ کے لئے کیا تھا۔ ہم تو محض شکر کے طور پر اس میں سجدہ کرتے ہیں۔ اس حدیث میں "لیس من عزائم السجود" کا بھی یہ مطلب ہے کہ سجدہ تو داؤد علیہ السلام کا تھا اور انہیں کی سنت پر ہم بھی شکراً یہ سجدہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول کر لی تھی۔ ❷ غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سجدۂ تلاوت بغیر طہارت کے بھی جائز ہے۔ دلیل یہ ہے کہ مشرکین نے آنحضور ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا تھا اور ظاہر ہے کہ ان کی طہارت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مشرکوں کے سجدہ کا اعتبار بھی ہے؟ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جائے گا کہ اپنی پیشانیوں کے بل وہ گر پڑے تھے۔ سجدہ شرعی کا ان سے کیا تعلق۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ)

رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ

کے ساتھ سجدہ کیا۔ اس حدیث کی روایت ابرہیم بن طہمان نے بھی ایوب کے واسطہ سے کی ہے۔

باب۶۸۸ . مَنْ قَرَاَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

۶۸۸۔ آیت سجدہ کی تلاوت کی لیکن سجدہ نہیں کیا۔

(۱۰۰۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَزَعَمَ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا

۱۰۰۷۔ ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں یزید بن خصیفہ نے خبر دی انہیں ابن قسیط نے اور انہیں عطاء بن یسار نے خبر دی کہ انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ نے تیقن کے ساتھ اس کا اظہار کیا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے سورہ النجم کی تلاوت آپ نے کی تھی اور آنحضور ﷺ نے (اس وقت) سجدہ نہیں کیا تھا۔ ❶

(۱۰۰۸) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ

۱۰۰۸۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید بن عبداللہ بن قسیط نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یسار نے ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۂ نجم کی تلاوت کی اور آپ ﷺ نے (اس وقت) سجدہ نہیں کیا۔

باب۶۸۹ . سَجْدَةِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

۶۸۹۔ سورۂ اذا السماء انشقت میں سجدہ۔

(۱۰۰۹) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَلَمْ اَرَكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْ لَمْ اَرَا لنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ لَمْ اَسْجُدْ

۱۰۰۹۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم اور معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحیٰی نے ان سے ابوسلمہ نے فرمایا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سورہ اذالسماء انشقت پڑھتے دیکھا۔ آپ نے اس میں سجدہ کیا تھا۔ میں نے کہا کہ یا اباہریرہ! کیا میں نے آپ کو سجدہ کرتے نہیں دیکھا اس کا جواب آپ نے یہ دیا کہ اگر میں نبی کریم ﷺ کو سجدہ کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی نہ کرتا۔

باب۶۹۰ . مَنْ سَجَدَ لِسُجُوْدِ الْقَارِي وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِتَمِيْمِ بْنِ حَذْلَمٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَقَرَاَ عَلَيْهِ سَجْدَةً فَقَالَ اُسْجُدْ فَاِنَّكَ اِمَامُنَا فِيْهَا

۶۹۰۔ تلاوت کرنے والے کی اقتداء میں سجدہ۔

تمیم بن حذلم نابالغ تھے، انہوں نے آیت سجدہ کی تلاوت کی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ (پہلے) تم سجدہ کرو۔ اس

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اگر سجدہ بغیر وضو کیا ہوگا تو یہ عام صحابہ کے طریقے کے خلاف تھا اور پھر ابن عمرؓ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ وضوء کے ساتھ سجدہ کرتے تھے۔ اس لئے ان کے متعلق روایت ہی مشکوک ہو جاتی ہے۔ (ہذا حاشیہ) ❶ آنحضور ﷺ نے کسی وجہ سے اس وقت سجدہ نہیں کیا ہوگا۔ اس روایت سے یہ لازم نہیں آتا کہ سرے سے سجدہ آپ نے کیا ہی نہیں۔

(۱۰۱۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّوْرَةَ الَّتِيْ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَ نَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ

سجدے میں تم ہمارے امام ہو۔ ❶

۱۰۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے نافع نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہماری موجودگی میں آیت سجدہ پڑھتے اور سجدہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ اس طرح سجدہ کرتے کہ پیشانی رکھنے کی بھی جگہ نہ ملتی۔

باب ۶۹۱. اِزْدِحَامِ النَّاسِ اِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ السَّجْدَةَ

(۱۰۱۱) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَ نَحْنُ عِنْدَهٗ فَيَسْجُدُ وَ نَسْجُدُ مَعَهٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَايَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يُسْجُدُ عَلَيْهِ

۶۹۱۔ امام کی آیت سجدہ کی تلاوت پر لوگوں کا ازدحام۔

۱۰۱۱۔ ہم سے بشر بن آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبید اللہ نے خبر دی انہیں نافع نے اور نافع کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ آیت سجدہ کی تلاوت اگر ہماری موجودگی میں کرتے تو آپ کے ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے تھے۔ اس وقت اتنا ازدحام ہو جاتا تھا کہ سجدہ کے لئے پیشانی رکھنے کی بھی جگہ نہ ملتی تھی۔

باب ۶۹۲. مَنْ رَّاٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوْجِبِ السُّجُوْدَ وَقِيْلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا كَاَنَّهٗ لَايُوْجِبُهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ سَلْمَانُ مَا لِهٰذَا غَدَوْنَا وَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنِ اسْتَمَعَهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَايَسْجُدُ اِلَّااَنْ يَكُوْنَ طَاهِرًا فَاِذَا سَجَدْتَ وَاَنْتَ فِيْ حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَاِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلاَ عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ لَا يَسْجُدُ لِسُجُوْدِ الْقَاصِّ

۶۹۲۔ جن کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت ضروری نہیں قرار دیا ہے۔ عمران بن حصین سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو آیت سجدہ سنتا ہے لیکن اٹھ کر (سجدہ کئے بغیر) چلا آتا ہے۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اور اگر بیٹھتا! (پھر بھی ضروری نہ ہوتا) گویا آپ سجدہ اس کے لئے ضروری نہیں خیال کرتے تھے۔ سلیمان نے فرمایا کہ ہم سجدۂ تلاوت کے لئے نہیں آئے (بلکہ نماز کے لئے آئے تھے۔ ایک صاحب آپ کو آیت سجدہ کی تلاوت کر کے روکنا چاہتا تھا) عثمان نے فرمایا کہ سجدہ ان کے لئے ضروری ہے جنہوں نے آیت سجدہ غور سے سنی۔ زہری نے فرمایا کہ سجدہ کے لئے طہارت ضروری ہے اگر کوئی سفر کی حالت میں نہ ہو بلکہ گھر پر ہو تو سجدہ قبلہ رو ہو کر کیا جائے گا اور سجدہ پر قبلہ رو ہونا ضروری نہیں۔ جدھر بھی رخ ہو (سجدہ اسی طرف کر لینا چاہئے) سائب بن یزید قصہ گو (کے قصہ کہنے کے دوران آیت سجدہ تلاوت کرنے پر) سجدہ نہیں کیا کرتے تھے۔

❶ آیت سجدہ کی تلاوت کرنے والے کی طرح سننے والوں پر بھی سجدہ واجب ہوتا ہے یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر آیت سجدہ کے سننے والے بھی ہوں تو بہتر یہ ہے کہ سننے والے صف بنالیں اور تلاوت کرنے والے کو آگے کر دیں اور اس طرح اس کی اقتداء میں سجدہ کریں۔

(۱۰۱۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِبْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِىِّ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِىِّ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّكَانَ رَبِيْعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عَمَّا حَضَرَ رَبِيْعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُوْرَةِ النَّحْلِ حَتّٰى اِذَا جَآءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا حَتّٰى اِذَا جَآءَ تِ السَّجْدَةُ قَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا نَمُرُّ بِالسُّجُوْدِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ اَصَابَ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ وَ زَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُوْدَ اِلَّآ اَنْ نَّشَآءَ

۱۰۱۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ہشام بن یوسف نے خبر دی اور انہیں ابن جریج نے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ابوبکر بن ابی ملیکہ نے خبر دی انہیں عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی نے اور انہیں ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر تیمی نے۔ ابوبکر بن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ربیعہ صالح لوگوں میں تھے اور مجھے ایک راوی نے (عثمان کے واسطہ سے) ربیعہ کے عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضری کی خبر دی تھی کہ انہوں نے جمعہ کے دن منبر پر سورہ النحل پڑھی۔ جب آیت سجدہ پر پہنچے تو منبر سے اتر کر آپ نے سجدہ کیا۔ موجود لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ دوسرے جمعہ میں پھر آپ نے یہی آیت تلاوت کی جب آیت سجدہ پر پہنچے تو فرمایا کہ ہم آیت سجدہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ اس پر جو شخص سجدہ کرتا ہے وہ درست کرتا ہے۔ اور جو سجدہ نہیں کرتا اس پر کوئی گناہ نہیں (اس مرتبہ) عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ نہیں کیا۔ نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا ہے کہ ہم پر سجدہ فرض نہیں ہے خود چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ ❶

باب ۶۹۳. مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِى الصَّلٰوةِ فَسَجَدَ بِهَا

۶۹۳۔ جس نے نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کی اور نماز ہی میں سجدہ کیا۔

(۱۰۱۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ اَبِى الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَآ اَزَالُ اَسْجُدُ فِيْهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ

۱۰۱۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معتمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ کہا کہ ہم سے بکر نے حدیث بیان کی ان سے ابورافع نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء پڑھی۔ آپ نے اذا السماء انشقت کی تلاوت کی، اور سجدہ کیا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ انہوں نے اس کا جواب دیا کہ میں نے اس میں ابوالقاسم ﷺ کی اقتداء میں سجدہ کیا تھا اور ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا تا آنکہ آپ سے جا ملوں۔

باب ۶۹۴. مَنْ لَّمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِّلسُّجُوْدِ مِنَ

۶۹۴۔ ازدحام کی وجہ سے سجدہ کی جگہ اگر کسی کو نہ ملے۔

❶ اکثر ائمہ وفقہاء اسی کے قائل ہیں کہ سجدۂ تلاوت ضروری نہیں بلکہ صرف سنت ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن احناف کے یہاں سجدہ تلاوت واجب ہے چونکہ واجب کی اصطلاح کا صرف احناف کے یہاں استعمال ہے اس لئے سب نے ہی اسے سنت کہا ہے احناف کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں سجدہ کا حکم صاف موجود ہے۔ سجدہ نہ کرنے والوں کا ذکر معاندین اور منکرین کے ضمن میں ہے کہ "جب قرآن کی آیت ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے تو سجدہ نہیں کرتے اور آیت سن کر سجدہ کرنے والوں کی تعریف کی گئی ہے کہ" آیت سجدہ کی جب ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے تو عجز وزاری کے ساتھ سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ ان آیات سے آیت سجدہ پر سجدہ کا وجوب سمجھ میں آتا ہے۔

الزِّحَامِ

(۱۰۱۴) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّوْرَةَ الَّتِيْ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهٖ

۱۰۱۴۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کسی ایسی سورۃ کی تلاوت کرتے جس میں سجدہ ہوتا۔ پھر آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تو اس وقت حال یہ ہوجاتا کہ پیشانی رکھنے کی بھی جگہ نہ ملتی تھی۔

اَبْوَابُ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ

نماز قصر کرنے سے متعلق مسائل

باب ۶۹۵. مَاجَآءَ فِي التَّقْصِيْرِ وَكَمْ يُقِيْمُ حَتّٰى يُقَصِّرَ

۶۹۵۔ قصر کرنے کے متعلق جو احادیث آئی ہیں۔ کتنی مدت کے قیام پر قصر کیا جائے۔ ❶

(۱۰۱۵) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يُقَصِّرُ فَنَحْنُ اِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَاِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا

۱۰۱۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے عاصم اور حصین نے ان سے عکرمہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (مکہ میں فتح مکہ کے موقع پر) انیس ۱۹ دن ٹھہرے رہے اور برابر قصر کرتے رہے۔ اس لئے انیس دن کے سفر میں ہم بھی قصر کرتے ہیں اور اس سے اگر

❶ مسئلہ یہ ہے کہ سفر میں چار رکعت فرض نماز صرف دو رکعت پڑھی جائے گی۔ مگر مغرب اور فجر کی فرض نماز میں جو علی الترتیب تین اور دو رکعت ہیں ان میں قصر نہیں ہے جس جگہ آپ کا مستقل قیام ہے وہاں سے اڑتالیس میل یا اس سے دور کہیں سفر کا ارادہ ہے تب شریعت سفر کی یہ سہولت آپ کو دے گی۔ اڑتالیس میل سے کم مسافت کے سفر میں شریعت سفر کی مراعات نہیں دیتی سفر میں شرعی مراعات اس کی دشواریوں اور ضرورتوں کی وجہ سے ہے لیکن اڑتالیس میل سے کم کا سفر شریعت کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اب گھر سے اڑتالیس میل یا اس سے بھی زیادہ دور آپ پہنچ چکے ہیں۔ وہاں ارادہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ہوگیا تو سفر کی رعایت پھر ختم ہوجائے گی۔ اب آپ شریعت کی نظر میں مسافر نہیں ہیں۔ گھر سے اڑتالیس میل دور قیام کی ایک اور صورت ہے آپ سفر کر کے کہیں پہنچے منزل پر پہنچ کر قیام کیا۔ ارادہ تھا کہ دو چار دن میں واپسی ہوگی لیکن ضرورتیں ہیں کہ ایک سے ایک پیدا ہوتی جارہی ہیں اور ارادہ برابر ملتوی ہوتا جاتا ہے اور اس طرح مہینہ دو مہینہ نہیں سالوں وہیں ٹھہرے رہے تو آپ اس مدت قیام میں خواہ دو سال سے بھی تجاوز کر جائے شرعی مسافر رہیں گے۔ شریعت کی نظر میں اعتبار آپ کے ارادہ اور نیت کا ہے۔ مستقل پندرہ دن قیام کی نیت کر لیجئے تو مسافرت کی حالت خود بخود ختم ہوجائے گی۔ اس عنوان کے تحت جو دو ۲ روایتیں بیان ہوئی ہیں ان میں پہلی روایت فتح مکہ سے متعلق ہے۔ یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ہے اس میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے انیس دن مکہ میں قیام کیا تھا بعض روایتوں میں اٹھارہ اور بعض میں پندرہ دن کا بھی ذکر ہے۔ راویوں کے اطناب واختصار سے دنوں کی کمی بیشی ہوگئی اور سب روایتیں صحیح ہیں لیکن یہ مدت قیام جتنے دن بھی رہی ہو اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کی اتنے دنوں تک قیام کی نیت نہیں تھی۔ مکہ فتح کرنے گئے تھے وہاں قیام کے ارادہ سے آپ تشریف نہیں لے گئے تھے۔ فتح وشکست کا حال کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ کب ہوگی۔ اس لئے جب تک قیام کرنا پڑتا بلا کسی تعیین آپ مکہ میں قیام کرتے۔ پھر جب مکہ فتح ہوا تو کچھ ضرورتیں تھیں جس کی وجہ سے وہاں قیام میں کچھ دنوں کا اور اضافہ کردیا۔ بہر حال فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ نہیں تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہاں قیام کی مجموعی مدت اس سے بھی زیادہ ہوگئی تھی۔ دوسری روایت اس عنوان کے تحت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ہے۔ اس کا تعلق حجۃ الوداع کے واقعہ سے ہے اس مرتبہ فتح مکہ کی سی صورت نہیں تھی لیکن اس موقعہ پر مدت قیام کل دس دن بتائی گئی ہے اور اتمام کے لئے پندرہ دن اقامت ضروری ہے علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ کوئی حدیث مرفوع صحیح ایسی نہیں ہے جس میں مدت قصر کی تحدید کی گئی ہو۔ گویا آئمہ کے یہاں اس کی تحدید زیادہ تر ان کے اجتہاد پر مبنی ہے۔ غیر مرفوع احادیث کی روشنی میں۔

زیادہ ہو جائے تو پوری نماز پڑھتے ہیں۔

(١٠١٦) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْییٰ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَّقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَکَّةَ فَکَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ قُلْتُ اَقَمْتُمْ بِمَکَّةَ شَیْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا

١٠١٦۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ہم مکہ کے ارادہ سے مدینہ سے چلے تو برابر نبی کریم ﷺ دو رکعت پڑھتے رہے تا آنکہ ہم مدینہ واپس لوٹ آئے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کا مکہ میں کچھ دن قیام بھی رہا تھا؟ تو اس کا جواب انس رضی اللہ عنہ نے یہ دیا کہ دس دن تک ہم وہاں ٹھہرے تھے۔

باب ٦٩٦. الصَّلٰوةِ بِمِنًی

٦٩٦۔ منیٰ میں نماز۔

(١٠١٧) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْییٰ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهٖ ثُمَّ اَتَمَّهَا

١٠١٧۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبیداللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت (چار رکعت والی نمازوں میں) پڑھی۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کے دور خلافت کی ابتداء میں دو ۲ ہی رکعت پڑھی تھیں لیکن بعد میں آپ نے پوری پڑھی تھیں۔

(١٠١٨) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْا اِسْحٰقَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ عَنْ وَّهْبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنَ مَاکَانَ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ

١٠١٨۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابواسحٰق نے خبر دی انہوں نے حارثہ سے سنا اور انہوں نے وہب رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا، نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں امن کی حالت میں دو رکعت نماز پڑھائی تھی۔

(١٠١٩) حَدَّثَنِیْ قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ صَلّٰی بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِمِنًی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ فَقِیْلَ فِیْ ذٰلِکَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ فَلَیْتَ حَظِّیْ مِنْ اَرْبَعِ رَکْعَاتٍ رَکْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ

١٠١٩۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے انہوں نے کہا کہ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان۔ کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہمیں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعت نماز پڑھائی تھی لیکن جب اس کا ذکر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا، انا للہ وانا الیہ راجعون. میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعت پڑھی تھی۔ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعت پڑھی تھی۔ کاش میرے حصہ میں ان چار

رکعتوں کے بجائے دو مقبول رکعتیں ہوتیں۔ ❶

باب ۶۹۷. كَمْ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ

۶۹۷۔ حج کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے کتنے دن قیام کیا تھا؟

(۱۰۲۰) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ تَابَعَهٗ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ

۱۰۲۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابوالعالیہ براء نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صحابہ کو ساتھ لے کر تلبیہ کہتے ہوئے ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو تشریف لائے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جن کے پاس ہدی نہیں ہے وہ بجائے حج کے عمرہ کی نیت کرلیں (اور عمرہ سے فارغ ہو کر حلال ہو جائیں۔ پھر حج کا احرام باندھیں) اس حدیث کی متابعت عطاء نے جابر کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۶۹۸. فِيْ كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ ؓ يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِيْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَّهُوَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا

۶۹۸۔ نماز قصر کرنے کے لئے کتنی مسافت ضروری ہوگی؟ نبی کریم ﷺ نے ایک دن اور ایک رات کو بھی سفر کہا تھا۔ ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم چار برد (تقریباً اڑتالیس میل کی مسافت) پر نماز قصر کرتے تھے اور روزہ بھی افطار کرتے تھے۔ چار برد میں سولہ فرسخ ہوتے ہیں (اور ایک فرسخ میں تین میل ہوتے ہیں) ❷

(۱۰۲۱) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ

۱۰۲۱۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا تھا کہ کیا آپ سے عبیداللہ نے نافع کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا تھا کہ عورتیں تین دن کا سفر ذی رحم محرم کے بغیر نہ کریں۔

---

❶ حضور اکرم ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی منیٰ میں نماز کا ذکر اس وجہ سے کیا کہ آپ حضرات حج کے ارادہ سے مکہ جاتے اور حج کے ارکان ادا کرتے ہوئے منیٰ میں بھی قیام ہوتا۔ یہاں سفر کی حالت میں ہوتے تھے اس لئے قصر کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا ہمیشہ یہی معمول تھا کہ منیٰ میں قصر کرتے تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ابتدائی دور خلافت میں قصر کیا لیکن بعد میں جب پوری چار رکعتیں آپ نے پڑھیں، تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس پر سخت ناگواری کا اظہار فرمایا۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی پوری چار رکعت پڑھنے کا عذر بیان کیا تھا۔ یہ تمام احادیث بتاتی ہیں کہ سفر کی حالت میں قصر کو بہت اہمیت حاصل ہے چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفر میں قصر واجب ہے۔ ❷ جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ اڑتالیس میل کے سفر پر نماز قصر ہو جائے گی۔ اصل مذہب یہ ہے کہ تین دن اور تین رات کی پیدل مسافت پر سفر کی مراعات حاصل ہوں گی۔ پھر دنوں کی تعیین کی گئی کہ یہ مسافت کتنے دنوں میں ختم ہو سکتی ہے اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں اور فتویٰ اسی اڑتالیس میل کے قول پر ہے۔ ایک دن اور ایک رات کے سفر کو بھی نبی کریم ﷺ نے سفر کہا ہے لیکن اس میں قصر کرنے کے لئے نہیں فرمایا اس لئے یہ وہ سفر نہیں ہے جس میں شرعی مراعات ملتی ہیں۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط کے مطابق انہیں کوئی ایسی حدیث نہیں ملی جس میں شرعی سفر اور اس کی مراعات کا خاص طور پر ذکر ہوتا اس لئے انہوں نے عام ضروریات کے لئے سفر سے متعلق احادیث اس باب میں نقل کر دیں۔

(۱۰۲۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا مَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ تَابَعَهُ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۲۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحیٰی نے عبیدا للہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں نافع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا عورتیں تین دن کا سفر اس وقت تک نہ کریں جب تک ان کے ساتھ ذی رحم محرم نہ ہوں۔ اس روایت کی متابعت احمد نے ابن مبارک کے واسطہ سے کی ان سے عبیداللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۱۰۲۳) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ نِ الْمُقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لَّيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَّ سُهَيْلٌ وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۱۰۲۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید مقبری نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی خاتون کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ ایک دن رات کا سفر بغیر کسی ذی رحم محرم کے کرے۔ اس روایت کی متابعت یحیٰی بن ابی کثیر سہیل اور مالک نے مقبری کے واسطہ سے کی مقبری اس روایت کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے۔ ❶

باب ۶۹۹. يَقْصُرُ اِذَا خَرَجَ مِنْ مَّوْضِعِهٖ وَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍؓ فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوْتَ فَلَمَّا رَجَعَ قِيْلَ لَهُ هٰذِهِ الْكُوْفَةُ قَالَ لَا حَتّٰى نَدْ خُلَهَا

۶۹۹۔ اقامت کی جگہ سے نکلتے ہی نماز کا قصر شروع کر دینا چاہئے۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (کوفہ سے سفر کے ارادہ سے) نکلے تو نماز قصر کرنی اسی وقت سے شروع کر دی تھی جب ابھی کوفہ کے مکانات دکھائی دے رہے تھے اور پھر واپسی کے وقت بھی جب آپ کو بتایا گیا کہ یہ کوفہ سامنے ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب تک شہر میں داخل نہ ہو جائیں ہم نماز پوری نہیں پڑھ سکتے۔ ❷

(۱۰۲۴) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اَنَسٍ

۱۰۲۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے

---

❶ پہلی دو احادیث میں تین دن کا سفر اور تیسری حدیث میں ایک دن کا سفر بغیر ذی رحم محرم کے کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان احادیث کا قصر اور اتمام نماز سے کیا تعلق ہو سکتا ہے! یہ تو عام ضروریات کے سفر سے متعلق ہدایات دینے کے لئے بیان ہوئی ہیں اور اس کے لئے مختلف احوال میں بارگاہ رسالت سے مختلف احکام صادر ہوئے ہیں۔ اس میں راویوں کے اختلاف کو دخل نہیں ہے کہ حدیث ایک ہو اور راویوں کے اختلاف کی وجہ سے صورت مختلف ہو گئی ہو۔ فقہ حنفی کی کتابوں میں عام طور سے یہی مسئلہ لکھا ہوا ہے کہ عورت کے لئے بغیر ذی رحم محرم سفر جائز نہیں ہے سفر کی کسی مسافت کی تعیین کے بغیر۔ البتہ اگر فتنہ کا خوف نہ ہو تو ذی رحم محرم کے بغیر بھی عورت سفر کر سکتی ہے۔ ❷ روایتوں میں ہے کہ حضرت علیؓ شام کے ارادہ سے نکلے تھے۔ کوفہ چھوڑتے ہی آپ نے قصر شروع کر دیا تھا اسی طرح واپسی میں کوفہ کے مکانات دکھائی دے رہے تھے لیکن آپ نے اس وقت بھی قصر کیا۔ جب آپ سے کہا گیا کہ اب تو آپ کوفہ کے قریب آ گئے! تو فرمایا کہ پوری نماز اسی وقت پڑھی جائے گی جب ہم کوفہ میں داخل ہو جائیں ابھی کوفہ سے باہر ہیں حنفیہ کے نزدیک بھی یہ مسئلہ ہے۔

ابْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی اور ذوالحلیفہ میں عصر دو رکعت پڑھی۔ ❶

(۱۰۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ الصَّلٰوةُ اَوَّلَ مَافُرِضَتْ رَكْعَتَانِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَمَا بَالُ عَآئِشَةَ اَتَمَّ قَالَ تَاَوَّلَتْ مَاتَاَوَّلَ عُثْمٰنُ

۱۰۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پہلے نماز دو رکعت فرض ہوئی تھی۔ لیکن بعد میں سفر کی نماز تو اپنی اسی حالت پر باقی رہنے دی گئی البتہ اقامت کی نماز (چار رکعت) پوری کر دی گئی۔ زہری نے بیان کیا کہ میں نے عروہ سے پوچھا کہ پھر خود عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیوں نماز پوری پڑھی تھی انہوں نے اس کا جواب یہ دیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی جو تاویل کی تھی وہی انہوں نے بھی کی۔ ❷

باب ۷۰۰. يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ

۷۰۰۔ مغرب کی نماز سفر میں بھی تین رکعت پڑھی جائے گی۔

(۱۰۲۶) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَآءِ قَالَ سَالِمٌ وَّكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ قَالَ سَالِمٌ وَّ اَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلٰى امْرَاَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ فَقُلْتُ الصلٰوةُ فَقَالَ سِرْ حَتّٰى سَارَ مِيْلَيْنِ اَوْثَلَاثَةً ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ

۱۰۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی زہری کے واسطہ سے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سالم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ میں خود شاہد ہوں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں سرعت اور تیزی کے ساتھ مسافت طے کرنا چاہتے تو مغرب کی نماز دیر سے پڑھتے اور پھر مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے (مغرب آخر وقت میں اور عشاء اول وقت میں) سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر کو بھی جب سفر میں جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے تھے۔ لیث نے اس روایت میں یہ زیادتی کی ہے کہ مجھ سے یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ سالم نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ سالم نے کہا کہ ابن عمرؓ نے مغرب کی نماز اس دن دیر میں پڑھی تھی جب انہیں ان کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید کی شدید علالت کی

❶ آپ حج کے ارادہ سے مکہ معظمہ جا رہے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ ظہر کے وقت تک آپ مدینہ میں تھے اس کے بعد سفر شروع ہو گیا پھر آپ ذوالحلیفہ پہنچے تو عصر کا وقت ہو چکا تھا اور وہاں آپ نے عصر چار رکعت کے بجائے صرف دو رکعت پڑھی تھی۔ ❷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی حج کے موقعہ پر نماز پوری پڑھی تھی اور قصر نہیں کیا تھا حالانکہ آپ مسافر تھیں اور اس لئے آپ کو نماز قصر کرنی چاہئے تھی۔ روایت میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ حضرت عروہ نے جواب دیا تھا کہ جو عذر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا۔ وہی عذر حضرت عائشہؓ نے بھی بیان کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نماز قصر نہ کرنے کی متعدد وجوہ بیان کی گئی ہیں مثلاً یہ کہ مکہ میں بھی آپ کا گھر تھا یا یہ کہ آپ نے اقامت کی نیت کی تھی۔ وہی اعذار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھی رہے ہوں گے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيْمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيْمَ الْعِشَآءَ فَيُصَلِّيْهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَآءِ حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

اطلاع ملی تھی (چلتے ہوئے) میں نے کہا کہ نماز! (یعنی وقت ختم ہوا چاہتا ہے) لیکن آپ نے فرمایا کہ چلے چلو۔ پھر دوبارہ میں نے کہا کہ نماز! آپ نے پھر فرمایا کہ چلے چلو۔ اس طرح جب ہم دو یا تین میل دور نکل گئے تو آپ اترے اور نماز پڑھی پھر فرمایا کہ میں خود شاہد ہوں کہ جب نبی کریم ﷺ سفر میں تیزی کے ساتھ چلنا چاہتے تو اسی طرح کرتے تھے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے خود دیکھا کہ جب نبی کریم ﷺ (منزل مقصود تک) جلدی پہنچنا چاہتے تو پہلے مغرب کی اقامت ہوتی اور اس کی آپ تین رکعت پڑھاتے اور اس کے بعد سلام پھیرتے۔ پھر تھوڑی دیر توقف کر کے عشاء پڑھاتے اور اس کی دو ہی رکعت پر سلام پھیرتے۔ عشاء کے فرض کے بعد آپ سنتیں وغیرہ نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کے لئے آدھی رات بعد اٹھتے تھے۔

باب ۷۰۱. صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّوَابِّ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ

۷۰۱۔ نفل نماز سواری پر۔ سواری کا رخ خواہ کسی طرف ہو۔

(۱۰۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ

۱۰۲۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے معمر نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن عامر نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ سواری پر آپ نماز پڑھتے رہتے تھے خواہ اس کا رخ کسی طرف بھی ہوتا۔

(۱۰۲۸) حَدَّثَنَا أَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ أَخْبَرَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

۱۰۲۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے کہ جابر بن عبداللہ نے انہیں خبر دی۔ کہ نبی کریم ﷺ نفل نماز سواری پر غیر قبلہ کی طرف رخ کر کے بھی پڑھتے تھے۔

(۱۰۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ

۱۰۲۹۔ ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ ابن عمرؓ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے آپ وتر بھی اسی پر پڑھ لیتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ نبی کریم ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ ❶

باب ۷۰۲. الْإِيْمَآءِ عَلَى الدَّابَّةِ

۷۰۲۔ سواری پر اشاروں سے نماز پڑھنا۔

(۱۰۳۰) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۰۳۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے

❶ سواری پر نماز پڑھتے وقت تحریمہ کے وقت قبلہ کی طرف رخ ہونا امام شافعی کے یہاں شرط ہے لیکن حنفیہ کے یہاں صرف مستحب ہے پھر سواری کا رخ جدھر بھی ہو جائے نماز میں اس سے کوئی خلل نہیں ہوگا۔

عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِئُ وَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ

عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ عبداللہ بن عمرؓ سفر میں اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے، خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہوتا۔ نماز اشاروں سے آپ پڑھتے تھے آپ کا بیان تھا کہ نبی کریم ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

باب ۷۰۳. يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوْبَةِ

۷۰۳۔ فرض کے لئے سواری سے اتر جائے۔

(۱۰۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَخْبَرَهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يُوْمِئُ بِرَاْسِهٖ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ عَلٰى دَآبَّةٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَ هُوَ مُسَافِرٌ مَّا يُبَالِيْ حَيْثُ مَاكَانَ وَجْهُهٗ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ

۱۰۳۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے کہ عامر بن ربیعہ نے انہیں خبر دی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سواری پر نفل نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ ﷺ سر کے اشاروں سے پڑھ رہے تھے اس کا خیال کئے بغیر کہ سواری کا رخ کدھر ہوتا ہے لیکن فرض نمازوں میں آپ اس طرح نہیں کرتے تھے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے سالم کے واسطہ سے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت سواری پر اس کا خیال کئے بغیر کہ آپ کا رخ کس طرف ہے، نماز پڑھتے تھے۔ ابن عمرؓ کا بیان تھا کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر جدھر بھی رخ ہو جاتا اسی طرف نماز پڑھتے تھے۔ وتر بھی آپ سواری پر پڑھ لیتے تھے۔ البتہ فرض اس پر نہیں پڑھتے تھے۔

(۱۰۳۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

۱۰۳۲۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ سواری پر مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے نماز پڑھتے اور جب فرض نماز کا ارادہ ہوتا تو سواری سے اتر جاتے اور پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے پڑھتے۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا چوتھا پارہ ختم ہوا۔

پانچواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۷۰۳ صَلاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

(۱۰۳۳) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ اسْتَقْبَلْنَا اَنَسًا حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّ جْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ يَعْنِيْ عَنْ يَّسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ رَاَيْتُكَ تُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْ لَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ اَفْعَلْهُ رَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۰۳۔ نفل نماز، گدھے پر۔

۱۰۳۳۔ ہم سے احمد بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن سیرین نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ شام سے جب واپس ہوئے (حجاج کی خلیفہ سے شکایت کر کے) تو ہم نے ان کا استقبال کیا۔ ہماری ان سے ملاقات عین التمر (عراق سے شام جاتے ہوئے شام کے قریب ایک جگہ کا نام) میں ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ گدھے پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا رخ قبلہ سے بائیں طرف تھا اس پر میں نے دریافت کیا کہ میں نے آپ کو قبلہ کے سوا دوسری طرف رخ کر کے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت انس نے اس کا جواب یہ دیا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کو یہ کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی نہ کرتا۔ اس کی روایت ابن طہمان نے حجاج کے واسطہ سے کی ہے ان سے انس بن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا۔

باب ۷۰۴. مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ فِى السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلٰوةِ وَ قَبْلَهَا.

(۱۰۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ حَفْصَ ابْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَرَهُ يُسَبِّحُ فِى السَّفَرِ وَ قَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۷۰۴۔ سفر میں جس نے فرض نمازوں سے پہلے اور اس کے بعد کی سنتیں نہیں پڑھیں۔ [1]

۱۰۳۴۔ ہم سے یحییٰ ابن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی کہ حفص بن عاصم نے ان سے حدیث بیان کی۔ آپ نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں میں نے آپ کو سفر میں نفل پڑھتے کبھی نہیں دیکھا اور اللہ جل ذکرہ کا خود فرمان ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین اسوہ ہے۔

---

[1] سفر کی مشکلات کے پیش نظر جب فرض نمازیں چار کے بجائے دو رکعتیں رہ گئیں تو فرائض کے ساتھ جو سنتیں پڑھی جاتی ہیں انہیں بدرجہ اولیٰ نہ پڑھنا چاہئے؟ خود فقہاء حنفیہ کے اس سے متعلق اقوال ہیں اور دل کی لگتی بات امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مسافر اگر ابھی راستے میں ہے تو سنتیں اسے نہ پڑھنی چاہئیں اور اگر منزل مقصود تک پہنچ گیا تو پھر پڑھنا ہی بہتر ہے۔

(۱۰۳۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ عِيْسىٰ ابْنِ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ كَذٰلِكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

۱۰۳۵۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن حفص بن عاصم نے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں۔ آپ سفر میں دو رکعت (فرض) سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کا بھی یہی معمول تھا۔

باب ۷۰۵ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِيْ غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ

۷۰۵۔ جس نے سفر میں نماز کے بعد کی سنتوں کے سوا سنن و نوافل پڑھیں۔ ❶ نبی کریم ﷺ نے سفر میں فجر کی دو ۲ رکعتیں (سنت) پڑھی تھیں۔

(۱۰۳۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَنْبَاَ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحٰى غَيْرَ اُمِّ هَانِيءٍ ذَكَرَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِيْ بَيْتِهَا فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فَمَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى صَلٰوةً اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ.

۱۰۳۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے ان سے ابن ابی لیلیٰ نے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں کسی نے یہ خبر نہیں دی کہ رسول اللہ ﷺ کو انہوں نے چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ صرف ام ہانی رضی اللہ عنہا کا یہ بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر غسل کیا تھا اور اس کے بعد آپ نے آٹھ رکعتیں پڑھی تھیں میں نے آپ کو کبھی اتنی مختصر نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا البتہ آپ رکوع اور سجدہ پوری طرح کرتے تھے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عامر نے حدیث بیان کی کہ انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ انہوں نے خود دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں نفل نمازیں سواری پر پڑھتے تھی خواہ سواری کا رخ کس طرف بھی ہوتا۔

(۱۰۳۷) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ يُوْمِيْ بِرَاْسِهٖ وَ كَانَ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ.

۱۰۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے اور انہیں سالم بن عبداللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر خواہ رخ کسی طرف ہوتا، نفل نماز سر کے اشاروں سے پڑھتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

باب ۷۰۶ اَلْجَمْعُ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ

۷۰۶۔ سفر میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ۔

❶ بخاری کے بعض نسخوں میں پہلے اور بعد دونوں سنتوں کا ذکر ہے لیکن زیادہ صحیح وہی نسخہ ہے جس کا ترجمہ یہاں کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفر میں نوافل وسنن کی جو نفی احادیث میں مذکور ہے اس سے مراد صرف وہی سنتیں ہیں جو فرائض کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ تہجد وغیرہ۔ وہ نمازیں جو فرائض کے اوقات کے علاوہ پڑھی جاتی ہیں یا وہ سنتیں جو فرض سے پہلے مسنون ہیں ان کی نفی حدیث میں نہیں۔

(۱۰۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَآءِ اِذَا جَدَّبِهِ السَّيْرُ وَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَآءِ وَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَآءِ فِي السَّفَرِ وَ تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَفْصٍ عَنْ اَنَسٍ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۳۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا انہوں نے سالم سے اور انہوں نے اپنے والد سے کہ نبی کریم ﷺ کو اگر سفر میں جلدی مقصود ہوتی تو مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ ان سے حسین معلم نے ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اسی طرح مغرب اور عشاء کی بھی ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اور ابن طہمان ہی نے بیان کیا کہ ان سے حسین نے ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے حفص بن عبیداللہ بن انس نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سفر میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اس روایت کی مطابعت علی بن مبارک اور حرب نے یحییٰ کے واسطہ سے کی ہے یحییٰ حفص سے اور حفص انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے (مغرب و عشاء) ایک ساتھ پڑھی تھیں۔ ❶

بَابٌ ۷۰۷ هَلْ يُؤَذِّنُ اَوْ يُقِيْمُ اِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ

۷۰۷۔ جب مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی جائے تو کیا ان کے لئے اذان اور اقامت بھی کہی جائے گی؟ ❷

(۱۰۳۹) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الْعِشَآءِ قَالَ سَالِمٌ وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُهُ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَ يُقِيْمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيْمَ الْعِشَآءَ فَيُصَلِّيْهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَلَا بَعْدَ الْعِشَآءِ بِسَجْدَةٍ

۱۰۳۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سالم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ میں خود شاہد ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی سفر طے کرنا ہوتا تو مغرب کی نماز مؤخر کر دیتے تھے اور پھر اسے عشاء کے ساتھ پڑھتے تھے سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اگر مسافت سفر سرعت کے ساتھ طے کرنی چاہتے تو اسی طرح کرتے تھے مغرب کی اقامت پہلے کہی جاتی اور آپ تین رکعت مغرب کی نماز پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر معمولی سے توقف کے بعد عشاء کی اقامت کہی جاتی اور آپ اس کی دو رکعتیں پڑھ

حَتّٰی یَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ.

کر سلام پھیر دیتے تھے دونوں نمازوں کے درمیان ایک رکعت بھی سنت وغیرہ نہ پڑھتے اور اسی طرح عشاء کے بعد بھی نماز نہیں پڑھتے تھے البتہ درمیان شب میں (نماز کے لئے) اٹھتے تھے۔

(۱۰۴۰) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ حَفْصُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ هَاتَیْنِ الصَّلاَ تَیْنِ فِی السَّفَرِ یَعْنِی الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ

۱۰۴۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی ان سے حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حفص بن عبید اللہ بن انس نے حدیث بیان کی کہ انس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ان دو نمازوں یعنی مغرب و عشاء کو سفر میں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔

باب ۷۰۸. یُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلَی الْعَصْرِ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِیْغَ الشَّمْسُ فِیْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۷۰۸۔ سورج ڈھلنے سے پہلے اگر سفر شروع کرے تو ظہر عصر کے وقت پڑھنی چاہئے۔ اس باب میں ابن عباس کی نبی ﷺ سے روایت ہے۔

(۱۰۴۱) حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِیْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰی وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَجْمَعُ بَیْنَهُمَا وَاِذَا زَاغَتْ صَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ رَکِبَ.

۱۰۴۱۔ ہم سے حسان واسطی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مفضل بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کی نماز عصر تک نہ پڑھتے۔ پھر ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھتے تھے، اور اگر سورج ڈھل چکا ہوتا تو پہلے ظہر پڑھ لیتے پھر سفر شروع کرتے۔

باب ۷۰۹. اِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَازَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ رَکِبَ.

۷۰۹۔ سفر اگر سورج ڈھلنے کے بعد شروع کرنا ہو تو پہلے ظہر پڑھ لینی چاہئے۔

(۱۰۴۲) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِیْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰی وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَیْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَحِلَ صَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ رَکِبَ.

۱۰۴۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے مفضل بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے سے پہلے اگر سفر شروع کرتے تو ظہر عصر کے قریب تک نہ پڑھتے۔ پھر کہیں (راستے میں) ٹھہرتے اور ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھتے۔ لیکن اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو پہلے ظہر پڑھتے پھر سفر شروع کرتے۔

باب ۷۱۰. صَلٰوةُ الْقَاعِدِ.

۷۱۰۔ بیٹھ کر نماز پڑھنا۔

(۱۰۴۳) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

۱۰۴۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ

عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَآءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا.

عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بیمار تھے اس لئے آپ نے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی صحابہ (آئے اور انہوں) نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء کی لیکن آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اس لئے جب وہ رکوع کرے تو تمہیں بھی رکوع کرنا چاہئے اور جب وہ سر اٹھائے تو تمہیں بھی اٹھانا چاہیے۔

(۱۰۴۴) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَخُدِشَ اَوْفَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُوْدًا وَّقَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.

۱۰۴۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عینیہ نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر پڑے تھے اور اس کی وجہ سے آپ کو چوٹ آ گئی تھی یا۔ آپ کے دائیں پہلو پر زخم آئے تھے۔ ہم عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت تھا اس لئے آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ آپ نے اسی موقع پر فرمایا تھا کہ امام اس لئے ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے اس لئے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔ جب رکوع کرے تو تم بھی کرو، سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم بھی ربنالک الحمد کہو۔

(۱۰۴۵) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّكَانَ مَبْسُوْرًا قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ.

۱۰۴۵۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی کہا ہمیں روح بن عبادہ نے خبر دی انہیں حسین نے خبر دی۔ انہیں عبداللہ بن بریدہ نے انہیں عمران بن حسین رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔ ح ہمیں اسحاق نے خبر دی کہا کہ ہمیں عبدالصمد نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہا کہ ہم سے حسین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن بریدہ نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ بواسیر کے مریض تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی آدمی کے بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ افضل یہی ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے کیونکہ بیٹھ کر پڑھنے والے کو۔ کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے اور لیٹے لیٹے پڑھنے والے کو بیٹھ کر پڑھنے والے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے۔ ❶

---

❶ اس حدیث میں ایک اصول بتایا گیا ہے۔ کہ کھڑے ہو کر، بیٹھ کر اور لیٹ کر نمازوں میں کیا تفاوت ہے۔ رہی صورت مسئلہ کہ لیٹ کر نماز جائز بھی ہے یا نہیں۔ اس سے کوئی بحث نہیں کی گئی۔ اس لئے اس حدیث پر یہ سوال نہیں ہوسکتا کہ جب لیٹ کر نماز جائز ہی نہیں تو حدیث میں اس پر (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب ۱ ۱ ۷. صَلٰوۃُ الْقَاعِدِ بِالْاِ یْمَآءِ

(۱۰۴۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَیْدَ ةَ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ وَّ کَانَ رَجُلاً مَبْسُوْرًا. وَ قَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ مَّرَّةً عَنْ عِمْرَانَ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَ هُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَ مَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَ مَنْ صَلّٰی نَا ئِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ نَائِمًا عِنْدِیْ مُضْطَجِعًا هٰهُنَا.

۱۱۷۔ بیٹھ کر اشاروں سے نماز۔

۱۰۴۶۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حسین معلم نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن بریدہ نے کہ عمران بن حصین نے جنہیں بواسیر کا مرض تھا (اور ایک مرتبہ ابو معمر نے عن عمران کے الفاظ کہے تھے) بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے لیکن اگر کوئی بیٹھ کر نماز پڑھتے تو کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے مقابلہ میں اسے آدھا ثواب ملتا ہے اور لیٹ کر پڑھنے والے کو بیٹھ کر پڑھنے والے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے (ابوعبداللہ کے نزدیک حدیث کے الفاظ میں نائم، مضطجع کے معنی میں ہے۔ ❶

باب ۱۲ ۷. اِذَا لَمْ یُطِقْ قَاعِدًا صَلّٰی عَلٰی جَنْبٍ وَّ قَالَ عَطَآءٌ اِنْ لَّمْ یَقْدِرْ اَنْ یَّتَحَوَّلَ اِلَی الْقِبْلَةِ صَلّٰے حَیْثُ کَانَ وَجْهُهٗ.

(۱۰۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ الْحُسَیْنُ الْمُکْتِبُ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَ ةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَتْ بِیْ بَوَا سِیْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ

۷۱۲۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی سکت نہ ہو تو کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھے اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر قبلہ رو ہونے کی بھی سکت نہ ہو تو جس طرف اس کا رخ ہو ادھر ہی نماز پڑھ سکتا ہے۔

۱۰۴۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن طہمان نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے حسین مکتب نے حدیث بیان کی ان سے ابن بریدہ نے ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بواسیر کا مرض تھا اس لئے میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو اگر اس کی سکت

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ثواب کا کیسے ذکر ہو رہا ہے؟ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان احادیث پر جو عنوان لگایا ہے اس کا مقصد اسی اصول کی وضاحت ہے۔ اس کی تفصیلات دوسرے مواقع پر شارع سے خود ثابت ہیں اس لئے عملی حدود میں جواز اور عدم جواز کا فیصلہ انہیں تفصیلات کے پیش نظر ہوگا۔ اس باب کی پہلی دو احادیث پر بحث پہلے گذر چکی ہے کہ آنحضور ﷺ عذر کی وجہ سے مسجد میں نہیں جا سکتے تھے اس لئے آپ نے فرض اپنی قیام گاہ پر ادا کئے۔ صحابہ نماز سے فارغ ہو کر عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور جب آپ کو نماز پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ کے پیچھے انہوں نے بھی اقتداء کی نیت باندھ لی صحابہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اس لئے آپ نے انہیں منع کیا کہ نفل نماز میں امام کی حالت کے اس طرح خلاف مقتدیوں کے لئے ہونا مناسب نہیں ہے۔

(حاشیہ ہذا) ❶ حدیث میں اشاروں سے نماز پڑھنے کا کہیں ذکر نہیں۔ غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی پیش نظر حدیث میں بیان کردہ یہ اصول ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے۔ بظاہر نماز پڑھنے والا صرف کھڑا نہیں ہوا اور نہ بقیہ تمام ارکان وہ کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی طرح ادا کرتا ہے کیا صرف اس ایک عمل کی کوتاہی کی وجہ سے ثواب آدھا ہو جائے گا؟ مصنف یہی بتانا چاہتے ہیں کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے سے صرف قیام ہی نہیں چھوٹتا بلکہ ہر شخص اس بات کو محسوس کر سکتا ہے کہ قیام کے مقابلہ میں بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص رکوع اور سجدہ بھی پوری طرح نہیں کر پاتا۔ مصنف نے اسی عدم کمال ہی کی تعبیر ''ایماء'' سے کی ہے کہ یہ واقعی رکوع اور سجدہ نہیں بلکہ یہ تو صرف اشارے ہیں۔ فقہاء اگرچہ اسے بھی رکوع اور سجدہ ہی سے تعبیر کرتے ہیں لیکن مصنف اصطلاحات میں ان کے تابع نہیں ہیں۔ خود احادیث میں بھی اس طرح کی تعبیرات اختیار کی گئی ہیں۔ ایک شخص تعدیل ارکان کے بغیر نماز پڑھ رہا تھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔

[illegible] قاعدًا فَاِن لَم تَستَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ.

نہ ہوتو بیٹھ کر، اور اگر اس کی بھی نہ ہوتو پہلو کے بل لیٹ کر۔

باب ۷۱۳. اذا صلّٰى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ اَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مابقى و قال الْحَسَنُ اِنْ شَآءَ الْمَرِيْضُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قائمًا وَّ رَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا.

۷۱۳۔ نماز بیٹھ کر شروع کی، لیکن دوران نماز ہی میں صحت یاب ہوگیا یا مرض میں کچھ خفت محسوس کی تو بقیہ نماز (کھڑے ہوکر) پوری کرے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مریض دو ۲ رکعت کھڑے ہوکر اور دو ۲ رکعت بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

(۱۰۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مالكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى اَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَاءَ نَحْوًا مِنْ ثَلاَثِيْنَ اٰيَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً ثُمَّ رَكَعَ.

۱۰۴۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور انہیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔ البتہ جب آپ ضعیف ہوگئے تو قرأت قرآن نماز میں بیٹھ کر کرتے تھے پھر جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہوجاتے اور پھر تقریباً تیس چالیس آیتیں پڑھ کر رکوع کرتے۔

(۱۰۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَ اَبِى النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِىَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ نَحْوٌ مِنْ ثَلاَثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَسْجُدُ يَفْعَلُ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاِذَا قَضٰى صَلٰوتَهٗ نَظَرَ فَاِنْ كُنْتُ يَقْظٰى تَحَدَّثَ مَعِىَ وَ اِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ.

۱۰۴۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عبداللہ بن یزید اور عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ ابوالنضر کے واسطے سے خبر دی انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے انہیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہتے تو قرأت بیٹھ کر کرتے پھر تقریباً تیس چالیس آیتیں پڑھنی باقی رہ جاتیں تو انہیں کھڑے ہوکر پڑھتے اس کے بعد رکوع اور سجدہ کرتے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ نماز سے فارغ ہونے پر دیکھتے کہ میں جاگ رہی ہوں تو مجھ سے باتیں کرتے لیکن اگر میں سوتی ہوئی ہوں تو آپ بھی لیٹ جاتے تھے۔ ❶

❶ [illegible] وسجود کرنے میں مجملہ بہت سے دوسرے مقاصد کے ایک یہ بھی رہا ہوگا کہ بیٹھ کر رکوع وسجدہ کھڑے ہونے کے مقابلہ میں پوری طرح ادا [illegible] سے پہلے باب میں اسی وجہ سے بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کی تعبیر ''ایماء'' سے کی ہے ہم نے وہاں ایک نوٹ بھی لکھا ہے اس [illegible] آنحضور ﷺ رات کی نماز کے بعد یا مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے فجر کی سنتیں بھی آپ اسی وقت [illegible] فجر کی سنتوں کے بعد گفتگو مکروہ ہے بعض سلف کا بھی یہ مسلک رہا ہے۔ لیکن آنحضور ﷺ سے سنت فجر کے [illegible] فرق ہے اسی طرح اس حدیث میں سنت فجر کے بعد لیٹنے کا ذکر ہے احناف کی طرف [illegible] بعد یعنی بدعت ہے۔ اس میں بدعت کا کوئی سوال ہی نہیں یہ تو حضور ﷺ کی عادت تھی۔ عبادات سے [illegible] بعد یعنی پسندیدہ نہیں خیال کیا جا سکتا۔ اس حیثیت سے کہ یہ حضور اکرم ﷺ کی ایک عادت تھی اس میں [illegible]

باب ۷۱۴. التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ.

(۱۰۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ لَکَ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَّقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَ بِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَيْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَااَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْلَااِلٰهَ غَيْرُکَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ عَبْدُالْکَرِيْمِ وَاَبُوْ اُمَيَّةَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ مِنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۱۴۔ رات میں تہجد پڑھنا اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔ اور رات میں آپ تہجد پڑھا کیجئے۔ یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی بخشش ہے۔

۱۰۵۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سلیمان بن ابی مسلم نے حدیث بیان کی ان سے طاؤس نے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ جب رات میں تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔ "اے اللہ ہر طرح کی حمد تیرے ہی لئے ہے تو آسمان اور زمین اور ان میں رہنے والی تمام مخلوق کا قیم ہے۔ اور حمد تمام کی تمام تیرے ہی لئے ہے آسمان و زمین اور ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف تیری ہی ہے اور حمد تیرے ہی لئے ہے تو آسمان اور زمین کا نور ہے اور حمد تیرے ہی لئے ہے تو حق ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے۔ تیری ملاقات حق ہے تیرا فرمان حق ہے جنت حق ہے دوزخ حق ہے۔ انبیاء حق ہیں۔ محمد ﷺ حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ میں تیرا ہی مطیع ہوں اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں تجھی پر توکل ہے تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ تیرے ہی [illegible] دلائل کے ذریعہ بحث کرتا ہوں اور تجھی کو حکم [illegible] بناتا ہوں۔ [illegible] مجھ سے پہلے ہوئیں اور جو بعد میں ہوں گی ان سب کی مغفرت [illegible] خواہ وہ اعلانیہ ہوئی ہوں یا خفیہ آگے کرنے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہی ہے۔ معبود صرف تو ہی ہے یا (یہ کہا کہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں ❶ ابوسفیان نے بیان کیا کہ عبدالکریم ابوامیہ نے اس دعا میں یہ [illegible] ہے "لاحول ولاقوة الا بالله" سفیان نے بیان کیا کہ سلیمان بن [illegible] مسلم نے طاؤس سے یہ حدیث سنی تھی۔ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

باب ۷۱۵. فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ.

(۱۰۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَّحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۱۵۔ رات کی نماز کی فضیلت۔

۱۰۵۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معمر نے حدیث بیان کی۔ [illegible] سے محمود نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرزاق [illegible] کی کہا کہ ہمیں معمر نے زہری [illegible] [illegible] خواب دیکھتے تو آپ [illegible]

❶ غالباً آپ یہ دعا بیدار ہونے کے بعد وضوء سے پہلے کیا کرتے تھے۔ (فیض الباری ص ۲۰۹ ج ۲)

فتمنّيتُ اَنْ اَرى رُؤْيا فاقصّها علَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَسَلَّمَ وَ كُنْتُ غُلاَمًا شَابًّا وَّ كُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلىٰ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِي فَذهَبَا بِيْ اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَاِذَا فِيْهَا اُنَاسٌ قَدْعَرَ فْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ اَعُوْذُ باللّٰهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ اٰخَرُ فقَالَ لِيْ لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلىٰ حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حفْصَةُ علىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فكَان بعْدُلَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلاً.

خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھتا اور آپ سے بیان کرتا۔ میں ابھی نوجوان تھا اور آپ کے زمانہ میں مسجد میں سوتا تھا۔ چنانچہ میں نے خواب دیکھا کہ دو۲ فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے میں نے دیکھا کہ دوزخ کنویں کے منہ کی طرح بنی ہوئی تھی۔ اس کے دو جانب تھے۔ دوزخ میں بہت سے ایسے لوگ تھے جنہیں میں پہچانتا تھا۔ میں کہنے لگا دوزخ سے خدا کی پناہ! آپ نے بیان کیا کہ پھر ہمارے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ ڈرو نہ۔ یہ خواب میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو۔ تعبیر میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ بہت خوب لڑکا ہے۔ کاش رات میں نماز پڑھا کرتا اس کے بعد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات میں بہت کم سوتے تھے۔

باب ۷۱۶. طُوْلِ السُّجُوْدِ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ.

۷۱۶۔ رات کی نمازوں میں طویل سجدہ کرنا۔

(١٠٥٢) حدّثنا اَبُو الْيَمَان قَالَ اَخْبرَنَا شُعَيْبٌ عَن الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبرَنِي عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْها اَخْبرتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدى عشْرَةَ رَكعةً كَانَتْ تِلْكَ صلَاتَه يسْجُدُ السَّجدة منْ ذٰلِكَ قدْر ما يقْرَأُ اَحدُ كُم خمْسِيْن اٰيةً قَبْل اَنْ يرْفع رأسه ويَرْكَعُ رَكْعتَيْنِ قبْل صلاة الْفجْر ثُمَّ يَضْطَجِعُ علٰى شقِّهِ الْاَيْمن حتّى يأتِيَهُ الْمُنادِيْ للصَّلٰوةِ.

۱۰۵۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ (رات میں) گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ کی یہی نماز تھی! لیکن اس کے سجدے اتنے طویل ہوا کرتے تھے کہ اتنی دیر میں پچاس آیتیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ فجر کی نماز سے پہلے آپ دو رکعت پڑھتے تھے اس کے بعد دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ آخر مؤذن آپ کو آ کر نماز کی اطلاع دیتا تھا۔

باب ۷۱۷. ترْكِ الْقِيامِ للمرِيْض

۷۱۷۔ مریض کا کھڑا نہ ہونا۔

(١٠٥٣) حدّثنا اَبُوْنُعيْمٍ قَالَ حدّثنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سمعْتُ جُنْدُبًا يَقُوْلُ اِشْتَكَى النَّبِيُّ صلّى اللّٰهُ عليْهِ و سلَّم فلَمْ يقُمْ لَيْلَةً اَوْ لَيْلَتَيْن.

۱۰۵۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوسفیان نے اسود کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو ایک یا دو رات تک (نماز کے لئے) کھڑے نہیں ہوئے۔

(١٠٥٤) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ كثِيْرٍ قَالَ اَخْبرنا سُفْيانُ عنِ الْاسْودِ بْنِ قيْسٍ عنْ جُنْدُبِ بْنِ عبْدِاللّٰه رضِي اللّٰهُ عنْهُ قَالَ اِحْتُبِسَ جِبْرِيْلُ عليْهِ السّلامُ على النّبِيِّ صلّى اللّٰهُ عليْهِ وسلَّم فقَالَتْ

۱۰۵۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سفیان نے اسود بن قیس کے واسطہ سے خبر دی ان سے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام (ایک مرتبہ کچھ دنوں تک) نبی کریم ﷺ کے یہاں (وحی لے کر) نہیں آئے تو قریش کی ایک عورت نے کہا کہ

امْرَاَ ةٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَبْطَاءَ عَلَيْهِ شَيْطَانُه' فَنَزَلَتْ وَالضُّحىٰ وَاللَّيْلِ اِذَا سَجىٰ مَاوَ دَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی.

اس کا شیطان کچھ سست پڑ گیا ہے۔ اس پر یہ آیت اتری (ترجمہ) چاشت کے وقت کی اور اندھیری رات کی قسم! تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا ہے اور نہ تم سے ناراض ہے۔ ❶

باب۷۱۸. تَحْرِيْصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ وَطَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاطِمَةَ وَ عَلِيًّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْلَةً لِلصَّلٰوةِ.

۷۱۸۔ نبی کریم ﷺ رات کی نماز اور نوافل کی رغبت دلاتے ہیں، ضروری نہیں قرار دیتے نبی کریم ﷺ فاطمہ اور علی علیہما السلام کے یہاں رات کی نماز کے لئے جگانے آئے تھے۔

(۱۰۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلْمَةَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَارُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ.

۱۰۵۵۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں ہند بنت حارث نے اور انہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ! آج رات کیا کیا فتنے اترے ہیں اور ساتھ ہی کیسے خزانے نازل ہوئے ہیں۔ ان حجرے والیوں (ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن) کو کوئی جگانے والا ہے۔ افسوس کہ دنیا میں بہت سے کپڑے پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

(۱۰۵۶) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَه' اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَه' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه' وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ اَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفُسُنَا بِيَدِاللّٰهِ فَاِذَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِيْنَ قُلْنَا ذٰلِکَ لَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُه' وَ هُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَه' وَ هُوَ يَقُوْلُ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا.

۱۰۵۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے علی بن حسین نے خبر دی اور انہیں حسین بن علی نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھو گے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہماری روحیں خدا کے قبضہ میں ہیں جب وہ چاہتا ہے کہ وہ ہمیں اٹھا دے تو ہم اٹھ جاتے ہیں۔ ہماری اس عرض پر آپ واپس تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن واپس جاتے میں نے سنا کہ آپ ﷺ ران پر ہاتھ مار کر کہہ رہے تھے کہ انسان بڑا حجت باز ہے۔ ❷

(۱۰۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا

---

❶ قریش کی سوال کرنے والی عورت ابولہب کی بیوی تھی اس کی بدتہذیبانہ گفتگو سے صاف یہ بات ظاہر ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ قریش کی ایک خاتون نے جب وحی کا سلسلہ عارضی طور پر بند ہوا تو پوچھا کہ آپ کے صاحب کچھ دنوں سے کیوں نہیں آتے؟ یہ سوال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔ گفتگو کے شریفانہ لب ولہجہ سے یہ بات واضح ہے۔ دوسری روایتوں میں نام بھی موجود ہیں۔ حضور اکرم ﷺ ان دنوں بہت پریشان اور فکرمند تھے اس لئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے تسلی اور ہمدردی کے طور پر یہ کہا تھا۔ لیکن ابولہب کی بیوی نے بطور شماتت یہ سوال کیا تھا۔ ❷ یعنی آپ نے حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کو رات کی نماز کی طرف رغبت دلائی لیکن حضرت علی کا عذر سن کر آپ چپ ہو گئے۔ اگر یہ نماز ضروری ہوتی تو حضرت علی کا عذر قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ لیکن نماز نفل تھی اس لئے آپ نے بھی کچھ نہیں فرمایا۔ البتہ جاتے ہوئے تاسف کا اظہار ضرور کر دیا۔ غالباً آپ کو حضرت علی کی حاضر جوابی پر بھی تعجب [illegible]

مالک عن ابن شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عنها قالت اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم ليدع العَمَلَ وَ هُوَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْمَلَ بِهٖ خَشْيَةَ ان يعمل به الناس فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَ مَا سَبَّحَ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قط واني لأ سبحها .

۱۰۵۷۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بعض اعمال باوجود ان کے کرنے کی خواہش کے اس خیال سے ترک کر دیتے تھے کہ دوسرے صحابہ بھی اس پر (آپ کو دیکھ کر) عمل شروع کر دیتے اور اس طرح اس کے فرض ہوجانے کا امکان ہوجاتا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھی لیکن میں پڑھتی ہوں۔

(۱۰۵۸) حدثنا عبدُاللّٰهِ بن يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عن ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عائشة ام المؤمنين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي المسجد فصلّى بصلاتِه ناسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فكثر الناس، ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ او الرابعة فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْرَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ يمنعني مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تفرض عليكم وَ ذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ .

۱۰۵۸۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عروہ بن زبیر نے انہیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی۔ صحابہ نے بھی آپ کی اقتداء میں یہ نماز پڑھی۔ پھر دوسری رات بھی آپ نے یہ نماز پڑھی تو نمازیوں کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ تیسری یا چوتھی رات تو پورا اجتماع ہی ہوگیا تھا لیکن نبی کریم ﷺ اس رات نماز پڑھانے تشریف نہیں لائے۔ صبح کے وقت آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جتنی بڑی تعداد میں جمع ہوگئے تھے، میں نے اسے دیکھا۔ لیکن مجھے باہر آنے سے صرف یہ خیال مانع رہا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہوجائے یہ رمضان کا واقعہ تھا۔ ❶

باب ۷۱۹. قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ترم قدماه و قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتّٰى تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ وَالْفُطُوْرُ الشُّقُوْقُ انْفَطَرَتْ انْشَقَّتْ .

۷۱۹۔ نبی کریم ﷺ اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ پاؤں ❷ سوج جاتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے تھے فطور پھٹن کو کہتے ہیں اور انفطرت کے معنی پھٹ جانے کے ہیں۔

(۱۰۵۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنْ كان النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ اَوْ لَيُصَلِّيْ

۱۰۵۹۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہ میں نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم ﷺ اتنی دیر تک کھڑے نماز پڑھتے رہتے کہ آپ کے قدم یا (یہ کہا کہ) پنڈلیوں پر ورم آجاتا تھا۔ جب آپ سے اس کے

---

❶ دین کا یہ اصول معلوم ہوتا ہے کہ جب نزول وحی کے زمانہ میں لوگ کسی نفل عبادت پر عمل کا فرائض کی طرح التزام شروع کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اسے فرض کر دیتا ہے اس کی متعدد وجوہ ہوتی ہیں اس لئے بھی وہ عمل فرض ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہوتا ہے۔ مثلاً تراویح جس کے متعلق اس حدیث میں آنحضور ﷺ کا طرز عمل نقل ہوا ہے کہ جب صحابہ نے اس کا التزام شروع کر دیا تو آپ نے اسے اس خیال سے ترک کر دیا کہ کہیں فرض نہ ہوجائے۔ بعض اوقات مباح ... فرض ہوجاتے ہیں کہ مخاطب امت اس سے متعلق نامعقول رویہ اختیار کرلیتی ہے۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ بطور عتاب عمل کو فرض قرار دیتے ہیں۔ ... کے ساتھ گائے کے معاملہ میں یہی صورت پیش آئی تھی یہ تمام امور زمانہ نزول وحی کے ساتھ خاص ہیں۔ غالباً دین کے اسی اصول سے پیش نظر احناف کا مسلک ہے کہ نفل نماز شروع کرنے کے بعد فرض ہوجاتی ہے کہ بندہ نے اس عمل کو شروع کر کے خود ہی اس کا اپنے کو مکلف بنالیا ہے۔ ❷ یہ اس دور میں آپ کا معمول تھا جب سورۂ مزمل کے شروع کی آیتیں نازل ہوئی تھیں۔ ان میں رات کے اکثر حصوں میں عبادت کا آپ کو حکم ہوا تھا۔

حَتّٰی تَرِمَ قَدَمَاهُ اَوْ سَاقَاهُ فَیُقَالُ لَهٗ فَیَقُوْلُ اَفَلاَ اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا.

متعلق عرض کیا جاتا تو فرماتے۔ "کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔"

باب ۷۲۰. مَنْ نَّامَ عِنْدَ السَّحَرِ.

۷۲۰۔ جو شخص سحر کے وقت سو گیا۔ ❶

(۱۰۶۰) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَی اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ صِیَامُ دَاوٗدَ وَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَ یَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَیَنَامُ سُدُسَهٗ وَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَ یُفْطِرُ یَوْمًا.

۱۰۶۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی۔ عمرو بن اوس نے انہیں خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز میں داؤد علیہ السلام کی نماز کا طریقہ ہے اور روزہ میں بھی داؤد علیہ السلام ہی کے روزہ کا۔ آپ آدھی رات تک سوتے تھے اس کے بعد تہائی رات نماز پڑھنے میں گذارتے تھے۔ پھر باقی ماندہ رات کے چھٹے حصے میں بھی سوتے تھے۔ اسی طرح آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

(۱۰۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَشْعَثَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبَّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّآئِمُ قُلْتُ مَتٰی کَانَ یَقُوْمُ قَالَتْ یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

۱۰۶۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے شعبہ کے واسطہ سے خبر دی انہیں اشعث نے۔ اشعث نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور میرے والد نے مسروق سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کو کون سا عمل پسندیدہ تھا۔ آپ نے جواب دیا کہ جس پر مداومت اختیار کی جائے (خواہ وہ کوئی بھی نیک کام ہو) میں نے دریافت کیا کہ آپ (رات میں نماز کے لئے) کب کھڑے ہوتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سنتے۔ ❷

(۱۰۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰی.

۱۰۶۲۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابو الاحوص نے خبر دی ان سے اشعث نے بیان کیا کہ مرغ کی آواز سنتے ہی کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

(۱۰۶۳) حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَکَرَ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِیْ اِلَّا نَائِمًا تَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ.

۱۰۶۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی کہا کہ میرے والد نے ابو سلمہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ انہوں نے اپنے یہاں سحر کے وقت رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ لیٹے ہوئے پایا (یعنی تہجد کے بعد فجر کی نماز سے پہلے تھوڑی دیر کے لئے لیٹا کرتے تھے۔)

باب ۷۲۱. مَنْ تَسَحَّرَ فَلَمْ یَنَمْ حَتّٰی صَلَّی الصُّبْحَ.

❶ سحر رات کے آخری چھٹے حصے کو کہتے ہیں۔ ❷ عراقی نے اپنی کتاب [illegible] میں [illegible] ❸ [illegible]
[illegible] مقصد یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس سے پہلے جو احادیث بیان ہوئی ہیں [illegible]

(۱۰۶۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا رُوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسَحَّرَ فَلَمَّا فَرَغَامِنْ سَحُوْرِ هِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِاَ نَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَا غِهِمَا مِنْ سَحُوْرِ هِمَا وَ دُخُوْ لِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَقَدْ رِمَا يَقْرَ أُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً .

۷۲۱۔ جو سحری کھانے کے بعد سویا نہیں بلکہ صبح کی نماز پڑھی۔ ❸

۱۰۶۴۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے روح نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری کھائی سحری سے فارغ ہو کر آپ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سحری سے فراغت اور نماز شروع کرنے کے درمیان کتنا وقفہ رہا ہوگا؟ آپ نے جواب دیا کہ اتنی دیر میں ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ سکتا ہے۔

باب ۷۲۲. طُوْلِ الْقِيَامِ فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ.

۷۲۲۔ رات کی نماز میں طول قیام۔

(۱۰۶۵) حَدَّثَنَاسُلَيْمَانُ بْنَ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَ عْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَ مْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَ مَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۱۰۶۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ رات میں نماز پڑھی۔ آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ میرے دل میں ایک غلط خیال پیدا ہو گیا تھا ہم نے دریافت کیا کہ وہ خیال کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے سوچا کہ بیٹھ جاؤں اور نبی کریم ﷺ کا ساتھ چھوڑ دوں۔

(۱۰۶۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَ ائِلٍ عَنْ حُذَ يْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

۱۰۶۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے حصین نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ جب رات میں تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو پہلے مسواک کر لیتے تھے۔ ❶

باب ۷۲۳ .كَيْفَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ.

۷۲۳۔ نبی کریم ﷺ کی نماز کی کیا کیفیت تھی اور رات میں آپ کتنی دیر تک نماز پڑھتے رہتے تھے۔

(۱۰۶۷) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

۱۰۶۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اور پھر مؤذن صبح کی نماز کی اطلاع دینے آتا تھا لیکن یہ بھی آپ سے ثابت ہے کہ آپ اس وقت لیٹتے نہیں تھے بلکہ صبح کی نماز پڑھتے تھے۔ آپ کا یہ معمول رمضان کے مہینہ میں تھا کہ سحری کے بعد تھوڑا سا توقف فرماتے پھر فجر کی نماز اندھیرے میں ہی شروع کر دیتے تھے۔

(حاشیہ ہذ) ❶ مسواک سے نیند ختم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہاں یہ حدیث اسی لئے لائے ہیں کہ آنحضور ﷺ مسواک کر کے بہت دیر تک نماز پڑھنے کے لئے پوری طرح مستعد ہو جاتے تھے۔

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَجُلاً قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ صَلٰوةُ اللَّیْلِ قَالَ مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک شخص نے دریافت کیا یارسول اللہ! رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ آپ نے فرمایا دو۲ دو۲ رکعت اور جب طلوع صبح کا وقت قریب ہوجائے تو ایک رکعت کے ذریعہ اپنی نماز کو طاق بنالو۔

(۱۰۶۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْحَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ صَلٰوةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَکْعَةً یَعْنِیْ بِاللَّیْلِ.

۱۰۶۸۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے کہا کہ مجھ سے ابوحمزہ نے حدیث بیان کی اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی آپ کی مراد رات کی نماز سے تھی۔

(۱۰۶۹) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَّ تِسْعٌ وَّ اِحْدٰی عَشْرَةَ سِوٰی رَکْعَتَی الْفَجْرِ.

۱۰۶۹۔ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں اسرائیل نے خبر دی انہیں ابوحصین نے انہیں یحیٰی بن وثاب نے انہیں مسروق نے آپ نے فرمایا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آپ سات، نو اور گیارہ تک رکعتیں پڑھتے تھے فجر کی سنت اس کے سوا ہوتی۔

(۱۰۷۰) حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَکْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَکْعَتَا الْفَجْرِ.

۱۰۷۰۔ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں حنظلہ نے خبر دی انہیں قاسم بن محمد اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ وتر اور فجر کی دو سنت رکعتیں اسی میں ہوتیں۔ ❶

باب۷۲۴. قِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ وَنَوْمِهٖ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِیَامِ اللَّیْلِ وَ قَوْلِهٖ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیْلَ اِلاَّ قَلِیْلاً نِّصْفَهٗ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلاً اَوْزِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلاً اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً

۷۲۴۔رات میں نبی کریم ﷺ کی عبادت اور استراحت سے متعلق اور رات کی عبادت کے اس حصے سے متعلق جو منسوخ ہوگیا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ (ترجمہ) اے کپڑے میں لپٹنے والے! کھڑا رہ رات کو مگر کسی رات، آدھی رات یا اس میں سے کم کردے تھوڑا سا یا اس سے زیادہ کر اس پر اور کھول کھول کر پڑھ قرآن کو صاف ہم ڈالنے والے ہیں تجھ پر

❶ یہ حدیث مختلف روایتوں سے آتی ہے قابل غور بات اس حدیث میں یہ ہے کہ پوچھنے والے نے یہ نہیں پوچھا کہ رات کی نماز کتنی رکعت پڑھنی چاہئے۔ نہ سائل نے وتر کا کوئی ذکر کیا۔ بلکہ سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے وتر اور طریقہ نماز کا پہلے سے علم ہے وہ صرف ترتیب کے متعلق سوال کرتا ہے کہ وتر کب پڑھی جائے تہجد سے پہلے یا بعد میں آپ نے اس کا جواب دیا کہ وتر بعد میں ہوگی یہ حدیث مسلم میں جس تفصیل سے موجود ہے اس سے یہ بات بخوبی واضح ہوجاتی ہے اس لئے اس حدیث سے وتر کا ایک رکعت ہونا ثابت نہیں ہوسکتا بلکہ رکعات وتر کی تعیین اس حدیث میں واضح طور پر بیان ہی نہیں ہوئی ہے۔ اس کا واضح بیان دوسری احادیث میں ہے۔ رات کی نماز میں آپ کی عام عادت بشمول وتر گیارہ یا تیرہ رکعتیں پڑھنے کی تھی۔

وَّاَقْوَمُ قِيْلاً اِنَّ لَکَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلاً وَقَوْلُهٗ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُ وْا مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى وَآخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ آخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُ وْا مَاتَيَسَّرَ مِنْهُ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَاللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَشَأَ قَامَ بِالْحَبَشِيَّةِ وِطَاءً قَالَ مُوَاطَاةُ الْقُرْآنِ اَشَدُّمُوَافَقَةً لِسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَ قَلْبِهٖ لِيُوَاطِؤُا لِيُوَافِقُوْا.

ایک بات وزندار البتہ اٹھنا رات کو سخت روندتا ہے اور سیدھی نکلتی ہے بات، البتہ تجھ کو دن میں شغل رہنا ہے لمبا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اس نے جانا کہ تم اس کو پورا نہ کر سکو گے سو تم پر معافی بھیج دی اب پڑھو جتنا تم کو آسان ہو قرآن سے جانا کہ کتنے ہوں گے تم میں بیمار اور کتنے اور لوگ پھریں گے ملک میں ڈھونڈھتے اللہ کے فضل کو اور کتنے لوگ لڑتے ہوں گے اللہ کی راہ میں سو پڑھ لیا کرو جتنا آسان ہو اس میں سے اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور قرض دو اللہ کو اچھی طرح پر قرض دینا اور جو کچھ آگے بھیجو گے اپنے واسطے کوئی نیکی اس کو پاؤ گے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب میں زیادہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ (آیت میں ناشئہ سے) نشاء معنی میں قام حبشی زبان میں ہے اور وطاء کے متعلق فرمایا کہ مواطاۃ القرآن کا مفہوم ہے انتہائی شدت کے ساتھ کان، آنکھ اور دل قرآن سے موافقت رکھتے ہوں لیواطؤا لیوافقوا کے معنی میں ہے۔

(۱۰۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ وَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَ كَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ وَاَبُوْخَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ.

۱۰۷۱۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمید نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینہ میں روزہ نہ رکھتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ اس مہینہ میں روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ اور کسی مہینہ روزہ رکھنا شروع کرتے تو خیال ہوتا کہ اب اس مہینہ کا ایک دن بھی بغیر روزہ کے نہیں جائے گا تم آنحضور ﷺ کو رات کے کسی بھی حصے میں نماز پڑھتے دیکھ سکتے تھے اسی طرح کسی بھی حصے میں سوتے دیکھ سکتے تھے۔ ❶ اس روایت کی متابعت سلیمان اور ابو خالد احمر نے حمید کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۷۲۵. عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلٰى قَافِيَةِ الرَّاْسِ اِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ.

۷۲۵۔ اگر کوئی رات کی نماز نہ پڑھے تو شیطان سر کے پیچھے گرہ لگا دیتا ہے۔ ❷

(۱۰۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۰۷۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں ابو الزناد نے انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان آدمی کے سر کے پیچھے

❶ آنحضور ﷺ کا عام نفل نماز اور روزے کے متعلق کوئی خاص ایسا معمول نہیں تھا جس پر آپ نے مداومت اختیار کی ہو۔ نماز آپ رات کے جس حصے میں چاہتے پڑھ لیتے تھے اسی طرح روزے کسی مہینے میں رکھنے پر آتے تو خوب رکھتے ورنہ بعض مہینوں میں چھوڑ بھی دیتے تھے مقدار بھی متعین نہیں تھی اس لئے صحابہ جب آپ کی نماز اور روزے بیان کرتے ہیں تو تعبیرات ایسی ہی اختیار کرتے ہیں جیسی اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اختیار کی۔ یہ ملحوظ رہے کہ تہجد وغیرہ نمازوں کا ذکر یہاں نہیں ہو رہا ہے۔ بلکہ نماز روزے کے عام نوافل کا ذکر ہے۔ ❷ اس گرہ کا تعلق عام مثال سے ہے۔ شیطان کی آدمی پر غالب آجانے کی طرف اشارہ ہے۔

وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَّضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ.

سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ پر اس کے احساس کو اور خوابیدہ کرتے ہوئے ذہن میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ رات بہت طویل ہے اس لئے ابھی سوتے جاؤ۔ لیکن اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کی یاد کرنے لگے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری کھل جاتی ہے نماز پڑھنے لگتا ہے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے۔ اس طرح صبح کے وقت چاق و چوبند پاکیزہ خاطر اٹھتا ہے ورنہ سست اور بد باطن رہتا ہے۔

(۱۰۷۳) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ اَمَّا الَّذِيْ يُثْلَغُ رَاْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهٗ يَاْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفُضُهٗ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ.

۱۰۷۳۔ ہم سے مؤمل بن ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عوف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انس سے نبی کریم ﷺ نے خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جس کا سر پتھر سے توڑا جارہا تھا وہ قرآن کا حافظ تھا جو قرآن سے غافل ہو گیا تھا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جایا کرتا تھا۔ (یہ حدیث تفصیل کے ساتھ آئندہ آئے گی۔)"

باب ۷۲۶. اِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ.

۷۲۶۔ جب کوئی شخص نماز پڑھے بغیر سو جاتا ہے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

(۱۰۷۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ.

۱۰۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے منصور نے ابو وائل کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں ایک شخص کا ذکر آیا تو کسی نے اس کے متعلق کہا کہ صبح تک پڑا سوتا رہتا ہے اور رات میں نماز کے لئے بھی نہیں اٹھتا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

باب ۷۲۷. اَلدُّعَاءِ وَ الصَّلٰوةِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَانُوْا قَلِيْلاً مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ اَيْ مَا يَنَامُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ.

۷۲۷۔ آخر شب میں دعاء اور نماز۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ رات میں وہ بہت کم سوتے ہیں اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں۔

(۱۰۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ

۱۰۷۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ اور ابو عبد اللہ اغر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات اس وقت آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ کوئی مجھ سے مانگنے والا

يَّسْاَ لُنِيْ فَاُعْطِيَه‘ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَلَه‘.

ہے کہ میں اسے دوں، کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں۔

باب ۷۲۸. مَنْ نَامَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَاَحْيٰى آخِرَه‘ وَقَالَ سَلْمَانُ لِاَبِيْ الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ.

۷۲۸۔ جو رات کے ابتدائی حصہ میں سو رہا اور آخری حصہ بیدار ہو کر گذارا۔ حضرت سلمان نے ابو درداء (رضی اللہ عنہما) سے فرمایا کہ سوجاؤ اور آخر رات میں عبادت کرو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ سلمان نے سچ کہا ہے۔

(۱۰۷۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَه‘ وَ يَقُوْمُ آخِرَه‘ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى فِرَا شِهٖ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَاِنْ كَانَ بِهٖ حَاجَةٌ اِغْتَسَلَ وَ اِلَّا تَوَضَّاَ وَ خَرَجَ.

۱۰۷۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی اور مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے ان سے اسود نے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کا کیا دستور تھا۔ آپ نے فرمایا کہ شروع میں سو رہتے اور آخر میں بیدار ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ اس کے بعد بستر پر آ جاتے اور جب مؤذن اذان دیتا تو جلدی سے اٹھ بیٹھتے۔ اگر ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے باہر تشریف لے جاتے۔

باب ۷۲۹. قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِيْ رَمَضَانَ وَ غَيْرِهٖ.

۷۲۹۔ نبی کریم ﷺ کا رات میں بیدار رہنا۔ رمضان اور دوسرے مہینوں میں۔

(۱۰۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّه‘ اَخْبَرَه‘ اَنَّه‘ سَاَلَ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَ لَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

۱۰۷۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں سعید بن ابو سعید مقبری نے انہیں ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ کا رمضان میں نماز کا کیا دستور تھا۔ آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ (رات میں) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ خواہ رمضان کا مہینہ ہوتا یا کوئی اور پہلے آپ چار رکعت پڑھتے۔ ان کا حسن وادب اور ان کی طوالت الفاظ بیان نہیں کرسکتے۔ پھر آپ تین رکعت پڑھتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے ہی سوجاتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل بیدار رہتا ہے۔

(۱۰۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَارَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۷۸۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ہشام نے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم

يَقْرَأُ فِي شَيْئٍ مِنْ صَلاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ.

ﷺ کو رات کی کسی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھتے نہیں دیکھا۔ البتہ آخر عمر میں بیٹھ کر قرآن پڑھتے تھے۔ لیکن جب تیس چالیس آیتیں رہ جاتیں تو انہیں کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور پھر رکوع کرتے تھے۔

باب ٧٣٠. فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ فَضْلِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ.

۷۳۰۔ دن رات باوضو رہنے اور وضوء کے بعد نماز کی فضیلت۔

(١٠٧٩) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْأُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلاً أَرْجٰى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ. قَالَ أَبُوْعَبْدِاللّٰهِ دَفَّ نَعْلَيْكَ يَعْنِي تَحْرِيْكَ.

۱۰۷۹۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوحیان نے ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کی نماز کے وقت پوچھا کہ بلال! مجھے اپنا سب سے زیادہ پرتوقع عمل بتاؤ جسے تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہے کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے پاؤں کی چاپ سنی ہے۔ (1) حضرت بلالؓ نے عرض کیا کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ پرتوقع عمل یہ ہے کہ دن یا رات میں جب بھی میں وضو کرتا ہوں تو اس کے بعد جتنی مقدر میں ہو نماز پڑھتا ہوں۔ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ دف نعلیک کا معنی پاؤں کی حرکت۔

باب ٧٣١. مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الْعِبَادَةِ.

۷۳۱۔ عبادت میں شدت اختیار کرنا پسندیدہ نہیں۔

(١٠٨٠) حَدَّثَنَا أَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوْا هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ.

وَقَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مُسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ فُلانَةُ لا تَنَامُ بِاللَّيْلِ فَذُكِرَ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ. مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيْقُوْنَ مِنَ الْأَعْمَالِ

۱۰۸۰۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (مسجد میں) تشریف لائے آپ کی نظر ایک رسی پر پڑی جو دو ستونوں کے درمیان کھنچی ہوئی تھی۔ دریافت کیا کہ یہ رسی کیسی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یہ زینب کی رسی ہے جو وہ (نماز پڑھتے پڑھتے) تھک جاتی ہیں تو اس کو پکڑ لیتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! اسے کھول دو۔ ہر شخص کو دلجمعی اور نشاط کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے اور تھک جانے پر چھوڑ دینی چاہئے اور عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا ان سے مالک نے ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے یہاں بنواسد کی ایک خاتون رہتی تھیں۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو ان کے متعلق پوچھا کہ کون ہیں میں نے کہا کہ فلاں خاتون ہیں رات بھر نہیں سوتیں۔ ان کی نماز کا آپ کے سامنے ذکر کیا گیا لیکن آپ نے فرمایا کہ بس تمہیں صرف

---

(1) حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ روایت میں نماز فجر کے بعد آنحضور ﷺ کے اس بات کو دریافت کرنے کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواب میں حضرت بلال کو اپنے آگے جنت میں اس طرح دیکھا تھا۔ کیونکہ خواب بھی آپ صحابہ سے صبح کی نماز کے بعد ہی بیان کرتے تھے۔

فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا.

اتنا ہی عمل کرنا چاہئے جتنے کی تم میں سکت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) اس وقت تک نہیں اکتاتا۔ جب تک تم خود نہ اکتا جاؤ اور تمہارا نشاط باقی نہ رہے۔ ❶

باب ۷۳۲ .مَا یُکْرَہُ مِنْ تَرْکِ قِیَامِ اللَّیْلِ لِمَنْ کَانَ یَقُوْمُہٗ.

۷۳۲۔ رات میں جس کا معمول عبادت کرنے کا ہے اسے اس معمول کو چھوڑنا نہ چاہئے۔

(۱۰۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَیْنِ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَاللّٰہِ لَاتَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ وَ قَالَ ھِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی الْعِشْرِیْنَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَکَمِ ابْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ مِثْلَہٗ وَتَابَعَہٗ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ.

۱۰۸۱۔ ہم سے عباس بن حسین نے حدیث بیان کی ان سے مبشر نے اوزاعی کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی انہیں اوزاعی نے خبر دی کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ! فلاں کی طرح مت ہو جانا وہ رات میں عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔ ھشام نے کہا کہ ہم سے ابوالعشرین نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن حکم بن ثوبان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ نے اسی طرح حدیث بیان کی اور اس روایت کی متابعت عمرو بن ابوسلمہ نے اوزاعی کے واسطہ سے کی ہے۔

(۱۰۸۲) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰہِ ابْنَ عَمْرٍو رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَقُوْمُ اللَّیْلَ وَتَصُوْمُ النَّھَارَ قُلْتُ اِنِّیْ اَفْعَلُ ذٰلِکَ قَالَ فَاِنَّکَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ ھَجَمَتْ عَیْنُکَ وَنَفِھَتْ نَفْسُکَ وَاِنَّ لِنَفْسِکَ حَقًّا وَّلِاَھْلِکَ حَقًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ.

۱۰۸۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی اور ان سے عمرو نے ان سے ابوالعباس نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور پھر دن میں روزے رکھتے ہو میں نے کہا کہ میں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ لیکن اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں (بیداری کی وجہ سے) کمزور ہو جائیں گی اور تم خود ست پڑ جاؤ گے۔ تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے اور بیوی بچوں کا بھی۔ اس لئے

---

❶ مطلب یہ ہے کہ آدمی کو عبادت اتنی ہی کرنی چاہئے جس میں اس کا نشاط اور دلجمعی باقی رہے عبادت میں تکلف سے کام نہ لینا چاہئے۔ شریعت اس کی تحدید نہیں کرتی کہ کتنی دیر عبادت کی جائے بلکہ صرف مطلوب عبادت میں روح کی بالیدگی اور نشاط ہے اگر کوئی اپنی طاقت سے زیادہ عبادت کرے گا تو اس کے بہت سے نقصانات خود عبادت میں پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ مثلاً آئندہ کے لئے ہمت ہار جائے گا۔ دوسری عبادت چھوٹ جانے کے بھی خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے نماز یا دوسری عبادت میں انسان کو اتنی ہی دیر صرف کرنی چاہے جتنی طاقت ہو اور جس پر ہمیشہ مداومت ہو سکے، اب ہر شخص کی طاقت اور شوق عبادت جدا ہیں۔

روزہ بھی رکھو اور بلا روزے کے بھی رہو۔ عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔

باب ۷۳۳. فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى.

۷۳۳۔ رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے والے کی فضیلت۔

(۱۰۸۳) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِيءٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُنَادَةُ ابْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ حَدَّثَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اَوْدَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّأَ قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ.

۱۰۸۳۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی انہیں ولید نے اوزاعی کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھ سے عمیر بن ہانی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے جنادہ بن ابی امیہ نے حدیث بیان کی ان سے عبادہ بن صامت نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نہ اس کا کوئی شریک۔ ملک اسی کے لئے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ کی ذات پاک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور طاقت وقوت اللہ کے سواء کسی کو حاصل نہیں۔'' پھر یہ پڑھے (ترجمہ) اے اللہ میری مغفرت کیجئے'' یا (یہ کہا کہ) کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے پھر اگر اس نے وضو کی (اور نماز پڑھی) تو نماز بھی مقبول ہوتی ہے۔ ❶

(۱۰۸۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِيْ سِنَانٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقْصُصُ فِيْ قَصَصِهٖ وَ هُوَ يَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخًا لَّكُمْ لَا يَقُوْلُ الرَّفَثَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ رَوَاحَةَ وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهٗ اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ اَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا بِهٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ. يَبِيْتُ جَنْبُهٗ عَنْ فِرَاشِهٖ. اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِيْنَ الْمَضَاجِعُ. تَابَعَهٗ عُقَيْلٌ وَّقَالَ الزُّبَيْدِيُّ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ وَالْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ

۱۰۸۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے انہیں ہیثم بن ابی سنان نے خبر دی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ اپنے مواعظ میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے بھائی نے یہ کوئی غلط بات نہیں کہی ہے آپ کی مراد عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے تھی۔ (عبداللہ بن رواحہ کے کہے ہوئے اشعار کا ترجمہ) ہم میں اللہ کے رسول موجود ہیں جو اس کی کتاب اس وقت تلاوت کرتے ہیں جب فجر طلوع ہوتی ہے آپ نے ہمیں گمراہی سے نکال کر صحیح راستہ دکھایا ہے اس لئے ہمارے دل پورا یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ نے فرمادیا ہے وہ ضرور واقعہ ہوگا آپ رات بستر سے اپنے کو الگ کر کے گذارتے ہیں جب کہ مشرکوں سے ان کے بستر بوجھل

---

❶ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر یہ وعدہ فرماتا ہے کہ جو مسلمان بھی رات میں اس طرح بیدار ہو کہ اس کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی توحید، اس پر ایمان ویقین۔ اس کی کبریائی اور سلطنت کے سامنے تسلیم اور بندگی، اس کی نعمتوں کا اعتراف اور اس پر اس کا شکر وحمد اور اس کی ذات پاک کی تنزیہ وتقدیس سے بھرپور کلمات زبان پر جاری ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو بھی قبول کرتا ہے اور اس کی نماز بھی بارگاہ رب العزت میں مقبول ہوتی ہے اس لئے جس شخص تک بھی یہ حدیث پہنچے اسے اس پر عمل کو غنیمت سمجھنا چاہئے اور اپنے رب کے لئے تمام اعمال میں نیت خالص پیدا کرنی چاہئے کہ سب سے پہلی شرط قبولیت یہی خلوص ہے۔

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

(۱۰۸۵) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ بِيَدِيْ قِطْعَةَ اِسْتَبْرَقٍ فَكَاَنِّيْ لَا اُرِيْدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ اِلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنَّ اثْنَيْنِ اَتَيَانِيْ اَرَادَا اَنْ يَّذْهَبَابِيْ اِلَى النَّارِ فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ خَلِّيَا عَنْهُ فَقَصَّتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى رُؤْيَايَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَ كَانُوْ لَا يَزَالُوْنَ يَقُصُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا اَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَتْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ.

باب ۷۳۴. اَلْمُدَاوَمَةِ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۱۰۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَابْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا اَبَدًا.

باب ۷۳۵. اَلضَّجْعَةِ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۱۰۸۷) حَدَّثَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ

ہو رہے ہوتے ہیں اس روایت کی متابعت عقیل نے کی ہے اور زبیدی نے کہا کہ مجھے زہری نے سعید اور اعرج کے واسطہ سے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

۱۰۸۵۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے عہد میں خواب دیکھا گویا استبرق (دبیز زرتار ریشمی کپڑا) کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے جیسے میں جنت میں جس جگہ کا بھی ارادہ کرتا ہوں تو یہ ادھر اڑ کے چلا جاتا ہے اور میں نے دیکھا کہ جیسے دو۲ آدمی میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے دوزخ کی طرف لے جانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ ایک فرشتہ ان سے آ کر ملا اور (مجھ سے) کہا کہ ڈرو نہیں (اور ان سے کہا کہ اسے چھوڑ دو) حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے میرا ایک خواب بیان کیا (آخری) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ بڑا ہی اچھا آدمی ہے۔ کاش رات میں بھی نماز پڑھا کرتا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات میں نماز پڑھا کرتے تھے بہت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم ﷺ سے اپنے خواب بیان کئے کہ شب قدر (رمضان کے) آخری عشرہ کی سات سے دس تک ہے۔ (یعنی ستائیسویں سے آخر تک) ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سب کے خواب آخری عشرہ (میں شب قدر کے ہونے) پر متفق ہوئے ہیں اس لئے جسے شب قدر کی تلاش ہو وہ آخری عشرہ میں اس کی تلاش کرے۔

۷۳۴۔ فجر کی دو۲ رکعتوں پر مداومت۔

۱۰۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عراک بن مالک نے ان سے ابوسلمہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ نے آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو۲ رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں (فجر کی) اذان و اقامت کے درمیان دو۲ (سنت) رکعتیں آپ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

۷۳۵۔ فجر کی دو۲ سنت رکعتوں کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا۔

۱۰۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن

اَبِی اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَ سْوَدِعَنْ عُرْوَۃَ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَ یْمَنِ.

ابی ایوب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی ان سے عروہ بن زبیر نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی دو سنت رکعتیں پڑھنے کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹ رہتے تھے۔

باب ۷۳۶. مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّکْعَتَیْنِ وَلَمْ یَضْطَجِعْ.

۷۳۶۔جس نے دو۲رکعتوں کے بعد گفتگو کی اور لیٹا نہیں۔

(۱۰۸۸) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَکَمِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَلّٰی فَاِنْ کُنْتُ مُسْتَیْقِظَۃً حَدَّثَنِیْ وَ اِلَّا اضْطَجَعَ حَتّٰی یُؤَذَّنَ بِالصَّلٰوۃِ.

۱۰۸۸۔ہم سے بشر بن حکم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سالم ابوالنضر نے ابوسلمہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ جب (رات کی) نماز پڑھ چکتے تو اگر میں جاگتی ہوتی تو آپ مجھ سے باتیں کرتے تھے ورنہ لیٹ جاتے تھے۔ پھر جب مؤذن نماز کی اطلاع دینے آتا (تو آپ مسجد میں تشریف لے جاتے)۔

باب ۷۳۷. مَاجَآءَ فِی التَّطَوُّعِ مَثْنٰی مَثْنٰی وَیُذْکَرُ ذٰلِکَ عَنْ عَمَّارٍ وَّاَبِیْ ذَرٍّ وَّاَنَسٍ وَجَابِرِبْنِ زَیْدٍ وَعِکْرَمَۃَ وَالزُّھْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ قَالَ یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدِ الْاَ نْصَارِیُّ مَا اَدْرَکْتُ فُقَھَآءَ اَرْضِنَا اِلَّا یُسَلِّمُوْنَ فِیْ کُلِّ اثْنَتَیْنِ مِنَ النَّھَارِ.

۷۳۷۔نفل نمازوں کو دو۲ دو رکعت کر کے پڑھنے سے متعلق جوروایات آئی ہیں۔عمار، ابوذر، انس، جابر بن زید، عکرمہ اورزہری رضی اللہ عنہ سے یہی منقول ہے۔یحیٰی بن سعید انصاری نے فرمایا کہ اپنے شہر(مدینہ) کے جتنے فقہاء سے میری ملاقات ہوئی سب کو میں نے دیکھا کہ دن (کی نفل نمازوں) میں ہر دو۲ رکعت پر سلام پھیرتے تھے۔

(۱۰۸۹ .الف)حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْمَوَالِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ فِی الْاُمُوْرِ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ اِذَا ھَمَّ اَحَدُ کُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِالْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ

۱۰۸۹۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی الموالی نے حدیث بیان کی۔ان سے محمد بن منکدر نے اوران سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن کی سورۃ، آپ فرماتے کہ جب کوئی اہم معاملہ سامنے ہوتو فرض کے سوا دو۲ رکعت پڑھنے کے بعد یہ دعا کیا کرو۔ ❶ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے واسطہ سے خیر طلب کرتا ہوں۔تیری قدرت

❶ استخارہ سے کاموں میں برکت پیدا ہوتی ہے۔یہ ضروری نہیں کہ استخارہ کرنے کے بعد کوئی خواب بھی دیکھا جائے یا کسی دوسرے ذریعہ سے یہ معلوم ہوجائے کہ پیش آمدہ معاملہ میں کون سی روش مناسب ہوگی۔اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ طبعی رجحان ہی کی حد تک کوئی بات استخارہ سے دل میں پیدا ہوجائے حدیث میں استخارہ کے یہ فوائد کہیں بیان نہیں ہوئے ہیں اور واقعات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ استخارہ کے بعد بعض اوقات ان میں سے کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی، بلکہ استخارہ کا مقصد صرف طلب خیر ہے۔جس کام کا ارادہ ہے یا جس معاملہ میں آپ الجھے ہوئے ہیں۔گویا استخارہ کے ذریعہ آپ نے اسے خدا کے علم اور قدرت پر چھوڑ دیا اوراس کی بارگاہ میں حاضر ہوکر پوری طرح اس پر توکل کا وعدہ کرلیا۔''میں تیرے علم کے واسطہ سے تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے واسطہ سے تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا خواست گاہ ہوں۔'' یہ توکل وتفویض نہیں تو اور کیا چیز ہے؟اور پھر دعا کے آخری الفاظ ''میرے لئے خیر مقدر فرمادیجئے جہاں بھی وہ ہواوراس پر میرے قلب کومطمئن بھی کردیجئے۔'' یہ ہے رضا بالقضا، کی دعا کہ اللہ کے نزدیک معاملہ کی جو نوعیت (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ. قَالَ وَ یُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ.

کے واسطہ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے عظیم فضل کا طلب گار ہوں کہ قدرت تو ہی رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔ علم تیرے ہی پاس ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ معاملہ (جس کے لئے استخارہ کر رہا ہے اس کا نام اس موقع پر لینا چاہئے) میرے دین، دنیا اور میرے معاملہ کے انجام کے اعتبار سے میرے لئے بہتر ہے یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے (خیر ہے) تو اسے میرے لئے مقدر فرما دیجئے اور اس کا حصول میرے لئے آسان کر دیجئے اور پھر اس میں میرے لئے برکت عطا کیجئے اور اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ معاملہ میرے دین، دنیا اور میرے معاملہ کے انجام کے اعتبار سے برا ہے یا (آپ نے یہ کہا کہ) میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے (برا ہے) تو اسے مجھ سے ہٹا دیجئے پھر میرے لئے خیر مقدر فرما دیجئے، جہاں بھی وہ ہو اور اس سے میرے دل کو مطمئن بھی کر دیجئے۔
آپ نے فرمایا کہ اپنی ضرورت کا نام لینا چاہئے۔

(۱۰۸۹.ب) حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمِ الزُّرَقِیِّ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِیِّ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ.

۱۰۸۹۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن سعید نے ان سے عامر بن عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے، انہوں نے ابوقتادہ بن ربعی انصاری سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھنے سے پہلے اسے بیٹھنا نہ چاہئے۔

(۱۰۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

۱۰۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کیا، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، انہیں اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور انہیں انس بن مالکؓ نے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

(۱۰۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ

۱۰۹۱۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے عقیل کے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) صحیح ہے کام اسی کے مطابق ہو اور پھر اس پر بندہ اپنے لئے ہر طرح اطمینان کی بھی دعا کرتا ہے کہ دل میں اللہ کے فیصلہ کے خلاف کسی قسم کا خطرہ بھی نہ پیدا ہو۔ دراصل استخارہ کی اس دعاء کے ذریعہ بندہ اول تو توکل کا وعدہ کرتا ہے اور پھر ثابت قدمی اور رضا بالقضا کی دعا کرتا ہے کہ خواہ معاملہ کا فیصلہ میری خواہش کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، ہو وہ خیر ہی۔ اور میرا دل اس سے مطمئن اور راضی ہو جائے اور اگر واقعی کوئی خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ دونوں باتیں پیش کر دے تو اس کے کام میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے برکت یقیناً ہوگی۔ استخارہ کا صرف یہی فائدہ ہے اور اس سے زیادہ اور کیا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَالظُّهْرِ وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ.

واسطہ سے حدیث بیان کی۔ عقیل سے ابن شہاب نے، انہوں نے کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے، آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھی ہے اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھی ہے۔ اور جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھی ہے۔ اور مغرب کے بعد دو رکعت پڑھی ہے۔ اور عشاء کے بعد دو رکعت پڑھی ہے۔

(۱۰۹۲) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ یَخْطُبُ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ اَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْیُصَلِّ رَكْعَتَیْنِ.

۱۰۹۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی ہے، انہیں عمرو بن دینار نے خبر دی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ جو شخص بھی (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبہ کے لئے آ رہا ہو تو اسے دو رکعت نماز پڑھنی چاہئے۔

(۱۰۹۳) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَیْفٌ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا یَقُوْلُ اُتِیَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ مَنْزِلِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ فَاَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ یَا بِلَالُ اَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاَیْنَ؟ قَالَ بَیْنَ هَاتَیْنِ الْاُسْطُوَانَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ فِیْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوْصَانِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَیِ الضُّحٰی وَقَالَ عُتْبَانُ غَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَا وَرَآءَهٗ فَرَكَعَ رَكْعَتَیْنِ.

۱۰۹۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے سیف نے حدیث بیان کی کہ میں نے مجاہد سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ان کے دولت کدہ پر حاضری دی گئی، پھر آپ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، میں جب آگے بڑھا تو دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکل رہے ہیں۔ بلالؓ کو میں نے دروازہ پر کھڑا پایا اس لئے ان سے پوچھا کہ اے بلالؓ! کیا رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں پڑھی تھی میں نے پوچھا کہ کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ یہاں ان دوستونوں کے درمیان۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور دو رکعتیں کعبہ کے سامنے پڑھیں۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت کی تھی اور عتبان نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ صبح دن چڑھے تشریف لائے ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنالی، اور آنحضور ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ ❶

باب ۷۳۹ ۔اَلْحَدِیْثُ یَعْنِیْ بَعْدَ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ.

۷۳۹۔ گفتگو، فجر کی دو ۲ رکعتوں کے بعد۔

(۱۰۹۴) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ

۱۰۹۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

❶ ان تمام روایتوں سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نفل نماز خواہ دن ہی میں کیوں نہ پڑھی جائے دو۲ دو۲ رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے، لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک افضل یہ ہے کہ دن کی نفل نماز چار چار رکعت کر کے پڑھی جائے۔ درحقیقت افضلیت کا سوال اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کوئی چار رکعت یا اس سے زیادہ پڑھنا چاہے لیکن اگر کوئی صرف دو رکعت ہی پڑھنے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قَالَ اَبُو النَّضرِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِی وَاِلَّا اضْطَجَعَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيْهِ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ذَاكَ.

حدیث بیان کی، ان سے ابوالنضر نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ جب دو رکعت (فجر کی سنت) پڑھتے تھے تو اس وقت اگر میں جاگتی ہوتی تو آپ ﷺ مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔ میں نے سفیان سے کہا کہ بعض راوی فجر کی دو رکعتیں اسے بتاتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں یہ وہی ہیں۔

باب ۷۴۰. تَعَاهُدِ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ وَ مَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا.

۷۴۰۔ فجر کی دو رکعتوں پر مداومت اور جس نے ان کا نام نفل رکھا۔

(۱۰۹۵) حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی شَیْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰی رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ.

۱۰۹۵۔ ہم سے بیان بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے ان سے عبید بن عمیر نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کسی نفل نماز کی، فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں کرتے تھے۔

باب ۷۴۱. مایقرأفی رکعتی الفجر

۷۴۱۔ فجر کی دو۲ رکعتوں میں کیا پڑھا جائے؟

(۱۰۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّیْ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ.

۱۰۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور انہیں عائشہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ رات میں تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر جب صبح کی اذان سنتے تو دو خفیف رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔

(۱۰۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهٖ عُمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰی هُوَابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُخَفِّفُ رَكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ

۱۰۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے ان سے ان کی چچی عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صبح کی (فرض) نماز سے پہلے کی دو (سنت) رکعتوں کو بہت مختصر رکھتے تھے۔ کیا آپ ﷺ ان میں سورہ فاتحہ

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) کا ارادہ رکھتا ہے تو پھر وہاں افضلیت اور مفضولیت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جتنی احادیث اس عنوان کے تحت لکھی ہیں ان میں بھی یہی صورت ہے کہ نماز ہی دو رکعت پڑھی جا رہی تھی۔ اگر چار رکعت آنحضور ﷺ پڑھتے اور پھر دو۲ دو۲ رکعت کر کے انہیں ادا فرماتے تو ضرور اس سے افضلیت ثابت ہوتی۔ لیکن دوسری جانب ایسی احادیث ملتی ہیں جن سے دن کے وقت آپ ﷺ کا چار رکعت پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِنِّیْ لَاَقُوْلُ هَلْ قَرَأَ بِاُمِّ الْكِتَابِ

بھی پڑھتے تھے؟ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتی۔ ❶

باب ۷۴۲. التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ.

۷۴۲۔ فرض کے بعد نفل۔

(۱۰۹۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَاَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَآءُ فَفِيْ بَيْتِهٖ قَالَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ اَهْلِهٖ تَابَعَهٗ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَاَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ وَحَدَّثَتْنِيْ اُخْتِيْ حَفْصَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا اَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا تَابَعَهٗ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَاَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَآءِ فِيْ اَهْلِهٖ.

۱۰۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحیٰی بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو ۲ رکعت، ظہر کے بعد دو ۲ رکعت، مغرب کے بعد دو ۲ رکعت اور عشاء کے بعد دو رکعت اور جمعہ کے بعد دو رکعت۔ بہرحال مغرب اور عشاء کی سنتیں آپ گھر میں پڑھتے تھے۔ ابوالزناد نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطہ سے بیان کیا اور انہوں نے نافع سے کہ عشاء کے بعد اپنے گھر میں (سنت پڑھتے تھے) ان کی روایت کی متابعت کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع کے واسطہ سے کی ہے ان سے (ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میری بہن حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ طلوع فجر کے بعد دو خفیف رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے تھے اور یہ ایسا وقت تھا کہ میں نبی کریم ﷺ تک جاتی نہیں تھی۔ اس روایت کی متابعت کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع کے واسطے سے کی ہے، اور ابن ابی الزناد نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطہ سے اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ عشاء کے بعد اپنے گھر میں (سنت پڑھتے تھے)۔

باب ۷۴۳. مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ.

۷۴۳۔ جس نے فرض کے بعد نفل نہیں پڑھی۔

(۱۰۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَّسَبْعًا جَمِيْعًا قُلْتُ يَا اَبَا الشَّعْثَاءِ اَظُنُّهٗ اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَآءَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ قَالَ وَ اَنَا اَظُنُّهٗ.

۱۰۹۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو کے واسطہ سے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالشعثاء جابر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ آٹھ رکعت ایک ساتھ (ظہر اور عصر) اور سات رکعت ایک ساتھ (مغرب وعشاء) پڑھیں۔ ابوالشعثاء سے میں نے کہا، میرا خیال یہ ہے کہ آپ نے ظہر آخر وقت میں پڑھی ہوگی اور عصر اول وقت میں، اسی طرح مغرب آخر وقت میں پڑھی ہوگی اور عشاء اول وقت میں۔ انہوں نے اس پر کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے (یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے)۔

---

❶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صرف ان کے اختصار کو بتانا چاہتی ہیں۔ اسی طرح کی روایتوں کی بناء پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا کہ فجر کی سنت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی۔ لیکن عام امت کے نزدیک فاتحہ کے ساتھ کسی اور سورۃ کا ملانا بھی ضروری ہے۔

باب ۷۴۴. صَلوٰۃِ الضُّحٰی فِی السَّفَرِ.

(۱۱۰۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتُصَلِّي الضُّحٰی قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُؓ قَالَ لَا قُلْتُ فَاَبُوْ بَكْرٍؓ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا اِخَالُهٗ.

۷۴۴۔ سفر میں چاشت کی نماز۔

۱۱۰۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے توبہ نے ان سے مورق نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا آپ چاشت کی نماز پڑھتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا، عمرؓ پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ پھر میں نے پوچھا، ابوبکرؓ پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ پھر میں نے پوچھا، اور نبی کریم ﷺ؟ فرمایا نہیں۔ میرا یہی خیال ہے۔

(۱۱۰۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى يَقُوْلُ مَا حَدَّثَنَا اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰی غَيْرَ اُمِّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلوٰةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَ السُّجُوْدَ.

۱۱۰۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ام ہانیؓ کے سوا کسی نے یہ نہیں بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا۔ صرف ام ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ فتح مکہ کے موقعہ پر آپ ان کے گھر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے غسل کیا اور پھر آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نے آپ ﷺ کو اس سے زیادہ مختصر کوئی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ البتہ آپ ﷺ رکوع اور سجدہ پوری طرح کرتے تھے۔ ❶

باب ۷۴۵. مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الضُّحٰی وَرَاٰهُ وَاسِعًا.

۷۴۵۔ جس نے خود چاشت کی نماز نہیں پڑھی لیکن اس میں توسیع سے کام لیا۔

(۱۱۰۲) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

۱۱۰۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ

❶ بہت سے محدثین نے اسے شکرانہ کی نماز کہا ہے۔ لیکن راوی اسے چاشت کی نماز بتاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ چاشت کی نماز اسے لوگوں نے اس وجہ سے کہا ہو کہ اگرچہ شکرانہ کی نماز تھی لیکن پڑھی گئی تھی چاشت ہی کے وقت۔ بہر حال حضور اکرم ﷺ فتح مکہ کے موقعہ پر سفر کی حالت میں تھے اور مکہ ہی میں آپ ﷺ نے یہ نماز پڑھی تھی۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وجہ سے "سفر میں چاشت کی نماز" کے عنوان کے تحت اسے ذکر کیا ہے۔ اگر اسے چاشت کی نماز مان لیا جائے جب بھی حضور اکرم ﷺ کا معمول اس کے پڑھنے کا نہیں تھا۔ اسی وجہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے پڑھنے کا سرے سے انکار کر دیا تھا اور دوسرے لوگوں کو اس وقت نماز پڑھتے دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہ نئی چیز ہے اگرچہ اس کی تعریف و توصیف بھی آپ نے فرمائی تھی۔ آنحضور ﷺ نے مختلف اوقات میں خود اس کے فضائل بیان فرمائے اور اس کی طرف صحابہ رضوان اللہ علیہم کو توجہ دلائی۔ دین کے بعض کام ایسے ہیں جنہیں خود رسول اللہ ﷺ نے زندگی بھر نہیں کیا یا بہت کم آپ سے اس کا عملاً ثبوت ہے لیکن احادیث میں اس کے بہت زیادہ فضائل بیان ہوئے ہیں۔ اذان آپ نے کبھی نہیں دی، اگرچہ اس سے بعض علماء نے اختلاف کیا ہے لیکن اکثر علماء کا یہی خیال ہے حالانکہ اذان کے لئے بیشمار فضائل ہیں اور اس کی عظیم فضیلتوں کی بنا پر بعض علماء نے اسے امامت سے بھی زیادہ افضل کہا ہے۔ فرض نماز کے بعد دعاء کرتے وقت آپ سے ہاتھوں کا اٹھانا بہت کم ثابت ہے لیکن صحابہ سے اس کے لئے آپ نے فرمایا اور اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی۔ اس سے آپ ﷺ کے قول و عمل کا تعارض نہیں ثابت ہوتا کہ اسے دور کرنے کی کوشش کی جائے بلکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام نیک اور اچھے کاموں کو آپ ﷺ اپنے عمل میں لانا ضروری نہیں خیال کرتے تھے بلکہ آپ صرف وہی اعمال کرتے تھے جو شان نبوت کے مناسب ہوں اور بعض فضائل اور غائب کی طرف کہہ کر لوگوں کو توجہ دلانے پر اکتفا کرتے تھے۔ اگر آپ ﷺ نے خود کوئی عمل نہیں کیا تو اس سے عمل کی فضیلت میں کوئی کمی نہیں آتی بلکہ ہمارے لئے اس کی فضیلت اسی درجہ کی ہے جیسا کہ آپ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا۔ چاشت کی نماز بھی اسی قبیل سے ہے۔

قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَاِنِّىْ لَاُسَبِّحُهَا.

رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، لیکن میں خود پڑھتی ہوں۔

باب ۷۴۶. صَلٰوةِ الضُّحٰى فِى الْحَضَرِ قَالَهٗ عُتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۴۶۔ اقامت کی حالت میں چاشت کی نماز۔ یہ عتبان بن مالک نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

(۱۱۰۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْجُرَيْرِيُّ هُوَا بْنُ فَرُّوْخٍ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِىْ خَلِيْلِىْ بِثَلَاثٍ لَّا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَمُوْتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّصَلٰوةِ الضُّحٰى وَ نَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ.

۱۱۰۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی ان سے عباس جریری نے جو فروخ کے بیٹے تھے حدیث بیان کی، ان سے ابوعثمان نہدی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میرے خلیل نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ موت سے پہلے انہیں نہ چھوڑوں ہر مہینہ میں تین دن روزے۔ چاشت کی نماز اور وتر کے بعد سونا۔

(۱۱۰۴) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِىَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِّلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَا اَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ فَصَنَعَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ اِلٰى بَيْتِهٖ وَنَضَحَ لَهٗ طَرَفَ حَصِيْرٍ بِمَآءٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَ قَالَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ جَارُوْدَ لِاَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الضُّحٰى فَقَالَ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى غَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

۱۱۰۴۔ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی ان سے انس بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انصار میں سے ایک شخص (عتبان بن مالک) نے جو بہت موٹے تھے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا (آپ نے انہیں گھر پر پڑھنے کی اجازت دے دی) تو انہوں نے اپنے گھر نبی کریم ﷺ کے لئے کھانا پکوایا اور آپ کو دعوت دی اور ایک چٹائی کے کنارے کو آپ کے لئے پانی سے صاف کیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس پر دو رکعت نماز پڑھی اور فلاں بن فلاں بن جارود نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس روز کے سوا آپ ﷺ کو کبھی پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔ ❶

باب ۷۴۷. الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الظُّهْرِ.

۷۴۷۔ ظہر سے پہلے دو ۲ رکعت۔

(۱۱۰۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِىْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ فِىْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ

۱۱۰۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم ﷺ سے دس رکعتیں یاد ہیں۔ دو ۲ رکعت ظہر سے پہلے، دو ۲ رکعت ظہر کے بعد، دو ۲ رکعت مغرب کے بعد اپنے گھر میں۔ دو ۲ رکعت عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو ۲ رکعت صبح کی نماز سے پہلے اور یہ وہ وقت ہوتا تھا جب آپ ﷺ کے

❶ یہ حدیث اس سے پہلے کئی مرتبہ قدرے تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے۔ ان میں یہ بھی ہے کہ آپ ان کے یہاں دن چڑھے گئے تھے اور یہی چاشت کا وقت ہوتا ہے۔

الصُّبحِ كَانَتْ سَاعَةً لَّا يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيهَا حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَ طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

قریب کوئی نہیں جاتا تھا۔ مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مؤذن جب اذان دیتا تھا اور فجر طلوع ہوتی تھی تو آپ ﷺ دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

(۱۱۰۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ تَابَعَهُ ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ وَّعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ.

۱۱۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے ابراہیم بن محمد بن منتشر نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت اور صبح کی نماز سے پہلے دو ۲ رکعت نماز پڑھنی نہیں چھوڑتے تھے۔ اس روایت کی متابعت ابن عدی اور عمرو نے شعبہ کے واسطہ سے کی۔

باب ۷۴۸. الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ.

۷۴۸۔ مغرب سے پہلے نماز۔ ❶

(۱۱۰۷) حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً.

۱۱۰۷۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے حسین نے ان سے ابن بریدہ نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ان سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مغرب کے فرض سے پہلے نماز پڑھا کرو، دوسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہی کیونکہ اپ کو یہ بات پسند نہ تھی کہ لوگ اسے ضروری سمجھ بیٹھیں۔ (یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے)۔

(۱۱۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعْجِبُكَ مِنْ اَبِي تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ.

۱۱۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید بن ایوب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں نے مرثد بن عبداللہ یزنی کو یہ کہتے سنا کہ میں عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا ابوتمیم کی یہ بات آپ کو عجیب نہیں معلوم ہوئی کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے دو ۲ رکعت پڑھتے ہیں اس پر عقبہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اسے پڑھتے تھے۔ میں نے کہا پھر اب اس کے ترک کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مشغولیتیں۔

باب ۷۴۹. صَلٰوةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً ذَكَرَهٗ اَنَسٌ

۷۴۹۔ نفل نماز با جماعت۔ اس کا ذکر انس اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے نبی

❶ یہ مسئلہ پہلے گذر چکا ہے کہ مغرب کی اذان اور نماز کے درمیان کوئی سنت ہے یا نہیں؟ ابتداء اسلام میں کچھ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا عمل اس پر ضرور تھا اور رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے خلاف بھی یہ بات نہیں تھی۔ لیکن بعد میں آپ ﷺ کے دور میں ہی اس پر عمل ترک کر دیا گیا تھا اور آپ کے بعد بھی اس پر عمل نہیں تھا۔ اس لئے جیسا کہ شیخ ابن ہمامؒ نے لکھا ہے یہ نماز جس کا اس حدیث کے تحت ذکر ہے جائز تو ضرور ہوگی۔ لیکن مستحب وغیرہ نہیں کہی جا سکتی۔ اس باب کی دوسری حدیث سے بھی یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ صحابہؓ کے دور میں بھی اس پر عمل ترک ہو چکا تھا اور ابوتمیم کو اسے پڑھتے دیکھ کر عقبہ کو حیرت ہوئی!

وَّعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

(۱۱۰۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِيْ وَجْهِهٖ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِيْ دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ اَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بِبَنِيْ سَالِمٍ وَكَانَ يَحُوْلُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ وَ ادٍ اِذَا جَاءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهٗ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّيْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاِنَّ الْوَادِيَ الَّذِيْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ قَوْمِيْ يَسِيْلُ اِذَا جَاءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهٗ فَوَدِدْتُّ اَنَّكَ تَاْتِيْ فَتُصَلِّيْ مِنْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَآءَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهٗ عَلٰى خَزِيْرٍ يُّصْنَعُ لَهٗ فَسَمِعَ اَهْلُ الدَّارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى كَثُرَ

کریم ﷺ کے حوالے سے کیا ہے۔

۱۱۰۹۔ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہیں نبی کریم ﷺ یاد ہیں اور آپ کی وہ کلی بھی یاد ہے جو آپ ﷺ نے ان کے گھر کے کنوئیں کے پانی سے کی تھی۔ محمود پورے یقین کے ساتھ بتاتے تھے کہ عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے جو بدر کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے فرمایا کہ میں اپنی قوم بنوسالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ میرے (گھر) اور قوم کی مسجد کے درمیان ایک وادی تھی اور بارش ہوتی تو اسے پار کر کے مسجد تک پہنچنا میرے لئے دشوار ہو جاتا تھا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے عرض کیا کہ میری آنکھ خراب ہوگئی ہے اور وادی جو میرے اور قوم کے درمیان حائل ہے بارش کے دنوں میں بھر جاتی ہے اور میرے لئے اس کا پار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ آپ تشریف لا کر میرے گھر کسی جگہ نماز پڑھ دیں تاکہ میں اسے اپنے نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہاری یہ خواہش جلد ہی پوری کردوں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر دن چڑھے تشریف لائے آپ ﷺ نے اجازت چاہی اور میں نے اجازت دے دی۔ آپ ﷺ بیٹھے نہیں۔ بلکہ پوچھا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ میرے لئے نماز پڑھنا پسند کرو گے۔ میں جس جگہ کو نماز پڑھنے کے لئے منتخب کر چکا تھا، اس کی طرف میں نے اشارہ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھ لی، آپ ﷺ نے ہمیں دو ۲ رکعت نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سلام پھیرا ① میں نے خزیر (عرب کا ایک کھانا) پر آپ ﷺ کو روک لیا۔ یہ آپ ﷺ ہی کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ قبیلہ والوں نے جب سنا کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما ہیں تو لوگ بڑی تیزی

① جماعت فرض نمازوں کی خصوصیت ہے، احناف کے ہاں سنن ونوافل میں جماعت نہیں اور لوگوں کو اس کے لئے بلانا مکروہ ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے جب ہمیں نوافل کے پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار دیا ہے تو ایک انسان کے لئے کیونکر مناسب ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے لوگوں کو پکڑے اور بلائے۔ جو صورت حدیث میں ہے اگر نفل کی جماعت اس صورت سے ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی ایک شخص نماز پڑھ رہا ہو اور کچھ لوگ خود بخود شریک جماعت ہو جائیں۔

الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ مَا فَعَلَ مَالِكٌ لَا اَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ ذَاكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَاكَ اَلَا تَرَاهُ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ لَا نَرٰى وُدَّهٗ وَ لَا حَدِيْثَهٗ اِلَّا اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ مَحْمُوْدٌ فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيْهِمْ اَبُوْ اَيُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَتِهِ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا وَيَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَاَنْكَرَهَا عَلَيَّ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ وَ اللّٰهِ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَطُّ فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ اِنْ سَلَّمَنِيْ حَتّٰى اَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِيْ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْ وَّجَدْتُّهٗ حَيًّا فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهٖ فَقَفَلْتُ فَاَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ اَوْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ بَنِيْ سَالِمٍ فَاِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ اَعْمٰى يُصَلِّيْ لِقَوْمِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَاَخْبَرْتُهٗ مَنْ اَنَا ثُمَّ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ.

سے آنے شروع ہوگئے اور گھر میں ایک مجمع لگ گیا۔ ایک شخص بولا، مالک کو کیا ہوگیا ہے! یہاں دکھائی نہیں دیتا۔ دوسرے نے اس پر لقمہ دیا۔ منافق ہے، خدا اور رسول سے محبت نہیں رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا، ایسا نہ کہو۔ دیکھتے نہیں کہ وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ اور اس سے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ اس نے کہا کہ (حقیقت حال) تو اللہ اور رسول ہی کو معلوم ہے لیکن ہم اس کی دلچسپیاں اور میل جول منافقوں ہی سے دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر آگ حرام کردی جس نے لا الہ الا اللہ خدا کی رضا اور خوشنودی کے لئے کہہ لیا۔ محمود نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث ایک مجلس میں بیان کی جس کے شرکاء میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوایوب رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ روم کے اس غزوہ کا واقعہ ہے جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی۔ ❶ فوج کے سردار یزید بن معاویہ تھے۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے انکار کیا اور فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی بات کبھی بھی کہی ہوگی۔ ❷ آپ کی اس گفتگو کا مجھ پر بہت اثر ہوا اور میں نے اللہ تعالیٰ کو اس پر شاہد بنایا کہ اگر میں محفوظ رہا تو غزوہ سے واپسی پر اس حدیث کے متعلق عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے ضرور پوچھوں گا، اگر میں نے انہیں ان کی قوم کی مسجد میں باحیات پایا، چنانچہ میں غزوہ سے واپس ہوا پہلے تو حج اور عمرہ کا احرام باندھا اور پھر (اس سے فارغ ہوکر) جب مدینہ واپسی ہوئی تو قبیلہ بنو سالم میں آیا، عتبان رضی اللہ عنہ بوڑھے اور نابینا اپنی قوم کو نماز پڑھاتے ہوئے ملے۔ سلام پھیرنے کے بعد میں نے حاضر ہوکر آپ کو سلام کیا اور اپنا تعارف کرانے کے بعد اسی حدیث کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے اس مرتبہ بھی وہی حدیث بیان کی جو پہلے بیان کی تھی۔

باب ۷۵۰. التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ.

۷۵۰۔ نفل نماز گھر میں۔

❶ اس حدیث میں ہے کہ جس شخص نے صدق دل سے کلمۂ توحید پڑھ لیا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا، حالانکہ قرآن مجید کی آیات اور احادیث میں ایمان کے بعد بھی گناہوں پر عذاب کی تصریح موجود ہے۔ اس تعارض کی وجہ سے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا تھا۔ علماء نے اس کی بہت سی تاویلات کی ہیں ایک یہ بھی ہے کہ دوزخ میں نہ جانے سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اس میں نہیں رہے گا کیونکہ مومن کو بہر حال ایک نہ ایک دن دوزخ سے نکلنا ہے۔ ❷ جب حضرت ابوایوب انصاری کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے وصیت کی کہ مجھے گھوڑوں کی ٹاپوں کے نیچے دفن کیا جائے۔ چنانچہ قسطنطنیہ کی شہر پناہ کے ایک طرف آپ کو دفن کیا گیا۔ اس غزوہ میں صحابہ رضوان اللہ علیہم شریک تھے۔ ترک کی خلافت عثمانیہ کا ایک دستور تھا کہ جب کوئی نئے خلیفہ منتخب ہوتے تو ان کی دستار بندی ابوایوب رضی اللہ عنہ کے مزار پر ہوتی تھی۔

(۱۱۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَ عْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ وَعُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ نَّا فِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِجْعَلُوْ ا فِیْ بُیُوْ تِكُمْ مِنْ صَلوٰ تِكُمْ وَ لَا تَتَّخِذُوْ هَا قُبُوْرًا، تَا بَعَه' عَبْدُالوَهَّابِ عَنْ اَیُّوْبَ.

۱۱۱۰۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب اور عبیداللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو اور انہیں بالکل قبر نہ بنالو۔ (کہ جہاں نماز ہی نہ پڑھی جاتی ہو) اس روایت کی متابعت عبدالوہاب نے ایوب کے حوالہ سے کی ہے۔

باب ۷۵۱. فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِیْ مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ

۷۵۱۔ مکہ اور مدینہ کی مساجد میں نماز کی فضیلت۔

(۱۱۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ قَزْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرْبَعًا قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ غَزَامَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثِنَتَیْ عَشَرَةَ غَزْوَةً ح حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَا ثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ مَسْجِدِ الْاَ قْصٰی.

۱۱۱۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے عبدالملک نے انہوں نے کہا کہ مجھے قزعہ نے خبر دی کہ میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے چار باتیں سنیں اور آپ نے فرمایا کہ میں نے انہیں نبی کریم ﷺ سے سنا تھا۔ آپ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات کئے تھے ح ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین مسجدوں کے سوا کسی کے لئے شدرحال نہ کرو۔ مسجد حرام، رسول اللہ ﷺ کی مسجد اور مسجد اقصیٰ۔ ❶

(۱۱۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ رِبَاحٍ وَعُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلوٰةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلوٰةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

۱۱۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے زید بن رباح اور عبداللہ بن ابی عبداللہ اغر کے واسطہ سے خبر دی، انہیں ابوعبداللہ اغر نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے سوا تمام مسجدوں میں نماز سے ایک ہزار درجہ زیادہ بہتر ہے۔

باب ۷۵۲. مَسْجِدِ قُبَاءَ.

۷۵۲۔ مسجد قباء۔

❶ اس حدیث میں صرف ان تین مساجد کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس سے یہ سمجھنا صحیح نہیں ہوسکتا کہ ان کے سوا کسی مقدس جگہ کے لئے سفر جائز ہی نہیں ہوسکتا امام ابن تیمیہؒ نے اس حدیث کی وجہ سے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کی نیت سے بھی سفر (شدرحال) جائز نہیں البتہ مسجد نبوی کی زیارت کے لئے سفر مستحب ہے اور پھر جب آدمی مدینہ پہنچ گیا تو آنحضور ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت اب مستحب ہوگی۔ لیکن ان کا یہ مسلک جمہور امت کے یہاں مقبول نہیں ہوا۔ ہزاروں سلف نے حضور اکرم ﷺ کی قبر کی زیارت کی نیت سے شدرحال کیا ہے اور امت نے کبھی اس میں کوئی نکارت نہیں محسوس کی۔ جمہور امت کے نزدیک زیارت قبر نبی مستحب ہے۔ دراصل اس حدیث کا زیارت قبور سے کوئی تعلق بھی نہیں۔ یہ تو صرف ان مساجد کی فضیلت بیان کرتی ہے۔

(۱۱۱۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّيْ مِنَ الضُّحٰى اِلَّا فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَ يَوْمَ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَاْتِيْهِ كُلَّ سَبْتٍ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيْهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُهٗ رَاكِبًا وَّمَا شِيًا قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَصْنَعُ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يَصْنَعُوْنَ وَلَا اَمْنَعُ اَحَدًا اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ اَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ غَيْرَ اَنْ لَّا تَتَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا.

۱۱۱۳۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، انہیں ایوب نے خبر دی، اور انہیں نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما چاشت کی نماز صرف دو دن پڑھتے تھے جب مکہ آتے۔ کیونکہ آپ مکہ مکرمہ چاشت ہی کے وقت آتے تھے۔ اس وقت پہلے آپ طواف کرتے اور پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو۲ رکعت پڑھتے تھے اور جس دن آپ مسجد قباء میں تشریف لاتے آپ کا یہاں ہر شنبہ کو آنے کا معمول تھا۔ جب آپ ﷺ مسجد کے اندر آتے تو نماز پڑھے بغیر باہر نکلنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ یہاں سوار ہو کر اور پیدل دونوں طرح آتے تھے۔ نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ میں اسی طرح کرتا ہوں جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے دیکھا لیکن تمہیں رات یا دن کے کسی بھی حصے میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتا۔ صرف سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھا کرو۔

باب ۷۵۳. مَنْ اَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ.

۷۵۳۔ جو مسجد قباء میں ہر سنیچر کو آیا۔

(۱۱۱۴) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُهٗ.

۱۱۱۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہر سنیچر کو مسجد قباء آتے تھے پیدل بھی اور سواری پر بھی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی معمول رہا۔ ❶

باب ۷۵۴. اِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا.

۷۵۴۔ مسجد قباء آنا، کبھی پیدل اور کبھی سواری پر!

(۱۱۱۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ قُبَاءَ رَاكِبًا وَّمَا شِيًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ

۱۱۱۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما، کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ قباء آتے تھے۔ کبھی پیدل اور کبھی سواری پر۔ ابن نمیر نے اس میں یہ زیادتی کی ہے کہ ہم سے

---

❶ قباء کے لوگ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے لئے مدینہ آیا کرتے تھے۔ لیکن بعض حضرات اپنی مجبوریوں کی وجہ سے نہیں آسکتے تھے۔ اور آنحضور ﷺ کی قباء میں ہر سنیچر کو تشریف لانے کی یہی وجہ تھی کہ جو لوگ مدینہ نہیں آسکے ہوں، ان سے ملاقات کی جائے۔ مسجد قباء میں نماز کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ بیت المقدس تک کا دو مرتبہ سفر کرنے سے مجھے مسجد قبا میں دو۲ رکعت نماز پڑھنا زیادہ عزیز ہے۔ اگر لوگوں کو مسجد قباء کا شرف اور اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو یہیں ڈیرا ڈال دیں۔ آنحضور ﷺ کا ہر سنیچر کو مسجد قباء جانا آپ کے اتفاقیات میں سے ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ اتفاقیات میں بھی آپ ﷺ کی اتباع کیا کرتے تھے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آنحضور ﷺ کی اتفاقیات کی اتباع اگر اتفاقی طور پر ہو جائے تو یہ سنت ہے ورنہ اس پر استمرار و دوام درست نہیں ہے لیکن عام علماء امت نے ان کے اس فیصلہ کو مستحسن نہیں سمجھا ہے اسی طرح کا ایک نوٹ اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔

نَّافِعٍ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

عبیداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے کہ پھر آپ ﷺ مسجد میں دو۲ رکعت نماز پڑھتے تھے۔

باب ۷۵۵. فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ.

۷۵۵۔قبر اور منبر کے درمیانی حصہ کی فضیلت۔

(۱۱۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدِ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ بَيْنَ بَيْتِي وَ مِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ.

۱۱۱۶۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں عبداللہ بن ابی بکر نے انہیں عباد بن تمیم نے اور انہیں عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر (جہاں آپ کی قبر ہے) اور میرے اس منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

(۱۱۱۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي.

۱۱۱۷۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ایک جنت کا ٹکڑا ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (1)

باب ۷۵۶. مَسْجِدِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ.

۷۵۶۔مسجد بیت المقدس۔

(۱۱۱۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ سَمِعْتُ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدِ نِالْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِاَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِي وَ اٰنَقْنَنِي قَالَ لَاتُسَافِرُ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَمَعَهَازَوْجُهَا اَوْذُوْ مَحْرَمٍ وَّلَاصَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَاصَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَالصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَاتُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَ مَسْجِدِي.

۱۱۱۸۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، انہوں نے زید کے مولیٰ قزعہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے چار باتیں بیان کرتے سنا وہ مجھے بہت پسند آئیں۔ آپ نے فرمایا کہ عورت اپنے شوہر یا کسی ذی رحم محرم کے بغیر دو۲ دن کا سفر نہ کرے، عیدالفطر۔ اور عیدالضحیٰ کے دونوں دن روزے نہ رکھے جائیں۔ نماز صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد غروب ہونے تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور تین مسجدوں کے سوا کسی کے لئے شد رحال (سفر) نہ کیا جائے۔ مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد۔

باب ۷۵۷. اِسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ اِذَا كَانَ مِنْ

۷۵۷۔نماز میں، نماز کے کسی کام کے لئے اپنا ہاتھ استعمال کرنا۔ ابن

(1) چونکہ آپ اپنے گھر یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں مدفون ہیں اس لئے مصنف نے اس حدیث پر عنوان ''قبر اور منبر کے درمیان'' لگایا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت کی تخریج کی ہے جس میں (بیت) گھر کے بجائے قبری کا لفظ ہے گویا عالم تقدیر میں جو کچھ تھا اس کی آپ نے پہلے ہی خبر دے دی تھی اس حدیث کی مختلف شرحیں ہیں اور سب سے مناسب یہ ہے کہ یہ حصہ جنت ہی کا ہے اور دنیا کے فنا ہونے کے بعد جنت ہی کا ایک حصہ بن جائے گا۔ اس لئے یہ کسی تاویل کے بغیر جنت کا ایک باغ ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ ''میرا منبر میرے حوض پر ہے'' مطلب یہ ہے کہ حوض یہیں پر ہوگا

اَمْرِ الصَّلٰوۃِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَعِيْنُ الرَّجُلُ فِی صَلٰوتِهٖ مِنْ جَسَدِهٖ بِمَا شَآءَ وَوَضَعَ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهٗ فِی الصَّلٰوۃِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَفَّهٗ عَلٰی رُصْغِهِ الْاَيْسَرِ اِلَّا اَنْ يَّحُكَّ جِلْدًا اَوْيُصْلِحَ ثَوْبًا.

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نماز میں آدمی اپنے جسم کے جس حصے سے بھی چاہے مدد لے سکتا ہے۔ ابو اسحاق نے اپنی ٹوپی نماز پڑھتے ہوئے رکھی اور پھر اٹھا لی، علی رضی اللہ عنہ اپنی ہتھیلی بائیں پہنچے پر رکھتے تھے البتہ اگر کھجلانا ہوتا یا کپڑا درست کرنا ہوتا (تو کر لیتے تھے)۔

(۱۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِیَ خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰی عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِی طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِنْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَأَ عَشَرَ اٰيَاتٍ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّیْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلٰی رَاْسِیْ وَاَخَذَ بِاُذُنِیْ الْيُمْنٰی يَفْتِلُهَا بِيَدِهٖ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی جَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ.

۱۱۱۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں مخرمہ بن سلیمان نے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے خبر دی کہ آپ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سوئے۔ ام المؤمنین آپ کی خالہ تھیں۔ آپ نے بیان کیا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور ان کی اہل طول میں لیٹیں۔ رسول اللہ ﷺ سو گئے اور جب آدھی رات ہوئی، یا اس سے تھوڑی دیر پہلے یا بعد، تو آپ ﷺ بیدار ہو کر بیٹھ گئے اور چہرے پر نیند کے اثرات کو ہاتھوں سے دور کرنے کی کوشش کی، پھر سورہ آل عمران کے آخر کی دس آیتیں پڑھیں اس کے بعد مشکیزہ کے پاس گئے جو لٹکا ہوا تھا۔ اس سے آپ نے وضو کیا، اس کے تمام آداب و محاسن کے ساتھ۔ پھر کھڑے ہو کر نماز شروع کی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں بھی اٹھا اور جس طرح آنحضور ﷺ نے کیا تھا میں نے بھی کیا اور پھر جا کر آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آنحضور ﷺ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے داہنے کان کو پکڑ کر اسے اپنے ہاتھ سے ملنے لگے۔ اس وقت آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو ۲ رکعت پڑھی پھر دو ۲ رکعت پڑھی پھر دو ۲ رکعت پڑھی پھر دو ۲ رکعت پڑھی پھر دو ۲ رکعت پڑھی اس کے بعد وتر پڑھے اور لیٹ گئے۔ جب مؤذن آیا تو آپ ﷺ دوبارہ کھڑے ہوئے اور دو ۲ مختصر رکعتیں پڑھ کر باہر نماز (فجر) کے لئے تشریف لے گئے۔

باب ۷۵۸ .مَا يُنْهٰی مِنَ الْكَلَامِ فِی الصَّلٰوۃِ.

۷۵۸۔ نماز میں بولنے کی ممانعت۔

۱۱۲۰. حَدَّثَنَا بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الصَّلٰوۃِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا

۱۱۲۰۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (پہلے) نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے ہوتے اور ہم سلام کرتے تو آپ ﷺ

مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا وَ قَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوةِ شُغْلاً.

اس کا جواب دیتے تھے۔ اس لئے جب ہم نجاشی کے یہاں سے واپس ہوئے (حبشہ سے) تو ہم نے (پہلے کی طرح نماز ہی میں) سلام کیا لیکن اس وقت آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا بلکہ (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

(۱۱۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُرَیْمُ بْنُ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَهٗ

۱۱۲۱۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ہریم بن سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے، سابقہ حدیث کی طرح۔

(۱۱۲۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عِیْسٰی عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَیْلٍ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنْ کُنَّا لَنَتَکَلَّمُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَلِّمُ اَحَدُنَا صَاحِبَهٗ بِحَاجَتِهٖ حَتّٰی نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ الْاٰیَةَ فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ.

۱۱۲۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عیسیٰ نے خبر دی انہیں اسمٰعیل نے خبر دی، انہیں حارث بن شبیل نے، انہیں ابن عمر شیبانی نے بتایا کہ مجھ سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے عہد میں نماز پڑھنے میں گفتگو کر لیا کرتے تھے۔ کوئی بھی اپنے قریب کے نمازی سے اپنی ضرورت بیان کر دیتا تھا۔ پھر آیت "حافظوا علی الصلوات الخ" اتری اور ہمیں (نماز میں) خاموش رہنے کا حکم ہوا۔

باب ۷۵۹. مَایَجُوْزُ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالْحَمْدِ فِی الصَّلٰوةِ لِلرِّجَالِ.

۷۵۹۔ نماز میں مردوں کے لئے کیا تسبیح اور حمد جائز ہیں؟

(۱۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْلِحُ بَیْنَ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ بِلاَلٌ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ حُبِسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَؤُمُّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتُمْ فَاَقَامَ بِلاَلٌ لِلصَّلٰوةِ فَتَقَدَّمَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰی فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ فِی الصُّفُوْفِ یَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَاَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِیْحِ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا التَّصْفِیْحُ هُوَا التَّصْفِیْقُ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا یَلْتَفِتُ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا اَکْثَرُوا الْتَفَتَ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی

۱۱۲۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بنو عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے (قبا) تشریف لائے پھر جب نماز کا وقت ہوا تو بلال رضی اللہ عنہ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ اب تک نہیں تشریف لائے اس لئے آپ نماز پڑھا دیجئے۔ انہوں نے فرمایا اگر تمہاری خواہش ہے تو میں پڑھا دیتا ہوں۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی ابوبکرؓ آگے بڑھے اور نماز شروع کی اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ صفوں سے گذرتے ہوئے پہلی صف تک گئے۔ لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ بجانا شروع کیا (سہل نے کہا جانتے ہو تصفیح کیا ہے؟ یہ تصفیق ہے) ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف بھی توجہ نہیں کرتے تھے۔ لیکن جب لوگوں نے زیادہ ہاتھ پر ہاتھ مارے تو آپ متوجہ ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صف میں موجود ہیں۔ آنحضور ﷺ نے اشارہ سے انہیں

الصَّفِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَاللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهٗ وَتَقَدَّمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى.

اپنی جگہ رہنے کے لئے کہا۔ اس پر ابوبکرؓ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ تعریف کیا اور الٹے پاؤں پیچھے آ گئے۔ بقیہ نماز نبی کریم ﷺ نے آگے بڑھ کر پڑھائی (یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے اور اس پر نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے)۔

باب ۷۶۰. مَنْ سَمّٰى قَوْمًا اَوْسَلَّمَ فِى الصَّلٰوةِ عَلٰى غَيْرِ مَوَاجَهَةٍ وَّهُوَ لَا يَعْلَمُ.

۷۶۰۔ جس نے کسی قوم کا نام لیا، یا نماز میں کسی کو سلام کیا جو اس کے سامنے نہیں ہے اور وہ اسے جانتا بھی نہیں ہے۔ ❶

(۱۱۲۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ التَّحِيَةَ فِى الصَّلٰوةِ وَ نُسَمِّىْ وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَسَمِعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوْا التَّحِيَاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَاِنَّكُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِى السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ.

۱۱۲۴۔ ہم سے عمرو بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعبدالصمد عبدالعزیز بن عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابووائل نے ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نماز میں التحیات پڑھتے تھے اور نام لیتے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو سلام بھی کر لیتا تھا نبی کریم ﷺ نے سن کر فرمایا کہ اس طرح کہا کرو (ترجمہ) تحیات۔ صلوٰت اور طیبات صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ اور اے نبی (ﷺ) آپ پر سلام ہو۔ اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے صالح (نیک) بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اگر تم نے یہ پڑھ لیا تو گویا اللہ کے ان تمام بندوں کو تم نے سلام پہنچا دیا جو آسمان اور زمین میں ہیں (حدیث گذر چکی ہے)۔

باب ۷۶۱. اَلتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ.

۷۶۱۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لئے ہے۔

(۱۱۲۵) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ.

۱۱۲۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (نماز میں اگر کوئی بات پیش آ جائے تو) مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے۔ لیکن عورتوں کو ہاتھ پر ہاتھ مار کر (اطلاع دینی چاہئے)۔

(۱۱۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ كِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ.

۱۱۲۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، انہیں سفیان نے انہیں ابوحازم نے اور انہیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور عورتوں کو ہاتھ پر ہاتھ مارنا چاہئے۔

---

❶ سامنے نہ ہونے کی قید اس لئے لگائی کہ اگر شخص مذکور جسے نماز پڑھنے والے نے سلام کیا، سامنے ہو تو عام گفتگو کے ضمن میں اس کا حکم آتا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں ایک ایسی صورت بتانا چاہتے ہیں جو عام گفتگو سے علیحدہ ہو۔ عنوان کے آخری ٹکڑے سے متعلق پہلے بھی نوٹ گذر چکا ہے کہ اگر دعاء کے ضمن میں کسی کا نام نماز میں آ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔

باب ۷۶۲ مَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فِيْ صَلَاتِهٖ اَوْ تَقَدَّمَ بِاَمْرٍيَّنْزِلُ بِهٖ رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۷۶۲۔ جو شخص نماز میں الٹے پاؤں پیچھے کی طرف آیا یا کسی وجہ سے آگے بڑھا، اس کی روایت سہل بن سعد نے نبی کریم ﷺ سے کی ہے۔

(۱۱۲۷) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَاهُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَاَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَفَجَآءَ هُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِيْ صَلَاتِهِمْ فَرَحاً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حِيْنَ رَاَوْهُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

۱۱۲۷۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، ان سے یونس نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالکؓ نے خبر دی کہ مسلمان پیر کے دن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹائے ہوئے دکھائی دیئے۔ آپ نے دیکھا کہ صحابہ صف بستہ کھڑے ہیں یہ دیکھ کر آپ کھل کر مسکرا دیئے ابوبکرؓ نے الٹے پاؤں پیچھے ہٹنا چاہا انہوں نے یہ سمجھا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لائیں گے۔ مسلمان نبی کریم ﷺ کو دیکھ کر اس درجہ خوش ہوئے کہ نماز میں فتنہ میں پڑ جانے کا انہوں نے ارادہ کر لیا۔ لیکن آنحضور ﷺ نے ہاتھ کے اشارہ سے ہدایت کی کہ نماز پوری کر لیں۔ پھر آپ ﷺ نے پردہ ڈال دیا، اور حجرہ کے اندر چلے گئے۔ اسی دن آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔ (یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے)۔

باب ۷۶۳ . اِذَادَعَتِ الْاُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتْ اِمْرَاَةٌ اِبْنَهَا وَهُوَ فِيْ صَوْمَعَةٍ قَالَتْ يَاجُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ اُمِّيْ وَصَلَاتِيْ قَالَتْ يَاجُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ اُمِّيْ وَصَلَاتِيْ قَالَتْ يَاجُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ اُمِّيْ وَصَلَاتِيْ قَالَتْ اللّٰهُمَّ

۷۶۳۔ جب ماں اپنے لڑکے کو نماز میں پکارے۔ ❶ لیث نے بتایا کہ مجھ سے جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (بنی اسرائیل کی) ایک خاتون نے اپنے بیٹے کو پکارا اس وقت وہ عبادت خانے میں تھے۔ ماں نے پکارا کہ اے جریج! جریج (پس وپیش میں پڑ گئے اور دل میں) کہنے لگے اے اللہ! میری ماں اور میری نماز، ماں نے پھر پکارا۔ اے جریج! وہ (اب بھی یہی) سوچ رہے تھے۔ اے

❶ یعنی لڑکا نماز پڑھ رہا تھا کہ والدہ نے پکارا، تو کیا اس صورت میں لڑکے کو جواب دینا چاہئے یا نہیں؟ فقہا کا یہ فیصلہ ہے کہ نماز کے اندر جواب سے بہر حال نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ البتہ اگر نماز نفل پڑھ رہا ہو اور اس وقت ماں پکارے تو یہ جائز ہے کہ نماز توڑ کر ماں کا جواب دے لیکن فرض نماز پڑھتے وقت نماز توڑنا اور جواب دینا جائز نہیں ہے۔ حدیث میں ہے کہ ماں نے بیٹے کو نماز پڑھنے میں بلایا اور جب بیٹے نے جواب نہیں دیا تو انہوں نے بددعا کی جو قبول بھی ہوگئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض اور نفل کی تمیز کے بغیر ماں کا جواب دینا چاہئے اور نہ دینا غلطی ہے ورنہ ماں کی دعا قبول نہ ہوتی لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ تشریع اور دعاء دونوں کے باب الگ الگ ہیں اور کبھی دعاء شرعی مسئلہ کے خلاف کی صورت میں بھی قبول ہوجاتی ہے۔ ابن بطال نے اس کی الگ ہی توجیہ کی ہے کہ ان کی شریعت میں گفتگو نماز کے اندر جائز تھی اس لئے جب انہوں نے ماں کے بلانے پر کوئی جواب نہیں دیا اور برابر نماز اور مناجات میں مشغول رہے تو انہوں نے بددعا کی۔

لَايَمُوْتُ جُرَيْجٌ حَتّٰى يَنْظُرَ فِيْ وَجْهِ الْمَيَا مِيْسِ وَكَانَتْ تَأْ وِيْ اِلٰى صَوْ مَعَتِهٖ رَا عِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيْلَ لَهَا مِمَّنْ هٰذَاالْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْ مَعَتِهٖ قَالَ جُرَيْجٌ اَيْنَ هٰذِهِ الَّتِيْ تَزْ عَمُ اَنَّ وَ لَدَ هَا لِيْ قَالَ يَا بَا بُوْسُ مَنْ اَبُوْكَ قَالَ رَاعِيِ الْغَنَمِ

اللہ میری ماں! اور میری نماز (آ کر) ماں نے بددعا کی۔ اے اللہ! جریج کو موت نہ آئے، جب تک وہ زانیہ کا چہرہ نہ دیکھ لے! جریج کی عبادت گاہ کے قریب ایک چرانے والی آیا کرتی تھی وہ بکریاں چراتی تھی۔ اتفاق سے اسے بچہ پیدا ہوا۔ لوگوں نے پوچھا، کہ یہ کس کا بچہ ہے؟ اس نے کہا کہ جریج کا ہے، وہ ایک مرتبہ اپنی عبادت گاہ سے نکلے تھے۔ جریج نے پوچھا کہ وہ عورت کہاں ہے جس نے مجھ پر تہمت لگائی ہے کہ اس کا بچہ مجھ سے ہے (عورت بچے کو لے کر آئی) تو انہوں نے بچے سے پوچھا کہ بچے! تمہارا باپ کون ہے؟ بچہ بول پڑا کہ ایک بکریاں چرانے والا (گویا ماں کی بددعا بھی پوری ہوئی اور تہمت، سے بھی براءت ہوئی۔ یہ حدیث آئندہ تفصیل کے ساتھ آئے گی)۔

باب ۷۶۴. مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلٰوةِ.

(۱۱۲۸) حَدَّثَنَااَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَيْقِيْبٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَا حِدَةً.

۷۶۴۔ نماز میں کنکری ہٹانا۔

۱۱۲۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے معیقیب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے جو ہر مرتبہ سجدہ کرتے ہوئے کنکریاں برابر کرتا تھا فرمایا کہ اگر کرنا ہو تو صرف ایک مرتبہ کیا کرو۔

باب ۷۶۵. بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلٰوةِ لِلسُّجُوْدِ.

(۱۱۲۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهٗ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهٗ فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

۷۶۵۔ نماز میں سجدہ کے لئے کپڑا بچھانا۔

۱۱۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے بشر نے حدیث بیان کی ہم سے غالب نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن عبداللہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سخت گرمیوں میں جب نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور چہرہ کو زمین پر پوری طرح رکھنا مشکل ہو جاتا تو اپنا کپڑا بچھا لیتے تھے اور اسی پر سجدہ کرتے تھے۔

باب ۷۶۶. مَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ.

(۱۱۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمُدُّ رِجْلَيَّ فِيْ قِبْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَرَ فَعْتُهَا فَاِ ذَا قَامَ مَدَدْ تُهَا.

۷۶۶۔ نماز میں کس طرح کے عمل جائز ہیں؟

۱۱۳۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالنضر نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اپنا پاؤں نبی کریم ﷺ کے سامنے پھیلا لیتی تھی اور آپ نماز پڑھتے ہوتے، پھر جب آپ سجدہ کرنا چاہتے تو ہلکے سے اسے دبا دیتے تھے۔ میں پاؤں ہٹا لیتی اور پھر جب آپ ﷺ

کھڑے ہوجاتے تو میں پاؤں پھیلا لیتی (حدیث گذر چکی)۔

(۱۱۳۱) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةً قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِىْ فَشَدَّ عَلَىَّ لِيَقْطَعَ الصَّلٰوةَ عَلَىَّ فَاَمْكَنَنِى اللّٰهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهٗ وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُوْثِقَهٗ اِلٰى سَارِيَةٍ حَتّٰى تُصْبِحُوْا فَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ هَبْ لِىْ مُلْكًا لَّايَنْبَغِىْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِىْ فَرَدَّهٗ اللّٰهُ خَاسِئًا ثُمَّ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ فَذَعَتُّهٗ بِالذَّالِ اَىْ خَنَقْتُهٗ وَفَدَعَتُّهٗ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اَىْ يُدْفَعُوْنَ وَالصَّوَابُ الْاَوَّلُ اِلَّا اَنَّهٗ كَذَا قَالَ بِتَشْدِيْدِ الْعَيْنِ وَ التَّاءِ.

۱۱۳۱۔ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے کہ آپ نے ایک مرتبہ نماز پڑھی، پھر فرمایا کہ میرے پاس اچانک ایک شیطان آ گیا اور کوشش کرنے لگا کہ میری نماز خراب کر دے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی، میں نے اسے پوری طرح مغلوب کر لیا تھا، آخر میں میرا ارادہ تھا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دوں اور جب صبح ہو تو تم بھی دیکھو، لیکن مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی ''اے اللہ! مجھے ایسی سلطنت عطا کیجئے جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے۔'' (اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا) اور اللہ تعالیٰ نے اسے نامراد واپس کیا۔ اس کے بعد نضر بن شمیل نے بیان کیا کہ ذعتہ ذال سے ہے، معنی ہیں میں نے گلا گھونٹ دیا اور دعتہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے لیا گیا ہے ''یوم یدعون'' معنی میں لے جائے جاتے ہیں۔ درست پہلا ہی لفظ ہے۔ البتہ شعبہ نے اسی طرح عین اور تاء کی تشدید کے ساتھ بیان کیا ہے۔

باب۷۶۷. اِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فِى الصَّلٰوةِ وَقَالَ قَتَادَةُ اِنْ اَخَذَ ثَوْبَهٗ يَتْبَعُ السَّارِقَ وَيَدَعُ الصَّلٰوةَ

۷۶۷۔ اگر نماز پڑھتے میں کسی کا جانور بھاگ پڑے قتادہ نے فرمایا تھا کہ اگر کسی کا کپڑا چور اٹھا لے گیا تو نماز چھوڑ کر چور کا پیچھا کرنا چاہیے۔

(۱۱۳۲) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا بِالْاَهْوَازِ نُقَاتِلُ الْحَرُوْرِيَّةَ فَبَيْنَا اَنَا عَلٰى جُرُفِ نَهْرٍ اِذَا رَجُلٌ يُصَلِّىْ وَاِذَا لِجَامُ دَابَّتِهٖ بِيَدِهٖ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهٗ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا قَالَ شُعْبَةُ هُوَ اَبُوْبَرْزَةَ الْاَسْلَمِىُّ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْخَوَارِجِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ افْعَلْ بِهٰذَا الشَّيْخِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ قَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ وَاِنِّىْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ اَوْسَبْعَ غَزَوَاتٍ اَوْثَمَانَ غَزَوَاتٍ وَشَهِدْتُ تَيْسِيْرَهٗ وَ اِنِّىْ اِنْ كُنْتُ اَنْ اُرَاجِعَ مَعَ دَابَّتِىْ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اَدَعَهَا تَرْجِعُ اِلٰى مَاْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَىَّ.

۱۱۳۲۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازرق بن قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم اہواز میں خارجیوں سے جنگ کر رہے تھے۔ اسی دوران نہر کے کنارے سے میری نظر ایک صاحب پر پڑی جو نماز پڑھ رہے تھے کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے گھوڑے کی لگام ان کے ہاتھ میں ہے اس وقت سواری ان سے چھوٹ کر بھاگ جانے کی کوشش کرنے لگی تو وہ بھی اس کا پیچھا کرنے لگے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ یہ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر خوارج میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ اے اللہ! اس شیخ کو برا دن دکھا۔ جب شیخ واپس ہوئے تو فرمایا کہ میں نے تمہاری باتیں سن لی ہیں اور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ یا سات یا آٹھ غزدوں میں شریک رہا ہوں اور میں نے آپ کی سہولتوں کا خود مشاہدہ کیا ہے، اس لئے اس بات سے کہ وہ چھوٹ کر اپنے اصطبل میں چلی جائے اور میرے لئے دشواری ہو۔ میرے نزدیک یہ زیادہ بہتر تھا کہ میں اسے واپس لوٹا لاؤں۔

(۱۱۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُوْرَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُّعِدْتُّهٗ حَتّٰى لَقَدْ رَاَيْتُ اُرِيْدُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَّ هُوَالَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ.

۱۱۳۳۔ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے ان سے عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سورج گرہن لگا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے (نماز کے لئے) اور ایک طویل سورۃ پڑھی۔ پھر رکوع کیا، اور بہت دیر تک رکوع میں رہے۔ پھر سر مبارک اٹھایا اس کے بعد دوسری سورۃ پڑھنی شروع کی اور پھر رکوع کیا اور رکوع پورا کر کے سجدہ میں گئے۔ دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا، نماز سے فارغ ہو کر آپ نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، اس لئے جب تم ان میں گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز شروع کر دو تا آنکہ یہ صاف ہو جائے۔ میں نے اپنی اسی جگہ سے ان تمام چیزوں کا مشاہدہ کر لیا ہے جن کا مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، ایک مرتبہ میرا ارادہ ہوا کہ جنت سے ایک خوشہ توڑ لوں، ابھی تم لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ میں آگے بڑھا تھا اور میں نے جہنم بھی دیکھی (اس کی شدت کا یہ عالم تھا کہ) بعض بعض کو کھائے جا رہی تھی۔ تم لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ میں پیچھے ہٹ گیا تھا (جہنم کے اس ہولناک منظر کو دیکھ کر) میں نے جہنم کے اندر عمرو بن لحی کو بھی دیکھا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے سائبہ ❶ کی رسم عرب میں رائج کی تھی۔

باب ۷۶۸. مَايَجُوْزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ. وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ سُجُوْدِهٖ فِيْ كُسُوْفٍ.

۷۶۸۔ نماز میں کس حد تک تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسوف کی نماز میں سجدہ کے اندر پھونک ماری تھی۔ ❷

(۱۱۳۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ اَحَدِكُمْ فَاِذَا كَانَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَوْ قَالَ لَايَتَنَخَّمَنَّ ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا بَزَقَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلٰى يَسَارِهٖ.

۱۱۳۴۔ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف رینٹ دیکھی۔ آپ مسجد میں موجود لوگوں کے سامنے بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے ہوتا ہے، اس لئے نماز میں تھوکا نہ کرو۔ یا یہ فرمایا کہ رینٹ نہ نکالا کرو۔ پھر آپ اترے اور خود ہی اسے صاف کر دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب کسی کو تھوکنا ہی ہو تو بائیں طرف تھوک لے۔

---

❶ سائبہ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو جاہلیت میں نذر مان کر چھوڑ دی جاتی تھی نہ اس پر سوار ہوتے اور نہ اس کا دودھ پیتے، یہی عمرو بن لحی عرب میں بت پرستی اور دوسری بہت سی منکرات کا بانی ہے۔ ❷ بحرالرائق میں ہے کہ اگر نماز میں کوئی پھونک مارے اور قریب کے لوگ اس کی آواز کو بھی سن لیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن اگر پھونک کی آواز سنائی نہ دے تو نہیں ٹوٹتی۔

(۱۱۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَ لٰكِنْ عَنْ شِمَالِهٖ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى.

۱۱۳۵۔ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ نماز میں اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اس لئے سامنے نہ تھوکنا چاہئے اور نہ دائیں طرف تھوکنا چاہئے البتہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

باب ۷۶۹. مَنْ صَفَّقَ جَاهِلاً مِّنَ الرِّجَالِ فِيْ صَلَاتِهٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهٗ فِيْهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۷۶۹۔اگر کوئی مرد ناواقفیت کی وجہ سے نماز میں ہاتھ پر ہاتھ مارے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔اس میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نبی کریم ﷺ سے ہے۔

باب ۷۷۰. اِذَا قِيْلَ لِلْمُصَلِّيْ تَقَدَّمْ اَوِ انْتَظِرْ فَانْتَظَرَ فَلَا بَاْسَ.

۷۷۰۔نماز پڑھنے والے سے آگے بڑھنے یا انتظار کرنے کے لئے کہا گیا اور اس نے انتظار کیا تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۱۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ هُمْ عَاقِدُوْا اُزْرِهِمْ مِّنَ الصِّغَرِ عَلٰى رِقَابِهِمْ فَقِيْلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا

۱۱۳۶۔ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی انہیں ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز اس طرح پڑھتے تھے کہ تہبند چھوٹے ہونے کی وجہ سے انہیں اپنی گردنوں سے باندھے رکھتے تھے اور عورتوں کو (جو مردوں کے پیچھے نماز میں شریک رہتی تھیں) یہ حکم تھا کہ جب تک مرد پوری طرح بیٹھ نہ جائیں، وہ اپنے سر نہ اٹھائیں۔

باب ۷۷۱. لَا يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلٰوةِ.

۷۷۱۔نماز میں سلام کا جواب نہ دیا جائے۔

(۱۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ هُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَ قَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلاً.

۱۱۳۷۔ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (ابتداء اسلام میں) نبی کریم ﷺ کو جب آپ ﷺ نماز پڑھتے ہوتے میں سلام کرتا تو آپ اس کا جواب دیتے تھے۔لیکن جب ہم (حبشہ سے جہاں ہجرت کی تھی) واپس ہوئے تو میں نے (حسب معمول اسی طرح نماز میں) پھر سلام کیا۔لیکن آپ نے جواب نہیں دیا (کیونکہ اب نماز میں بات چیت وغیرہ کی ممانعت ہوگئی تھی) اور فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

(۱۱۳۸) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ شِنْظِيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ لَّهٗ

۱۱۳۸۔ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر بن شنظیر نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن ابی رباح نے ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی ایک ضرورت کے لئے بھیجا۔میں جا کر واپس آیا۔

فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَ قَدْ قَضَيْتُهَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِيْ قَلْبِيْ مَا اللّٰهُ اَعْلَمُ بِهٖ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ لَعَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ اَنِّيْ اَبْطَاْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِيْ قَلْبِيْ اَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ اِنَّمَا مَنَعَنِيْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَكَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُتَوَجِّهًا اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

میں نے کام انجام دے دیا تھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس سے مجھے اتنا رنج ہوا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے میں نے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ مجھ پر اس لئے خفا ہیں کہ میں نے تاخیر کی۔ میں نے پھر دوبارہ سلام کیا اور جب اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا تو پہلے سے بھی زیادہ رنج ہوا۔ پھر میں نے (تیسری مرتبہ) سلام کیا اور اب آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا کہ جواب دینے سے مانع یہ تھا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اس وقت سواری پر تھے اور رخ آپ ﷺ کا قبلہ کے سوا کسی اور طرف تھا (غالباً نفل پڑھ رہے ہوں گے)۔

باب ۷۷۲. رَفْعِ الْاَيْدِيْ فِي الصَّلٰوةِ لِاَمْرٍ يَنْزِلُ بِهٖ.

۷۷۲۔ کسی اہم بات کے پیش آنے پر نماز میں ہاتھ اٹھانا۔

(۱۱۳۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءَ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَّكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ وَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْحِ قَالَ سَهْلٌ التَّصْفِيْحُ هُوَ التَّصْفِيْقُ قَالَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ

۱۱۳۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ قباء کے بنو عمرو بن عوف میں کوئی نزاع پیدا ہو گیا ہے اس لئے آپ ﷺ چند صحابہؓ کو ساتھ لے کر اصلاح کے لئے وہاں تشریف لے گئے رسول اللہ ﷺ صلح صفائی میں مصروف رہے اور نماز کا وقت ہو گیا۔ بلالؓ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نہیں آئے اور نماز کا وقت ہو گیا ہے (آنحضور ﷺ نے پہلے ہی اس سے متعلق ہدایت کر دی تھی) تو کیا آپ نماز پڑھائیں گے آپ نے جواب دیا کہ ہاں اگر تم چاہتے ہو تو پڑھا دوں گا۔ بلالؓ نے اقامت کہی اور ابوبکرؓ نے آگے بڑھ کر نیت باندھ لی۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور صفوں سے گذرتے ہوئے پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنے شروع کر دیئے (سہلؓ نے فرمایا کہ تصفیح کے معنی تصفیق کے ہیں) آپ ﷺ نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ نماز میں کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ لیکن جب لوگوں نے زیادتی کر دی تو آپ نے توجہ کی کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ موجود ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اشارہ سے آپ کو نماز پڑھتے رہنے کے لئے کہا۔ اس پر ابوبکرؓ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر الٹے پاؤں پیچھے کی طرف چلے آئے اور صف میں کھڑے ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ لوگو! یہ کیا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ مَالَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيْحِ اِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ مَّا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَاكَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بات ہے کہ جب نماز میں کوئی بات پیش آتی ہے تو تم ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگتے ہو۔ یہ تو عورتوں کے لئے ہے تمہیں اگر نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو سبحان اللہ کہا کرو۔ اس کے بعد آپ ﷺ ابوبکرؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ابوبکر! میرے کہنے کے باوجود آپ نے نماز کیوں نہ پڑھائی ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں نماز پڑھانے کی جرأت کرتا۔ ❶

باب ۷۷۳. اَلْخَصْرُ فِي الصَّلٰوةِ.

۷۷۳۔ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا۔

(۱۱۴۰) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ وَ قَالَ هِشَامٌ وَّاَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۱۱۴۰۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا تھا۔ ہشام اور ابو ہلال نے ابن سیرین کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

(۱۱۴۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا

۱۱۴۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے روکا گیا تھا۔

باب ۷۷۴. يُفْكِرُ الرَّجُلُ لِشَيْءٍ فِي الصَّلٰوةِ وَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّيْ لَاُجَهِّزُ جَيْشِيْ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ.

۷۷۴۔ نماز میں کسی چیز کا خیال۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نماز پڑھتا رہتا ہوں اور ادھر فوج کو مسلح کرنے کی تدابیر سامنے آتی رہتی ہیں۔

(۱۱۴۲) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ

۱۱۴۲۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے

❶ یہ حدیث اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ گذر چکی ہے۔ اس پر نوٹ بھی لکھا گیا تھا۔ یہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ کسی خاص بات کے پیش آنے پر نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ہاتھ اٹھا کر کی جاسکتی ہے۔ اس سے پہلے ہم نے لکھا تھا کہ دوسری روایتوں میں یہ بھی ہے کہ اس پر بھی آپ ﷺ نے سوال کیا تھا کہ ہاتھ کیوں نماز میں ابوبکرؓ نے اٹھایا۔ بہر حال حدیث واضح ہے اور اس سلسلے میں اس حد تک عمل بہتر کہا جاسکتا ہے جس حد تک حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ نماز میں طمانیت وسکون مطلوب ہے۔ یہ ایک واقعہ ضروری ہے لیکن اس سے کوئی ضابطہ اور قاعدہ بنالینا مناسب نہیں ہوسکتا۔ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابتداء ہجرت کا شاید واقعہ ہے کیونکہ اس میں ہے کہ صحابہ نے ہاتھ پر ہاتھ مارا حالانکہ یہ صرف عورتوں کے لئے ہے۔ ابتداء میں نماز کے اندر اتنی طمانیت وسکون کا لحاظ نہیں تھا بعد میں اس کا بہت اہتمام ہوا۔

حَدَّثَنَا عُمَرُ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيْعًا وَّ دَخَلَ عَلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ ثُمَّ خَرَجَ وَ رَاٰى مَا فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهٖ فَقَالَ ذَكَرْتُ وَ اَنَا فِي الصَّلٰوةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِ هْتُ اَنْ يُّمْسِيَ اَوْيَبِيْتَ عِنْدَنَا فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ.

حدیث بیان کی، ان سے عمر نے جو سعد کے بیٹے تھے، حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے خبر دی عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے انہوں نے نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ سلام پھیرتے ہی بڑی تیزی سے اٹھے اور بعض ازواج کے حجرہ میں تشریف لے گئے۔ پھر باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے اپنی اس سرعت پر اس تعجب وحیرت کو محسوس کیا جو صحابہؓ کے چہروں سے ظاہر ہورہا تھا اس لئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں مجھے سونے کا ایک ڈلا یاد آیا جو ہمارے پاس باقی رہ گیا تھا۔ میں نے پسند نہیں کیا کہ ہمارے پاس وہ شام یا رات تک رہ جائے اس لئے میں نے اسے تقسیم کرنے کے لئے کہہ دیا ہے۔

(۱۱۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ اَدْ بَرَالشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّا ذِيْنَ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ اَدْبَرَ فَاِذَا سَكَتَ اَقْبَلَ فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُوْلُ لَهٗ اُذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا فَعَلَ اَحَدُ كُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَ تَيْنِ وَ هُوَ قَاعِدٌ وَسَمِعَهٗ اَبُوْ سَلَمَةَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۱۴۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر نے اور ان سے اعرج نے بیان کیا، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان ریاح خارج کرتے ہوئے بھاگتا ہے تا کہ اذان نہ سن سکے۔ جب مؤذن چپ ہوجاتا ہے تو پھر آجاتا ہے اور جب صف بندی ہونے لگتی ہے (اور اقامت کہی جاتی ہے) تو پھر بھاگ جاتا ہے لیکن جب مؤذن چپ ہوجاتا ہے تو پھر آجاتا ہے اور نمازی کے دل میں برابر وساوس پیدا کرتا رہتا ہے کہ (فلاں فلاں بات) یاد کرو۔ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو مسلمان کے ذہن میں بھی نہیں تھیں۔ اس طرح مصلی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ جب کوئی یہ بھول جائے (کہ جتنی رکعتیں پڑھیں) تو بیٹھ کر دو سجدے کرنے چاہئیں ابوسلمہ نے یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔

(۱۱۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ النَّاسُ اَكْثَرَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا فَقَالَ بَلٰى قُلْتُ لٰكِنْ اَنَا اَدْرِيْ قَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَ كَذَا.

۱۱۴۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن ابی ذئب نے خبر دی، انہیں سعد مقبری نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے۔ میں ایک شخص سے ایک مرتبہ ملا اور اس سے دریافت کیا کہ گذشتہ رات نبی کریم ﷺ نے عشاء میں کون سی سورتیں پڑھی تھیں۔ اس نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم! میں نے پوچھا کہ تم نماز میں شریک تھے؟ کہا کہ میں شریک تھا۔ میں نے کہا لیکن مجھے یاد ہیں۔ آپ

ﷺ نے فلاں فلاں سورتیں پڑھی تھیں۔ ❶

باب ۷۷۵. مَاجَآءَ فِي السَّهْوِ اِذَا قَامَ مِنْ رَّكْعَتَيِ الْفَرِيْضَةِ.

۷۷۵۔ فرض کی دو رکعتوں کے بعد (تشہد کے بغیر) کھڑے ہو جانے پر سجدہ سہو سے متعلق احادیث۔

(۱۱۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوٰاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۱۴۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک بن انس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبدالرحمٰن اعرج نے اور ان سے عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کسی نماز کی دو رکعت پڑھانے کے بعد (قعدۂ تشہد کے بغیر) کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ بیٹھے نہیں۔ اس لئے مقتدی بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ نماز جب آپ ﷺ پوری کر چکے تو ہم سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے، لیکن آپ ﷺ نے سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا۔

(۱۱۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ.

۱۱۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں یحیٰی بن سعید نے، انہیں عبدالرحمٰن اعرج نے اور ان سے عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے۔ اس لئے نماز جب پوری پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے دو سجدے کئے اور سلام اس کے بعد پھیرا۔

باب ۷۷۶. اِذَا صَلّٰى خَمْسًا.

۷۷۶۔ اگر پانچ رکعت نماز پڑھ لی۔

(۱۱۴۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ.

۱۱۴۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر میں پانچ رکعت پڑھ لیں۔ اس لئے آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا نماز کی رکعتیں بڑھ گئی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے؟ کہنے والے نے کہا کہ آپ ﷺ نے پانچ رکعت پڑھی ہیں، اس پر آپ ﷺ نے دو سجدے کئے، حالانکہ آپ ﷺ سلام پھیر چکے تھے۔

باب ۷۷۷. اِذَا سَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ اَوْفِيْ ثَلَاثٍ

۷۷۷۔ جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا پھر نماز ہی کی طرح یا اس

---

❶ سب کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ واقعہ نماز میں بات چیت کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہے۔ پہلے کئی بار ہم لکھ چکے ہیں کہ ابتداء اسلام میں نماز میں بڑا توسع تھا۔ سلام وکلام سب کچھ جائز تھا لیکن پھر منسوخ ہو گیا۔ ان روایتوں سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلام سے پہلے آپ ﷺ نے سجدہ سہو کیا تھا۔ حنفیہ کے یہاں اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ایک سلام کیا جائے پھر سجدۂ سہو اور آخری سلام اس کے بعد کیا جائے گا۔ احادیث میں اس طرح بھی سجدہ سہو کا ذکر ملتا ہے۔ احناف کا دوسرے ائمہ سے اس باب میں اختلاف صرف افضلیت کی حد تک ہے۔

فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُوْدِ الصَّلٰوةِ اَوْ اَطْوَلَ.

(۱۱۴۸) حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَقَصَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَحَقٌّ مَايَقُوْلُ قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدٌ وَرَاَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَلّٰى مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فَسَلَّمَ وَ تَكَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب۷۷۸. مَنْ لَّمْ يَتَشَهَّدْ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ اَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَ لَمْ يَتَشَهَّدَا وَقَالَ قَتَادَةُ لَايَتَشَهَّدُ.

(۱۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْاَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ.

سے بھی طویل دو سجدے کئے۔

۱۱۴۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ذوالیدین نے کہا کہ یارسول اللہ! کیا نماز کی رکعتیں کم ہوگئیں (کیونکہ بھول کر آپ ﷺ نے صرف دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا تھا) اس پر نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ صحیح کہتے ہیں؟ صحابہؓ نے فرمایا کہا کہ جی ہاں، صحیح کہا ہے۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے دو رکعت اور پڑھیں، پھر دو سجدے کئے سعد نے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر کو میں نے دیکھا کہ آپ نے مغرب کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور گفتگو کی پھر باقی نماز پوری کی اور دو سجدے کئے اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

۷۷۸۔ اگر کسی نے سجدۂ سہو کے بعد تشہد نہیں پڑھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے اور حسن رحمۃ اللہ علیہ نے تشہد پڑھے بغیر سلام پھیر دیا تھا۔ قتادہ نے کہا کہ تشہد نہیں پڑھا جائے گا۔ ❶

۱۱۴۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک بن انس نے خبر دی، انہیں ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی نے، انہیں محمد بن سیرین نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو ۲ رکعت پڑھ کر نماز ختم کر دی تھی۔ اس لئے ذوالیدین نے پوچھا کہ یارسول اللہ (ﷺ) کیا نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ ﷺ بھول گئے ہیں رسول اللہ (ﷺ) نے پوچھا کہ کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں، لوگوں نے کہا جی ہاں، صحیح کہتے ہیں۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور دو ۲ رکعت اور پڑھیں پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر پہلے ہی جیسا یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا۔

---

❶ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے معانی الآثار میں قوی سند سے اور امام ترمذی نے تحسین کے ساتھ ایسی روایتیں نقل کی ہیں جن میں واضح طور پر ہے کہ آنحضور ﷺ نے سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھا تھا۔ طحاوی کی روایت میں آپ ﷺ کا فرمان نقل ہوا ہے و ترمذی میں خود آپ کا عمل اور حنفیہ کے یہاں عمل انہیں احادیث کے مطابق ہے۔ صورت یہ ہوگی کہ تشہد پڑھنے کے بعد ایک سلام پھیرا جائے پھر دو سجدے کئے جائیں۔ اس کے بعد بیٹھ کر تشہد اور آگے کی درود اور دعاء پڑھی جائے اور پھر سلام پھیرا جائے۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہاں جو قول نقل کیا ہے اس میں ہے کہ آپ نے تشہد نہ پڑھنے کے لئے کہا لیکن حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ عبدالرزاق نے قتادہ رضی اللہ عنہ کے تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیرنا نقل کیا ہے کہ شاید 'لا' بخاری کی روایت میں زائد ہے۔

(۱۱۵۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۱۱۵۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ بن علقمہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں نے محمد بن سیرین سے پوچھا کہ کیا سجدہ سہو میں تشہد ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ ❶

باب ۷۷۹. مَنْ يُكَبِّرُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

۷۷۹۔ سجدہ سہو میں جس نے تکبیر کہی۔

(۱۱۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَكْثَرُ ظَنِّيْ اَنَّهَا الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا وَ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهَابَا اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَ رَجُلٌ يَّدْعُوْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتْ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَ لَمْ تُقْصَرْ قَالَ بَلٰى قَدْ نَسِيْتَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْاَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَ كَبَّرَ.

۱۱۵۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے شام کی کوئی نماز پڑھی۔ میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی۔ اس میں آپ ﷺ نے صرف دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ ایک درخت کے تنے سے جو مسجد کی اگلی صف میں تھا ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے، آپ اپنا ہاتھ اس پر رکھے ہوئے تھے۔ حاضرین میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے لیکن انہیں بھی کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ جو لوگ نماز پڑھتے ہی مسجد سے نکل جانے کے عادی تھے وہ باہر جا چکے تھے۔ لوگوں نے کہا کیا نماز کی رکعتیں کم ہو گئیں؟ ایک شخص جنہیں نبی کریم ﷺ ذوالیدین کہتے تھے، وہ بولے آپ ﷺ بھول گئے یا نماز میں کمی ہو گئی؟ آنحضور ﷺ نے کہا کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعتیں کم ہوئیں، ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں، آپ بھول گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے دو رکعت اور پڑھی اور سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی اور معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا جب سجدہ سے سر اٹھایا تو پھر تکبیر کہی اور پھر تکبیر کہہ کر سجدہ میں گئے، یہ سجدہ بھی معمول کی طرح یا اس سے طویل تھا۔ اس کے بعد آپ نے سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ ❷

(۱۱۵۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ

۱۱۵۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی جو سعید کے بیٹے تھے، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے شہاب نے حدیث بیان کی ان سے

---

❶ ابوداؤد نے سجدہ سہو کے باب میں ص ۱۴۵ پر اسی روایت کو اس طرح نقل کیا ہے کہ سلمہ بن علقمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن سیرین سے پوچھا اور تشہد؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تشہد کے بارے میں کچھ سنا نہیں ہے لیکن میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ تشہد پڑھا جائے۔ ❷ یہ حدیث اس سے پہلے بھی آ چکی ہے لیکن اس روایت میں سجدہ سہو کی تکبیرات کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔ اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مناسب عنوان کے تحت اسے بیان کیا، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سجدہ سہو کے لئے مستقل تکبیر تحریمہ کے قائل ہیں۔ گویا ان کے نزدیک یہ دونوں سجدے بھی ایک طرح کی نماز ہیں کہ ان کے لئے تکبیر تحریمہ کی ضرورت ہے لیکن جمہور اس کے قائل نہیں، بعض احادیث میں کچھ اس طرح کا ذکر ہے جس سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی بھی تائید ہوتی ہے۔

اَلْاَسَدِيّ حَلِيْفُ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَ عَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَكَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَانَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ تَابَعَهٗ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيْرِ.

اعرج نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بحینہ اسدی نے حدیث بیان کی یہ بنوعبدالمطلب کے حلیف تھے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں کھڑے ہوگئے حالانکہ اس وقت آپ کو بیٹھنا چاہئے تھا (قعدۂ اولیٰ میں) اس لئے جب آپ نے نماز پوری کی تو دو سجدے کئے اور ہر سجدے میں بیٹھے ہی بیٹھے سلام سے پہلے تکبیر کہی مقتدیوں نے بھی آپ کے ساتھ یہ دو سجدے کئے۔ آپ بیٹھنا بھول گئے تھے اس لئے یہ سجدے اس کے بدلہ میں کئے تھے۔ اس روایت کی متابعت ابن جریج نے ابن شہاب کے واسطہ سے تکبیر کے ذکر میں کی ہے۔

باب ۷۸۰. اِذَا لَمْ يَدْرِكَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ.

۷۸۰۔ جب یہ یاد نہ رہے کہ کتنی نماز پڑھی، تین رکعت یا چار رکعت، تو بیٹھ کر دو سجدے کرنے چاہئیں۔

(۱۱۵۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْاَذَانَ فَاِذَا قُضِيَ الْاَذَانُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ فَاِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ وَيَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا وَكَذَا مَالَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ يَّدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا لَمْ يَدْرِ اَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ.

۱۱۵۳۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن ابی عبداللہ دستوائی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان ریاح خارج کرتے ہوئے بھاگتا ہے (بھاگنے کی تیزی کو بتانا مقصود ہے) تاکہ اذان نہ سنے۔ جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے پھر جب اقامت شروع ہوتی ہے تو پھر بھاگ پڑتا ہے۔ لیکن اقامت ختم ہوتے ہی پھر آ جاتا ہے اور نمازی کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے۔ کہتا ہے کہ فلاں فلاں چیز یاد کرو۔ اس طرح اسے وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو اس کے ذہن میں نہیں تھیں لیکن دوسری طرف نمازی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں اس نے پڑھی ہیں۔ اس لئے اگر کسی کو یہ یاد نہ رہے کہ تین رکعت پڑھیں یا چار تو بیٹھ کر دو سجدے کرنے چاہئیں۔

باب ۷۸۱. السَّهْوُ فِي الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ وِتْرِهٖ.

۷۸۱۔ فرض اور نفل میں سہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وتر میں بھی دو سجدے (سہو کے) کئے تھے۔ ❶

(۱۱۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

۱۱۵۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص جب نماز

❶ جمہور امت کا مسلک یہی ہے کہ فرائض اور نوافل سہو کے احکام میں برابر ہیں کچھ لوگوں نے اس سلسلے میں فرق بھی کیا ہے اور نفل میں سہو پر سجدۂ سہو ضروری نہیں قرار دیا ہے۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَ كُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَآءَ الشَّيْطٰنُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَ جَدَذٰلِكَ اَحَدُ كُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَ تَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آ کر التباس پیدا کرتا ہے پھر یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ اس لئے جب ایسا ہو تو دو سجدے بیٹھ کر کرنے چاہئیں۔

باب ۷۸۲. اِذَا كُلِّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَاسْتَمَعَ.

۷۸۲۔ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ کسی نے اس سے گفتگو کرنی چاہی، مصلی نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اس کی بات سن لی (تو نماز نہیں ٹوٹے گی)۔

(۱۱۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوْا اِقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا اِنَّا اُخْبِرْنَا اِنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ اَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَبَلَّغْتُهَا مَااَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ اِلٰى عَآئِشَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَ عِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهٖ قُوْلِيْ لَهٗ تَقُوْلُ لَكَ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَاِنْ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخِرِيْ عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَبِيَدِهٖ فَاسْتَاْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَابِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ اِنَّهٗ اَتَانِيْ نَاسٌ

۱۱۵۵۔ ہم سے یحیٰی ابن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی، انہیں بکیر نے انہیں کریب نے کہ ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن ازہر نے انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا، ان حضرات نے ان سے یہ کہا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہم سب کا سلام کہنے کے بعد عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق دریافت کرنا، انہیں یہ بھی بتا دینا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ یہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں حالانکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان دو رکعتوں سے منع کیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس نماز کے پڑھنے پر بہت سے لوگوں کو مارا بھی تھا۔ کریب نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پیغام پہنچایا۔ اس کا جواب آپ نے یہ دیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق دریافت کرلو۔ چنانچہ میں ان حضرات کی خدمت میں واپس ہوا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو نقل کر دی، انہوں نے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا انہیں پیغامات کے ساتھ جن کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں بھیجا تھا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ان نمازوں سے روکتے تھے لیکن ایک دن میں نے دیکھا کہ عصر کے بعد آپ ﷺ خود یہ دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ میرے گھر تشریف لائے۔ میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں اس لئے میں نے ایک باندی کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، میں نے اسے ہدایت کر دی تھی کہ وہ آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑی ہو کر یہ کہے کہ ام سلمہ نے پوچھا ہے کہ یا رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع کرتے تھے حالانکہ میں دیکھ رہی تھی

مِنْ عَبْدِالْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِىْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ.

کہ آپ ﷺ خود انہیں پڑھ رہے ہیں۔ اگر آنحضور ﷺ ہاتھ سے اشارہ کریں تو تم پیچھے ہٹ جانا۔ باندی نے اسی طرح کیا اور آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ بنو امیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد کی دو ۲ رکعتوں سے متعلق پوچھا تھا۔ میرے پاس عبدالقیس کے کچھ لوگ آ گئے تھے اور ان کے ساتھ مصروفیت میں میں ظہر کے بعد کی دو ۲ رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا۔ اس لئے انہیں اس وقت پڑھا (یہ حدیث اور اس پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے)۔

با ب ۷۸۳. اَلْاِشَارَةِ فِى الصَّلٰوةِ قَالَهٗ كُرَيْبٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۸۳۔ نماز میں اشارہ۔ کریب نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بیان کیا اور وہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۱۱۵۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ ان السَّاعِدِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهٗ اَنَّ بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَىْءٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِىْ اُنَاسٍ مَّعَهٗ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْحُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَّكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَ قَامَ بِلَالٌ وَ تَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَمْشِىْ فِى الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِى الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِى التَّصْفِيْقِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُّصَلِّىَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَاللّٰهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِى الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَااَيُّهَا

۱۱۵۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ بنو عمرو بن عوف میں باہم کوئی نزاع پیدا ہو گیا ہے تو آپ ﷺ چند صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ساتھ صلح کے ارادہ سے ان کے یہاں تشریف لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ ابھی مشغول ہی تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ اس لئے بلال رضی اللہ عنہ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ابھی تک تشریف نہیں لائے۔ ادھر نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ کیا آپ نماز پڑھا دیں گے۔ انہوں نے کہا ہاں اگر تم چاہو۔ چنانچہ حضرت بلالؓ نے اقامت کہی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر تکبیر کہی۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی صفوں سے گذرتے ہوئے پہلی صف میں آ گئے۔ لوگوں نے (ابوبکر رضی اللہ عنہ کو متنبہ کرنے کے لئے) ہاتھ پر ہاتھ بجائے ابوبکرؓ نماز میں کسی طرف توجہ نہیں کرتے تھے لیکن جب لوگوں نے زیادتی کر دی تو آپ متوجہ ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ موجود ہیں۔ آنحضور ﷺ نے اشارہ سے انہیں نماز پڑھاتے رہنے کے لئے کہا۔ اس پر ابوبکرؓ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور الٹے پاؤں پیچھے کی طرف آ کر صف میں کھڑے ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! نماز میں ایک بات پیش آ گئی تو تم لوگ ہاتھ پر ہاتھ کیوں مارنے لگے تھے۔ یہ طریقہ (نماز میں) صرف عورتوں کے لئے ہے اور اگر تمہیں نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو

النَّاسُ مَالَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيْقِ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِلَّا الْتَفَتَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

سبحان اللہ کہا کرو۔ کیونکہ جب بھی کوئی سبحان اللہ سنے گا تو متوجہ ہوگا اور اے ابو بکر! میرے اشارے کے باوجود آپ لوگوں کو نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں نماز پڑھاتا۔

(۱۱۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّيْ قَآئِمَةً وَّالنَّاسُ قِيَامٌ فَقُلْتُ مَا شَانُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ نَعَمْ.

۱۱۵۷۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے ثوری نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئی۔ اس وقت وہ کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں، لوگ بھی کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی؟ تو انہوں نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا کہ کیا کوئی نشانی ہے؟ تو انہوں نے سر کے اشارے سے کہا کہ ہاں۔

(۱۱۵۸) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَ هُوَ شَاكٍ جَالِسًا وَ صَلّٰى وَرَآءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا.

۱۱۵۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بیمار تھے اس لئے گھر ہی میں بیٹھ کر نماز پڑھی لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کی نیت باندھی تھی لیکن آپ ﷺ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ امام اس لئے ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ اس لئے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ۔

باب ۷۸۴. فِي الْجَنَائِزِ وَمَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَ قِيْلَ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَلَيْسَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَّيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا لَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَّهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ.

۷۸۴۔ میت کے احکام اور جس کی آخری بات کلمہ لا الٰہ الا اللہ پر ٹوٹی۔ وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا لا الٰہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ضرور ہے لیکن کوئی کنجی ایسی نہیں پڑے گی جس میں دندانے نہ ہوں۔ اس لئے یہاں بھی تمہارے پا[illegible]

(۱۱۵۹) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَوْ قَالَ بَشَّرَنِيْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَ اِنْ زَنٰى وَ اِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَ اِنْ سَرَقَ.

والی کنجی ہے تو جنت والا دروازہ کھلے گا ورنہ نہیں کھلے گا۔ ❶

۱۱۵۹۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے واصل احدب نے حدیث بیان کی، ان سے معرور بن سوید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس میرے رب کا ایک قاصد آیا تھا۔ اس نے مجھے خبر دی یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے مجھے بشارت دی کہ میری امت کا جو فرد بھی مرے گا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نے کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہوگا تو وہ جنت میں جائے گا۔ اس پر میں نے پوچھا اگر چہ اس نے زنا کیا ہو، اگر چہ چوری کی ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگر چہ زنا کیا ہو، اگر چہ چوری کی ہو۔ ❷

(۱۱۶۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَ قُلْتُ اَنَا مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۱۱۶۰۔ہم سے عمر و بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرا کہ اللہ کا شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں جائے گا اور میں یہ کہتا ہوں کہ جو اس حال میں مرا کہ اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ ❸

باب ۷۸۵. اَلْاَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَآئِزِ.

۷۸۵۔جنازہ کے پیچھے چلنے کا حکم۔

(۱۱۶۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۱۱۶۱۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

❶ اس موضوع پر اصل جگہ بحث کی تو کتاب الایمان تھی لیکن جب میت اور جنازوں کا ذکر آیا تو مصنف رحمۃ اللہ علیہ کو یہاں بھی کچھ لکھنا ہی پڑا وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کی مثال سے اس باب کے تمام مسائل بڑی سہولت کے ساتھ حل ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ کلمہ شہادت جس نے بھی پڑھ لیا وہ جنتی ہے لیکن دوسری طرف احادیث میں مختلف برے اعمال پر سزا اور عذاب کی بھی وعید ہے جس سے صاف یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کے باوجود برے اعمال کی موجودگی میں آدمی سزا سے نہیں بچ سکتا اور شریعت کی بھی یہی منشاء ہے کہ کلمہ شہادت کی اصل تاثیر تو یہی ہے کہ وہ آدمی کو جہنم سے صاف نکال لے جائے لیکن یہ اس کی اصل تاثیر اسی وقت ظاہر ہو سکتی ہے جب کوئی کلمہ گو اس کے مقتضیات پر پوری طرح عمل کرے۔ یہ کلمہ جنت کی کنجی یقیناً ہے لیکن اس کنجی کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ اگر آپ نے اس کی حفاظت نہ کی اور دندانے جو تالا کھولنے کا اصل ذریعہ تھے، آپ نے توڑ دیئے تو ظاہر ہے یا آپ تالا نہیں کھول سکیں گے یا پھر دندانے بنوانے کے بعد کھولنا ممکن ہوگا۔ مسلمان یا اپنے اعمال اسی دنیا میں درست کرے اور اس طرح اپنی کنجی کے دندانوں کو محفوظ رکھے ورنہ آخرت میں اللہ تعالیٰ خود اس کی کنجی کو اس طرح کھولنے کے قابل بنائیں گے کہ جہنم میں اس کے برے اعمال کا بدلہ دیں گے پھر "نہر حیات" میں اسے ڈالیں گے کہ جس کا ذکر احادیث میں تفصیل کے ساتھ آتا ہے اور اس طرح اسے اس قابل بنائیں گے کہ جنت کا تالا وہ کھول سکے۔ ❷ مطلب یہ ہے کہ جاہلیت میں اسلام لانے سے پہلے چوری یا زنا کیا ہو۔ صحابہ کو یہ اشکال اکثر ہوتا تھا کہ ہم نے جاہلیت میں بہت سے برے اعمال کئے تھے تو کیا اسلام لانے کے بعد وہ سب معاف ہو جائیں گے؟ اس حدیث میں بھی اسی طرف اشارہ ہے اور معافی کا اعلان ہے۔ ❸ صحیحین میں یہ روایت مختلف طریقوں سے آئی ہے اور سب میں یہی ہے کہ یہ آخری ٹکڑا جس میں مومن کے لئے جنت کی بشارت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ابن مسعودؓ کا اپنا قول ہے۔ خود ابن مسعودؓ کو جابرؓ یا ابوذرؓ کی حدیث معلوم نہیں تھیں جس میں اس آخری ٹکڑے کی نسبت بھی آنحضور ﷺ کی طرف ہے۔

اَلْاَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَ اِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَ نَهَانَا عَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَ الْقَسِيِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ

بیان کی، ان سے اشعث نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا وہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کرتے تھے کہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے سات باتوں کا حکم دیا تھا۔ اور سات باتوں سے روکا تھا۔ ہمیں آپ ﷺ نے حکم دیا تھا (۱) جنازے کے پیچھے چلنے کا۔ (۲) مریض کی عیادت کا۔ (۳) دعوت قبول کرنے کا۔ (۴) مظلوم کی مدد کرنے کا۔ (۵) قسم پوری کرنے کا۔ (۶) سلام کے جواب دینے کا۔ (۷) چھینک پر یرحمک اللہ کہنے کا۔ اور آپ ﷺ نے ہمیں منع کیا تھا، (۱) چاندی کے برتن سے۔ (۲) سونے کی انگوٹھی سے۔ (۳) ریشم سے۔ (۴) دیبا ج سے۔ (۵) قسی سے۔ (۶) استبرق سے۔ (ساتویں کا ذکر یہاں چھوٹ گیا۔ یا مصنف سے سہو ہوا یا ان کے شیخ سے ورنہ دوسری روایتوں میں اس کا ذکر ہے۔)

(۱۱۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّالسَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَ اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ. تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ.

۱۱۶۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا ہے مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ (۱) سلام کا جواب دینا۔ (۲) مریض کی عیادت کرنا۔ (۳) جنازے کے پیچھے چلنا۔ (۴) دعوت قبول کرنا اور چھینک پر۔ (۵) یرحمک اللہ کہنا۔ اس روایت کی متابعت عبدالرزاق نے کی ہے انہوں نے کہا کہ مجھے معمر نے خبر دی تھی اور اس کی روایت سلامہ نے بھی عقیل کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۷۸۶. الدُّخُوْلِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ اِذَا اُدْرِجَ فِيْ كَفْنِهٖ.

۷۸۶۔ میت کو جب کفن میں لپیٹا جا چکا ہو تو اس کے پاس جانا۔ ❶

(۱۱۶۳) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ

۱۱۶۳۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی،

---

❶ عام طور سے چونکہ موت کے بعد آدمی کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور اسی وجہ سے مردہ کو چادر وغیرہ سے چھپا دینے کا حکم ہے۔ اس لئے یہ سوال قدرتی طور پر پیدا ہوتا ہے کہ موت کے بعد کسی کو دیکھنا مناسب ہے یا نہیں۔ نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہاں تک کہا ہے کہ غسل دینے والوں کے سوا نعش کو کوئی نہ دیکھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواز کو بتانا چاہتے ہیں۔ اس باب کی پہلی حدیث حضور اکرم ﷺ کی وفات سے متعلق ہے اور باب الوفات میں دوبارہ آئے گی اس حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر دو موت طاری نہیں کرے گا۔ اس کا مفہوم بعض محدثین نے یہ لکھا ہے کہ چونکہ آپ ﷺ کی وفات کا حادثہ صحابہ کے لئے بڑا جاں گسل اور عظیم تھا اس لئے صحابہ جن کی توازن اور اعتدال خصوصیت تھی وہ بھی اس موقعہ پر اپنی اس خصوصیت کو باقی نہ رکھ سکے تھے چنانچہ بعض صحابہ نے یہ کہا کہ حضور ﷺ پھر دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور ابو بکرؓ نے کھڑے ہو کر اسی کی تردید فرمائی۔ اس باب کی دوسری احادیث بھی بعد میں آئیں گی اور مناسب موقعہ پر ان پر نوٹ بھی لکھے جائیں گے یہاں صرف ان سے ایک مسئلہ کی وضاحت کرنی مقصود ہے جس کا ذکر اوپر ہوا۔

قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَعْمَرٌ وَیُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اَقْبَلَ اَبُوْبَکْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰی فَرَسِهٖ مِنْ مَّسْکَنِهٖ بِالسُّنْحِ حَتّٰی نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ یُکَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَتَیَمَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّی بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَکَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ اَکَبَّ عَلَیْهِ فَقَبَّلَهٗ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ لَایَجْمَعُ عَلَیْکَ مُوْتَتَیْنِ اَمَّا الْمُوْتَةَ الَّتِیْ کُتِبَتْ عَلَیْکَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَابَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُکَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَاَبٰی فَقَالَ اجْلِسْ فَاَبٰی فَتَشَهَّدَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَالَ اِلَیْهِ النَّاسُ وَتَرَکُوْا عُمَرَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَدْمَاتَ وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُاللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَیٌّ لاَ یَمُوْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّارَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلَی الشَّاکِرِیْنَ وَاللّٰهِ لَکَاَنَّ النَّاسَ لَمْ یَکُوْنُوْا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ حَتّٰی تَلَاهَا اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا یُسْمَعُ بَشَرٌ اِلَّا یَتْلُوْهَا.

کہا کہ مجھے معمر اور یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھے ابوسلمہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے جوسنح میں تھا سواری پر آئے اتر کر پہلے مسجد میں تشریف لے گئے پھر آپ کسی سے گفتگو کئے بغیر عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آئے (جہاں نبی کریم ﷺ کا جسم اطہر رکھا ہوا تھا) اور نبی کریم ﷺ کی طرف گئے۔ حضور اکرم کو بردحبرہ (یمن کی بنی ہوئی دھاریدار اور قیمتی چادر) سے ڈھک دیا گیا تھا۔ پھر آپ نے آنحضور کا چہرہ مبارک کھولا اور جھک کر اس کا بوسہ لیا اور پھوٹ پڑے۔ آپ نے فرمایا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں اے اللہ کے نبی، اللہ تعالیٰ دو موتیں آپ پر کبھی جمع نہیں کرے گا، سوایک موت کے جو آپ کے مقدر میں تھی، وہ آپ وفات پا چکے۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب باہر تشریف لائے تو عمر رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نہیں مانے۔ پھر دوبارہ آپ نے بیٹھنے کے لئے کہا لیکن حضرت عمرؓ نہیں مانے۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھنا شروع کیا تو تمام مجمع آپ کی طرف متوجہ ہو گیا اور عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا آپ نے فرمایا۔ امابعد! اگر کوئی شخص تم میں سے محمد ﷺ کی پوجا کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ محمد ﷺ کی وفات ہو چکی ہے لیکن اگر تم اللہ کی عبادت کرتے ہو تو اللہ باقی رہنے والا ہے کبھی اس پر موت طاری نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اور محمد صرف رسول ہیں اور رسول اس سے پہلے بھی گذر چکے ہیں۔'' الشاکرین تک (آپ نے آیت کی تلاوت کی) بخدا ایسا معلوم ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آیت کی تلاوت سے پہلے جیسے لوگوں کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ آیت بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نازل فرمائی ہے۔ اب تمام صحابہؓ نے یہ آیت آپ سے سیکھ لی اور ہر شخص کی زبان پر یہی آیت تھی۔

(۱۱۶۴) حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ اِمْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بَایَعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ اقْتُسِمَ

۱۱۶۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی کہ ام علاء انصار کی ایک خاتون نے جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی، انہیں خبر دی کہ مہاجرین کے لئے

الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَاَنْزَلْنَاهُ فِي اَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجْعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَ غُسِّلَ وَ كُفِّنَ فِيْ اَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَه، فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ وَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَه، اَبَدًا.

قرعہ اندازی ہوئی۔ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے حصے میں آئے چنانچہ ہم نے انہیں اپنے گھر خوش آمدید کہا۔ آخر وہ بیمار ہوئے اور اسی میں وفات پاگئے۔ وفات کے بعد غسل دیا گیا اور کفن میں لپیٹ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا ابوسائب آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں میری آپ کے متعلق شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تکریم اور پذیرائی کی ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تکریم اور پذیرائی کی ہے؟ میں نے کہا یارسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں پھر کس کی اللہ تعالیٰ کے یہاں پذیرائی ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس میں شبہ نہیں کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے اور خدا گواہ ہے کہ میں بھی ان کے لئے خیر ہی کی توقع رکھتا ہوں لیکن بخدا مجھے اپنے متعلق بھی معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا، میں اللہ کا رسول ہوں۔ ام علاء نے کہا کہ خدا کی قسم اب میں کسی کے متعلق کبھی شہادت (اس طرح کی) نہیں دوں گی۔

(۱۱۶۵) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَه، وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ مَّا يُفْعَلُ بِهِ وَتَابَعَه، شُعَيْبٌ وَّ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَّمَعْمَرٌ

۱۱۶۵۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی اور ان سے لیث نے سابقہ روایت کی طرح حدیث بیان کی۔ نافع بن یزید نے عقیل کے واسطہ سے مایفعل بہ کے الفاظ بیان کئے (مایفعل بی کے بجائے) اور اس روایات کی متابعت شعیب، عمرو بن دینار اور معمر نے کی ہے۔

(۱۱۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ اَبِيْ جَعَلْتُ اَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ اَبْكِيْ وَيَنْهَوْنِيْ عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَنْهَانِيْ فَجَعَلَتْ عَمَّتِيْ فَاطِمَةُ تَبْكِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيْنَ اَوْلَا تَبْكِيْنَ مَازَالَتِ الْمَلَآئِكَةُ تُظِلُّه، بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ تَابَعَه، ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۱۶۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے محمد بن منکدر سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میرے والد قتل کر دیئے گئے تو میں ان کے چہرہ پر پڑا ہوا کپڑا کھول کھول کر روتا تھا۔ دوسرے لوگ تو مجھے اس سے روکتے تھے لیکن نبی کریم ﷺ کچھ نہیں کہہ رہے تھے آخر میری چچی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی رونے لگیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ رؤیا چپ رہو۔ جب تک تم لوگ میت کو اٹھاتے نہیں ملائکہ تو برابر اس پر اپنے پروں کا سایہ کئے رہیں گی۔ اس روایت کی متابعت ابن جریج نے کی انہیں ابن منکدر نے خبر دی تھی اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔

باب ۷۸۷. الرَّجُلُ يَنْعٰى اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهٖ.

۷۸۷۔ ایک شخص میت کے عزیزوں کو خود موت کی خبر دیتا ہے۔

(۱۱۶۷) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِیَّ فِی الْيَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَ كَبَّرَ اَرْبَعًا.

۱۱۶۷۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن میتب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نجاشی (شاہ حبش) کی جس دن وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس دن اس کی موت کی خبر دی تھی۔ پھر آپ عیدگاہ کی طرف گئے۔ صحابہ صف بستہ ہوگئے اور آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں (نماز جنازہ پڑھائی)

(۱۱۶۸) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ هَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ هَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَاِنَّ عَيْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِ فَانِ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ.

۱۱۶۸۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن بلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زید (رضی اللہ عنہ) نے جھنڈا سنبھالا لیکن وہ قتل ہوگئے پھر جعفر (رضی اللہ عنہ) نے سنبھالا اور وہ بھی قتل ہوئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہؓ نے سنبھالا اور وہ بھی قتل ہوئے اس وقت رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (آپ نے فرمایا) اور پھر خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) نے خود اپنے طور پر جھنڈا اٹھالیا اور ان کی سرکردگی میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی (یہ غزوۂ موتہ کا واقعہ ہے حدیث آئندہ کتاب مغازی میں آئے گی)۔

باب ۷۸۸. اَلْاِذْنِ بِالْجَنَازَةِ. وَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا آذَنْتُمُوْنِیْ.

۷۸۸۔ جنازہ کی اطلاع دینا۔ ابو رافع نے ابو ہریرہ رضی اللہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھے کیوں نہ اطلاع دی۔

(۱۱۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ اِنْسَانٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَمَاتَ بِاللَّيْلِ فَدَفَنُوْهُ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَامَنَعَكُمْ اَنْ تُعَلِّمُوْنِیْ قَالُوْا كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ اَنْ يَّشُقَّ عَلَيْكَ فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ.

۱۱۶۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں ابو معاویہ نے خبر دی، انہیں ابو اسحاق شیبانی نے انہیں شعبی نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص کی وفات ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ اس کی عیادت کو جایا کرتے تھے لیکن چونکہ ان کی وفات رات میں ہوئی تھی اس لئے رات ہی میں لوگوں نے انہیں دفن کر دیا اور جب صبح ہوئی تو آنحضور ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا (دفن کرتے وقت) مجھے بتانے میں کیا رکاوٹ پیش آ گئی تھی؟ صحابہؓ نے کہا کہ رات تھی، تاریکی بھی تھی۔ اس لئے ہم نے مناسب نہیں سمجھا کہ کہیں آنحضور کو تکلیف ہو۔ پھر آنحضور ﷺ قبر پر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔

باب ۷۸۹. فَضْلِ مَنْ مَّاتَ لَهٗ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ

۷۸۹۔ فضیلت، اس شخص کی جس کی کوئی اولاد مر جائے اور وہ اجر کی نیت سے صبر کرے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

(۱۱۷۰) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ النَّاسِ مَامِنْ مُّسْلِمٍ يُتَوَفّٰى لَهٗ ثَلَاثٌ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ.

۱۱۷۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے اگر تین نابالغ بچے مرجائیں تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کے نتیجے میں جوان بچوں سے وہ رکھتا ہے، مسلمان (بچے کے ماں باپ) کو بھی جنت دے گا۔

(۱۱۷۱) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَصْبَهَانِىُّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النِّسَآءَ قُلْنَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَّنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ وَقَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَّاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ كَانُوْا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ قَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ وَ قَالَ شَرِيْكٌ عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِىِّ حَدَّثَنِىْ اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ.

۱۱۷۱۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے حدیث بیان کی، ان سے ذکوان نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ عورتوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ ہمیں بھی نصیحت کرنے کے لئے آپ ﷺ ایک دن منتخب فرما لیجئے۔ پھر آنحضور ﷺ نے انہیں نصیحت کی اور فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے مرجائیں تو وہ جہنم سے آڑ بن جاتے ہیں۔ اس پر ایک عورت نے پوچھا اور اگر کسی کے دو۲ ہی بچے مریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو۲ بچوں پر بھی۔ شریک نے ابن اصبہانی کے واسطہ سے بیان کیا کہ ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ ''وہ بچے نابالغ ہوں۔''

(۱۱۷۲) حَدَّثَنَا عَلِىٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِىَّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا.

۱۱۷۲۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا۔ انہوں نے سعید بن مسیب سے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی کے اگر تین بچے مرجائیں تو وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور اگر جائے گا بھی تو صرف قسم پوری کرنے کے لئے ابوعبداللہ کہتا ہے (قرآن کی آیت ہے، تم میں سے ہر ایک کو جہنم تک جانا ہوگا) ❶

❶ نابالغ بچوں کی وفات پر اگر ماں باپ صبر کریں تو اس پر ثواب ملتا ہے قدرتی طور پر اولاد کی موت انسان کے لئے بہت بڑا حادثہ ہے اور اسی لئے اگر کوئی اس پر یہ سمجھ کر صبر کر جائے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے دیا تھا اور اب اسی نے اٹھالیا تو اس حادثہ کی سنگینی کے مطابق اس پر ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا اس کے گناہ معاف ہوجائیں گے اور آخرت میں اس کی قیام گاہ جنت ہوگی۔ آخر میں یہ بتایا ہے کہ جہنم سے یوں تو ہر مسلمان کو گذرنا ہوگا لیکن جو مومن بندے اس کے مستحق نہیں ہوں گے ان کا گذرنا بس ایسا ہی ہوگا جیسے قسم پوری کی جارہی ہے۔ امام بخاریؒ نے اس پر قرآن مجید کی آیت بھی لکھی ہے۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے گذر گئے تھے مومن صادق بھی اسی طرح آگ سے گذر جائیں گے۔ بعض علماء نے اس کی یہ توجیہ بیان کی ہے کہ پل صراط چونکہ جہنم ہی پر ہے اور اس سے ہر انسان کو گذرنا ہوگا اب جو نیک ہے وہ اس سے باآسانی گذر جائے گا لیکن بدعمل یا کافر اس سے گذر نہ سکیں گے اور جہنم میں چلے جائیں گے تو جہنم سے گذرنے سے یہاں یہی مراد ہے بعض نے کہا ہے کہ مومنین کو جہنم دکھائی جائے گی۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب ۷۹۰. قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ اِصْبِرِیْ.

(۱۱۷۳) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَّهِیَ تَبْکِیْ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ.

۷۹۰۔ کسی مرد کا کسی عورت سے قبر کے پاس یہ کہنا کہ صبر کرو۔

۱۱۷۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک عورت کے قریب سے گذرے جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور صبر کرو۔

باب ۷۹۱. غُسْلِ الْمَیِّتِ وَوَضُوْئِهٖ بِالْمَآءِ وَالسِّدْرِ وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ وَحَمَلَهٗ وَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْمُسْلِمُ لَا یَنْجُسُ حَیًّا وَّلَا مَیِّتًا وَقَالَ سَعْدٌ لَوْ کَانَ نَجِسًا مَّا مَسِسْتُهٗ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا یَنْجُسُ.

۷۹۱۔ میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا اور وضو کرانا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے (عبدالرحمٰن) کے حنوط ملا پھر انہیں اٹھا کر لے گئے اور نماز پڑھی۔ پھر وضو نہیں کی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان نجس نہیں ہوتا زندہ ہو یا مردہ۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر (سعید بن زید رضی اللہ عنہ) کی نعش نجس ہوتی تو میں اسے چھوتا ہی نہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مومن نجس نہیں۔ ❶

(۱۱۷۴) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ الْاَنْصَارِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَتِ ابْنَتُهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِکَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَةِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِیَّاهَا یَعْنِیْ اِزَارَهٗ.

۱۱۷۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب سختیانی نے ان سے محمد بن سیرین نے، ان سے ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی (زینب یا ام کلثوم رضی اللہ عنہا) کی وفات ہوئی تھی۔ آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دے دو اور اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ بھی دے سکتی ہو۔ غسل پانی اور بیری کے پتوں سے ہونا چاہئے اور آخر میں کافور یا (یہ کہا کہ) کچھ کافور کا استعمال کر لینا چاہئے اور غسل سے فارغ ہونے پر مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ ہم جب غسل دے چکے تو آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے ہمیں اپنا ازار دیا اور فرمایا کہ اسے ان کی قمیص بنا دو آپ ﷺ کی مراد اپنے ازار سے تھی۔

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا) دوسری احادیث میں بھی اس کا ذکر ہے اور یہاں بھی یہی مراد ہے۔ یہاں اس بات کا بھی لحاظ رہے کہ حدیث میں نابالغ اولاد کے مرنے پر اس اجر عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے۔ بالغ کا ذکر نہیں ہے۔ حالانکہ بالغ اور خصوصاً جوان اولاد کی موت کا سانحہ بہت بڑا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے ماں باپ کی اللہ تعالیٰ سے سفارش کرتے ہیں۔ بعض روایتوں میں ایک بچے کی موت پر بھی یہی وعدہ موجود ہے۔ جہاں تک صبر پر ثواب کا تعلق ہے وہ بہر حال بالغ کی موت پر بھی ملے گا۔ ❶ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ مردہ نجس نہیں ہوتا اور اسے غسل صرف تعبد اور تنظیف کے لئے دیا جاتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک معلول روایت میں ہے کہ غسل میت کے بعد غسل کرنا چاہئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ غسل سے اس روایت میں مراد غسل صغیر یعنی وضو کر لینا بھی درست نہیں۔

باب ۷۹۲. مَایُسْتَحَبُّ اَنْ یُّغْسِلَ وِتْرًا.

(۱۱۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَه' فَقَالَ اِغْسِلْنَهَا ثَلاثًا اَوْخَمْسًا اَوْاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَةِ کَافُوْرًا فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰی اِلَیْنَا حَقْوَه' اَشْعِرْنَهَا اِیَّاهُ فَقَالَ اَیُّوْبُ وَحَدَّثَتْنِیْ حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُحَمَّدٍ وَّکَانَ فِیْ حَدِیْثِ حَفْصَةَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَکَانَ فِیْهِ ثَلاثًا اَوْخَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَّ کَانَ فِیْهِ اَنَّه' قَالَ ابْدَأْوُا بِمَیَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَکَانَ فِیْهِ اَنَّ اُمَّ عَطِیَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَا هَاثَلاثَةَ قُرُوْنٍ

۷۹۲۔ طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے۔

۱۱۷۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے محمد نے ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے کہ آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دو، یا اس سے بھی زیادہ، پانی اور بیری کے پتوں سے اور آخر میں کافور کا بھی استعمال کر لینا۔ پھر فارغ ہو کر مجھے اطلاع دے دینا۔ چنانچہ جب ہم فارغ ہوئے تو اطلاع دی۔ آپ نے اپنا ازار عنایت فرمایا کہ اس کی قمیص بنالو ایوب نے کہا کہ مجھ سے حفصہ نے بھی محمد کی حدیث کی طرح بیان کیا تھا۔ حفصہ کی حدیث میں تھا کہ طاق مرتبہ غسل دینا۔ اس میں یہ تھا کہ تین یا پانچ یا سات مرتبہ (غسل دینا) اور اس میں یہ بھی تھا کہ میت کے دائیں طرف سے اور اعضاء وضوء سے غسل کی ابتداء کی جائے۔ یہ بھی اسی حدیث میں تھا کہ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ❶

باب ۷۹۳. یَبْدَأُ بِمَیَامِنِ الْمَیِّتِ.

(۱۱۷۶) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ ابْدَأْنَ بِمَیَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا.

۷۹۳۔ (غسل) میت کی دائیں طرف سے شروع کیا جائے۔

۱۱۷۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو غسل کے وقت فرمایا تھا کہ دائیں طرف سے اور اعضاء وضوء سے غسل شروع کیا جائے

باب ۷۹۴. مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَیِّتِ.

(۱۱۷۷) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا غَسَّلْنَا بِنْتَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا ابْدَأْوُا بِمَیَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ.

۷۹۴۔ میت کے اعضاء وضوء۔

۱۱۷۷۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے خالد حذاء نے، ان سے حفصہ بنت سیرین نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کو ہم غسل دے رہے تھے۔ جب ہم نے غسل شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ غسل دائیں طرف سے اور

❶ احناف کے مسلک کی بناء پر میت کے کنگھا کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں اس سے ممانعت موجود ہے اس کے علاوہ یہاں کنگھا کرنے کا ذکر مرفوع نہیں ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہاں ''امشاط'' کے حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ ہاتھوں سے بال برابر کرنا مراد ہے۔ اگرچہ عبارت میں اس مبحث کے لئے گنجائش کم ہے لیکن بہر حال کسی نہ کسی درجہ میں اس کی گنجائش نکل آتی ہے اور جب ایک مرفوع حدیث میں ممانعت موجود ہے تو مسئلہ بہر حال اس کے مطابق ہی رہے گا۔

اعضاء وضوء سے شروع کرو۔

باب۷۹۵. هَلْ تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِيْ إِزَارِ الرَّجُلِ.

۷۹۵۔ کیا عورت کو مرد کے ازار کا کفن دیا جا سکتا ہے؟

(۱۱۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغْسِلْنَهَا ثَلاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَّاَيْتُنَّ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَنَزَعَ مِنْ حَقْوِهٖ اِزَارَهٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ.

۱۱۷۸۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن حماد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عون نے خبر دی انہیں محمد نے ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی وفات پا گئی تھیں۔ اس موقعہ پر آنحضور ﷺ نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ تم تین یا پانچ مرتبہ غسل دو۔ اور اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ بھی غسل دے سکتی ہو۔ پھر فارغ ہو کر مجھے اطلاع دینا چنانچہ جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو اطلاع دی اور آپ ﷺ نے اپنا ازار عنایت فرمایا اور فرمایا کہ اسے قمیص کی جگہ استعمال کرلو۔

باب۷۹۶. يَجْعَلُ الْكَافُوْرَ فِيْ اٰخِرِهٖ.

۷۹۶۔ کافور کا استعمال آخر میں کیا جائے۔

(۱۱۷۹) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِهٖ وَقَالَتْ اَنَّهٗ قَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلاثَةَ قُرُوْنٍ.

۱۱۷۹۔ ہم سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تھا، اس لئے آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دے دو اور اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ بھی دے سکتی ہو۔ آخر میں کافور (یا یہ کہا) کہ کچھ کافور کا استعمال بھی کر لینا۔ پھر فارغ ہو کر مجھے اطلاع دینا۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے کہلا بھیجا۔ آپ ﷺ نے اپنا ازار اتار کر ہمیں دیا اور فرمایا کہ اسے قمیص کے طور پر استعمال کر لینا۔ ایوب نے حفصہ کے واسطہ سے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس روایت میں یوں بیان فرمایا کہ تین یا پانچ یا سات مرتبہ یا تم اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دے سکتی ہو۔ حفصہ نے بیان کیا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے ان کے سر کے بال تین حصوں میں تقسیم کر دیئے تھے۔

باب۷۹۷. نَقْضِ شَعْرِ الْمَرْاَةِ. وَ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا بَاْسَ اَنْ يُّنْقَضَ شَعْرُ الْمَيِّتِ.

۷۹۷۔ عورت کے سر کے بال کھولنا۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میت کے سر کے بال کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(۱۱۸۰) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَيُّوْبُ وَسَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيْرِيْنَ قَالَتْ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهُنَّ

۱۱۸۰۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے ایوب نے بیان کیا کہ میں نے حفصہ بنت سیرین سے سنا، انہوں نے کہا کہ ام عطیہ رضی

جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثَةَ قُرُوْنٍ نَقَضْنَه، ثُمَّ غَسَلْنَه، ثُمَّ جَعَلْنَه، ثَلاَ ثَةَ قُرُوْنٍ.

اللہ عنہا نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا پہلے بال کھولے گئے پھر انہیں دھو کر ان کے تین حصے کر دیئے گئے تھے۔

باب ۷۹۸. كَيْفَ الْإِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ . وَقَالَ الْحَسَنُ الْخرقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ.

۷۹۸۔ میت کو قمیص کس طرح پہنائی جائے؟ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ قمیص کے نیچے ایک پانچویں کپڑے سے دونوں رانوں اور سرین باندھ دیئے جائیں۔

(۱۱۸۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ اَخْبَرَه، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ جَآءَ تْ اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تُبَادِرُ ابْنًا لَّهَا فَلَمْ تُدْرِكْه، فَحَدَّثَتْنَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَه، فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَا فُوْرًا فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَه، فَقَالَ اَشْعِرْ نَهَا اِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا اَدْرِيْ اَيَّ بَنَاتِهٖ وَزَعَمَ اَنَّ الْاِ شْعَارَ اَلْفِفْنَهَا فِيْهِ وَكَذٰلِكَ كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَاْ مُرُ بِالْمَرْاَةِ اَنْ تُشْعَرَ وَلَا تُؤْزَّرَ.

۱۱۸۱۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں ایوب نے خبر دی کہا کہ میں نے ابن سیرین سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں انصار کی ان خواتین میں سے جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی۔ ایک خاتون آئیں بصرہ میں انہیں اپنے ایک بیٹے کی تلاش تھی، لیکن وہ نہ ملے۔ پھر انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے کہ آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دے دو اور اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ بھی دے سکتی ہو۔ غسل پانی اور بیری کے پتوں سے ہونا چاہئے۔ اور آخر میں کافور کا بھی استعمال کر لینا۔ غسل سے فارغ ہو کر مجھے اطلاع کرا دینا۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم غسل دے چکے (تو اطلاع دی) اور آپ ﷺ نے اپنا ازار عنایت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے قمیص کی جگہ استعمال کر لینا۔ اس سے زیادہ آپ ﷺ نے کچھ نہیں فرمایا۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ آپ ﷺ کی کون سی صاحب زادی تھیں (یہ ایوب نے کہا) اور انہوں نے بتایا کہ اشعار کا مطلب یہ ہے کہ قمیص میں نعش لپیٹ دی جائے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے کہ عورت کو قمیص میں لپیٹ دینا چاہئے اسے ازار کے طور پر نہیں باندھنا چاہئے۔

باب ۷۹۹ .هَلْ يَجْعَلُ شَعْرَ الْمَرْاَةِ ثَلاَ ثَةَ قُرُوْنٍ

۷۹۹۔ کیا عورت کے بال تین حصوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے؟

(۱۱۸۲) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ضَفَرْنَا شَعْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ ثَلاَ ثَةَ قُرُوْنٍ وَ قَالَ وَ كِيْعٌ قَالَ سُفْيٰنُ نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا.

۱۱۸۲۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ام ہذیل نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے بال گوندھ دیئے تھے۔ ان کی مراد تین حصوں میں تقسیم کر دینے سے تھی۔ وکیع نے بیان کیا کہ سفیان نے کہا کہ ایک حصہ پیشانی کی طرف اور دو حصے سر

کے دونوں طرف ❶

باب ٨٠٠. يُلْقٰى شَعْرُ الْمَرْاَةِ خَلْفَهَا.

٨٠٠۔عورت کے بال پیچھے کی طرف کردیئے جائیں گے۔

(١١٨٣) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْخَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْشَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَه' فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ وَّ اَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا.

١١٨٣۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے حفصہ نے حدیث بیان کی، ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوگیا تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے تین یا پانچ مرتبہ غسل دے لو اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ بھی دے سکتی ہو اور آخر میں کافور یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) تھوڑی سی کافور کا استعمال کرلینا۔ پھر جب غسل دے چکو تو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ فارغ ہو کر ہم نے اطلاع دی تو آپ ﷺ نے اپنا ازار عنایت کیا۔ ہم نے میت کے بالوں کے تین حصے کر کے انہیں پیچھے کی طرف کردیا تھا۔

باب ٨٠١. الثِّيَابُ الْبِيْضُ لِلْكَفَنِ.

٨٠١۔کفن کے لئے سفید کپڑے۔

(١١٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهِنَّ قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ.

١١٨٤۔ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ کو یمن کے سحولی (یمن میں ایک جگہ) کے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا تو ان میں نہ قمیص تھی نہ عمامہ۔

باب ٨٠٢. الْكَفَنِ فِيْ ثَوْبَيْنِ.

٨٠٢۔دو کپڑوں میں کفن۔

(١١٨٥) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ بِعَرَفَةَ اِذَا وَقَعَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ اَوْ قَالَ فَاَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّ سِدْرٍ وَّ كَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَه' فَاِنَّه' يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا.

١١٨٥۔ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے ان سے ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ایک شخص میدان عرفہ میں (حج کے موقعہ پر) وقوف کئے ہوئے تھے کہ اپنی سواری سے گر پڑے اور سواری نے انہیں کچل دیا (وقصتہ کے بجائے یہ لفظ) اوقصتہ کہا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے ارشاد فرمایا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر دو ۲ کپڑوں میں انہیں کفن دیا جائے۔ یہ بھی ہدایت فرمائی کہ نہ انہیں خوشبو لگائی جائے اور

---

❶ حنفیہ کے یہاں بالوں کے صرف دو حصے کرنا بہتر ہے، اس کا طریقہ معروف ومشہور ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں وہی طریقہ افضل ہے جس کا حدیث میں ذکر ہے۔ حدیث دونوں طرح ہیں اور اختلاف صرف افضلیت کی حد تک ہے۔

نہ سر چھپایا جائے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھیں گے۔ ❶

باب ۸۰۳. اَلْحُنُوْطِ لِلْمَيِّتِ.

۸۰۳۔میت کے لئے خوشبو۔

(۱۱۸۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَرَفَةَ اِذْ وَقَعَ مِنْ رَّاحِلَتِهٖ فَاَقْصَعَتْهُ اَوْقَالَ فَاَوْقَصَعَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَاتُحَنِّطُوْهُ وَلَاتُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

۱۱۸۶۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ میدان عرفہ میں وقوف کئے ہوئے تھے کہ اپنی سواری سے گر پڑے اور سواری نے انہیں کچل دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں کا کفن دو، خوشبو نہ لگاؤ اور نہ سر ڈھکو کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں انہیں تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائیں گے۔ ❷

باب ۸۰۴ . كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ.

۸۰۴۔محرم کو کس طرح کفن دیا جائے؟

(۱۱۸۷)حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا وَقَصَهٗ بَعِيْرُهٗ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَاتُمِسُّوْهُ طِيْبًا وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا.

۱۱۸۷۔ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، انہیں ابوعوانہ نے خبر دی انہیں ابوبشر نے، انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہم نے ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھے کہ ایک شخص کو اس کے اونٹ نے کچل دیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ دو۲ کپڑوں کا کفن دو اور نہ خوشبو لگاؤ اور نہ ان کے سر کو ڈھکو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائیں گے۔

(۱۱۸۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو وَّاَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَجُلٌ وَاقِفٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِهٖ قَالَ اَيُّوْبُ فَوَقَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَاَقْصَعَتْهُ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَاتُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَيُّوْبُ يُلَبِّيْ وَقَالَ عَمْرٌو مُلَبِّيًا.

۱۱۸۸۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے ان سے عمرو اور ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ میدان عرفہ میں کھڑا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اسے کچل دیا اس کی وجہ سے ان کا انتقال ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے انہیں غسل دو۔ اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اور نہ خوشبو لگاؤ، نہ سر ڈھکو کیونکہ قیامت میں یہ اٹھائے جائیں گے۔ ایوب نے کہا کہ تلبیہ کہتے ہوئے (اٹھائے جائیں گے) اور عمرو نے (اپنی روایت میں یلبی کے

---

❶ حنفیہ کے نزدیک کفن تین قسم کے ہوتے ہیں۔ کفن سنت، کفن کفایت اور کفن ضرورت۔ حدیث میں جو صورت ہے وہ کفن کفایت کی ہے۔ کفن سنت کا ذکر گذر چکا ہے۔ ❷ مصنف کا اس حدیث کو بطور دلیل استعمال کرنا درست نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ آپ نے صرف انہیں محرم کے لئے یہ حکم دیا تھا۔ آپ ﷺ کا حکم عام نہیں تھا، اس لئے کہا یہ جائے گا کہ ان محرم کے متعلق آنحضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا تھا اور اسی لئے آپ ﷺ نے ان کے لئے ایک خاص حکم فرمایا۔ احناف کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ محرم کو بھی عام مردوں کی طرح کفن دیا جائے گا اور خوشبو لگائی جائے گی۔

بجائے) ملبیاً کہا۔

باب ۸۰۵ . الْكَفَنِ فِي الْقَمِيصِ الَّذِي يُكَفُّ أَوْلَا يُكَفُّ وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَمِيصٍ.

۸۰۵۔ ترپی ہوئی یا بغیر ترپی ہوئی قمیص کا کفن اور جس کے کفن میں قمیص نہیں دی گئی۔

(۱۱۸۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَآءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ فَقَالَ آذِنِّي أُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْلَاتَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَاللَّهُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا.

۱۱۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن ابی (منافق) کا جب انتقال ہوا تو اس کے بیٹے (صحابیؓ) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! والد کے کفن کے لئے آپ اپنی قمیص عنایت فرمایئے اور ان کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعا کیجئے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی قمیص (غایت مروت کی وجہ سے) عنایت کی اور فرمایا کہ مجھے بتانا میں نماز جنازہ پڑھوں گا۔ انہوں نے اطلاع بھجوائی لیکن جب آپ ﷺ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پیچھے سے پکڑ لیا اور عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منافقین کی نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اختیار دے دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "آپ ان کے لئے استغفار کیجئے یا نہ کیجئے اور اگر آپ چاہیں تو ستر مرتبہ استغفار کر لیجئے۔ اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کر سکتا۔" چنانچہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد یہ آیت اتری۔ "کسی بھی منافق کی موت پر اس کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھایئے۔"

(۱۱۹۰) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو وَسَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَادُفِنَ فَأَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيْ فِيهِ مِنْ رِيْقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ.

۱۱۹۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو عبداللہ بن ابی کو دفن کیا جارہا تھا آپ ﷺ نے اسے قبر سے نکلوایا اور آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن اسکے منہ میں ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی (اس سے معلوم ہوا کہ کفن میں ترپی یا سلی ہوئی قمیص دی جاسکتی ہے۔)

باب ۸۰۶ . الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيصٍ.

۸۰۶۔ قمیص کے بغیر کفن۔

(۱۱۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ سُحُوْلٍ كُرْسُفٍ لَّيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَّلَا عَمَامَةٌ.

۱۱۹۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کو سحول کے تین سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا تھا، آپ ﷺ کے کفن میں قمیص اور عمامہ نہیں تھے۔

(۱۱۹۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ.

۱۱۹۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے میرے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا تھا، جن میں قمیص اور عمامہ نہیں تھے۔

باب ۷۰۷. الْكَفَنِ وَلَا عِمَامَةَ.

۷۰۷۔ کفن عمامہ کے بغیر۔

(۱۱۹۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ.

۱۱۹۳۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ کو سحول کے تین سفید کپڑوں کا کفن دیا گیا تھا، ان میں قمیص ❶ اور عمامہ نہیں تھے۔

باب ۸۰۸. الْكَفَنِ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ وَبِهٖ قَالَ عَطَاءٌ وَالزُّهْرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَقَتَادَةُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْحَنُوطُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ يَبْدَأُ بِالْكَفَنِ ثُمَّ بِالدَّيْنِ ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغُسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفَنِ.

۸۰۸۔ سارا ترکہ کفن میں۔ عطاء، زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے۔ عمرو بن دینار نے فرمایا کہ خوشبو (میت کے) تمام ترکہ سے (لی جائے گی) ابراہیم نے فرمایا کہ (میت کے متروکہ مال سے) پہلے کفن کا بندوبست کیا جائے گا پھر قرض کی ادائیگی کا پھر وصیت کا۔ سفیان نے فرمایا کہ قبر اور غسل کی اجرت بھی کفن ہی میں شامل ہے۔ ❷

(۱۱۹۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُتِيَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا بِطَعَامِهٖ فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَّكَانَ خَيْرًا مِّنِّي فَلَمْ يُوجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ وَّقُتِلَ حَمْزَةُ أَوْرَجُلٌ آخَرُ خَيْرٌ مِّنِّي فَلَمْ يُوجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَّكُونَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِي حَيَاتِنَا الدُّنْيَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي.

۱۱۹۴۔ ہم سے احمد بن محمد مکی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے ان سے سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دن ان کے گھر سے کھانا آیا تو آپ نے فرمایا کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (غزوۂ احد میں) جب شہید ہوئے حالانکہ وہ مجھ سے افضل تھے لیکن ان کے کفن کے لئے ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز مہیا نہ کی جا سکی، اسی طرح جب حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے یا کسی دوسرے صحابی کا آپ نے نام لیا، وہ بھی مجھ سے افضل تھے لیکن ان کے کفن کے لئے بھی صرف ایک چادر مل سکی تھی۔ مجھے

---

❶ ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ کے کفن میں تین کپڑے تھے اور انہیں میں آپ کی وہ قمیص بھی تھی جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی۔ غالباً جن روایتوں میں آپ کے کفن میں قمیص کا نہ ہونا بیان ہوا ہے اس سے مراد سلی ہوئی قمیص یا کرتا وغیرہ ہے۔ فقہا کی اصطلاح میں کفن کی قمیص کا دوسرا مفہوم ہے۔ یہ قمیص بھی چادر ہی ہوتی ہے صرف اسے پھاڑ کر اس کی کسی قدر صورت بدل دی جاتی ہے حضور اکرم ﷺ کے کفن سے متعلق ممکن ہے راویوں کی تعبیر کا فرق ہو ورنہ حقیقت میں آپ کے کفن میں قمیص بھی تھی۔ عمامہ البتہ نہیں تھا، اس لئے اس کا ترک بہتر ہوگا۔ حنفیہ کے یہاں اشراف معززین کے کفن میں عمامہ دینا جائز لکھا ہے۔ ❷ مطلب یہ ہے کہ کفن کا انتظام مقدم ہے۔ اگر میت مقروض ہو جب بھی پہلے اس کے متروکہ مال سے کفن کا انتظام کیا جائے اور جو کچھ بچے اسے دوسری ضروریات میں استعمال کیا جائے۔

تو ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ اسی دنیا میں ان آسائشوں کی صورت میں ہمیں نہ دیا جا رہا ہو! پھر آپ رونے لگے۔

باب ۸۰۹ . اِذَا لَمْ يُوْجَدْ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ.

(۱۱۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِبْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَّكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّي كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُه' بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَارَاْسُه' وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَابُسِطَ اَوْقَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا وَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَا تُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ.

۸۰۹۔ جب ایک کپڑے کے سوا اور کچھ نہ ہو۔

۱۱۹۵۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں سعد بن ابراہیم نے انہیں ان کے والد ابراہیم نے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا حاضر کیا گیا۔ آپ روزہ سے تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے وہ مجھ سے افضل تھے لیکن ان کے کفن کے لئے صرف ایک ایسی چادر میسر آ سکی تھی کہ اگر اس سے آپ کا سر ڈھکتے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا۔ مجھے یاد آتا ہے کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا اور حمزہ رضی اللہ عنہ بھی (اسی طرح) شہید ہوئے تھے وہ بھی مجھ سے اچھے تھے۔ اس کے بعد دنیا کی بساط ہمارے سامنے پوری طرح پھیلا دی گئی یا یہ فرمایا کہ دنیا ہمیں خوب دی گئی اور ہمیں تو اسکا ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ اسی دنیا میں تو نہیں دیا جا رہا ہے پھر آپ اس طرح رونے لگے کہ کھانا بھی چھوڑ دیا۔

باب ۸۱۰. اِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا اِلَّا مَا يُوَارِيْ رَاْسَه' اَوْقَدَمَيْهِ غُطِّيَ رَاْسُه'.

(۱۱۹۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُّصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّ مِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَه' ثَمَرَتُه' فَهُوَ يَهْدِ بُهَا قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَانُكَفِّنُه' اِلَّا بُرْدَةً اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَه' خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُه' فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّغَطِّيَ رَاْسَه' وَاَنْ نَّجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ.

۸۱۰۔ جب کفن صرف اس قدر ہو کہ سر یا پاؤں میں سے کوئی ایک چھپایا جا سکے تو سر چھپانا چاہئے۔

۱۱۹۶۔ ہم سے عمرو بن حفص ابن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہجرت کی تھی۔ اب ہمیں اللہ تعالیٰ سے اجر ملنا ہی تھا۔ چنانچہ ہمارے بعض ساتھی انتقال کر گئے اور (اس دنیا میں) انہوں نے اپنے کئے کا کوئی پھل نہیں دیکھا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ انہیں لوگوں میں تھے اور ہمارے بہت سے ساتھی ایسے ہیں جو اسی دنیا میں اس کے ثمرات دیکھ رہے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں (مصعب بن عمیرؓ) احد کی لڑائی میں شہید ہوئے تھے۔ کفن میں ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز نہیں تھی اور وہ بھی ایسی کہ اگر اس سے سر ڈھکتے ہیں تو پاؤں کھل جاتے ہیں اور اگر پاؤں ڈھکتے ہیں تو سر کھل جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سر ڈھک دو اور پاؤں پر سبز گھاس ڈال دو۔

باب ۸۱۱. مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ.

(۱۱۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ امْرَأَةً جَآءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَّنْسُوْجَةٍ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا اَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدِيْ فَجِئْتُ لِاَكْسُوْكَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهٗ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اكْسُنِيْهَا مَااَحْسَنَهَا قَالَ الْقَوْمُ مَااَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا ثُمَّ سَاَلْتَهٗ وَعَلِمْتَ اَنَّهٗ لَايَرُدُّ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَاسَاَلْتُهٗ لِاَلْبَسَهٗ اِنَّمَا سَاَلْتُهٗ لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهٗ.

۸۱۱۔ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اس پر کسی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا۔

۱۱۹۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بنی ہوئی "بردہ" لائیں اس کے حاشیے ابھی جوں کے توں باقی تھے (یعنی نئی تھی) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ "بردہ" بھی جانتے ہو تو لوگوں نے کہا جی ہاں چادر کو کہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ٹھیک بتایا۔ تو اس عورت نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اسے بنایا ہے اور آپ ﷺ کو پہنانے کے لئے لائی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے وہ کپڑا قبول کرلیا جیسے آپ کو اس کی ضرورت رہی ہو۔ پھر اسے ازار کے طور پر باندھ کر باہر تشریف لائے تو ایک صاحب نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ بڑی اچھی چادر ہے آپ ﷺ مجھے عنایت فرما دیجئے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ آپ نے (مانگ کر) کچھ اچھا نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ضرورت کی وجہ سے پہنا تھا اور آپ نے مانگ لیا۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ آنحضور ﷺ کسی سوال کو رد نہیں کرتے۔ ان صاحب نے جواب دیا کہ خدا گواہ ہے میں نے پہننے کے لئے آپ ﷺ سے چادر نہیں مانگی تھی بلکہ اپنا کفن بنانے کے لئے مانگی تھی۔ سہل نے بیان کیا کہ وہی چادر ان کا کفن بنی۔

باب ۸۱۲. اِتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ.

(۱۱۹۸) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

۸۱۲۔ عورتیں جنازے کے ساتھ؟

۱۱۹۸۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ام ہذیل نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں (عورتوں کو) جنازے کے ساتھ چلنے کی ممانعت تھی لیکن بہت زیادہ شدید نہیں۔

باب ۸۱۳. حَدِّ الْمَرْاَةِ عَلٰى غَيْرِ زَوْجِهَا.

(۱۱۹۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنٌ لِاُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهٖ وَ قَالَتْ نُهِيْنَا اَنْ نُحِدَّ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا بِزَوْجٍ.

۸۱۳۔ شوہر کے علاوہ کسی دوسرے پر عورت کا سوگ؟

۱۱۹۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن علقمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے محمد بن سیرینؒ نے بیان کیا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے ایک صاحبزادے کا انتقال ہو گیا تھا انتقال کے تیسرے دن انہوں نے صفرہ خلوق (ایک قسم کی خوشبو) منگوائی اور اسے اپنے بدن پر لگایا۔ آپ نے فرمایا کہ شوہر کے

سوا کسی دوسرے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے ہمیں روکا گیا تھا۔

(۱۲۰۰) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى قَالَ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَآءَ نَعْيُ اَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَحَتْ عَارِ ضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ اِنِّي كُنْتُ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاِ مْرَاَةٍ تُؤْ مِنُ بِا للّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰ خِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

۱۲۰۰۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حمید بن نافع نے زینب بنت ابی سلمہ کے واسطہ سے خبر دی کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر جب شام ❶ سے آئی تھی تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (ابو سفیان کی صاحبزادی اور ام المؤمنین) نے تیسرے دن صفرہ (خوشبو) منگوا کر اپنے دونوں رخساروں اور بازوؤں پر اسے ملا۔ پھر فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ کوئی بھی عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ شوہر کے سوا کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے، کہ شوہر کا سوگ چار مہینے دس دن منانا چاہئے تو مجھے اس وقت اس خوشبو کے استعمال کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ ❷

(۱۲۰۱) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاِ مْرَاَةٍ تُؤْمِنُ

۱۲۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن ابی بکر نے ان سے محمد بن عمرو بن حزم نے ان سے حمید بن نافع نے اور ان کو زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ کوئی بھی عورت جو اللہ اور یوم آخر پر یقین رکھتی ہو اس کے لئے شوہر کے سوا کسی کی موت پر بھی تین دن

❶ روایات سے یہ متیقن طریقہ پر ثابت ہے کہ ابوسفیان کی وفات شام میں نہیں بلکہ مدینہ میں ہوئی تھی۔ البتہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی یزید بن ابی سیفان کی وفات شام میں ضرور ہوئی تھی اور ان کی وفات کی خبر جب شام سے آئی تھی تو آپ نے تین دن تک ان کے لئے بھی سوگ منایا تھا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف روایات کی روشنی میں لکھا ہے کہ اس روایت میں شام سے ابوسفیان کی وفات کی اطلاع آنے کا ذکر سہواً ہو گیا ہے۔ کیونکہ دوسری روایتوں میں یہی حدیث شام کے ذکر کے بغیر ہے اور جب یہ پوری طرح ثابت ہے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال مدینہ میں ہوا تھا تو اس روایت میں اس زیادتی کو سہو پر محمول کیا جاسکتا ہے پھر اسی طرح کی روایت میں ایک دوسرا واقعہ بھی ہے کہ آپ کے بھائی یزید بن ابوسفیان کے انتقال کی خبر شام سے آئی تھی اور اس میں بھی آپ نے تین دن تک سوگ منایا تھا۔ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ واقعات ہیں اور دونوں میں آپ نے تین دن کے بعد خوشبو استعمال کی تھی۔ ❷ اس سے دین میں زن و شوہر کے تعلق کی اہمیت اور اس کی تقدیس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اسلام میں اس طرح کے رسوم ورواج عام حالات میں پسند نہیں کئے گئے ہیں لیکن سوگ منانے کے اہتمام کو باقی رہنے دیا گیا کیونکہ اس سے بیوی کی وفاداری۔ شوہر کے ساتھ اس کا تعلق اور اس رشتہ کی تحکیمت اور تقدیس کا مظاہرہ مقصود تھا جو اسلام میں مطلوب ہیں عرب جاہلیت میں بھی اس کے بہت سے طریقے رائج تھے اور بعض نہایت تکلیف دہ تھے اس لئے اسلام نے اس کی تحدید کر دی چنانچہ عورت شوہر کا سوگ چار مہینے دس دن تک منائے گی۔ اس طویل مدت تک اپنے غم کا اظہار اس طرح کرنا چاہئے کہ نہ خوشبو کا استعمال کرے، نہ تیل اور سرمہ کا نہ کسی قسم کی زیب و زینت کرے۔ اس کا نام شریعت کی اصطلاح میں "عدت" ہے اس کی تفصیلات مختلف حالات میں جداگانہ ہیں اور فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ ورنہ شوہر کے سوا کسی پر خواہ ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔

بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ ثُمَّ قَالَتْ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا.

سے زیادہ کا سوگ منانا جائز نہیں ہے۔ ہاں، شوہر پر چار مہینے دس دن تک غم منائے گی۔ پھر میں زینب بنت جحش کے یہاں جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا تو گئی۔ انہوں نے خوشبو منگوائی اور اسے لگایا پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر یہ کہتے سنا ہے کہ کسی بھی عورت کے لئے جو اللہ اور یوم آخر پر یقین رکھتی ہو، جائز نہیں ہے کہ کسی میت کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے۔ لیکن شوہر کا غم (عدت) چار مہینے دس دن تک منانا ہوگا۔

باب ۸۱۴. زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ.

۸۱۴۔ قبر کی زیارت۔ ❶

(۱۲۰۲) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى.

۱۲۰۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کا گذر ایک عورت پر ہوا جو قبر پر بیٹھی رو رہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ وہ عورت بولی جاؤ بھی، یہ مصیبت تم پر پڑی ہوتی تو پتہ چلتا۔ وہ آپ کو پہچان نہیں سکی تھی۔ پھر جب اسے بتایا گیا کہ آپ ﷺ نبی کریم ﷺ تھے تو اب وہ آنحضور ﷺ کے دروازہ پر پہنچی۔ وہاں اسے کوئی دربان بھی نہ ملا۔ پھر اس نے عرض کی کہ میں آپ کو پہچان نہ سکی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ صبر کی قیمت تو صدمہ کے شروع میں ہوتی ہے۔

باب ۸۱۵. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ اِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۱۵۔ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کے متعلق کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بعض اوقات عذاب ہوتا ہے۔ یہ اس وقت جب نوحہ و ماتم اس کی عادت رہی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "خود کو اور اپنے خاندان کو دوزخ سے بچاؤ" اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

---

❶ مسلم کی حدیث میں ہے کہ "میں نے تمہیں قبر کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب کر سکتے ہو۔" اس سے معلوم ہوا کہ ابتداء اسلام میں ممانعت تھی اور پھر بعد میں اس کی اجازت مل گئی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو غالباً کوئی حدیث اس طرح کی نہیں ملی جو ان کی شرائط کے مطابق ہو اسی لئے وہ ایسی حدیث لائے جس سے جواز اور عدم جواز کا کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ حالانکہ اس باب میں صاف اور واضح احادیث موجود تھیں۔ احادیث میں یہ بھی ہے کہ قبروں پر جایا کرو کہ اس سے موت یاد آتی ہے یعنی اس سے آدمی کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور اگر کوئی قبروں پر جانے کا صحیح مقصد رکھتا ہو تو نیکی اور تقویٰ کی تحریک کا یہ باعث ہے۔ قبروں پر جانے کی اجازت میں شریعت کے وہی مصالح اور مقاصد ہیں جن کی آنحضور ﷺ نے خود تصریح صاف الفاظ میں کر دی ہے۔ عرب جاہلیت میں یہی بت پرستی اور شرک کا محرک تھی اس لئے عربوں کے دل و دماغ سے اس پرانے تخیل کو پوری طرح مٹا دینے کے لئے شروع میں قبروں پر جانے ہی سے روک دیا گیا لیکن بہر حال اگر انسان نیک طبیعت ہو تو وہاں جا کر عبرت بھی حاصل کر سکتا ہے کہ اس دنیا میں یہ قبریں انسان کے لئے سب سے بڑا عبرت کدہ ہیں اور اس دنیا کی حقیقت اور انسان کی بے ثباتی پر شاہد! اس لئے قبروں کی زیارت کے مقاصد اسی طرح کے ہونے چاہئیں۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ. فَاِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ سُنَّتِهٖ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى. وَهُوَ كَقَوْلِهٖ. وَ اِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ ذُنُوْبًا اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِيْ غَيْرِ نَوْحٍ وَّقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

''تم میں سے ہر شخص نگران (راعی) ہے اور اس کی رعیت سے متعلق اس سے سوال ہوگا۔ لیکن اگر نوحہ اس کی عادت نہ رہی ہو تو حکم وہی ہوگا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ ''کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔'' اس آیت کا مفہوم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے قریب ہے کہ ''اگر گناہوں میں دبا ہوا کوئی شخص اپنے بوجھ (کو دوسروں پر لادنے کے لئے) کسی کو بلائے گا تو اس کی کوئی امداد نہیں کی جائے گی'' پھر نوحہ و ماتم نہ ہونے کی صورت میں کہاں تک رونے کی اجازت ہے؟ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ کسی شخص کا بھی ظلماً قتل اگر اس دنیا میں ہوتا ہے تو حضرت آدمؑ کے پہلے بیٹے پر اس خون کے ایک حصہ کا گناہ پڑتا ہے، کیونکہ اس نے قتل کی بنیاد ڈالی تھی۔ ❶

❶ اس مسئلہ میں ابن عمرؓ اور عائشہؓ کا ایک مشہور اختلاف تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوگا یا نہیں؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں اسی اختلاف پر یہ طویل محاکمہ کیا ہے۔ اس سے متعلق مصنفؒ متعدد احادیث ذکر کریں گے اور ایک طویل حدیث میں جو اس باب میں آئے گی دونوں کی اس سلسلہ میں اختلاف کی تفصیل بھی موجود ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ خیال تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے نوحہ سے عذاب نہیں ہوتا کیونکہ ہر شخص صرف اپنے عمل کا ذمہ دار ہے۔ قرآن میں خود ہے کہ کسی پر دوسرے کی کوئی ذمہ داری نہیں "لا تزروا زرة وزر اخرى" اس لئے نوحہ کی وجہ سے جس گناہ کے مرتکب مردہ کے گھر والے ہوتے ہیں اس کی ذمہ داری مردے پر کیسے ڈالی جاسکتی ہے؟ لیکن ابن عمرؓ کے پیش نظر یہ حدیث تھی ''میت پر اس کے گھر والوں کے نوحہ سے عذاب ہوتا ہے۔'' حدیث صاف تھی اور خاص میت کے لئے، لیکن قرآن میں ایک عام حکم بیان ہوا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا جواب یہ تھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے غلطی ہوئی۔ آنحضور ﷺ کا ارشاد ایک ایک خاص واقعہ سے متعلق تھا۔ کسی یہودی عورت کا انتقال ہوگیا تھا اس پر اصل عذاب کفر کی وجہ سے ہو رہا تھا لیکن مزید اضافہ گھر والوں کے نوحہ نے بھی کر دیا تھا کہ وہ اس کے استحقاق کے خلاف اس کا ماتم کر رہے تھے اور خلاف واقعہ نیکیوں کو اس کی طرف منسوب کر رہے تھے۔ اس لئے آنحضور ﷺ نے اس موقعہ پر جو کچھ فرمایا وہ مسلمانوں کے بارے میں نہیں تھا لیکن علماء نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے خلاف عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس استدلال کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ دوسری طرف ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو بھی ہر حال میں نافذ نہیں کیا بلکہ اس کی نوک پلک دوسرے شرعی اصول و شواہد کی روشنی میں درست کئے گئے ہیں اور پھر اسے ایک اصول کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔ علماء نے اس حدیث کی جو مختلف وجوہ و تفصیلات بیان کی ہیں انہیں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ اس پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے محاکمہ کا ماحصل یہ ہے کہ شریعت کا ایک اصول ہے حدیث میں ہے کہ '' كلكم راع و كلكم مسئول عن رعيته '' ہر شخص نگران ہے اور اس کے ماتحتوں سے متعلق اس سے سوال ہوگا۔ یہ حدیث متعدد اور مختلف روایتوں سے کتب احادیث اور خود بخاری میں موجود ہے۔ یہ ایک مفصل حدیث ہے اور اس میں تفصیل کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ بادشاہ سے لے کر ایک معمولی سے معمولی خادم تک راعی اور نگران کی حیثیت رکھتا ہے اور ان سب سے ان کی رعیتوں کے متعلق سوال ہوگا۔ قرآن میں ہے کہ '' قوا انفسكم و اهليكم نارا'' خود کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقعہ پر واضح کیا ہے کہ جس طرح اپنی اصلاح کا حکم شریعت نے دیا ہے اسی طرح اپنی رعیت کی اصلاح کا بھی حکم ہے اس لئے ان میں سے کسی ایک کی اصلاح سے بھی غفلت تباہ کن ہے اب اگر مردے کے گھر غیر شرعی نوحہ و ماتم کا رواج تھا لیکن اپنی زندگی میں اس نے انہیں اس سے نہیں روکا اور اپنے گھر میں ہونے والے اس منکر پر واقفیت کے باوجود اس نے تساہل سے کام لیا تو شریعت کی نظر میں وہ بھی مجرم ہے شریعت نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک اصول بنا دیا تھا ضروری تھا کہ اس اصول کے تحت اپنی زندگی میں اپنے گھر والوں کو اس سے باز رکھنے کی کوشش کرتا لیکن اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو گویا وہ خود اس عمل کا سبب بنا ہے۔ شریعت کی نظر اس سلسلے میں بہت دور تک ہے۔ اسی محاکمہ میں امام بخاریؒ نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ''کوئی شخص اگر ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو اس قتل کی ایک حد تک ذمہ داری آدمؑ کے سب سے پہلے بیٹے (قابیل) پر عائد ہوتی ہے۔'' قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔ یہ روئے زمین پر سب سے پہلا ظالمانہ قتل تھا۔ اس سے پہلے دنیا اس سے ناواقف تھی۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ)

(۱۲۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَ انُ وَمُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اِنَّ ابْنًا لِّيْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَ يَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَااَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَ نَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ قَالَ حَسِبْتُهٗ اَنَّهٗ قَالَ كَاَنَّهَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ.

۱۲۰۳۔ ہم سے عبدان اور محمد نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی انہیں عاصم بن سلیمان نے خبر دی، انہیں ابوعثمان نے کہا کہ مجھ سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی زینب (رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کو اطلاع کرائی کہ ان کا ایک لڑکا قریب المرگ ہے اس لئے آپ ﷺ تشریف لائیں۔ آنحضور ﷺ نے انہیں سلام کہلوایا اور کہلوایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو لے لیا وہ اسی کا تھا اور جو اس نے دیا تھا وہ بھی اسی کا تھا اور ہر چیز اس کی بارگاہ سے وقت مقررہ پر وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اس لئے صبر کریں اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی توقع رکھیں۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بتاکید اپنے یہاں بلوا بھیجا۔ اب رسول اللہ ﷺ جانے کے لئے اٹھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب زید بن ثابت اور بہت سے دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔ بچے کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا تو بچہ کی جاں کنی کا عالم تھا انہوں نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جیسے مشکیزہ ہوتا ہے (اور پانی کے ٹکرانے کی اندر سے آواز آتی ہے۔ اسی طرح جان کنی کے وقت بچہ کے اندر سے آواز آرہی تھی) یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں بھر آئیں۔ سعد رضی اللہ عنہ بول اٹھے کہ یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا) اب چونکہ اس طریقہ ظلم کی ایجاد سب سے پہلے آدمؑ کے بیٹے قابیل نے کی تھی۔ اس لئے قیامت تک ہونے والے ظالمانہ قتل کے گناہ کا ایک حصہ اس کے نام بھی لکھا جائے گا۔ شریعت کے اس اصول کو اگر سامنے رکھا جائے تو عذاب وثواب کی بہت سی بنیادی گرہیں کھل جائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان کردہ اصول پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ قرآن نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ ''کسی انسان پر دوسرے کی کوئی ذمہ داری نہیں'' حضرت عائشہ نے فرمایا تھا کہ مرنے والے کو اختیار ہے؟ اس کا تعلق اب اس عالم ناسوت سے ختم ہو چکا ہے نہ وہ کسی کو روک سکتا ہے اور نہ اسے اس پر قدرت ہے پھر اس ناکردہ گناہ کی ذمہ داری اس پر عائد کرنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے؟ اس موقعہ پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ بے شک شریعت نے ہر چیز کے لئے اگرچہ ضابطے اور قاعدے متعین کر دیئے ہیں لیکن بعض اوقات کسی ایک جزئیہ میں بہت سے اصول بیک وقت جمع ہو جاتے ہیں اور یہیں سے اجتہاد کی حد شروع ہو جاتی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ جزئی کس ضابطے کے تحت آ سکتی ہے؟ اور ان مختلف اصول میں اپنے مضمرات کے اعتبار سے جزئی کس اصول سے زیادہ قریب ہے؟ اس مسئلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے اجتہاد سے یہ فیصلہ کیا تھا کہ میت پر نوحہ و ماتم کا میت سے تعلق قرآن کے بیان کردہ اس اصول سے متعلق ہے کہ ''کسی انسان پر دوسرے کی ذمہ داری نہیں۔'' جیسا کہ ہم نے تفصیل سے بتایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اجتہاد کو امت نے اس مسئلہ میں قبول نہیں کیا ہے۔ اس باب پر ہم نے یہ طویل نوٹ اس لئے لکھا کہ اس میں روزمرہ کی زندگی سے متعلق بعض بنیادی اصول سامنے آئے تھے جہاں تک نوحہ و ماتم کا سوال ہے اسے اسلام ان غیر ضروری اور لغو حرکتوں کی وجہ سے رد کرتا ہے جو اس سلسلے میں کی جاتی تھیں۔ ورنہ عزیز وقریب یا کسی بھی متعلق کی موت پر غم قدرتی چیز ہے اور اسلام نہ صرف اس کے اظہار کی اجازت دیتا ہے بلکہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض افراد کو جن کے دل میں اپنے عزیز قریب کی موت سے کوئی ٹیس نہیں آنحضور ﷺ نے انہیں سخت دل کہا۔ خود حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں کئی ایسے واقعات پیش آئے جب آپ کے کسی عزیز وقریب کی وفات پر آپ ﷺ کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا اور آنسو آنکھوں سے چھلک پڑے۔

نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

(۱۲۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ قَالَ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ قَالَ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا.

۱۲۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے اور ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی (ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک تھے۔ حضور اکرم ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا کہ کوئی ایسا شخص ہے جس نے رات کوئی ناشایاں کام نہ کیا ہو؟ اس پر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بولے کہ میں ہوں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر قبر میں اترو۔ چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔

(۱۲۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِّعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا اَوْقَالَ جَلَسْتُ اِلٰى اَحَدِهِمَا ثُمَّ جَآءَ الْاٰخَرُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَّكَّةَ حَتّٰى اِذَ اكُنَّا بِالْبَيْدَآءِ اِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰٓؤُلَاءِ الرَّكْبُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا صُهَيْبٌ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهٗ لِيْ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا اُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَّبْكِيْ يَقُوْلُ وَااَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا صُهَيْبُ اَتَبْكِيْ عَلَيَّ

۱۲۰۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ عثمان رضی اللہ کی ایک صاحبزادی (ام ابان) کا مکہ میں انتقال ہو گیا تھا ہم بھی تعزیت کے لئے حاضر تھے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی تشریف فرما تھے اور میں دونوں حضرات کے درمیان میں بیٹھا تھا یا یہ کہ میں ایک بزرگ کے قریب بیٹھ گیا دوسرے بزرگ بعد میں آئے اور میرے قریب بیٹھ گئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بن عثمان سے کہا کہ رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی تائید کی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی کے قریب فرمایا تھا، پھر آپ ﷺ نے حدیث بیان کی کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے چلا جب ہم بیداء تک پہنچے تو سامنے ایک ببول کے درخت کے نیچے چند سوار نظر پڑے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ جا کر دیکھو تو سہی یہ کون لوگ ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا تو صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر جب اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ انہیں بلا لاؤ۔ میں صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس دوبارہ آیا اور کہا کہ چلئے امیر المؤمنین بلاتے ہیں۔ چانچہ وہ خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی کئے گئے تو صہیب روتے ہوئے اندر داخل ہوئے وہ کہہ رہے تھے ہائے میرے بھائی! ہائے میرے صاحب! اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صہیب! تم مجھ پر روتے ہو۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے بعض اوقات

وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ وَاللّٰهِ مَاحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ وَ اللّٰهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَيْئًا.

عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے اس کا ذکر عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی رحمت عمر پر ہو۔ بخدا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مؤمن کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ بلکہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اور زیادہ کر دیتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ قرآن کی دلیل سب سے زیادہ وزنی ہے کہ "کوئی کسی کے گناہ کا ذمہ دار اور اس کے مواخذہ کا اٹھانے والا نہیں، اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔" ابن ملیکہ نے کہا کہ بخدا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پھر کچھ نہیں کہا۔

(۱۲۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يَّبْكِيْ عَلَيْهَا اَهْلُهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا.

۱۲۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی بکر نے انہیں ان کے والد نے اور انہیں عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا گذر ایک یہودی عورت پر ہوا جس کی موت پر اس کے گھر والے رو رہے تھے اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس پر رو رہے ہیں حالانکہ قبر میں اس پر عذاب ہو رہا ہے۔

(۱۲۰۷) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا اُصِيْبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَّقُوْلُ وَااَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ اَمَاعَلِمْتَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ.

۱۲۰۷۔ ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہؓ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو صہیب رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے (آئے) ہائے میرے بھائی اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ مردے پر زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

باب ۸۱۶. مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ عَلٰى اَبِيْ سُلَيْمَانَ مَالَمْ يَكُنْ نَقْعٌ اَوْلَقْلَقَةٌ وَالنَّقْعُ التُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ وَاللَّقْلَقَةُ الصَّوْتُ.

۸۱۶۔ میت پر کس طرح کے نوحہ کو ناپسند قرار دیا گیا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اگر "نقع" یا "لقلقہ" نہ ہو تو ابو سلیمان (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) پر ان کے گھر کی عورتوں کو رونے دو "نقع" سر پر مٹی رکھ لینے کو کہتے ہیں اور "لقلقہ" آواز (بلند) کا نام ہے۔

(۱۲۰۸) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْم حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ مَّنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ.

۱۲۰۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن ربیعہ نے اور ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ سنا تھا کہ میرے متعلق کوئی جھوٹی بات کہنا عام لوگوں سے متعلق جھوٹ بولنے کی طرح نہیں (کیونکہ آپ ﷺ نبی تھے اور آپ ﷺ کے متعلق معمولی جھوٹ سے بھی بڑے بڑے مفاسد کا دروازہ دین میں کھل سکتا ہے) میرے متعلق جو شخص بھی قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنالیتا ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ کسی میت پر اگر نوحہ و ماتم کیا جاتا ہے تو اس نوحہ کی وجہ سے بھی اس پر عذاب ہوتا ہے۔ ❶

(۱۲۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَانِيْحَ عَلَيْهِ تَابَعَهٗ عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَقَالَ آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ.

۱۲۰۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی انہیں شعبہ نے انہیں سعید بن مسیب نے انہیں ابن عمر نے اپنے والد کے واسطہ سے (رضی اللہ عنہما) کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میت کو اس پر نوحہ کئے جانے کی وجہ سے بھی قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ اس روایت کی متابعت عبدالاعلیٰ نے کی، ان سے یزید بن زریع حدیث بیان کی تھی ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے قتادہ نے اور آدم نے شعبہ کے واسطے یہ نقل کیا کہ میت پر زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۱۲۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِيْءَ بِاَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا فَذَهَبْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ ثُمَّ ذَهَبْتُ اَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوا ابْنَةُ عَمْرٍو اَوْاُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلِمَ تَبْكِيْ اَوْلَاتَبْكِيْ فَمَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ.

۱۲۱۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن منکدر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میرے والد احد کے میدان سے لائے گئے تھے۔ مشرکوں نے آپ کی صورت تک بگاڑ دی تھی۔ نعش رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھی گئی۔ اوپر سے ایک کپڑا ڈھکا ہوا تھا۔ میں نے چاہا کہ کپڑے کو ہٹاؤں لیکن میرے اقرباء نے مجھے روکا۔ پھر دوبارہ میں نے کپڑا اٹھانے کی کوشش کی لیکن اس مرتبہ بھی روک دیا گیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے حکم سے نعش اٹھائی گئی۔ اس وقت کسی زور زور سے رونے والی کی آواز سنائی دی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ عمرو کی بیٹی (یا یہ کہا کہ) عمرو کی بہن ہیں (نام میں شک سفیان کو ہوا تھا) آپ نے فرمایا کہ روتی کیوں ہیں؟ یا یہ فرمایا کہ روؤ نہیں کہ ملائکہ برابر ان پر اپنے پروں کا سایہ

❶ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو میت پر نوحہ سے متعلق حدیث سنائی تھی۔ آپ نے تمہید کے طور پر ایک حدیث پہلے سنا دی جس کا مقصد یہ تھا کہ جو حدیث میں بیان کرنا چاہتا ہوں اسے پوری ذمہ داری کے ساتھ بیان کروں گا اور اس میں کسی قسم کی غلط بیانی کا شائبہ بھی نہیں ہوگا۔

کئے رہے لیکن جب اٹھایا گیا (تو اس پر شرعی آہ و بکا کی وجہ سے سایہ کرنے سے رک گئے تھے۔

باب ۸۱۸. لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ.

(۱۲۱۱) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

۸۱۸۔ گریبان چاک کرنے والے ہم میں سے نہیں ہیں۔

۱۲۱۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زبید یامی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورتیں اپنے چہروں کو پیٹتی ہیں، گریبان چاک کر لیتی ہیں اور جاہلیت کا طرز عمل اختیار کرتی ہیں (کسی کی موت پر) وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔

باب ۸۱۹. رَثَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ

(۱۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وُّجْعٍ اشْتَدَّبِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ قَدْ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِ ثُنِيْ اِلَّاابْنَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا فَقُلْتُ بِالشَّطْرِ فَقَالَ لَااثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثلث كَبِيْرٌ اَوْ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَوَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَ هُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَا لِحًا اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً ثُمَّ

۸۱۹۔ نبی کریم ﷺ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر اظہار غم کرتے ہیں۔

۱۲۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے سال میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں سخت بیمار تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرا مرض شدت اختیار کر چکا ہے۔ میرے پاس مال و اسباب بہت ہیں اور صرف ایک لڑکی ہے جو وارث ہوگی تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کا صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آدھے مال کا صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر فرمایا کہ ایک تہائی کر دو اور یہ بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ محتاجی میں انہیں اس طرح چھوڑ کر جاؤں کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں یہ یاد رکھو کہ جو خرچ بھی تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی نیت سے کرو گے تو اس پر تمہیں اجر ملے گا حتیٰ کہ اس لقمہ پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو۔ ❶

---

❶ اس موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے اسلام کا وہ زریں اصول بیان کیا ہے جو اجتماعی زندگی کی جان ہے۔ احادیث کے ذخیرہ میں اس طرح کی احادیث کی کمی نہیں اور اس سے ہماری شریعت کے مزاج کا پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنی اتباع کرنے والوں سے کس طرح کی زندگی کا مطالبہ کرتی ہے خداوند تعالیٰ خود شارع ہیں اور انہوں نے اپنی تمام دوسری مخلوقات کے ساتھ انسانوں کو بھی پیدا کیا ہے۔ اس لئے انسان کی طبیعت میں فطری طور پر جو رجحانات اور صلاحیتیں موجود ہیں۔ خداوند تعالیٰ اپنے احکام و اوامر میں انہیں نظر انداز نہیں کرتے۔ شریعت میں معاد و معاش سے متعلق جن احکام پر عمل کرنے کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے ان کا مقصد یہ ہے کہ خدا کی عبادت اس کی رضا کے مطابق ہو سکے اور زمین میں شر و فساد نہ پھیلے۔ اہل و عیال پر خرچ کرنے کی اہمیت اور اس پر اجر و ثواب کا استحقاق، صلہ رحمی اور خاندانی نظام کی اہمیت کے پیش نظر ہے کہ جن پر معاشرہ کی اصلاح و بقاء کا مدار ہے۔ حدیث کا یہ حصہ کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دے تو اس پر بھی اجر و ثواب ملے گا، اسی بنیاد پر ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ اس میں حظ نفس بھی ہے لیکن اگر ازدواجی زندگی کے ذریعہ مسلمان اس خاندانی نظام (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ)

لَعَلَّکَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِکَ اَقْوَامٌ وَیَضُرَّ بِکَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ ھِجْرَتَھُمْ وَلَا تَرُدَّھُمْ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ لٰکِنِ الْبَآئِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَۃَ یَرْثِیْ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَکَّۃَ۔

پھر میں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! میرے ساتھی مجھے چھوڑ کر (حجۃ الوداع کے لئے) چلے جارہے ہیں۔ ❶ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہاں رہ کر بھی اگر تم کوئی نیک عمل کرو گے تو اس سے تمہارے مدارج بلند ہوں گے اور شاید تم ابھی زندہ رہو گے اور بہت سے لوگوں کو (مسلمانوں کو) تم سے فائدہ پہنچے گا اور بہتوں کو (کفار و مرتدین کو) نقصان! (پھر آپ نے دعا فرمائی) اے اللہ! میرے ساتھیوں کو ہجرت پر استقلال عطا فرما اور ان کے قدم پیچھے کی طرف نہ لوٹا۔ لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے مکہ میں وفات پاجانے کی وجہ سے اظہار غم کیا تھا۔ ❷

باب ۸۲۰. مَا یُنْھٰی مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ وَقَالَ الْحَکَمُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَۃَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ الْقَاسِمَ ابْنَ مُخَیْمِرَۃَ حَدَّثَہٗ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بُرْدَۃَ بْنُ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ وَجِعَ اَبُوْمُوْسٰی وَجَعًا فَغُشِیَ عَلَیْہِ وَرَاْسُہٗ فِیْ حِجْرِ امْرَاَۃٍ مِّنْ اَھْلِہٖ فَلَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَّرُدَّ عَلَیْھَا

۸۲۰۔ مصیبت کے وقت سر منڈوانے کی ممانعت۔ حکم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن جابر نے کہ قاسم بن مخیمرہ نے ان سے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابو بردہ بن ابوموسیٰ نے حدیث بیان کی کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے، ان پر غشی طاری تھی اور ان کا سر ان کی ایک بیوی (ام عبداللہ بنت ابی رومہ) کی گود میں تھا (انہوں نے ایک زور کی چیخ ماری)

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) کو پروان چڑھاتا ہے جس کی ترتیب اسلام نے دی اور اس کے مقتضیات پر عمل کی کوشش کرتا ہے تو قضاء شہوت بھی اجر و ثواب کا باعث ہے۔ شیخ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حظ نفس اگر حق کے مطابق ہو تو اجر و ثواب میں اس کی وجہ سے کوئی کمی نہیں ہوتی۔ مسلم میں اس سلسلہ کی ایک حدیث بہت واضح ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری شرم گاہ میں صدقہ ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا ہم اپنی شہوت بھی پوری کریں گے اور اجر بھی پائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! کیا تم اس پر غور نہیں کرتے کہ اگر حرام میں مبتلا ہو گئے تو پھر کیا ہوگا؟ اس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ شریعت ہمیں کن حدود میں رکھنا چاہتی ہے اور اس کے لئے اس نے کیا کیا جتن کئے ہیں اور ہماری بعض فطری رجحانات کی وجہ سے جو بڑی خرابیاں پیدا ہو سکتی تھیں ان کے سدباب کی کس طرح کوشش کی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ اس کے باوجود کہ بیوی کے منہ میں لقمہ دینے اور دوسرے طریقوں سے خرچ کرنے کا داعیہ نفسانی اور شہوانی بھی ہے، خود یہ لقمہ جس جسم کا جزء بنے گا شوہر اسی سے متمتع ہوتا ہے لیکن شریعت کی طرف سے پھر بھی اجر و ثواب کا وعدہ ہے اس لئے اگر دوسروں پر خرچ کیا جائے جن سے کوئی نسبت و قربت نہیں اور جہاں خرچ کرنے کے لئے کچھ زیادہ مجاہدہ کی بھی ضرورت ہوگی تو اس پر اجر و ثواب کس قدر مل سکتا ہے۔ تاہم یہ یاد رہے کہ ہر طرح کے خرچ اخراجات میں مقدم اعزہ و اقرباء ہیں اور پھر دوسرے لوگ کہ اعزہ پر خرچ کر کے آدمی شریعت کے کئی مطالبوں کو ایک ساتھ پورا کرتا ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا۔ ❶ کیونکہ آپ بیمار تھے اور ساتھ جا نہیں سکتے تھے اس لئے اس کار خیر میں اپنی عدم شرکت پر رنج و غم کا اظہار کر رہے ہیں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ یہ فتح مکہ کا واقعہ ہے۔ ❷ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے لیکن آپ کی وفات مکہ میں ہو گئی تھی۔ یہ بات پسند نہیں کی جاتی تھی کہ جن لوگوں نے اللہ اور رسول سے تعلق کی وجہ سے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہجرت کی تھی وہ بلا کسی سخت ضرورت کے مکہ میں قیام کریں چنانچہ سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ مکہ میں بیمار ہوئے تو وہاں سے جلد نکل جانا چاہا کہ کہیں وہیں وفات نہ ہو جائے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ پر اس لئے اظہار غم کیا تھا کہ مہاجر ہونے کے باوجود ان کی وفات مکہ میں ہو گئی تھی۔ اسی کے ساتھ آپ نے اس کی بھی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کو ہجرت پر استقلال عطا فرمائے تاہم یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ نقصان کس طرح کا ہوگا کیونکہ یہ تکوینات سے متعلق ہے۔

شَيْئًا فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَنَا بَرِئٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئٌ مِنَ الصَّالِقَةِ وَ الْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ.

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت کچھ بول نہیں سکتے تھے لیکن جب افاقہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی ان چیزوں سے بری ہوں جن سے رسول اللہ ﷺ نے برأت کا اظہار فرمایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے (کسی مصیبت کے وقت) چلا کر رونے والی، سر منڈ[1] دینے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اپنی برات کا اظہار فرمایا تھا۔

باب ۸۲۱. لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ.

۸۲۱۔ رخسار پیٹنے والے ہم میں سے نہیں ہیں۔

(۱۲۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

۱۲۱۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے عبداللہ بن مرہ نے ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص (کسی میت پر) اپنے رخسار پیٹے۔ گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی باتیں کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ۸۲۲. مَايُنْهٰى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَالْمُصِيْبَةِ.

۸۲۲۔ مصیبت کے وقت جاہلیت کی باتیں اور واویلا کرنے کی ممانعت۔

(۱۲۱۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

۱۲۱۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مرہ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے رخسار پیٹ لے، گریبان چاک کرلے اور جاہلیت کی باتیں کرے (مصیبت کے وقت) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ۸۲۳. مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ.

۸۲۳۔ جو مصیبت کے وقت غمگین دکھائی دے۔

(۱۲۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عُمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَآءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَآءَ جَعْفَرٍ وَّذَكَرَ بُكَاءَ هُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ

۱۲۱۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے یحییٰ سے سنا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے عمرہ نے خبر دی کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کو زید بن حارثہ، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت (غزوہ موتہ میں) کی اطلاع ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اس وقت اس طرح تشریف فرما تھے کہ غم کے آثار آپ ﷺ کے چہرے پر نمایاں تھے۔ میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتوں کے رونے کا ذکر کیا۔ آپ

انْهَهُنَّ فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم مِنَ الْعَنَاءِ.

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں رونے سے منع کرو چنانچہ وہ گئے لیکن واپس آ کر کہا کہ وہ تو نہیں مانتیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ انہیں منع کرو۔ اب وہ تیسری مرتبہ واپس ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! وہ تو بہت چڑھ گئی ہیں (عمرہ نے کہا کہ) عائشہ رضی اللہ عنہا کو یقین تھا کہ (ان کے اس کہنے پر) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دو اس پر میرے منہ سے نکلا کہ تیرا برا ہو۔ رسول اللہ ﷺ اب جس کا حکم دے رہے ہیں وہ تو کرو گے نہیں لیکن آپ کو تعب میں ڈال دیا۔ ❶

(۱۲۱۶) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِيْنَ قُتِلَ الْقُرَّآءُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ اَشَدَّ مِنْهُ.

۱۲۱۶۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم احول نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب قاریوں کی جماعت شہید کر دی گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ ایک مہینہ تک قنوت پڑھتے رہے تھے۔ میں نے ان دنوں سے زیادہ غمگین آنحضور ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا۔

باب ۸۲۴. مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ الْجَزَعُ الْقَوْلُ السَّيِّئُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ وَقَالَ يَعْقُوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ.

۸۲۴۔ جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ ہونے دے۔ محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ جزع (ممنوع) بدزبانی اور بدظنی کا نام ہے۔ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں اپنے غم والم کا شکوہ اللہ تعالیٰ ہی سے کرتا ہوں۔

(۱۲۱۷) حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِشْتَكٰى ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَاَبُوْطَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَاَتْ اِمْرَاَتُهُ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّاَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَآءَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَ قَدْ هَدَاَتْ نَفْسُهُ وَاَرْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ اَبُوْطَلْحَةَ اَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ

۱۲۱۷۔ ہم سے بشر بن حکم نے حدیث بیان کی، ان سے سفین بن عیینہ نے حدیث بیان کی، انہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے خبر دی کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک لڑکے کی طبیعت خراب تھی۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا انتقال بھی ہو گیا۔ اس وقت ابوطلحہ گھر میں موجود نہیں تھے ان کی بیوی نے جب دیکھا کہ بچے کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے بچے کو نہلا دھلا، کفنا کے گھر کے ایک طرف رکھ دیا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جب تشریف لائے تو پوچھا کہ بچہ کی طبیعت کیسی ہے؟ انہوں نے کہا کہ اسے سکون ہو گیا ہے

---

❶ "فاحث فی الفواھھن التراب" "ان کے منہ میں مٹی جھونک دو" ایک محاورہ ہے اور اس سے مراد صرف کسی بات کی ناپسندیدگی کا اظہار ہوتا ہے۔ واقعی اور حقیقی اس کا مفہوم مراد نہیں ہے۔ اس طرح کے محاورے اردو میں بھی استعمال ہوئے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس موقعہ پر آپ کے طرز عمل سے یہ سمجھا کہ اس وقت کا نوحہ جو جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتیں کر رہی تھیں۔ شریعت کی نظر میں اگرچہ پسندیدہ نہیں تھا لیکن مباح ضرور تھا اسی لئے آنحضور ﷺ نے کوئی زیادہ سخت کلمہ ارشاد نہیں فرمایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا منشاء یہ ہے کہ اگر اس وقت آنحضور ﷺ سے بار بار ان کے رونے پیٹنے کا ذکر نہ کیا جاتا تو بہتر تھا۔ کہ آپ ﷺ کو بھی اس سے رنج ہوا اور وہ عورتیں باز بھی نہ آئیں یعنی کہنے والے نے اپنے دل کی ایک بات کہہ دی اور رسول اللہ ﷺ کی ناگواری خاطر کا لحاظ نہیں کیا۔

بَاتَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اَعْلَمَتْهُ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ اَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّبَارِكَ لَكُمَا فِيْ لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيٰنُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرَاَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ اَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ

اور میرا خیال ہے کہ اب آرام کر رہا ہوگا۔ ❶ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رات گذاری اور جب صبح ہوئی تو غسل کیا، لیکن جب پھر باہر جانے کا ارادہ کیا تو بیوی نے ذہن کی اطلاع دی کہ بچے کا انتقال ہو چکا ہے پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور اپنے تمام حالات سے آپ ﷺ کو مطلع کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کی اس رات میں برکت عطا فرمائے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ انصار کے ایک فرد نے بتایا کہ میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی انہیں بیوی سے نو۹ اولادیں دیکھیں، سب کے سب قرآن کے عالم تھے۔

بَاب ۸۲۵. الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ.

۸۲۵۔ صبر، صدمہ کے شروع میں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ دو ایک طرح کی چیزیں (اللہ کی طرف سے صلاۃ اور رحمت، صبر کرنے والوں کے لئے) کتنی اچھی ہیں اور ہدایت بھی کتنی اچھی چیز ہے ❷ (قرآن مجید میں ہے) وہ لوگ جن پر اگر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو پڑھتے ہیں "انا للہ و انا الیہ راجعون" (ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف جانا ہے) یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوات اور رحمت ہوتی ہے اور یہی لوگ راہ یاب ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ "اور اللہ سے صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، یہ بہت گراں ہے لیکن اللہ سے ڈرنے والوں پر نہیں۔"

۱۲۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

۱۲۱۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث

❶ ان کا مطلب تو یہ تھا کہ بچے کا انتقال ہو گیا ہے۔ جس طرح مرض سے افاقہ سکون کا باعث ہوتا ہے، بظاہر موت سے بھی سکون نظر آتا ہے کہ بیماری اور تکلیف کی وجہ سے جس پریشانی کا اظہار مریض سے ہوتا ہے موت کے بعد وہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ دوسرے جملہ کا مطلب اس توقع کا اظہار ہے کہ بچہ کے ساتھ اللہ کی بارگاہ سے بھی اچھا معاملہ ہوا ہوگا۔ لیکن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو چونکہ صورت حال کا علم نہ تھا اس لئے اپنی بیوی کے اس پر اطمینان جواب سے انہوں نے یہ سمجھا کہ بچے کو افاقہ ہو گیا ہے اور اب وہ آرام کر رہا ہے یعنی سو رہا ہے۔ اس لئے انہوں نے مزید روگ اس سلسلے میں مناسب نہیں سمجھی اور آرام سے سوئے، ضروریات سے فارغ ہوئے اور بیوی کے ساتھ قرب بھی ہوا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے برکت کی بشارت دی۔ یہ ان کے غیر معمولی صبر و ضبط اور خداوند تعالیٰ کی حکمت پر کمال یقین کا ثمرہ تھا۔ بیوی کی اس اداشناسی پر قربان جائیے کہ کس طرح انہوں نے اپنے شوہر کو ایک ذہنی کوفت سے بچا لیا۔ جس کے نتائج اس وقت بہت سنگین نکل سکتے تھے۔ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تھکے ماندے اور پہلے ہی سے نڈھال آئے تھے۔ ❷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مصیبت کے وقت صبر و ضبط کی فضیلت بیان کی ہے کہ اس سے صابر بندے پر اللہ کی نوازشیں اور رحمتیں ہوتی ہیں، اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق ملتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنی امت کو ایک ایسی چیز دے رہا ہوں جو پہلی امتوں کو نہیں ملی تھی اور وہ مصیبت کے وقت انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا ہے آپ نے بتایا کہ جب بندہ اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیتا ہے اور انا للہ پڑھتا ہے تو اسے تین چیزیں ملتی ہیں۔ اللہ کی صلاۃ (کرم و نوازش) اس کی رحمت اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق۔ حضرت عمرؓ بھی یہی بتانا چاہتے ہیں۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدَمَةِ الْاُوْلٰى.

بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے نقل کرتے تھے کہ آپ فرماتے تھے صبر کی قیمت تو صدمہ کے شروع میں ہوتی ہے۔

باب ۸۲۶. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم . اِنَّابِکَ لَمَحْزُوْنُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَ يَحْزَنُ الْقَلْبُ.

۸۲۶۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ "ہم تمہاری جدائی پر غمگین ہیں۔" ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے نقل کیا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا) آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے نڈھال ہے۔

(۱۲۲۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم عَلٰى اَبِيْ سَيْفِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِّاِبْرَاهِيْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَايَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ. رَوَاهُ مُوْسٰى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم.

۱۲۲۰۔ ہم سے حسن بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن حسان نے حدیث بیان کی، ان سے قریش نے حدیث بیان کی یہ حیان کے بیٹے ہیں۔ ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار کے یہاں گئے یہ ابراہیم (رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانے والی خاتون کے شوہر تھے۔ آنحضور ﷺ نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لیا اور پیار کیا۔ پھر اس کے بعد ہم ان کے یہاں گئے اس وقت ابراہیم کی جاں کنی کا عالم تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں بھر آئیں تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بول پڑے کہ یارسول اللہ اور آپ ﷺ بھی! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ابن عوف! یہ تو رحمت ہے، پھر آپ ﷺ نے یہی بات اور تفصیل سے واضح کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے نڈھال ہے، پھر بھی ہم کہیں گے وہی جس میں ہمارے رب کی رضا ہو۔ اور اے ابراہیم ہم تمہاری جدائی پر غمناک ہیں۔ اس کی روایت موسیٰ نے سلیمان بن مغیرہ کے واسطہ سے کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی۔

باب ۸۲۷. اَلْبُکَاءِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ.

۸۲۷۔ مریض کے پاس رونا۔

(۱۲۲۰) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَکْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۲۲۰۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی انہیں سعید بن حارث انصاری نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کسی مرض میں مبتلا تھے۔ نبی کریم ﷺ عیادت کے لئے عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کے یہاں تشریف لے گئے۔ جب آپ اندر گئے تو تیمارداروں کے ہجوم میں انہیں پایا۔ آپ

عَنهُم فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَ جَدَهُ فِي غَاشِيَةِ اَهْلِهٖ فَقَالَ قَدْقُضِيَ قَالُوا لَايَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم بَكَوْا فَقَالَ اَلاَ تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلاَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْيَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ فِيْهِ بِالْعَصَا وَيَرْمِيْ بِالْحِجَارَةِ وَ يُحْثِيْ بِالتُّرَابِ.

لئے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا وفات ہوگئی؟ لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! نبی کریم ﷺ (ان کے مرض کی شدت کو دیکھ کر) رو پڑے۔ لوگوں نے جو حضور اکرم ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو سب رونے لگے، پھر آپ نے فرمایا کہ سنو! اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسو پر بھی عذاب نہیں دے گا اور نہ دل کے غم پر۔ ہاں اس کا عذاب اس کی وجہ سے ہوتا ہے، آپ ﷺ نے زبان کی طرف اشارہ کیا (اور اگر اس زبان سے اچھی بات نکلے تو) یہ اس کی رحمت کا باعث بھی بنتی ہے۔ اور میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ و ماتم کی وجہ سے بھی عذاب ہوگا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ میت پر ماتم کرنے) پر ڈنڈے سے مارتے تھے۔ پتھر پھینکتے تھے اور منہ میں مٹی جھونک دیتے تھے۔

باب ۸۲۸. مَايُنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ وَالزجْرِ عَنْ ذٰلِكَ.

۸۲۸۔ کس طرح کے نوحہ وبکا کی ممانعت ہے؟ اور اس پر مؤاخذہ؟

(۱۲۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوْشَبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا تَقُوْلُ لَمَّا جَآءَ قَتْلُ زَيْد بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَّعَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَآءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَ هُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْهَا هُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَاَمَرَهُ الثَّانِيَةَ اَنْ يَّنْهَا هُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْتَنِيْ اَوْغَلَبْنَنَا الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَوْشَبٍ فَزَعَمْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ فَوَاللّٰهِ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ وَمَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم مِنَ الْعَنَاءِ

۱۲۲۱۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمرہ نے خبر دی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جب زید بن حارثہ۔ جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو حضور اکرم ﷺ اس طرح بیٹھے کہ غم کے آثار آپ ﷺ پر نمایاں تھے۔ میں دروازے کے ایک سوراخ سے آپ کو دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جعفر کے گھر کی عورتیں نوحہ و ماتم کر رہی ہیں۔ آنحضور ﷺ نے روکنے کے لئے کہا۔ وہ صاحب گئے لیکن پھر واپس آ گئے اور کہا کہ وہ مانتیں نہیں! آپ ﷺ نے دوبارہ روکنے کے لئے بھیجا، وہ گئے اور پھر واپس چلے آئے کہا کہ بخدا وہ تو مجھ پر چڑھی جا رہی ہیں یا یہ کہا کہ ہم پر چڑھی جا رہی ہیں۔ شک محمد بن حوشب کو تھا (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میرا یقین یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ اس پر میری زبان سے نکلا کہ اللہ تیرا برا کرے۔ بخدا یہ تو تم کرنے سے رہے (جس کا حکم آنحضور ﷺ نے دیا تھا) لیکن رسول اللہ ﷺ کو تعب میں مبتلا کرنے سے باز نہ آئے۔ ❶

❶ اس حدیث پر نوٹ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ وہاں اس کی وضاحت تفصیل کے ساتھ کر دی گئی تھی کہ نوحہ ہر صورت میں حرام نہیں ہے بعض جائز اور مباح ہیں بعض مکروہ و ناپسندیدہ اور بعض حرام۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس موقعہ پر اس کی تشریح کرنا چاہتے ہیں۔

(۱۲۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُبْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ لَّا نَنُوْحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَاَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ اُمِّ سُلَيْمٍ وَاُمِّ عَلَاءٍ وَابْنَةِ اَبِيْ سَبْرَةَ امْرَاَةِ مُعَاذٍ وَّامْرَاَتَيْنِ اَوْابْنَةِ اَبِيْ سَبْرَةَ وَ امْرَاَةِ مُعَاذٍ وَامْرَاَةٍ اُخْرٰى.

۱۲۲۲۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت لیتے وقت ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی، لیکن پانچ عورتوں کے سوا اور کسی نے وفا کا حق نہیں ادا کیا یہ عورتیں ام سلیم، ام علاء، ابو سبرہ کی صاحبزادی جو معاذ کے گھر میں تھیں اور اس کے علاوہ دو عورتیں یا یہ کہا کہ ابو سبرہ کی صاحبزادی، معاذ کی بیوی اور ایک دوسری خاتون ❶ رضی اللہ عنہن۔)

باب ۸۲۹. اَلْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ.

۸۲۹۔ جنازے کے لئے کھڑے ہو جانا۔

(۱۲۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ.

۱۲۲۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے ان سے ان کے والد نے، ان سے عامر بن ربیعہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ تا آنکہ جنازہ تم سے آگے نکل جائے۔ سفیان نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے سالم نے اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں عامر بن ربیعہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے خبر دی تھی۔ حمیدی نے یہ زیادتی کی ہے "تا آنکہ جنازہ آگے نکل جائے یا رکھ دیا جائے۔"

باب ۸۳۰. مَتّٰى يَقْعُدُ اِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ.

۸۲۹۔ کوئی اگر جنازہ کے لئے کھڑا ہو تو اسے کب بیٹھنا چاہئے؟

(۱۲۲۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَارَاٰى اَحَدُ كُمْ جَنَازَةً فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَّعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى يُخَلِّفَهَا اَوْ يُخَلِّفَهُ اَوْتُوْضَعَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُخَلِّفَهُ.

۱۲۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ نہیں چل رہا ہے تو کھڑا ہو جانا چاہئے تا آنکہ جنازہ آگے نکل جائے یا آگے نکل جانے کے بجائے خود جنازہ رکھ دیا جائے۔

(۱۲۲۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ فَجَآءَ اَبُوْسَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۲۲۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم ایک جنازہ میں تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور یہ دونوں صاحب جنازہ رکھے جانے سے

❶ حدیث کے راوی کو یہ شک ہے کہ یہ ابو سبرہ کی وہی صاحبزادی ہیں جو معاذ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھیں یا کسی دوسری صاحبزادی کا یہاں ذکر ہے اور معاذ کی جو بیوی اس عہد کا حق ادا کرنے والوں میں تھیں وہ ابو سبرہ کی صاحبزادی نہیں تھیں۔

عَنْهُ فَاَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَدَقَ.

پہلے بیٹھ گئے اتنے میں ابو سعید رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور مروان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اٹھو! بخدا یہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) جانتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس سے روکا تھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا ہے۔ [1]

باب ۸۳۱. مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتّٰى تُوْضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ فَاِنْ قَعَدَ اُمِرَ بِالْقِيَامِ.

۸۳۱۔ جو جنازہ کے پیچھے چل رہا ہے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ لوگوں کے کاندھوں سے نیچے نہ اتار دیا جائے اور اگر پہلے بیٹھ جائے تو اسے کھڑے ہونے کے لئے کہا جائے۔

(۱۲۲۶) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ.

۱۲۲۶۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ یہ ابراہیم کے صاحبزادے ہیں، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم لوگ جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ چل رہا ہے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔

باب ۸۳۲. مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ.

۸۳۲۔ جو یہودی کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔

(۱۲۲۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّبِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقُمْنَا بِهٖ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا.

۱۲۲۷۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے عبید اللہ بن مقسم نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

(۱۲۲۸) حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَيْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ

۱۲۲۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادسیہ میں کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کچھ لوگ ادھر سے ایک جنازہ لے کر نکلے تو یہ دونوں بزرگ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا کہ یہ جنازہ تو ذمیوں کا ہے؟ جو کافر ہیں،

---

[1] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث یاد نہیں رہی تھی اور پھر جب حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے یاد دلائی تو آپ کو یاد آئی اور آپ نے اس کی تصدیق کی۔ جنازہ کے ساتھ یہ دکھ رکھاؤ کا معاملہ انسانی عزت وشرافت کے پیش نظر ہے اور اسی لئے آپ ﷺ نے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جانے کے لئے بھی فرمایا تھا۔ لیکن اس سلسلے میں حدیث آئی ہے کہ ابتداء میں یہی حکم تھا پھر اسے ترک کر دیا گیا۔ اس کی مختلف وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ بہر حال میت کے ساتھ پوری انسانی عزت وشرف کا معاملہ کرنے کی اسلام تعلیم دیتا ہے جس کی تفصیلات حدیث میں موجود ہیں۔

فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا وَّقَالَ اَبُوْحَمْزَةَ عَنِ الْاَ عْمَشِ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ وَّ سَهْلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَا كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَكَرِيَّآءُ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى كَانَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ وَّقَيْسٌ يَقُوْمَانِ لِلْجَنَازَةِ.

اس پر انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اور آپ ﷺ اس کے لئے کھڑے ہوگئے پھر آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا؟ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ آدمی نہیں ہے؟ اور ابوحمزہ نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے عمرو نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ میں قیس اور سہل رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور زکریا نے بیان کیا۔ ان سے شعبی نے اور ان سے ابن ابی لیلیٰ نے کہ ابومسعود اور قیس رضی اللہ عنہما جنازہ کے لئے کھڑے ہوجاتے تھے۔

باب ۸۳۳. حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُوْنَ النِّسَآءِ

۸۳۳۔ عورتیں نہیں بلکہ مرد جنازہ اٹھائیں۔

(۱۲۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمُقْبُرِىِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىَّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِىْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَاوَ يْلَهَا اَيْنَ يَذْ هَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْ تَهَا كُلُّ شَىْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَ لَوْ سَمِعَهٗ صَعِقَ.

۱۲۲۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے، ان سے ان کے والد نے کہ انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جنازہ تیار ہوتا ہے اور مرد اسے کاندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک تھا تو کہتا ہے مجھے لے چلو! لیکن اگر نیک نہیں ہے تو کہتا ہے۔ ہائے بربادی! یہ مجھے کہاں لئے جارہے ہیں۔ اس آواز کو انسان کے سوا تمام مخلوق خدا سنتی ہے۔ اگر انسان کہیں سن پائے تو تڑپ جائے۔

باب ۸۳۴. السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ اَنَسٌ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْتُمْ مُشَيِّعُوْنَ وَامْشِ بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفِهَا وَعَنْ يَّمِيْنِهَاوَعَنْ شِمَالِهَا وَقَالَ غَيْرُهٗ قَرِيْبًا مِّنْهَا.

۸۳۴۔ جنازہ کو تیزی سے لے چلنا۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (جنازہ کے ساتھ) تمہیں چلنا ہے۔ تم اس کے سامنے بھی چل سکتے ہو، پیچھے بھی۔ دائیں بھی اور بائیں بھی، اور دوسرں سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۲۳۰) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّ مُوْنَهَا وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِّقَابِكُمْ.

۱۲۳۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے زہری سے (سن کر) یہ حدیث یاد کی، انہوں نے سعید بن مسیب سے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ لے کر بسرعت آگے بڑھو (وقار کے ساتھ) کیونکہ اگر وہ صالح ہے تو ایک خیر ہے جسے تم آگے) بھیج رہے ہو اور اگر اس کے سوا ہے تو ایک شر ہے جسے تمہیں اپنی گردنوں سے اتارنا ہے۔

باب ۸۳۵. قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجَنَازَةِ قَدِّمُوْنِىْ.

۸۳۵۔ میت، تابوت میں کہتا ہے کہ مجھے آگے بڑھائے چلو۔

(۱۲۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّه، سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَ هْلِهَا يَاوَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا اِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ.

۱۲۳۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جب جنازہ تیار ہوتا ہے اور لوگ اسے کاندھوں پر اٹھاتے ہیں اس وقت اگر وہ صالح ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے آگے بڑھائے چلو۔ لیکن اگر صالح نہیں ہوتا تو کہتا ہے، کہ ہائے رے بربادی! یہ کہاں لئے جارہے ہیں۔ اس کی آواز انسان کے سوا ہر مخلوق خدا سنتی ہے۔ کہیں اگر انسان سن پائے تو تڑپ جائے۔

باب ۸۳۶. مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ اَوْثَلاَ ثَةً عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ.

۸۳۶۔ امام کے پیچھے جنازہ کی نماز کے لئے دو یا تین صفیں۔ ❶

(۱۲۳۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ اَوِالثَّالِثِ.

۱۲۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

باب ۸۳۷. الصُّفُوْفِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

۸۳۷۔ جنازہ کی صفیں۔

(۱۲۳۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوْا خَلْفَه، فَكَبَّرَ اَرْبَعًا.

۱۲۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے زہری نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نجاشی کی وفات کی خبر سنائی، پھر آپ ﷺ نے چار مرتبہ تکبیر کہی۔

(۱۲۳۴) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ شَهِدَالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۱۲۳۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی نے خبر دی کہ آنحضور ﷺ ایک منبوذ (وہ بچہ جس کی ماں نے اسے راستے میں پھینک دیا ہو) کی قبر پر آئے۔ صحابہؓ نے صف بندی کی اور آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے، انہوں نے بتایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

---

❶ حنفیہ کے یہاں مستحب یہ ہے کہ نماز جنازہ میں مقتدیوں کی تین صفیں ہوں۔ اگر نماز میں شریک ہونے والوں کی تعداد تھوڑی ہے پھر بھی حتی الامکان تین صفیں بنائی جائیں مثلاً اگر پانچ نمازی ہیں تو صف بندی اس طرح کی جائے کہ دو صفوں میں دو۲ دو۲ آدمی اور تیسری صف میں صرف ایک آدمی کھڑا کر دیا جائے۔ حالانکہ یہی صورت فرض نماز کی جماعت میں مکروہ ہے لیکن جنازہ میں چونکہ تین صفیں مطلوب ہیں۔ اس لئے حتی الامکان تین صفیں بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(۱۲۳۵) حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِّنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَفْنَافَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ صُفُوْفٌ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ

۱۲۳۵۔ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی کہ انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آج لشکر کے ایک مرد صالح کا انتقال ہو گیا ہے۔ آؤ ان کی نماز جنازہ پڑھ لی جائے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم نے صف بندی کر لی اور نبی کریم ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ہم صف بستہ کھڑے تھے۔ ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا کہ میں دوسری صف میں تھا۔

باب ۸۳۸. صُفُوْفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ عَلَى الْجَنَآئِزِ.

۸۳۸۔ جنازے کے لئے بچوں کی صفیں مردوں کے ساتھ۔

(۱۲۳۶) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُّوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَنَا فِيْهِمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ.

۱۲۳۶۔ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر ایک قبر سے ہوا۔ میت کو ابھی رات ہی دفنایا گیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ دفن کب کیا گیا ہے لوگوں نے کہا کہ گذشتہ رات! آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں اطلاع کرائی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ تاریک رات میں دفن کیا گیا تھا۔ اس لئے ہم نے آپ ﷺ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی انہیں میں تھا (نابالغ تھا لیکن) نماز جنازہ میں شرکت کی۔ ❶

باب ۸۳۹. سُنَّةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ

۸۳۹۔ نماز جنازہ کا طریقہ۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے نماز جنازہ عہ پڑھی۔ فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نماز (جنازہ) پڑھو۔ فرمایا کہ

عہ۔ اس عنوان کا مقصد یہ بتانا ہے کہ نماز جنازہ بھی نماز ہے اور تمام نمازوں کی طرح اس میں بھی وہی چیزیں ضروری ہیں جو نماز کے لئے ہونی چاہئیں۔ اس مقصد کے لئے حدیث اور اقوال صحابہ و تابعین کے بہت سے ٹکڑے ایسے بیان کئے ہیں جن میں نماز جنازہ کے لئے "نماز" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ❶ دفن کرنے کے بعد نماز جنازہ پڑھنے میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ بعض صورتوں میں حنفیہ کے یہاں بھی جائز ہے۔ احادیث میں دفن کرنے کے بعد آنحضور ﷺ کا مردہ پر جنازہ کی نماز پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ یہ قبریں تاریکی سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اور میری نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان میں نور پیدا فرما دیتا ہے۔ اس لئے ہم کہیں گے کہ ایک آدھ واقعات اس طرح کے اگر دور نبوت میں ہوئے بھی تو اس کی وجہ آنحضور ﷺ کی ذات اقدس کی خصوصیات تھیں۔ اسی طرح غائب کی نماز جنازہ کا بھی آنحضور ﷺ سے ثبوت ہے۔ لیکن صرف ایک مرتبہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی پر۔ ایک اور صحابی ابن معاویہ رضی اللہ عنہ پر بھی نماز غائبانہ پڑھنے کا ذکر ملتا ہے لیکن مستند محدثین نے اس واقعہ کو منکر لکھا ہے۔ بہر حال غربت میں بہت سے صحابہ کا انتقال ہوا یا شہید ہوئے لیکن آنحضور ﷺ نے کسی کی بھی نماز جنازہ غائبانہ نہیں پڑھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ساتھ کوئی خصوصیت تھی۔

صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ صَلُّوْا عَلَى النَّجَاشِيِ سَمَّاهَا صَلٰوةً لَيْسَ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّلَا سُجُوْدٌ وَّلَا يَتَكَلَّمُ فِيْهَا وَ فِيْهَا تَكْبِيْرٌ وَّ تَسْلِيْمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا طَاهِرًا وَلَا يُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا وَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَاَحَقُّهُمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَّضُوْهُمْ لِفَرَائِضِهِمْ وَاِذَا اَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَوْعِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلَا يَتَيَمَّمُ وَاِذَاانْتَهٰى اِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيْرَةٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَكْبِيْرَةُ الْوَاحِدَةِ اسْتِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَاتُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَ فِيْهِ صُفُوْفٌ وَّ اِمَامٌ.

نجاشی کی نماز جنازہ پڑھو، اس کا نام آپ ﷺ نے نماز رکھا، جس میں نہ رکوع ہے، نہ سجدہ، اور اس میں گفتگو نہیں کی جاسکتی، اس نماز میں تکبیرات ہیں اور سلام ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ وضو کے بغیر نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔ اسی طرح سورج طلوع ہوتے وقت، یا غروب کے وقت بھی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں صحابہ رضوان اللہ علیہم سے ملا ہوں (ان کے نزدیک) نماز جنازہ پڑھانے کا مستحق وہی شخص تھا جسے لوگ اپنی فرض نماز کا امام بنانا پسند کرتے، جب آپ ﷺ عید کے دن یا جنازہ کی موجودگی میں بے وضو ہوجاتے تو پانی طلب کرتے (وضو کے لئے) اور تیمم نہیں کرتے تھے۔ اگر کہیں نماز جنازہ کھڑی دیکھتے تو تکبیر کہہ کر اس میں شرکت کرتے۔ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رات ہو یا دن، سفر ہو یا حضر (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہی جائیں گی۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلی تکبیر سے نماز شروع ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ منافقوں میں سے اگر کوئی مرجائے تو اس کی آپ ﷺ ہرگز نماز جنازہ نہ پڑھایئے اور نماز جنازہ میں صفیں بھی ہوتی ہیں اور امام بھی ہوتا ہے۔

(۱۲۳۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَّرَّمَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَاَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَقُلْنَا يَا اَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۱۲۳۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی اور ان سے شعبی نے بیان کیا کہ مجھے ان صحابی رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ منبوذ (جس بچہ کی ماں نے اسے راستے میں پھینک دیا ہو) کی قبر سے گذرے تو آپ نے ہماری امامت کی اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ ہم نے پوچھا کہ ابو عمر یہ آپ سے بیان کرنے والے کون صحابی ہیں؟ فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ۔

باب ۸۴۰. فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مَاعَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ اِذْنًا وَلٰكِنْ مَنْ صَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ.

۸۴۰۔ جنازہ کے پیچھے چلنے کی فضیلت۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز پڑھ کر تم نے اپنا فرض پورا کردیا۔ حمید بن بلال نے فرمایا کہ ہم نماز جنازہ کے لئے (ولی کی) اجازت ضروری نہیں سمجھتے جو شخص بھی نماز جنازہ پڑھے اور پھر واپس آئے تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ ❶

(۱۲۳۸) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ حُدِّثَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهٗ

۱۲۳۸۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نافع سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جو جنازہ

❶ یعنی جنازہ کے ساتھ قبر تک جانا ضروری نہیں۔ نماز جنازہ پڑھنے سے آدمی فرض سے سبکدوش ہوجاتا ہے۔

قِيْرَاطٌ فَقَالَ اَكْثَرَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَلَيْنَا فَصَدَّقَتْ يَعْنِيْ عَآئِشَةَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُه فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقَدْ فَرَّطْنَا فِيْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ فَرَّطْتُ ضَيَّعْتُ مِنْ اَمْرِاللّٰهِ.

کے پیچھے چلے اسے ایک قیراط کا ثواب ملے گا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو ہریرہ احادیث بہت بیان کرتے ہیں (اور زیادتی کی صورت بھول جانے کا خطرہ ہوتا ہے) لیکن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی تصدیق کی اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد خود سنا ہے اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پھر تو ہم بہت سے قیراط چھوڑ چکے ہیں۔ ❶ (روایت میں لفظ "فرطت" کے معنی ہیں کہ اللہ کی تقدیر سے میں نے ضائع کر دیا)۔

باب ۸۴۱. مَنْ اِنْتَظَرَ حَتّٰى تُدْفَنَ.

۸۴۱۔ دفن کے لئے انتظار۔

(۱۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى بْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّه سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَلَه قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَه قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَتَيْنِ.

۱۲۳۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن ابی ذئب کے سامنے یہ حدیث پڑھی، ان سے سعید بن ابوسعید مقبری نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا۔ ہم سے احمد بن شبیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ (مجھ سے فلاں نے بھی حدیث بیان کی) اور مجھ سے عبدالرحمٰن اعرج نے حدیث بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جنازہ میں شرکت کی پھر نماز جنازہ پڑھی تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے پوچھا گیا کہ دو قیراط کیا چیز ہیں؟ فرمایا کہ دو عظیم پہاڑ۔

باب ۸۴۲. صَلٰوةِ الصِّبْيَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ

۸۴۲۔ بڑوں کے ساتھ بچوں کی نماز جنازہ پڑھنے کا ذکر۔

(۱۲۴۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۴۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر پر تشریف لائے

---

❶ ترمذی اور مسلم کی روایتوں میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سن کر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تصدیق چاہی تھی اور جب آپ نے تصدیق کر دی تو آپ کو افسوس ہوا کہ اس لاعلمی کی وجہ سے بہت سے جنازوں کے ساتھ قبر تک دفن کرنے آپ نہیں گئے تھے اور صرف نماز جنازہ پڑھنے پر اکتفا کیا تھا۔ اسی افسوس کا اظہار آپ نے فرمایا کہ "پھر تو ہم بہت سے قیراط چھوڑ چکے ہیں۔ شروع میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت آپ نے تسلیم نہیں کی۔ کیونکہ آپ خود بھی صحابی تھے اور بڑے درجہ کے صحابہ میں آپ کا شمار تھا اس لئے ایک نئی بات جب سنی تو تعجب ہوا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ تنہا ان کی بات پر میں روایت تسلیم نہیں کر سکتا کیونکہ وہ احادیث بکثرت روایت کرتے ہیں اور اس صورت میں سہو و نسیان کے خطرہ کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ ابن عمرؓ کا ابو ہریرہؓ پر اس انکار کے متعلق حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھ گئے ہیں کہ اہل علم میں باہم ایک دوسرے کا انکار کوئی نئی بات نہیں ہے۔

قَبْرًا فَقَالُوْا هٰذَا دُفِنَ اَوْدُفِنَتِ الْبَارِحَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا.

صحابہ نے عرض کیا کہ میت کو گذشتہ رات اس میں دفن کیا گیا ہے (صاحب قبر مرد تھا یا عورت تھی؟) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پھر ہم نے آپ کے پیچھے صف بندی کر لی اور آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ❶

باب ۸۴۳. الصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلّٰى وَالْمَسْجِدِ.

۸۴۳۔ نماز جنازہ عیدگاہ میں اور مسجد میں۔

(۱۲۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَعٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ يَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلّٰى فَكَبَّرَ عَلَيْنَا اَرْبَعًا.

۱۲۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے اور ان دونوں حضرات سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے حبشہ کے نجاشی کی وفات کی خبر دی۔ اسی دن جس دن ان کا انتقال ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے لئے خدا سے مغفرت چاہو۔ اور ابن شہاب سے یوں بھی روایت ہے کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عیدگاہ میں صف بندی کرائی پھر (نماز جنازہ کی) چار تکبیریں کہیں۔

(۱۲۴۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْيَهُوْدَ جَآؤُا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ وَامْرَاَةٍ زَنَيَا فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيْبًا مِّنْ مَّوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ.

۱۲۴۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہود نبی کریم ﷺ کے حضور میں اپنے ہم مذہب ایک مرد اور عورت کا، جنہوں نے زنا کیا تھا قضیہ لے کر آئے پھر آنحضور ﷺ کے حکم سے مسجد کے پڑوس میں نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ سے قریب انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ ❷

---

❶ یعنی یہ واقعہ ابن عباسؓ کے بچپن کا ہے اور اس سے بچوں کی نماز جنازہ میں شرکت کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے ابن رشیدؒ کا فرمانا تھا کہ امام بخاریؒ کے اس عنوان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بچے بڑوں کے ساتھ ساتھ نماز جنازہ کی صفوں میں کھڑ[illegible] ام نماز کی طرح یہ نہیں ہوگا کہ پیچھے کی صف میں انہیں کھڑا کر دیا جائے۔ ❷ اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنی چاہئے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے مسلک کی بنا پر نہیں پڑھنی چاہئے اور امام شافعیؒ کے مسلک کی بناء پر اگرچہ افضل یہی ہے کہ مسجد سے باہر نماز جنازہ پڑھی جائے لیکن مسجد میں بھی پڑھنی جائز ہے۔ ہم پہلے بھی لکھ آئے ہیں کہ عیدگاہ کے لئے عہد نبوی میں کوئی احاطہ تک نہیں تھا بلکہ آپ ﷺ ایک کھلے میدان میں نماز پڑھتے تھے۔ اس لئے اس باب کی پہلی حدیث سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے خلاف حکم ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب آپ کو نجاشی کی وفات کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے اور نماز کے لئے آپ ﷺ اٹھ کر عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ گویا آپ نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنی مناسب نہیں سمجھی۔ دوسری حدیث سے بھی مسجد میں نماز جنازہ کا ثبوت نہیں ملتا۔ کئی واقعات حدیث میں ایسے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز جنازہ کے لئے آپ مسجد سے اٹھ کر باہر تشریف لائے، اگرچہ ایک یا دو مرتبہ آنحضور ﷺ سے مسجد نبوی میں نماز جنازہ پڑھنی بھی منقول ہے لیکن اس کے مخالف قوی دلائل کی وجہ سے آپ کے اس عمل کی توجیہ کر لینی زیادہ مناسب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے گا اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

باب ۸۴۴. مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتْ اِمْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رَفَعَتْ فَسَمِعُوْا صَائِحًا يَقُوْلُ اَلَاهَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهُ الْاٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا.

۸۴۴۔ قبر پر مساجد کی تعمیر مکروہ ہے حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم کا جب انتقال ہوا تو ان کی بیوی ایک سال تک قبر پر خیمہ لگائے پڑی رہیں۔ پھر جب خیمہ اٹھایا تو لوگوں نے ایک آواز سنی "کیا گم شدہ چیز انہوں نے حاصل کر لی؟ دوسری آواز نے جواب دیا۔ نہیں بلکہ مایوس ہو کر واپس ہو گئیں۔"

(۱۲۴۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسْجِدًا قَالَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاُبْرِزَ قَبْرُهٗ غَيْرَ اَنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا.

۱۲۴۳۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے ان سے ہلال وزان نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض وفات میں فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس لئے دور کر دیئے گئے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مساجد بنالی تھیں۔ ❶ انہوں نے فرمایا اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی قبر کھلی جگہ بنائی جاتی۔ (اور حجرہ میں نہ ہوتی) کیونکہ مجھے ڈر اس کا ہے کہ کہیں آپ کی قبر بھی مسجد نہ بنالی جائے۔

باب ۸۴۵. الصَّلٰوةُ عَلَى النُّفَسَآءِ اِذَا مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا.

۸۴۵۔ اگر کسی عورت کا نفاس کی حالت میں انتقال ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ۔

(۱۲۴۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ مَّاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا.

۱۲۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی اور ان سے سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی تھی جس کا نفاس میں انتقال ہو گیا تھا رسول اللہ ﷺ اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے تھے۔

باب ۸۴۶. اَيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَرْاَةِ وَالرَّجُلِ.

۸۴۶۔ عورت اور مرد کی نماز جنازہ میں کہاں کھڑا ہوا جائے۔

(۱۲۴۵) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا.

۱۲۴۵۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن بریدہ نے کہ ہم سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی تھی جس کا نفاس کی حالت میں انتقال ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے تھے۔ ❷

---

❶ یاد رہے کہ یہودیوں کی طرح عیسائی بھی انبیاء بنی اسرائیل پر ایمان رکھتے ہیں اور جس طرح یہودیوں نے ان انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنائی تھیں عیسائی بھی اس جرم میں ان کے شریک تھے۔ اس حدیث سے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ ایک لمحہ کے لئے بھی ثابت نہیں ہوتا۔ ❷ حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ امام نماز جنازہ پڑھانے کے لئے میت کے سینے کے مقابلے میں کھڑا ہوگا۔ خواہ میت مرد کی ہو یا عورت کی راوی نے اپنا ایک مشاہدہ بیان کیا ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب ۸۴۷. التَّكْبِيرُ عَلَى الْجَنَازَةِ اَرْبَعًا وَّقَالَ حُمَيْدٌ صَلّٰى بِنَا اَنَسٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ ثَلاَ ثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ الرَّابِعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ

۸۴۷۔نماز جنازہ میں چار تکبیریں۔حمید نے بیان کیا کہ ہمیں انس رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو تین تکبیریں کہیں اور سلام پھیر دیا۔اس پر انہیں یاد دلایا گیا تو دوبارہ قبلہ رو ہو کر چوتھی تکبیر بھی کہی اور پھر سلام پھیرا۔

(۱۲۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ.

۱۲۴۶۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیّب نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نجاشی کا جس دن انتقال ہوا، اسی دن رسول اللہ ﷺ نے وفات کی اطلاع دی تھی۔ پھر آپ ﷺ صحابہؓ کے ساتھ عیدگاہ تشریف لے گئے، پھر صف بندی ہوئی اور آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔

(۱۲۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ ابْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى اَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَّقَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سُلَيْمٍ اَصْحَمَةَ وَتَابَعَهٗ عَبْدُ الصَّمَدِ.

۱۲۴۷۔ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم بن حیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ تے کہ نبی کریم ﷺ نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبدالصمد نے ابن سلیم کے حوالہ سے اصحمہ نام نقل کیا ہے اور عبدالصمد نے اس کی متابعت کی ہے۔

باب ۸۴۸. قِرَاْءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ يُقْرَاُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّ سَلَفًا وَّ اَجْرًا.

۸۴۸۔نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔ ❶
حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بچے کی نماز جنازہ میں پہلے سورہ فاتحہ پڑھی جائے اور پھر یہ دعا اللھم اجعلہ لنا فرطاً وسلفاً واجراً۔

(۱۲۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ.

۱۲۴۸۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے اور ان سے طلحہ نے فرمایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز (جنازہ) پڑھی تھی۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں سعد بن ابراہیم نے انہیں طلحہ بن عبداللہ بن عوف نے، آپ نے فرمایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے سورہ فاتحہ پڑھی، پھر فرمایا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ سنت ہے۔

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اور اسی طرح جس طرح عام طور سے مشاہدات بیان کئے جاتے ہیں۔ اس لئے روایت میں وسط (بیچ) کے لفظ کی زیادہ اہمیت نہ ہونی چاہئے۔ اسی لئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے شواہد کی بناء پر مرد اور عورت دونوں کے لئے سینے کے سامنے امام کے کھڑے ہونے کے لئے کہا ہے۔

(ہذا حاشیہ) ❶ حنفیہ کے نزدیک بھی نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا جائز ہے۔ جب دوسری دعاؤں سے اس میں جامعیت بھی زیادہ ہے تو اس کے پڑھنے میں حرج کیا ہو سکتا ہے۔ البتہ دعاء اور ثناء کی نیت سے اسے پڑھنا چاہئے قرأت کی نیت سے نہیں۔

باب ۸۴۹. اَلصَّلَاۃُ عَلَی الْقَبْرِ بَعْدَ مَایُدْ فَنُ.

(۱۲۴۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ الشَّیْبَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ مَرَّمَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَلَّوْا خَلْفَه' قُلْتُ مَنْ حَدَّثَکَ هٰذَا یَا اَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۸۴۹۔دفن کے بعد قبر پرنماز جنازہ۔

۱۲۴۹۔ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سلیمان شیبانی نے حدیث بیان کی۔کہا کہ میں نے شعبی سے سنا۔انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ان صحابی نے خبردی تھی جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک منبوذ کی قبر سے گذرے تھے۔قبر پر آپ ﷺ امام بنے اور صحابہؓ نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھی۔ میں نے پوچھا کہ ابو عمر! یہ آپ سے کن صحابی نے بیان کیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہمانے۔

(۱۲۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَسْوَدَ رَجُلًا اَوِ امْرَاَۃً کَانَ یَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ یَعْلَمِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهٖ فَذَکَرَه' ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ ذٰلِکَ الْاِنْسَانُ قَالُوْا مَاتَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلاَ اٰذَنْتُمُوْنِیْ فَقَا لُوْا اِنَّه' کَانَ کَذَا وَکَذَا قِصَّتَه' قَالَ فَحَقَّرُوْ اشَانَه' قَالَ فَدُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهٖ فَاَتٰی قَبْرَه' فَصَلّٰی عَلَیْهِ.

۱۲۵۰۔ہم سے محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے ابورافع نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ اسود نامی ایک مرد یا عورت مسجد کی خدمت کیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا لیکن نبی کریم ﷺ کو ان کے انتقال کی اطلاع کسی نے نہیں دی۔ایک دن آپ ﷺ نے خود یاد فرمایا کہ وہ شخص دکھائی نہیں دیتا۔صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ! ان کا تو انتقال ہوگیا۔آپ نے فرمایا کہ پھر مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ یہ وجوہ تھیں (اس لئے آپ ﷺ کو اطلاع نہیں دی گئی) گویا لوگوں نے انہیں اس قابل نہیں سمجھا (یعنی جن کا جنازہ تھا ان کو) لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ چلو مجھے ان کی قبر بتادو چنانچہ آپ ﷺ تشریف لائے اور قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

باب ۸۵۰ .اَلْمَیِّتُ یَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ.

(۱۲۵۱) حَدَّثَنَا عَیَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَۃُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتُوُلِّیَ وَذَهَبَ اَصْحَابُه' حَتّٰی اِنَّه' لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَکَانِ فَاَقْعَدَاهُ فَیَقُوْلَانِ لَه' مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّه' عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُه' فَیُقَالُ انْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ اَبْدَ لَکَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّۃِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَرَاهُمَا

۸۵۰۔مردے پاؤں کے چاپ کی آواز سنتے ہیں۔

۱۲۵۱۔ہم سے عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور دفن کر کے اس کو لوگ جب رخصت ہوتے ہیں تو وہ ان کے پاؤں کی چاپ کی آواز سنتا ہے۔پھر دوفرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔اس جواب پر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ دیکھو جہنم کا اپنا ایک ٹھکانا لیکن (اس یقین کی وجہ سے جس کا اظہار تم نے کیا) اللہ تعالیٰ نے جنت میں تمہارے لئے ایک مکان اس کے بجائے بنادیا ہے۔

جَمِيْعًا وَاَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِىْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَّسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھراس بندہ مومن کو جنت اور جہنم دونوں دکھائے جائیں گی۔ رہا کافر یا منافق تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں سے ایک بات کہتے سنی تھی اور وہی میں نے بھی کہی، اس سے کہا جائے گا کہ نہ تم نے کچھ سمجھا اور نہ (اچھے لوگوں کی) پیروی کی۔ اس کے بعد اس کو ایک لوہے کے ہتھوڑے سے بڑی زور سے مارا جائے گا اور وہ اتنے بھیانک طریقہ پر چیخے گا کہ انسان اور جن کے سوا قرب و جوار کی تمام مخلوق سنے گی۔

باب ۸۵۱. مَنْ اَحَبَّ الدَّفْنَ فِى الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ اَوْ نَحْوِهَا.

۸۵۱۔ جو شخص ارض مقدس یا ایسی ہی کسی جگہ دفن ہونے کا آرزومند ہو۔

(۱۲۵۲) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَآءَهٗ صَكَّهٗ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِىْ اِلٰى عَبْدٍ لَّايُرِيْدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَّهٗ يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهٖ يَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَىْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُّدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ.

۱۲۵۲۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ابن طاؤس نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بھیجے گئے وہ جب آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے انہیں ایک زور کا چانٹا مارا، ❶ وہ واپس اپنے رب کے حضور میں پہنچے اور عرض کیا کہ آپ نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا (موسیٰ علیہ السلام کے چانٹے سے ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی) اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پہلے کی طرح کردی اور فرمایا کہ دوبارہ جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھئے اور پیٹھ کے جتنے بال آپ کے ہاتھ میں آجائیں، ان کے ہر بال کے بدلے ایک سال کی زندگی دی جاتی ہے (موسیٰ علیہ السلام تک جب اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا تو) آپ نے کہا اے اللہ پھر کیا ہوگا؟ (ان سالوں کے پورا ہونے پر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہا پھر موت ہے۔ موسیٰ علیہ السلام بولے تو ابھی کیوں نہ آجائے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ انہیں اس طرح جیسے پتھر پھینکا جاتا ہے ارض مقدس سے قریب کردیا جائے۔ ابو ہریرہ

---

❶ عینی میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت میں شدت بہت زیادہ تھی، چنانچہ آپ غصہ ہوتے تو غضب کی وجہ سے آپ کی ٹوپی تک جل جاتی تھی۔ یہ بات کوئی اتنی زیادہ قابل اعتماد اگرچہ نہیں ہے لیکن بہر حال پہلی امتیں جسم وجثہ، طاقت وقوت میں ہم سے بدرجہ بڑھ چڑھ کر تھیں اور یہ بات موجودہ دور کی تحقیقات کی روشنی میں بھی تسلیم کرلی گئی ہے وہ تو بہر حال نبی تھے، معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں قبض ارواح کا طریقہ ہمارے زمانے سے مختلف تھا اور انبیاء کی موت سے پہلے ملک الموت کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ پہلے ان سے اس بات کے متعلق بھی گفتگو کرلیں کہ ان کی موت مقدر کا دن اگرچہ آ گیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں اختیار ہے۔ وہ زندگی پسند کریں تو زندہ رہ سکتے ہیں۔ لیکن ملک الموت نے موسیٰ علیہ السلام سے اس کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کی بلکہ صرف وفات کی خبر دے دی اور اس پر موسیٰ علیہ السلام کو بہت غصہ آیا اور آپ نے طمانچہ مارا۔

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں ان کی قبر دکھاتا کہ کثیب احمر کے پاس راستے کے قریب ہے۔ ❶

باب ۸۵۲. الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ. وَ دُفِنَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلاً.

۸۵۲۔ رات میں دفن۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ رات میں دفن کئے گئے تھے۔

(۱۲۵۳) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ بَعْدَ مَادُفِنَ بِلَيْلَةٍ قَامَ هُوَ وَ اَصْحَابُهٗ وَكَانَ سَاَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ.

۱۲۵۳۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے ان سے شعبی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھی تھی جن کا انتقال رات میں ہوگیا تھا (اور رات ہی میں دفن کر دیا گیا تھا) آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب کھڑے ہوئے (نماز جنازہ پڑھنے کے لئے) اور آپ نے ان کے متعلق پوچھا تھا کہ یہ کن کی قبر ہے تو لوگوں نے بتایا تھا کہ فلاں کی ہے۔ گذشتہ رات انہیں دفن کیا گیا تھا۔ پھر سب نے نماز جنازہ پڑھی۔

باب ۸۵۳. بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ.

۸۵۳۔ قبر پر مسجد کی تعمیر۔

(۱۲۵۴) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَآئِهٖ كَنِيْسَةً رَّاَتْهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَ اُمُّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوْرَةَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ.

۱۲۵۴۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ بیمار پڑے تو آپ ﷺ کی بعض ازواج نے اس گرجے کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ انہوں نے اس کی خوبصورتی اور اس میں رکھی ہوئی تصاویر کا بھی ذکر کیا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی صالح شخص مرجاتا تھا تو اس کی قبر پر مسجد بنادیتے تھے اور پھر اسی طرح کی تصاویر اس میں آویزاں کر دیتے تھے۔ یہ لوگ اللہ کی سب سے بدترین مخلوق ہیں۔

باب ۸۵۴. مَنْ يَّدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْاَةِ.

۸۵۴۔ عورت کی قبر میں کون اترے۔ ❷

(۱۲۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ

۱۲۵۵۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان

---

❶ معلوم نہیں کہ کثیب احمر کہاں ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں رہا ہوگا۔ اور اسی لئے آپ نے اس کی نشاندہی فرمائی۔ سلطان عبدالمجید نے بیت المقدس میں ایک قبہ بنوایا ہے اس نشاندہی کے ساتھ کہ یہیں موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ غالباً اس کی بنیاد اسرائیلی روایات ہیں، کیونکہ اسلامی نقطہ نظر سے ان کی قبر کا پتہ نہیں اور رسول اللہ ﷺ نے جس کثیب احمر کی نشان دہی فرمائی تھی اس کا پتہ نہیں چلتا اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ارض مقدس میں دفن کی آرزو جائز ہے۔ ❷ بہتر یہ ہے کہ میت کا کوئی قریب وعزیز قبر میں اترے۔ ویسے ضرورت ہو تو اجنبی بھی اتر سکتا ہے۔ اسی طرح شوہر بھی اتر سکتا ہے ایک بات عجیب مشہور ہے کہ موت کے بعد شوہر بیوی کے لئے ایک اجنبی اور عام آدمی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا یہ انتہائی لغو اور غلط تصور ہے اسلام میں شوہر اور بیوی کا تعلق اتنا معمولی نہیں۔

سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِنْ اَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ فُلَيْحٌ اُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لِيَقْتَرِفُوْا اَيْ لِيَكْتَسِبُوْا.

نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے جنازہ میں شریک تھے۔ آنحضور ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا آدمی بھی یہاں ہے جس نے رات کوئی ناگوار کام نہ کیا ہو۔ اس پر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بولے کہ میں حاضر ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر قبر میں اتر جاؤ۔ چنانچہ وہ اتر گئے اور میت کو دفن کیا۔ ابن مبارک نے بیان کیا کہ فلیح نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ (مقارفت سے) مراد ناگوار کام ہے۔ ابو عبداللہ کے خیال میں لیقترفوا معنی میں لیکتسبوا کے ہے۔

باب ۷۵۵. الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ.

۸۵۵۔ شہید کی نماز جنازہ۔

(۱۲۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ.

۱۲۵۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے احد کے دو ۲ دو ۲ شہیدوں کو ملا کر ایک کپڑے کا کفن دیا تھا۔ اور پھر دریافت فرماتے کہ ان میں قرآن کسے زیادہ یاد ہے۔ کسی ایک کی طرف اشارہ سے بتایا جاتا تو آپ ﷺ لحد میں اسی کو آگے کر دیتے اور فرماتے کہ میں قیامت میں ان کے حق میں شہادت دوں گا پھر آپ ﷺ نے سب کو خون میں لت پت دفن کرنے کا حکم دیا۔ انہیں نہ غسل دیا گیا تھا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی۔

(۱۲۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَ اِنِّيْ وَ اللّٰهِ لَاَ نْظُرُ اِلٰى حَوْضِيْ

۱۲۵۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالخیر نے ان سے عقبہ بن عامر نے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے اور احد کے شہیدوں کے حق میں اس طرح دعا کی جیسے میت کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ ❶ پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم سے پہلے جاؤں گا اور میں تم پر گواہ رہوں گا اور بخدا میں اس وقت

---

❶ یہ دعا نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات سے کچھ ہی دن پہلے کی تھی۔ ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شہداء احد کے حق میں آٹھ سال بعد دعا کی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ زندوں اور مردوں سب کو وداع کر رہے ہوں۔ یہ دعا آپ ﷺ نے مسجد نبوی میں کی تھی اور منبر پر کھڑے ہو کر۔ بخاری کی اس روایت میں اس کا اشارہ موجود ہے "پھر آپ منبر پر تشریف لائے۔" اگر آپ ﷺ اس وقت احد کے میدان میں ہوتے تو وہاں منبر کہاں تھا کہ اس پر تشریف لائے۔ اس باب کی پہلی حدیث میں جو یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے احد کے شہداء پر نماز نہیں پڑھی تھی۔ علماء احناف نے اس کے متعلق کہا ہے کہ تمام شہداء پر الگ الگ نماز نہیں پڑھی تھی چونکہ نماز جنازہ کا دستور اسی طرح ہے کہ ایک ایک میت پر الگ الگ نماز پڑھی جائے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اَلْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْمَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِیْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنَا فَسُوْا فِیْهَا.

اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانے کی کنجیاں دی گئی ہیں یا (یہ فرمایا کہ) مجھے زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں اور بخدا مجھے اس کا ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرو گے بلکہ اس کا ڈر ہے کہ تم لوگ دنیا حاصل کرنے میں منافست کرو گے۔

باب ۸۵٦. دَفْنِ الرَّجُلَیْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِیْ قَبْرٍ.

۸۵٦۔ دو۲ یا تین ۳ آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا۔

(۱۲۵۸) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَه' اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ.

۱۲۵۸۔ ہم سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن کعب نے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے احد کے دو۲ دو۲ شہداء کو ایک ساتھ دفن کیا تھا۔

باب ۸۵۷. مَنْ لَّمْ یَرَغُسْلَ الشُّهَدَآءِ.

۸۵۷۔ جو شہداء کا غسل مناسب نہیں سمجھتے؟

(۱۲۵۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدْفِنُوْهُمْ فِیْ دِمَائِهِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ اُحُدٍ وَّلَمْ یُغَسِّلْهُمْ.

۱۲۵۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن کعب نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں خون سمیت دفن کر دو یعنی احد کی لڑائی کے موقعہ پر، انہیں غسل نہیں دیا تھا۔

باب ۸۵۸. مَنْ یُقَدَّمُ فِی اللَّحْدِ وَسُمِّیَ اللَّحْدُ لِاَنَّه' فِیْ نَاحِیَةٍ وَّكُلُّ جَائِرٍ مَلْحِدٌ مُلْتَحِدًا مَّعْدَلًا وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِیْمًا كَانَ ضَرِیْحًا.

۸۵۸۔ لحد میں پہلے کسے رکھا جائے؟ لحد اسے اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ ایک طرف ہوتی ہے اور ہر جائر (اپنی جگہ سے ہٹی ہوئی چیز) کو ملحد کہیں گے۔ ملتحد کے معنی معدل (جائے فرار، کوئی گوشہ) کے ہیں اور اگر قبر سیدھی ہو تو اسے ضریح کہیں گے۔

(۱۲٦۰) حَدَّثَنَا بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا لَیْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِیْ بْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ

۱۲٦۰۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں لیث بن سعد نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے اور ان سے جابر بن

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اس لئے جب آنحضور ﷺ نے اس دستور کے مطابق احد کے شہداء پر نماز نہیں پڑھی تو راوی نے اس کا سرے سے انکار کر دیا۔ صورت یہ ہوئی تھی کہ دس دس شہیدوں پر ایک ساتھ نماز جنازہ پڑھی جاتی تھی کیونکہ تعداد زیادہ تھی اور سب پر نماز پڑھنی تھی۔ البتہ چونکہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا درجہ اعلیٰ وارفع تھا۔ اس لئے ہر گروہ کے ساتھ نماز کے لئے انہیں شریک رکھا جاتا تھا۔ گویا نو ۹ دوسرے صحابہؓ ہوتے تھے اور دسویں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ۔ غالباً حضرت حمزہؓ کو ہر مرتبہ اپنی جگہ پر برکت کے خیال سے رہنے دیا جاتا تھا۔ اس سلسلے میں ابوداؤد کی ایک روایت قابل ذکر ہے جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا احد کے کسی شہید کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی تھی۔ اس روایت میں بھی یہی تصور پیش نظر ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا۔ لیکن نماز جنازہ شہید کی بھی واجب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نہ پڑھنی چاہئے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مستحب ہے۔

اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْآنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ وَاَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِقَتْلٰى اُحُدٍ اَىُّ هٰؤُلَاءِ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْآنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى رَجُلٍ قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهٖ وَقَالَ جَابِرٌ فَكُفِّنَ اَبِيْ وَعَمِّيْ فِيْ نَمِرَةٍ وَّاحِدَةٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ احد کے دو ۲ دو ۲ شہیدوں کو ایک ایک کپڑے میں رکھ کر پوچھتے تھے کہ ان میں قرآن کس نے زیادہ حاصل کیا۔ پھر جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں اسی کو آپ آگے رکھتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ میں ان پر گواہ ہوں۔ آپ ﷺ نے خون سمیت انہیں دفن کرنے کا حکم دیا تھا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی تھی اور نہ انہیں غسل دیا تھا۔ پھر ہمیں اوزاعی نے خبر دی، انہیں زہری نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پوچھتے جاتے تھے کہ ان میں قرآن زیادہ کس نے حاصل کیا تھا جس کی طرف اشارہ کر دیا جاتا آپ اسی کو دوسرے سے پہلے لحد میں آگے رکھتے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میرے والد اور چچا کو ایک کمبل کا کفن دیا گیا تھا اور سلیمان بن کثیر نے بیان کیا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے اس شخص نے حدیث بیان کی جنہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنی تھی۔

باب ۸۵۹. اَلْاِذْخِرِ وَالْحَشِيْشِ فِي الْقَبْرِ.

۸۵۹۔ اذخر یا کوئی اور گھاس قبر میں ڈالنا۔

(۱۲۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِيْ اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ. وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا وَقَالَ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوْتِهِمْ.

۱۲۶۲۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کی حرمت قائم کر دی ہے۔ میرے سوا کسی کے لئے بھی نہ مجھ سے پہلے (یہاں قتل وخون) حلال تھا اور نہ میرے بعد ہوگا۔ اور میرے لئے بھی دن میں تھوڑی دیر کے لئے حلال ہوا تھا۔ نہ اس کی گھاس اکھاڑی جائے۔ نہ اس کے درخت کاٹے جائیں نہ یہاں کے جانوروں کو بھڑکایا جائے اور سوائے اس شخص کے جو اعلان کرنا چاہتا ہو (کہ یہ گری ہوئی چیز کس کی ہے) کسی کے لئے وہاں سے کوئی گری پڑی چیز اٹھانی جائز نہیں ہے۔ اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''لیکن اس اذخر کا استثناء کر دیجئے کہ یہ ہمارے کاریگروں اور ہماری قبروں میں کام آتی ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ اذخر (ایک گھاس) کا اس سے استثناء ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے روایت میں ہے ''ہماری قبروں اور گھروں کے لئے'' اور ابان بن صالح نے بیان کیا، ان سے حسن بن مسلم نے ان سے صفیہ بنت شیبہ نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سنا تھا اور مجاہد نے طاؤس کے واسطہ سے بیان کیا اور

ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ الفاظ بیان کئے "ہمارے قین (لوہار وغیرہ) اور گھروں کے لئے (اذخر اکھاڑنا حرم سے) جائز کر دیجئے۔

باب ٨٦٠ .هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ.

(١٢٦٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَمَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَكَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَانِ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْبِسْ اَبِيْ قَمِيْصَكَ الَّذِيْ يَلِيْ جِلْدَكَ قَالَ سُفْيَانُ فَيُرَوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَسَ عَبْدَاللّٰهِ قَمِيْصَهٗ مُكَافَاةً لِمَا صَنَعَ.

۸۶۰۔ کیا میت کو کسی خاص بناء پر قبر یا لحد سے باہر نکالا جا سکتا ہے؟

۱۲۶۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ عمرو نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو عبداللہ بن ابی (منافق) کو اس کی قبر میں ڈالا جا چکا تھا لیکن آپ کے ارشاد پر اسے قبر سے نکال لیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے گھٹنوں پر رکھ کر اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے (غالباً مرنے کے بعد ایک منافق کے ساتھ اس احسان کی وجہ یہ تھی کہ) انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ کو ایک قمیص دی تھی (غزوہ بدر میں جب عباس رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے قیدی بن کر آئے تھے) سفیان نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے استعمال میں دو قمیصیں تھیں۔ عبداللہ کے لڑکے (جو مومن مخلص تھے رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے والد کو آپ ﷺ وہ قمیص پہنا دیجئے جو آپ ﷺ کے جسد اطہر کے قریب رہتی ہے۔ ① سفیان نے بیان کیا کہ صحابہ کا یہ خیال تھا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی قمیص عبداللہ منافق کو اس لئے پہنائی کہ اس کے ایک احسان کا بدلہ ہو جائے۔

(١٢٦٣) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ

۱۲۶۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی انہیں بشر بن مفضل نے خبر دی ان سے حسین معلم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب جنگ احد کا وقت قریب تھا تو مجھے

---

① یعنی آپ ﷺ دو قمیصیں پہنے ہوئے تھے۔ ایک جسد اطہر سے قریب تھی اور دوسری اس کے اوپر۔ عبداللہ کے لڑکے جو اگرچہ صحابی تھے اور اپنے باپ کے طرز عمل کی بڑی شدت سے مخالفت کرتے تھے لیکن جب اس کا انتقال ہوا تو وہ قدرتی محبت اور تعلق جو بیٹے کو باپ سے ہو سکتا ہے غالب آ گیا۔ اس تعلق کی اسلام بھی پوری طرح رعایت کرتا ہے اور والدین کے کفر کے باوجود اس تعلق کے تقاضوں کو پورا کرنے اور والدین سے احسان و خیر خواہی کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ ایک طرف ابن ابی کا نفاق اور کفر کے باوجود ایک معاملہ تھا کہ اس نے حضرت عباسؓ کو اپنی قمیص دے دی تھی، دوسری طرف باپ کی سفارش ایک مخلص اور مومن کامل بیٹے کی طرف سے ہو رہی تھی۔ اس لئے آنحضور ﷺ نے اس کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روکنے کے باوجود پڑھائی۔ تبرک کے لئے لعاب دہن بھی ڈالا اور اپنی قمیص بھی اتار کر دے دی کہ دنیا میں احسان کا بدلہ احسان ہی ہونا چاہئے لیکن ظاہر ہے کہ ان ظاہری اعمال سے کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔ ستر مرتبہ بھی اگر آپ کسی منافق یا کافر کے حق میں استغفار کریں تب بھی نجات نہیں ہوگی کہ یہ خدا کا اپنا معاملہ ہے ایک بندے نے اپنے حدود سے تجاوز کیا ہے۔ خدا کی کبریائی، اس کی سطوت وقوت اور اس کی یکتائی کے منہ آیا ہے۔ اس لئے خدا کے یہاں ہر شخص کو معافی مل سکتی ہے لیکن کسی ایسے احسان کش کے لئے معافی کا کوئی سوال نہیں جس نے اپنے پیدا کرنے والے، پالنے والے اور روزی دینے والے خداوند قادر و توانا کا انکار کیا سفیان نے بیان کیا کہ صحابہ کا یہ خیال تھا کہ آنحضور ﷺ نے اپنی قمیص اسے اس لئے پہنائی تا کہ اس کے ایک احسان کا بدلہ ہو جائے جو اس نے عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص پہنا کر کیا تھا۔

فَقَالَ مَا اُرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِی اَوَّلِ مَنْ یُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ لَا اَتْرُکُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْکَ غَیْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ عَلَیَّ دَیْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِکَ خَیْرًا فَاَصْبَحْنَا فَکَانَ اَوَّلَ قَتِیْلٍ وَّدُفِنَ مَعَهٗ اٰخَرُفِی قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِیْ اَنْ اَتْرُکَهٗ مَعَ الْاٰخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهٗ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا هُوَ کَیَوْمِ وَضَعْتُهٗ هُنَیَّةً غَیْرَ اُذُنِهٖ.

میرے والد نے رات میں بلا کر فرمایا کہ مجھے ایسا دکھائی دیتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سب سے پہلا مقتول (جنگ میں) میں ہی ہوں گا، اور دیکھو نبی کریم ﷺ کے سوا دوسرا کوئی مجھے تم سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ میں مقروض ہوں اس لئے تم میرا قرض ادا کر دینا اور اپنی بہنوں سے اچھا معاملہ رکھنا۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو سب سے پہلے میرے والد ہی قتل ہوئے۔ قبر میں آپ کے ساتھ ایک دوسرے صحابی کو بھی دفن کیا گیا تھا میرا دل اس پر تیار نہیں ہوا کہ انہیں دوسرے صاحب کے ساتھ یوں ہی قبر میں رہنے دوں۔ چنانچہ چھ مہینے کے بعد میں نے انہیں قبر سے نکالا (دوسری قبر میں دفن کرنے کے لئے) تو کان میں تھوڑی سی خرابی کے سوا بقیہ جسم بالکل اسی طرح تھا جیسے دفن کیا گیا تھا۔

(۱۲۶۴) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْنِ اَبِیْ نُجَیْحٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دُفِنَ مَعَ اَبِیْ رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِیْ حَتّٰی اَخْرَجْتُهٗ فَجَعَلْتُهٗ فِیْ قَبْرٍ عَلٰی حِدَةٍ.

۱۲۶۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن عامر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد کے ساتھ ایک اور صحابی (حضرت جابرؓ کے چچا) دفن تھے (ایک ہی قبر میں) لیکن میرا دل اس پر تیار نہیں ہوتا تھا (کہ اس طرح والد کو رہنے دوں) اس لئے میں نے نعش نکال کر دوسری قبر میں دفن کی۔

باب ۸۶۱. اللَّحْدِ وَ الشَّقِّ فِی الْقَبْرِ.

۸۶۱۔ قبر میں لحد اور شق۔ ❶

(۱۲۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدَ انُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ رَجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍثُمَّ یَقُوْلُ اَیُّهُمْ اَکْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْآنِ فَاِذَا اُشِیْرَ لَهٗ اِلٰی اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِی اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَهِیْدٌ عَلٰی هٰؤُلَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ یُغَسِّلْهُمْ.

۱۲۶۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں لیث بن سعد نے خبر دی کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ احد کے شہداء کو آنحضور ﷺ ایک کفن میں دو دو کو ایک ساتھ کر کے پوچھتے تھے کہ قرآن کس نے زیادہ سیکھا ہے۔ پھر جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں انہیں آگے کر دیا جاتا تھا۔ ❷ اور پھر آپ فرماتے تھے کہ میں قیامت میں ان پر گواہ رہوں گا۔ آپ ﷺ نے انہیں بغیر غسل دیئے خون میں لت پت دفن کرنے کا حکم دیا۔

باب ۸۶۲. اِذَا اَسْلَمَ الصَّبِیُّ فَمَاتَ هَلْ یُصَلّٰی عَلَیْهِ وَهَلْ یُعْرَضُ عَلَی الصَّبِیِّ الْاِسْلَامُ وَقَالَ

۸۶۲۔ ایک بچہ اسلام لایا اور پھر اس کا انتقال ہو گیا، تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ اور کیا بچے کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی

❶ لحد بغلی قبر کو کہتے ہیں اور شق ایسی قبر ہے جو بغلی نہ ہو بلکہ سیدھی ہو۔ بغلی قبر ہونا زیادہ بہتر ہے۔ ❷ غالباً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ دو شہیدوں کو ایک قبر میں اس طرح رکھتے تھے کہ ایک تو لحد میں رکھ دیتے تھے اور دوسرے کو شق میں رہنے دیتے تھے۔

الْحَسَنُ وَ شُرَيْحٌ وَّاِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ اِذَا اَسْلَمَ اَحَدُهُمَا فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَ اُمِّهٖ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَلَمْ يَكُنْ مَّعَ اَبِيْهِ عَلٰى دِيْنِ قَوْمِهٖ وَ قَالَ الْاِ سْلَامُ يَعْلُوْا وَلَا يُعْلٰى .

(۱۲۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدَ انُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم فِيْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدَ وْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ بْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم فَنَظَرَ اِلَيْهِ بْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ فَقَالَ بْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَه وَقَالَ. اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ فَقَالَ لَهٗ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَا لدُّخُّ فَقَالَ اخْسَاْفَلَنْ تَعْدُ وَقَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا بْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنْ بْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم وَهُوَ مُضْطَجِعٌ يَعْنِيْ فِيْ

جائے گی؟ حسن شریح، ابراہیم اور قتادہ رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ والدین میں سے جب کوئی اسلام لائے تو ان کا بچہ بھی مسلمان سمجھا جائے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اپنی والدہ کے ساتھ (مسلمان سمجھے گئے تھے اور مکہ کے) کمزور مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ اپنے والد کے ساتھ نہیں تھے جو ابھی تک اپنی قوم کے دین پر قائم تھے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اسلام غالب رہتا ہے، مغلوب نہیں۔

۱۲۶۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے انہیں زہری نے کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ دوسرے اصحاب کی معیت میں ابن صیاد کی طرف گئے آپ کو وہ بنو مغالہ کے قلعہ کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا ملا۔ ابن صیاد قریب البلوغ تھا۔ اسے آنحضور ﷺ کے آنے کی کوئی خبر نہیں ہوئی لیکن آپ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو اسے معلوم ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں ابن صیاد رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ کر بولا۔ ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امیوں کے رسول ہو۔ پھر اس نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا، کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس بات پر رسول اللہ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس سے پھر پوچھا کہ کیا چیزیں تمہیں نظر آتی ہیں۔ ابن صیاد بولا کہ میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ معاملہ تم پر مشتبہ ہو گیا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اچھا بتاؤ میرے دل میں اس وقت کیا ہے۔ ابن صیاد بولا میرے خیال میں دھواں کی سی کوئی چیز ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ذلیل ہو جا۔ اپنی حیثیت سے زیادہ بات نہ کر اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے اس کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ دجال ہے تو تمہارا کوئی زور اس پر نہیں چلے گا اور اگر یہ دجال نہیں تو اسے قتل کرنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہوگا۔ اور سالم نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعب اس نخلستان کی طرف گئے جہاں ابن صیاد موجود تھا۔ آنحضور ﷺ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے چاہتے تھے کہ اس کی باتیں سنیں۔ پھر جب آنحضور ﷺ نے اسے دیکھا تو وہ ایک چادر

قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ اَوْزَمْرَةٌ فَرَأَتْ اُمُّ بْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِى بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَاصَافِ وَهُوَ اسْمُ بْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ بْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيْثِهٖ فَرَفَصَه رَمْرَمَةٌ اَوْ زَمْزَمَةٌ وَقَالَ عُقَيْلُ رَمْرَمَةٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ رَمْزَةٌ.

میں لیٹا ہوا تھا۔ وہ کچھ اشارے کر رہا تھا یا ہلکی سی آواز اس کی طرف سے سنائی دے رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ درختوں کی آڑ لے کر جا رہے تھے (تاکہ کوئی آپ ﷺ کو دیکھ نہ سکے اور آپ ابن صیاد کی کیفیتوں اور خود سے اس کی باتوں کو سن سکیں) لیکن اس کی ماں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور اپنے بیٹے سے کہا۔ صاف! (یہ ابن صیاد کا نام تھا) یہ رہے محمد ﷺ! یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں نے اسے اپنی حالت میں رہنے دیا ہوتا تو بات صاف ہو جاتی۔ ❶

(۱۲۶۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَقَالَ لَهُ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ.

۱۲۶۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی کا لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا ایک دن وہ بیمار ہو گیا تو نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔ باپ وہیں موجود تھا اس نے کہا کہ ابو القاسم ﷺ جو کچھ کہتے ہیں مان لو۔ چنانچہ وہ اسلام لایا پھر جب آنحضور ﷺ باہر نکلے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ شکر ہے اللہ بزرگ و برتر کا کہ اس نے اس بچہ کو جہنم سے بچا لیا۔

(۱۲۶۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ سَمِعْتُ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَاُمِّيْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ اَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَاُمِّيْ مِنَ النِّسَاءِ

۱۲۶۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا تھا کہ میں اور میری والدہ (آنحضور ﷺ کی ہجرت کے بعد مکہ میں) کمزور مسلمانوں کے ساتھ رہ گئے تھے میرا شمار بچوں میں تھا اور والدہ کا عورتوں میں۔

(۱۲۶۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ بْنُ

۱۲۶۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی

❶ دور نبوت میں ابن صیاد نامی یہودی کا لڑکا عجیب و غریب کیفیات رکھتا تھا تفصیلی روایات بعد میں اس سلسلے میں آئیں گی۔ اس کی کیفیتوں کا کچھ اندازہ اس روایت سے بھی ہوتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے جب اس کے متعلق سنا تو آپؐ نے ذاتی طور پر اس کی کیفیتوں اور حرکتوں کو دیکھنا چاہا اور اس کے۔ لئے آپ چھپ کر اس کے قریب تک گئے لیکن بعد میں جب اس کی ماں نے بتا دیا تو وہ متنبہ ہو گیا۔ آنحضور ﷺ اس سے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن ماں کو خطرہ ہو گیا کہ معلوم نہیں ان کا کیا ارادہ ہے۔ اس لئے وہ آپ ﷺ کے ابن صیاد کے پاس جانے سے بہت ڈرتی تھی۔ ابن صیاد اس زمانے میں ابھی نابالغ تھا۔ قریب البلوغ۔ عرب کے کاہنوں کی طرح مشتبہ انداز کی اور دورخی باتیں کرتا تھا۔ درحقیقت یہ فطری کاہن تھا۔ ابن خلدون نے کہانت کی ایک قسم فطری کہانت بھی لکھی ہے یعنی یہ پیدائشی ہوتی ہے کسی اکتساب کی ضرورت اس کے لئے نہیں۔ اس حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے ابن صیاد کے سامنے اسلام پیش کیا۔ عنوان سے اس کی یہی مناسبت ہے۔

شِهَابٍ يُصَلِّىٰ عَلٰى كُلِّ مَوْلُوْدٍ مُتَوَفًّى وَاِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ مِّنْ اَجَلِ اَنَّه' وُلِدَ عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ يَدَّعِىْ اَبَوَاهُ الْاِسْلَامَ اَوْاَبُوْهُ خَاصَّةً وَّاِنْ كَانَتْ اُمُّه' عَلٰى غَيْرِ الْاِسْلَامِ اِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخاً صُلِّىَ عَلَيْهِ وَلَا يُصَلّٰى عَلٰى مَنْ لَّايَسْتَهِلُّ مِنْ اَجَلِ اَنَّه' سَقْطٌ فَاِنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْيُنَصِّرَانِهٖ اَوْيُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَآءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَالنَّاسَ عَلَيْهَا اَلْاٰيَةَ.

انہوں نے بیان کیا کہ ابن شہاب ہر اس نومولود کی جو وفات پا گیا ہو نماز پڑھتے تھے۔ خواہ وہ زانیہ کا بچہ ہی کیوں نہ ہوتا، کیونکہ اس کی پیدائش اسلام کی فطرت پر ہوتی تھی یعنی اس صورت میں جب کہ اس کے والدین مسلمان ہونے کے دعویدار ہوں، اگر صرف باپ مسلمان ہو اور ماں کا مذہب اسلام کے سوا کوئی اور ہو جب بھی بچہ کے رونے کی پیدائش کے وقت اگر آواز سنائی دیتی تو اس پر نماز پڑھی جاتی تھی لیکن اگر پیدائش کے وقت کوئی آواز نہ آتی تو اس کی نماز نہ پڑھی جاتی تھی، بلکہ ایسے بچے کو اسقاط کے درجہ میں سمجھا جاتا تھا۔ اس کی بنیاد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت تھی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مولود فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جانور صحیح سالم بچہ جنتا ہے کیا تم نے کوئی عضو کٹا ہوا بچہ دیکھا ہے؟ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی "یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔" الآیۃ۔

(۱۲۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِىِّ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْيُنَصِّرَانِهٖ اَوْيُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَآءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ.

۱۲۶۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نومولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے ایک جانور ایک صحیح سالم جانور جنتا ہے کہ تم اس کا کوئی عضو (پیدائشی طور پر) کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر لوگوں کو اس نے پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی دین قیم ہے۔ ❶

باب ۸۶۳. اِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

۸۶۳۔ جب ایک مشرک موت کے وقت کہتا ہے "لاالٰہ الا اللّٰہ۔"

(۱۲۷۰) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّه' اَخْبَرَه' اَنَّه' لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَآءَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَه'

۱۲۷۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا کہ مجھے میرے والد نے صالح کے واسطہ سے خبر دی انہیں ابن شہاب نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی۔ ان کے والد نے انہیں یہ خبر دی تھی کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس

❶ فطرت سے کیا مراد ہے؟ اس پر طویل بحثیں علماء نے کی ہیں ہم بھی کسی موقعہ سے اس پر مختصر نوٹ ضرور لکھیں گے۔

اَبَاجَهْلٍ بْنَ هِشَامٍ وَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اُمَیَّةَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَالِبٍ یَاعَمِّ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کَلِمَةً اَشْهَدُ لَکَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِیْ اُمَیَّةَ یَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِّلَةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْرِضُهَا عَلَیْهِ وَیَعُوْدَانِ تِلْکَ الْمَقَالَةَ حَتّٰی قَالَ اَبُوْطَالِبٍ اٰخِرَ مَا کَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰی مِلَّةِ عِبْدِالْمُطَّلِبِ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَالَمْ اُنْهَ عَنْکَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ الْاٰیَةَ

تشریف لائے۔ان کے پاس اس وقت ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ موجود تھے۔رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ چچا! آپ ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کہہ دیجئے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کلمہ کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دے سکوں۔اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بولے کہ ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ رسول اللہ ﷺ برابر دین اسلام ان کے سامنے پیش کرتے رہے ابوجہل اور ابن ابی میہ بھی اپنی بات دہراتے رہے۔ابو طالب کی آخری بات یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہیں۔انہوں نے لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے طلب مغفرت کرتا رہوں گا تا آنکہ مجھے منع کر دیا جائے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت و ما کان للنبی الآیۃ نازل فرمائی (جس میں کفار و مشرکین کے لئے استغفار کی ممانعت کر دی گئی تھی۔)

باب ۸۶۴. اَلْجَرِیْدِ عَلَی الْقَبْرِ وَاَوْصٰی بُرَیْدَةُ الْاَسْلَمِیُّ اَنْ یُّجْعَلَ فِیْ قَبْرِهٖ جَرِیْدَانِ وَرَاٰی ابْنُ عُمَرَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فُسْطَاطاً عَلٰی قَبْرِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَ اَنْزِعْهُ یَا غُلَامُ فَاِنَّمَا یُظِلُّهٗ عَمَلُهٗ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَیْدٍ رَاَیْتُنِیْ وَ نَحْنُ شُبَّانٌ فِیْ زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنَّ اَشَدَّنَا وَثْبَةً الَّذِیْ یَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ حَتّٰی یُجَاوِزَهٗ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَکِیْمٍ اَخَذَ بِیَدَیَّ خَارِجَةُ فَاَجْلَسَنِیْ عَلٰی قَبْرٍ وَّاَخْبَرَنِیْ عَنْ عَمِّهٖ یَزِیْدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِنَّمَا کُرِهَ ذٰلِکَ لِمَنْ اَحْدَثَ عَلَیْهِ وَقَالَ نَافِعٌ کَانَ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَجْلِسُ عَلَی الْقُبُوْرِ.

۸۶۴۔قبر پر درخت کی شاخ۔بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر دو شاخیں گاڑ دی جائیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی قبر پر خیمہ تنا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ اے لڑکے اکھاڑ لو۔اب ان پر ان کے عمل کا سایہ ہوگا خارجہ بن زید نے بیان کیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں میں جوان تھا اور چھلانگ لگانے میں سب سے زیادہ وہ سمجھا جاتا تھا جو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر چھلانگ لگا کر پار ہو جائے۔عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہ خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ایک قبر پر بٹھایا اور اپنے چچا یزید بن ثابت کے واسطہ سے یہ خبر دی کہ قبر پر بیٹھنا اس صورت میں ناپسندیدہ ہے جب پیشاب یا پاخانہ کے لئے اس پر بیٹھے۔نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قبروں پر بیٹھا کرتے تھے۔❶

(۱۲۷۱) حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۱۲۷۱۔ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور

❶ قبر پر بیٹھنا مکروہ ہے اور اسی طرح قبر کے اوپر سے چھلانگ لگانا بھی پسندیدہ نہیں۔ان روایتوں کی تاویل اگر اس طرح کر دی جائے تو بات بھی بن جاتی ہے اور روایت کے الفاظ کے خلاف بھی نہیں ہوتا۔تاویل یہ ہوگی کہ چھلانگ عرض میں نہیں بلکہ طول میں لگاتے تھے ایک بالشت سے اونچی قبر بنانا مکروہ ہے۔ظاہر ہے کہ عرض میں ایک بالشت کی اونچائی پر سے چھلانگ لگا لینا کوئی ایسی قابل تعریف بات بھی نہیں ہوسکتی کودنے والے نوعمر تھے طول میں البتہ اس کی کچھ اہمیت سمجھ میں آتی ہے۔اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی یہی کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ قبر پر بیٹھتے نہیں تھے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا.

ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ کا گذر دو ایسی قبروں سے ہوا، جن پر عذاب ہو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان پر عذاب کسی بہت بڑی بات پر نہیں ہو رہا ہے بلکہ ان میں ایک شخص تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغلخوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شاید اس وقت تک کے لئے ان کے عذاب میں کچھ تخفیف ہو جائے، جب تک یہ خشک ہوں۔

باب ۸۶۵ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ وَقُعُوْدِ اَصْحَابِهٖ حَوْلَهُ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ الْاَجْدَاثُ الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ اُثِيْرَتْ بَعْثَرْتُ حَوْضِيْ اَيْ جَعَلْتُ اَسْفَلَهُ اَعْلَاهُ الْاِيْفَاضُ الْاِسْرَاعُ وَ قَرَأَ الْاَعْمَشُ اِلٰى نَصْبٍ اِلٰى شَيْءٍ مَّنْصُوْبٍ يَّسْتَبِقُوْنَ اِلَيْهِ وَالنُّصْبُ وَاحِدٌ وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ يَوْمَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْقُبُوْرِ يَنْسِلُوْنَ يَخْرُجُوْنَ.

۸۶۵۔ قبر کے پاس محدث کی نصیحت اور تلامذہ کا اس کے اردگرد بیٹھنا۔ قرآن کی آیت "یخرجون من الا جداث" میں اجداث سے مراد قبریں ہیں۔ "بعثرت" کے معنی اکھاڑنے کے ہیں۔ بعثرت حوضی کا مطلب یہ ہوگا کہ حوض کا نچلا حصہ اوپر کر دیا۔ "ایفاض" کے معنی تیز چلنے کے ہیں۔ اعمش کی قرات میں الیٰ نصب (بفتح نون) ہے یعنی ایک شے منصوب کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں تا کہ اس سے بڑھ جائیں۔ نصب (بضم نون) واحد ہے اور نصب (بفتح نون) مصدر ہے۔ یوم الخروج سے مراد مردوں کا قبروں سے نکلنا ہے۔ ینسلون یخرجون کے معنی میں ہے۔

(۱۲۷۲) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ وَمَامِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ اِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۲۷۲۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے ان سے ابوعبدالرحمٰن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بقیع غرقد میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک چھری تھی جسے آپ نے زمین پر ڈال کر اس سے نشانات بنانے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے ایک ایک فرد کو جنت اور جہنم کے لئے پہلے ہی سے لکھا جا چکا ہے اور یہ بھی کہ کون شقی ہے اور کون سعید۔ اس پر

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) بلکہ صرف ٹیک لگاتے تھے جس کی راوی نے تعبیر بیٹھنے سے کی ہے۔ اسلام میں مردے کے ساتھ ادب ولحاظ کے برتاؤ کی ہدایت کی ہے اس لئے ایسی کوئی بات نہ ہونی چاہئے جس سے قبر کی بے حرمتی ہو۔ اس عنوان کی حدیث میں ہے کہ قبر پر آنحضور ﷺ نے تر شاخ گاڑ کر فرمایا تھا کہ شاید اس کے خشک ہونے تک ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ خود اس شاخ کی وجہ سے کوئی تخفیف نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ آنحضور ﷺ کی دعاء سے یہ تخفیف ہوئی ہو اور آپ ﷺ سے وعدہ کیا گیا ہو کہ اس شاخ کے خشک ہونے تک تخفیف کا سلسلہ برابر جاری رہے گا۔ بہرحال درمختار میں ہے کہ قبر پر [illegible]ت لگانا مستحب ہے۔ البتہ پھول وغیرہ ڈالنا بالکل بے بنیاد اور نامعقول حرکت ہے۔

اَفَلاَ نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُاِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُاِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ اَمَّااَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ .قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى اَلْاٰيَةَ.

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کرلیں اور عمل چھوڑ دیں۔ جو سعید روحیں ہوں گی وہ خود بخود اہل سعادت کے انجام کو پہنچیں گی۔ اور جو شقی ہوں گی وہ اہل شقاوت کے انجام کو پہنچیں گی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (نہیں بلکہ) سعید روحوں کے لئے اچھے کام کرنے میں ہی آسانی معلوم ہوتی ہے اور شقی روحوں کو برے کاموں میں آسانی نظر آتی ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی **فامامن اعطی و اتقی الخ**.

باب ۸۶۶ .مَاجَاءَ فِيْ قَاتِلِ النَّفْسِ.

۸۶۶۔ خودکشی سے متعلق احادیث۔

(۱۲۷۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِ سْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَه، بِحَدِيْدَةٍ عُذِّبَ بِه فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَقَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِفَمَا نَسِيْنَا وَمَا نَخَافُ اَنْ يَّكْذِبَ جُنْدَبٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَه، فَقَالَ اللّٰهُ بَدَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِه حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

۱۲۷۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی اور ملت پر ہونے کی جھوٹی قسم قصداً کھائے تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسا کہ اس نے اپنے ❶ لئے کہا اور جو شخص اپنے کو دھاردار چیز سے ذبح کر لے اسے جہنم میں عذاب ہوگا۔ حجاج بن منہال نے کہا کہ ہم سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے کہا کہ ہم سے جندب رضی اللہ عنہ نے اسی مسجد میں حدیث بیان کی تھی نہ ہم اس حدیث کو بھولے ہیں اور نہ یہ ڈر ہے کہ جندب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی جھوٹ حدیث منسوب کر سکتے تھے فرمایا کہ ایک زخمی شخص نے (زخم کی تکلیف کی وجہ سے) خود کو ذبح کر ڈالا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بندہ نے خود بخود اپنی جان لی اس لئے میں بھی اس پر جنت حرام کرتا ہوں۔

۱۲۷۴ .حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَ عْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَه، يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ.

۱۲۷۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص خود اپنا گلا گھونٹ کر جان دے ڈالتا ہے وہ جہنم میں بھی اسی طرح کرتا ہے اور جو اپنی جان اپنے ہی نیزہ سے لے لیتا ہے وہ جہنم میں بھی اسی طرح کرتا ہے۔

باب ۸۶۷. مَايُكْرَه، مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ

۸۶۷۔ منافقوں کی نماز جنازہ اور مشرکوں کے لئے طلب مغفرت پر

❶ اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی نے کہا کہ اگر فلاں کام نہ ہوا تو میں یہودی یا نصرانی ہو جاؤں گا۔ اب اگر وہ حانث ہو گیا تو کافر ہو جائے گا اور اگر حانث نہ ہوا تو کافر نہیں ہوگا لیکن بہرحال اس کی شناعت باقی ہے۔

وَالا ستغفار للمشركين رَوَاهُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُما عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ناپسندیدگی۔ اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی ہے۔

(۱۲۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّه' قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ دُعِيَ لَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتَ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّيْ عَلَى بْنِ اُبَيِّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا اُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَه' فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَخِّرْ عَنِّيْ يَا عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ اِنِّيْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْاَعْلَمُ اِنِّيْ اِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِيْنَ فَغُفِرَلَه' لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتْ الْاٰيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا اِلٰى وَ هُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْاَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُه' اَعْلَمُ.

۱۲۷۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبداللہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول مرا تو رسول اللہ ﷺ سے نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ نبی کریم ﷺ جب کھڑے ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کی طرف بڑھ کر عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ ﷺ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھاتے ہیں حالانکہ اس نے فلاں دن فلاں بات کہی تھی اور فلاں دن فلاں میں نے (اس کے منافقانہ طرز عمل کے) واقعات آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیئے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ یہ سن کر مسکرا دیئے اور فرمایا عمر! اس وقت مجھے کچھ نہ کہو، لیکن جب میں بار بار اپنی بات دہراتا رہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اختیار دے دیا گیا ہے (اللہ کی طرف سے نماز جنازہ پڑھانے یا نہ پڑھانے کا) چنانچہ میں نے نماز پڑھانی پسند کی (اس کی تمام اسلام دشمن سرگرمیوں کے باوجود اب جب کہ اس کا انتقال ہو چکا ہے) اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ ستر مرتبہ سے بھی زیادہ اس کے لئے مغفرت مانگنے پر اسے مغفرت مل جائے گی تو اس کے لئے اتنی ہی زیادہ مغفرت مانگوں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور واپس ہونے کے تھوڑی دیر بعد آپ پر سورہ براۃ کی دو ۲ آیتیں نازل ہوئیں "کسی بھی منافق کی موت پر اس کی نماز جنازہ آپ ہرگز نہ پڑھایئے۔" آیت وھم فاسقون تک عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے حضور اپنی اس دن کی جرأت پر تعجب ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔

باب ۸۶۸. ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ.

۸۶۸۔ لوگوں کی زبان پر میت کی تعریف۔

(۱۲۷۶) حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ

۱۲۷۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ صحابہ کا گذر ایک جنازہ سے ہوا۔ لوگ اس کی تعریف کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واجب ہوگئی، پھر دوسرے جنازہ سے گذر ہوا تو لوگ اس کی برائی کرنے

بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ قَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهٗ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهٗ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ عَلَى الْاَرْضِ.

لگے آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا واجب ہوگئی۔ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا چیز واجب ہوئی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس میت کی تم لوگوں نے تعریف کی ہے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اور جس کی تم نے برائی کی ہے اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم لوگ روئے ارض پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو (گویا زبان خلق کو نقارہ خدا کہیے۔)

(۱۲۷۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ اَبُوالْاَسْوَدِ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ.

۱۲۷۷۔ ہم سے عفان بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن ابی الفرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاسود نے بیان کیا کہ میں مدینہ حاضر ہوا۔ اس وقت وہاں ایک بیماری پھوٹ پڑی تھی۔ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ ادھر سے گذرا لوگ میت کی تعریف کرنے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوئی۔ پھر ایک جنازہ گذرا لوگ اس کی بھی تعریف کرنے لگے اس مرتبہ بھی آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ نکلا۔ لوگ اس کی برائی کرنے لگے اور اس مرتبہ بھی عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ واجب ہوئی۔ ابوالاسود نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا۔ امیر المؤمنین کیا چیز واجب ہوئی؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے اس وقت وہی کہا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کے حق میں چار شخص خیر کی شہادت دے دیں اللہ اسے جنت میں داخل کرتا ہے، ہم نے کہا اور اگر تین دیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تین پر بھی، پھر ہم نے پوچھا اور اگر دو ۲ شہادت دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو ۲ پر بھی، ہم نے ایک کے متعلق دریافت نہیں کیا تھا۔

باب ۸۶۹. مَاجَآءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ هُوَالْهَوَانُ وَالْهَوْنُ الرِّفْقُ وَقَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ النَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَّيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ.

۸۶۹۔ عذاب قبر۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "جب خدا کی قائم کردہ حد سے تجاوز کرنے والے موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے (کہہ رہے ہوں گے) اپنی جان دے دو۔ آج تمہارا بدلہ ذلت کا عذاب ہے۔" ہوان اور ہون کے معنی ایک ہیں "رفق" اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے "ہم بہت جلد انہیں دہرا عذاب دیں گے، پھر انہیں عذاب عظیم میں مبتلا کر دیا جائے گا۔" اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "آل فرعون پر سخت عذاب کی مار پڑی، صبح اور شام انہیں جہنم کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور جب قیامت قائم ہوگی تو انہیں شدید ترین عذاب

سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ❶

(۱۲۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهٖ اُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ.

۱۲۷۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ بن مرشد نے ان سے سعد بن عبیدہ نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن جب اپنی قبر میں بٹھایا جائے پھر وہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو یہ خدا تعالیٰ کے اس فرمان کی تعبیر ہے کہ "اللہ تعالیٰ مومنوں کو صحیح بات کہنے کی توفیق اور اس پر استقلال بخشتا ہے۔"

۱۲۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا وَزَادَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نُزِّلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۲۷۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، اور ان سے شعبہ نے یہی حدیث بیان کی، ان کی روایت میں یہ زیادتی بھی ہے کہ آیت "اللہ مومنوں کو استقلال بخشتا ہے۔" عذاب قبر سے متعلق ہے۔

(۱۲۸۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ قَالَ اِطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْقَلِيْبِ فَقَالَ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيْلَ لَهٗ تَدْعُوْا اَمْوَا تًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ.

۱۲۸۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے صالح نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کنویں (جس کنویں میں بدر کے مشرک مقتولین کو ڈالا گیا تھا) والوں کے قریب آئے اور فرمایا تمہارے رب نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اسے تم لوگوں نے صحیح پالیا۔ کسی صحابی نے عرض کیا کہ آپ مردوں کو خطاب کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں، فرق صرف یہ ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔

(۱۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ لَيَعْلَمُوْنَ الْاٰنَ اَنَّ مَا كُنْتُ اَقُوْلُ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى.

۱۲۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مقصد یہ تھا کہ اب انہیں پتہ چل گیا ہوگا کہ میں نے ان سے جو کچھ کہا تھا وہ حق تھا کیوں کہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم مردوں کو (اپنی بات) سنا

❶ یعنی ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ بے عمل یا کافر مردے کو قیامت قائم ہونے سے پہلے بھی عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے اور جب قیامت قائم ہوگی تو اس عذاب سے بھی بہت زیادہ سخت انہیں عذاب دیا جائے گا۔ گویا قیامت قائم ہونے سے پہلے کا عذاب اتنا شدید نہیں ہے جتنا شدید قیامت قائم ہونے کے بعد ہوگا۔ مصنف نے اس کی تعبیر عذاب قبر سے کی ہے۔ علماء نے عالم قبر کو عالم برزخ کا نام دیا ہے یعنی قیامت سے پہلے مردہ جہاں اپنا وقت گذارتا ہے وہ عالم برزخ ہے اور اس عالم میں بھی اگر نیک ہے تو آرام سے رہتا ہے اور اگر برا ہے تو تکلیف اور عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے پھر قیامت کے بعد سب کا باقاعدہ فیصلہ ہوگا اور کوئی جنت میں جائے گا کوئی دوزخ میں۔

نہیں سکتے۔ ❶

(۱۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَشْعَثَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ یَهُوْدِیَّةً دَخَلَتْ عَلَیْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَآئِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰی صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۲۸۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں میرے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہوں نے اشعث سے سنا، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسروق سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک یہودی عورت ان کے یہاں آئی، اس نے عذاب قبر کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا کہ اللہ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں عذاب قبر حق ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں عذاب قبر سے خدا کی پناہ نہ چاہی ہو۔

(۱۲۸۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَسْمَآءَ بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِیْ یُفْتَتَنُ فِیْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً زَادَ غُنْدَرٌ عَذَابَ الْقَبْرِ.

۱۲۸۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے قبر کے فتنہ کا ذکر کیا، جہاں انسان آزمائش میں ڈالا جائے گا جب حضور اکرم ﷺ اس کا ذکر کر رہے تھے تو مسلمان کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ غندر نے اپنی روایت میں عذاب قبر کے الفاظ بیان کئے ہیں۔

(۱۲۸۴) حَدَّثَنَا عَیَّاشُ بْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

۱۲۸۴۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

---

❶ اس سے پہلے جو روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان ہوئی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت اس کی تردید کرتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قرآن نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ مردے زندوں کی باتیں نہیں سن سکتے "انک لاتسمع الموتی" اس لئے آنحضور ﷺ کے بدر کے موقعہ پر ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میں نے ان کو زندگی میں اللہ تعالیٰ کے راستے کی دعوت دی تھی لیکن انہوں نے اس سے انکار کر دیا تھا اور مجھے جھٹلایا تھا۔ اب انہیں معلوم ہوا ہوگا کہ میری بات صحیح تھی۔ لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مقابلہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو علمائے امت نے تسلیم نہیں کیا ہے کیونکہ قران مجید کی آیت کا مقصد صرف یہ ہے کہ مردے ہر حال میں زندوں کی باتیں نہیں سنتے لیکن بعض اوقات سن بھی لیتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کی مرضی سنانے کی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت متعدد دوسرے واسطوں سے بھی اسی طرح مروی ہے اور ان سب سے ایک ہی مفہوم سمجھ میں آتا ہے گویا آنحضور ﷺ نے بدر کے مشرک مقتولین کو مخاطب فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہوں نے آپ ﷺ کی آواز سن لی تھی اور اسی وجہ سے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ سننے میں تم سے کچھ کم نہیں ہیں۔ عالم برزخ عالم دنیا سے ایک الگ عالم ہے جہاں آدمی موت کے بعد قیامت تک رہے گا۔ قیامت کے بعد جس عالم میں تمام مخلوقات پہنچیں گی اس کا نام عالم آخرت ہے۔ جب عالم برزخ عالم دنیا سے الگ ہے تو ظاہر ہے کہ براہ راست ایک عالم کا آدمی دوسرے عالم کے آدمی کو اپنا پیغام نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن اگر خداوند تعالیٰ چاہے تو اس میں کوئی استبعاد بھی نہیں کہنا چاہئے کہ اس سلسلے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے قرآن و حدیث سے استنباط کو صحیح نہیں خیال کیا گیا ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ وَاَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ يُفْسَحُ فِیْ قَبْرِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَنَسٍ قَالَ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَ يُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ.

بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور جنازہ میں شریک لوگ اس سے رخصت ہوتے ہیں تو ابھی وہ ان کے پاؤں کی چاپ کی آواز سنتا ہوتا ہے کہ دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو (یہ اشارہ محمد ﷺ کی طرف ہوگا) مومن تو یہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس جواب پر اس سے کہا جائے گا کہ یہ دیکھو اپنی جہنم کی قیام گاہ! لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تمہارے لئے جنت میں قیام گاہ بنائی ہے اس وقت اسے جہنم اور جنت دونوں دکھائی جائیں گی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ اس کی قبر خوب کشادہ کر دی جائے گی (جس سے آرام وراحت ملے) پھر آپ ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرنی شروع کی۔ فرمایا اور منافق وکافر سے جب کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے تھے تو وہ جواب دے گا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، میں بھی وہی کہتا تھا جو دوسرے لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائے گا کہ نہ تم نے جاننے کی کوشش کی اور نہ اتباع کی۔ پھر اسے لوہے کے ہتھوڑوں سے بڑی زور سے مارا جائے گا کہ وہ چیخ پڑے گا اور اس چیخ کی آواز کو جن اور انسانوں کے سوا قرب وجوار کی تمام مخلوق سنے گی۔

باب ۸۷۰. التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۸۷۰۔ قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ۔

(۱۲۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهَا وَقَالَ النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ سَمِعْتُ اَبِیْ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۸۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عون بن ابی جحیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے براء بن عازب نے اور ان سے ابوایوب رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے، سورج غروب ہو چکا تھا۔ اس وقت آپ کو ایک آواز سنائی دی (یہودیوں پر عذاب قبر کی) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہودیوں پر ان کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے اور نضر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی، ان سے عون نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے ابوایوب سے رضی اللہ عنہم اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

(۱۲۸۶) حَدَّثَنَا مُعَلّٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اِبْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۸۶۔ ہم سے معلّٰی نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے خالد بن سعید بن عاص کی صاحبزادی نے حدیث بیان کی، انہوں نے نبی

وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

کریم ﷺ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے سنا۔

(١٢٨٧) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِالْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.

۱۲۸۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کرتے تھے ''اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ دوزخ کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور مسیح دجال کی آزمائشوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

باب ٨٧١. عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيْبَةِ وَالْبَوْلِ.

۸۷۱۔ قبر کے عذاب کا سبب غیبت اور پیشاب۔

(١٢٨٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَالَيُعَذَّ بَانِ وَمَا يُعَذَّ بَانِ مِنْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَايَسْتَتِرُمِنْ بَوْلِهٖ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ عُوْدًا رَطْبًا فَكَسَرَه، بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّه، يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا.

۱۲۸۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر دو قبروں سے ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں کے مردوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی نہیں کہ کسی بڑی اہم بات پر ہو رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، لیکن ایک شخص تو چغلخوری کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے بچنے کا زیادہ اہتمام نہیں رکھتا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کی قبروں پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں، ان کے عذاب میں تخفیف رہے۔

باب ٨٧٢. اَلْمَيِّتُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

۸۷۲۔ میت پر صبح و شام پیش کی جاتی ہے۔

(١٢٨٩) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُه، بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِىِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۲۸۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کی قیام گاہ (عالم برزخ میں) اسے صبح و شام دکھائی جاتی ہے خواہ وہ جنتی ہو یا دوزخی۔ اسے بتایا جاتا ہے کہ یہ تمہاری ہونے والی قیام گاہ ہے، جب تمہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے گا۔

باب٨٧٣. كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۸۷۳۔ جنازہ پر میت کی باتیں۔

(١٢٩٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّه، سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِالْخُدْرِىَّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِىْ قَدِّمُوْنِىْ وَاِنْ

۱۲۹۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ان کے والد نے ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جنازہ تیار ہو جاتا ہے اور چار آدمیوں کے کاندھوں پر اٹھایا جاتا ہے تو اگر وہ مردہ نیک ہو تو کہتا ہے کہ ہاں آگے لئے چلو، مجھے بڑھائے چلو

كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَاوَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّاالْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ

اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے۔ ہائے رے بربادی! یہ مجھے کہاں لئے جارہے ہیں۔ اس آواز کو انسان کے سوا تمام مخلوق خدا سنتی ہے اور اگر کہیں انسان سن پائے تو ہوش اڑ جائیں۔

باب ۸۷۴. مَاقِيْلَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ لَهٗ ثَلاَ ثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوْا الْحِنْثَ كَانَ لَهٗ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ اَوْدَخَلَ الْجَنَّةَ

۸۷۴۔ مسلمانوں کی اولاد سے متعلق۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے بیان کیا کہ جس کے تین نابالغ بچے مرجائیں تو یہ بچے اس کے لئے دوزخ سے حجاب بن جاتے ہیں، یا یہ کہا کہ پھر جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔

(۱۲۹۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا بْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزَ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلاَثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُواالْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ

۱۲۹۱۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے بھی تین نابالغ بچے مرجائیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔ ان بچوں پر اپنی رحمت اور فضل کی وجہ سے۔

(۱۲۹۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ

۱۲۹۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں ایک دودھ پلانے والی جنت میں ملے گی (کیونکہ اس کا انتقال بچپن میں ہوا تھا۔)

بحمداللہ تفہیم البخاری کا پانچواں پارہ پورا ہوا۔

چھٹا پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۸۷۵. مَاقِيْلَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ

(۱۲۹۳) حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اِذْ خَلَقَهُمْ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ.

۸۷۵۔ مشرکین کی نابالغ اولاد سے متعلق احادیث۔ ❶

۱۲۹۳۔ ہم نے حبان بن موسیٰ سے حدیث بیان کی کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی، کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی انہیں ابو بسر نے انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے مشرکوں کے نابالغ بچوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب انہیں پیدا کیا تھا اسی وقت وہ خوب جانتا تھا کہ کیا کریں گے!

(۱۲۹۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْ عَامِلِيْنَ.

۱۲۹۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھے عطا بن یزید لیثی نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے نابالغ بچوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے علم میں یہ بات تھی کہ وہ بڑے ہو کر کیا کریں گے!

(۱۲۹۵) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْيُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَثَلِ الْبَهِيْمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ هَلْ تَرٰى فِيْهَا جَدْعَاءَ.

۱۲۹۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابی ابن ذئب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہر بچہ کی پیدائش فطرت پر ہوتی ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں بالکل اس طرح جیسے جانور صحیح سالم جنتے ہیں کیا تم نے (پیدائشی طور) پر کوئی ان کا عضو کٹا ہوا دیکھا ہے!!

باب ۸۷۶.

(۱۲۹۶) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ هُوَا بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

۱۲۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل سے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابورجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز (فرض)

---

❶ نابالغ بچے شریعت کی نظر میں معصوم اور غیر مکلف ہیں۔ اس لئے اس بات پر اجماع ہے کہ مسلمانوں کی نابالغ اولاد نجات پائے گی، لیکن چونکہ بہت سے معاملات میں بچے والدین کے تابع سمجھے گئے ہیں اس لئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے غیر مسلموں کی نابالغ اولاد کے سلسلے میں توقف کیا ہے توقف کا مطلب یہ ہے کہ بعض کی نجات ہو جائے گی اور بعض کی نہیں ہوگی۔ کن کن کی نجات ہوگی اور کن کن کی نہیں ہوگی؟ یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ یہ تکوینیات کے متعلق ہے کیونکہ عملی اعتبار سے وہ ابھی تک غیر مکلف تھے اب ان کی تقدیر میں کیا تھا؟ فیصلہ اسی بنیاد پر ہوگا!!

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَاِنْ رَاٰى اَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُوْلُ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَسَئَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَاٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّىْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِىْ فَاَخَذَا بِيَدِىْ فَاَخْرَجَانِىْ اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَّرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ مُوْسٰى كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ فِىْ شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْصَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهَا رَاْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَاْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَعَادَ رَاْسُهٗ كَمَا هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا اِلٰى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَّاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارٌ فَاِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا يَخْرُجُوْنَ فَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِّنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَ عَلٰى وَسْطِ النَّهْرِ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ وَّعَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِىْ فِى النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَاهُ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِىْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَآءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِىْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَآءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِىْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِىْ اِلَى الشَّجَرَةِ فَاَدْخَلَانِىْ دَارًا لَمْ اَرَقَطُّ اَحْسَنَ

پڑھنے کے بعد (عموماً) ہماری طرف توجہ فرماتے تھے اور پوچھتے تھے کہ رات کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ (یہ فجر کی نماز کے بعد ہوتا تھا) انہوں نے بیان کیا کہ اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو اسے بیان کر دیتا تھا اور آپ ﷺ اس کی تعبیر اللہ کی مشیت کے مطابق دیتے تھے، چنانچہ آپ ﷺ نے ہم سے معمول کے مطابق دریافت فرمایا "کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے، ہم نے عرض کیا کہ کسی نے نہیں دیکھا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا لیکن میں نے خواب دیکھا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے انہوں نے میرے ہاتھ تھام لئے اور مجھے ارض مقدس میں لے گئے۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تو بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اور اس کے ہاتھ میں (ہمارے بعض اصحاب (غالباً عباس بن فضیل اسقاطی) کی موسیٰ سے روایت میں ہے) لوہے کا آنکس تھا، جسے وہ بیٹھنے والے کے منہ کے جبڑے میں لگا کر اس کے سر کے پیچھے تک چیر دیتا تھا پھر دوسرے جبڑے کے ساتھ بھی اسی طرح کرتا تھا، اس دوران میں اس کا پہلا جبڑا صحیح اور اپنی اصل حالت میں آ جاتا تھا اور پھر پہلے کی طرح وہ اسے دوبارہ چیرتا میں نے پوچھا "یہ کیا ہے؟ میرے ساتھ کے دونوں آدمیوں نے کہا کہ آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے تو ایک شخص کے پاس آئے جو سر کے بل لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص ایک بڑا سا پتھر لئے اس کے سر پر کھڑا تھا۔ اس پتھر سے وہ لیٹے ہوئے شخص کو کچل دیتا تھا جب اس کے سر پر پتھر مارتا تو سر پر لگ کر وہ دور چلا جاتا تھا کہ سر دوبارہ اچھا خاصا دکھائی دینے لگتا۔ بالکل ایسا ہی جیسے پہلا تھا، واپس آ کر وہ پھر اسے مارتا، میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے، ایک گڑھے کی طرف، جس کے اوپر کا حصہ تو تنگ تھا، لیکن نیچے کشادگی تھی، نیچے آگ جل رہی تھی، جب آگ کے شعلے بھڑک کر اوپر کو اٹھتے تو اس میں موجود لوگ بھی اٹھ آتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ اب باہر نکل جائیں گے لیکن جب شعلے دب جاتے تو وہ لوگ بھی نیچے چلے جاتے تھے۔ اس تنور میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں میں نے اس موقعہ پر بھی پوچھا کہ یہ کیا ہے لیکن اس مرتبہ بھی جواب یہی ملا کہ آگے چلو، ہم آگے چلے، اب ہم خون کی ایک نہر کے قریب تھے نہر کے اندر ایک شخص کھڑا تھا اور اس کے بیچ میں (یزید بن ہارون اور وہب بن جریر نے جریر بن حازم کے واسطہ سے (وسط النہر کے بجائے) شط النہر و نہر کے کنارے) کے

وَ اَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَّ شَبَابٌ وَنِسَآءٌ وَّصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِيْ اِلَى الشَّجَرَةِ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ فِيْهَا شُيُوْخٌ وَّ شَبَابٌ قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا الَّذِيْ رَاَيْتَه' يُشَقُّ شِدْقُه' فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِا لكَذِبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَه' يُشْدَخُ رَاْسُه' فَرَ جُلٌ عَلَّمَه' اللّٰهُ القُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ الَّذِيْ رَاَيْتَه' فِي النَّقَبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِيْ رَاَيْتَه' فِي النَّهْرِ اٰكِلُوْالرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِيْ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَ الصِّبْيَانُ حَوْلَه' فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الاُوْلٰى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُعَآمَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ وَ اَنَا جِبْرِيْلُ وَ هٰذَا مِيْكَآئِيْلُ فَارْ فَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذٰلِكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ قَالَا اِنَّه' بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَّمْ تَسْتَكْمِلْه' فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ.

الفاظ نقل کئے ہیں) ایک شخص تھا جس کے سامنے پتھر رکھا ہوا تھا۔ نہر کا آدمی جب باہر نکلنا چاہتا تو پتھر والا شخص پتھر سے اس کے منہ میں اتنی زور سے مارتا کہ وہ اپنی پہلی جگہ پر چلا جاتا اور اسی طرح جب بھی وہ نکلنے کی کوشش کرتا نگران شخص اس کے منہ میں اتنی ہی زور سے مارتا کہ وہ اپنی اصلی جگہ چلا جاتا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے اور ایک سبز باغ میں آئے باغ میں ایک بہت بڑا درخت تھا اس درخت کی جڑ میں ایک عمر رسیدہ بزرگ اور ان کے ساتھ کچھ بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ درخت سے قریب ہی ایک شخص اپنے سامنے آگ سلگا رہا تھا' دونوں میرے ساتھی مجھے لے کر درخت پر چڑھے، اس طرح وہ مجھے اپنے گھر لے گئے۔ اس سے زیادہ حسین و خوبصورت اور بابرکت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا' اس گھر میں بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے (سب ہی) تھے۔ میرے ساتھی مجھے اس گھر سے نکال کر ایک اور درخت پر چڑھا لے گئے اور پھر ایک دوسرے گھر میں لے گئے جو نہایت خوبصورت اور بابرکت تھا اس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے کہا تم لوگوں نے مجھے رات بھر سیر کرائی، کیا میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کے متعلق بھی کچھ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، وہ جو تم نے دیکھا ہے کہ اس آدمی کا جبڑا پھاڑا جا رہا ہے تو وہ جھوٹا آدمی تھا اور جھوٹی باتیں بیان کیا کرتا تھا اس سے دوسرے لوگ سنتے تھے اور اس طرح ایک جھوٹی بات دور دور تک پھیل جایا کرتی تھی اس کے ساتھ قیامت تک یہی معاملہ ہوتا رہے گا۔ جس شخص کو تم نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا تو وہ ایک ایسا انسان تھا جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تھا لیکن وہ رات کو پڑا سوتا تھا اور دن میں اس پر عمل نہیں کرتا تھا اس کے ساتھ بھی یہ عمل قیامت تک ہوتا رہے گا اور جنہیں تم نے تنور میں دیکھا وہ زانی تھے اور جنہیں تم نے نہر میں دیکھا وہ سود خور تھے اور وہ بزرگ جو درخت کی جڑ میں بیٹھے ہوئے تھے، ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے اردگرد بچے، لوگوں کی نابالغ اولاد تھیں۔ جو شخص آگ جلا رہا تھا وہ دوزخ کا داروغہ تھا اور وہ گھر جس میں تم پہلے داخل ہوئے عام مومنوں کا گھر تھا اور یہ گھر جس میں تم اب کھڑے ہو شہداء کا ہے اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میرے ساتھ میکائیل ہیں۔ اچھا اب اپنا سر اٹھاؤ۔ میں نے جو سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر بادل کی طرح کوئی

چیز ہے ❶ میرے ساتھیوں نے کہا کہ تمہارا مکان ہے اس پر میں نے کہا مجھے اپنے مکان میں جانے دو، انہوں نے یہ جواب دیا ابھی تمہاری عمر باقی ہے جو تم نے پوری نہیں کی۔ جب پوری ہو جائے گی تو تم اپنے مکان میں آجاؤ گے!

باب ۸۷۷. مَوْتِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ.

۸۷۷۔ دوشنبہ کے دن کی موت!

(۱۲۹۷) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ فِيْ كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ وَّقَالَ لَهَا فِيْ اَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالَتْ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ قَالَ اَرْجُوْا فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ اِلٰى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيْهِ بِهٖ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوْا ثَوْبِيْ هٰذَا وَزِيْدُوْا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُوْنِيْ فِيْهِمَا قُلْتُ اِنَّ هٰذَا خَلَقٌ قَالَ اِنَّ الْحَيَّ اَحَقُّ بِالْجَدِيْدِ مِنَ الْمَيِّتِ اِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ فَلَمْ يَتَوَفَّ حَتّٰى اَمْسٰى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلٰثَآءِ وَدُفِنَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ.

۱۲۹۷۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے وھیب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی ❷ تو آپ نے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کو تم لوگوں نے کتنے کپڑوں کا کفن دیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ تین سفید سحولی کپڑوں کا۔ آپ ﷺ کو کفن میں قمیص اور عمامہ نہیں دیا گیا تھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ بھی پوچھا کہ آپ کی وفات کس دن ہوئی تھی انہوں نے جواب دیا کہ دوشنبہ کے دن۔ پھر پوچھا کہ یہ کون سا دن ہے؟ انہوں نے بتایا کہ دوشنبہ۔ آپ نے فرمایا پھر مجھے بھی امید ہے کہ اب سے رات تک وفات ہو جائے گی اس کے بعد آپ نے اپنا کپڑا دیکھا جسے مرض کے دوران پہن رکھے تھے اس کپڑے سے زعفران کی خوشبو آرہی تھی آپ نے فرمایا کہ میرے اس کپڑے کو دھو دو اور اس کے ساتھ دو اور ملا دینا پھر مجھے کفن انہیں میں دینا، میں نے کہا یہ تو پرانا ہے۔ فرمایا کہ زندہ نئے کپڑے کا مردے سے زیادہ حق دار ہے۔ یہ تو پیپ کی نذر ہو جائے گا منگل کی رات کا کچھ حصہ گزرنے پر آپ کی وفات ہوئی اور صبح ہونے سے پہلے آپ کو دفن کیا گیا۔

باب ۸۷۸. مَوْتِ الْفُجَآءَةِ بَغْتَةً.

۸۷۸۔ اچانک موت!

(۱۲۹۸) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۲۹۸۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا ہم میں سے محمد

---

❶ یعنی دکھائی دینے والا مکان بہت اوپر تھا صاف دکھائی نہیں دیتا تھا اس لئے بادل کی طرح محسوس ہوا!! ❷ ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مرض الوفات میں مبتلا تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ جاں گسل کیفیت دیکھی تو زبان سے بے اختیار نکلا ہائے ہائے!!

من لا يزال دمعه مقنعا
فانه فی موة مدفوق!!

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ یہ آیت پڑھو، وجاء ت سكرة الموت الخ اور اس کے بعد حدیث میں مذکور باتیں پوچھیں اللہ اکبر! کیا شان تھی اور قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ سے کیا لگاؤ تھا۔ رضی الله عنهم ورضوا عنه!

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي هَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْتَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ.

بن جعفر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ھشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک شخص۔ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں گفتگو کا موقعہ ملتا تو وہ صدقہ کرتیں کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو انہیں اس کا اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں ملے گا۔

باب ۸۷۹. مَاجَآءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَّ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاَقْبَرَهُ، اَقْبَرْتَ الرَّجُلَ اِذَا جَعَلْتَ لَهُ قَبْرًا وَّقَبَرْتُهُ دَفَنْتُهُ، كِفَاتًا يَّكُوفُونَ فِيهَا اَحْيَآءً وَيَدْفُنُونَ فِيهَا اَمْوَاتًا.

۸۷۹۔ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کی قبر کے متعلق اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔ اقبرہ. اقبرت الرجل اس وقت کہیں گے جب کسی کے لئے قبر بنائیں اور قبرتہ جب اسے دفن کردیں (قرآن مجید کی آیت میں) کفاتا کا مفہوم یہ ہے کہ) زندگی میں اسی میں رہے اور پھر مرنے پر اسی کے اندر دفن ہوں گے!

(۱۲۹۹) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامٍ حقَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُومَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ اَبِي زَكَرِيَّآءَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اِسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَآئِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِيْ قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِيْ وَ نَحْرِيْ وَدُفِنَ فِي بَيْتِي.

۱۲۹۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور ان سے ہشام نے کہا۔ اور مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابومروان بن یحییٰ بن زکریا نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض الوفات میں گویا اور اجازت لینا چاہتے تھے (فرماتے) آج میری باری کن کے یہاں ہے، کل کن کے یہاں ہوگی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن کے متعلق آپ خیال فرماتے تھے کہ بہت بعد میں آئے گی ❶ چنانچہ جب میری باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح اس حال میں قبض کی کہ آپ ﷺ میرے سینے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور میرے ہی گھر میں مدفون ہیں!!

(۱۳۰۰) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ لَوْلَا ذٰلِكَ اُبْرِزَ

۱۳۰۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی اُن سے ہلال نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اس مرض کے موقعہ پر فرمایا تھا جس سے آپ جانبر نہ ہوسکے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی یہود و نصاریٰ پر لعنت ہوئی کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مساجد

❶ یعنی چونکہ تمام ازواج مطہرات کے یہاں قیام کی آنحضور ﷺ نے باری مقرر کی تھی اور پوری طرح اس کی پابندی کرتے تھے اس لئے جب آپ کو مرض الوفات لاحق ہوا تو آپ کی خواہش یہ تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن جلدی آئے کیونکہ آپ کو ان کے یہاں زیادہ آرام مل سکتا تھا، لیکن دوسری طرف متعینہ باری کے بھی پابند تھے۔ اس لئے آپ اس کا ذکر کرتے تھے کہ آج کس کے یہاں باری ہے اور کل کس کے یہاں ہوگی آپ ﷺ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا شدت سے گویا انتظار تھا!!

قَبْرُهٗ، غَيْرَ اَنَّهٗ خَشِيَ اَوْ خُشِيَ اَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَّعَنْ هِلَالٍ قَالَ كَنَّانِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُوْلَدْ لِيْ.

بنالیں۔ اگر یہ علت نہ ہوتی تو آپ ﷺ کی قبر بھی کھلی رہنے دی جاتی لیکن ڈر اس کا ہے کہ کہیں اسے بھی لوگ سجدہ گاہ نہ بنالیں۔ اور ہلال سے روایت ہے کہ عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے میری کنیت (ابوعوانہ یعنی عوانہ کے والد) رکھ دی تھی ورنہ میرے کوئی اولاد ہی نہ تھی۔

(۱۳۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِبْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا.

۱۳۰۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ میں ابوبکر بن عیاش نے خبر دی اور ان سے سفیان ثمار نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک دیکھی ہے۔ قبر مبارک کوہان نما ہے!!

(۱۳۰۲) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِيْ زَمَانِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَخَذُوْا فِيْ بِنَائِهٖ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوْا وَظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوْا اَحَدًا يَعْلَمُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ لَاوَاللّٰهِ مَاهِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهِيَ اِلَّا قَدَمُ عُمَرَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اَوْصَتْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ لَاتَدْفِنِّيْ مَعَهُمْ وَادْفِنِّيْ مَعَ صَوَاحِبِيْ بِالْبَقِيْعِ لَا اُزَكّٰى بِهٖ اَبَدًا.

۱۳۰۲۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے کہ ولید بن عبدالملک کے عہدامارت میں جب (نبی کریم ﷺ کے حجرۂ مبارک کی) دیوار گری اور لوگ اسے (زیادہ اونچی بنانے لگے تو وہاں ایک قدم باہر نکل آیا لوگ یہ سمجھ کر گھبرا گئے کہ نبی کریم ﷺ کا قدم مبارک ہے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو قدم کو پہچان سکتا آخر عروہ بن زبیر نے بتایا کہ نہیں! خدا گواہ ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا پاؤں نہیں ہے یہ تو عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں ہے' ہشام اپنے والد اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ مجھے حضور ﷺ اور صاحبین کے ساتھ نہ دفن کرنا بلکہ میری دوسری سوکنوں کے ساتھ بقیع میں دفن کرنا۔ میں ان کے ساتھ دفن ہونے سے پاک نہیں ہو جاؤں گی۔ ❶

(۱۳۰۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ قَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِذْهَبْ اِلٰى اُمِّ

۱۳۰۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حسین بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے! عمرو بن میمون اودی نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عبداللہ تم ام المومنین

❶ مطلب یہ ہے کہ اگر میرے اندر کوئی اچھائی نہیں ہے تو ان بزرگوں کے ساتھ مجھے دفن کرنے سے مجھے کیا فائدہ ہوسکتا ہے؟ اصل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلے خواہش یہی تھی کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ دفن ہوں، جس حجرہ میں آنحضور ﷺ دفن تھے وہ آپ ہی کا تھا۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے لئے وہ جگہ مانگی تو آپ نے یہی فرمایا تھا کہ میں نے اسے اپنے لئے منتخب کر رکھا ہے۔ لیکن بہرحال عمر رضی اللہ عنہ اس کے زیادہ مستحق ہیں اس کے علاوہ آپ نے جمل کی لڑائی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف مسلمانوں کی قیادت کی تھی اور پھر بعد میں آپ کو اس کا احساس ہوا تو ان واقعات پر آپ بہت شرمندہ ہوئیں، نبی کریم ﷺ کے مزار مبارک پر بھی اسی وجہ سے نہیں جاتی تھیں غالباً اسی وجہ سے آپ نے آنحضور ﷺ کے قریب دفن ہونے کی خواہش بھی چھوڑ دی تھی، دوسری ازواج مطہرات بقیع میں مدفون تھیں آپ بھی وہیں دفن ہوئیں۔ بہرحال جو کچھ آپ نے اس موقعہ پر فرمایا وہ تواضع اور کسر نفسی کا مظہر ہے۔

الْمُؤْمِنِيْنَ عَآئِشَةَ فَقُلْ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا اَنْ اُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ
قَالَتْ كُنْتُ اُرِيْدُهُ لِنَفْسِيْ فَلَاُوْثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلٰى
نَفْسِيْ فَلَمَّا اَقْبَلَ قَالَ لَهُ مَالَدَيْكَ قَالَ اَذِنَتْ لَكَ
يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ اَهَمَّ اِلَيَّ مِنْ
ذٰلِكَ الْمَضْجَعِ فَاِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُوْنِيْ ثُمَّ سَلِّمُوْا
ثُمَّ قُلْ يَسْتَاذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاِنْ اَذِنَتْ لِيْ
فَادْفِنُوْنِيْ وَاِلَّا فَرُدُّوْنِيْ اِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ اِنِّيْ
لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ
الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنِ اسْتَخْلَفُوْا بَعْدِيْ وَ هُوَا لْخَلِيْفَةُ
فَاسْمَعُوْا لَهُ وَاَطِيْعُوْا فَسَمّٰى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ
وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّسَعْدَ بْنَ اَبِيْ
وَقَّاصٍ وَّوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَبْشِرْ
يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَانَ لَكَ
مِنَ الْقِدَمِ فِي الْاِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ
فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هٰذَا كُلِّهِ فَقَالَ لَيْتَنِيْ يَا ابْنَ
اَخِيْ وَ ذٰلِكَ كَفَافٌ لَّا عَلَيَّ وَلَا لِيْ اُوْصِي
الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِيْ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ خَيْرًا اَنْ
يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَاَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ
وَاُوْصِيْهِ بِالْاَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ
وَالْاِيْمَانَ اَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَ يُعْفٰى عَنْ مُّسِيْئِهِمْ
وَاُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ اَنْ يُّوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ
وَاَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ وَاَنْ لَّا يُكَلَّفُوْا فَوْقَ
طَاقَتِهِمْ.

عائشہؓ کی خدمت میں جاؤ اور کہو کہ عمر بن خطاب نے آپ کو سلام کہا ہے اور پھر ان سے دریافت کرو کہ کیا مجھے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی ان کی طرف سے اجازت ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ میں نے اس جگہ کو اپنے لئے منتخب کیا تھا لیکن آج میں اپنے اوپر عمر رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیتی ہوں، جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا پیغام لائے ہو؟ فرمایا کہ امیر المومنین! آپ کو اجازت مل گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر بولے کہ اس جگہ دفن ہونے سے زیادہ مجھے کوئی چیز پسند اور عزیز نہیں تھی، لیکن جب میری روح قبض ہو جائے تو مجھے اٹھا کر لے جانا اور پھر دوبارہ میرا عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام پہنچا کر ان سے کہنا کہ عمر نے آپ سے اجازت چاہی ہے اس وقت بھی اگر وہ اجازت دے دیں تو مجھے وہیں دفن کر دینا ورنہ مسلمانوں کے مقبروں کے پاس لا کر دفن کرنا۔ میں اس امر خلافت کا ان صحابہ سے زیادہ اور کسی کو مستحق نہیں سمجھتا جن سے رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے وقت تک خوش اور راضی تھے۔ وہ حضرات میرے بعد جسے بھی خلیفہ بنائیں خلیفہ وہی ہوگا۔ اور تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے خلیفہ کی باتیں توجہ سے سنو اور اس کی اطاعت کرو، آپ نے اس موقع پر (خلیفہ منتخب کرنے والی کمیٹی کے اصحاب) عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کا نام لیا۔ اتنے میں ایک انصاری نوجوان داخل ہوئے اور کہا اے امیر المومنین! آپ کو بشارت ہو، اللہ عزوجل کی طرف سے آپ کا اسلام میں پہلے داخل ہونے کی وجہ سے جو مرتبہ تھا، وہ آپ کو معلوم ہے، پھر جب آپ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ نے انصاف کیا پھر ان تمام امتیازات پر ایک اور امتیاز یہ ہے کہ آپ نے شہادت پائی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، میرے بھائی کے بیٹے! کاش ان کی وجہ سے میں برابر پر چھوٹ جاتا، نہ مجھے کوئی عذاب ہوتا اور نہ کوئی ثواب! ہاں میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ مہاجرین اول کے ساتھ اچھا معاملہ رکھے، ان کے حقوق کو پہچانے اور ان کی عزت کی حفاظت کرے اور میں اسے انصار کے بارے میں اچھا معاملہ رکھنے کی وصیت کرتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کا مکان و مستقر ایمان تھا (میری وصیت یہ ہے کہ) ان کے اچھے لوگوں کی پذیرائی کی جائے اور ان میں جو برے ہوں ان سے

حتی الامکان درگزر کیا جائے (یہی رسول اللہ ﷺ کی بھی وصیت تھی) اور میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں اور اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی جو اللہ اور رسول کی ذمہ داری ہے (یعنی ان غیر مسلمانوں کی جو اسلامی حکومت کے تحت زندگی گزارتے ہیں) کہ ان سے کئے گئے وعدوں کو پورا کیا جائے انہیں بچا کر لڑا جائے اور طاقت سے زیادہ ان پر کوئی بار نہ ڈالا جائے!!

باب ٨٨٠. مَا يُنْهٰى مِنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ.

(١٣٠٤) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَاتَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَاقَدَّمُوْا تَا بَعَهٗ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ وَ اِبْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَرَوَاهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْقُدُّوْسِ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْاَعْمَشِ.

٨٨٠۔ مردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت!!

١٣٠٤۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی اور ان سے مجاہد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مردوں کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ انہوں نے جیسا بھی عمل کیا تھا اس کا بدلہ پالیا، اس روایت کی متابعت علی بن جعد، محمد بن عرعرہ اور ابی عدی نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے اور اس کی روایت عبداللہ بن عبدالقدوس نے اعمش کے واسطہ سے اور محمد بن انس نے بھی اعمش کے واسطے سے کی ہے!!

باب ٨٨١. ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتٰى.

(١٣٠٥) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُوْ بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْلَهَبٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبًّالَكَ سَآئِرَ الْيَوْمِ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ

٨٨١۔ بدترین مردوں کا ذکر!!

١٣٠٥۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اعمش کے واسطے سے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابولہب نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ سارے دن تجھ پر بربادی رہے اس پر یہ آیت اتری "ٹوٹ گئے ابو لہب کے ہاتھ اور برباد ہو گیا"!! [1]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!!

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کے مسائل

باب ٨٨٢. وَجُوْبِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُفْيٰنَ وَذَكَرَحَدِيْثَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ.

٨٨٢۔ زکوٰۃ کا وجوب اور اللہ عزوجل کا فرمان کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی انہوں نے نبی کریم ﷺ سے متعلق (قیصر روم) سے اپنی گفتگو نقل کی کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں وہ نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور عفت کا حکم دیتے ہیں!

[1] امام بخاریؒ غالباً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عام مردوں کی برائی نہ کرنی چاہیے لیکن جو لوگ خدا اور رسول کے ازلی دشمن ہیں یا جن کی برائی خود قرآن وحدیث میں کی گئی ہے انہیں مرنے کے بعد بھی برا کہنے میں کوئی حرج نہیں ہوسکتا!!

(١٣٠٦) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمِ الضَّحَاکُ بْنُ مُخَلَّدٍ عَنْ زَکَرِیَّآءَ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ یَحْییٰ بْنِ عَبدِ اللّٰهِ بن صَیْفِیّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اُدْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی کُلِّ یَوْمٍ وَّ لَیْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً فِی اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِهِمْ وَ تُرَدُّ فِی فُقَرَآئِهِمْ.

١٣٠٦۔ ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے زکریا بن اسحاق نے ان سے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے ان سے ابوسعید نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن (کا عامل بنا کر بھیجا) اور فرمایا کہ تم انہیں دعوت اس گواہی کی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ لوگ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ وقت روزانہ کی نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ لوگ یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال کا کچھ صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالدار لوگوں سے لے کر انہیں کے محتاجوں کو دے دیا جائے گا!!

(١٣٠٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسٰی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِی بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّةَ قَالَ مَالَه' مَالَه' وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِرَبٌ مَّالَه' تَعْبُدُاللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَقَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَاَبُوْهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوْسٰی بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَخْشٰی اَنْ یَّکُوْنَ مُحَمَّدٌ غَیْرَ مَحْفُوْظٍ اِنَّمَا هُوَ عَمْرٌو.

١٣٠٧۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہ ہم سے شعبہ نے محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن طلحہ نے اوران سے ابوایوب نے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے اس پر لوگوں نے کہا کہ آخر یہ کیا چاہتا ہے لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو بہت اہم ضرورت ہے (پھر آپ نے جنت میں لے جانے والے عمل بتائے کہ) اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو اور صلہ رحمی کرو۔ اور بہز نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن عثمان اوران کے والد عثمان بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ ان دونوں صاحبان نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور انہوں نے ابوایوب سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی حدیث کی طرح (سنا) ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ) نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ محمد سے روایت غیر محفوظ ہے اور روایت عمرو بن عثمان سے (محفوظ ہے غلطی شعبہ سے ہوگئی تھی کہ انہوں نے عمر بن عثمان کے بجائے محمد بن عثمان کہہ دیا تھا)۔

(١٣٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ یَّحْییٰ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ حَیَّانَ عَنْ اَبِی زُرْعَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِی عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُه' دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ

١٣٠٨۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے محمد بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید بن حیان نے ان سے ابوزرعہ نے اوران سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس پر میں اگر مداومت کروں تو

وَلَاتُشْرِکُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّىَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا.

جنت میں جاؤں آپ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ فرض نماز قائم کرو۔ فرض زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اعرابی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان میں کوئی زیادتی میں نہیں کروں گا۔ جب وہ جانے لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کے دیکھنے کی تمنا رکھتا ہے جو جنت والوں میں ہو تو اسے اس شخص کو دیکھنا چاہئے (کہ یہ جنتی ہے)۔

(١٣٠٩) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْزُرْعَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

١٣٠٩۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے ان سے ابوحیان نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوزرعہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے یہی حدیث بیان کی!!

(١٣١٠) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْحَىَّ مِنْ رَبِيْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَ لَسْنَا نَخْلُصُ اِلَيْكَ اِلَّا فِى الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَىْءٍ نَّاْخُذُهٗ عَنْكَ وَ نَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَنَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّ اَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ وَ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَ قَالَ سُلَيْمَانُ وَ اَبُوالنُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ اَلْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

١٣١٠۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن یزید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو جمرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ قبیلہ عبدالقیس سے وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! مضر کے کافر ہمارے اور آپ کے درمیان میں پڑتے ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت کے مہینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کچھ ایسی باتوں کا حکم دیجئے جس پر ہم بھی خود عمل کرتے رہیں اور ان اپنے ہم قبیلہ لوگوں سے بھی ان پر عمل کے لئے کہیں جو ہمارے ساتھ نہیں آ سکے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کے لئے حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی وحدانیت کی شہادت (یہ کہتے ہوئے) اپنے ہاتھوں کو آپ ﷺ نے یوں ملایا اور نماز کی اقامت۔ زکوٰۃ کی ادائیگی۔ اور غنیمت سے خمس ❶ ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور میں تمہیں روکتا ہوں تو نبڑی حنتم (سبز رنگ کا چھوٹا سا مرتبان جیسا گھڑا) نقیر (کھجور کی جڑ سے) بنا ہوا ایک برتن) اور زفت لگا ہوا برتن (زفت بصرہ میں ایک قسم کا تیل ہوتا تھا) کے استعمال سے ❷ سلیمان اور ابوالنعمان نے حماد کے

---

❶ خمس، مال غنیمت سے حکومت کے حصے کا نام ہے، اس کی پوری تفصیلات کتاب الجہاد میں آئیں گی یہ اور اس باب کی دوسری اکثر احادیث گزر چکی ہیں اور ان پر بحث بھی ہو چکی ہے! ❷ ہم نے پہلے بھی لکھا تھا کہ عرب شراب کے رسیا تھے جب شراب حرام ہوئی تو اس کے تصورات عربوں کے دل و دماغ سے بالکل محو کر دینے کے لئے ان برتنوں کے استعمال سے بھی روک دیا گیا تھا جن میں شراب پی یا بنائی جاتی تھی دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ ان برتنوں میں نشہ جلدی آ جاتا تھا۔ جن چار چیزوں سے آپ نے روکا تھا وہ چار طرح کے شراب کے استعمال کے برتن ہیں، بعد میں آنحضور ﷺ نے خود ان برتنوں میں استعمال کی اجازت دے دی تھی۔ کیونکہ ممانعت کی وجہ صرف وقتی مصلحت تھی!!

واسطہ سے یہی روایت اس طرح بیان کی ہے الا یمان بالله شهادة ان لا اله الا الله!!

(۱۳۱۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوبَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِي عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ اِلَّا اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِي بَكْرٍ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ.

۱۳۱۱۔ ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی ان سے زہری نے کہا کہ ہم سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حدیث بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوئے ادھر عرب کے بہت سے قبائل نے انکار شروع کر دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی موجودگی میں کیونکر جنگ کر سکتے ہیں کہ ''مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا اله الا الله کی شہادت نہ دے دیں اور جو شخص اس کی شہادت دے دے گا تو میری طرف سے اس کا مال و جان محفوظ ہو جائے گا سوا اس کے حق کے (یعنی قصاص وغیرہ کی صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ بخدا میں ہر اس شخص سے لڑوں گا۔ جو زکوٰۃ اور نماز میں تفریق کرے گا۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر انہوں نے چار مہینے کے بچے کے دینے سے بھی انکار کیا جسے وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے لڑوں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا یہ بات اس کا نتیجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا فرمایا تھا اور بعد میں، میں بھی اس نتیجہ پر پہنچا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی حق پر تھے!! ①

باب ۸۸۳. اَلْبَيْعَةِ عَلٰى اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ فَاِنْ تَابُوْا

۸۸۳۔ زکوٰۃ دینے پر بیعت (قرآن مجید میں ہے کہ) اگر وہ، (کفار

① جب حضور اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو عرب کے ان تمام قبائل میں جو مدینہ سے دور تھے ایک بے چینی پھیل گئی۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی ہی میں سارا عرب حلقہ بگوش اسلام ہو چکا تھا، لیکن بہر حال پوری قوم بدویانہ اور مرکز گریز زندگی کی ہمیشہ سے عادی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نبی تھے اس لئے ان کی امارت اور سرداری مسلم تھی! قبائلی عربوں کا کہنا یہ تھا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کر لی لیکن تمہاری اطاعت کیوں کریں؟ جس طرح تم نے (مدینہ والوں نے) ایک اپنا امیر منتخب کیا ہے، ہم بھی ایک امیر منتخب کر لیں گے اور زکوٰۃ ہم نہیں دیں گے، تم ہم سے ہمارے روپے نہیں لے سکتے۔ ہم اگر زکوٰۃ دیں گے تو اپنے ہی قبیلہ کے کسی منتخب امیر کو، لیکن ابوبکر صدیق خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا کہنا یہ تھا کہ یہ اسلام کے احکام میں رخنہ اندازی ہے۔ زکوٰۃ بالکل اسی طرح فرض ہے جس طرح نماز۔ نماز پڑھنے کا اقرار ہے اور زکوٰۃ دینے سے انکار۔ یہ کیا اسلام ہے؟ ہر مسلمان کو زکوٰۃ بھی دینی ہوگی۔ جب تم نے کلمہ شہادت پڑھ لیا تو زکوٰۃ سے انکار خدا کے حکم اور اس کے دیئے ہوئے دستور کے مطابق حکومت سے بغاوت ہے اور ہم ان تمام لوگوں سے جنگ کریں گے جو اس بغاوت میں حصہ لیں، عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا یہ تھا کہ اس بغاوت پر ان سے جنگ حضور اکرم ﷺ کے دیئے ہوئے احکام کے خلاف ہے آنحضور ﷺ کے فرمان کا مقصد حضرت عمر کے نزدیک صرف یہ تھا کہ ہم جنگ صرف انہیں لوگوں سے کر سکتے ہیں جو اللہ اور رسول پر ایمان نہ رکھتے ہوں لیکن جو لوگ اس کلمہ کی شہادت دے دیں ان سے جنگ جائز نہیں ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ زکوٰۃ نہ دینا اور کلمہ شہادت کا اقرار نہ کرنا دو الگ چیزیں ہیں اگر کوئی شخص کلمہ شہادت کے بعد زکوٰۃ سے انکار کر دے تو وہ کافر نہیں ہو جاتا کہ ہم ان سے جنگ کریں۔ حضرت صدیق اکبر کو اس سے انکار تھا کیونکہ کلمہ شہادت کی طرح، زکوٰۃ، حج اور دوسری (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَآتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ.

ومشرکین) توبہ کرلیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو پھر تمہاری دینی برادری میں وہ شامل ہیں!!

(۱۳۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ نُمَیرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ قَیْسٍ قَالَ جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ.

۱۳۱۲۔ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے قیس نے بیان کیا کہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ رکھنے پر بیعت کی تھی!!

باب ۸۸۴. اِثْمِ مَانِعِ الزَّکٰوۃِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ.

۸۸۴۔زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے پر گناہ! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جولوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (یہاں سے) پس جو کچھ تم جمع کر کے رکھتے تھے اس کا آج مزہ چکھو تک (زکوٰۃ نہ دینے والوں کی مذمت اور ان پر عذاب کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں!!)

(۱۳۱۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ الْحَکَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ ھُرْمُزَ الْاَعْرَجَ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَاْتِی الْاِبِلُ عَلٰی صَاحِبِہٖ عَلٰی خَیْرِ مَاکَانَتْ اِذَا ھُوَ

۱۳۱۳۔ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہ ہم سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی کہ عبدالرحمٰن بن ہرمزاعرج نے ان سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ (قیامت کے دن) اپنے ان مالکوں کے پاس جنہوں نے ان کا

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا) تمام ضروریات دین پر یقین وایمان مسلمان کے لئے ضروری ہے لیکن ایک اور بات تھی ان لوگوں نے نہ کلمہ شہادت سے انکار کیا تھا نہ نماز سے نہ زکوٰۃ یا کسی بھی ضروریات دین سے، بلکہ ان کا انکار صرف اس مرکزی زندگی سے تھا جسے رسول اللہ ﷺ قائم کر گئے تھے چنانچہ انہوں نے کہا بھی یہ تھا کہ "منا" امیرو منکم امیر، یعنی انہیں زکوٰۃ دینے سے انکار نہیں تھا بلکہ اس مرکزی زندگی سے انکار تھا جو خلافت اسلامی ان کے لئے ضروری قرار دے رہی تھی گویا وہ چاہتے تھے کہ زمانہ جاہلیت کی طرح ہر قبیلہ کا ایک الگ امیر ہو اور زکوٰۃ اسی کو دی جائے اس لئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا اعلان جنگ انتظامی مصالح کی بنا پر تھا کیونکہ خلافت سے انہوں نے بغاوت کی تھی اور اسلام کے اس مرکزی اور دستوری اسٹیٹ کو ماننے سے انکار کیا تھا جسے اللہ کے رسول قائم کر گئے تھے اور جو ابھی بالکل ابتدائی مراحل سے گزر رہی تھی اس سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اعلیٰ تدبیر اور سیاسی بصیرت کا پتہ چلتا ہے کہ جب عرب کا اکثر حصہ اس مرکزی زندگی سے انکار کر چکا تھا جو اسلام میں مطلوب تھی تو آپ نے اعلان جنگ اس طرح کیا کہ سب راہ راست پر آگئے اس وقت سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ آج جن لوگوں نے زکوٰۃ مدینہ بھیجنے سے انکار کیا تھا کہ وہ آئندہ اسلام کے دوسرے مسائل کو اپنی خواہشات کے تابع کرنے کی کوشش نہیں کریں گے؟ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے شیخ نوویؒ نے خطابی کے حوالہ سے یہ لکھا ہے، کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد تمام قبائلی عرب میں ارتداد پھیل گیا تھا۔حالانکہ یہ ایک نہایت بے بنیاد بات ہے، خطابی نے غالباً زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں کو بھی مرتدین کی صف میں شمار کرلیا ابن حزم نے اس کی بڑی شدت کے ساتھ تردید کی ہے۔یہ صحیح ہے کہ آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد کچھ لوگ جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اور ایمان اور یقین کے معاملہ میں بالکل صفر تھے مرتد ہو کر مسیلمہ وغیرہ کے گروہ سے جا ملے تھے لیکن یہ لوگ بہت کم تھے، زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جو زکوٰۃ مدینہ بھیجنے کے خلاف ہو گئے تھے، پھر بھی ایسے قبائل میں بہت سے مخلص مسلمان تھے اور اسلام کی روح کو سمجھتے تھے، انہوں نے اس کی سخت مخالفت کی، چنانچہ بہت جلد باغیوں پر قابو پالیا گیا اور جن لوگوں نے ارتداد اختیار کیا تھا ان کا بھی استیصال ہو گیا!!

لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَاُهُ بِاَخْفَا فِهَا وَ تَاتِي الْغَنَمُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَاُهُ بِاَظْلَا فِهَا وَتُنْطِحُهُ بِقُرُوْنِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا اَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَآءِ قَالَ وَلَا يَاتِيْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلٰى رَقَبَتِهٖ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُوْلُ يَامُحَمَّدُ فَاَ قُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ. وَلَا يَاتِيْ بِبَعِيْرٍ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهٖ لَهٗ رُغَآءٌ فَيَقُوْلُ يَامُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لَاَ اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْبَلَّغْتُ.

حق (زکوٰۃ نہیں دیا تھا اس سے زیادہ موٹے تازے ہو کر آئیں گے (جیسے دنیا میں) ان کے پاس تھے اور انہیں اپنے کھروں سے روندیں گے بکریاں بھی اپنے ان مالکوں کے پاس جنہوں نے ان کے حق نہیں دیئے تھے پہلے سے زیادہ موٹی تازی ہو کر آئیں گی اور انہیں اپنے کھروں سے روندیں گی اور انہیں سینگ ماریں گی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا حق یہ بھی ہے کہ پانی پر دوہا جائے (اگر کوئی مسکین اور محتاج اس سے مانگے تو اسے دینے کے لئے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص قیامت کے دن اس طرح نہ آئے کہ اس کی گردن پر ایک ایسی بکری لدی ہوئی ہو جو چلا رہی ہو اور مجھ سے کہے کہ اے محمد (ﷺ مجھے عذاب سے بچائیے) اور میں اسے یہ جواب دوں کہ تمہارے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا (میرا کام پہنچانا تھا سو میں نے پہنچا دیا، اسی طرح کوئی شخص اونٹ لئے ہوئے قیامت کے دن نہ آئے۔ اس پر اونٹ کو چڑھا دیا گیا ہو۔ اونٹ چلا رہا ہو اور وہ خود مجھ سے فرمادیا کرے کہ اے محمد! (ﷺ مجھے بچائیے) اور میں یہ جواب دے دوں کہ تمہارے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا تھا ❶!!

(۱۳۱۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوِّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاخُذُ بِلِهْزِ مَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَاكَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ

۱۳۱۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن اس کا مال نہایت زہریلے سانپ کی صورت اختیار کر لے گا کہ زہر کی وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے ہوں گے اس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے (جیسے سانپ کے ہوتے ہیں) پھر وہ سانپ اپنے دونوں جبڑوں سے اسے پکڑ لے گا اور کہے گا میں تمہارا مال اور

❶ حضور اکرم ﷺ امت کو متنبہ فرما رہے ہیں کہ کسی کا مال و منال، اونٹ بکری یا کوئی چیز چوری کرنے کی سزا اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا ملے گی۔ آپ ﷺ کا مقصد یہ ہے کہ ایسے گنہگار کو میں بھی نہیں بچا سکتا اور میری طرف سے بھی اسے صاف جواب ملے گا اس لئے پہلے ہی لوگ آنے والی دنیا کی جزاء و سزاء کو سمجھ لیں تا کہ قیامت کے دن ان مذکورہ حالتوں میں انہیں نہ آنا پڑے، حدیث میں اس کی تصریح نہیں کہ یہ کس بات کی سزا ہوگی، ممکن ہے اونٹ یا بکری کے چور کو قیامت میں اس طرح کی سزا دی جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے کی یہ سزا ہو۔ یا کسی اس سلسلے کی دوسری خیانت کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا کے گناہ قیامت میں جسم اور صورت اختیار کر لیں گے اور انہیں سب لوگ دیکھ سکیں گے!

هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَابَخِلُوا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

خزانہ ہوں۔ ❶ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی'' اور وہ لوگ یہ نہ خیال کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو کچھ اپنے فضل سے دیا ہے اور وہ اس میں بخل سے کام لیتے ہیں (یعنی زکوٰۃ وصدقات نہیں دیتے) کہ ان کا مال ان کے لئے خیر ہے بلکہ وہ شر ہے جس مال کے معاملہ میں انہوں نے بخل کیا ہے، قیامت میں اس کا طوق ان کی گردن میں پہنایا جائے گا''!!

باب ۸۸۵. مَاأُدِّيَ زَكٰوتُهٗ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ.

۸۸۵۔ جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ پانچ اوقیہ سے کم مال میں صدقہ نہیں ہے!! ❷

(۱۳۱۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَامَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ اَخْبِرْنِيْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا فَوَيْلٌ لَّهٗ اِنَّمَا كَانَ هٰذَاقَبْلَ اَنْ تُنْزَلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِّلْاَمْوَالِ.

۱۳۱۵۔ ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے خالد بن اسلم نے انہوں نے بیان کیا ہم عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے آپ سے ایک اعرابی نے پوچھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق بتائیے'' کہ جو لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ کرتے ہیں'' (بعد میں اس پر وعید ہے) اس کا ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ اگر کسی نے خزانہ جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ نہیں دی تو اس کی تباہی یقینی ہے۔ یہ حکم تو زکوٰۃ کے احکام نازل ہونے سے پہلے تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا حکم نازل کر دیا تو اب وہی مال و دولت کو پاک کر دینے والی ہوئی!!

(۱۳۱۶) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنَاشُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى بْنُ

۱۳۱۶۔ ہم سے اسحٰق بن یزید نے حدیث بیان کی کہ ہمیں شعیب بن اسحٰق نے خبر دی کہا کہ ہمیں اوزاعی نے خبر دی کہا کہ مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر

---

❶ دنیا میں بھی اکثر مدفون خزانوں پر اژدھے اور سانپ کے موجود ہونے کے قصے مشہور ہیں یہ اتنی عام بات ہے کہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ خزانے اور سانپ میں کوئی خاص مناسبت ہے کہ دنیا میں بھی اس کا مشاہدہ ہوتا ہے اور قیامت میں بھی مال جمع کرنے والوں کے خزانے سانپ ہی کی صورت اختیار کر لیں گے! ❷ ابتداء اسلام میں جب زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی تھی تو مالدار لوگوں سے ضرورت کے مطابق کچھ متعینہ مقدار وصول کی جاتی تھی لیکن جب زکوٰۃ فرض ہو گئی تو انہیں تفصیلات کے تحت اب مال سے ''صدقہ'' وصول کیا جانے لگا تھا اس سے زیادہ اگر کوئی دینا چاہتا تو یہ اس کی اپنی خوشی تھی، قرآن مجید میں اور احادیث میں کنز یعنی خزانہ جمع کرنے پر وعید آتی ہے، مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ خزانہ سے مراد یہاں شریعت کی نظر میں مال جمع کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے کہ جس سے زکوٰۃ وغیرہ نہ نکالی جاتی ہو۔ لیکن اگر اس سے زکوٰۃ ادا کی جاتی رہے تو خواہ اس کی گنتی کروڑوں اور اربوں تک کیوں نہ پہنچ جائے اسے کنز (خزانہ) شریعت کی اصطلاح میں نہیں کہیں گے۔ کیونکہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ حالانکہ وہ بھی مال ہے۔ اب اگر کسی کی مالیت پانچ اوقیہ یا اس سے زیادہ ہو گئی اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اس نے اس مال کا حق ادا کر دیا اور اب جو کچھ اس کے پاس ہے، وہ کنز نہیں کہلائے گا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے تھے کہ کنز وہ مال ہے جس سے زکوٰۃ نہ ادا کی جاتی ہو!!

اَبِیْ كَثِيْرٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيٰی بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ يَّقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَّ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

دی کہ عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے انہیں خبر دی اپنے والد یحییٰ بن عمارہ، بن ابوالحسن کے واسطہ سے اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (غلہ) میں صدقہ نہیں ہے!!

(۱۳۱۷) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا قَالَ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِالرَّبْذَةِ فَاِذَا اَنَا بِاَبِیْ ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهٗ مَا اَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هٰذَا قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ اَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِی الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ نَزَلَتْ فِیْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ نَزَلَتْ فِيْنَا وَ فِيْهِمْ فَكَانَ بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ فِیْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلٰی عُثْمَانَ يَشْكُوْنِیْ فَكَتَبَ اِلَیَّ عُثْمَانُ اَنِ اقْدَمِ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُهَا فَكَثُرَ عَلَیَّ النَّاسُ حَتّٰى كَاَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِیْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِیْ اِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ فَكُنْتَ قَرِيْبًا فَذَاكَ الَّذِیْ اَنْزَلَنِیْ هٰذَا الْمَنْزِلَ وَلَوْ اَمَّرُوْا عَلَیَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَاَطَعْتُ.

۱۳۱۷۔ ہم سے علی بن ابو ہاشم نے بیان کی انہوں نے ہشیم سے سنا۔ کہا کہ ہمیں حسین نے خبر دی' انہیں زید بن وہب نے کہا کہ میں ربذہ سے (جہاں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کے آخری ایام گذار رہے تھے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک غیر آباد علاقہ) گذر رہا تھا کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ دکھائی دیئے میں نے پوچھا کہ آپ یہاں کیوں آ گئے ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا کہ میں شام میں تھا تو معاویہ (رضی اللہ عنہ) سے میری گفتگو (قرآن کی آیت) ''جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے'' کے متعلق ہوئی۔ معاویہ کا کہنا یہ تھا کہ اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور میں یہ کہتا تھا کہ اہل کتاب کے ساتھ ہمارے متعلق بھی نازل ہوئی ہے۔ اس اختلاف کے نتیجہ میں میرے اور ان کے درمیان کچھ کجی پیدا ہوگئی، چنانچہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ جو ان دنوں خلیفۃ المسلمین تھے) کے یہاں میری شکایت لکھی (کہ میں اس طرح کا خیال رکھتا ہوں) عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ میں مدینہ چلا آؤں، چنانچہ میں چلا گیا (وہاں جب پہنچا) تو لوگوں کا میرے یہاں اس طرح ہجوم جمع ہونے لگا جیسے انہوں نے مجھے پہلے دیکھا ہی نہ ہو، پھر جب میں نے (لوگوں کے اس طرح اپنے پاس آنے کے متعلق عثمانؓ سے کہا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر مناسب سمجھو تو یہاں اپنا قیام ترک کر کے مدینہ سے قریب ہی کہیں قیام اختیار کر لو۔ یہی بات ہے جو مجھے یہاں تک لائی ہے اگر میرا امیر ایک حبشی بھی ہو جائے تو میں اس کی بھی سنوں گا اور اطاعت کروں گا!❶

---

❶ ہم نے اس سے پہلے لکھا تھا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کنز (خزانہ) جس کے جمع کرنے کی مذمت قرآن مجید میں آئی ہے اس سے مراد وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو، لیکن اگر زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو پھر باقی مال و دولت خواہ اس کی گنتی اربوں تک کیوں نہ پہنچے ''کنز'' کے حکم میں نہیں ہے اور کوئی بھی شخص زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد جتنا بھی مال چاہے جمع کر سکتا ہے۔ کوئی پابندی اسلام نہیں لگاتا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ''کنز'' سے متعلق ایک اور بات بھی کہی ہے جس کی طرف ہم نے اپنے نوٹ میں اشارہ کیا ہے، بہر حال مقصد دونوں حضرات کا ایک ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد مال و دولت جس قدر بھی جائز طریقے پر جمع کیا جا سکے کوئی مضائقہ نہیں۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱۳۱۸) حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْجَرِيْرِيُّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَسْتُ وَحَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْجَرِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيْرِ اَنَّ الْاَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى مَلَاءٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَجَآءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعْرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَشِّرِ

۱۳۱۸۔ ہم سے عیاش نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریری نے ابوالعلاء کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے احنف بن قیس نے انہوں نے کہا کہ میں بیٹھا۔ اور مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جریری نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوالعلاء بن شخیر نے حدیث بیان کی ان سے احنف بن قیس نے حدیث بیان کی کہ میں قریش کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا۔ اتنے میں سخت، بال، موٹے کپڑے اور موٹی جھوٹی حالت میں ایک شخص آئے اور مجلس کے قریب کھڑے ہو کر سلام کیا کہا کہ خزانہ جمع

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) تمام صحابہ بھی یہی سمجھتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے دور میں بھی بہت سے صحابہ بڑے مالدار اور صاحب ثروت تھے خلفاء راشدین کے دور میں بھی تھے اور ہمیشہ رہے۔ لیکن حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا خیال اس سلسلے میں کچھ جداگانہ تھا وہ زندگی میں عیش وعشرت اور مال و دولت جمع کرنے کے رجحان کو پسند نہیں کرتے تھے بہت سے لوگ آج کل ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف سوشلسٹ نظریات کی نسبت کر دیتے ہیں جو انتہائی نامعقول ہونے کے ساتھ خلاف واقعہ بھی ہے اصل بات یہ تھی کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کے مزاج میں بڑی فقر پسندی تھی آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت دنوں تک رہے تھے اور آنحضور ﷺ سے آپ کو بڑی محبت اور عشق تھا حضور اکرم ﷺ بھی آپ سے بڑا لگاؤ رکھتے تھے۔ اور موقعہ بہ موقعہ آپ کے مزاج کے مطابق ہدایات بھی دیا کرتے تھے۔ خود حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ جب مدینہ کی عمارتیں سلع پہاڑی کے برابر پہنچ جائیں تو تم شام چلے جانا چنانچہ جب مدینہ کی عمارتیں سلع کے برابر پہنچ گئیں تو میں شام چلا آیا، یہ حضور ﷺ کی ایک پیش گوئی بھی تھی کہ شام فتح ہو گیا اور وہاں اسلامی حکومت کا انتظام قائم ہوگا پھر ابوذر رضی اللہ عنہ اس دور تک زندہ بھی رہیں گے جب مدینہ میں مال و دولت کی اتنی فراوانی ہو جائے گی کہ لوگ عالی شان عمارتیں بنانے لگیں گے یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کا واقعہ تھا مال و دولت کی کوئی کمی نہیں تھی اور رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جو حالات تھے آج کے حالات ان سے بہت مختلف تھے جو لوگ اجتماعی زندگی اور انتظامی معاملات کی نزاکتوں سے واقف تھے وہ اسے حالات کی پیداوار سمجھ کر نظر انداز کر دیتے تھے ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کی طرح لوگوں کے دلوں کو بنا دینا ان کے بس کی بات نہیں تھی لیکن ابوذر رضی اللہ عنہ ایک فقر پسند صحابی تھے، انہیں ان حالات سے بڑا دکھ ہوتا تھا اور وہ اس کا اظہار بھی برملا کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی آپ سے پوچھا کہ آخر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم سے بہتر ہیں؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "بات یہ نہیں ہے بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب اور محبوب وہ ہے جو اس عہد پر اپنی تمام زندگی میں قائم رہے جو اس نے مجھ سے کیا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک عہد کیا تھا اور میں اس پر قائم ہوں"!!

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی تھے اور آپ کے خیالات سے بہت سے لوگوں کا دار الخلافہ میں متاثر ہو جانا ضروری تھا۔ یہ ایسی بات تھی جس سے انتظامی معاملات میں بڑا خلل پیدا ہو سکتا تھا اس لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں شام چلے جانے کے لئے کہا رسول اللہ ﷺ نے بھی ان سے یہی کہا تھا، چنانچہ وہ فوراً شام چلے گئے۔ وہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ گورنر تھے ابوذر رضی اللہ عنہ نے جب وہاں بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ مال و دولت جمع نہ کرنی چاہئے بلکہ سب کچھ اپنی ایک دن کی ضرورت سے بچنے کے بعد اللہ کے راستے میں خرچ کر دینا چاہئے، تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی شکایت کی اور اس پر عثمان رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے آپ مقام ربذہ چلے گئے جس کا ذکر اس حدیث میں ہے، وہیں آپ کا انتقال بھی ہوا تھا۔ روایتوں میں ہے کہ جب آپ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ کی بیوی جو ساتھ تھیں رو پڑیں کہ کس مسافرت اور غربت میں موت ہو رہی ہے، کفن کے لئے بھی کوئی چیز نہیں تھی ابوذر رضی اللہ عنہ کو اس وقت ایک پیشن گوئی یاد آئی اور بیوی سے فرمایا کہ میری وفات کے بعد اس ٹیلے پر جا بیٹھنا کوئی قافلہ آئے گا۔ جو میرے کفن دفن کا انتظام کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اچانک ایک قافلہ کے ساتھ ادھر سے گزرے۔ صورت حال جب معلوم ہوئی تو آپ رو پڑے اور اپنا عمامہ کفن کے لئے دے دیا، رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ!!

الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمىٰ عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهٖ وَيُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهٖ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهٖ يَتَزَلْزَلُ ثُمَّ وَلّٰى فَجَلَسَ اِلٰى سَارِيَةٍ وَتَبِعْتُهٗ وَجَلَسْتُ اِلَيْهِ وَاَنَا لَا اَدْرِيْ مَنْ هُوَ فَقُلْتُ لَهٗ لَا اُرَى الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِيْ قُلْتَ قَالَ اِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ. شَيْئًا قَالَ لِيَ خَلِيْلِيْ قَالَ قُلْتُ وَمَنْ خَلِيْلُكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَاذَرٍّ تُبْصِرُ اُحُدًا قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَى الشَّمْسِ مَابَقِيَ مِنَ النَّهَارِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِيْ فِيْ حَاجَةٍ لَهٗ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ كُلَّهٗ اِلَّا ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا اِنَّمَا يَجْمَعُوْنَ الدُّنْيَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا اَسْئَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا اَسْتَفْتِيْهِمْ عَنْ دِيْنٍ حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ.

کرنے والوں کو اس پتھر کی بشارت ہو، جو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس کی چھاتی پر رکھا جائے گا (اس کی شدت کا یہ عالم ہوگا کہ سینے سے ہو کر! مونڈھے کی طرف سے نکل جائے گا اور مونڈھے کی پتلی ہڈی پر رکھا جائے گا تو سینے کی طرف نکل جائے گا اس طرح وہ پتھر برابر ہلتا رہے گا۔ پھر وہ صاحب چلے گئے اور ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ چلا اور ان کے قریب بیٹھ گیا، اب تک مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ صاحب کون ہیں ان کے قریب پہنچ کر میں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کی بات مجلس والوں نے پسند نہیں کی، انہوں نے جواب دیا کہ اہل مجلس کو کچھ معلوم نہیں۔ مجھ سے میرے خلیل نے کہا تھا کہ (میں نے پوچھا کہ آپ کے خلیل کون ہیں؟) جواب دیا کہ رسول اللہ (ﷺ ابوذر! احد پہاڑ تو تم نے دیکھا ہوگا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان تھا کہ اس وقت میں نے سورج کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ کتنا دن ابھی باقی ہے کیونکہ مجھے (آپ کی بات سے) یہ خیال گزرا کہ آپ ﷺ کسی اپنے کام کے لئے مجھے بھیجیں گے، میں نے جواب دیا کہ جی ہاں (احد پہار میں نے دیکھا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس اس احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو میری خواہش یہی ہوگی کہ تین دینار کے سوا تمام (اللہ کے راستے میں) دے ڈالوں (ابوذر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ ان لوگوں کو کچھ معلوم نہیں۔ یہ دنیا جمع کرنے کی فکر کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں! خدا کی قسم نہ میں ان کی دنیا ان سے مانگتا اور نہ دین کا کوئی مسئلہ ان سے پوچھتا تا آنکہ اللہ تعالیٰ سے جا ملوں!! ❶

باب ۸۸۶. اِنْفَاقُ الْمَالِ فِيْ حَقِّهٖ.

۸۸۶۔ مال کا مناسب مواقع پر خرچ کرنا!! ❷

(۱۳۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ فِيْ هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً

۱۳۱۹۔ ہم سے محمد بن مثنٰی نے حدیث بیان کی کہ ہم سے یحیٰی نے اسماعیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حسد صرف دو ہی آدمیوں کے ساتھ ہو سکتا ہے (اگر جائز ہوتا) ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اسے حق اور مناسب جگہوں میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ دوسرا

❶ اس حدیث سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کیا بات کہی تھی اور ان کا عمل اس پر کس وجہ سے تھا حضور اکرم ﷺ کا یہی حال تھا آپ ﷺ کے عہد مبارک میں ہی اطراف عرب سے مدینہ میں مال و دولت کے ڈھیر لگ جاتے تھے لیکن آپ تمام مال ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر لوگوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے یہ خدا سے خوف و خشیت کا آخری درجہ ہے لیکن ابوذر رضی اللہ عنہ کو اس معاملہ میں کچھ شدت تھی اس لئے اکابر صحابہؓ کو ان کے طرز عمل سے شکایت تھی کیونکہ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کا منشا وہ نہیں تھا۔ جو ابوذر رضی اللہ نے سمجھا۔ اسلام نے فرائض، (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فَهُوَ يَقْضِىْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.

شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (علم اور قوت فیصلہ وغیرہ) دی اور اس نے اپنی حکمت کے مطابق فیصلے کئے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دی!!

باب ۸۸۷. الرِّيَآءِ فِى الصَّدَقَةِ لِقَوْلِهٖ تَعَالىٰ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَاتُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَايَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَىْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَّطَرٌ شَدِيْدٌ وَّالطَّلُّ النَّدٰى.

۸۸۷۔ صدقہ میں ریا کاری۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے لوگو جو ایمان لا چکے ہو اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور (جس نے تمہارا صدقہ لیا ہے اسے) اذیت دے کر برباد نہ کرو، جیسے وہ شخص (اپنے صدقات برباد کر دیتا ہے) جو لوگوں کو دکھانے کے لئے مال خرچ کرتا ہے اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتا'' (سے) اللہ تعالیٰ کے ارشاد 'اور اللہ اپنے منکروں کی ہدایت نہیں کرتا' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) صلداً سے مراد صاف اور چکنی چیز ہے۔ عکرمہؓ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) وابل سے مراد سخت بارش ہے اور طل سے مراد تری ہے۔

باب ۸۸۸. لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ وَّلَا يَقْبَلُ اِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالىٰ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَا اَذًى وَّاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيْمٌ.

۸۸۸۔ اللہ تعالیٰ چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں کرتا اور پاک کمائی سے قبول کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''بھلی بات اور معاف کر دینا اس صدقہ سے بہتر ہے، جس کے نتیجہ میں (اس شخص کو جسے صدقہ دیا گیا ہے) اذیت دی جائے کہ اللہ بڑا بے نیاز، نہایت بردبار ہے!! ❶

باب ۸۸۹. الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالىٰ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِى الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَايُحِبُّ

۸۸۹۔ صدقہ پاک کمائی سے! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے ❷ اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے گنہگار

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) واجبات اور مستحبات کے مختلف مدارج امت کی آسانی کے لئے قائم کر دیئے تھے، زکوٰۃ ایک متعینہ مال کی مقدار پر فرض ہوجاتی ہے۔ جتنی زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اسے نکالنے کے بعد فرض ختم ہوجاتا ہے پھر مستحبات وغیرہ کے درجے ہیں۔ شریعت نے خود ایک قانون بنادیا ہے اس پر خلوص کے ساتھ عمل نجات کے لئے کافی ہے۔ ❺ اسلام میں مطلوب یہ ہے کہ مال کا مناسب مواقع پر خرچ ہو۔ اگر کسی کے پاس زکوٰۃ کے نصاب کی حد تک روپے ہیں تو سب سے پہلا خرچ کا موقعہ زکوٰۃ نکالنا ہے۔ یہ فرض ہے پھر اپنے پر۔ اپنے بیوی بچوں پر۔ والدین اور دوسرے اعزّاو اقرباء پر خرچ کرنا۔ اور اگر اتنی وسعت ہے تو عام انسانی فائدوں کے لئے، شخصی یا اجتماعی، روپے خرچ کرنے چاہئیں، بعض حالات میں یہ ضروری ہوجاتا ہے۔ ورنہ عام حالات میں بقدر وسعت صرف مستحب جائز ہیں، البتہ اپنا، بیوی بچوں کا، والدین کا خیال سب سے مقدم ہے!!

(حاشیہ ہذا) ❶ یعنی سائل سے مناسب الفاظ میں حسن خلق کے مظاہرہ کے ساتھ انکار اس صدقہ سے بہتر ہے، جس کے نتیجہ میں اس پر احسان جتایا جائے یا اس کے ساتھ کوئی اذیت دہ معاملہ کیا جائے کیونکہ ایسے معاملہ سے نیکی برباد اور گناہ لازم آتا ہے اور اگر سائل سے مناسب الفاظ میں معذرت کر دی جائے اور کچھ نہ دیا جائے تب بھی ثواب ملتا ہے کہ کم از کم حسن اخلاق کا تو مظاہرہ کیا اسلام کسی کے ساتھ اذیت دہ معاملہ کی اجازت کسی حال میں بھی نہیں دیتا، بلکہ اس کا مطالبہ مسلمانوں سے زیادہ سے زیادہ اور بہرصورت حسن اخلاق اختیار کرنے کا ہے، آپ کسی پر احسان کریں اور پھر احسان جتائیں تو اگرچہ آپ کی بات واقعہ کے خلاف نہیں ہوگی لیکن بہرحال جس پر آپ اپنا احسان جتا رہے ہیں اسے تکلیف ضرور ہوگی اور ایسے احسان کی اللہ کی نظر میں کوئی قیمت نہیں جس کا نتیجہ اذیت ہے، اللہ تعالیٰ آپ سے اور آپ کے احسان سے بے نیاز ہے اگر آپ کسی پر احسان کرتے ہیں تو اسی خدائے بے نیاز کی دی ہوئی توفیق کے نتیجہ میں کرتے ہیں اور آپ اس پر اکڑ نہیں سکتے۔ جس خدا نے آپ کو استطاعت دی ہے وہ چھین بھی سکتا ہے۔ ❷ یعنی اللہ تعالیٰ نے بندوں کو سود سے منع کیا ہے اور صدقہ کا حکم دیا ہے اب اگر کوئی شخص صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کرتا ہے اور اس پر اسے اجر بھی ملے گا اور اس کے مال میں برکت بھی ہوگی لیکن اگر کوئی شخص اللہ کے حکم کے خلاف سود لیتا ہے تو اسے گناہ بھی ہوگا اور سودی مال میں بے برکتی بھی!

كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

کو پسند نہیں کرتا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے، نیک عمل کئے، نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی انہیں ان اعمال کا ان کے رب کے یہاں اجر ملے گا۔ اور نہ انہیں کوئی خوف ہوگا، نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(١٣٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَا بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ وَّقَالَ وَرْقَآءُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٣٢٠۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی انہوں نے ابوالنصر سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف پاک کمائی کے صدقہ کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے، ❶ پھر صدقہ کرنے والے کے مال میں زیادتی کرتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے کوئی اپنے جانور کے بچے کو بڑھاتا ہے (کھلا پلا کر) تاآنکہ اس کا صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے اس روایت کی متابعت سلیمان نے ابن دینار کے واسطہ سے کی ہے اور ورقاء نے ابن دینار سے کہا ان سے سعید بن یسار نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، اور ان سے نبی کریم ﷺ نے اور اس کی روایت مسلم بن ابی مریم۔ زید بن اسلم، اور سہیل نے ابوصالح کے واسطہ سے کی۔ ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے!!

باب ٨٩٠. الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ.

٨٩٠۔ صدقہ، اس سے پہلے کہ اس کا لینے والا کوئی باقی نہ رہے۔ ❷

(١٣٢١) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَّمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهَا.

١٣٢١۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید بن خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ صدقہ کرو، ایک ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے جب ایک شخص اپنے مال کا صدقہ لے کر تلاش کرے گا اور کوئی اسے قبول کرنے والا انہیں ملے گا (جس کے پاس صدقہ لے کر جائے گا) وہ جواب یہ دے گا کہ اگر

❶ یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ صدقہ بڑا قیمتی ہے اور اس سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے!! ❷ زین بن منیرؒ نے فرمایا ہے کہ اس عنوان سے مصنفؒ اس بات پر متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ صدقہ یا زکوٰۃ نکالنے میں "ٹال مٹول سے کام نہ لینا چاہئے، بلکہ جس دن واجب ہو جائے بلا کسی تاخیر فوراً نکال دینا چاہئے کہ کسی تاخیر کے بغیر زکوٰۃ مستحقوں کو پہنچا دینے سے وہ برکت بھی شروع ہو جاتی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور اللہ کی بھی۔ اس عنوان کے تحت دی گئی تمام احادیث میں حضور اکرم ﷺ نے صدقہ اور زکوٰۃ دینے کی ترغیب میں یہ انداز اختیار فرمایا ہے کہ ایک زمانہ وہ بھی آنے والا ہے جب زمین اپنی دولت اگل دے گی اور صدقہ لینے والا کوئی باقی نہ رہے گا۔ یا اگر ہوں گے بھی تو بہت کم تعداد میں اور صدقہ انہیں گھر بیٹھے اتنا مل جائے گا کہ پھر ضرورت باقی نہیں رہے گی اس لئے اپنے دور کو غنیمت سمجھو اور صدقہ نکالنے میں تاخیر نہ کرو!

تم کل اسے لائے ہوتے تو میں قبول کر لیتا کیونکہ آج مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی!!

(١٣٢٢) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَه، وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يَعْرِضُه، عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِيْ.

١٣٢٢۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت آنے سے پہلے مال و دولت کی بہتات ہوجائے گی اور سب مالدار ہوجائیں گے اس وقت صاحب مال کو اس کی فکر ہوگی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا، اور اگر کسی کو دینا بھی چاہے گا تو جواب ملے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے!!

(١٣٢٣)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمِ النَّبِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِلُّ ابْنُ خَلِيْفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ ابْنَ حَاتِمٍ يَّقُوْلُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ ه، رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَشْكُوْالْعَيْلَةَ وَالْاٰخَرُ يَشْكُوْ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا قَطْعُ السَّبِيْلِ فَاِنَّه، لَا يَاتِيْ عَلَيْكَ اِلَّا قَلِيْلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيْرُاِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيْرٍ وَّ اَمَّا الْعَيْلَةُ فَاِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى يَطُوْفَ اَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهٖ فَلَايَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا مِنْه، ثُمَّ لَيَقِفَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَه، وَبَيْنَه، حِجَابٌ وَّلَا تَرْجَمَانٌ يُّتَرْجِمُ لَه، ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ لَه، اَلَمْ اُوْتِكَ مَالًا فَيَقُوْلَنَّ بَلٰى ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اُرْسِلْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيَقُوْلَنَّ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ اَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

١٣٢٣۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوعاصم نبیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سعدان بن بشر نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابومجاہد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محل بن خلیفہ طائی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ دو شخص آئے۔ ایک شخص فقر اور فاقہ کی شکایت لئے ہوئے تھا اور دوسرے کو راستوں کے غیر مامون ہونے کی شکایت تھی (ڈاکوؤں اور اچکوں سے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہاں تک راستوں کے غیر محفوظ ہونے کا تعلق ہے تو بہت جلد ایسا زمانہ آنے والا ہے جب ایک قافلہ مکہ سے کسی نگران یا محافظ جماعت کے بغیر نکلے گا (اور اسے کوئی راستے میں خطرہ نہیں ہوگا) اور رہا فقر و فاقہ تو قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک (مال و دولت کی فراوانی کی وجہ سے یہ حال نہ ہوجائے کہ) ایک شخص اپنا صدقہ لے کر تلاش کرے لیکن کوئی اسے لینے والا نہ ملے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک شخص اس طرح کھڑا ہوگا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نہ کوئی پردہ حائل ہوگا اور نہ ترجمانی کے لئے کوئی ترجمان ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ کیا میں نے تمہیں مال نہیں دیا تھا؟ وہ کہے گا کہ آپ نے دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ کیا میں نے تمہارے پاس اپنا پیغمبر نہیں بھیجا تھا؟ وہ کہے گا کہ آپ نے بھیجا تھا۔ پھر وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو آگ کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا پھر بائیں طرف دیکھے گا اور ادھر بھی آگ ہی آگ، پس تمہیں جہنم سے ڈرنا چاہیے خواہ ایک کھجور کے ٹکڑے (کا صدقہ کر کے اس کا ثبوت

دے) اگر یہ بھی میسر نہ آ سکے تو ایک اچھی بات کے ذریعہ (اللہ سے اپنے خوف کا ثبوت دینا چاہئے!!)

(١٣٢٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَّاْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُه' اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَّلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَآءِ،

١٣٢٤۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آئندہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ایک شخص سونے کا صدقہ لے کر تلاش کرے گا لیکن کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا اور یہ بھی مشاہدہ میں آ جائے گا کہ ایک مرد کی پناہ میں چالیس چالیس عورتیں ہوں گی کیونکہ مردوں کی کمی ہو جائے گی اور عورتوں کی زیادتی!!

باب ١ ٨٩۔ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَّ الْقَلِيْلِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ.

٨٩١۔ جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے یا کسی معمولی سے صدقہ کے ذریعہ ہو (قرآن مجید میں ہے) ومثل الذين ينفقون اموالهم (ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال خرچ کرتے ہیں) سے فرمان باری میں من كل الثمرات تک! (١)

(١٣٢٥) حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ هُوَا لْحَكَمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَصْرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ فَجَآءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَىْءٍ كَثِيْرٍ فَقَالُوْا مُرَاءٍ وَّجَآءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا فَنَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الصَّدَقَاتِ وَ الَّذِيْنَ لَايَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ الاٰيَةَ.

١٣٢٥۔ ہم سے ابو قدامہ عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو النعمان حکم بن عبداللہ بصری نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو ہم بار برداری (حمالی) کیا کرتے تھے (تا کہ اس طرح جو اجرت ملے اسے صدقہ کر دیا جائے) اسی زمانہ میں ایک شخص آیا اور اس نے صدقہ کے طور پر کافی چیزیں دیں لوگوں نے اس پر یہ کہنا شروع کیا کہ یہ ریا کار ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے صرف ایک صاع کا صدقہ دیا اس کے متعلق لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کو ایک صاع صدقہ کی کیا ضرورت تھی! اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وہ لوگ جوان مومنوں پر عیب لگاتے ہیں جو صدقہ زیادہ دیتے ہیں اور ان پر بھی جو محنت سے کما کر لاتے ہیں (اور کم صدقہ کرتے ہیں) الآیۃ!!

---

(١) مطلب یہ ہے کہ انسان دوزخ میں اپنے گناہ کی وجہ سے جائے گا اور زکوٰۃ، صدقہ، اور خیرات سے گناہ جھڑتے ہیں اس لئے چاہئے کہ ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق صدقہ وخیرات کرے۔ اس سلسلے میں صدقہ کی جانے والی چیز کی قلت وکثرت کا بھی خیال نہ ہونا چاہئے، چیز خواہ کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو اسے بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اجر وثواب ملتا ہے۔ صدقہ کا مفہوم دینے لینے کی حدود سے بھی آگے ہے، حدیث میں ہے کہ میٹھی بات بھی صدقہ ہے اور اس صدقہ سے بھی گناہ جھڑتے ہیں اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معمولی سے معمولی حقوق کا بھی پاس ولحاظ ہونا چاہئے۔ اگر کسی کا کسی پر تنکے برابر بھی کوئی حق ہے تو اسے بھی چکا دینے کی کوشش میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھنی چاہئے کیونکہ حقوق معمولی ہوں یا بڑے، بہر حال جزاء وسزا کے احکام سب پر مرتب ہوں گے!!

(۱۳۲۶) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيىٰ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُودِ نِالْاِنْصَارِىُّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَنَا بِا لصَّدَقَةِ انْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَى السُّوْقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَاِنَّ لِبَعْضِهِمِ الْيَوْمَ لَمِائَةَ اَلْفٍ.

۱۳۲۶۔ہم سے سعید بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق نے اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ہم میں سے بہت سے بازار میں جا کر بار برداری کرتے اور اس طرح ایک مد حاصل کرتے (جسے صدقہ کر دیتے تھے) لیکن آج انہیں میں بہت سوں کے پاس لاکھ لاکھ (درہم یا دینار ہیں) ❶

(۱۳۲۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَعْقَلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

۱۳۲۷۔ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو اسحاق نے کہ میں نے عبداللہ بن معقل سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ جہنم سے بچو۔ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ہی سہی۔

(۱۳۲۸) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنِى عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْئَالُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِىْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِىَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْئٍ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ.

۱۳۲۸۔ہم سے بسر بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں معمر نے زہری کے واسطہ سے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لئے مانگتی ہوئی آئی۔ میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس وقت اور کچھ نہیں تھا، میں نے وہی دے دی اس ایک کھجور کو اس نے اپنی دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیا اور خود نہیں کھایا، پھر وہ اٹھی اور چلی گئی اس کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق کہا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے ان بچیوں کی وجہ سے خود کو معمولی سے بھی ابتلاء میں ڈالا تو بچیاں اس کے لئے دوزخ سے حجاب بن جائیں گی!!

باب۸۹۲. فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيْحِ الصَّحِيْحِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿اَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ اِلٰى اٰخِرِهَا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ﴾ اَلْاٰيَةَ.

۸۹۲۔بخیل اور تندرست کے صدقہ کی فضیلت، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ موت کا وقت آ جائے!" الآیۃ" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ " اے ایمان والو! ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں اسے خرچ کرو اس سے پہلے کہ وہ دن (قیامت) آ جائے، جب نہ خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی اور شفاعت، الآیۃ!!

---

❶ یعنی جب ابتداء اسلام میں صدقہ نکالنے کا حکم ہوا تو لوگ بہت محتاج اور غریب تھے لیکن اللہ اور رسول کی اطاعت کا یہ عالم تھا کہ بازار میں جاتے محنت مزدوری کرتے اور جو کچھ حاصل ہوتا صدقہ کر دیتے۔ آج یہ عالم ہے کہ انہیں غرباء کے یہاں ہزاروں اور لاکھوں کے وارے نیارے ہوتے ہیں، یہ خدا کا فضل ہے۔ صدقہ کرنے والوں کو دنیا میں بھی بدیر یا بسویر اس کا بدلہ ملتا ہے اور آخرت میں اس کا اجر تو بہر حال متعین ہے!!

(۱۳۲۹) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَارَةُبْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوزُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَوَ تَاْمُلُ الْغِنٰى وَلَاتُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

۱۳۲۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عمارہ بن قعقاع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوزرعہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی، یارسول اللہ! کس طرح کے صدقہ میں سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس صدقہ میں جسے تم صحت کے وقت بخل کے باوجود کرو، تمہیں ایک طرف تو فقر کا ڈر ہو کہ صدقہ کیا گیا تو کہیں سارا مال ہی ختم نہ ہو جائے) اور دوسری طرف مال دار بننے کی خواہش اور امید (کہ اگر کچھ دیا لیا جائے تو مال میں خوب اضافہ ہوگا) اور (اس کام میں) تامل وتوقف نہ ہونا چاہئے کہ جب جان حلق تک آ جائے (موت کے وقت) تو اس وقت کہنے لگے کہ فلاں کے لئے اتنا ہے اور فلاں کے لئے اتنا۔ حالانکہ وہ تو اب فلاں کا ہو چکا ہے!! ❶

باب ۸۹۳۔

(۱۳۳۰) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لِحَاقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذُوْاقَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اِنَّمَا كَانَتْ طُوْلَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ.

۱۳۳۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے فراس نے ان سے شعبی نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ سب سے پہلے ہم میں آپ سے کون جا ملے گا (یعنی آپ کی وفات کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا ہاتھ سب سے زیادہ طویل (کھلا ہوا) ہوگا۔ اب ہم نے ایک لکڑی سے پیائش شروع کر دی تو سودہ رضی اللہ عنہ سب سے لمبے ہاتھ والی نکلیں۔ لیکن بعد میں ہم نے سمجھا کہ لمبے ہاتھ والی ہونے سے آپ ﷺ کی مراد صدقہ (زیادہ) کرنے سے تھی اور سودہ رضی اللہ عنہا ہی سب سے پہلے نبی کریم ﷺ سے جا ملیں صدقہ کرنا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ ❷

❶ اگر عقل کے پیمانہ پر تولا جائے تو موت کے وقت وصیت پر اعتبار نہ ہونا چاہئے تھا کیونکہ موت کا وقت جب بالکل قریب آ گیا تو قانوناً اب اس کا مال اس کی ملکیت سے نکل کر دوسرے ورثاء کی ملکیت میں چلا جاتا ہے لیکن شریعت کا یہ احسان ہے کہ تہائی مال میں وصیت کی اجازت دے دی ہے حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ موت کا وقت آنے سے پہلے صدقہ اور خیرات کر لینی چاہئے۔ یہ کوئی عقلمندی نہیں ہے کہ جب موت کا وقت آ جائے تو آپ وصیتیں کرنے بیٹھ جائیں۔ یہ صرف شریعت کا احسان ہے کہ تہائی مال میں وصیت کی اس نے اجازت دی ہے، ورنہ وہ مال تو اب کسی اور کا ہو چکا ہے!! ❷ یعنی بظاہر ہاتھ بھی آپ کے طویل تھے اور چونکہ رسول اللہ ﷺ کی بات سمجھنے میں ابتداء ہم سے غلطی ہوئی اس لئے اس وقت بھی آپ کے متعلق خیال ہوا کہ آپ ہی سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ سے جا ملیں گی لیکن بعد میں جب اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس وقت بھی آپ ہی کو اولیت حاصل رہی، کیونکہ سخاوت میں بھی سب سے بڑھ کر آپ ہی تھیں۔ چنانچہ آپ ہی کا سب سے پہلے انتقال ہوا، بعض علماء نے لکھا ہے کہ حضرت زینب کا سب سے پہلے انتقال ہوا تھا اور وہ بھی بڑی سخیہ تھیں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب ۸۹۴. صَدَقَةِ العَلانِيَةِ وَقَوْلِهِ الَّذِينَ يُنفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ.

۸۹۴۔ سب کے سامنے صدقہ کرنا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ اپنا مال خرچ کرتے ہیں رات میں اور دن میں، پوشیدہ طور پر اور علانیہ' ان سب کا ان کے رب کے پاس اجر متعین ہے انہیں کوئی خوف اور ڈر نہیں اور نہ انہیں کسی قسم کا غم ہوگا۔

باب ۸۹۵. صَدَقَةِ السِّرِّ وَ قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لاَتَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَقَوْلِهِ اِنْ تُبْدُوْا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوهَا وَ تُؤْتُوهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ يُكَفِّرُ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيْرًا.

۸۹۵۔ پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صدقہ کرتا ہے اور اسے اس طرح چھپاتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ داہنے نے کیا خرچ کیا ہے'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اگر تم صدقہ کو ظاہر کردو تو یہ بھی اچھا ہے اور اگر اسے پوشیدہ طور پر دو اور دو فقراء کو تو یہ بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور تمہارے گناہ ختم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ ❶

باب ۸۹۶. اِذَا تَصَدَّقَ عَلٰى غَنِيٍّ وَّهُوَ لاَ يَعْلَمُ

۸۹۶۔ اگر لاعلمی میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا؟

(۱۳۳۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِسَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَّ تُصُدِقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُلاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَ قَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِزَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ الَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِغَنِيٍّ فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَّعَلٰى زَانِيَةٍ وَّعَلٰى غَنِيٍّ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا

۱۳۳۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم ﷺ نے بیان فرمایا، ایک شخص نے (بنی اسرائیل کے کہا کہ مجھے صدقہ دینا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ رکھ دیا' صبح ہوئی تو لوگوں کی زبان پر چرچا تھا، کہ کسی نے چور کو صدقہ دے دیا اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! تمام تعریف تیرے لئے ہے! میں پھر صدقہ کروں گا چنانچہ دوبارہ صدقہ لے کر نکلا اور اس مرتبہ ایک زانیہ کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور جب صبح ہوئی ❷ تو پھر چرچا تھا کہ رات کسی نے زانیہ عورت کو صدقہ دے دیا' اس شخص نے کہا، اے اللہ' تمام تعریف تیرے لئے ہے میں زانیہ کو اپنا صدقہ دے آیا! اچھا پھر صدقہ نکالوں گا۔ چنانچہ اپنا صدقہ لئے ہوئے نکلا، اور اس مرتبہ ایک مالدار کے ہاتھ لگا صبح ہوئی تو لوگوں کی زبان پر تھا کہ ایک

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اور بعض نے دوسری ازواج کا نام لیا ہے لیکن اسی کی دوسری روایتوں میں اس کی تصریح ہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا کا سب سے پہلے انتقال ہو اور آپ ہی سب سے زیادہ سخیہ تھیں! (ہذا حاشیہ) ❶ علماء نے ضابطہ تو یہ لکھا ہے کہ زکوٰۃ یا وہ صدقات جو واجب ہیں انہیں علانیہ طور پر سب کے سامنے دینا چاہئے لیکن نفلی یا اپنے طور پر جو صدقات کئے جائیں وہ پوشیدہ طور پر ہونے چاہئیں۔ لیکن حالات کا اس میں لحاظ ضروری ہے، بعض اوقات زکوٰۃ میں اگر موقعہ ہے تو چھپے طور پر دینا بہتر ہے اور بعض اوقات نفلی صدقات بھی علانیہ دیئے جاسکتے ہیں۔ بہر حال دکھاوا اور ریاکاری کسی صورت میں بھی نہ ہونی چاہئے!! ❷ دوسری روایتوں میں ہے کہ اس نے رات میں صدقہ دیا تھا کیونکہ رات ہی میں دینے کی نذر مانی تھی، یعنی اسے کچھ پتہ نہیں چلا اور اپنا صدقہ چور کو دے دیا۔ صبح ہوئی تو تمام لوگوں کی زبان پر اس کا چرچا تھا اس لئے دوبارہ دیا اور اسی طرح برابر ہوتا رہا غلطی اس وجہ سے ہو جاتی تھی کہ نذر کے مطابق رات کو صدقہ دیا جاتا تھا۔

صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرَقَتِہٖ وَاَمَّا الزَّانِیَۃُ فَلَعَلَّھَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاھَا وَاَمَّا الغَنِیُّ فَلَعَلَّہٗ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ.

مالدار کو کسی نے اپنا صدقہ دے دیا ہے اس شخص نے کہا کہ اللہ! حمد تیرے لئے ہی ہے! میں اپنا صدقہ) چور زانیہ اور مالدار کو دے آیا (جو سب کے سب غیر مستحق تھے) لیکن اسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بتایا گیا کہ جہاں تک چور کے ہاتھ میں صدقہ چلے جانے کا سوال ہے تو اس میں اس کا امکان ہے وہ چوری سے باز آ جائے اسی طرح زانیہ کو صدقہ کا مال مل جانے پر اس کا امکان ہے کہ وہ زنا سے باز آ جائے اور مالدار کے ہاتھ میں پڑنے کا یہ فائدہ ہے کہ اسے عبرت ہو اور پھر جو اللہ عزوجل نے اسے دیا ہے وہ خرچ کرے۔ ❶

باب ۸۹۷. اِذَا تَصَدَّقَ عَلٰی اِبْنِہٖ وَ ھُوَ لَا یَشْعُرُ.

۸۹۷۔ اگر لاعلمی میں اپنے بیٹے کو صدقہ دے دیا؟

(۱۳۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ یُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالجُوَیْرِیَۃِ اَنَّ مَعْنَ بْنَ یَزِیْدَ حَدَّثَہٗ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَ اَبِیْ وَجَدِّیْ وخَطَبَ عَلَیَّ فَاَنْکَحَنِیْ وَخَاصَمْتُ اِلَیْہِ وَکَانَ اَبِیْ یَزِیْدُ اَخْرَجَ دَنَانِیْرَ یَتَصَدَّقُ بِھَا فَوَضَعَھَا عِنْدَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُھَا فَاَتَیْتُہٗ بِھَا فَقَالَ وَاللّٰہِ مَااِیَّاکَ اَرَدْتُ وَخَاصَمْتُہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَکَ مَا نَوَیْتَ یَایَزِیْدُ وَلَکَ مَااَخَذْتَ یَامَعْنُ.

۱۳۳۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو جویریہ نے حدیث بیان کی کہ معن بن یزید نے ان سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اور میرے والد اور میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی آپ ﷺ نے میری منگنی بھی کرائی تھی اور آپ ﷺ ہی نے نکاح بھی پڑھایا تھا اور میں آپ کی خدمت میں ایک جھگڑا لے کر حاضر ہوا تھا' واقعہ یہ پیش آیا تھا کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار صدقہ کی نیت سے نکالے تھے اسے انہوں نے مسجد میں ایک شخص کے یہاں رکھ دیا میں گیا اور میں نے اسے لے لیا، پھر جب اسے لے کر والد کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ بخدا میرا ارادہ تمہیں دینے کا نہیں تھا، یہی جھگڑا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا تھا اور آپ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ دیکھو یزید! جو تم نے نیت کی تھی اس کا ثواب تمہیں ملے گا اور معن! جو تم نے لے لیا ❷ وہ اب تمہارا ہو گیا۔

---

❶ دوسری روایتوں میں ہے کہ اس صدقہ کے قبول بارگاہ الٰہی ہونے کی بھی بشارت دی گئی تھی کیونکہ دینے والے کی نیت میں خلوص تھا۔ اللہ تعالیٰ بھی آزمانا چاہتے تھے۔ چنانچہ بار بار غلطی ہوئی اور پھر اس کے علم میں بھی لایا گیا۔ دینے والے نے اپنی سی ہر طرح کی کوشش کر لی کہ صدقہ مستحق کو پہنچ جائے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ لاعلمی میں اگر صدقہ مالدار کے ہاتھوں پڑ جائے اور دینے والے کی نیت میں خلوص ہو تو مقبول ہوتا ہے، حنفیہ کے نزدیک بھی یہی مسئلہ ہے۔ البتہ پوری طرح سوچ سمجھ کر دینا چاہئے۔ یاد رہے کہ یہ بحث صدقہ واجب یا فرض یعنی زکوٰۃ یا نذر وغیرہ کی ہے اگر نفلی صدقہ ہو اور لاعلمی میں دے دیا جائے تو اس میں کسی مضائقہ کا سوال ہی نہیں۔ ❷ بظاہر اس حدیث سے یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ لاعلمی میں اگر بیٹا باپ کا صدقہ لے لے تو صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ مالدار والے مسئلہ کی طرح۔ غالباً مصنف کے یہاں بھی یہی مسئلہ ہے یعنی خواہ صدقہ واجب اور فرض ہو یا نفل باپ کا اگر لاعلمی میں بیٹے کو مل جائے تو ادا ہو جاتا ہے لیکن حدیث میں اس کی طرف کوئی اشارہ نہیں کہ بہر صورت ادا ہو جاتا ہے۔ حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ فرض یا واجب صدقہ یعنی زکوٰۃ وغیرہ باپ کی اگر بیٹا لاعلمی میں لے کر خرچ کر دے تو وہ ادا نہیں ہوتی لیکن اگر صدقہ نفلی ہو تو ادا ہو جاتا ہے فقہاء نے مالدار اور باپ بیٹے کے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب ٨٩٨ . اَلصَّدَقَةِ بِالْيَمِيْنِ.

(١٣٣٣) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّه' اِمَامٌ عَادِلٌ وَّ شَابٌّ نَشَأَفِيْ عِبَادَةِاللّٰهِ وَرَجُلٌ مُعَلَّقٌ قَلْبُه' فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْه' امْرَءَ ةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُه' مَاتُنْفِقُ يَمِيْنُه' وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.

٨٩٨۔صدقہ داہنے ہاتھ سے!!

١٣٣٣۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی عبید اللہ کے واسطہ سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے حبیب بن عبدالرحمٰن نے حفص بن عاصم کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات طرح کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔انصاف پرور حاکم۔وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پھلا پھولا ہو۔وہ شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔دو ایسے شخص جو اللہ کے لئے محبت رکھتے ہیں ان کے اجتماع اور جدائی کی بنیا یہی ہوا ایسا شخص جسے خوبصورت اور باوجاہت عورت نے بلایا (برے ارادہ سے) لیکن اس کا جواب یہ تھا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔وہ انسان جو صدقہ کرتا ہے اور اسے اس درجہ چھپاتا ہے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ داہنے نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جو اللہ کو تنہائی میں یاد کرتا ہے اور اس کی آنکھیں بھر آتی ہیں۔

(١٣٣٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبِ نِالْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَسَيَاتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهَا.

١٣٣٤۔ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی کہا کہ مجھ سے معبد بن خالد نے خبر دی کہا کہ میں نے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ کیا کرو۔کیونکہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جب آدمی اپنے صدقہ کو لے کر پھرے گا (کہ کوئی قبول کر لے اور جب وہ کسی کو دے گا تو وہ) آدمی کہے گا کہ اگر اسے تم کل لائے ہوتے تو میں لے لیتا، کیونکہ آج مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی۔

باب ٨٩٩. مَنْ اَمَرَ خَادِمَه' بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهٖ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ.

٨٩٩۔جس نے اپنے خادم کو صدقہ دینے کا حکم دیا اور خود نہیں دیا[1] ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ خادم بھی صدقہ دینے والوں میں سمجھا جائے گا!!

(١٣٣٥) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

١٣٣٥۔ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) فرق پر بحث کی ہے۔ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مالدار اور غریب میں امتیاز عام حالات میں بعض اوقات دشوار ہو جاتا ہے لیکن باپ بیٹے کا فرق تعلق بہت ظاہر اور واضح ہوتا ہے اور ہر شخص جانتا ہے۔خصوصاً باپ اور بیٹے کو تو بہر حال معلوم ہوتا ہے البتہ نفلی صدقات میں اس سلسلے میں بھی توسع سے کام لیا گیا!(ہذا حاشیہ) [1] خادم، ملازم اور وہ تمام لوگ جن کے پاس مالک کا مال امانت کی حیثیت سے ہے اگر مالک کی اجازت سے کسی کو صدقہ دیں تو اس میں صدقہ کا تھوڑا بہت ثواب انہیں ملے گا، اس حکم میں بیوی وغیرہ بھی آجاتی ہے کیونکہ یہ بھی اپنے شوہر کے مال کی امین ہوتی ہیں گویا صدقہ دینے میں جس درجہ اور جس طرح کا بھی کسی نے حصہ لیا ہے ثواب اسے ضرور ملے گا۔کم و کیف اور نیت واخلاص کے تفاوت کے ساتھ ثواب میں بھی تفاوت ہوگا!!

جُرَيْرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَابِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُه' بِمَا كَسَبَ وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا.

نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے شقیق نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کے مال سے کچھ خرچ کرے (اللہ کے راستہ میں) اور اس کی نیت شوہر کی پونجی برباد کرنی نہ ہو تو اسے اس کے خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے اور شوہر کو اس کا اجر ملتا ہے کہ وہی کما کے لایا تھا، خزانچی کا بھی یہی حکم ہے ایک کے ثواب سے دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی! ❶

باب ٩٠٠. لَاصَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنىً وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ اَوْاَهْلُه' مُحْتَاجٌ اَوْعَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَه' اَنْ يُّتْلِفَ اَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَه' اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَعْرُوْفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْثِرُ عَلٰى نَفْسِه وَلَوْ كَانَ بِه خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ اَبِىْ بَكْرٍ حِيْنَ تَصَدَّقَ بِمَالِه وَكَذٰلِكَ اٰثَرَ الْاَنْصَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٩٠٠۔ صدقہ اسی حد تک ہونا چاہئے کہ سرمایہ باقی رہے، ❷ اگر کوئی ایسا شخص صدقہ کرے جو محتاج ہو یا اس کے خاندان والے محتاج ہوں یا اس پر قرض ہو تو صدقہ کرنے غلام آزاد کرنے اور ہبہ کرنے سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ قرض ادا کیا جائے اور یہ دینے والے پر رد کر دیا جاتا ہے کیونکہ اسے یہ حق نہیں کہ وہ دوسروں کے مال کو ضائع کرے ❸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس سے قرض اس نیت سے لیتا ہے کہ اسے ضائع کر دے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ضائع کر دیتے ہیں ❹ البتہ وہ شخص اس سے مستثنیٰ ہے جو صبر کے لئے مشہور ہو اور احتیاج کے باوجود دوسروں کے لئے ایثار سے کام لیتا ہو، جیسے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل کہ آپ

---

❶ یعنی جس کا جتنا اجر اللہ تعالیٰ کے یہاں متعین ہے وہ اسے ضرور ملے گا۔ یہ نہیں ہے کہ اگر کسی نے صدقہ نکالنے والے کا ہاتھ بٹایا تو اس کے اصل ثواب میں کمی کر کے ہاتھ بٹانے والے کو ثواب دیا جائے گا بلکہ ہر شخص کو نیت، اخلاص اور عمل کے مطابق ثواب ملے گا۔ رہا یہ سوال کہ بیوی اپنی شوہر کے مال سے یا خزانچی سرمایہ دار کے مال سے اجازت کے بغیر تصرف کر سکتا ہے یا نہیں۔ اس کی بحث آگے آئے گی!! شریعت کا مقصد یہ ہے کہ تمام سرمایہ صدقہ میں نہ ڈالنا چاہئے، بلکہ اسی حد تک صدقہ کرنا چاہئے کہ سرمایہ ان کے پاس بھی باقی رہے جس سے کاروبار بھی کیا جا سکے اور اپنی ضرورت، حیثیت کے مطابق پوری کی جاتی رہے۔ ❷ اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ مقروض کے ہبہ، غلام آزاد کرنے اور صدقہ دینے جیسے تمام تصرفات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتے کیونکہ دوسرے کا حق جیسے قرض ادا کرنا ہے، ضروری اور واجب ہے دوسرے انسانوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ صدقات وخیرات کو قبول نہیں کرتا، دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ مقروض کے اس طرح کے تصرفات صحیح نہیں ہو سکتے۔ یعنی مقروض اگر ہبہ، صدقہ، یا غلام آزاد کرتا ہے تو عدالت اس کے ہبہ، صدقہ یا غلام آزاد کرنے کو رد کر دے گی اور اسے قرض ادا کرنے میں لگا دے گی، پہلی صورت میں یہ مسئلہ نہیں تھا، بلکہ اس میں دنیاوی اعتبار سے مقروض کا صدقہ وغیرہ نافذ ہوتا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول نہ ہوتا کہ ایک حق تلفی اس کی وجہ سے ہوئی تھی، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں اس سلسلہ میں تفصیل ہے اور اس کے لئے فقہ کی کتابیں دیکھنی چاہئیں!! ❸ مطلب یہ ہے کہ قرض کے باوجود سخاوت کے باوجود خواہ اس کی نوعیت کسی طرح ہو اس میں نہ کوئی خیر ہو سکتی ہے اور نہ اس طرز عمل کو مخلصانہ کہا جا سکتا ہے، پہلے قرض ادا کرنا چاہئے اور صدقہ خیرات یا کسی قسم کی سخاوت اس کے بعد ہوگی۔ البتہ بعض صورتوں میں ان احکام سے استثناء بھی ہو جاتا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام مال ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے قدموں پر ڈال دیا تھا۔ کیونکہ ایک غزوہ کے لئے روپوں کی ضرورت تھی اس سے سمجھ میں آتا ہے کہ ایثار پیشہ شخص سے اگر کامل صبر و اخلاص اس کے اندر ہو تو اس کے تمام مال واسباب کا صدقہ قبول کیا جا سکتا ہے لیکن عام حالات میں حکم وہی رہے گا جو پہلے بیان ہوا۔ ❹ یعنی جب ہجرت کا حکم ہوا اور مکہ کے مسلمانوں نے مدینہ ہجرت کی تو مدینہ منورہ کے انصار نے ان کے ساتھ غیر معمولی ایثار کا مظاہرہ کیا تھا اس سلسلے کے واقعات مشہور ہیں، بہت سے مواقع پر بعض انصار نے خود بھوکے رہ کر رسول اللہ ﷺ کے مہمانوں کو کھانا کھلایا۔ قرآن مجید نے ان کی تعریف بھی کی ہے!!

وَسَلَّمَ عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّضِيْعَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ.

نے (ایک مرتبہ) اپنا (تمام) مال صدقہ کر دیا تھا اسی طرح انصار نے مہاجرین کے ساتھ ایثار سے کام لیا تھا، اور رسول اللہ ﷺ نے مال ضائع کرنے سے منع کیا ہے اس لئے یہ کسی کو حق نہیں کہ دوسروں کے مال کو صدقہ کرنے کی وجہ سے ضائع کر دے، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! میں تو بہ اس طرح کرنا چاہتا ہوں کہ اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر دوں، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ کچھ سرمایہ اپنے پاس بھی محفوظ رکھو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اس پر میں نے عرض کی کہ پھر میں اپنا وہ حصہ اپنے لئے محفوظ رکھتا ہوں جو خیبر میں ہے!!

(۱۳۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَاكَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

۱۳۳۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں زہری نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے خبر دی، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بہترین صدقہ وہ ہے جو سرمایہ بچا کر کیا جائے اور صدقہ پہلے انہیں دینا چاہئے جو تمہاری زیر پرورش ہیں!!

(۱۳۳۷) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَاكَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَ مَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَعَنْ وُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

۱۳۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وھیب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے ❶ پہلے انہیں دو جو تمہارے زیر پرورش ہیں بہترین صدقہ وہ ہے جو سرمایہ کو بچا کر کیا جائے جو سوال سے بچتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بھی محفوظ رکھتے ہیں اور جو دوسروں (کے مال) سے بے نیازی اختیار کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بھی بے نیاز بنا دیتا ہے اور وہیب نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے یہی حدیث بیان فرمائی!!

(۱۳۳۸) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ

۱۳۳۸۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر

❶ حدیث کے اس ٹکرے کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ دینے میں خیر ہے، نہ کہ لینے میں۔ صدقہ دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے اور لینے والے کا نیچے اسی تعبیر کو حدیث میں اختیار کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ احتیاج کے باوجود لوگوں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا چاہئے بلکہ صبر و ثبات سے کام لینا چاہئے "ید علیا" یعنی اوپر کا ہاتھ اسکا ہے جو احتیاج کے باوجود نہیں مانگتا اور "ید سفلی" یعنی نیچے کا ہاتھ اس کا ہے جو مانگتا پھرتا ہے حدیث میں دونوں مفہوم کی گنجائش ہے!!

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَذَکَرَ الصَّدَقَۃَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَۃَ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی فَالْیَدُالْعُلْیَاھِیَ الْمُنْفِقَۃُ وَالسُّفْلٰی ھِیَ السَّآئِلَۃُ.

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ اور ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے نافع نے اوران سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس وقت آپ منبر پر تشریف رکھتے تھے، ذکر صدقہ، کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانے اور دوسروں سے مانگنے کا چل رہا تھا کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والے کا ہے اور نیچے کا مانگنے والے کا!!

باب ۹۰۱. اَلْمَنَّانِ بِمَا اَعْطٰی لِقَوْلِہٖ عَزَّوَجَلَّ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَایُتْبِعُوْنَ مَآاَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی الاٰیۃ.

۹۰۱۔ اپنی دی ہوئی چیز پر احسان جتانے والا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ اپنا سرمایہ اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے اس کی وجہ سے نہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں۔ ''الآیۃ'' ❶

باب ۹۰۲. مَنْ اَحَبَّ تَعْجِیْلَ الصَّدَقَۃِ مِنْ یَوْمِھَا.

۹۰۲۔ صدقہ وخیرات میں عجلت پسندی!!

(۱۳۳۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَوبْنِ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّ عُقْبَۃَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَہٗ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم الْعَصْرَ فَاَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَیْتَ اَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ اَوْقِیْلَ لَہٗ فَقَالَ کُنْتُ خَلَّفْتُ فِی الْبَیْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَۃِ فَکَرِھْتُ اَنْ اُبَیِّتَہٗ فَقَسَمْتُہٗ.

۱۳۳۹۔ ہم سے ابو عاصم نے عمرو بن سعید کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن ملیکہ نے کہ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی پھر جلدی سے گھر تشریف لے گئے وہاں بھی ٹھہرے نہیں بلکہ فوراً باہر تشریف لائے اس پر میں نے پوچھا یا (روایت میں تھا) کہ پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے گھر کے اندر صدقہ کے سونے کا ایک ڈلا چھوڑ دیا تھا۔ مجھے یہ بات پسند نہیں تھی کہ اسے تقسیم کئے بغیر رات گزاروں!!

باب ۹۰۳. اَلتَّحْرِیْضِ عَلَی الصَّدَقَۃِ وَالشَّفَاعَۃِ فِیْھَا.

۹۰۳۔ صدقہ کی ترغیب دلانا اور سفارش کرنا!!

(۱۳۴۰) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا الشُّعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِیٌّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عِیْدٍ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَی النِّسَآءِ وَبِلَالٌ مَّعَہٗ فَوَعَظَھُنَّ وَاَمَرَھُنَّ اَنْ یَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَۃُ تُلْقِی الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ.

۱۳۴۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن تشریف لے چلے (عیدگاہ) کو پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی نہ آپ ﷺ نے اس سے پہلے نماز پڑھی تھی اور نہ اس کے (فوراً) بعد پڑھی۔ پھر عورتوں کی طرف آئے۔ بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے انہیں آپ ﷺ نے وعظ ونصیحت کی پھر ان سے صدقہ کے لئے کہا۔

❶ اس عنوان کے تحت کوئی حدیث نہیں غالباً اس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ احسان جتانے والے سے بات تک نہیں کریں گے کہ جب کوئی چیز کسی کو دیتا ہے تو اس پر احسان جتاتا ہے یہ حدیث مسلم میں ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مرفوعاً نقل ہوئی ہے لیکن بخاری کی شرائط کے مطابق چونکہ نہیں تھی اس لئے صرف اشارہ پر اکتفا کیا۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ احسان جتلانے کی بنیادی وجہ بخل اور کبر ہے، بخیل آدمی اپنے معمولی سے احسان کو بھی بہت بڑا سمجھتا ہے اور چونکہ کبر ہوتا ہے اس لئے اپنی بڑائی جتانے کا ہر وقت شوق رہتا ہے!!

چنانچہ عورتیں کنگن اور بالیاں (بلالؓ کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں!!

(١٣٤١) حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَهُ السَّآئِلُ اَوْطُلِبَتْ اِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوْا تُوْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَاشَآءَ.

١٣٤١۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو بردہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی اوران سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اگر کوئی مانگنے والا آتا یا آپ ﷺ کے سامنے کوئی ضرورت پیش کی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے کہ تم سفارش کرو کہ تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے جو فیصلہ چاہتا ہے سنا تا ہے۔ ❶

(١٣٤٢) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ.

١٣٤٢۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی کہ ہمیں عبدہ نے ہشام کے واسطہ سے خبر دی انہیں فاطمہ نے اوران سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ بخل نہ کرنا کہ (کہیں اس سے) تمہارے رزق میں بھی تنگی ہو جائے!!

(١٣٤٣) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَ قَالَ لَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ.

١٣٤٣۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی اوران سے عبدہ نے اور اس روایت میں ہے کہ گننے نہ لگ جانا کہ تمہیں بھی گن کر ملے!! ❷

باب ٩٠٤. اَلصَّدَقَةِ فِيْمَا اسْتَطَاعَ.

٩٠٤۔ استطاعت بھر صدقہ!!

(١٣٤٤) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا جَآءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاتُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِيْ.

١٣٤٤۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی اوران سے ابن جریج نے اور مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی ان سے حجاج بن محمد نے اوران سے ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انہیں عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ مشکے میں بند کر کے نہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں لگا بندھا دینے لگے۔ اپنی استطاعت بھر

---

❶ مطلب یہ ہے کہ جب آپ ﷺ کی خدمت میں ضرورت پیش کی جاتی تو آپ ﷺ صحابہ سے فرماتے کہ تم بھی اس کی سفارش کرو اور کچھ کہا کرو کہ تمہاری اس سفارش پر تمہیں اجر ملے گا، اگر چہ یہ ضروری نہیں کہ اس ضرورت کے متعلق میرا فیصلہ تمہاری سفارش کے مطابق ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوتا ہے وہ میں فیصلہ کر دیتا ہوں۔ البتہ تم نے اگر سفارش کی تو بہر صورت میں اپنی اس سفارش کا ثواب مل جائے گا!! ❷ یہ صدقہ کے لئے ترغیب کا انداز ہے، مخاطب کے مزاج اور حالات کی رعایت کے ساتھ۔ یعنی جس قدر ہو سکے صدقہ کرو، بیشمار، جب عام حالات میں جب اس سے کسی مسئلہ کا استنباط ہوگا تو اس میں شرائط اور مواقع کا بھی لحاظ ہوگا اور شریعت کے قانون، قاعدے کے مطابق ہی کوئی چیز اس سے مستنبط کی جائے گی اس سے پہلے حدیث گزر چکی ہے کہ اپنے سارے سرمایہ کو صدقہ و خیرات میں نہ لٹا دینا چاہئے بلکہ اپنے لئے اور اپنی اولاد اور خاندان والوں کے لئے بھی باقی رکھنا چاہئے۔ بعض صحابہؓ نے اللہ کے راستے میں اپنا تمام مال واسباب قربان کرنا چاہا لیکن آنحضور ﷺ نے اسی مذکورہ عذر کے ساتھ روک دیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب ایک موقعہ پر اپنے تمام مال واسباب کی قربانی دی آپ ﷺ نے قبول فرمالی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام اصول اور دستور سے کچھ مستثنیات بھی ہوتے ہیں!!

مَا اسْتَطَعْتِ

لوگوں میں تقسیم کرو!!

باب ۹۰۵ .اَلصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيْئَةَ.

۹۰۵۔صدقہ گناہوں کا کفارہ بنتا ہے!!

(۱۳۴۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِؓ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِتْنَةِ قَالَ قُلْتُ اَنَا اَحْفَظُه‘ كَمَا قَالَ قَالَ اِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِئٌ فَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِىْ اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوْفُ قَالَ سُلَيْمَانُ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هٰذِهٖ اُرِيْدُ وَلٰكِنِّىْ اُرِيْدُ الَّتِىْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ بَاْسٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَكَ بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَابَلْ يُكْسَرُ قَالَ فَاِنَّهٗ اِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ اَبَدًا قَالَ قُلْتُ اَجَلْ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَه‘ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ‘ قَالَ فَسَاَلَه‘ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ فَقُلْنَا اَفَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِىْ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَّيْلَةً وَّذٰلِكَ اَنِّىْ حَدَّثْتُه‘ حَدِيْثًا لَّيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ.

۱۳۴۵۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابووائل نے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث آپ لوگوں میں سے کسے یاد ہے۔ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا۔ میں اسی طرح یاد رکھتا ہوں جس طرح آنحضور ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا تھا اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں اس پر جرأت ہے اچھا تو حضور ﷺ نے کیا فرمایا تھا، میں نے کہا کہ (آنحضور نے فرمایا تھا) انسان کی آزمائش (فتنہ) اس کے خاندان۔ اولاد اور پڑوسیوں میں ہوتی ہے۔ اور نماز، صدقہ اور اچھی باتوں کے لئے لوگوں سے کہنا اور بری باتوں سے منع کرنا اس کا کفارہ بن جاتی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری مراد اس سے نہیں تھی، میں اس فتنے کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں جو سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ ابوحذیفہؓ نے بیان کیا میں نے کہا کہ امیر المومنین آپ اس کی فکر نہ کیجئے آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا (صرف) کھولا جائے گا! انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا نہیں بلکہ توڑ دیا جائے گا اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب توڑ دیا جائے گا تو پھر کبھی بند نہ ہو سکے گا ابووائل نے بیان کیا کہ ہم رعب کی وجہ سے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ نہ پوچھ سکے کہ دروازہ کون ہے؟ اس لئے ہم نے مسروق سے کہا کہ وہ پوچھیں گے، انہوں نے بیان کیا کہ مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تو آپ نے فرمایا دروازہ عمر رضی اللہ عنہ تھے ہم نے پھر پوچھا، تو کیا عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ آپ کی مراد کن سے تھی انہوں نے کہا کہ ہاں (اس طرح جانتے تھے) جیسے دن کے بعد رات آنے کا (یقین ہوتا ہے) اور یہ اس لئے کہ میں نے جو حدیث بیان کی وہ غلط نہیں تھی!!

باب ۹۰۶ .مَنْ تَصَدَّقَ فِى الشِّرْكِ ثُمَّ اَسْلَمَ.

۹۰۶۔جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا اور پھر اسلام لایا!!

(۱۳۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ حَكِيْمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ

۱۳۴۶۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں معمر نے زہری کے واسطہ سے خبر دی انہیں عروہ نے اور ان سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے

اَشْيَاءَ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ اَوْعِتَاقَةٍ وَّصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَاسَلَفَ مِنْ خَيْرٍ.

عرض کی کہ یارسول اللہ! ان چیزوں سے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جنہیں میں جاہلیت کے زمانہ سے صدقہ ❶ غلام آزاد کرنے اور صلہ رحمی کے طور پر کیا کرتا تھا کیا اس کا مجھے اجر ملے گا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی تمام بھلائیوں کے ساتھ اسلام لائے ہو جو تم نے پہلے کی تھیں!!

باب ٩٠٧. اَجْرُالْخَادِمِ اِذَا تَصَدَّقَ بَاَمْرِ صَاحِبِهٖ غَيْرَ مُفْسِدٍ.

٩٠٧۔خادم کا ثواب، جب وہ مالک کے حکم کے مطابق صدقہ دے اور کوئی بری نیت نہ ہو!!

(١٣٤٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَااَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَابِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ.

١٣٤٧۔ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کرتی ہے اور اس کی نیت بھی برباد کرنے کی نہیں ہوتی تو اسے اس کا اجر ملتا ہے اور اس کے شوہر کو کمانے کا اجر ملتا ہے اسی طرح خزانچی کو اس کا اجر ملتا ہے!!

(١٣٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِىْ يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِىْ مَااُمِرَبِهٖ كَامِلًا مُّوَ فَّرًا طَيِّبٌ بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِىْ اُمِرَلَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ.

١٣٤٨۔ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبداللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خزانچی مسلمان اور امانتدار جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے اور بعض اوقات فرمایا وہ چیز پوری طرح دیتا ہے جس کا سرمایہ کے مالک نے حکم دیا اور اس کا دل بھی اس سے خوش ہے اور اسی کو دیتا ہے جسے دینے کے لئے مالک نے کہا تھا تو وہ دینے والا بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

باب٩٠٨. اَجْرُالْمَرْاَةِ اِذَا تَصَدَّقَتْ اَوْ اَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْ جِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ.

٩٠٨۔عورت کا اجر، جب وہ اپنے شوہر کی چیز صدقہ دے یا کسی کو کھلائے اور ارادہ گھر بگاڑنے کا نہ ہو!!

(١٣٤٩) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَّالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِى اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَاح وَحَدَّثَنِى عَمْرُوبْنَ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ

١٣٤٩۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی کہا کہ ہم سے منصور اور اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابووائل نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر (کے مال سے) صدقہ کرے۔اور مجھ سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم

❶ یہ حدیث اس سے پہلے کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔اس پر اصل بحث کا موقع وہیں تھا کفار کی عبادات کا تو بہر حال کوئی اعتبار نہیں وہ عذاب کا باعث تو بن سکتی ہے لیکن ان پر ثواب کی توقع فضول ہے۔البتہ کفار کے حسن خلق، صلہ رحمی، بھائی چارہ اور معاملات سے متعلق دوسری نیکیوں کا اعتبار ہوتا ہے اگرچہ نجات اس سے بھی نہیں ہوگی، لیکن عذاب میں کچھ تخفیف ضرور ہو جائے گی، چنانچہ اس حدیث مین اسی طرح کی چیزوں کا تذکرہ ہے، آنحضور ﷺ کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی تمام اچھی عادتوں کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے ہو اور جو تم نے نیک اعمال کئے ہیں ان پر ثواب بھی ملے گا۔

حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطْعَمَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ لَهَا اَجْرُهَا وَلَهٗ مِثْلُهٗ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَهٗ بِمَا اكْتَسَبَ وَ لَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ.

سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کے گھر (کے مال سے) کسی کو کھلائے اور اس کا ارادہ گھر کو بگاڑنے کا نہ ہوتو اسے اس کا ثواب ملتا ہے اور شوہر کو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے اور خزانچی کو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے' شوہر کو کمانے کی وجہ سے ثواب ملتا ہے اور عورت کو خرچ کرنے کی وجہ سے!!

(۱۳۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا اَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ.

۱۳۵۰۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے منصور کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے شقیق نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب عورت اپنے گھر کے کھانے کی چیز خرچ کرے (اللہ کی راہ میں) اور ارادہ گھر کو بگاڑنے کا نہ ہوتو اسے اس کا ثواب ملے گا اور شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا اسی طرح خزانچی کو ایسا ہی ثواب ملے گا!! ❶

باب ۹۰۹. قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى الْاٰيَةَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا.

۹۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس نے (اللہ کے راستے میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھائیوں کی تصدیق کی تو ہم اس کے لئے سہولتیں پیدا کر دیں گے، لیکن جس نے بخل کیا اور بے پروائی برتی، اور اچھائیوں کو جھٹلایا تو اسے ہم دشواریوں میں پھنسا دیں گے اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عطا فرما (یہ فرشتوں کی دعاء ہے جس کا ذکر ذیل کی حدیث میں ہے!!

(۱۳۵۱) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ اَبِي الْحُبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَّوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ

۱۳۵۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہمارے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے معاویہ بن ابی مزرد نے ان سے ابوالحباب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ جب بندے صبح کو اٹھتے ہیں تو دو

---

❶ ہم نے اس سے پہلے بھی لکھا تھا کہ حدیث کا مقصد سب کے ثواب کو برابر قرار دینا نہیں ہے، بلکہ مفہوم یہ ہے کہ سب کے ثواب کی نوعیت تقریباً یکساں ہے ایک شخص کے پاس آپ کا سرمایہ جمع ہے آپ اس سے ایک متعین مقدار اللہ کی راہ میں خرچ کر دینے کے لئے کہتے ہیں اور آپ کے کہنے کے مطابق خرچ ہوتا ہے تو اگر چہ بنیادی آپ کو اس میں حاصل ہے لیکن ہاتھ بٹانے میں آپ کا خزانچی بھی شریک ہے اور اگر اس نے اخلاص کے ساتھ اپنے فرض کو انجام دیا تو یقیناً اس کے اخلاص اور عمل کا ثواب اسے ملے گا اور اسے بھی ایک درجہ میں صدقہ دینے والا سمجھا جائے گا۔ اس ضمن میں تمام وہ لوگ آ جاتے ہیں جنہوں نے صدقہ دینے میں کسی بھی حیثیت سے باخلاص حصہ لیا۔ ہر شخص کو اس کی نیت اور اخلاص کے مطابق ثواب ملے گا اور اس میں حصہ لینے والا ہر فرد صدقہ دینے والا سمجھا جائے گا، خواہ کسی بھی حیثیت میں ہو، یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ، عورت، شوہر کا مال اور اس کے گھر کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرچ کر سکتی ہے، لیکن خزانچی یا امین اجازت کے بغیر خرچ نہیں کر سکتے!!

فَيَقُوْلُ اَحَدُ هُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنفِقًا خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا.

فرشتے نہ اترتے ہوں۔ ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ دیجئے اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! ممسک اور بخیل کو نقصان سے دوچار کیجئے"

باب ٩١٠. مَثَلُ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيْلِ.

٩١٠۔ صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال!!

(١٣٥٢) حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنَ حَدِيْدٍ مِنْ ثُدَيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلاَ يُنْفِقُ اِلَّا سَبَغَتْ اَوْوَفَرَتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهٗ وَ تَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَاَمَّا الْبَخِيْلُ فَلاَ يُرِيْدُ اَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا اِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَّكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلاَ تَتَّسِعُ تَابَعَهٗ اَلْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوٗسٍ جُنَّتَانِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرٌ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنَّتَانِ.

١٣٥٢۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسے دو شخصوں کی طرح ہے جن کے بدن پر لوہے کا جبہ ہے۔ اور ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہا کہ ہمیں ابو الزناد نے خبر دی کہ عبدالرحمٰن نے ان سے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے سنا تھا کہ بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسے دو شخصوں کی سی ہے جس کے بدن پر لوہے کا جبہ ہے سینے سے ہنسلی تک کا۔ جب خرچ کرنے کا عادی (سخی) خرچ کرتا ہے تو اس کے تمام جسم کو (وہ جبہ) چھپا لیتا ہے، یا (راوی نے یہ کہا) کہ تمام جسم پر پھیل جاتا ہے اور اس کی انگلیاں اس میں چھپ جاتی ہیں اور اس کے نشانات قدم اس میں آ جاتے ہیں۔ لیکن بخیل جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو جبے کا ہر حلقہ اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے، بخیل اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہو پاتا [1] اس روایت کی متابعت حسن بن مسلم نے طاؤس کے واسطہ سے کی؛ جبوں کے ذکر کے سلسلہ میں۔ اور حنظلہ نے طاؤس سے جنتان (دوزرہیں کے الفاظ) نقل کئے ہیں۔ لیث نے کہا کہ مجھ سے جعفر نے ابن ہرمز کے واسطہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

---

[1] یعنی صدقہ دینے کا عادی قدرتی طور پر کھلے دل کا ہی ہو سکتا ہے اور بخیل کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص لوہے کی زرہ پہنتا ہے، یہ زرہ پہلے سینے پر پہنچائی جاتی ہے پھر اس کے بعد ہاتھ اس کی آستینوں میں ڈالے جاتے تھے اور اس کے دوسرے حصے اپنی جگہ پر درست کئے جاتے تھے۔ یہ لڑائی کے مواقع پر دشمن سے حفاظت کے لئے استعمال کی جاتی تھی۔ چونکہ صدقہ دینے کے عادی اور سخی کا دل کھلا ہوا ہوتا ہے اس لئے جب وہ صدقہ نکالتا ہے تو خلوص اور اچھی نیت سے نکالتا ہے اس لئے اس کی یہ زرہ سر سے پاؤں تک محیط ہو جاتی ہے اور اس کے دنیاوی اور اخروی دشمنوں سے محفوظ رکھتی ہے ایک بخیل برے دل سے صدقہ نکالتا ہے اس کی طبیعت کبھی اپنی چیز کسی دوسرے کو دینے کے لئے پوری طرح تیار نہیں ہوتی چنانچہ اول تو وہ صدقہ ہی نکالتا نہیں اور اگر نکالتا بھی رہے تو برے دل سے جس سے اسے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا اس کی زرہ جو اس کی محافظ بن سکتی تھی پہلے ہی مرحلہ میں سینہ سے چمٹ کر رہ جاتی ہے، (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سنا کہ وہ نبی کریم ﷺ سے جنّاں (دوزرہیں) کی روایت کرتے تھے!!

باب ۹۱۱. صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ اِلٰى قَوْلِهٖ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ.

۹۱۱۔کمائی اور تجارت کے مال سے صدقہ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! اپنی کمائی کی پاک چیزوں میں سے خرچ کرو اور ان میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان غنی حمید تک!!

باب ۹۱۲. عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ.

۹۱۲۔ ہر مسلمان پر صدقہ۔ اگر (کوئی چیز دینے کے لئے) نہ ہو تو اچھے کام کرے!!❶

(۱۳۵۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوْ يَانَبِيَّ اللّٰهِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهٖ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يُعِيْنُ ذَاالْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا لَهٗ صَدَقَةٌ.

۱۳۵۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید بن ابی بردہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان کے دادا کے واسطہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے لئے صدقہ کرنا ضروری ہے صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے نبی ﷺ! اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا کہ پھر اپنے ہاتھ سے کام کر کے خود کو بھی نفع پہنچانا چاہئے اور صدقہ بھی کرنا چاہئے، صحابہ بولے اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو؟ فرمایا پھر کسی حاجت مند فریادی کی مدد کرنی چاہئے، صحابہ نے عرض کی اگر اس کی بھی سکت نہ ہو فرمایا پھر اچھا کام کرنا چاہئے اور برائیوں سے باز رہنا چاہئے کہ اس کا صدقہ یہی ہے!!

باب ۹۱۳. قَدْرُكَمْ يُعْطٰى مِنَ الزَّكٰوةِ وَالصَّدَقَةِ

۹۱۳۔ زکوٰۃ یا صدقہ کس قدر دیا جائے، اور اگر کسی نے بکری دی؟

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اور جسم کے تمام دوسرے اعضاء غیر محفوظ پڑے رہتے ہیں اس تمثیل کا ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سخاوت، اور صدقہ خیرات کی عادت اتنی بڑی خوبی ہے کہ بہت سی دوسری برائیوں پر اس سے پردہ پڑ جاتا ہے گویا زرہ نے اس کے تمام حصہ کو چھپالیا جس سے وہ محفوظ بھی ہوگیا اور کوئی اس کے جسمانی عیوب بھی نہیں دیکھ پاتا لیکن بخل اتنی بڑی برائی ہے جو اس سے کسی عیب کو چھپانا تو کجا اور بدنامی اور رسوائی کا باعث بن جاتی ہے یعنی بخیل آدمی بھی کچھ صدقات نکال کر چاہتا ہے کہ نیک نامی حاصل کرلے لیکن اس کی زرہ کا ایک ایک حلقہ اس کے سینہ کو جکڑ لیتا ہے پھر برے دل سے خرچ کرتا ہے اور بدنام ہوتا ہے اس تمثیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخاوت بہت بڑی نیکی ہے اور بخل بہت بڑی بدی!!

(حاشیہ ہذا) ❶ یعنی انسان کو اپنی زندگی اس طرح گزارنی چاہئے کہ جس حد تک بھی ہوسکے وہ لوگوں کے لئے نفع بخش ثابت ہو، ہر اچھائی جو انسان کرتا ہے اس کا نفع خود اسے بھی پہنچتا ہے اور دوسرے لوگ بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ اس سے نفع اندوز ہوتے ہیں۔ گویا اچھائی اور نیکی پوری انسانیت کی خدمت ہے اور پوری انسانیت کی صلاح ہے انسان کو نفع رساں ہونا چاہئے، جس حد تک بھی ہوسکے اور اگر کسی میں نفع پہنچانے کی کوئی صلاحیت اور طاقت نہیں تو کم از کم برائیوں سے تو ضرور رک جانا چاہئے۔ اس حدیث میں دین کے ایک بہت اہم اصول کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اسلام "تنازع البقاء" کے نظریہ کو رد کرتا ہے اس کی نظر میں ایک انسان کا کم سے کم فریضہ "بقائے باہم" کی تعلیمات پر عمل کرنا ہے اسلام اپنے ماننے والوں سے اس سے بھی زیادہ بہت کچھ چاہتا ہے، وہ تمام چیزیں جن سے اجتماعی زندگی اطمینان سکون، مسرت، نیکی اور طہارت سے بھر جائے آپ سے جتنی بھی ہوسکے اپنی استطاعت بھر دوسروں کی مدد کیجئے۔ یہ نہیں کرسکتے تو اپنی زندگی کو ٹھیک کرلیجئے اور ایک اچھے شہری کی طرح رہئے کم از کم بری باتوں سے تو رک جائیے!!

وَمَنْ اَعْطٰى شَاةً.

(۱۳۵۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْشِهَابٍ عَنْ خَالِدِنِ الْحَذَّآءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَ اِلٰى نُسَيْبَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى عَآئِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ كُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا اِلَّا مَااَرْسَلَتْ بِهٖ نُسَيْبَةُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا.

۱۳۵۴۔ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوشہاب نے حدیث بیا کی ان سے خالد حذاء نے' ان سے حفصہ بنت سیرین نے اوران سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نسیبہ انصاریہؓ کے یہاں کسی نے ایک بکری بھیجی، اس بکری کا گوشت انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں بھی بھیج دیا، پھر نبی کریم ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اور تو کوئی چیز نہیں البتہ اس بکری کا گوشت جو نسیبہ نے بھیجا تھا وہ ہے۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہی لاؤ کہ وہ اپنی جگہ پہنچ چکا ہے!! ❶

باب۹۱۴. زَكٰوةِ الْوَرَقِ!!

۹۱۴۔چاندی کی زکوٰۃ!!

(۱۳۵۵)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَلَيْسَ فِيْمَادُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ!!

۱۳۵۵۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، انہیں عمرو بن یحییٰ مازنی نے انہیں ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ ضروری نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی) میں زکوٰۃ ضروری نہیں۔ ❷ اسی طرح پانچ وسق سے کم (غلہ) میں زکوٰۃ واجب نہیں!! ❸

(۱۳۵۶) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى .قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو سَمِعَ اَبَاهُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ

۱۳۵۶۔ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے

---

❶ نسیبہ رضی اللہ عنہ کو جو بکری ملی تھی اور اسی بکری کا گوشت انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں بھیجا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے وہ گوشت تناول فرمایا، اگرچہ آپ صدقہ قبول نہیں کرتے تھے لیکن چونکہ صدقہ ضرورت مند کو ملنے کے بعد اسی کا ہو جاتا ہے اس لئے اب نسیبہ کا بھیجا ہوا گوشت یہ اب صدقہ نہیں رہا تھا۔اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملکیت بدل جانے سے اس چیز کی اصل حیثیت بھی بدل جاتی ہے یعنی اگر کسی غریب اور ضرورت مند کو کسی نے صدقہ دیا تو وہ صدقہ جب اصل مالک کی ملکیت سے نکل کر اس غریب کی ملکیت میں آ جائے گا تو اس کی حیثیت اب صدقہ کی نہیں رہ جائے گی بلکہ عام چیزوں کی طرح ضرورت منداگر چاہے تو اسے فروخت بھی کرسکتا ہے اگر کوئی ایسا مہمان ہو جس کے لئے شرعاً صدقہ لینا جائز نہیں تو اسے بھی کھلاسکتا ہے کیونکہ غریب کو صدقہ دینے کا مطلب اس کی ضرورت پوری کرنا ہے اب جس طرح بھی وہ مناسب سمجھے اسے اپنی ضرورت کے مطابق استعمال کرے! ❷ ایک اوقیہ سات مثقال کے برابر ہوتا ہے اور مثقال کم وبیش ڈیڑھ درہم کا ہوتا ہے احناف کے یہاں چاندی کا نصاب چالیس تولہ ہے اس سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی نصاب کے لئے چالیس تولہ چاندی کا تعین مختلف شرعی دلائل کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ ❸ ایک وسق ساٹھ صاع ایک ایسا پیمانہ تھا جس میں اسی روپے کے سیر سے ساڑھے تین سیر غلہ آتا ہے غلہ کے پانچ وسق میں زکوٰۃ واجب ہونے یا نہ ہونے کی بحث آئندہ آئے گی، مزید تفصیلات وتشریحات کے ساتھ!!

سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا!!

نبی کریم ﷺ سے سنا، اسی حدیث کو!!

باب ۹۱۵. الْعَرْضِ فِی الزَّکٰوةِ!! وَقَالَ طَاؤُسٌ قَالَ مُعَاذٌ لِاَهْلِ الْیَمَنِ ائْتُوْنِیْ بِعَرْضٍ ثِیَابٍ خَمِیْصٍ اَوْلَبِیْسٍ فِی الصَّدَقَةِ مَکَانَ الشَّعِیْرِ وَالذُّرَةِ اَهْوَنُ عَلَیْکُمْ وَخَیْرٌ لِاَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرُعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ فَلَمْ یَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْعَرْضِ مِنْ غَیْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِیْ خُرْصَهَا، وَسِخَابَهَا وَلَمْ یَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوْضِ!!

۹۱۵۔ سامان واسباب بطور زکوٰۃ! (1) طاؤس نے بیان کیا کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن والوں سے کہا تھا مجھے تم صدقہ میں جو اور مکئی کی جگہ سامان واسباب یعنی خمیصہ (یمنی چادر) استعمال شدہ کپڑے دے سکتے ہو! جس میں تمہارے لئے بھی آسانی ہوگی اور نبی کریم ﷺ کے اصحاب کے لئے بھی بہتری ہوگی (کہ آسانی کے ساتھ یہ سامان منتقل کیا جا سکے گا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ خالد (رضی اللہ عنہ) نے اپنی زرہیں اللہ کے راستے میں رکھ چھوڑی ہیں (اس لئے ان کے پاس کوئی ایسی چیز ہی نہیں جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی۔ جس حدیث کا ٹکڑا ہے وہ آئندہ تفصیل سے آئے گی) نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا (عورتوں سے) کہ صدقہ کرو خواہ تمہیں اپنے زیور ہی کیوں نہ دینے پڑ جائیں۔ آپ نے اپنے اس فرمان میں سامان واسباب کے صدقہ کو دوسری چیزوں سے الگ کر کے نہیں بیان کیا۔ چنانچہ (آپ کے اس فرمان پر) عورتیں اپنی بالیاں اور ہار ڈالنے لگیں، آنحضور ﷺ نے سونے چاندی کے سامان کی بھی کوئی تخصیص نہیں فرمائی تھی!!

(۱۳۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَابَکْرٍ کَتَبَ لَهٗ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَةَ بِنْتَ مُخَاضٍ وَّلَیْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَیُعْطِیْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِیْنَ دِرْهَمًا اَوْشَاتَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَهٗ بِنْتُ مُخَاضٍ عَلٰی وَجْهِهَا وَعِنْدَهٗ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهٗ یُقْبَلُ مِنْهُ وَلَیْسَ مَعَهٗ شَیْءٌ!!

۱۳۵۷۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ثمامہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں (اپنے دور خلافت میں صدقات سے متعلق ہدایت دیتے ہوئے) اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق یہ لکھا تھا کہ جس کا صدقہ بنت مخاض تک پہنچ گیا اور اس کے پاس بنت نہیں تھا بلکہ بنت لبون تھا تو اس سے وہی لے لیا جائے گا اور اس کے بدلہ میں صدقہ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں دے دے گا اور اگر اس کے پاس بنت مخاض نہیں ہے بلکہ ابن لبون ہے تو یہ ابن لبون لے لیا جائے گا اور اس صورت میں

(1) اس باب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ زکوٰۃ کسی اور چیز پر واجب ہوئی تھی اور جتنی واجب ہوئی تھی اتنی ہی قیمت کی کوئی دوسری چیز نکال دی گئی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ حنفیہ کے یہاں بھی یہی مسئلہ ہے اس سلسلے میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف آثار بطور دلیل بیان کئے ہیں اور اگرچہ بعض کا تعلق براہ راست زکوٰۃ سے نہیں ہے لیکن مصنف کے یہاں چونکہ استدلال میں بہت توسیع ہے اس لئے انہوں نے زکوٰۃ کو بہت سے غیر متعلق لیکن مسائل مماثل پر قیاس کیا ہے!!

کچھ دیا نہیں جائے گا!! ❶

(۱۳۵۸) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَاٰى اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَآءَ فَاَتَاهُنَّ وَمَعَهٗ بِلَالٌ نَاشِرٌ ثَوْبَهٗ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِيْ وَاَشَارَ اَيُّوبُ اِلٰى اُذُنِهٖ وَاِلٰى حَلْقِهٖ.

۱۳۵۸۔ ہم سے مومل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی اوران سے عطاء بن ابی رباح نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس وقت میں موجود تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے خطبہ سے پہلے نماز (عید) پڑھی، پھر آپ نے محسوس کیا کہ عورتوں تک آپ کی بات نہیں پہنچی اس لئے آپ ان کے قریب بھی آئے آپ ﷺ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے وہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، چنانچہ آپ نے عورتوں کو نصیحت کی اور ان سے صدقہ کرنے کے لئے فرمایا اور عورتیں ڈالنے لگیں (اپنا صدقہ بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) یہ کہتے وقت ایوب نے اپنے کان اور گلے کی طرف اشارہ کیا!!

باب ۹۱۶. لَايُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَّيُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

۹۱۶۔ متفرق کو جمع نہیں کیا جائے گا اور جمع کو متفرق نہیں کیا جائے گا، سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس طرح نقل کیا ہے!! ❷

(۱۳۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّ لَايُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ!!

۱۳۵۹۔ ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ثمامہ نے حدیث بیان کی اوران سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہی چیز لکھی تھی جسے رسول اللہ ﷺ نے ضروری قرار دی تھی۔ یہ کہ متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور جمع کو متفرق نہ کیا جائے، صدقہ (کی زیادتی یا کمی) کے خوف سے۔!!

باب ۹۱۷. مَاكَانَ مِنَ الْخَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ

۹۱۷۔ دو شریک اپنا حساب خود برابر کرلیں۔ ❸ طاؤس اور عطاء رحمۃ اللہ

---

❶ یعنی اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فرمان یہ ہے کہ زکوٰۃ میں اگر بنت مخاض واجب ہے اور بنت مخاض مالک کے پاس نہیں ہے تو اس صورت میں بنت لبون لے کر جو بنت مخاض سے زیادہ قیمت کا ہوتا ہے بقیہ قیمت جو زائد ہوگی مالک کو واپس کردی جائے گی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز زکوٰۃ میں واجب ہو اس کے علاوہ دوسری اتنی ہی قیمت کی چیزیں دی جاسکتی ہیں بنت مخاض اور بنت لبون وغیرہ مختلف عمر کے اونٹ کو کہتے ہیں تفصیل آئندہ آئے گی!! ❷ جمہور علماء کے یہاں چونکہ مویشی کے کسی ایک جگہ ہونے اور متفرق جگہ ہونے کی صورت میں، ملکیت سے قطع نظر، زکوٰۃ اور اس کے لینے سے متعلق اثر پڑتا ہے اس لئے اس حدیث کے ٹکڑے سے انہوں نے یہی مطلب اخذ کیا ہے کہ اگر مویشی متفرق اور متعدد جگہوں میں ہیں تو انہیں زکوٰۃ لیتے یا دیتے وقت ایک جگہ نہیں کیا جائے گا اور ایک جگہ ہیں تو انہیں متعدد جگہوں اور چراگاہوں میں تقسیم نہیں کیا جائے گا لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں مکان اور چراگاہ کے مختلف اور متعدد ہونے سے زکوٰۃ میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ ان کے یہاں صرف ملک کا اختلاف اور تعدد زکوٰۃ پر اثر انداز ہوتا ہے اس لئے اس حدیث کی تفریق واجتماع سے صرف ملکیت کی حد تک تعدد اور اجتماع مراد ہے اس کی تفصیلات میں چونکہ بہت طوالت تھی اس لئے اسے اس مختصر نوٹ میں نہیں لایا جاسکتا، فقہ کی کتابوں کا اس کے لئے اہل علم مطالعہ کرسکتے ہیں!! ❸ یعنی اگر دو آدمی کسی کام تجارت وغیرہ میں شریک ہیں تو جب زکوٰۃ اور صدقات وصول کرنے والا افسر آئے گا تو وہ اس کا انتظار نہیں کرے گا کہ یہ شرکاء اپنے مال تقسیم کرلیں اور پھر ان کے سرمایہ سے الگ الگ زکوٰۃ لی جائے بلکہ پورے سرمایہ میں جو زکوٰۃ واجب ہوگی افسر اس واجب زکوٰۃ کو لے لے گا، اب یہ شرکاء کا کام ہے کہ حساب کے مطابق واجب شدہ زکوٰۃ کے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَقَالَ طَاوٗسٌ وَّعَطَآءٌ اِذَا عَلِمَ الْخَلِيْطَانِ اَمْوَالَهُمَا فَلاَ يُجْمَعُ مَالُهُمَا قَالَ سُفْيَانُ لَا تَجِبُ حَتّٰى يُتِمَّ لِهٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاةً وَّلِهٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاةً.

علیہ نے فرمایا کہ جب دوشریکوں کو اپنے سرمایہ کا علم (الگ الگ) ہو تو ان کے سرمایہ کو (زکوٰۃ لیتے وقت) جمع نہیں کیا جائے گا سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں ہوسکتی جب کہ دونوں شریکوں کے پاس چالیس چالیس بکریاں نہ ہو جائیں!!

(۱۳۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِىْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ.

۱۳۶۰۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ثمامہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے انہیں وہی بات لکھی تھی جو رسول اللہ ﷺ نے ضروری قرار دی تھی یہ کہ جب دوشریک ہوں تو وہ اپنا حساب برابر برابر کرلیں (اپنے سرمایہ کے مطابق)۔

باب ۹۱۸. زَكٰوةِ الْاِبِلِ ذَكَرَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَاَبُوْذَرٍّ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۱۸۔ اونٹ کی زکوٰۃ ابوبکر، ابوذر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے اسے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے!!

(۱۳۶۱) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَهَا فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ تُؤَدِّىْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا!!

۱۳۶۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یزید نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا، افسوس! اسکی تو بڑی شان ہے کیا تمہارے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ اونٹ بھی ہیں اس نے کہا کہ ہاں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم سات سمندر پار بھی عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کو ضائع جانے نہیں دے گا۔

باب ۹۱۹. مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهٗ!!

۹۱۹۔ کسی پر زکوٰۃ بنت مخاض کی واجب ہوئی لیکن بنت مخاض اس کے پاس نہیں ہے!!

(۱۳۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِىْ اَمَرَا للّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذَعَةٌ

۱۳۶۲۔ ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ثمامہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔ حدیث بیان کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس صدقات کے ان فریضوں کے متعلق لکھا تھا جن کا اللہ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا تھا یہ کہ جس کے اونٹوں کا صدقہ جذعہ ❶ تک

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) حصے تقسیم کرلیں "تفریق مجتمع اور جمع متفرق" کے باب میں ہم نے جس اختلاف کی طرف اشارہ کیا تھا وہی اختلاف اس صورت میں بھی اثر انداز ہوتا ہے اور اس کی تفصیلات بھی طویل ہیں۔ طاؤس اور عطاء رحمۃ اللہ علیہما کے اقوال میں حنفیہ کے مذہب کی حمایت واضح طور پر موجود ہے کہ اعتبار ملک کے اتحاد کا ہے نہ کہ جوار اور مکان کے اتحاد کا، سفیان رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے دونوں کے مطابق مطلب نکلتا ہے لیکن طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موافق لکھا ہے اس لئے ان کی عبارت کے مفہوم کی تعیین بھی امام صاحب ہی کے مسلک کے مطابق کی جائے گی!!

وَّعِنْدَه، حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَ قَالَه، اَوْعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَه، صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَه، الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذْعَةُ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْه، الْجَذْعَةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْشَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَه، صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَه، اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّيُعْطِي شَاتَيْنِ اَوْعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُه، بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَه، حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْشَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُه، بِنْتَ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَه، وَعِنْدَه، بِنْتُ مُخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْه، بِنْتُ مُخَاضٍ وَّ يُعْطِي مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ.

پہنچ گیا اور جذعہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ حقہ ہو تو اس سے صدقہ میں حقہ ہی لے لیا جائے گا لیکن اس کے ساتھ دو بکریاں بھی لی جائیں گی اگر ان کے دینے میں اسے آسانی ہو ورنہ بیس درہم لئے جائیں گے (تاکہ حقہ ② کی کمی کو پورا کر لیا جائے) اور اگر کسی پر صدقہ میں حقہ واجب ہوا ہو اور حقہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ جذعہ ہو تو اس سے جذعہ ہی لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا زکوٰۃ دینے والے کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا (تاکہ جو زیادہ عمر کا جانور صدقہ وصولی کرنے والے نے لیا ہے یہ اس میں منہا ہو جائے اور حساب برابر ہو جائے) اور اگر کسی پر صدقہ حقہ کے برابر ہو گیا اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہے ③ تو اس سے بنت لبون لے لیا جائے گا اور صدقہ دینے والے کو دو بکریاں یا بیس درہم مزید دینے پڑیں گے اور اگر کسی پر صدقہ بن لبون کا واجب ہوا اور ہے اس کے پاس حقہ۔ تو حقہ ہی اس سے لیا جائے گا اور (اس صورت میں) صدقہ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں صدقہ دینے والے کو دے گا اور اگر کسی پر صدقہ میں بنت لبون واجب ہوا اور بنت لبون اس کے پاس نہیں تھا بلکہ بنت مخاض ④ تو اس سے بنت مخاض لے لیا جائے گا لیکن زکوٰۃ دینے والا اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم دے گا۔ ⑤

باب ۹۲۰. زَكٰوةِ الْغَنَمِ!!

۹۲۰۔ بکری کی زکوٰۃ!!

(۱۳۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْمُثَنّٰى الْاَنصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَه، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَه، هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَه، اِلَى الْبَحْرَيْنِ!!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

۱۳۶۳۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن مثنی انصاری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جب انہیں بحرین (عامل) بنا کر بھیجا تھا تو ان کے لئے یہ احکامات لکھ بھیجے تھے!!

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ صدقہ کا وہ فریضہ (جو میں تمہیں لکھ رہا ہوں ؟) ہے جسے رسول اللہ ﷺ

---

① جذعہ یعنی چار سال کا اونٹ جس کا پانچواں سال چل رہا ہو! ② حقہ یعنی تین سال کا اونٹ جس کا چوتھا سال چل رہا ہو۔ ③ بنت لبون یعنی دو سال کا اونٹ جس کا تیسرا سال چل رہا ہو۔ ④ بنت مخاض یعنی ایک سال کا اونٹ جس کا دوسرا سال چل رہا ہو! ⑤ یہ تفصیلات اونٹ کی زکوٰۃ کی ہیں تمام تفصیلات تو فقہ کی کتابوں میں ملیں گی، مصنفؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اونٹ کی زکوٰۃ میں مختلف عمر کے جو اونٹ واجب ہوئے ہیں اگر کسی کے پاس اس عمر کا اونٹ نہ ہو جس کا دینا صدقہ کے طور پر واجب ہوا تھا تو اس سے کم یا زیادہ عمر کے اونٹ بھی دے سکتا ہے البتہ کم دینے کی صورت میں خود اپنی طرف سے اور زیادہ دینے کی صورت میں صدقہ وصول کرنے والے کی طرف سے روپے یا کوئی اور چیز اتنی مالیت کی دی جائے گی جتنی کی کمی یا زیادتی ہوئی ہو، فقہ اور مسائل کی کتابوں میں ہے کہ پچیس اونٹوں پر بنت مخاض زکوٰۃ میں دینا واجب ہے چھتیس اونٹوں پر بنت لبون، چھیالیس پر حقہ اور اکسٹھ پر جذعہ آئندہ حدیث میں بھی اس کی تفصیل ہے۔

الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِي اَمَرَاللّٰهُ بِهٖ رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِيْ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَّ ثَلٰثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّاوَّ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ اِلٰى وَّاحِدَةٍ وَّسِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ يَعْنِىْ سِتَّةً وَّسَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَتَالَبُوْنٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَازَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَّمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ وَّفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَآئِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ علٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا كَانَتْ سَآئِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِفَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا

نے مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا تھا۔ اس لئے جو شخص مسلمانوں سے ان تفصیلات کے مطابق (جو اس حدیث میں ہیں) مانگے تو مسلمانوں کو اسے دیدینا چاہئے ورنہ نہ دینا چاہئے، چوبیس یا اس سے کم اونٹ میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری واجب ہوگی لیکن جب اونٹوں کی تعداد پچیس تک پہنچ جائے گی تو پچیس سے پینتیس تک بنت مخاض واجب ہوگی جو مادہ ہوتی ہے، جب اونٹ کی تعداد چھتیس تک پہنچ جائے (تو چھتیس سے) پینتالیس تک بنت لبون مادہ واجب ہوگی، جب تعداد چھیالیس تک پہنچ جائے (تو چھیالیس سے) ساٹھ تک میں حقہ واجب ہوگی جو جفتی کے قابل ہوتی ہے، جب تعداد اکسٹھ تک پہنچ جائے (اکسٹھ سے) پچھتر تک جذعہ واجب ہوگا، جب تعداد چھہتر تک پہنچ جائے (تو چھہتر سے) نوے تک دو بنت لبون واجب ہوں گی، جب تعداد اکیانوے تک پہنچ جائے (تو اکیانوے سے) ایک سو بیس تک دو حقہ واجب ہوں گی جو جفتی کے قابل ہوتی ہیں۔ ❶ پھر جب ایک سو بیس سے بھی تعداد آگے تک پہنچ جائے تو ہر چالیس پر ایک بنت لبون واجب ہوگی اور ہر پچاس پر ایک حقہ اور اگر کسی کے پاس چار اونٹ سے زیادہ نہیں ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ لیکن جب اس کا اللہ چاہے اور اس کے پانچ ہو جائیں تو اس پر ایک بکری واجب ہو جائے گی اور ان بکریوں کی زکوٰۃ جو (سال کے اکثر حصے جنگل یا میدان وغیرہ میں) چر کر گزارتی ہیں ❷ اگر ان کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی ہو (تو چالیس سے) ایک سو بیس تک ایک بکری واجب ہوگی اور جب ایک سو بیس سے تعداد بڑھ جائے (تو ایک سو بیس سے) دو سو تک دو بکریاں واجب ہوں گی اگر دو سو سے بھی تعداد بڑھ

❶ یہاں تک تو تمام ائمہ اتفاق کرتے ہیں کہ اونٹوں کی تعداد جب ایک سو بیس تک پہنچ جائے تو دو حقہ واجب ہوتے ہیں لیکن اگر اس سے بھی زیادہ اونٹوں کی تعداد پہنچی ہوئی ہو تو حنفیہ کے یہاں اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہوگا کہ اب نئے سرے سے اونٹوں کی گنتی کی جائے اور جس طرح ابتدائی شمار میں اونٹوں کی تعداد کی کمی یا زیادتی پر مختلف قسم کے اونٹ واجب ہوئے تھے اسی طرح اب پھر سابقہ قاعدہ کے مطابق واجب ہوں گے دوسری مرتبہ شمار ایک سو پچاس پر آ کر رک جائے گا، اس شمار میں ہر پانچ اونٹوں پر پچیس تک، یعنی مجموعی تعداد ایک سو پینتالیس ہونے تک ایک بکری زکوٰۃ کے طور پر واجب ہوگی لیکن ایک سو پینتالیس اونٹ جب پورے ہو گئے تو دو حقے اور ایک بنت مخاض واجب ہوں گے اور ایک سو پچاس پر تین حقے ہو جائیں گے اور پھر دوبارہ شمار کے مطابق، زکوٰۃ شروع سے واجب ہوگی، اس سلسلے میں حنفیہ کے مسلک کے لئے بھی دلائل اور احادیث ہیں، علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بڑی بے نظیر بحث کی ہے۔ اہل علم فیض الباری از صفحہ ۳۰ تا ۳۹ جلد ۳ دیکھ سکتے ہیں۔ ❷ یہ یاد رہے کہ بکریوں کی طرح اونٹ اور گائے وغیرہ میں بھی یہی حکم ہے کہ وہ سال کا اکثر حصہ چر کر اپنا پیٹ بھرتی ہیں تب ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ وہ مویشی جنہیں مالک گھر پر باندھ کر چارہ پانی دیتا ہو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

تِسعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا!!

جائے (تو دو سو سے) تین سو تک تین بکریاں واجب ہوں گی اور جب تین سو سے بھی تعداد آگے بڑھ جائے گی تو اب ہر ایک سو پر ایک بکری واجب ہوگی، لیکن اگر کسی شخص کے چرنے والی بکریاں چالیس سے بھی کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی ہاں اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہو (اور تعداد چالیس تک پہنچ جائے تو ایک بکری واجب ہوگی) اور چاندی میں زکوٰۃ چالیسواں حصہ واجب ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی کے پاس ایک سو نوے (درہم) سے زیادہ نہیں ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ ہاں جب اس کا رب چاہے (اور درہم کی تعداد دو سو تک پہنچ جائے تو پھر اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اسی چالیسواں حصہ کے حساب سے)

باب ۹۲۱. لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ اِلَّا مَاشَآءَ الْمُصَّدِّقُ

۹۲۱۔ زکوٰۃ میں بوڑھے اور عیب دار جانور نہ لئے جائیں اور نہ نر لیا جائے، البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا مناسب سمجھے تو لے سکتا ہے۔ ❶

(۱۳۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍؓ كَتَبَ لَهٗ الَّتِي اَمَرَاللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَآءَ الْمُصَّدِّقُ!!

۱۳۶۴۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ثمامہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ احکام کے مطابق لکھا تھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھے، عیبی اور نر نہ لئے جائیں اگر صدقہ وصول کرنے والا مناسب سمجھے، تو لے سکتا ہے)

باب ۹۲۲. اَخْذُ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ!!

۹۲۲۔ بکری کا بچہ زکوٰۃ میں لینا!! ❷

(۱۳۶۵) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

۱۳۶۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی اور انہیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عبیداللہ بن

---

❶ مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ میں خراب اور عیب دار جانور نہیں لئے جائیں گے، کیونکہ یہ اصولاً غلط ہے کہ جانور ہر طرح کے تھے اور جب زکوٰۃ دینی ہوئی تو سب سے خراب جانور زکوٰۃ میں نکال دیا جائے۔ البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا جانور میں ایسی خوبی دیکھے جس سے اس کے عیب کو نظر انداز کیا جا سکے، تو وہ اسے لے سکتا ہے۔ اسی طرح نر اونٹ مادہ کے مقابلہ میں کم قیمت ہوتا ہے اس لئے مادہ ہی لی جائے کیونکہ ساری تفصیلات مادہ ہی کو سامنے رکھ کر طے ہوئی تھیں!! ❷ غالباً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ صدقہ وصول کرنے والا اپنی صواب دید کے مطابق بوڑھے یا عیب والے جانور لے سکتا ہے اس وقت جب کہ اس کے خیال اور تجربہ کے مطابق اس کے لینے میں بیت المال کا کوئی نقصان نہ ہو، تو بکری کا بچہ زکوٰۃ کے طور پر لینے میں بھی اگر صدقہ وصول کرنے والا مناسب سمجھے تو کوئی حرج نہ ہونا چاہئے کیونکہ بچے میں تو پھر بھی بڑھنے اور زیادہ نفع بخش ہونے کی صلاحیت ہوتی ہے اس خیال کے لئے وہ اس عنوان کے تحت دی ہوئی حدیث میں اشارہ سمجھتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اگر یہ لوگ مجھے بکری کا ایک بچہ دینے سے بھی انکار کریں گے جسے رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں لڑوں گا۔ گویا ایسی بھی صورت نکل سکتی ہے کہ بچہ زکوٰۃ میں لیا جا سکے، یہ ملحوظ رہے کہ دینے والے کی خوشی اور رضامندی بھی اس کے لئے ضروری ہے!!

عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَّاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ.

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ابو بکر رضی اللہ (آنحضرت ﷺ کی وفات کے فوراً بعد زکوۃ دینے سے انکار کرنے والوں کے متعلق فرمایا تھا) بخدا! اگر یہ مجھے بکری کے ایک بچے کو دینے سے بھی انکار کریں گے، جسے یہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں ان کے اس انکار پر ان سے جنگ کروں گا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے سوا اور کوئی بات نہیں تھی، جیسا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے بارے میں شرح صدر عطا فرمایا تھا اور پھر میں نے سمجھا کہ فیصلہ انہیں کا حق تھا!!

باب۹۲۳. لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ اَمْوَالِ النَّاسِ فِی الصَّدَقَةِ.

۹۲۳۔ زکوۃ میں لوگوں کی عمدہ چیزیں نہ لی جائیں!!

(۱۳۶۶) حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مَعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ فَلْتَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَاِذَا فَعَلُوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِذَا اَطَاعُوْا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَاتَّقِ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ!!

۱۳۶۶۔ ہم سے امیہ بن بسطام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے روح بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن امیہ نے ان سے یحییٰ بن عبداللہ نے بن صیفی نے ان سے ابو سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا کہ دیکھو، تم ایک ایسی قوم کے یہاں جا رہے ہو جو اہل کتاب (عیسائی، یہودی) ہیں اس لئے سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا، جب وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اسے بھی ادا کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوۃ فرض قرار دی ہے جو ان کے سرمایہ سے لی جائے گی (جو صاحب نصاب ہوں گے) اور انہیں کے غریب طبقہ میں تقسیم کر دی جائے گی جب اسے بھی وہ مان لیں گے تو ان سے زکوۃ وصول کرنا، البتہ عمدہ چیزیں زکوۃ کے طور پر لینے سے) پرہیز کرنا!! ①

باب۹۲۴. لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ!!

۹۲۴۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں!!

(۱۳۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۶۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ مازنی نے انہیں ان کے والد نے اور انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوۃ ضروری نہیں۔ اسی طرح پانچ اوقیہ

① مطلب یہ ہے کہ زکوۃ کے طور پر نہ بہت اچھی چیزیں لی جائیں نہ بہت بری، بلکہ اوسط درجہ کی چیزیں لی جائیں گی جس میں نہ دینے والا زیر بار ہو نہ لینے والا بیت المال۔

قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذُوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ.

سے کم چاندی میں زکوٰۃ ضروری نہیں، اسی طرح پانچ، اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ضروری نہیں!!

باب ۹۲۵. زَکوٰةِ الْبَقَرَةِ وَقَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَعْرِفَنَّ مَاجَآءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَّهَا خُوَارٌ وَّیُقَالُ جُوَارٌ یَّجْاَرُوْنَ یَرْفَعُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْاَرُ الْبَقَرَةُ!!

۹۲۵۔ابوحمید نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے، میں تمہیں (قیامت کے دن، اس حال میں) پہچان لوں گا جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک شخص گائے کے ساتھ اس طرح آئے گا کہ گائے بولتی ہوئی ہوگی، جوار (خوار کے ہم معنی) یجاروں (اس وقت کہتے ہیں جب) اس طرح لوگ اپنی آواز بلند کریں جیسے گائے بولتی ہے!!

(۱۳۶۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَیْتُ اِلَیْهِ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اَوْ وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ اَوْكَمَا حَلَفَ مَامِنْ رَّجُلٍ تَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْبَقَرٌ اَوْغَنَمٌ لَایُؤَدِّیْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِیَ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْظَمَ مَاتَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ عَلَیْهِ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ رَوَاهُ بُكَیْرٌ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ!!

۱۳۶۸۔ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔کہا کہ ہم سے اعمش نے معرور بن سوید کے واسطہ سے حدیث بیان کی' ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے قریب پہنچ گیا تھا اور آپ فرما رہے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے (یا آپ ﷺ نے قسم اس طرح کھائی) اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یا جن الفاظ کے ساتھ بھی آپ نے قسم کھائی ہو اس (تاکید کے بعد فرمایا) کوئی بھی ایسا شخص جس کے پاس اونٹ گائے یا بکری ہو اور وہ اس کا حق نہ ادا کرتا ہو ❶ تو قیامت کے دن اسے لایا جائے گا، دنیا سے زیادہ بڑی اور موٹی تازی کر کے، پھر وہ اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندے گی اور سینگ مارے گی جب آخری جانور اس پر سے گزر جائے گا تو پہلا جانور پھر لوٹ کر آئے گا (اور اسے اپنے سینگ مارے گا اور کھروں سے روندے گا) اس وقت تک یہ سلسلہ برابر قائم رہے گا) جب تک لوگوں کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔اس کی روایت بکیر نے ابوصالح سے کی ہے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے!!

باب ۹۲۶. الزَّکوٰةُ عَلَی الْاَقَارِبِ !!وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ اَجْرَانِ الْقَرَابَةُ وَالصَّدَقَةُ!

۹۲۶۔اعزہ واقارب کو زکوٰۃ دینا! نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے دو اجر ہیں ایک قرابت (کے حق کی ادائیگی کا) اور دوسرے صدقہ کا! ❷

(۱۳۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۳۶۹۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مالک

❶ مسلم کی روایت میں اسی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں 'اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ ادا کرتا ہو' غالباً مصنف کے پیش نظر یہی روایت ہی رہی ہوگی ورنہ مویشیوں کے حقوق مختلف ہیں اور کسی بھی حق تلفی پر گناہ ہوتا ہے مصنف کی شرائط کے مطابق انہیں گائے کی زکوٰۃ کی تفصیلات سے متعلق کوئی حدیث نہیں ملی، جس طرح اس سے پہلے۔ ❷ لیکن زکوٰۃ کے باب میں اس سے اصول وفروع کے وہ اعزہ مستثنیٰ ہیں، جن کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں ہے!!

مَالِکٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَیْهِ بَیْرُحَآءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُهَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِیْهَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْطَلْحَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَاءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَفْعَلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْطَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ تَابَعَهٗ رَوْحٌ وَّ قَالَ یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی وَاِسْمٰعِیْلُ عَنْ مَّالِکٍ رَّآئِحٌ!!

نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے اپنے نخلستانوں کی وجہ سے اور اپنی تمام جائیدار میں سے سب سے زیادہ پسند انہیں بیرحاء کا باغ تھا، یہ باغ مسجد نبوی ﷺ کے بالکل سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس کا شیریں پانی پیا کرتے تھے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "تم نیکی اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز نہ خرچ کرو" تو ابوطلحہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک نیکی نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز نہ خرچ کرو اور مجھے بیرحاء کی جائیداد سب سے زیادہ پسند ہے اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ ہے اس کی نیکی اور اس کے ذخیرہ آخرت ہونے کا امیدوار ہوں، اللہ کے حکم سے جہاں آپ اسے مناسب سمجھیں استعمال کیجئے۔ بیان کیا کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوب! یہ بڑا ہی مفید مال ہے بہت ہی فائدہ مند ہے اور جو بات تم نے کہی میں نے بھی سن لی ہے۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے اپنے اعزہ واقرباء کو دے ڈالو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ ﷺ! میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ انہوں نے اسے اپنے رشتہ داروں اور اپنے چچا کے لڑکوں کو دے دیا اس روایت کی متابعت روح نے کی ہے یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل بن مالک کے واسطہ سے (رابح کے بجائے) رائح نقل کیا ہے!!

(۱۳۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحًی اَوْفِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَاَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ یَآاَیُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوْا فَمَرَّ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ یٰمَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ اِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذٰلِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَارَاَیْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِیْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ

۱۳۷۰۔ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی انہیں عیاض بن عبداللہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عیدالضحیٰ یا عیدالفطر کے موقع پر عیدگاہ تشریف لے گئے، پھر لوگوں کو نصیحت کرنے کے لئے متوجہ ہوئے اور صدقہ کا حکم دیا، فرمایا، لوگو! صدقہ دو، پھر آپ عورتوں کی طرف گئے اور ان سے بھی فرمایا، عورتو! صدقہ دو کہ میں نے جہنم میں اکثریت تمہاری ہی، دیکھی ہے عورتوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ تم لعن وطعن زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہر (کے حسن معاملت) کا انکار کرتی ہو۔ میں نے تم سے زیادہ عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو کار

اِحْدٰکُنَّ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ جَآءَ تْ زَیْنَبُ امْرَاَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ تَسْتَاذِنُ عَلَیْهِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ زَیْنَبُ فَقَالَ اَیُّ الزَّیَانِبِ فَقِیْلَ امْرَاَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوْا لَها فَاُذِنَ لَهَا قَالَتْ یَانَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّکَ اَمَرْتَ الْیَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَکَانَ لِیْ حُلِیٌّ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهٖ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ وَوَلَدَهٗ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَلَیْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُکِ وَوَلَدُکِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهٖ عَلَیْهِمْ!!

آزمودہ مرد کی عقل و دانش اپنی مٹھی میں لیتی ہو! ہاں اے عورتوں! پھر آپ واپس تشریف لائے اور جب گھر پہنچے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا آئیں اور اجازت چاہی، آپ ﷺ سے کہا گیا کہ زینب آئی ہیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کون سی زینب؟ کیونکہ زینب نام کی بہت سی عورتیں تھیں) کہا گیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی، آپ ﷺ نے فرمایا اچھا انہیں اجازت دے دو چنانچہ اجازت دے دی گئی انہوں نے آکر عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ ﷺ نے آج صدقہ کا حکم دیا تھا اور میرے پاس بھی ایک زیور تھا جسے میں صدقہ کرنا چاہتی تھی لیکن ابن مسعودؓ یہ خیال کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اور ان کے لڑکے زیادہ مستحق ہیں جن پر میں صدقہ کروں گی رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ ابن مسعود نے صحیح کہا۔ تمہارے شوہر اور تمہارے لڑکے اس صدقہ کے ان سے زیادہ مستحق ہیں۔ جنہیں تم صدقہ کے طور پر یہ دوگی!! ❶

بابٌ ٩٦٧. لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ!!

٩٦٧۔ مسلمان پر اس کے گھوڑوں کی زکوٰۃ نہیں!!

(١٣٧١) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ عَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِهٖ وَغُلَامِهٖ صَدَقَةٌ.

١٣٧١۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سلیمان بن یسار سے سنا، ان سے عراک بن مالک نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ واجب نہیں!! ❷

---

❶ اس حدیث میں اس کی کوئی تصریح نہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی جو صدقہ دینا چاہتی تھیں وہ نفلی تھا یا زکوٰۃ۔ احناف کے مسلک کی بنا پر بیوی شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی اور نہ کوئی ایسے شخص کو دے سکتا ہے جس کے اخراجات کی کفالت اس کے ذمہ واجب ہو اس لئے ہم یہ کہیں گے کہ حدیث میں نفلی صدقہ مراد ہے زکوٰۃ نہیں! ظاہر اور سیاق عبارت سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے! ❷ گھوڑے اگر سواری، بار برداری یا جہاد کے لئے رکھے گئے ہوں تو تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ ایسے گھوڑوں کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، لیکن اگر یہی گھوڑے تجارت کے لئے ہوں تو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ ان گھوڑوں کی زکوٰۃ جب نصاب پورا ہو جائے، واجب ہوگی اب ایک تیسری صورت یہ ہے کہ گھوڑے کوئی شخص نسل بڑھانے وغیرہ کے لئے پالتا ہے اور اس کے پاس نر، مادہ ہر طرح کے گھوڑے موجود ہیں تو حنفیہ کے مسلک کی بنا پر ایسے گھوڑوں کی زکوٰۃ بھی واجب ہوگی۔ اسی طرح غلام اگر تجارت کے لئے ہوں تو تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ زکوٰۃ واجب ہوگی اس حدیث میں کسی قید کے بغیر یہ حکم بیان ہوا ہے کہ گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ لیکن امت اس بات پر اتفاق کرتی ہے کہ اس عموم کے ساتھ اس حکم کا اطلاق نہیں ہوگا، دونوں میں کوئی نہ کوئی صورت ایسی سب کے یہاں ہے کہ نصاب پورا ہونے پر ان کی زکوٰۃ دینی پڑتی ہے اس لئے احناف یہ کہتے ہیں کہ جس طرح غلام سے اس حدیث میں سب کے نزدیک ایسے غلام مراد ہیں جو خدمت کے لئے ہوں کہ ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اسی طرح گھوڑے بھی ایسے گھوڑے مراد ہیں جو نجی ضروریات یا بربرداری کے لئے استعمال ہوتے ہیں ورنہ گھوڑوں کی زکوٰۃ خود عمر رضی اللہ عنہ نے وصول کرائی تھی، نبی کریم ﷺ کے عہد میں گھوڑوں کی بڑی قلت تھی، آپ واقعات یاد کیجئے، بدر کے موقعہ پر مسلمانوں کے پاس تین گھوڑے تھے ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں نسل بڑھانے کا کوئی سوال نہیں رہ جاتا یہ بھی ملحوظ رہے کہ گھوڑے کی زکوٰۃ دوسرے جانوروں کی طرح نہیں لی جاتی بلکہ ہر گھوڑے پر ایک دینار یا اس کے برابر کوئی چیز لینے کا حکم ہے جب کہ دوسرے جانوروں کی زکوٰۃ میں شریعت نے تفصیل کردی ہے کہ فلاں جانور اتنی عمر کا لیا جائے وغیرہ، اسی طرح گھوڑے کے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب ۹۲۸. لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ.

(۱۳۷۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهٖ وَلَا فِي فَرَسِهٖ!!

۹۲۸۔ مسلمان پر اس کے غلام کی زکوٰۃ واجب نہیں!!

۱۳۷۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے خثیم بن عراک بن مالک نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے اور ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خثیم بن عراک بن مالک نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر نہ اس کے غلام کی زکوٰۃ ضروری ہے اور نہ گھوڑے کی!!

باب ۹۲۹. الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتٰمٰى !!

(۱۳۷۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَآءُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاسَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِيْ مَايُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ مَاشَاْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَايُكَلِّمُكَ فَرَاَيْنَا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَآءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَايَاتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْيُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ

۹۲۹۔ یتیموں کو صدقہ دینا!!

۱۳۷۳۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن ابی میمونہ نے بیان کیا کہ ہم سے عطاء بن یسار نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے، ہم بھی آپ کے چاروں طرف بیٹھ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی خوش حالی اور اس کی زیبائش اور آرائش کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، ایک شخص نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا اچھائی برائی پیدا کرے گی اس پر نبی کریم ﷺ خاموش ہوگئے اس لئے اس شخص سے کہا جانے لگا کہ کیا بات تھی، تم نے نبی کریم ﷺ سے ایک بات پوچھی لیکن آنحضور ﷺ تم سے بات نہیں کرتے پھر ہم نے محسوس کیا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ پسینہ صاف کیا (کیونکہ وحی نازل ہوتے وقت اس کی عظمت کی وجہ سے پسینہ آنے لگتا تھا) اور پھر پوچھا کہ سوال کرنے والے صاحب کہاں ہیں ہم نے محسوس کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے (سوال کی) تعریف کی پھر آپ ﷺ نے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) مالک پر اس کا بھی کوئی دباؤ نہیں کہ بیت المال کو زکوٰۃ دے لیکن دوسرے جانوروں کی زکوٰۃ بیت المال میں آئے گی، مالک کو اس کا حق نہیں کہ کسی کو اپنے طور پر اپنے جانوروں کی زکوٰۃ دے دے، بہر حال یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے اور چونکہ گھوڑا انہایت کارآمد جانور ہے اس لئے شریعت نے اس کے پالنے کی ہمت افزائی زیادہ کی ہے۔

حَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا اَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ مَنْ يَاخُذُهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَالَّذِيْ يَاكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ!!

فرمایا کہ اچھائی برائی نہیں پیدا کر سکتی لیکن موسم بہار میں بعض ایسی گھاس بھی اگتی ہے جو جان لیوا یا تکلیف دہ ثابت ہوتی ہیں۔ البتہ ہریالی چرنے والا وہ جانور بچ جاتا ہے جو خوب چرتا ہے اور پھر جب اس کی دونوں کوکھیں بھر جاتی ہیں تو سورج کی طرف رخ کر کے پاخانہ پیشاب کر دیتا ہے اور پھر چرتا ہے اسی طرح یہ مال و دولت بھی ایک خوشگوار سبزہ زار ہے اور مسلمان کا وہ مال کتنا عمدہ ہے جو مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا جائے۔ ① یا جس طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ② ہاں اگر کوئی شخص استحقاق کے بغیر زکوٰۃ لے لیتا ہے تو اس کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور قیامت کے دن یہ اس کے خلاف گواہ ہوگا!!

باب ٩٣٠. اَلزَّكٰوةَ عَلَى الزَّوْجِ وَالْاَيْتَامِ فِي الْحِجْرِ. قَالَهٗ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٩٣٠۔ شوہر کو یا اپنی زیر تربیت یتیم بچوں کو زکوٰۃ دینا اس کی روایت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے کی ہے۔

(١٣٧٤) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ بِمِثْلِهٖ سَوَآءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ وَاَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَجْزِيْ عَنِّيْ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِيْ اَنْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا

١٣٧٤۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے ان سے عمرو بن حارث نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا نے (اعمش نے) کہا کہ میں نے اس حدیث کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہوں نے بھی مجھ سے ابو عبیدہ کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن حارث نے اور ان سے عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا نے بالکل اسی طرح حدیث بیان کی (جس طرح حدیث آگے آ رہی ہے کہ) زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں مسجد میں تھی اور رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا تھا کہ آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے، صدقہ کرو، خواہ اپنے زیور ہی کا ہو۔ زینب رضی اللہ عنہا عبداللہ رضی اللہ عنہ (اپنے شوہر) پر بھی خرچ کرتی تھیں اور چند یتیموں پر بھی جو ان کی پرورش میں تھے ③ اس لئے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھئے کہ کیا وہ صدقہ بھی ادا ہو جائے گا جو میں آپ پر اور ان یتیموں پر خرچ کروں جو میری پرورش

① اس تمثیل کا مقصد یہ ہے کہ اچھائی کو اگر اچھی اور مناسب جگہوں میں استعمال کیا جائے یا اچھائی کو حاصل کرنے کے لئے غلط طریقے نہ اختیار کئے جائیں تو اس سے برائی نہیں پیدا ہو سکتی ہاں اگر مناسب جگہوں میں اس کا استعمال نہ ہو تو اس سے برائی پیدا ہوتی ہے۔ ② یعنی راوی کو شک ہے کہ حضور ﷺ نے یہی الفاظ ارشاد فرمائے تھے، یا اس کے ہم معنی کوئی اور الفاظ۔ یہ شک حدیث کے راوی یحییٰ کو تھا۔ ③ عبداللہ بن مسعودؓ بڑی غربت کی زندگی گزارتے تھے لیکن ان کی بیوی کے پاس ذرائع تھے جن سے وہ خرچ اخراجات کیا کرتی تھیں!!

مِثْلُ حَاجَتِیْ فَمَرَّ عَلَیْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَجْزِیْٔ عَنِّیْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰی زَوْجِیْ وَ اَیْتَامٍ لِّیْ فِیْ حُجْرِیْ وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَیْنَبُ فَقَالَ اَیُّ الزَّیَانِبِ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَ اَجْرُ الصَّدَقَةِ.

میں ہیں لیکن ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم خود رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لو، اس لئے میں خود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت آپ ﷺ کے دروازے پر ایک انصاری خاتون میری ہی جیسی ضرورت لے کر موجود تھیں، پھر ہمارے پاس سے بلال رضی اللہ عنہ گزرے تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیجئے کہ کیا وہ صدقہ ادا ہو جائے گا جسے میں اپنے شوہر اور چند اپنی زیر پرورش یتیم بچوں پر خرچ کر دوں گی ہم نے یہ بھی کہا کہ ہمارے متعلق کچھ آنحضور ﷺ سے نہ کہنا' چنانچہ وہ اندر گئے اور دریافت کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دونوں کون، خاتون ہیں؟ انہوں نے کہہ دیا کہ زینب! آپ نے دریافت فرمایا کہ کون زینب؟ کہا کہ عبداللہؓ کی بیوی جواب آپ ﷺ نے یہ دیا کہ ہاں (صدقہ ادا ہو جائے گا اور انہیں دو اجر ملیں گے۔ ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کا!!

(۱۳۷۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِیَ اَجْرٌ اِنْ اَنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِیْ فَقَالَ اَنْفِقِیْ عَلَیْهِمْ فَلَکِ اَجْرُمَا اَنْفَقْتِ عَلَیْهِمْ!!

۱۳۷۵۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدہ نے ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ام سلمہ نے بیان کیا کہ کیا اگر میں ابوسلمہ کی اولاد پر خرچ کروں تو مجھے ثواب ملے گا کیونکہ وہ میری بھی اولاد ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ان پر خرچ کرو' تم جو کچھ بھی ان پر خرچ کرو گی اس کا اجر ملے گا!!

باب ۹۳۱. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَفِی الرِّقَابِ وَالْغَارِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیُذْکَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یُعْتِقُ مِنْ زَکٰوةِ مَالِهٖ وَیُعْطِیْ فِی الْحَجِّ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنِ اشْتَرٰی اَبَاهُ مِنْ زَکٰوةٍ جَازَ وَیُعْطٰی فِی الْمُجَاهِدِیْنَ وَالَّذِیْ لَمْ یَحُجَّ ثُمَّ تَلَا اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ الْاٰیَةَ فِیْ اَیِّهَا اَعْطَیْتَ اَجْزَتْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالِدًا اِحْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیُذْکَرُ عَنْ اَبِیْ لَاسٍ حَمَلَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ!!

۹۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (زکوٰۃ کے مصارف بیان کرتے ہوئے کہ زکوٰۃ) غلام آزاد کرانے، مقروضوں کے قرض ادا کرنے اور اللہ کے راستے میں سفر کرنے والوں (وغیرہ کو دینی چاہئے) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ اپنی زکوٰۃ سے غلام آزاد کرا سکتا ہے اور حج کے لئے دے سکتا ہے حسن رحمۃ علیہ نے فرمایا کہ اگر زکوٰۃ کے مال سے اپنے والد کو خرید لیا تو جائز ہے اور مجاہدین کے اخراجات کے لئے بھی دی جا سکتی ہے، اسی طرح اس شخص کو بھی دی جا سکتی ہے جس نے حج نہ کیا ہو (تاکہ اس امداد سے حج کر سکے) پھر آپ نے اس آیت "صدقات فقیروں کے لئے ہیں" کی آخر آیت تک تلاوت کی کہ (آیت میں بیان شدہ تمام مصارف زکوٰۃ میں سے) جس کو بھی زکوٰۃ دے دیجئے ادا ہو جائے گی!! اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ خالد رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہیں اللہ تعالیٰ

کے راستے میں دے دی ہیں ابولاس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں صدقہ کے اونٹ پر سوار کر کے حج کے لئے بھیجا تھا!!

(۱۳۷۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ وَلِيْدٍ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَنْقِمُ بْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِاحْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَّمِثْلُهَا مَعَهَاتَا بَعَهُ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ ابْنُ اسْحٰقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ هِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حُدِّثْتُ عَنِ الْاَعْرَجِ مِثْلَهٗ!!

۱۳۷۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے اعرج کے واسطہ سے خبر دی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم دیا (اور عمر رضی اللہ عنہ کو وصول کرنے کے لئے بھیجا) پھر آپ کو اطلاع دی گئی (عمر رضی اللہ عنہ نے اطلاع دی) کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے صدقہ دینے سے انکار کر دیا ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابن جمیل کیا انکار کرتا ہے۔ ابھی کل تک تو وہ فقیر تھا، پھر اللہ اور اس کے رسول (کی دعاء کی برکت) نے اسے مالدار بنا دیا، باقی رہے خالد، تو ان پر تم لوگ زیادتی کرتے ہو، انہوں نے تو اپنی زرہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے رکھی ہیں اور عباس بن عبدالمطلب تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں اور ان سے جو صدقہ وصول کیا جا سکتا ہے وہ اور اتنا ہی اور انہیں دینا ہے ❶ اس روایت کی متابعت ابوالزناد نے اپنے والد کے واسطہ سے کی اور ابن اسحاق نے ابوالزناد کے واسطہ سے یہ الفاظ بیان کئے هي عليه ومثلها معها (صدقہ کے لفظ کے بغیر) اور ابن جریج نے کہا کہ مجھ سے اعرج کے واسطہ سے اسی طرح حدیث بیان کی گئی!!

---

❶ اس حدیث میں تین اصحاب کا واقعہ ہے ابن جمیل کے متعلق کہا جاتا ہے کہ پہلے منافق تھے لیکن بعد میں توبہ کی اور مخلص مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو گئے تھے اپنی ابتدائی زندگی میں یہ نہایت غریب اور مفلوک الحال تھے جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے لئے دعا کی تھی آپ کی دعا کی برکت سے مال و دولت کی ان کے پاس کوئی کمی نہیں تھی اور ایک زمانہ آ گیا تھا کہ یہ لاکھوں میں تلتے تھے جب مال و دولت بے پناہ ہو گئی تو مدینہ کا قیام ترک کر کے بادیہ میں جا بسے تھے اور نماز پنجگانہ اور جمعہ کی حاضری سب کچھ چھوڑ دی تھی جس وقت رسول اللہ ﷺ کا آدمی زکوٰۃ وصول کرنے ان کے پاس آیا تو انہوں نے انکار کر دیا تھا رسول اللہ ﷺ اس پر ناراض ہو گئے تھے اور زکوٰۃ پھر ان سے کبھی نہیں لی انہوں نے دینی بھی چاہی جب بھی نہیں لی خلفاء راشدین کا بھی ان کے ساتھ ہمیشہ یہی طرز عمل رہا اس حدیث میں ہے کہ ابن جمیل کے انکار پر رسول اللہ ﷺ نے اظہار ناگواری فرمایا لیکن دو اور صاحبان کے انکار کو معقول عذر پر محمول کیا خالد رضی اللہ عنہ نے اپنا کچھ سامان اللہ کے راستے میں دے دیا تھا اور اسی کو ان کی زکوٰۃ سمجھا گیا عباس رضی اللہ عنہ کے انکار کی وجہ یہ تھی کہ بیت المال پر ان کا قرض چلتا تھا نبی کریم ﷺ ان سے ان کی زکوٰۃ قرض کے طور پر لے لیتے تھے اور پھر انہیں وقتی ضروریات پر خرچ کرتے تھے جب زکوٰۃ کا مال آتا تو عباس رضی اللہ عنہ کی زکوٰۃ کا جو قرض لیا تھا اتنا اس مد میں جمع کر دیتے، لہذا عباس رضی اللہ عنہ کی زکوٰۃ ادا ہو چکی تھی، اس لئے ان سے سوال ہی غلط تھا، عباس رضی اللہ عنہ سے دو دو سال تک کی زکوٰۃ رسول اللہ ﷺ لے لیا کرتے تھے حدیث میں اسی کی طرف اشارہ ہے!!

باب ٩٣٢ . اَلِاسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ!!

(١٣٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ﹰالْخُدْرِيِّ ؓ اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَاعِنْدَهٗ فَقَالَ مَايَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَآءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ!!

٩٣٢۔سوال سے دامن بچانا!!

١٣٧٧۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی انہیں عطاء بن یزید لیثی نے اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے انہیں دیا پھر انہوں نے سوال کیا اور آپ ﷺ نے پھر دیا، جو چیز آپ کے پاس تھی اب وہ ختم ہو چکی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس کوئی اچھی چیز ہو تو میں اسے بچا نہیں رکھوں گا اور جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے سوال کے مواقع سے محفوظ رکھتے ہیں جو شخص بے نیازی برتتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے بے نیاز بنا دیتے ہیں جو شخص صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے استقلال دیتے ہیں اور کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بے پایاں نعمت نہیں ملی!!

(١٣٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْتِيَ رَجُلًا فَيَسْاَلَهٗ اَعْطَاهُ اَوْمَنَعَهٗ!!

١٣٧٨۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں ابوالزناد نے انہیں اعرج نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے ایک شخص رسی سے لکڑیوں کا بوجھ باندھ کر اپنی پیٹھ پر اٹھا لائے (جنگل سے اور پھر انہیں بازار میں فروخت کر کے رزق حاصل کرے) اس شخص سے (دین اور دنیا دونوں میں) بہتر ہے جو کسی کے پاس آ کر سوال کرتا ہے جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اسے دے یا نہ دے!!

(١٣٧٩) حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْمَنَعُوْهُ

١٣٧٩۔ہم سے ابوموسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی اگر (ضرورت مند ہو تو رسی لے کر آئے اور لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اپنی پیٹھ پر رکھ لے اور اسے بیچے اگر اس طرح اللہ تعالیٰ اس کی عزت کو محفوظ رکھ لے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرتا پھرے اسے لوگ دیں یا نہ دیں!!

(١٣٨٠) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ

١٣٨٠۔ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں یونس نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب نے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے

سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِي ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ يَاحَكِيْمُ اَنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَايَشْبَعُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِالسُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَااَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَدْعُوْ حَكِيْمًا اِلَى الْعَطَآءِ فَيَابٰى اَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى حَكِيْمٍ اِنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَابٰى اَنْ يَّاْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ!!

رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا، آپ ﷺ نے عطا فرمایا میں نے پھر مانگا اور آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا، اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ حکیم! یہ دولت بڑی شاداب اور بہت ہی مرغوب ہے اس لئے جو شخص اسے دل کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے تو اس کی دولت میں برکت ہوتی ہے اور جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اس کی دولت میں برکت نہیں ہوتی اس کی مثال اس شخص جیسی ہوتی ہے جو کھاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا، اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے (بہرحال) بہتر ہے۔ حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اب اس کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا تا آنکہ اس دنیا ہی سے جدا ہو جاؤں، چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حکیم رضی اللہ عنہ کو کوئی چیز دینا چاہتے تو وہ قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے! پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں دینا چاہا تو انہوں نے اس کے لینے سے بھی انکار کر دیا اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمانو! میں تمہیں حکیم کے معاملہ میں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کا حق انہیں دینا چاہا تھا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا ہے حکیم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اسی طرح کسی سے بھی کوئی چیز لینے سے ہمیشہ اپنی زندگی بھر انکار کرتے رہے!! ❶

باب ۹۳۳. مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ!!

۹۳۳۔ جسے اللہ تعالیٰ نے کسی سوال اور لالچ کے بغیر کوئی چیز دی، مالداروں کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا حق ہے!! ❷

(۱۳۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنَسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ اِذَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَّاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

۱۳۸۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زہری نے ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی چیز عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ آپ مجھ سے زیادہ محتاج کو دے دیجئے لیکن آنحضور ﷺ فرماتے کہ پکڑو بھی، اگر تمہیں کوئی ایسا مال ملے جس پر تمہاری حریصانہ نظر نہ ہو اور نہ تم نے مانگا ہو تو اسے قبول کر لو، اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو اس کے پیچھے بھی نہ پڑو!!

---

❶ یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عہد میں پختگی اور استقلال کی ایک معمولی سی مثال ہے جو وعدہ کیا تھا اسے اس طرح پورا کر دکھایا کہ اب اپنا حق بھی دوسروں سے نہیں لیتے۔ فرضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین! ❷ مطلب یہ ہے اگر دینے والا کسی کو دے کر خوشی محسوس کرتا ہے تو ضرورت مند کے لئے اس سے لینے میں کوئی حرج نہیں حدیث میں بھی اسی طرح کی صورت ہے اس میں دینے والا بھی دے کر خوش ہوتا ہے اور لینے والے کو بھی ذلت نہیں اٹھانی پڑتی۔

باب ٩٣٤. مَنْ سَاَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا!!

(١٣٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيىٰ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِیَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِیْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَّقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْاُذُنِ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِاٰدَمَ ثُمَّ بِمُوْسٰى ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ جَعْفَرٍ فَيَشْفَعُ لِيُقْضٰى بَيْنَ الْخَلْقِ فَيَمْشِیْ حَتّٰى يَاْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَحْمَدُهٗ اَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَخِی الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْاَلَةِ!!

٩٣٤۔ اگر کوئی شخص دولت بڑھانے کے لئے سوال کرے؟

١٣٨٢۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن ابی جعفر نے کہا کہ میں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص لوگوں کے سامنے ہمیشہ ہاتھ پھیلاتا رہتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ چہرہ پر گوشت ذرا بھی نہ ہوگا ❶ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سورج اتنا قریب ہوجائے گا کہ پسینہ آدھے کان تک پہنچ جائے گا لوگ اسی حالت میں آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے پھر موسیٰ علیہ السلام سے کریں گے، پھر محمد ﷺ سے۔ عبداللہ نے اپنی روایت میں یہ زیادتی کی ہے کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن ابی جعفر نے حدیث بیان کی کہ "آنحضور ﷺ شفاعت کریں گے (خداوند ذوالجلال کی بارگاہ میں) کہ مخلوق کا فیصلہ کیا جائے۔ پھر آپ آگے بڑھیں گے اور جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑ لیں گے ❷ اور اسی دن اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود عطا فرمائیں گے جس کی تمام اہل حشر تعریف کریں گے اور معلّی نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے نعمان بن راشد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے زہری کے بھائی عبداللہ بن راشد نے ان سے حمزہ بن عبداللہ نے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث سوال کے متعلق انہوں نے سنی تھی۔

باب ٩٣٥. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَايَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَكَمِ الْغِنٰى وَقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ، يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

٩٣٥۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جو لوگوں سے باصرار نہیں مانگتے اور غنا کی حد نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "وہ شخص جو اتنا مال نہیں پاتا جس سے اپنی ضرورت پوری کر سکے" (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) صدقہ ان (فقراء کو بھی دیا جائے جو) اللہ کے راستے میں گھرے ہوئے ہیں (جہاد کرنے کے لئے اور) اسی وجہ سے وہ سفر نہیں کر سکتے (تجارت اور دوسری ضروریات کے لئے) ناواقف انہیں سوال نہ کرنے کی وجہ سے غنی سمجھتے ہیں، آخر آیت فان اللہ به علیم تک!! ❸

(١٣٨٣) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

١٣٨٣۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے

❶ اشارہ مانگنے والے کی ذلت اور رسوائی کی طرف ہے ❷ اس سے یہ مقصد ہے کہ اس وقت آپ اللہ تبارک وتعالیٰ سے بہت قریب ہوجائیں گے مقام محمود وہ شفاعت عظمیٰ ہے جس سے آنحضور ﷺ نوازے جائیں گے، بحث آئندہ آئے گی انشاءاللہ!! ❸ یعنی قرآن مجید میں جو آیا ہے کہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ تَرُدُّهٗ الْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ لَيْسَ لَهٗ غِنًى وَّيَسْتَحْيِیْ وَلَا يَسْاَلُ النَّاسَ اِلْحَافًا !!

حدیث بیان کی کہا کہ مجھ کو محمد بن زیاد نے خبر دی کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک دو لقمے دردر پھراتے ہیں مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہیں لیکن اسے شرم آتی ہے اور وہ لوگوں سے مانگنے میں اصرار نہیں کرتا!!

(۱۳۸۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِالْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ عَنِ الشُّعْبِیِّ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِیْ كَاتِبُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنِ اكْتُبْ اِلَیَّ بِشَیْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيْلَ وَقَالَ وَ اِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ

۱۳۸۴۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل بن علیہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حذاء نے حدیث بیان کی ان سے ابن اشوع نے ان سے شعبی نے کہا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہؓ کے کاتب نے حدیث بیان کی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ انہیں کوئی ایسی بات لکھیں جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تمہارے لئے تین چیزیں پسند نہیں کرتا، بلا وجہ کی بکواس۔ فضول خرچی اور لوگوں سے بار بار سوال کرنا!!

(۱۳۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الزُّهْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَّاَنَا جَالِسٌ فِيْهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيْهِمْ لَمْ يُعْطِهٖ وَهُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَیَّ فَقُمْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۸۵۔ ہم سے محمد بن عزیز زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند اشخاص کو کچھ دیا، وہیں میں بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے ایک شخص کو چھوڑ گئے اور انہیں کچھ نہیں دیا: حالانکہ وہ میری خیال میں زیادہ لائق توجہ تھے اس لئے میں نے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) فقراء کو صدقہ دیا جائے تو فقیر کہتے کسے ہیں؟ اور اس کے مقابلہ میں غنی کون کہلائے گا کہ اسے صدقہ لینا درست نہ ہوگا اس کی تشریح حدیث سے کی کہ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے پاس اتنا روپیہ پیسہ نہ ہو کہ وہ اس سے اپنی ضروریات زندگی پوری کر سکے تو وہ فقیر ہے اور اگر ضرورت کے مطابق ہے تو وہ غنی ہے اور اسے صدقہ یا زکوۃ نہ لینی چاہئے اس کے بعد دینے والوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ مانگنے والوں سے زیادہ وہ ان محتاجوں کا خیال رکھیں جو لوگوں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے اور صدقہ کے مال کے مستحق ہیں لیکن عزت نفس کا پاس وخیال رکھتے ہیں سوال کرنے والوں کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ مانگنے سے حتی الامکان بچیں اور مانگنے میں اصرار تو بہر حال نہ کریں صدقہ وخیرات وہی، ہضم ہوتی ہے جو خوشی سے ملے اسلام زندگی کی تمام ضروریات کا خیال رکھتا ہے اور ہر طبقہ کی رعایت کرتا ہے گداگری اسلام میں ایک لمحہ کے لئے بھی پسند نہیں بلکہ ہر شخص کو اپنی محنت کی کمائی کھانے پر اسلام نے زور دیا ہے اور دوسروں پر بار بننے سے روکا ہے لیکن دوسری طرف احادیث میں مانگنے والے کو کچھ نہ کچھ دینے کی بھی تاکید کی گئی ہے کہ اگر اس نے مانگ کر اپنے آپ کو ذلیل کیا تو کم از کم تم اس کو ذلیل نہ کرو اور اسلامی عزت وشرافت کا اس کے ساتھ برتاؤ کرو، غریبوں کو اس کی تاکید کہ وہ ہاتھ پھیلانے سے بچیں اور امیروں کو اس کی تاکید کہ زد اگر کوئی ہاتھ پھیلا دے تو اسے محروم نہ کریں۔ ہاں اور جو غریب اور محتاج عزت اور نفس کا خیال رکھتے ہیں اور مانگتے نہیں پھرتے انہیں ان کے گھر جا کر پوری عزت کے ساتھ دینا چاہئے!!

فَسَارَرْتُه، فَقُلْتُ مَالَکَ عَنْ فُلَانٍ وَ اللّٰهِ اِنِّی لَاُرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَکَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِی مَاأَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَکَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّی لَاُرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَکَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِی مَا اَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَکَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّی لَاُرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْمُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنِّی لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَيْرُه، اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّکَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْهِهٖ وَعَنْ اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّه، قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يُحَدِّثُ بِهٰذَا فَقَالَ لِیْ فِی حَدِيْثِهٖ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ لَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِیْ وَ کَتِفِیْ ثُمَّ قَالَ اَقْبِلْ اَیْ سَعْدُ اِنِّی لَاُعْطِی الرَّجُلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فَکُبْکِبُوْا قُلِبُوْا مُکِبًّا اَکَبَّ الرَّجُلُ اِذَاکَانَ فِعْلُه، غَيْرَ وَاقِعٍ عَلٰی اَحَدٍ فَاِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتَ کَبَّهُ اللّٰهُ لِوَجْهِهٖ وَکَبَبْتُه، اَنَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ صَالِحُ ابْنُ کَيْسَانَ هُوَ اَکْبَرُ مِنَ الزُّهْرِیِّ وَهُوَ قَدْاَدْرَکَ ابْنَ عُمَرَ!!

رسول اللہ ﷺ کے قریب جا کر چپکے سے عرض کی، فلاں شخص کو آپ ﷺ نے کیوں نہیں دیا؟ بخدا میں انہیں مومن خیال کرتا ہوں (یعنی وہ منافق نہیں ہیں کہ آپ انہیں نظر انداز کریں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یا مسلمان؟ بیان کیا کہ اس پر میں تھوڑی دیر خاموش رہا لیکن میں ان کے متعلق جو کچھ جانتا تھا اس نے مجھے پھر مجبور کیا اور میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ فلاں کو کیوں نظر انداز کر رہے ہیں بخدا میں انہیں مومن سمجھتا ہوں آپ نے پھر فرمایا یا مسلمان؟ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا پھر آپ نے فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں (اور دوسرے کو نظر انداز کر جاتا ہوں) حالانکہ دوسرا میری نظر میں پہلے سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ کیونکہ (جس کو میں دیتا ہوں اسے نہ دینے کی صورت میں) مجھے ڈر اس کا رہتا ہے کہ کہیں اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں نہ ڈال دیا جائے ❶ اور (یعقوب بن ابراہیم) نے اپنے والد سے وہ صالح سے وہ اسماعیل بن محمد سے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ یہی حدیث بیان کر رہے تھے انہوں نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ سعد (رضی اللہ عنہ) کے کاندھے پر رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک رکھ کر فرمایا، سعد! ادھر سنو، میں ایک شخص کو دیتا ہوں الخ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ (قرآن مجید) میں کبکبوا اوندھے لٹا دینے کے معنی میں ہے، اکب الرجل اس وقت کہیں گے جب اس کے فعل کا کوئی مفعول نہ ہو (یعنی اس میں مزید، لازم استعمال ہوتا ہے) لیکن جب یہ فعل کسی مفعول پر واقع ہو تو کہتے ہیں کبہ اللہ لوجھہ و کببتہ انا ❷ (مجرد متعدی استعمال ہوتا ہے) ابوعبداللہ نے کہا کہ صالح بن کیسان زہری سے عمر میں بڑے تھے اور ان کی ملاقات ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہے۔

(۱۳۸۶) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْکِيْنُ الَّذِیْ يَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ

۱۳۸۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کا چکر کاٹتا پھرتا ہے تا کہ اسے دو ایک لقمہ یا دو ایک کھجور مل

❶ یعنی بعض لوگوں کی طبیعت چھوٹی ہوتی ہے اگر انہیں کچھ دیا جائے تو اسلام پر قائم ہیں ورنہ بڑی جلدی ان کے دل انکار پر آمادہ ہو جاتے ہیں یہ حدیث اس سے پہلے آچکی ہے۔ ❷ مصنف ؒ کی عادت ہے کہ جب حدیث میں کوئی لغت غریب استعمال ہوتا ہے اور قرآن میں بھی اس کا استعمال ہوا ہوتا ہے تو اس حدیث کو بیان کر کے لغت غریب کی تشریح کر دیا کرتے ہیں اس حدیث میں "یکب" استعمال ہوا تھا، قرآن میں بھی کبکبوا آیا ہے، اسی کی مناسبت سے یہاں ان الفاظ کی تھوڑی سی تشریح کر دی!!

تَرُدُّہٗ، اَللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَانِ وَالتَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَ لٰکِنِ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُّغْنِیْہِ وَلَا یُفْطَنُ بِہٖ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْہِ وَلَایَقُوْمُ فَیَسْاَلُ النَّاسَ

جائیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا نہیں کہ اپنی ضروریات پوری کرلے، اس کا حال بھی کسی کو معلوم نہیں کہ کوئی اسے صدقہ ہی دے دے اور نہ وہ خود ہاتھ اٹھانے کے لئے اٹھتا ہے!!

(۱۳۸۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ ثُمَّ یَغْدُوْ اَحْسِبُہٗ قَالَ اِلَی الْجَبَلِ فَیَحْتَطِبَ فَیَبِیْعَ فَیَاْکُلَ وَ یَتَصَدَّقَ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ!!

۱۳۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک شخص اپنی رسی لے کر (میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا) پہاڑوں میں چلا جائے پھر لکڑیاں جمع کر کے انہیں فروخت کرے اسے کھائے اور صدقہ بھی کرے۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے!!

باب ۹۳۶. خَرْصِ التَّمْرِ!!

۹۳۶۔ کھجور کا اندازہ! ❶

(۱۳۸۸) حَدَّثَنَا سَھْلُ بْنُ بَکَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ عَبَّاسِ نِالسَّاعِدِیِّ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ نِالسَّاعِدِیِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ تَبُوْکَ فَلَمَّا جَآءَ وَادِیَ الْقُرٰی

۱۳۸۸۔ ہم سے سہل بن بکار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے ان سے عباس ساعدی نے ان سے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم غزوۂ تبوک کے لئے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے جب ہم وادی قریٰ (مدینہ منورہ اور شام

---

❶ اس کا طریقہ یہ ہے کہ امیر المومنین کی طرف سے، جب باغوں میں پھل آجائیں، ایک دیانتدار افسر باغ کے مالکوں کے یہاں جائے اور انہیں ساتھ لے کر مناسب طریقوں سے باغ کے پھل کا اندازہ لگائے کہ کس قدر اس میں پھل آسکتا ہے اور اس میں زکوٰۃ کتنی مقدار واجب ہوگی، اس اندازہ کے بعد حکومت کے آدمی جسے اصطلاح میں "خارص" کہتے ہیں، واپس آجائے اور باغ کا مالک جس طرح چاہے اپنا باغ استعمال کرے، اور جب پھل پک جائیں تو اس کی زکوٰۃ بیت المال کو ادا کردے، یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا جائے گا کہ باغ کے مالک کسی قسم کی خیانت نہ کرسکیں، دوسری طرف مالکوں کو بھی سہولت رہے گی کہ وہ کسی پابندی کے بغیر پھلوں کو جس مصرف میں چاہیں صرف کریں گویا اس میں بیت المال اور باغ کے مالکان سب ہی کا فائدہ ہے بعض حضرات نے احناف کی طرف اس کی نسبت کی ہے کہ ان کے یہاں یہ صورت درست نہیں ہے حنفی فقہ کی کتابوں میں کچھ اس طرح کی عبارت بھی ہے جس سے اس طرح کا خیال ہوسکتا ہے۔ لیکن علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ نسبت صحیح نہیں۔ اس کا اعتبار احناف کے یہاں بھی ہے، البتہ ہمارے یہاں یہ "حجت ملزمہ" نہیں ہے۔ یعنی اگر اندازہ لگانے میں اسلامی حکومت کے آدمی اور باغ کے مالک کا اختلاف ہوجائے تو اس صورت میں حکومت کے آدمی کی بات ماننی ضروری نہیں ہوتی، کیونکہ صرف اندازہ اور تخمینہ کو امر فاصل قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حنفیہ کے مسلک کی بناء پر اس میں فائدہ صرف اس قدر ہے کہ یہ مالکوں کے لئے یاددہانی ہوجائے گی کہ بیت المال کا اس میں کتنا حق ہے، حدیث میں یہ بھی ہے کہ اندازہ لگاتے وقت مالکوں کو کچھ چھوٹ بھی دے دینی چاہئے، آنحضور ﷺ نے "خارصین" سے فرمایا ہے کہ تہائی پھلوں کی چھوٹ دے دو اور اگر تہائی کی نہیں دے سکتے تو چوتھائی کی دے دو" کیونکہ باغ کا معاملہ ایسا ہوتا ہے کہ وہاں مانگنے والے بھی آتے رہتے ہیں، مالکوں کے اعزہ اور اقربا اور پڑوسیوں میں بھی کچھ ضرورت مند ہوسکتے ہیں اور باغ کے پھل کی تقسیم عام طور سے خود بھی ضرورت مندوں میں لوگ کرنا چاہتے ہیں اس لئے اس پہلو کی بھی رعایت کی گئی، حدیث کے اس ٹکڑے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کی نظر میں اس کی حیثیت اندازہ اور تخمینہ سے زیادہ نہیں، ظاہر ہے کہ اندازہ لگاتے وقت یہ ضروری نہیں ہوتا کہ جو اندازہ لگایا جائے وہ صحیح بھی ہوگا، کیونکہ اس طرح کے معاملات میں غلطی متوقع ہوتی ہے، غالباً تہائی یا چوتھائی کی چھوٹ میں شریعت کے پیش نظر یہ بھی ہے کہ خاص طور سے مالکوں کا کوئی نقصان نہ ہوجائے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خارص کا فیصلہ حجت ہے، لیکن جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ ہمارے یہاں ایسا نہیں ہے!!

اِذَا امْرَاَةٌ فِي حَدِيْقَةٍ لَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اُخْرُصُوْا وَخَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ اَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا اَحْصِيْ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا اَتَيْنَا تَبُوْكَ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَّلَا يَقُوْمَنَّ اَحَدٌ وَّمَنْ كَانَ مَعَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَاَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّئٍ وَّاَهْدٰى مَالِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَآءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَّكَتَبَ لَهٗ بِبَحْرِهِمْ فَلَمَّا اَتٰى وَادِيَ الْقُرٰى قَالَ لِلْمَرْاَةِ كَمْ جَآءَ تْ حَدِيْقَتُكِ قَالَتْ عَشْرَةَ اَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ مُتَعَجِّلٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَعَجَّلَ مَعِيَ فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَّعْنَاهُ اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ هٰذِهٖ طَابَةٌ فَلَمَّا رَاٰى اُحُدًا قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ دُوْرُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِيْ سَاعِدَةَ اَوْ دُوْرُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ يَعْنِيْ خَيْرًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كُلُّ بُسْتَانٍ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِيْقَةٌ وَّمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَآئِطٌ لَا يُقَالُ حَدِيْقَةٌ وَّقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ سَعْدِ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ

کے درمیان ایک قدیم آبادی) سے گزرے تو ہماری نظر ایک عورت پر پڑی جو اپنے باغ میں موجود تھی رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضوان علیہم اجمعین سے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا اندازہ لگاؤ، حضور اکرم ﷺ نے دس وسق کا اندازہ لگایا، پھر اس عورت سے فرمایا کہ یاد رکھنا، کتنی زکوٰۃ اس کی ہوگی، جب ہم تبوک پہنچے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آج رات بڑی زور کی آندھی چلے گی اس لئے کوئی شخص باہر نہ نکلے اور جس کے پاس اونٹ ہوں تو وہ اسے باندھ دیں، چنانچہ ہم نے اونٹ باندھ دیئے اور آندھی بڑی زور کی آئی ایک شخص (کسی ضرورت کے لئے) باہر نکلے تو ہوا نے انہیں جبل طے سے گرادیا (لیکن ان کا انتقال نہیں ہوا اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے) ایلہ کے حاکم نے نبی کریم ﷺ کو سفید خچر اور ایک چادر کا ہدیہ بھیجا۔ آنحضور ﷺ نے تحریری طور پر اسے اس کی حکومت پر برقرار رکھا ❶ پھر جب وادی قریٰ (واپسی میں) پہنچے تو آپ نے اسی عورت سے پوچھا کہ تمہارے باغ میں کتنا پھل آیا تھا اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے اندازہ کے مطابق دس وسق آیا تھا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں مدینہ جلد (قریب کے راستہ سے) جانا چاہتا ہوں اس لئے جو کوئی میرے ساتھ جلدی پہنچنا چاہے وہ آجائے۔ پھر جب ابن بکار (امام بخاریؒ کے شیخ) نے ایک ایسا جملہ کہا جس کے معنی یہ تھے کہ حضور اکرم ﷺ مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہے طابہ (مدینہ منورہ) پھر جب آپ ﷺ نے احد دیکھا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں کیا میں انصار کے سب سے اچھے گھرانے کی نشاندہی نہ کردوں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور کر دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ بنو نجار کا گھرانہ۔ پھر بنو عبدالاشہل کا گھرانہ۔ پھر بنو ساعدہ کا یا (یہ فرمایا کہ) بنی حارث بن خزرج کا گھرانہ۔ اور انصار کے تمام ہی گھرانوں میں خیر ہے ابو عبداللہ (قاسم بن سلام) نے کہا کہ جس باغ کی چاردیواری ہو اسے حدیقہ کہیں گے اور جس کی چاردیواری نہ ہو اسے حدیقہ نہیں کہیں گے) اور سلیمان بن بلال نے کہا کہ مجھ سے عمرو نے اس طرح حدیث بیان کی کہ پھر بنی خزرج کا گھرانہ اور پھر بنو ساعدہ کا گھرانہ (انصار کے بہترین گھرانوں کی

---

❶ جب نبی کریم ﷺ تبوک پہنچے تو ایلہ کا حاکم یوحنا بن روبہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا، آنحضور ﷺ سے اس نے صلح کرلی تھی اور آپ ﷺ کو جزیہ دینا منظور کرلیا تھا، اسی حاکم نے آپ کو سفید خچر کا ہدیہ دیا تھا۔ یہ خیال رہے کہ خچر یا گدھے کی سواری عرب میں معیوب نہیں تھی!!

ترتیب بیان کرتے ہوئے) اور سلیمان نے سعد بن سعید کے واسطہ سے بیان کیا ان سے عمارہ بن غزیہ نے ان سے عباس نے ان سے ان کے والد (سہل) نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا احد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں!!

باب٩٣٧. اَلْعُشرِ فِيمَا يُسْقٰى مِنْ مَآءِ السَّمَآءِ وَالْمَآءِ الجَارِىْ وَلَمْ يَرَعُمَرُ بْنُ عَبْدِالعَزِيْزِ فِى الْعَسَلِ شَيْئًا !!

٩٣٧۔ اس زمین سے دسواں حصہ لینا جس کی سیرابی، بارش یا جاری نہر دریا (وغیرہ) کے پانی سے ہوئی، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ شہد میں کچھ ضروری نہیں سمجھتے تھے!!

(١٣٨٩) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْكَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَاسُقِىَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا تَفْسِيْرُ الْاَوَّلِ لِاَنَّهٗ لَمْ يُوَقِّتْ فِى الْاَوَّلِ يَعْنِى حَدِيْثًا رَوَاهُ اَهْلُ الثَّبْتِ كَمَارَوَى الفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِى الْكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ قَدْ صَلّٰى فَاُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَّ تُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ !!

١٣٨٩۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس بن شہاب نے انہیں سالم بن عبداللہ نے انہیں ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔ وہ زمین جسے آسمان (بارش کا پانی) یا چشمہ سیراب کرتا ہو، یا وہ خودبخود سیراب ہو جاتی ہو تو اس کی پیداوار سے دسواں حصہ لیا جائے گا اور وہ زمین جسے کنویں سے پانی کھینچ کر سیراب کیا جاتا ہو تو اس کی پیداوار سے بیسواں حصہ لیا جائے گا۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ یہ (آنے والی ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت) پہلی روایت (یعنی جو چل رہی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی) کی تفسیر ہے کیونکہ پہلی یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ''جس زمین کو آسمان کا پانی سیراب کرے اس کی پیداوار سے دسواں حصہ لیا جائے گا'' میں وقت کی کوئی تعیین نہیں ہے لیکن اس!(ابوسعید رضی اللہ عنہ) کی حدیث میں وضاحت بھی ہے اور وقت کی تعیین بھی۔ اور زیادتی قبول کی جاتی ہے اس طرح جس میں ابہام ہوتا ہے اس کی وضاحت اس سے کی جاتی ہے، جس میں تفسیر ہوتی ہے، بشرط یہ کہ روایت کے راوی قابل اعتماد ہوں، جیسے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی، نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی تھی لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے نماز (کعبہ) میں پڑھی تھی اس موقع پر بھی بلال رضی اللہ عنہ کی بات قبول کی جائے گی اور فضل رضی اللہ عنہ کا قول چھوڑ دیا جائے گا!!❶

باب٩٣٨. لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

٩٣٨۔ پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں!!

(١٣٩٠) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ

١٣٩٠۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث

❶ مطلب یہ ہے کہ اگر ایک سلسلے کی کئی روایتیں ہوں اور بعض روایتوں میں اختصار یا ابہام سے کام لیا گیا ہو اور دوسری روایتوں میں تفصیل اور وضاحت ہو تو مسائل کا اخذ و استنباط انہیں دوسری واضح روایات کو سامنے رکھ کر کیا جائے گا بلال رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے نماز (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حَدَّثَنَا مَالِکٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِیْ اَقَلِّ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ

بیان کی کہا کہ ہم سے مالک نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں ہے، ۞ پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں ہے اور چاندی کے پانچ اوقیہ سے کم میں صدقہ نہیں ہے!!

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) کعبہ میں پڑھی تھی۔ لیکن فضل رضی اللہ عنہ کا بیان تھا کہ آپ ﷺ نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی تھی ظاہر ہے دونوں اصحاب قابل اعتماد ہیں، چونکہ بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ایک زیادتی موجود ہے جو کسی مزید علم اور واقفیت پر مبنی ہوگی، اس لئے فضل رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مقابلہ میں اسے ترجیح دی جائے گی اسی طرح ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نصاب کا بیان ہوا ہے اور وقت کی بھی تعیین کی گئی ہے لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک مطلق حدیث ہے جس میں ایک حد تک ابہام بھی ہے اس لئے فیصلہ ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہوگا یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے اور ہمارے یہاں اس کا اصول یہ ہے کہ عام اور خاص کا جب تعارض ہو جائے اور حکم خاص شارع کی طرف سے بعد میں دیا گیا ہو تو یہ عام کے حصے کو منسوخ کردے گا جس کی اس عام حکم کے خلاف اس خاص حکم میں کوئی صراحت موجود ہے اور عام حکم کا وہ حصہ جو خاص حکم سے متعارض نہیں وہ اپنی جگہ پر جوں کا توں محکم رہے گا لیکن اگر دونوں احکام کی تاریخ کا کوئی علم نہیں کہ کون مقدم تھا اور کون موخر تو اس وقت ترجیح کی کوئی صورت نکالی جائے گی، ہمارے یہاں اس اصول میں بنیادی تصور یہ ہے کہ ہر صاحب حق کو اس کا حق دیا جائے عام کو عام کا حق اور خاص کو خاص کا۔ اور تعارض ہو جائے تو اس کے دفع کرنے کی کوئی صورت نکالی جائے یا ترجیح دی جائے اس لئے ہم مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ اصول کو ہر حال میں تسلیم نہیں کریں گے ابن عمر اور ابوسعید رضی اللہ عنہما کی روایتوں میں باہم کوئی تعارض نہیں ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ایک الگ حکم بیان کرتی ہے جو ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مختلف ہے۔ آئندہ ہم ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت پر مسئلہ کی مزید وضاحت کریں گے، بہرحال دونوں کے حکم میں کوئی تعارض نہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو حکم بیان ہوا ہے اسے اپنی اصلی صورت پر رہنے دینا چاہئے، عشری زمین کے شہد میں حنفیہ کے یہاں دسواں حصہ واجب ہے، زیلعی نے حنفیہ کے مسلک کے مطابق ایک مرسل حدیث نقل کی ہے!! (ہذا حاشیہ) ۞ ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث کا یہی ٹکڑا ہے جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی تفسیر قرار دیتے ہیں، اصل مسئلہ نصاب کا ہے امام شافعی امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی غالباً یہ مسلک رکھتے ہیں کہ غلے اور پھلوں وغیرہ میں بھی زکوٰۃ کے لئے نصاب شرط ہے اور وہ پانچ وسق ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث ان ائمہ کی سب سے بڑی دلیل ہے جس میں بصراحت ہے کہ زکوٰۃ کے لئے پانچ وسق ہونا ضروری ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زمین کی پیداوار میں خواہ وہ کم ہو یا زیادہ، نصاب کی قید کے بغیر، دسواں حصہ لیا جائے گا ابن عربی نے مالکی مذہب رکھنے کے باوجود تسلیم کیا ہے کہ ظاہر قرآن سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک ہی کی تائید ہوتی ہے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی پر عمل کیا تھا اسی طرح سلف میں مجاہد نخعی اور زہری رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک تھا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی تائید میں ایک حدیث بہت واضح ہے حدیث میں ہے "ما اخرجت الارض ففیه العشر" زمین کی ہر طرح کی پیداوار سے دسواں حصہ لیا جائے گا۔" اب ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وضاحت رہ جاتی ہے۔ یہ بالکل ظاہر ہے کہ اس حدیث میں زمین کی پیداوار ہی کا حکم بیان ہوا ہے لیکن صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ اس میں مال تجارت کا حکم بیان ہوا ہے۔ عرب غلے وغیرہ کی تجارت وسق سے کیا کرتے تھے؟ اور اس زمانہ میں ایک وسق کی قیمت چالیس درہم تھی اس حساب سے پانچ وسق کی قیمت دو سو درہم ہو جاتی ہے اور دو سو درہم پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اس لئے اس حدیث میں زمین کی پیداوار کا نہیں بلکہ مال تجارت کا حکم بیان ہوا ہے اس کے علاوہ دوسری توجیہات بھی کی گئی ہے علامہ انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر طویل اور جامع بحث کی ہے نہایت قوی اور ناقابل انکار دلائل کی روشنی میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ اس حدیث کا تعلق "باب عریہ" سے ہے، اختصار اس کا یہ ہے کہ اگرچہ عشر یا زکوٰۃ بیت المال کا حق ہے لیکن عرب کے خاص ماحول کی وجہ سے پانچ وسق سے کم زمین کی پیداوار پر عشر بیت المال کے لئے وصول نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے خود مالک اپنے طور پر تقسیم کرسکتے ہیں کیونکہ اصل یہی ہے کہ عشر یا زکوٰۃ بیت المال میں جمع ہو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب ۹۳۹. اَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ

(۱۳۹۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِیْءُ هٰذَا بِتَمْرِهٖ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهٖ حَتّٰى يَصِيْرَ عِنْدَهٗ كَوْمًا مِّنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهٗ فِیْ فِيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ فَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَاْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ!!

۹۳۹۔ پھل توڑنے کے وقت زکوٰۃ لینا۔ اور کیا اگر بچہ پھل چھونے لگے تو اسے منع نہیں کیا جائے گا؟

۱۳۹۱۔ ہم سے عمر بن محمد بن حسن اسدی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن طہمان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس توڑنے کے وقت کھجور لائی جاتی تھی، ہر شخص اپنا حصہ لاتا اور نوبت یہاں تک پہنچتی تھی کہ کھجور کا ڈھیر لگ جاتا تھا (ایک مرتبہ حسنؓ اور حسین رضی اللہ عنہما ایسی ہی کھجور کے پاس کھیل رہے تھے کہ ایک نے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی لیکن رسول اللہ ﷺ نے جونہی دیکھا تو ان کے منہ سے وہ کھجور نکال لی اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ محمد (ﷺ) کی اولاد صدقہ نہیں کھا سکتی!!

باب ۹۴۰. مَنْ بَاعَ ثِمَارَهٗ اَوْ نَخْلَهٗ اَوْ اَرْضَهٗ اَوْ زَرْعَهٗ وَقَدْ وَجَبَ فِيْهِ الْعُشْرُ اَوِ الصَّدَقَةُ فَاَدَّى الزَّكٰوةَ مِنْ غَيْرِهٖ اَوْ بَاعَ ثِمَارَهٗ وَلَمْ تَجِبْ فِيْهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلٰى اَحَدٍ وَلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَّجَبَتْ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ مِمَّنْ لَّمْ تَجِبْ!!

۹۴۰۔ عشر یا زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد کسی نے اپنے پھل، نخلستان، زمین یا کھیتی بیچ دی، پھر زکوٰۃ کسی دوسری چیز سے ادا کر دی یا ایسا پھل بیچا جس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوئی تھی اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ پھلوں کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس پر کسی آفت آنے کی توقعات ختم نہ ہو جائیں، اس میں آپ ﷺ نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے کسی کو پھل اس تخصیص کے بغیر کہ زکوٰۃ واجب ہوئی یا نہیں واجب ہوئی، بیچنے کی اجازت نہیں دی!! ❶

(۱۳۹۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ

۱۳۹۲۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی کہ ہم سے شعبہ نے حدیث کی کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پھل کو (درخت پر) اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک اس میں "صلاح" نہ

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اور اس صورت میں اسے مالک خود خرچ کر رہا ہے اس لئے اس کی سرے سے نفی کر دی گئی۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے یہ حکم کہ "سبزیوں میں صدقہ نہیں" مطلب یہ ہے کہ اسے بھی مالک خود دے سکتے ہیں کیونکہ یہ جلدی خراب ہو جاتی ہیں۔ یہ بحث بہت طویل ہے، نوٹ میں اتنی گنجائش نہیں کہ اس کی تفصیل کی جائے، اہل علم فیض الباری جلد ۳ صفحہ ۴۵ سے صفحہ ۴۹ تک دیکھیں!!

(حاشیہ صفحہ ہذا) ❶ مطلب یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے ناقابل انتفاع یعنی کچے پھلوں کو جب کہ وہ درختوں پر ہوں بیچنے کی اجازت نہیں دی ہے حنفیہ کے یہاں اس سے یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ اگر اس شرط کے ساتھ پھل بیچے گئے کہ فوراً کسی انتظار کے بغیر توڑ لئے جائیں تو کچے پھل بھی بیچے جا سکتے ہیں کیونکہ بہر حال کچے پھل اگر آدمی کے کھانے کے قابل نہیں تو کم از کم جانور تو کھا سکتے ہیں، ہاں اگر فوراً توڑنے کی شرط نہ ہو تو جائز نہیں ہے!!

صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُه'

آ جائے۔ جب "صلاح" کا مفہوم پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس پر آفت آ جانے کی توقع ختم ہو جائے۔

(١٣٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا!

١٣٩٣۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیا کہ کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے عطا بن ابی رباح نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک اس میں صلاح نہ آ جائے!!

(١٣٩٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَارَّ!

١٣٩٤۔ ہم سے قتیبہ نے مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے، جب تک پھل رنگ نہ پکڑ لیں، انہیں بیچنے سے منع فرمایا ہے انہوں نے بیان کیا کہ مراد یہ ہے کہ جب تک سرخ نہ ہو جائیں!!

باب ٩٤١ هَلْ يَشْتَرِىْ صَدَقَتَه' وَلَابَاسَ اَنْ يَشْتَرِىَ صَدَقَةَ غَيْرِهٖ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرٰى وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَه'

٩٤١۔ کیا کوئی اپنا دیا ہوا صدقہ خرید سکتا ہے؟ ہاں دوسرے کے صدقہ کو خریدنے میں کوئی حرج نہیں! کیونکہ نبی کریم ﷺ نے خاص صدقہ دینے والے کو خریدنے سے منع فرمایا ہے دوسروں کو نہیں فرمایا! ❶

(١٣٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَه' يُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَه' ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَامَرَه' فَقَالَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَبِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَتْرُكُ اَنْ يَّبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا جَعَلَه' صَدَقَةً!!

١٣٩٥۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کے راستہ میں صدقہ کیا پھر اسے آپ نے دیکھا کہ فروخت ہو رہا ہے اس لئے ان کی خواہش ہوئی کہ خود ہی خرید لیں اور اجازت لینے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنا صدقہ واپس نہ لو اسی وجہ سے اگر ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنا دیا ہوا صدقہ خریدتے تو پھر اسے صدقہ کر دیتے تھے۔

(١٣٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَه' فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِيَه'

١٣٩٦۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک بن انس نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ انہوں نے اپنا ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک شخص کو دے دیا لیکن اس شخص نے گھوڑے کو

---

❶ چونکہ ایسی صورت میں صدقہ لینے والا عام حالات میں ضرور کچھ نہ کچھ رعایت کر ہی دیتا ہے اس لئے حدیث میں اس کی ممانعت کی گئی، ورنہ فقہ اور قانون کے اعتبار سے یہ صورت جائز ہے۔ اگرچہ مناسب اور مستحب یہی ہے کہ نہ خریدا جائے!!

وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَبِيْعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَآئِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَآئِدِ فِيْ قَيْئِهٖ!

خراب کر دیا اس لئے میں نے چاہا کہ اسے خرید لوں۔ میرا یہ بھی خیال تھا کہ وہ اسے سستے داموں بیچنا چاہتا ہے چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق، پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا صدقہ واپس نہ لو، خواہ وہ تمہیں ایک درہم میں ہی کیوں نہ دے کیونکہ دیا ہوا صدقہ واپس لینے والے کی مثال قے کر کے چاٹنے والے کی طرح ہے!!

باب ٩٤٢. مَايُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰلِهٖ !!

٩٤٢۔ نبی کریم ﷺ اور آل نبی پر صدقہ سے متعلق حدیث!!

(١٣٩٧) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَخْ كَخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّالَانَا كُلُ الصَّدَقَةَ

١٣٩٧۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کہا کہ ہم سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں کے ڈھیر سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہائیں ہائیں! نکالو اسے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے! ❶!!

باب ٩٤٣. اَلصَّدَقَةُ عَلٰى مَوَالِى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!!

٩٤٣۔ نبی کریم ﷺ کی ازواج کے غلاموں پر صدقہ!!

(١٣٩٨) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَّيْتَةً اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِّمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْ اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا!!

١٣٩٨۔ ہم سے سعید بن غفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کو جو بکری صدقہ میں کسی نے دی تھی وہ مری ہوئی پڑی تھی اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کے چمڑے کو کیوں نہیں کام میں لاتے لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ حرام تو اس کا کھانا ہے!! ❷

(١٣٩٩) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ وَاَرَادَمَوَالِيْهَا اَنْ يَّشْتَرِطُوْا وَلَاءَ هَا فَذَكَرَتْ عَآئِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٣٩٩۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ان کا ارادہ ہوا کہ بریرہ رضی اللہ عنہ کو (جو باندی تھیں) آزاد کر دینے کے لئے خرید لیں لیکن ان کے اصل مالک یہ چاہتے تھے کہ ولاء (غلام آزاد کر دینے کے بعد مالک اور آزاد شدہ غلام میں بھائی چارہ کا

❶ آل نبی میں آل عباس، حمزہ، حارث، جعفر اور علی رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ نفلی صدقات آل نبی کو دیئے جاسکتے ہیں۔ فرض اور واجب صدقات البتہ نہیں دیئے جائیں گے! ❷ یعنی مردہ جانور کا چمڑا دباغت کے بعد کام میں لایا جاسکتا ہے!!

اشْتَرِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ هٰذَا مَاتُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَلَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ

تعلق) انہیں سے رہے۔ اس کا ذکر عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم خرید لو (اور آزاد کردو) ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے (یعنی پہلے مالکوں سے تمہارے خرید لینے کے بعد ولاء قائم نہیں رہ سکتی انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ میں نے کہا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی نے صدقہ کے طور پر دیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے صدقہ تھا لیکن اب ہمارے لئے ہدیہ ہے (نوٹ گزر چکا ہے!)

باب ٩٤٤. إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ!!

٩٤٤۔ جب صدقہ دے دیا جائے!!

(١٤٠٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بُعِثَتْ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا!!

١٤٠٠۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے حفصہ بنت سیرین نے اور ان سے ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ نہیں کوئی چیز نہیں۔ ہاں نسیبہ رضی اللہ عنہا کا بھیجا ہوا اس بکری کا گوشت ہے جو انہیں صدقہ کے طور پر ملی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنی جگہ پہنچ چکی ہے!!

(١٤٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَلَنَا هَدِيَّةٌ وَّقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!!

١٤٠١۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وکیع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی قتادہ کے واسطہ سے اور وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں وہ گوشت پیش کیا گیا جو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کے طور پر ملا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ گوشت ان پر صدقہ تھا اور ہمارے لئے ہدیہ ہے، ❶ ابوداؤد نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی انہیں قتادہ نے کہ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے!!

باب ٩٤٥. أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَتُرَدُّفِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوْا!!

٩٤٥۔ مالداروں سے صدقہ لیا جائے اور فقراء پر خرچ کردیا جائے، خواہ وہ کہیں ہوں!!

(١٤٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

١٤٠٢۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے

---

❶ ہم نے اس سے پہلے اس حدیث پر نوٹ لکھا تھا کہ زکوٰۃ یا صدقہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ محتاج کو اس کا پوری طرح مالک بنا دیا جائے۔ محتاج اس صدقہ کا بالکل اسی طرح مالک ہوجاتا ہے جس طرح صدقہ دینے سے پہلے اصل مالک اس کا مالک تھا۔ اب اس صدقہ میں کوئی کراہت یا اس سے کوئی پرہیز نہیں رہا محتاج جسے چاہے دے سکتا ہے۔ یہ صدقہ اب صدقہ نہیں بلکہ عام چیزوں کی طرح ہوگیا، حدیث میں بھی یہی بتایا گیا ہے!!

عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّآءُ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّيْفِيِّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَمَلٍ حِيْنَ بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ الْكِتَابِ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآءِ هِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ!!

خبر دی کہا کہ ہمیں زکریا بن اسحاق نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا ابو معبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا تو ان سے فرمایا کہ تم ایک ایسی قوم کے یہاں جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں اس لئے جب تم وہاں پہنچو تو انہیں دعوت دو کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ وہ اس بات میں جب تمہاری اطاعت کر لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اس میں بھی تمہاری مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے صدقہ دینا ضروری قرار دیا ہے یہ ان کے مالداروں سے لیا جائے گا اور ان کے غریبوں پر خرچ کیا جائے گا پھر جب وہ اس میں بھی تمہاری مان لیں تو ان کے اچھے مال لینے سے بچو (یعنی زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لیا جائے۔ عمدہ مال نہ لیا جائے) اور مظلوم کی آہ سے بچو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں!!

باب ٩٤٦ .صَلٰوةِ الْاِمَامِ وَدُعَآئِهٖ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْاٰيَة

٩٤٦۔ امام کی صدقہ دینے والے کے حق میں دعا خیر و برکت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آپ ان کے مال سے صدقہ لیجئے جس کے ذریعہ آپ انہیں پاک کر دیں اور ان کا تزکیہ کر دیں اور ان کے حق میں خیر و برکت کی دعا کیجئے!!

(١٤٠٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى!!

١٤٠٣۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب کوئی قوم اپنا صدقہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تو آپ ﷺ فرماتے "اے اللہ! آل فلاں کو خیر و برکت عطا فرما" میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! آل ابی اوفی کو خیر و برکت عطا فرما!!

باب ٩٤٧ . مَايُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَشَيْءٌ رَمَاهُ الْبَحْرُ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ وَاِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِيْ يُصَابُ فِي الْمَآءِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

٩٤٧۔ جو چیزیں دریا سے نکالی جاتی ہیں! ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عنبر (ایک قسم کی مچھلی) رکاز نہیں ہے بلکہ وہ ایک ایسی چیز ہے جسے سمندر پھینک دیتا ہے حسن نے فرمایا کہ عنبر اور موتی سے پانچواں حصہ (بیت المال) کے لئے لیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے رکاز میں پانچواں حصہ ضروری قرار دیا ہے لیکن جو چیزیں دریا میں پائی جاتی ہیں ان میں نہیں: لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی ان

بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَدَ فَعَهَا اِلَیْهِ فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَلَمْ یَجِدْ مَرْکَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِیْهَا اَلْفَ دِیْنَارٍ فَرَمٰی بِهَافِی الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَهٗ فَاِذَاً بِا لْخَشْبَةِ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَاالْمَالَ !!

سے عبدالرحمٰن بن ہرمز نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ایک دوسرے اسرائیلی سے قرض مانگا اس نے دے دیا (قرض لے کر وہ چلا گیا اور دونوں کے درمیان ایک دریا کا فاصلہ ہوگیا پھر جب قرض ادا کرنے کا وقت قریب آیا تو) مقروض دریا کی طرف آیا، لیکن اسے کوئی سواری نہیں ملی اس لئے اس نے ایک لکڑی لی اس میں سوراخ کیا اور اس کے اندر ایک ہزار دینار رکھ کر دریا میں بہا دیا، اتفاق سے وہ شخص جس نے قرض دیا تھا (سمندر کی طرف) گیا وہاں اس کی نظر ایک لکڑی پر پڑی (جو دریا کے کنارے لگی ہوئی تھی) اس نے اپنے گھر کے ایندھن کے لئے اسے اٹھا لیا پھر پوری حدیث بیان کی، جب لکڑی کو اس نے چیرا تو اس میں سے مال نکلا!! ❶

باب ۹۴۸. فِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ وَقَالَ مَالِکٌ وَّابْنُ اِدْرِیْسَ الرِّکَازُ دَفْنُ الْجَاهِلِیَّةِ فِیْ قَلِیْلِهٖ وَکَثِیْرِهٖ الْخُمُسُ وَلَیْسَ الْمَعْدِنُ بِرِکَازٍ وَّقَدْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَعْدِنِ جُبَارٌوَّ فِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ وَاَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ کُلِّ مِا ئَتَیْنِ خَمْسَةً وَّقَالَ الْحَسَنُ مَاکَانَ مِنْ رِکَازٍ فِیْ اَرْضِ الْحَرْبِ فَفِیْهِ الْخُمُسُ وَمَا کَانَ مِنْ اَرْضِ السِّلْمِ فَفِیْهِ الزَّکٰوةُ وَاِنْ وَّجَدْتَّ فِیْ اَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا فَاِنْ کَانَتْ مِنَ

۹۴۸۔ رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے! ❷ مالک اور ابن ادریس نے فرمایا کہ رکاز جاہلیت (یعنی غیر مسلموں) کے دفینہ کو کہتے ہیں خواہ کم ہو یا زیادہ اس میں پانچوں حصہ واجب ہوگا معدن (کان) رکاز نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کان کا خون معاف ہو جاتا ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے، ❸ عمر بن عبدالعزیز نے معدنیات میں ہر دو سو درہم سے پانچ درہم وصول کئے تھے حسن نے فرمایا کہ دارالحرب کی زمین کے اندر سے جتنی چیزیں نکلیں، ان میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے اور دارالسلام کی زمین کے اندر سے جو چیزیں نکلیں، ان میں زکوٰۃ (چالیسواں) حصہ واجب ہوتی ہے اگر دشمنوں کے ملک میں کوئی

---

❶ یہ واقعہ اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں ذکر کیا کہ دریا کا اس میں ذکر ہے، ہمارے یہاں دریا سے نکلی ہوئی چیزوں میں پانچواں حصہ واجب نہیں ہوتا، ہم اسے رکاز نہیں سمجھتے! ❷ ایک ہیں معدنیات یعنی جو چیزیں زمین کے اندر اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوتی ہیں اور دوسری چیز ہے کنز یا دفینہ یعنی جسے کسی انسان نے زمین میں دفن کیا ہو، یہ دونوں دو الگ چیزیں ہیں۔ دونوں کا مشترک نام ''رکاز'' ہے اور حنیفہ کے یہاں دونوں میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے جو بیت المال میں جمع کیا جائے گا، البتہ مسلمانوں کے دفینے اس سے مستثنیٰ ہیں مسلمانوں کے دفینے کا حکم لقطہ کا ہے جسے حتی الامکان اصل مالک تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی!! ❸ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے کوئی مزدور کان میں کام کرنے کے لئے اجرت پر لگایا اور کان کے کسی حادثے کی وجہ سے وہ مزدور مر گیا تو ان کا کوئی تاوان مالک کو نہیں دینا پڑے گا، مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کان اور رکاز کا حکم الگ الگ بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں دو مختلف چیزیں ہیں اور پانچواں حصہ صرف رکاز میں واجب ہوتا ہے کان میں واجب نہیں ہوتا گویا رکاز مصنف کے نزدیک احناف کے مسلک کے خلاف صرف جاہلیت کے دفینہ کا نام ہے اور معدنیات سے صرف زکوٰۃ یعنی چالیسواں حصہ بیت المال کے لئے وصول کیا جائے گا لیکن احناف کی طرف سے یہ کہا جائے گا کہ حدیث میں دو مختلف حکم بیان ہوئے ہیں، دفینہ میں کسی کے مر جانے کا کوئی سوال ہی نہیں، اصل تو یہ ہے کہ کان میں مزدور کام کرتے ہیں اور بعض اوقات کسی حادثے کی وجہ سے مر جاتے ہیں تو کیا مالک اس کا ذمہ دار ہوگا؟ یہ قدرتی سوال تھا اور آنحضور ﷺ نے (حاشیہ بقیہ اگلے صفحہ پر)

الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِاَنَّهٗ يُقَالُ اَرْكَزَ الْمَعْدِنُ اِذَا اُخْرِجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهٗ فَقَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهٗ الشَّيْءُ اَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا اَوْ كَثُرَ ثَمَرُهٗ اَرْكَزْتَ ثُمَّ نَاقَضَ وَقَالَ لَابَاسَ اَنْ يَّكْتُمَهٗ وَلَا يُؤَدِّيَ الْخُمُسَ!

کھوئی ہوئی چیز ملے تو اس کا اعلان کرنا چاہئے! اگر وہ چیز دشمنوں کی ہوئی تو اس میں سے بھی پانچواں حصہ واجب ہوگا اور بعض حضرات ❶ نے یہ کہا ہے کہ کان بھی دفینۂ جاہلیت کی طرح رکاز میں داخل ہے کیونکہ عرب کے محاورہ میں "ارکز المعدن" اس وقت کہا جاتا ہے کہ جب کان سے کوئی چیز نکالی جائے لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ "ارکزت" اس شخص کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں جسے کوئی شخص ہبہ کردے یا اسے بہت زیادہ فائدہ حاصل ہو یا اس کے (درخت پر) پھل بکثرت آئے ہوں، پھر انہیں "بعض" نے (اپنی پہلی بات کے) خلاف بھی کہہ دیا، انہوں نے کہا کہ اسے چھپانے میں اور اس کا پانچواں حصہ نہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں!!

(حاشیہ پچھلے صفحہ کا) اسی کا جواب دیا ہے، دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ پانچواں حصہ کن چیزوں میں واجب ہوگا؟ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ رکاز میں۔ اب معلوم یہ کرنا چاہئے کہ رکاز کسے کہتے ہیں عرب میں اس کا اطلاق کن کن چیزوں پر ہوتا تھا؟ ہم یہ کہتے ہیں کہ رکاز کی تعریف میں دونوں ہی چیزیں آجاتی ہیں اور یہ ایک عام لفظ ہے! اس مسئلہ کا بنیادی ماخذ یہ ہے کہ پانچواں حصہ بیت المال مال غنیمت سے لیتا ہے اور جاہلیت کے دفینے بھی ایک طرح مال غنیمت ہیں اس لئے اس میں سے بھی بیت المال پانچواں حصہ لے گا۔ حنفیہ اس میں مزید اضافہ یہ کرتے ہیں کہ معدنیات بھی اسی حکم میں ہیں کیونکہ اسلام سے پہلے حکومت غیر مسلموں ہی کی تھی اب اسلام کے بعد مسلمان روئے زمین کے جس حصہ پر بھی قبضہ کرلیں اس کے دفینوں کی طرح معدنیات بھی مال غنیمت کے حکم کے تحت آئیں گے اور اسلامی حکومت قائم ہونے کے سینکڑوں اور ہزاروں سال بعد بھی اگر جاہلیت کے دفینے ملیں تو ان سے جس طرح پانچواں حصہ بیت المال وصول کرے گا اسی طرح معدنیات سے بھی وصول کیا جائے گا لیکن امام شافعیؒ کی طرح مصنفؒ کے نزدیک بھی صرف دفینے ہی اس حکم کے تحت آئے ہیں!!

(حاشیہ صفحہ ہذا) ❶ یہ پہلا موقعہ ہے کہ مصنفؒ نے اپنی کتاب میں یہ لفظ "بعض الناس" کا استعمال کیا ہے۔ اس کے بعد کتاب میں متعدد مواقع پر یہ لفظ آئے گا بعض جگہ اس سے مراد ابان بن عیسیٰ ہیں بعض جگہ امام شافعی ہیں اور بعض جگہ امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس لفظ سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس سے مراد شخصیت کا استخفاف کرنا چاہتے ہیں یہ ایک بے بنیاد بات ہے بلکہ بعض اوقات تو مصنف نے اس لفظ کے ساتھ جس شخصیت کا مسلک نقل کیا ہے اسے خود انہوں نے بھی پسند کیا ہے اگرچہ اکثر مواقع پر اسے رد کردیتے ہیں غالباً "بعض الناس" سے ان کی یہاں مراد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کیونکہ انہیں کا مسلک اس کے بعد نقل کیا ہے مصنف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بعض حضرات جن کا مسلک یہ ہے، کہ معدنیات بھی رکاز ہیں وہ اپنا استدلال عرب کے ایک محاورہ سے کرتے ہیں لیکن اگر مسئلہ کی بنیاد محاورہ پر رکھ دی جائے تو محاورہ کا دوسرے مواقع پر بھی استعمال ہے اس لئے جب جن مواقع میں ان کا استعمال ہے ان سب پر پانچواں حصہ واجب کردینا چاہئے کیونکہ سب رکاز ہیں اور حدیث میں ہے کہ رکاز کا پانچواں حصہ بیت المال وصول کرے گا۔ عینی نے اس کا جواب تو یہ دیا ہے کہ ہمارے مسلک کی یہ کوئی دلیل نہیں ہے جس کی حیثیت مجروح کر کے کوئی فائدہ حاصل کیا جاسکے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ ارکز المعدن نہیں بلکہ ارکز الرجل کہتے ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ سونے کے ڈلے اس کی ملکیت میں آگئے، تفصیل عینی ج ۴ صفحہ ۴۵ میں دیکھئے، مصنف دوسرا اعتراض یہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہی حضرات جنہوں نے کہا تھا کہ معدنیات میں بھی پانچواں حصہ وصول کیا جائے گا یہ بھی کہہ دیا کہ اگر کسی کو کان کہیں پوشیدہ جگہ مل جائے تو وہ چھپا بھی سکتا ہے اور جو پانچواں حصہ بیت المال کو دینا چاہئے تھا وہ اپنے اوپر خرچ کرسکتا ہے لیکن احناف نے اس صورت میں بات کہی ہے جب کان اپنے گھر وغیرہ میں پانے والا بیت المال کو دیئے جانے والے پانچویں حصے کا بھی خود مستحق ہو اور دوسری طرف اسے یقین ہو کہ اگر اس کا پانچواں حصہ بیت المال کو دے دیا تو استحقاق کے باوجود وہ اس میں سے کچھ نہیں پاسکے گا اس صورت میں وہ اپنے اخراجات میں اس پانچویں حصہ کو لاسکتا ہے حنفی فقہ کی کتابوں میں ہے کہ ایسے وہ تمام اموال جن کا مصرف متعین ہے اور بیت المال کو دیئے جاتے ہیں اگر کسی کو یہ معلوم ہے کہ اس کا مصرف وہ خود بھی ہے اور بیت المال کو دینے میں اسے نہ ملنے کا بھی امکان ہے تو اپنے طور پر اسے خرچ کرسکتا ہے!!

(۱۴۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَآءُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ!!

۱۴۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!! چوپایہ (اگر کسی کا خون کر دے تو) معاف ہے کنویں (میں گر کر اگر کوئی مرجائے تو) معاف ہے اور کان (کے حادثہ میں اگر کوئی مرجائے تو) معاف ہے اور رکاز سے پانچواں حصہ وصول کیا جائے گا (اس حدیث پر نوٹ کتاب الدیات میں آئے گا)

باب ۹۴۹. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالیٰ وَ الْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِيْنَ مَعَ الْاِمَامِ!!

۹۴۹۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق " والعاملین علیھا " (زکوٰۃ صدقات حکومت کی طرف سے وصول کرنے والے (حکام) اور صدقہ وصول کرنے والوں سے امام کا حساب لینا!!

(۱۴۰۵) حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسیٰ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَسْدِ عَلٰی صَدَقَاتِ بَنِیْ سُلَيْمٍ يُّدْعَی ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَه'!!

۱۴۰۵۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابوحمید ساعدی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسد کے ایک شخص ابن لتبیہ کو بنی سلیم کا صدقہ وصول کرنے پر عامل بنایا جب وہ آئے تو آپ ﷺ نے ان سے حساب لیا!!

باب ۹۵۰. اِسْتِعْمَالِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَاَلْبَانِهَا لِاَبْنَاءِ السَّبِيْلِ !!

۹۵۰۔ صدقہ کے اونٹ اور ان کے دودھ کا استعمال مسافروں کے لئے!!

(۱۴۰۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيیٰ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوْا الرَّاعِیَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّوْنَ الْحِجَارَةَ تَابَعَه' اَبُوْقِلَابَةَ وَثَابِتٌ وَّحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ

۱۴۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عرینہ کے کچھ لوگوں کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس کی اجازت دے دی تھی کہ وہ صدقہ کے اونٹوں میں جا کر ان کا دودھ اور پیشاب استعمال کر سکتے ہیں (کیونکہ وہ ایسے مرض میں مبتلا تھے جس کی دوا یہی تھی) لیکن انہوں نے (ان اونٹوں کے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹ لے کر بھاگ نکلے، رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے، آخر وہ لوگ پکڑ لائے گئے۔ آنحضور ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروا دیں پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا (جس کی شدت کی وجہ سے) وہ پتھر چبانے لگے تھے! ① اس روایت کی

① یہ حدیث اس سے پہلے آ چکی ہے تفصیلی روایتوں میں ہے کہ انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کے ساتھ بعینہ اس طرح کا معاملہ کیا، تھا جس کا بدل نہیں دیا گیا یہ ابتدائی واقعہ ہے پھر اس طرح کی سزا کی ممانعت آنحضور ﷺ نے کر دی تھی خواہ مجرم نے جرم کتنا ہی سنگین کیوں نہ کیا ہو

متابعت ابو قلابہ، ثابت اور حمید نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے!!

باب ۹۵۱. وَ سْمِ الْاِمَامِ اِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهٖ!!

۹۵۱۔صدقہ کے اونٹوں پر امام اپنے ہاتھ سے نشان لگاتا ہے!!

(۱۴۰۷) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهٗ فَوَافَيْتُهٗ فِيْ يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ

۱۴۰۷۔ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عمرو اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں عبداللہ بن ابی طلحہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ ان کی تحنیک کر دیں!! یعنی اپنے منہ سے کوئی چیز چبا کر ان کے منہ میں ڈال (دیں) میں نے اس وقت دیکھا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں نشان لگانے کا آلہ تھا اور آپ ﷺ اس سے صدقہ کے اونٹوں پر نشان لگا رہے تھے!!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۹۵۲. فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرَاَى اَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءٌ وَّ ابْنُ سِيْرِيْنَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيْضَةً؟!!

۹۵۲۔صدقہ فطر کی فرضیت!! ابو العالیہ، عطاء اور ابن سیرین نے صدقہ فطر کو فرض سمجھا ہے!! (۱)

(۱۴۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ هُوَ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ

۱۴۰۸۔ہم سے یحییٰ بن محمد بن سکن نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن جہضم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کیا ان سے عمر بن نافع نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ''فطر کی زکوٰۃ'' (صدقہ فطر) ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض قرار دی تھی، غلام، آزاد مرد، عورت چھوٹے اور بڑے تمام مسلمانوں پر! آپ کا یہ حکم تھا کہ نماز (عید) کے لئے جانے سے پہلے یہ صدقہ (محتاجوں کو) دے دیا جائے (تاکہ جو محتاج ہیں وہ بھی دل جمعی اور خوشی کے ساتھ عید منائیں!!

باب ۹۵۳. صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ !!

۹۵۳۔غلام وغیرہ تمام مسلمانوں پر صدقہ فطر!!

---

(۱) امام شافعیؒ کی طرح مصنفؒ بھی اسے فرض قرار دیتے ہیں لیکن امام ابوحنیفہؒ کے یہاں یہ واجب ہے امام شافعیؒ کا مذہب یہ بھی ہے کہ صدقہ فطر کی فرضیت کے لئے نصاب شرط نہیں ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کے یہاں نصاب شرط ہے البتہ زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر کے نصاب میں فرق ہے زکوٰۃ انہیں اموال میں ضروری ہے جو نمو کے قابل ہیں لیکن صدقۃ الفطر کے نصاب کے لئے یہ شرط نہیں، اس فرق کا تعلق ائمہ کے اجتہاد سے ہے بظاہر حدیث سے امام شافعی ﷺ کے مسلک ہی کی تائید ہوتی ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کا کہنا یہ ہے کہ احادیث میں صدقہ فطر کو زکوٰۃ کہا گیا ہے اس لئے زکوٰۃ کی شرائط یہاں بھی ملحوظ رہیں گی!!

(١٤٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْعَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى

١٤٠٩۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فطر کی زکوٰۃ آزاد یا غلام۔ مرد یا عورت تمام مسلمانوں پر ایک صاع کھجور یا جو فرض کی تھی!!

باب ٩٥٤. صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ!!

٩٥٤۔ صدقہ فطر ایک صاع جو ہے!! ●

(١٤١٠) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ قَالَ كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ!!

١٤١٠۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے زید بن اسلم کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے عیاض بن عبداللہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک صاع جو کا صدقہ فطر دیا کرتے تھے!!

باب ٩٥٥. صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ !!

٩٥٥۔ صدقہ فطر ایک صاع کھانا ہے!!

(١٤١١) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ سَرْحِ نِ الْعَامِرِىِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاسَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىَّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْصَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ

١٤١١۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے انہیں عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری نے کہ انہوں نے سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ہم فطر کی زکوٰۃ ایک صاع کھانا ● یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع زبیب (خشک انگور یا انجیر) نکالا کرتے تھے (ہر شخص کی طرف سے)!!

باب ٩٥٦. صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ !!

٩٥٦۔ صدقہ فطر ایک صاع کھجور ہے!!

(١٤١٢) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهٗ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ!!

١٤١٢۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کی زکوٰۃ فطر دینے کا حکم فرمایا تھا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر لوگوں نے اسی کے مساوی دو مد آدھا صاع، گیہوں کر لیا تھا!!

باب ٩٥٧. صَاعٌ مِّنْ زَبِيْبٍ!!

٩٥٧۔ ایک صاع زبیب!!

(١٤١٣) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ اَبِىْ حَكِيْمِ الْعَدَنِىِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَرْحٍ

١٤١٣۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے یزید بن حکیم عدنی سے سنا کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے کہا کہ ہم سے عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے

● اس سے پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ ایک صاع اسی ٨٠ روپے کے سیر سے ساڑھے تین سیر کے برابر ہوتا ہے! ● ابوسعید رضی اللہ عنہ کی خود تصریح موجود ہے کہ ان دنوں کھانے کے لئے جو، زبیب، پنیر اور کھجور ہی میسر تھیں گویا اس حدیث میں پہلے کھانے کا ایک عام لفظ استعمال کر کے خود ہی اس کی مختلف صورتوں کی تعیین کر دی گئی ہے!!

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدرِیِّ قَالَ کُنَّا نُعْطِیْھَا فِیْ زَمَانِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْصَاعًا مِّنْ تَمْرٍاَوْصَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ فَلَمَّاجَآءَ مُعَاوِیَۃُ وَجَآ ءَ تِ السَّمْرَآءُ قَالَ اُرٰی مُدًّا مِّنْ ھٰذَا یَعْدِلُ مُدَّیْنِ!!

حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں صدقہ فطر ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع زبیب (خشک انگور یا خشک انجیر) نکالتے تھے۔ پھر جب معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہد حکومت آیا اور گیہوں بھی میسر آنے لگا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں گیہوں کا ایک مد (ان چیزوں کے دو مد کے برابر ہو جائے گا۔

باب ۹۵۸. اَلصَّدَقَۃِ قَبْلَ الْعِیْدِ!!

۹۵۸۔ صدقہ عید سے پہلے!!

(۱۴۱۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسٰی بْنُ عُتْبَۃَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَکٰوۃِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوۃِ!!

۱۴۱۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حفص بن میسرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ فطر نماز (عید) کے لئے جانے سے پہلے نکالنے کا حکم دیا تھا!!

(۱۴۱۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَۃَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ فِیْ عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّ کَانَ طَعَامُنَا الشَّعِیْرَ وَالزَّبِیْبَ وَالْاَ قِطَ وَالتَّمْرَ!!

۱۴۱۵۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابو عمر حفص بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عیاض بن عبداللہ بن سعد نے ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے عہد میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا نکالتے تھے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارا کھانا (ان دنوں) جو، زبیب، پنیر اور کھجور تھا!!

باب ۹۵۹. صَدَقَۃُ الْفِطْرِ عَلَی الْحُرِّ وَالْمَمْلُوْکِ وَقَالَ الزُّھْرِیُّ فِی الْمَمْلُوْکِیْنَ لِلتِّجَارَۃِ یُزَکّٰی فِی التِّجَارَۃِ وَیُزَکّٰی فِی الْفِطْرِ!!

۹۵۹۔ صدقہ فطر، آزاد اور غلام پر زہری نے تجارت کے غلاموں کے متعلق فرمایا کہ مال تجارت ہونے کی وجہ سے ان کی زکوٰۃ بھی دی جائے گی اور صدقہ فطر بھی ان کا نکالا جائے گا!!

(۱۴۱۶) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ اَوْقَالَ رَمَضَانَ عَلَی الذَّکَرِ وَالْاُ نْثٰی وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْکِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِہٖ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّفَکَانَ بْنُ عُمَرَ یُعْطِی التَّمْرَ فَاَعْوَزَاَھْلُ الْمَدِیْنَۃَ مِنَ التَّمْرِ فَاَعْطٰی شَعِیْرًا وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُعْطِیْ عَنِ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ

۱۴۱۶۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ فطر یا یہ کہا صدقہ رمضان مرد عورت آزاد اور غلام (سب پر) ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ضروری قرار دیا تھا، پھر لوگوں نے آدھا صاع گیہوں اس کے برابر قرار دے لیا لیکن ابن عمر کھجور دیا کرتے تھے ❶ ایک مرتبہ مدینہ میں کھجور کا قحط پڑا تو آپ نے جو صدقہ میں نکالا، ابن عمر۔ چھوٹے بڑے سب کی طرف سے یہاں تک کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی صدقہ فطر نکالتے تھے۔ ❷ ابن عمر صدقہ

❶ کھجور، جو پنیر وغیرہ کے مقابلہ میں سب سے عمدہ سمجھی جاتی تھی، صحابہ صدقہ میں عمدہ ترین چیزیں دے کر خدا کی رضا و رحمت کے متوقع بنتے تھے شریعت میں مطلوب بھی اپنی پسندیدہ اور عمدہ چیز صدقہ میں دینا ہے اگر کوئی شخص بے کار اور غیر ضروری چیزوں کو نکالتا بھی ہے تو کیا کمال کرتا ہے!! ❷ نافع رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے راوی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلے غلام تھے لیکن پھر آزاد ہوئے آپ ابن عمرؓ کے مخصوص شاگرد اور علم و فضل کے اعتبار سے کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں ممکن ہے کہ ابن عمر آپ کے بیٹوں کی طرف سے تبرعاً فطر نکالتے ہوں!!

حَتّٰی اِنْ کَانَ لَیُعْطِی عَنْ بَنِیَّ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُعْطِیْهَا الَّذِیْنَ یَقْبَلُوْنَهَا وَکَانُوْا یُعْطُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِیَوْمٍ اَوْیَوْمَیْنِ قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ بَنِیَّ یَعْنِیْ بَنِیْ نَافِعٍ قَالَ کَانُوْا یُعْطُوْنَ لِیُجْمَعَ لَا لِلْفُقَرَآءِ!!

وصول کرنے والوں کو (جو حکومت) کی طرف سے متعین ہوتے تھے دے دیا کرتے تھے اور لوگ صدقہ فطر ایک یا دو دن پہلے ہی دے دیا کرتے تھے! ❶

باب ٩٦٠. صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ قَالَ اَبُو عَمْرٍو وَّرَآی عُمَرُ وَعَلِیٌّ وَّابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَّعَآئِشَةُ وَطَاوٗسٌ وَّعَطَاءٌ وَّابْنُ سِیْرِیْنَ اَنْ یُّزَکّٰی مَالُ الْیَتِیْمِ وَقَالَ الزُّهْرِیُّ یُزَکّٰی مَالُ الْمَجْنُوْنَ!!

٩٦٠۔صدقہ فطر، چھوٹوں اور بڑوں پر، ابوعمرو نے بیان کیا کہ عمر، علی، ابن عمر، جابر، عائشہ، طاؤس، عطاء اور ابن سیرین رضی اللہ عنہم کا خیال یہ تھا کہ یتیم کے مال سے بھی زکوٰۃ دی جائے گی اور زہریؒ مجنون کے مال سے زکوٰۃ نکالنے کے قائل تھے ❷

(١٤١٧) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ عَلَی الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْکِ!!

١٤١٧۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبیداللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور کا صدقہ فطر، چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام سب پر فرض قرار دیا تھا!!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب المناسک!!

باب ٩٦١. وُجُوْبِ الْحَجِّ وَ فَضْلِهٖ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ !!

٩٦١۔حج کے مسائل، حج کا وجوب اور اس کی فضیلت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ان لوگوں پر جنہیں استطاعت ہو اللہ کے لئے بیت اللہ کا قصد کرنا ضروری ہے اور جس نے (حج کا) انکار کیا تو خداوند تعالیٰ تمام کائنات سے بے نیاز ہے۔ ❸

(١٤١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا

١٤١٨۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک

❶ یعنی امیر المومنین کی طرف سے مقرر افسر صدقہ وصول کرنے عید سے ایک دو دن پہلے ہی آجاتا ہے اور آپ اسے ہی صدقہ دے دیتے تھے پھر امیر المومنین کی طرف سے عید کی نماز سے پہلے یہ غریبوں میں تقسیم ہو جاتا تھا، نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں بھی پہلے صدقہ آپ کے پاس جمع ہو جاتا تھا پھر آپ اسے تقسیم کروایا کرتے تھے!! ❷ یہ امام شافعیؒ کا مسلک ہے، ہمارے یہاں یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی کیونکہ وہ نابالغ ہے اور شرعی احکام کا مکلف نہیں، یتیم بالغ ہو جانے کے بعد یتیم نہیں کہلاتا۔ ❸ حج کب فرض ہوا؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کا خیال ہے کہ ٥ھ میں بعض نے ٦ھ یا ٥ یا ٧، اور بعض نے ٩ھ کہا ہے قرآن کی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حج صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے استطاعت سے مراد صرف سامان سفر یعنی زاد راحلہ ہی نہیں بلکہ صحت جسمانی اور مالی بھی ضروری ہے!!

مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ خَشْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَ ذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ!!

نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں سلیمان بن یسار نے اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فضل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی۔ فضل اس عورت کو دیکھنے لگے وہ عورت بھی انہیں دیکھ رہی تھی لیکن رسول اللہ ﷺ فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری طرف کرنا چاہتے تھے ❶ اس عورت نے کہا کہ یارسول اللہ! اللہ کا فریضہ حج میرے والد کے لئے (قاعدہ کے مطابق) ادا کرنا ضروری ہوگیا۔ لیکن وہ بہت بوڑھے ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے!!

باب ٩٦٢. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ فِجَاجًا الطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ

٩٦٢۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ لوگ آپ کے پاس پیدل اور سواریوں پر دور دراز راستوں کو قطع کر کے اپنا منافع حاصل کرنے آئیں گے" فجاجا کے معنی وسیع راستوں کے ہیں!!

(١٤١٩) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهٗ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِيْ قَائِمَةً!!

١٤١٩۔ ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن وہب نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں ابن شہاب نے کہ سالم بن عبداللہ بن عمر نے انہیں خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ذی الحلیفہ میں دیکھا کہ اپنی سواری پر چڑھ رہے ہیں، پھر جب پوری طرح بیٹھ گئے تو لبیک کہا (احرام باندھا)

(١٤٢٠) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَآءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ اِهْلَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ رَوَاهُ اَنَسٌ وَّابْنُ عَبَّاسٍ يَعْنِيْ حَدِيْثَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُوْسٰى!!

١٤٢٠۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ولید نے خبر دی، کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی انہوں نے عطا سے سنا وہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں اس وقت لبیک کہا (احرام باندھا) جب آپ اپنی سواری پر پوری طرح بیٹھ گئے۔ یہ ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے!!

باب ٩٦٣. اَلْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ وَقَالَ اَبَانٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ دِيْنَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا

٩٦٣۔ سفر حج سواری پر! ابان نے بیان کیا کہ ہم سے مالک بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ ان کے بھائی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو

---

❶ عورت کے لئے چہرہ اور ہتھلیاں چھپانا ضروری نہیں ہیں، نماز کے اندر اور نماز سے باہر عورت کے لئے پردہ کا یکساں حکم ہے اور عورت کسی اجنبی کے سامنے اگر فتنہ کا خوف نہ ہو تو اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں کھلا رکھ سکتی ہے، لیکن زمانہ کے بدل جانے کی وجہ سے اب پوری طرح پردہ کرنے کا فتویٰ دیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ نے فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ بھی احتیاطاً پھیر دیا تھا!!

اَخَاهَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ فَاَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ وَحَمَلَهَا عَلٰى قَتَبٍ وَّقَالَ عُمَرُ شُدُّوْا الرِّحَالَ فِى الْحَجِّ فَاِنَّهٗ اَحَدُالْجِهَادَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُبْنُ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ حَجَّ اَنَسٌ عَلٰى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَحِيْحًا وَحَدَّثَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ وَّ كَانَتْ زَامِلَتَهٗ

بھیجا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے عمرہ کرایا، وہ انہیں (اپنی سواری کے پیچھے) ایک چھوٹے سے کجاوہ پر بٹھا کر لے گئے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حج کے لئے شدر حال (سفر) کرو کیونکہ یہ بھی ایک جہاد ہے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عروہ بن ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ سواری پر حج کے لئے تشریف لے گئے تھے آپ بخیل نہیں تھے آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بھی سواری پر حج کے لئے گئے تھے آپ کی زاملہ ① بھی وہی تھی!

(١٤٢١) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوعَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ اَعْتَمِرْ قَالَ يَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ اذْهَبْ بِاُخْتِكَ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ فَاَعْقَبَهَا عَلٰى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ!!

١٤٢١۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ایمن بن نابل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے کہا، یارسول اللہ! آپ لوگوں نے تو عمرہ کر لیا لیکن میں نہ کر سکی اس لئے آنحضور ﷺ نے فرمایا عبدالرحمن اپنی بہن کو لے جاؤ اور انہیں تنعیم سے عمرہ کرالاؤ، چنانچہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اونٹ کے پیچھے بٹھا لیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ ادا کیا۔ ②

باب ٩٦٤. فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ!!

٩٦٤۔ حج مقبول ③ کی فضیلت!!

(١٤٢٢) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ

١٤٢٢۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے کسی نے سوال کیا کہ کون سا عمل افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا پوچھا گیا اس کے بعد؟ آپ ﷺ

---

① زاملہ ایسے اونٹ کو کہتے ہیں جس پر کھانا وغیرہ ضرورت کی چیزیں رکھی جاتی تھیں۔ عام طور سے اس کے لئے ایک الگ جانور ہوتا تھا۔ راوی کا مقصد یہ ہے کہ آنحضور ﷺ جس اونٹ پر سوار تھے اسی پر آپ کی ضرورت کی چیزیں بھی رکھی ہوئی تھیں یعنی آپ ﷺ نے دو اونٹ استعمال نہیں کئے بلکہ ایک ہی سے کام چل گیا! ② مطلب یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پہلے تم انہیں تنعیم لے جاؤ، جو حدود حرام سے باہر ہے۔ پھر وہاں سے یہ احرام باندھیں اور آ کر عمرہ ادا کریں، حنفیہ کا یہی مذہب ہے کہ مکہ میں مقیم لوگ حج کے لئے حرم کے اندر ہی سے احرام باندھیں گے لیکن عمرہ کے لئے حدود حرم سے باہر جا کر احرام باندھنا پڑے گا۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کی اس ہدایت سے حنفیہ کے مسلک کی تائید ہوتی ہے! ③ یعنی وہ حج جس میں کوئی جنابت نہ ہوئی ہو اور حج ادا کرنے والے نے کوئی کام آداب حج کے خلاف نہ کیا ہو، لوگوں میں جو یہ مشہور ہے کہ جمعہ کے دن اگر حج پڑے تو حج اکبر ہوتا ہے اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں حج اکبر کا لفظ قرآن مجید میں بھی آیا ہے لیکن دوسرے معنی میں۔ حج سے مظالم اور بندوں کے حقوق معاف نہیں ہوتے۔ البتہ دوسرے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ صرف صغائر معاف ہو جاتے ہیں یا کبائر بھی، اکثر علماء کا خیال یہی ہے کہ کبائر اور صغائر سب حج مقبول سے معاف ہو جاتے ہیں، فیض الباری ١٦٣ ج ٣!

ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ!!

نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حج مقبول!

(۱۴۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا حَبِیْبُ بْنِ اَبِیْ عُمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّهَا قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَی الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ!!

۱۴۲۳۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں حبیب بن ابی عمرہ نے خبردی، انہیں عائشہ بنت طلحہ نے اوران سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے پوچھا، یارسول اللہ! ظاہر ہے کہ جہاد سب سے افضل عمل ہے، پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سب سے افضل جہاد مقبول جہاد ہے!!

(۱۴۲۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَیَّارٌ اَبُو الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ!!

۱۴۲۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سیار ابوالحکم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوحازم سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس شخص نے اللہ کے لئے اس شان سے حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ، تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا، جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا (حج مقبول یا مبرور یہی ہے)

باب ۹۶۵. فَرْضِ مَوَاقِیْتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ!!

۹۶۵۔ حج اور عمرہ کے میقات کی فرضیت!!

(۱۴۲۵) حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ اَنَّهُ اَتَی عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِیْ مَنْزِلِهٖ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَاَلْتُهُ مِنْ اَیْنَ یَجُوْزُ اَنْ اَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَّلِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ذُوالْحُلَیْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ!!

۱۴۲۵۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے زید بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے، وہاں شامیانہ لگا ہوا تھا (زید بن جبیر نے کہا کہ) میں نے پوچھا کہ کس جگہ سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہئے، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد والوں کے لئے قرن، مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ متعین کیا تھا!! ❶

باب ۹۶۶. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی!!

۹۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ زادراہ لے لو، اور سب سے بہتر زادراہ تقویٰ ہے!!

(۱۴۲۶) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بَشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَّرْقَآءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَهْلُ الْیَمَنِ یَحُجُّوْنَ لَا یَتَزَوَّدُوْنَ

۱۴۲۶۔ ہم سے یحییٰ بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شبابہ نے حدیث بیان کی ان سے ورقاء نے ان سے عمرو بن دینار نے ان سے عکرمہ نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یمن کے لوگ زادراہ

❶ مکہ معظمہ کے قرب وجوار میں چاروں طرف جو شہر اور ممالک تھے، آنحضور ﷺ نے انہیں کا نام لے کر اس کی تعیین کردی تھی کہ فلاں گھر سے آنے والوں کے لئے احرام فلاں جگہ سے باندھنا چاہئے، جو ممالک دور دراز پڑتے ہیں ظاہر ہے کہ وہ بھی انہیں راستوں سے گزر کر حرم میں داخل ہوں گے اس لئے وہ جب بھی ان مقامات سے گزریں، جن کی تعیین احرام باندھنے کے لئے حدیث میں کی گئی ہے، تو احرام باندھنے کے بغیر نہ گزریں!!

وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلاً!!

کے بغیر حج کے لئے آجاتے تھے، کہتے تو یہ تھے کہ ہم توکل کرتے ہیں لیکن جب مکہ آتے تو لوگوں سے مانگتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، اور زاد راہ لے لیا کرو کہ سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے ❶ اس کی روایت ابن عیینہ نے عمرو سے بواسطہ عکرمہ مرسلاً کی ہے!!

باب ۹۶۷. مُهَلِّ اَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۹۶۷۔ حج اور عمرہ کے لئے مکہ والوں کے احرام باندھنے کی جگہ!!

(۱۴۲۷) حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَاالْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ!!

۱۴۲۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ والوں کے احرام کے لئے ذوالحلیفہ۔ شام والوں کے لئے جحفہ۔ نجد والوں کے لئے قرن منازل یمن والوں کے لئے یلملم متعین کیا تھا یہاں سے ان مقامات والے بھی احرام باندھیں گے اور ان کے علاوہ وہ لوگ بھی جو ان راستوں سے آئیں اور حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں لیکن جن کی اقامت میقات اور مکہ کے درمیان ہے تو وہ احرام اس جگہ سے باندھیں جہاں سے انہیں سفر شروع کرنا ہے چنانچہ مکہ کے لوگ مکہ سے ہی احرام باندھیں گے! ❷

باب ۹۶۸. مِيقَاتِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا يُهِلُّوا قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ!!

۹۶۸۔ مدینہ والوں کا میقات، اور انہیں ذوالحلیفہ سے پہلے احرام نہ باندھنا چاہئے! ❸

(۱۴۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ

۱۴۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول

---

❶ سیوطی نے لکھا ہے کہ آیت میں تقویٰ سے مراد مانگنے سے بچنا اور تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک تقویٰ کے یہاں بھی اس کے مشہور و معروف معنی ہی مراد ہیں، مطلب یہ ہے کہ زاد سفر تو بہر حال ضروری ہے لیکن اس سے بھی زیادہ اہم سفر تمہارے آگے ہے اس لئے اس کی زاد کی فکر سب سے زیادہ ہونی چاہئے اور اس سفر کا "زاد" تقویٰ ہے، دوسری روایتوں میں بھی آیت کے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے!! ❷ اس سے پہلے ہم نے لکھا تھا کہ حج اور عمرہ کے میقات میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کوئی فرق نہیں، لیکن احناف کے یہاں بعض صورتوں میں فرق ہے اس حدیث کی بنا پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ احرام صرف انہیں کے لئے ضروری ہے جو حج یا عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اگر کوئی تجارت کی نیت سے حرم میں جانا چاہے تو اس کے لئے احرام باندھنا ضروری نہیں، لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ مسئلہ ہے کہ خواہ مقصد کچھ ہو حدود حرم میں احرام کے بغیر داخل نہیں ہوا جاسکتا امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام اس بقعۂ مبارک کی تعظیم کے لئے ضروری ہے حج یا عمرہ کی اس میں کوئی تخصیص نہیں۔ اس سلسلے کی تفصیلات کا مطالعہ فقہ و مسائل کی کتابوں میں کیا جاسکتا ہے۔ ❸ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ میقات پر پہنچ کر ہی احرام باندھنا چاہئے، کیونکہ مدینہ کا میقات سب سے قریب تھا اس کے باوجود آنحضور ﷺ نے میقات پر پہنچ کر احرام باندھا، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مدینہ کی حد تک حنفیہ کو بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہونا چاہئے اول اس وجہ سے کہ مدینہ کا میقات بالکل قریب ہے دوسرے اس لئے کہ آنحضور ﷺ کی اس میں پوری طرح اتباع ہو جاتی ہے۔ لیکن مدینہ کے سوا دوسرے شہر والے اگر میقات سے پہلے احرام باندھیں تو بہتر ہے اس لئے کہ یہ عزیمت پر عمل ہے شوق حج کا بھی اس سے اظہار ہوتا ہے اور سنت کے خلاف بھی نہیں!!

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِيْ الْحُلَيْفَهِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

اللہ ﷺ نے فرمایا! مدینہ کے لوگ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن سے، عبداللہ نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور یمن کے لوگ یلملم سے احرام باندھیں!!

باب ۹۶۹ . مُهَلِّ اَهْلِ الشَّامِ!

۹۶۹۔ شام کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ!!

(۱۴۲۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَاالْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍقَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ وَكَذٰلِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنهَا

۱۴۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات بنایا، شام والوں کے لئے جحفہ، نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم۔ یہ میقات ان شہروں کے باشندوں کے لئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو ان شہروں سے گزر کر حرم میں داخل ہوں اور حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں۔ لیکن جو لوگ میقات کے اندر اقامت رکھتے ہوں ان کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ان کے گھر ہیں، وعلی ھذاالقیاس یہاں تک کہ مکہ کے لوگ احرام مکہ ہی سے باندھیں!!

باب ۹۷۰ . مُهَلِّ اَهْلِ نَجْدٍ!!

۹۷۰۔ نجد والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ!!

(۱۴۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذُوالْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الشَّامِ مُهَيْعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَعَمُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ !!

۱۴۳۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے زہری سے (سن کر) یہ حدیث یاد کی تھی ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میقات متعین کر دیئے تھے۔ اور مجھ سے احمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے کہ مدینہ والوں کے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے، شام والوں کے لئے مہیعہ یعنی جحفہ ہے اور نجد والوں کے لئے قرن ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یمن والوں کے احرام باندھنے کی جگہ یلملم ہے، لیکن میں نے اسے آپ ﷺ سے نہیں سنا تھا!!

باب ۹۷۱ . مُهَلُّ مَنْ كَانَ دُوْنَ الْمَوَاقِيْتِ!

۹۷۱۔ میقات کے اندر لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ!!

(۱۴۳۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو

۱۴۳۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد نے حدیث

عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ ذَاالْحُلَیفَۃِ وَلِاَھْلِ الشَّامِ الْجُحْفَۃَ وَلِاَھْلِ الْیَمَنِ یَلْمَلَمَ وَلِاَھْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَھُنَّ لَھُنَّ وَلِمَنْ اَتٰی عَلَیْھِنَّ مِنْ غَیْرِ اَھْلِھِنَّ مِمَّنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَمَنْ کَانَ دُوْنَھُنَّ فَمِنْ اَھْلِہٖ حَتّٰی اِنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ یُھِلُّوْنَ مِنْھَا

بیان کی ان سے عمرو نے ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات متعین کیا تھا، شام والوں کے لئے جحفہ، یمن والوں کے لئے یلملم اور نجد والوں کے لئے قرن، یہ ان شہروں کے لوگوں کے لئے ہیں اور دوسرے ان تمام لوگوں کے لئے بھی جو ان شہروں سے گزریں اور حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں۔ لیکن جو لوگ میقات کے اندر اقامت رکھتے ہیں تو وہ اپنے شہروں سے احرام باندھیں، تا آنکہ مکہ کے لوگ مکہ ہی سے احرام باندھیں گے!!

باب ۹۷۲. مُھَلِّ اَھْلِ الْیَمَنِ!!

۹۷۲۔ یمن والوں کے احرام باندھنے کی جگہ!!

(۱۴۳۲) حَدَّثَنَا مُعَلَّی ابْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ ذَاالْحُلَیْفَۃِ وَلِاَھْلِ الشَّامِ الْجُحْفَۃَ وَلِاَھْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَھْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمَ ھُنَّ لِاَھْلِھِنَّ وَلِکُلِّ اٰتٍ اَتٰی عَلَیْھِنَّ مِنْ غَیْرِھِمْ مِمَّنْ اَرَادَالْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَمَنْ دُوْنَ ذٰلِکَ فَمِنْ حَیْثُ اَنْشَاَ حَتّٰی اَھْلُ مَکَّۃَ مِنْ مَکَّۃَ

۱۴۳۲۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات متعین کیا تھا شام والوں کے لئے جحفہ، نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم، یہ ان شہروں کے باشندوں کے میقات ہیں اور تمام دوسرے مسلمانوں کے بھی جو ان شہروں سے گزر کر آئیں اور حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں لیکن جو لوگ میقات کے اندر اقامت رکھتے ہیں تو (وہ احرام وہیں سے باندھیں) جہاں سے سفر شروع کریں تا آنکہ مکہ کے لوگ احرام مکہ ہی سے باندھیں گے!! ❶

باب ۹۷۳. ذَاتُ عِرْقٍ لِاَھْلِ الْعِرَاقِ!!

۹۷۳۔ عراق والوں کے احرام باندھنے کی جگہ ذات عرق ہے۔

(۱۴۳۳) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ ھٰذَا نِ الْمِصْرَانِ اَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوا یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِاَھْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَّھُوَجَوْرٌ عَنْ طَرِیْقِنَا وَاِنَّا اِنْ اَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَیْنَا قَالَ فَانْظُرُوْا حَذْوَھَا مِنْ طَرِیْقِکُمْ فَحَدَّ لَھُمْ ذَاتَ عِرْقٍ!!

۱۴۳۳۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ دو شہر (کوفہ اور بصرہ) فتح ہوئے تو لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کی کہ یا امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ نے نجد کے لوگوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ قرن قرار دی تھی اور وہ ہمارے راستے سے دور ہے اگر ہم قرن کی طرف جائیں تو ہمارے لئے بڑی دشواری پیدا ہوجائے گی اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر تم لوگ اپنے راستے میں

❶ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت ہے کہ جب ایک حدیث ان کے پاس مختلف روایتوں سے موجود ہوتی ہے تو مختلف عنوانات کے تحت نئے نئے فوائد کے ساتھ ان کی تخریج کرتے ہیں!!

اس کے برابر کوئی جگہ تجویز کرلو، چنانچہ ان کے لئے ذات عرق کی تعیین کردی!! ❶

باب ۹۷۴. الصَّلٰوةِ بِذِیْ الْحُلَیْفَةِ!!

۹۷۴۔ ذوالحلیفہ میں نماز!!

(۱۴۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبُطْحَآءِ بِذِیْ الْحُلَیْفَةِ فَصَلّٰی بِهَا وَکَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ

۱۴۳۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے بطحاء ذوالحلیفہ میں اپنی سواری روکی پھر وہیں آپ ﷺ نے نماز پڑھی، عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے!!

باب ۹۷۵. خُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی طَرِیْقِ الشَّجَرَةِ!!

۹۷۵۔ نبی کریم ﷺ شجرہ ❷ کے راستے تشریف لے چلتے ہیں!!

(۱۴۳۵) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ مِنْ طَرِیْقِ الشَّجَرَةِ وَیَدْخُلُ مِنْ طَرِیْقِ الْمُعَرَّسِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَکَّةَ یُصَلِّیْ فِیْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَا رَجَعَ صَلّٰی بِذِیْ الْحُلَیْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِیْ وَبَاتَ حَتّٰی یُصْبِحَ!!

۱۴۳۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ شجرہ کے راستے سے گزرتے ہوئے ''معرس'' کے راستے پر آجاتے تھے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ جاتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے تھے لیکن واپسی ذوالحلیفہ کی بطن وادی میں نماز پڑھتے۔ آپ ﷺ رات وہیں گزارتے تا کہ صبح ہوجاتی۔

باب ۹۷۶. قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَقِیْقُ وَادٍ مُّبَارَکٌ !!

۹۷۶۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے!!

(۱۴۳۶) حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ وَبِشْرُ بْنُ بَکْرٍ التِّنِّیْسِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنِیْ عِکْرِمَةُ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَّقُوْلُ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِ الْعَقِیْقِ یَقُوْلُ اَتَانِیْ اللَّیْلَةَ اٰتٍ مِّنْ

۱۴۳۶۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید اور بشر بن بکر تنیسی نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کا بیان تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

---

❶ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احرام باندھنے کے لئے جن جگہوں کی آنحضور ﷺ نے تعیین کی ہے۔ خاص طور پر انہیں سے گزرنا ضروری نہیں ہے بلکہ دوسرے راستوں سے بھی گزرا جاسکتا ہے البتہ متعینہ مقام کے برابر پہنچتے تک احرام باندھنا ضروری ہے!! ❷ اصل مقام کا نام ذوالحلیفہ تھا لیکن اسے ''شجرہ'' کے نام سے بھی پکارا جانے لگا تھا اب اسی مقام کا نام ''بئر علی'' ہے۔ یہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب نہیں، بلکہ یہ علی دوسرے ہیں، حدیث میں ''معرس'' کا لفظ آیا ہے۔ یہ بھی ایک جگہ ہے ذوالحلیفہ کے قریب، ان مقامات کی نشاندہی آج کل مشکل ہے کیونکہ تمام نشانات مٹ چکے ہیں۔ غالباً مدینہ سے جاتے ہوئے سب سے پہلے ذوالحلیفہ پڑتا ہے پھر معرس اور اس کے بعد وادی عقیق، سہودی نے لکھا ہے کہ یہ تمام مقامات قریب قریب ہیں!!

رَبِّی فَقَالَ صَلِّ فِی هٰذَا الْوَادِیْ الْمُبَارَکِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِی حُجَّةٍ

سے وادی عقیق میں سنا آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ رات میرے پاس میرے رب کا ایک فرستادہ آیا اور کہا کہ ''اس مبارک وادی'' میں نماز پڑھو اور اعلان کردو کہ حج کے ساتھ میں نے عمرہ کا احرام بھی باندھ لیا ہے!!

(۱۴۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اُرِیَ وَهُوَفِی مُعَرَّسٍ بِذِی الْحُلَیْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِیْ قِیْلَ لَهُ اِنَّکَ بِبَطْحَآءَ مُبَارَکَةٍ وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ یَتَوَخَّی الْمَنَاخَ الَّذِی کَانَ عَبْدُاللّٰهِ یُنِیْخُ یَتَحَرَّیْ مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بِبَطْنِ الْوَادِیْ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ الطَّرِیْقِ وَسْطٌ مِّنْ ذٰلِکَ!!

۱۴۳۷۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ معرس کے قریب ذوالحلیفہ کی بطن وادی (وادی عقیق) میں آپ کو دکھایا گیا خواب۔ آپ سے کہا گیا تھا کہ آپ اس وقت ''بطحا مبارکہ'' میں ہیں۔ جہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ! رسول اللہ ﷺ کے قیام کرنے کی جگہ ٹھہرا کرتے تھے، بالکل اسی جگہ سالم بھی ہمارے ساتھ قیام کرتے تھے۔ یہ جگہ اس مسجد سے نیچے پڑتی ہے جو وادی عقیق کے درمیان میں ہے ان کے قیام کی جگہ راستے اور بطن وادی کے بیچ میں پڑتی ہے!!

باب۹۷۷. غَسْلِ الْخَلُوْقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّیَابِ!!

۹۷۷۔ کپڑوں پر لگی ہوئی خلوق (ایک قسم کی خوشبو) کو تین مرتبہ دھونا!!

(۱۴۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ النَّبِیْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنَ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی عَطَآءٌ اَنَّ صَفْوَانَ ابْنَ یَعْلٰی اَخْبَرَهُ اَنَّ یَعْلٰی قَالَ لِعُمَرَ اَرِنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ یُوحیٰ اِلَیْهِ قَالَ فَبَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌمِّنْ اَصْحَابِهِ جَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ تَرٰی فِی رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِیْبٍ فَسَکَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَآءَهُ الْوحیُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰی یَعْلٰی وَعَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَوبٌ قَدْاُظِلَّ بِهِ فَاَدْخَلَ رَاسَهُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ یَغِطُّ ثُمَّ سُرِّیَ عَنْهُ فَقَالَ اَیْنَ الَّذِیْ سَاَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَاُتِیَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّیْبَ الَّذِیْ بِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّانْزِعْ عَنْکَ الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِی عُمْرَتِکَ کَمَا

۱۴۳۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عاصم نبیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی انہیں صفوان بن یعلی نے خبر دی کہ یعلی رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کبھی آپ مجھے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں دکھائیے۔ جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو انہوں نے بیان کیا کہ ابھی رسول اللہ ﷺ جعرانہ میں اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ قیام فرما تھے کہ ایک شخص نے آ کر دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! اس شخص کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا اس طرح کہ اس کے کپڑے خوشبو میں بسے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ اس پر تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئے پھر آپ پر وحی نازل ہوئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے یعلی رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا یعلی حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ایک کپڑے کے سایہ میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے کپڑے کے اندر اپنا سر کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ روئے مبارک سرخ ہے اور سانس کی آواز زور زور سے آ رہی ہے (وحی کی عظمت کی وجہ سے آپ ﷺ کی یہ کیفیت تھی) پھر یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ

تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ فَقُلْتُ لِعَطَآءٍ اَرَادَ الْإِنْقَآءَ حِيْنَ اَمَرَه' اَنْ يَّغْسِلَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ نَعَمْ !!

کے متعلق سوال کیا تھا، شخص مذکور حاضر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خوشبو جو لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھولو اور اپنا جبہ اتار دو، عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو، میں نے عطا سے پوچھا کیا حضور ﷺ کے تین مرتبہ دھونے کے حکم سے مراد پوری طرح سے صفائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں!!

باب ۹۷۸. الطِّيْبِ عِنْدَالْاِحْرَامِ!! وَمَا يَلْبَسُ اِذَا اَرَادَاَنْ يُّحْرِمَ وَيَتَرَجَّلُ وَيَدَّهِنُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْاٰةِ وَيَتَدَاوٰى بِمَا يَاْكُلُ الزَّيْتَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَطَآءٌ يَّتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِمْيَانَ وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلٰى بَطْنِهٖ بِثَوْبٍ وَلَمْ تَرَعَآئِشَةُ بِالتُّبَّانِ بَاسًا قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ تَعْنِي لِلَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ هَوْدَجَهَا

۹۷۸۔احرام کے وقت خوشبو !! احرام کے ارادہ کے وقت کیا پہننا چاہئے؟ اور کنگھا کرے اور خوشبو لگائے۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محرم خوشبو سونگھ سکتا ہے اسی طرح آئینہ دیکھ سکتا ہے اور ان چیزوں کو جو کھائی جاتی ہیں، بطور دوا استعمال کرسکتا ہے، مثلاً زیتون کا تیل اور گھی۔عطا نے فرمایا کہ محرم انگوٹھی پہن سکتا ہے اور پٹی باندھ سکتا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کیا اس وقت آپ محرم تھے لیکن پیٹ پر ایک کپڑا باندھ رکھا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے جانگیے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا تھا ابو عبداللہ نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد اس حکم سے ان لوگوں سے تھی جو ان کے ہودج کو اٹھاتے تھے!! ❶

(۱۴۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدَّهِنُ بِا لزَّيْتِ فَذَكَرْتُه' لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهٖ حَدَّثَنِيْ اَلْاَسْوَدُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ!!

۱۴۳۹۔ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے (احرام کے باوجود بشرطیکہ خوشبودار نہ ہوتا) میں نے اسکا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بات نقل کرتے ہو! مجھ سے اسود نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ محرم ہیں اور گویا میں آپ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں!!

(۱۴۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ حِيْنَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ!!

۱۴۴۰۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ احرام باندھتے تو میں آپ کے احرام کے لئے اور اسی طرح بیت اللہ کے طواف سے پہلے حلال ہونے کے لئے، خوشبو لگایا کرتی تھی۔

باب ۹۷۹. مَنْ اَهَلَّ مُلَبِّدًا!!

۹۷۹۔جس نے تلبید کرکے احرام باندھا!! ❷

❶ محرم کے لئے پاجامہ پہننا سب کے نزدیک مکروہ ہے مطلب یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک جانگیا پہننے میں کوئی حرج نہیں لیکن عام علمائے امت پاجامے اور جانگیے میں کوئی فرق نہیں کرتے کیونکہ دونوں سلے ہوئے ہوتے ہیں جن کا احرام کی حالت میں پہننا مکروہ ہے!! ❷ یعنی کسی لیسدار چیز کا استعمال کرکے آپ نے بالوں کو اس طرح جمع کردیا تھا کہ احرام کی حالت میں وہ پراگندہ نہ ہونے پائیں۔

(۱۴۴۱) حدثنا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا!!

۱۴۴۱۔ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں ابن وہب نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تلبید کی حالت میں لبیک کہتے (احرام باندھنے کے لئے) سنا!!

باب ۹۸۰ . اَلْاِهْلَالِ عِنْدَ ذِی الْحُلَيْفَةِ !!

۹۸۰۔ذوالحلیفہ کے قریب لبیک کہنا!!

(۱۴۴۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَح وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ مُوسىٰ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِىْ مَسْجِدَ ذِی الْحُلَيْفَةِ!!

۱۴۴۲۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے سالم بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے والد سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ کے قریب پہنچ کر ہی احرام باندھا تھا!!

باب ۹۸۱ . مَايَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ!

۹۸۱۔محرم کس طرح کے کپڑے پہنے؟!!

(۱۴۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَاالْعَمَآئِمَ وَلَاالسَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَّا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَّسَّهٗ زَعْفَرَانٌ اَوْوَرْسٌ قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ وَلَايَتَرَجَّلُ وَلَايَحُكُّ جَسَدَهٗ وَيُلْقِى الْقَمْلَ مِنْ رَّاْسِهٖ وَجَسَدِهٖ فِى الْاَرْضِ!!

۱۴۴۳۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نے دریافت کیا یارسول اللہ! محرم کو کس طرح کا کپڑا پہننا چاہئے آنحضور ﷺ نے فرمایا نہ قمیص پہنے، نہ عمامہ باندھے، نہ پاجامے پہنے نہ ٹوپی نہ موزے۔لیکن اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ موزے اس وقت پہن سکتا ہے جب ٹخنوں کے نیچے سے اسے کاٹ لیا ہو۔اور (احرام کی حالت میں) کوئی ایسا کپڑا نہ ہو جس میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو، ابو عبداللہ نے کہا کہ محرم کو اپنا سر دھولینا چاہئے، لیکن کنگھا نہ کرنا چاہئے، بدن بھی نہ کھجلانا چاہئے (حنفیہ کے یہاں یہ جائز ہے) اور جوں سر اور بدن سے نکال کر زمین پر ڈالی جاسکتی ہے!!

باب ۹۸۲ . الرُّكُوْبِ وَالْاِرْتِدَافِ فِى الْحَجِّ!

۹۸۲۔حج کے لئے سوار ہونا یا سواری پر کسی کے پیچھے بیٹھنا۔

(۱۴۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ يُوْنُسَ الْاَيْلِىِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُسَامَةَ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۴۴۴۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس ایلی نے، ان سے زہری نے اور ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عرفہ سے مزدلفہ جاتے

وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةِ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى قَالَ فَكِلاَ هُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ!!

باب ٩٨٣. مَايَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْاَرْدِيَةِ وَالْاِزَارِ وَلَبِسَتْ عَآئِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَّقَالَتْ لَاتَلَثَّمْ وَلَا تَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَّلَا زَعْفَرَانٍ وَّقَالَ جَابِرٌ لَّااَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيْبًا وَّلَمْ تَرَعَآئِشَةُ بَاْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الْاَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْاَةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا بَاْسَ اَنْ يُّبَدِّلَ ثِيَابَهٗ

(١٤٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ نِ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ مَاتَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ اِزَارَهٗ وَرِدَآءَهٗ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَرْدِيَةِ وَالْاُزُرِ تُلْبَسُ اِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِيْ تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَاَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ حَتَّى اسْتَوٰى عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ هُوَوَاَصْحَابُهٗ وَقَلَّدَ بُدْنَهٗ وَ ذٰلِكَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ اَجْلِ بُدْنِهٖ لِاَنَّهٗ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُوْنِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهٖ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوْا مِنْ رُّءُوْسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوْا وَذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ بُدْنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ

ہوئے اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ جاتے وقت فضل رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹھ گئے تھے، دونوں حضرات نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جمرہ عقبہ کی رمی تک برابر تلبیہ کہتے رہے تھے۔

٩٨٣۔ محرم کس طرح کے کپڑے پہنے، چادریں اور تہبند پہنے عائشہ رضی اللہ عنہا محرم تھیں لیکن کسم (کیسو کے پھول) میں رنگے کپڑے پہنے ہوئے تھیں ❶ آپ نے فرمایا کہ عورتیں اپنے چہرہ پر نقاب نہ ڈالیں ❷ اور نہ ورس یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا پہنیں جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کسم کو خوشبو نہیں سمجھتا، عائشہ رضی اللہ عنہ نے عورتوں کے لئے زیور، سیاہ یا گلابی کپڑے اور موزوں کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کیا ہے ابراہیم نے فرمایا کہ کپڑے بدل لینے میں کوئی حرج نہیں!!

١٤٤٥۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے کریب نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کنگھا کرنے تیل لگانے اور ازار اور رداء پہننے کے بعد اپنے صحابہ رضوان علیہم اجمعین کے ساتھ مدینہ سے تشریف لے چلے آپ ﷺ نے اس وقت زعفران میں رنگے ہوئے ایسے کپڑے کے سوا جس کا رنگ بدن پر لگتا ہو، کسی قسم کی چادر یا تہبند پہننے سے منع نہیں کیا دن میں آپ ﷺ ذوالحلیفہ پہنچ گئے (اور رات وہیں گزاری) پھر آپ ﷺ سوار ہوئے اور بیداء میں آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے لبیک کہا اور اپنے اونٹوں کو قلادہ پہنایا ذی قعدہ کے مہینے میں ابھی پانچ دن باقی تھے۔ پھر آپ جب مکہ پہنچے تو ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے آپ ﷺ نے یہاں بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی آپ (طواف وسعی کے بعد) حلال نہیں ہوئے کیونکہ قربانی کے جانور ساتھ تھے اور آپ نے ان کی گردن میں قلادہ ڈال دیا تھا آپ حجون کے قریب مکہ کے بالائی حصہ میں اترے حج کا احرام آپ کا اب بھی باقی تھا، بیت اللہ کے طواف کے بعد پھر آپ وہاں سے اس وقت تک تشریف نہیں لے گئے جب تک میدان عرفہ سے واپس نہ ہو لئے آپ

❶ حنفیہ کے یہاں محرم کے لئے اس کی اجازت نہیں ہے یہ ملحوظ رہے کہ یہ طرز عمل عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنا تھا!! ❷ اگر کوئی ایسی صورت ہو کہ چہرہ سے نقاب جدا رکھا جا سکے اور چہرہ سے کپڑا مس نہ کرے تو نقاب پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں!!

كَانَتْ مَعَهُ امْرَاَتُه، فَهِيَ لَه، حَلَالٌ وَّالطِّيْبُ وَالثِّيَابُ

نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کریں اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں پھر اپنے سروں کے بال ترشوا کر حلال ہوجائیں یہ فرمان ان لوگوں کے لئے تھا جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں تھے (حلال ہونے کے بعد حج سے پہلے) اگر کسی کے ساتھ اس کی بیوی ہے تو وہ اس سے ہم بستر ہوسکتا تھا۔ اسی طرح خوشبو اور (سلے ہوئے) کپڑے کا استعمال بھی اب جائز تھا!!

باب ۹۸۴. مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتّٰى اَصْبَحَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !

۹۸۴۔ جس نے رات، صبح تک ذوالحلیفہ میں گزاری اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے متعلق کی ہے!!

(۱۴۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى اَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَه، وَاسْتَوَتْ بِه اَهَلَّ!!

۱۴۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھ سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں لیکن ذوالحلیفہ میں دو ۲ رکعت ادا فرمائیں۔ آپ نے رات وہیں گزاری تھی۔ صبح کے وقت جب آپ ﷺ اپنی سواری پر تشریف فرما ہوئے تو لبیک کہا!

(۱۴۴۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّ صَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَاَحْسِبُهَا بَاتَ بِهَا حَتّٰى اَصْبَحَ!!

۱۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی لیکن ذوالحلیفہ میں عصر دو رکعت (مسافر ہوجانے کی وجہ سے) انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ رات صبح تک آپ نے ذوالحلیفہ میں ہی گزاردی!!

باب ۹۸۵. رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ!

۹۸۵۔ لبیک بلند آواز سے کہنا!!

(۱۴۴۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَّ سَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا

۱۴۴۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر مدینہ میں چار رکعت پڑھی، لیکن عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی۔ میں نے خود سنا کہ لوگ باآواز بلند حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک کہہ رہے تھے!!

باب ۹۸۶. التَّلْبِيَةِ!!

۹۸۶۔ تلبیہ!!

(۱۴۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ تَلْبِيَةَ

۱۴۴۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكُ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ!!

(۱۴۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ تَابَعَه' اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ!!

باب۹۸۷. التَّحْمِيْدِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ قَبْلَ الْاِهْلَالِ عِنْدَ الرُّكُوْبِ عَلَى الدَّآبَّةِ

(۱۴۵۱) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَه' بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَآءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَ سَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَّاَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهٖ قِيَامًا وَّذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ اَنَسٍ!!

باب ۹۸۸ .مَنْ اَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُه'!!

رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا "حاضر ہوں" اے اللہ، حاضر ہوں میں، تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں، تمام حمد تیرے لئے ہی ہے اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں، ملک تیرا ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں!!

۱۴۵۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے ان سے ابوعطیہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا میں جانتی ہوں کہ کس طرح نبی کریم ﷺ تلبیہ کہتے تھے، آپ تلبیہ یوں کہتے تھے لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک (ترجمہ گزر چکا ہے) اس کی متابعت ابو معاویہ نے اعمش کے واسطہ سے کی ہے اور شعبہ نے بیان کیا کہ ہمیں سلیمان نے خبر دی کہا کہ میں نے خثیمہ سے سنا اور انہوں نے ابوعطیہ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا!!

۹۸۷۔ سوار ہوتے وقت، احرام سے پہلے، اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تسبیح و تکبیر!!

۱۴۵۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو ۲ رکعت، آپ رات کو وہیں رہے، صبح ہوئی تو مقام بیداء سے سواری پر بیٹھے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد، اس کی تسبیح اور تکبیر کہی، پھر حج اور عمرہ کے لئے ایک ساتھ احرام باندھا، لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جب ہم مکہ آئے تو آپ کے حکم سے لوگ حلال ہو گئے (افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد وہ لوگ جنہوں نے تمتع کا احرام باندھا تھا!) پھر یوم ترویہ میں سب نے حج کا احرام باندھا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کھڑے ہو کر بہت سے اونٹ ذبح کئے حضور اکرم ﷺ نے مدینہ میں بھی دو سینگوں والے مینڈھے ذبح کئے تھے ابوعبداللہ (مصنفؒ) نے کہا کہ روایت کا یہ ٹکڑا ایوب کے واسطہ سے ہے انہوں نے کسی شخص سے بواسطہ انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے!!

۹۸۸۔ جس نے سواری پر اس وقت احرام باندھا جب سواری انہیں لے

کر پوری طرح کھڑی ہوگئی!!

(١٤٥٢) حَدَّثَنَا اَبُوعَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُه' قَائِمَةً!

١٤٥٢۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے صالح بن کیسان نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو لے کر آپ کی سواری پوری طرح کھڑی ہوگئی تو آپ ﷺ نے احرام باندھا!!

باب ٩٨٩. اَلْاِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ اَبُومَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اَمَرَبِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّي حَتّٰى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمْسِكُ حَتّٰى اِذَاجَآءَ ذَاطُوًى بَاتَ بِهِ حَتّٰى يُصْبِحَ فَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ تَابَعَه' اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوبَ فِي الْغُسْلِ

٩٨٩۔ قبلہ رو ہوکر احرام باندھنا، ابو معمر نے کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم سے ایوب نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب ذوالحلیفہ میں صبح کی نماز پڑھ چکے تو سواری تیار کرنے کے لئے فرمایا، سواری لائی گئی تو آپ اس پر سوار ہوئے اور جب آپ کو لے کر کھڑی ہوگئی تو آپ کھڑے ہوکر قبلہ رو ہوگئے اور پھر تلبیہ کہنا شروع کیا تا آنکہ حرم میں داخل ہوگئے۔ وہاں پہنچ کر آپ لبیک کہنا بند کر دیتے ہیں پھر طوی تشریف لاکر رات وہیں گزارتے ہیں، صبح ہوتی ہے تو نماز پڑھتے ہیں اور غسل کرتے ہیں۔ آپ یقین کے ساتھ یہ جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل نے ایوب کے واسطہ سے غسل کے ذکر کے سلسلے میں کی ہے!!

(١٤٥٣) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ اَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَااَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰى مَكَّةَ اَدَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَه' رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَاتِي مَسْجِدَذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُه' قَائِمَةً اَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ!!

١٤٥٣۔ ہم سے ابوالربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی کہ ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ جانے کا ارادہ کرتے تو پہلے ایک خوشبو کا تیل استعمال کرتے اس کے بعد جب مسجد ذوالحلیفہ تشریف لاتے، یہاں نماز پڑھتے اور سوار ہوتے جب سواری آپ کو لے کر پوری طرح کھڑی ہوجاتی تو احرام باندھتے آپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا!!

باب ٩٩٠. اَلتَّلْبِيَةِ اِذَا انْحَدَرَفِي الْوَادِيْ !!

٩٩٠۔ وادی میں اترتے وقت تلبیہ!!

١٤٥٤. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ اَنَّه' قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ اَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّه' قَالَ اَمَّامُوسٰى كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ اِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ يُلَبِّي،

١٤٥٤۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عدی نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے مجلس میں دجال کا ذکر چلا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا ہوگا "کافر" تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ نہیں سنا ہے، ہاں آپ نے یہ فرمایا تھا کہ گویا موسیٰ علیہ السلام کو میں دیکھ

رہا ہوں کہ جب آپ وادی میں اترتے ہیں تو تلبیہ کہتے ہیں!! ❶!!

باب ۹۹۱. كَيْفَ تُهِلُّ الْحَآئِضُ وَالنُّفَسَآءُ اَهَلَّ تُكُلِّمَ بِهِ وَاُسْتَهْلَلْنَا وَاَهْلَلْنَا الْهِلَالَ كُلُّه' مِنَ الظُّهُورِ وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ وَمَآاُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَهُوَ مِنْ اِسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ!

۹۹۱۔ حائضہ اور نفساء کس طرح احرام باندھیں؟ اہل زبان سے اس کو ادا کرنے کے معنی میں آتا ہے استهللنا اور اهللنا الهلال. یہ سب ظاہر ہونے کے معنی میں مستعمل ہے کہتے ہیں کہ استهل المطر ، یعنی بارش بادل سے باہر آ گئی وما اهل لغير الله به ! استهلال الصبی سے ماخوذ ہے!!

(۱۴۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَه' هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَايَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَ اَنَاحَائِضٌ وَّلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَ دَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَّجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَّ اَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا!!

۱۴۵۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی، انہیں عروہ بن زبیر نے اوران سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ پہلے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی ہو تو اسے عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لینا چاہئے ایسا شخص درمیان میں حلال نہیں ہوسکتا بلکہ حج اور عمرہ دونوں سے ایک ساتھ حلال ہوگا۔ میں بھی مکہ آئی تھی اس وقت میں حائضہ ہوگئی تھی اس لئے بیت اللہ کا طواف نہ کرسکی اور نہ صفا اور مروہ کی سعی، میں نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا سر کھول لو کنگھا کرلو اور عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھ لو، ❷ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج سے فارغ ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابی بکر (حضرت عائشہؓ کے بھائی) کے ساتھ تنعیم بھیجا، میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا (اور عمرہ ادا کیا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کے بدلہ میں ہے (جسے تم نے چھوڑ دیا تھا) عائشہؓ نے بیان کیا کہ جن لوگوں نے (حجۃ الوداع میں) صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ بیت اللہ کا طواف صفا و مرہ کی سعی کرکے حلال ہوگئے۔ پھر منیٰ سے واپس ہونے پر دوسرا طواف کیا، لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا تو انہوں نے صرف

---

❶ اس روایت کی بعض تفصیلات کتاب اللباس میں آئیں گی، غالباً موسیٰ علیہ السلام نے اپنی زندگی میں حج نہیں کیا تھا اس لئے وفات کے بعد عالم مثال میں حج کیا عیسیٰ السلام نے بھی حج نہیں کیا تھا، چنانچہ آپ قرب قیامت میں نزول کے بعد حج کریں گے وفات کے بعد عالم مثال میں صالح بندوں کے لئے عمل نیک احادیث سے ثابت ہے۔ حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا، اس طرح کی احادیث بکثرت ہیں اور یہ امت کا اجماعی مسئلہ ہے!! ❷ احناف کے نزدیک بھی صورت حال یہی تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا جسے حیض کی وجہ سے چھوڑنا پڑا، شوافع یہ کہتے ہیں کہ ام المومنین نے قران کا احرام باندھا تھا لیکن سوال یہ ہے کہ احرام اگر باقی تھا تو آنحضور ﷺ نے انہیں کنگھا کرنے کا کیوں حکم دیا، اس طرح عمرے کے احرام کو چھوڑ دینے کا کیوں حکم دیا؟ شوافع کی طرف سے ان اعتراضات پر جو تاویلیں کی جاتی ہیں وہ ناکافی ہیں، یہ حدیث اپنے مسئلہ میں بہت واضح ہے!!

باب ۹۹۲. مَنْ اَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!

۹۹۲۔ نبی کریم ﷺ کے عہد میں جس نے آنحضور ﷺ کی طرح احرام باندھا، اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے کی ہے!!

(۱۴۵۶) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَنْ يُّقِيمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهٗ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ!!

۱۴۵۶۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے احرام کو نہ توڑیں، انہوں نے سراقہ کا قول بھی ذکر کیا تھا ❶ محمد بن ابی بکر نے ابن جریج کے واسطہ سے یہ زیادتی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا۔ علی! آپ نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کی، نبی کریم ﷺ نے جس کا احرام باندھا ہو (اسی کا میں نے بھی باندھا ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر قربانی کرو اور اپنی اسی حالت پر احرام جاری رکھو!!

(۱۴۵۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْاَصْفَرَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ!

۱۴۵۷۔ ہم نے حسن بن علی خلال ہذلی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سلیم بن حیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مروان اصفر سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ کس کا احرام باندھا ہے آپ نے کہا کہ جس کا آنحضور ﷺ نے باندھا ہو، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

(۱۴۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوسٰى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ فَقُلْتُ اَهْلَلْتُ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَاَحْلَلْتُ فَاَتَيْتُ امْرَاَةً قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي اَوْغَسَلَتْ رَاسِيْ فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ اَنْ تَاْخُذَ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللّٰهُ

۱۴۵۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث کی، کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن مسلم نے ان سے طارق بن شہاب نے اور ان سے موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے میری قوم کے پاس یمن بھیجا تھا! جب (حجۃ الوداع کے موقع پر) میں آیا تو آپ ﷺ سے بطحاء میں ملاقات ہوئی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کس کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ آنحضور ﷺ نے جس کا باندھا ہو، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے ساتھ ہدی ہے (قربانی کا جانور) میں نے عرض کی کہ نہیں اس لئے آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کروں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے حلال ہو جانے کے لئے فرمایا، چنانچہ میں اپنی قوم کی ایک

❶ سراقہ کا سوال اور آنحضور ﷺ کا جواب آئندہ موصول آئے گا۔

تَعَالٰی وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاَنْ نَّاخُذَ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّه لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْیَ!!

خاتون کے پاس آیا، انہوں نے میرے سر کا کنگھا کیا۔ یا میرا سر دھویا، پھر عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا، تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں اللہ کی کتاب پر عمل کرنا چاہئے کہ اس میں پورا کرنے کا حکم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "حج اور عمرہ اللہ کی رضا کے لئے پورا کرو" اور ہمیں نبی کریم ﷺ کی سنت پر بھی عمل کرنا چاہئے کہ آپ قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے حلال نہیں ہوئے تھے!! ❶

باب ۹۹۳ . قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّذُوالْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِّنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يُّحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْ كِرْمَانَ!!

۹۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "حج کے مہینے متعین ہیں، اس لئے جو شخص ان مہینوں میں خود پر حج لازم کرے تو نہ جماع اور دواعی جماع کے قریب جائے، نہ گناہ کے اور نہ جھگڑے کے، آپ سے لوگ چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں آپ بتا دیجئے کہ یہ لوگوں کے باہمی معاملات اور حج کی تعیین کے لئے ہے" ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ حج کا احرام حج کے مہینوں ہی میں باندھا جائے، عثمان رضی اللہ عنہ خراسان یا کرمان (جیسی دور جگہوں سے) حج کا احرام باندھنا پسند نہیں فرماتے تھے!! ❷

(۱۴۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفٍ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰی اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ مَعَه

۱۴۵۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابوبکر حنفی نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے افلح بن حمید نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا تھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے مہینوں میں حج کی راتوں میں اور حج کے ایام میں نکلے۔ ہم نے مقام سرف میں قیام کیا، آپ نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ جس کے

---

❶ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف روایتوں کی روشنی میں یہ لکھا ہے کہ یہ خاتون ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی بھاوج تھیں!! ❷ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ باب کی ان تمام احادیث سے یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ آیا اگر کوئی شخص احرام اس طرح باندھے کہ فلاں شخص نے جس طرح کا احرام باندھا، اسی طرح کا میں بھی باندھتا ہوں تو اس سے وہ محرم ہو جائے گا یا نہیں؟ حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ محرم تو ہو جائے گا لیکن افعال حج کے شروع کرنے سے پہلے اسے اس کی تعیین کرنی پڑے گی کہ وہ اپنے اس احرام سے دو عبادتوں، حج اور عمرہ میں کون سی عبادت بجا لائے گا حضرت ابوموسیٰ اور حضرت علی دونوں بزرگوں نے نبی کریم ﷺ کے احرام کی طرح احرام باندھا، لیکن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ حکم ہوا کہ وہ عمرہ کے بعد حلال ہو جائیں اور پھر احرام حج باندھیں، دوسری طرف علی رضی اللہ عنہ کو ایسا کوئی حکم نہیں، بلکہ انہیں اپنا احرام باقی رکھنا تھا اور حج کے بعد حلال ہونا تھا، کیونکہ ان کے ساتھ ہدی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ بیچ میں حلال نہیں ہو سکتے تھے دونوں بزرگوں نے) نبی کریم ﷺ کے احرام پر اپنا احرام باندھا، نبی کریم ﷺ بذات خود قارن تھے لیکن دونوں صحابہ کے احرام میں اختلاف ہو جاتا ہے اس لئے معلوم ہوا کہ اصل احرام تو اس طرح کی نیت سے ہو جاتا ہے لیکن نیت کی تعیین نہیں ہوتی اور افعال حج یا عمرہ کرنے سے پہلے کر لینا ضروری ہے اس باب میں ضمناً متعدد ایسی احادیث آ گئی ہیں جو آئمہ کے مابین مختلف فیہ ہیں، نہایت طویل مباحث اس ضمن میں ہیں جو مطولات میں دیکھے جا سکتے ہیں!!

هَدْیٌ فَاَحَبَّ اَنْ یَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْیُ فَلاَ قَالَتْ فَالاٰخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَكَانُوا اَهْلَ قُوَّةٍ وَّكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْیُ فَلَمْ یَقْدِرُوْا عَلَى الْعُمْرَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقَالَ مَا یُبْكِیْكِ یَا هَنْتَاهُ قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَاْنُكِ قُلْتُ لاَ اُصَلِّیْ قَالَ فَلاَ یَضُرُّكِ اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْكِ مَا كَتَبَ عَلَیْهِنَّ فَكُوْنِیْ فِیْ حَجَّتِكِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّرْزُقَكِهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِیْ حَجَّتِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنٰى فَطَهُرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِّنًى فَاَفَضْتُ بِالْبَیْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِی النَّفْرِ الاٰخِرِ حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهُ فَدَعَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ اُخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِیَاهَا فَاِنِّیْ اَنْتَظِرُكُمَا حَتّٰى تَاْتِیَانِیْ قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغْتُ وَفَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ بِالرَّحِیْلِ فِیْ اَصْحَابِهٖ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْمَدِیْنَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ یَضِیْرُ مِنْ ضَارَ یَضِیْرُ ضَیْرًا وَیُقَالُ ضَارَ یَضُوْرُ ضَوْرًا وَّضَرَّ یَضُرُّ ضَرًّا

ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہو، اور وہ چاہتا ہو کہ اپنے احرام کو صرف عمرہ کا بنا لے تو اسے ایسا کر لینا چاہئے، لیکن جس کے ساتھ ہدی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا، عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ آنحضور ﷺ کے بعض اصحاب نے اس فرمان پر عمل کیا اور بعض نے نہیں کیا۔ ❶ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعض اصحاب جو استطاعت وحوصلہ والے تھے۔ ان کے ساتھ ہدی بھی تھی اس لئے وہ تنہا عمرہ نہیں کر سکتے تھے (یعنی تمتع، جس میں عمرہ کرنے کے بعد حاجی حلال ہو جاتا ہے اور پھر نئے سرے سے حج کا احرام باندھتا ہے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے دریافت فرمایا کہ رو کیوں رہی ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں نے آپ کے اصحاب سے آپ کے فرمان کو سن لیا، اب تو میں عمرہ نہیں کر سکوں گی، آپ ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں بولی، میں نماز پڑھنے کے قابل نہیں رہی (یعنی حائضہ ہو گئی) آپ ﷺ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم بھی آدم کی بیٹیوں کی طرح ایک عورت ہو اور اللہ نے تمہارے لئے بھی وہ مقدر کیا ہے جو تمام عورتوں کے لئے کیا ہے، اس لئے (عمرہ چھوڑ کر) حج میں آ جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں جلد ہی عمرہ کی توفیق دے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حج کے لئے نکلے، جب ہم منیٰ پہنچے تو میں پاک ہو گئی۔ پھر منیٰ سے جب میں نکلی تو بیت اللہ کا طواف کیا، آپ نے بیان کیا کہ آخر الامر میں آنحضور ﷺ کے ساتھ جب واپس ہونے لگی تو آپ نے وادی محصب میں پڑاؤ کیا، ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ٹھہرے آپ ﷺ نے، عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بلا کر کہا کہ اپنی بہن کو لے کر حرم سے باہر جاؤ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھو، عمرہ سے فارغ ہو کر تم لوگ یہیں واپس آ جاؤ، میں تمہاری واپسی کا انتظار کرتا رہوں

---

❶ کیونکہ دور دراز سے احرام باندھ لینے کی صورت میں جنابات کا خطرہ رہتا ہے اس لئے آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ پہلے آپ ﷺ نے رخصت دی تھی پھر جب آپ ﷺ مکہ پہنچے تو افعال حج شروع کرنے سے پہلے آپ نے حکم دیا بعض روایتوں میں ہے کہ کسی نے اس پر عمل نہیں کیا اس روایت میں اگرچہ بعض کا لفظ ہے لیکن اکثریت نے تامل کیا تھا اس پر آنحضور ﷺ بہت غصہ ہوئے، اہل عرب حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا اچھا نہیں سمجھتے تھی اور تامل بھی غالباً اسی وجہ سے ہوا تھا، آنحضور ﷺ کا حکم محض رخصت کے درجہ میں تھا اور آپ غصہ اس وجہ سے ہوئے تھے کہ صحابہؓ نے اللہ کی دی ہوئی ایک رخصت پر عمل کرنے میں اظہار تامل کیا تھا بہت سے مواقع پر آپ ﷺ کا اس طرح کی وجوہ کی بنا پر غصہ ثابت ہے، سفر میں روزہ رکھنے کی وجہ سے بھی آپ نے ایک مرتبہ خفگی کا اظہار فرمایا تھا اور فرمایا کہ "سفر میں روزہ رکھنا کوئی بڑی نیکی نہیں ہے"، بعض امہات مؤمنین نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا، آپ ﷺ نے ان کے خیموں کو دیکھا تو ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ "اچھا نیکی کرنے چلی ہیں" یہ مثال بھی اسی نوعیت کی ہے!

گا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم (آنحضور ﷺ کی ہدایت کے مطابق) چلے اور جب میں اور میرے بھائی طواف سے فارغ ہوئے تو میں سحر کے وقت آپ کی خدمت میں پہنچی آپ نے پوچھا کہ فارغ ہولیں؟ میں نے کہا ہاں۔ تب آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے سفر شروع کر دینے کے لئے کہا، سفر شروع ہو گیا اور آپ ﷺ (مدینہ منورہ واپس ہو رہے تھے) ابو عبداللہ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ یفیر، ضاریفیر ضیراً سے مشتق ہے ضاریضور ضوراً بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور ضریضر ضراً بھی!!

باب ٩٩٤. التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَالْاِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْیٌ!

٩٩٤۔ حج میں تمتع، قران اور افراد اور جس کے ساتھ ہدی نہ ہو اسے حج فسخ کرنے کی اجازت!!

(١٤٦٠) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَانُرٰی اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْیَ اَنْ يَّحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْیَ وَنِسَاؤُهٗ لَايَسُقْنَ فَاَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَّاَرْجِعُ اَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ اَوَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَاقَالَ فَاذْهَبِيْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَ كَذَا وَ قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتُكُمْ فَقَالَ عُقْرٰی حَلْقٰی اَوَمَاطُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلٰی قَالَ لَا بَاْسَ انْفِرِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِّنْ مَّكَّةَ وَ اَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا اَوْ اَنَا مُصْعِدَةٌ

١٤٦٠۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے، ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ نہ تھا، جب ہم مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا، آنحضور ﷺ کا حکم تھا جو ہدی اپنے ساتھ نہ لایا ہو اسے حلال ہو جانا چاہئے چنانچہ جن کے پاس ہدی نہیں تھی وہ حلال ہو گئے (افعال عمرہ کے بعد) آنحضور ﷺ کی ازواج مطہرات ہدی نہیں لے گئی تھیں اس لئے وہ بھی حلال ہو گئیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں حائضہ ہو گئی تھی اس لئے بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی (یعنی عمرہ چھوٹ گیا) جب حصبہ کی رات آئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! اور لوگ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہو رہے ہیں لیکن میں صرف حج کر سکی ہوں، اس پر آپ ﷺ نے پوچھا کیا جب ہم مکہ آئے تھے تو تم طواف کر چکی تھیں؟ میں نے کہا کہ نہیں؟ ❶ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم چلی جاؤ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھو (پھر افعال عمرہ ادا کرو) ہم لوگ تمہارا فلاں جگہ انتظار کریں گے اور صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا ❷ کہ معلوم ہوتا ہے، میں آپ لوگوں کو روکنے کا سبب بن جاؤں

---

❶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حائضہ ہو جانے کا علم آنحضور ﷺ کو پہلے ہی سے تھا اور آپ کی ہدایت کے مطابق ہی انہوں نے عمرہ چھوڑ دیا تھا اس روایت میں محض راوی کی تعبیر کا فرق ہے ورنہ بات وہی ہے جو گزشتہ روایتوں میں تفصیل سے بیان ہوئی۔ ❷ صفیہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ کتاب الحج کے آخر میں کسی قدر تفصیل سے آئے گا۔

وَّهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا!!

گی آنحضور ﷺ نے فرمایا عقری، حلقی ❶ کیا تم نے یوم نحر کا طواف نہیں کیا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا، پھر کوئی حرج نہیں چلی چلو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میری ملاقات نبی کریم ﷺ سے ہوئی تو آپ ﷺ مکہ سے جاتے ہوئے بالائی حصہ پر چڑھ رہے تھے اور میں نشیب میں اتر رہی تھی، یا یہ کہا کہ میں اوپر چڑھ رہی تھی اور آنحضور ﷺ اس چڑھاؤ کے بعد اتر رہے تھے!!

(۱۴۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّ عُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْجَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ

۱۴۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل نے، انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے، بہت سے لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، بہتوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بہتوں نے صرف حج کا، رسول اللہ ﷺ بھی حج کا احرام باندھے ہوئے تھے، ❷ جن لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا تو وہ یوم نحر تک حلال نہیں ہوئے تھے!!

(۱۴۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَاَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَاٰى عَلِيٌّ اَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ قَالَ كُنْتُ لَادَعُ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ اَحَدٍ!!

۱۴۶۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے ان سے علی بن حسین نے اور ان سے مروان بن حکم نے بیان کیا کہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہا کو میں نے دیکھا ہے عثمان رضی اللہ عنہ حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے سے روکتے تھے لیکن علی رضی اللہ عنہ نے اس کے باوجود دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا اور کہا "لبیک بعمرة وحجة" آپ نے فرمایا تھا، کہ میں کسی ایک شخص کی بات پر رسول اللہ ﷺ کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا!! ❸

(۱۴۶۳) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ الْعُمْرَةَ فِىْ اَشْهُرِ الْحَجِّ

۱۴۶۳۔ ہم سے موسیٰ ابن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

---

❶ از راہ محبت آپ ﷺ نے یہ الفاظ ان کے متعلق فرمائے تھے!! ❷ اس سلسلے میں بنیادی بات یہ ہے کہ احرام میں صرف نیت کا اعتبار ہوتا ہے الفاظ میں اپنے اس دلی ارادہ کا ادا کرنا ضروری نہیں ہے رسول اللہ ﷺ قارن تھے، سب سے بڑی اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ کے ساتھ ہدی تھی اور آپ نے خود حکم دیا تھا، جیسا کہ متواتر احادیث اسی بخاری میں آرہی ہیں کہ جس کے ساتھ ہدی ہے وہ عمرہ کے بعد حلال نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ آپ نے بھی جب عمرہ کیا۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو اس کے بعد آپ حلال نہیں ہوسکتے تھے۔ راوی اس میں آپ کے احوال مختلف اس وجہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی نظر عام طور سے محض تلبیہ کے الفاظ پر ہوتی تھی، کبھی تلبیہ میں آپ صرف حج کہتے تھے کبھی عمرہ اور کبھی دونوں۔ جن لوگوں نے جو سنا اسی اعتبار سے آپ کے حج کے متعلق فیصلہ کیا!! ❸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی مخالفت منقول ہے ان بزرگوں کی طرف سے اس کی ممانعت کوئی اسے ناجائز سمجھ کر نہیں ہوتی تھی بلکہ محض اس وجہ سے کہ ان کے نزدیک افضل حج کا طریقہ یہ تھا کہ تمتع کیا جائے شریعت کی نظر میں پسندیدہ یہ ہے کہ مسلمان اپنا سفر حج کے لئے کریں اور اسی طرح عمرہ کے لئے ایک علیحدہ سفر کریں، یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو دو مرتبہ سفر کی استطاعت رکھتے ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اَفْجَرَ الْفُجُورِ فِی الْاَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَ يَقُولُونَ اِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْاَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرُ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِکَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهٗ!

کہ عرب سمجھتے تھے کہ حج کے دنوں میں عمرہ کرنا روئے زمین پر سب سے بری بات ہے یہ لوگ محرم کو صفر بنا لیتے ہیں اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ ستالے، ان کے نشانات قدم مٹ چکیں اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے (یعنی حج کے ایام گزر جائیں) تو عمرہ حلال ہوتا ہے پھر جب نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ چوتھی کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے آئے تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے حج کو عمرہ بنالیں۔ یہ حکم (عرب کی سابقہ تخیل کی بناپر) عام صحابہ پر بڑا گراں گزرا، انہوں نے پوچھا، یارسول اللہ! کیا چیز حلال ہوگئی؟ حج اور عمرہ کے (درمیان) آپ نے فرمایا کہ تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی!!

(۱۴۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِالْحَلِّ!!

۱۴۶۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہ کہا ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قیس بن مسلم نے ان سے طارق بن شہاب نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (حجۃ الوداع کے موقع پر) حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے (عمرہ کے بعد) حلال ہو جانے کا حکم دیا!!

(۱۴۶۵) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَانُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِکَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِیْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ!!

۱۴۶۵۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا آنحضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، یارسول اللہ! کیا بات ہے اور لوگ تو عمرہ کر کے حلال ہو گئے لیکن آپ حلال نہیں ہوئے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی تلبید (بالوں کو جمانے کے لئے ایک لیس دار چیز کا استعمال کرنا) کی ہے اور میں اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لایا ہوں اس لئے میں قربانی کرنے سے پہلے حلال نہیں ہو سکتا!!

(۱۴۶۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۴۶۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا) منع کرتے ہوئے قرآن کی یہ آیت پڑھی تھی" واتموا الحج والعمرۃ للہ" یعنی پوری طرح حج اور پوری طرح عمرہ اسی صورت میں ہوگا جب دونوں الگ الگ دو سفر کئے جائیں گے، لیکن جن لوگوں میں اتنی استطاعت نہ ہو ظاہر ہے، ان سے ایک عبادت، عمرہ چھوڑنے سے کیونکر کہا جا سکتا ہے، حضرت عمرؓ اور یا حضرت عثمان کے ارشاد کا جو منشاء تھا اس سے اختلاف کسی کو نہیں ہو سکتا لیکن ضابطہ عام حالات کے لئے ہوتا ہے اور حنفیہ کے یہاں حج کا افضل طریقہ عام حالات میں قرآن ہے حضرت علیؓ یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ خود کیا تھا اس لئے حضرت عثمان کی بات پر میں کیوں آپ ﷺ کے طریقہ کو چھوڑوں!!

اَبُوحَمْزَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِيْ نَاسٌ فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ؓ فَاَمَرَ نِيْ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَجُلًا يَقُوْلُ لِيْ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ وَّعُمْرَةٌ مُّتَقَبَّلَةٌ فَاَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيْ اَقِمْ عِنْدِيْ وَاَجْعَلُ لَکَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِيْ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِمَ فَقَالَ لِلرُّؤْيَا الَّتِيْ رَاَيْتُ

بیان کی کہا کہ ہم سے ابوحمزہ نصر بن عمران ضبعی نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تو کچھ لوگوں نے مجھے منع کیا، اس لئے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے تمتع کرنے کے لئے کہا پھر میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ ''حج بھی مقبول اور عمرہ بھی۔'' میں نے خواب ابن عباس کو سنایا تو آپ نے فرمایا کہ یہ نبی کریم ﷺ کی سنت تھی، پھر آپ نے فرمایا کہ میرے یہاں قیام کرو میں اپنے پاس سے تمہارے لئے کچھ مال متعین کر کے دیا کروں گا شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے (ابوحمزہ سے) پوچھا کہ ابن عباس نے یہ کیوں کیا تھا (یعنی مال کس بات پر دینے کے لئے کہا انہوں نے بیان کیا کہ اسی خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا۔

(١٤٦٧) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْشِهَابٍ قَالَ قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَقَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ تَصِيْرُ الْاٰنَ حَجَّتُکَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلٰى عَطَاءٍ اَسْتَفْتِيْهِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهٗ وَقَدْ اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ اَحِلُّوْا مِنْ اِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوْا ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَلَالًا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَاَهِلُّوْا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِيْ قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً فَقَالُوْا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَّقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوْا مَا اَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا اَنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِيْ اَمَرْتُكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا يَحِلُّ مِنِّيْ حَرَامٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَفَعَلُوْا قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ اَبُوْشِهَابٍ لَيْسَ لَهٗ مُسْنَدٌ اِلَّا هٰذَا!!

١٤٦٧۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابوشہاب نے کہا کہ میں مکہ عمرہ کا احرام باندھ کے، یوم ترویہ سے تین دن پہلے پہنچا، اس پر مکہ کے کچھ لوگوں نے کہا کہ اب تو تمہارا حج، مکی ہوگا (یعنی ثواب کم ملے گا) میں عطاء کی خدمت میں حاضر ہوا، یہی پوچھنے کے لئے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ حج کیا تھا جس میں آپ اپنے ساتھ قربانی کے اونٹ لائے تھے (یعنی حجۃ الوداع) صحابہ نے صرف حج کا احرام بندھا تھا لیکن آنحضور ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ عمرہ کا (احرام باندھ لو اور) بیت اللہ کے طواف اور صفامروہ کی سعی کے بعد حلال ہو جاؤ اور بال ترشوالو۔ یوم ترویہ تک برابر اسی طرح حلال رہو، پھر یوم ترویہ میں حج کا احرام باندھو اور اس سے پہلے جو احرام باندھ چکے ہیں اسے تمتع بناؤ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم تمتع کیسے بنا سکتے ہیں ہم تو حج کا احرام باندھ چکے ہیں، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح میں کہہ رہا ہوں، ویسے ہی کرو، اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو خود میں بھی اس طرح کرتا، جس طرح تم سے کہہ رہا ہوں اب میرے لئے کوئی چیز اس وقت تک حلال نہیں ہوسکتی جب تک میرے قربانی کے جانوروں کی قربانی نہ ہو جائے۔ چنانچہ صحابہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ ابوعبداللہ (مصنف ؒ) نے کہا کہ ابو شہاب کی، اس حدیث کے سوا اور کوئی مرفوع حدیث نہیں ہے!!

(١٤٦٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

١٤٦٨۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن

الا غورعَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ وَهُمَا بِعَسْفَانَ فِي الْمُتْعَةِ فقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيْدُ اِلٰى اَنْ تَنْهٰى عَنْ اَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنِي عَنْكَ قَالَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عَلِيٌّ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا !!

اعور نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے سعید بن مسیب نے کہ جب عثمان اور علی رضی اللہ عنہما عسفان آئے تو ان میں باہم تمتع کے سلسلے میں اختلاف ہوا، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اپنے حال پر رہنے دو، یہ دیکھ کر علی رضی اللہ عنہ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا!!

باب ۹۹۵ . مَنْ لَبّٰى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ

۹۹۵۔ جس نے حج کا نام لے کر تلبیہ کہا!!

(۱۴۶۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَّقُوْلُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنٰهَا عُمْرَةً

۱۴۶۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہم سے جابر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے تو یہ کہہ رہے تھے "لبیک بالحج" پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اسے عمرہ بنالیا!!

باب ۹۹۶ . التَّمَتُّعِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!

۹۹۶۔ نبی کریم ﷺ کے عہد میں تمتع!!

(۱۴۷۰) حَدَّثَنَا مُوْسٰى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَايِهٖ مَا شَآءَ

۱۴۷۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہمام نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مطرف نے عمران بن حصین کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم نے تمتع کیا تھا اور قرآن بھی نازل ہوا تھا (اس کے جواز میں) اب ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا!!

باب ۹۹۷ . قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَالَ اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرِ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ اَهَلَّ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَاَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَهْلَلْنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا اِهْلَالَكُمْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَتَيْنَا النِّسَآءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى

۹۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "یہ حکم ان کے لئے ہے جو مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں" ابوکامل فضیل بن حسین بصری نے بیان کیا کہ ہم سے ابومعشر براء نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عثمان بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، ابن عباس سے حج میں تمتع کے متعلق سوال کیا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مہاجرین، انصار نبی کریم ﷺ کی ازواج اور ہم سب نے (صرف حج کا) احرام باندھا تھا، جب ہم مکہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے احرام کو حج اور عمرہ دونوں کے لئے کرلو۔ لیکن جو لوگ ہدی اپنے ساتھ لائے ہیں (وہ عمرہ کرنے کے بعد حلال نہیں ہوں گے) چنانچہ ہم نے جب بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کرلی تو اپنی بیویوں کے پاس گئے اور کپڑے پہنے، آپ نے فرمایا

يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّه، ثُمَّ اَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ اَنْ نُهِلَّ بِالْحَجِّ فَاِذَا فَرَغْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَيْنَا الْهَدْىُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْىِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَارَجَعْتُمْ اِلٰى اَمْصَارِكُمْ الشَّاةُ تَجْزِئُ فَجَمَعُوْا نُسُكَيْنِ فِي عَامٍ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَه، فِي كِتَابِهٖ وَسَنَّه، نَبِيُّه، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَاحَهُ لِلنَّاسِ غَيْرَ اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُه، حَاضِرِىْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ شَوَّالٌ وَّذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحَجَّةِ فَمَنْ تَمَتَّعَ فِي هٰذِهِ الْاَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ اَوْصَوْمٌ وَالرَّفَثُ الْجِمَاعُ وَالْفُسُوْقُ الْمَعَاصِيْ وَالْجِدَالُ الْمِرَاءُ!!

تھا کہ جس کے ساتھ ہدی ہے وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوسکتا جب تک ہدی اپنی جگہ نہ پہنچ لے (یعنی قربانی نہ ہولے) ہمیں (جنہوں نے ہدی ساتھ نہیں لی تھی) آپ نے یوم ترویہ کی شام کو حکم دیا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں، پھر جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوگئے تو ہم نے آ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کی، پھر ہمارا حج پورا ہوگیا اور قربانی ہم پر واجب رہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، جسے قربانی کا جانور میسر ہو (تو وہ قربانی کرے) اور اگر کسی کو قربانی کی استطاعت نہ ہو تو تین دن روزے حج میں اور سات دن گھر واپس ہونے پر رکھے (قربانی میں) بکری بھی کافی ہے لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں ایک ہی سال میں ایک ساتھ کیا تھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر خود عمل کر کے تمام لوگوں کے لئے مباح قرار دیا تھا البتہ مکہ کے باشندوں کا اس سے استثناء ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جو مسجد الحرام کے رہنے والے نہ ہوں ① اور حج کے جن مہینوں کا قرآن میں ذکر ہے، وہ شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ ہیں، ان مہینوں میں جو کوئی عمرہ کرے گا تو اس پر یا ایک قربانی واجب ہوگی یا روزے (قرآن مجید میں) رفث معنی میں جماع کے ہے، فسوق معنی میں معاصی کے اور جدال معنی میں جھگڑے کے!!

باب ۶۹۸ . الْاِغْتِسَالِ عِنْدَدُخُولِ مَكَّةَ!

۶۹۸۔ مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل!! ②

(۱۴۷۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا دَخَلَ اَدْنَى الْحَرَمِ اَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَبِيْتُ بِذِىْ طُوًى ثُمَّ يُصَلِّيْ بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

۱۴۷۱۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علیہ نے حدیث بیان کی انہیں ایوب نے خبر دی، انہیں نافع نے انہوں نے بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ حرم کے قریب پہنچتے تو تلبیہ کہنا بند کر دیتے رات ذی طوی میں گزارتے صبح کی نماز وہیں پڑھتے اور غسل کرتے، پھر مکہ میں داخل ہوتے) آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

① احناف کا بھی یہی مسلک ہے کہ مکہ کے باشندے نہ قران کریں نہ تمتع۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ارشاد میں بھی اس کی تائید موجود ہے!! ② حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن المنذر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا تمام علماء کے نزدیک متفقہ طور پر مستحب ہے لیکن اگر کوئی نہ کرے تو اس پر فدیہ وغیرہ بھی نہیں بعض علماء نے لکھا ہے کہ غسل نہیں کرسکتا تو تیمم ہی کرلے!!

باب ۹۹۹ . دُخُولِ مَكَّةَ نَهَارًا وَّ لَيْلاً

(۱۴۷۱) حدثنا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ

۶۹۹۔مکہ میں رات یا دن میں داخلہ!! ❶

۱۴۷۱۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ابن عمر کے واسطہ سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے رات ذی طوی میں گزاری تھی پھر جب صبح ہوئی تو آپ مکہ میں داخل ہوئے، ابن عمر بھی اسی طرح کرتے تھے!!

باب ۱۰۰۰ . مِنْ اَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ!!

(۱۴۷۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِيْ مَعْنٌ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَ يَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى!!

۱۰۰۰۔مکہ میں کدھر سے داخل ہوا جائے!؟

۱۴۷۲۔ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں ثنیہ علیا کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور ثنیہ سفلی کی طرف سے نکلتے تھے۔

باب ۱۰۰۱ . مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ !!

(۱۴۷۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَآءِ وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى!!

۱۰۰۱۔مکہ سے کدھر کو نکلا جائے؟

۱۴۷۳۔ہم سے مسدد بن مسرہد بصری نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ ثنیہ علیا یعنی کداء کی طرف سے داخل ہوتے جو بطحاء میں ہے اور نکلتے ثنیہ سفلی کی طرف سے تھے!!

(۱۴۷۴) حَدَّثَنَا اَلْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّاجَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا!!

۱۴۷۴۔ہم سے حمیدی اور محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لے گئے تو بالائی حصہ سے شہر کے اندر داخل ہوئے اور (مکہ سے) نکلے نشیبی علاقہ کی طرف سے!!

(۱۴۷۵) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَآءٍ وَّخَرَجَ مِنْ كُدًى مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ!!

۱۴۷۵۔ہم سے محمود نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر شہر میں کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور کدی کی طرف سے نکلے مکہ کے بالائی علاقہ سے۔ ❷

---

❶ اس عنوان کے تحت حدیث میں چونکہ اس کا ذکر ہے کہ آنحضور ﷺ دن میں داخل ہوئے، اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ "رات" کا لفظ بڑھا کر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ رات میں بھی مکہ میں داخل ہونا جائز ہے اگرچہ مستحب دن ہی میں داخلہ ہے!! ❷ کداء مکہ کا بالائی حصہ ہے اور نبی کریم ﷺ اسی طرف سے شہر میں داخل ہوئے تھے اور کدی نشیبی ہے، مکہ سے آپ اسی طرف سے نکلے تھے اس روایت سے بظاہر کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱۴۷۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَآءٍ مِّنْ اَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَّكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلٰى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَآءٍ وَّكُدًى وَّاَكْثَرُ مَايَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَّكَانَتْ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ

۱۴۷۶۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عمرو نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر داخل ہوتے وقت مکہ کے بالائی علاقہ کداء سے داخل ہوئے تھے ہشام نے بیان کیا کہ عروہ اگر چہ کداء اور کدی دونوں طرف سے داخل ہوتے تھے لیکن اکثر کدی سے داخل ہوتے کیونکہ یہ راستہ ان کے گھر سے زیادہ قریب تھا۔

(۱۴۷۸) حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَآءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْ كِلْتَيْهِمَا وَكَانَ اَكْثَرُ مَايَدْخُلُ مِنْ كُدًى اَقْرَبِهِمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ كَدَآءٌ وَكُدًى مَوْضِعَانِ!!

۱۴۷۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر کداء سے داخل ہوتے تھے عروہ خود اگر چہ دونوں طرف سے (کداء اور کدی) داخل ہوتے لیکن اکثر آپ کدی کی طرف سے داخل ہوتے تھے کیونکہ یہ راستہ ان کے گھر سے زیادہ قریب تھا، ابوعبداللہ (مصنف ؒ) نے کہا کہ کداء اور کدی دو مقامات کے نام ہیں۔

باب ۱۰۰۲) فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا وَ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَّعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ!!

۱۰۰۲۔ مکہ اور اس کی عمارتوں کی فضیلت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب کہ بنا دیا ہم نے خانہ کعبہ کو بار بار لوٹنے کی جگہ لوگوں کے لئے اور کر دیا اس کو امن کی جگہ، اور (حکم دیا ہم نے) کہ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ دونوں پاک کر دیں میرے مکان کو، طواف کرنے والوں کے لئے اعتکاف کرنے والوں کے لئے اور رکوع، سجدہ کرنے والوں (نماز پڑھنے والوں) کے لئے اے اللہ کر دیجئے اس شہر کو امن کی جگہ اور یہاں کے رہنے والوں کو پھلوں کی روزی دیجئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (ابراہیم علیہ السلام کی اس آخری دعاء کے جواب میں) اور جس نے کفر کیا اس کو میں مختصر (دنیاوی زندگی) سے نفع اٹھانے کا موقع دوں گا، پھر اس کو کھینچ لاؤں گا، دوزخ کے عذاب کی طرف اور وہ (جہنم) برا ٹھکانہ ہے اور جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) کہ کدی مکہ کا بالائی علاقہ ہے یہ راوی کا تصرف ہے ورنہ صحیح وہی ہے جو ہم نے اوپر لکھا، خود بخاری کی دوسری روایتوں میں اس کی تصریح ہے آنحضور ﷺ نے مکہ میں داخل ہوتے وقت اور اس سے نکلتے وقت بیت اللہ الحرام کا پوری طرح ادب قائم رکھا تھا، راوی اس کو بیان کرنا چاہتے ہیں کداء سے داخل ہونے میں بیت اللہ بالکل سامنے پڑتا ہے اور کدی، نشیبی علاقہ سے نکلنے میں پشت بیت اللہ کی طرف نہیں پڑتی دنیا کے بڑوں کے یہاں بھی داخلہ اور نکلنے کا یہی ادب ہی بہرحال یہ صرف ادب کے درجہ کی چیز ہے!!

خانہ کعبہ کی بنیاد اٹھا رہے تھے (تو وہ یوں دعا کرتے جاتے تھے) اے ہمارے رب، ہماری اس کوشش کو قبول فرما لیجئے آپ ہی (دعاؤں کو) سننے والے اور (ہماری نیتوں کو) جاننے والے ہیں، اے ہمارے رب، ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لیجئے اور نسل سے ایک جماعت بنایئے جو آپ ہی کی فرمانبردار ہو، ہم کو احکام حج سکھا دیجئے، ہمارے حال پر توجہ فرمایئے کہ آپ ہی بہت توجہ فرمانے والے اور بڑے رحیم ہیں!!

(۱۴۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوعَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا بُنِیَتِ الْکَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ عَبَّاسٌ یَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَکَ عَلٰی رَقَبَتِکَ فَخَرَّ اِلَی الْاَرْضِ فَطَمَحَتْ عَیْنَاهُ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اَرِنِیْ اِزَارِیْ فَشَدَّهٗ عَلَیْهِ!!

۱۴۷۹۔ ہم سے محمد ابن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی مرمت ہوئی تو نبی کریم ﷺ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی (آنحضور ﷺ کی بعثت سے پہلے) پتھر لا رہے تھے عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اپنا تہبند کاندھے پر رکھ لو (تا کہ پتھر اٹھانے میں زیادہ تکلیف نہ ہو) آنحضور ﷺ نے ایسا کیا تو آپ زمین پر گر پڑے اور آپ کی پتلی چڑھ گئی، آپ کہنے لگے، مجھے میرا تہبند دے دو، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے باندھ لیا!!

(۱۴۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَکِ حِیْنَ بَنَوُا الْکَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِکِ بِالْکُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ کَانَتْ عَآئِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرَکَ اسْتِلَامَ الرُّکْنَیْنِ الَّذَیْنِ یَلِیَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَیْتَ لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ!!

۱۴۸۰۔ ہم سے عبید اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن محمد بن ابی بکر نے انہیں خبر دی انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا تمہیں معلوم ہے جب تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کی تو قواعد ابراہیم کو چھوڑ دیا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ پھر آپ قواعد ابراہیم کو بھی شامل کر لیجئے، لیکن آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے بالکل قریب نہ ہوتا تو میں ایسا کر دیتا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یقیناً یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں رکنوں کے استلام کو جو حجر اسود سے قریب ہیں اسی وجہ سے ترک کر دیا تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر ابراہیم علیہ السلام کی رکھی ہوئی بنیاد پر پوری نہیں ہوئی تھی!!

(۱۴۸۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَآئِشَةَ

۱۴۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی ان سے اشعث نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن

قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِدَارِ اَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَالَهُمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَانُ بَابِهٖ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَآءُ وْا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُ وا وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ اَنْ اُدْخِلَ الْجُدُرَ فِي الْبَيْتِ وَ اَنْ اُلْصِقَ بَابَهٗ بِالْاَرْضِ!!

یزید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا حطیم بھی بیت اللہ میں داخل ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں، پھر میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں نے اسے عمارت میں کیوں نہیں شامل کیا، آپ ﷺ نے جواب دیا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی پڑ گئی تھی (اس لئے یہ حصہ تعمیر سے رہ گیا) پھر میں نے پوچھا کہ یہ دروازہ کیوں اوپر کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم ہی نے کیا ہے تا کہ جسے چاہیں اندر آنے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ قریب نہ ہوتا اور مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ وہ برا مانیں گے تو اس حطیم کو بھی میں بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور دروازہ کو زمین کے برابر کر دیتا (تا کہ ہر شخص آسانی سے اندر جا سکے)!!

(۱۴۸۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهٗ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّ قُرَيْشًا اِسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهٗ وَجَعَلْتُ لَهٗ خَلْفًا وَقَالَ اَبُوْمُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَّعْنِي بَابًا!!

۱۴۸۲۔ ہم سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بناتا کیونکہ قریش نے اس میں کمی کر دی ہے میں (اپنی نئی اور ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے مطابق تعمیر میں ایک اور) پیچھے کی طرف دروازہ بناتا، ابو معاویہ نے کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہ خلف کے معنی دروازہ کے ہیں۔

(۱۴۸۳) حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَاَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَاَدْخَلْتُ فِيْهِ مَا اُخْرِجَ مِنْهُ وَاَلْزَقْتُهٗ بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَّبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهٖ اَسَاسَ اِبْرَاهِيْمَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى هَدْمِهٖ قَالَ يَزِيْدُ وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِيْنَ هَدَمَهٗ وَ بَنَاهُ وَ اَدْخَلَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَاَيْتُ اَسَاسَ اِبْرَاهِيْمَ حِجَارَةً كَاَسْنِمَةِ الْاِبِلِ قَالَ جَرِيْرٌ فَقُلْتُ لَهٗ اَيْنَ مَوْضِعُهٗ قَالَ اُرِيْكَهُ الْاٰنَ فَدَخَلْتُ

۱۴۸۳۔ ہم سے بیان بن عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید بن رومان نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عائشہ! اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرانے کا حکم دے دیتا، تا کہ (نئی تعمیر میں) اس حصہ کو بھی داخل کر دوں جو اس سے نکل گیا ہے، اسے زمین کے برابر کر دیتا اور اس کے دو دروازے بنا دیتا ایک مشرق کا اور ایک مغرب کا اور اس طرح ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر اس کی تعمیر ہو جاتی، ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا بھی کعبہ کو گرانے کا یہی مقصد تھا (جو رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا تھا) یزید نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا، جب ابن زبیر نے اسے منہدم کیا تھا اور اس کی نئی تعمیر کر کے حجر اسود کو اس میں رکھا تھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے پتھر دیکھے تھے جو

مَعَهُ الْحَجَرَ فَاَشَارَ اِلٰى مَكَانٍ فَقَالَ هٰهُنَا قَالَ جَرِيْرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحَجَرِ سِتَّةَ اَذْرُعٍ وَّ نَحْوَهَا !!

اونٹ کے کوہان کی طرح تھے، جریر نے بیان کیا کہ میں نے ان سے پوچھا، اس کی جگہ کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ابھی تمہیں دکھاتا ہوں۔ چنانچہ میں آپ کے ساتھ حجر اسود تک گیا، اور آپ نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ وہ جگہ ہے، جریر نے کہا کہ میں نے اندازہ لگایا کہ وہ جگہ حجر اسود سے تقریباً چھ ہاتھ کے فاصلہ پر تھی۔

باب ۱۰۰۳) فَضْلِ الْحَرَمِ وَقَوْلِهٖ اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّتِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَوْلِهٖ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰى اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ.

۱۰۰۳۔ حرم کی فضیلت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''مجھ کو یہی حکم ہے کہ بندگی کروں اس شہر کے مالک کی جس نے اس کو حرمت دی اور اسی کے قبضہ قدرت میں ہے، ہر چیز، اور مجھے حکم ہے کہ رہوں حکم برداروں میں۔'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد '' کیا ہم نے جگہ نہیں دی ان کو حرمت والے پناہ کے مکان میں، کھنچے چلے آتے ہیں اس کی طرف میوے ہر طرح کے۔'' روزی ہماری طرف سے، لیکن بہت سے ان میں سمجھ نہیں رکھتے۔

(۱۴۸۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهٗ اللّٰهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا !!

۱۴۸۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر بن عبدالحمید نے منصور کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقعہ پر یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شہر (مکہ) کو حرمت والا بنایا ہے اس کے (درخت کے) کانٹے بھی نہیں کاٹے جاسکتے، یہاں کے شکار بھی بھڑکائے نہیں جاسکتے اور نہ ان کے سوا جو اعلان کر کے (مالک تک پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہوں) کوئی شخص یہاں کی گری پڑی چیز اٹھا سکتا ہے!!

باب ۱۰۰۴. تَوْرِيْثِ دُوْرِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَآئِهَا وَاَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَآءٌ خَاصَّةً لِقَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۰۰۴۔ مکہ کی اراضی کی وراثت [1] اور اس کی بیع وشراء اور یہ کہ مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں، دلیل، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''جن لوگوں نے کفر کیا اور جو لوگ اللہ کی راہ اور مسجد حرام سے لوگوں کو روکتے ہیں کہ جسے

[1] احناف اور شوافع کا اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ مکہ کی اراضی وقف ہیں یا ملک۔ شوافع کے نزدیک تو یہ ملک ہیں وقف نہیں لیکن احناف کہتے ہیں کہ وقف ہیں۔ اور یہ ابراہیم علیہ السلام کے عہد سے ہی چلی آرہی ہیں ان کا کوئی مالک نہیں اس اختلاف کی اصل اس بات کے اختلاف میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے مکہ پر صلح کے ذریعے قبضہ کیا تھا یا لڑ کر اسے فتح کیا تھا اگر لڑائی کے بعد اس کی فتح ثابت ہو جائے تو یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ مکہ کی اراضی وقف ہیں کیونکہ لڑائی کے بعد مفتوحہ ملک قانوناً غازیوں میں تقسیم ہو جانا چاہئے تھا اور مکہ فتح ہوا لیکن اس کا ایک انچ بھی کسی کو نہیں دیا گیا، احناف یہ کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ ہزاروں صحابہؓ کی فوج لے کر مکہ فتح کرنے کے ارادہ سے تشریف لے گئے تھے اور معمولی سی ہی سہی لیکن بعض مقامات پر خون خرابہ بھی ہوا، پھر اب اس ابتداء کے بعد، مکہ کی فتح کو صلحاً فتح کس طرح کہا جاسکتا ہے؟ مغلوب قوم غالب کے مقابلہ میں انجام کار ہتھیار تو ڈالے ہی گی، مکہ میں بھی یہی صورت پیش آئی لیکن امام شافعیؒ ابتداء کا اعتبار نہیں کرتے، بلکہ لڑائی کے بعد بھی اگر انجام کار صلح ہو جائے تو وہ اس کا نام بھی صلح ہی رکھتے ہیں، مکہ میں یہ صورت ضرور پیش آئی اور اس وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ مکہ صلحاً فتح ہوا۔ بس اس اختلاف کی بنیاد یہی ہے اور امام بخاریؒ بھی امام شافعیؒ کے ساتھ ہیں!!

وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِالْعَاكِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ وَمَنْ یُّرِدْفِیْهِ بِالْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ الْبَادِیْ الطَّارِیْ مَعْكُوفًا مَحْبُوسًا!!

ہم نے تمام لوگوں کے لئے یکساں بنایا ہے، خواہ وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے، اور جو شخص بے راہ روی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنے کا ارادہ کرے گا، ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے ابوعبداللہ (مصنفؒ) نے کہا کہ بادی، باہر سے آنے والے کے معنی میں ہے اور معکوفا مقیم کے معنی میں ہے!!

(۱۴۸۵) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّهُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیْنَ تَنْزِلُ فِی دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِیْلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَّكَانَ عَقِیْلٌ وَّرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَّلَمْ یَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِیٌّ شَیْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَیْنِ وَكَانَ عَقِیْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَیْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ لَا یَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّكَانُوْ یَتَاوَّلُوْنَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ الْاٰیَةَ

۱۴۸۵۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں ابن شہاب نے انہیں علی بن حسین نے انہیں عمرو بن عثمان نے انہیں اسامہ بن زید نے کہ انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ آپ مکہ میں کہاں قیام فرمائیں گے، کیا اپنے گھر میں قیام ہوگا؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا، عقیل نے گھر ہمارے لئے چھوڑا ہی کب ہے عقیل اور طالب، ابوطالب کے وارث ہوئے تھے، جعفر اور علی رضی اللہ عنہ کو وراثت میں کچھ نہیں ملا تھا، کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہوگئے تھے اور عقیل رضی اللہ عنہ (ابتداء میں) اور طالب اسلام نہیں لائے تھے ❶ اس بنیاد پر عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کافر کا وارث نہیں ہوتا، ابن شہاب نے کہا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تاویل کرتے ہیں کہ "جو لوگ ایمان لائے ہجرت کی اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی، یہ ایک دوسرے کے ولی ہیں!!

باب ۱۰۰۵۔ نُزُوْلِ النَّبِیِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ!!

۱۰۰۵۔ نبی کریم ﷺ کا مکہ میں نزول!!

(۱۴۸۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُو سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَادَ قُدُوْمَ مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِخَیْفِ بَنِی كِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوا عَلَی الْكُفْرِ!!

۱۴۸۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب (منیٰ سے لوٹتے ہوئے حجۃ الوداع کے موقع پر) مکہ آنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہمارا قیام اسی خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں (قریش نے) کفر کی حمایت کی

❶ یہ بھی ایک شوافع کی دلیل ہے کہ عقیل رضی اللہ عنہ کو ابوطالب کی وراثت ملی تھی اور انہوں نے اپنے تمام گھر بیچ دیئے تھے اگر ملکیت نہ ہوتی تو بیچتے کیوں پھر آنحضور ﷺ نے بھی اس پر کچھ نہیں فرمایا لیکن ایک بات اور ہے، ابوطالب کے گھروں میں جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کا بھی حق تھا اور عقیل رضی اللہ عنہ نے سب بیچ دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ فروخت ایک ایسی جائیداد کی ہوتی جس کے ایک بڑے حصے کے وہ مالک نہیں تھے آنحضور ﷺ نے اس پر کچھ نہیں کہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کا اس سے کوئی تعرض نہ کرنا اس وجہ سے تھا کہ ایک بات ہو چکی تھی آپ ﷺ نے کچھ اس کے متعلق مروتا نہیں کہنا چاہا حنفیہ کے حق میں بھی بعض احادیث ہیں۔

قسمیں کھائی تھی۔

(۱۴۸۷) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَيْشًا وَّكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰى بَنِي هَاشِمٍ وَّبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْبَنِي الْمُطَّلِبِ اَنْ لَايُنَاكِحُوْهُمْ وَلَايُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا اِلَيْهِمُ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ وَّيَحْيٰى بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ وَّقَالَا بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَشْبَهُ

۱۴۸۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یوم نحر کی صبح کو جب آنحضور ﷺ منی میں تھے تو یہ فرمایا تھا کہ ہم کل خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے، جہاں قریش نے کفر کی حمایت کی قسم کھائی تھی آپ کی مراد محصب سے تھی کیونکہ یہیں قریش اور بنو کنانہ نے بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب یا (راوی نے) بنو المطلب (کہا) کے خلاف حلف اٹھایا تھا کہ جب تک وہ نبی کریم ﷺ کو ان کے حوالہ نہ کردیں، نہ ان کے یہاں نکاح کریں گے اور نہ ان سے خرید وفروخت کریں گے، سلامہ نے عقیل اور یحییٰ بن ضحاک کے واسطہ سے کہا ان سے اوزاعی نے کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے (اپنی روایت میں) بنو ہاشم اور بنو المطلب کہا، ابوعبداللہ (مصنفؒ) نے کہا کہ بنو المطلب زیادہ صحیح ہے!!

باب ۱۰۰۶۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ

۱۰۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور جب ابراہیم نے کہا میرے رب اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو اس سے محفوظ رکھ کہ ہم بتوں کی پرستش کریں، میرے رب! ان بتوں نے بہتوں کو گمراہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے فرمان لعلھم یشکرون تک!

باب ۱۰۰۷۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

۱۰۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو حرمت والا گھر اور لوگوں کے قیام کی جگہ بنایا اور حرمت کا مہینہ بنایا'' اللہ تعالیٰ کے فرمان ''وان اللہ بکل شئی علیم'' تک!!

(۱۴۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

۱۴۸۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زیاد بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا ایک حبشی تباہ کرے گا!!

(۱۴۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۱۴۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔ اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کیا کہا کہ مجھے عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں محمد بن ابی

رْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ
بْلَ اَنْ يُّفْرَضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيْهِ
لْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللّٰهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ اَنْ يَّصُوْمَهٗ
لْيَصُمْهُ وَمَنْ شَآءَ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَلْيَتْرُكْهُ

حفصہ نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رمضان (کے روزے) فرض ہونے سے پہلے مسلمان عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے عاشورا ہی کے دن (جاہلیت میں) کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان فرض کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ اب جس کا جی چاہے عاشوراء کا بھی روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے (حدیث آئندہ آئے گی)!!

۱۴۹۰) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا
بْرَاهِيْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ
لنَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاجُوْجَ وَ
مَاجُوْجَ تَابَعَهٗ اَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُ
لرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ
لْبَيْتُ وَالْاَوَّلُ اَكْثَرُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعَ قَتَادَةُ
عَبْدَ اللّٰهِ وَ عَبْدُ اللّٰهِ اَبَاسَعِيْدٍ!!

۱۴۹۰۔ ہم سے احمد بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے حجاج بن حجاج نے ان سے قتادہ نے ان سے عبداللہ بن ابی عتبہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بیت اللہ کا حج اور عمرہ یاجوج اور ماجوج کے خروج کے بعد بھی ہوتا رہے گا اس روایت کی متابعت ابان اور عمران نے قتادہ کے واسطہ سے کی اور عبدالرحمٰن نے شعبہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک بیت اللہ کا حج بند نہ ہو جائے، پہلی روایت زیادہ راویوں نے کی ہے ابوعبداللہ نے سنا قتادہ سے اور عبداللہ نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے!!

باب۱۰۰۸۔ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ!!

۱۰۰۸۔ کعبہ پر غلاف!!

۱۴۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ
حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْاَحْدَبُ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ جِئْتُ
اِلٰى شَيْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى
الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ قَدْ جَلَسَ هٰذَاالْمَجْلِسَ
عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَدَعَ فِيْهَا صَفْرَآءَ وَلَا
بَيْضَآءَ اِلَّاقَسَمْتُهٗ قُلْتُ اِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا
قَالَ هُمَا الْمَرْاٰنِ اَقْتَدِيْ بِهِمَا!!

۱۴۹۱۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے واصل الاحدب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابووائل نے بیان کیا کہ میں شیبہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے واصل کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابووائل نے بیان کیا کہ میں شیبہ کے ساتھ کعبہ میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا تو شیبہ نے فرمایا کہ اسی جگہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھ کر (ایک مرتبہ) فرمایا کہ میرا ارادہ یہ ہو گیا ہے کہ کعبہ کے اندر سونے چاندی جیسی کوئی چیز نہ چھوڑوں (جسے زمانہ جاہلیت میں کفار نے جمع کیا تھا) اور سب (مسلمانوں میں) تقسیم کر دوں، میں نے عرض کی کہ آپ کے ساتھیوں (آنحضور ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) ایسا نہیں کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ میں بھی انہیں کی اقتداء کرتا ہوں!!

باب ۱۰۰۹ . هَدْمِ الْكَعْبَةِ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ!!

۱۰۰۹۔ کعبہ کا انہدام، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک فوج بیت اللہ پر چڑھائی کرے گی اور دھنسادی جائے گی!! ❶

(۱۴۹۲) حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَاَ فَحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا!!

۱۴۹۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن اخنس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، گویا میری نظروں کے سامنے وہ پتلی ٹانگوں والا سیاہ آدمی جو خانہ کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا!!

(۱۴۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

۱۴۹۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا!!

باب ۱۰۱۰ . مَاذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

۱۰۱۰۔ حجر اسود کے متعلق روایت!!

(۱۴۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسَ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ جَآءَ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَبَّلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَّا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اِنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَاقَبَّلْتُكَ

۱۴۹۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی انہیں اعمش نے انہیں ابراہیم نے انہیں عابس نے انہیں ربیعہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا۔ پھر فرمایا، میں خوب جانتا ہوں کہ تم صرف ایک پتھر ہو، نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہو نہ نفع۔ اگر رسول اللہ ﷺ کو تمہیں بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو میں کبھی نہ دیتا۔

باب ۱۰۱۱ . اِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِيْ اَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَآءَ

۱۰۱۱۔ بیت اللہ کو بند کرنا، اور بیت اللہ میں جس طرف بھی چاہے رخ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے!!

(۱۴۹۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَوَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّ بِلَالٌ وَّ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا

۱۴۹۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ، اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ خانہ کعبہ کے اندر گئے، اور اندر سے دروازہ بند کر لیا پھر جب

❶ دوسری روایت میں ہے کہ جب فوج بیداء کے قریب پہنچے گی تو زمین کے اندر دھنسادی جائے گی اس کے بعد کی روایت میں ہے جو پہلے گزر چکی ہے، کہ خانہ کعبہ کو ایک پتلی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا، ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ کعبہ پر حملہ آور فوج خود تباہ ہو جائے گی، اور دوسری مرتبہ کعبہ پر ایک فوج قابض ہوگی اور خانہ کعبہ کو تباہ کرے گی، غالباً پہلا واقعہ پہلے ہوگا، پھر خانہ کعبہ کی بربادی کے بعد قیامت آجائے گی، خدا تعالیٰ ان فتنوں سے مجھے اور تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین!!

عَلَيْهِم الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَّلَجَ فَلَقِيْتُ بَلَالاً فَسَاَلْتُه، هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

دروازہ کھولا تو میں پہلا شخص تھا جو اندر گیا، میری ملاقات بلال سے ہوئی تو میں نے پوچھا کہ نبی پاک ﷺ نے (اندر) نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں، دونوں یمنی ستونوں کے درمیان آپ ﷺ نے نماز پڑھی تھی۔ ❶

باب ۱۰۱۲ . الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ

۱۰۱۲۔ کعبہ میں نماز!!

(۱۴۹۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّه، كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ الْوَجْهِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّهْرِ يَمْشِي حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَه، وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِيْ قِبَلَ وَجْهِهٖ قَرِيْبًا مِنْ ثَلٰثَةِ اَذْرُعٍ فَيُصَلِّيْ يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِيْ اَخْبَرَه، بِلَالٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهِ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ بَاْسٌ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ اَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَآءَ!

۱۴۹۶۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہیں نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے تو سامنے کی طرف چلتے اور دروازہ پشت کی طرف چھوڑ دیتے آپ اسی طرح چلتے رہتے اور جب سامنے کی دیوار تقریباً تین ہاتھ رہ جاتی تو نماز پڑھتے تھے اس طرح آپ اس جگہ نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے تھے جس کے متعلق بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے وہیں نماز پڑھی تھی، لیکن اس میں کوئی مضائقہ نہیں بیت اللہ میں جس جگہ بھی کوئی چاہے نماز پڑھ سکتا ہے!!

باب ۱۰۱۳ . مَنْ لَّمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحُجُّ كَثِيْرًا وَّلَا يَدْخُلُ!!

۱۰۱۳۔ جو کعبہ میں نہ داخل ہوا، ابن عمر رضی اللہ عنہ اکثر حج کرتے تھے اور بیت اللہ کے اندر نہیں جاتے تھے!! ❷

(۱۴۹۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَه، مَنْ يَّسْتُرُه، مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَه، رَجُلٌ اَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا

۱۴۹۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی اوفی نے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کر کے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھی، آپ کے ساتھ ایک صاحب تھے جو آپ کے اور لوگوں کے درمیان آڑ بنے ہوئے تھے، ان سے ایک صاحب نے دریافت کیا، کیا رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے بتایا کہ نہیں!!

باب ۱۰۱۴ . مَنْ كَبَّرَ فِيْ نَوَاحِي الْكَعْبَةِ!

۱۰۱۴۔ جس نے کعبہ میں چاروں طرف تکبیر پڑھی!!

---

❶ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگرچہ آپ نے یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی لیکن یہ اتفاقی چیز تھی، کعبہ کے اندر جہاں بھی اور جس طرح بھی چاہے نماز پڑھی جاسکتی ہے!! ❷ یعنی بیت اللہ کے اندر جانا کوئی ضروری نہیں آنحضور ﷺ خود حجۃ الوداع کے موقعہ پر اندر نہیں گئے تھے آپ صلح حدیبیہ کے بعد جب عمرہ قضا کرنے مکہ تشریف لے گئے تو اس موقع پر آپ بیت اللہ کے اندر نہیں گئے تھے عمرہ جعرانہ کے موقع پر بھی نہیں گئے تھے یہ دو ایسے مواقع ہیں جب بیت اللہ کے اندر بت رکھے ہوئے تھے اور غالباً آپ اسی وجہ سے اندر نہیں گئے ہوں گے، پھر جب مکہ فتح ہوا تو آپ اندر تشریف لے گئے اور بتوں سے کعبہ کی تطہیر کی حجۃ الوداع کے موقع پر کعبہ کے اندر بت نہیں تھے لیکن اس مرتبہ بھی آپ اندر نہیں گئے، اس لئے مسئلہ یہ ہوگا کہ کعبہ کی تقدیس کے پورے اہتمام کے ساتھ بغیر کسی قسم کی رشوت کے اندر جانا ممکن ہو سکے تو یہ عمل مستحب ہے لیکن رشوت دے کر اندر جانے کی کوشش نہ کرنی چاہئے!!

(۱۴۹۸) حَدَّثَنَا اَبُومَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ اَبٰى اَنْ يَّدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيْهِ الْاٰلِهَةُ فَاَمَرَ بِهَا فَاُخْرِجَتْ وَاَخْرَجُوْا اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيْ اَيْدِيْهِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِيْ نَوَاحِيْهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ !!

۱۴۹۸۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوایوب نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب (مکہ) تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کے اندر جانے سے اس لئے انکار کردیا کہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے، پھر آپ نے حکم دیا اور وہ نکالے گئے لوگوں نے (خانہ کعبہ سے) ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے بت بھی نکالے (ان بتوں کے) ہاتھوں میں فال نکالنے کے تیر تھے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ان مشرکوں کو برباد کرے، انہیں اچھی طرح سے معلوم تھا کہ ان بزرگوں نے تیر سے فال کبھی نہیں نکالی۔ ❶ اس کے بعد آپ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے اور اس کے چاروں طرف تکبیر کہی، آپ ﷺ نے اندر نماز بھی نہیں پڑھی تھی (بیت اللہ) کے اندر نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے کے متعلق نوٹ اس سے پہلے گزر چکا ہے!!

باب ۱۰۱۵. كَيْفَ كَانَ بَدْأُ الرَّمَلِ !!

۱۰۱۵۔ رمل کی ابتداء کیوں کر ہوئی!!؟

(۱۴۹۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍؒ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّهٗ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَّهَنَهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ فَاَمَرَهُمُ النَّبِىُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْمُلُوْا الْاَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَاَنْ يَّمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ اَنْ يَّرْمُلُوْا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ!!

۱۴۹۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ (مکہ) تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے یہاں ایسے لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب (مدینہ منورہ) کے بخار نے کمزور کرڈالا ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ تین چکروں میں رمل (تیز چلنا جس سے اظہار قوت ہو کریں) اور دونوں رکنوں کے درمیان حسب معمول چلیں۔ چونکہ آپ کے پیش نظر انہیں پوری طرح انجام دینا تھا، صرف اسی وجہ سے آپ نے تمام چکروں میں رمل کا حکم نہیں دیا!!

باب ۱۰۱۶. اِسْتِلَامُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ وَيَرْمُلُ ثَلٰثًا !

۱۰۱۶۔ مکہ آتے ہی پہلے طواف میں حجر اسود کا استلام (بوسہ دینا) اور تین چکروں میں رمل کرنا چاہئے!!

(۱۵۰۰) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ وَهْبٍؒ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ

۱۵۰۰۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں زہری نے انہیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ مکہ تشریف

---

❶ بہت سی مشرکانہ رسوم کے ساتھ تیر سے فال نکالنے کا طریقہ بھی عمرو بن لحی کا ایجاد کیا ہوا تھا قریش کو اس کا علم تھا عمر تو ظاہر ہے کہ ابراہیمؑ کے بہت بعد پیدا ہوا۔ لیکن قریش کا یہ ظلم تھا کہ انہوں نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے بتوں کے ہاتھوں میں تیر دے دیئے تھے۔ آنحضور ﷺ نے ان کی اسی افتراء پر بددعا دی۔

إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ!

لاتے تو پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دیتے اور سات چکروں میں سے تین میں رمل کرتے تھے!!

باب ۱۰۱۷ . الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۱۰۱۷۔ حجر اور عمرہ میں رمل!!

(۱۵۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ ابْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَعَى النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَشْوَاطٍ وَّمَشٰى اَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابَعَهٗ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۰۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شریح بن نعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ تین چکروں میں تو تیز چلے (رمل کیا) اور بقیہ چار چکروں میں حسب معمول چلے حج اور عمرہ دونوں میں۔ اس روایت کی متابعت لیث نے کی ہے کہ مجھ سے کثیر بن فرقد نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۱۵۰۲) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلرُّكْنِ اَمَاوَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ وَمَالَنَا لِلرَّمَلِ اِنَّمَا كُنَّا رَاَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ اَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ صَنَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَتْرُكَهٗ.

۱۵۰۲۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو خطاب کر کے فرمایا بخدا مجھے خوب معلوم ہے کہ تم صرف پتھر ہو، نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہو نہ نقصان، اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہیں استلام کرتے (بوسہ دیتے) نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی نہ کرتا، اس کے بعد آپ نے استلام کیا، پھر فرمایا، اور ہمیں رمل کی بھی کیا ضرورت تھی؟ ہم نے تو اس کے ذریعہ مشرکوں کو (اپنی قوت) دکھائی تھی، پھر فرمایا جو عمل رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے اسے چھوڑنا ہم پسند نہیں کرتے۔ ❶

(۱۵۰۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِيْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ لِنَافِعٍ اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِيْ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ اِنَّمَا كَانَ يَمْشِيْ لِيَكُوْنَ اَيْسَرَ لِاسْتِلَامِهٖ.

۱۵۰۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کیا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دونوں رکن یمانی کا استلام کرتے دیکھا، میں نے بھی اس کے استلام کو، خواہ سخت حالات ہوں یا نرم نہیں چھوڑا، میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمرؓ ان دونوں یمنی رکنوں کے درمیان معمول کے مطابق چلتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ آپ معمول کے مطابق اس لئے چلتے تھے تا کہ اس کے استلام میں آسانی رہے۔

باب ۱۰۱۸ . اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

۱۰۱۸۔ حجر اسود کا استلام چھڑی کے ذریعہ۔

❶ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمل صرف ایک وقتی مصلحت تھی، یہ سنت نہیں ہے لیکن عام علماء امت اسے سنت کہتے ہیں خود جمہور صحابہ کے عمل سے بھی اور قول سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ حنفیہ کا مسلک اس سلسلے میں یہ ہے کہ جس طواف کے بعد بھی، صفا مروہ کی سعی ہوگی، اس طواف میں رمل بھی ہوگا اس کے سوا طواف میں رمل نہیں!!

(۱۵۰۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَّ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍؒ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ تَابَعَهٗ الدَّارَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ

۱۵۰۴۔ہم سے احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی اونٹی پر طواف کیا تھا اور آپ حجر اسود کا استلام ایک چھڑی کے ذریعہ کر رہے تھے اس کی روایت دراوردی نے زہری کے بھتیجے کے واسطہ سے کی اور انہوں نے اپنے چچا (زہری) کے واسطہ سے۔

باب ۱۰۱۹. مَنْ لَّمْ يَسْتَلِمْ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَآءِ اَنَّهٗ قَالَ وَمَنْ يَّتَّقِيْ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اِنَّهٗ لَانَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فَقَالَ لَهٗ لَيْسَ شَيْءٌ مِّنَ الْبَيْتِ بِمَهْجُوْرٍ وَّكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ

۱۰۱۹۔جس نے صرف دونوں ارکان یمانی کا استلام کیا! محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی انہیں عمرو بن دینار نے خبر دی کہ ابو الشعثاء نے فرمایا، بیت اللہ کے کسی بھی حصہ سے بھلا کون پرہیز کر سکتا ہے، معاویہؓ تمام ارکان کا استلام کرتے تھے اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ہم ان دو ارکان کا استلام نہیں کرتے، تو معاویہؓ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا کوئی جزء ایسا نہیں جسے چھوڑ دیا جائے، ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تمام ارکان کا استلام کرتے تھے۔

(۱۵۰۵) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ اَرَالنَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

۱۵۰۵۔ہم سے ابو ولید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو صرف دونوں یمانی ارکان کا استلام کرتے دیکھا۔

باب ۱۰۲۰. تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ

۱۰۲۰۔حجر اسود کو بوسہ دینا۔

(۱۵۰۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا وَرْقَآءُ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَ قَالَ لَوْلَا اَنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ

۱۵۰۶۔ہم سے احمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی انہیں ورقاء نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے خبر دی ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور پھر فرمایا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کو تمہیں بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو کبھی نہ دیتا۔

(۱۵۰۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ وَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ زُوْحِمْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ اَرَاَيْتَ بِالْيَمَنِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۰۷۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر بن عربی نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حجر اسود کے استلام (بوسہ دینے) کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کا استلام کرتے اور بوسہ دیتے دیکھا ہے اس پر اس شخص نے کہا کہ اگر ازدحام ہو جائے اور میں پیچھے رہ جاؤں پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ ابن عمر رضی اللہ

يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ

عنہ نے فرمایا کہ اس اگر وگر کو یمن میں چھوڑ کے آؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ حجر اسود کا استلام کر رہے تھے اور اُسے بوسہ دے رہے تھے۔ ❶

باب ۱۰۲۱. مَنْ اَشَارَ اِلَى الرُّكْنِ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ

(۱۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ

۱۰۲۱۔ حجر اسود کے قریب پہنچ کر اس کی طرف اشارہ۔

۱۵۰۸۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے عکرمہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک اونٹنی پر طواف کر رہے تھے اور جب بھی آپ حجر اسود کے قریب پہنچتے تو کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

باب ۱۰۲۲. التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكْنِ

(۱۵۰۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتَى الرُّكْنَ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ عِنْدَهٗ وَكَبَّرَ تَابَعَهٗ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّاءِ

۱۰۲۲۔ حجر اسود کے قریب تکبیر کہنا۔

۱۵۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف ایک اونٹنی پر کیا۔ جب بھی آپ حجر اسود کے قریب پہنچتے تو کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے ❷ اس روایت کی متابعت ابراہیم بن طہمان نے خالد حذاء کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۱۰۲۳. مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا

۱۰۲۳۔ جو مکہ آیا اور گھر واپس ہونے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر دو رکعت نماز پڑھ کر صفا کی طرف گیا۔

(۱۵۱۰) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍؒ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ

۱۵۱۰۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے بیان کیا کہ مجھے عمرو نے محمد بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے عروہ سے (حج کے ایک مسئلہ کے متعلق پوچھا) ❸ تو انہوں نے

---

❶ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سائل یمن کا رہنے والا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ناگواری اس بات پر ہوئی کہ حدیث رسول کے بعد پھر اس میں احتمالات نکالے جا رہے ہیں رسول اللہ کی سنت اور آپؐ کے طریقہ کے ساتھ اس درجہ لگاؤ صحابہ کو تھا، غالباً آپ نے سائل کے طرز سے یہ سمجھا ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے سے کام لے رہا ہے، اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ ازدحام وغیرہ کی صورت میں چھڑی کے ذریعہ بھی استلام کیا جا سکتا ہے اور آنحضور ﷺ نے ایک مرتبہ خود ایسا کیا تھا۔ ❷ اس سے پہلے یہ حدیث قدرے تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے کہ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی جس کے ذریعہ آپ حجر اسود کا استلام کرتے تھے ❸ سوال کی تفصیل دوسری روایتوں میں ہے اصل میں راوی ابن عباسؓ کے اس سلسلے میں مسلک پر تعویض کرنا چاہتے ہیں ان کا مسلک جمہور امت کی رائے کے خلاف یہ تھا کہ اگر کوئی شخص صرف حج کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوگا تو بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی خود بخود اس کا احرام ٹوٹ جائے گا، اس لئے اگر کوئی چاہتا ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ بیت اللہ کو نہ دیکھے اور اسے دیکھے بغیر عرفات میں جا کر قیام کرے۔

حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مِثْلَه' ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِيْ الزُّبَيْرِ فَاَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَبِهِ الطَّوَافُ ثُمَّ رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَه' وَقَدْ اَخْبَرَتْنِيْ اُمِّيْ اَنَّهَا اَهَلَّتْ هِيَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا

فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی تھی کہ نبی کریم ﷺ جب (مکہ) تشریف لائے تو سب سے پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ وضو کیا، پھر طواف کیا آپ کا یہ عمل عمرہ کے لئے نہیں تھا اس کے بعد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح حج کیا، پھر میں نے ابو زبیر کے ساتھ حج کیا، انہوں نے بھی اس سے پہلے طواف کیا، مہاجرین اور انصار کو بھی میں نے اسی طرح کرتے دیکھا تھا میری والدہ (اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما) نے بھی مجھے بتایا کہ انہوں نے اپنی بہن (عائشہ رضی اللہ عنہا) اور زبیر اور فلاں فلاں رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ کا احرام تھا جب ان لوگوں نے حجر اسود کا استلام کر لیا تو حلال ہو گئے تھے۔ ❶

(۱۵۱۱) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَايَقْدَمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۱۵۱۱۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو ضمرہ انس بن عیاض نے حدیث بیان کی کہ موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مکہ) آنے کے بعد سب سے پہلے حج اور عمرہ کا جو طواف کیا، اس کے تین چکروں میں آپ نے سعی (رمل) کی اور باقی چار میں حسب معمول چلے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی اور صفا مروہ کی سعی کی۔

(۱۵۱۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَّيَمْشِيْ اَرْبَعَةً وَّاَنَّه' كَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۱۵۱۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت اللہ کا پہلا طواف کرتے تو اس کے تین چکروں میں رمل کرتے اور چار میں حسب معمول چلتے پھر جب صفا مروہ کی سعی کرتے تو بطن مسیل (وادی) میں دوڑ کر چلتے۔

بَاب ۱۰۲۴ . طَوَافِ النِّسَآءِ مَعَ الرِّجَالِ وَقَالَ لِيْ عَمْرُوْ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ اِذَا مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَآءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَآءُ

۱۰۲۴۔ عورتوں کا طواف مردوں کے ساتھ۔ ❷ اور مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا اور انہیں عطاء نے خبر دی کہ ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے روک دیا تو اس سے انہوں نے کہا

---

❶ اس آخری ٹکڑے کا ابن عباسؓ کے مسلک سے کوئی تعلق نہیں ہے اس میں ہے کہ حجر اسود کے استلام کے بعد لوگ حلال ہو جائیں گے۔ حالانکہ صفا مروہ سعی اس کے بعد ہے اور پھر حلال ہوا جاتا ہے۔ غالباً "مسح رکن" فراغت سے کنایہ ہے راوی کے پیش نظر تفصیل بیان کرنا نہیں ہے، بلکہ اپنی حلت کو بتانا ہے۔ ❷ مطلب یہ ہے کہ مردوں اور عورتوں کے طواف میں کوئی امتیاز نہیں تھا کہ فلاں وقت مرد کریں اور فلاں وقت عورتیں، اتنا ضرور تھا کہ عورتوں کے طواف کی جگہ مردوں سے علیحدہ تھی مرد طواف کرتے وقت بیت اللہ سے بالکل قریب ہوتے تھے اور عورتیں ان کے بعد، اس طرح عورتوں کا دائرہ مردوں کی بہ نسبت کچھ بڑا ہو جاتا تھا۔

النَّبِيّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ حِجَابٍ اَوْقَبْلُ قَالَ اِى لَعَمْرِىْ لَقَدْ اَدْرَكْتُه بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطُهُنَّ الرِّجَالُ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطُهُنَّ كَانَتْ عَآئِشَةُ تَطُوْفُ حَجْرَةً مِّنَ الرِّجَالِ لَاتُخَالِطُهُمْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ انْطَلِقِى نَسْتَلِمْ يَااُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتِ انْطَلِقِى عَنْكِ وَاَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلٰكِنَّهُنَّ كُنَّ اِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حِيْنَ يَدْخُلْنَ وَاُخْرِجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ اٰتِىْ عَآئِشَةَ اَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّهِىَ مُجَاوِرَةٌ فِى جَوْفِ ثَبِيْرٍ قُلْتُ وَمَاحِجَابُهَا قَالَ هِىَ فِى قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ لَهَا غِشَآءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذٰلِكَ وَرَاَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُّوَرَّدًا

کہ تم کس بنیاد پر عورتوں کو اس سے روک رہے ہو؟ جب کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات نے مردوں کے ساتھ طواف کیا تھا، میں نے پوچھا یہ پردہ (کی آیت نازل ہونے) کے بعد کا واقعہ ہے یا اس سے پہلے کا، انہوں نے کہا، میری جان کی قسم، میں نے انہیں پردہ (کی آیت نازل ہونے) کے بعد دیکھا تھا، اس پر میں نے پوچھا کہ مردوں کا ان کے ساتھ اختلاط کیسے ہوتا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اختلاط نہیں ہوتا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں سے جدا رہ کر طواف کرتی تھیں، ان کے ساتھ مل کر نہیں کرتی تھیں ایک عورت نے ان سے کہا ام المومنین! چلئے (حجر اسود) کا استلام کریں تو آپ نے انکار کر دیا اور کہا کہ چلو بھی! ازواج مطہرات رات میں پردہ کر کے نکلتی تھیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتی تھیں، لیکن جب بیت اللہ کے اندر جانا چاہتیں تو اندر جانے سے پہلے (باہر) کھڑی ہو جاتیں اور مرد باہر آ جاتے (تو وہ اندر جاتیں) میں اور عبید اللہ بن عمیر عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں جب آپ ثبیر (پہاڑ) کے درمیان میں مقیم تھیں۔ میں نے پوچھا کہ اس وقت پردہ کس چیز سے تھا؟ عطاء نے بتایا کہ ایک ترکی قبہ میں مقیم تھیں اس پر پردہ پڑا تھا ہمارے اور ان کے درمیان اس کے سوا اور کوئی چیز حائل نہیں تھی اس وقت میں نے ان کے بدن پر ایک گلابی رنگ کا کرتہ دیکھا تھا۔

(۱۵۱۳) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ اَشْتَكِىْ فَقَالَ طُوْفِىْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُصَلِّىْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَاُ وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ

۱۵۱۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل نے ان سے عروہ بن زبیر نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے بیمار ہو جانے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ سواری پر چڑھ کر اور لوگوں سے علیحدہ رہ کر طواف کر لو، چنانچہ میں نے عام لوگوں سے الگ رہ کر طواف کیا، اس وقت رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے قراءت والطور و کتاب مسطور کی ہو رہی تھی۔

باب ۱۰۲۵ . اَلْكَلَامِ فِى الطَّوَافِ

۱۰۲۵۔ طواف میں گفتگو۔

(۱۵۱۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاؤُسًا اَخْبَرَه عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوْفُ

۱۵۱۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ابن جریج نے انہیں خبر دی کہا کہ سلیمان احول نے خبر دی انہیں طاؤس نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے

بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ رَّبَطَ يَدَهٗ اِلٰى اِنْسَانٍ بِسَيْرٍ اَوْبِخَيْطٍ اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ خُذْ بِيَدِهٖ ۔

باب۱۰۲۶. اذارای سیرا او شیئا یکرہُ فی الطواف قطعه

(۱۵۱۵) حَدَّثَنَا اَبُوعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَقَطَعَهٗ

باب۱۰۲۷. لَايَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ

(۱۵۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ بَعَثَهٗ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي اَمَّرَهٗ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُّؤَذِّنُ فِي النَّاسِ اَنْ لَّايَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

باب۱۰۲۸. اِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ وَقَالَ عَطَآءٌ فِيْمَنْ يَّطُوْفُ فَتُقَامُ الصَّلٰوةُ اَوْيُدْ فَعُ عَنْ مَّكَانِهٖ اِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ اِلٰى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِي وَيُذْكَرُ نَحْوُهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ

باب۱۰۲۹. طَافَ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ صَلّٰى لِسُبُوْعِهٖ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ لِكُلِّ سُبُوْعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ اَنَّ عَطَآءً يَّقُوْلُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوْبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَقَالَ السُّنَّةُ اَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جس نے اپنا ہاتھ دوسرے شخص (کے ہاتھ) سے تسمہ یا رسی یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا، نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے کاٹ دیا اور پھر فرمایا کہ اگر ساتھ ہی چلنا ہے تو) ہاتھ پکڑ کے چلو۔ (اس روایت سے معلوم ہوا کہ طواف میں آنحضور ﷺ نے گفتگو کی تھی اور یہ جائز ہے۔

۱۰۲۶۔ جب کوئی شخص تسمہ یا کوئی اور چیز دیکھے، جو طواف میں ناپسندیدہ ہو تو اسے کاٹ دینا چاہئے۔

۱۵۱۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے سلیمان احول نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص کعبہ کا طواف رسی یا اور کسی چیز سے کر رہا ہے تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

۱۰۲۷۔ بیت اللہ کا طواف کوئی ننگا آدمی نہیں کرسکتا اور نہ کوئی مشرک حج کرسکتا ہے۔

۱۵۱۶۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یونس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے، اس حج کے موقعہ پر جس کا امیر رسول اللہ ﷺ نے انہیں بنایا تھا، انہیں یوم نحر میں ایک مجمع کے سامنے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج بیت اللہ نہیں کرسکتا، اور نہ کوئی شخص ننگا طواف کرسکتا ہے۔

۱۰۲۸۔ جب کوئی طواف کے دوران رک جائے؟ ایک ایسے شخص کے متعلق جو طواف کر رہا تھا کہ نماز کھڑی ہوگئی، یا اسے اس کی جگہ سے ہٹا دیا گیا، عطاء یہ فرمایا کرتے تھے کہ جہاں سے اس نے طواف چھوڑا تھا وہیں سے بناء کرے (دوبارہ وہیں سے شروع کرے) ابن عمر اور عبدالرحمٰن، بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

۱۰۲۹۔ نبی کریم ﷺ نے طواف کیا تو سات چکر پورے کرنے کے بعد آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سات چکر پر (طواف میں) دو رکعت پڑھتے تھے۔ اسماعیل بن امیہ نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطاء کہتے ہیں کہ طواف کی دو رکعت فرض نماز سے بھی ادا ہو جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ سنت پر عمل زیادہ بہتر ہے، ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے سات چکر پورے کئے ہوں

وَسَلَّمَ سُبُوعًا قُطُّ اِلَّا صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ

اور دو رکعت نماز نہ پڑھی ہو۔

(۱۵۱۷) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ اَیَقَعُ الرَّجُلُ عَلٰی امْرَاَتِهٖ فِی الْعُمْرَةِ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ وَطَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ قَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ لَا یَقْرَبُ امْرَاَتَه، حَتّٰی یَطُوْفَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۱۵۱۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے کہا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا کوئی عمرہ میں صفا مروہ کی سعی سے پہلے اپنی بیوی سے ہم بستر ہو سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیت اللہ کا طواف سات چکروں میں پورا کیا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا اور مروہ کی سعی کی، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کے طریقہ میں بہترین اسوہ ہے عمرو نے بیان کیا کہ پھر میں نے جابر رضی اللہ بن عبداللہؓ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ صفا مروہ کی سعی سے پہلے اپنی بیوی کے قریب بھی نہ جائے۔

باب ۱۰۳۰۔ مَنْ لَّمْ یَقْرَبِ الْکَعْبَةَ وَلَمْ یَطُفْ حَتّٰی یَخْرُجَ اِلٰی عَرَفَةَ وَ یَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْاَوَّلِ

۱۰۳۰۔ جو کعبہ نہ جائے، نہ طواف کرے اور عرفہ چلا جائے اور طواف اول کے بعد جائے۔

۱۵۱۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَیْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ کُرَیْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَّسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ یَقْرَبِ الْکَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهٖ بِهَا حَتّٰی رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ

۱۵۱۸۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فضیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے کریب نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے اور سات (چکروں کے ساتھ) طواف کیا۔ پھر صفا مروہ کی سعی کی، اس سعی کے بعد آپ کعبہ اس وقت تک نہیں گئے جب تک عرفہ سے واپس نہ ہو لئے۔

باب ۱۰۳۱۔ مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِّنَ الْمَسْجِدِ وَصَلّٰی عُمَرُ خَارِجًا مِّنَ الْحَرَامِ

۱۰۳۱۔ جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد الحرام سے باہر پڑھیں، عمر رضی اللہ عنہ نے بھی حرم سے باہر پڑھی تھیں۔

(۱۵۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَیْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ یَحْیَی ابْنُ اَبِیْ زَکَرِیَّآءَ الْغَسَّانِیُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ بِمَکَّةَ وَ اَرَادَ الْخُرُوْجَ وَلَمْ تَکُنْ اُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَیْتِ

۱۵۱۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں محمد بن عبدالرحمٰن نے عروہ نے انہیں زینب نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی۔ کہا مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو مروان یحییٰ بن ابی زکریا غسانی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عروہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سلمہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں تھے اور وہاں سے روانگی کا ارادہ ہوا تو آپ نے فرمایا (ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا اور وہ بھی روانگی کا ارادہ رکھتی تھیں) آپ نے انہیں سے فرمایا کہ جب صبح کی

وَارَادَتِ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ لِلصُّبْحِ فَطُوْفِي عَلٰى بَعِيْرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ وَلَمْ تُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَتْ

نماز کھڑی ہو اور وہ لوگ نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائیں تو تم اپنی اونٹنی پر طواف کر لینا چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے باہر نکلنے تک نماز نہیں پڑھی۔

باب۱۰۳۲. مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ

۱۰۳۲۔ جس نے طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھیں۔

(۱۵۲۰) حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَدِمَ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۱۵۲۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (مکہ) تشریف لائے تو آپ نے خانہ کعبہ کا سات (چکروں سے) طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی، پھر صفا کی طرف (سعی کرنے) گئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

باب۱۰۳۳. الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتّٰى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِي طُوًى

۱۰۳۳۔ صبح اور عصر کے بعد طواف، سورج طلوع ہونے سے پہلے ابن عمر رضی اللہ عنہ طواف کی دو رکعت پڑھ لیتے تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا پھر سوار ہوئے اور (طواف کی) دو رکعتیں ذی طوی میں پڑھیں۔

(۱۵۲۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ نَاسًا طَافُوْا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوْا اِلَى الْمُذَكِّرِ حَتّٰى اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ

۱۵۲۱۔ ہم سے حسن بن عمر بصری نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے حبیب نے ان سے عطاء نے ان سے عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کچھ لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر ایک وعظ و تذکیر کرنے والے کے پاس بیٹھ گئے اور جب سورج طلوع ہونے لگا تو وہ لوگ نماز (طواف کی دو رکعت) پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے (ناگواری کے ساتھ) فرمایا جب سے یہ لوگ بیٹھے تھے اور جب وہ وقت آیا جس میں نماز مکروہ ہے تو نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔

(۱۵۲۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

۱۵۲۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو ضمرہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے روایت بیان کی ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، آپ سورج طلوع ہوتے اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔

(۱۵۲۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۵۲۳۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبیدۃ بن

عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوفُ بَعْدَ الفَجْرِ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَرَاَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرُ اَنَّ عَآئِشَةَ حَدَّثَتْه' اَنَّ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا اِلَّا صَلَّا هُمَا

حمید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالعزیز بن رفیع نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ فجر کی نماز کے بعد طواف کر رہے ہیں اور پھر آپ نے دو رکعت (طواف کی) نماز پڑھی۔ ● عبدالعزیز نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کو عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے بھی دیکھا تھا وہ بتاتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی ان کے گھر آتے (عصر کے بعد) تو یہ دو رکعت ضرور پڑھتے تھے (تفصیلی بحث گزر چکی ہے)۔

باب ۱۰۳۴ . اَلْمَرِيْضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

۱۰۳۴۔ مریض سوار ہو کر طواف کرتا ہے۔

(۱۵۲۴) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ نِالْحَذَّآءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالبَيْتِ وَهُوَ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهٖ وَ كَبَّرَ

۱۵۲۴۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے خالد حذا کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا (آپ جب بھی طواف کرتے ہوئے) حجر اسود کے قریب آتے تو اپنے ہاتھ کی ایک چیز (چھڑی) سے اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے۔

(۱۵۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي اِلٰى جَنْبِ البَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ

۱۵۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل نے، ان سے عروہ نے ان سے زینب بنت ام سلمہ نے ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ میں بیمار ہو گئی ہوں، آپ نے فرمایا پھر لوگوں کے پیچھے سے سوار ہو کر طواف کر لو چنانچہ میں نے جب طواف کیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پہلو میں (نماز کے اندر) والطور و کتاب مسطور کی تلاوت کر رہے تھے۔

باب ۱۰۳۵ . سِقَايَةِ الْحَاجِّ

۱۰۳۵۔ حاجیوں کو پانی پلانا۔

(۱۵۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَاذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ

۱۵۲۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے پانی (زمزم کا

● احناف کے یہاں فجر کی نماز کے بعد نوافل وغیرہ مکروہ ہیں، جب سورج طلوع ہو جائے اور وقت مکروہ نکل جائے تب نماز پڑھنی چاہیے طواف کی دو رکعت کے متعلق صحابہ کے طرز عمل میں بھی اختلاف ہے۔ بعض احناف کے مسلک کے موافق ہیں اور بعض نہیں ہیں اسی طرح احناف کے یہاں عصر بعد بھی نوافل وغیرہ دوسری نمازیں مکروہ ہیں، اس کا تفصیلی ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِّنْ اَجَلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَه'

حاجیوں کو) پلانے کے لئے مکہ میں منیٰ کے دنوں میں ٹھہرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔

(۱۵۲۷) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ شَاهِيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَافَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْه' ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقَه' وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ

۱۵۲۷۔ ہم سے اسحاق بن شاہین نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے خالد کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ پانی پلانے کی جگہ (زمزم کے پاس) تشریف لائے اور پانی مانگا (حج کے موقعہ پر) عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فضل! اپنی ماں کے یہاں جاؤ اور ان کے یہاں سے پانی مانگ لاؤ، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! ہر شخص اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیتا ہے اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ یہی کہتے رہے کہ مجھے (یہی پانی پلاؤ چنانچہ آپ نے پانی پیا، پھر زمزم کے قریب آئے، لوگ کنویں سے پانی کھینچ رہے تھے اور کام کر رہے تھے آپ نے (انہیں دیکھ کر فرمایا کام کرتے جاؤ کہ ایک اچھے کام پر لگے ہوئے ہو۔ پھر فرمایا، (اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ آئندہ لوگ) تمہیں پریشان کر دیں گے تو میں بھی اترتا اور رسی اپنے اس پر رکھ لیتا، مراد آپ کی شانہ ہے، تھی آپ نے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا (یعنی تمہارے ساتھ ماء زمزم میں بھی نکالتا)۔ ❶

باب۱۰۳۶. مَاجَآءَ فِيْ زَمْزَمَ وَقَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ اَبُوْذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَه' بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَه' ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا اِفْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ

۱۰۳۶۔ زمزم کے متعلق احادیث، عبدان نے کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں یونس نے خبر دی انہیں زہری نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میں مکہ میں تھا تو میری (جس گھر میں آپ لیٹے ہوئے تھے اس کی) چھت کھلی اور جرائیل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا، اس کے بعد ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا اسے انہوں نے میرے سینے میں ڈال دیا اور پھر سینہ بند کر دیا، اب وہ مجھے ہاتھ پکڑ کر آسمان دنیا کی طرف لے چلے، آسمان دنیا کے داروغہ سے جرائیل نے کہا کہ دروازہ کھولو، انہوں نے دریافت کیا، کون صاحب ہیں؟ کہا، جرائیل!

(۱۵۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَه' قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ

۱۵۲۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں فزاری نے خبر دی، انہیں شعبی نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا تھا آپ ﷺ نے پانی

❶ زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے!

فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِكْرَمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا عَلٰى بَعِيْرٍ

کھڑے ہو کر پیا تھا۔ عاصم نے بیان کیا کہ عکرمہ نے قسم کھا کر کہا کہ آنحضور ﷺ اس دن اونٹ پر سوار تھے۔

باب ۱۰۳۷ . طَوَافِ الْقَارِنِ

۱۰۳۷۔ قارن کا طواف۔

(۱۵۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَايَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمَّا قَضَيْنَا حَجَّنَا اَرْسَلَنِيْ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَّاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا

۱۵۲۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) ہو اسے حج اور عمرہ کا دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا چاہئے، ایسے لوگ دونوں کے احرام سے ایک ساتھ حلال ہوں گے، میں بھی مکہ آئی تھی، لیکن مجھے حیض آ گیا تھا، اس لئے جب ہم نے حج کے افعال پورے کر لئے تو آنحضور ﷺ نے مجھے عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا، میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا، آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کے بدلہ میں ہے (جسے تم نے حیض کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا) جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ سعی کے بعد حلال ہو گئے اور دوسرا طواف منیٰ سے واپسی پر کیا، لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا انہوں نے صرف ایک طواف کیا۔ ❶

---

❶ اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ قارن جو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھتا ہے اور دونوں سے ایک ساتھ حلال ہوتا ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک طواف کرے گا یا الگ الگ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ قارن اور مفرد، یعنی جو صرف حج کا احرام باندھتا ہے میں عملی حیثیت سے کوئی فرق نہیں صرف نیت کا فرق ہے ان کے یہاں جس طرح مفرد صرف حج کا ایک طواف کرے گا، اسی طرح قارن بھی اور قارن کا ایک طواف حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے ادا ہو جائے گا لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قارن نے جب خود عمرہ اور حج دونوں کی نیت کی ہے تو دونوں کے لئے الگ الگ طوف بھی کرنا پڑے گا کیونکہ اگر یہی شخص صرف حج کا یا صرف عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو قاعدہ کے لحاظ سے الگ الگ طواف کرنے اور دونوں کے افعال کرنے پڑتے، اب اگر دونوں کا احرام کوئی ایک ساتھ باندھ لے تو کیا وجہ ہے کہ دونوں کے افعال حسب معمول نہ کرے؟ نبی کریم ﷺ سے جو روایتیں اس سلسلے میں ہیں بعض امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی تائید میں جاتی ہیں۔ مثلاً یہی مذکورہ روایت اس میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا تھا سب جانتے ہیں کہ آنحضور ﷺ قارن تھے۔ اب کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی سنت پر عمل نہ کیا جائے لیکن احناف یہ کہتے ہیں کہ یہ روایت واضح نہیں ہے روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا، حالانکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ حضور نے تین طواف کئے تھے، سوال یہ ہے کہ اس روایت سے دو مزید طواف کہاں گئے؟ اس لئے بات صاف یہ معلوم ہوتی ہے کہ راوی صرف اس بات کو بتانا چاہتا ہے کہ حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہونے کے لئے آپ نے صرف ایک طواف کیا تھا۔ یعنی راوی کے پیش نظر آنحضور کا آخری طواف ہے کیونکہ قدرتی طور پر یہ سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ جب دو احرام تھے تو دونوں سے ایک ساتھ حلال ہونے کے لئے دو طواف بھی ہونے چاہئیں۔ راوی صرف اس ذہنی خلجان کو دور کر رہا ہے کہ آنحضور ﷺ نے دونوں سے حلال ہونے کے لئے دو نہیں صرف ایک طواف کیا۔ اس روایت کو اگر ایک مرتبہ اور غور سے پڑھ لیا جائے تو روایت کی تفصیلات میں بھی بعض ایسے مضمرات ملیں گے جس سے اس توجیہ کی تائید ہو گی جو حنفیہ کے یہاں اس کے مقابلہ میں صاف اور واضح احادیث ہیں کہ آنحضور ﷺ نے حج اور عمرہ کے افعال الگ الگ کئے۔

(١٥٣٠) حَدَّثَنَا. يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ ابْنُهُ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَظَهْرُهُ فِى الدَّارِ فَقَالَ اِنِّى لَاٰامَنُ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَيَصُدُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ فَلَوْ قُمْتَ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَاِنْ يُّحَلْ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُ اَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ اَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِىْ حَجًّا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا

١٥٣٠۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لڑکے عبداللہ بن عبداللہ ان کے یہاں گئے، سواری گھر میں کھڑی تھی، انہوں نے فرمایا کہ مجھے خطرہ ہے کہ اس سال مسلمانوں میں باہم قتل وقتال پھوٹ پڑے گا اور آپ کو بیت اللہ سے روک دیا جائے گا، اس لئے اگر آپ رک جاتے تو بہتر تھا۔ ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے گئے تھے (عمرہ کرنے، صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) اور کفار قریش نے آپ کو بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا تھا اس لئے اگر مجھے بھی روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اور تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے پھر آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج (اپنے پر) واجب کرلیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ آئے اور دونوں کے لئے ایک طواف کیا۔

(١٥٣١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَّاِنَّا نَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَآءِ قَالَ مَاشَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِىْ وَاَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥٣١۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی نافع کے واسطہ سے! کہ جس سال حجاج، ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں آیا تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جب اس سال حج کا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ مسلمانوں میں باہم جنگ ہونے والی ہے اور یہ خطرہ بھی ہے کہ آپ کو روک دیا جائے گا اس پر آپ نے فرمایا، تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے ایسے وقت میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کو واجب کرلیا ہے پھر آپ چلے اور بیداء کے بالائی علاقہ میں جب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی طرح کے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کرلیا ہے آپ نے ایک ہدی بھی ساتھ لے لی تھی جسے مقام قدید سے خریدا تھا، اس کے سوا اور کچھ نہیں کیا، یوم نحر سے پہلے نہ آپ نے قربانی کی نہ کسی ایسی چیز کو اپنے لئے جائز کیا، جس سے (احرام کی وجہ سے) رک گئے تھے، نہ سر منڈوایا اور نہ بال ترشوائے، یوم نحر میں آپ نے قربانی کی اور بال منڈوائے، آپ کا یہی خیال تھا کہ اپنے ایک طواف سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف ادا کرلیا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

باب ۱۰۳۸ . الطَّوَافِ عَلٰى وُضُوْءٍ

(۱۵۳۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَ هْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلِ نِ الْقُرَشِيِّ اَنَّهُ' سَاَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِفَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرَتْنِي عَآئِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَا بِهِ حِيْنَ قَدِمَ اَنَّهُ' تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَاَيْتُه' اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَبِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ اٰخِرَمَنْ رَاَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَّ هٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَ هُمْ فَلَا يَسْئَلُوْنَه' وَلَا اَحَدٌ مِّمَّنْ مَّضٰى مَا كَانُوْ يَبْدَءُ وْنَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَضَعُوْنَ اَقْدَامَهُمْ مِّنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّوْنَ وَقَدْ رَاَيْتُ اُمِّي وَ خَالَتِي حِيْنَ تَقْدَمَانِ لَاتَبْدَءَ انِ بِشَيْءٍ اَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوْفَانِ بِهِ ثُمَّ اَنَّهُمَا لَاتَحِلَّانِ وَ قَدْ اَخْبَرَتْنِي اُمِّي اَنَّهَا اَهَلَّتْ هِيَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُواالرُّ كْنَ حَلُّوا۔

۱۰۳۸۔طواف،وضو کر کے۔

۱۵۳۲۔ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔کہا کہ مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی،انہیں محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل نے،انہوں نے عروہ بن زبیر سے دریافت کیا تھا،عروہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے،جیسا کہ معلوم ہے حج کیا تھا، مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق خبر دی کہ جب آپ مکہ معظمہ آئے تو سب سے پہلے کام یہ کیا کہ آپ نے وضو کی،پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔یہ آپ کا عمرہ نہیں تھا،اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور آپ نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا۔جب کہ یہ آپ کا بھی عمرہ نہیں تھا،عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا میں نے دیکھا کہ سب سے پہلے آپ نے بھی بیت الحرام کا طواف کیا،آپ کا بھی یہ عمرہ نہیں تھا،پھر معاویہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا دور آیا،ابوالزبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی میں نے حج کیا یہ (سارے اکابر) پہلے بیت اللہ الحرام ہی کے طواف سے ابتداء کرتے تھے جب کہ یہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔اس کے بعد میں نے مہاجرین وانصار کو دیکھا کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے اور ان کا بھی یہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔آخری شخصیت جسے میں نے اس طرح کرتے دیکھا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تھی انہوں نے بھی عمرہ نہیں کیا تھا ابن عمر ابھی موجود ہیں لیکن ان سے لوگ اس کے متعلق پوچھتے نہیں۔اسی طرح جو حضرات گزر گئے ان کا بھی مکہ میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلا قدم طواف کے لئے اٹھتا تھا۔پھر یہ حلال بھی نہیں ہو جاتے تھے،میں نے اپنی والدہ (اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا) اور خالہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کو بھی دیکھا کہ جب وہ آتیں تو سب سے پہلے طواف کرتیں اور یہ اس کے بعد حلال نہیں ہو جاتی تھیں۔ مجھے میری والدہ نے خبر دی کہ انہوں نے اپنی بہن اور زبیر اور فلاں فلاں رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ کیا ہے، یہ سب لوگ جب حجر اسود کا استلام کر لیتے تو (عمرہ سے) حلال ہوتے۔

باب ۱۰۳۹ . وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ

۱۰۳۹۔صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں۔

(۱۵۳۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

۱۵۳۳۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے

الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ سَأَلْتُ عَآئِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللّٰهِ مَاعَلٰى اَحَدٍ جُنَاحٌ اَنْ لاَ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ يَاابْنَ اُخْتِيْ اِنَّ هٰذِهٖ لَوْكَانَتْ كَمَا اَوَّلْتَهَا كَانَتْ لاَجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّايَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا اُنْزِلَتْ فِي الْاَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِى كَانُوا يَعْبُدُوْنَهَا عِنْدَالْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ اَهَلَّ يَتَحَرَّجُ اَنْ يَّطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا اَسْلَمُوْا سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ اَنْ نَّطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِاللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرْتُ اَبَابَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ مَاكُنْتُ سَمِعْتُهٗ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُوْنَ اَنَّ النَّاسَ اِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَآئِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ كَانُوا يَطُوفُوْنَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَاللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْاٰنِ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ اَنْ نَّطُوفَ بِا لصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَ اَبُوبَكْرٍ فَاَسْمَعُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِيْنَ كَانُوا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَّطُوفُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِيْنَ يَطُوفُوْنَ ثُمَّ تَحَرَّجُوْا اَنْ يَّطُوفُوا بِهِمَا فِي الْاِسْلَامِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِالصَّفَا حَتّٰى

زہری کے واسطہ سے خبر دی کہ عروہ نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق آپ کا خیال ہے "صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر (اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے نشان راہ) ہیں اس لئے جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کا طواف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔" بخدا پھر تو کوئی حرج نہ ہونا چاہئے اگر کوئی صفا اور مروہ کی سعی نہ کرنی چاہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بھتیجے! تم نے بری بات کہی ہے، اگر بات وہی ہوتی جس کی تم تاویل کر رہے ہو تو واقعی ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہ ہوتا، لیکن یہ آیت تو انصار کے لئے اتری تھی، جو اسلام سے پہلے منات بت کے نام پر، جو مشلل میں رکھا ہوا تھا اور جس کی یہ پوجا کرتے تھے احرام باندھتے تھے یہ لوگ جب (زمانہ جاہلیت) میں احرام باندھتے تو صفا مروہ کی سعی کو اچھا خیال نہیں کرتے تھے اب جب اسلام لائے تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا کہا کہ یا رسول اللہ! ہم صفا اور مروہ کا طواف اچھا نہیں سمجھتے تھے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو پہاڑوں کے درمیان سعی کی سنت چھوڑی ہے اس لئے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اسے ترک کر دے، پھر میں نے اس کا ذکر عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو ایسی بات ہے کہ میں نے اب تک نہیں سنی تھی بلکہ میں نے بہت سے اصحاب علم سے تو یہ سنا ہے کہ اس استثناء کے ساتھ جن کے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ (زمانہ جاہلیت میں) مناۃ کے نام پر احرام باندھتے، تھے کہ تمام لوگ صفا اور مروہ کی سعی کیا کرتے تھے (زمانہ جاہلیت میں) پھر جب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیت اللہ کا ذکر کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کا ذکر نہیں کیا تو لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ ہم صفا مروہ کی سعی (زمانہ جاہلیت میں) کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کا ذکر کیا ہے لیکن صفا کا ذکر نہیں کیا، تو کیا اگر ہم صفا مروہ کی سعی کر لیا کریں تو اس میں کوئی حرج ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں الخ) ابو بکر نے کہا میں سنتا ہوں کہ یہ آیت (مذکورہ) دونوں طرح کے لوگوں کے لئے نازل ہوئی تھی ان کے بارے میں بھی جو جاہلیت میں صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا خیال نہیں کرتے تھے اور ان کے بارے میں بھی جو

ذَكَرَ ذٰلِکَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

جاہلیت میں سعی کرتے تھے لیکن اب اسلام میں، اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا اور صفا کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا تھا اس میں انہیں تامل ہو گیا تھا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کے ذکر کے بعد اس کا بھی ذکر کر دیا ① (تو ان کا اشکال دور ہو گیا تھا)۔

باب ۱۰۴۰. مَاجَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِيْ عَبَّادٍ اِلٰى زُقَاقِ بَنِيْ اَبِيْ حُسَيْنٍ

۱۰۴۰۔ صفا اور مروہ کی سعی سے متعلق احادیث ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بنی عباد کے گھروں سے ابی حسین کی گلی تک سعی کی جائے گی۔

(۱۵۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَّ مَشٰى اَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ اَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَمْشِيْ اِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ يُّزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَاِنَّهٗ كَانَ لَا يَدَعُهٗ حَتّٰى يَسْتَلِمَهٗ

۱۵۳۴۔ ہم سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ پہلا طواف کرتے تو اس کے تین چکروں میں رمل کرتے اور بقیہ چار میں معمول کے مطابق چلتے اور جب صفا اور مروہ کی سعی کرتے تو آپ بطن مسیل میں سعی (دوڑنا) کرتے تھے، میں نے نافع سے پوچھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ جب رکن کے پاس پہنچتے تو کیا حسب معمول چلنے لگتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ نہیں، البتہ اگر رکن پر اژدحام ہوتا (تو ایسا کرتے تھے) کیونکہ استلام آپ نہیں چھوڑتے تھے۔

(۱۵۳۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَّجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِيْ عُمْرَةٍ وَّلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِيْ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّ صَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَّ قَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَّسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ لَايَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى

۱۵۳۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ میں بیت اللہ کا طواف تو کر لیتا ہے لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا، کیا اپنی بیوی سے ہم بستر ہو سکتا ہے انہوں نے جواب دیا، نبی کریم ﷺ (مکہ) تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کا سات چکروں کے ساتھ طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی، پھر صفا اور مروہ کی سات مرتبہ سعی کی اور تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے اس کے متعلق

① اس حدیث میں آیت کے شان نزول کے متعلق جس اختلاف پر بحث کی گئی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ایک طویل محاکمہ کے بعد لکھا ہے کہ غالباً انصار کے زمانہ جاہلیت میں دو فرقے تھے، جن کا ذکر حدیث میں تفصیل سے ہے اور جب آیت نازل ہوئی اور اس میں حکم صرف طواف کا تھا تو دونوں کو تامل ہوا کہ صفا اور مروہ کی سعی کرنی چاہئے یا نہیں۔ کیونکہ تھا تو وہ بہر صورت سب کے نزدیک جاہلیت کا کام آیت میں صرف ان کے اس خیال کو دور کیا گیا ہے۔ چنانچہ حنفیہ کے یہاں صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے اور بہت سے ائمہ کے یہاں رکن ہے عروہ نے آیت کی جو توجیہ بیان کی اور اس سے انہوں نے یہ سمجھا کہ سعی واجب نہیں وہ صرف آیت کے الفاظ کی بنیاد پر تھا، لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کا حاصل یہ تھا کہ آیت کے شان نزول کو سمجھے بغیر اس کے حقیقی مفہوم و منشاء کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔

يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ صفا اور مروہ کی سعی سے پہلے بیوی کے قریب بھی نہ جاؤ۔

(١٥٣٦) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

١٥٣٦۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ الحرام کا طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر صفا اور مروہ کی سعی کی، اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) "تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

(١٥٣٧) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لِاَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَآئِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

١٥٣٧۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں عاصم نے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ لوگ صفا اور مروہ کی سعی کو برا سمجھتے تھے انہوں نے فرمایا، ہاں! کیونکہ یہ جاہلیت کا شعار تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی!

"صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں، اس لئے جو بھی حج یا عمرہ کرے اسے ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔" (تو ہم نے پھر اس کی بھی سعی کی)۔

(١٥٣٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَه' زَادَالْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ مِّثْلَه'

١٥٣٨۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی اس طرح کی کہ مشرکین کو آپ کی قوت کا اندازہ ہو جائے، حمیدی نے یہ زیادتی کی ہے، ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عطاء سے سنا اور انہوں نے ابن عباس سے اسی طرح۔

باب ١٠٤١ . تَقْضِي الْحَآئِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَاِذَا سَعٰى عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

١٠٤١۔ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے سوا تمام مناسک بجالائے، اور اگر کسی نے صفا اور مروہ کی سعی وضوء کے بغیر کی؟

(١٥٣٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ

١٥٣٩۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے انہیں ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں مکہ آئی تو حائضہ ہو گئی اس لئے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی، نہ صفا مروہ کی سعی، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس

شَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّاتَطُوْفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ

کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی اسی طرح (ارکان حج) ادا کرلو، لیکن ہاں بیت اللہ کا طواف پاک ہونے سے پہلے نہ کرنا۔

(۱۵۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَهَلَّ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَاَصْحَابُه' بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْىٌ غَيْرَ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَمَعَه' هَدْىٌ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَه' اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَّيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَه' الْهَدْىُ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰى مِنًى وَّ ذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا فَبَلَغَ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَااسْتَدْبَرْتُ مَااَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْىَ لَاَحْلَلْتُ وَحَاضَتْ عَآئِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَّاَنْطَلِقُ بِحَجٍّ فَاَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ

۱۵۴۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حبیب معلم نے حدیث بیان کی ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا، آنحضور اور طلحہ کے سوا اور کسی کے ساتھ ہدی نہیں تھی، علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی ہدی تھی اس لئے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ (سب لوگ اپنے حج کے احرام کو) عمرہ کا کرلیں پھر طواف اور سعی کے بعد بال ترشوالیں اور حلال ہو جائیں، لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جن کے ساتھ ہدی ہو، اس پر صحابہ نے کہا کہ کیا ہم منیٰ اس طرح جائیں گے کہ اس سے پہلے اپنی بیویوں سے ہم بستر ہو چکے ہوں [1] یہ بات جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور جب قربانی کا جانور ساتھ نہ ہوتا تو میں بھی (عمرہ اور حج کے درمیان) حلال ہو جاتا، عائشہ رضی اللہ عنہا (اس حج میں) حائضہ ہو گئی تھیں اس لئے انہوں نے بیت اللہ کے طواف کے سوا اور دوسرے ارکان حج ادا کئے پھر جب پاک ہولیں تو طواف بھی کیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تھی کہ آپ سب لوگ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے جا رہے ہیں، لیکن میں نے صرف حج کیا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ انہیں تنعیم لے جائیں اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھیں، اس طرح عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

(۱۵۴۱) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا اَنْ يَخْرُجْنَ فَقَدِمَتِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ

۱۵۴۱۔ ہم سے مؤمل بن ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے اور ان سے حفصہ نے بیان کیا کہ اپنی کنواری لڑکیوں کو باہر نکلنے سے روکتے تھے۔ پھر ایک خاتون آئیں

[1] صحابہ کو یہ بات عجیب معلوم ہوئی کہ دو احرام کے درمیان حلال ہو جائے اور منیٰ جانے سے پہلے تک اپنی بیویوں سے ہم بستر ہونا جائز رہے، اس لئے انہوں نے اپنا اشکال رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا بعض لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ صحابہ کے اشکال کی وجہ زمانہ جاہلیت کا یہ خیال تھا کہ حج کے ایام میں عمرہ بہت ہوا ہے۔

بَنِی خَلْفٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ اُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْغَزَامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَّكَانَتْ اُخْتِىْ فِىْ سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِىْ الْكَلْمٰى وَنَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى فَسَاَلَتْ اُخْتِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ عَلٰى اِحْدَانَا بَاسٌ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّاتَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ سَاَلْتُهَا اَوْ قَالَتْ سَاَلْنَاهَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَاتَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَدًا اِلَّا قَالَتْ بِاَبِىْ فَقُلْتُ اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِاَبِىْ فَقَالَتْ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ اَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى فَقُلْتُ الْحَائِضُ فَقَالَتْ اَوَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَ تَشْهَدُ كَذَا وَ تَشْهَدُ كَذَا

اور بنی خلف کے محل میں ٹھہریں، انہوں نے حدیث بیان کی کہ ان کی بہن نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کے گھر میں تھیں ان کے شوہر نے آنحضور ﷺ کے ساتھ بارہ غزوے کئے تھے اور میری بہن چھ غزووں میں ان کے ساتھ رہی تھیں۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ ہم (میدان جنگ میں) زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور مریضوں کی تیمارداری کرتی تھیں، میری بہن نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اگر ہمارے پاس چادر (برقعہ) نہ ہو تو کیا کوئی حرج ہے اگر ہم (مسلمانوں کے دینی اجتماعات میں شریک ہونے کے لئے) باہر نہ نکلیں؟ تو آنحضور نے فرمایا، اس کی سہیلی کو اپنی چادر اسے (جس کے پاس چادر نہ ہو اوڑھا دینی چاہئے اور پھر مسلمانوں کے دعاء اور مواقع خیر میں شرکت کرنی چاہئے پھر جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا آئیں تو ان سے بھی میں نے یہی پوچھا یا یہ کہا کہ ہم نے ان سے پوچھا، انہوں نے بیان کیا کہ ام عطیہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرے باپ آپ پر فدا ہوں، ہاں تو میں نے ان سے پوچھا، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح سنا ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں، میرے باپ آپ پر فدا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ دوشیزائیں اور پردہ والیاں باہر نکلیں، یا یہ فرمایا کہ پردہ والی دوشیزائیں اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور مسلمانوں کی دعا اور خیر کے مواقع میں شرکت کریں لیکن حائضہ عورتیں عید گاہ سے ہٹ کر قیام کریں میں نے کہا، اور حائضہ بھی؟ انہوں نے فرمایا، کیا حائضہ عورت عرفہ اور فلاں فلاں جگہ نہیں قیام کرتیں۔

باب ۱۰۴۲ . بَابُ الْاِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَالْحَاجُّ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مِنًى وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ اَيُلَبِّى الْحَجَّ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُلَبِّى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ اِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْلَلْنَا حَتّٰى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍؓ اَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لِّابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَارَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ يَوْمَ

۱۰۴۲۔ مکہ کے باشندے کا احرام بطحاء یا اس کے سوا کسی اور جگہ سے اور جب حاجی منیٰ جائے عطاء سے بیت اللہ کے پڑوس میں رہنے والوں کے لئے حج کے تلبیہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ابن عمرؓ یوم ترویہ میں، ظہر پڑھنے کے بعد جب سواری پر اچھی طرح بیٹھ جاتے تو تلبیہ کہتے، عبدالملک نے عطاء کے واسطہ سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (مکہ) آئے پھر یوم ترویہ تک کے لئے حلال ہو گئے اور اس دن مکہ سے نکلتے ہوئے) جب ہم نے مکہ کو اپنی پشت پر چھوڑا تو حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا تھا عبید بن جریج نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب آپ مکہ

التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَمْ اَرَالنَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ رَاحِلَتُه‘

میں تھے تو میں نے دیکھا کہ اور تمام لوگوں نے تو احرام چاند دیکھتے ہی باندھ لیا تھا لیکن آپ نے یوم ترویہ سے پہلے نہیں باندھا، آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی وقت احرام باندھتے دیکھا جب آپ کی سواری (ذوالحلیفہ سے) چلنے کیلئے تیار ہوگئی۔ ❶

باب ۱۰۴۳ . اَيْنَ يُصَلِّى الظُّهْرَ فِي يَوْمِ التَّرْوِيَةِ

۱۰۴۳۔ یوم ترویہ میں ظہر کہاں پڑھی جائے؟

(۱۵۴۲) حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَه‘ عَنِ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ اَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَآؤُكَ

۱۵۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسحاق ارزق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عبدالعزیز بن رفیع کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، میں نے ان سے سوال کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر یوم ترویہ میں کہاں پڑھی تھی؟ اگر آپ کو آنحضور ﷺ کا کوئی عمل وقول یاد ہے تو مجھے بتائے، انہوں نے جواب دیا کہ منیٰ میں میں نے پوچھا کہ بارھویں تاریخ کو عصر کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا کہ ابطح میں، پھر انہوں نے فرمایا کہ جس طرح تمہارے حکام کرتے ہیں اسی طرح تم بھی کرو۔

(۱۵۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ اَبَابَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ قَالَ لَقِيْتُ اَنَسًا ح وَحَدَّثَنِي اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ خَرَجْتُ اِلٰى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيْتُ اَنَسًا ذَاهِبًا عَلٰى حِمَارٍ فَقُلْتُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ قَالَ انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي اُمَرَآؤُكَ فَصَلِّ

۱۵۴۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے سنا کہ ہم سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور مجھ سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں یوم ترویہ میں منیٰ گیا تو وہاں انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی مادہ گدھے پر سوار جا رہے تھے۔ ❷ میں نے پوچھا، نبی کریم ﷺ نے اس دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا، دیکھو جہاں تمہارے حکام نماز پڑھیں وہیں تم بھی پڑھو۔

بحمداللہ تفہیم البخاری کا چھٹا پارہ مکمل ہوا۔

❶ حج کے احرام باندھنے کا آخری دن یوم ترویہ ہے اس سے زیادہ تاخیر جائز نہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہ کا استنباط آنحضور ﷺ کے طرز عمل سے یہ ہے کہ سفر کی ابتداء کے وقت احرام باندھنا افضل ہے اور چونکہ مکہ میں رہنے والے کے لئے یوم ترویہ ہی سفر کا دن ہے اس لئے ابن عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں قیام کے زمانہ میں اسی دن احرام باندھنا افضل خیال کرتے تھے۔ ❷ گدھے کی سواری عرب میں معیوب نہیں تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساتواں پارہ!!

باب ۱۰۴۴۔ الصَّلٰوۃِ بِمِنًی

۱۰۴۴۔ منیٰ میں نماز۔

(۱۵۴۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ صَدرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ

۱۵۴۴۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی تھی، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی (دو ہی رکعت پڑھی) اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی خلافت کے ابتدائی دور میں (دو ہی رکعت پڑھتے تھے۔)

(۱۵۴۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ

۱۵۴۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ابو اسحاق ہمدانی کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی ہماری تعداد اس وقت گزشتہ ادوار سے بہت زیادہ تھی، اور بہت محفوظ بھی۔

(۱۵۴۶) حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَيَالَيْتَ حَظِّي مِنْ اَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ

۱۵۴۶۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ (منیٰ میں) دو رکعت نماز پڑھی، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعت پڑھی اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعت، لیکن پھر بعد میں تمہاری طریقے مختلف ہو گئے۔ کاش ان چار رکعتوں کی دو ۲ مقبول رکعتیں میرے حصہ میں ہوتیں۔ ❶

❶ منیٰ میں جب حاجی قیام کرے گا تو چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھے گا، کیونکہ سفر میں دو ہی رکعت پڑھنی چاہئے ان تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب کا معمول یہی تھا۔ البتہ عثمان رضی اللہ عنہ اپنے آخری دور خلافت میں پوری چار رکعت پڑھنے لگے تھے اصل میں سفر میں چار رکعت کی دو رکعت پڑھنا احناف کے یہاں واجب ہے کیونکہ آنحضور نے ہمیشہ چار کے بجائے دو ہی رکعت پڑھائی، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں، عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ابتدائی عہد خلافت میں ہمیشہ دو ہی رکعت پڑھائی اگر یہ ضروری نہیں تھا کہ چار کی بجائے دو رکعت پڑھی جائے تو پھر اس پر اس پابندی کے ساتھ عمل نہ ہوتا، اب رہ جاتا ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کے آخری عہد خلافت کا معاملہ صحیح روایتوں میں ہے کہ آخر میں آپ چار کی چار ہی پڑھنے لگے تھے لیکن یہ ثابت ہے کہ اس عمل کی انہوں نے تاویل بھی کی۔ تاویلات متعدد مختلف بیان کی گئی ہیں لیکن ہم اس سے بحث نہیں کرنا چاہتے، بہر حال اتنی بات تو ثابت ہے کہ چار رکعت جب انہوں نے پوری پڑھی تو تاویل و توجیہ کر کے! (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب ۱۰۴۵. صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۱۰۴۵۔ عرفہ کے دن کا روزہ۔

(۱۵۴۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَّوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ عَنْ اُمِّ الفَضْلِ شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ اِلَى النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ

۱۵۴۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے زہری کے واسطہ سے اور ان سے سالم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ام الفضل کے مولیٰ عمیر سے سنا انہوں نی ام فضل رضی اللہ عنہا سے کہ عرفہ کے دن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے روزے کے متعلق شبہ ہوا اس لئے میں نے دودھ بھیجا جسے آپ نے پی لیا (جس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ روزے سے نہیں تھے۔)

باب ۱۰۴۶. التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ اِذَا غَدٰى مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ

۱۰۴۶۔ منیٰ سے عرفہ جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر۔

(۱۵۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ نِالثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَالَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَ يُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ

۱۵۴۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے محمد بن ابی بکر ثقفی کے واسطہ سے خبر دی کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، دونوں صاحبان عرفہ سے منیٰ جا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ لوگ کس طرح کرتے تھے؟ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس کا جی چاہتا تلبیہ کہتا اور کوئی روک ٹوک نہیں تھی اور جس کا جی چاہتا تکبیر کہتا اور کوئی اعتراض نہ ہوتا۔

باب ۱۰۴۷. التَّهْجِيْرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ

۱۰۴۷۔ عرفہ کے دن دوپہر کو روانگی۔

(۱۵۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُالمَلِكِ اِلَى الْحَجَّاجِ اَنْ لَّا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الحَجِّ فَجَآءَ ابْنُ عُمَرَؓ وَاَنَا مَعَهٗ يَوْمَ عَرَفَةَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَالَكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْظِرْنِيْ حَتّٰى اُفِيْضَ عَلٰى رَاسِيْ ثُمَّ اَخْرُجَ فَنَزَلَ حَتّٰى خَرَجَ الحَجَّاجُ

۱۵۴۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے اور ان سے سالم نے بیان کیا کہ عبدالملک نے حجاج کو لکھا کہ حج کے احکام میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف نہ کرے پھر ابن عمر، عرفہ کے دن جب سورج ڈھلنے لگا تو تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ نے حجاج کے خیمہ کے پاس بلند آواز سے پکارا۔ حجاج باہر نکلا اس کے بدن پر کسم میں رنگا ہوا ازار تھا، اس سے پوچھا، ابوعبدالرحمٰن کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر سنت کے مطابق عمل چاہتے ہو تو یہی روانگی کا وقت ہے اسنے پوچھا، کیا اسی وقت؟ فرمایا کہ ہاں، حجاج نے کہا کہ پھر مجھے تھوڑی سی مہلت دیجئے میں نہالوں، پھر

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اس عمل سے قصر نماز کی مزید تاکید ثابت ہوتی ہے۔ آخری حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہے آپ بھی منیٰ میں قصر ضرور قرار دیتے ہیں لیکن عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہونے کی حیثیت سے امام ہیں اس لئے ان کا اتباع بھی ضروری ہے اور چونکہ عثمان رضی اللہ عنہ چار رکعت پڑھتے ہیں اس لئے وہ بھی ان کے اتباع میں چار رکعت پوری کرتے ہیں، کیونکہ اجتہادی مسائل میں اگر اختلاف ہو تو اس میں ایک دوسرے کی اقتداء صحیح ہے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام امت کا اجماع لکھا ہے کہ ایک شافعی حنفی کی وعلیٰ ہذا القیاس اقتداء میں نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ دین ایک ہے، نبی ایک ہے اور قبلہ ایک ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ایک دوسرے کی اقتداء صحیح نہ ہو۔

فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ اَبِي فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ

چلوں گا، اس کے بعد ابن عمر (سواری سے) اتر گئے اور جب حجاج باہر آیا تو میرے اور والد (ابن عمر) کے درمیان چلنے لگا، میں نے کہا کہ اگر سنت پر عمل کا ارادہ ہے تو خطبہ میں، اختصار اور وقوف (عرفہ) میں جلدی کرنا۔ اس بات پر وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے لگا، عبداللہ نے (اس کا منشاء معلوم کر کے) کہا کہ سچ کہا ہے۔

باب ۱۰۴۸۔ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّآبَّةِ بِعَرَفَةَ

۱۰۴۸۔ عرفہ میں وقوف، سواری پر۔ ❶

(۱۵۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا اِخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَشَرِبَهٗ

۱۵۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ابوالنضر نے ان سے عبداللہ بن عباس کے متعلق مولیٰ عمیر نے ان سے ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ ان کی یہاں لوگوں کا عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزے سے متعلق اختلاف ہوا بعض کا خیال تھا کہ آپ (عرفہ کے دن) روزے سے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں، اس لئے انہوں نے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا، آنحضور ﷺ اس وقت اپنی سواری پر (عرفہ کے میدان میں تشریف رکھتے تھے) اور آپ ﷺ نے دودھ پی لیا۔

باب ۱۰۴۹۔ اَلْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مَعَ الْاِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ

۱۰۴۹۔ عرفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا ❷ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اگر نماز امام کے ساتھ چھوٹ جاتی، پھر بھی دونوں ایک ساتھ ہی پڑھتے تھے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی کہ حجاج بن یوسف جس سال ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف حملہ آور ہوا تھا تو اس موقعہ پر اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عرفہ کے دن وقوف میں آپ کس طرح

---

❶ عرفہ میں سواری پر وقوف کرنا افضل ہے۔ اگر چہ جائز زمین پر اپنے پاؤں سے بھی کھڑا رہنا ہے۔ ❷ یہ بھی مناسک حج میں سے ہے، سفر کی ضرورت سے اس کا کوئی تعلق نہیں، کیونکہ مکہ اور دوسری تمام جگہوں سے آئے ہوئے لوگ اس میں برابر ہیں۔ ذخیرہ حدیث میں اس نام کا ایک لفظ بھی نہیں ملتا کہ آنحضور ﷺ یا خلفاء راشدین میں سے کسی نے بھی یہ تفریق کی ہو، یہ طرز عمل بتاتا ہے کہ یہ سفر کی وجہ سے نہیں بلکہ حج کی وجہ سے تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ کے لوگوں کے ساتھ مکہ میں نماز پڑھی تو اعلان کر دیا کہ ''ہم مسافر ہیں'' مقیم اپنی نماز پوری کر لیں اس لئے اگر عرفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا بھی ضروریات سفر کے تحت ہوتا تو آپ اس کا ضرور اعلان کرتے کہ مکہ کے لوگ اپنی نماز حسب معمول پڑھیں کیونکہ وہ مسافر نہیں تھے یہی طرز عمل آنحضور ﷺ اور دوسرے خلفائے راشدین کا بھی تھا، یہ یاد رہے کہ عرفہ میں بھی دو نمازیں ایک ساتھ پڑھی جاتی ہیں اور مزدلفہ میں بھی، عرفہ میں ظہر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ، لیکن عرفہ میں دو نمازوں کے ایک ساتھ پڑھنے کے لئے ضروری ہے، امام یا اس کے کسی قائم مقام کی اقتداء میں نماز پڑھنا، اگر امام نہیں تو ہر نماز اپنے وقت پر پڑھی جائیگی، لیکن مزدلفہ میں دونوں کو ایک ساتھ پڑھنے کے لئے امام کا ہونا ضروری نہیں، اس میں اگر چہ اختلاف ہے اور خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا طرز عمل حنفیہ کے خلاف نقل کیا ہے لیکن بہر حال احناف کے پاس بھی حدیث وسنت اور آثار صحابہ میں دلیل موجود ہے۔

يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلوٰةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَّهَلْ تَتَّبِعُوْنَ فِي ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ

کرتے ہیں؟ اس پر سالم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر سنت کی پیروی مقصد ہے تو عرفہ کے دن نماز دن ڈھلتے ہی پڑھ لینا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سچ ہے، صحابہ آنحضور ﷺ کی سنت کے مطابق ظہر اور عصر ایک ساتھ (میدان عرفہ میں) پڑھتے تھے۔ میں نے سالم سے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا، سالم نے فرمایا، آنحضور ﷺ کی سنت کے سوا، صحابہ ان معاملات میں اتباع کسی اور کی کرتے بھی کب تھے!

باب ۱۰۵۰ . قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

۱۰۵۰۔ میدان عرفہ میں مختصر خطبہ۔

(۱۵۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ اَنْ يَّاْتَمَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَآءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ اَوْزَالَتْ فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهٖ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الرَّوَاحَ فَقَالَ الْاٰنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَنْظِرْنِيْ اُفِيْضُ عَلَيَّ مَآءً فَنَزَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَبِيْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ

۱۵۵۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم بن عبداللہ نے کہا عبدالملک بن مروان (خلیفہ) نے حجاج کو لکھا کہ حج کے احکام میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اتباع کرے۔ عرفہ کا دن آیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما آئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا، سورج ڈھل چکا تھا، آپ نے حجاج کے خیمہ کے قریب آ کر بلند آواز سے کہا یہ حجاج کہاں ہے؟ حجاج باہر آیا تو ابن عمر نے فرمایا روانگی کا وقت ہوگیا ہے حجاج نے کہا، ابھی! ابن عمر نے فرمایا کہ ہاں۔ حجاج بولا کہ پھر تھوڑی دیر انتظار کیجئے، ابھی غسل کر کے آتا ہوں، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ (اپنی سواری سے) اتر گئے، حجاج باہر نکلا اور میرے، اور میرے والد (ابن عمر) کے درمیان چلنے لگا، میں نے اس سے کہا کہ اگر آج سنت پر عمل کی خواہش ہے تو خطبہ میں اختصار اور وقوف میں جلدی کرنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (بھی میری تائید کی) کہ صحیح کہا ہے۔

باب ۱۰۵۱ . التَّعْجِيْلِ اِلَى الْمَوْقِفِ

۱۰۵۱۔ عرفہ پہنچنے کی جلدی کرنا۔

باب ۱۰۵۲ . الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

۱۰۵۲۔ میدان عرفہ میں ٹھہرنا۔

(۱۵۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَطْلُبُ بَعِيْرًا لِّيْ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِّيْ فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهٗ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ مِنَ

۱۵۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جبیر بن، مطعم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ میں اپنا ایک اونٹ تلاش کر رہا تھا۔ اور ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے انہوں نے محمد بن جبیر سے سنا کہ ان کے والد جبیر بن مطعمؓ نے بیان کیا، میرا ایک اونٹ گم ہوگیا تھا اور میں اس کی تلاش کرنے گیا تھا، یہ دن عرفہ کا تھا، میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ عرفہ

الْحُمْسِ فَمَا شَانُه' هٰهُنَا

کے میدان میں کھڑے ہیں میری زبان سے نکلا خدایا! یہ تو قریش میں پھر یہاں کیوں کھڑے ہیں! ❶

(۱۵۵۳) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَآءِ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً اِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَّمَا وَلَدَتْ وَكَانَتِ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوفُ فِيهَا وَتُعْطِي الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ الثِّيَابَ تَطُوفُ فِيهَا فَمَنْ لَّمْ يُعْطِهِ الْحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَكَانَ يُفِيضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ وَّيُفِيضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ قَالَ وَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ قَالَ كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَدُ فِعُوْا اِلٰى عَرَفَاتٍ

۱۵۵۳۔ ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے بیان کیا کہ حمس کے سوا بقیہ سب لوگ جاہلیت میں ننگے طواف کرتے تھے، حمس قریش اور اس کی آل اولاد کو کہتے ہیں، قریش لوگوں کو (کپڑے) دیا کرتے تھے (قریش کے) مرد دوسرے مردوں کو کپڑا دیتے تھے تاآنکہ اسے پہن کر طواف کرسکیں اور (قریش کی) عورتیں دوسری عورتوں کو کپڑا دیا کرتی تھیں تاکہ وہ اسے پہن کر طواف کرسکیں۔ جب جنہیں قریش کپڑا نہ دیتے تھے وہ بیت اللہ کا طواف ننگے ہوکر کرتے تھے، دوسرے لوگ تو عرفات (میں قیام کر کے) واپس ہوتے تھے لیکن قریش مزدلفہ ہی سے (جو حرم میں تھا) واپس ہوتے۔ ہشام بن عروہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے خبر دی کہ یہ آیت قریش کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ پھر تم بھی (قریش) وہی سے واپس آؤ، جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں (یعنی عرفہ سے) انہوں نے بیان کیا کہ قریش مزدلفہ ہی سے واپس ہوجاتے تھے اس لئے انہیں عرفہ بھیجا گیا۔

باب۱۰۵۳. السَّيْرِ اِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ

۱۰۵۳۔ عرفہ سے کس طرح واپس ہوا جائے۔

(۱۵۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّه' قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ وَاَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ وَّالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ فَجْوَةٌ مُّتَّسَعٌ وَالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ وَّفِجَاءٌ وَكَذَالِكَ رَكْوَةٌ وَّرِكَاءٌ مَّنَاصٌ لَيْسَ حِينَ فِرَارٍ

۱۵۵۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، میں بھی وہیں موجود تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضور ﷺ کے واپس ہونے کی (میدان) عرفہ سے) کیا کیفیت تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ درمیانی چال ہوتی تھی لیکن اگر راستہ صفا ہوتا تو تیز چلتے تھے۔ ہشام نے کہا کہ نص (تیز چلنا) عنق (درمیانی چال) سے تیز چال کو کہتے ہیں۔ فجوۃ کے معنی کشادگی کے ہیں، اس کی جمع فجوات اور فجاء ہے اسی طرح رکوۃ اور رکاء

❶ جاہلیت میں مشرکین جب اپنے طریقوں کے مطابق حج کرتے تو دوسرے تمام لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے لیکن قریش کہتے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اہل وعیال ہیں اس لئے وقوف کے لئے حرم سے باہر نکلیں گے آنحضور ﷺ بھی قریش میں سے تھے اور اسلام نے ان غلط اور نامعقول تصورات کی بنیاد ہی اکھاڑ دی تھی اس لئے آنحضور ﷺ اور تمام مسلمان قریش اور غیر قریش کے امتیاز کے بغیر، عرفہ میں ہی میں وقوف پذیر ہوئے، عرفہ حرم سے باہر ہے اس لئے راوی کو حیرت ہوئی کہ ایک قریشی اور اس دن عرفہ میں!

ہے مناص کہتے ہیں جب فرار کا موقع نہ رہے۔

باب ۱۰۵۴ . النُّزُوْلِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

۱۰۵۴۔عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان رکنا۔ ❶

(۱۵۵۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ اِلَى الشِّعْبِ فَقَضٰى حَاجَتَه، فَتَوَضَّا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّى فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَکَ

۱۵۵۵۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ کریب نے اور ان سے اسامہ بن یزید رضی اللہ عنہما نے کہ جب رسول اللہ ﷺ عرفہ سے روانہ ہوئے، تو آپ گھاٹی کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں قضاء حاجت کی، پھر آپ ﷺ نے وضو کی تو میں نے پوچھا، یارسول اللہ! کیا نماز پڑھیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا، نماز آگے ہے۔

(۱۵۵۶) حَدَّثَنَا مُوْسٰى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ غَيْرَ اَنَّه، يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِىْ اَخَذَه، رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَايُصَلِّى حَتّٰى يُصَلِّىَ بِجَمْعٍ

۱۵۵۶۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے البتہ آپ اس گھاٹی سے بھی گزرتے تھے جہاں رسول اللہ ﷺ گئے تھے۔ وہاں آپ قضاحاجت کرتے پھر وضو کرتے لیکن نماز نہ پڑھتے نماز آپ مزدلفہ میں پڑھتے تھے۔

(۱۵۵۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلٰى بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّه، قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْاَيْسَرَ الَّذِىْ دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ اَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَآءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوْءَ تَوَضَّا وُضُوْءً خَفِيْفًا فَقُلْتُ الصَّلٰوةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَکَ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَاَخْبَرَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۵۷۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن حرملہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ کریب نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی سواری کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، مزدلفہ کے قریب بائیں طرف جو گھاٹی پڑتی ہے، جب آنحضور ﷺ وہاں پہنچے تو اونٹ کو بٹھایا، پھر پیشاب کیا اور تشریف لائے تو میں نے آپ کو وضوء کا پانی دیا۔ آپ نے مختصر سا وضو کیا، میں نے کہا یارسول اللہ! اور نماز! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ میں پڑھی جائے گی) پھر آپ سوار ہوئے اور جب مزدلفہ آئے تو نماز پڑھی۔ مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ ﷺ کی سواری کے پیچھے فضل سوار تھے۔ کریب نے بیان کیا کہ مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی کہ آنحضور ﷺ برابر تلبیہ کہتے رہے تا آنکہ جمرہ عقبہ پہنچ گئے!!

---

❶ یعنی عرفہ سے مزدلفہ جاتے ہوئے قضاء حاجت وغیرہ کے لئے رکنے میں کوئی مضائقہ نہیں اس طرح کے قیام کو مناسک حج سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ طبعی ضروریات ہیں۔

وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ

باب ۱۰۵۵. اَمْرِ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِيْنَةِ عِنْدَالْاِفَاضَةِ وَاِشَارَتِهٖ اِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ

۱۰۵۵۔ روانگی کے وقت نبی کریم ﷺ کی لوگوں کو سکون و اطمینان کی ہدایت اور کوڑے سے اشارہ کرنا۔

(۱۵۵۸) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُوْ بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ ابْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى وَالِبَةَ الْكُوْفِي حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّه' دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآءَه' زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِّلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ اَوْضَعُوْا اَسْرَعُوْا خِلَالَكُمْ مِّنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا بَيْنَهُمَا

۱۵۵۸۔ ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سوید نے حدیث بیان کی ان سے مطلب کے مولیٰ عمرو بن ابی عمرو نے حدیث بیان کی انہیں والبہ کوفی کے مولیٰ سعید بن جبیر نے خبر دی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ عرفہ کے دن (میدان عرفہ سے) وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آ رہے تھے، آنحضور ﷺ نے پیچھے سخت شور (اونٹ ہانکنے کا) اور اونٹوں کو مارنے کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے ان کی طرف اپنے کوڑے سے اشارہ کیا اور فرمایا، لوگوں سکینہ و وقار سے چلو، (اونٹوں کو) تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔ (مصنف کہتے ہیں کہ حدیث میں ایضاع کا) اوضعوا تیز چلنے کے معنی میں ہے (اور قرآن مجید میں) خلالکم کی اصل التخلل بینکم ہے اور فجرنا خلالهما (میں خلالهما) بینهما کے معنی میں ہے۔

باب ۱۰۵۶. اَلْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۱۰۵۶۔ مزدلفہ میں دو، نمازیں ایک ساتھ پڑھنا۔

(۱۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُّوْسٰي بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّه' سَمِعَه' يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوَضُوْءَ فَقُلْتُ لَه' الصَّلٰوةُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَجَآءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّا فَاَسْبَغَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَه' فِي مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

۱۵۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے انہیں کریب نے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میدان عرفہ سے رسول اللہ ﷺ روانہ ہو کر گھاٹی میں اترے، وہاں پیشاب کیا، پھر وضو کی، یہ وضو پوری طرح نہیں کی تھی میں نے نماز کے متعلق عرض کی تو فرمایا کہ نماز آگے ہے اب آپ مزدلفہ تشریف لائے وہاں بھی وضوء کی اور پوری طرح، پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، ہر شخص نے اپنے اونٹ اپنی قیام گاہ پر بٹھا دیئے تھے، پھر دوبارہ نماز عشاء کے لئے اقامت کہی گئی اور آپ نے نماز پڑھی آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (سنت یا نفل) نماز نہیں پڑھی تھی۔

باب ۱۰۵۷. مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

۱۰۵۷۔ جس نے دو نمازیں ایک ساتھ پڑھیں اور سنن و نوافل نہیں پڑھیں۔

(۱۵۶۰) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

۱۵۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَّلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اَثَرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا

سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ مزدلفہ میں نبی کریم ﷺ نے مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں تھیں ہر نماز اقامت کے ساتھ پڑھی تھی اور نہ ان دونوں کے درمیان کوئی نفل و سنت پڑھی تھی، اور نہ ان کے بعد۔

(۱۵۶۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخَلَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۱۵۶۱۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن یزید خطمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب کی اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھیں تھیں۔

باب ۱۰۵۸. مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا

۱۰۵۸۔ جس نے دونوں کے لئے اذان کہی اور اقامت بھی۔

(۱۵۶۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ حَجَّ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِيْنَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَآئِهِ فَتَعَشّٰى ثُمَّ أَمَرَ أُرٰى فَأَذَّنَ وَأَقَامَ قَالَ عَمْرٌو لَا أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ هُمَا صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَّقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرِ حِيْنَ يَنْزُغُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۲۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا، آپ کے ساتھ تقریباً عشاء کی اذان کے وقت ہم مزدلفہ ❶ آئے آپ نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے اذان و اقامت کہی اور آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر دو رکعت (سنت) اور پڑھی اور شام کا کھانا منگوا کر تناول فرمایا، میرا خیال ہے (راوی حدیث زہیر کا) کہ پھر آپ نے حکم دیا اور اس شخص نے اذان دی اور اقامت کہی عمرو، (راوی حدیث) نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ شک زہیر (عمرو کے شیخ) کو تھا، اس کے بعد عشاء کی نماز دو رکعت پڑھی، جب صبح صادق طلوع ہوئی تو آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ اس نماز (فجر) کو اس مقام اور اس دن کے سوا اور کبھی اس وقت (طلوع فجر ہوتے ہی) نہیں پڑھتے تھے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا۔ یہ دو نمازیں (آج کے دن) اپنے وقت سے ہٹا دی جاتی ہیں، جب لوگ مزدلفہ آتے ہیں تو مغرب کی نماز (عشاء کے وقت پڑھی جاتی ہے) اور

❶ اس سے پہلے معلوم ہو گیا ہے کہ عرفہ میں ظہر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی جائیں گی، اب اس مسئلہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف ہے کہ ان دونوں مقامات پر یہ دونوں نمازیں دو اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑھی جائیں گی یا نہیں۔ کیونکہ قاعدہ میں ہر فرض نماز کے لئے ایک اذان اور ایک اقامت ہونی چاہئے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے کہ عرفہ اور مزدلفہ دونوں مقامات میں دونوں نمازوں کے لئے دو اذانیں اور دو اقامت ضروری ہے اگرچہ دو نمازیں ان مقامات میں خلاف معمول ایک ساتھ پڑھی جائیں گی لیکن ان سے اذان اور اقامت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی بنا پر میدان عرفہ میں دو نمازوں کے لئے!! اس مسئلہ میں صرف ایک اذان دی جائے گی البتہ دو جماعتوں کے لئے اقامت دو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

يَفعَلُه'

فجر کی نماز طلوع فجر کے ساتھ ہی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

باب ۱۰۵۹ . مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ بِلَيْلٍ فَيَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُوْنَ وَ يُقَدِّمُ اِذَا غَابَ الْقَمَرُ

۱۰۵۹۔ جو اپنے گھر کے کمزور افراد کو رات ہی میں بھیج دے تاکہ وہ مزدلفہ میں قیام کریں اور دعاء کریں، مراد چاند غروب ہونے کے بعد بھیجنے سے ہے۔

(۱۵۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيىٰ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ وَّكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِالْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا بَدَالَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَّقِفَ الْاِمَامُ وَ قَبْلَ اَنْ يَّدْ فَعَ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا قَدِ مُوْا رَمَوا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَرْخَصَ فِي اُولٰٓئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۳۔ ہم سے یحیٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے یونس کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے کہ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے کمزور افراد کو پہلے بھیج دیا کرتے تھے اور وہ رات ہی میں مزدلفہ کے مشعر حرام کے پاس آ کر ٹھہرتے تھے اور اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا ذکر کرتے تھے، پھر امام کے وقوف اور واپسی سے پہلے ہی (منی) آ جاتے تھے، بعض تو منی فجر کی نماز کے وقت پہنچتے اور بعض اس کے بعد، یہاں پہنچ کر جمرہ عقبہ کی رمی کرتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سب چیزوں کی اجازت دے دی تھی۔ ❶

(۱۵۶۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

۱۵۶۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مزدلفہ سے رات ہی میں بھیج دیا تھا۔

(۱۵۶۵) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ اَخْبَرَنِي

۱۵۶۵۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ہوں گی، لیکن مزدلفہ میں اذان بھی ایک ہی رہے اور اقامت بھی ایک ہی، دونوں نمازوں کے لئے اس مسئلہ میں سب کی بنیادی دلیل حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضور ﷺ کا عمل ہے حجۃ الوداع کے موقع پر اجتماع بہت بڑا تھا، پھر جماعتیں بھی متعدد ہوئی تھیں، اس لئے اس سلسلے کی روایات میں بڑا اضطراب اور اختلاف پیدا ہو گیا، روایت اور درایت کی روشنی میں جو حدیث جن کے نزدیک زیادہ قابل قبول نظر آئی اسی پر انہوں نے عمل کیا، چنانچہ بہت سے علماء احناف نے حنفیہ کے مذکورہ مسلک سے اختلاف بھی کیا ہے۔ یہ ملحوظ رہے کہ یہ اختلاف صرف سنت میں ہے جواز اور عدم جواز میں نہیں۔

(ہذا حاشیہ) ❶ مزدلفہ میں ٹھہرنا بھی واجب ہے لیکن اگر کوئی کسی عذر کی وجہ سے نہ ٹھہر سکے تو معاف ہو جاتا ہے اس کی وجہ سے کوئی قربانی واجب نہیں ہوتی۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس موقعہ پر ایک الگ مسئلہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص وقت آنے سے پہلے ہی وہاں وقوف کر لے تو اسکا کیا حکم ہے۔ مرفوع احادیث میں اس طرح کا کوئی حکم نہیں ملتا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جو عمل اس سلسلے میں اس حدیث میں ہے وہ خود ان کا اپنا اجتہاد ہے اب ایک مسئلہ یہ رہ جاتا ہے کہ جب رات کے وقت منیٰ چلے آئے کیا اب رات ہی میں رمی جمرہ کریں گے؟ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں آدھی رات کے بعد رمی کی جا سکتی ہے لیکن احناف کے یہاں طلوع فجر سے پہلے نہیں کی جا سکتی، کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے یہ حکم دیا تھا کہ رات میں رمی نہ کریں، اس سلسلے میں دوسرے بہت سے آثار سے بھی احناف کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔

عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ یَزِیْدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِیُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِی ضَعْفَةِ اَهْلِهٖ

کی کہا کہ مجھے عبید اللہ بن ابی یزید نے خبر دی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہیں نبی کریم ﷺ نے اپنے گھرانہ کے کمزور افراد کی حیثیت سے مزدلفہ کی رات ہی کو آگے بھیج دیا تھا۔

(۱۵۶۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ یَحْیٰی عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ مَوْلٰی اَسْمَآءَ عَنْ اَسْمَآءَ اَنَّهَا نَزَلَتْ لَیْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّی فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ یَا بُنَیَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَ مَضَیْنَا حَتّٰی رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِی مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا یَا هَنْتَاهُ مَا اُرَانَا اِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ یَا بُنَیَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظُّعُنِ

۱۵۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ اسماء کے مولیٰ عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ وہ مزدلفہ کی رات میں مزدلفہ پہنچ گئیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں، کچھ دیر تک نماز پڑھنے کے بعد پوچھا بیٹے کیا چاند ڈوب گیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں اس لئے وہ دوبارہ نماز پڑھنے لگیں، کچھ دیر بعد دریافت فرمایا کہ کیا اب چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اب آگے چلو (منیٰ میں) چنانچہ ہم ان کے ساتھ آگے چلے، وہ (منیٰ میں) رمی جمرہ کرنے کے بعد پھر واپس آگئیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی، میں نے کہا، جناب! یہ کیا بات ہوئی کہ ہم نے اندھیرے ہی میں نماز پڑھ لی، انہوں نے فرمایا، بیٹے! رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اس کی اجازت دے دی۔

(۱۵۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَا بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ جَمْعٍ وَّ کَانَتْ ثَقِیْلَةً ثَبْطَةً فَاَذِنَ لَهَا

۱۵۶۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی ان سے عبد الرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے مزدلفہ کی رات (عام لوگوں سے پہلے روانہ ہونے کی) اجازت چاہی، آپ بھاری بدن ہونے کی وجہ سے حرکت و عمل میں سست تھیں تو آنحضور ﷺ نے انہیں اس کی اجازت دے دی تھی۔

(۱۵۶۸) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَاْذَنَتِ النَّبِیَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ اَنْ تَدْ فَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَ کَانَتِ امْرَاَةً بَطِیْئَةً فَاَذِنَ لَهَا فَدَ فَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَ اَقَمْنَا حَتّٰی اَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهٖ فَلَاَنْ اَکُوْنَ اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا اسْتَاْذَنَتْ سَوْدَةُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ مَفْرُوْحٍ

۱۵۶۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے افلح بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ہم نے مزدلفہ میں قیام کیا تو نبی کریم ﷺ نے سودہ رضی اللہ عنہا کو لوگوں کے اژدحام سے پہلے روانہ ہونے کی اجازت دے دی تھی، وہ بھاری بدن کی خاتون تھیں اس لئے آپ ﷺ نے اجازت دے دی تھی چنانچہ وہ اژدحام سے پہلے روانہ ہو گئیں لیکن ہم لوگ وہیں ٹھہرے رہے اور صبح کو آپ ﷺ کے ساتھ گئے میرے لئے ہر خوش کن چیز سے بہتر تھا، اگر میں بھی سودہ کی طرح آنحضور ﷺ سے اجازت لے لیتی۔

باب ۱۰۶۰ . مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ

(۱۵۶۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الاَ عْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَارَاَيْتُ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً بِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَ صَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا

(۱۵۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلٰوتَيْنِ كُلُّ صَلٰوةٍ وَّحْدَهَا بِاَذَانٍ وَّ اِقَامَةٍ وَّ الْعَشَآءِ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَآئِلٌ يَّقُوْلُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَآئِلٌ يَّقُوْلُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءَ فَلاَ يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوا وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى اَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفَاضَ الاٰنَ اَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا اَدْرِيْ اَقَوْلُهُ كَانَ اَسْرَعَ اَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

۱۰۶۰۔ جس نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی۔

۱۵۶۹۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمارہ نے عبدالرحمٰن کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو نمازوں کے سوا میں نے نبی کریم ﷺ کو کوئی نماز وقت کے خلاف نہیں پڑھتے دیکھا، آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں اور فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھی (مزدلفہ میں)۔

۱۵۷۰۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے، ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ گئے پھر جب مزدلفہ آئے تو آپ نے دو نمازیں (اس طرح ایک ساتھ) پڑھیں کہ ہر نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ تھی اور رات کا کھانا دونوں کے درمیان تناول فرمایا۔ پھر طلوع صبح کے ساتھ ہی آپ نے نماز فجر پڑھی۔ کیفیت یہ تھی کہ کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ صبح صادق ابھی طلوع نہیں ہوئی اور کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ طلوع ہوگئی اس کے بعد ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا یہ دونوں نمازیں اس مقام پر اپنے وقت سے ہٹا دی گئی یعنی مغرب اور عشاء پس لوگ مزدلفہ عشاء سے پہلے نہ آئیں اور فجر کی نماز اس وقت (کردی گئی) پھر آپ اجالے تک وہیں ٹھہرے رہے اور کہا کہ اگر امیر المومنین اس وقت چلیں تو یہ سنت کے مطابق ہو (حدیث کے راوی عبدالرحمٰن بن یزید نے کہا) میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ الفاظ ان کی زبان سے پہلے نکلے یا عثمان رضی اللہ عنہ کی روانگی پہلے شروع ہوئی آپ قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی تک برابر تلبیہ کہتے رہے تھے۔

باب ۱۰۶۱ . مَتٰى يَدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

(۱۵۷۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَوْ بْنَ مَيْمُوْنٍ يَّقُوْلُ شَهِدْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى بِجَمْعٍ نِ الصُّبْحَ ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَايُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ

۱۰۶۱۔ مزدلفہ سے کب روانگی ہوگی؟

۱۵۷۱۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے انہوں نے عمرو بن میمون کو یہ کہتے سنا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھی تو میں بھی موجود تھا، نماز کے بعد آپ ٹھہرے اور فرمایا، مشرکین (جاہلیت میں یہاں سے) سورج نکلنے سے پہلے نہیں جاتے تھے، کہتے تھے ثبیر (منی کو

ثَبِيْرُ وَاِنَّ النَّبِیَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ اَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

جاتے ہوئے بائیں طرف مکہ کا ایک بہت بڑا پہاڑ) چمک اور روشن ہو جا لیکن نبی کریم ﷺ نے مشرکوں کی مخالفت کی اور سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے روانہ ہو گئے تھے۔

باب۱۰۶۲۔ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حِيْنَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَالْاِرْتِدَافِ فِي السَّيْرِ

۱۰۶۲۔ یوم نحر کی صبح کو رمی جمرہ کے وقت تلبیہ اور تکبیر اور چلتے ہوئے (سواری پر کسی کو) اپنے پیچھے بٹھا لینا۔

(۱۵۷۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اِلضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ اَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ

۱۵۷۲۔ ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی انہیں جریج نے خبر دی، انہیں عطاء نے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فضل (ابن عباس کے بھائی) کو اپنے پیچھے سوار کرایا تھا، فضلؓ نے خبر دی کہ آنحضور رمی جمرہ تک برابر تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۵۷۳) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ يُوْنُسَ الْاَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ رِدْفَ النَّبِیِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِیُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

۱۵۷۳۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس ایلی نے ان سے زہری نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما عرفہ سے مزدلفہ جاتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، مزدلفہ سے منیٰ جاتے وقت آنحضور ﷺ نے فضل رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تکبیر کہتے رہے۔

باب۱۰۶۳۔ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

۱۰۶۳۔ پس جو شخص تمتع کرے حج کے ساتھ عمرہ کا تو اس پر ہے جو کچھ میسر ہو قربانی سے اگر اتنی استطاعت نہ ہو تو تین دن کے روزے ایام حج میں اور سات دن کے گھر واپس ہونے پر (رکھنا چاہئے) یہ پورے دس دن (کے روزے) ہوئے، یہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کے گھر والے مسجد احرام کے جوار میں نہ رہتے ہوں (یہ قرآن مجید کی آیات ہیں)

(۱۵۷۴) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَبُوْجَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْمُتْعَةِ فَاَمَرَنِيْ بِهَا وَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ فِيْهَا جَزُوْرٌ اَوْبَقَرَةٌ اَوْشَاةٌ اَوْشِرْكٌ فِي دَمٍ قَالَ وَكَاَنَّ نَاسًا كَرِهُوْهَا فَنِمْتُ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ اِنْسَانًا يُّنَادِيْ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ وَمُتْعَةٌ مُّتَقَبَّلَةٌ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ

۱۵۷۴۔ ہم سے اسحٰق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں نضر نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی ان سے ابو جمرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تمتع کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مجھے اس کے کرنے کا حکم دیا، پھر میں ہدی کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا تمتع میں اونٹ، گائے، یا بکری (کی قربانی واجب ہے) یا کسی قربانی میں (اونٹ یا گائے بھینس کی) شریک ہونا چاہئے لیکن بعض لوگ اسے ناپسندیدہ قرار دیتے تھے، پھر میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک

اللّٰہُ اَکْبَرُ سُنَّۃُ اَبِی الْقَاسِمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ قَالَ اٰدَمُ وَوَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ وَّغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَۃَ عُمْرَۃٌ مُتَقَبَّلَۃٌ وَّ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ

شخص اعلان کر رہا ہے، مبرور حج اور مقبول تمتع! اب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے خواب بیان کیا تو انہوں نے فرمایا، اللہ اکبر! یہ تو ابو القاسم ﷺ کی سنت ہے کہا کہ آدم، وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ کے حوالہ سے یوں نقل کیا ہے، عمرۃ متقبلۃ وحج مبرور۔

باب ۱۰۶۴۔ رُکُوبِ الْبُدْنِ لِقَوْلِہٖ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰھَا لَکُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ لَکُمْ فِیْھَا خَیْرٌ فَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْھَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُھَا فَکُلُوْا مِنْھَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ کَذٰلِکَ سَخَّرْنَاھَا لَکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ کَذٰلِکَ سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَاھَدَاکُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ قَالَ مُجَاھِدٌ سُمِّیَتِ الْبُدْنَ لِبُدْنِھَا وَالْقَانِعُ السَّآئِلُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِیْ یَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِیٍّ اَوْفَقِیْرٍ وَّشَعَآئِرُ اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُھَا وَالْعَتِیْقُ عِتْقُہٗ مِنَ الْجَبَابِرَۃِ وَیُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ اِلَی الْاَرْضِ وَ مِنْہُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ

۱۰۶۴۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ہم نے قربانی کے جانور کو تمہارے لئے اللہ کے نام کی نشانی بنایا ہے تمہارے واسطے اس میں بھلائی ہے، سو پڑھو ان پر نام اللہ کا قطار باندھ کر، پھر جب گر پڑے ان کی کروٹ (یعنی ذبح ہو جائیں) تو کھاؤ اس میں سے اور کھلاؤ صبر سے بیٹھنے والے کو اور بے قرار کو، اسی طرح تمہارے بس میں کر دیا ہم نے، ان جانوروں کو تا کہ تم احسان مانو۔ اللہ کو نہیں پہنچتا ان کا گوشت اور نہ ان کا خون، لیکن اس کو پہنچتا ہے تمہارے دل کا ادب، اس طرح ان کو بس میں کر دیا تمہارے کہ اللہ کی بڑائی پڑھو اس بات پر کہ تم کو راہ دکھائی۔ اور بشارت سنا دے نیکی کرنے والوں کو۔ مجاہد نے کہا کہ (قربانی کے جانور کو) بدنہ اس کے فربہ ہونے کی وجہ سے کہا جاتا ہے قانع سائل کو کہتے ہیں اور معتر جو قربانی کے جانور کے سامنے (صورت سوال بن کر) آ جائے خواہ غنی ہو، یا فقیر، شعائر، قربانی کے جانور کی عظمت کو ملحوظ رکھنا اور اسے فربہ بنانا ہے۔ عتیق (خانہ کعبہ کو کہتے ہیں) بوجہ ظالموں اور جابروں سے آزاد ہونے کے۔ جب کوئی چیز زمین پر گر جائے تو کہتے ہیں وجبت، اسی سے وجبت الشمس آتا ہے۔

(۱۵۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلاً یَّسُوْقُ بَدَنَۃً فَقَالَ ارْکَبْھَا فَقَالَ اِنَّھَا بَدَنَۃٌ فَقَالَ ارْکَبْھَا قَالَ اِنَّھَا بَدَنَۃٌ قَالَ ارْکَبْھَا وَیْلَکَ فِی الثَّالِثَۃِ اَوْفِی الثَّانِیَۃِ

۱۵۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابو الزناد نے انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قربانی کا جانور لے جاتے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس شخص نے کہا کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے، آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے کہا کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا، افسوس سوار بھی ہو جاؤ [1] (ویلک آپ نے) دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا۔

---

[1] زمانہ جاہلیت میں سائبہ وغیرہ ایسے جانور جو مذہبی نذر کے طور پر چھوڑ دیئے جاتے تھے عرب ان پر سوار ہونا بہت معیوب سمجھتے تھے اسی تصور کی بنیاد پر یہ صحابی بھی قربانی کے جانور پر سوار نہیں ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں جب سوار ہونے کے لئے کہا تو عذر بھی انہوں نے یہی کیا کہ قربانی کا جانور ہے لیکن اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں تھی اس لئے آنحضور ﷺ نے بااصرار انہیں سوار ہونے کے لئے فرمایا، تا کہ جاہلیت کا ایک غلط تصور ذہن سے نکلے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ تھکے ہوئے ہوں اور ضرورت کے باوجود نہ سوار ہوئے ہوں۔ جس کی وجہ سے آنحضور ﷺ نے اصرار فرمایا۔

(۱۵۷۶) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَّشُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ اِرْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ اِرْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَ نَةٌ قَالَ اِرْكَبْهَا ثَلَاثًا

۱۵۷۶۔ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام اور شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا جانور لئے جا رہا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کیا کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے پھر عرض کی کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے لیکن آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔

باب ۱۰۶۵ . مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهٗ

۱۰۶۵۔ جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے۔

(۱۵۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهٗ الْهَدْىَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْىَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهٗ لَايَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهٗ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيُقَصِّرْوَلْيُهِلَّ ثُمَّ لِيَحِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَّمَشٰى اَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ

۱۵۷۷۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبداللہ نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا تھا اور ہدی اپنے ساتھ لے گئے تھے آپ ہدی ذوالحلیفہ سے ساتھ لے کر گئے تھے۔ آنحضور ﷺ نے پہلے عمرہ کے لئے لبیک کہا، پھر حج کے لئے۔ ❶ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کے ساتھ عمرے کا بھی احرام باندھا، لیکن بہت سے لوگ اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لے گئے تھے اور بہت سے نہیں لے گئے تھے پھر جب آنحضور ﷺ مکہ تشریف لائے تو لوگوں سے کہا کہ جو شخص ہدی ساتھ لایا ہے اس کے لئے حج پورا ہونے تک کوئی بھی ایسی چیز حلال نہیں ہو سکتی جسے اس نے اپنے اوپر (احرام کی وجہ سے) حرام کر لیا ہے، لیکن جن کے ساتھ ہدی نہیں ہے تو وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کر کے بال ترشوالیں اور حلال ہو جائیں۔ پھر حج کے لئے (از سرنو) احرام باندھیں، ایسا شخص اگر ہدی نہ پائے تو تین دن کے روزے ایام حج میں اور سات دن کے گھر واپسی پر رکھے، جب آنحضور ﷺ مکہ آئے تو سب سے پہلے طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا، تین چکروں میں آپ ﷺ نے رمل کیا اور باقی چار میں حسب معمول چلے، پھر بیت اللہ کا طواف پورا ہونے پر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی! سلام پھیر کر آپ صفا پہاڑی کی طرف آئے اور صفا اور مروہ کی سعی بھی سات

---

❶ آنحضور ﷺ جیسا کہ پہلے واضح کیا گیا، قارن تھے لیکن راوی آپ کے لبیک کو دیکھ کر کبھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ مفرد ہیں اور کبھی یہ کہ آپ نے تمتع کیا تھا، صحیح یہ ہے کہ آپ نے قران کیا تھا لیکن لبیک میں آزادی ہے قارن بھی مفرد کی طرح لبیک کہہ سکتا ہے، یا صرف عمرہ کا کہہ سکتا ہے قران یا تمتع وغیرہ کے لئے صرف نیت شرط ہے۔

بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّه' وَنَحَرَ هَدْيَه' يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهٖ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَه' بِمِثْلِ الَّذِي اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چکروں میں کی، جن چیزوں کو (احرام کی وجہ سے اپنے پر) حرام کرلیا تھا ان سے اس وقت تک آپ حلال نہیں ہوئے جب تک حج بھی پورا نہ کرلیا، اور یوم نحر میں قربانی کا جانور بھی ذبح نہ کرلیا، پھر آپ آئے اور بیت اللہ کا طواف کرلیا، تو وہ ہر چیز آپ کے لئے حلال ہوگئی جو احرام کی وجہ سے حرام تھی۔ جو لوگ اپنے ساتھ ہدی لے کر گئے تھے۔ انہوں نے بھی اسی طرح کیا، جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، عروہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں آنحضور ﷺ کے حج اور عمرہ کے ایک ساتھ کرنے کے سلسلے میں خبر دی کہ اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا بالکل اسی طرح جیسے مجھے سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے خبر دی تھی۔

باب۱۰۶۶. مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيْقِ

۱۰۶۶۔ جس نے ہدی راستے میں خریدی۔

(۱۵۷۸) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِاَبِيْهِ اَقِمْ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُهَا اَنْ سَتُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ اِذًا اَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَاَنَا اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ اَوْجَبْتُ عَلٰى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ وَقَالَ مَا شَانُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنْ قُدَيْدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا فَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا

۱۵۷۸۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے اپنے والد سے کہا (جب وہ حج کے لئے تیار ہو رہے تھے) کہ آپ نہ جائیے کیونکہ میرا خیال ہے کہ آپ کو بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا جائے گا انہوں نے فرمایا کہ پھر میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، اللہ تعالیٰ بھی فرما چکا ہے "تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے" میں اب تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ میں نے اپنے اوپر واجب کرلیا ہے، چنانچہ آپ نے عمرہ کا احرام باندھا، انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ نکلے اور جب بیداء پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا اور فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی ہیں اس کے بعد قدید پہنچ کر ہدی خریدی۔ پھر مکہ آ کر دونوں کے لئے ایک طواف کیا اور درمیان میں نہیں بلکہ دونوں سے ایک ساتھ حلال ہوئے۔

باب۱۰۶۷. مَنْ اَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ

۱۰۶۷۔ جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار [1] کیا اور قلادہ پہنایا پھر احرام

---

[1] بیت اللہ کی تعظیم و تکریم مشرکوں کے دلوں میں تھی، زمانہ جاہلیت میں لوٹ مار عام تھی لیکن جن جانوروں کے متعلق معلوم ہو جاتا کہ بیت اللہ کے لئے ہیں اس سے کوئی تعارض نہیں کیا جاتا تھا اس لئے اس طرح کے جانوروں کو یا تو قلادہ پہنا دیا جاتا تھا یا اونٹ وغیرہ کے کوہان پر تیر وغیرہ سے زخم کردیا جاتا تھا تاکہ کوئی ان سے بیت اللہ کی نذر سمجھ کر تعارض نہ کرے اس آخری صورت کو اشعار کہتے تھے۔ مشرکین میں یہ بات عام تھی اور آنحضور ﷺ سے بھی ثابت ہے کہ آپ نے اشعار کیا تھا، لیکن آنحضور کے ساتھ سو ۱۰۰ قربانی کے جانور تھے۔ اور آپ ﷺ نے صرف ایک کا شعار کیا تھا اس لئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اشعار نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ شرعی اشعار کی صورت ایسی ہے کہ جس سے جانور کو کوئی خاص تکلیف نہ ہو اور اگر اس کی عام اجازت اب بھی دے دی جائے تو عام طور سے اس میں بے احتیاطی ہونے لگے گی، پھر یہ کوئی واجب فرض نہیں ہے آنحضور ﷺ نے بھی صرف ایک کا اشعار کیا تھا اور اس میں بھی یہ مصلحت پیش نظر ہو سکتی تھی کہ نئے نئے لوگ اسلام میں داخل ہوئے ہیں کہیں ان جانوروں کے ساتھ بے احتیاطی نہ کریں اور اگر اشعار کردیا جائے تو اس سے حسب معمول پرہیز کریں۔

اَحْرَمَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا اَهْدٰى مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَلَّدَه، وَاَشْعَرَه، بِذِى الْحُلَيْفَةِ يَطْعَنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْاَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ وَوَجْهُهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً

باندھا! نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مدینہ سے ہدی اپنے ساتھ لے جاتے تو ذوالحلیفہ سے اسے قلادہ پہنا دیتے اور اشعار کر دیتے، اس طرح کہ جب اونٹ اپنا منہ قبلہ کی طرف کئے بیٹھ ہوتا تو اس کے داہنے کوہان میں نیزے سے زخم لگا دیتے۔

(۱۵۷۹) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ اَصْحَابِه، حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِذِى الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْىَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ

۱۵۷۹۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے مسور بن مخرمہ اور مروان نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ سے تقریباً اپنے ایک ہزار اصحاب کے ساتھ نکلے، جب ذی الحلیفہ پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے ہدی کو قلادہ پہنایا اور اشعار کیا پھر عمرہ کا احرام باندھا۔

(۱۵۸۰) حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَاَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ اُحِلَّ لَه،

۱۵۸۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے افلح نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے قلادے میں نے اپنے ہاتھ سے بٹے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں قلادہ پہنایا، اشعار کیا اور ہدی بنایا پھر بھی آپ کے لئے جو چیزیں حلال تھیں وہ (احرام سے پہلے صرف ہدی سے) حرام نہیں ہوئیں۔

باب ۱۰۶۸ . فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ

۱۰۶۸۔ گائے وغیرہ قربانی کے جانوروں کے قلادے بٹنا۔

(۱۵۸۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَانُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ قَالَ اِنِّي لَبَّدْتُ رَاسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ

۱۵۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے بیان کیا کہ مجھے نافع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حفصہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کیا وجہ ہوئی اور لوگ تو حلال ہو گئے لیکن آپ حلال نہیں ہوئے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو جما لیا تھا اور اپنی ہدی کو قلادہ پہنا دیا تھا اس لئے جب تک حج سے) بھی حلال نہ ہو جاؤں میں (درمیان میں) حلال نہیں ہو سکتا۔

(۱۵۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِىْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُه، الْمُحْرِمُ

۱۵۸۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ مدینہ سے ہدی ساتھ لے کر چلتے تھے اور میں ان کے قلادے بٹا کرتی تھی۔ پھر بھی آپ (احرام باندھنے سے پہلے) ان چیزوں سے پرہیز

نہیں کرتے تھے جن سے ایک محرم پرہیز کرتا ہے۔

باب ۱۰۶۹. اِشْعَارِ الْبُدْنِ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِؓ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْىَ وَ اَشْعَرَه' وَ اَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ

۱۰۶۹۔قربانی کے جانور کا اشعار عروہ نے مسور رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ہدی کو قلادہ پہنایا اور اشعار کیا۔ پھر عمرہ کے لئے احرام باندھا۔

(۱۵۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَآئِدَ هَدْىِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا اَوْ قَلَّدْتُهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَى الْبَيْتِ وَ اَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَه' حِلٌّ

۱۵۸۳۔ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے افلح بن حمید نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی ہدی کے قلادے بٹے تھے، پھر آپ نے انہیں اشعار کیا اور قلادہ پہنایا، یا میں نے قلادہ پہنایا پھر آپ نے بیت اللہ کے لئے انہیں بھیج دیا اور خود مدینہ میں ٹھہر گئے لیکن کوئی بھی ایسی چیز آپ ﷺ کے لئے حرام نہیں ہوئی تھی جو آپ ﷺ کے لئے حلال تھی۔

باب ۱۰۷۰. مَنْ قَلَّدَ الْقَلَآئِدَ بِيَدِهٖ

۱۰۷۰۔جس نے اپنے ہاتھ سے قلادہ پہنایا۔

(۱۵۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْه' اَنَّ زِيَادَ بْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ كَتَبَ اِلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ اَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَآجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُه' قَالَتْ عُمْرَةُ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اَنَا فَتَلْتُ قَلَآئِدَ هَدْىِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِىْ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اَحَلَّه' اللّٰهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْىُ

۱۵۸۴۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے انہیں عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ زیاد بن ابی سفیان نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جس نے ہدی بھیج دی ہے اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو ایک حاجی پر حرام ہوتی ہیں تا آنکہ اپنے ہدی کی قربانی کر دے، عمرہ نے بیان کیا کہ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ابن عباس نے جو کچھ فرمایا بات وہ نہیں ہے، میں نے خود نبی کریم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے ہیں، پھر آنحضور ﷺ نے ان جانوروں کو قلادہ پہنایا اور میرے والد کے ساتھ انہیں بھیج دیا، لیکن اس کے باوجود آپ نے کسی بھی ایسی چیز کو اپنے پر حرام نہیں کیا جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی تھی۔ اور ہدی کی قربانی بھی کر دی گئی۔ ❶

باب ۱۰۷۱. تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ

۱۰۷۱۔بکریوں کو قلادہ پہنانا۔

(۱۵۸۵) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا

۱۵۸۵۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے لئے (بیت اللہ) بکریاں بھیجی تھیں۔

---

❶ یہ ۹ھ کا واقعہ ہے، جس سال ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کے نائب کی حیثیت سے حج کیا تھا، آنحضور ﷺ کا حج جو حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے اس کے بعد ہوا۔

(۱۵۸۶) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا اَلْاَ عْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيْمُ فِي اَهْلِهٖ حَلَالًا

۱۵۸۶۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے (قربانی کے جانوروں کے) قلادے بٹا کرتی تھی۔ آنحضور ﷺ نے بکری کو بھی قلادہ پہنایا ہے اور خود حلال اپنے اہل وعیال کے ساتھ مقیم تھے (کیونکہ آپ نے اس سال حج نہیں کیا تھا۔)

(۱۵۸۷) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا

۱۵۸۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے منصور بن معتمر نے اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی انہیں منصور نے انہیں ابراہیم نے انہیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم کے لئے بکریوں (قربانی کی) کے لئے قلادے بٹا کرتی تھی، آنحضور ﷺ انہیں (بیت اللہ کے لئے) بھیج دیتے اور خود حلال رہتے۔

(۱۵۸۸) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلَآئِدَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ

۱۵۸۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے زکریا نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے لئے (قلادے) بٹے ہیں ان کی مراد احرام سے پہلے کے قلادوں سے تھی۔

باب ۱۰۷۲. الْقَلَآئِدِ مِنَ الْعِهْنِ

۱۰۷۲۔ روئی کے قلادے۔

(۱۵۸۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَآئِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ

۱۵۸۹۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے ان سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے پاس جو روئی تھی اس کے قلادے میں نے قربانی کے جانوروں کے لئے بٹے تھے۔

باب ۱۰۷۳. تَقْلِيْدِ النَّعْلِ

۱۰۷۳۔ جوتوں کا قلادہ۔

(۱۵۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِيْ عُنُقِهَا تَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

۱۵۹۰۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبدالاعلیٰ نے خبر دی انہیں معمر نے، انہیں یحییٰ بن ابی کثیر نے انہیں عکرمہ نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا جانور لئے جا رہا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ اس نے کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے آپ نے پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے دیکھا کہ وہ اس جانور پر سوار، اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا ہے اور جوتے (کا قلادہ) اس جانور کی گردن میں ہے، اس روایت کی متابعت محمد بن بشار نے کی ہے۔

(۱۵۹۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۹۱۔ ہم سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی انہیں علی بن مبارک نے خبر دی انہیں یحییٰ نے انہیں عکرمہ نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

باب ۱۰۷۴. اَلْجِلَالِ لِلْبُدْنِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَايَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ اِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ وَاِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا مَخَافَةَ اَنْ يُّفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا

۱۰۷۴۔ قربانی کے جانوروں کے لئے جھول، ابن عمر رضی اللہ عنہ صرف کوہان کی جگہ کے جھول کو پھاڑتے تھے، جب قربانی کرنا ہوتی تو اس ڈر سے کہ کہیں خون سے خراب نہ ہوجائے اسے اتار دیتے اور پھر صدقہ کر دیتے۔

(۱۵۹۲) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِىْ نَحَرْتُ وَبِجُلُوْدِهَا

۱۵۹۲۔ ہم سے قبیلہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان بنے، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ان قربانی کے جانوروں کے جھول اور ان کے چمڑے کے صدقہ کا حکم دے دیا تھا جن کی قربانی میں نے کردی تھے۔

باب ۱۰۷۵. مَنِ اشْتَرٰى هَدْيَهٗ مِنَ الطَّرِيْقِ وَقَلَّدَهَا

۱۰۷۵۔ جس نے اپنی ہدی راستہ میں خریدی اور اسے قلادہ پہنایا۔

(۱۵۹۳) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَرُوْرِيَّةِ فِىْ عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَّنَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً حَتّٰى كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَآءِ قَالَ مَاشَانُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ جَمَعْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَةٍ وَّاَهْدٰى هَدْيًا مُّقَلَّدًا ناشْتَرَاهُ حَتّٰى قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَىْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَوْمَ النَّحْرِ فَحَلَقَ وَنَحَرَ

۱۵۹۳۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں حجۃ الحروریہ ❶ کے سال حج کا ارادہ کیا تو ان سے کہا گیا کہ مسلمانوں میں باہم قتل وخون ہونے والا ہے اور خطرہ اس کا ہے کہ آپ کو (حرم سے) روک دیا جائے گا آپ نے جواب دیا تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہونی چاہئے اس وقت میں بھی وہی کروں گا، جو آنحضور ﷺ نے کیا تھا، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے پر عمرہ واجب کرلیا ہے۔ پھر جب آپ بیداء کے بالائی حصہ تک پہنچے تو فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی ہے، اب میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کرلی ہے، پھر آپ نے ایک ہدی بھی اپنے ساتھ لی ہے جسے قلادہ پہنایا گیا تھا آپ نے اسے خرید لیا تھا، جب مکہ آئے تو بیت اللہ کا طواف اور صفا کی سعی کی اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کیا

❶ حروریہ خوارج کو کہتے ہیں، یہاں حجۃ الحروریہ سے یہ مراد امت کے طاغی حجاج کی ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف فوج کشی سے ہے۔ جس میں اس نے حرم اور اسلام دونوں کی حرمت پر تاخت کی تھی، حجاج خارجی نہیں تھا لیکن خارجیوں کی طرح اس نے بھی مسلمانی کے دعوے کے باوجود اسلام کو نقصان پہنچایا اور امام حق کے خلاف جنگ کی، حجۃ الحروریہ کہنے سے صرف ہجو اور خوارج کے سے عمل کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

وَرَاٰى اَنْ قَدْقَضٰى طَوَافَهُ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جن چیزوں کو (احرام کی وجہ سے) اپنے پر حرام کیا تھا ان میں سے کسی سے) قربانی کے دن تک حلال نہیں ہوئے، پھر سر منڈایا اور قربانی کی، وہ سمجھتے تھے کہ اپنا پہلا طواف کر کے انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے طواف کو ادا کر دیا ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

باب ۱۰۷۶۔ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَآئِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِنَّ

۱۰۷۶۔ کسی کا اپنی بیویوں کی طرف سے، ان کی اجازت کے بغیر، گائے ذبح کرنا۔

(۱۵۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ لَانَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْىٌ اِذَا طَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَاهٰذَا قَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُهٗ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ اَتَتْكَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ

۱۵۹۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں یحییٰ نے بن سعید نے، ان سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لئے) نکلے تو ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے، ہم صرف حج کا ارادہ لے کر نکلے تھے، جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو، وہ جب طواف کر لے اور صفا مروہ کی سعی کر لے تو حلال ہو جائے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ قربانی کے دن ہمارے یہاں گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ (لانے والے نے) کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی کی ہے یحییٰ نے عرض کی کہ میں نے اس کا ذکر قاسم سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حدیث تمہیں صحیح طریقے پر معلوم ہوئی ہے۔

باب ۱۰۷۷۔ النَّحْرِ فِىْ مَنْحَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى

۱۰۷۷۔ منیٰ میں نبی کریم ﷺ کی قربانی کی جگہ قربانی کرنا۔

(۱۵۹۵) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ كَانَ يَنْحَرُ فِى الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ مَنْحَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۹۵۔ ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے خالد بن حارث سے سنا ان سے عبیداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ قربانی کی جگہ قربانی کرتے تھے، عبیداللہ نے بتایا کہ مراد نبی کریم ﷺ کی قربانی کی جگہ سے تھی۔

(۱۵۹۶) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهٖ مِنْ جَمْعٍ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ حَتّٰى يُدْخَلَ بِهٖ مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ حُجَّاجٍ فِيْهِمُ الْحُرُّ وَالْمَمْلُوْكُ

۱۵۹۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی ہدی مزدلفہ سے آخری رات تک میں بھیجتے تھے اور پھر حاجیوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی قربانی کرنے کی جگہ جاتے، حاجیوں میں غلام آزاد سب ہی ہوتے تھے۔

باب ۱۰۷۸۔ مَنْ نَّحَرَ بِيَدِهٖ

۱۰۷۸۔ جس نے اپنے ہاتھ سے قربانی کی۔

(۱۵۹۷) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَّضَحّٰى بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ مُخْتَصَرًا

۱۵۹۷۔ ہم سے سہل بن بکار نے حدیث بیان کی کہ ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابوقلابہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ، اور پھر پوری حدیث بیان کی، انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سات قربانی کی جانور اپنے ہاتھ سے کھڑے کر کے ذبح کئے اور مدینہ میں دو ابلق سینگ والے مینڈھوں کی قربانی کی۔

باب ۱۰۷۹. نَحْرِ الْاِبِلِ مُقَيَّدَةً

۱۰۷۹۔ اونٹ باندھ کر قربانی کرنا۔

(۱۵۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَه، يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُوْنُسَ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ

۱۵۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے زیادہ بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک شخص کے پاس آئے جو اپنا قربانی کا جانور بٹھا کر ذبح کر رہا تھا انہوں نے فرمایا کہ اسے کھڑا کر دو اور باندھ دو (پھر قربانی کرو) کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے شعبہ نے یونس کے واسطہ سے بیان کیا کہ مجھے زیاد نے خبر دی۔

باب ۱۰۸۰. نَحْرِ الْبُدْنِ قَائِمَةً وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَوَافَّ قِيَامًا

۱۰۸۰۔ قربانی کے جانور کھڑے کر کے ذبح کرنا! ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد ﷺ کی سنت ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صف بستہ کھڑے ہو کر۔

(۱۵۹۹) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَبَاتَ بِهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَه، فَجَعَلَ يُهَلِّلُ وَيُسَبِّحُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَآءِ لَبّٰى بِهِمَا جَمِيْعًا فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّحِلُّوْا وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَّضَحّٰى بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ

۱۵۹۹۔ ہم سے سہل بن بکار نے حدیث بیا کی ا سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ابوقلاہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر، مدینہ میں چار رکعت پڑھی اور عصر (اسی دن کی) ذوالحلیفہ میں دو رکعت! رات آپ ﷺ نے وہیں گزاری، پھر جب صبح ہوئی تو آپ اپنی سواری پر سوار ہو کر تہلیل و تسبیح کرنے لگے، جب بیداء پہنچے تو دونوں (حج اور عمرہ) کے لئے ایک ساتھ تلبیہ کہا، جب مکہ پہنچے (اور عمرہ ادا کر لیا) تو صحابہ کو حکم دیا کہ حلال ہو جائیں، آنحضور ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے سات قربانی کے جانور کھڑے کر کے ذبح کئے اور مدینہ میں دو ابلق سینگوں والے مینڈھے ذبح کئے۔

(۱۶۰۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى اَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَه،

۱۶۰۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر مدینہ میں چار رکعت اور عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی تھی۔ ایوب نے ایک شخص کے واسطہ سے بروایت انس رضی اللہ عنہ (یہ بیان کیا کہ) پھر آپ ﷺ نے وہیں رات گزاری، صبح ہوئی تو فجر کی نماز پڑھی اور سواری پر سوار ہو گئے،

حَتّٰی اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَیْدَآءَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ

پھر جب بیداء پہنچے تو عمرہ اور حج دونوں کے لئے ایک ساتھ لبیک کہا۔

باب ۱۰۸۱. لَایُعْطَی الْجَزَّارُ مِنَ الْهَدْیِ شَیْئًا

۱۰۸۱۔قصاب کو قربانی کے جانور میں سے کچھ نہ دیا جائے ،(بطور اجرت)۔

(۱۶۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ نُجَیْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَی الْبُدْنِ فَاَمَرَنِیْ فَقَسَمْتُ لُحُوْمَهَا ثُمَّ اَمَرَنِیْ فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا قَالَ سُفْیَانُ وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُالْكَرِیْمِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلَی الْبُدْنِ وَلَا اُعْطِیَ عَلَیْهَا شَیْئًا فِیْ جِزَارَتِهَا

۱۶۰۱۔ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی کہا کہ مجھے ابن ابی نجیح نے خبر دی، انہیں مجاہد نے انہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور انس سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے (قربانی کے جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے) بھیجا۔اس لئے میں نے ان کی دیکھ بھال کی، پھر آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کے گوشت تقسیم کئے۔پھر آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کے جھول اور چمڑے تقسیم کئے،سفیان نے کہا اور مجھ سے عبدالکریم نے بھی حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ میں قربانی کے جانوروں کی دیکھ بھال کروں اور ان کے ذبح کرنے کی اجرت کے طور پر ان میں سے کوئی چیز نہ دوں۔

باب ۱۰۸۲. یَتَصَدَّقُ بِجُلُوْدِ الْهَدْیِ

۱۰۸۲۔ہدی کے چمڑے صدقہ کر دیئے جائیں!

(۱۶۰۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُالْكَرِیْمِ الْجَزَرِیُّ اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُمَا اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَیْلٰی اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ یَّقُوْمَ عَلٰی بُدْنِهٖ وَاَنْ یُّقْسِمَ بُدْنَهٗ كُلَّهَا لُحُوْمَهَا وَجُلُوْدَهَا وَجِلَالَهَا وَلَا یُعْطِیَ فِیْ جِزَارَتِهَا شَیْئًا

۱۶۰۲۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی،ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی،ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حسن بن مسلم اور عبدالکریم خزری نے خبر دی کہ مجاہد نے ان دونوں کو خبر دی انہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے خبر دی انہیں علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ آپ ﷺ کے قربانی کے جانوروں کی نگرانی کریں اور یہ کہ آپ کے قربانی کے جانوروں کی ہر چیز گوشت، چمڑے،اور جھول، تقسیم کر دیں لیکن ذبح کرنے کی اجرت اس میں سے قطعاً نہ دیں۔

باب ۱۰۸۳. یُتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُدْنِ

۱۰۸۳۔قربانی کے جانوروں کے جھول صدقہ کر دیئے جائیں۔

(۱۶۰۳) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سَیْفُ ابْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا یَّقُوْلُ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ قَالَ اَهْدَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَاَمَرَنِیْ بِلُحُوْمِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ اَمَرَنِیْ بِجِلَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بِجُلُوْدِهَا فَقَسَمْتُهَا

۱۶۰۳۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سیف بن ابی سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ (حجۃ الوداع کے موقع پر) سو جانور قربانی کے لئے لے گئے تھے، میں نے آپ ﷺ کے حکم کے مطابق ان کے گوشت تقسیم کر دیئے پھر آپ نے ان کے جھول تقسیم کرنے کا حکم دیا اور میں نے

انہیں بھی تقسیم کیا پھر چمڑے کے لئے حکم دیا اور میں نے انہیں بھی تقسیم کیا۔

باب ۱۰۸۴۔ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَاتُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْقَائِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَارَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوْا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ

۱۰۸۴۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) اور جب ہم نے ٹھیک کر دیا، ابراہیم کو ٹھکانا اس گھر کا کہ شریک نہ کر میرے ساتھ کسی کو اور پاک رکھ میرا گھر طواف کرنے والوں کے واسطے اور کھڑے رہنے والوں کے، اور رکوع وسجدہ والوں کے اور پکارے لوگوں میں حج کے واسطے کہ آویں تیری طرف پاؤں چلتے اور سوار ہو کر، دبلے دبلے اونٹوں پر، چلے آتے راہوں دور سے کہ پہنچیں اپنے بھلے کی جگہوں پر اور پڑھیں اللہ کا نام کئی دن جو معلوم ہیں ذبح پر چوپایوں مواشی کے، جو اس نے دیئے ہیں، سو ان کو کھاؤ اور کھلاؤ برے حال فقیر کو، پھر چاہیئے، نبیڑیں اپنا میل کچیل اور پوری کریں اپنی منتیں اور طواف کریں اس قدیم گھر کا، یہ سن چکے۔ اور جو کوئی بڑائی رکھے اللہ کے ادب کی، سو وہ بہتر ہے اس کو اپنے رب کے پاس (ترجمہ از شاہ عبدالقادر صاحبؒ)

باب ۱۰۸۵۔ مَايَاكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يُتَصَدَّقُ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَايُؤْكَلُ مِنْ جَزَآءِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِ وَيُؤْكَلُ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ وَقَالَ عَطَآءٌ يَّاكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ

۱۰۸۵۔ کس طرح کی قربانی کے جانوروں کا گوشت خود کھا سکتا ہے اور کس طرح کا صدقہ کر دیا جائے گا، عبیداللہ نے بیان کیا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ شکار کی جزاء اور نذر (کے طور پر جو قربانی واجب ہوگی) اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا اس طرح کے سوا ہر طرح کی قربانی کا گوشت کھایا جائے گا عطاء نے فرمایا کہ تمتع کی قربانی سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔ ❶

(۱۶۰۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَآءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا لَانَاكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثِ مِنًى فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَقَالَ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَا

۱۶۰۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے حدیث بیان کی انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ہم اپنی قربانی کا گوشت منیٰ کے بعد تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے، پھر آنحضور ﷺ نے ہمیں اجازت دے دی اور فرمایا کہ کھاؤ بھی اور ساتھ بھی لے جاؤ۔ چنانچہ ہم نے کھایا اور ساتھ لائے، میں نے عطاء سے پوچھا کیا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا، یہاں تک ہم مدینہ پہنچ گئے، انہوں نے فرمایا کہ نہیں (حدیث آئندہ بھی آئے گی)۔

❶ احناف کے مسلک میں بھی نفلی قربانی اور قران کی قربانی کا گوشت کھایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ قربانی ادائیگی شکر کے طور پر ہے لیکن جو قربانی جبر وجزاء کے طور پر ہو اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا، شکار کی جزاء میں جو قربانی واجب ہوگی وہ دم شکر نہیں بلکہ دم جزاء وجبر ہے اس لئے اس کا گوشت نہ کھانا چاہیئے ابن عمر کے فرمودات اس سلسلے میں احناف کے خلاف نہیں۔

(۱۶۰۵) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عُمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَانَرٰى اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَه، هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَحِلُّ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَاهٰذَا فَقِيْلَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ فَقَالَ اَتَتْکَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ

باب ۱۰۸۶ . الذَّبح قَبلَ الحَلْقِ

(۱۶۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ وَنَحْوِهٖ فَقَالَ لَاحَرَجَ لَاحَرَجَ

(۱۶۰۷) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ابْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ لَاحَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَاحَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَاحَرَجَ وَقَالَ عَبْدُالرَّحِيْمِ الرَّازِيُّ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَفَّانُ اُرَاهُ عَنْ وُّهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَّعَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۰۵۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحیٰی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہ گئے تھے۔ ہمیں صرف حج کی لگن تھی، پھر جب مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف کر کے حلال ہو جائے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر ہمارے پاس قربانی کے دن گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس وقت معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے ذبح کیا ہے یحیٰی نے کہا کہ میں نے اس حدیث کا قاسم سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حدیث صحیح طرح تمہیں معلوم ہوئی ہے۔

۱۰۸۶۔ سرمنڈانے سے پہلے ذبح۔

۱۶۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انہیں منصور نے خبر دی انہیں عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو ذبح سے پہلے سر منڈا لے تو، آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں کوئی حرج نہیں۔

۱۶۰۷۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی انہیں ابوبکر نے خبر دی انہیں عبدالعزیز بن رفیع نے انہیں عطاء نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے کہا رمی سے پہلے میں نے طواف کر لیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں پھر اس نے کہا، اور ذبح کرنے سے پہلے میں نے سرمنڈوا لیا، آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اس نے کہا، اور اس نے ذبح رمی سے بھی پہلے کر لیا، آنحضور نے پھر اس سے کہا کوئی حرج نہیں، عبدالرحیم رازی نے ابن خثیم کے واسطہ سے بیان کیا، انہیں عطاء نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے اور قاسم بن یحیٰی نے کہا کہ مجھ سے ابن خثیم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے، عفان نے، میرا خیال ہے وہیب کے واسطہ سے بیان کیا ان سے ابن خثیم نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے، اور

حماد نے قیس بن سعد اور عباد بن منصور کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے۔

(۱۶۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَمَآ اَمْسَيْتُ فَقَالَ لَاحَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ قَالَ لَاحَرَجَ

۱۶۰۸۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے ایک سوال کیا گیا، سائل نے پوچھا کہ شام ہونے کے بعد میں نے رمی کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں سائل نے کہا کہ ذبح کرنے سے پہلے میں نے سر منڈا لیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ ❶

(۱۶۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَآءِ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنْتَ اِنْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ بَنِيْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَاسِيْ ثُمَّ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ اُفْتِيْ بِهِ النَّاسَ حَتّٰى خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُهُ لَهٗ فَقَالَ اِنْ نَّاخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۶۰۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی انہیں شعبہ نے انہیں قیس بن مسلم نے انہیں طارق بن شہاب نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب حاضر ہوا تو آپ بطحاء میں تھے (حج کے لئے مکہ جاتے ہوئے) آپ نے دریافت فرمایا کہ حج کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں! آپ نے دریافت فرمایا کہ احرام کس چیز کا باندھا ہے میں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کے احرام کی طرح احرام باندھا ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا کیا، اب چلو، چنانچہ (مکہ پہنچ کر) میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی، پھر میں بنو قیس کی ایک خاتون کے پاس آیا اور انہوں نے میرے سر کی جوئیں نکالیں۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت تک اسی کا فتویٰ دیتا رہا (جس طرح میں نے آنحضور ﷺ کے ساتھ حج کیا تھا) پھر جب میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ

❶ قربانی کے دن حاجی کو چار کام کرنے پڑتے ہیں، رمی، قربانی، سر منڈوانا، اور طواف کرنا، قارن کے لئے ان افعال میں ترتیب ضروری ہے لیکن مفرد کے لئے نہیں کیونکہ مفرد پر سرے سے قربانی ہی ضروری نہیں ان چار افعال میں طواف کی حیثیت صرف ایک عبادت کی ہے اس لئے اگر اس سے پہلے کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن مفرد کے لئے رمی اور بال ترشوانے میں ترتیب ضروری ہے اور قارن کے لئے رمی، قربانی اور بال ترشوانے میں ترتیب ضروری ہے یہ اس لئے کہ مفرد کے لئے قربانی ضروری نہیں اور قارن کے لئے ضروری ہے، سائل نے ترتیب غلط ہو جانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے جو سوالات کئے تھے، تفصیلی احادیث میں ان کی تعداد چھ تک ہے آنحضور ﷺ نے سب کا جواب یہی دیا کہ کوئی حرج نہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی، ایک صورت کو چھوڑ کر، ترتیب غلط ہو جانے کی صورت میں یہی مسئلہ ہے احناف اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں حج دوسری عبادات سے اپنی خصوصیات میں کچھ مختلف ہے بعض اوقات شریعت حاجی کو ممنوع کے ارتکاب کی اجازت دے دیتی ہے لیکن ساتھ ہی اس پر تاوان لگا کر کفارہ کی ایک صورت پیدا کر دیتی ہے اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ لاحرج سے صرف گناہ کی نفی کی گئی ہے۔ جزاء اور تاوان کی نفی مقصود نہیں ہے لیکن یہ بات دل کو نہیں لگتی، سیاق یہی بتاتا ہے کہ جزاء اور تاوان ہی کی نفی مقصود تھی، گویا یہ واقعہ آپ کی آخری عمر کا ہے لیکن حج پہلا تھا، اس لئے اس میں شریعت نے ناواقفیت کا اعتبار کر کے تاوان کو ساقط کر دیا، بعض حالات میں ناواقفیت عذر بن جاتی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْىُ مَحِلَّه'

کیاتو آپ نے فرمایا کہ ہمیں کتاب اللہ پر عمل کرنا چاہئے اور اس میں پورا کرنے کا حکم ہے پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرنا چاہئے اور آنحضور ﷺ قربانی سے پہلے حلال نہیں ہوئے تھے۔ (حدیث گزر چکی ہے)۔

باب ۱۰۸۷ . مَنْ لَبَّدَ رَاسَه' عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَحَلَقَ

۱۰۸۷۔ جس نے احرام کے وقت سر کے بالوں کو جمالیا اور پھر منڈوایا۔

(۱۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاشَانُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِکَ قَالَ اِنِّىْ لَبَّدْتُ رَاسِىْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِىْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ

۱۶۱۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے انہیں ابن عمر نے کہ حفصہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یارسول اللہ کیا وجہ ہوئی کہ اور تو لوگ عمرہ کر کے حلال ہو گئے اور آپ نے عمرہ کر لیا اور حلال نہ ہوئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بال جمالئے تھے اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنا کر (اپنے ساتھ) لایا تھا، اس لئے جب تک قربانی نہ ہو جائے میں حلال نہ ہوں گا۔

باب ۱۰۸۸ . اَلْحَلْقِ وَالتَّقْصِيْرِ عِنْدَ الْاِحْلَالِ

۱۰۸۸۔ حلال ہوتے وقت بال منڈانا یا ترشوانا۔

(۱۶۱۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّتِه

۱۶۱۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنا سر منڈوایا تھا۔

(۱۶۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ رَّحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ قَالَ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ وَّقَالَ فِى الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ

۱۶۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما، صحابی نے عرض کی اور ترشوانے والوں پر؟ یارسول اللہ! اب آنحضور نے اب بھی یہی فرمایا، اے اللہ! منڈوانے والوں پر رحم فرما، صحابہ نے پھر عرض کی اور ترشوانے والوں پر؟ یارسول اللہ! اب آنحضور ﷺ نے فرمایا اور ترشوانے والوں پر بھی۔ لیث نے کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہ (آنحضور ﷺ نے فرمایا) اللہ نے منڈوانے والوں پر رحم کیا، ایک دو مرتبہ انہوں نے بیان کیا کہ عبیداللہ نے کہا، مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہ چوتھی مرتبہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ ترشوانے والوں پر بھی۔

(۱۶۱۳) حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا

۱۶۱۳۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ بن قعقاع نے حدیث بیان کی ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! منڈوانے والوں کی مغفرت فرمایئے صحابہؓ نے عرض کی اور ترشوانے والوں کے لئے (بھی دعا فرمایئے) لیکن آنحضور

وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَهَا ثَلٰثاً قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ

ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا، اے اللہ! منڈوانے والوں کی مغفرت فرمائیے، صحابہؓ نے عرض کی اور ترشوانے والوں کی بھی! تیسری مرتبہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اور ترشوانے والوں کی بھی۔ (مغفرت فرمائیے)

(۱۶۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ قَالَ حَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَآئِفَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ

۱۶۱۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے بہت سے اصحاب نے سر منڈوایا تھا لیکن بعض حضرات نے ترشوایا بھی تھا۔ ❶ (حلال ہوتے وقت)۔

(۱۶۱۵) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ

۱۶۱۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے حسن بن مسلم نے، ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباس اور ان سے معاویہ رضی اللہ عنہم نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بال قینچی سے تراشے تھے۔ ❷

باب ۱۰۸۹. تَقْصِيْرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ

۱۰۸۹۔ تمتع کرنے والا عمرہ کے بعد بال ترشواتا ہے۔

(۱۶۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحِلُّوْا وَيَحْلِقُوْا اَوْيُقَصِّرُوْا

۱۶۱۶۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی انہیں کریب نے خبر دی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلال ہو جائیں پھر سر منڈوالیں یا ترشوالیں۔

باب ۱۰۹۰. الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ وَقَالَ اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ اِلَى اللَّيْلِ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُ الْبَيْتَ اَيَّامَ مِنًى وَّقَالَ لَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ

۱۰۹۰۔ قربانی کے طواف افاضہ ابوالزبیر نے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے واسطہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف افاضہ (یوم نحر کی) رات کو کیا تھا، ابوحسان سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کی جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ کا طواف ایام منی میں کیا کرتے تھے۔ ہم سے ابونعیم سے بیان کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے صرف ایک

---

❶ اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد حاجی کو سر کے بال منڈوانے یا ترشوانے چاہئیں۔ دونوں صورتیں جائز ہیں اور کسی ایک کے کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن آنحضور ﷺ نے منڈوانے والوں کو زیادہ دعا اس لئے دی کہ انہوں نے شریعت کے حکم کی بجا آوری بڑھ چڑھ کر کی، ایک حدیث میں بھی آپ نے اپنی دعاء کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے۔ ❷ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ نہیں ہے لیکن سوال یہ ہے کہ پھر کب کا واقعہ ہے؟ کیونکہ معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے بال تراشنے کی روایت کر رہے ہیں، شارحین حدیث کو وقت کی تعیین میں بڑے اشکال پیش آئے ہیں یہ بھی ممکن ہے ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہو، کیونکہ سیر کی روایات سے یہ ثابت ہے کہ آنحضور ﷺ ہجرت سے پہلے بھی حج کرتے تھے۔

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَقِيْلُ ثُمَّ يَاتِي مِنًى يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ

طواف کیا، پھر قیلولہ کیا اور منیٰ آئے ان کی مراد یوم نحر سے تھی، عبدالرزاق نے اس حدیث کا رفع (رسول اللہ ﷺ تک) بھی کیا ہے، انہیں عبید اللہ نے خبر دی تھی۔①

(۱۶۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَاَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَايُرِيْدُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا حَائِضٌ قَالَ حَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اخْرُجُوْا وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ

۱۶۱۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن ربیعہ نے ان سے اعرج نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو قربانی کے دن طواف افاضہ کیا② لیکن صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں پھر آنحضور ﷺ نے ان سے وہی چاہا جو شوہر اپنی بیوی سے چاہتا ہے تو میں نے کہا کہ یارسول اللہ! وہ حائضہ ہو گئی ہیں، آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ انہوں نے تو ہمیں روک لیا پھر جب لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ انہوں نے قربانی کے دن طواف افاضہ کر لیا تھا آپ نے فرمایا کہ پھر چلے چلو قاسم، عروہ اور اسود سے بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا تھا۔

باب ۱۰۹۱. اِذَا رَمٰى بَعْدَمَا اَمْسٰى اَوْ، حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ نَاسِيًا اَوْ جَاهِلًا

۱۰۹۱۔ شام ہونے کے بعد جس نے رمی کی یا ذبح کرنے سے پہلے سر منڈایا بھول کر یا ناواقفیت کی وجہ سے۔

(۱۶۱۸) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيْمِ وَالتَّاخِيْرِ فَقَالَ لَاحَرَجَ

۱۶۱۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ سے ذبح، سر منڈانے، رمی کرنے اور ان میں بعض کو بعض پر (شرعی ترتیب کے خلاف) مقدم اور مؤخر کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُوْلُ لَاحَرَجَ فَسَالَهُ

۱۶۱۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے منیٰ میں پوچھا جاتا تھا اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ کوئی حرج نہیں ایک شخص

① قربانی کے دن (یوم نحر) نبی کریم ﷺ کے طواف کے سلسلے میں راویوں کا اختلاف ہے، بعض روایتوں میں ہے کہ دن ہی میں آپ نے طواف کر لیا تھا اور بعض میں رات میں طواف کرنے کا ذکر ہے علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ زیادہ واضح یہ بات ہے کہ آپ نے ظہر کے بعد طواف کیا تھا۔ جیسے بعض راویوں کے تصرف نے رات کر دیا، عربی کے بعض الفاظ ظہر کے بعد رات تک کے لئے بولے جاتے ہیں، غالباً راویوں کے اشتباہ کی یہی وجہ ہوئی۔ ② یہ طواف یوم نحر کے بعد، نفلی تھا، طواف قدوم اور طواف افاضہ کے درمیان طواف کے ثبوت کا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ انکار کرتے ہیں لیکن بیہقی نے اس کا اثبات کیا ہے۔

رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ فَقَالَ لَاحَرَجَ

نے پوچھا تھا کہ میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے تو آپ ﷺ نے (اس کے جواب میں یہی) فرمایا تھا کہ ذبح کرلو، کوئی حرج نہیں اور (اس نے) یہ بھی پوچھا تھا کہ میں نے رمی شام ہونے سے پہلے ہی کر لی، تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

باب ۱۰۹۲. اَلْفُتْيَا عَلَى الدَّآبَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

۱۰۹۲۔ جمرہ کے پاس سواری پر بیٹھ کر مسئلہ بتانا۔

(۱۶۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوْا يَسْئَالُوْنَه، فَقَالَ رَجُلٌ لَّمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَاحَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَاحَرَجَ

۱۶۲۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں عیسیٰ بن طلحہ نے انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقعہ پر (اپنی سواری) پر بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ آپ سے سوال کئے جا رہے تھے ایک شخص نے کہا، میری سمجھ میں نہ آیا اور میں نے ذبح کرنے سے پہلے ہی سر منڈا لیا، آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ذبح کرلو، دوسرا شخص آیا اور پوچھا، مجھے خیال نہ رہا اور رمی سے پہلے ہی میں نے قربانی کر دی، آپ ﷺ نے فرمایا، اب رمی کرلو، کوئی حرج نہیں، اس دن آپ سے جس چیز کی تقدیم و تاخیر کے متعلق بھی سوال ہوا تو آپ نے یہی فرمایا کہ کرلو کوئی حرج نہیں۔ ❶

(۱۶۲۱) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَه، اَنَّه، شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ وَاَشْبَاهُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَاحَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

۱۶۲۱۔ ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن طلحہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ قربانی کے دن (حجۃ الوداع میں) خطبہ دے رہے تھے تو آپ وہاں موجود تھے، ایک شخص نے اس وقت کھڑے ہو کر پوچھا، میں اس خیال میں تھا کہ فلاں چیز فلاں سے پہلے ہے، پھر دوسرا کھڑا ہوا، اور کہا کہ میرا خیال تھا کہ فلاں عمل فلاں سے پہلے ہے چنانچہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا، رمی سے پہلے قربانی کر لی اور اسی طرح کے دوسرے سوالات آپ سے کئے گئے آنحضور ﷺ نے ان سب کے جواب میں یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں کرلو، آپ ﷺ سے اس دن جو بھی سوال ہوا سب کا جواب یہی تھا آپ ﷺ کی طرف سے! کہ کرلو کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۲۲) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ

۱۶۲۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں یعقوب بن

❶ اس عبارت سے صاف اور واضح طور پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسائل سے ناواقفیت اور عموم بلوی کی وجہ سے ان کی بعض جنایات معاف ہو گئی تھیں۔ اگرچہ عام حالات میں شریعت نے مسائل سے جہل اور ناواقفیت کا اعتبار نہیں کیا ہے، لیکن بعض حالات ایسے بھی ہیں جن میں ان کا اعتبار کیا گیا ہے۔

اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِىْ عِيْسٰى ابْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ

ابراہیم نے خبر دی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھے پھر پوری حدیث بیان کی اس کی متابعت معمر نے زہری کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۱۰۹۳ . اَلْخُطْبَةِ اَيَّامَ مِنًى

۱۰۹۳۔ ایام منیٰ میں خطبہ۔

(۱۶۲۳) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَاَيُّهَاالنَّاسُ اَىُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ فَاَىُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوْا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَاَىُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوْا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فَاَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَوَصِيَّتُهٗ اِلٰى اُمَّتِهٖ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ لَاتَرْجِعُوْا بَعْدِىْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۶۲۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن غزوان نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا۔ خطبہ میں آپ ﷺ سے پوچھا، لوگو! آج کون سا دن ہے؟ لوگ بولے، حرمت کا دن، آپ ﷺ نے پوچھا اور شہر کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ حرمت کا شہر۔ آپ ﷺ نے پوچھا، یہ مہینہ کون سا ہے لوگوں نے کہا حرمت کا مہینہ، پھر آپ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا، بس تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینہ میں ہے، اس بات کو آپ نے بار بار فرمایا، پھر سر (آسمان کی طرف) اٹھا کر کہا، اے اللہ! کیا میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا، اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، آنحضور ﷺ کی یہ وصیت اپنی تمام امت کے لئے ہے کہ موجود (اور جاننے والے) غیر موجود (اور ناواقف لوگوں کو خدا کا پیغام) پہنچا دیں میرے بعد تم پھر منکر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

(۱۶۲۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ تَابَعَهٗ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو

۱۶۲۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن زید سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ میدان عرفات میں اپنا خطبہ دے رہے تھے تو میں نے سنا تھا، اس کی متابعت ابن عیینہ نے عمرو کے واسطہ سے کی ہے۔

(۱۶۲۵) حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِىْ بَكْرَةَ وَرَجُلٌ اَفْضَلُ

۱۶۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انس سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے قرہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے کہا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اور ایک اور شخص نے جو میرے

فِیْ نَفْسِیْ مِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ ذَالْحَجَّةِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِاسمه قال اَلَیْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا فِیْ یَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ اَلَاهَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

نزدیک عبدالرحمٰن سے بھی افضل ہے یعنی حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے قربانی کے دن (حجۃ الوداع میں) خطبہ دیا۔ آپ نے پوچھا، معلوم ہے آج کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، اس پر آپ خاموش ہوگئے، اور ہم نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ آپ اس دن کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا کہ کیا یہ یوم نحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم بولے ضرور ہے پھر آپ نے پوچھا اور مہینہ کون سا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ ﷺ اس مرتبہ بھی خاموش ہوگئے اور ہمیں خیال ہوا کہ آپ مہینہ کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے کہا، کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم بولے کیوں نہیں، پھر آپ ﷺ نے پوچھا، اور یہ شہر کون سا ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں اس مرتبہ بھی آپ اس طرح خاموش ہوگئے کہ ہم نے سمجھا کہ آپ کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ شہر حرام (البلدۃ الحرام) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں؟ ضرور ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بس تمہارا خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس مہینہ اور اس شہر میں ہے، تا آنکہ تم اپنے رب سے جاملو، کیا میں نے پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ اور ہاں! یہاں موجود، غائب کو پہنچا دیں کیونکہ بہت سے لوگ جن تک یہ پیغام پہنچے گا، سننے والوں سے زیادہ (پیغام کو) محفوظ رکھنے والے ثابت ہوں گے، اور میرے بعد منکر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

(۱۶۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ فَاِنَّ هٰذَا یَوْمٌ حَرَامٌ اَفَتَدْرُوْنَ اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ اَفَتَدْرُوْنَ اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ دِمَاءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ کَحُرْمَةِ

۱۶۲۶۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، انہیں عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں فرمایا، معلوم ہے، آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا، یہ حرمت کا دن ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ حرمت کا شہر ہے اور معلوم ہے یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ حرمت کا مہینہ ہے، پھر فرمایا کہ

يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا وَقَالَ هِشَامُ ابْنُ الْغَازِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ حَجَّ بِهٰذَا وَقَالَ هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ حَجَّةُ الْوَدَاعِ

اللہ تعالیٰ نے تمہارا خون، تمہارا مال اور عزت ایک دوسرے پر (ناحق) اس طرح حرام کر دی ہے جیسے اس دن کی حرمت اس مہینہ اور شہر میں ہے ہشام بن غاز نے کہا کہ مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں قربانی کے دن (یوم نحر) جمرات کے درمیان کھڑے تھے اور فرمایا تھا کہ یہ (قربانی کا دن) حج اکبر کا دن ہے۔ ❶ پھر نبی کریم ﷺ یہ فرمانے لگے کہ اے اللہ! گواہ رہنا، آنحضور ﷺ نے لوگوں کو اس موقعہ پر چونکہ وداع کیا تھا اس لئے لوگوں نے کہا یہ حجۃ الوداع ہے۔

باب ۱۰۹۴. هَلْ يَبِيْتُ اَصْحَابُ السِّقَايَةِ اَوْغَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى

۱۰۹۴۔ کیا پانی پلانے والے یا ان کے علاوہ کوئی منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہ سکتا ہے؟

(۱۶۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِابْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَةِ فَاَذِنَ لَهٗ تَابَعَهٗ اَبُوْاُسَامَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَاَبُوْ ضَمْرَةَ

۱۶۲۷۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے رخصت دی۔ اور ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن بکر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے اجازت دی۔ اور ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ سے منیٰ کی راتوں میں (حاجیوں کو) پانی پلانے کے لئے مکہ میں قیام کی اجازت چاہی تو آنحضور ﷺ نے اس کی اجازت دے دی تھی۔ ❷ اس روایت کی متابعت ابو اسامہ، عقبہ بن خالد اور ابو ضمرہ نے کی ہے۔

باب ۱۰۹۵. رَمْيِ الْجِمَارِ وَقَالَ جَابِرٌ رَّمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَّرَمَى بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَالزَّوَالِ

۱۰۹۵۔ رمی جمار، جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے دن چاشت کے وقت رمی کی تھی اور پھر زوال کے بعد بقیہ رمی کی۔

(۱۶۲۸) اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَّبَرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَتٰى اَرْمِي

۱۶۲۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے وبرہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

❶ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو علماء یہ کہتے ہیں کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے، ان کی دلیل حدیث کا یہ ٹکڑا بھی ہے۔ ❷ منیٰ میں رات گزارنا صرف سنت ہے البتہ رمی جمار واجب ہے، یہ حنفیہ کا مسلک ہے۔

الْجِمَارَ وَقَالَ اِذَا رَمٰى اِمَامُكَ فَارْمِهِ فَاَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا

پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب تمہارا امام کرے تو تم بھی کرو، لیکن میں نے دوبارہ ان سے یہی مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہم انتظار کرتے رہتے اور جب زوال شمس ہو جاتا تو رمی کرتے۔

باب ۱۰۹۶ . رَمْيُ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ

۱۰۹۶۔ رمی جمار، وادی کے نشیب سے۔

(۱۶۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُاللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقُلْتُ يَااَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّ نَاسًا يَّرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ لَاۤاِلٰهَ غَيْرُه' هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا

۱۶۲۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی انہیں اعمش نے خبر دی انہیں ابراہیم نے اور ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وادی کے نشیب (بطن وادی) میں کھڑے ہو کر رمی کی تو میں نے کہا، یا ابا عبدالرحمٰن! کچھ لوگ تو وادی کے بالائی علاقہ سے رمی کرتے ہیں اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہی (بطن وادی) ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے (رمی کرتے وقت) جن پر سورۂ بقرہ ❶ نازل ہوئی تھی۔ عبداللہ بن ولید نے بیان کیا کہ ان سے سفیان نے اور ان سے اعمش نے یہی حدیث بیان کی۔

باب ۱۰۹۷ . رَمْيُ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، ذَكَرَه' ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۷۔ رمی جمار سات کنکریوں سے اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی ہے۔

(۱۶۳۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه' انْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعٍ وَقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۳۰۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمرہ کے پاس عقبہ پہنچے تو بیت اللہ آپ کے بائیں طرف تھا اور منی دائیں طرف، پھر سات کنکریوں سے رمی کی اور فرمایا کہ جس ذات پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی اس نے بھی اسی طرح رمی کی تھی۔

باب ۱۰۹۸ . مَنْ رَّمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ

۱۰۹۸۔ جس نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو بیت اللہ اس کی دائیں طرف تھا۔

(۱۶۳۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّه' حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَاٰه' يَرْمِي الْجَمْرَةَ

۱۶۳۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے کہ انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج

❶ سورۂ بقرہ کا خاص اس لئے ذکر کیا کہ اس میں بہت سے افعال حج کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں، گویا مقصد یہ ہے کہ ان کا مقام ہے کہ جن پر حج کے احکام نازل ہوئے تھے۔

الْكُبْرٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِىْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

کیا انہوں نے دیکھا کہ جمرہ عقبہ کی سات کنکریوں کے ساتھ رمی کے وقت آپ نے بیت اللہ کو تو اپنی بائیں طرف کر لیا اور منیٰ کو دائیں طرف، پھر فرمایا کہ یہی ان کا بھی مقام تھا جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

باب ۱۰۹۹ . يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۹۔ ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہنی چاہئے، اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے کی ہے۔

(۱۶۳۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُهٗ عَلَى الْمِنْبَرِ السُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا آلُ عِمْرَانَ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَآءُ قَالَ فَذَكَرْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتّٰى اِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اِعْتَرَضَهَا فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ قَامَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حجاج سے سنا وہ منبر پر کہہ رہا تھا، وہ سورہ جس میں بقرہ (گائے) کا ذکر آیا ہے، وہ سورہ جس میں آل عمران کا ذکر آیا ہے وہ سورہ جس میں نساء (عورتوں کا ذکر آیا ہے ❶ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید نے حدیث بیان کی کہ جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو وہ ان کے ساتھ تھے اس وقت وہ وادی کے نشیب میں اتر گئے اور جب درخت کے (جو اس زمانہ میں وہاں پر تھا) مقابل ہو گئے تو اس کے سامنے ہو کر سات کنکریوں سے رمی کی، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے جاتے تھے، پھر فرمایا جس ذات کے سوا کوئی معبود نہیں، یہیں وہ ذات بھی کھڑی ہوئی تھی (رمی عقبہ کے لئے) جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

باب ۱۱۰۰ . مَنْ رَّمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۰۰۔ جس نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور وہاں ٹھہرا نہیں اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی ہے۔

(۱۶۳۳) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى اَثَرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْمُ طَوِيْلًا وَّيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى ثُمَّ

۱۶۳۳۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے طلحہ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے سالم نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قریب ❷ کے جمرہ کی رمی سات کنکریوں کے ساتھ کرتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے پھر آگے بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اسی طرح دیر تک کھڑے، ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے پھر جمرہ وسطیٰ

❶ یہ ظالم حجاج بن یوسف کا واقعہ ہے۔ اس کے خیال میں سورتوں کی نسبت کسی نام وغیرہ کی طرف، جیسے سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، وغیرہ صحیح نہیں تھی۔ اعمش نے اس سے حدیث کی روایت نہیں کی بلکہ اس کے ایک غلط خیال کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں، جب انہوں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو آپ نے اس کی تردید کی کہ خود ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ بقرہ کے نام کے ساتھ روایت کی اور اس کی مثالیں تو بہت ہیں۔ ❷ یعنی جو مسجد خیف کی طرف سے قریب ہے۔ یوم نحر کے دوسرے دن یہ سب سے پہلی رمی جمرہ ہے۔

يَاخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْمُ طَوِيْلًا وَّيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِيْ جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَلَايَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ

(درمیان یا دوسرے نمبر پر) کی رمی کرتے، پھر بائیں طرف بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے، یہاں بھی دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے رہتے اس کے بعد بطن وادی سے جمرہ عقبہ کی رمی کرتے اس کے بعد آپ کھڑے نہ ہوتے بلکہ واپس چلے آتے تھے، آپ فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

باب۱۱۰۲. رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطٰى

۱۱۰۲۔ پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس ہاتھ اٹھانا۔

(۱۶۳۴) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلٰى اَثَرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰى كَذٰلِكَ فَيَاخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَلَايَقِفُ عِنْدَهَا وَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

۱۶۳۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے ان سے یونس بن یزید نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قریب کے جمرہ کی رمی سات کنکریوں کے ساتھ کرتے اور کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے اسکے بعد آگے بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر دیر تک قبلہ رو کھڑے، ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے رہتے پھر جمرہ وسطیٰ کی رمی بھی اسی طرح کرتے اور بائیں طرف آگے بڑھ کر ایک نرم زمین پر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے، بہت دیر تک اسی طرح کھڑے، ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے رہتے۔ پھر جمرہ عقبہ کی رمی بطن وادی سے کرتے لیکن یہاں ٹھہرتے نہیں تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

باب۱۱۰۳. الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِيْ مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَكَانَ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ ثُمَّ يَاتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ ثُمَّ يَاتِي الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ

۱۱۰۳۔ دو جمروں کے پاس دعاء، محمد نے بیان کیا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی اور انہیں زہری نے کہ رسول اللہ ﷺ جب اس جمرہ کی رمی کرتے جو منیٰ کی مسجد کے قریب ہے تو سات کنکریوں سے رمی کرتے تھے اور، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے، پھر آگے بڑھتے اور قبلہ رو کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھائے، دعائیں کرتے تھے۔ یہاں آپ بہت دیر تک ٹھہرتے تھے، پھر جمرہ ثانیہ (وسطیٰ) کے پاس آتے، یہاں بھی سات کنکریوں سے رمی کرتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے، پھر بائیں طرف وادی کے قریب اترتے اور وہاں بھی قبلہ رو کھڑے ہوتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے اب جمرہ عقبہ کے پاس آتے اور یہاں بھی سات کنکریوں سے رمی کرتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے اس کے بعد وطن واپس ہو جاتے، یہاں آپ ٹھہرتے نہیں تھے

صَلوٰةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يُحَدِّثُ مِثْلَ هٰذَا عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُه'

زہری نے بیان کیا کہ میں نے سالم سے کہا سنا وہ بھی اسی طرح اپنے والدین (ابن عمر) کے واسطے سے، نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کرتے تھے اور یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ خود بھی اسی طرح کرتے تھے۔

باب ۱۱۰۴. الطِّيْبِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْاِفَاضَةِ

۱۱۰۴۔رمی جمار کے بعد خوشبو، اور طواف افاضہ سے پہلے سر منڈانا۔

(۱۶۳۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقٰسِمِ اَنَّه' سَمِعَ اَبَاهُ وَكَانَ اَفْضَلَ اَهْلِ زَمَانِهٖ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ حَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا

۱۶۳۵۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی اور انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ اپنے دور میں سب سے زیادہ صاحب فضیلت تھے، ان کا بیان تھا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ میں نے خود اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے، جب آپ نے احرام باندھنا چاہا، خوشبو لگائی تھی اسی طرح حلال ہونے کے لئے بھی جب آپ نے طواف سے پہلے حلال ہونا چاہا تھا، آپ نے ہاتھ پھیلا کر (خوشبو لگانے کی کیفیت بتائی)۔

باب ۱۱۰۵. طَوَافِ الْوَدَاعِ

۱۱۰۵۔طواف وداع۔

(۱۶۳۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُمِرَ النَّاسُ اَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّه' خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ

۱۶۳۶۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگوں کو اس کا حکم تھا کہ ان کا آخری وقت بیت اللہ کے ساتھ ہو (یعنی طواف کریں) البتہ حائضہ سے یہ معاف ہو گیا تھا۔ ❶

(۱۶۳۷) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَه' اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ تَابَعَه' اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ خَالِدٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۶۳۷۔ہم سے اصبغ بن فرج نے حدیث بیان کی انہیں ابن وہب نے خبر دی انہیں عمرو بن حارث نے انہیں قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھی پھر تھوڑی دیر کے لئے محصب میں سو رہے اس کے بعد سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف تشریف لے گئے، اور طواف کیا اس روایت کی متابعت لیث نے کی ہے ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم

---

❶ طواف وداع احناف کے یہاں واجب ہے لیکن حائضہ اور نفساء پر واجب نہیں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پہلے یہ فتویٰ تھا کہ حائضہ اور نفساء کو انتظار کرنا چاہئے، پھر جب حیض اور نفاس کا خون بند ہو جائے تو طواف کرنے کے بعد واپس ہونا چاہئے لیکن جب انہیں نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث معلوم ہوئی تو اپنے مسلک سے انہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

حَدَّثَه' عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ﷺ کے حوالہ سے۔

باب ۱۱۰۶ . اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ مَااَفَاضَتْ

۱۱۰۶۔طواف افاضہ کے بعد اگر عورت حائضہ ہوگئی؟

(۱۶۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيّ زَوْجَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ قَالَ فَلاَ اِذًا

۱۶۳۸۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے انہیں ان کے والد نے، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) حائضہ ہوگئیں تو میں نے اس کا ذکر آنحضور ﷺ سے کیا، آپ نے فرمایا کہ پھر تو یہ ہمیں روکیں گی لیکن لوگوں نے کہا انہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر نہیں۔ ❶

(۱۶۳۹) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَاَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ امْرَاَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَالَ لَهُمْ تَنْفِرُ قَالُوْا لاَنَاخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَ اِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِيْنَةَ فَاسْأَلُوْا فَقَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلُوْا فَكَانَ فِيْمَنْ سَاَلُوْا اُمُّ سُلَيْمٍ فَذَكَرَتْ حَدِيْثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ وَّقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ

۱۶۳۹۔ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے کہ مدینہ کے لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جو طواف کرنے کے بعد حائضہ ہوگئی تھیں، آپ نے انہیں بتایا کہ (انہیں ٹھہرنے کی ضرورت نہیں بلکہ) چلی جائیں لیکن پوچھنے والوں نے کہا کہ ہم ایسا نہیں کریں گے کہ آپ کی بات پر عمل تو کریں اور زید رضی اللہ عنہ کی بات چھوڑ دیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مدینہ واپس جاؤ تو اس کے متعلق (اکابر صحابہ سے) پوچھنا، چنانچہ جب یہ لوگ آئے تو پوچھا، جن اکابر سے پوچھا گیا تھا ان میں ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں اور انہوں نے (ان کے جواب میں وہی) ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی اس حدیث کی روایت خالد اور قتادہ نے بھی عکرمہ کے واسطہ سے کی ہے۔

(۱۶۴۰) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُخِّصَ لِلْحَآئِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا اَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّهَا لاَتَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُه' يَقُوْلُ بَعْدُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

۱۶۴۰۔ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عورت کو اس کی اجازت ہے کہ اگر وہ طواف افاضہ (طواف زیارت) کر چکی ہو اور پھر (طواف وداع سے پہلے) حیض آجائے تو (اپنے گھر) واپس چلی جائے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا، فرماتے تھے کہ نہ جائے پھر اس کے بعد میں نے ان سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو اس کی اجازت دی تھی۔

❶ چونکہ آپ طواف افاضہ کر چکی تھیں اور صرف طواف وداع باقی تھا، اس لئے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر رکنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہیں۔

(۱۶۴۱) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعمَان حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبراهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَانَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْىُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَه' مِنَ نِّسَآئِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَّنْ لَمْ يَكُنْ مَّعَهُ الْهَدْىُ فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّ اَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ غَيْرِىْ قَالَ مَاكُنْتِ تَطُوْفِىْ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَاقَالَ فَاخْرُجِىْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّىْ بِعُمْرَةٍ وَّمَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَّحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا اَمَاكُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَلَا بَاسَ اِنْفِرِىْ فَلَقِيْتُه' مُصْعِدًا عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ وَاَنَا مُنْهَبِطَةٌ اَوْاَنَا مُصْعِدَةٌ وَّهُوَ مُنْهَبِطٌ قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لَاتَابَعَه' جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ فِىْ قَوْلِهٖ لَا

۱۶۴۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ نہ تھا، پھر جب نبی کریم ﷺ (مکہ) پہنچے تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کی لیکن (ان افعال کے بعد) آپ حلال نہیں ہوئے کیونکہ آپ کے ساتھ ہدی تھی آپ کے ساتھ آپ کی ازواج اور اصحاب نے بھی طواف کیا اور جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی وہ (اس طواف وسعی کے بعد) حلال ہو گئے لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں تھی سب نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا کر لئے تھے پھر جب لیلۃ حصبہ یعنی روانگی کی رات آئی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کے تمام اصحاب حج اور عمرہ دونوں کر کے جارہے ہیں صرف میں اس سے محروم ہوں آنحضور ﷺ نے فرمایا اچھا جب ہم آئے تھے تو تم (حیض کی وجہ سے) بیت اللہ کا طواف نہیں کرسکی تھیں، میں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ پھر اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم چلی جانا اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا (اور عمرہ کرنا (ہم تمہارا فلاں جگہ انتظار کریں گے، چنانچہ میں عبدالرحمٰن (اپنے بھائی) کے ساتھ تنعیم چلی گئی اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا، اسی طرح صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا بھی حائضہ ہوگئی تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں (ازراہ محبت فرمایا عقری حلقی، تم تو ہمیں روک لوگی، کیا قربانی کے دن طواف نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ کیا تھا، اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں۔ چلی چلو، میں جب آنحضور ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ مکہ کے بالائی علاقہ پر چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی یا (یہ کہا کہ) میں چڑھ رہی تھی اور حضور ﷺ اتر رہے تھے، مسدد کی روایت میں (رسول اللہ ﷺ کے پوچھنے پر، ہاں کے بجائے) نہیں ہے۔ اس کی متابعت جریر نے منصور کے واسطہ سے ''نہیں'' کے ذکر میں کی ہے۔

باب ۱۱۰۷. مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْاَبْطَحِ

۱۱۰۷۔ جس نے روانگی کے دن عصر کی نماز ابطح میں پڑھی۔

(۱۶۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ابْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبِرْنِىْ بِشَىْءٍ عَقَلْتَه' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ

۱۶۴۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان ثوری نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ مجھے وہ حدیث سنائیے جو آپ کو رسول اللہ ﷺ سے یاد

صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ

ہو کہ ترویہ کے دن ظہر کی نماز آنحضور ﷺ نے کہاں پڑھی تھی انہوں نے کہا کہ منیٰ میں۔ میں نے پوچھا، اور روانگی کے دن عصر کہاں پڑھی تھی انہوں نے فرمایا کہ ابطح میں، اور تم اسی طرح کرو جس طرح تمہارے حکام کرتے ہیں۔

(۱۶۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ

۱۶۴۳۔ ہم سے عبدالمتعال بن طالب نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء نبی کریم ﷺ نے پڑھی اور تھوڑی دیر کے لئے محصب میں سو رہے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہو کر گئے اور طواف کیا۔

باب ۱۱۰۸. الْمُحَصَّبِ

۱۱۰۸۔ محصب۔

(۱۶۴۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُوْنَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ تَعْنِيْ بِالْاَبْطَحِ

۱۶۴۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ یہاں اس لئے اترے تھے تاکہ آسانی کے ساتھ وہاں سے نکل سکیں، آپ کی مراد ابطح میں اترنے سے تھی۔

(۱۶۴۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۴۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے عطاء کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ محصب میں اترنے کی کوئی حقیقت نہیں، [1] یہ تو صرف رسول اللہ ﷺ کے قیام کی جگہ تھی؟

باب ۱۱۰۹. النُّزُوْلِ بِذِيْ طُوًى قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُوْلِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

۱۱۰۹۔ مکہ میں داخلہ سے پہلے ذی طوی میں قیام اور مکہ سے واپسی میں ذی الحلیفہ کے بطحاء میں قیام۔

(۱۶۴۶) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبِيْتُ بِذِيْ طُوًى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِيْ بِاَعْلٰى مَكَّةَ وَكَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ يُنِخْ نَاقَتَهُ اِلَّا عِنْدَ

۱۶۴۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ذی طوی کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان رات گزارتے تھے اور پھر اس پہاڑی سے ہو کر گزرتے تھے جو مکہ کے بالائی حصہ میں ہے۔ جب مکہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے آتے

[1] یعنی محصب میں آنحضور ﷺ نے بعض وقتی آسانیوں کے خیال سے قیام کیا تھا ورنہ یہاں کا قیام نہ ضروری ہے اور نہ اس کا افعال حج سے کوئی تعلق ہے؟

ب الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَاتِي الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ بْدَأُ بِهٖ ثُمَّ يَطُوْفُ سَبْعًا ثَلاَثًا سَعْيًا وَّاَرْبَعًا مَّشْيًا ثُمَّ صَرِفُ فَيُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ اَنْ يَرْجِعَ یٰ مَنْزِلِهٖ فَيَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ اِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ اَوِالْعُمْرَةِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَآءِ الَّتِیْ ذِی الْحُلَيْفَةِ الَّتِیْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ يُنِيْخُ بِهَا

تو اپنا اونٹ صرف مسجد کے دروازہ پر جا کر بٹھاتے۔ پھر حجر اسود کے پاس آتے اور یہیں سے طواف شروع کرتے، طواف سات چکروں میں ختم ہوتا جس کے تین میں رمل ہوتا اور چار میں معمول کے مطابق چلتے۔ طواف کے خاتمہ پر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر اپنی قیام گاہ پر واپس ہونے سے پہلے صفا اور مروہ کی سعی کرتے۔ جب حج یا عمرہ (کر کے مدینہ) واپس ہوتے تو ذوالحلیفہ کے بطحاء میں سواری بٹھاتے، جہاں نبی کریم ﷺ بھی (مکہ سے مدینہ واپس ہوتے ہوئے) اپنی سواری بٹھایا کرتے تھے۔

۱۶۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سُئِلَ عَبَيْدُاللّٰهِ عَنِ الْمُحَصَّبِ فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّیْ بِهَا يَعْنِی الْمُحَصَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ اَحْسِبُهٗ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَّااَشُكُّ فِی الْعِشَآءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً وَيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۴۷۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ عبیداللہ سے محصب کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ہم سے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ، عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے محصب میں قیام کیا تھا نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما محصب میں ظہر اور عصر پڑھتے تھے، میرا خیال ہے کہ انہوں نے مغرب (پڑھنے کا بھی) ذکر کیا۔ خالد نے بیان کیا کہ عشاء میں مجھے کوئی شک نہیں (اس کے پڑھنے کا ذکر ضرور کیا) پھر تھوڑی دیر کے لئے وہاں سو رہتے یہی نبی کریم ﷺ سے بھی منقول ہے۔

ب ۱۱۱۰. مَنْ نَّزَلَ بِذِیْ طُوًی اِذَا رَجَعَ مِنْ مَّكَّةَ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَقْبَلَ بَاتَ بِذِیْ طُوًی حَتّٰى اِذَا اَصْبَحَ دَخَلَ وَاِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِیْ طُوًی وَّبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

۱۱۱۰۔ جس نے مکہ سے واپس ہوتے ہوئے ذی طوی میں قیام کیا محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ آتے تو ذی طوی میں رات گزارتے تھے اور جب صبح ہوتی تو شہر میں داخل ہوتے اسی طرح واپسی میں بھی ذی طوی سے گزرتے اور وہیں رات گزارتے، فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

ب ۱۱۱۱. التِّجَارَةِ اَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِیْ اَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ

۱۱۱۱۔ زمانہ حج میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت۔

۱۶۴۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ الْهَيْثَمِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُوبْنُ دِيْنَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ ذُوالْمَجَازِ وَعُكَاظُ مَتْجَرَ النَّاسِ

۱۶۴۸۔ ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی کہ انہیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ذوالمجاز اور عکاظ جاہلیت کے بازار تھے، جب

فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَآءَ الْإِسْلَامُ كَأَنَّهُمْ كَرِهُوْا ذٰلِكَ حَتّٰى نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ

اسلام آیا تو لوگوں نے (جاہلیت کے ان بازاروں میں) خرید و فروخت کو برا خیال کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "تمہارے لئے کوئی حرج نہیں، اگر تم اپنے رب کے فضل کی تلاش کرو۔" یہ حج کے زمانہ کے لئے تھا۔

باب ۱۱۱۲. اِلادِّلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ

۱۱۱۲۔ محصب سے آخر رات میں چلنا۔

(۱۶۴۹) حَدَّثَنَا عَمْرُوابْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَزَادَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقٰى عَقْرٰى مَا اُرَاهَآ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ حَلَلْتُ قَالَ فَاعْتَمِرِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ فَخَرَجَ مَعَهَآ اَخُوْهَا فَلَقِيْنَاهُ مُدَّلِجًا فَقَالَ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا

۱۶۴۹۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ روانگی کی رات صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ تھیں انہوں نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے میں ان لوگوں کے روکنے کا باعث بن جاؤں گی، پھر آنحضور ﷺ نے کہا حلقی عقریٰ، کیا قربانی کے دن کا طواف کیا تھا؟ آپ سے کہا گیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر چلو، ابو عبداللہ نے کہا محمد نے (اپنی روایت میں) یہ زیادتی کی ہے کہ ہم سے محاضر نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حجۃ الوداع میں) نکلے تو ہماری زبانوں پر صرف حج کا ذکر تھا (مکہ) جب ہم پہنچ گئے تو آنحضور ﷺ نے ہمیں حلال ہونے کا حکم دیا (افعال عمرہ کے بعد جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی) روانگی کے دن صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا حائضہ ہوگئیں، آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، عقریٰ حلقی، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمیں روکنے کا باعث بنوگی، پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا قربانی کے دن تم نے طواف کرلیا تھا انہوں نے کہا کہ ہاں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر چلی چلو (عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے متعلق کہا کہ) میں نے کہا کہ یارسول اللہ! میں حلال نہیں ہوئی، آپ نے فرمایا کہ تم تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھ لو (اور عمرہ کرلو) چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کے بھائی گئے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ) ہم رات کے آخر میں چل رہے تھے کہ آپ سے ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا تھا کہ ہم تمہارا انتظار فلاں جگہ کریں گے۔

اَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

عمرہ کے مسائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۱۱۳. وَجُوْبُ الْعُمْرَةِ وَفَضْلُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيْسَ اَحَدٌ اِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّهَا لَقَرِيْنَتُهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَاَتِمُّوْا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

۱۱۱۳۔ عمرہ کا وجوب اور اس کی فضیلت، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر (صاحب استطاعت) پر حج اور عمرہ واجب ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کتاب اللہ میں عمرہ، حج کے ساتھ آیا ہے اور پورا کرو۔ حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے۔

(۱۶۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلَى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ نِالسَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

۱۶۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے مولی سمی نے خبر دی، انہیں ابو صالح سمان نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

باب ۱۱۱۴. مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

۱۱۱۴۔ جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا۔

(۱۶۵۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَاسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَحُجَّ وَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهٗ

۱۶۵۱۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی کہ عکرمہ بن خالد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق پوچھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا تھا، ابراہیم بن سعد نے اسحٰق کے واسطہ سے بیان کیا ان سے عکرمہ بن خالد نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا۔ سابقہ روایت کی طرح۔

(۱۶۵۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ

۱۶۵۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے عکرمہ بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، سابقہ روایت کی طرح۔

باب ۱۱۱۵. كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۱۵۔ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کئے؟

(۱۶۵۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَآئِشَةَ وَاِذَا نَاسٌ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَ فَسَاَلْنَا عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ ثُمَّ قَالَ لَه‘ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِحْدٰهُنَّ فِي رَجَبَ فَكَرِهْنَا اَنْ نَّرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ يَااُمَّاهُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَسْمَعِيْنَ مَايَقُوْلُ اَبُوعَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَايَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرَاتٍ اِحْدٰهُنَّ فِي رَجَبَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَااعْتَمَرَ عُمْرَةً اِلَّا وَهُوَ شَاهِدُه‘ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبَ قَطُّ

۱۶۵۳۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے وہاں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے) ٹیک لگائے بیٹھے تھے کچھ لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے ابن عمر سے ان لوگوں کی اس نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بدعت ہے۔ ❶ پھر ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کئے تھے آپ نے فرمایا کہ چار اور ایک رجب میں کیا تھا، لیکن ہم نے پسند نہیں کیا کہ اس کی تردید کریں۔ ❷ مجاہد نے بیان کیا کہ ہم نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے ان کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہ نے پوچھا کہ اے میری ماں ❸ اے ام المومنین! ابوعبدالرحمٰن کی بات آپ سن رہی ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کئے تھے جن میں سے ایک رجب میں کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے، آنحضور ﷺ نے تو کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جس میں وہ خود موجود نہ رہے ہوں، آپ ﷺ نے رجب میں تو کبھی عمرہ نہیں کیا تھا۔

(۱۶۵۴) حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَطَآءٌ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبَ

۱۶۵۴۔ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا تھا۔

(۱۶۵۵) حَدَّثَنَا حَسَّانُ ابْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّه‘ الْمُشْرِكُوْنَ

۱۶۵۵۔ہم سے حسان بن حسان نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کئے تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ چار عمرہ حدیبیہ، ذی قعدہ میں جب مشرکین نے آپ ﷺ کو روک دیا تھا ❹

---

❶ اس پر نوٹ پہلے گزر چکا ہے۔ مسجد میں لوگ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے جسے آپ نے بدعت کہا۔ عام امت کے نزدیک مسجد میں پڑھنا بھی بدعت نہیں ہے۔ ❷ آنحضور ﷺ سے رجب کے مہینے میں کوئی عمرہ ثابت نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے غلطی سے اس مہینہ کا نام لے لیا اسی کے متعلق راوی نے کہا کہ اس کی تردید ہم نے مناسب نہیں سمجھی۔ ❸ عائشہ رضی اللہ عنہا عروہ رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں، اس لئے انہیں ماں کہہ کے پکارا، اور ام المومنین تو تھیں ہی۔ ❹ یہ راوی کا سہو ہے کیونکہ دوسرے سال نبی کریم ﷺ کا عمرہ قضا کا تھا، حدیبیہ کے موقعہ پر مشرکین کی مزاحمت کی وجہ سے آپ ﷺ نے عمرہ نہیں کیا اور چونکہ نیت کر کے نکلے تھے، اس لئے اس کی قضا آئندہ سال کی، معلوم ہوتا ہے کہ عبارت کی ترتیب غلط ہونے کی وجہ سے مفہوم بدل گیا ہے ورنہ اسی کی دوسری روایتوں میں ترتیب واقعہ کے مطابق ہے۔

وَعُمْرَةٌ مِّنَ العَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي القَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَ عُمْرَةُ الْجِعِرَّ انَةِ اذا قَسَمَ غَنِيمَةً أُرَاهُ حُنَيْنِ قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً

پھر ذی قعدہ ہی میں ایک عمرہ، دوسرے سال جس کے متعلق آپ نے مشرکین سے صلح کی تھی اور عمرہ جعرانہ، جس موقعہ پر آپ نے غنیمت، غالباً حنین کی، تقسیم کی تھی، میں نے پوچھا، اور آنحضور ﷺ نے حج کتنے کئے؟ فرمایا کہ ایک۔

(۱۶۵۶) حَدَّثَنَا اَبُوالوَلِيْدِ هِشَامُ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوْهُ وَمِنَ القَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَعُمْرَةً فِي ذِي قَعْدَةَ وَ عُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ

۱۶۵۶۔ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے (آنحضور ﷺ کے عمرہ کے متعلق) پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک عمرہ کرنے نکلے تھے، جس میں آپ کو مشرکین نے واپس کر دیا تھا اور دوسرے سال (اسی) عمرہ حدیبیہ (کی قضا) کی تھی اور ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور ایک اپنے حج کے ساتھ کیا۔

(۱۶۵۷) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَالَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي القَعْدَةِ اِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَتَه' مِنَ الحُدَيْبِيَّةِ وَمِنَ الْعَامِ المُقْبِلِ وَمِنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ وَ عُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهِ

۱۶۵۷۔ہم سے ہدبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی اور انہوں نے بیان کیا کہ جو عمرہ آنحضور ﷺ نے اپنے حج کے ساتھ کیا تھا، اس کے سوا، تمام عمرے ذیقعدہ میں کئے تھے۔ حدیبیہ کا عمرہ اور دوسرے سال اور جعرانہ کا جب آپ ﷺ نے حنین کی غنیمت تقسیم کی تھی، پھر ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

(۱۶۵۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوْقًا وَّ عَطَآءً وَ مُجَاهِدًا فَقَالُوا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي القَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ وَ قَالَ سَمِعْتُ البَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ

۱۶۵۸۔ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے مسروق، عطاء اور مجاہد رحمہم اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو ان سب حضرات نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج سے پہلے ذی قعدہ ہی میں عمرے کئے تھے اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ذی قعد میں حج کرنے سے پہلے دو عمرے کئے تھے۔ ❶

باب ۱۱۱۶۔ عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ

۱۱۱۶۔عمرہ، رمضان میں۔

(۱۶۵۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ

۱۶۵۹۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے بیان کیا کہ میں نے ابن

❶ اصل یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے چار عمروں کی نیت کی تھی، لیکن راوی ان کے شمار کرنے میں مختلف ہو گئے بعض نے عمرہ حدیبیہ کو شمار کیا کہ اگرچہ آپ عمرہ کی نیت کر کے چلے تھے لیکن مشرکین کی مزاحمت کی وجہ سے پورا نہ ہو سکا پھر آئندہ سال اس کی قضا کی، بعض نے عمرہ جعرانہ کو شمار نہیں کیا، کیونکہ یہ عمرہ آپ ﷺ نے رات میں کیا تھا اور بعض نے حج کے عمرہ کو چھوڑ دیا کیونکہ وہ حج کے افعال سے اس عمرہ کو جو آپ ﷺ نے قارن کی حیثیت سے کیا تھا، جدا نہ کر سکے انہیں اعتباری اور اضافی وجوہ سے راویوں کی روایتیں مختلف ہو گئیں۔

جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُنَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَحُجِّيْنَ مَعَنَا قَالَتْ كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ اَبُوْ فُلَانٍ وَّابْنُهُ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا وَتَرَكَ نَاضِحًا تَنْضَحُ عَلَيْهِ قَالَ فَاِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِيْ فِيْهِ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ حَجَّةٌ اَوْ نَحْوًا مِّمَّا قَالَ

عباس رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے ہمیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری خاتون سے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا نام بتایا تھا لیکن مجھے یاد نہ رہا، پوچھا کہ ہمارے ساتھ حج کرنے سے تمہارے لئے کیا مانع ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ابو فلاں اور اس کا بیٹا ...سوار ہوئے (حج کے لئے) مراد خود اپنے شوہر اور بیٹے سے تھی اور ایک اونٹ انہوں نے چھوڑا ہے جس سے پانی لایا جاتا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا، کیونکہ رمضان کا عمرہ ایک حج کے برابر ہوتا ہے یا اسی جیسی کوئی بات آپ ﷺ نے فرمائی۔

باب ۱۱۱۷ . اَلْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ وَ غَيْرِهَا

۱۱۱۷۔ محصب کی رات یا اس کے علاوہ کسی دن کا عمرہ۔ ❶

(۱۶۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِالْحَجِّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَظَلَّنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْفُضِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِيْ

۱۶۶۰۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ذی الحجہ کا چاند نکلنے والا تھا آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی حج کا احرام باندھنا چاہتا ہے تو وہ حج کا باندھ لے اور اگر کوئی عمرہ کا باندھنا چاہتا ہے تو وہ عمرہ کا باندھ لے۔ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی عمرہ کا احرام باندھتا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں بعض نے تو عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا، میں بھی ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا لیکن عرفہ کا دن آیا تو میں حائضہ تھی، چنانچہ اس کی میں نے آنحضور ﷺ سے شکایت کی آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ پھر عمرہ چھوڑ دو سر کھول لو اس میں کنگھا کر لو پھر حج کا احرام باندھ لینا۔ جب محصب کے قیام کی رات آئی تو میرے ساتھ آنحضور ﷺ نے عبدالرحمٰن کو تنعیم بھیجا، وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام، اپنے اس عمرہ کے بدلہ میں باندھا۔ ❷

باب ۱۱۱۸ . عُمْرَةِ التَّنْعِيْمِ

۱۱۱۸۔ تنعیم سے عمرہ۔

(۱۶۶۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّرْدِفَ عَائِشَةَ

۱۶۶۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے انہوں نے عمرو بن اوس سے سنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ لے جائیں، اور تنعیم

❶ حنفیہ کے یہاں عمرہ، سال کے تمام دنوں میں جائز ہے البتہ ذی الحجہ کے پانچ دنوں میں نہ کرنا چاہئے، یہ پانچ دن یوم عرفہ سے یوم نفر تک ہیں۔ ❷ ابھی اوپر کے نوٹ میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ ذی الحجہ کے پانچ دنوں میں عمرہ درست نہیں ہے لیکن اگر کسی کا عمرہ چھوٹ گیا ہو تو اس کی قضاء ان ایام میں درست ہے۔

وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً سَمِعْتُ عَمْرًو وَّ كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو

سے انہیں عمرہ کرا لائیں، سفیان نے ایک مرتبہ تو کہا "سمعت عمرو" اور بعض مرتبہ کہا "سمعته من عمرو"۔

(۱۶۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَبْدِالْمَجِيْدُ عَنْ حَبِيْبِ نِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَآءٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ وَاَصْحَابُهٗ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْىٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْىُ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِاَصْحَابِهٖ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً يَّطُوْفُوا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوا اِلَّا مَنْ مَّعَهُ الْهَدْىُ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰى مِنًى وَّ ذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْىَ لَاَحْلَلْتُ وَاَنَّ عَآئِشَةَ حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْطَلِقُوْنَ بِعُمْرَةٍ وَّ حَجَّةٍ وَاَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ اَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِىْ ذِى الْحَجَّةِ وَ اَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ ابْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيْهَا فَقَالَ اَلَكُمْ هٰذِهٖ خَاصَّةً يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَابَلْ لِلْاَبَدِ

۱۶۶۲۔ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب بن عبد المجید نے ان سے حبیب معلم نے ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا تھا اور آنحضور ﷺ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے ساتھ ہدی نہیں تھی علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تو ان کے ساتھ بھی ہدی تھی انہوں نے کہا کہ جس چیز کا احرام رسول اللہ ﷺ نے باندھا ہے میرا بھی احرام وہی ہے آنحضور ﷺ نے اپنے اصحاب کو اس کی اجازت دے دی تھی کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کر دیں اور بیت اللہ کا طواف کر کے بال ترشوالیں اور حلال ہو جائیں لیکن وہ لوگ ایسا نہ کریں جن کے ساتھ ہدی ہو، صحابہ نے کہا، کیا ہم منیٰ اس طرح جائیں گے کہ اس سے پہلے اپنی بیویوں سے، ہم بستر ہو چکے ہوں گے، یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بات اب ہوئی ہے اگر پہلے سے معلوم ہوتی تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور اگر ہدی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا (افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد) عائشہ رضی اللہ عنہا (اس حج میں) حائضہ ہوگئیں تھیں اس لئے انہوں نے اگرچہ تمام مناسک کئے لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا پھر جب وہ پاک ہوگئیں اور طواف کر لیا تو عرض کی، یارسول اللہ! سب لوگ حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہو رہے ہیں لیکن میں صرف حج کر سکی؟ آنحضور ﷺ نے اس پر عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ انہیں لے کر تنعیم جائیں اور عمرہ کرا لائیں یہ حج کے بعد ذی الحجہ کے مہینے میں ہوا تھا آنحضور ﷺ جب جمرہ عقبہ کی رمی کر رہے تھے تو مالک بن جعشم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا، یارسول اللہ! کیا یہ (عمرہ، حج کے درمیان حلال ہونا) صرف آپ ہی کے لئے ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔

باب ۱۱۱۹ . اَلْاِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بَغَيْرِ هَدْىٍ

۱۱۱۹۔حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا۔

(۱۶۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ اَخْبَرَتْنِىْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۱۶۶۳۔ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہا کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ ذی الحجہ کا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِى الْحَجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ وَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ وَلَوْلَا اَنِّىْ اَهْدَيْتُ لَا هْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ قَبْلَ اَنْ اَدْخُلَ مَكَّةَ فَاَدْرَكَنِىْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَآئِضٌ فَشَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِىْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِىْ رَاسَكِ وَامْتَشِطِىْ وَ اَهِلِّىْ بِالْحَجِّ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِىَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَرْدَفَهَا فَاَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِهَا فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا وَلَمْ يَكُنْ فِىْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْىٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا صَوْمٌ

چاند نکلنے والا تھا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لئے جا رہے تھے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ کا باندھ لے اور جو حج کا باندھنا چاہے وہ حج کا باندھ لے اگر میں ساتھ ہدی نہ لاتا تو میں بھی عمرے کا ہی احرام باندھتا، چنانچہ بہت سے لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بہتوں نے حج کا، میں بھی ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حائضہ ہو گئی عرفہ کا دن آ گیا اور ابھی میں حائضہ ہی تھی اس کا رونا میں رسول اللہ کے سامنے روئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دو، سر کھول لو اور کنگھا کر لو پھر حج کا احرام باندھنا، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد جب محصب کے قیام کی رات آئی تو آنحضور ﷺ نے میرے ساتھ عبدالرحمٰن کو تنعیم بھیجا، وہ مجھے اپنی سواری پر پیچھے بٹھا کر لے گئے وہاں سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے (چھوٹے ہوئے) عمرہ کے بجائے دوسرے عمرہ کا احرام باندھا اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کا بھی حج اور عمرہ دونوں ہی پورے کر دیئے، نہ تو اس کے لئے انہیں ہدی لانی پڑی نہ صدقہ دینا پڑا اور نہ روزہ رکھنا پڑا۔ ❶

باب ۱۱۲۰. اَجْرِ الْعُمْرَةِ عَلٰى قَدْرِ النَّصَبِ

۱۱۲۰۔ عمرہ کا ثواب، بقدر مشقت۔

(۱۶۶۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكٍ فَقِيْلَ لَهَا انْتَظِرِىْ فَاِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِىْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّىْ ثُمَّ ائْتِنَا بِمَكَانِ كَذَا وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ اَوْ نَصَبِكِ

۱۶۶۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے اور (دوسری روایت میں) ابن عون، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اور وہ اسود سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ، یا رسول اللہ! لوگ تو دو نسک (حج اور عمرہ) کر کے واپس ہو رہے ہیں اور میں صرف ایک نسک (حج) کیا ہے اس پر ان سے کہا گیا کہ پھر انتظار کریں اور جب پاک ہو جائیں تو تنعیم جا کر وہاں سے (عمرہ کا) احرام باندھیں پھر ہم سے فلاں جگہ آ ملیں اور یہ کہ اس عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ اور مشقت کے مطابق ملے گا۔ ❷

باب ۱۱۲۱. اَلْمُعْتَمِرِ اِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ

۱۱۲۱۔ عمرہ کرنے والے نے جب عمرہ کا طواف کر لیا اور پھر چلا گیا تو کیا

---

❶ ہدی اس جانور کو کہتے ہیں کہ جو حاجی اپنے گھر سے قربانی کے لئے مکہ معظمہ لے جاتا ہے اگر راستے سے یا مکہ معظمہ پہنچ کر کوئی قربانی کا جانور خرید لے تو اسے ہدی نہیں کہیں گے وہ صرف قربانی کا جانور یا ''بدنہ'' ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اپنے ساتھ مدینہ سے کوئی قربانی کا جانور، نبی کریم ﷺ کی طرح اپنے ساتھ نہیں لائی تھی، حدیث میں اسی کی نفی ہے ورنہ اصل قربانی تو انہیں بہرحال کرنی پڑی تھی۔ ❷ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمرہ اور تمام اصحاب کے عمرہ سے افضل تھا کیونکہ انہوں نے اس کے لئے انتظار کی تکلیف برداشت کی اور ایک قدرتی مجبوری کی وجہ سے مشقت بھی زیادہ اٹھائی۔

خَرَجَ هَلْ يُجْزِئُه، مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ

(۱۶۶۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فِی اَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا سَرِفَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَه، الْهَدْیُ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَه، هَدْیٌ فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ ذَوِی قُوَّةٍ اِلْهَدْیُ فَلَمْ تَكُنْ لَّهُمْ عُمْرَةً فَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا اَبْكِیْ فَقَالَ مَايُبْكِيْكِ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ لِاَصْحَابِكَ مَاقُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَاشَانُكِ قُلْتُ لَااُصَلِّیْ قَالَ فَلَايَضُرُّكِ اَنْتِ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كُتِبَ عَلَيْكِ مَاكُتِبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِیْ فِی حَجَّتِكِ عَسَی اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِهَا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتّٰی نَفَرْنَا مِنْ مِّنًی فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ الْحَرَمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا اَنْتَظِرُكُمَا هٰهُنَا. اَتَيْنَا فِی جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ فَرَغْتُمَا قُلْتُ نَعَمْ فَنَادٰی بِالرَّحِيْلِ فِی اَصْحَابِهٖ فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا اِلَی الْمَدِيْنَةِ

اس سے طواف وداع ہو جاتا ہے؟

۱۶۶۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کیا ان سے افلح بن حمید نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حج کے مہینوں اور اس کی حرمتوں میں ہم حج کا احرام باندھ کر چلے اور مقام سرف میں پڑاؤ کیا نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو اور وہ چاہے کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ سے بدل دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے، لیکن جس کے ساتھ ہدی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا نبی کریم ﷺ اور آپ کے بعض صاحب استطاعت اصحاب کے ساتھ ہدی تھی اس لئے ان کا (احرام صرف) عمرہ کا نہیں رہا، پھر نبی کریم ﷺ میرے یہاں آئے تو میں رو رہی تھی آپ نے دریافت فرمایا کہ رو کیوں رہی ہو؟ میں نے کہا آپ نے اپنے اصحاب سے جو کچھ فرمایا میں سن رہی تھی، اب تو میرا عمرہ گیا، آپ ﷺ نے پوچھا کیا بات ہوئی؟ میں نے کہا میں نماز نہیں پڑھ سکتی (حیض کی وجہ سے) آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، تم بھی آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو اور جو ان سب کے مقدر میں لکھا ہے وہی مقدر تمہارا بھی ہے اب حج کا احرام باندھ لو، شاید اللہ تعالیٰ تمہیں عمرہ کی بھی توفیق دے دے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے حج کا احرام باندھ لیا، پھر جب ہم منیٰ سے نکل کر محصب میں ٹھہرے تو آنحضور ﷺ نے عبدالرحمٰن کو بلایا اور ان سے کہا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ، (تنعیم) تاکہ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ لیں۔ پھر طواف وسعی کرو ہم تمہارا یہیں انتظار کریں گے، ہم آدھی رات کو آپ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے پوچھا، کیا فارغ ہو گئے؟ میں نے کہا کہ ہاں آنحضور ﷺ نے اس کے بعد اپنے اصحاب سے کوچ کا اعلان کرا دیا، بیت اللہ کا طواف کرنے والے اصحاب صبح کی نماز سے پہلے روانہ ہوئے اور مدینہ کی طرف چلے۔

بَاب ۱۱۲۲. يَفْعَلُ فِی الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ فِی الْحَجِّ

۱۱۲۲۔ جو حج میں کیا جاتا ہے وہی عمرہ میں کیا جائے۔

(۱۶۶۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ صَفْوَانُ ابْنُ يَعْلٰی ابْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ اَثَرُ الْخُلُوْقِ اَوْقَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَامُرُنِیْ اَنْ اَصْنَعَ فِی عُمْرَتِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

۱۶۶۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے صفوان بن یعلی بن امیہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ جعرانہ میں تھے تو آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، جبہ پہنے ہوئے اور اس پر خلوق یا زردی کا اثر تھا اس نے پوچھا مجھے اپنے عمرہ میں آپ کس طرح کرنے کا حکم

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَوَدِدْتُ اَنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَقَالَ عُمَرُ تَعَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْوَحْيَ قُلْتُ نَعَمْ فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ لَهٗ غَطِيْطٌ وَّاَحْسِبُهٗ قَالَ كَغَطِيْطِ الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اِخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ اَثَرَ الْخَلُوْقِ عَلَيْكَ وَاَنْقِ الصُّفْرَةَ وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ

دیتے ہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر وحی نازل کی اور آپ ﷺ پر کپڑا ڈال دیا گیا، میری بڑی آرزو تھی کہ جب آنحضور ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہو تو میں آپ کو دیکھوں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہاں آؤ، نبی کریم ﷺ پر جب وحی نازل ہو رہی ہو اس وقت تم آنحضور ﷺ کو دیکھنے کے آرزومند ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، انہوں نے کپڑے کا کنارہ اٹھایا اور میں نے اس میں سے آپ کو دیکھا، زور زور سے سانس کی آواز آ رہی تھی، میرا خیال ہے کہ انہوں نے بیان کیا "جیسے اونٹ کے سانس کی آواز ہوتی ہے" پھر جب وحی اترنی بند ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ اپنا جبہ اتار دو خلوق کے اثر کو دھو دو زردی کو صاف کرلو، جس طرح حج میں کرتے ہو (یعنی جن افعال سے بچتے ہو) اسی طرح عمرہ میں بھی کرو۔

(١٦٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا فَلَا اَرٰى عَلٰى اَحَدٍ شَيْئًا اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْاَنْصَارِ كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَّكَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَّطَّوَّفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا زَادَ سُفْيٰنُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ مَّا اَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ امْرِئٍ وَّلَا عُمْرَتَهٗ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۱۶۶۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ابھی میں نوعمر تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں اس لئے جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی ان کی سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہونا چاہئے لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، اگر حقیقت وہی ہوتی جیسا تم بتا رہے ہو پھر ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج واقعی نہیں ہوتا تھا لیکن یہ آیت تو انصار کے لئے نازل ہوئی تھی جو منات بت کا احرام باندھتے تھے یہ منات، قدید کے مقابل میں تھا، انصار، صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، پھر جب اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "صفا اور مروہ" اللہ کے شعائر ہیں اس کے لئے جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں" سفیان اور ابو معاویہ نے ہشام کے واسطہ سے یہ زیادتی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی ایسے شخص کے حج یا عمرہ کو پورا نہیں کیا جس نے صفا اور مروہ کی سعی نہ کی ہو۔

باب ١١٢٣ . مَتٰى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۲۳۔ عمرہ کرنے والا کب حلال ہوگا؟ عطاء رضی اللہ عنہ نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا

وَسَلَّمَ اَصْحَابَه' اَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوْفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَ يَحِلُّوا

تھا کہ حج کے احرام کو عمرہ سے بدل دیں اور طواف (بیت اللہ اور صفا۔ مروہ) کریں پھر بال ترشوا کر حلال ہو جائیں۔

(۱۶۶۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَه' فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَه' وَ اَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَاَتَيْنَاهَا مَعَه' وَكُنَّا نَسْتُرُه' مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَرْمِيَه' اَحَدٌ فَقَالَ لَه' صَاحِبٌ لِّي اَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لاَ قَالَ فَحَدِّثْنَا مَاقَالَ لِخَدِيْجَةَ قَالَ بَشِّرُوْا خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ مِّنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَصَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ

۱۶۶۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے ان سے اسماعیل نے ان سے عبداللہ بن ابی اوفی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا چنانچہ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے (بیت اللہ کا) طواف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی طواف کیا پھر صفا اور مروہ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ آئے ہم آپ ﷺ کی مکہ والوں سے حفاظت کر رہے تھے کہ کہیں کوئی تیر نہ چلا دے میرے ایک ساتھی نے ابن ابی اوفی سے پوچھا کیا آنحضور ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ نہیں انہوں نے پھر پوچھا کہ آنحضور ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے متعلق جو فرمایا تھا وہ ہم سے بیان کیجئے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا ”خدیجہ کو جنت میں ایک موتی کے گھر بشارت ہو، جس میں نہ کسی کا شوروغل ہوگا نہ تکلیف۔“

(۱۶۶۹)حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاتِيْ امْرَاَتَه' فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَاَلْنَا جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۱۶۶۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے کہا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو عمرہ کے لئے بیت اللہ کا طواف تو کرتا ہے لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا کیا وہ (صرف بیت اللہ کے طواف کے بعد) اپنی بیوی سے ہم بستر ہو سکتا ہے، انہوں نے اس کا جواب یہ دیا کہ نبی کریم ﷺ (مکہ) تشریف لائے اور آپ نے بیت اللہ کا سات چکروں کی ساتھ طواف کیا، پھر مقام ابراہیم کے قریب دو رکعت نماز پڑھی اس کے بعد صفا اور مروہ کی سات مرتبہ سعی کی اور رسول اللہ ﷺ کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ صفا اور مروہ کی سعی سے پہلے اپنی بیوی کے قریب بھی نہ جانا چاہئے۔

(۱۶۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۶۷۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قیس بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے طارق بن شہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا

وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَآءِ وَهُوَ مُنِيخٌ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْکَ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَ بِا لصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَحِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِا لصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ اَمْرَاَةً مِّنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَاسِيْ ثُمَّ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ اُفْتِي بِهٖ حَتّٰى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ اِنْ اَخَذْ نَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ اَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ

کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بطحاء میں حاضر ہوا، آپ وہاں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے (حج کے لئے مکہ جاتے ہوئے) آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا حج ہی کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ آپ نے پوچھا کیا اور احرام کس چیز کا باندھا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے اسی کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا ہو آپ نے فرمایا کہ اچھا کیا، اب بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کی سعی پھر حلال ہو جانا، چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی، پھر بنو قیس کی ایک خاتون کے پاس آیا اور انہوں نے میرا سر صاف کیا اس کے بعد میں نے حج کا احرام باندھا۔ (میں آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد) اسی کے مطابق لوگوں کو مسئلہ بتایا کرتا تھا جب عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور آیا تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں کتاب اللہ پر بھی عمل کرنا چاہئے کہ اس میں ہمیں (حج اور عمرہ) پورا کرنے کا حکم ہوا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر بھی عمل کرنا چاہئے کہ آپ اس وقت تک حلال نہیں ہوئے تھے جب تک ہدی کی قربانی نہیں ہو گئی تھی۔

(۱۶۷۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يَسْمَعُ اَسْمَاءَ تَقُوْلُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيْلٌ ظَهْرُنَا قَلِيْلَةٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَاُخْتِيْ عَآئِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ

۱۶۷۱۔ ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی انہیں عمرو نے خبر دی انہیں ابوالاسود نے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے مولی عبداللہ نے ان سے حدیث بیان کی انہوں نے اسماء رضی اللہ عنہ سے سنا تھا وہ جب بھی حجون پہاڑ سے ہو کر گزرتیں تو یہ کہتیں "رحمتیں" نازل ہوں اللہ کی محمد ﷺ پر، ہم نے آپ کے ساتھ یہیں قیام کیا ان دنوں ہمارے پاس (سامان) بہت ہلکے پھلکے تھے سواریاں بھی کم تھیں اور زادراہ کی بھی کمی تھی میں نے، میری بہن عائشہ نے زبیر اور فلاں رضی اللہ عنہم نے عمرہ کیا اور جب بیت اللہ کا طواف کر چکے تو (صفا اور مروہ کی سعی کے بعد) ہم حلال ہو گئے، حج کا احرام ہم نے شام کو باندھا تھا۔

باب ۱۱۲۴۔ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوِ الْغَزْوِ

۱۱۲۴۔ حج، عمرہ، یا غزوہ سے واپسی پر کیا دعاء پڑھی جائے؟

(۱۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْعُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ

۱۶۷۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو جب بھی کسی بلند جگہ کا چڑھاؤ ہوتا تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے "اللہ کے سوا کوئی معبود

شَرَفٍ مِّنَ الْاَرضِ ثَلاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه، لَا شَرِيْكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيرٌ ائبُونَ تَآئِبُونَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَه، وَ نَصَرَ عَبْدَه، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَه،

نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کے لئے ہے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ہم واپس ہو رہے ہیں توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور اسی کی حمد کرتے ہوئے، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور سارے لشکر کو تنہا شکست دے دی۔"

باب ۱۲۲۵ . اِسْتِقْبَالِ الْحَآجِّ الْقَادِمِيْنَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّآبَّةِ

۱۲۲۵۔ آنے والے حاجیوں کا استقبال اور تین آدمی ایک سواری پر۔

(۱۶۷۳) حَدَّثَنَا مُعَلّٰى ابْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ اُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ خَلْفَه،

۱۶۷۳۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مکہ تشریف لائے تو عبدالمطلب کے چند بچوں نے آپ کا استقبال کیا، آپ نے ایک بچے کو (اپنی سواری کے) آگے بٹھا لیا اور دوسرے کو پیچھے۔

باب ۱۲۲۶ . اَلْقُدُوْمِ بِالْغَدَاةِ

۱۲۲۶۔ صبح کے وقت آنا۔

(۱۶۷۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ وَ بَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ

۱۶۷۴۔ ہم سے حجاج بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لے جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس ہوتے تو ذوالحلیفہ کی وادی کے نشیب میں نماز پڑھتے، آپ ﷺ صبح تک ساری رات وہیں رہتے، (پھر مدینہ تشریف لاتے)۔

باب ۱۲۲۷ . اَلدُّخُولِ بِالْعَشِيِّ

۱۲۲۷۔ دوپہر بعد گھر آنا۔

(۱۶۷۵) حَدَّثَنَا مُوْسٰى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَطْرُقُ اَهْلَه، لَيْلًا كَانَ لَايَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْعَشِيَّةً

۱۶۷۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (سفر سے) رات میں گھر نہیں پہنچتے تھے۔ یا صبح کے وقت پہنچ جاتے تھے یا دوپہر بعد۔

باب ۱۲۲۸ . لَايَطْرُقُ اَهْلَه، اِذَا بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ

۱۲۲۸۔ جب شہر پہنچے تو گھر رات کے وقت نہ جائے۔

(۱۶۷۶) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَطْرُقَ اَهْلَه، لَيْلًا

۱۶۷۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محارب نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر رات کے وقت اترنے سے منع کیا تھا (مطلب یہ ہے کہ سفر سے گھر رات میں آنے کا معمول نہ بنانا چاہئے۔ اتفاق اور

ضرورت کی بات الگ ہے۔

باب ۱۱۲۹ . مَنْ اَسرَعَ نَاقَتَه' اِذَا بَلَغَ المَدِيْنَةَ

۱۱۲۹۔ جس نے مدینہ کے قریب پہنچ کر اپنی سواری تیز کر دی۔

(۱۶۷۷) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَم اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِى حُمَيْدٌ اَنَّه' سَمِعَ اَنَسًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَاَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ نَاقَتَه' وَاِنْ كَانَتْ دَآبَّةً حَرَّكَهَا قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ زَادَالْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

۱۶۷۷۔ ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھے حمید نے خبر دی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ کے بالائی علاقوں پر نظر پڑتی تو اپنا اونٹ تیز کر دیتے، کوئی دوسرا جانور بھی ہوتا تو اسے بھی تیز کر دیتے تھے۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ حارث بن عمیر نے حمید کے واسطہ سے یہ زیادتی کی ہے کہ "مدینہ سے محبت اور لگاؤ کی وجہ سے سواری تیز کر دیتے تھے۔ ❶

(۱۶۷۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جُدُرَاتِ تَابَعَه' الْحٰرِثُ بْنُ عُمَيْرٍ

۱۶۷۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے (درجات کے بجائے) جدرات کہا، اس کی متابعت حارث بن عمیر نے کی۔

باب ۱۱۳۰ . قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ اَبْوَابِهَا

۱۱۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ گھروں میں دروازوں ❷ سے داخل ہوا کرو۔

(۱۶۷۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوْا فَجَآءُوْا لَمْ يَدْخُلُوْا مِنْ قِبَلِ اَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ وَلٰكِنْ مِّنْ ظُهُوْرِهَا فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهٖ فَكَاَنَّه' عُيِّرَ بِذٰلِكَ فَنَزَلَتْ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا

۱۶۷۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براءؓ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی انصار جب حج کے لئے آتے تھے تو (احرام کے بعد) گھروں میں دروازوں سے نہیں جاتے تھے بلکہ دیواروں سے کود کر (گھر کے اندر) داخل ہوتے تھے پھر (اسلام کے بعد) ایک انصاری شخص آیا اور دروازے سے گھر میں داخل ہوا، اس پر جیسے اسے لوگوں نے عار دلائی تو وحی نازل ہوئی کہ "یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ گھروں میں پشت سے (دیواروں پر چڑھ کر) آؤ بلکہ نیک شخص وہ ہے جو تقویٰ اختیار کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے ہو کر آئے۔

باب ۱۱۳۱ . السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ

۱۱۳۱۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

(۱۶۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

۱۶۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سمی نے ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے

❶ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے وطن سے مشروعیت، سفر میں وطن کا اشتیاق اور اس کی طرف لگن کا ثبوت ہوتا ہے وطن سے محبت ایک قدرتی بات ہے اور اسلام نے بھی اسے سراہا ہے۔ ❷ زمانہ جاہلیت میں قریش کے سوا عام عرب جب احرام باندھ لیتے تو گھروں میں دروازوں سے آنے کو برا سمجھتے تھے ان کے خیال میں دروازے کا سایہ سر کسی چیز سے چھپا لینے کے مرادف تھا۔ اس لئے وہ اس سے بچتے تھے قرآن نے اسی کی تردید کی۔

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ یَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَه' وَشَرَابَه' وَنَوْمَه' فَاِذَا قَضٰی نَهْمَتَه' فَلْیُعَجِّلْ اِلٰی اَهْلِهٖ

فرمایا، سفر تو ایک عذاب ہے، آدمی کو کھانے، پینے اور سونے (ہر ایک چیز) سے روک دیتا ہے اس لئے جب اپنی ضرورت پوری کرلو تو فوراً گھر واپس آجایا کرو۔

باب ۱۱۳۲. اَلْمُسَافِرِ اِذَا جَدَّبِهِ السَّیْرُ وَتَعَجَّلَ اِلٰی اَهْلِهٖ

۱۱۳۲۔ جب مسافر گھر جلدی پہنچنا چاہے؟

(۱۶۸۱) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِطَرِیْقِ مَكَّةَ فَبَلَغَه' عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ شِدَّةُ وَجْعٍ فَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی كَانَ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَیْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّبِهِ السَّیْرُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَیْنَهُمَا

۱۶۸۱۔ ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھا کہ انہیں صفیہ بنت ابی عبید کی سخت علالت کی اطلاع ملی اور وہ نہایت تیزی سے چلنے لگے، پھر جب شفق غروب ہوگئی تو اترے اور مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب کو مؤخر کرکے دونوں (عشاء اور مغرب ایک ساتھ پڑھتے تھے۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۱۳۳. اَلْمُحْصَرِ وَجَزَآءِ الصَّیْدِ وَقَوْلُه' تَعَالٰی فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ وَلَاتَحْلِقُوْا رُؤُسَكُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّه' قَالَ عَطَآءٌ اَلْاِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یَّحْبِسُه'

۱۱۳۳۔ محصر اور شکار کی جزاء! اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس تم اگر روک دیئے جاؤ تو قربانی میسر ہو، اور اپنے سر اس وقت تک نہ منڈاؤ، جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے (یعنی قربانی نہ ہوجائے) عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احصار ہر چیز کی وجہ سے متحقق ہوجاتا ہے جو روکنے کا سبب بن جائے۔

باب ۱۱۳۴. اِذَا اُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ

۱۱۳۴۔ اگر عمرہ کرنے والے کو روک دیا گیا؟

(۱۶۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِیْنَ خَرَجَ اِلٰی مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِی الْفِتْنَةِ قَالَ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَیْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَیْبِیَّةِ

۱۶۸۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب فتنہ کے زمانہ میں مکہ عمرہ کے لئے جانے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ الحرام پہنچنے سے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا چنانچہ آپ نے بھی صرف عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی حدیبیہ کے سال صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

(۱۶۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُبَیْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ

۱۶۸۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہیں عبیداللہ بن عبداللہ

وَسَالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيَالِيَ نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا لَاتَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ وَ اِنَّا نَخَافُ اَنْ يُّحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَه' وَحَلَقَ رَاسَه' وَاُشْهِدُ كُمْ اَنِّي قَدْ اَوْجَبْتُ الْعُمْرَةَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْطَلِقُ فَاِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَ اِنْ حِيْلَ بَيْنِي وَبَيْنَه' فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَه' فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا شَانُهُمَا وَاحِدٌ وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِي فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتّٰى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَهْدَى وَكَانَ يَقُوْلُ لَايَحِلُّ حَتّٰى يَطُوفَ طَوَافًا وَاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

اور سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ جن دنوں ابن زبیر رضی اللہ عنہ پر لشکر کشی ہوئی تھی، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان لوگوں نے کہا (کیونکہ آپ مکہ جانا چاہتے تھے) کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ ڈر اس کا ہے کہ کہیں آپ کو بیت اللہ پہنچنے سے روک نہ دیا جائے اس پر آپ نے جواب دیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی گئے تھے اور کفار قریش بیت اللہ پہنچنے میں حائل ہو گئے تھے، پھر نبی کریم ﷺ نے اپنی قربانی کا جانور ذبح کیا اور سر منڈالیا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے بھی "انشاءاللہ" عمرہ اپنے پر ضروری قرار دے لیا ہے میں جاؤں گا اور اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے کا راستہ مل گیا تو طواف کروں گا لیکن اگر مجھے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو نبی کریم ﷺ نے کیا تھا میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ تھا، چنانچہ ذوالحلیفہ سے آپ نے عمرے کا احرام باندھا پھر تھوڑی دور چل کر فرمایا حج اور عمرہ تو ایک ہی ہیں اب میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی اپنے پر ضروری قرار دے لیا ہے آپ حج اور عمرہ دونوں سے ایک ساتھ قربانی کے دن حلال ہوئے اور قربانی کی آپ فرماتے تھے کہ جب تک مکہ پہنچ کر ایک طواف نہ کر لے حلال نہ ہونا چاہئے۔

(۱۶۸۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ بَعْضَ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَه' لَوَاَقَمْتَ بِهٰذَا

۱۶۸۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبداللہ رضی اللہ کے کسی بیٹے نے ان سے کہا تھا کاش اس سال رک جاتے۔

(۱۶۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاسَه' وَجَامَعَ نِسَآءَه' وَنَحَرَ هَدْيَه' حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا

۱۶۸۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن صالح حدیث بیان کی ان سے معاویہ بن سلام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا، رسول اللہ ﷺ جب روک دیئے گئے تو آپ نے اپنا سر منڈایا، ازواج مطہرات کے پاس گئے اور قربانی کی پھر آئندہ سال ایک عمرہ کیا۔

باب ۱۱۳۵. اَلْاِحْصَارِ فِي الْحَجِّ

۱۱۳۵۔ حج سے روکنا۔

(۱۶۸۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ

۱۶۸۶۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی ان سے زہری نے کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے، کیا تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی سنت کافی نہیں ہے، اگر کسی کو حج سے روک دیا جائے تو (اگر ممکن

حُبِسَ اَحَدُکُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَیْتِ وَ بِا لصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی یَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَیُهْدِیْ اَوْ یَصُوْمُ اِنْ لَّمْ یَجِدْ هَدْیًا وَّعَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَه'

ہو سکے) اسے بیت اللہ کا طواف کرنا چاہئے اور صفا اور مروہ کی سعی۔ پھر ہر اس چیز سے حلال ہو جانا چاہئے (جو اس کے لئے) (حج کی وجہ سے) حرام تھیں اور (اس کے بدلہ میں) دوسرے سال حج کرنا چاہئے، پھر قربانی کرنی چاہئے یا اگر قربانی نہ ملے تو روزے رکھنے چاہئیں، عبداللہ سے روایت ہے کہ ہمیں معمر نے حدیث کی خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی طرح۔

باب ۱۱۳۶. النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِی الْحَصْرِ

۱۱۳۶۔ حصر میں سر منڈانے سے پہلے قربانی۔

(۱۶۸۷) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ یَّحْلِقَ وَ اَمَرَ اَصْحَابَه' بِذٰلِکَ

۱۶۸۷۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور انہیں مسور رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) قربانی، سر منڈانے سے پہلے کی تھی اور اپنے اصحاب کو بھی اسی کا حکم دیا تھا۔

(۱۶۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِیْمِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ عُمَرِو بْنِ مُحَمَّدِ نِ الْعُمَرِیِّ قَالَ وَحَدَّثَ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ وَسَالِمًا کَلَّمَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِیْنَ فَحَالَ کُفَّارُ قُرَیْشٍ دُوْنَ الْبَیْتِ فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَه' وَ حَلَقَ رَاْسَه'

۱۶۸۸۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی انہیں ابو بدر شجاع بن ولید نے خبر دی ان سے عمر بن محمد عمری نے بیان کیا اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ اور سالم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گفتگو کی (کہ وہ اس سال مکہ نہ جائیں) تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کا احرام باندھ کر گئے تھے اور کفار قریش نے ہمیں بیت اللہ سے روک دیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی اور سر منڈایا۔

باب ۱۱۳۷. مَنْ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُحْصَرِ بَدَلٌ

۱۱۳۷۔ جس نے کہا کہ محصر پر قضا ضروری نہیں۔ ① روح نے بیان کیا، ان سے شبل نے ان سے ابن ابی نجیح نے ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قضا اس صورت میں واجب ہوتی جب کوئی حج کو اپنی بیوی سے ہم بستر ہونے کی وجہ سے توڑ دے لیکن اگر کوئی عذر پیش آ گیا یا اس کے علاوہ کوئی بات ہوئی تو وہ حلال ہو جائے، قضا اس پر ضروری نہیں اور ساتھ قربانی کا جانور تھا اور محصر ہوا تو قربانی ذبح کر دے (جہاں پر بھی اس کا قیام ہو) یہ اس صورت میں جب قربانی کا جانور

وَ قَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّمَا الْبَدَلُ عَلٰی مَنْ نَقَضَ حَجَّه' بِالتَّلَذُّذِ فَاَمَّا مَنْ حَبَسَه' عُذْرٌ اَوْغَیْرُ ذٰلِکَ فَاِنَّه' یَحِلُّ وَلَا یَرْجِعُ وَ اِنْ کَانَ مَعَه' هَدْیٌ وَّ هُوَ مُحْصَرٌ نَحَرَه' اِنْ کَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّبْعَثَ وَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّبْعَثَ بِهٖ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی یَبْلُغَ

① امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس مسلک کے خلاف ہیں ان کے نزدیک محصر پر قضا بہر صورت واجب ہے، عمرہ ہو یا حج اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ حج سے اگر کسی کو روک دیا گیا تو اس کی قضا واجب ہے اختلاف صرف عمرہ کی صورت میں ہے اگرچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے یہاں قضا کی دوسری صورتیں ہیں یعنی اگر کسی کو غیر اختیاری اور قدرتی عذر پیش آیا تو قضا نہیں ہے لیکن اختیاری عذر کی صورت میں قضا ہے۔

الْهَدْیُ مَحِلَّه، وَ قَالَ مَالِکٌ وَّ غَیْرُه، یَنْحَرُ هَدْیَه، وَیَحْلِقُ فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ کَانَ وَلَا قَضَآءَ عَلَیْهِ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَه، بِالْحُدَیْبِیَةِ نَحَرُوا وَ حَلَقُوْا وَحَلُّوْا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ اَنْ یَّصِلَ الْهَدْیُ اِلَی الْبَیْتِ ثُمَّ لَمْ یُذْکَرْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا اَنْ یَّقْضُوْا شَیْئًا وَّلَا یَعُوْدُوْا لَه، وَ الْحُدَیْبِیَةُ خَارِجٌ مِّنَ الْحَرَمِ

(قربانی کی جگہ) بھیجنے کی اسے استطاعت نہ ہو لیکن اگر اس کی استطاعت ہے تو جب تک قربانی ذبح نہ ہو جائے، حلال نہ ہو، مالک وغیرہ رحمہم اللہ نے کہا کہ (محصر) خواہ کہیں بھی ہو اپنی قربانی ذبح کردے اور سر منڈالے اس پر قضا ضروری نہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم نے حدیبیہ میں بغیر طواف اور بغیر قربانی کے بیت اللہ تک پہنچے ہوئے، قربانی کی، سر منڈایا، اور ہر چیز سے حلال ہو گئے تھے پھر کوئی نہیں کہتا کہ نبی کریم ﷺ نے کسی کو بھی قضا کا یا کسی بھی چیز کا اعادہ کا حکم دیا اور حدیبیہ حرم سے خارج ہے۔ ❶

باب ۱۱۳۸۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْبِه اَذًی مِّنْ رَّاْسِه فَفِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْصَدَقَةٍ اَوْ نُسُکٍ وَهُوَ مُخَیَّرٌ فَاَمَّا الصَّوْمُ فَثَلٰثَةُ اَیَّامٍ

۱۱۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اگر تم میں سے کوئی مریض ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اسے روزے، یا صدقے، یا قربانی کا فدیہ دینا چاہئے، یعنی اسے اس کا اختیار ہے اور اگر روزہ رکھنا ہے تو تین دن رکھے۔ ❷

(۱۶۸۹) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حِیْنَ خَرَجَ اِلٰی مَکَّةَ مُعْتَمِرًا فِی الْفِتْنَةِ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَیْتِ صَنَعْنَا کَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ ثُمَّ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِیْ اَمْرِه فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ فَالْتَفَتَ اِلٰی اَصْحَابِه فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُ کُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا وَّ رَاٰی اَنَّ ذٰلِکَ مُجْزِیًا عَنْهُ وَاَهْدٰی

۱۶۸۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے حدیث بیان کی کہ فتنہ کے زمانہ میں جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ، عمرہ کے ارادے سے چلے تو فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا چنانچہ آپ نے عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ ہی کا احرام باندھا تھا پھر آپ نے کچھ سوچا اور فرمایا کہ عمرہ اور حج تو ایک ہی ہیں اس کے بعد اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کے بھی یہی فرمایا کہ یہ دونوں تو ایک ہی ہیں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ کے ساتھ اب حج بھی اپنے لئے ضروری قرار دے لیا ہے پھر (مکہ پہنچ کر آپ نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا آپ کا خیال تھا کہ یہ کافی ہے آپ کے ساتھ قربانی کا جانور بھی تھا۔

(۱۶۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا

۱۶۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے

❶ امام طحاوی نے محمد اسحاق کی روایت نقل کی ہے کہ حدیبیہ کا بعض حصہ حرم میں داخل ہے صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیبیہ کا بعض حصہ حدود حرم میں داخل ہے اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ تمام حدیبیہ حدود حرم سے باہر ہے حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ حاجی حدود حرم میں ہی قربانی ذبح کر سکتا ہے اور اگر محصر ہے تو اسے حرم میں قربانی بھیجنی چاہئے اور جب قربانی اپنی جگہ پہنچ کر ذبح ہو جائے پھر حلال ہونا چاہئے۔ ❷ یہ فدیہ بیماری یا سر کی تکلیف کی وجہ سے نہیں دینا پڑے گا بلکہ جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے یا سر منڈانے پر فدیہ ہے، یا جوؤں کے مارنے پر جو سر منڈانے کا لازمی نتیجہ ہے، جب کہ سر میں جوئیں ہوں۔

مَالِکٌ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَعَلَّکَ اٰذَاکَ هَوَامُّکَ قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْلِقْ رَاْسَکَ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسٰکِیْنَ اَوِانْسُکْ بِشَاةٍ

خبر دی انہیں حمید بن قیس نے انہیں مجاہد نے انہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی نے اور انہیں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا غالباً جوؤں سے تم تکلیف محسوس کرر ہے ہو، انہوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اپنا سر منڈالو اور تین دن کے روزے رکھ لو، یا چھ۶ مسکینوں کو کھانا کھلا دیا ایک بکری ذبح کرو۔

باب ۱۱۳۹. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَوْ صَدَقَةٍ وَّهِیَ اِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاکِیْنَ

۱۱۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''یا صدقہ'' (دیا جائے) یہ صدقہ چھ مسکینوں کو کھانا کھلانے (کی صورت میں ہوگا)۔

(۱۶۹۱) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سَیْفٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّ کَعْبَ ابْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ وَقَفَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَیْبِیَّةِ وَرَاْسِیْ یَتَهَافَتُ قَمْلاً فَقَالَ یُؤْذِیْکَ هَوَامُّکَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَکَ اَوْ قَالَ احْلِقْ قَالَ فِیَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الاٰیَةُ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْبِهٖ اَذًی مِّنْ رَاْسِهٖ اِلٰی اٰخِرِهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَیْنَ سِتَّةٍ اَوِانْسُکْ بِمَا تَیَسَّرَ

۱۶۹۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سیف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مجاہد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی سے سنا، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں میرے پاس آ کر کھڑے ہوئے تو جوئیں میرے سر سے برابر گری جارہی تھی آپ نے فرمایا یہ جوئیں تمہارے لئے تکلیف دہ ہیں میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا، پھر سر منڈالو یا آپ نے صرف یہ فرمایا کہ منڈالو، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اگر تم میں کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو' آخر آیت تک۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا ، تین دن کے روزے رکھ لو، یا ایک فرق میں چھ مسکینوں کو کھانا دے دو یا جو میسر ہو اس کی قربانی کردو۔

باب ۱۱۴۰. اَلْاِطْعَامُ فِی الْفِدْیَةِ نِصْفُ صَاعٍ

۱۱۴۰۔ فدیہ کے طور پر نصف صاع کھانا کھلانا۔

(۱۶۹۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰی کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْفِدْیَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِیَّ خَاصَّةً وَّهِیَ لَکُمْ عَامَّةً حُمِلْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ یَتَنَاثَرُ عَلٰی وَجْهِیْ فَقَالَ مَاکُنْتُ اُرٰی الْوَجْعَ بَلَغَ بِکَ مَا اَرٰی اَوْمَا کُنْتُ اُرٰی الْجَهْدَ بَلَغَ بِکَ مَا اَرٰی تَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا فَقَالَ فَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اَوْاَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاکِیْنَ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ نِصْفُ صَاعٍ

۱۶۹۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے ان سے عبداللہ بن مغفل نے بیان کیا کہ میں کعب بن عجرہؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، میں نے ان سے فدیہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ (قرآن مجید کی آیت) اگرچہ خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی لیکن حکم اس کا سب کے لئے ہے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو جوئیں میرے چہرہ پر (سر سے) گزر رہی تھیں آنحضور ﷺ نے فرمایا (یہ دیکھ کر) میں نہیں سمجھتا تھا کہ تمہیں اتنی زیادہ تکلیف ہوگی یا (آپ نے فرمایا کہ) میں نہیں سمجھتا تھا کہ جہد (مشقت) تمہیں اس حد تک ہوگی، کیا تمہارے پاس کوئی بکری ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ پھر تین دن کے روزے رکھ لو، یا چھ مسکینوں کو

کھانا کھلادو، ہر مسکین کو آدھا صاع۔

باب ۱۱۴۱. النُسُکُ شَاةٌ

(۱۶۹۳) حَدَّثَنَا اِسۡحٰقُ حَدَّثَنَا رَوۡحٌ حَدَّثَنَا شِبۡلٌ عَنِ ابۡنِ اَبِیۡ نُجَیۡحٍ عَنۡ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیۡ عَبۡدُالرَّحۡمٰنِ ابۡنُ اَبِیۡ لَیۡلٰی عَنۡ کَعۡبِ بۡنِ عُجۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَاَنَّهٗ یَسۡقُطُ عَلٰی وَجۡهِهٖ فَقَالَ اَیُؤۡذِیۡکَ هَوَامُّکَ قَالَ نَعَمۡ فَاَمَرَهٗ اَنۡ یَّحۡلِقَ وَهُوَ بِالۡحُدَیۡبِیَّةِ وَلَمۡ یَتَبَیَّنۡ لَهُمۡ اَنَّهُمۡ یَحِلُّوۡنَ بِهَا وَهُمۡ عَلٰی طَمَعٍ اَنۡ یَّدۡخُلُوۡا مَکَّةَ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ الۡفِدۡیَةَ فَاَمَرَهٗ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اَنۡ یُّطۡعِمَ فَرَقًا بَیۡنَ سِتَّةٍ اَوۡیُهۡدِیَ شَاةً اَوۡیَصُوۡمَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَعَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ یُوۡسُفَ حَدَّثَنَا وَرۡقَاءُ عَنِ ابۡنِ اَبِیۡ نَجِیۡحٍ عَنۡ مُجَاهِدٍ اَخۡبَرَنَا عَبۡدُالرَّحۡمٰنِ ابۡنُ اَبِیۡ لَیۡلٰی عَنۡ کَعۡبِ بۡنِ عُجۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَقُمۡلُهٗ یَسۡقُطُ عَلٰی وَجۡهِهٖ مِثۡلَهٗ

۱۱۴۱۔ نسک سے مراد بکری ہے۔

۱۶۹۳۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی ان سے روح نے حدیث بیان کی ان سے شبل نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی نجیح نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی نے حدیث بیان کی اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے پوچھا، کیا ان جوؤں سے تمہیں تکلیف ہو رہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں اس لئے آپ نے انہیں حکم دیا کہ اپنا سر منڈالیں وہ اس وقت حدیبیہ میں تھے (صلح حدیبیہ کے سال) اور کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہاں انہیں حلال ہونا پڑے گا بلکہ سب کی خواہش یہ تھی کہ مکہ میں داخل ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ چھ مسکینوں کو ایک فرق تقسیم کر دیا جائے یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن کے روزے رکھیں۔ محمد بن یوسف سے روایت ہے کہ ہم سے ورقاء نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی نجیح نے ان سے مجاہد نے انہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی نے خبر دی اور انہیں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو جوئیں ان کے چہرہ پر سے گر رہی تھیں، سابقہ حدیث کی طرح۔

باب ۱۱۴۲. قَوۡلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلَا رَفَثَ

(۱۶۹۴) حَدَّثَنَا سُلَیۡمَانُ بۡنُ حَرۡبٍ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ مَنۡصُوۡرٍ عَنۡ اَبِیۡ حَازِمٍ عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ حَجَّ هٰذَا الۡبَیۡتَ فَلَمۡ یَرۡفُثۡ وَلَمۡ یَفۡسُقۡ رَجَعَ کَمَا وَلَدَتۡهُ اُمُّهٗ

۱۱۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "فلا رفث"

۱۶۹۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا اور اس میں نہ (رفث) محرکات جماع کئے اور نہ حد سے بڑھا تو اس دن کی طرح واپس ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا (یعنی تمام گناہوں سے پاک وطاہر۔

باب ۱۱۴۳. قَوۡلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا فُسُوۡقَ وَلَا جِدَالَ فِی الۡحَجِّ

(۱۶۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ یُوۡسُفَ حَدَّثَنَا سُفۡیٰنُ عَنۡ مَنۡصُوۡرٍ عَنۡ اَبِیۡ حَازِمٍ عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ

۱۱۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "حج میں حد سے نہ بڑھنا ہو اور نہ لڑائی جھگڑا ہو۔

۱۶۹۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس

حَجَّ هٰذَاالْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْم وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

گھر کا حج کیا اور نہ محرکات جماع کئے نہ حد سے بڑھا تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

باب ۱۱۴۴. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَاتَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ، وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِثْلُ مَاقَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَاعَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ اَوْكَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ اَوْعَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَااللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَامٍ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ، وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدًا لْبَرِّمَادُمْتُمْ حُرُمًا وَّاتَّقُوااللّٰهَ الَّذِیْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

۱۱۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور نہ مارو شکار جس وقت تم احرام میں ہو، اور جو کوئی تم میں اس کو جان کر مارے تو اس پر اس مارے ہوئے کے برابر بدلہ ہے، ❶ مویشیوں میں سے جو تجویز کریں تم میں سے دو معتبر آدمی، اس طرح سے کہ وہ جانور بدلہ کا بطور نیاز پہنچایا جائے کعبہ تک، یا اس پر کفارہ ہے چند محتاجوں کو کھلانا یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ چکھے سزا اپنے کام کی، اللہ تعالیٰ نے معاف کیا، جو کچھ ہو چکا اور جو کوئی پھر کرے گا اس سے بدلہ لے گا، اللہ، اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے، حلال ہوا تمہارے لئے دریا کا شکار اور دریا کا کھانا، تمہارے فائدہ کے واسطے اور سب مسافروں کے۔ اور حرام ہوا تم پر جنگل کا شکار جب تک تم احرام میں رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے، جس کے پاس تم جمع ہوگے۔

باب ۱۱۴۵. اِذَا صَادَالْحَلَالُ فَاَهْدٰى لِلْمُحْرِمِ اَكَلَهٗ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٌ بِالذَّبْحِ بَاسًا وَّهُوَ غَيْرُالصَّيْدِ نَحْوَالْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ يُقَالُ عَدْلٌ مِثْلٌ فَاِذَا كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذٰلِكَ قِيَامًا قِوَامًا يَعْدِلُوْنَ يَجْعَلُوْنَ لَهٗ عَدْلًا

۱۱۴۵۔ شکار اس نے کیا جو محرم نہیں تھا پھر اسے محرم کو ہدیہ کیا تو محرم اسے کھا سکتا ہے انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم (محرم کے لئے) شکار کے سوا دوسرے جانور اونٹ، بکری، گائے، مرغی اور گھوڑے کے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ عدل (بفتح عین) مثل کے معنی میں بولا جاتا ہے اور عدل (عین کو) جب زیر کے ساتھ پڑھا جائے تو وزن کے معنی میں ہوجاتا ہے، قیاما، قواما (کے معنی میں ہے، قیم) یعدلون کے معنی ہیں مثل بنانے کے۔ ❷

(۱۶۹۶) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِىْ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ

۱۶۹۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے بیان کیا کہ میرے والد صلح حدیبیہ کے موقعہ پر (دشمنوں کا پتہ لگانے) نکلے پھر ان

---

❶ اس مسئلہ میں تمام امت کا اتفاق ہے کہ وجوب جزاء میں قصد و نسیان کو کوئی دخل نہیں، کیونکہ جزاء فعل کی وجہ سے نہیں محل کی خصوصیت کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اس لئے قصد یا نسیان سے اس میں کوئی فرق نہیں ہوسکتا۔ اس آیت میں جان کر یعنی قصداً مارنے کی جو قید ہے وہ صرف اس کی قباحت و شناعت کو بیان کرنے کے لئے لگائی گئی ہے آیت میں جزاء کا جو حکم ہوا ہے اس میں احناف کا باہم ایک مشہور اختلاف ہے امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تو یہ کہتے ہیں کہ آیت میں حکم اصلاً قیمت کے ادا کرنے کا ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے اصحاب یہ کہتے ہیں کہ آیت میں اصلاً حکم اس شکار جیسے ہی کسی جانور کی جزاء کا ہے، البتہ اگر یہ نہ مل سکے تو اس وقت مثل معنوی یعنی قیمت سے براءت دی جائے گی، اختلاف اگرچہ مشہور ہے لیکن معمولی ہے اور اسی آیت سے دونوں استدلال کرتے ہیں۔ ❷ حج اور اس کی جزاء کے سلسلے میں قرآنی آیات کے چند الفاظ کی مصنف رحمۃ اللہ علیہ تشریح کررہے ہیں۔ ہم نے پہلے بھی لکھا تھا کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی عادت ہے کہ جب کسی مسئلہ میں قرآن کی آیات بھی ہوتی ہیں تو اس کے قریب اور مشکل الفاظ کی تشریح اس مسئلہ سے متعلق باب میں کردیتے ہیں۔

اَلنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَدُوًّا یَغْزُوْہُ بِغَیْقَةِ فَانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَمَا اَبِیْ مَعَ اَصْحَابِہٖ تَضْحَکُ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِحِمَارِ وَّحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَیْہِ فَطَعَنْتُہٗ فَاَثْبَتُّہٗ وَاسْتَعَنْتُ بِھِمْ فَاَبَوْا اَنْ یُّعِیْنُوْنِیْ فَاَکَلْنَا مِنْ لَحْمِہٖ وَخَشِیْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْفَعُ فَرَسِیْ شَاْوًا وَّاَسِیْرُ شَاْوًا فَلَقِیْتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ غِفَارٍ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ قُلْتُ اَیْنَ تَرَکْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَکْتُہٗ بِتَعْھَنَ وَھُوَ قَائِلٌ السُّقْیَا فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَھْلَکَ یَقْرَءُوْنَ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰہِ اِنَّھُمْ قَدْ خَشُوْا اَنْ یُّقْتَطَعُوْا دُوْنَکَ فَانْتَظِرْھُمْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَّعِنْدِیْ مِنْہُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ کُلُوْا وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ

کے ساتھیوں نے تو احرام باندھ لیا لیکن (خود انہوں نے ابھی) نہیں باندھا تھا (اصل میں) نبی کریم ﷺ کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ مقام غیقہ میں دشمن ان کی تاک میں ہیں اس لئے نبی کریم ﷺ نے (ابوقتادہ اور چند صحابہ کو ان کی تلاش میں) روانہ کیا، میرے والد (ابوقتادہؓ) اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر ہنسنے لگے (میرے والد نے بیان کیا کہ) میں نے جو نظر اٹھائی تو ایک گورخر سامنے تھا، میں اس پر جھپٹا اور نیزے سے اسے ٹھنڈا کر دیا، میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد چاہی تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا، اب ہمیں یہ ڈر ہوا کہ کہیں (رسول اللہ ﷺ سے) دور نہ رہ جائیں۔ چنانچہ میں نے آنحضور ﷺ کو تلاش کرنا شروع کر دیا، کبھی اپنے گھوڑے کو تیز کر دیتا اور کبھی آہستہ۔ آخر رات گئے بنو غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں، انہوں نے بتایا کہ جب میں آپ سے جدا ہوا تو آپ ﷺ مقام تعہن میں تھے اور آپ کا ارادہ تھا کہ مقام سقیا میں پہنچ کر آرام کریں گے (آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر) میں نے عرض کی، یارسول اللہ! آپ کے اصحاب سلام اور اللہ کی رحمت بھیجتے ہیں، انہیں ڈر ہے کہ کہیں وہ بہت پیچھے نہ رہ جائیں اس لئے آپ ان کا انتظار کریں، پھر میں نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے ایک گورخر مارا تھا اور اس کا کچھ بچا ہوا گوشت اب بھی میرے پاس ہے آپ ﷺ نے لوگوں سے کھانے کے لئے فرمایا، حالانکہ سب محرم تھے۔ ❶

باب ۱۱۴۶۔ اِذَا رَاَی الْمُحْرِمُوْنَ صَیْدًا فَضَحِکُوْا فَفَطِنَ الْحَلَالُ

۱۱۴۶۔ محرم شکار دیکھ کر ہنسنے لگے اور جو محرم نہیں تھا، وہ سمجھ گیا؟

(۱۶۹۷) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارِکِ عَنْ یَّحْیٰی عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاہُ حَدَّثَہٗ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۱۶۹۷۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے کہ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ ہم صلح

❶ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ محرم شکار کا گوشت کھا سکتا ہے۔ بعض اسلاف کا یہ مسلک ہے کہ جس طرح محرم کے لئے شکار کرنا جائز نہیں اسی طرح اس کا گوشت بھی کھانا جائز نہیں ہے، خواہ اس نے خود شکار کیا ہو یا اس کے لئے شکار کسی نے کیا ہو اور اگر اس کے لئے شکار نہ بھی کیا ہو پھر بھی جائز نہیں، احناف کا اس سلسلے میں مسلک یہ ہے کہ اگر محرم نے خود نہ شکار کیا نہ کسی قسم کی اعانت کی تو وہ شکار کا گوشت کھا سکتا ہے حدیث میں بھی یہی صورت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو لوگ تھے انہوں نے ابوقتادہؓ کی کوئی مدد نہیں کی لیکن خود ابوقتادہ رضی اللہ عنہ چونکہ محرم نہیں تھے اس لئے انہوں نے شکار کیا تو سب نے اس کا گوشت کھایا ان کے ساتھیوں نے بھی اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ جانے والوں نے بھی۔

وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهُ وَلَمْ اُحْرِمْ فَاُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ فَبَصُرَ اَصْحَابِیْ بِحِمَارِ وَحْشٍ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ اِلٰی بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَرَاَيْتُه‘ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ فَطَعَنْتُه‘ فَاَثْبَتُّه‘ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّعِيْنُوْنِیْ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَشِيْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ اَرْفَعُ فَرَسِیْ شَاوًا وَّاَسِيْرُ عَلَيْهِ شَاوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ غِفَارٍ فِیْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَكْتُه‘ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَآئِلٌ بِالسُّقْيَا فَلَحِقْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتَيْتُه‘ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اِنَّ اَصْحَابَكَ اَرْسَلُوْا يَقْرَءُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهٖ وَاِنَّهُمْ قَدْخَشُوْا اَنْ يَّقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُوْنَكَ فَانْظُرْهُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَصَدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَّاِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ

حدیبیہ کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ کے ساتھ چلے ان کے ساتھیوں نے احرام باندھ لیا تھا (لیکن ان کا بیان تھا) کہ میں نے احرام نہیں باندھا تھا ہمیں غیقہ میں دشمنوں کے موجود ہونے کی اطلاع ملی اس لئے ہم ان کی تلاش میں (نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق) نکلے۔ پھر میرے ساتھیوں نے گورخر دیکھا اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے، میں نے جو نظر اٹھائی تو اسے دیکھ لیا، گھوڑے پر (سوار ہو کر) میں اس پر جھپٹا اور اس کے بعد اسے زخمی کر کے ٹھنڈا کر دیا، میں نے اپنے ساتھیوں سے کچھ امداد چاہی لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر ہم نے اسے کھایا اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (پہلے) ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں ہم آنحضور ﷺ سے دور نہ رہ جائیں اس لئے میں کبھی اپنا گھوڑا تیز کر دیتا اور کبھی آہستہ۔ آخر میری ملاقات ایک بنی غفار کے آدمی سے آدھی رات میں ہوئی، میں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں آپ ﷺ سے تعہن میں جدا ہوا تھا اور آپ کا ارادہ یہ تھا کہ مقام سقیا میں آرام کریں گے پھر جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا ہے اور انہیں ڈر ہے کہ کہیں آپ ﷺ کے اور ان کے درمیان دشمن حائل نہ ہو جائے اس لئے آپ ﷺ ان کا انتظار کیجئے، چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا میں نے یہ بھی عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے گورخر کا شکار کیا ہے اور ہمارے پاس کچھ بچا ہوا اب بھی موجود ہے اس پر آنحضور ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ، حالانکہ وہ لوگ محرم تھے۔ ❶

باب ۱۱۴۷. لَايُعِيْنُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِیْ قَتْلِ الصَّيْدِ

۱۱۴۷۔ شکار کرنے میں محرم، غیر محرم کی اعانت نہ کرے۔

(۱۶۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰی ثَلٰثٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِیْ

۱۶۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی ان سے ابو محمد نے ان سے ابوقتادہ کے مولیٰ نافع نے، انہوں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ سے تین منزل دور مقام قاحہ میں تھے۔ اور ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے

❶ مطلب یہ ہے کہ شکار سامنے ہو اور محرم ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگیں ادھر ایک شخص جو محرم نہیں ہے ان کا مطلب سمجھ جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ... اعانت یا اشارہ کے ضمن میں نہیں آتا۔

مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَیْرُ الْمُحْرِمِ فَرَاَیْتُ اَصْحَابِیْ یَتَرَاءَ وْنَ شَیْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ یَّعْنِیْ وَقَعَ سَوْطُه' فَقَالُوْا لَانُعِیْنُکَ عَلَیْهِ بِشَیْءٍ اِنَّا مُحْرِمُوْنَ فَتَنَا وَلْتُه' فَاَخَذْتُه' ثُمَّ اَتَیْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَّرَآءِ اَكَمَةٍ فَعَقَرْتُه' فَاَتَیْتُ بِهٖ اَصْحَابِیْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَاتَاْكُلُوْا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَمَامَنَا فَسَاَلْتُه' فَقَالَ كُلُوْهُ حَلَالٌ قَالَ لَنَا عَمْرٌو وَاذْهَبُوْا اِلٰی صَالِحٍ فَاسْئَلُوْهُ عَنْ هٰذَا اَوْغَیْرِهٖ وَقَدِمَ عَلَیْنَا هٰهُنَا

حدیث بیان کی ان سے ابو محمد نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام قاحہ میں تھے۔ بعض اصحاب تو محرم تھے اور بعض غیر محرم۔ میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی ایک دوسرے کو کچھ دکھا رہے ہیں، میں نے جو نظر اٹھائی تو ایک گورخر سامنے تھا ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا کوڑا گر گیا اور اپنے ساتھیوں سے اسے اٹھانے کے لئے انہوں نے کہا، لیکن ساتھیوں نے کہا ہم تمہاری مدد نہیں کر سکتے (کیونکہ محرم تھے) اس لئے میں نے خود اٹھالیا اس کے بعد اس گورخر کے پاس ایک ٹیلے کے پیچھے سے آیا اور اسے مار لیا پھر میں اسے اپنے ساتھیوں کے پاس لایا۔ بعضوں نے تو یہ کہا کہ (ہمیں بھی) کھا لینا چاہئے لیکن بعضوں نے کہا، کہ نہ کھانا چاہئے، پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا، آپ ہم سے آگے تھے، میں نے آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے بتایا کہ کھالو، یہ حلال ہے ہم سے عمرو بن دینار نے کہا کہ صالح بن کیسان کی خدمت میں حاضر ہو کر اس حدیث اور اس کے علاوہ کے متعلق پوچھ سکتے ہو، وہ ہمارے پاس یہاں آئے تھے۔

باب۱۱۴۸. لَایُشِیْرُ الْمُحْرِمُ اِلَی الصَّیْدِ لِكَیْ یَصْطَادَهُ الْحَلَالُ

۱۱۴۸۔ غیر محرم کے شکار کرنے کے لئے، محرم شکار کی طرف اشارہ نہ کرے۔

(۱۶۹۹) حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوْا مَعَه' فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ فِیْهِمْ اَبُوْقَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتّٰی نَلْتَقِیَ فَاَخَذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا اَحْرَمُوْا كُلُّهُمْ اِلَّا اَبُوْ قَتَادَةَ لَمْ یُحْرِمْ فَبَیْنَمَا هُمْ یَسِیْرُوْنَ اِذَا رَاَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ اَبُوْقَتَادَةَ عَلَی الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلُوْا فَاَكَلُوْا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوْا اَنَاْكُلُ لَحْمَ صَیْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَابَقِیَ مِنْ لَحْمِ الْاَتَانِ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا اَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ اَبُوْقَتَادَةَ لَمْ یُحْرِمْ فَرَاَیْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَیْهَا اَبُوْقَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا

۱۶۹۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن موہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عبداللہ بن ابی قتادہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ (عمرہ کا) ارادہ کر کے نکلے، صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی آپ کے ساتھ تھے آنحضور ﷺ نے صحابہ کی ایک جماعت کو جن میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ ہدایت دے کر بھیجا کہ دریا کے کنارے ہو کر جاؤ (اور دشمن کا پتہ لگاؤ) پھر ہم سے آ ملو، چنانچہ یہ جماعت دریا کے کنارے سے ہو کر چلی واپسی میں سب نے احرام باندھ لیا تھا لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا یہ قافلہ چل رہا تھا کہ چند گورخر دکھائی دیئے، ابو قتادہ ان پر جھپٹ پڑے اور ایک مادہ کو شکار کر لیا پھر ایک جگہ ٹھہر کر اس کا گوشت کھایا اب یہ خیال آیا کہ کیا ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت بھی کھا سکتے ہیں؟ چنانچہ جو گوشت باقی بچا وہ ہم ساتھ لائے اور جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے، تو عرض کی یا رسول اللہ! ہم سب لوگ تو محرم تھے، لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا،

اَتَانَا فَنَزَلْنَا فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا اَنَاكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَابَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا قَالَ مِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَه' اَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَآ اَوْاَشَارَ اِلَيْهَا قَالُوْا لَاقَالَ فَكُلُوْا مَابَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

پھر ہم نے کچھ گورخر دیکھے اور ابوقتادہ نے ان پر حملہ کر کے ایک مادہ کا شکار کرلیا، اس کے بعد ایک جگہ ہم نے قیام کیا اور اس کا گوشت کھایا، پھر خیال آیا کہ ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ اس لئے جو کچھ باقی بچا وہ، ہم ساتھ لائے ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے شکار کرنے کے لئے کہا تھا؟ یا کسی نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ سب نے کہا کہ نہیں، اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر باقی ماندہ گوشت بھی کھالو۔

باب ۱۱۴۹ . اِذَا اَهْدٰى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَّحْشِيًا حَيًّا لَّمْ يَقْبَلْ

۱۱۴۹۔ اگر کسی نے محرم کے لئے زندہ گورخر بھیجا ہو تو قبول نہ کرنا چاہئے۔

(۱۷۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ اَنَّه' اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًا وَهُوَ بِالْاَبْوَآءِ اَوْبِوَدَّانَ فَرَدَّه' عَلَيْهَا فَلَمَّا رَاٰى مَافِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّه' عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ

۱۷۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اور انہیں صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ نے کہ جب وہ ابواء یا ودان میں تھے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک گورخر کا ہدیہ دیا تو آنحضور ﷺ نے اسے واپس کر دیا تھا پھر جب آپ نے ان کے چہرے کا رنگ دیکھا (کہ واپس کرنے کی وجہ سے وہ ملول ہو گئے ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ واپسی کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم محرم ہیں۔ ❶

باب ۱۱۵۰ . مَايَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَآبِ

۱۱۵۰۔ کون سے جانور محرم مار سکتا ہے؟

(۱۷۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۷۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں، جنہیں مارنے میں محرم کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔ اور عبداللہ بن دینار نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

(۱۷۰۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ اِحْدٰى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ

۱۷۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے زید بن جبیر نے بیان کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا محرم مار سکتا ہے۔

❶ عنوان کے ذریعہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس شکار کو واپس کرنے کی وجہ یہ تھی کہ شکار زندہ تھا، مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات دوسرے قرائن کی روشنی میں کہی ہے ورنہ خود اس حدیث میں اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے، مصنف اس مسئلہ میں احناف کے مسلک کے موافق ہیں۔

(۱۷۰۳) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ لَاحَرَجَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ اَلْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ

۱۷۰۳۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مارنے میں کوئی حرج نہیں، کوا، چیل، چوہا، بچھو، اور کاٹ کھانے والا کتا۔

(۱۷۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلُهُنَّ فِی الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ

۱۷۰۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پانچ طرح کے جانور ایسے ہیں جو سب کے سب موذی ہیں اور انہیں حرم میں بھی مارا جاسکتا ہے۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا، اور کاٹنے والا کتا۔

(۱۷۰۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ بِمِنًى اِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَاِنَّهٗ لَيَتْلُوْهَا وَاِنِّیْ لَاتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ اِنَّمَا اَرَدْنَا بِهٰذَا اَنَّ مِنًى مِنَ الْحَرَمِ وَاِنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا بِقَتْلِ الْحَيَّةِ بَاْسًا

۱۷۰۴۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے اسود کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ کے غار میں تھا کہ آپ ﷺ پر سورۃ والمرسلات نازل ہونی شروع ہوئی، پھر آپ اس کی تلاوت کرنے لگے اور میں آپ کی زبان سے اسے سیکھنے لگا، ابھی آپ ﷺ نے تلاوت ختم بھی نہیں کی تھی کہ ہم پر ایک سانپ گرا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو، چنانچہ ہم اس کی طرف بڑھے لیکن وہ بھاگ گیا اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ ہو گئے وہ بھی تمہارے شر سے محفوظ چلا گیا، ابوعبداللہ (مصنف) نے کہا کہ اس حدیث سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ منیٰ حرم میں داخل ہے اور آنحضور ﷺ نے حرم میں سانپ مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا تھا۔

(۱۷۰۵) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ

۱۷۰۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو موذی کہا تھا لیکن میں نے آپ ﷺ سے یہ نہیں سنا کہ

فُوَيْسِقٌ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ

آپ نے اسے مارنے کا بھی حکم دیا تھا۔ ❶

باب ۱۱۵۱. لَايُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُعْضَدُ شَوْكُهٗ

۱۱۵۱۔حرم کے درخت نہ کاٹے جائیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حرم کے کانٹے نہ کاٹے جائیں۔

(۱۷۰۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ نِالْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثُكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ فَسَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضُدُ بِهَآ شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ اِنَّمَا اُذِنَ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَّاقَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَايُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخُرْبَةٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ خُرْبَةٌ بَلِيَّةٌ

۱۷۰۶۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے ان سے ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے کہ جب عمرو بن سعید مکہ لشکر بھیج رہا تھا تو انہوں نے اس سے کہا امیر اگر اجازت دیں تو میں ایک ایسی حدیث بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمائی تھی اس حدیث مبارک کو میرے ان کانوں نے سنا تھا اور میرے دل نے پوری طرح اسے محفوظ کرلیا تھا جب آپ ﷺ تکلم فرمارہے تھی تو میری یہ آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں آپ ﷺ نے اللہ کی حمد اور اس کی ثنا کی پھر فرمایا کہ مکہ کی حرمت اللہ نے قائم کی ہے لوگوں نے نہیں! اس لئے کسی ایسے شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، یہ حلال نہیں کہ یہاں خون بہائے اور کوئی یہاں کا ایک درخت بھی نہ کاٹے، لیکن اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے قتال (فتح مکہ کے موقعہ پر) سے اس کی اجازت نکالے تو اس سے یہ کہہ دو کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے اجازت دی تھی لیکن تمہیں اجازت نہیں ہے اور مجھے بھی تھوڑی سی دیر کے لئے اجازت ملی تھی، پھر دوبارہ آج اس کی حرمت ایسی ہی ہوگئی جیسے پہلے تھی اور ہاں موجود، غائب کو (اللہ کا پیغام) پہنچادیں۔ابوشریح سے کسی نے پوچھا کہ پھر عمرو بن سعید نے (یہ حدیث سن کر) آپ کو کیا جواب دیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ عمرو نے کہا ابوشریح! میں یہ حدیث تم سے بھی زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی نافرمان کو پناہ نہیں دیتا

❶ پہلے آچکا ہے کہ محرم کے لئے شکار وغیرہ کرنا جائز نہیں ہے، لیکن بعض موذی جانوروں کے مارنے کی اجازت ہے، جیسا کہ ان احادیث سے ان کی تفصیل معلوم ہوتی ہے، اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک، تمام وہ حیوانات جن کا گوشت کھانا شریعت میں منع ہے، محرم انہیں مار سکتا ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں تمام موذی جانوروں کو مارنا جائز ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جن کے مارنے کی خود احادیث میں اجازت دی گئی ہے، صرف انہیں جانوروں کو محرم مار سکتا ہے اب مثلاً بچھو مارنے کی اجازت حدیث میں ہے تو بچھو جیسے تمام حشرات الارض، اسی ضمن میں آجائیں گے، بعض حالات میں درندوں کا مارنا بھی جائز ہے بہر حال احادیث میں چند مخصوص جانوروں کے مارنے کی اجازت ہے، کوئی حکم عام اس سلسلے میں نہیں۔اب آئمہ کا یہ اجتہاد ہے کہ انہوں نے اس باب کی تمام احادیث کو سامنے رکھ کر اس کا اصل مقصد کیا سمجھا ہے۔

اور نہ قتل کر کے اور چوری کر کے بھاگنے والے کو پناہ دیتا ہے، خربہ سے مراد خربہ بلیہ ہے۔ ❶

باب ۱۱۵۲ . لَايُنَفَّرُ صَيْدُالْحَرَمِ

۱۱۵۲۔ حرم کے شکار بھڑ کائے نہ جائیں۔

(۱۷۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِىْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِىْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَايُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَّقَالَ الْعَبَّاسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخَرُ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخَرُ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِىْ مَالَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَا اَنْ يُّنَحِّيَهٗ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهٗ

۱۷۰۱۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرمت عطا فرمائی ہے اس لئے میرے بعد بھی وہ کسی کے لئے حلال نہیں ہوگا میرے لئے صرف ایک دن تھوڑی دیر کے لئے حلال ہوا تھا اس لئے اس کی گھاس نہ اکھاڑی جائے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، اس کے شکار نہ بھڑ کائے جائیں اور نہ وہاں گری ہوئی کوئی چیز اٹھائی جائے۔ البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے (تاکہ اصل مالک تک پہنچ جائے) عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ! اذخر کی اجازت ہمارے کاریگروں اور ہماری قبروں کے لئے دے دیجئے تو آپ نے فرمایا اذخر کی اجازت ہے خالد نے روایت کی کہ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، معلوم ہے، شکار کو نہ بھڑ کانے سے کیا مراد ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ (اگر کہیں کوئی جانور سایہ میں بیٹھا ہوا ہو تو) اسے سایہ سے بھگا کر خود وہاں قیام نہ کر لینا چاہئے۔

باب ۱۱۵۳ . لَايَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ وَقَالَ اَبُوْ شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَسْفِكُ بِهَا دَمًا

۱۱۵۳۔ مکہ میں جنگ جائز نہیں۔

ابو شریح رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ وہاں خون نہ بہانا۔

(۱۷۰۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۰۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

❶ اس سلسلے کی احادیث بخاری میں بکثرت گزر چکی ہیں، ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف اموی خلافت کی لشکر کشی کا یہ واقعہ ہے، ابن زبیر مکہ میں قیام رکھتے تھے اور عمرو بن سعید خلافت اموی کا امیر، ان کے خلاف فوج بھیج رہا تھا ابن شریح رضی اللہ عنہ صحابی ہیں انہوں نے اس حکم کی وجہ سے کہ جو موجود ہیں وہ غیر موجود لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچا دیں، یہ ضروری سمجھا کہ عمرو کو اس خلاف شریعت فعل پر متنبہ کردیں، عمرو نے حدیث سن کر جو یہ کہا کہ میں آپ سے زیادہ... اس سلسلہ میں جانتا ہوں، یہ اس کی جسارت تھی، عمرو نے جواب میں جو کچھ کہا وہ اس کا اپنا ذاتی خیال تھا رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہیں تھی۔

وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَاهِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَاِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّاسَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَايُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَايُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يُلْتَقَطُ لُقْطَتُهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ قَالَ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ

نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا، اب ہجرت نہیں رہی لیکن (اچھی) نیت کے ساتھ جہاد اب بھی باقی ہے ❶ اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو تیار ہو جانا۔ اس شہر مکہ کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن حرمت عطا فرمائی تھی جس دن اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے اس لئے یہ اللہ کی دی ہوئی حرمت کی وجہ سے حرام ہے یہاں کسی کے لئے بھی مجھ سے پہلے جنگ جائز نہیں تھی اور مجھے بھی ایک دن تھوڑی دیر کے لئے اجازت ملی تھی اس لئے یہ شہر اللہ کی قائم کی ہوئی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لئے حرام ہے نہ اس کا کانٹا کاٹا جائے نہ اس کے شکار بھڑکائے جائیں اور اس شخص کے سوا جو اعلان کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں کی گری پڑی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے، عباس رضی اللہ عنہ بولے، یارسول اللہ اذخر، (ایک گھاس) کی اجازت دے دیجئے کیونکہ یہ کاریگروں کو گھروں کے لئے ضروری ہے تو آپ نے فرمایا اذخر کی اجازت ہے۔

باب ۱۱۵۴۔ اَلْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَكَوَى ابْنُ عُمَرَ ابْنَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّيَتَدَاوٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ طِيْبٌ

۱۱۵۴۔ محرم کا پچھنا لگوانا، محرم ہونے کے باوجود ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے کے داغ لگایا تھا ❷ ایسی دوا جس میں خوشبو نہ ہو اسے محرم استعمال کر سکتا ہے۔

(۱۷۰۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو اَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَآءً يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ طَاوٗسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَعَلَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهُمَا

۱۷۰۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے بیان کیا، پہلی بات جو میں نے عطاء سے یہ سنی تھی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب محرم تھے اس وقت آپ ﷺ نے پچھنا لگوایا تھا، پھر میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے طاؤس نے حدیث بیان کی تھی اس سے میں یہ سمجھا کہ شاید انہوں نے ان دونوں حضرات سے حدیث سنی ہوگی۔

(۱۷۱۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَمَ

۱۷۱۰۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے علقمہ بن ابی علقمہ نے ان سے عبدالرحمٰن بن اعرج نے اور ان سے ابن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ

---

❶ یعنی جب مکہ دارالاسلام ہو گیا تو ظاہر ہے کہ وہاں سے ہجرت کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا، اس لئے آپ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ ہجرت کا سلسلہ تو ختم ہو گیا لیکن...... جہاد کا ثواب اچھی اور نیک نیت کے ساتھ قیامت تک باقی رہے گا۔ ❷ ابن عمر رضی اللہ عنہ مکہ جا رہے تھے، ان کے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِيْ وَسْطِ رَأْسِهٖ

نے، جب کہ آپ محرم تھے، اپنے سر کے بیچ میں، مقام لحی جمل میں پچھنا لگوایا تھا۔

باب ۱۱۵۵. تَزْوِيْجِ الْمُحْرِمِ

۱۱۵۵۔ محرم کا نکاح کرنا۔

(۱۷۱۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْمُغِيْرَةِ عَبْدُالْقُدُّوْسِ ابْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَطَآءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۱۷۱۱۔ ہم سے ابوالمغیرہ عبدالقدوس بن حجاج نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ ﷺ محرم تھے۔ ❶

باب ۱۱۵۶. مَايُنْهٰى مِنَ الطِّيْبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَاتَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ اَوْزَعْفَرَانٍ

۱۱۵۶۔ محرم مرد اور عورت کے لئے کس طرح کی خوشبو کے استعمال کی ممانعت ہے، ❷ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ محرم عورت ورس یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔

(۱۷۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَّلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَلْبَسِ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَآئِمَ وَلَاالْبَرَانِسَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ اَحَدٌ لَّيْسَتْ لَهٗ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مَّسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَّلَاالْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَاتَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ تَابَعَهٗ مُوْسٰى ابْنُ عُقْبَةَ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عُقْبَةَ وَجُوَيْرِيَةُ وَابْنُ اِسْحٰقَ فِي النِّقَابِ وَالْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ وَلَاوَرْسٌ وَّكَانَ يَقُوْلُ لَاتَنْتَقِبُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ

۱۷۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن زید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا، یا رسول اللہ! حالت احرام میں ہمیں کس طرح کے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہ قمیص پہنو، نہ پاجامے، نہ عمامے نہ برنس، اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو (چمڑے کے) موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن سکتا ہے اسی طرح کوئی ایسا لباس نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو احرام کی حالت میں عورتیں نقاب نہ ڈالیں، اور دستانے بھی نہ پہنو، اس روایت کی متابعت موسیٰ بن عقبہ، اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ، جویریہ اور ابن اسحاق نے نقاب اور دستانوں کے ذکر کے سلسلے میں کی ہے عبیداللہ نے ''وَلَاوَرْس'' بیان کیا، وہ بیان کرتے تھے کہ احرام کی حالت میں عورت نہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے استعمال کرے، مالک نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) صاحبزادے واقد بن عبداللہ ساتھ تھے، راستے میں بیمار ہو گئے اور عرب میں اس کا علاج تھا داغ لگانا اس لئے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا یہ علاج کرایا، پچھنا لگوانے کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس کے لئے بال کاٹنے پڑیں تب تو صدقہ دینا پڑتا ہے اور اگر بال کاٹنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو صرف پچھنا لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ❶ اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح میں کوئی حرج نہیں۔ ممنوع صرف عورت کے پاس جانا ہے، بخاری کی یہ حدیث صاف ہے کہ آنحضور ﷺ نے احرام کے باوجود میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا، لیکن بعض احادیث سے اس کے خلاف مفہوم ہوتا ہے اور وہ دوسرے ائمہ کی دلیل ہے۔ ❷ احرام باندھنے سے پہلے احناف کے یہاں بھی خوشبو کا استعمال جائز ہے۔ اور جو خوشبو احرام سے پہلے استعمال کی گئی تھی اگر اس کی خوشبو یا دھبہ وغیرہ احرام کے بعد بھی باقی رہ گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح احرام کے بعد دوا کے طور پر خوشبو استعمال کی جا سکتی ہے۔

مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَاتَنتَقِبُ الْمُحْرِمَةُ وَتَابَعَهُ لَيْثُ ابْنُ اَبِیْ سُلَيْمٍ

سے بیان کیا کہ احرام کی حالت میں عورت نقاب نہ ڈالے اس کی متابعت لیث بن ابی سلیم نے کی ہے۔

(۱۷۱۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهٗ فَقَتَلَتْهُ فَاُتِیَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ وَكَفِّنُوْهُ وَلَاتُغَطُّوْا رَاسَهٗ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يُهِلُّ

۱۷۱۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے حکم نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک محرم شخص کے اونٹ نے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) اس کی گردن (گرا کر) توڑ دی اور اسے جان سے مار دیا۔ اس شخص کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں غسل اور کفن دیدو، لیکن اس کا سر نہ ڈھکو اور نہ خوشبو لگاؤ، کیونکہ (قیامت میں) یہ لبیک کہتے ہوئے اٹھیں گے۔

باب ۱۱۵۷۔ اَلْاِغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَعَآئِشَةُ بِالْحَكِّ بَاسًا

۱۱۵۷۔ محرم کا غسل کرنا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محرم (غسل کے لئے) حمام میں جاسکتا ہے، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کھجانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۷۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَآءِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاسَهٗ وَقَالَ مِسْوَرٌ لَايَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاسَهٗ فَاَرْسَلَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِیْ اِلَيْكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ اَبُوْاَيُّوْبَ يَدَهٗ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَاَهٗ حَتّٰى بَدَالِیْ رَاسُهٗ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اُصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَاسِهٖ ثُمَّ حَرَّكَ رَاسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

۱۷۱۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے انہیں ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے انہیں ان کی والد نے کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم کا مقام ابواء میں (ایک مسئلہ پر) اختلاف ہوا، عبداللہ بن عباس تو یہ کہتے تھے کہ محرم اپنا سر دھوسکتا ہے لیکن مسور کا کہنا ہے کہ محرم کو سر نہ دھونا چاہئے پھر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں (مسئلہ پوچھنے کے لئے) بھیجا، میں جب ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ کنویں کے کنارے غسل کر رہے تھے ایک کپڑے سے انہوں نے پردہ کرر کھا تھا میں نے پہنچ کر سلام کیا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کون ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں عبداللہ بن حنین ہوں آپ کی خدمت میں مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے، یہ دریافت کرنے کے لئے کہ احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ سر مبارک کس طرح دھوتے تھے انہوں نے کپڑے (پر جس پر پردہ تھا) ہاتھ رکھ کر اسے نیچا کیا، اب آپ کا سر دکھائی دے رہا تھا، جو شخص ان کے بدن پر پانی ڈال رہا تھا اس سے انہوں نے پانی ڈالنے کے لئے کہا اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر انہوں نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے ہلایا اور دونوں ہاتھ آگے لے گئے، اور پھر پیچھے لائے، فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے (احرام کی حالت میں)۔

باب۱۱۵۸ . لُبۡسِ الۡخُفَّيۡنِ لِلۡمُحۡرِمِ اِذَا لَمۡ يَجِدِ النَّعۡلَيۡنِ

۱۱۵۸۔ جب محرم کو چپل نہ ملیں تو (چمڑے کے) موزے پہن سکتا ہے۔

(۱۷۱۵) حَدَّثَنَا اَبُوالۡوَلِيۡدِ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ عَمۡرُو بۡنُ دِيۡنَارٍ سَمِعۡتُ جَابِرَ بۡنَ زَيۡدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ سَمِعۡتُ ابۡنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا قَالَ سَمِعۡتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَخۡطُبُ لِعَرَفَاتٍ مَنۡ لَّمۡ يَجِدِ النَّعۡلَيۡنِ فَلۡيَلۡبَسِ الۡخُفَّيۡنِ وَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ اِزَارًا فَلۡيَلۡبَسۡ سَرَاوِيۡلَ لِلۡمُحۡرِمِ

۱۷۱۵۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی، انہوں نے جابر بن زید سے سنا انہوں نے) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے سنا تھا کہ جس کے پاس چپل نہ ہوں وہ موزے (چمڑے کے) ٹخنوں سے نیچے (کاٹ کر) پہن سکتا ہے اور جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ پاجامہ پہن سکتا ہے (یہ حکم) محرم کیلئے تھا۔

(۱۷۱۶) حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ يُوۡنُسَ حَدَّثَنَا اِبۡرَاهِيۡمُ بۡنُ سَعۡدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ حَدَّثَنَا ابۡنُ شِهَابٍ عَنۡ سَالِمٍ عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ سُئِلَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَايَلۡبَسُ الۡمُحۡرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَايَلۡبَسُ الۡقَمِيۡصَ وَلَاالۡعَمَآئِمَ وَلَا السَّرَاوِيۡلَاتِ وَلَاالۡبُرۡنُسَ وَلَا ثَوۡبًا مَسَّهٗ زَعۡفَرَانٌ وَّلَا وَرۡسٌ وَّاِنۡ لَّمۡ يَجِدۡ نَعۡلَيۡنِ فَلۡيَلۡبَسِ الۡخُفَّيۡنِ وَلۡيَقۡطَعۡهُمَا حَتّٰی يَكُوۡنَا اَسۡفَلَ مِنَ الۡكَعۡبَيۡنِ

۱۷۱۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیا کی ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، محرم کس طرح کے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قمیص، عمامہ، پاجامہ، اور برنس (ایک خاص قسم کی ٹوپی) نہ پہنے اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو، اور اگر چپل نہ ہوں تو چمڑے کے موزے پہن سکتا ہے البتہ انہیں اس طرح کاٹ لینا چاہئے کہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

باب۱۱۵۹ . اِذَالَمۡ يَجِدِالۡاِزَارَ فَلۡيَلۡبَسِ السَّرَاوِيۡلَ

۱۱۵۹۔ تہبند نہ ہو تو پاجامہ پہن سکتا ہے۔

(۱۷۱۷) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ حَدَّثَنَا عَمۡرُو بۡنُ دِيۡنَارٍ عَنۡ جَابِرِ بۡنِ زَيۡدٍ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنۡ لَّمۡ يَجِدِالۡاِزَارِ فَلۡيَلۡبَسِ السَّرَاوِيۡلَ وَمَنۡ لَّمۡ يَجِدِ النَّعۡلَيۡنِ فَلۡيَلۡبَسِ الۡخُفَّيۡنِ

۱۷۱۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے میدان عرفات میں خطبہ دیا، اس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی کو تہبند نہ ملے تو وہ پاجامہ پہن سکتا ہے اور اگر کسی کو چپل نہ ملیں تو وہ چمڑے کے موزے پہن سکتا ہے۔

باب۱۱۶۰ . لُبۡسِ السِّلَاحِ لِلۡمُحۡرِمِ وَقَالَ عِكۡرَمَةُ اِذَا خَشِیَ الۡعَدُوَّلَبِسَ السِّلَاحَ وَافۡتَدٰی وَلَمۡ يُتَابَعۡ عَلَيۡهِ فِی الۡفِدۡيَةِ

۱۱۶۰۔ محرم کا ہتھیار بند ہونا، عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر دشمن کا خوف ہو اور کوئی ہتھیار باندھے تو اسے فدیہ دینا چاہئے، فدیہ کے متعلق کوئی حدیث متابع نہیں ہے۔

(۱۷۱۸) حَدَّثَنَا عُبَيۡدُاللّٰهِ عَنۡ اِسۡرَآئِيۡلَ عَنۡ اَبِیۡ اِسۡحٰقَ عَنِ الۡبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ اعۡتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِیۡ ذِی الۡقَعۡدَةِ فَاَبٰی اَهۡلُ مَكَّةَ اَنۡ يَّدَعُوۡهُ يَدۡخُلُ مَكَّةَ حَتّٰی قَاضَاهُمۡ لَايَدۡخُلُ

۱۷۱۸۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ذیقعدہ میں عمرہ کے ارادہ سے نکلے تو مکہ والوں نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے نہیں دیا، پھر ان سے صلح اس شرط پر ہوئی کہ (آئندہ سال)

مَكَّةَ سِلَاحًا اِلَّا فِي الْقِرَابِ

تلوار نیام میں ڈال کر مکہ میں داخل ہوں۔

باب ۱۱۶۱. دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلَالًا وَاِنَّمَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِهْلَالِ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِيْنَ وَغَيْرِهِمْ

۱۱۶۱۔حرم اور مکہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا ابن عمر رضی اللہ عنہ احرام کے بغیر داخل ہوتے تھے نبی کریم ﷺ نے احرام کا ان لوگوں کو حکم دیا تھا جو حج اور عمرہ کا ارادہ کریں، اس کے لئے لکڑی بیچنے والوں وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ ❶

(۱۷۱۹) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَالْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

۱۷۱۹۔ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ کو میقات بنایا تھا نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم۔ یہ میقات ان شہروں کے باشندوں اور دوسرے ان تمام لوگوں کے لئے بھی جو ان شہروں سے ہو کر مکہ آئیں اور حج اور عمرہ کا ارادہ بھی رکھتے ہوں۔ لیکن جو لوگ ان حدود کے اندر ہوں تو ان کی میقات وہ ہوگی، جہاں سے وہ اپنا سفر شروع کریں گے، مکہ والوں کی میقات مکہ ہوگی۔

(۱۷۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ

۱۷۲۰۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر پر خود تھا جس وقت آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آ کر اطلاع دی کہ ابن خطل کعبہ کے پردے سے آ کر چمٹ گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا پھر بھی اسے قتل کر دو۔ ❷

---

❶ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا جو لوگ حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلیں انہیں احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہونا چاہئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے پیش نظر وہی حدیث ہے کہ اس میں صرف حج اور عمرہ کا نام لیا گیا ہے بہت سے لوگ اپنی ذاتی ضروریات کے لئے حرم میں جا سکتے ہیں ان کا حدیث میں کوئی ذکر بھی نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احرام، مکہ میں داخل ہونے کے لئے صرف انہیں لوگوں کے لئے ضروری ہے جو حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں اور حدیث میں صرف انہیں لوگوں کو احرام کا حکم ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام ہر اس شخص کے لئے ضروری ہے جو حدود حرم میں داخل ہو، خواہ حج اور عمرہ کے ارادہ سے یا کسی بھی دوسری ضرورت سے گویا احرام، حرم کی حرمت کی وجہ سے واجب ہوا ہے اس میں حج یا عمرہ کی خصوصیت نہیں ہے ابن عباس کی حدیث میں حج اور عمرہ کا خاص طور سے اس لئے ذکر ہے کہ جب آپ نے وہ کلمات فرمائے تھے تو آپ حج ہی کے ارادہ سے جا رہے تھے اس لئے خاص طور سے انہیں کا ذکر بھی کیا۔ حدیث میں ہے کہ ''حرم نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہے میرے لئے بھی ایک دن تھوڑی دیر کے لئے حلال ہوا تھا'' حنفیہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد قتال کی حلت نہیں، بلکہ احرام کے بغیر داخل ہونے کی اجازت سے آپ کی مراد ہے۔ ❷ یہی وہ وقت ہے جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ میرے لئے حرم ایک دن تھوڑی دیر کے لئے حلال کر دیا گیا تھا اس وجہ سے آپ ﷺ سر پر خود پہنے ہوئے تھے، ورنہ محرم اسے نہیں پہن سکتا، ابن خطل اسلام کا ازلی دشمن تھا اور ان چند دشمنان اسلام میں سے جنہیں اس وقت بھی معاف نہیں کیا گیا جب اسلام کے خلاف ہر جنگ آزما کی معافی کا اعلان کر دیا گیا تھا۔

باب ۱۱۶۲. اِذَا اَحْرَمَ جَهِلًا وَّ عَلَيْهِ قَمِيصٌ وَّ قَالَ عَطَآءٌ اِذَا تَطَيَّبَ اَوْلَبِسَ جَاهِلاً اَوْنَا سِيًا فَلاَ كَفَّارَةَ عَلَيْهِ

۱۱۶۲۔ اگر ناواقفیت کی وجہ سے کوئی قمیص پہنے ہوئے احرام باندھے؟ عطاء نے بیان کیا کہ ناواقفیت میں یا بھول کر اگر کوئی شخص خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ نہیں ہے۔

(۱۷۲۱) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَّبِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ اَوْ نَحْوُهٗ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِيْ تُحِبُّ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ اَنْ تَرَاهُ وَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اِصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَاتَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ يَعْنِيْ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۲۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے عطاء نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے صفوان بن یعلی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص آیا جو جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس پر زردی یا اس طرح کی کسی چیز کا اثر تھا (اس نے سوال کیا پھر آپ پر وحی نازل ہوئی) عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے کہا کرتے تھے، کیا تم چاہتے ہو کہ جب آنحضور ﷺ پر وحی نازل ہونے لگے تو تم آنحضور ﷺ کو دیکھ سکو؟ اس وقت آپ پر وحی نازل ہوئی اور پھر سلسلہ ختم ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح اپنے حج میں کرتے ہو اسی طرح عمرہ بھی کرو، ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ میں دانت سے کاٹا تھا دوسرے نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت ٹوٹ گیا، نبی کریم ﷺ نے اس کا کوئی معاوضہ نہیں دلوایا۔

باب ۱۱۶۳. اَلْمُحْرِمُ يَمُوْتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَاْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤَدّٰى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ

۱۱۶۳۔ محرم میدان عرفہ میں مرگیا؟ نبی کریم ﷺ نے حج کے بقیہ مناسک اس کی طرف سے ادا کرنے کے لئے نہیں فرمایا تھا۔

(۱۷۲۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ اَوْ قَالَ فَاَقْعَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّ سِدْرٍ وَّ كَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ اَوْ قَالَ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ

۱۷۲۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میدان عرفہ میں ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقیم تھا کہ اپنی سواری پر سے گر پڑا اور جانور نے اس کی گردن توڑ دی (جس سے اس کی موت واقع ہو گئی) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا پانی اور بیر کے پتوں سے اسے غسل دو، اور دو کپڑوں کا کفن دو لیکن خوشبو نہ لگانا، نہ سر چھپانا اور نہ حنوط لگانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائے گا۔

(۱۷۲۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ اِذْوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ

۱۷۲۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی کہ ان سے ایوب نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا، اور جانور نے اس کی گردن

اَوْ قَالَ فَاَوْ قَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَلَا تَمَسُّوْهُ طِیْبًا وَّلَاتُخَمِّرُوْا رَاسَهٗ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُلَبِّیًا

توڑ دی (جس سے اس کی موت واقع ہوگئی) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری سے غسل دے کر دو کپڑوں میں کفنا دو لیکن خوشبو نہ لگانا، نہ سر چھپانا اور نہ حنوط لگانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائیں گے۔

باب ۱۱۶۴. سُنَّةِ الْمُحْرِمِ اِذَا مَاتَ

۱۱۶۴۔ اگر محرم کا انتقال ہوجائے تو اس کا کفن دفن کس طرح کیا جائے؟

(۱۷۲۴) حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِیْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاسَهٗ فَاِنَّهٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُلَبِّیًا

۱۷۲۴۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انہیں ابو بشر نے خبر دی انہیں سعید بن جبیر نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ (میدان عرفہ میں) تھا کہ اس کے اونٹ نے گرا کر اس کی گردن توڑ دی، وہ شخص محرم تھا اور مر گیا۔ نبی کریم ﷺ نے یہ ہدایت دی کہ اسے پانی اور بیر کا غسل اور دو کپڑوں کا کفن دیا جائے، البتہ خوشبو نہ لگائی جائے اور اس کا سر نہ چھپایا جائے، کیونکہ قیامت کے دن وہ تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔ (نوٹ پہلے گزر چکا ہے)

باب ۱۱۶۵. اَلْحَجِّ وَالنُّذُوْرِ عَنِ الْمَیِّتِ وَالرَّجُلُ یَحُجُّ عَنِ الْمَرْاَةِ

۱۱۶۵۔ میت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا، مرد کسی عورت کے بدلہ میں حج کر سکتا ہے۔

(۱۷۲۵) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَیْنَةَ جَاءَ تْ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّیْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْهَا اَرَاَیْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَیْنٌ اَكُنْتِ قَاضِیَةً اِقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

۱۷۲۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو بشر نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انہوں نے بتایا کہ میری والدہ نے حج کی نذر مانی تھی، لیکن حج نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہوگیا، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، ان کی طرف سے تم حج کرلو، کیا اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا نہ کرتیں؟ اللہ کا قرض تو اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرنا چاہئے۔ ❶

❶ عبادات تین طرح کی ہوتی ہیں، یا ان کا تعلق انسان کے صرف جسم و جان سے ہوتا ہے، جیسے نماز، روزہ یا انسان کے بدن اور جسم سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا، بلکہ صرف روپیہ، مال و دولت خرچ کرنے سے ادا ہوجاتی ہے، اس کی مثال ہے زکوٰۃ۔ تیسری قسم عبادت کی وہ ہے جس میں جسم اور جان کے ساتھ مال و دولت بھی لگانی پڑتی ہے اور اس کی مثال ہے۔ حج پہلی قسم جس میں نماز اور روزہ آتے ہیں وہی شخص اسے ادا کر سکتا ہے جس پر یہ فرض یا واجب وغیرہ ہوئے تھے اس میں نیابت اور وکالت کا کوئی سوال ہی نہیں اس لئے ان کا مقصد اتعاب نفس ہے اور یہ مقصد اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جب خود وہ شخص ان کی ادائیگی کرے جس پر یہ فرض یا واجب تھے، دوسری قسم یعنی زکوٰۃ میں نیابت و وکالت بہرصورت چل سکتی ہے کیونکہ اس کا مقصد ایک حق کو مستحق تک پہنچانا ہوتا ہے اور وہ حق مستحق تک نیابت و وکالت کے ذریعہ بھی پہنچ سکتا ہے تیسری قسم یعنی حج میں نیابت عذر کے وقت چل سکتی ہے، کیونکہ یہ عبادت مالی ہونے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب ۱۱۶۶۔ اَلْحَجّ عَمَّنْ لَّا یَسْتَطِیْعُ الثُّبُوتَ عَلَی الرَّاحِلَۃِ

۱۱۶۶۔ اس کی طرف سے حج، جس میں سواری پر بیٹھنے کی سکت نہ ہو۔

(۱۷۲۶) حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ امْرَاَۃً ح حَدَّثَنَا مُوْسٰی ابْنُ اِسْمٰعِیلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَتْ امْرَاَۃٌ مِنْ خَثْعَمٍ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِیْضَۃَ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ فِی الْحَجِّ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَایَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّسْتَوِیَ عَلَی الرَّاحِلَۃِ فَهَلْ یَقْضِیْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

۱۷۲۶۔ ہم سے ابو عاصم نے ابن جریج کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے ان سے سلیمان بن یسار نے ان سے ابن عباس نے اور ان سے فضل رضی اللہ عنہم نے کہ ایک خاتون ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر قبیلہ خثعم کی ایک خاتون حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج کا جو فریضہ اس کے بندوں پر ہے اسے میرے بوڑھے باپ نے بھی پالیا ہے لیکن ان میں اتنی سکت بھی نہیں کہ سواری پر بیٹھ بھی سکیں تو کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کرلوں تو ان کا حج ہو جائے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔

باب ۱۱۶۷۔ حَجُّ الْمَرْاَۃِ عَنِ الرَّجُلِ

۱۱۶۷۔ عورت کا حج، مرد کے بدلہ میں۔

(۱۷۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَّالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ الْفَضْلُ رَدِیْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَتْ امْرَاَۃٌ مِّنْ خَثْعَمٍ فَجَعَلَ الْفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْهَا وَتَنْظُرُ اِلَیْهِ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَی الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ اِنَّ فَرِیْضَۃَ اللّٰهِ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَثْبُتُ عَلَی الرَّاحِلَۃِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَ ذٰلِکَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ

۱۷۲۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سلیمان بن یسار نے ان سے عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ فضلؓ رسول اللہ ﷺ کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں قبیلہ خثعم کی ایک خاتون آئیں فضل رضی اللہ عنہ ان کو دیکھنے لگے اور وہ فضل رضی اللہ عنہ کو دیکھنے لگیں، اس لئے نبی کریم ﷺ فضلؓ کا چہرہ دوسری طرف پھیرنے لگے، خاتون نے کہا کہ اللہ کا فریضہ (حج) میری بوڑھے والد نے پالیا ہے، لیکن وہ سواری پر بیٹھ بھی نہیں سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے، (اس حدیث پر نوٹ گزر چکا ہے)

باب ۱۱۶۸۔ حَجُّ الصِّبْیَانِ

۱۱۶۸۔ بچوں کا حج۔ ❶

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) کے ساتھ فی الجملہ بدنی بھی ہے اور اس لئے عذر کے وقت شریعت نے اس میں نیابت کی اجازت دی ہے مصنف نے اس حدیث کے عنوان میں لکھا ہے کہ مرد کسی عورت کے بدلہ میں حج کرسکتا ہے حدیث میں اگرچہ اس کا کوئی ذکر نہیں لیکن مسئلہ صاف ہے اگرچہ دونوں کے احرام میں معمولی سا فرق ہوتا ہے پھر اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(ہذا حاشیہ) ❶ بچوں کی تمام عبادات کا شریعت نے اعتبار کیا ہے، البتہ چونکہ شریعت نے خود انہیں عبادت کا، بالغ ہونے سے پہلے، مکلف نہیں قرار دیا ہے اس لئے تمام فرائض، بچوں کی طرف سے نفل رہیں گے، حج میں بھی یہی صورت ہے بچپن میں اگر کوئی حج کرے تو شریعت کی نظر میں اس کا اعتبار ضرور ہے، لیکن بڑے اور بالغ ہونے کے بعد اگر حج کی شرائط پائی گئیں تو پھر دوبارہ حج فرض ہو جائے گا۔ کیونکہ پہلا حج نفلی ہوا تھا۔

(۱۷۲۸) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَان حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَايَقُوْلُ بَعَثَنِيْ اَوْ قَدَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

۱۷۲۸۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے مزدلفہ کی رات، سامان کے ساتھ آگے بھیج دیا تھا۔

(۱۷۲۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلْتُ وَقَدْنَاهَزْتُ الْحُلُمَ اَسِيْرُ عَلٰى اَتَانٍ لِّيْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ بِمِنًى حَتّٰى سِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَرَتَعَتْ فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِنًى فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۱۷۲۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی ان سے ان کے بھتیجے، ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے ان کے چچا نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اپنی ایک گدھی پر سوار ہو کر حاضر ہوا (منیٰ میں) اس وقت قریب البلوغ تھا، رسول اللہ ﷺ منیٰ میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے میں پہلی صف کے ایک حصہ کے سامنے سے ہو کر گزرا، پھر سواری سے نیچے اتر آیا، اور اسے چرنے کے لئے چھوڑ دیا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شریک ہو گیا، یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے بیان فرمایا کہ یہ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ کا واقعہ ہے۔

(۱۷۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حُجَّ بِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ

۱۷۳۰۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن یوسف نے اور ان سے سائب بن یزید نے کہ مجھے ساتھ لے کر (میرے والد نے) رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کیا تھا میں اس وقت سات سال کا تھا۔

(۱۷۳۱) حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا الْقٰسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ يَقُوْلُ لِلسَّآئِبِ ابْنِ يَزِيْدَ وَكَانَ قَدْ حُجَّ بِهٖ فِيْ ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۳۱۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی انہیں قاسم بن مالک نے خبر دی انہیں جعید بن عبدالرحمٰن نے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے سنا، انہوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، سائب کو نبی کریم ﷺ کے سامان کے ساتھ حج کرایا گیا تھا۔ [1]

باب ۱۱۶۹. حَجِّ النِّسَآءِ وَ قَالَ لِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ

۱۱۶۹۔ عورتوں کا حج، مجھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ان کے دادا نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری حج کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ کی ازواج کو حج کی اجازت دی تھی، اور ان کے ساتھ عثمان بن عفان اور

[1] یعنی وہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ کے سامان کے ساتھ تھے، دوسری روایتوں میں ہے کہ اس وقت وہ نابالغ تھے روایت تفصیل کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز کے سوال اور سائب کے جواب کے ساتھ آئندہ آئے گی۔

عفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ

عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما کو بھیجا تھا۔

(۱۷۳۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالوَاحِدِ حَدَّثَنَا حبيْبُ بْنُ اَبِي عُمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَآئِشَةُ بِنْتُ طلحة عنْ عائشة امِّ المؤمنِين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قالتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الا نَغْزُوْا وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ فقال لكنّ احسن الجهادِ واجملهُ الحجُّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَلا اَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ اِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی عمرہ نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے عائشہ بنت طلحہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یارسول اللہ! ہم بھی کیوں نہ آپ کے ساتھ جہاد اور غزووں میں شریک ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کے لئے سب سے عمدہ اور سب سے مناسب جہاد حج ہے، حج مقبول عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سن لیا ہے، حج میں کبھی نہیں چھوڑتی۔

(۱۷۳۳) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَان حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ مَّوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عليْهِ وسلَّمَ لَا تُسافِرِ الْمرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وَلَايدْخلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ اِلَّا وَ معَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا وَالْمَرأتِي تُرِيْدُ الحجَّ فقالَ اخْرُجْ مَعَهَا

۱۷۳۳۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس کے مولی معبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کوئی عورت ذی رحم محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور کوئی شخص کسی عورت کے پاس اس وقت تک نہ جائے جب تک وہاں ذی رحم محرم موجود نہ ہو، ایک شخص نے پوچھا، یارسول اللہ میں تو فلاں لشکر میں شریک ہونا چاہتا ہوں، لیکن میری بیوی کا ارادہ حج کا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ۔

(۱۷۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا حَبِيْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عطاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهما قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهٖ قَالَ لِاُمِّ سَنَان الاَ نصَارِيَّةِ مَامَنعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ اَبُوفُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهٗ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَالْاٰخَرُ يَسْقِي اَرْضًا لَّنَا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْحَجَّةً مَّعِيْ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ عَبدِالْكَرِيْمِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۳۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں یزید بن زریع نے خبر دی انہیں حبیب معلم نے خبر دی انہیں عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ تمہیں حج کرنے سے کیا چیز مانع رہی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ ابوفلاں! مراد ان کے اپنے شوہر سے تھی، ان کے پاس دو اونٹ تھے، ایک پر تو وہ خود حج کو چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے آپ نے اس پر ارشاد فرمایا کہ رمضان میں عمرہ حج کی قضا بن جائے گا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میرے ساتھ حج ❶ (کی قضا بن جائے گا) اس کی روایت ابن جریج نے عطاء کے واسطہ سے کی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔ اور عبیداللہ نے

❶ آنحضور ﷺ کے ساتھ حج کرنے کی بہت بڑی فضیلت تھی، جس سے ام سنان محروم رہ گئی تھیں، حج ان پر فرض نہیں تھا، اس لئے آنحضور ﷺ نے ان کی دلداری کے لئے فرمایا کہ رمضان میں اگر وہ عمرہ کرلیں تو اسی محرومی کا کفارہ بن جائے گا اس سے رمضان میں عمرہ کی فضیلت بھی سمجھ میں آتی ہے۔

عبدالکریم کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے عطاء نے ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

(۱۷۳۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبدِالمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَغَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتِي عَشَرَةَ غَزْوَةً قَالَ اَرْبَعًا سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِي وَاٰنَقْنَنِيْ اَنْ لَاتُسَافِرَامْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَّلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ الفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَالصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

۱۷۳۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے عبدالملک بن عمیر نے، ان سے زیاد کے مولیٰ قزعہ نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوے کئے تھے آپ نے فرمایا کہ میں نے چار باتیں نبی کریم ﷺ سے سنی تھیں، یا یہ کہ چار باتیں وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے (آپ نے فرمایا کہ) یہ باتیں مجھے انتہائی پسند بھی ہیں، یہ کہ کوئی عورت، دو دن کا سفر اس وقت تک نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی ذو رحم محرم نہ ہو، نہ عید الفطر اور عید الضحیٰ کے روزے رکھے جائیں، نہ عصر کی نماز کے بعد غروب ہونے سے پہلے اور نہ صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے کوئی نماز پڑھی جائے اور نہ تین مساجد کے سوا کسی کے لئے شد رحال (سفر) کیا جائے، مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

باب ۱۱۷۰۔ مَنْ نَّذَرَ الْمَشْيَةَ اِلَى الْكَعْبَةِ

۱۱۷۰۔ جس نے کعبہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی۔

(۱۷۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدِ نِ الطَّوِيْلِ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُّهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَابَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ

۱۷۳۶۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں فزاری نے خبر دی، انہیں حمید طویل نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لئے چل رہا تھا، آپ ﷺ نے پوچھا، ان صاحب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی، اس پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے کو اذیت میں ڈالیں، پھر آپ ﷺ نے انہیں سوار ہونے کا حکم دیا۔

(۱۷۳۷) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ ابْنُ اَبِي اَيُّوْبَ اَنَّ يَزِيْدَ ابْنَ اَبِي حَبِيْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا الخَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِي اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَاَمَرَتْنِي اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهٗ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ قَالَ وَكَانَ

۱۷۳۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی کہ ابن جریج نے انہیں خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن ابی ایوب نے خبر دی، انہیں یزید بن ابی حبیب نے خبر دی، انہیں ابوالخیر نے خبر دی کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میری بہن نے نذر مانی تھی کہ بیت اللہ وہ پیدل جائیں گی، پھر انہیں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے بھی پوچھ لوں چنانچہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پیدل چلیں اور سوار بھی

اَبُو الْخَیْرِ لَا یُفَارِقُ عُقْبَةَ

(۱۷۳۸) حَدَّثَنَا اَبُوعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ یَحیَیٰ ابْنِ اَیُّوبَ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِی الْخَیرِ عَنْ عُقْبَةَ فَذَکَرَ الحَدِیْثَ

باب ۱۱۷۱. حَرَمِ الْمَدِیْنَةِ

(۱۷۳۹) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ اَبُوعَبدِالرَّحمٰنِ الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ مِّنْ کَذَا اِلٰی کَذَا لَا یُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَایُحْدَثُ فِیْهَا حَدَثٌ مَّنْ اَحدَثَ فِیْهَا حَدَثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَمَلٰئِکَتِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

(۱۷۴۰) حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَاَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَابَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُونِی فَقَالُوا لَانَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَاَمَرَ بِقُبُورِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالخَرِبِ فَسُوِّیَتْ وَبِالنَّخلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخلَ قِبلَةَ المَسْجِدِ

(۱۷۴۱) حَدَّثَنَا اِسمَاعِیلُ بْنُ عَبدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِی اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ مَابَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی لِسَانِی قَالَ وَاَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَنِی حَارِثَةَ فَقَالَ اَرَاکُم یَا بَنِی حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُم مِّنَ الحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَل اَنْتُم فِیْهِ

(۱۷۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحمٰنِ حَدَّثَنَا سُفیٰنُ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اِبرَاهِیْمَ

ہو جائیں، ابوالخیر ہمیشہ عقبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتے تھے۔

۱۷۳۸۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے یحییٰ بن ایوب نے، ان سے یزید نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ نے، پھر حدیث بیان کیا۔

۱۷۱۱۔ مدینہ کا حرم۔

۱۷۳۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابوعبدالرحمٰن احول عاصم نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مدینہ حرم ہے، فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک، اس حد میں نہ کوئی درخت کاٹا جائے نہ کوئی جنابت کی جائے اور جس نے بھی کوئی جنابت کی، اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے۔

۱۷۴۰۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا آپ نے فرمایا، اے بنونجار تم (اپنی اس زمین کی) مجھ سے قیمت لے لو، لیکن انہوں نے عرض کی کہ ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں، پھر آنحضور ﷺ نے مشرکوں کی قبروں کے متعلق فرمایا اور وہ اکھاڑ دی گئیں، ویرانہ کے متعلق حکم دیا اور وہ برابر کر دیا گیا کھجور کے درختوں کے متعلق حکم دیا اور وہ کاٹ دیئے گئے پھر کھجور کے درخت مسجد کے قبلہ کی طرف بچھا دیئے گئے۔

۱۷۴۱۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے عبداللہ نے ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میری زبان سے مدینہ کے دونوں پتھریلے علاقہ کے درمیان کے حصے کی حرمت قائم کر دی گئی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بنوحارثہ کے یہاں آئے اور فرمایا، بنوحارثہ! میرا خیال ہے کہ تم لوگ حرم سے باہر ہو گئے ہو، پھر آپ ﷺ نے مڑ کر دیکھا اور فرمایا کہ نہیں بلکہ تم لوگ حرم کے اندر ہی ہو۔

۱۷۴۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے،

التَّيمِي عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاعِندَنَا شَيْءٌ اِلَّاكِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَّابَيْنَ عَآئِرٍ اِلٰى كَذَا مَنْ اَحدَثَ فِيهَا اَوْاٰوٰى مُحدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا صَرفٌ وَّلا عَدلٌ وَّقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ اَخفَرَ مُسلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرفٌ وَّلا عَدلٌ وَّمَنْ تَوَلّٰى قَومًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرفٌ وَّلا عَدلٌ

ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور نبی کریم ﷺ کے اس صحیفہ کے سوا جو نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے اور کوئی چیز (شرعی احکام کے متعلق لکھی ہوئی صورت میں) نہیں ہے، ❶ مدینہ، عائر سے فلاں مقام تک حرم ہے جس نے اس حد میں جنابت کی یا کسی جنابت کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل، فرمایا کہ تمام مسلمان کی امان ایک ہے اس لئے اگر کسی مسلمان کی (دی ہوئی امان میں، دوسرے مسلمان نے) بدعہدی ❷ کی تو اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل۔ ❸

باب ۱۱۷۲. فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَاَنَّهَا تَنفِي النَّاسَ

۱۱۷۲۔ مدینہ کی فضیلت، مدینہ (برے) آدمیوں کو نکال دیتا ہے۔

(۱۷۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاالْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَّقُولُ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُولُونَ

۱۷۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن سعید نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحباب سعید بن یسار سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، مجھے ایک ایسے شہر (میں ہجرت کا) حکم ہوا ہے جو دوسرے شہروں کو مغلوب کرے گا (کفارو

---

❶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی بہت سی احادیث قلم بند کر لی تھیں، اسی صحیح بخاری کی کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کا لکھا ہوا مجموعہ حدیث، جو صحیفہ علی سے مشہور ہے، کافی ضخیم تھا اس میں زکوۃ، حرمت مدینہ، خطبہ حجۃ الوداع اور اسلامی دستور کے نکات، جو انہوں نے آنحضور ﷺ سے سنے تھے لکھ لئے تھے اس حدیث میں کتاب اللہ کے ساتھ جس صحیفہ کا ذکر ہے یہ وہی صحیفہ علی ہے حضرت علیؓ اس صحیفہ کا اکثر حوالہ دیا کرتے ہیں۔ ❷ یعنی کفار کے ساتھ حالت جنگ میں اگر کسی بھی مسلمان نے کسی دشمن کافر کو امان دے دی تو تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مسلمان کی دی ہوئی امان کا پاس ولحاظ رکھیں اور اس کافر کو کسی قسم کا نقصان یا اذیت نہ پہنچنے دیں اگر اس عہد وامان کا کسی مسلمان نے لحاظ نہ کیا اور بد عہدی کی تو اس پر لعنت ہے۔ ❸ مصنف رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ جس طرح مکہ حرم ہے اسی طرح مدینہ بھی حرم ہے کیونکہ ان احادیث میں بصراحت مدینہ کو حرم کہا گیا ہے حنفی فقہ کی بعض کتابوں میں یہ تصریح کردی گئی ہے کہ مدینہ کے لئے کوئی حرم نہیں علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب احادیث سے بصراحت اس کا ثبوت ملتا ہے تو اس طرح کی تعبیر کی گنجائش نہیں رہ جاتی جیسے بعض حنفی فقہ کی کتابوں میں ہے انہوں نے لکھا ہے کہ ان فقہاء نے جس نقطہ نظر کی بنیاد پر لکھا ہے وہ بنیاد تو صحیح ہے البتہ قصور تعبیر کا ہے اگر اس تعبیر کی بجائے یہ لکھ دیا جائے کہ حرم اگرچہ مدینہ کا بھی ہے لیکن مکہ کے حرم کی طرح نہیں ہے کیونکہ مکہ کے حرم کے جو احکام ہیں وہ مدینہ کے حرم کے نہیں اس لئے حرمت مدینہ کی بھی ثابت ہے لیکن مکہ کی حرمت سے مختلف! تو بات صاف تھی کیونکہ تمام امت کا اسی کے مطابق عمل ہے مکہ کے حرم سے اگر درخت کاٹ لئے جائیں تو اس پر جزاء واجب ہو جاتی ہے لیکن مدینہ کے حرم سے درخت کاٹنے پر کسی نے جزاء واجب نہیں قرار پائی، اسی عنوان کی ایک حدیث میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے اور مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے درخت کاٹنے کا حکم دیا تھا اور اس حکم کے مطابق کھجور کے جو درخت تھے وہ کاٹ دیئے گئے تھے اس طرح کے واقعات خود دور نبوت میں ملتے ہیں، درحقیقت مدینہ کو حرم قرار دے کر اس حرم کے درخت کاٹنے کی جو آپ ﷺ نے ممانعت فرمائی تھی اس سے مقصد صرف یہ تھا کہ مدینہ سے ایسے درخت نہ کاٹے جائیں جن سے حرم کی رونق اور اس کی ہریالی کو نقصان پہنچے۔

يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

منافقین) اسے یثرب کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے (برے) لوگوں کو اس طرح باہر کردیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو۔

باب۱۱۷۳ : اَلْمَدِيْنَةُ طَابَةٌ

۱۱۷۳۔ مدینہ کا نام طابہ۔

۱۷۴۴ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيىٰ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكٍ حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةٌ

۱۷۴۴۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عباس بن سہل بن سعد نے اور ان سے ابوحمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ تبوک سے، نبی کریم ﷺ کے ساتھ واپس ہوتے ہوئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہے طابہ۔

باب۱۱۷۴ . لَا بَتَي الْمَدِيْنَةِ

۱۱۷۴۔ مدینہ کے دو پتھریلے علاقے۔

(۱۷۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَوْرَاَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِيْنَةِ تَرْتَعُ مَاذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا حَرَامٌ

۱۷۴۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں مدینہ میں ہرن چرتے ہوئے دیکھوں تو انہیں کبھی نہ بھڑکاؤں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مدینہ کے دو پتھریلے علاقے کے درمیان حرم ہے۔

باب۱۱۷۵ . مَنْ رَّغِبَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ

۱۱۷۵۔ جس نے مدینہ سے اعراض کیا۔

(۱۷۴۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَاكَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَاٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا

۱۷۴۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زُہری نے بیان کیا کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگ مدینہ کو بہتر حالت میں چھوڑیں گے، پھر وہاں ایسے حیوانات کی ریل پیل ہوجائے گی جو چارے کی تلاش میں شہروں کا رخ کرتے ہیں، آپ کی مراد درندے جانوروں اور پرندوں سے تھی، پھر آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے تا کہ اپنی بکریوں کو ہانک لے جائیں، لیکن وہاں انہیں صرف وحشی جانور نظر آئیں گے، آخر ثنیۃ الوداع تک جب پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے (یہ قرب قیامت کا واقعہ ہے۔)

(۱۷۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيٰنَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُّبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ

۱۷۴۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے، انہیں عبداللہ بن زبیر نے اور ان سے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو

بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْكَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاتِي قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْكَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

اوران کوجوان کی بات مان جائیں گے،سوار ہوکر لے جائیں گے (یمن میں قیام کے لئے) کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا،اور شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اوراپنے گھر والوں اور تمام ان لوگوں کو جوان کی بات مان لیں گے اپنے ساتھ لے جائیں گے،کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے،اور عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو تیز دوڑاتے ہوئے لائیں گے اوراپنے گھر والوں کواور جوان کی بات مان لیں گے اپنے ساتھ لے جائیں گے،کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔ ❶

باب۱۱۷۶ . اَلْاِيمَانُ يَارِزُ اِلَى الْمَدِينَةِ

۱۱۷۶۔ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا۔

(۱۷۴۸) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِيمَانَ لَيَارِزُ اِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا

۱۷۴۸۔ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی،کہا کہ مجھ سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی ان سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے،ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا،جیسے سانپ اپنے بل میں آجایا کرتا ہے۔

باب۱۱۷۷ . اِثْمِ مَنْ كَادَاَهْلَ الْمَدِينَةِ

۱۱۷۷۔اہل مدینہ سے فریب کرنے کا گناہ۔

(۱۷۴۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكِيدُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ

۱۷۴۹۔ہم سے حسین بن حریث نے حدیث بیان کی انہیں فضل نے خبر دی انہیں جعید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا تھا،انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا،آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اہل مدینہ کے ساتھ جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا،جیسے نمک پانی میں گھل جایا کرتا ہے۔

باب۱۱۷۸ . اٰطَامِ الْمَدِينَةِ

۱۱۷۸۔مدینہ کے محلات۔

(۱۷۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ سَمِعْتُ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۵۰۔ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی،ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اورانہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بلند

❶ ان احادیث میں جو پیشن گوئی کی گئی ہے وہ حرف بحرف صحیح نکلی اور یہ آنحضور ﷺ کی نبوت پر شاہد عدل ہے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم کے حالات میں ملتا ہے کہ جب ممالک فتح ہوئے تو وہ لوگ دور دراز علاقوں میں پھیل گئے،لیکن اپنے آخری وقت مدینہ پہنچ گئے اور وفات اسی مقدس شہر میں ہوئی۔

عَلٰی اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّي لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَّسُلَيْمٰنُ ابْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

مقام سے مدینہ کے محلات میں سے ایک محل دیکھا اور فرمایا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تمہیں بھی نظر آ رہا ہے؟ میں بوندوں کے گرنے کی جگہ کی طرح، تمہارے گھروں میں فتنوں کے نازل ہونے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں اس روایت کی متابعت معمر اور سلیمان بن کثیر کے واسطے سے کی ہے۔

باب ۱۱۷۹. لا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ

۱۱۷۹۔ دجال، مدینہ میں نہیں آسکے گا۔

(۱۷۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰی كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

۱۷۵۱۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ان کی والد نے ان سے ان کے دادا نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مدینہ پر دجال کا رعب بھی نہیں پڑے گا اس دور میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

(۱۷۵۲) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَّايَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ

۱۷۵۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نعیم بن عبداللہ مجمر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں نہ اس میں سے طاعون آسکتا ہے نہ دجال۔

(۱۷۵۳) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ صَآفِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

۱۷۵۳۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ولید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے اسحٰق نے حدیث بیان کی انس سے انس بن مالک نے رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کوئی ایسا شہر نہیں ملے گا جسے دجال نے پامال نہ کردیا ہو، سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ ان کے ہر راستے پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کانپے گی جس سے ایک ایک کافر اور منافق کو اللہ تعالیٰ (حرمین شریفین سے) باہر کردے گا۔

(۱۷۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَنْ قَالَ يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَدْخُلَ

۱۷۵۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی آپ نے اپنی حدیث میں یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ دجال مدینہ کی ایک ویران زمین تک پہنچے گا، حالانکہ مدینہ میں داخلہ اس کے

نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ يَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ بِالْمَدِيْنَةِ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِىْ حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَه' فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُه' هَلْ تَشُكُّوْنَ فِى الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُه' ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّى الْيَوْمَ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اقْتُلُه' فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ

لئے ممکن نہیں ہوگا اس دن ایک شخص اس کی طرف ،نکل کر بڑھیں گے یہ لوگوں میں ایک بہترین فرد ہوں گے یا (یہ فرمایا کہ) بہترین لوگوں میں ہوں گے ،وہ شخص کہیں گے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم وہی دجال ہو جس کے متعلق ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اطلاع دی تھی ، دجال کہے گا کیا اگر میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر ڈالوں تو تم لوگوں کو میرے معاملہ میں کوئی شبہ رہ جائے گا اس کے حواری کہیں گے کہ نہیں چنانچہ دجال انہیں قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا جب دجال انہیں زندہ کر دے گا تو وہ کہیں گے ، بخدا جس درجہ مجھے آج تمہارے متعلق بصیرت حاصل ہوئی اتنی کبھی نہ تھی دجال کہے گا ، لاؤ تو اسے قتل کروں لیکن اس مرتبہ وہ قابو نہ پا سکے گا۔

باب ۱۱۸۰ . الْمَدِيْنَةُ تَنْفِى الْخَبَثَ

۱۱۸۰۔ مدینہ برائی کو دور کرتا ہے۔

(۱۷۵۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ جَآءَ اَعْرَابِىٌّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَه' عَلَى الْاِسْلَامِ فَجَآءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُوْمًا فَقَالَ اَقِلْنِىْ فَاَبٰى ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِىْ خَبَثَهَا وَ تَنْصَعُ طِيْبَهَا

۱۷۵۵۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام پر بیعت کی ، دوسرے دن آیا تو اسے بخار چڑھا ہوا تھا کہنے لگا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ ﷺ نے تین مرتبہ تو انکار کیا ، پھر فرمایا مدینہ کی مثال بھٹی کی ہے کہ میل کچیل کو دور کر کے خالص جوہر کو نکھار دیتی ہے۔

(۱۷۵۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِىِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ فِرْقَةٌ لَّا نَقْتُلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَالَكُمْ فِى الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا تَنْفِى الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِى النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

۱۷۵۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے علی بن ثابت نے ان سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا ، آپ فرما رہے تھے کہ جب نبی کریم ﷺ احد تشریف لے گئے (جنگ احد کے موقعہ پر) تو جو لوگ آپ کے ساتھ تھے ، ان میں سے کچھ لوگ واپس آ گئے (یہ منافقین تھے) ان میں سے ایک جماعت نے تو یہ کہا کہ ہم انہیں قتل کر دیں گے اور ایک جماعت نے کہا کہ قتل نہ کرنا چاہئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی " فما لکم فی المنافقین فئتین الخ "۔ اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ (برے) لوگوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔

باب ۱۱۸۱ .

۱۱۸۱۔

(۱۷۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۱۷۵۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَةِ ضِعْفَیْ مَاجَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ تَابَعَه' عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ یُوْنُسَ

انہوں نے یونس سے انہوں نے بن شہاب سے سنا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ جتنی آپ نے مکہ میں برکت عطا فرمائی ہے مدینہ میں اس سے دوگنی برکت نازل فرمایئے اس روایت کی متابعت عثمان بن عمر نے یونس کے واسطہ سے کی۔

(۱۷۵۸) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِیْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَه' وَاِنْ كَانَ عَلٰی دَآبَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

۱۷۵۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، اسماعیل بن جعفر، حمید اور ان سے انسؓ نے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی سفر سے واپس آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے، تو اپنی سواری تیز کر دیتے اور اگر کسی جانور کی پشت پر ہوتے تو مدینہ کی محبت میں اسے ایڑ لگاتے۔

باب ۱۱۸۲. كَرَاهِیَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَی الْمَدِیْنَةُ

۱۱۸۲۔ اس بات پر نبی کریم ﷺ کا اظہار ناپسندیدگی کہ مدینہ سے ترک اقامت کی جائے۔

(۱۷۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِیُّ عَنْ حُمَیْدِ نِ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرَادَ بَنُوْسَلِمَةَ اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَی الْمَدِیْنَةُ وَ قَالَ یَابَنِیْ سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ فَاَقَامُوْا

۱۷۵۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں فزاری نے خبر دی انہیں حمید طویل نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو سلمہ نے چاہا کہ مسجد نبوی سے قریب اقامت اختیار کر لیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے یہ پسند نہیں کیا کہ مدینہ (کے کسی حصہ سے بھی) ترک اقامت کی جائے، آپ ﷺ نے فرمایا اے بنو سلمہ! تم اپنے آثار قدم کو کیوں نہیں شمار کرتے! چنانچہ بنو سلمہ (اپنی اصلی اقامت گاہ میں رہے)۔

باب ۱۱۸۳.

۱۱۸۳۔

(۱۷۶۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ یَّحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ خُبَیْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ

۱۷۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ مجھ سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان، جنت کا ایک باغ ہے اور میرا منبر، میرے حوض (کوثر) پر ہے۔

(۱۷۶۱) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وُعِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَّبِلَالٌ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰی یَقُوْلُ كُلُّ امْرِیءٍ مُّصَبَّحٌ فِیْ اَهْلِهٖ وَالْمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمّٰی یَرْفَعُ عَقِیْرَتَه' یَقُوْلُ اَلَالَیْتَ شِعْرِیْ هَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَةً بِوَادٍ وَّحَوْلِیْ اِذْخِرٌ

۱۷۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخار میں مبتلا ہو گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ جب بخار میں مبتلا ہوئے تو یہ شعر پڑھتے، ہر آدمی اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے، حالانکہ موت اس کے چپل کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے اور بلال رضی اللہ عنہ کا بخار اترتا تو آپ بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے، کاش! ایک رات، میں مکہ کی وادی میں گزار سکتا اور میرے چاروں طرف

وَّجَلِيْلُ وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًامِيَاهَ مَجِنَّةٍ وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَّطَفِيْلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَا اَخْرَجُوْنَا مِنْ اَرْضِنَا اِلٰى اَرْضِ الْوَبَآءِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْاَشَدَّ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَفِيْ مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَهِيَ اَوْبَأُ اَرْضِ اللّٰهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِيْ نَجْلًا تَعْنِيْ مَآءً اٰجِنًا

اذخر اور جلیل (گھاس) ہوتیں۔ کاش! ایک دن میں مجنہ کے پانی پر پہنچتا اور کاش میں شامہ اور طفیل (پہاڑوں کو) دیکھ سکتا۔ کہا کہ اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف کو اپنی رحمت سے دور کر دے جس طرح انہوں نے ہمیں اپنے وطن سے اس بیماری کی زمین میں نکالا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت اسی طرح پیدا کر دے جس طرح مکہ کی محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ! اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما اور اسے ہمارے مناسب کر دے، یہاں کے بخار کو جحفہ منتقل کر دے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ آئے تو یہ خدا کی سب سے زیادہ وبا والی سرزمین تھی، ❶ انہوں نے (اس کی وجہ) بتائی کہ وادی بطحان (مدینہ کی ایک وادی) سے متعفن اور بدبودار پانی بہا کرتا تھا۔

(۱۷۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَّوْحِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَهٗ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۱۷۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن یزید نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا کیجئے اور میری موت اپنے رسول اللہ ﷺ کے شہر میں مقدر کیجئے، ابن زریع نے، روح بن قاسم کے واسطہ سے انہوں نے زید بن اسلم کے واسطہ سے، انہوں نے اپنی والدہ کے واسطہ سے انہوں نے حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا تھا، ہشام نے بیان کیا، ان سے زید نے ان سے ان کے والد نے، ان سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

---

❶ رسول اللہ ﷺ کی دعاء کی برکت سے یہاں کی بیماریاں یکسر ختم ہو گئیں تھیں!!

کتاب الصوم

روزہ کے مسائل!!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۱۸۴. وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

۱۱۸۴۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اے ایمان والو! تم پر بھی روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے گزر چکے تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو"!!

(۱۷۶۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ اِلَّا اَنْ تَطَّوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ مَافَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِلَّا اَنْ تَطَّوَّعَ شَيْئًافَقَالَ اَخْبِرْنِیْ بِمَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنَ الزَّكٰوةِ قَالَ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَآئِعَ الْاِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِیْٓ اَكْرَمَکَ لَااَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ اَوْدَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ

۱۷۶۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابو سہیل نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بال بکھر رہے تھے اس نے پوچھا، یا رسول اللہ! بتایئے، مجھ سے پر اللہ تعالیٰ نے کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں، یہ دوسری بات ہے کہ تم اپنی طرف سے نفل پڑھ لو (کہ یہ مزید قربت خداوندی کا باعث ہے) پھر اس نے کہا، بتایئے، اللہ تعالیٰ نے مجھ پر روزے کتنے فرض کئے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے یہ دوسری بات ہے کہ تم خود اپنے طور پر کچھ نفلی روزے رکھ لو پھر اس نے پوچھا، اور بتایئے، زکوٰۃ کس طرح مجھ پر اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے آنحضور ﷺ نے اسے اسلام کا نصاب (جو زکوۃ سے متعلق ہے) بتا دیا اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کی تکریم کی ہے، نہ میں اس میں، جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کر دیا ہے اپنی طرف سے کچھ بڑھاؤں گا اور نہ گھٹاؤں گا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو کامیاب ہوگا۔ یا (آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ) اگر سچ کہا ہے تو جنت میں جائے گا۔

(۱۷۶۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِکَ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ لَايَصُوْمُهٗ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ صَوْمَهٗ

۱۷۶۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ہے ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کا روزہ رکھا تھا اور آپ نے اس کے رکھنے کا (صحابہ کو ابتداء اسلام میں) حکم دیا تھا پھر جب رمضان کے روزے فرض کئے گئے تو (عاشوراء کا روزہ) چھوڑ دیا گیا اور عبداللہ رضی اللہ عنہ صرف اس لئے عاشورا کا روزہ رکھتے تھے تاکہ آنحضور ﷺ کے روزے کی اتباع ہو جائے۔

(۱۷۶۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

۱۷۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان

يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ اَنَّ عَرَاكَ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَه، اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَه، اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهٖ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ

کی ان سے یزید بن ابی حبیب نے اور ان سے عراک بن مالک نے حدیث بیان کی انہیں عروہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا، تا آنکہ رمضان کے روزے فرض ہوگئے (تو یوم عاشوراء کے روزہ کی فرضیت منسوخ ہوگئی) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے یوم عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

باب ۱۱۸۵. فَضْلِ الصَّوْمِ

۱۱۸۵۔ روزہ کی فضیلت۔

(۱۷۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَاِنِ امْرُؤٌا قَاتَلَه، اَوْ شَاتَمَه، فَلْيَقُلْ اِنِّىْ صَآئِمٌ مَّرَّتَيْنِ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَه، وَشَرَابَه، وَ شَهْوَتَه، مِنْ اَجْلِىْ الصِّيَامُ لِىْ وَاَنَا اَجْزِىْ بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا

۱۷۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، روزہ ایک ڈھال ہے ❶ اس لئے (روزہ دار) نہ بے ہودہ گوئی کرے، اور نہ جاہلانہ افعال! اور اگر کوئی شخص اس سے لڑنے مرنے کے لئے کھڑا ہو جائے یا اسے گالی دے تو جواب صرف یہ ہونا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں (یہ الفاظ) دو مرتبہ (کہہ دے) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا، پینا اور اپنی شہوات میرے لئے چھوڑتا ہے، روزہ ❷ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ ہوں اور (دوسری) نیکیوں (کا ثواب بھی) اصل نیکی کے دس گنا ہوتا ہے۔

باب ۱۱۸۶. اَلصَّوْمُ كُفَّارَةٌ

۱۱۸۶۔ روزہ کفّارہ بنتا ہے۔

(۱۷۶۷) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

۱۷۶۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے

---

❶ دنیا میں شہوات نفسانی وغیرہ سے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب، عذاب اور دوزخ سے۔ ❷ یعنی دوسری تمام عبادات آدمی دکھاوے کے لئے کرسکتا ہے صرف روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے جس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہوتا ہے کوئی شخص اگر چاہے تو چھپ کر کھا پی سکتا ہے لیکن اگر وہ روزہ پورے آداب کے ساتھ رکھتا ہے تو گویا اس کا باعث صرف اللہ تعالیٰ کا خوف، اس کی رضا کے حصول کی خواہش اور قلب کا تقویٰ ہی ہوسکتا ہے پس جب روزے کا باعث صرف اللہ تعالیٰ کا خوف وخشیت ٹھہرا تو اللہ تعالیٰ ہی براہ راست اس کا بدلہ دیں گے اب ایک آدمی غور کرے) کہ جب انعام دینے والے اللہ تعالیٰ ہوں اور انعام بھی دیں خاص اس وجہ سے کہ ایک عمل صرف انہیں کے لئے ہو [illegible] تو وہ انعام کس قدر بے پایاں ہوگا اگرچہ دوسرے اعمال کا بدلہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے دیا جائے گا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روزہ میں [illegible] کی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو بھی خاص اپنے لئے قرار دے رہے ہیں اور اس کا بدلہ بھی خود ہی دیں گے۔ نیکیوں کے [illegible] اللہ [illegible] رحمت، مغفرت اور جو سامنے ہو، پھر انعام اور اکرام کا اندازہ کون لگا سکتا ہے، تحدید وتعیین کس کی قدرت میں ہے ورنہ عام [illegible] بدلہ اصل سے دس گنا مل جائے۔

حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ اَبِی وَّآئِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ یَّحْفَظُ حَدِیْثًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَیْفَةُ اَنَا سَمِعْتُه' یَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِی اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجَارِهٖ تُکَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصِّیَامُ وَالصَّدَقَةُ قَالَ اَلَیْسَ اَسْئَالُ عَنْ ذِهٖ اِنَّمَا اَسْئَالُ عَنِ الَّتِیْ تَمُوْجُ کَمَا یَمُوْجُ الْبَحْرُ قَالَ وَاِنَّ دُوْنَ ذٰلِکَ بَابًا مُّغْلَقًا قَالَ فَیُفْتَحُ اَوْیُکْسَرُ قَالَ یُکْسَرُ قَالَ ذَاکَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا یُغْلَقَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْه' اَکَانَ عُمَرُ یَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ فَسَاَلَه' فَقَالَ نَعَمْ کَمَا یَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّیْلَةَ

حدیث بیان کی ان سے جامع نے حدیث بیان کی ان سے ابووائل نے اوران سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، فتنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث کسے یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ انسان کے لئے اس کے گھر والے، اس کا مال اوراس کے پڑوسی فتنہ (آزمائش وامتحان) ہیں جس کا کفارہ نماز، روزہ اور صدقہ بن جاتا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا، میری مراد تو اس فتنہ سے تھی جو سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا، اس پر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے اوراس کے فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے (یعنی آپ کے دور میں وہ فتنہ شروع نہیں ہوگا) عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ توڑ دیا جائے گا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر تو قیامت تک کبھی نہ بند ہو پائے گا، ہم نے مسروق سے کہا، آپ حذیفہ سے پوچھئے کہ کیا عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ وہ دروازہ کون ہے چنانچہ مسروق نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں! بالکل اس طرح (انہیں اس کا علم تھا) جیسے رات کے بعد دن کے آنے کا علم ہوتا ہے۔

باب ۱۱۸۷. الرَّیَّانُ لِلصَّائِمِیْنَ

۱۱۸۷۔ روزہ داروں کے لئے ریان۔

(۱۷۶۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا یُّقَالُ لَه' الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْهُ الصَّآئِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَایَدْ خُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَیْرُهُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّآئِمُوْنَ فَیَقُوْمُوْنَ لَایَدْ خُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَیْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ

۱۷۶۸۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جنت کا ایک دروازہ ہے "ریان" ● قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف وہی روزہ دار ہی داخل ہو سکتے ہیں ان کے سوا اور کوئی اس سے داخل نہیں ہوسکتا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں اور روزہ دار کھڑے ہوجائیں گے (جنت میں اس دروازہ سے جانے کے لئے) ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو دروازہ بند کردیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جاسکے گا۔

(۱۷۶۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِی

۱۷۶۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک

● "ریان" ری سے مشتق ہے، جس کے معنی سیرابی کے ہیں، گویا اس دروازہ کا نام روزہ داروں کی خصوصیت کے پیش نظر رکھا گیا ہے، اور قیامت میں صرف روزہ داروں کو اس دروازہ سے جنت کے اندر جانے کا امتیاز حاصل ہوسکے گا، حدیث میں ہے کہ جو شخص اس دروازہ سے داخل ہوگا، وہ کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا۔

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَاعَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاعَلَیَّ مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰی اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اوران سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے اللہ کے راستے میں دومرتبہ خرچ کیا، اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے، جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہوگا اسے جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہوگا، اسے "باب الریان" سے بلایا جائے گا اور جو صدقہ کرنے والا ہوگا، اسے صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یارسول اللہ! جولوگ ان دروازوں) میں سے کسی ایک دروازہ) سے بلائے جائیں گے، مجھے ان سے بحث نہیں، آپ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی انہیں میں سے ہوں گے۔

باب۱۱۸۸. هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ اَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَّاٰی كُلَّهٗ وَاسِعًا وَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ قَالَ لَا تُقَدِّمُوْا رَمَضَانَ

۱۱۸۸۔ رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان؟ اور جن کے خیال میں دونوں کی گنجائش ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور آپ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخ کا) روزہ نہ رکھو۔

(۱۷۷۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ

۱۷۷۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابوسہل نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب رمضان آتا ہے، تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(۱۷۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ اَنَسٍ مَّوْلَی التَّيْمِيِّيْنَ اَنَّ اَبَاهُ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ

۱۷۷۱۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے بنو تیم کے مولیٰ ابن ابی انس نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

(۱۷۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۱۷۷۲۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کہ مجھے سالم نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا رَاَيْتُمُوهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَ فْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْ الَه' وَ قَالَ غَيْرُه' عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَّ يُونُسُ لِهِلَالِ رَمَضَانَ

ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ جب چاند رمضان کے مہینہ کا دیکھو تو روزہ شروع کردو اور جب چاند (شوال کا) دیکھو تو افطار شروع کردو اور اگر بدلی ہو تو اندازہ سے کام کرو، اور بعض نے لیث کے واسطہ سے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل اور یونس نے حدیث بیان کی "رمضان کا چاند۔"

باب ۱۱۸۹. مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا وَّنِيَّةً وَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ

۱۱۸۹۔ جس نے رمضان کے روزے، ایمان کے ساتھ، حصول ثواب کے ارادہ سے اور نیت کرکے رکھے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے فرمایا کہ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا (قیامت میں)۔

(۱۷۷۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَه' مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه وَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَه' مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه

۱۷۷۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی اور ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کے ارادہ سے عبادت کرتا رہا اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کے ارادہ سے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

باب ۱۱۹۰. اَجْوَدُ مَاكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ

۱۱۹۰۔ نبی کریم ﷺ رمضان میں سب سے زیادہ جواد ہوجاتے تھے۔

(۱۷۷۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا بْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَالنَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَايَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَه' جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ اَجْود بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

۱۷۷۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم ﷺ بھلائی اور خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ جواد تھے، اور آپ کا جود اور زیادہ بڑھ جاتا تھا جب جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ سے رمضان میں ملتے تھے، جبرائیل علیہ السلام آنحضور ﷺ سے رمضان کی ہر رات میں ملتے تھے تاآنکہ رمضان گزر جاتا، نبی کریم ﷺ جبرائیل علیہ السلام کو قرآن سناتے اور جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملنے لگتے تو آپ نہایت تیز ہوائے رحمت سے بھی زیادہ سخی اور جواد ہوجاتے تھے۔

باب ۱۱۹۱. مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِه فِي الصَّوْمِ

۱۱۹۱۔ جس نے رمضان میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا۔

(۱۷۷۵) حدّثنا آدمُ ابْنُ اَبِيْ اَيَاسٍ حدَّثنا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ نِالْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيْ

۱۷۷۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ

سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا (روزے رکھ کر) نہیں چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

باب ۱۱۹۲ . هَلْ يَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ اِذَا شُتِمَ

۱۱۹۲۔ کیا اگر کسی کو گالی دی جائے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں۔

(۱۷۷۶) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ نِ الزَّيَّاتِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّي امْرُؤٌ صَآئِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَ اِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ

۱۷۷۶۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انہیں ابوصالح زیات نے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابن آدم (انسان) کا ہر عمل خود اس کا اپنا ہے، سوائے روزے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ایک ڈھال ہے، اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے بے ہودہ گوئی نہ کرنی چاہئے اور نہ شور مچانا چاہئے، اگر کوئی شخص اس سے گالم گلوچ کرنا یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہونا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے، روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی (ایک تو) جب وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے (اور دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کا (بدلہ پاکر) خوش ہوگا۔

باب ۱۱۹۳ . الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ عَنْ نَفْسِهِ الْعُزُوْبَةَ

۱۱۹۳۔ روزہ، اس شخص کے لئے جو مجرد ہونے کی وجہ سے (زنا وغیرہ میں مبتلا ہو جانے کا) خوف رکھتا ہو۔

(۱۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَآءٌ

۱۷۷۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے [illegible] سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے [illegible] بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا، اسی دوران آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی صاحب استطاعت ہو تو اسے نکاح کر لینا چاہئے، کیونکہ نظر کو نیچی رکھنے اور شرم گاہ کو محفوظ رکھنے کا یہ باعث ہے اور اگر کسی میں اتنی استطاعت نہ ہو تو اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ اس سے شہوت ختم ہو جاتی ہے۔

باب ۱۱۹۴ . قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا

۱۱۹۴۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب چاند (رمضان کا) دیکھو تو روزے رکھو اور جب (عید کا) چاند دیکھو تو روزے رکھنا چھوڑ دو، صلہ نے

وقال صلة عن عمار من صام يوم الشك فقد عصى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم

عمار رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ جس نے شک کے دن کا روزہ رکھا تو اس نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ ❶

(۱۷۷۸) حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر رمضان فقال لا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروه فان غم عليكم فاقدروا له

۱۷۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ان سے مالک نے، ان سے نافع اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا، پھر فرمایا جب تک چاند نہ دیکھو (انتیس کا تیس تاریخ پوری ہو جائے) روزہ شروع نہ کرو، اسی طرح جب تک چاند نہ دیکھ لو افطار بھی نہ شروع کرو، اور اگر چاند چھپ جائے تو اندازہ کرلو۔

(۱۷۷۹) حدثنا عبدالله بن مسلمة حدثنا مالك عن عبدالله بن دينار عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشهر تسع وعشرون ليلة فلا تصوموا حتى تروه فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلثين

۱۷۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک مہینہ کی (کم از کم انتیس راتیں) ہوتی ہیں۔ اس لئے (انتیس پوری ہو جانے پر) جب تک چاند نہ دیکھ لو، روزہ شروع کرو اور اگر چاند چھپ جائے تو پورے تیس کرلو۔

(۱۷۸۰) حدثنا ابوالوليد حدثنا شعبة عن جبلة بن سحيم قال سمعت ابن عمر رضي الله عنهما يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم الشهر هكذا و هكذا و خنس الابهام في الثالثة

۱۷۸۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ بن سحیم نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مہینہ یوں اور یوں ہے، تیسری مرتبہ کہتے ہوئے آپ ﷺ نے انگوٹھی کو دبالیا۔ ❷

(۱۷۸۱) حدثنا ادم حدثنا شعبة حدثنا محمد بن زياد قال سمعت اباهريرة رضي الله عنه يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم او قال ابو القاسم صلى الله عليه وسلم صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته وان اغمي عليكم فاكملوا عدة ثلثين

۱۷۸۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابو القاسم محمد ﷺ نے فرمایا یا یہ بیان کیا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا، چاند ہی دیکھ کر روزے بھی شروع کرو اور چاند ہی دیکھ کر افطار بھی اور اگر چاند چھپ جائے تو تیس دن پورے کرلو۔

(۱۷۸۲) حدثنا ابوعاصم عن ابن جريج عن يحيى بن عبدالله بن صيفي عن عكرمة بن عبدالرحمن عن ام سلمة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم آلى من نسائه شهرا فلما

۱۷۸۲۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے، ان سے عکرمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواج سے ایک مہینہ تک جدا رہے، پھر جب انتیس دن پورے ہو گئے تو

---

❶ یعنی شعبان کی انتیس تاریخ ہے کسی وجہ سے اس میں شبہ ہو گیا کہ چاند ہوا یا نہیں تو اس دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے، احناف کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خواص اور فقہاء اس دن روزہ رکھیں تو کوئی حرج نہیں۔ ❷ یعنی انگلیوں کے اشارے سے آپ ﷺ نے ایک مہینہ کے دنوں کی تعیین کی ایک ہاتھ میں پانچ انگلیاں ہوتی ہیں اور دو میں دس دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں سے آپ ﷺ نے ہاتھوں کو تین مرتبہ اٹھا کر بتایا کہ مہینہ میں اتنے دن ہوتے ہیں، روایت کے مطابق آنحضور ﷺ نے تیسری مرتبہ انگوٹھے کو دبالیا تھا، جس سے انتیس دن کی تعیین مقصود تھی، ایک مہینے میں تیس دن سے زیادہ نہیں ہوتے قمری حساب سے، اور انتیس دن پر بھی ختم ہو جاتا ہے۔

مَضٰی تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ یَوْمًا غَدَا اَوْرَاحَ فَقِیْلَ لَه' اِنَّکَ حَلَفْتَ اَنْ لَّاتَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ یَکُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِیْنَ یَوْمًا

صبح کے وقت یا شام کے وقت آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے، ان سے کسی نے کہا کہ آپ ﷺ نے تو عہد کیا تھا کہ آپ ایک مہینہ تک ان کے یہاں تشریف نہیں لے جائیں گے۔ (حالانکہ ابھی انتیس دن ہوئے تھے کہ آپ ﷺ تشریف لے گئے) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ (ایلاء کا واقعہ اور اس پر نوٹ گزر چکا ہے اور آئندہ بحث آئے گی۔)

(۱۷۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَکَانَتِ انْفَکَّتْ رِجْلُه' فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَیْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ یَکُوْنُ تِسْعًا وَّ عِشْرِیْنَ

۱۷۸۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج سے جدا رہے تھے اور (ایک مرتبہ) آپ ﷺ کے پاؤں میں موچ آ گئی تھی تو آپ ﷺ نے مشربہ میں انتیس دن قیام کیا تھا پھر اترے تھے اور فرمایا تھا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے (یعنی جس مہینہ کا واقعہ نقل کیا جارہا ہے وہ انتیس دن کا تھا۔)

باب ۱۱۹۵. شَهْرَا عِیْدٍ لَّایَنْقُصَانِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَالَ اِسْحٰقُ وَاِنْ کَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَّقَالَ مُحَمَّدٌ لَا یَجْتَمِعَانِ کِلَاهُمَا نَاقِصٌ

۱۱۹۵۔ عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں رہتے۔ ابوعبداللہ (مصنفؒ) نے کہا کہ اسحاق نے (اس کی تشریح میں یہ فرمایا کہ اگر یہ ناقص ہوں، پھر بھی (اجر کے اعتبار سے) پورے ہوتے ہیں۔ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (مطلب یہ ہے) کہ دونوں ایک سال میں ناقص (انتیس دن کے) نہیں ہو سکتے۔ ❶

(۱۷۸۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ حَدَّثَنِیْ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا یَنْقُصَانِ شَهْرَا عِیْدٍ رَّمَضَانُ وَ ذُو الْحَجَّةِ

۱۷۸۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اسحٰق سے سنا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے، اور مجھے مسدد نے خبر دی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذاء نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دو مہینے ناقص نہیں رہتے، مراد عید، رمضان اور ذی الحجہ کے دونوں مہینے ہیں۔

باب ۱۱۹۶. قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَانَکْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ

۱۱۹۶۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہم لوگ حساب کتاب نہیں جانتے۔

---

❶ عنوان، ایک حدیث سے لیا گیا جو اسی عنوان کے تحت آرہی ہے، اس حدیث کے مفہوم کو متعین کرنے میں علماء امت کا اختلاف ہے ایک مفہوم، اور زیادہ قرین قیاس وہی ہے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ حدیث میں یہ بشارت دی گئی ہے کہ دو مہینے پہلے اگر ناقص، یعنی انتیس کے ہوں پھر بھی ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ یعنی اجر تیس دنوں ہی کا ملے گا۔

(١٧٨٥) حدثنا ادم حدّثنا شُعْبةُ حَدَّثَنَا الاَسْوَدُ بنُ قَيس حدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عمرٍو انَّه‘ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رضى اللّٰهُ عنهما عن النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَسَلَّم انه‘ قال انا امّةٌ امّيَّةٌ لا نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ الشَّهْرُ هكذا و هكذا يعنى مَرَّةً تِسْعَةً وعِشْرِيْنَ و مَرَّةً ثلثين

١٧٨٥۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی،ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،ان سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی،ان سے سعید بن عمرو نے حدیث بیان کی اور انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،ہم ایک بے پڑھی لکھی قوم ہیں،نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا، مہینہ،یوں ہے اور یوں ہے،آپ کی مراد ایک مرتبہ انتیس (دنوں سے) تھی اور ایک مرتبہ تیس سے۔

باب١١٩٧ لا يَتقدَّمَنَّ رَمَضان بِصَوْمِ يَومٍ وَلا يومين

١١٩٧۔رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے جائیں۔

(١٧٨٦) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنا هِشَامٌ حدّثنا يَحيى بْنُ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ اَبِى سلَمَة عَنْ اَبِى هُرَيرة رضى اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلّم قال لا يَتَقدَّمَنَّ اَحَدُ كُمْ رَمَضَانَ بِصَومِ يَوْمٍ او يَوْمَيْنِ اِلّا ان يكون رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَه‘ فليَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْم

١٧٨٦۔ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی،ان سے ہشام نے حدیث بیان کی،ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے،ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں) ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے،البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے۔❶

باب ١١٩٨ . قَوْلِ اللّٰهِ عزو جَلَّ ذِكْرُه‘ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وعفا عنكُمْ فَالئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ

١١٩٨۔اللہ عزوجل کا ارشاد حلال کر دیا ہے تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا،وہ تمہارا لباس ہیں تم ان کا لباس ہو، اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری چوری کرتے تھے سو معاف کر دیا تم کو،اور درگزر کی تم سے پھر اب ملو ان سے اور چاہو جو لکھ دیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے۔

(١٧٨٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ

١٧٨٧۔ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی،ان سے اسرائیل

❶اس طرح کی احادیث اس سے پہلے بھی گزر چکی ہیں کہ شک کے دن روزہ نہ رکھا جائے۔یعنی انتیس تاریخ کو اگر چاند نہ دکھائی دیا،بادل یا غبار کی وجہ سے اور یہ متعین نہ ہو سکا کہ چاند ہوا یا نہیں تو اس دن روزہ نہ رکھنا چاہئے۔اس حدیث میں ہے کہ رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے جائیں۔مقصد ان احادیث سے آپ کا یہ تھا کہ اس طرح روزہ رکھنے سے رمضان کا غیر رمضان سے التباس پیدا ہو سکتا تھا اور شریعت اس طریقہ کو پسند نہیں کرتی اس وجہ سے آپ ﷺ نے بار بار یہ فرمایا کہ چاند دیکھ کر ہی روزے شروع کئے جائیں اور چاند دیکھ کر ہی روزوں کا سلسلہ ختم کر دیا جائے لیکن اس سلسلے میں ایک اور حدیث بھی ہے جس کی تخریج ترمذی نے کی ہے کہ جب نصف شعبان باقی رہ جائے تو پھر روزے نہ رکھو،علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں روزے رکھنے سے ممانعت،امت پر شفقت کی وجہ سے ہے۔یعنی جب رمضان مبارک سامنے آ رہا ہے تو اب اس کی تیاریوں میں لگ جانا چاہئے اور روزے نہ رکھنے چاہئیں تاکہ رمضان سے پہلے ہی کہیں کمزور نہ ہو جائیں کہ یہ مہینہ عبادت اور محنت کا مہینہ ہے،لیکن جس حدیث میں ایک دن یا دو دن کے روزوں کی ممانعت ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ شریعت کی قائم کردہ حدود میں کسی قسم کی دخل اندازی نہ ہونے پائے اور امت کہیں احتیاط اور تقشف میں نفل اور فرض کی تمیز نہ کھو بیٹھے۔اس لئے بعض فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے کہ خاص خاص اہل علم کے لئے یوم شک کے روزے میں کوئی کراہت نہیں،کیونکہ ان سے حدود شریعت کے قائم رکھنے کی توقع ہے۔حدیث کے آخری ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بعض خاص دنوں میں روزہ رکھنے کا عادی تھا اور اتفاق سے وہ دن انتیس یا اٹھائیس شعبان کو پڑ گئے تو ایسا شخص اس دن روزہ رکھ لے۔

عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ کَانَ اَصْحٰبُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَآئِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ یُّفْطِرَ لَمْ یَاْکُلْ لَیْلَتَهٗ وَلَا یَوْمَهٗ حَتّٰی یُمْسِیَ وَ اِنَّ قَیْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتَی امْرَاَتَهٗ فَقَالَ لَهَا اَعِنْدَکِ طَعَامٌ قَالَتْ لَاوَلٰکِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَکَ وَکَانَ یَوْمَهٗ یَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ فَجَآءَ تْهُ امْرَاَتُهٗ قَالَتْ خَیْبَةً لَّکَ فَلَمَّا اُنْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِیَ عَلَیْهِ فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِیْدًا وَّ نَزَلَتْ وَکُلُوا وَ شْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَ سْوَدِ

نے، ان سے ابو اسحاق نے، اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ابتداء میں) محمد ﷺ کے صحابہ جب روزہ سے ہوتے (رمضان میں) اور افطار کا وقت آتا تو روزہ دار اگر افطار سے بھی پہلے سو جاتے تو پھر اس رات میں بھی اور آنے والے دن میں بھی انہیں کھانے پینے کی اجازت نہیں تھی تا آنکہ پھر شام ہو جاتی (تو روزہ افطار کر سکتے تھے) قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزے سے تھے، جب افطار کا وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا کہ (اس وقت تو کچھ) نہیں ہے، لیکن میں جاتی ہوں کہیں سے لاؤں گی، دن بھر انہوں نے کام کیا تھا، اس لئے آنکھ لگ گئی، جب بیوی واپس ہوئی اور انہیں (سوتے ہوئے) دیکھا تو فرمایا، افسوس تم محروم ہی رہے۔ لیکن آدھے دن تک انہیں غشی آگئی، جب اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی حلال کر دیا گیا، تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا، اس پر صحابہ بہت خوش ہوئے اور یہ آیت نازل ہوئی "کھاؤ، پیو یہاں تک کہ ممتاز ہو جائے تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری (صبح کاذب) سے۔ ❶

باب ۱۱۹۹. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَکُلُوا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّو الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ فِیْهِ الْبَرَآءُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ ممتاز ہو جائے تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری سے (صبح کاذب) پھر پورے کرو اپنے روزے غروب شمس تک، اس سلسلے میں براء رضی اللہ عنہ کی بھی ایک روایت نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔

(۱۷۸۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُصَیْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ عَمَدْتُ اِلٰی عِقَالٍ اَسْوَدَ وَاِلٰی عِقَالٍ اَبْیَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِیْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِی اللَّیْلِ فَلَا یَسْتَبِیْنُ لِیْ فَغَدَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ لَهٗ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ سَوَادُ اللَّیْلِ

۱۷۸۸۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حصین بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، ان سے شعبی نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "تا آنکہ ممتاز ہو جائے تمہارے لئے سفید دھاری سیاہ دھاری سے۔" تو میں نے ایک سیاہ رسی لی اور ایک سفید دونوں کو تکیہ کے نیچے رکھ لیا پھر انہیں میں رات دیکھتا رہا (کہ جب دونوں ایک دوسرے سے ممتاز ہوں تو کھانے پینے کا وقت ختم سمجھوں) لیکن (رات میں) ان کا رنگ ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہوا، جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی

❶ ان آیات کے شان نزول میں بعض دوسرے واقعات کا ذکر احادیث میں آتا ہے، بہر حال اس میں کوئی استبعاد نہیں، کسی آیت کے نازل ہونے کی متعدد وجوہ ہو سکتی ہیں۔

وَبِيَاضُ النَّهَارِ

خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے ف کہ اس سے مراد تو رات کی تاریکی (صبح کاذب) اور دن کی سفیدی (صادق) سے تھی۔

(۱۷۸۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍؓ قَالَ اُنْزِلَتْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رِجَالٌ اِذَا اَرَادُ واالصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الْخَيْطَ الْاَبْيَضَ وَالْاَسْوَدَ وَلَمْ يَزَلْ يَاكُلُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رُؤْيَتُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْآ اَنَّهٗ اِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

۱۷۸۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل سعید نے اور مجھ سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان ۔ ابوغسان محمد بن مطرف نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ آیت نازل ہوئی ''کھاؤ پیو، تا آنکہ تمہارے لئے سفید دھار سیاہ دھاری سے ممتاز ہو جائے۔'' لیکن ''من الفجر'' صبح کی کے الفاظ ناز نہیں ہوئے تھے، اس پر کچھ لوگوں نے یہ کیا کہ جب روزے کا ارادہ ہو سیاہ اور سفید دھاگہ لے کر پاؤں میں باندھ لیتے تھے اور جب تک دونو دھاگے پوری طرح دکھائی نہ دینے لگتے، کھانا پینا بند نہ کرتے تھے، اس اللہ تعالیٰ نے من الفجر کے الفاظ نازل فرمائے، پھر لوگوں کو معلوم ہوا کہ ا سے مراد رات اور دن سے تھی۔

باب ۱۲۰۰. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سَحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ

۱۲۰۰۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ''بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکتی۔''

(۱۷۹۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِي اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ فَاِنَّهٗ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ الْقٰسِمُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ اَذَا نِهِمَا اِلَّا اَنْ يَرْقٰى ذَا وَ يَنْزِلَ ذَا

۱۷۹۰۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسا نے، ان سے عبداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ ع نے اور (عبیداللہ بن عمرؓ نے یہی روایت) قاسم بن محمد سے اور انہوں ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ بلال رضی اللہ عنہ رات میں اذان دیا کرتے ت (رمضان کے مہینہ میں) اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دیں تم کھاتے پیتے رہو، کیونکہ وہ صادق کی طلوع سے پہلے اذان نہیں دیتے، قاسم نے بیان کیا کہ دونوں اذان کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہوتا تھا کہ ایک چڑھتے (اذان دے کے لئے) تو دوسرے اترتے ہوئے ہوتے۔ [1] (اذان دے کر)

باب ۱۲۰۱. تَاخِيْرِ السُّحُوْرِ

۱۲۰۱۔ سحری میں تاخیر۔

(۱۷۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا

۱۷۹۱۔ ہم سے محمد بن عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن

[1] یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی، اس حدیث کو کتاب الصوم میں ذکر کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس باب کی احادیث میں ایک اذان کو سحری کا وقت بتانے کے لئے تسلیم کرتے ہیں حنفیہ کی طرح۔

عَبْدُالعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِی اَهْلِیْ ثُمَّ تَكُوْنُ سُرْعَتِیْ اُدْرِكَ السُّحُوْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں سحری اپنے گھر کھاتا، پھر جلدی کرتا تاکہ نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل جائے۔ ❶

باب ۱۲۰۲. قَدْرِكَمْ بَيْنَ السَّحُوْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ

۱۲۰۲۔ سحری اور فجر میں کتنا فاصلہ ہونا چاہئے۔

(۱۷۹۲) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالسُّحُوْرِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً

۱۷۹۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ سحری ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھاتے اور پھر آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ پچاس آیتیں (پڑھنے) کے برابر۔

باب ۱۲۰۳. بَرَكَةِ السُّحُوْرِ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ وَاصَلُوْا وَلَمْ يُذْكَرِ السُّحُوْرُ

۱۲۰۳۔ سحری کی برکت، جب کہ وہ واجب نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحابؓ نے برابر روزے رکھے اور ان میں سحری کا ذکر نہیں کیا جاتا۔

(۱۷۹۳) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ قَالُوْا اِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّیْ اَظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى

۱۷۹۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے "صوم وصال" ❷ رکھا تو صحابہ نے بھی رکھا، لیکن صحابہ کے لئے اس میں دشواری ہوگئی، اس لئے آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا، صحابہ نے اس پر عرض کی کہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے (اللہ کی طرف سے۔)

(۱۷۹۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَكَةً

۱۷۹۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہے۔

باب ۱۲۰۴. اِذَا نَوٰى بِالنَّهَارِ صَوْمًا وَّقَالَتْ اُمُّ الدَّرْدَآءِ كَانَ اَبُوالدَّرْدَآءِ يَقُوْلُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَاِنْ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّیْ صَائِمٌ يَوْمِیْ هٰذَا وَفَعَلَهٗ اَبُوْطَلْحَةَ

۱۲۰۴۔ اگر روزے کی نیت دن میں کی؟ ام درداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ پوچھتے، کیا کچھ کھانا تمہارے پاس ہے؟ اگر ہم جواب نفی میں دیتے تو فرماتے کہ پھر آج میرا روزہ رہے گا، اسی طرح ابوطلحہ،

---

❶ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحری آخری وقت میں کھاتے تھے جب سحری سے فارغ ہوتے تو صبح صادق کا طلوع بالکل قریب ہوتا، اور رمضان میں آنحضور ﷺ نماز فجر طلوع صبح صادق کے ساتھ ہی اندھیرے میں پڑھا دیتے تھے اس لئے انہیں نماز میں شرکت کے لئے فوراً ہی مسجد نبوی ﷺ میں حاضری دینی پڑتی تھی۔

❷ متواتر کئی دن کے روزے جب کہ افطار و سحری درمیان میں نہ ہو تو اسے یوم وصال کہتے ہیں، نبی کریم ﷺ خود تو اس طرح روزے رکھتے تھے لیکن عام امت کو آپ ﷺ نے منع فرمادیا تھا، تاکہ شاق نہ گزرے۔

وَاَبُوهُرَيْرَةَ و ابْنُ عَبَّاسٍ وَّ حُذَيفَةُ

ابو ہریرہ، ابن عباس اور حذیفہ رضی اللہ عنہم نے بھی کیا۔

(۱۷۹۵) حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الاَكْوعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً يُّنَادِيْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ اَنْ مَّنْ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ اَوْفَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَاكُلْ فَلاَ يَاكُلْ

۱۷۹۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن اکوع نے کہ نبی کریم ﷺ نے عاشورہ کے دن ایک شخص کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ جس نے کھانا کھالیا ہے، وہ اب (دن ڈوبنے تک روزہ کی حالت میں) پورا کرے یا (یہ فرمایا کہ) روزہ رکھے، اور جس نے نہ کھایا ہو وہ (تو بہر حال روزہ رکھے) نہ کھائے۔ ❶

باب ۱۲۰۵ . الصَّآئِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا

۱۲۰۵۔ روزہ دار، صبح کو اٹھا تو جنبی تھا۔

(۱۷۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَابَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَ اَبِي حِيْنَ دَخَلْنَا عَلٰى عَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُواليَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَ مَرْوَانَ اَنَّ عَآئِشَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَ اهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ وَ قَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَآ اَبَاهُرَيْرَةَ وَ مَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَبُوبَكْرٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَلَنَا اَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِاَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ اَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ لِاَبِي هُرَيْرَةَ اِنِّي ذَاكِرٌ لَّكَ اَمْرًا وَّ لَوْلاَمَرْوَانُ اَقْسَمَ عَلَيَّ فِيْهِ لَمْ اَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَقَالَ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَّهُوَ اَعْلَمُ وَقَالَ هَمَّامٌ وَابْنُ

۱۷۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے مولیٰ سمی نے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے ساتھ عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے خبر دی، انہیں ان کے والد عبدالرحمٰن نے خبر دی، انہیں مروان نے خبر دی اور انہیں عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ (بعض مرتبہ) فجر ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے ساتھ جنبی ہوتے تھے۔ پھر آپ ﷺ غسل کرتے، حالانکہ آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے، مروان نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ سے خوف دلاؤ (کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ اس کے خلاف تھا) ان دنوں مروان (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے) مدینہ کے حاکم تھے۔ ابوبکر نے کہا کہ عبدالرحمٰن نے اس بات کو پسند نہیں کیا۔ اتفاق سے، ہم سب ایک مرتبہ ذوالحلیفہ میں جمع ہو گئے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہاں کوئی زمین تھی، عبدالرحمٰن نے ان سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات کہوں گا، اور اگر مروان نے اس کی مجھے تاکید نہ کی ہوتی تو میں کبھی آپ کے سامنے اسے نہ چھیڑتا (کیونکہ مروان خلیفہ کے نائب ہونے کی حیثیت سے واجب الاطاعت تھے) پھر انہوں نے عائشہ اور ام

❶ یہ یاد رہے کہ عاشورہ کا روزہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے پہلے فرض تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب رمضان کے روزے عاشورہ کے بجائے متعین اور فرض ہوئے تو ان میں بھی یہ ضروری نہیں کہ رات ہی سے روزے کی نیت ہو، کیونکہ جب عاشورہ کا روزہ فرض تھا، تو خود آنحضور ﷺ نے جیسا کہ اس حدیث میں ہے دن میں ان لوگوں کے لئے باقی رکھنے کا اعلان فرمایا جنہوں نے کھانا نہ کھایا ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس روزہ کی مشروعیت بھی خاص اسی دن ہوئی تھی۔

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالاَوَّلُ اَسْنَدُ

سلمہ رضی اللہ عنہما کی حدیث ذکر کی اور کہا کہ فضل بن عباس جو بہت زیادہ جاننے والے تھے انہوں نے بھی اسی طرح مجھ سے حدیث بیان کی تھی، ہمام اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (ایسے شخص کو جو صبح کے وقت جنبی ہونے کی حالت میں اٹھا ہو) روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے، لیکن پہلی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے۔

باب ۱۲۰۶۔ اَلْمُبَاشَرَةِ لِلصَّآئِمِ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ یَحْرُمُ عَلَیْهِ فَرْجُهَا

۱۲۰۶۔ روزہ دار کی اپنی بیوی سے مباشرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ روزہ دار پر بیوی کی شرم گاہ حرام ہے۔

(۱۷۹۷) حدثنا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَهُوَ صَآئِمٌ وَکَانَ اَمْلَکُکُمْ لِاِرْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَآرِبُ حَاجَةٌ قَالَ طَاوٗسٌ اُوْلِی الْاِرْبَةِ الْاَحْمَقُ لَا حَاجَةَ لَهٗ فِی النِّسَآءِ

۱۷۹۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ روزہ سے ہوتے تھے، لیکن (اپنی ازواج کے ساتھ تقبیل (بوسہ لینا) و مباشرت (اپنے جسم سے لگا لینا) بھی کر لیتے تھے۔ آنحضور ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے، بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، مآرب، حاجت ضرورت کے معنی میں ہے، طاؤس نے فرمایا کہ اولی الاربۃ، اس احمق کو کہیں گے جسے عورتوں کی کوئی ضرورت نہ ہو۔

باب ۱۲۰۷۔ اَلْقُبْلَةِ لِلصَّآئِمِ وَ قَالَ جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ اِنْ نَّظَرَ فَاَمْنٰی یُتِمُّ صَوْمَهٗ

۱۲۰۷۔ روزہ دار کا بوسہ لینا، جابر بن زید نے فرمایا کہ اگر کسی (عورت) کو دیکھنے سے انزال ہو گیا تو (روزہ دار کو) اپنا روزہ پورا کرنا چاہئے۔

(۱۷۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ وَهُوَ صَآئِمٌ ثُمَّ ضَحِکَتْ

۱۷۹۸۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی حوالہ سے۔ اور ہم سے عبداللہ بن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بعض ازواج کا روزے سے ہونے کے باوجود بوسہ لیا کرتے تھے، پھر آپ ہنسیں۔

(۱۷۹۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ زَیْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ بَیْنَمَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمِیْلَةِ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِیَابَ

۱۷۹۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن ابی عبداللہ نے، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اور ان سے ابوسلمہ نے، ان سے ام سلمہ کی صاحبزادی زینب نے اور ان سے ان کی والدہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں (لیٹی ہوئی) تھی کہ مجھے حیض آ گیا، اس لئے میں آہستہ سے نکل آئی اور اپنا حیض

حَيْضَتِي فَقَالَ مَالَكِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَخَلْتُ مَعَه' فِي الْخَمِيْلَةِ وَكَانَتْ هِيَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَآءٍ وَّ احِدٍ وَّكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَآئِمٌ

کا کپڑا پہن لیا۔آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہوئی؟ حیض آ گیا؟ میں نے عرض کی کہ ہاں۔ پھر میں آپ ﷺ کے ساتھ اسی چادر میں چلی گئی۔ ام سلمہ اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل (جنابت) کیا کرتے تھے۔ اور آنحضور ﷺ روزے سے ہونے کے باوجود ان کا بوسہ لے لیتے تھے۔

باب ۱۲۰۸ . اُغْتِسَالِ الصَّآئِمِ وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ ثَوْبًا فَالْقَاهُ عَلَيْهِ وَهُوَ صَآئِمٌ وَّدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَآئِمٌ وَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَابَاسَ اَنْ يَّتَطَعَّمَ الْقِدْرَ اَوِالشَّئَ وَقَالَ الْحَسَنُ لَابَاسَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالتَّبَرُّدِ لِلصَّآئِمِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا كَانَ صَوْمُ اَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِيْنًا مُّتَرَجِّلًا وَّقَالَ اَنَسٌ اِنَّ لِي اَبْزَنَ اَتَقَحَّمُ فِيْهِ وَاَنَا صَآئِمٌ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' اسْتَاكَ وَهُوَ صَآئِمٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَاكُ اَوَّلَ النَّهَارِ وَاٰخِرَه' وَلَايَبْلَعُ رِيْقَه' وَقَالَ عَطَآءٌ اِنْ اُزْدَرَدَ رِيْقَه' لَا اَقُوْلُ يُفْطِرُ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا بَاسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ قِيْلَ لَه' طَعْمٌ قَالَ وَالْمَآءُ لَه' طَعْمٌ وَّاَنْتَ تُمَضْمِضُ بِهٖ وَلَمْ يَرَاَنَسٌ وَّ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّآئِمِ بَاسًا

۱۲۰۸۔روزہ دار کا غسل کرنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک کپڑا تر کر کے اپنے جسم پر ڈال لیا، حالانکہ آپ روزے سے تھے۔ شعبی، روزے سے تھے لیکن حمام میں (غسل کے لئے) گئے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہانڈی یا کسی چیز کا مزہ معلوم کرنے میں (زبان پر رکھ کر) تو کوئی حرج نہیں۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ روزہ دار کے لئے کلی اور ٹھنڈک حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی کو روزہ رکھنا ہو تو وہ صبح کو اس طرح اٹھے کہ تیل لگا ہوا ہو اور کنگھا کیا ہوا ہو، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک ابزن (حوض کی طرح پتھر کا بنا ہوا) ہے جس میں روزے سے ہونے کے باوجود میں، داخل ہو جاتا ہوں، نبی کریم ﷺ سے یہ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے روزہ میں مسواک کی تھی، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دن کی ابتداء اور انتہا (ہر وقت) مسواک کرنی چاہئے، البتہ اس کا تھوک نہ نگلے، عطاءؒ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تھوک نگل لیا تو میں یہ نہیں کہتا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تر مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کسی نے کہا کہ اس کا تو ایک مزہ ہوتا ہے، اس پر آپ نے فرمایا، کیا پانی کا مزہ نہیں ہوتا؟ حالانکہ تم اس سے کلی کرتے ہو، انس اور حسن اور ابراہیم روزہ دار کے لئے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتے تھے۔

(۱۸۰۰) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَاَبِيْ بَكْرٍ قَالَا قَالَتْ عَآئِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَ يَصُوْمُ

۱۸۰۰۔ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ اور ابوبکر نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رمضان میں فجر کے وقت نبی کریم ﷺ احتلام سے نہیں (بلکہ اپنی ازواج کے ساتھ ہم بستری کی وجہ سے) غسل کرتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

(۱۸۰۱) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّه' سَمِعَ اَبَابَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۱۸۰۱۔ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے مولیٰ سمی نے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ

ٌ اَنَا وَاَبِيْ فَذَهَبْتُ مَعَه، حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى
ِشَةَ قَالَتْ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
ِهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَيْرِ
لَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُه، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ
ذٰلِكَ

میرے والد مجھے ساتھ لے کر عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صبح جنبی ہونے کی حالت میں غسل کرتے تھے، احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ جماع کی وجہ سے! پھر آپ روزہ سے رہتے (یعنی غسل فجر کی نماز سے پہلے، سحری کے وقت کے نکل جانے کے بعد کرتے تھے) اس کے بعد ہم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بھی اس طرح حدیث بیان کی۔

۱۲۰۹. الصَّآئِمِ اِذَا اَكَلَ اَوْشَرِبَ نَاسِيًا
ِ عَطَآءٌ اِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَآءُ فِيْ حَلْقِهٖ
سَ اِنْ لَّمْ يَمْلِكْ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ دَخَلَ
ه، الذُّبَابُ فَلَاشَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ
جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

۱۲۰۹۔ روزہ دار اگر بھول کر کھا پی لے؟ عطاء نے فرمایا کہ اگر کسی نے ناک میں پانی ڈالا اور وہ پانی (غیر اختیاری طور پر) حلق کے اندر چلا گیا، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، بشرطیکہ (اسے روکنے کی) قدرت اس میں نہ رہی ہو۔ حسن نے فرمایا کہ اگر روزہ دار کے حلق میں مکھی چلی گئی تو اس پر قضا ضروری نہیں۔ حسن اور مجاہد نے فرمایا کہ اگر بھول کر جماع کر لی تو اس پر قضا واجب نہیں ہوتی۔

۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ
نَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ
ِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَسِيَ فَاَكَلَ
رِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَه، فَاِنَّمَا اَطْعَمَه، اللّٰهُ وَسَقَاهُ

۱۸۰۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں یزید بن زریع نے خبر دی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن سیرین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر کسی نے بھول کر کھا پی لیا ہو تو اپنا روزہ جاری رکھنا چاہئے کہ یہ اسے اللہ نے کھلایا اور سیراب کیا۔

۱۲۱۰. سِوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّآئِمِ
كَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَآئِمٌ مَّالَا اُحْصِيْ
دُّ وَقَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
مَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ
كُلِّ وُضُوْءٍ وَيُرْوٰى نَحْوَه، عَنْ جَابِرٍ وَّزَيْدِ ابْنِ
. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخُصَّ
ئِمَ مِنْ غَيْرِهٖ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ وَقَالَ
ءٌ وَقَتَادَةُ يَبْتَلِعُ رِيْقَه،

۱۲۱۰۔ روزہ دار کے لئے تر یا خشک مسواک، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ انہوں نے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزہ کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا، جسے میں شمار میں نہیں لاسکتا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ اگر میری امت پر یہ شاق نہ گزرتا تو میں ہر وضو کے لئے مسواک کا حکم دے دیتا۔ اسی طرح کی حدیث جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کی بھی نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔ اس میں آنحضور ﷺ نے روزہ دار وغیرہ کی کوئی تخصیص نہیں کی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا کہ (مسواک) منہ کو پاک رکھنے اور رب کی رضا کا سبب ہے۔ عطاء اور قتادہ نے فرمایا کہ اس کا تھوک بھی نگل سکتا ہے۔ ❶

۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا
ٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ
انَ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ

۱۸۰۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یزید نے، ان سے حمران نے، انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو

❶ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی تھوک منہ میں جمع کر کے اور پھر ایک ساتھ نگلے تو مکروہ ہے ورنہ معمول کے مطابق تھوک نگلنے میں کوئی کراہت نہیں۔

ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهٗ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وَضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وَضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَايُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

کرتے دیکھا، آپ نے (پہلے) اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا، پھر مضمضہ کیا اور ناک میں پانی ڈالا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، دایاں ہاتھ کہنی تک دھویا، پھر بایاں ہاتھ کہنی تک دھویا، تین تین مرتبہ، اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ داہنا پاؤں دھویا، پھر تین مرتبہ بایاں پاؤں دھویا، آخر میں فرمایا کہ جس طرح میں نے وضو کی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھی اسی طرح وضو کرتے دیکھا تھا اور پھر فرمایا تھا جس نے میری طرح وضو کی، پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ اس نے دل میں کسی قسم کے خیالات و وساوس گزرنے نہیں دیئے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

باب ۱۲۱۱۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَآءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ لَابَاسَ بِالسُّعُوْطِ لِلصَّائِمِ اِنْ لَّمْ يَصِلْ اِلٰى حَلْقِهٖ وَ يَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَآءٌ اِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَافِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَآءِ لَايَضِيْرُهٗ اِنْ لَّمْ يَزْدَرِدْ رِيْقَهٗ وَمَا ذَابَقِيَ فِيْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنْ اُزْدَرَ دَرِيْقَ الْعِلْكِ لَااَقُوْلُ اِنَّهٗ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُّنْهٰى عَنْهُ فَاِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَآءُ حَلْقَهٗ لَا بَاسَ اَنَّهٗ لَمْ يَمْلِكْ

۱۲۱۱۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ جب کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالنا چاہئے، آنحضور ﷺ نے روزہ دار اور غیر روزہ دار کی کوئی تخصیص نہیں کی، حسن نے فرمایا کہ ناک میں (دوا وغیرہ) چڑھانے میں اگر وہ حلق تک نہ پہنچے، کوئی حرج نہیں ہے اور روزہ دار سرمہ بھی لگا سکتا ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ اگر مضمضہ کیا اور پھر اپنے منہ کے پانی کی کلی کر دی تو کوئی حرج نہیں، لیکن اس کا تھوک نہ نگلنا چاہئے اور اب اس کے منہ میں باقی ہی کیا رہ گیا ہے؟ اور مصطگی نہ چبانی چاہئے، اگر کوئی مصطگی کا تھوک نگل گیا، تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا البتہ اس سے روکنا چاہئے، اگر کسی نے ناک میں پانی ڈالا اور پانی (غیر اختیاری طور پر) حلق کے اندر چلا گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ چیز اس کے اختیار سے باہر تھی۔

باب ۱۲۱۲۔ اِذَا جَامَعَ فِيْ رَمَضَانَ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّلَا مَرَضٍ لَّمْ يَقْضِهٖ صِيَامُ الدَّهْرِ وَاِنْ صَامَهٗ وَبِهٖ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَّاِبْرَاهِيْمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ يَقْضِيْ يَوْمًا مَكَانَهٗ

۱۲۱۲۔ اگر رمضان میں کسی نے جماع کیا؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ اگر کسی شخص نے رمضان میں کسی عذر اور مرض کے بغیر روزہ نہیں رکھا تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا بدلہ نہیں بن سکتے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا تھا۔ سعید بن مسیب، شعبی، ابن جبیر، ابراہیم، قتادہ اور حماد رحمہم اللہ نے فرمایا کہ اس کے بدلہ میں ایک دن روزہ رکھنا چاہئے۔ ❶

(۱۸۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ

۱۸۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے یزید بن

---

❶ روزے کے کفارے کے اصول جمہور امت کے یہاں یہ ہے کہ اگر غلام اس کے پاس ہو تو اسے آزاد کر دے، اسلام نے غلامی کی رسم کو پسند نہیں کیا ہے، لیکن اس کی اتنی مختلف اور متنوع شکلیں دنیا میں موجود تھیں کہ یکدم ان کا مٹانا بھی ممکن نہیں تھا، اس لئے آنحضور ﷺ نے صرف اس سلسلے میں اصلاحات کر دیں اور غلام کے ساتھ جو ایک مظلومیت کا تصور قائم تھا۔ اس کی تمام صورتوں کو آپ نے ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ پھر غلام آزاد کرنے پر آپ نے اتنا زور دیا اور بہت سی صورتوں میں اسے ضروری قرار دیا کہ آہستہ آہستہ دنیائے اسلام سے غلامی کا رواج بالآخر ختم ہی ہو گیا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

هَارُوْنَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ هُوَا بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ اَخْبَرَه' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَه' اَنَّه' سَمِعَ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ اِنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّه' احْتَرَقَ قَالَ مَالَكَ قَالَ اَصَبْتُ اَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُّدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ اَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ اَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا

ہارون سے سنا، ان سے یحییٰ نے، جو سعید کے صاحبزادے ہیں حدیث بیان کی، انہیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے خبر دی، انہیں محمد بن جعفر بن زبیر بن عام بن خویلد نے اور انہیں عباد بن عبداللہ بن زبیر نے خبر دی کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں تو برباد ہو گیا، آنحضور ﷺ نے دریافت کیا کہ کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ رمضان میں، میں نے (روزے کی حالت میں) اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کر لی، تھوڑی دیر بعد آنحضور ﷺ کی خدمت میں (کھجور کا) ایک ٹوکرا جس کا نام عرق تھا، پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ برباد ہونے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے کہا حاضر ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لو اسے صدقہ کر دو۔

باب ۱۲۱۳. اِذَا جَامَعَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَه' شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ

۱۲۱۳۔ اگر کسی نے رمضان میں جماع کیا؟ اور اس کے پاس کوئی چیز نہیں تھی، پھر اسے صدقہ دیا گیا تو اس سے کفارہ دے دینا چاہئے۔

(۱۸۰۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْجَآءَه' رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَالَكَ قَالَ وَاقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ وَاَنَا صَآئِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَّالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَ اللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ

۱۸۰۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی، یارسول ﷺ میں تو ہلاک ہو گیا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکو، اس نے کہا کہ نہیں، پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا پے بہ پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی کہ نہیں، آخر آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے اندر ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلانے کی استطاعت ہے؟ اس نے اس کا جواب نفی میں دیا، راوی نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پھر تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گئے، ہم بھی اپنی اسی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بڑا ٹوکرا (عرق نامی) پیش کیا گیا، جس میں کھجوریں تھیں، عرق ٹوکرے کو کہتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحے کا) تو کفارہ میں ترتیب کے اعتبار سے پہلے تو غلام آزاد کرنا ضروری ہے۔ لیکن اب غلامی کا رواج ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کا سوال ہی نہیں رہتا۔ دوسرے درجہ میں اسلام نے یہ بتایا کہ اگر غلام نہ ملیں یا کسی کے پاس غلام نہ ہوں تو دو مہینے کے روزے رکھنا ضروری ہیں، اگر اتنے روزے رکھنے کی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ضروری ہے۔ اب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس ان میں سے کچھ نہ ہو اور صدقہ میں کہیں سے کوئی چیز ملے تو اس کو کفارہ میں دے دینا چاہئے۔

اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے لو اور صدقہ کر دو، اس شخص نے کہا، یارسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کر دوں؟ بخدا ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر نبی کریم ﷺ اس طرح ہنس پڑے کہ آپ کے دانت دیکھے جا سکے، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔ ❶

باب ۱۲۱۴. اَلْمُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ اَهْلَهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ اِذَا كَانُوا مَحَاوِيجَ

۱۲۱۴۔ رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستر ہونے والا شخص کیا اس کے گھر والے محتاج ہوں تو وہ بھی انہیں کفارہ کا کھانا کھلا سکتا ہے۔ ❷

(۱۸۰۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الاٰخِرَ وَقَعَ عَلٰى امْرَاَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ اَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَّهُوَ الزَّبِيْلُ قَالَ اَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا قَالَ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

۱۸۰۶۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے زہری نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ بدنصیب رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اتنی استطاعت ہے کہ ایک غلام آزاد کر سکو، اس نے کہا کہ نہیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم پے بہ پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے اندر اتنی استطاعت ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکو؟ اب اس کا جواب نفی میں تھا۔ روای نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک ٹوکرا لایا گیا، جس میں کھجوریں تھیں "عرق" زنبیل کو کہتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ لے جاؤ اور اسے اپنی طرف سے (محتاجوں کو) کھلا دو، اس شخص نے کہا، اپنے سے بھی زیادہ محتاج کو، حالانکہ ان دو میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔

باب ۱۲۱۵. اَلْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ لِيْ يَحْيٰى بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُمَرِو بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اِذَا

۱۲۱۵۔ روزہ دار کا پچھنا لگوانا اور قے کرنا۔ ❸ مجھ سے یحییٰ بن سالم نے بیان کیا ان سے معاویہ بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حکم بن ثوبان نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب کوئی قے

---

❶ دوسری احادیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے لئے جائز ہے اس کے بعد پھر کسی کے لئے تصدق کا یہ طریقہ جائز نہ ہوگا۔ ❷ یہ کسی بھی امام کا مسلک نہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عنوان اس لئے قائم کیا کہ اس طرح کی ایک حدیث موجود تھی، اسی وجہ سے جملہ سوالیہ رکھا گویا اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے، بلکہ ناظرین کو دعوت فکر دیتے ہیں۔ ❸ مصنفؒ نے اس باب میں دو مسئلے ایک ساتھ رکھ دیئے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک بنیادی اصول روزہ ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا یہ ہے کہ اگر کوئی چیز پیٹ میں جائے یا انسان کا جزو بدن بنے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قَآءَ فَلاَ يُفطِرُ اِنَّمَا يُخرِجُ وَلاَ يُولِجُ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّه' يُفطِرُ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّعِكْرِمَةُ الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَصَآئِمٌ ثُمَّ تَرَكَه' فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَاحْتَجَمَ اَبُو مُوسٰی لَيْلًا وَّيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَاُمِّ سَلَمَةَ احْتَجَمُوْا صِيَامًا وَقَالَ بُكَيْرٌ عَنْ اُمِّ عَلْقَمَةَ كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَآئِشَةَ فَلاَ تَنْهٰی وَيُرْوٰی عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَّرْفُوعًا فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ وَقَالَ لِیْ عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَه' قِيْلَ لَه' عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ

کرے تو روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس سے تو چیز باہر آتی ہے اور اندر نہیں جاتی، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔ ابن عباس اور عکرمہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ روزہ (ٹوٹتا ہے ان چیزوں سے جو اندر جاتی ہیں ان سے) نہیں جو باہر آتی ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی روزہ کی حالت میں پچھنا لگواتے تھے، لیکن بعد میں اسے ترک کردیا اور رات میں پچھنا لگواتے تھے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی رات میں پچھنا لگوایا تھا، بکیر نے ام علقمہ سے کہا کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں (روزہ کی حالت میں) پچھنا لگاتے تھے اور آپ ہمیں روکتی نہیں تھیں۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے متعدد افراد مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پچھنا لگانے والے اور لگوانے والے (دونوں کا) روزہ ٹوٹ گیا۔ مجھ سے عیاش نے بیان کیا، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، اور ان سے حسن نے سابقہ حدیث کی طرح۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں، پھر فرمایا کہ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

(۱۸۰۷) حَدَّثَنَا مُعَلَّی ابْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّاحْتَجَمَ وَهُوَ صَآئِمٌ

۱۸۰۷۔ ہم سے معلّی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے احرام کی حالت میں بھی پچھنا لگوایا اور روزہ کی حالت میں بھی پچھنا لگوایا۔

(۱۸۰۸) حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَآئِمٌ

۱۸۰۸۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے روزہ کی حالت میں پچھنا لگوایا۔

(۱۸۰۹) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ الْبُنَانِیَّ يَسْئَالُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكُنْتُم تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّآئِمِ قَالَ لاَ اِلاَّ مِنْ

۱۸۰۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ثابت بنانی سے سنا، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ کیا آپ لوگ روزہ کی حالت میں پچھنا

(بقیہ صفحہ گزشتہ) لیکن پیٹ یا جسم انسان سے باہر نکلنے والی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا، قدیم زمانہ میں خراب خون نکالنے کی ایک صورت تھی جس کا پچھنا لگوانا تھا اس صورت میں نکالنے والے کو بھی اپنے منہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ پچھنا لگوانے والا اور لگانے والا، دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اس حدیث کو جمہور علماء امت حقیقت پر محمول نہیں کرتے بلکہ اس کی تاویل کرتے ہیں۔ اسی طرح قے کے سلسلہ میں بھی مصنف کا مسلک اپنے اسی اصول پر ہے کہ اندر سے باہر نکلنے والی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن جمہور امت کے یہاں روزہ ٹوٹنے کا یہ اصول نہیں ہے۔ قے میں بھی بعض صورتوں میں جمہور کے یہاں ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

اجلِ الضُّعفِ وَزَادَ شَبَابَةُ ثَنَا شُعبَةُ عَلَى عَهدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

لگوانا پسند نہیں کرتے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ نہیں (البتہ کمزوری) کے خیال سے (روزہ میں نہیں لگاتے تھے) شبابہ نے یہ زیادتی کی ہے کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ (ایسا ہم) نبی کریم ﷺ کے عہد میں (کرتے تھے)۔

باب ۱۲۱۶ . الصَّومُ فِي السَّفَرِ وَالاِفطَارُ

۱۲۱۶۔ سفر میں روزہ اور افطار۔

(۱۸۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن اَبِي اِسحَاقَ الشَّيبَانِيِّ سَمِعَ ابنَ اَبِي اَوفٰى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ انزِل فَاجدَح لِي قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ الشَّمسُ قَالَ اِنزِل فَاجدَح لِي قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ الشَّمسُ قَالَ انزِل فَاجدَح لِي فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمٰى بِيَدِهٖ هٰهُنَا ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيتُمُ اللَّيلَ اَقبَلَ مِن هٰهُنَا فَقَد اَفطَرَ الصَّائِمُ تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَّ اَبُو بَكرِ بنُ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّيبَانِيِّ عَنِ ابنِ اَبِي اَوفٰى قَالَ كُنتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

۱۸۱۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق شیبانی نے، انہوں نے ابن ابی اوفی سے سنا کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے (روزہ کی حالت میں) آنحضور ﷺ نے ایک صاحب سے فرمایا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول لو، انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! ابھی تو سورج باقی ہے، لیکن آپ ﷺ کا حکم اب بھی یہی تھا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول لو۔ چنانچہ وہ اترے اور ستو گھول دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات یہاں سے شروع ہو چکی ہے تو روزہ کو افطار کر لینا چاہئے۔ (یعنی اس وقت سورج ڈوب جاتا ہے) اس کی متابعت جریر اور ابوبکر بن عیاش نے شیبانی کے واسطہ سے کی ہے اور اس سے ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔

(۱۸۱۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحيٰى عَن هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَن عَائِشَةَ اَنَّ حَمزَةَ بنَ عَمرٍو الاَسلَمِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَسرُدُ الصَّومَ ح وَحَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ اَخبَرَنَا مَالِكٌ عَن هِشَامِ بنِ عُروَةَ عَن اَبِيهِ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا زَوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حَمزَةَ بنَ عَمرٍو الاَسلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِن شِئتَ فَصُم وَاِن شِئتَ فَاَفطِر

۱۸۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میں سفر میں بھی ہمیشہ روزے رکھتا ہوں اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ میں سفر میں بھی روزے رکھتا ہوں، وہ روزے بکثرت رکھا کرتے تھے (رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر جی چاہے تو روزہ رکھو، اور جی چاہے بے روزے رہو۔

باب ۱۲۱۷ . اِذَا صَامَ اَيَّامًا مِّن رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

۱۲۱۷۔ رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد کسی نے اگر سفر کیا؟

(۱۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ يُوسُفَ اَخبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن عُبَيدِاللّٰهِ بنِ عَبدِاللّٰهِ بنِ عُتبَةَ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۸۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ (فتح مکہ کے موقعہ پر) مکہ کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ اَفْطَرَ فَاَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَالْكَدِيْدُ مَآءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَ قُدَيْدٍ

طرف رمضان میں چلے تو آپ روزہ سے تھے، لیکن جب کدید پہنچے تو روزہ رکھنا چھوڑ دیا اور صحابہ علیہم اجمعین نے بھی آپ کو دیکھ کر روزہ چھوڑ دیا، ابوعبداللہ نے کہا کہ عسفان اور قدید کے درمیان کدید ایک تالاب ہے۔ ❶

(۱۸۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنَ جَابِرٍ اَنَّ اِسْمٰعِيْلَ ابْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِيْنَا صَآئِمٌ اِلَّا مَاكَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ

۱۸۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ام درداء رضی اللہ عنہما نے کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے، دن انتہائی گرم تھا، گرمی کا یہ عالم تھا کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے لوگ اپنے سروں کو پکڑ لیتے تھے، نبی کریم ﷺ اور ابن رواحہ کے سوا اور کوئی شخص، شرکاء سفر میں روزہ سے نہیں تھا۔

باب ۱۲۱۸۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

۱۲۱۸۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد، اس شخص کے متعلق جس پر شدت گرمی کی وجہ سے سایہ کر دیا گیا تھا، کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۱۸۱۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَّرَجُلًا فَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَاهٰذَا فَقَالُوْا صَآئِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

۱۸۱۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبدالرحمٰن انصاری نے حدیث بیان کی کہ میں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے سنا اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، آپ نے ایک مجمع دیکھا جس میں ایک شخص پر لوگوں نے سایہ کر رکھا ہے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک روزہ دار ہے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

باب ۱۲۱۹۔ لَمْ يَعِبْ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْاِفْطَارِ

۱۲۱۹۔ نبی کریم ﷺ کے اصحاب (سفر میں) روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی وجہ سے ایک دوسرے پر نکتہ چینی نہیں کیا کرتے تھے۔

(۱۸۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّآئِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّآئِمِ

۱۸۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے حمید طویل نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (رمضان میں) سفر کیا کرتے تھے۔ (سفر میں بہت سے روزہ سے ہوتے اور بہت سے چھوڑ دیتے) لیکن روزہ دار بے روزہ دار پر اور بے روزہ دار روزہ دار پر کسی قسم کی نکتہ چینی نہیں کرتے تھے۔

---

❶ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں، جس دن سفر شروع ہوا اس دن کا روزہ رکھنا بہتر ہے، لیکن پھر سفر کے باقی ایام میں روزہ نہ رکھنا چاہئے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

باب ۱۲۲۰ . مَنْ اَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ

(۱۸۱۶) حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَرَفَعَه' اِلَى يَدَيْهِ لِيُرِيَهِ النَّاسَ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ

۱۲۲۰۔ جس نے سفر میں اس لئے روزہ چھوڑا تا کہ لوگ دیکھ سکیں۔

۱۸۱۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ، ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ سے مکہ کے لئے سفر شروع کیا تو آپ ﷺ روزے سے تھے، پھر جب آپ ﷺ عسفان پہنچے تو پانی منگوایا اور اسے اپنے ہاتھوں سے (منہ تک) اٹھایا تا کہ لوگ دیکھ لیں، پھر آپ ﷺ نے روزہ چھوڑ دیا تا آنکہ مکہ پہنچے، ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے (سفر میں) روزہ رکھا بھی اور نہیں بھی رکھا، اس لئے جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

باب ۱۲۲۱ . وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُونَه' فِدْيَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَلَمَةُ بْنُ الاَكْوَعِ نَسَخَتْهَا. شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَايُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوْا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَاهَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَكَانَ مَنْ اَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مِّسْكِيْنًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِمَّنْ يُّطِيْقُه' وَرُخِّصَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فَنَسَخَتْهَا وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ فَاُمِرُوْا بِالصَّوْمِ

۱۲۲۱۔ (قرآن کی آیۃ) جن لوگوں کو روزہ کی طاقت ہے ان پر فدیہ ہے، ابن عمر اور سلمہ بن اکوع نے فرمایا کہ (اوپر والی آیت کو اس آیت نے) منسوخ کر دیا ہے۔ رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا، لوگوں کے لئے ہدایت بن کر اور راہ یابی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کے روشن دلائل کے ساتھ! پس جو شخص بھی تم میں سے اس مہینہ کو پائے، وہ اس کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر ہو تو اس کی گنتی پوری کرنی چاہئے اور دنوں کی اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی پیدا کرنا چاہتا ہے، دشواری ڈالنا نہیں چاہتا، اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو، اور اللہ تعالیٰ کی اس بات پر بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تا کہ تم احسان مانو، ابن نمیر نے بیان کیا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی، اور ان سے محمد ﷺ کے صحابہ نے بیان کی کہ رمضان میں (جب روزے کا حکم) نازل ہوا، تو بہت سے لوگوں پر بڑا دشوار گزار رہا، چنانچہ بہت سے لوگ جو روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلا سکتے تھے انہوں نے روزے چھوڑ دیئے، حالانکہ ان میں روزے رکھنے کی طاقت تھی، بات یہ تھی کہ انہیں اس کی اجازت بھی دے دی گئی تھی (قرآن کی) اس آیت میں کہ ''جن لوگوں کو روزہ کی طاقت ہے ان پر فدیہ ہے۔'' پھر اس اجازت کو آیۃ ''تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم روزے رکھو'' نے منسوخ کر دیا اور اس طرح لوگوں کو روزے رکھنے کا حکم ہو گیا۔

(۱۸۱۷) حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَرَأَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ

۱۸۱۷۔ ہم سے عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (آیت مذکورہ بالا) فدیہ طعام مسکین پڑھی اور فرمایا کہ یہ

منسوخ ہے۔

باب ۱۲۲۲ . مَتٰى يُقْضٰى قَضَآءُ رَمَضَانَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَابَاسَ اَنْ يُفَرِّقَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي صَوْمِ الْعَشْرِ لَايَصْلُحُ حَتّٰى يَبْدَاَ بِرَمَضَانَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا فَرَّطَ حَتّٰى جَآءَ رَمَضَانُ اٰخَرُ يَصُوْمُهُمَا وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا وَّيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ يُطْعِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ الْاِطْعَامَ اِنَّمَا قَالَ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ

۱۲۲۲۔ رمضان کی قضا کب کی جائے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے متفرق دنوں میں رکھنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم صرف یہ ہے کہ ''پس گنتی پوری کرو اور دنوں کی'' سعید بن میتب نے فرمایا کہ (ذی الحجہ کے) دس روزے (اس شخص کے لئے جس پر رمضان کے روزے واجب ہوں اور ان کی قضا ابھی تک نہ کی ہو) رکھنے مناسب نہیں ہیں، بلکہ رمضان کی قضا شروع کر دینی چاہئے۔ ابراہیم نے فرمایا کہ اگر کسی نے کوتاہی کی (رمضان کی قضا میں) اور دوسرا رمضان بھی آ گیا تو دونوں روزے رکھنے چاہئیں، ان کے اس کوتاہی کی وجہ سے (مسکینوں کو) کھانا کھلانا واجب نہیں ہوتا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مرسلاً ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اسے مسکینوں کو) کھانا کھلانا چاہئے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے کا (قرآن میں) ذکر نہیں کیا ہے بلکہ فرمایا یہ ہے کہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کی جائے۔

(۱۸۱۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيٰى الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۱۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتیں کہ رمضان کا روزہ مجھ سے چھوٹ گیا تو شعبان سے پہلے اس کی قضا کی توفیق نہ ہوتی۔ یحییٰ نے کہا کہ یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مشغول رہنے کی وجہ سے تھا۔

باب ۱۲۲۳ . الْحَآئِضِ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلٰوةَ وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ اِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوْهَ الْحَقِّ لَتَاْتِيْ كَثِيْرًا عَلٰى خِلَافِ الرَّاْيِ فَلَا يَجِدُ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِنْ اتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِكَ اِنَّ الْحَآئِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ

۱۲۲۳۔ حائضہ روزہ اور نماز چھوڑ دے، ابوالزناد نے فرمایا کہ سنتیں اور حق باتیں، اکثر (بظاہر) حق کے خلاف بھی معلوم ہوتی ہیں، لیکن مسلمانوں کو بہر حال اس کو پورا کرنا چاہئے کہ حائضہ روزے تو قضا کرے گی، لیکن نماز کی قضا اس پر نہیں ہے۔ ❶

(۱۸۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱۸۱۹۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے

❶ یعنی ہمارا ایمان آنحضور ﷺ اور آپ ﷺ کی رسالت پر ہے، آپ ﷺ صادق ومصدق اور آپ ﷺ کی رسالت ونبوت حق اور واضح! آپ ﷺ کے تمام پیغامات اور آپ ﷺ کی تمام رسالت اللہ کی طرف سے ہے، اس لئے آپ ﷺ جو کچھ بھی فرما گئے ہیں، اس ثبوت کے بعد کہ وہ واقعی آپ کا فرمان یا قرآن مجید کی کوئی آیت ہے، ہمیں کسی پس وپیش کے بغیر اسے تسلیم کر لینا ہے، صحیح اور حق بات ضروری نہیں کہ ہر کسی کی سمجھ میں آ جائے، دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں، اس میں واضح حق اور بدیہی صداقتیں بھی شامل ہیں، جس پر دنیا والوں کی رائے مختلف نہ رہی ہو، اس لئے انسان کی عقل معیار حق وصداقت نہیں بن سکتی، جب ہم نے آنحضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا صادق ومصدوق نبی مان لیا تو آپ ﷺ کی ہر بات ہی تسلیم کر لینی چاہئے، انسان نے حق اور صداقت کو بھی اضافی بنا دیا ہے، حالات کے تغیر وتبدل کے ساتھ حق اور صداقت کے معیار بھی بدلتے رہتے ہیں، آج ایک کام اچھا ہے سب اسے مانتے اور پسند کرتے ہیں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جعفرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ نُقْصَانُ دِيْنِهَا

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید نے حدیث بیان کی، ان سے عیاض نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نماز اور روزے چھوڑ دیتی ہے؟ یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

باب ۱۲۲۴. مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ وَّقَالَ الْحَسَنُ اِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلٰثُوْنَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا جَازَ

۱۲۲۴۔ کسی کے ذمے روزے رکھنے ضروری تھے، اس کا انتقال ہوگیا؟ حسن نے فرمایا کہ اگر اس کی طرف (رمضان کے تیس روزوں کے بدلہ میں) تیس آدمیوں نے ایک دن روزے رکھ دیئے تو جائز ہے۔

(۱۸۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى ابْنِ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ تَابَعَهٗ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِي جَعْفَرٍ

۱۸۲۰۔ ہم سے محمد بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن موسیٰ بن اعین نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن الحارث نے، ان سے عبیداللہ بن ابی جعفر نے، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں تو اس کے ولی کو اس کی طرف سے روزے قضا کرنے چاہئیں۔ ❶ اس روایت کی متابعت ابن وہب نے عمرو کے واسطہ سے کی ہے، اس کی روایت یحییٰ بن ایوب نے ابوجعفر کے واسطہ سے بھی کی ہے۔

(۱۸۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

۱۸۲۱۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم بطین نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) لیکن آنے والا اسے جھٹلا دیتا ہے، اور انہیں ماننے والوں کے پوتوں اور پڑپوتوں کے نزدیک اس سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں رہتی، اس لئے ہم کہتے ہیں کہ حق وہی ہے جسے خدا نے حق بتا دیا اور ایک ناقابل تغیر صداقت ہے زمانہ کے حالات اور مزاج کو اس کے تابع رہ کر چلنا چاہئے، اسے اپنے تابع کرنے کی کوشش مہلک اور سخت مہلک ہے۔ ابوالزناد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی پر تنبیہ فرمائی ہے، حیض کی حالت میں نماز نہیں پڑھنی چاہئے اور روزے بھی شریعت کے حکم سے ان دنوں میں نہیں رکھنے چاہئیں لیکن بعد میں جب پاکی ہوجائے تو روزوں کی قضا واجب ہے اور نماز معاف ہوجاتی ہے، سوال یہ تھا کہ نماز اور روزے دونوں فرض ہیں، آخر یہ کیا بات ہے کہ نماز کی قضا واجب نہیں ہوتی اور روزے کی قضا واجب ہوتی ہے۔ ابوالزناد فرماتے ہیں کہ عقل کی روشنی میں اس کا حل ڈھونڈنے کی کوشش نہ کرو، یہ دیکھو کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا ہے، اور یہ خدا کا حکم ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ❶ اسی حدیث کی بناء پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نذر کے روزے، نذر ماننے والے نے اگر انہیں نہ رکھا ہو اور انتقال ہوگیا ہو، اگر کوئی اس کا ولی وغیرہ نذر ماننے والے کی طرف سے رکھنا چاہے تو ادا ہوجاتے ہیں، البتہ رمضان کے روزوں میں اس طرح کی نیابت نہیں چلے گی، کیونکہ اسی حدیث کی بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے یہ حکم نذر کے روزوں سے متعلق دیا تھا، لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی بھی صورت میں روزے کی نیابت نہیں چل سکتی۔ اس کے متعلق ہم پہلے بھی لکھ آئے ہیں۔ حنفیہ کے مسلک کی تائید میں بھی ایک حدیث ہے۔ ''کوئی شخص کسی دوسرے کے بدلہ میں روزے نہ رکھے۔'' دوسری احادیث بھی احناف کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔

يارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَاَقْضِيْهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَ سَلَمَةُ وَنَحْنُ جَمِيْعًا جُلُوْسٌ حِيْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَّذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّ يُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّ عَطَآءٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ وَقَالَ يَحْيٰى وَاَبُوْ مُعٰوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ وَّقَالَ اَبُوْحُرَيْزٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ اُمِّيْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اور ان کے ذمے ایک مہینہ کے روزے باقی رہ گئے ہیں، کیا میں ان کی طرف سے قضا کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسے ادا کردیا جائے۔ سلیمان نے بیان کیا کہ حکم اور سلمہ نے کہا، جب مسلم نے یہ حدیث بیان کی تو ہم سب وہیں بیٹھے ہوئے تھے، ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہم نے مجاہد سے بھی سنا تھا کہ وہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے، ابوخالد سے روایت ہے کہ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے حکم، مسلم، بطین اور سلمہ بن کہیل نے ان سے سعید بن جبیر نے اور عطاء اور مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ ایک خاتون نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ میری "بہن" کا انتقال ہوگیا ہے۔ یحییٰ اور ابومعاویہ نے بیان کیا ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اور عبیداللہ نے بیان کیا، ان سے زید بن ابی انیسہ نے ان سے حکم نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ ایک خاتون نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اور ان پر نذر کے روزے واجب تھے (جنہیں وہ اپنی زندگی میں نہ رکھ سکی تھیں اور ابوحریز نے بیان کیا ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ ایک خاتون نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اور ان پر پندرہ دن کے روزے واجب تھے۔

باب۱۲۲۵. مَتٰى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّآئِمِ وَاَفْطَرَ اَبُوْسَعِيْدِ نِالْخُدْرِيُّ حِيْنَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ

۱۲۲۵۔ روزہ دار افطار کب کرے گا؟

جب سورج ڈوب گیا تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے افطار کیا۔

(۱۸۲۲) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ

۱۸۲۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے عاصم بن عمر بن خطاب سے سنا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لیل اس طرف (مشرق) سے آئے اور دن ادھر چلا جائے کہ سورج ڈوب جائے تو روزہ دار کو افطار کرلینا چاہیے۔

(۱۸۲۳) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

۱۸۲۳۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے

عَنِ الشَّيْبَانِي عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْاَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَوْ اَمْسَيْتَ قَالَ اُنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے اور آنحضور ﷺ روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہوگیا تو ایک صاحب سے فرمایا کہ اے فلاں! میرے لئے اٹھ کر ستو گھول دو، انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! کاش آپ تھوڑی دیر اور ٹھہرتے، پھر وہی حکم دیا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو، لیکن ان کا اب بھی یہی اصرار رہا کہ ابھی دن باقی ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس مرتبہ پھر فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو۔ چنانچہ وہ اترے اور ستو انہوں نے گھول دیا اور رسول اللہ ﷺ نے پیا۔ ❶ پھر فرمایا کہ جب تم یہ دیکھ لو کہ رات اس طرف سے آ گئی ہے (مشرق کی طرف سے) تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہئے۔

باب ۱۲۲۶۔ يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ عَلَيْهِ بِالْمَآءِ وَغَيْرِهٖ

۱۲۲۶۔ جو چیز بھی آسانی سے مل جائے، پانی وغیرہ اس سے افطار کر لینا چاہئے۔

(۱۸۲۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اَبِي اَوْفٰى قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَاقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْاَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ لَوْاَرَاَيْتُمُ اللَّيْلَ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

۱۸۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جارہے تھے، آنحضور ﷺ روزے سے تھے، جب سورج غروب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو، انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! کاش تھوڑی دیر اور ٹھہرتے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو۔ چنانچہ انہوں نے پھر عرض کی یارسول اللہ! ابھی تو دن باقی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اتر کر ستو ہمارے لئے گھول دو۔ چنانچہ انہوں نے اتر کر ستو گھولا، آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ گئی تو روزہ کو افطار کر لینا چاہئے۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا ساتواں پارہ پورا ہوا۔

---

❶ غالباً مخاطب صحابی ابھی اس خیال میں تھے کہ سورج غروب نہیں ہوا ہے، ورنہ اس اصرار کی کوئی وجہ نہیں تھی، سب حضرات سفر کر رہے تھے، عرب میں پہاڑیوں کی کثرت ہے اور ایسے علاقوں میں غروب کے فوراً بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سورج ابھی باقی ہے۔

آٹھواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۲۲۷ . تَعْجِيْلِ الْاِفْطَارِ

(۱۸۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

(۱۸۲۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَصَامَ حَتّٰى اَمْسٰى قَالَ لِرَجُلٍ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِىْ قَالَ لَوِانْتَظَرْتَ حَتّٰى تُمْسِىَ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِىْ اِذَا رَاَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا قَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

۱۲۲۷۔ افطار میں جلدی کرنا۔

۱۸۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوحازم نے، انہیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی جب تک افطار کی جلدی کا اہتمام (یعنی وقت ہوتے ہی) باقی رہے گا۔

۱۸۲۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے اور ان سے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ آپ ﷺ روزے سے تھے، جب شام ہوئی (اور دن ڈوب گیا) تو آپ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ اتر کر (سواری سے) میرے لئے ستو گھول دو۔ انہوں نے عرض کی، آنحضور ﷺ اگر شام ہونے کا انتظار فرماتے تو بہتر تھا۔ لیکن آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول دو۔ جب یہ دیکھ لو کہ رات ادھر سے آ گئی (یعنی دن ڈوبتے ہی) روزہ دار کو افطار کر لینا چاہئے۔ (یہ حدیث متعدد روایتوں میں پہلے بھی گذر چکی ہے۔)

باب ۱۲۲۸ . اِذَا اَفْطَرَ فِىْ رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

(۱۸۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ اَفْطَرْنَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيْلَ لِهِشَامٍ فَاُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ قَالَ بُدٌّ مِنْ قَضَاءٍ وَّقَالَ مَعْمَرٌ سَمِعْتُ هِشَامًا لَّا اَدْرِىْ اَقَضَوْا اَمْ لَا

۱۲۲۸۔ رمضان میں اگر افطار کے بعد سورج نکل آیا؟

۱۸۲۷۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مطلع ابر آلود تھا، ہم نے جب افطار کر لیا تو سورج نکل آیا۔ اس پر ہشام (راوی حدیث) سے پوچھا گیا کہ کیا پھر انہیں قضا کا حکم ہوا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ قضا کے سوا چارہ کار ہی کیا تھا؟ اور معمر نے بیان کیا کہ میں نے ہشام سے سنا "مجھے معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے قضا کی تھی یا نہیں۔"

باب ۱۲۲۹ . صَوْمِ الصِّبْيَانِ وَقَالَ عُمَرُ لِنَشْوَانَ فِىْ رَمَضَانَ وَيْلَكَ وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ فَضَرَبَهٗ

۱۲۲۹۔ بچوں کا روزہ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نشہ باز سے فرمایا تھا "تم پر بربادی آئے، رمضان میں شراب پی رکھی ہے، حالانکہ ہمارے بچے تک

روزے سے ہیں۔ پھر آپ نے حد قائم کی۔ ❶

(۱۸۲۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُوْرَاءَ اِلٰى قُرَى الْاَنْصَارِ مَنْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ وَمَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُوْمُهٗ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَاِذَا بَكٰى اَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ اَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَالْاِفْطَارِ

۱۸۲۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بنت مسعود رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عاشورا کی صبح کو آنحضور ﷺ نے انصار کے محلوں میں منادی فرمادی کہ صبح تک جس نے کھا پی لیا ہو وہ دن کے بقیہ حصے کو (روزہ دار کی طرح) پورے کرے اور جس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو وہ روزے سے رہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر بعد میں بھی رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بعد ہم اس دن روزہ رکھتے تھے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے تھے۔ انہیں ہم روئی کی گڑیا دے کر بہلائے رکھتے تھے۔ جب کوئی کھانے کے لئے روتا تو وہی دیتے تھے تا آنکہ افطار کا وقت آجاتا۔

باب ۱۲۳۰. اَلْوِصَالِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَّهُمْ وَاِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَمَايُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ

۱۲۳۰۔ صوم وصال۔ ❷ اور جنہوں نے یہ کہا کہ رات میں روزہ نہیں ہوتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "پھر تم روزے رات تک پورے کرو۔" ❸ نبی کریم ﷺ نے صوم وصال سے (بحکم خداوندی) منع فرمایا ہے۔ امت پر رحمت وشفقت کے خیال سے اور تاکہ ان پر دوام وثبات رہے اور یہ کہ (عمل میں) شدت اختیار کرنا پسندیدہ نہیں خیال کیا گیا ہے۔

(۱۸۲۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُوَا صِلُوْا قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى اَوْ اِنِّيْ اَبِيْتُ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى

۱۸۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے کہا کہ مجھ سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (بلا سحر وافطار) مسلسل روزے نہ رکھا کرو (صوم وصال) صحابہ نے عرض کی کہ آپ ﷺ تو وصال کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور سیراب کیا جاتا رہتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے، آپ ﷺ

---

❶ یہ ایک شخص کا واقعہ ہے جس نے رمضان میں شراب پی لی تھی۔ جب یہ شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اسے بڑی شرم دلائی کہ مسلمانوں کے بچے تک ان دنوں میں روزے سے ہیں اور تم نے صرف روزہ توڑنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ شراب بھی پی رکھی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اسے اسی (۸۰) کوڑے لگوائے اور شام جلاوطن کرادیا۔ اس واقعہ کو نقل کرنے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہاں مقصد صرف بچوں کے روزے کی مشروعیت کی وضاحت کرنی ہے جس کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔ ❷ روزے دن کے رکھے جاتے ہیں، رات کی ابتداء غروب آفتاب سے ہوتی ہے۔ طلوع صبح صادق سے رات کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور دن کی ابتداء ہوتی ہے "صوم وصال" جیسا کہ پہلے بھی ایک موقعہ پر وضاحت کی گئی ہے۔ دن کے ساتھ رات میں بھی روزے کے تسلسل کو قائم رکھنے کا نام ہے۔ شریعت کا روزے سے جو مقصد ہے وہ دن کے روزوں ہی سے پورا ہو جاتا ہے اور چونکہ مقصد تعب اور مشقت میں ڈالنا نہیں ہے اس لئے صوم وصال کی ممانعت کردی گئی ہے۔ البتہ حضور اکرم ﷺ صوم وصال یعنی سحر وافطار کے بغیر کئی کئی دن رات کے روزے رکھتے تھے کیونکہ آپ ﷺ کو اس کی طاقت بخشی گئی تھی۔ ❸ اس لئے رات روزے کی حد تک ہوتی ہے۔

نے یہ فرمایا کہ) میں اس طرح رات گذارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور سیراب کیا جاتا رہتا ہے۔

(۱۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّىْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّىْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى

۱۸۳۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبردی، انہیں نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا تو صحابہؓ نے عرض کی کہ آپ ﷺ تو وصال کرتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور سیراب کیا جاتا ہے۔

(۱۸۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ اِبْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاتُوَاصِلُوْا فَاَيُّكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّىْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّىْ اَبِيْتُ لِىْ مُطْعِمٌ يُّطْعِمُنِىْ وَسَاقٍ يَّسْقِيْنِ

۱۸۳۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ فرمارہے تھے کہ مسلسل (بلاسحر وافطار) روزے نہ رکھو، ہاں اگر کوئی وصال کرنا چاہے تو وہ سحری کے وقت تک ایسا کرسکتا ہے۔ ❶ صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ! آپ ﷺ تو وصال کرتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں تو رات اس طرح گذارتا ہوں کہ ایک کھلانے والا کھلاتا ہے اور ایک پلانے والا سیراب کرتا ہے۔

(۱۸۳۲) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّىْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّىْ يُطْعِمُنِىْ رَبِّىْ وَيَسْقِيْنِ لَمْ يَذْكُرْ رَحْمَةً لَّهُمْ

۱۸۳۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ اور محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبردی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع کیا تھا، امت پر رحمت وشفقت کے خیال سے۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ آپ ﷺ تو وصال کرتے ہیں؟ اس کے جواب میں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ عثمان نے (اپنی روایت میں) "امت پر رحمت وشفقت کے خیال سے" کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔

باب ۱۲۳۱. اَلتَّنْكِيْلِ لِمَنْ اَكْثَرَ الْوِصَالَ رَوَاهُ اَنَسٌ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۳۱۔ صوم وصال پر اصرار کرنے والے کو سزا دینا۔ اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی ہے۔

(۱۸۳۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۸۳۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبردی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ یعنی افطار نہ کرے اور رات بغیر کھائے گذار دے پھر جب سحری کا وقت ہو تو سحری کھالے، سحری ضروری کھالینی چاہئے، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے۔

وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا

مسلسل (کئی دن تک سحر وافطار کے بغیر) روزے سے منع کیا تھا، اس پر ایک صحابی نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ ﷺ تو وصال کرتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا میری طرح تم میں سے کون ہے؟ رات میں میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے۔ لوگ اس پر بھی جب صوم وصال رکھنے سے نہ رکے تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ دو دن تک وصال کیا، پھر چاند نکل آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور وصال کرتا۔ گویا جب وہ صوم وصال سے نہ رکے تو آپ ﷺ نے ان کی سزا کے طور پر یہ کرنا چاہا تھا۔ ❶

(۱۸۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قِيلَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ

۱۸۳۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا، صوم وصال سے بچو! عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ تو وصال کرتے ہیں، اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ رات میں مجھے میرا رب کھلاتا اور سیراب کرتا ہے پس تم اتنی ہی مشقت اٹھاؤ جتنی تمہارے اندر طاقت ہے۔

باب ۱۲۳۲۔ الْوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ

باب ۱۲۳۲۔ سحری تک وصال۔

(۱۸۳۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِ

۱۸۳۵۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عبداللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے، صوم وصال نہ رکھو اور اگر کسی کا ارادہ ہی وصال کا ہو تو سحری کے وقت تک وصال کرسکتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی، یارسول اللہ! آپ تو وصال کرتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ رات کے وقت ایک کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور ایک پلانے والا مجھے سیراب کرتا ہے۔

---

❶ شریعت کا سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ انسان کسی تامل کے بغیر اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کردے، حکم جیسا بھی ہو اس میں اپنی طرف سے کسی قسم کی بھی زیادتی یا کمی سخت مہلک ہے۔ جب ہم نے آنحضور ﷺ کی رسالت کو مان لیا، وحی کے ذرائع پر کامل ایمان لائے اور اس کے متعلق یہ ہمارا یقین ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے تو اب اس میں کسی تامل کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں پر خود ہم سے بھی زیادہ واقف ہے۔ اس نے ہماری فطرت بنائی ہے اس لئے اس کی طرف سے تمام احکام اس اصل فطرت کو سامنے رکھ کر نازل ہوئے ہیں۔ ان احکام میں عزیمت کے ساتھ کچھ رخصتیں بھی دی گئی ہیں۔ جب کسی معاملہ میں شریعت خود رخصت دے دے تو اب اس رخصت پر عمل کرنا ضروری ہے کیونکہ خدا کی مرضی یہی ہے۔ آنحضور ﷺ نے صحابہؓ کو صوم وصال سے منع کیا، یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا، انسانوں پر رحمت وشفقت پیش نظر تھی، بعض صحابہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی زیادہ رضا اسی میں ہے کہ وصال کیا جائے لیکن شریعت کی نظر میں مشقت کی اہمیت نہیں ہے۔ اہمیت اطاعت، تسلیم ورضا کی ہے۔

باب ۱۲۴۳۔ مَنْ اَقْسَمَ عَلٰی اَخِیْهِ لِیُفْطِرَ فِی التَّطَوُّعِ وَلَمْ یَرَ عَلَیْهِ قَضَآءً اِذَا کَانَ اَوْفَقَ لَهٗ

(۱۸۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوالْعُمَیْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اٰخَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَآءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَاشَاْنُکِ قَالَتْ اَخُوْکَ اَبُوالدَّرْدَآءِ لَیْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِی الدُّنْیَا فَجَآءَ اَبُوالدَّرْدَآءِ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ کُلْ قَالَ فَاِنِّیْ صَآئِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰکِلٍ حَتّٰی تَاْکُلَ قَالَ فَاَکَلَ فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ ذَهَبَ اَبُوالدَّرْدَآءِ یَقُوْمُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ یَقُوْمُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا کَانَ مِنْ اٰخِرِاللَّیْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَصَلَّیْنَا فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ اِنَّ لِرَبِّکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَّلِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَّلِاَهْلِکَ عَلَیْکَ حَقًّا فَاَعْطِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ

۱۲۴۳۔ کسی نے اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کے لئے قسم ❶ دی؟ اگر عذر واقعی ہے تو توڑنے والے پر قضاء واجب نہیں۔

۱۸۳۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالعمیس نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سلمان اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما میں مواخاۃ کرائی تھی (ہجرت کے بعد) ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گئے تو ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو بہت پھٹے پرانے حال میں دیکھا۔ ان سے پوچھا کہ یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ ام الدرداءؓ نے جواب دیا کہ یہ تمہارے بھائی ابوالدرداءؓ دنیا کی طرف کوئی توجہ نہیں رکھتے۔ ❷ پھر ابوالدرداء تشریف لائے اور ان کے سامنے کھانا حاضر کیا اور کہا کہ تناول کیجئے، یہ بھی کہا کہ میں روزے سے ہوں۔ اس پر حضرت سلمانؓ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ خود شریک نہ ہوں گے۔ بیان کیا کہ وہ کھانے میں شریک ہو گئے (اور روزہ توڑ دیا) رات ہوئی تو ابوالدرداء عبادت کے لئے اٹھے۔ سلمانؓ نے فرمایا کہ سو جایئے، چنانچہ وہ سو گئے۔ پھر (تھوڑے وقفہ کے بعد) عبادت کے لئے اٹھے اور اس مرتبہ بھی سلمانؓ نے فرمایا کہ سو جایئے، پھر جب رات کا آخری حصہ ہوا تو سلمانؓ نے فرمایا کہ اچھا اب اٹھئے۔ چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمانؓ نے فرمایا کہ آپ کے رب کا بھی آپ پر حق ہے، آپ کی جان کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے۔ اس لئے ہر صاحب حق کی ادائیگی کرنی چاہئے۔ پھر آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔

❶ احناف کا اس سلسلے میں یہ مسلک ہے کہ نفلی روزے یا نماز اگر کسی نے توڑ دی خواہ کسی عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر ہر حال میں ان کی قضا واجب ہے کیونکہ نفلی عبادات کا مکلف اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو نہیں بنایا ہے۔ اب اگر کوئی خود کرے تو اس پر ثواب ملتا ہے، لیکن جس طرح نذر مان لینے سے واجب ہو جاتی ہے، اسی طرح جب نفل شروع کر دی تو گویا نذر کی طرح اپنے پر واجب کر لیا۔ اب اگر توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی کی وجہ سے توڑا تو قضا نہیں ورنہ واجب ہے۔ ❷ اسی حدیث کی دوسری روایتوں میں ہے کہ دن میں روزہ رکھتے ہیں اور رات میں نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ دنیا کی عورتوں کی طرف انہیں کوئی توجہ نہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت طرز عمل اختیار کیا ہے اس کا مقصد ابودرداءؓ کو ان کی رائے سے پھیرنا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے جن بندوں کے حقوق واجب کئے ہیں اللہ کے واجبی حقوق کے بعد ان کی رعایت بھی ضروری ہے۔ ان کی بیوی کو شکایت تھی وہ خود بھی بڑی درجہ کی صحابیہ تھیں اور صحابی کی صاحبزادی تھیں لیکن بہر حال غیر معمولی طور پر عبادت میں جبر و مشقت اختیار کرنے سے خود آنحضور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اس لئے حضرت سلمانؓ نے انہیں سمجھایا کہ اتنی زیادتی نہ ہونی چاہئے۔

باب۱۲۳۴ ۔ صَوْمِ شَعْبَان

(۱۸۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَايَصُوْمُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ اَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِيْ شَعْبَانَ

۱۲۳۴۔شعبان کے روزے۔

۱۸۳۷۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں ملک نے خبر دی، انہیں ابوالنضر نے، انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب روزہ رکھنے لگتے تو ہم (آپس میں) کہتے کہ اب آپ ﷺ روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں اور جب روزہ چھوڑتے تو ہم کہتے کہ اب آپ ﷺ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کو کبھی پورے مہینہ کا روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور جتنے روزے آپ ﷺ شعبان میں رکھتے تھے، میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا۔

(۱۸۳۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَكَانَ يَقُوْلُ خُذُوْامِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَايَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادُوْوِمَ عَلَيْهِ وَ اِنْ قَلَّتْ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً دَاوَمَ عَلَيْهَا

۱۸۳۸۔ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہؓ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ شعبان سے زیادہ کسی اور مہینہ میں روزے نہیں رکھتے تھے، شعبان کے اکثر ایام میں آپ ﷺ روزہ سے رہتے۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے کہ عمل وہی اختیار کرو جس کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتے جب تک تم خود نہ اکتا جاؤ۔ نبی کریم ﷺ اس نماز کو سب سے زیادہ پسند فرماتے تھے جس پر مداومت اختیار کی جائے۔ خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ آنحضور ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اسے ہمیشہ پڑھتے تھے۔

باب۱۲۳۵ ۔ مَايُذْ كَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِفْطَارِهٖ

۱۲۳۵۔ نبی کریم ﷺ کے روزے رکھنے اور نہ رکھنے کے متعلق روایات۔

(۱۸۳۹) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاصَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُوْمُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ لَاوَاللّٰهِ لَايُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ لَاوَاللّٰهِ لَايَصُوْمُ

۱۸۳۹۔ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رمضان کے سوا نبی کریم ﷺ نے کبھی پورے مہینہ کا روزہ نہیں رکھا۔ آپ ﷺ روزہ رکھنے لگتے تو دیکھنے والا کہہ اٹھتا کہ بخدا آپ ﷺ بے روزہ نہیں رہیں گے اور اسی طرح جب روزہ چھوڑ دیتے تو کہنے والا کہتا کہ بخدا اب آپ ﷺ روزہ نہیں رکھیں گے۔

(۱۸۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَا يَصُوْمَ مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى

۱۸۴۰۔ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور انہوں نے انسؓ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینہ میں بے روزہ کے رہتے تو ہمیں خیال گزرتا کہ اس مہینہ میں آپ ﷺ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔

نَظُنُّ اَنْ لَّا يُفطِرُ مِنْهُ شَيْئًا وَّكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَه' وَلَا نَائِمًا اِلَّارَاَيْتَه' وَقَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّه' سَاَلَ اَنَسًا فِي الصَّوْمِ

اسی طرح کسی مہینہ میں روزے رکھنے لگتے تو ہم خیال کرتے کہ اب اس مہینہ کا ایک دن بھی بے روزے کے نہیں گزرے گا، تم جب بھی چاہتے آنحضور ﷺ کو رات میں نماز پڑھتے دیکھ سکتے تھے اور جب بھی چاہتے سوتا ہوا دیکھ سکتے تھے۔ سلیمان نے حمید کے واسطہ سے بیان کیا۔ انہوں نے انسؓ سے روزہ کے متعلق پوچھا تھا۔ (اس حدیث کے مضامین پر بحث متعدد احادیث کے ذیل میں گذر چکی ہے۔)

(۱۸۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخبَرَنَا اَبُوخَالِدِ ںِالْاَحْمَرُ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا اِلَّا رَاَيْتُه' وَلَا مُفْطِرًا اِلَّا رَاَيْتُه' وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا اِلَّا رَاَيْتُه' وَلَانَا ئِمًا اِلَّا رَاَيْتُه' وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَّلَا حَرِيْرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيْرَةً اَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَّائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۴۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو خالد احمر نے خبر دی، انہیں حمید نے خبر دی، کہا کہ میں نے انسؓ سے نبی کریم ﷺ کے روزوں کے متعلق پوچھا تو آپؓ نے فرمایا کہ جب میرا دل چاہتا کہ آپ ﷺ کو روزے سے دیکھوں تو میں آپ ﷺ کو روزے سے ہی دیکھتا اور بغیر روزے کے چاہتا تو بغیر روزے سے ہی دیکھتا۔ رات میں کھڑے (نماز پڑھتے) چاہتا تو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھتا اور سوتے ہوئے چاہتا تو اسی طرح دیکھتا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کے دست مبارک سے زیادہ نرم و نازک خزوحریر (ریشم کے کپڑے) کو بھی نہیں دیکھا اور نہ مشک وعنبر کو آپ ﷺ کی خوشبو سے پاکیزہ پایا۔

باب ۱۲۳۶. حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ

۱۲۳۶۔ روزہ میں مہمان کا حق۔

(۱۸۴۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِوابْنِ الْعَاصِؓ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ يَعْنِيْ اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّاوَّاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاو'دَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ

۱۸۴۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں ہارون بن اسماعیل نے خبر دی، ان سے علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے، پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی، یعنی یہی کہ تمہارے ملاقاتیوں کا بھی تم پر حق ہے۔ اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ اس پر میں نے پوچھا اور داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک دن کا روزہ اور ایک دن بے روزے سے (رہنا صوم داؤدی ہے۔)

باب ۱۲۳۷. حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ

۱۲۳۷۔ روزے میں جسم کا حق۔

(۱۸۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِؓ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۴۳۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں اوزاعی نے خبر دی کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عبداللہ! کیا یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم دن میں

يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْاَ نَّکَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَ نَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِ كَ عَلَيْكَ حَقًّاوَّ اِنَّ لِعَيْنِکَ عَلَيْکَ حَقًّاوَّ وَاِنَّ لِزَوْ جِکَ عَلَيْکَ حَقًّا وَّ اِنَّ لِزَوْرِکَ عَلَيْکَ حَقًّا وَّ اِنَّ بِحَسْبِکَ اَنْ تَصُوْمَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لَکَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ اَمْثَالِهَا فَاِنَّ ذٰلِکَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَیَّ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعْدَ مَاكَبِرَ يَا لَيْتَنِیْ قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روزہ رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ صحیح ہے یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا، لیکن ایسا نہ کرو، روزہ بھی رکھو اور بے روزے کے بھی رہو، نماز بھی پڑھو اور سوؤ بھی، کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تم سے ملاقات کرنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بس یہی کافی ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو، کیونکہ تمہیں ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا اور اس طرح ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا۔ لیکن میں نے اپنے پر سختی چاہی تو مجھ پر سختی کر دی گئی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں اپنے میں قوت پاتا ہوں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو اور اس سے آگے نہ بڑھو، میں نے پوچھا اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایک دن روزہ سے اور ایک دن بے روزے کے۔ بعد میں جب ضعیف ہو گئے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، کاش میں رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی رخصت مان لیتا۔ ❶

باب۱۲۳۸ . صَوْمِ الدَّهْرِ

۱۲۳۸۔ ساری عمر روزے سے۔

(۱۸۴۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ اُخْبِرَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَ قُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَاعِشْتُ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْقُلْتُهٗ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَالَ فَاِنَّکَ لَاتَسْتَطِيْعُ ذٰلِکَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِکَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَّ اَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِکَ صِيَامُ دَاوٗدَ وَهُوَ اَفْضَلُ

۱۸۴۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ تک میری یہ بات پہنچائی گئی کہ "خدا کی قسم، زندگی بھر میں دن میں تو روزے رکھوں گا اور ساری رات عبادت کروں گا۔" (آنحضور ﷺ کے دریافت فرمانے پر) میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں، میں نے یہ کہا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا لیکن تمہارے اندر اس کی طاقت نہیں، اس لئے روزہ ضرور رکھو لیکن بے روزے کے بھی رہو اور عبادت بھی کرو، لیکن سوؤ بھی، ہاں مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کرو، نیکیوں کا بدلہ دس گنا ملتا ہے۔ اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا۔ میں نے کہا کہ میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کرو اور دو دن بے روزے کے رہا کرو۔ میں نے پھر کہا کہ میں

❶ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ادا تھی کہ آنحضور ﷺ کے سامنے جو بھی عہد کر لیا اسے زندگی بھر اسی طرح نبھایا۔ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی آپ سے یہ گفتگو ہوئی تھی اس وقت عبداللہ رضی اللہ عنہ جوان تھے، اس وقت انہیں خیال بھی نہیں آیا کہ کبھی بڑھاپا بھی آئے گا، لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر زندگی کے ہر نشیب و فراز پر ہوتی ہے اور ان کی رعایت کے ساتھ احکام مشروع ہوتے ہیں۔ بہر حال رسول اللہ ﷺ کے سامنے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک بات کہی تھی اور اسے نبھانا تھا، خواہ حالت کسی طرح کے بھی پیش آئیں۔

الصِّيَامِ فَقُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَفْضَلَ مِن ذٰلِکَ

اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن بے روزہ کے رہو کہ یہی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور روزہ کا سب سے افضل طریقہ ہے۔ میں نے اب بھی وہی کہا کہ مجھے اس سے افضل کی طاقت ہے۔ لیکن اس مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے افضل کوئی روزہ نہیں۔

باب ۱۲۳۹ . حَقِّ الْاَهْلِ فِی الصَّوْمِ رَوَاهُ اَبُوْجُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۳۹۔ روزہ میں بیوی کا حق اور اس کی روایت ابوجحیفہ نے نبی کریم ﷺ سے کی ہے۔

(۱۸۴۵) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ عَلِیٍّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَآءَ اَنَّ اَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ، سَمِعَ عَبدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍوبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَسْرُدُ الصَّوْمَ وَاُصَلِّی اللَّيْلَ فَاِمَّا اَرْسَلَ اِلَیَّ وَاِمَّا لَقِيْتُه، فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّیْ وَلَاتَنَامُ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِعَيْنِکَ عَلَيْکَ حَظًّا وَّ اِنَّ لِنَفْسِکَ وَاَهْلِکَ عَلَيْکَ حَظًّا قَالَ اِنِّی لَاَقْوٰی لِذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السلامُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ کَانَ يَصُوْمُ يومًا وَّيُفْطِرُ يومًا وَلَايَفِرُّ اِذَالَاقٰی قَالَ مَنْ لِّیْ بِهٰذِهٖ يَانَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ عَطَآءٌ لَّا اَدْرِی كَيْفَ ذَكَرَصِيَامَ الْاَبَدِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاصَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ مَرَّتَيْنِ

۱۸۴۵۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، انہیں ابو عاصم نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے، انہوں نے عطاء سے سنا، انہیں ابوعباس شاعر نے خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں اور ساری رات عبادت کرتا ہوں۔ اب یا آنحضور ﷺ نے کسی کو میرے پاس بھیجا (مجھے بلانے کے لئے) یا خود میں نے آپ ﷺ سے ملاقات کی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم (متواتر) روزے رکھتے ہو اور ایک بھی نہیں چھوڑتے اور (رات بھر) نماز پڑھتے رہتے ہو؟ روزہ بھی رکھو اور بے روزہ کے بھی رہو، عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی، کیونکہ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھا کرو۔ انہوں نے کہا، وہ کس طرح؟ فرمایا کہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بے روزہ کے رہتے تھے، اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہیں پھیرتے تھے۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے نبی! میرے لئے یہ کیسے ممکن ہے (کہ میں فرار اختیار کروں) عطاء نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں (اس حدیث میں) صوم دہر کا کس طرح ذکر ہوا۔ (البتہ انہیں اتنا یاد تھا کہ) آنحضور ﷺ نے فرمایا، جو صوم دہر رکھتا ہے، گویا وہ روزہ ہی نہیں رکھتا۔ دو مرتبہ (آپ ﷺ نے فرمایا)۔

باب ۱۲۴۰ . صَوْمِ يَوْمٍ وَّ اِفْطَارِ يَوْمٍ

۱۲۴۰۔ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔

(۱۸۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍوؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۸۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے سنا اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

وَسَلَّمَ قَالَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَّ اَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ اِقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ فَمَا زَ الَ حَتّٰى قَالَ فِیْ ثَلٰثٍ

سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مہینہ میں صرف تین دن کے روزے رکھا کرو، انہوں نے کہا کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ اسی طرح وہ برابر (کہتے رہے کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے) یہاں تک کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ایک دن کا روزہ رکھو اور ایک دن بے روزہ کے رہو۔ آپ ﷺ نے ان سے یہ بھی فرمایا کہ مہینہ میں ایک قرآن مجید ختم کیا کرو۔ انہوں نے اس پر بھی کہا کہ اس سے زیادہ کی میں طاقت رکھتا ہوں اور برابر یہی کہتے رہے تا آنکہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تین دن میں (ایک قرآن ختم کیا کرو۔)

باب ۱۲۴۱. صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۲۴۱۔ داؤد علیہ السلام کا روزہ۔

(۱۸۴۷) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّیَّ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِیْ حَدِيْثِهٖ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَتَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَاصَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّ يُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى

۱۸۴۷۔ ہم نے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب ابن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو عباس مکی سے سنا، وہ شاعر تھے، لیکن روایت حدیث میں ان پر کسی قسم کا اتہام نہیں تھا۔ ❶ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تم متواتر روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم یونہی کرتے رہے تو تمہاری آنکھیں دھنس جائیں گی اور تم خود کمزور پڑ جاؤ گے، یہ بھی کوئی روزہ ہے کہ زندگی بھر (بلاناغہ ہر دن) روزہ رکھے جاؤ۔ تین دن کا (ہر مہینہ میں) روزہ، پوری زندگی کے روزے کے برابر ہے (ثواب میں)۔ میں نے اس پر کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کرو، آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بے روزے کے رہتے تھے اور جب دشمن کا سامنا ہوتا تو فرار نہیں اختیار کرتے تھے۔

(۱۸۴۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْكَ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِیْ فَدَخَلَ عَلَیَّ فَاَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِّنْ

۱۸۴۸۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذاء نے اور ان سے ابوقلابہ نے بیان کیا کہ مجھے ابوملیح نے خبر دی، کہا کہ میں آپ کے والد کے ساتھ عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ سے میرے روزے کے متعلق کہا گیا (کہ میں

❶ شاعری چونکہ طبیعت میں مبالغہ آمیزی اور تخیل پسندی پیدا کر دیتی ہے اس لئے اس کی تصریح ضروری سمجھی کہ شاعر ہونے کے باوجود وہ محتاط اور ثقہ تھے۔ طبیعت میں مبالغہ وغیرہ نہیں تھا بلکہ احتیاط، ثقاہت اور واقفیت تھی، اس لئے ان پر روایت حدیث کے سلسلے میں کسی قسم کا اتہام بھی نہیں تھا۔

اَدَمٍ حَشوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَه' فَقَالَ اَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِحْدٰى عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاصَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامِ شَطْرَ الدَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمًا

مسلسل روزے رکھتا ہوں) آنحضور ﷺ میرے یہاں تشریف لائے میں نے ایک تکیہ نما گدہ آپ کے لئے بچھا دیا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، لیکن آنحضور ﷺ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان ہو گیا۔ ❶ آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا تمہارے لئے ہر مہینہ میں تین روزے کافی نہیں ہیں۔ انہوں نے بیان کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (کچھ اور اضافہ فرما دیجئے) آپ ﷺ نے فرمایا، اچھا پانچ دن (رکھ لو)۔ میں نے عرض کی، یارسول! کچھ اور اضافہ فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، چلو سات دن۔ میں نے عرض کی (یارسول اللہ کچھ اور اضافہ فرمائیے، مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے) آپ ﷺ نے فرمایا! اچھا نو دن۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! فرمایا، اچھا گیارہ دن۔ آخر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزے کے طریقے کے سوا اور کوئی طریقہ (شریعت میں) نہیں۔ یعنی زندگی کے آدھے دنوں میں ایک دن کا روزہ رکھو اور ایک دن بے روزے سے رہو۔

باب ۱۲۴۲. صِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَ خَمْسَ عَشْرَةَ

۱۲۴۲۔ ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ کے روزے۔

(۱۸۴۹) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُوالتَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُثْمٰنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ

۱۸۴۹۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے ہر مہینے کی تین تاریخوں میں روزے کی وصیت فرمائی تھی، اسی طرح چاشت کی دو رکعتوں کی بھی وصیت فرمائی تھی اور اس کی بھی کہ سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لیا کروں۔

باب ۱۲۴۳. مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَ هُمْ

۱۲۴۳۔ جس نے کچھ لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے یہاں جا کر روزہ نہیں توڑا۔

(۱۸۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدٌ هُوَا بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ

۱۸۵۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے خالد نے، جو حارث کے بیٹے ہیں، حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا

❶ اللہ اکبر! کیا تھی تواضع اور خاکساری، نبی رحمت، سرور دو جہاں، رحمت للعالمین جس کے ایک اشارے پر صحابہؓ اپنی جان قربان کر دینے میں بھی دریغ نہیں کرتے تھے، فروتنی اور کسر نفسی کا یہ عالم کہ مجلس میں ذرہ برابر بھی امتیاز برداشت نہیں۔ فصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحبہ وبارک وسلم۔ نبی رحمت اور سرور دو جہاں کی تمام زندگی میں یہی شان نمایاں ہے۔

فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ قَالَ اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهٖ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهٖ فَاِنِّيْ صَآئِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ خُوَيْصَةً قَالَ مَاهِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ اَنَسٌ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ اٰخِرَةٍ وَّلَا دُنْيَا اِلَّا دَعَا بِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّوَلَدًا وَّبَارِكْ لَهٗ فَاِنِّيْ لَمِنْ اَكْثَرِ الْاَنْصَارِ مَالًا وَّحَدَّثَتْنِيْ اِبْنَتِيْ اُمَيْنَةُ اَنَّهٗ دُفِنَ لِصُلْبِيْ مَقْدَمَ الْحَجَّاجِ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَمِائَةٌ

کے یہاں تشریف لے گئے، انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھجور اور گھی حاضر کیا، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا، یہ گھی اس کے برتن میں رکھ دو اور یہ کھجوریں بھی برتن میں رکھ دو کیونکہ میں روزے سے ہوں۔ پھر آنحضور ﷺ نے گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھی اور ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا کی۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرا ایک لاڈلا بھی تو ہے! فرمایا کون؟ انہوں نے کہا کہ آپ کے خادم انس (ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بیٹے)۔ پھر آنحضور ﷺ نے دنیا اور آخرت کی کوئی خیر و بھلائی نہ چھوڑی جس کی ان کے لئے دعا نہ کی ہو۔ آپ ﷺ نے دعا میں فرمایا! اے اللہ! انہیں مال اور اولاد عطا فرما اور اس میں برکت دے۔ (انس رضی اللہ عنہ کا بیان تھا کہ) چنانچہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں، اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا کہ حجاج کے بصرہ آنے تک صرف میری اولاد میں تقریباً ایک سو بیس کا انتقال ہو چکا تھا۔

(۱۸۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۵۱۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ نے خبر دی کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم ﷺ کے حوالہ کے ساتھ۔

باب ۱۲۴۴. الصَّوْمِ اٰخِرَ الشَّهْرِ

۱۲۴۴۔ مہینے کے آخر کا روزہ۔

(۱۸۵۲) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ ابْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ مُّطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ اَوْسَالَ رَجُلًا وَّ عِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَااَبَا فُلَانٍ اَمَاصُمْتَ سَرَرَهٰذَا الشَّهْرِ قَالَ اَظُنُّهٗ قَالَ يَعْنِيْ رَمَضَانَ قَالَ الرَّجُلُ لَايَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ اَظُنُّهٗ يَعْنِيْ رَمَضَانَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مُّطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ

۱۸۵۲۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے مہدی نے حدیث بیان کی اور ان سے غیلان نے اور ہم سے ابونعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے غیلان بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مطرف نے، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا یا (مطرف نے یہ کہا کہ) سوال تو کسی اور نے کیا تھا لیکن وہ سن رہے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اے ابوفلاں! کیا تم نے اس مہینے کے آخر کے روزے نہیں رکھے۔ ابونعمان نے کہا میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا کہ آپ کی مراد رمضان سے تھی۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) کہتا ہے کہ ثابت نے بیان کیا، ان سے مطرف نے، ان سے عمران نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے رمضان کے آخر کے بجائے شعبان کے آخر میں بیان کیا۔

باب ۱۲۴۵. صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِذَا اَصْبَحَ صَآئِمًا

۱۲۴۵۔ جمعہ کے دن کا روزہ اگر جمعہ کے دن کسی نے روزہ کی نیت کر لی تو

يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ اَنْ يُفْطِرَ

اسے توڑنا ضروری ہے۔ ❶

(۱۸۵۳) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا اَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ زَادَ غَيْرُ اَبِيْ عَاصِمٍ اَنْ يَّنْفَرِدَ بِصَوْمٍ

۱۸۵۳۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے عبدالحمید نے بن جبیر نے اور ان سے محمد بن عباد نے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ ابوعاصم کے علاوہ راویوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ تنہا (جمعہ کے دن) روزہ رکھنے سے۔

(۱۸۵۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ

۱۸۵۴۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص جمعہ کے دن اس وقت تک روزہ نہ رکھے جب تک اس سے ایک دن پہلے یا اس کے ایک دن بعد روزہ نہ رکھتا ہو۔

(۱۸۵۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ اَصُمْتِ اَمْسِ قَالَتْ لَاقَالَ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِيْنَ غَدًا قَالَتْ لَاقَالَ فَاَفْطِرِيْ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ اَنَّ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَتْهُ فَاَمَرَهَا فَاَفْطَرَتْ

۱۸۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوایوب نے اور ان سے جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ ان کے یہاں جمعہ کے دن تشریف لے گئے (اتفاق سے) وہ روزہ سے تھیں۔ آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا، کیا کل گزشتہ بھی روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ جواب دیا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر روزہ توڑ دو۔ حماد بن جعد نے بیان کیا کہ انہوں نے قتادہ سے سنا، ان سے ابوایوب نے حدیث بیان کی اور ان سے جویریہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ آنحضور ﷺ نے حکم دیا اور آپ نے روزہ توڑ دیا۔

باب ۱۲۴۶۔ هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْاَيَّامِ

۱۲۴۶۔ کیا کچھ دن خاص کئے جا سکتے ہیں؟

(۱۸۵۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصُّ

۱۸۵۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ

---

❶ فقہ حنفی کی مستند کتاب "الدر المختار" میں ہے کہ جمعہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے، لیکن یہ بھی تشدد ہے، زیادہ سے زیادہ مفضول کہا جا سکتا ہے اور یہ بھی خارجی عوارض کی وجہ سے کہ کہیں اس سے لوگوں کے عقائد نہ بگڑ جائیں اور عوام اسے ضرورت سے زیادہ متبرک دن سمجھ کر خالص اسی دن کا التزام نہ کرنے لگیں ورنہ یہ دن عید وغیرہ کی طرح نہیں۔ اسی طرح سنیچر کو روزہ رکھنے کی ممانعت یہود کے ساتھ تشبہ پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہے۔ (فیض الباری صفحہ ۱۷۶ ج ۲)

مِنَ الْاَیَّامِ شَیْئًا قَالَتْ لَاکَانَ عَمَلُهٗ دِیْمَةً وَّاَیُّکُمْ یُطِیْقُ مَاکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطِیْقُ

نے (روزہ وغیرہ عبادات کے لئے) کچھ دن مخصوص ومتعین کر رکھے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ آپ کے ہر عمل میں مداومت ہوتی تھی اور دوسرا کون ہے جو رسول اللہ ﷺ جتنی طاقت رکھتا ہو؟

باب۱۲۴۷. صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ

۱۲۴۷۔ عرفہ کے دن کا روزہ۔

(۱۸۵۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَیْرٌ مُّوْلٰی اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَیْرٍ مَّوْلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحٰرِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا یَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ صَوْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَصَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ لَیْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرِهٖ فَشَرِبَهٗ

۱۸۵۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ام فضل کے مولیٰ عمیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا نے حدیث و بیان کی۔ اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن عبداللہ کے مولیٰ ابونضر نے، انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ عمیر نے اور انہیں ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے یہاں کچھ لوگ عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کے روزہ پر بحث کر رہے تھے۔ بعض کا خیال تھا کہ آپ ﷺ روزہ سے ہیں اور بعض نے کہا روزہ سے نہیں ہیں۔ اس پر انہوں نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا (تا کہ بات کھل جائے) آنحضور ﷺ اپنے اونٹ پر سوار تھے۔ آپ ﷺ نے دودھ پی لیا۔ (یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔)

(۱۸۵۸) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَوْقُرِیَٔ عَلَیْهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ کُرَیْبٍ عَنْ مَّیْمُوْنَةَ اَنَّ النَّاسَ شَکُّوْا فِیْ صِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ بِحِلَابٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ فِی الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ

۱۸۵۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی یا ان کے سامنے حدیث کی قرأت کی گئی۔ کہا کہ عمرو نے خبر دی، انہیں بکیر نے، انہیں کریب نے اور انہیں میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہ عرفہ کے دن چند حضرات کو آنحضور ﷺ کے روزے کے متعلق شبہ ہوا۔ اس لئے انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ آپ ﷺ اس وقت عرفہ میں وقوف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے وہ دودھ پیا اور سب لوگ یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

باب۱۲۴۸. صَوْمِ یَوْمِ الْفِطْرِ

۱۲۴۸۔ عید الفطر کا روزہ۔

(۱۸۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَّوْلَی ابْنِ اَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ فَقَالَ هٰذَانِ یَوْمَانِ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامِهِمَا یَوْمُ فِطْرِکُمْ مِنْ صِیَامِکُمْ وَالْیَوْمُ الْاٰخَرُتَاْکُلُوْنَ فِیْهِ مِنْ نُسُکِکُمْ

۱۸۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، ان سے ابن ازہر کے مولیٰ ابوعبیدہ نے بیان کیا کہ عید کے دن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا یہ دو دن ایسے ہیں جن کے روزے کی آنحضور ﷺ نے ممانعت کر دی ہے، (رمضان کے) روزوں کے بعد افطار کا دن (عید الفطر) اور دوسرا وہ دن جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

(۱۸۶۰) حَدَّثَنَا مُوْسٰی ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰی عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِیِّ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَّآءِ وَاَنْ يَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّعَنِ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

۱۸۶۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عید الفطر اور قربانی کے دنوں کے روزوں کی ممانعت کی تھی۔ صماء سے بھی آپ نے روکا تھا، ایک کپڑے میں احتباء کرنے سے بھی روکا تھا اور صبح اور عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے بھی (صماء اور احتباء وغیرہ کی تشریح ستر عورت کے ابواب میں گذر چکی)۔

باب ۱۲۴۹. الصَّوْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

۱۲۴۹۔ قربانی کے دن کا روزہ۔

(۱۸۶۱) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُوبْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ مِيْنَآءَ قَالَ سَمِعْتُه' يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَنْهٰی عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

۱۸۶۱۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی، انہوں نے عطاء بن میناء سے سنا، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے، آپ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے دو روزے اور دو قسم کی خرید و فروخت سے منع فرمایا تھا۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے سے اور ملامست اور منابذت کے ساتھ خرید و فروخت سے۔

(۱۸۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُعَاذٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ نَّذَرَ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمًا قَالَ اَظُنُّه' قَالَ الْاِثْنَيْنِ فَوَافَقَ يَوْمَ عِيْدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَمَرَاللّٰهُ بِوَفَآءِ النَّذْرِ وَنَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ

۱۸۶۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عون نے خبر دی، ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ایک شخص نے ایک دن کے روزے کی نذر مانی ہے۔ کہا کہ میرا خیال ہے کہ وہ پیر کا دن ہے۔ اتفاق سے وہی دن عید کا پڑ گیا ہے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے سے (اللہ کے حکم سے) منع فرمایا ہے۔ (گویا ابن عمرؓ نے کوئی قطعی فیصلہ نہیں دیا۔)

(۱۸۶۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِالْخُدْرِیَّ وَكَانَ غَزَامَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتِیْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ اَرْبَعًا مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِیْ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْذُوْمَحْرَمٍ وَّلَا صَوْمَ فِیْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِوَ الْاَضْحٰی وَلَاصَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ

۱۸۶۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن عمیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قزعہ سے سنا، کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نبی ﷺ کے ساتھ بارہ غزووں میں شریک رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے چار باتیں سنی تھیں جو مجھے بہت پسند آئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کوئی عورت دو دن (یا اس سے زیادہ) کی مسافت کا سفر اس وقت تک نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی محرم نہ ہو۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں میں روزہ نہیں ہے۔ صبح کی

الشَّمْسُ وَلاَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَاتُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الْاَ قْصٰى وَ مَسْجِدِى هٰذَا

نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک کوئی نماز نہیں اور یہ کہ تین مساجد کے سوا اور کسی کے لئے شدر حال (سفر) نہ کیا جائے۔ مسجد الحرام، مسجد اقصیٰ اور یہ میری مسجد (مسجد نبوی)۔

باب ۱۲۵۰. صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَقَالَ لِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِى اَبِىْ كَانَتْ عَآئِشَةُ تَصُوْمُ اَيَّامَ مِنًى وَّكَانَ اَبُوْهُ يَصُوْمُهَا

۱۲۵۰۔ ایام تشریق کے روزے ❶ اور مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایام منیٰ (ایام تشریق) کے روزے رکھتی تھیں اور ہشام کے والد (عروہ) بھی ان دنوں کا روزہ رکھتے تھے۔

(۱۸۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِيْسٰى عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِىْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنْ يُّصَمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْهَدْىَ

۱۸۶۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبداللہ بن عیسیٰ سے سنا، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے (نیز زہری نے اس کی روایت) سالم سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کی (عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما) دونوں نے بیان کیا کہ سوا اس شخص کے جس کے پاس (حج میں) قربانی کا جانور نہ ہو (تمتع کرنے والا حاجی کے) اور کسی کو ایام تشریق میں روزے کی اجازت نہیں ہے۔

(۱۸۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍؒ عَنْ سَالِمٍؒ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ الْعُمْرَةَ اِلَى الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَّلَمْ يَصُمْ صَامَ اَيَّامَ مِنًى وَّعَنِ ابْنِ شِهَابٍؒ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ تَابَعَهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍؒ

۱۸۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں سالم بن عبداللہ بن عمر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جو حاجی حج اور عمرہ کے درمیان تمتع کرتے ہیں انہیں یوم عرفہ تک روزہ رکھنے کی اجازت ہے۔ لیکن اگر قربانی نہ ملے اور نہ اس نے روزہ رکھا تو ایام منیٰ (ایام تشریق) میں روزہ رکھے۔ ابن شہابؒ نے عروہ سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس کی متابعت ابراہیم بن سعد نے بھی ابن شہاب کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۱۲۵۱. صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ

۱۲۵۱۔ عاشورا ❷ کے دن کا روزہ۔

---

❶ یوم نحر یعنی عید الاضحیٰ کی دسویں تاریخ کے بعد ایام تشریق آتے ہیں۔ اس میں اختلاف ہے کہ یوم نحر کے بعد دو دن ایام تشریق کے ہیں یا تین دن۔ بہرحال احناف کے یہاں ایام تشریق میں بھی روزے رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس میں قارن اور متمتع وغیرہ کا کوئی فرق نہیں۔ لیکن بعض نے ان دنوں کے روزے کی مطلقاً اجازت دی ہے اور بعض نے صرف تمتع کرنے والے حاجی کو اجازت دی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی صرف حج تمتع کرنے والے کے لئے اجازت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات لائے ہیں جو یہی مسلک رکھتے تھے، ورنہ دوسری روایات حضرت علی اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے احناف کے مسلک کے مطابق منقول ہیں۔ ❷ عاشورا محرم کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو یہ منقول ہے کہ یوم عاشورا نویں تاریخ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دسویں کے ساتھ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھنا سنت ہے۔ ورنہ خود انہیں سے ایک روایت میں بصراحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورا یعنی دسویں محرم کے روزے کا حکم دیا تھا۔

(۱۸۶۶) حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ اِنْ شَآءَ صَامَ

۱۸۶۶۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن محمد نے، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، عاشورا کے دن اگر چاہو تو روزہ رکھ لیا کرو۔

(۱۸۶۷) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ

۱۸۶۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (شروع میں) رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کے دن کے روزے کا حکم دیا تھا۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو جس کا جی چاہا اس دن بھی روزہ رکھتا تھا اور جو نہ رکھنا چاہتا نہیں رکھتا تھا۔

(۱۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ تَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ

۱۸۶۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشورا کے دن جاہلیت میں قریش روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی رکھتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہاں بھی اس دن روزہ رکھا اور اس کا لوگوں کو حکم بھی دیا۔ لیکن رمضان کی فرضیت کے بعد آپ ﷺ نے اس کا (التزام) چھوڑ دیا۔ اب جو چاہتا رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

(۱۸۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعٰوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَااَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهٗ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُفْطِرْ

۱۸۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبدالرحمان نے کہ انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے یوم عاشورا کے متعلق سنا، انہوں نے فرمایا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ یہ عاشورا کا دن ہے، اس کا روزہ تم پر فرض نہیں ہے۔ لیکن میں روزہ سے ہوں اور تم میں سے جس کا جی چاہے روزہ سے رہے اور جس کا جی چاہے نہ رہے۔

(۱۸۷۰) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَى الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ مَاهٰذَا قَالُوْا هٰذَا اَيُّوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَّجَّى اللّٰهُ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهٗ مُوْسٰى قَالَ فَاَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ

۱۸۷۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے، آپ ﷺ نے یہودیوں کو بھی دیکھا کہ وہ عاشورا کے دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے اس کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک اچھا دن ہے، اسی دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی تھی۔ اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا

روزہ رکھا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ہم موسیٰ علیہ السلام کے (شریک مسرت وغم ہونے میں) تم سے زیادہ مستحق ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی اس کا حکم دیا۔ ❶

(۱۸۷۱) حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ اَبِیْ عُمَیْسٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍؓ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ تَعُدُّهُ الْیَهُوْدُ عِیْدًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصُوْمُوْهُ اَنْتُمْ

۱۸۷۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمیس نے، ان سے قیس بن مسلم نے، ان سے طارق نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عاشورا کے دن کو یہودی عید اور خوشی کا دن سمجھتے تھے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم بھی اس دن روزہ رکھا کرو۔

(۱۸۷۲) حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ مَارَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَه عَلٰی غَیْرِهٖ اَلَّا هٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ یَعْنِیْ شَهْرَ رَمَضَانَ

۱۸۷۲۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے، ان سے عبیداللہ بن ابی یزید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سوائے اس عاشورا کے دن اور اس رمضان کے مہینے کے اور کسی دن کو دوسرے دنوں سے افضل جان کر خاص طور سے روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

(۱۸۷۳) حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ اَنْ اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنَّ مَنْ کَانَ اَکَلَ فَلْیَصُمْ بَقِیَّةَ یَوْمِهٖ وَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ اَکَلَ فَلْیَصُمْ فَاِنَّ الْیَوْمَ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ

۱۸۷۳۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بنو اسلم کے ایک شخص کو لوگوں میں اس بات کے اعلان کا حکم دیا تھا کہ جو کچھ کھا چکا ہو اسے دن کے بقیہ حصے میں کھانے پینے سے رکا رہنا چاہئے اور جس نے نہ کھایا ہو اسے روزہ رکھ لینا چاہئے، کیونکہ یہ دن عاشورا کا دن ہے۔

باب ۱۲۵۲۔ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

۱۲۵۲۔ رمضان میں (نماز کے لئے) کھڑے ہونے والے کی فضیلت۔

(۱۸۷۴) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍؓ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَه اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَه مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

۱۸۷۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوسلمہ نے خبر دی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ رمضان کے متعلق فرما رہے تھے کہ جو شخص بھی اس میں ایمان اور نیت اجر و ثواب کے ساتھ نماز کے لئے کھڑا

❶ اس سلسلے سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث گذر چکی ہے کہ مشرکین قریش زمانہ جاہلیت ہی سے اس دن روزہ رکھتے تھے۔ غالباً یہ کسی اللہ کے نبی کی باقیات میں سے ہوگا۔ اس روایت میں یہ بھی تھا کہ آنحضور ﷺ بھی اس دن مکہ میں ہی روزہ رکھتے تھے۔ اور جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے انصار کو بھی اس کا حکم دیا تھا۔ بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ عیسائی بھی اس دن روزہ رکھتے تھے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ شریعتوں میں اس دن کا روزہ مشروع تھا۔ بہر حال آنحضور ﷺ کا یہودیوں سے سوال اور پھر موسیٰ علیہ السلام سے اظہار تعلق واقعیت اور حقیقت کے ساتھ اس کا بھی اہتمام ہے کہ آپ نے ان کی تالیف قلب کے لئے یہ طرز عمل اختیار فرمایا تھا جیسا کہ بعض دوسرے مسائل میں بھی آپ نے ایسا کیا تھا۔

ہوگا اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۱۸۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَه‘ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّه‘ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ اَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَّكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَه‘ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ يَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ يَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَه‘

۱۸۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں حمید بن عبدالرحمان نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے رمضان کی راتوں میں بیدار ہو کر نماز پڑھی۔ ایمان اور نیت ثواب کے ساتھ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ کی وفات ہوگئی اور بات یوں ہی رہی، اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں بھی بات جوں کی توں رہی۔ اور ابن شہاب ہی سے روایت ہے۔ انہوں نے عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے عبدالرحمان بن عبدالقاری سے روایت کی کہ انہوں نے بیان کیا، میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات کو مسجد میں گیا۔ سب لوگ متفرق اور منتشر تھے، کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کسی کے پیچھے بہت سے لوگ اس کی نماز کی اقتداء کے لئے کھڑے تھے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ اگر تمام مصلیوں کی ایک امام کے پیچھے جماعت کردی جائے تو زیادہ اچھا ہو۔ چنانچہ آپ نے جماعت بنا کر ابی ابن کعب کو اس کا امام بنادیا۔ پھر دوسری رات میں آپ کے ساتھ ہی نکلا تو لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز تراویح پڑھ رہے تھے۔ (یہ منظر دیکھ کر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ نیا طریقہ کس قدر بہتر اور مناسب ہے، لیکن (رات کا) وہ حصہ جس میں یہ سو جاتے ہیں، اس سے بہتر اور افضل ہے جس میں نماز پڑھتے ہیں۔ آپ کی مراد رات کے آخری حصہ (کی افضلیت) سے تھی، کیونکہ لوگ نماز رات کے شروع ہی میں پڑھ لیتے تھے۔ [1]

---

[1] یہ نماز تراویح سے متعلق احادیث ہیں۔ آنحضور ﷺ نے اسی نماز کی امامت ایک مرتبہ کی تھی اور پھر اسی خیال سے ترک کر دیا تھا کہ کہیں صحابہ کی اس میں دلچسپی اور شوق و ذوق کو دیکھ کر یہ فرض نہ کر دی جائے۔ اس لئے آنحضور ﷺ کے عہد مبارک میں تین دن کے سوا پھر کبھی جماعت نہیں ہوئی۔ ہم نے ایک حدیث کے نوٹ میں گذشتہ صفحات میں اس کی وضاحت کردی تھی کہ جماعت فرض نماز کی خصوصیات میں سے ہے اور اسی لئے آنحضور ﷺ نے ترک کر دیا تھا، کیونکہ زمانہ نزول وحی کا تھا اور صحابہ کا عبادات میں شوق و ذوق بہت بڑھا ہوا تھا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے بھی اس نماز کو اسی صورت میں باقی رہنے دیا جس طرح آنحضور ﷺ کے عہد میں پڑھی جاتی تھی۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی جماعت بنادی، اور ایک امام بھی اس کا متعین کر دیا۔ امام صحابہ میں سب سے اچھے اور بہتر قاری قرآن حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ متعین ہوئے، یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ خلیفۃ المسلمین نے اس کی خود امامت نہیں کرائی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اور جماعتوں سے اس کی نوعیت مختلف ہے ورنہ امیر ہونے کی حیثیت سے انہیں اس کی بھی امامت کرنی چاہئے تھی۔ غالباً اسی بنیاد پر بہت سے فقہاء احناف نے کہا کہ حافظ قرآن کے لئے (جب کہ کوئی دوسرا حافظ مسجد میں نماز تراویح پڑھا رہا ہو) (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱۸۷۶) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَ ذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيىٰ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍؒ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلُّوْا مَعَهٗ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَصَلُّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ

۱۸۷۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی اور یہ رمضان میں ہوا تھا اور ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ (رمضان کی) نصف شب میں تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھی، کچھ صحابہ بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے۔ صبح ہوئی تو ایک نے دوسرے سے کہا، چنانچہ دوسرے دن لوگ پہلے سے زیادہ جمع ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی، دوسری صبح کو اور چرچا ہوا اور تیسری رات اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے، آنحضور ﷺ نے (اس رات بھی) نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کی اقتداء کی۔ چوتھی رات یہ عالم تھا کہ مسجد میں نماز پڑھنے آنے والوں کے لئے جگہ بھی باقی نہیں رہی تھی۔ (لیکن اس رات آپ تشریف نہیں لائے) بلکہ صبح کی نماز کے لئے باہر تشریف لائے۔ جب نماز پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور شہادت کے بعد فرمایا، امابعد، تمہاری یہاں موجودگی کا مجھے علم تھا لیکن مجھے خوف اس کا ہوا کہ کہیں یہ تم پر فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز و درماندہ رہ جاؤ۔ چنانچہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو بات جوں کی توں تھی۔ (یعنی نماز تراویح باجماعت نہیں ہوتی تھی۔)

(۱۸۷۷) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ نِالْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۱۸۷۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) نماز تراویح باجماعت پڑھنے سے بہتر اور افضل یہ ہے کہ گھر میں تنہا پڑھ لے۔ امام طحاویؒ نے بھی اسی قول کو پسند کیا ہے اور اس آخری دور میں حدیث اور فقہ حنفی کے امام علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس قول کو راجح بتایا ہے۔ کیونکہ کبار صحابہ کے متعلق یہ بات ثابت ہے کہ وہ تنہا گھر میں نماز تراویح پڑھتے تھے۔ خود عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے تھے بلکہ تنہا گھر میں پڑھتے تھے، حالانکہ امیر المومنین تھے اور جماعت بھی اس کی آپ ہی نے قائم کرائی تھی، البتہ علماء کو اس کا فتویٰ نہ دینا چاہئے کیونکہ لوگ سستی کرنے لگیں گے اور جماعت میں حاضر نہ ہونے کے فتوے کو غنیمت سمجھ لیں گے۔ سنن کے متعلق بھی اصل یہی ہے کہ وہ گھر میں پڑھی جائیں لیکن عام طور پر فتویٰ یہی ہونا چاہئے کہ لوگ مسجد میں ہی پڑھ لیں کیونکہ گھر میں پڑھنے کی اجازت سے یہ سنن لوگوں کی سستی کا باعث ہوتی ہے۔ یا اور کوئی مہینہ آپ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعت پڑھتے، تم ان کے حسن وخوبی اور طول کا حال نہ پوچھو! پھر چار رکعت پڑھتے تھے، ان کے بھی حسن وخوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، آخر میں تین رکعت پڑھتے تھے، میں نے پوچھا یارسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، عائشہ! میری آنکھیں اگرچہ سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

اَنَّہٗ سَالَ عَائِشَۃَ کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَاکَانَ یَزِیْدُفِیْ رَمَضَانَ وَلاَ فِیْ غَیْرِھَا عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلاَ تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلاَ تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلٰثًا فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ یَاعَآئِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلاَ یَنَامُ قَلْبِیْ

نے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیا کیفیت تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ آپ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعت پڑھتے، تم ان کے حسن وخوبی اور طول کا حال نہ پوچھو! پھر چار رکعت پڑھتے تھے، ان کے بھی حسن وخوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، آخر میں تین رکعت پڑھتے تھے، میں نے پوچھا یارسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوجاتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ میری آنکھیں اگرچہ سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ ❶

باب ۱۲۵۳ . فَضْلِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِی لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلاَمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ مَا کَانَ فِی الْقُرْاٰنِ وَمَا اَدْرَاکَ فَقَدْ اَعْلَمَہٗ وَمَا قَالَ وَمَایُدْرِیْکَ فَاِنَّہٗ لَمْ یُعْلِمْہُ

۱۲۵۳۔ شب قدر کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہم نے اسے (قرآن مجید کو) شب قدر میں اتارا (لوحِ محفوظ سے سماءِ دنیا پر) اور تم نے کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے، اس میں فرشتے، روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ساتھ اپنے رب کے حکم کے مطابق اترتے ہیں، ہر کام میں سلامتی ہے، وہ رات طلوع صبح تک ہے۔ ابن عیینہ نے بیان کیا کہ قرآن میں جس موقعہ کے لئے ''مادرک'' آیا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو بتادیا ہے اور جس کے لئے ''مایدریک'' استعمال ہوا اسے نہیں بتایا۔

(۱۸۷۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَفِظْنَاہُ وَاِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ تَابَعَہٗ سُلَیْمَانُ ابْنُ کَثِیْرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ

۱۸۷۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے اس روایت کو یاد کیا تھا، یہ روایت انہوں نے زہری سے (سن کر) یاد کی تھی، ان سے ابوسلمہ نے (بیان کیا) اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (حصول اجر وثواب کے ارادہ اور نیت) کے ساتھ رکھتا ہے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور جو لیلۃ القدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ عبادت کرتا ہے اس کے بھی پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اس کی متابعت سلیمان بن کثیر نے زہری کے حوالہ سے کی ہے۔

باب ۱۲۵۴ . التِمَاسِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

۱۲۵۴۔ شب قدر کی تلاش آخری سات راتوں میں۔

---

❶ یہ حدیث باب تہجد سے متعلق ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں بیس رکعت پڑھتے تھے اور وتر اس کے علاوہ ہوتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس سے مختلف ہے۔ بہرحال دونوں احادیث پر ائمہ کا عمل ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بیس رکعت نماز تراویح کا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا گیارہ رکعت والی روایت پر عمل ہے۔

(۱۸۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْھَا فَلْیَتَحَرَّھَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

۱۸۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم ﷺ کے چند اصحاب کو شب قدر خواب میں (رمضان کی) سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے خواب سات آخری تاریخوں پر متفق ہو گئے ہیں اس لئے جسے اس کی تلاش ہو وہ انہیں سات آخری تاریخوں میں تلاش کرے۔

(۱۸۸۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدٍ وَّکَانَ لِیْ صَدِیْقًا فَقَالَ اعْتَکَفْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِیْحَةَ عِشْرِیْنَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ اِنِّیْ اُرِیْتُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِیْتُھَا اَوْنُسِّیْتُھَا فَالْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِی الْوِتْرِ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنِّیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَّطِیْنٍ فَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْیَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَانَرٰی فِی السَّمَآءِ قَزَعَةً فَجَآءَ تْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰی سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَکَانَ مِنْ جَرِیْدِ النَّخْلِ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ فِی الْمَآءِ وَالطِّیْنِ حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَالطِّیْنِ فِیْ جَبْھَتِہٖ

۱۸۸۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ میرے دوست تھے، انہوں نے جواب دیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے، بیس تاریخ کی صبح کو آنحضور ﷺ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا، آپ نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی لیکن بھلادی گئی یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں خود بھول گیا۔ اس لئے تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، میں نے یہ بھی دیکھا ہے (خواب میں) کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھے ہوں وہ واپس ہو جائیں۔ چنانچہ ہم واپس آ گئے۔ اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا، لیکن دیکھتے ہی دیکھتے بادل آ گئے اور بارش اتنی ہوئی کہ مسجد کی چھت سے پانی ٹپکنے لگا۔ چھت کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر نماز کی اقامت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے۔ میں نے مٹی کا اثر آپ ﷺ کی پیشانی پر نمایاں دیکھا۔

باب ۱۲۵۵. تَحَرِّیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْہِ عُبَادَۃُ

۱۲۵۵۔ شب قدر کی تلاش آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اس سلسلے کی حدیث میں عبادہ رضی اللہ عنہ بھی ایک راوی ہیں۔

(۱۸۸۱) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْسُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

۱۸۸۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسہیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، شب قدر کی تلاش رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں کرو۔

(۱۸۸۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ

۱۸۸۲۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن ابی

ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ فِیْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِیْ فِیْ وَسْطِ الشَّهْرِ فَاِذَا کَانَ حِیْنَ یُمْسِیْ مِنْ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً تَمْضِیْ وَیَسْتَقْبِلُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ رَجَعَ اِلٰی مَسْکَنِهٖ وَرَجَعَ مَنْ کَانَ یُجَاوِرُ مَعَهٗ وَاَنَّهٗ اَقَامَ فِیْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِیْهِ اللَّیْلَةَ الَّتِیْ کَانَ یَرْجِعُ فِیْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ کُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْ بَدَالِیْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعِیَ فَلْیَثْبُتْ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ فَقَدْ اُرِیْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اُنْسِیْتُهَا فَابْتَغُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَابْتَغُوْهَا فِیْ کُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَّطِیْنٍ فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَآءُ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَةِ فَاَمْطَرَتْ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فِیْ مُصَلَّی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ فَبَصُرَتْ عَیْنِیْ وَنَظَرْتُ اِلَیْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُمْتَلِئٌ طِیْنًا وَّ مَآءً

حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اوران سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے اس عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے جو مہینے کے بیچ میں پڑتا ہے۔ بیس راتوں کے گذر جانے کے بعد اکیسویں کی رات آتی تو آپ ﷺ گھر واپس آجاتے تھے، جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف میں ہوتے وہ بھی واپس آجاتے۔ ایک سال آپ جب اعتکاف کئے ہوئے تھے تو اس رات میں بھی (مسجد ہی میں) مقیم رہے جس میں آپ کی عادت گھر واپس جانے کی تھی۔ پھر آپ نے لوگوں کو خطاب کیا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا، آپ نے لوگوں کو اس کا حکم دیا، پھر فرمایا کہ میں اس (دوسرے) عشرہ میں اعتکاف کیا کرتا تھا، لیکن اب مجھ پر یہ حقیقت واضح ہوئی کہ اس آخری عشرہ میں مجھے اعتکاف کرنا چاہئے۔ اس لئے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اپنے معتکف ہی میں ٹھہرا رہے، مجھے یہ رات (شب قدر) دکھائی گئی لیکن پھر بھلوادی گئی، اس لئے تم لوگ اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو (خاص طور سے) طاق راتوں میں۔ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میں کیچڑ میں سجدہ کررہا ہوں۔ اسی رات آسمان ابرآلود ہوا اور بارش برسی، نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ پر (چھت سے) پانی ٹپکنے لگا۔ یہ اکیسویں کی رات کا ذکر ہے، میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ ﷺ صبح کی نماز کے بعد واپس ہورہے تھے اور آپ کے روئے مبارک پر کیچڑ لگی ہوئی تھی۔ (کیچڑ میں سجدہ کرنے کی وجہ سے)۔

(۱۸۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْا

۱۸۸۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (شب قدر کو) تلاش کرو۔

(۱۸۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَیَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ

۱۸۸۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرو۔

(۱۸۸۵) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

۱۸۸۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَ وَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِیْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰی فِیْ سَابِعَةٍ تَبْقٰی فِیْ خَامِسَةٍ تَبْقٰی

نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو، جب نو دن باقی رہ جائیں، سات باقی رہ جائیں یا پانچ دن باقی رہ جائیں۔ [1]

(۱۸۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ وَّعِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِیَ فِی الْعَشْرِ هِیَ فِیْ تِسْعٍ يَّمْضِيْنَ اَوْفِیْ سَبْعٍ يَبْقِيْنَ يَعْنِیْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اِلْتَمِسُوْا فِیْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ

۱۸۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابومجلز اور عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، وہ (آخری) عشرہ میں پڑتی ہے، جب نو راتیں گذر جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں، آپ کی مراد شب قدر سے تھی۔ عبدالوہاب نے ایوب اور خالد کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ شب قدر کو چوبیس تاریخ کی رات میں تلاش کرو۔

(۱۸۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ

۱۸۸۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں شب قدر کی اطلاع دینے کے لئے تشریف لا رہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑنے لگے (غالباً قرض کے سلسلے

---

[1] شب قدر سے متعلق احادیث مختلف ہیں، بعض میں کسی بھی تخصیص کے بغیر عشرہ اخیرہ میں عبادت کا حکم ہے اور بعض سے عشرہ اخیرہ کی خاص طاق راتوں میں عبادت کا حکم مفہوم ہوتا ہے۔ یہ بہر حال متعین ہے کہ غیر طاق راتوں میں خاص طور پر عبادت کا حکم کسی بھی حدیث میں نہیں ہے۔ نو، سات یا پانچ طاق عدد ہیں، لیکن اسی وقت جب مہینہ انتیس کا ہو، اگر کہیں مہینہ تیس کا ہو گیا تو یہی طاق ہو جائیں گے۔ اس لئے ان احادیث کی روشنی میں جن میں خاص طاق راتوں میں عبادات کا حکم ہے، یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ طاق راتوں کی تعیین کس طرح کی جائے؟ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے شمار کا جو طریقہ لکھا ہے وہ اس سلسلے کی احادیث کی روشنی میں زیادہ قریب الی الفہم معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے اس کے شمار کے لئے ذیل کا نقشہ دیا ہے۔

۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱

انہوں نے لکھا ہے کہ سارا اختلاف اس کے شمار کرنے کی صورت سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر ایک سے شمار شروع کیا جائے تو یہی سات، پانچ اور نو طاق نہیں پڑتے لیکن اگر آخر سے یعنی تیس سے شمار کیا جائے تو یہی پھر طاق پڑ جاتے ہیں۔ آپ نقشے میں دیکھئے ۲۴ تاریخ بھی ایک طرح سے طاق ہے اور ایک طرح غیر طاق۔ عشرہ آخیر کے تمام ایام کا یہی حال ہے۔ شب قدر کی تعیین میں شریعت کی طرف سے ابہام کو باقی رہنے دیا گیا ہے، اس میں شریعت کی کوئی مصلحت تھی اس لئے یہ کیا بعید ہے۔ اگر اس کے شمار کرنے میں ابہام رہنے دیا گیا ہو اور اس طرح ابہام در ابہام خود شریعت نے مصلحتاً پیدا کیا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث آ رہی ہے کہ شب قدر کو چوبیس تاریخ کی رات میں تلاش کرو۔ اس سے یہ اشکال پیدا ہوتا تھا کہ چوبیس تو طاق بھی نہیں، پھر اس میں شب قدر کی تلاش کس طرح حکم حدیث کے تحت کی جائے گی۔ لیکن شاہ صاحبؒ کے دیئے ہوئے نقشے کی روشنی میں ایک صورت میں یہ بھی طاق بن جاتا ہے۔ اس طرح اس باب کی تمام احادیث بڑی آسانی کے ساتھ حل ہو جاتی ہیں۔

فَتَلَاحٰی فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰیٓ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِی التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

میں) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں آیا تھا کہ تمہیں شب قدر بتادوں لیکن فلاں فلاں نے آپس میں جھگڑا کرلیا اس لئے اس کا علم اٹھالیا گیا، لیکن امید یہ ہے کہ یہی تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔ اب تم اس کی تلاش نو، سات، یا پانچ (کی رات) میں کیا کرو۔

باب۱۲۵۶. اَلْعَمَلِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ

۱۲۵۶۔ رمضان کے آخری عشرہ میں عمل۔

(۱۸۸۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرَ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَه وَاَحْیٰی لَیْلَه وَ اَیْقَظَ اَهْلَه

۱۸۸۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابویعفور نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالضحی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ پوری طرح مستعد ہوجاتے، ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب۱۲۵۷: اَلْاِعْتِکَافِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْاِعْتِکَافِ فِی الْمَسَاجِدِ کُلِّهَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَاتُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ

۱۲۵۷۔ آخری عشرہ میں اعتکاف، خواہ کسی مسجد میں ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جب تم مساجد میں اعتکاف کئے ہوئے ہو تو اپنی بیویوں سے ہمبستری نہ کرو، یہ اللہ کے حدود ہیں اس لئے انہیں (توڑنے کے) قریب بھی نہ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اپنی آیات لوگوں کے لئے اسی طرح واضح فرماتا ہے تاکہ لوگ بچ سکیں۔

(۱۸۸۹) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَه عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ

۱۸۸۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، انہیں نافع نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔

(۱۸۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُه مِنْ بَعْدِهٖ

۱۸۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی تھیں۔

(۱۸۹۱) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ

۱۸۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے

يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحٰرِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَانَ يَعْتَكِفُ فِى الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَّمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَهِىَ اللَّيْلَةُ الَّتِىْ يَخْرُجُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا مِنْ اعْتِكَافِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِىَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اَسْجُدُ فِىْ مَآءٍ وَّطِيْنٍ مِّنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِىْ كُلِّ وِتْرٍ فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَاىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ

حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے، ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے، ایک سال (معمول کے مطابق) آپ نے اعتکاف کیا اور جب اکیسویں کی رات آئی، یہ وہ رات ہے جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آ جاتے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ اب آخری عشرہ میں اعتکاف کرے، مجھے یہ رات (شب قدر) دکھائی گئی تھی لیکن پھر بھلا دی گئی۔ میں نے یہ بھی دیکھا تھا کہ اسی کی صبح کو میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اس لئے تم لوگ اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو (آخری عشرہ کی)۔ چنانچہ اسی رات بارش ہوئی، مسجد کی چھت چونکہ کھجور کی شاخ سے بنی تھی اس لئے ٹپکنے لگی اور خود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اکیسویں کی صبح رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک پر کیچڑ لگی ہوئی تھی۔ (کیچڑ میں سجدہ کی وجہ سے)۔

باب ۱۲۵۸ . اَلْحَائِضُ تُرَجِّلُ الْمُعْتَكِفَ

۱۲۵۸۔ حائضہ، معتکف کے سر میں کنگھا کرتی ہے۔

(۱۸۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يُصْغِىْ اِلَىَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِى الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَاَنَا حَآئِضٌ

۱۸۹۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے اور سر مبارک میری طرف جھکا دیتے پھر میں اس میں کنگھا کر دیتی، حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

باب ۱۲۵۹ . اَلْمُعْتَكِفُ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ

۱۲۵۹۔ معتکف گھر میں بلاضرورت نہ آئے۔

(۱۸۹۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَتْ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لَيُدْخِلُ عَلَىَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِى الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا

۱۸۹۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے شہاب نے، ان سے عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمان نے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، آنحضور ﷺ مسجد میں (اعتکاف کی حالت میں) سر مبارک میری طرف کر دیتے اور میں اس میں کنگھا کر دیتی۔ آنحضور ﷺ جب معتکف ہوتے تو بلاضرورت گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔

باب ۱۲۶۰ . غُسْلِ الْمُعْتَكِفِ

۱۲۶۰۔ معتکف کا غسل۔

(۱۸۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۸۹۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَ اَنَا حَائِضٌ

حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں حائضہ ہوتی پھر بھی رسول اللہ ﷺ مجھے اپنے بدن سے لگاتے تھے اور آپ معتکف ہوتے اور میں حائضہ ہوتی اس کے باوجود آپ سر مبارک باہر کر دیتے (مسجد سے اور میں) اسے دھوتی تھی۔

باب ۱۲۶۱ . اَلْاِعْتِكَافِ لَيْلاً

۱۲۶۱۔ رات میں اعتکاف۔

(۱۸۹۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ

۱۸۹۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، میں نے جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کے لئے اعتکاف کروں گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرلو۔

باب ۱۲۶۲ . اِعْتِكَافِ النِّسَآءِ

۱۲۶۲۔ عورتوں کا اعتکاف۔

(۱۲۹۶) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ اَضْرِبُ لَهٗ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهٗ فَاسْتَاذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ اَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَاَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً فَلَمَّا رَاَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً اٰخَرَ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى الْاَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرَّ تُرِدْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ ذٰلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ

۱۸۹۶۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے، میں آپ ﷺ کے لئے ایک خیمہ لگا دیتی (مسجد میں) اور آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں چلے جاتے تھے (اس طرح اعتکاف شروع ہو جاتا) پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے خیمہ نصب کرنے کی (اپنے اعتکاف کے لئے) اجازت چاہی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی اور انہوں نے ایک خیمہ نصب کرلیا، جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انہوں نے بھی (اپنے لئے) ایک دوسرا خیمہ نصب کرلیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے کئی خیمے دیکھے۔ دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ کو (حقیقت حال کی) اطلاع دی گئی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا، اچھا اسے وہ (اپنے لئے) عمل نیک سمجھ بیٹھی ہیں، پھر آپ ﷺ نے اس مہینہ (رمضان) کا اعتکاف چھوڑ دیا اور شوال کے (آخری) عشرہ کا اعتکاف کیا۔ ❶

باب ۱۲۶۳ . اَلْاَخْبِيَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۲۶۳۔ مسجد میں خیمے۔

(۱۸۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا

۱۸۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر

❶ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کے اعتکاف کو پسند نہیں کیا۔ بصراحت رد کا بھی نہیں، صرف چند ایسے کلمات ارشاد فرما دیئے جس سے اس کی ناپسندیدگی واضح ہو جائے۔ اس پر نوٹ پہلے بھی ایک موقعہ پر گذر چکا ہے۔

مَالِکٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ اِذَا اَخْبِيَةٌ خِبَآءُ عَآئِشَةَ وَخِبَآءُ حَفْصَةَ وَخِبَآءُ زَيْنَبَ فَقَالَ اَلْبِرَّ تَقُوْلُوْنَ بِهِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتّٰى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ

دی، انہیں یحییٰ بن سعید نے، انہیں عمرہ بنت عبدالرحمان نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے اعتکاف کا ارادہ کیا تھا تو کئی خیموں پر نظر پڑی، حفصہؓ کا خیمہ بھی، عائشہؓ کا خیمہ بھی اور زینبؓ کا بھی (رضی اللہ عنہن) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا، اچھا اسے انہوں نے نیکی سمجھ لیا ہے! پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے اور اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے (آخری) عشرہ میں اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۶۴۔ هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَآئِجِهٖ اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ

۱۲۴۶۔ کیا معتکف اپنی ضروریات کے لئے مسجد کے دروازے تک جا سکتا ہے۔

(۱۸۹۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَآءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهٗ فِیْ اعْتِكَافِهٖ فِی الْمَسْجِدِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهٗ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِیَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَیٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَ اِنِّیْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا

۱۸۹۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے علی بن حسین نے خبر دی اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں، جب رسول اللہ ﷺ اعتکاف کئے ہوئے تھے، آپ سے ملنے مسجد میں آئیں، تھوڑی دیر باتیں کیں پھر واپس ہونے کے لئے کھڑی ہوئیں۔ نبی کریم ﷺ بھی انہیں پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے قریب والے مسجد کے دروازہ پر پہنچیں تو دو انصاری ادھر سے گذرے اور نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کسی تامل کی ضرورت نہیں یہ (میری بیوی) صفیہ بنت حیی ہیں۔ ان دونوں صحابہؓ نے عرض کیا سبحان اللہ یا رسول اللہ! ان پر آنحضور ﷺ کا یہ جملہ بڑا شاق گذرا، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ شیطان خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑتا رہتا ہے، مجھے خطرہ یہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بدگمانی نہ پیدا ہو۔ ❶

باب ۱۲۶۵۔ اَلْاِعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ

۱۲۶۵۔ اعتکاف اور نبی کریم ﷺ بیسویں کی صبح کو (اعتکاف سے) نکلے تھے۔

(۱۸۹۹) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ هَارُوْنَ ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِیْ

۱۸۹۹۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے ہارون بن اسماعیل سے سنا، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

---

❶ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ دروازہ راستہ میں تھا۔ آنحضور ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو دروازہ تک چھوڑنے آئے تھے، رات کا وقت تھا، بعض روایتوں میں ہے کہ ان دونوں حضرات نے آنحضور ﷺ کو دیکھ کر قدرے آگے بڑھ جانا چاہا، اس لئے آنحضور ﷺ نے حقیقت حال واضح کر دی۔ یہ حدیث ہمیں مواقع شک سے بچنے اور معاملات کو واضح اور صاف رکھنے کی تاکید کرتی ہے۔ آنحضور ﷺ نبی تھے اور صحابہؓ کے دلوں میں آپ ﷺ کے لئے جس درجہ پاک وصاف خیالات ہوں گے وہ کسی انسان کے دل میں بھی کسی دوسرے کے لئے کیونکر ہونے لگے، لیکن اس کے باوجود آنحضور ﷺ نے صورت حال صاف کر دی۔

يَحيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَّمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّيْ نُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ وِتْرٍ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَسْجُدَ فِيْ مَآءٍ وَّطِيْنٍ وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعَ النَّاسُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً قَالَ فَجَآءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي الطِّيْنِ وَالْمَآءِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطِّيْنَ فِيْ اَرْنَبَتِهٖ وَجَبْهَتِهٖ

یحیٰی بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے سنا کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، میں نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شب قدر کا ذکر سنا ہے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ ہاں! ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف کیا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ پھر بیس کی صبح کو ہم نے اعتکاف ختم کر دیا۔ اسی صبح کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن پھر بھلا دی گئی۔ اس لئے اب اسے عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے دیکھا ہے (خواب میں) کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اور جن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا تھا وہ پھر دوبارہ لوٹ آئے چنانچہ وہ لوگ مسجد میں دوبارہ آ گئے۔ آسمان میں کہیں بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا کہ اچانک بادل آیا اور بارش شروع ہوگئی۔ پھر نماز کی اقامت ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے کیچڑ میں سجدہ کیا۔ میں نے خود آپ ﷺ کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ لگا ہوا دیکھا۔

باب ۱۲۶۶ . اِعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

(۱۹۰۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم امْرَاَةٌ مِّنْ اَزْوَاجِهٖ مُسْتَحَاضَةٌ فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّيْ

۱۲۶۶۔ مستحاضہ عورت کا اعتکاف۔

۱۹۰۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج سے ایک خاتون نے مستحاضہ ہونے کے باوجود اعتکاف کیا وہ سرخی اور زردی (یعنی استحاضہ کا خون) دیکھتی تھیں، اکثر طشت ہم ان کے نیچے رکھ دیتے اور وہ نماز پڑھتی رہتیں۔

باب ۱۲۶۷ . زِيَارَةِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا فِيْ اِعْتِكَافِهٖ

(۱۹۰۱) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهٗ اَزْوَاجُهٗ فَرُحْنَ فَقَالَ

۱۲۶۷۔ شوہر سے اعتکاف میں بیوی کا ملاقات کے لئے جانا۔

۱۹۰۱۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں علی بن حسین نے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں (اعتکاف کئے ہوئے) تھے آپ ﷺ کے پاس ازواج مطہرات بیٹھی تھیں،

لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيّ لَا تَعْجَلِيْ حَتّٰى اَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِيْ دَارِاُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَعَهَا فَلَقِيَه' رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَنَظَرَ آ اِلَى النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ثُمَّ اَجَازَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم تَعَالَيَا اَنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِىْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ يُلْقِيَ فِيْ اَنْفُسِكُمَا شَيْئًا

وہ جب چلنے لگیں تو آپ ﷺ نے صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جلدی نہ کرو، میں تمہیں چھوڑنے چلتا ہوں۔ان کا حجرہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا۔چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ نکلے تو دوانصاری صحابہ سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ان دونوں حضرات نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور جلدی سے آگے بڑھ جانا چاہا،لیکن آپ ﷺ نے فرمایا ادھر سنو! یہ صفیہ بنت حی ہیں۔ان حضرات نے عرض کی،سبحان اللہ،یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان (انسان کے جسم میں) خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے اور مجھے خطرہ یہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ پیدا ہو۔

باب۱۲۶۸ . هَلْ يَدْرَءُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهٖ

۱۲۶۸۔کیا معتکف اپنے پر سے کسی (ممکنہ) بدگمانی کو دور کرسکتا ہے؟

(۱۹۰۲)اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ اَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشٰى مَعَهَا فَاَبْصَرَه' رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا اَبْصَرَه' دَعَاهُ فَقَالَ تَعَالَ هِىَ صَفِيَّةُ وَرُبَّمَا قَالَ هٰذِهٖ صَفِيَّةُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ قُلْتُ لِسُفْيٰنَ اَتَتْهُ لَيْلاً قَالَ وَ هَلْ هُوَ اِلَّا لَيْلٌ

۱۹۰۲۔ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے بھائی نے خبر دی، انہیں محمد بن ابی عتیق نے، انہیں ابن شہاب نے، انہیں علی بن حسین نے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی اور ہم سے علی عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، وہ علی بن حسین کے واسطہ سے خبر دیتے تھے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے یہاں آئیں۔آنحضور ﷺ اس وقت اعتکاف میں تھے، پھر جب واپس ہونے لگیں تو آنحضور ﷺ بھی ان کے ساتھ (تھوڑی دور تک انہیں چھوڑنے) آئے (آتے ہوئے) ایک انصاری صحابی نے آپ کو دیکھا۔جب آنحضور ﷺ کی نظران پر پڑی تو آپ ﷺ نے انہیں بلایا کہ سنو یہ صفیہ ہیں (سفیان نے "ہی صفیہ" کے بجائے) بعض اوقات هذه صفیہ کے الفاظ کہے (اس کی وضاحت اس لئے ضروری سمجھی) کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے۔میں (علی بن عبداللہ) نے سفیان سے پوچھا، غالباً وہ رات کو آتی رہی ہوں گی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رات کے سوا اور وقت ہی کونسا ہوسکتا تھا۔

باب ۱۲۶۹ . مَنْ خَرَجَ مِنْ اِعْتِكَافِهٖ عِنْدَ الصُّبْحِ

۱۲۶۹۔جو اپنے اعتکاف سے صبح کے وقت باہر نکلا۔

(۱۹۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ خَالِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ سُفْيَانُ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ وَاَظُنُّ اَنَّ ابْنَ اَبِىْ لَبِيْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۱۹۰۳۔ہم سے عبدالرحمان نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نجیح کے ماموں سلیمان احول نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے، سفیان نے کہا اور ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے، سفیان نے یہ بھی کہا کہ مجھے یقین کے ساتھ یاد ہے کہ ابن ابی لبید نے ہم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَآءٍ وَّطِيْنٍ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ وَهَاجَتِ السَّمَآءُ فَمُطِرْنَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ لَقَدْهَا جَتِ السَّمَآءُ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا فَلَقَدْرَاَيْتُ عَلٰى اَنْفِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرَالْمَآءِ وَالطِّيْنِ

سے حدیث بیان کی تھی، ان سے ابوسلمہ نے نے اوران سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوسرے عشرہ میں اعتکاف کے لئے بیٹھے، بیسویں کی صبح کو ہم نے اپنا سامان (مسجد سے) منتقل کرلیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ جس نے (دوسرے عشرہ میں) اعتکاف کیا تھا وہ دوبارہ اپنے اعتکاف کی جگہ چلے، کیونکہ میں نے آج کی رات (شب قدر) کوخواب میں دیکھا ہے، میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں کیچڑ میں سجدہ کررہا ہوں۔ پھر جب اپنے اعتکاف کی جگہ (مسجد میں) آنحضور ﷺ دوبارہ آ گئے تو اچانک بادل منڈلائے اور بارش ہوئی۔ اس ذات کی قسم جس نے حضور اکرم ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا تھا، آسمان اسی دن کے آخری حصہ میں ابرآلود ہوا تھا۔ مسجد کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی (اس لئے چھت سے پانی ٹپکا۔ جب آپ نے نماز صبح ادا کی تو میں نے دیکھا کہ آپ کی ناک پر کیچڑ کا اثر نمایاں تھا۔ (کیچڑ میں سجدہ کی وجہ سے)۔

باب ۱۲۷۰. اَلْاِعْتِكَافِ فِيْ شَوَّالٍ

۱۲۷۰۔ شوال میں اعتکاف۔

(۱۹۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَّحْيىٰ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ رَمَضَانَ وَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِيْ اعْتَكَفَ فِيْهِ قَالَ فَاسْتَاْ ذَنَتْهُ عَآئِشَةُ اَنْ تَعْتَكِفَ فَاَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيْهِ قُبَّةً فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً وَّسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ اَبْصَرَاَرْ بَعَ قِبَابٍ فَقَالَ مَاهٰذَا فَاُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ فَقَالَ مَاحَمَلَهُنَّ عَلٰى هٰذَا الْبِرّ انْزِ عُوْهَا فَلاَ اَرَاهَا فَنُزِعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِيْ اٰخِرِالْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ

۱۹۰۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن فضیل بن غزوان نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن سعید نے، انہیں عمرہ بنت عبدالرحمان نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں اعتکاف کرتے تھے۔ آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اس جگہ جاتے جہاں آپ کو اعتکاف کے لئے بیٹھنا ہوتا، انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آنحضور ﷺ سے اعتکاف کی اجازت چاہی۔ آنحضور ﷺ نے انہیں اجازت دے دی، اس لئے انہوں نے (اپنے لئے بھی مسجد میں) ایک خیمہ لگالیا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ نبی کریم ﷺ نے سنا تو انہوں نے بھی ایک خیمہ لگالیا، زینب رضی اللہ عنہا (زوجہ مطہرہ نبی کریم ﷺ) نے سنا تو انہوں نے بھی اپنے لئے ایک خیمہ لگالیا، صبح کو جب آنحضور ﷺ تشریف لائے تو چار خیمے نظر پڑے۔ دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ کو حقیقت حال کی اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا، اس کام کے لئے داعیہ کیا تھا؟ کیا نیکی کرنے چلی ہیں! انہیں اکھاڑو، اب میں انہیں نہ دیکھوں۔ چنانچہ وہ اکھاڑ دیئے گئے اور آپ ﷺ نے بھی (اس سال) رمضان میں

اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔ ❶

باب ۱۲۷۱ . مَنْ لَّمْ يَرَعَلَيْهِ صَوْمًا اِذَا اعْتَكَفَ

۱۲۷۱۔ اعتکاف کے لئے جو روزہ ضروری نہیں سمجھتے۔

(۱۹۰۵) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّه' قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ نَذْرَكَ فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً

۱۹۰۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے، ان سے عبیداللہ بن عمر نے، ان سے نافع نے، ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے پوچھا، یارسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات کے لئے مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اپنی نذر پوری کرلو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے رات میں اعتکاف کیا۔ ❷

باب ۱۲۷۲ . اِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَّعْتَكِفَ ثُمَّ اَسْلَمَ

۱۲۷۲۔ اگر کسی نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی تھی پھر وہ اسلام لایا؟

(۱۹۰۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُبْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَؓ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَّعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ اُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ

۱۹۰۶۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں اعتکاف کی نذر مانی تھی، عبید نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے رات کا ذکر کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

باب ۱۲۷۳ . اَلْاِعْتِكَافُ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ

۱۲۷۳۔ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف۔

(۱۹۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا

۱۹۰۷۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف کرتے تھے، لیکن جس سال آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس سال آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۷۴ . مَنْ اَرَادَاَنْ يَّعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَالَه' اَنْ يَّخْرُجَ

۱۲۷۴۔ اعتکاف کا ارادہ ہوا لیکن پھر مناسب یہ معلوم ہوا کہ اعتکاف نہ کریں۔

(۱۹۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ

۱۹۰۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ

---

❶ شوال میں آنحضور ﷺ نے رمضان کے اعتکاف کی قضا کے طور پر اعتکاف کیا تھا، رمضان میں آپ ﷺ نے اس لئے اعتکاف نہیں کیا تا کہ ازواج مطہرات اور ان کے واسطہ سے دوسری عورتوں کو اس سلسلے میں اسلامی نقطہ نظر کا علم ہوجائے، دوسری طرف حسن معاملات کا اس درجہ اہتمام کیا جب انہیں روکنا چاہا تو خود بھی نہیں کیا۔ اس حدیث سے متعلق ایک نوٹ اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔ ❷ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کے لئے روزہ ضروری نہیں، ان کا مستدل یہ حدیث ہے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ نے رات میں اعتکاف کیا تھا، ظاہر ہے کہ رات میں روزے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے انہوں نے روزے کے بغیر اعتکاف کیا ہوگا۔

اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عُمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ اَنْ يَّعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْاَ وَاخِرَمِنْ رَّمَضَانَ فَاسْتَاذَنَتْهُ عَآئِشَةُ فَاذِنَ لَهَا وَسَالَتْ حَفْصَةُ عَآئِشَةَ اَنْ تَسْتَاْذِنَ لَهَا فَفَعَلَتْ فَلَمَّا رَاَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ اَمَرَتْ بِبِنَآءٍ فَبُنِيَ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى انْصَرَفَ اِلٰى بِنَآئِهٖ فَبَصُرَ بِالْاَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا بِنَآءُ عَآئِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِرَّاَرَدْنَ بِهٰذَا مَا اَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعَ فَلَمَّا اَفْطَرَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ

نے خبر دی، انہیں اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحیٰی بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے لئے کہا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ ﷺ سے اجازت مانگی، آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ان کے لئے بھی اجازت لے دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کر دیا۔ جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انہوں نے بھی خیمہ لگانے کے لئے کہا۔ اور ان کے لئے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے بعد، اپنے خیمہ کی طرف تشریف لائے تو بہت سے خیمے دکھائی دیئے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتا دیا کہ عائشہ، حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے خیمے ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا، اچھا نیکی کرنے چلی ہیں، اب میں اعتکاف نہیں کروں گا۔ پھر جب رمضان ختم ہو گیا تو آنحضور ﷺ نے شوال میں اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۷۵. اَلْمُعْتَكِفِ يُدْخِلُ رَاسَهُ الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ

۱۲۷۵۔ معتکف دھونے کے لئے اپنا سر گھر میں داخل کرتا ہے۔

(۱۹۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِيْ حُجْرَتِهَا يُنَا وِلُهَا رَاسَهٗ

۱۹۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے نے، انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ حائضہ ہوتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ مسجد میں اعتکاف میں ہوتے تھے، پھر بھی وہ آنحضور ﷺ کے سر میں اپنے حجرہ سے کنگھا کرتی تھیں۔ آنحضور ﷺ اپنا سر ان کی طرف بڑھا دیتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

خرید و فروخت کے مسائل

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا وَقَوْلُهٗ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ تمہارے لئے خرید و فروخت حلال رکھی ہے لیکن سود کو حرام قرار دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لیکن یہ کہ ہو تجارت ان کے درمیان ہاتھوں ہاتھ۔" (اس طرح کہ ایک قیمت دے رہا ہے اور دوسرا اس کے عوض میں چیز۔)

باب۱۲۷۶. مَاجَآءَ فِی قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْافِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوْا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاِذَارَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا اِنْفَضُّوْا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَاللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ وَقَوْلِہٖ لَا تَاْکُلُوْآ اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِنْکُمْ

۱۲۷۶۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق احادیث کہ ''پھر جب پوری ہوچکے نماز تو پھیل پڑو زمین میں اور تلاش کرو اللہ تعالیٰ کا فضل (روزی، بیع و فروخت وغیرہ کے ذریعہ) اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ اور جب انہوں نے سودا بکتے دیکھا یا کوئی تماشا دیکھا تو اس کی طرف متفرق ہوگئے اور تجھ کو کھڑا چھوڑ دیا، تم کہہ دو کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ تماشے اور سوداگری سے بہتر ہے اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والا۔'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''تم لوگ ایک دوسرے کا مال غلط طریقوں سے نہ کھاؤ، لیکن یہ کہ تمہارے درمیان کوئی تجارت کا معاملہ ہو آپس کی رضامندی کے ساتھ۔''

(۱۹۱۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُوسَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّکُمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یُکْثِرُ الْحَدِیْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ تَقُوْلُوْنَ مَا بَالُ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ لَایُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ یَشْغَلُھُمْ صَفْقٌ بِالْاَسْوَاقِ وَ کُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ فَاَشْھَدُ اِذَا غَابُوْا وَ اَحْفَظُ اِذَا نَسُوْا وَکَانَ یَشْغَلُ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ عَمَلُ اَمْوَالِھِمْ وَکُنْتُ امْرَاً مِسْکِیْنًا مِّنْ مَّسَاکِیْنِ الصُّفَّۃِ اَعِیْ حِیْنَ یَنْسَوْنَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی حَدِیْثٍ یُحَدِّثُہٗ اِنَّہٗ لَنْ یَّبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَہٗ حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ ھٰذِہٖ ثُمَّ یَجْمَعُ اِلَیْہِ ثَوْبَہٗ اِلَّا وَعٰی مَآ اَقُوْلُ فَبَسَطْتُ نَمِرَۃً عَلَیَّ حَتّٰی اِذَا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَہٗ جَمَعْتُھَا اِلٰی صَدْرِیْ فَمَا نَسِیْتُ مِنْ مَّقَالَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ مِنْ شَیْءٍ

۱۹۱۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے کہا کہ مجھے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ تو رسول اللہ ﷺ کی احادیث بہت زیادہ بیان کرتا ہے، لیکن مہاجرین اور انصار، ابوہریرہ (رضی اللہ علیہم) کی طرح کیوں نہیں بیان کرتے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین بازار کی خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میں پیٹ بھرنے کے بعد پھر برابر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ اس لئے جب یہ حضرات غیر حاضر ہوتے تو میں حاضر ہوتا۔ اور میں (وہ باتیں آپ سے سن کر) یاد کر لیتا تھا جسے ان حضرات کو (اپنے کاروبار کی مشغولیت کی وجہ سے یا تو سننے کا موقعہ نہیں ملتا تھا یا) بھول جاتے تھے۔ اسی طرح میرے بھائی انصار اپنے اموال (کھیتوں اور باغوں) میں مشغول رہتے تھے۔ لیکن میں صفہ میں مسکینوں میں سے ایک مسکین شخص تھا۔ جب یہ حضرات بھولتے تو میں اسے یاد رکھتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ جو کوئی اپنا کپڑا پھیلائے اور اس وقت تک پھیلائے رکھے جب تک میں اپنی گفتگو نہ پوری کرلوں، پھر (جب میری گفتگو پوری ہوجائے تو) اس کپڑے کو سمیٹ لے تو وہ میری باتوں کو اپنے (دل و دماغ میں ہمیشہ) محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ میں نے اپنا کپڑا اپنے سامنے پھیلا دیا، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی حدیث مبارک ختم کی تو میں نے اسے سمیٹ کر سینے سے لگالیا اور اس کے بعد پھر کبھی حضور

اکرم ﷺ کی کوئی حدیث نہ بھولا۔ ❶

(۱۹۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ اِنِّیْ اَکْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ لَکَ نِصْفَ مَالِیْ وَانْظُرْ اَیَّ زَوْجَتِیَّ ھَوِیْتَ نَزَلْتُ لَکَ عَنْھَا فَاِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَھَا قَالَ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ لَاحَاجَۃَ لِیْ فِیْ ذَالِکَ ھَلْ مِنْ سُوْقٍ فِیْہِ تِجَارَۃٌ قَالَ سُوْقُ قَیْنُقَاعٍ قَالَ فَغَدَا اِلَیْہِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَاَتٰی بِاَقِطٍ وَّسَمْنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَیْہِ اَثَرُ صُفْرَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ کَمْ سُقْتَ قَالَ زِنَۃَ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ اَوْ نَوَاۃً مِّنْ ذَھَبٍ فَقَالَ لَہٗ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاۃٍ

۱۹۱۱۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے دادا نے بیان کیا کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب ہم مدینہ آئے (ہجرت کرکے) تو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخاۃ (بھائی چارہ) کرائی۔ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں انصار کے سب سے زیادہ مالدار افراد میں سے ہوں۔ اس لئے اپنا آدھا مال میں آپ کو دیتا ہوں اور آپ خود دیکھ لیں کہ میری دو بیویوں میں سے آپ کو کون زیادہ پسند ہے۔ میں آپ کے لئے اپنے سے جدا کردوں گا، جب ان کی عدت پوری ہوجائے گی تو آپ ان سے شادی کرلیں۔ بیان کیا کہ اس پر عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔ (یہ بتایئے کہ) کیا یہاں کوئی بازار بھی ہے جہاں کاروبار ہوتا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے "سوق قینقاع" کا نام لیا۔ بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ پنیر اور گھی لائے (بیچنے کے لئے) بیان کیا کہ پھر وہ برابر (خرید وفروخت کے لئے بازار) جانے لگے۔ کچھ دنوں بعد ایک دن آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زرد رنگ کا نشان کپڑے یا جسم پر لگا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا شادی کرلی۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کس سے؟ عرض کی کہ ایک انصاری خاتون سے، دریافت فرمایا اور مہر کتنا دیا؟ عرض کیا کہ ایک گٹھلی برابر سونا دیا، یا (یہ کہا کہ) سونے کی ایک گٹھلی دی۔ ❷ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اچھا تو پھر ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

(۱۹۱۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ

۱۹۱۲۔ ہم سے احمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے

---

❶ قریش تجارت پیشہ تھے اور مدینہ کے لوگ کھیتی باڑی کیا کرتے تھے، جب اسلام آیا اور مسلمانوں نے مکہ سے ہجرت کی تو مہاجرین نے جو اکثر قریش تھے مدینہ میں تجارت اور کاروباری زندگی اختیار کی اور انصار تو کھیتی اور باغبانی کیا ہی کرتے تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تجارت کھیتی اور دنیاوی کاروبار زندگی کی ضروریات میں سے ہیں۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا سچا مذہب ہے، اللہ ہی نے ہمیں پیدا کیا ہے، پھر زندگی کی ضرورت کو پوری کرنے سے کس طرح روک سکتا ہے، البتہ اس کی تاکید ضرور کردی گئی ہے کہ تمام کاروبار، تجارت اور زندگی کی دوڑ میں اپنے نفع کے لئے کوئی شخص دوسرے کو کسی قسم کا بھی نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔ حضور اکرم ﷺ کا عہد سب سے مبارک عہد تھا، لیکن اس میں تجارت، کھیتی، باغبانی اور زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے جدوجہد ہوتی تھی، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں کثرت کے ساتھ احادیث بیان کرنے کی وجہ بیان کی۔ ایک وجہ تو یہ تھی کہ آپ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہر وقت رہتے تھے اور دوسری وجہ آنحضور ﷺ کی آپ کے حق میں حافظہ اور سمجھ کی دعا تھی جس کا ذکر اس حدیث کے آخری حصہ میں ہے۔ ❷ "نواۃ من الذہب" سونے کی ایک گٹھلی، اہل عرب کی اصطلاح میں پانچ درہم کو کہتے ہیں اور خاص اسی کے لئے اس کا استعمال ہے۔ لیکن "زنۃ نواۃ من ذہب" ایک گٹھلی برابر سونا، یہ ایک عام ترکیب ہے اور پانچ درہم سے زیادہ بھی ایک گٹھلی سونے کا وزن ہوسکتا تھا اور اس زمانہ میں تو اتنے سونے کی قیمت بہرحال اس سے زیادہ ہی ہوگی۔

حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ فَاٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ سَعْدٌ ذَاغِنًى فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَاُزَوِّجُكَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَمَارَجَعَ حَتّٰى اسْتَفْضَلَ اَقِطًا وَّ سَمْنًا فَاَتٰى بِهٖ اَهْلَ مَنْزِلِهٖ فَمَكَثْنَا يَسِيْرًا اَوْمَا شَآءَ اللّٰهُ فَجَآءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ مَاسُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ اَوْوَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (ہجرت کر کے) مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی مواخات سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے کرائی۔ سعد رضی اللہ عنہ مالدار تھے، انہوں نے عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا، میں اور آپ میرے مال سے آدھا آدھا لے لیں اور میں (ایک بیوی سے) آپ کی شادی کرادوں۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں فرمایا، اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور آپ کے مال میں برکت عطا فرمائے، مجھے تو آپ بازار کا راستہ بتا دیجئے، پھر وہ بازار سے اس وقت تک واپس نہ ہوئے جب تک پنیر اور گھی نہ بچالیا (نفع کا) اب وہ اپنے گھر والوں کے یہاں آئے، کچھ دن گذرے ہوں گے یا اللہ نے جتنا چاہا اس کے بعد وہ آئے، ان پر زردی کا دھبہ لگا ہوا تھا اس لئے آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کوئی (نئی) خبر ہے کیا؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ انہیں کیا دیا ہے؟ عرض کیا "سونے کی ایک گٹھلی" یا (یہ کہا کہ) "ایک گٹھلی برابر سونا" آپ نے فرمایا کہ اچھا اب ولیمہ کرلو خواہ ایک بکری ہی کا کیوں نہ ہو۔

(۱۹۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَّمُجِنَّةُ وَذُوالْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ فَكَاَنَّهُمْ تَاَثَّمُوْا فِيْهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْافَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ

۱۹۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عکاظ، مجنۃ اور ذوالمجاز جاہلیت کے بازار تھے، جب اسلام آیا تو ایسا محسوس ہوا کہ لوگ (خرید و فروخت کو ان بازاروں) میں گناہ سمجھنے لگے ہیں، اس لئے یہ آیت نازل ہوئی "تمہارے لئے اس میں کوئی حرج نہیں اگر تم اپنے رب کے فضل کی تلاش کرو حج کے موسم میں۔" یہ ابن عباسؓ کی قرأت ہے۔ ❶

باب ۱۲۷۷. اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ

۱۲۷۷۔ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے، لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔

(۱۹۱۴) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۹۱۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے شعبی نے، انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم

❶ یعنی اس آیت کی عام قرأتوں میں "فی مواسم الحج" (حج کے موسم میں) کے الفاظ نہیں ہیں، صرف ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ قرأت ہے اور شاذ سمجھی گئی ہے۔ جن بازاروں کا اس میں ذکر ہے وہ مکہ کے مشہور بازار ہیں اور تمام عرب حج کے ایام میں ان سے تجارت کرنے آتے تھے ان بازاروں میں۔

وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النُّعْمٰنَ بْنَ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمٰنِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّ بَيْنَهُمَا أُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ لَهٗ أَتْرَكَ وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلٰى مَا يَشُكُّ فِيْهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُّوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِيْ حِمَى اللّٰهِ مَنْ يَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكْ أَنْ يُّوَاقِعَهٗ

ﷺ سے سنا اور ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوفروہ نے، ان سے شعبی نے، کہا کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے، اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوفروہ نے، انہوں نے شعبی سے سنا، انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں ابوفروہ نے انہیں شعبی نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے، لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں، پس جو شخص اُن چیزوں کو چھوڑ دے گا، جن کے گناہ ہونے کا تعین نہیں ہے، وہ ان چیزوں کو تو ضرور ہی چھوڑ دے گا جن کا گناہ ہونا واضح ہے، لیکن جو شخص ان چیزوں کے کرنے کی جرأت کرلے گا جن کے گناہ ہونے کا شبہ و امکان ہے تو یہ غیر متوقع نہیں کہ وہ ان گناہوں میں بھی مبتلا ہو جائے جو بالکل واضح اور یقینی ہیں۔ گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہے جو (جانور بھی) چراگاہ کے اردگرد پھرے گا اس کا چراگاہ کے اندر چلا جانا غیر متوقع نہیں۔ ❶

باب ۱۲۷۸۔ تَفْسِيْرِ الْمُشْتَبِهَاتِ وَ قَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ مَارَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَالَا يُرِيْبُكَ

۱۲۷۸۔ مشتبہات کی تفسیر حسان بن ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "ورع" (تقویٰ و پرہیزگاری) سے زیادہ آسان چیز میں نے نہیں دیکھی، بس شبہ کی چیزوں کو چھوڑ کر وہ راستہ اختیار کرلو جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔

(۱۹۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

۱۹۱۵۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی،

---

❶ عرب جاہلیت میں بادشاہ اور امراء اپنے جانوروں کے لئے مخصوص چراگاہ رکھتے تھے۔ کوئی بھی دوسرا شخص اس میں اپنے جانور نہیں چرا سکتا تھا۔ لیکن اگر غلطی سے کسی کا جانور ان چراگاہوں کے اندر چلا جاتا تو اسے بڑی سخت سزائیں دی جاتی تھیں، اس لئے اس خوف سے کہ کہیں جانور چراگاہ کے اندر نہ چلے جائیں، لوگ اپنے جانوروں کو ایسی مخصوص چراگاہوں سے بہت دور رکھتے تھے اور قریب بھی نہیں آنے دیتے تھے۔ یہاں پر اسے صرف بات سمجھانے کے لئے بیان کیا گیا ہے۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح بادشاہوں کی چراگاہ باحرمت سمجھی جاتی ہے اور ان میں کوئی شخص داخل ہونے کی جرأت نہیں کرتا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزیں حرام قرار دی ہیں اور یہ حرام چیزیں اس کی مخصوص چراگاہیں ہیں، کوئی شخص اگر ان میں داخل ہونے اور اس کی حرمت کو توڑنے کی کوشش کرے گا، اسے سخت سزا اور عذاب کی وعید ہے۔ اب اگر کوئی واقعی ان کی حرمت کو سمجھتا ہے تو ان کے قریب بھی نہیں آئے کیونکہ خدا کا عذاب سب سے زیادہ سخت ہے اور ان کے قریب وہ چیزیں ہیں جو شریعت نے کسی مصلحت کی وجہ سے واضح طور پر اگرچہ حرام یا مکروہ قرار نہیں دی ہیں، لیکن شریعت کی نظر میں وہ پسندیدہ بھی نہیں یا کسی خارجی قرینہ کی وجہ سے ان کا جواز مشتبہ ہو گیا ہو۔ انہیں خارجی قرینہ کی وجہ سے ان کا جواز مشتبہ ہو گیا ہو انہیں کی تعبیر امور مشبہ سے کی گئی ہے، یہ حدیث اس سے پہلے کتاب الایمان میں بھی آچکی ہے، اکثر ائمہ اسے کتاب البیوع میں بھی بیان کرتے ہیں، جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کیا ہے، ان کا تعلق نکاح، ذبح، شکار اور کھانے پینے کے مسائل سے بھی ہے بلکہ ہر باب میں چل سکتی ہے "امور مشتبہ" کی تفسیر مختلف طریقوں سے کی گئی ہے اور جزئیات کو متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کی ایک اجمالی تفسیر ہم نے بھی یہاں کر دی ہے۔

اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ حُسَیْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَآءَ جَآءَ تْ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْهُمَا فَذَکَرَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ وَ تَبَسَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ وَ قَدْ کَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ اَبِیْ اِهَابِ نِ التَّمِیْمِیِّ

انہیں عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی حسین نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی، ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا ایک سیاہ فام خاتون آئیں اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے ان دونوں کو (عقبہ اور ان کی بیوی رضی اللہ عنہما) دودھ پلایا ہے، چنانچہ انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے چہرہ مبارک پھیر لیا اور مسکرا کر فرمایا، اب جب کہ ایک بات کہہ دی گئی تو تم دونوں ایک ساتھ کس طرح رہ سکتے ہو۔ ان کے نکاح میں ابواہاب تیمی کی صاحبزادی تھیں۔ ❶

(۱۹۱۶) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ عُتْبَةُ ابْنِ اَبِیْ وَ قَاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِیْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ فَاقْبِضْهُ قَالَتْ فَلَمَّا کَانَ عَامَ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَّ قَالَ ابْنُ اَخِیْ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِیْ وَ ابْنُ وَلِیْدَةَ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَتَسَا وَقَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِیْ کَانَ قَدْ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَ ابْنُ وَلِیْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَکَ یَاعَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰی مِنْ شَبَهِهٖ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ

۱۹۱۶۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو (مرتے وقت) وصیت کی تھی کہ زمعہ کی باندی کا لڑکا میرا ہے، اس لئے تم اسے اپنی زیر پرورش لے لینا۔ انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقعہ پر سعد بن ابی وقاص نے اسے لے لیا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور وہ اس کے متعلق مجھے وصیت کر گئے تھے لیکن عبد بن زمعہ نے اٹھ کر کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے، انہیں کے ''فراش'' میں اس کی ولادت ہوئی ہے۔ آخر دونوں حضرات یہ مقدمہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے، سعدؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے بھائی کا لڑکا ہے، مجھے اس کی انہوں نے وصیت کی تھی اور عبد بن زمعہ نے عرض کیا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے انہیں کے فراش میں اس کی ولادت ہوئی ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عبد بن زمعہ! لڑکا تو تمہارے ہی ساتھ رہے گا۔ اس کے بعد فرمایا، لڑکا فراش کے تحت ہوتا ہے اور زانی کے حصہ میں پتھر ہے، پھر سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضور ﷺ کی بیوی تھیں، فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ آپ نے عتبہ کی شباہت اس لڑکے میں محسوس کر لی تھی۔ اس کے بعد اس لڑکے نے سودہ رضی اللہ عنہا کو کبھی نہ دیکھا،

❶ یہ بھی شبہات کی ایک مثال ہے، حنفیہ کے مسلک کے مطابق بھی صرف دودھ پلانے والی عورت کی شہادت پر نکاح نہیں فسخ کیا جاسکتا ہے۔ گویا شہادت خواہ قانونی حیثیت میں ناقابل قبول سہی، لیکن بہرحال ایک شبہ ضرور پیدا کر دیتی ہے اور اسی بنیاد پر آنحضور ﷺ نے نکاح فسخ کرنے کے لئے کہا تھا۔

تا آنکہ اللہ تعالیٰ سے جا ملا۔ ❶

(۱۹۱۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُرْسِلُ كَلْبِيْ وَاُسَمِّيْ فَاَجِدُ مَعَهٗ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا اٰخَرَ لَمْ اُسَمِّ عَلَيْهِ وَلَآ اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ لَاتَاْكُلْ اِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْاٰخَرِ

۱۹۱۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن ابی سفر نے خبر دی، انہیں شعبی نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے "معراض" (تیر کے شکار) کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کے دھار کی طرف سے لگے تو کھا سکتے ہو لیکن اگر چوڑائی سے لگے تو نہیں کھا سکتے کیونکہ وہ مردار ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں (شکار کے لئے) اور بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں۔ پھر اس کے ساتھ مجھے ایک ایسا کتا ملتا ہے جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ میں یہ فیصلہ نہیں کر پاتا کہ دونوں کتوں میں سے کس نے شکار کو پکڑا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے شکار کا گوشت نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے بسم اللہ تو اپنے کتے کے لئے پڑھی تھی دوسرے کے لئے نہیں پڑھی تھی۔ ❷

باب ۱۲۷۹. مَا يُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ

۱۷۹۔ شبہ کی چیزوں سے پرہیز کئے جانے سے متعلق۔

❶ زمانہ جاہلیت میں یہ ہوتا تھا کہ کئی اشخاص کا کسی ایک عورت سے، جو عام حالات میں باندی ہوا کرتی تھی ناجائز تعلق رہتا، پھر جب اس کے بچہ پیدا ہوتا تو اس سے تعلق رکھنے والوں میں کوئی بھی شخص اس بچے کا دعویدار ہو جاتا اور بچے کا نسب اسی سے قائم کر دیا جاتا تھا اور اسی کی زیر پرورش آ جاتا تھا۔ حدیث میں جس کا ذکر ہے وہ اسی نوعیت کا ہے۔ عتبہ کی موت کفر پر ہوئی تھی اور اسلام کے شدید ترین دشمنوں میں تھا، لیکن اس کے بھائی حضرت سعد رضی اللہ عنہ اجل صحابہ میں ہیں۔ زمعہ کی ایک باندی تھی، جس کے ساتھ عتبہ نے زنا کیا تھا، جب مرنے لگا تو سعد رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کر گیا کہ اس باندی کے جب بچہ پیدا ہو تو تم اسے اپنے زیر پرورش لے لینا، کیونکہ وہ میرا بچہ ہے۔ پھر حالات بدلے، سعد رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے اور مکہ والوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع ہو گئے۔ اس باندی کے بچہ پیدا ہوا لیکن سعد رضی اللہ عنہ اسے اپنی زیر پرورش نہ لے سکے، بھائی اگرچہ کافر تھا اور آنحضور ﷺ کو اس سے شدید ترین تکلیفیں پہنچی تھیں لیکن بہرحال اسلام نسب اور خون کے تعلق کی پوری رعایت کرنے پر زور دیتا ہے۔ اس لئے جب مکہ فتح ہوا تو سعد رضی اللہ عنہ نے بھائی کی وصیت پوری کرنی چاہیے اور چاہا کہ اس بچے کو اپنی زیر پرورش لے لیں۔ لیکن زمعہ کے صاحبزادے عبد بن زمعہ مانع آئے اور کہا کہ میرے والد کی باندی کا بچہ ہے اس لئے اس کا جائز مستحق میں ہوں، اس پس منظر کے بعد جو فیصلہ رسول اللہ ﷺ نے کیا وہی قابل غور ہے۔ حنفیہ اور شوافع کے ثبوت نسب کے مسئلہ میں اختلافات ہیں اور اس سلسلے میں طویل مباحث ہیں جس کا ذکر موقعہ پر آئے گا، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جس بات کی وضاحت کے لئے اس باب کے تحت یہاں یہ حدیث بیان کی ہے وہ ہے مشتبہات کی تفسیر۔ ایک طرف آنحضور ﷺ نے ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کو اس بچے سے پردہ کا حکم دیا اور دوسری طرف بچے کو عبد بن زمعہ کو دے دیا۔ اگر بچہ واقعی زمعہ کا تھا تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کا حکم نہ ہونا چاہئے تھا، کیونکہ وہ بھی زمعہ کی بیٹی تھیں اور اس طرح وہ بچہ ان کا بھائی ہوتا تھا اور اگر بچے کا نسب زمعہ سے نہیں ثابت ہوتا تو عبد بن زمعہ کو بچہ نہ ملنا چاہئے تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کا حکم اسی اشتباہ کی وجہ سے احتیاطاً دیا گیا تھا کہ باندی کے ناجائز تعلقات عتبہ سے تھے اور بچے میں اس کی شباہت آتی تھی "الولد للفراش" (لڑکا فراش کا ہوتا ہے) کے مفہوم میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ یوں فراش کا مفہوم یہ ہے کہ عورت سے جو شخص جائز طور پر ہمبستری کا حق رکھتا ہو۔ حنفیہ اس کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ بچہ ملکیت میں تمہارے ہی رہے گا اگرچہ نسب ثابت نہ ہو اور شوافع اس جملہ سے نسب ثابت کرتے ہیں۔ بہرحال فراش کی مختلف صورتیں ہیں۔ بعض اقوی ہیں اور بعض ضعیف۔ یہ تمام مباحث کتاب النکاح کے ہیں۔ ❷ اس حدیث کا تعلق شکار کے مسائل سے ہے۔ عرب میں شکار کے لئے کتے چھوڑے جاتے ہیں اور وہ شکار کر کے لاتے ہیں۔ یہ کتے سدھائے ہوئے ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ شکار مر جاتا،

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱۹۱۸) حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ مَّسْقُوْطَةٍ فَقَالَ لَوْلَااَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَاَكَلْتُهَا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجِدُ تَمْرَةً سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ

۱۹۱۸۔ ہم سے قبیصہ نے، ان سے طلحہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ گذرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی نظر گری ہوئی کھجور پر پڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کے صدقہ ہونے کا احتمال نہ ہوتا تو میں اسے کھالیتا۔ ہمام نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں اپنے بستر پر پڑی ہوئی کھجور پاتا ہوں (لیکن صدقہ ہونے کے احتمال کی وجہ سے نہیں کھاتا)۔

باب ۱۲۸۰۔ مَنْ لَّمْ يَرَالْوَ سَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الْمُشَبَّهَاتِ

۱۲۸۰۔ جن کے نزدیک وسوسہ وغیرہ شبہات میں سے نہیں ہیں۔

(۱۹۱۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ شُكِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا اَيَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَاحَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًااَوْيَجِدَ رِيْحًا وَقَالَ ابْنُ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَاوُضُوْءَ اِلَّا فِيْمَا وَجَدْتَّ الرِّيْحَ اَوْسَمِعْتَ الصَّوْتَ

۱۹۱۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے حضور میں ایک شخص کا ذکر کیا گیا جسے نماز میں کچھ شبہ (خروج ریاح کا) ہوجاتا ہے، آیا اسے نماز توڑ دینی چاہئے؟ فرمایا کہ نہیں، جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کرلے (اس وقت تک نماز نہ توڑنی چاہئے) ابن حفصہ نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ (ایسے شخص پر) وضو واجب نہیں ہوتی، البتہ وہ صورت مستثنیٰ ہے جس میں بدبو محسوس کرے یا آواز (خروج ریاح کی) سن لے۔

(۱۹۲۰) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْ ايَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَوْمًا يَّاْتُوْنَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِيْ اَذَكَرُ وااسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكُلُوْهُ

۱۹۲۰۔ ہم سے احمد بن مقدام عجلی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! بہت سے لوگ ہمارے یہاں گوشت لاتے ہیں، ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ کا نام انہوں نے لیا تھا یا نہیں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم بسم اللہ پڑھ کے اسے کھالیا کرو۔

باب ۱۲۸۱۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْاتِجَارَةً اَوْلَهْوَا ۨانْفَضُّوْآ اِلَيْهَا

۱۲۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''جب تجارت یا تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔''

(۱۹۲۱) حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ

۱۹۲۱۔ ہم سے طلق بن غنام نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اس کے لئے شریعت نے یہ اجازت دے دی کہ اگر بسم اللہ پڑھ کر ایسے سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑا گیا اور شکار مالک تک پہنچنے سے پہلے مرگیا تو ایسا شکار حلال ہے۔ اس کی تفصیلات تو کتاب الصید میں آئیں گی۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے موقعہ پر دوسرے کتے کی موجودگی صرف ایک درجہ میں شبہ پیدا کرسکتی تھی اور اسی وجہ سے آنحضور ﷺ نے احتیاطاً ایسے شکار کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا۔ یعنی یہ بھی ایک مثال ہے امور مشتبہ کی۔

نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَتْ مِنَ الشَّامِ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوْا إِلَيْهَا حَتّٰى مَابَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْلَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا

بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے کچھ اونٹ کھانے کا سامان لے کر آئے، سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "جب تجارت یا تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔" ●

باب ۱۲۸۲. مَنْ لَّمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ

۱۲۸۲۔ جس نے کمائی کے ذرائع کو اہمیت نہ دی۔

(۱۹۲۲) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ نِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّايُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِّنَ الْحَرَامِ

۱۹۲۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ انسان اپنے ذرائع آمدنی کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا کہ حلال ہے یا حرام۔

باب ۱۲۸۳. التِّجَارَةِ فِي الْبَرِّ وَقَوْلُهٗ رِجَالٌ لَّاتُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُوْنَ وَيَتَّجِرُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يُؤَدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ

۱۲۸۳۔ خشکی کی تجارت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی قتادہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے تھے جو خرید و فروخت کرتے تھے لیکن اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق سامنے آ جاتا تو ان کی تجارت اور خرید و فروخت انہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہیں رکھ سکتی تھی، تا آنکہ وہ اللہ کے حق کو ادا نہ کر لیں۔

(۱۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُوبْنُ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ كُنْتُ أَتَّجِرُ فِي الصَّرْفِ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَّعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَاالْمِنْهَالِ يَقُوْلُ سَأَلْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ وَّزَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَسِيْأً فَلَا

۱۹۲۳۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی اور ان سے ابو المنہال نے بیان کیا کہ میں سونے چاندی کی تجارت کیا کرتا تھا، اس لئے میں نے زید بن ارقم سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور مجھ سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب نے خبر دی، ان دونوں حضرات نے ابو المنہال سے سنا، انہوں نے بیان کیا تھا کہ میں نے براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے سونے چاندی کی خرید و فروخت کے متعلق پوچھا تو ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے عہد میں تاجر تھے، اس لئے ہم نے آپ سے سونے چاندی کی خرید و فروخت کے متعلق پوچھا

● یہ ابتداء اسلام میں جمعہ کی نماز کا واقعہ ہے۔ آنحضور ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ شام سے قافلہ آیا، اس وقت تک عیدین کی طرح جمعہ کا خطبہ بھی نماز کے بعد پڑھا جاتا تھا اور اس کے سننے کی اس درجہ تاکید نہیں تھی جتنی بعد میں ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی۔

نوٹ:۔ اس حدیث پر بحث کتاب الجمعہ میں گذر چکی ہے۔

يَصْلُحُ

تھا، آپ ﷺ نے جواب یہ دیا تھا کہ (لین دین) ہاتھوں ہاتھ ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن ادھار کی صورت میں غیر درست ہے۔

باب ۱۲۸۴. اَلْخُرُوْجِ فِي التِّجَارَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

(۱۹۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَ اسْتَاذَنَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَكَانَّهٗ كَانَ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ اَبُوْمُوْسٰى فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ اَلَمْ اَسْمَعْ صَوتَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوْا لَهٗ قِيْلَ قَدْرَجَعَ فَدَعَاهُ فَقَالَ كُنَّانُؤْمَرُ بِذَالِكَ فَقَالَ تَاْتِيْنِيْ عَلٰى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا لَايَشْهَدُلَكَ عَلٰى هٰذَا اِلَّااَصْغَرُنَا اَبُوْسَعِيْدِ ن الْخُدْرِيُّ فَذَهَبَ بِاَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِيْ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوْجَ اِلٰى تِجَارَةٍ

۱۲۸۴۔ تجارت کے لئے نکلنا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "پھر زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کو تلاش کرو۔"

۱۹۲۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں مخلد بن یزید نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انہیں عبید بن عمیر نے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اجازت چاہی (ملنے کی) لیکن اجازت نہیں ملی، غالباً آپ اس وقت مشغول تھے اس لئے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ واپس آ گئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) نے آواز دی تھی انہیں اجازت دے دو۔ بیان کیا گیا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پھر آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلالیا۔ (واپس چلے جانے کی وجہ دریافت کرنے پر) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیں اسی کا حکم (آنحضور ﷺ سے) تھا (کہ تین مرتبہ اجازت چاہنے پر اگر اندر جانے کی اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانا چاہئے۔) اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کوئی گواہ لاؤ، ابوموسیٰ انصار کی مجلس میں گئے اور ان سے حدیث کے متعلق پوچھا (کہ کیا کسی نے اسے آنحضور ﷺ سے سنا ہے) ان لوگوں نے کہا کہ اس کی گواہی ہم میں سب سے چھوٹے ابوسعیدؓ دیں گے۔ چنانچہ وہ ابوسعید رضی اللہ عنہ کو ساتھ لائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ آنحضور ﷺ کا ایک حکم مجھے معلوم نہ ہوسکا۔ افسوس کہ مجھے بازاروں کی خرید وفروخت نے مشغول رکھا، آپ کی مراد تجارت سے تھی۔

باب ۱۲۸۵. التِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ وَقَالَ مَطَرٌ لَّا بَاسَ بِهٖ وَمَا ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا بِحَقٍّ ثُمَّ تَلَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَالْفُلْكُ السُّفُنُ الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَآءٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ تَمْخَرُ السُّفُنُ مِنَ الرِّيْحِ وَلَا تَمْخَرُ الرِّيْحَ مِنَ السُّفُنِ اِلَّا الْفُلْكُ الْعِظَامُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَرَجُلًا مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ

۱۲۸۵۔ بحری تجارت مطر نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اور قرآن مجید میں جو اس کا ذکر ہے وہ بہر حال حق ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی اور تم دیکھتے ہو کشتیوں کو کہ اس میں چلتی ہیں پانی کو چیرتی ہوئی تا کہ تم تلاش کرو اس کے فضل سے۔ (قرآن کی اس آیت میں لفظ فلک) کشتی کے معنی میں ہے، واحد اور جمع دونوں کے لئے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ مجاہدؒ نے (آیت کی تفسیر میں) فرمایا کہ کشتیاں ہوا کو چیرتی چلتی ہیں اور ہوا کو وہی کشتیاں (دیکھنے میں صاف طور پر) چیرتی چلتی ہیں جو بڑی ہوتی ہیں۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز نے اور ان سے ابو ہریرہ

فَقَضٰی حَاجَتَه، وَسَاقَ الْحَدِيْثَ

رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جس نے سمندر کا سفر کیا تھا اور اپنی ضرورت پوری کی تھی پھر پوری حدیث بیان کی۔ (پوری حدیث کتاب الکفالہ میں آئے گی۔)

باب ۱۲۸۶ . وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْلَهْوَا انْفَضُّوْآ اِلَيْهَا وَقَوْلُه، جَلَّ ذِكْرُه، رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَّجِرُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْآ اِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يُؤَدُّوْهُ اِلَى اللّٰه

۱۲۸۶۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) جب سوداگری یا تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد کہ "وہ لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔" قتادہؓ نے فرمایا کہ لوگ تجارت کیا کرتے تھے، لیکن جونہی اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق سامنے آتا تو ان کی تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے انہیں غافل نہیں کرسکتی تھی تا آنکہ وہ اللہ کے حق کو ادا نہ کرلیں۔

(۱۹۲۵) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ وَّنَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ اِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا

۱۹۲۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (تجارتی) اونٹوں (کا قافلہ) آیا ہم اس وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک تھے۔ بارہ صحابہؓ کے سوا بقیہ تمام حضرات ادھر چلے گئے، اس پر یہ آیت اتری کہ "جب سوداگری یا تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔" (مکہ میں ابتداء اسلام کا واقعہ ہے اور اس کی توجیہ پہلے گذر چکی ہے)۔

باب ۱۲۸۷ . قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ

۱۲۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اپنی پاک کمائی سے خرچ کرو۔

(۱۹۲۶) حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَآ اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا

۱۹۲۶۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب عورت اپنے گھر کا کھانا (غلہ وغیرہ) بشرطیکہ گھر بگاڑنے کی نیت نہ ہو، خرچ کرتی ہے تو اسے اس پر خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے اور اس کے شوہر کو کمانے کا اجر ملتا ہے، خزانچی کو بھی ایسا ہی اجر ملتا ہے۔ ایک کا اجر دوسرے کی وجہ سے کم نہیں ہوتا۔

(۱۹۲۷) حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَه،

۱۹۲۷۔ مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے بیان کیا، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی، اس کی اجازت کے بغیر بھی خرچ کرتی ہے (اللہ کے راستے

نِصفُ اَجرِهٖ

میں) تو اسے آدھا اجر ملتا ہے۔ ❶

باب ۱۲۸۸. مَنْ اَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ

۱۲۸۸۔ جو روزی میں کشادگی چاہتا ہو۔

(۱۹۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوبَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُبْسَطَ لَهٗ رِزْقُهٗ اَوْيُنْسَأَلَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ

۱۹۲۸۔ ہم محمد بن یعقوب کرمانی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے کہ جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو یا زندہ رہنے کی مہلت چاہتا ہو تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہئے۔

باب ۱۲۸۹. شِرَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّسِيْئَةِ

۱۲۸۹۔ نبی کریم ﷺ ادھار خریداری کرتے ہیں۔

(۱۹۲۹) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَّ رَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ

۱۹۲۹۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ ابراہیم نخعی کی مجلس میں ہم نے خرید وفروخت میں رہن رکھنے کا ذکر کیا، تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ غلہ (قیمت کی ادائیگی کے لئے) ایک مدت متعین کر کے خریدا اور اپنے لوہے کی ایک زرہ اس کے یہاں گروی رکھی۔

(۱۹۳۰) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ اَبُوالْيَسَعِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ نِ الدَّسْتَوَآئِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَّ اِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَّلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَّاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَآاَمْسٰى عِنْدَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ وَّلَاصَاعُ حَبٍّ وَاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ

۱۹۳۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انسؓ نے اور مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے اسباط ابوالیسع بصری نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام دستوائی نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی اور بگڑا ہوا خراب روغن (سالن کے طور پر) لے گئے۔ آنحضور ﷺ نے اس وقت اپنی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے یہاں گروی رکھی تھی اور اس سے اپنے گھر والوں کے لئے جو قرض لیا تھا۔ میں نے خود آپ کو یہ فرماتے سنا کہ آل محمد (ﷺ) کے یہاں کوئی شام ایسی نہیں آئی جس میں ان کے پاس ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کوئی غلہ موجود رہا ہو، حالانکہ آپ کی ازواج مطہرات کی تعداد نو تھی۔

باب ۱۲۹۰. كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهٖ بِيَدِهٖ

۱۲۹۰۔ انسان کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور کام کرنا۔

---

❶ یہ مطلب نہیں کہ پورا اجر آدھم آدھ ہو جاتا ہے، آدھا شوہر کے حصہ میں اور آدھا اس کی بیوی کے حصہ میں۔ پہلی والی حدیث سے بھی یہی مفہوم مطابقت نہیں کھاتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ شوہر چونکہ کمانے والا ہے اس لئے اس کا اصلی اجر بیوی کی بہ نسبت زیادہ ہو سکتا ہے۔ ہر شخص کو اس کی نیت، اخلاص اور عمل کے مطابق اجر ملے گا اور ایک کا اجر دوسرے کے اجر میں کسی بھی کمی کا باعث نہ بنے گا۔

(۱۹۳۱) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِىْ اَنَّ حِرْفَتِىْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُنَةِ اَهْلِىْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَأْكُلُ اٰلُ اَبِىْ بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ وَ يَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ

۱۹۳۱۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہابؒ نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو فرمایا میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے گھر والوں کی کفالت کے لئے ناکافی نہیں تھا، لیکن اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہوگیا ہوں، اس لئے آل ابوبکر اب انہیں کا مال کھائے گی اور اس میں ان کا کاروبار کرے گی۔

(۱۹۳۲) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوالْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُوْنُ لَهُمْ اَرْوَاحٌ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِاغْتَسَلْتُمْ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

۱۹۳۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اپنے لئے مزدوری کیا کرتے تھے اور (زیادہ محنت و مشقت کی وجہ سے) ان کے جسم سے (پسینے کی بو آتی تھی اس لئے ان سے کہا گیا کہ کاش وہ غسل کرلیا کرتے)۔ ان کی روایت ہمام نے اپنے والد سے اور انہوں نے عائشہؓ سے کی ہے۔

(۱۹۳۳) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ اِنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ

۱۹۳۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عیسیٰ نے خبر دی، انہیں ثور نے، انہیں خالد بن معدان نے اور انہیں مقدام رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی ہوگی، جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی حاصل کرتے تھے۔

(۱۹۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ

۱۹۳۴۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم ﷺ نے کہ داؤد علیہ السلام صرف اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔

(۱۹۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدٍ مَّوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّحْتَطِبَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّسْأَلَ اَحَدًا فَيُعْطِيَهٗ اَوْ يَمْنَعَهٗ

۱۹۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمان بن عوف کے مولیٰ ابی عبید نے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، وہ شخص جو لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر (بیچتا ہے اور اپنی روزی کماتا ہے) اس سے بہتر ہے جو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے چاہے وہ اسے کچھ دے یا نہ دے۔

(۱۹۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ

۱۹۳۶۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّاخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلَه، خَيْرٌ لَّه، مِنْ اَنْ يَّسْئَالَ النَّاسَ

حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر کوئی اپنی رسیوں کو لیتا ہے (اور ان میں لکڑی باندھ کر بیچتا ہے) تو وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے سوال کرتا پھرتا ہے۔

باب ۱۲۹۱ . السُّهُوْلَةِ وَالسَّمَاحَةِ فِي الشِّرَآءِ وَالْبَيْعِ وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْه، فِيْ عَفَافٍ

۱۲۹۱۔ خرید و فروخت کے وقت نرمی، وسعت اور فیاضی کسی سے اپنا حق مانگتے وقت اس کی آبرو ریزی نہ کرنی چاہئے۔

(۱۹۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً سَمْحًا اِذَابَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى

۱۹۳۷۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان محمد بن مطرف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر رحم کیا جو بیچتے وقت، خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت (قرض وغیرہ کا) فیاضی اور وسعت سے کام لیتا ہے۔

باب ۱۲۹۲ . مَنْ اَنْظَرَ مُوْسِرًا

۱۲۹۲۔ جس نے کھاتے کماتے کو مہلت دی۔

(۱۹۳۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ اَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ حَدَّثَه، اَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَه، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلٰٓئِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوْا اَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ اٰمُرُ فُتْيَانِيْ اَنْ يُّنْظِرُوْا وَ يَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ قَالَ قَالَ فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ وَ قَالَ اَبُوْ مَالِكٍ عَنْ رِّبْعِيٍّ كُنْتُ اُيَسِّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ وَاُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَتَابَعَه، شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمُلِكِ عَنْ رِّبْعِيٍّ اُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ وَ قَالَ نُعَيْمُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ رِّبْعِيٍّ فَاَقْبَلُ مِنَ الْمُوْسِرِ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ

۱۹۳۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ربعی بن حراش نے حدیث بیان کی اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، گزشتہ امتوں کے کسی شخص کی روح کے پاس فرشتے آئے اور پوچھا کہ تم نے کچھ اچھے کام بھی کئے ہیں؟ روح نے جواب دیا کہ میں اپنے ملازموں سے کہا کرتا تھا کہ وہ کھاتے کماتے لوگوں کو (جو ان کے مقروض ہوں) مہلت دیا کریں اور ان پر سختی نہ کریں۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر فرشتوں نے بھی ان سے درگذر کیا اور سختی نہیں کی اور ابو مالک نے رابعی سے (اپنی روایت میں یہ الفاظ) بیان کئے۔ میں کھاتے کماتے کے ساتھ (اپنا حق لیتے وقت) نرم معاملہ کرتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا، اس کی متابعت شعبہ نے کی ہے، ان سے عبدالملک نے اور ان سے ربعی نے بیان کیا، ابوعوانہ نے بیان کیا کہ ان سے عبدالملک نے ربعی کے واسطہ سے بیان کیا کہ (اس روح نے یہ الفاظ کہے تھے) میں کھاتے کماتے کو مہلت دیتا تھا اور تنگ دست سے درگزر کرتا تھا۔ اور نعیم بن ابی ہند نے بیان کیا، ان سے ربعی نے (کہ روح نے یہ الفاظ کہے تھے) ''میں کھاتے کماتے لوگوں کے (جن پر میرا کوئی حق واجب ہوتا، عذر) قبول کیا کرتا تھا اور تنگ دست سے درگذر کیا کرتا تھا۔

باب ۱۲۹۳ . مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا

(۱۹۳۹) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّه' سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَ ايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَاٰى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ تَجَاوَ زُوْا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّافَتَجَاوَزَا للّٰهُ عَنْهُ

۱۲۹۳۔ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی۔

۱۹۳۹۔ ہم سے ہشام بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے زبیدی نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، جب کوئی تنگ دست کا معاملہ آتا تو اپنے ملازموں سے کہہ دیتا کہ اس سے درگذر کر جاؤ، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے (آخرت میں) درگذر فرمائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (اس کے مرنے کے بعد) اس سے درگذر فرمایا (اور کوئی باز پرس نہیں کی)۔

باب ۱۲۹۴ . اِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا وَيُذْكَرُ عَنِ الْعَدَّآءِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كَتَبَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَااشْتَرٰى مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَّآءِ ابْنِ خَالِدٍ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ لَادَ آءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَآئِلَةَ وَ قَالَ قَتَادَةُ الْغَآئِلَةُ الزِّنَا وَالسَّرَقَةُ وَالْإِبَاقُ وَ قِيْلَ لِاِبْرَاهِيْمَ اِنَّ بَعْضَ النَّخَّا سِيْنَ يُسَمِّيْ اٰرِيَّ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ فَيَقُوْلُ جَآءَ اَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ فَيَقُوْلُ جَآءَ اَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ جَآءَ الْيَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ فَكَرِهَه' كَرَاهِيَةً شَدِيْدَةً وَّقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَّايَحِلُّ لِامْرِئٍ يَبِيْعُ سِلْعَةً يَّعْلَمُ اَنَّ بِهَا دَآءً اِلَّا اَخْبَرَه'

۱۲۹۴۔ جب خرید و فروخت کرنے والوں نے کوئی لاگ لپیٹ نہیں رکھی کوئی عیب نہیں چھپایا بلکہ ایک دوسرے کی خیر خواہی چاہتے رہے، عداء بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے نبی کریم ﷺ نے یہ تحریر دی تھی (غالباً کوئی غلام بیچتے وقت) کہ یہ وہ چیز ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے عداء بن خالد کو بیچی، جس طرح ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بیچتا ہے کہ نہ اس میں کوئی عیب ہے، نہ کوئی بد باطنی ہے اور نہ غائلہ ہے (یعنی نہ بیچنے والے نے کوئی عیب چھپانے کی کوشش کی ہے) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غائلہ، چوری، زنا اور بھاگنے کی عادت کو کہتے ہیں۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ بعض دلال (اپنے اصطبل کے) نام ''آری خراسان اور آری سجستان'' (خراسانی اصطبل اور سجستانی اصطبل) رکھتے ہیں اور (دھوکہ دینے کے لئے) کہتے ہیں کہ فلاں جانور کل ہی خراساں سے آیا تھا اور فلاں آج ہی سجستان سے آیا ہے، تو ابراہیم نے اس بات کو بہت زیادہ ناگواری کے ساتھ سنا۔ عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ کسی شخص کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ کوئی سودا بیچے اور یہ جاننے کے باوجود کہ اس میں کوئی عیب ہے خریدنے والے کو اس کے متعلق کچھ نہ بتائے۔

(۱۹۴۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَه' اِلٰى حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَاوَبَيَّنَا

۱۹۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے صالح ابو خلیل نے، ان سے عبید بن حارث نے، انہوں نے حکیم بن حزام کے واسطہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خریدنے اور بیچنے والوں کو اس وقت تک اختیار (بیع کو ختم کر دینے کا) ہوتا ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا آپ نے

بُورِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا وَ اِنْ کَتَمَا وَ کَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا

(مالم یتفرقا کے بجائے) حتیٰ یتفرقا فرمایا۔ (آنحضور ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا) پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف صاف کھول دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے، لیکن اگر کوئی بات چھپائے رکھی یا جھوٹ کہی تو ان کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

باب ۱۲۹۵. بَیْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ

۱۲۹۵۔ مختلف قسم کی کھجور ملا کر بیچنا۔

(۱۹۴۱) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَھُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَکُنَّا نَبِیْعُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَاعَیْنِ بِصَاعٍ وَّلَادِرْھَمَیْنِ بِدِرْھَمٍ

۱۹۴۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں (نبی کریم ﷺ کی طرف سے) مختلف قسم کی کھجوریں ایک ساتھ ملا کرتی تھیں اور ہم دو صاع کھجور ایک صاع کے بدلہ میں بیچ دیا کرتے تھے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دو صاع ایک صاع کے بدلہ میں نہ بیچی جائے اور نہ دو درہم ایک درہم کے بدلہ میں بیچی جائیں۔ ❶

باب ۱۲۹۶. مَا قِیْلَ فِی اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ

۱۲۹۶۔ قصائیوں کے متعلق حدیث۔

(۱۹۴۲) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُکْنٰی اَبَا شُعَیْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَّہٗ قَصَّابٍ اِجْعَلْ لِیْ طَعَامًا یَکْفِیْ خَمْسَۃً فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَدْعُوَا لنَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَۃٍ فَاِنِّیْ قَدْ عَرَفْتُ فِیْ وَجْھِہِ الْجُوْعَ فَدَعَاھُمْ فَجَآءَ مَعَھُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاذَنَ لَہٗ فَاْذَنْ لَہٗ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ یَّرْجِعَ رَجَعَ فَقَالَ لَابَلْ قَدْ اَذِنْتُ لَہٗ

۱۹۴۲۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار میں سے ایک صحابی جن کی کنیت ابوشعیب تھی، تشریف لائے اور اپنے غلام سے جو قصاب تھا فرمایا کہ میرے لئے اتنا کھانا تیار کر دو جو پانچ آدمیوں کے لئے کافی ہو۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی اور آپ کے ساتھ اور چار آدمیوں کی دعوت کا ارادہ کیا ہے کیونکہ میں نے چہرہ مبارک پر بھوک کا اثر نمایاں دیکھا تھا۔ چنانچہ انہوں نے آنحضور ﷺ کو بلایا، آپ ﷺ کے ساتھ ایک اور صاحب بھی آ گئے تھے اس لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ ایک اور صاحب آ گئے ہیں، اگر آپ چاہیں تو انہیں بھی اجازت دے سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو واپس کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں انہیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

❶ یعنی جب مختلف قسم کی کھجور ایک میں ملا دی جائے گی تو ظاہر ہے کہ بعض اچھی ہوگی اور بعض اچھی نہیں ہوگی، تو کیا اس تفاوت کے باوجود اس کی بیع و فروخت جائز ہوگی یا نہیں؟ امام بخاریؒ اس حدیث سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس طرح کی کھجور کی بیع و فروخت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ اچھائی یا برائی جو کچھ بھی ہے، سب ظاہر ہے۔ البتہ یہی اگر کسی ٹوکرے وغیرہ میں اس طرح رکھ دی گئی کہ خراب قسم کی کھجور تو اندر کے حصہ میں کر دی اور جو اچھی تھی وہ اوپر دکھانے کے لئے رکھ دی تو یہ صورت جائز نہیں ہو سکتی۔ حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک درہم، دو درہم کے بدلہ میں نہ بیچا جائے۔ اسی طرح ایک صاع کھجور دو صاع کھجور کے بدلہ میں نہ بیچی جائے۔ اس کی بحث آئندہ آئے گی۔

باب۱۲۹۷. مَايَمْحَقُ الْكِذْبُ وَالْكِتْمَانُ فِى الْبَيْعِ

۱۲۹۷۔ بیچتے وقت جھوٹ بولنے یا (عیب کو) چھپانے سے (برکت) ختم ہو جاتی ہے۔

(۱۹۴۳) حَدَّثَنَا بَدْلُ بْنُ مُحَبَّرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْخَلِيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ ابْنِ حِزَامٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْقَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِىْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

۱۹۴۳۔ ہم سے بدل بن محبر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، کہا کہ میں نے ابوخلیل سے سنا، وہ عبداللہ بن حارث سے حدیث نقل کرتے تھے اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، خرید وفروخت کرنے والوں کو اختیار ہے، جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں (کہ بیع فسخ کریں) یا آپ نے (مالم یتفرقا کے بجائے حتیٰ یتفرقا فرمایا۔ پس اگر دونوں نے سچائی اختیار کی اور ہر بات کھول کھول کر بیان کی تو ان کی خرید وفروخت میں برکت ہوتی ہے اور اگر انہوں نے کچھ چھپائے رکھا یا جھوٹ بولا تو ان کے خرید وفروخت کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

باب۱۲۹۸. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

۱۲۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اے ایمان والو! سود در سود کر کے مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم فلاح پاسکو۔''

(۱۹۴۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِىُّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّايُبَالِى الْمَرْءُ بِمَآ اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِّنْ حَرَامٍ

۱۹۴۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک ایسا وقت آئے گا کہ انسان اس کی پرواہ نہ کرے گا کہ مال اس نے کہاں سے حاصل کیا ہے، حلال طریقہ سے یا حرام طریقہ سے۔

باب۱۲۹۹. اَكْلِ الرِّبَا وَشَاهِدِهٖ وَكَاتِبِهٖ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبَا لَايَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰالِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَاسَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُوْلٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

۱۲۹۹۔ سود خور، اس کا گواہ اور اسے لکھنے والا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ ''جو لوگ سود کھاتے ہیں، وہ قیامت میں بالکل اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے جن نے لپیٹ کر حواس باختہ کر دیا ہو یہ حالت ان کی اس وجہ سے ہوگی کہ انہوں نے کہا تھا کہ خرید وفروخت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت کو حلال قرار دیا ہے اور سود لینا حرام کر دیا ہے۔ پس جس کو اس کے رب کی نصیحت وموعظت پہنچی اور وہ باز آ گیا (سود لینے سے) تو وہ جو کچھ پہلے لے چکا ہے وہ اسی کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، لیکن اگر (وہ باز نہ آیا بلکہ) پھر لیا (اللہ کے حکم کے بعد) تو یہی لوگ جہنمی ہیں، یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۱۹۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ

۱۹۴۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے،

مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ اٰخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَاَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (سورۂ) بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم ﷺ نے انہیں صحابہ کی مسجد میں سنایا، اس کے بعد شراب کی تجارت حرام ہو گئی تھی۔

(۱۹۴۶) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُّقَدَّسَةٍ فَانْطَلَقَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِّنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَآئِمٌ وَّعَلٰى وَسْطِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَآءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَاهٰذَا فَقَالَ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّهْرِ اٰكِلُ الرِّبَا

۱۹۴۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی، ان سے سمرہ بن جندب نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ رات میں نے دو شخص دیکھے، وہ دونوں میرے پاس آئے اور مجھے بیت المقدس لے گئے۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ہم ایک خون کی نہر پر آئے۔ وہاں (نہر کے کنارے) ایک شخص کھڑا تھا اور نہر کے بیچ میں بھی ایک شخص کھڑا تھا۔ (نہر کے کنارے پر) کھڑے ہونے والے کے سامنے پتھر تھے، بیچ نہر والا آدمی آتا اور جونہی وہ چاہتا کہ باہر نکل جائے فوراً ہی باہر والا شخص اس کے منہ پر پتھر کھینچ مارتا جو اسے وہیں لوٹا دیتا جہاں وہ پہلے تھا، اسی طرح جب بھی وہ نکلنا چاہتا کنارے پر کھڑا ہوا شخص اس کے منہ پر پتھر کھینچ مارتا تھا اور وہ جہاں تھا وہیں پر لوٹ آتا تھا۔ میں نے (اپنے ساتھیوں سے جو فرشتے تھے) پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ نہر میں تم نے جس شخص کو دیکھا تھا وہ سود کھاتا تھا۔

باب ۱۳۰۰. مُوْكِلِ الرِّبَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَابَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُ وْسُ اَمْوَالِكُمْ لَاتَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَّاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّاكَسَبَتْ وَهُمْ لَايُظْلَمُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذِهٖ اٰخِرُ اٰيَةٍ نُّزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۰۰۔ سود دینے والا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ ''اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو وصولیابی ان رقموں کی جو باقی رہ گئی ہے سود سے، اگر تم ایمان والے ہو اور اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر تم کو اعلان جنگ ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے اور اگر تم سود لینے سے توبہ کر چکے ہو تو صرف اپنی اصل رقم اس طرح سے لو کہ نہ تم زیادتی کرو اور نہ تم پر کوئی زیادتی ہو اور اگر مقروض تنگدست ہے تو اسے مہلت دو ادائیگی استطاعت ہونے تک، اور اگر تم یہ اصل رقم بھی چھوڑ دو (تنگ دست سے) تو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہوگا، کاش کہ تم اس بات کو جان سکتے (کہ اس میں دنیا اور آخرت کی کتنی بھلائی ہے) اور اس دن سے ڈرو، جب تم سب خداوند تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر ہر شخص کو اسی کے کئے ہوئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر (جزاء اعمال میں) کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔

(۱۹۴۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ اَبِی اشْتَرٰی عَبْدًا حَجَّامًا فَسَاَلْتُه، فَقَالَ نَهٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهٰی عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُوْمَةِ وَاٰكِلِ الرِّبَا وَمُوْكِلِه وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ

۱۹۴۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد کو ایک پچھنا لگانے والا غلام خریدتے دیکھا، میں نے یہ دیکھ کر ان سے اس کے متعلق پوچھا ❶ تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے، آپ نے گودنے والی اور گدوانے والی کو (گودنا لگوانے سے) سود لینے والے اور سود دینے والے کو (سود لینے یا دینے سے) منع فرمایا اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی۔

باب ۱۳۰۱. یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَایُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ

۱۳۰۱۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو دو چند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا کسی ناشکرے گناہگار کو۔

(۱۹۴۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍؓ قَالَ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحَلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَکَةِ

۱۹۴۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے کہ سعید بن میسب نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خود نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ (سامان بیچتے وقت دوکان دار کی) قسم سے سامان تو جلدی بک جاتا ہے لیکن اس میں برکت نہیں رہتی۔

باب ۱۳۰۲. مَایُکْرَهُ مِنَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ

۱۳۰۲۔ بیچتے وقت قسم کھانا، ناپسندیدہ ہے۔

(۱۹۴۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَجُلًا اَقَامَ سِلْعَةً وَّهُوَ فِی السُّوْقِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا مَالَمْ یُعْطَ لِیُوْقِعَ فِیْهَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا

۱۹۴۹۔ ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں عوام نے خبر دی، انہیں ابراہیم بن عبدالرحمان نے اور انہیں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہ بازار میں ایک شخص نے ایک سامان دکھا کر اللہ کی قسم کھائی کہ اس کی اتنی قیمت لگ چکی ہے۔ حالانکہ اس کی اتنی قیمت نہیں لگی تھی، اس قسم سے اس کا مقصد ایک مسلمان کو دھوکا دینا تھا۔ اس پر یہ آیت اتری (جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے بدلہ میں بیچتے ہیں۔)

باب ۱۳۰۳. مَاقِیْلَ فِی الصَّوَّاغِ وَقَالَ طَاوٗسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّاالْاِذْخِرَ فَاِنَّه، لِقَیْنِهِمْ وَبُیُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّاالْاِذْخِرَ

۱۳۰۳۔ سنار کے پیشہ سے متعلق احادیث طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (حجۃ الوداع) کے موقعہ پر حرم کی حرمت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ حرم کی گھاس نہ کاٹی جائے، اس پر عباسؓ نے عرض کیا کہ اذخر (ایک خاص قسم کی گھاس) کا استثناء فرما دیجئے کیونکہ یہ یہاں کے کاریگروں اور گھروں کے لئے مفید

---

❶ بخاری ہی کی ایک روایت میں اس کی تفصیل ہے کہ غلام خریدنے کے بعد اس کے پاس جو سامان پچھنا لگانے کا تھا اسے انہوں نے تڑوا دیا تھا اور اس پر ان کے صاحبزادے نے سوال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس روایت میں کچھ اجمال ہے جس کی شرح دوسری روایت کرتی ہے اور اس سے وجہ سوال کی معقولیت بھی سمجھ میں آ جاتی ہے۔

ہے تو آپ ﷺ نے اذخر کا استثناء کر دیا۔

(۱۹۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍؓ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍؒ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَه' اَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا اَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ اَنْ يَّرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَاْتِيَ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَه' مِنَ الصَّوَّاغِيْنَ وَاَسْتَعِيْنُ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ

۱۹۵۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ ہمیں علی بن حسین نے خبر دی، انہیں حسین بن علی نے خبر دی کہ علی کرم اللہ نے فرمایا، غنیمت کے مال سے میرے حصے میں ایک اونٹ آیا تھا اور ایک دوسرا اونٹ مجھے نبی کریم ﷺ نے ''خمس'' سے دیا تھا۔ پھر جب میرا ارادہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کرا کے لانے کا ہوا تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس (جمع کر کے) لائیں کیونکہ میرا ارادہ یہ تھا کہ اسے سناروں کے ہاتھوں بیچ کر اپنی شادی کے ولیمہ میں اس کی قیمت کو لگاؤں۔

(۱۹۵۱) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا حَلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَايُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ لُقْطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَّقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُيُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّاالْاِذْخِرَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ هَلْ تَدْرِيْ مَايُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ اَنْ تُنَحِّيَه' مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَه' قَالَ عَبْدُالْوَهَّابِؒ عَنْ خَالِدٍ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا

۱۹۵۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ کو باحرمت شہر قرار دیا۔ یہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا، میرے لئے بھی ایک دن چند لمحے کے لئے حلال ہوا تھا۔ اس کے گھاس نہ کاٹی جائے، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، اس کے شکار نہ بھڑکائے جائیں اور اس میں گری ہوئی کوئی چیز نہ اٹھائی جائے، صرف معرف (گمشدہ چیز کو اصل مالک تک اعلان کے ذریعہ پہنچانے والا) کو اس کی اجازت ہے۔ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ (یارسول اللہ گھاس سے) اذخر کا استثناء کر دیجئے کہ یہ ہمارے سناروں اور ہمارے گھر کی چھتوں کے کام آتی ہے تو آپ ﷺ نے اذخر کا استثناء کر دیا، عکرمہ نے فرمایا، یہ بھی معلوم ہے کہ حرم کے شکار بھڑکانے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ (کسی درخت کے سائے تلے اگر وہ بیٹھا ہوا ہو تو) تم سائے سے اسے ہٹا کر خود وہاں بیٹھ جاؤ۔ عبدالوہاب نے خالد کے واسطہ سے (اپنی اپنی روایت میں یہ الفاظ) بیان کئے کہ (اذخر) ہمارے سناروں اور ہماری قبروں کے کام کی چیز ہے۔

باب ۱۳۰۴. ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ

۱۳۰۴۔ کاری گر اور لوہار کا ذکر۔

(۱۹۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ

۱۹۵۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عدی نے

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّاب قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِىْ عَلَى الْعَاصِ ابْنِ وَآئِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُه اَتَقَاضَاهُ قَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا اَكْفُرُ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثُ قَالَ دَعْنِىْ حَتّٰى اَمُوْتَ وَاُبْعَثَ فَسَاُوْتٰى مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيْكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِآيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے کہ میں دور جاہلیت میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا، عاص بن وائل پر میرا قرض تھا، میں ایک دن تقاضا کرنے گیا۔ اس نے کہا کہ جب تک تم محمد مصطفیٰ ﷺ کا انکار نہیں کرو گے میں تمہارا قرض نہیں دوں گا۔ میں نے جواب دیا کہ میں آنحضور ﷺ کا انکار اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک اللہ تعالیٰ تمہاری جان نہ لے لے اور پھر تم دوبارہ اٹھائے جاؤ گے، اس نے کہا کہ پھر مجھے بھی مہلت دو کہ میں مرجاؤں، پھر دوبارہ اٹھایا جاؤں اور مجھے مال اور دولت ملے اس وقت میں بھی تمہارا قرض ادا کردوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ (آخرت میں) مجھے مال اور اولاد دی جائے گی۔

باب ۱۳۰۵. ذِكْرُ الْخَيَّاطِ

۱۳۰۵۔ درزی کا ذکر۔

(۱۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ اَنَّه سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَه قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّآءٌ وَّقَدِيْدٌ فَرَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ مِنْ حَوَالِى الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّآءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ

۱۹۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالکؓ کو یہ کہتے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر مدعو کیا، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی دعوت میں آنحضور ﷺ کے ساتھ گیا۔ داعی نے روٹی اور شوربا جس میں کدو اور گوشت پڑا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ کے قریب کردیا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کدو کے قتلے پیالے میں تلاش کررہے تھے۔ اسی دن سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا۔

باب ۱۳۰۶. ذِكْرُ النَّسَّاجِ

۱۳۰۶۔ نورباف کا ذکر۔

(۱۹۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍؓ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاالْبُرْدَةُ فَقِيْلَ لَه نَعَمْ هِىَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِىْ حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِىْ اَكْسُوْكَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُه فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُكْسُنِيْهَا فَقَالَ نَعَمْ

۱۹۵۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے کہا، میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت "بردہ" لے کر آئی، سہل رضی اللہ عنہ نے پوچھا، تمہیں معلوم بھی ہے، بردہ کسے کہتے ہیں؟ کہا گیا کہ جی ہاں، چادر کو کہتے ہیں جس کے حاشیے بنے ہوئے ہوتے ہیں، تو اس عورت نے کہا، یارسول اللہ! میں نے یہ چادر خود اپنے ہاتھ سے بنی ہے آپ کو پہنانے کے لئے! آنحضور ﷺ نے اسے لے لیا، جیسے آپ کو اس کی ضرورت رہی ہو، پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو

فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَآ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَااَحْسَنْتَ سَاَلْتَهَا اِيَّاهُ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّه' لَايَرُدُّ سَآئِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَاسَاَلْتُه' اِلَّا لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ يَوْمَ اَمُوْتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَه'

آپ اسی چادر کو ازار کے طور پر پہنے ہوئے تھے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب بولے یا رسول اللہ! یہ مجھے دے دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لے لینا۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ مجلس میں تھوڑی دیر تک بیٹھے اور واپس تشریف لے گئے، پھر ازار کو تہہ کر کے ان صاحب کے پاس بھجوا دیا۔ حاضرین نے کہا کہ تم نے حضور ﷺ سے یہ ازار مانگ کر اچھا نہیں کیا کیونکہ تمہیں پہلے سے معلوم ہے کہ آنحضور ﷺ کسی سائل کے سوال کو رد نہیں کرتے۔ اس پر ان صحابی نے کہا کہ میں نے تو یہ چادر صرف اس لئے مانگی تھی کہ جب میں مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ چادر اس کا کفن ہی بنی۔

باب ۱۳۰۷ . النَّجَّارِ

۱۳۰۷۔ بڑھئی۔

(۱۹۵۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَتٰى رِجَالٌ اِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَّسْاَلُوْنَه' عَنِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةَ امْرَاَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ اَنْ مُّرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلُ لِيَ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَآءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَآءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَاَمَرَبِهَا فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ

۱۹۵۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے بیان کیا کہ کچھ لوگ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں منبر کے متعلق پوچھنے آئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فلاں خاتون کے یہاں جن کا نام بھی سہل رضی اللہ عنہ نے لیا تھا، اپنا آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام سے کہیں کہ میرے لئے کچھ لکڑیوں (کو جوڑ کر منبر) تیار کر دے تا کہ لوگوں کو خطاب کرنے کے لئے میں اس پر بیٹھا کروں۔ چنانچہ اس خاتون نے اپنے غلام سے غابہ کے جھاؤں کی لکڑی کا منبر بنانے کے لئے کہا۔ پھر (جب منبر تیار ہو گیا تو) انہوں نے اسے آنحضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ وہ منبر آنحضور ﷺ کے حکم سے رکھا گیا اور آپ ﷺ اس پر فروکش ہوئے۔

(۱۹۵۵) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَآ اَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَاِنَّ لِيْ غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ اِنْ شِئْتِ قَالَ فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَعَدَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِيْ صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَاِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ

۱۹۵۵۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک انصاری خاتون نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز کیوں نہ بنوا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں، کیونکہ میرے پاس ایک بڑھئی غلام ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری مرضی! بیان کیا کہ پھر منبر آپ کے لئے تیار ہو گیا۔ جمعہ کے دن جب آنحضور ﷺ اس منبر پر بیٹھے جو آپ کے لئے بنایا گیا تھا تو اس کھجور کے تنے سے رونے کی آواز آنے لگی جس کے قریب کھڑے ہو کر آپ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پھٹ جائے گا، یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ اترے اور اسے پکڑ کر اپنے سے

الَّذِیْ یُسَکَّتُ حَتّٰی قَالَ بَکَتْ عَلٰی مَاکَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّکْرِ

لگالیا۔اس وقت وہ تنا اس بچے کی طرح سسکیاں بھرتا معلوم ہوتا تھا جسے چپ کرانے کی کوشش کی جاتی ہے، اس کے بعد وہ چپ ہو گیا، انہوں نے بیان کیا کہ اس کے رونے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے قریب جو ذکر اللہ ہوتا تھا وہ اسے سنتا تھا۔

باب ۱۳۰۸. شِرَآءِ الْحَوَائِجِ بِنَفْسِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَؓ اشْتَرَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِّنْ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِیْ بَکْرٍ جَآءَ مُشْرِکٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَّاشْتَرٰی مِنْ جَابِرٍ بَعِیْرًا

۱۳۰۸۔ضرورت کی چیزیں خود خریدنا۔ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خریدا تھا۔عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مشرک بکریاں (بیچنے کے لئے) لایا تو نبی کریم ﷺ نے اس سے ایک بکری اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایک اونٹ خریدا تھا۔

(۱۹۵۶) حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰیؒ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ یَّهُوْدِیٍّ طَعَامًا بِنَسِیْٓئَةٍ وَّرَهَنَه‘ دِرْعَه‘

۱۹۵۶۔ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ غلہ ادھار خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھوائی۔

باب ۱۳۰۹. شِرَآءِ الدَّوَآبِّ وَالْحَمِیْرِ وَاِذَا اشْتَرٰی دَابَّةً اَوْجَمَلًا وَّهُوَ عَلَیْهِ هَلْ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَبْضًا قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَؓ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِیْهِ یَعْنِیْ جَمَلًا صَعْبًا

۱۳۰۹۔گھوڑوں اور گدھوں کی خریداری کسی نے گھوڑا یا گدھا جب خریدا تو بیچنے والا اسی پر سوار تھا، تو کیا اترنے سے پہلے بھی خریدنے والے کا اس پر قبضہ تصور کیا جائے گا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کہ نبی کریم ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا، اسے مجھے بیچ دو، آپ کی مراد ایک سرکش اونٹ سے تھی۔

(۱۹۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاةٍ فَاَبْطَاَ بِیْ جَمَلِیْ وَاَعْیَا فَاَتٰی عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاشَاْنُکَ قُلْتُ اَبْطَاَ عَلَیَّ جَمَلِیْ وَاَعْیَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ یَحْجُنُه‘ بِمِحْجَنِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْکَبْ فَرَکِبْتُ فَلَقَدْ رَاَیْتُه‘ اَکُفُّه‘ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِکْرًا اَمْ ثَیِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَیِّبًا قَالَ اَفَلَا جَارِیَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُکَ قُلْتُ اِنَّ لِیْ اَخَوَاتٍ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَیْهِنَّ قَالَ اَمَا

۱۹۵۷۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن کیسان نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا، میرا اونٹ تھک کر سست پڑ گیا اس لئے پیچھے رہ گیا۔پھر آپ ﷺ اترے اور میرے اونٹ کو اپنی چھڑی سے کچو کے لگائے اور فرمایا کہ اب سوار ہو جاؤ۔چنانچہ میں سوار ہو گیا۔اب یہ حال ہو گیا (اونٹ کے تیز چلنے کی وجہ سے) کہ مجھے اسے رسول اللہ ﷺ کے برابر پہنچنے سے روکنا پڑ جاتا تھا (راستے میں) آپ نے دریافت فرمایا۔شادی بھی کر لی؟ عرض کیا جی ہاں۔دریافت فرمایا کسی کنواری سے کی یا بیاہتا سے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو ایک بیاہتا سے کر لی ہے۔فرمایا، کسی کنواری سے کیوں نہ کی کہ تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی (حضرت جابر بھی کنوارے

اِنَّکَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْکَیْسَ الْکَیْسَ ثُمَّ قَالَ اَتَبِیْعُ جَمَلَکَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّیْ بِاُوْقِیَةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِیْ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا اِلَی الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُه، عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْاٰنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَکَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّیْتُ فَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ یَّزِنَ لَه، اُوْقِیَةً فَوَزَنَ لِیْ بِلَالٌ فَاَرْجَحَ فِی الْمِیْزَانِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰی وَلَّیْتُ فَقَالَ ادْعُ لِیْ جَابِرًا قُلْتُ الْاٰنَ یَرُدُّ عَلَیَّ الْجَمَلَ وَلَمْ یَکُنْ شَیْءٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْهُ قَالَ خُذْ جَمَلَکَ وَلَکَ ثَمَنُه،

تھے)۔ میں نے عرض کیا کہ میری کئی بہنیں ہیں (اور والدہ کا انتقال ہو چکا ہے) اس لئے میں نے یہی پسند کیا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو انہیں جمع رکھے، ان کے کنگھا کرے، اور ان کی نگرانی کرے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا اب تم پہنچنے والے ہو، اس لئے جب پہنچ جاؤ تو خوب سمجھ سے کام لینا۔ اس کے بعد فرمایا کیا اپنا اونٹ بیچو گے؟ میں نے کہا جی ہاں! چنانچہ آپ ﷺ نے ایک اوقیہ میں خرید لیا۔ رسول اللہ ﷺ مجھ سے پہلے ہی (مدینہ) پہنچ گئے تھے اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا۔ پھر ہم مسجد آئے تو میں نے آنحضور ﷺ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا ابھی آئے ہو؟ میں نے عرض کیا جی (ابھی آرہا ہوں)۔ فرمایا پھر اپنا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد میں جا کے دو رکعت نماز پڑھ لو۔ میں اندر گیا اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ میرے لئے ایک اوقیہ چاندی تول دیں۔ انہوں نے ایک اوقیہ تول دی اور پڑلہ (جس میں چاندی تھی) بھاری رکھا۔ میں لے کے چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جابر کو ذرا بلانا۔ میں نے سوچا کہ اب میرا اونٹ پھر مجھے واپس کر دیں گے، حالانکہ اس سے زیادہ ناگوار میرے لئے اور کوئی چیز نہیں تھی، چنانچہ آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ یہ اپنا اونٹ اور اس کی قیمت بھی تمہاری ہے۔

باب ۱۳۱۰۔ اَلْاَسْوَاقِ الَّتِیْ کَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَتَبَایَعَ بِهَا النَّاسُ فِی الْاِسْلَامِ

(۱۹۵۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ کَانَتْ عُکَاظٌ وَّمَجَنَّةُ وَذُوالْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا کَانَ الْاِسْلَامُ تَاَثَّمُوْا مِنَ التِّجَارَةِ فِیْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ کَذَا

۱۳۱۰۔ وہ دور جاہلیت کے بازار جن میں اسلام کے بعد بھی لوگوں نے خرید و فروخت کی۔

۱۹۵۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز زمانہ جاہلیت کے بازار تھے۔ جب اسلام آیا تو لوگوں نے اس میں تجارت کو گناہ سمجھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، "لیس علیکم جناح فی مواسم الحج" (ترجمہ گذر چکا) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسی طرح قرأت کی ہے۔

باب ۱۳۱۱۔ شِرَآءِ الْاِبِلِ الْهِیْمِ اَوِ الْاَجْرَبِ الْهَآئِمُ الْمُخَالِفُ لِلْقَصْدِ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ

(۱۹۵۹) حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو کَانَ هٰهُنَا رَجُلٌ بِاسْمِهٖ نَوَاسٌ وَّکَانَتْ عِنْدَه، اِبِلٌ هِیْمٌ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَؓ فَاشْتَرٰی تِلْکَ الْاِبِلَ مِنْ

۱۳۱۱۔ استقاء کا مریض یا خارش زدہ اونٹ خریدنا "هائم" جو صحیح راستہ سے ہمیشہ بھٹکتا پھرے۔

۱۹۵۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے بیان کیا، یہاں (مکہ میں) ایک شخص نواس نامی تھا، اس کے پاس ایک اونٹ تھا، استقاء کا مریض۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ گئے اور

شَرِيكٌ لَهُ، فَجَآءَ إِلَيْهِ شَرِيكُهُ، فَقَالَ بِعْنَا تِلْكَ الْإِبِلَ فَقَالَ مِمَّنْ بِعْتَهَا قَالَ مِنْ شَيْخٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ وَاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَجَآءَهُ، فَقَالَ إِنَّ شَرِيكِي بَاعَكَ إِبِلًا هِيمًا وَّلَمْ يُعَرِّفْكَ قَالَ فَاسْتَقْهَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاقُهَا فَقَالَ دَعْهَا رَضِينَا بِقَضَآءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰى سَمِعَ سُفْيَانُ عَمْرًوا

اس کے شریک سے وہی اونٹ خرید لائے۔ وہ شخص آیا تو اس کے شریک نے کہا کہ ہم نے وہ اونٹ بیچ دیا۔ اس نے پوچھا کہ کسے بیچا؟ شریک نے کہا کہ ایک شیخ کے ہاتھوں جو اس طرح کے تھے۔ اس نے کہا افسوس! وہ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے شریک نے آپ کو ایک استسقاء کا مریض اونٹ بیچ دیا ہے اور آپ سے اس مرض کی وضاحت نہیں کی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر اسے واپس لے جاؤ۔ بیان کیا کہ جب وہ اسے لے جانے لگا تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اچھا یہیں رہنے دو، ہم رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ پر راضی ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ) لاعدویٰ (یعنی امراض متعدی نہیں ہوتے یا کسی پر ظلم و زیادتی نہ ہونی چاہئے)۔ یہ سفیان نے عمرو سے سنا تھا۔

باب ۱۳۱۲. بَيْعِ السِّلَاحِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا وَكَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بَيْعَهُ، فِي الْفِتْنَةِ

۱۳۱۲۔ فتنہ و فساد کے زمانہ میں ہتھیار کی فروخت۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فتنہ کے زمانہ میں ہتھیار بیچنا پسند نہیں کیا تھا۔

(۱۹۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى اَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَاَعْطَاهُ يَعْنِي دِرْعًا فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَاِنَّهُ، لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فِي الْاِسْلَامِ

۱۹۶۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے ابن افلح نے، ان سے ابوقتادہ کے مولیٰ ابو محمد نے اور ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ ہم غزوہ حنین کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، پھر نبی کریم ﷺ نے مجھے زرہ عطا فرمادی اور میں نے اسے بیچ دیا۔ میں نے اس سے قبیلہ بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا۔ وہ پہلا مال تھا جسے میں نے اسلام لانے کے بعد حاصل کیا تھا۔

باب ۱۳۱۳. فِي الْعَطَّارِ وَبَيْعِ الْمِسْكِ

۱۳۱۳۔ عطر فروش اور مشک فروش۔

(۱۹۶۱) حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا اَبُوبُرْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَابُرْدَةَ بْنَ اَبِي مُوسٰى عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السُّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيرِ الْحَدَّادِ لَايَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ اِمَّا تَشْتَرِيهِ اَوْتَجِدُ رِيحَهُ، فَكِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ اَوْ ثَوْبَكَ اَوْتَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً

۱۹۶۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے سنا اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صالح اور نیک ہمنشین اور غیر صالح اور برے ہمنشین کی مثال، مشک بیچنے والے اور لوہار کی بھٹی کی ہے۔ مشک بیچنے والے کے پاس سے تو دو اچھائیوں میں سے ایک نہ ایک ضرور حاصل کرلوگے، یا مشک ہی خرید لوگے، ورنہ کم از کم اس کی خوشبو سے تو ضرور محظوظ ہوسکوگے، لیکن لوہار کی بھٹی تمہارے بدن یا کپڑے کو جھلسا دے گی، ورنہ اس سے ایک بدبو تو تمہیں ضرور ہی ملے گی۔

باب ۱۳۱۴ . ذِکْرِ الْحَجَّامِ

۱۳۱۴۔ پچھنا لگانے والے کا ذکر۔

(۱۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا مِنْ خَرَاجِهٖ

۱۹۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پچھنا لگایا تو آنحضور ﷺ نے ایک صاع کھجور (بطور اجرت) انہیں دینے کے لئے کہا اور ان کے مالک سے کہا کہ ان کے خراج ❶ میں کمی کردو۔

(۱۹۶۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الَّذِيْ حَجَمَهٗ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَّمْ يُعْطِهٖ

۱۹۶۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے جو عبداللہ کے بیٹے ہیں حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوایا اور جس نے پچھنا لگایا تھا اسے (اجرت بھی) دی۔ اگر اس کی اجرت حرام ہوتی تو آپ کبھی نہ دیتے۔

باب ۱۳۱۵ . التِّجَارَةِ فِيْمَا يُكْرَهُ لُبْسُهٗ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

۱۳۱۵۔ ان چیزوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لئے مکروہ ❷ ہے۔

(۱۹۶۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُمَرَ بِحُلَّةِ حَرِيْرٍ اَوْسِيَرَآءَ فَرَاٰهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اُرْسِلْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَآ اِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ اِنَّمَا بَعَثْتُ اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا يَعْنِيْ تَبِيْعُهَا

۱۹۶۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک ریشم کا حلہ بھیجا۔ پھر آپ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ اسے (ایک دن پہنے ہوئے تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو، اسے تو وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ میں نے تو اس لئے بھیجا تھا تاکہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ، یعنی بیچ کر۔

(۱۹۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا

۱۹۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہیں قاسم بن محمد نے اور انہیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں

---

❶ خراج سے یہاں مراد زمین کا خراج نہیں ہے، بلکہ کسی غلام سے روزانہ جو مالک وصول کرتا ہے وہ یہاں مراد ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ غلام اپنا آزادانہ کاروبار کرتے تھے لیکن اپنے مالکوں کو روزانہ یا ماہانہ انہیں کچھ دینا پڑتا تھا۔ اسی میں کمی کے لئے ان کے مالک سے آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔

❷ احناف کے یہاں کسی چیز کو خرید لینے کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ وہ چیز خریدنے والے کی ملکیت میں آ گئی، اب اس کے بعد اس کا استعمال بھی جائز ہے یا نہیں، یہ خرید وفروخت کی حدود بحث سے خارج ہے۔ اس اصول کی روشنی میں اگر کسی نے کوئی ایسا کپڑا بیچا جس کا استعمال مردوں کے لئے جائز نہیں تھا تو یہ بیع جائز ہے۔ یہ بحث ہی سرے سے علیحدہ ہے کہ خود اس کا پہننا جائز ہے یا نہیں، یہ تو خریدنے والا دیکھے گا کہ خود اس کے لئے اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں، ممکن ہے وہ خود اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے گھر کی بچیوں اور عورتوں کے لئے ریشم کا کپڑا خرید رہا ہو یا کوئی اور ضرورت ہو۔ اس سلسلے کی بعض تفصیلات ان شاء اللہ آئندہ آئیں گی۔

تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَ تَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعَذَّبُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

تھیں، رسول اللہ ﷺ کی نظر جونہی اس پر پڑی، آپ ﷺ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہیں لائے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے آپؐ کے چہرہ مبارک پر جو ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں اور اس کے رسول سے معافی مانگتی ہوں، میرا قصور کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے آپ ہی کے لئے خریدا تھا تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے ٹیک لگائیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا لیکن اس طرح کی تصویر رکھنے والے لوگوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا کہ تم لوگوں نے جس کی ''تخلیق'' کی ذرا اسے زندہ بھی کر دکھاؤ! آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جن گھروں میں تصویریں ہوتی ہیں فرشتے ان میں داخل نہیں ہوتے۔

باب ۱۳۱۶. صَاحِبُ السِّلْعَةِ اَحَقُّ بِالسَّوْمِ

۱۳۱۶۔ سامان کے مالک کو قیمت متعین کرنے کا زیادہ حق ہے۔

(۱۹۶۶) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ وَفِيْهِ خَرِبٌ وَّ نَخْلٌ

۱۹۶۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے بنو نجار، اپنے باغ کی قیمت متعین کردو (آنحضور ﷺ اسے مسجد کے لئے خریدنا چاہتے تھے) اس باغ میں کچھ تو ویرانہ اور کچھ حصے میں کھجور کے درخت تھے۔

باب ۱۳۱۷. كَمْ يَجُوْزُ الْخِيَارُ

۱۳۱۷۔ اختیار ❶ کب تک صحیح ہوگا۔

(۱۹۶۷) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ

۱۹۶۷۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالوہاب نے خبر

❶ یہاں اختیار سے مراد خرید و فروخت کا وہ اختیار ہے جس کے تحت کسی سامان کی خریداری کے بعد خریدنے والے کو اس کے واپس کرنے کا یا بیچنے والے کو اس کے واپس لے لینے کا اختیار باقی رہتا ہے، احناف کے یہاں سب سے پہلے درجہ میں تو اختیار ہے قبول کا، یعنی بیع واپس کرنے والوں میں سے ایک فریق نے سامان کی قیمت لگائی، اب جب تک دوسرا فریق اسے قبول نہیں کرتا یہ خرید و فروخت نافذ نہیں ہو سکتی۔ گویا اس باب میں بھی نفاذ کے لئے ضروری ہے فریقین کا ایجاب و قبول۔ ایجاب و قبول کے بعد کسی خاص وجہ کے بغیر جن کا ذکر آئندہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ آئے گا، فریقین میں سے کسی کو اس کے رد کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔ لیکن بعض ائمہ کے نزدیک ایجاب و قبول کے بعد ایک اور اختیار ہوتا ہے اور اس کا نام ہے ''خیار مجلس'' یعنی پوری طرح نفاذ کے لئے ان کے نزدیک ایجاب و قبول کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو جانا بھی ضروری ہے ورنہ جب تک دونوں اسی جگہ موجود ہوں جہاں یہ خرید و فروخت ہوئی تھی تو اس بیع کو فسخ کر دینے کا بھی اختیار باقی رہتا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ بھی اختیار کی بحث اس موقعہ پر کرنا چاہتے ہیں۔ ''خیار مجلس'' بعض ائمہ کے یہاں ضروری ہے، لیکن نیچے جو احادیث آ رہی ہیں ان سے واضح طور پر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ یہی چیز دل کو بھی لگتی ہے کہ جب ایجاب و قبول ہو گیا اور فریقین کسی نتیجہ پر راضی ہو گئے تو اب بیع کے نفاذ میں کوئی تامل نہ ہونا چاہئے۔ ایک جملہ ہے حدیث میں ''مالم یتفرقا'' جب تک دونوں جدا نہ ہوں، احناف کی طرف سے یہ جواب ہے کہ ''تفرق'' سے مراد یہاں ایجاب و قبول کے الفاظ کا ختم ہو جانا ہے۔ گویا کلام سے جدا ہونا مراد ہے کہ جب ایجاب و قبول ہو گیا تو فریقین ایک دوسرے سے کلام کے اعتبار سے جدا ہو گئے۔ کلام عرب میں اس لفظ کا استعمال اس مفہوم میں آتا ہے اور قرآن مجید میں بھی۔ اس لئے مفہوم وہی ہوا کہ ایجاب و قبول تک اختیار باقی رہتا ہے اس کے بعد نہیں۔

سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِيْ بَيْعِهِمَا مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْيَكُوْنُ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا يُعْجِبُهٗ فَارَقَ صَاحِبَهٗ

دی، کہا کہ میں نے یحیٰی سے سنا، کہا میں نے نافع سے سنا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، خرید وفروخت کرنے والوں کو جب تک وہ جدا نہ ہوں اختیار ہوتا ہے (یا بیع میں اختیار کی شرط کے مطابق ہوتا ہے) نافع نے بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کوئی ایسی چیز خریدتے جو انہیں پسند ہوتی تو فریق ثانی سے جدا ہو جاتے تھے (تاکہ اختیار باقی نہ رہے۔)

(۱۹۶۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَزَادَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ قَالَ هَمَّامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِي التَّيَّاحِ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي الْخَلِيْلِ لَمَّا حَدَّثَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

۱۹۶۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالخلیل نے، ان سے عبداللہ بن حارث نے اور ان سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، خرید وفروخت کرنے والوں کو جب تک وہ جدا نہ ہوں، اختیار ہوتا ہے، احمد نے یہ زیادتی کی کہ ہم سے بہز نے حدیث بیان کی کہ ہمام نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر ابوالتیاح کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب عبداللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی تھی تو میں بھی اس وقت ابوخلیل کے ساتھ تھا۔

باب ۱۳۱۸. اِذَا لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْخِيَارِ هَلْ يَجُوْزُ الْبَيْعُ

۱۳۱۸۔ اگر اختیار کے لئے کسی وقت کی تعیین نہ کی تو کیا بیع جائز ہوگی؟

(۱۹۶۹) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ اَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ

۱۹۶۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، خریدنے والے اور بیچنے والے (دونوں فریق کو بیع فسخ کر دینے کا) اختیار اس وقت تک ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں یا فریقین میں سے کوئی ایک اپنے دوسرے فریق سے یہ نہ کہہ دے کہ پسند کرلو (تاکہ آئندہ کے اختیار کے لئے دروازہ بند ہو جائے) اکثر یہ بھی کہا کہ ''یا اختیار کی شرط کے ساتھ بیع ہو۔'' [1]

باب ۱۲۱۹. الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَبِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشُرَيْحٌ وَّالشَّعْبِيُّ وَطَاوٗسٌ وَعَطَآءٌ وَّابْنُ

۱۳۱۹۔ جب تک خریدنے اور بیچنے والے جدا نہ ہو جائیں انہیں اختیار باقی رہتا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ، شریح، شعبی، طاؤس، عطاء اور ابن ابی

[1] مطلب یہ ہے کہ مجلس کا اختیار جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں واجب ہے اور احناف کے یہاں مستحب، بیع وشراء کے بعد باقی رہتا ہے لیکن اگر فریقین میں سے کوئی ایک دوسرے فریق سے اسی خرید وفروخت کی مجلس میں یہ کہہ دے کہ اب بات ختم کرلو اور جو معاملہ ہو چکا ہے اس پر مہر ثبت کرلو تو اختیار مجلس اس سے ختم ہو جاتا ہے۔ شوافع کے یہاں یہی صورت ہے۔ پھر حدیث کا ایک جملہ اور نقل کیا کہ اکثر یہ بھی فرمایا کہ اگر بیع میں پہلے ہی سے اختیار کی شرط لگا دی گئی تب بھی بیع اسی شرط کی رعایت کے ساتھ درست ہوگی۔ خیار شرط کے لئے مستقل باب آئندہ آئے گا۔

ی مُلَیْکَةَ

ملیکہ رحمہم اللہ نے بھی یہی کہا ہے۔

۱۹۷۰) حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا
عْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ اَخْبَرَنِیْ عَنْ صَالِحٍ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ
بْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِیْمَ بْنَ حِزَامٍ
نِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَیِّعَانِ
الْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَهُمَا
یْ بَیْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَیْعِهِمَا

۱۹۷۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں حبان نے خبر دی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھے صالح ابو خلیل نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن حارث نے کہا کہ میں نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، خریدنے اور بیچنے والے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں انہیں اختیار باقی رہتا ہے۔ اب اگر فریقین نے سچائی اختیار کی اور ہر بات صاف صاف واضح کر دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے، لیکن اگر انہوں نے کوئی بات چھپائی یا جھوٹ بولے تو ان کی بیع سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

۱۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا
الِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
للّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَایِعَانِ كُلُّ
احِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِیَارِ عَلٰی صَاحِبِهٖ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا
یْعَ الْخِیَارِ

۱۹۷۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خریدنے والے اور بیچنے والے، دونوں کو اس وقت تک اختیار ہوتا ہے، اپنے فریق کے معاملہ میں (کہ بیع کو فسخ کر دے) جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں، اور وہ بیع اس سے مستثنیٰ ہے جس میں اختیار کی شرط پہلے ہی لگا دی گئی ہو (کہ اس شرط کے مطابق عمل ہوتا ہے)۔

اب ۱۳۲۰۔ اِذَا خَیَّرَ اَحَدُ هُمَا صَاحِبَهٗ بَعْدَ الْبَیْعِ
قَدْ وَجَبَ الْبَیْعُ

۱۳۲۰۔ اگر بیع کے بعد فریقین نے ایک دوسرے کو پسند کر لینے کے لئے کہا تو بیع کا نفاذ ہو جائے گا۔

۱۹۷۲)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ
بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
لَ اِذَا تبایع الرّجلان فکلُّ واحد منهما بالخیار
الم یتفرّقا و کانا جمیعًا او یخیّر احدهما الاخر
تبایعا علٰی ذٰلک فقد وجب البیع وان تفرّقا بعد
نْ یَّتَبَایَعَا وَلَمْ یَتْرُکْ واحدٌ مِنْهُمَا الْبَیْعَ فَقَدْ
جَبَ الْبَیْعُ

۱۹۷۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب دو شخصوں نے خرید و فروخت کی تو جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں انہیں (بیع کو فسخ کر دینے کا) اختیار باقی رہتا ہے۔ ❶ یعنی یہ اس صورت میں ہے کہ دونوں ایک ہی جگہ تھے لیکن ایک نے دوسرے کو پسند کر لینے کے لئے کہا اور اس شرط پر بیع ہوئی تو بیع اس وقت نافذ ہو جائے گی۔ (اور پھر اس مجلس میں بھی فسخ بیع کا اختیار نہ ہوگا)

❶ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ جدا ہونے سے احناف کے یہاں مراد فریقین کا ایجاب و قبول ہے لیکن شوافع اس سے خیار مجلس کا ثبوت کرتے ہیں، درحقیقت ہمارے یہاں مجلس کا کوئی اختیار ہی سرے سے نہیں۔ ابتدائی مرحلہ تو ہے قبول کا۔ ایک فریق نے جب کہہ دیا کہ میں اپنی چیز اتنی قیمت میں دیتا ہوں یا تمہاری چیز اتنی قیمت پر لیتا ہوں، اب رہ جاتا ہے سوال فریق ثانی کا کہ وہ اسے قبول کرتا ہے یا نہیں، اگر اس نے قبول کر لیا تو پھر مجلس کے اختیار کو باقی رکھنے کا کوئی مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ البتہ احناف کے یہاں اور دوسرے اختیارات ہیں۔ مثلاً کوئی شرط لگا دی جو بیع کے خلاف نہیں تھی یا بے دیکھے کوئی چیز خرید لی تو دیکھنے کے بعد بیع کے فسخ کا اختیار ہوتا ہے۔ اسی طرح کوئی عیب نکل آیا، اس صورت میں بھی بیع فسخ کی جا سکتی ہے۔

اسی طرح اگر دونوں فریق بیع کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور بیع سے کسی فریق نے بھی انکار نہیں کیا تو بھی بیع نافذ ہو جائے گی۔

باب ۱۳۲۱ . اذاکان البایع بالخیار هل یجوز الْبَیْعُ

۱۳۲۱۔ کیا اگر بائع کے لئے اختیار باقی رکھا گیا تو بیع نافذ ہو سکے گی۔

(۱۹۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ بَیِّعَیْنِ لَابَیْعَ بَیْنَهُمَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ

۱۹۷۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کسی بھی خریدنے اور بیچنے والے میں اس وقت تک بیع نہیں ہوتی جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں (یعنی ایجاب و قبول دونوں طرف سے نہ ہو جائے۔) البتہ وہ بیع جس میں اختیار کی شرط لگا دی گئی ہو اس سے مستثنیٰ ہے۔

(۱۹۷۴) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ وَّجَدْتُّ فِیْ کِتَابِیْ یَخْتَارُ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا وَاِنْ کَذَبَا وَکَتَمَا فَعَسٰی اَنْ یَّرْبَحَارِبْحًا وَّیُمْحَقَا بَرَکَةَ بَیْعِهِمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اَبُوالتَّیَّاحِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ یُحَدِّثُ بِهٰذَاالْحَدِیْثِ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۷۴۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوخلیل نے، ان سے عبداللہ بن حارث نے اور ان سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بیچنے اور خریدنے والے کو جب تک وہ جدا نہ ہوں، اختیار ہوگا (بیع فسخ کرنے کا) ہمام نے بیان کیا کہ میں نے اپنی کتاب میں (جس میں شیوخ سے سنی ہوئی احادیث وہ نقل کیا کرتے تھے) یہ پایا کہ (اگر کوئی فریق) تین مرتبہ اپنی پسندیدگی کا اعلان کر دے (تو مجلس کا مذکورہ اختیار ختم ہو جاتا ہے) پس اگر فریقین نے سچائی اختیار کی اور بات صاف صاف واضح کر دی تو انہیں اس کی بیع میں برکت ملتی ہے۔ اور اگر انہوں نے جھوٹی باتیں بنائیں اور (کسی عیب کو) چھپایا تو وہ ایک فائدہ ضرور حاصل کر لیں گے، لیکن ان کی بیع میں برکت نہیں ہوگی۔ (حبان نے) کہا کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبداللہ بن حارث سے سنا کہ یہی حدیث وہ حکیم بن حزام سے بحوالہ نبی کریم ﷺ نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۲۲ . اِذَا اشْتَرٰی شَیْئًا فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا وَلَمْ یُنْکِرِالْبَائِعُ عَلَی الْمُشْتَرِیْ اَواشْتَرٰی عَبْدًا فَاَعْتَقَهٗ وَقَالَ طَاوٗسٌ فِیْمَنْ یَّشْتَرِی السِّلْعَةَ عَلَی الرِّضَا ثُمَّ بَاعَهَا وَجَبَتْ لَهٗ

۱۳۲۲۔ ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور جدا ہونے سے پہلے ہی کسی کو ہبہ کر دی، پھر بیچنے والے نے خریدنے والے کو اس پر ٹوکا بھی نہیں یا کوئی غلام خرید کر اسے (بیچنے والے کی موجودگی میں ہی) آزاد کر دیا۔ ❶ طاؤس نے اس شخص کے متعلق کہا جو (فریق ثانی کی) رضامندی کے بعد

❶ یہ ذہن نشین رہے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ "خیار مجلس" کے سلسلہ میں احناف کے نہیں بلکہ بڑی حد تک شوافع کی حمایت میں ہیں، لیکن اس باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مسلک میں شوافع سے زیادہ توسع ہے۔ شوافع کے یہاں خیار مجلس کو ختم کرنے کی صرف دو ہی صورتیں تھیں۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَالرِّبۡحُ لَه' وَقَالَ الۡحُمَيۡدِيُّ حَدَّثَنَا سُفۡيٰنُ حَدَّثَنَا عَمۡرٌو عَنِ ابۡنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِيۡ سَفَرٍ فَكُنۡتُ عَلٰى بَكۡرٍ صَعۡبٍ لِّعُمَرَ فَكَانَ يَغۡلِبُنِيۡ فَيَتَقَدَّمُ اَمَامَ الۡقَوۡمِ فَيَزۡجُرُه' عُمَرُ وَيَرُدُّه' ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزۡجُرُه' عُمَرُ وَيَرُدُّه' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعۡنِيۡهِ قَالَ هُوَ لَكَ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ قَالَ بِعۡنِيۡهِ قَالَ هُوَ لَكَ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ قَالَ بِعۡنِيۡهِ فَبَاعَه' مِنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَاعَبۡدَاللّٰهِ بۡنَ عُمَرَ تَصۡنَعُ بِه مَاشِئۡتَ قَالَ اَبُوۡعَبۡدِاللّٰهِ وَقَالَ اللَّيۡثُ حَدَّثَنِيۡ عَبۡدُالرَّحۡمٰنِ بۡنُ خَالِدٍ عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ عَنۡ سَالِمِ بۡنِ عَبۡدِاللّٰهِ عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ قَالَ بِعۡتُ مِنۡ اَمِيۡرِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ عُثۡمَانَ مَالاً بِالۡوَادِيۡ بِمَالٍ لَه' بِخَيۡبَرَ فَلَمَّا تَبَايَعۡنَا رَجَعۡتُ عَلٰى عَقِبِيۡ حَتّٰى خَرَجۡتُ مِنۡ بَيۡتِه خَشۡيَةَ اَنۡ يُّرَادَّنِي الۡبَيۡعَ وَكَانَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الۡمُتَبَايِعَيۡنِ بِالۡخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا قَالَ عَبۡدُاللّٰهِ فَلَمَّا وَجَبَ بَيۡعِيۡ وَبَيۡعُه' رَاَيۡتُ اَنِّيۡ قَدۡ غَبَنۡتُه' بِاَنِّيۡ سُقۡتُه' اِلٰى اَرۡضِ ثَمُوۡدَ بِثَلٰثِ لَيَالٍ وَّسَاقَنِيۡ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ بِثَلٰثِ لَيَالٍ

کوئی سامان اس سے خریدے اور پھر اسے بیچ دے کہ یہ بیع نافذ ہو جائے ۔اور اس سے نفع کا بھی وہی مستحق ہوگا۔ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، میں عمر رضی اللہ عنہ کے ایک نئے اور سرکش اونٹ پر بیٹھا ہوا تھا، اکثر وہ مجھے مغلوب کر کے سب سے آگے نکل جاتا، لیکن عمر رضی اللہ اسے ڈانٹ کر پیچھے واپس کر دیتے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے بیچ دو۔ عمرؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! یہ تو آپ ہی کا ہے، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، یہ اونٹ مجھے بیچ دو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! یہ تو آپ ہی کا ہے۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، مجھے یہ اونٹ بیچ دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو وہ اونٹ بیچ دیا۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا، عبداللہ بن عمر! اب یہ اونٹ تمہارا ہو گیا۔ جس طرح چاہو اسے استعمال کرو۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ لیث نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمان بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی وادی قریٰ کی زمین، ان کی خیبر کی زمین کے بدلہ میں بیچی تھی۔ پھر جب ہم نے بیع کر لی تو میں الٹے پاؤں ان کے گھر سے اس خیال سے باہر نکل آیا کہ کہیں وہ بیع فسخ نہ کر دیں کیونکہ طریقہ یہ تھا کہ بیچنے اور خریدنے والے کو (بیع فسخ کرنے کا) اختیار اس وقت تک ہوتا تھا جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جاتے۔ ❶ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہماری خرید و فروخت پوری ہو گئی اور میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نقصان میں رہے، کیونکہ (اس تبادلہ کے نتیجے میں، میں نے ان کی سابقہ زمین سے) انہیں تین دن کی مسافت پر

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) یا فریقین ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں یا پسند کر لینے کی آخری بات کر لیں۔ تیسری کوئی صورت نہیں تھی۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک تیسری صورت بھی اختیار کو ختم کرنے کی بیان کر رہے ہیں، اور وہ یہ ہے کہ بیچنے والے کی موجودگی میں خریدنے والے نے اپنی خریدی ہوئی چیز میں کوئی تصرف کیا۔ مثلاً اس خریدی ہوئی چیز کو ہبہ کر دیا یا غلام تھا اسے آزاد کر دیا، بیچنے والا بھی اسی مجلس میں موجود اور کوئی اعتراض نہیں کرتا تو اس سے خیار مجلس ختم ہو جاتا ہے۔ گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اس مسئلے میں احناف اور شوافع کے درمیان میں ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ❶ پہلے بھی گذر چکا ہے کہ احناف کے یہاں یہ زیادہ سے زیادہ مستحب ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ صحابہ عام حالات میں مستحبات پر اتنی شدت کے ساتھ عمل کرتے تھے جیسے وہ فرض یا واجب ہو، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس موقعہ پر جو طرز عمل اختیار کیا اس سے بھی مترشح یہی ہوتا ہے۔

ارض ثمود کی طرف کر دیا تھا اور انہوں نے مجھے (میری مسافت کم کر کے) مدینہ سے صرف تین دن کی مسافت پر لا چھوڑا تھا۔

باب ۱۳۲۳ . مَايُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ

۱۳۲۳۔ خرید و فروخت میں دھوکہ دینا غیر پسندیدہ ہے۔

(۱۹۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَاخِلَابَةَ

۱۹۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن دینار نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ وہ اکثر خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کی خرید و فروخت کیا کرو تو یوں کہہ دیا کرو کہ "دھوکا کوئی نہ ہو۔" ❶

باب ۱۳۲۴ .مَاذُكِرَ فِي الْاَسْوَاقِ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوْقُ قَيْنُقَاعَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ وَقَالَ عُمَرُ اَلْهَانِيْ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ

۱۳۲۴۔ بازاروں کا ذکر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ آئے تو میں نے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہوتی ہو؟ (میرے انصار بھائی نے) کہا کہ ہاں "سوق قینقاع" ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے بازار (کاراستہ) بتادو اور عمر رضی اللہ نے فرمایا، مجھے بازار کی خرید و فروخت نے غافل رکھا۔

(۱۹۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ زَكَرِيَّآءَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْا جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ

۱۹۷۶۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سوقہ نے، ان سے نافع بن جبیر بن مطعم نے بیان کیا کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک لشکر کعبہ پر فوج کشی کرے گا، جب وہ مقام بیداء پر پہنچے گا تو انہیں شروع سے آخر تک زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یارسول اللہ! شروع سے آخر تک کیونکر دھنسا دیا جائے گا جبکہ وہیں بازار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جو ان لشکریوں میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں شروع سے آخر تک دھنسا دیا جائے گا، پھر اپنی نیتوں کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔

(۱۹۷۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ وَبَيْتِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ

۱۹۷۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جماعت کے ساتھ کسی کی نماز، بازار میں یا اپنے گھر میں (تنہا) نماز پڑھنے سے تقریباً بیس

❶ سوال یہ ہے کہ ان الفاظ کے کہہ دینے سے وہ کس طرح محفوظ رہ سکتے تھے، علماء نے اس کی مختلف توجیہ کی ہے۔ بعض اکابر نے لکھا ہے کہ یہاں خیار شرط مراد ہے۔ یعنی انہیں ان الفاظ سے تین دن کا اختیار ہو جاتا ہے کہ اگر اس عرصہ میں انہیں کوئی بات نظر آئے تو وہ سامان واپس کر سکتے تھے۔

دَرَجَةً وَّذٰلِکَ بِاَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّا فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ لَایُرِیْدُ اِلَّاالصَّلٰوةَ لَایَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ یَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَ بِهَادَرَجَةً اَوْحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ وَّالْمَلٰئِکَةُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَّادَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْهِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْهِ مَالَمْ یُؤْذِفِیْهِ وَقَالَ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاةٍ مَّا کَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ

گنا بڑھ کر ہوتی ہے (ثواب کے اعتبار سے) اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص وضو کرتا ہے تو اس کے تمام حسن وآداب کی رعایت کے ساتھ اور پھر مسجد میں صرف نماز کے ارادہ سے آتا ہے، نماز کے سوا اور کوئی چیز اسے مسجد لے جانے کا باعث نہیں بنتی تو جو بھی قدم وہ اٹھاتا ہے اس سے ایک درجہ اس کا بلند ہوتا ہے یا اس کی وجہ سے ایک گناہ اس کا معاف ہوتا ہے، جب تک ایک شخص اپنے مصلیٰ پر بیٹھا رہتا ہے جس پر اس نے نماز پڑھی تھی تو ملائکہ برابر اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ ''اے اللہ اس پر اپنی رحمتیں نازل فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما۔'' یہ اس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک وہ وضو توڑ کر فرشتوں کو تکلیف نہ پہنچائے، جتنی دیر تک بھی آدمی نماز کی وجہ سے رکا رہتا ہے وہ سب نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۱۹۷۸) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَیْدِ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ یَّآ اَبَاالْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَادَعَوْتُ هٰذَافَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکَنَّوْا بِکُنْیَتِیْ

۱۹۷۸۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ بازار میں تھے کہ ایک شخص نے کہا، یا ابوالقاسم! نبی کریم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہو گئے (کیونکہ آپ کی کنیت بھی ابوالقاسم تھی) اس پر اس شخص نے کہا کہ میں نے تو اس کو بلایا تھا (ایک دوسرے شخص کو جو ابوالقاسم ہی کنیت رکھتا تھا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھے میرا نام لے کر پکارا کرو، کنیت سے نہ پکارا کرو (کیونکہ آپ اپنے اسم مبارک میں منفرد تھے، لیکن کنیت بہت سے لوگوں کی ابوالقاسم تھی)۔

(۱۹۷۹) حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِیْعِ یَا اَبَاالْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ اَعْنِکَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَاتَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ

۱۹۷۹۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے بقیع میں (جبکہ آنحضور ﷺ بھی وہیں موجود تھے، کسی کو) پکارا ''اے ابوالقاسم!'' حضور اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہو گئے تو اس شخص نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا۔ آنحضور ﷺ نے اس کے بعد فرمایا کہ میرا نام لے کر پکارا کرو، کنیت سے نہ پکارا کرو۔ ❶

---

❶ اہل عرب کی عادت یہ تھی کہ جس کی ان کے دلوں میں عظمت ہوتی اور وہ اسے اپنے میں بڑا سمجھتے، اس کا نام نہیں لیتے تھے بلکہ ہمیشہ کنیت سے یاد کرتے تھے۔ لیکن نبی کریم ﷺ کی کنیت بعض دوسرے اصحاب کی بھی تھی۔ البتہ نام میں آپ ﷺ منفرد تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے روک دیا اور فرمایا کہ میرا تو تم لوگ نام ہی لیا کرو، کنیت کی مجھے ضرورت نہیں۔ یہ یاد رہے کہ آنحضور ﷺ نے اس حدیث میں کنیت سے جو منع فرمایا ہے وہ صرف آپ کے عہد مبارک کے لئے خاص ہے، آپ کی وفات کے بعد آپ کی کنیت سے آپ کو یاد کرنا جائز ہے کیونکہ ممانعت کی اصل وجہ باقی نہیں رہی، (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱۹۸۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَآئِفَةِ النَّهَارِ لَايُكَلِّمُنِيْ وَلَا اُكَلِّمُه‘ حَتّٰى اَتٰى سُوْقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَآءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ اَنَّهَا تُلْبِسُه‘ سِخَابًا اَوْتُغَسِّلُه‘ فَجَآءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَه‘ وَقَبَّلَه‘ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَحْبِبْهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّه‘ قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ اَنَّه‘ رَاٰى نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ

۱۹۸۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن یزید نے، ان سے نافع بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ دن کے ایک حصہ میں تشریف لے چلے، نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے، اسی طرح آپ بنی قینقاع کے بازار میں آئے، پھر (واپس ہوئے اور) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے سامنے بیٹھ گئے اور فرمایا وہ پاجی (حسن رضی اللہ عنہ کو ازراہ محبت یہ کہا تھا) کہاں ہے؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا (کسی مشغولیت کی وجہ سے فوراً) آپ ﷺ کی خدمت میں نہ آ سکیں۔ میں نے خیال کیا، ممکن ہے حسن رضی اللہ عنہ کو کرتا وغیرہ پہنا رہی ہوں یا نہلا رہی ہوں۔ تھوڑی ہی دیر بعد حسن دوڑے ہوئے آئے، آنحضور ﷺ نے انہیں سینے سے لگالیا اور پیار کیا۔ پھر فرمایا، اے اللہ اسے محبوب رکھ اور اس شخص کو بھی محبوب رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہے۔ سفیان نے کہا کہ عبیداللہ نے مجھے خبر دی، انہوں نے نافع بن جبیر کو دیکھا کہ انہوں نے وتر صرف ایک رکعت پڑھی۔

(۱۹۸۱) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ نَّافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَّنْ يَّمْنَعُهُمْ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَاعَ الطَّعَامُ اِذَا اشْتَرَاهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

۱۹۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمرؓ نے حدیث بیان کی کہ صحابہ، نبی کریم ﷺ کے عہد میں غلہ قافلوں سے خریدتے تو آنحضور ﷺ ان کے پاس کوئی آدمی بھیج کر، وہیں پر جہاں انہوں نے غلہ خریدا ہوتا، اس غلہ کو بیچنے سے منع فرمادیتے اور اسے وہاں منتقل کر کے بیچنے کا حکم ہوتا جہاں عام طور سے غلہ بکتا تھا۔ کہا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بھی بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے غلہ پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ ❶

(حاشیہ گزشتہ صفحہ) خود صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بعد میں آپ کا ذکر کرتے وقت آپ کی کنیت کا استعمال کرتے تھے، اس باب میں حدیث کا اس لئے ذکر ہوا کہ اس میں آنحضور ﷺ کے بازار جانے کا ذکر ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ❶ اس حدیث کے الفاظ مختلف ہیں، بعض میں ہے کہ جہاں غلہ خریدا جاتا وہاں سے منتقل کرنے کا حکم ہوتا تھا، بعض حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ اس پر پوری طرح قبضہ کرنے سے پہلے اس میں کسی قسم کے تصرف سے آپ ﷺ نے منع فرمایا تھا۔ جیسا کہ بخاری ہی کی اس حدیث کی آخری روایت میں ہے۔ بعض روایتوں میں صرف قبضہ کرنے کا حکم ہے۔ ان تمام روایتوں کا قدر مشترک یہ سمجھ میں آتا ہے کہ خریدنے والا بیچنے والے سے سامان کا یا جو چیز بھی خریدی گئی ہے تخلیہ کر دے۔ اب اس کی صورتیں مختلف ہوں گی، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا بھی اس کی ایک صورت ہے۔ اس پر قبضہ کر لینا بھی اس کی ایک صورت ہے۔ زمین اگر کسی نے خریدی تو اسے اپنے قبضہ میں لانے کی ایک الگ شکل ہوگی، جس کا مدار عرف عام پر ہے۔ درحقیقت اس روایت میں غلہ کے منتقل کرنے کا حکم احتیاط کے خیال سے ہے کہ جہاں خریدا ہو وہیں بیچنا شروع کر دینا کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ بیچنا وہیں چاہئے جہاں عام طور سے اس کی خرید و فروخت ہو رہی ہو۔

باب ۱۳۲۵ . كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوْقِ

(۱۹۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِؓ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرٰةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْاٰنِ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَاغَلِيْظٍ وَّلَاسَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَآءَ بِاَنْ يَقُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا تَابَعَهٗ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَّقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ كُلُّ شَيْءٍ فِيْ غِلَافٍ سَيْفٌ اَغْلَفُ وَقَوْسٌ غَلْفَآءُ وَ رَجُلٌ اَغْلَفُ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُوْنًا

۱۳۲۵۔ بازار میں شوروغل پر ناپسندیدگی۔

۱۹۸۲۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطا ابن یسار نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی جو صفت تورات میں آئی ہے اس کے متعلق کچھ بتائیے۔ ❶ آپ نے فرمایا، ہاں! بخدا آپ ﷺ کی تورات میں بعینہ بعض وہی صفات آئی ہیں جن سے آپ کو قرآن میں مخاطب کیا گیا ہے (وہ صفات یہ ہیں) ''اے نبی! ہم نے تمہیں گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا اور ان پڑھ قوم کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو، میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے، تم نہ بدخو ہو، نہ سخت دل اور بازاروں میں شور مچانے والے وہ (میرا بندہ اور رسول) برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دے گا، بلکہ معاف کرے گا اور درگذر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی روح قبض نہیں کرے گا جب تک وہ اپنی کج رو قوم کو راہ راست پر نہ کردے اور وہ اس طرح کہ وہ سب کلمہ لاالہ الا اللہ پڑھ لیں گے اور اس کے ذریعہ وہ اندھی آنکھوں کو بینا، بہرے کانوں کو شنوا اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کے پردوں کو کھول دے گا، اس کی متابعت عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے ہلال کے واسطہ سے کی ہے اور سعید نے بیان کی، ان سے ہلال نے، ان سے عطاء نے کہ ''غلف'' ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو پردے میں ہو ''سیف اغلف'' ''قوس غلفاء'' (اسی سے ہے) اور ''رجل اغلف'' اس شخص کو کہتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

باب ۱۳۲۶ . اَلْكَيْلِ عَلَى الْبَآئِعِ الْمُعْطِيْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْوَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ يَعْنِيْ كَالُوْا لَهُمْ وَوَزَنُوْا لَهُمْ كَقَوْلِهٖ يَسْمَعُوْنَكُمْ يَسْمَعُوْنَ لَكُمْ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتَالُوْا حَتّٰى يَسْتَوْفُوْا وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمٰنَؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِذَا بِعْتَ فَكِلْ وَ اِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ

۱۳۲۶۔ ناپنے کی اجرت بیچنے اور دینے والے پر کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''جب وہ انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں'' مطلب یہ ہے کہ وہ (بیچنے والے خریدنے والوں کے لئے ناپتے اور وزن کرتے ہیں، جیسے کلمہ ''یسمعونکم'' سے مراد ''یسمعون لکم'' ہوتا ہے (ویسے ہی آیت میں کالوہم سے مراد کالوالہم ہے۔) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تلواؤ تو پوری طرح تلوایا کرو۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا، جب کوئی چیز بیچا کرو تو تول کر دیا کرو اور جب کوئی چیز خریدو تو اسے بھی تلوالو۔

❶ اس موقعہ پر یہ بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہونے کے ساتھ توراۃ کے بھی عالم تھے اور اس پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے۔

(۱۹۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُه، حَتّٰى يَسْتَوْفِيَه

۱۹۸۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب کوئی شخص کسی قسم کا غلہ خریدے تو جب تک اس پر پوری طرح قبضہ نہ کر لے، اسے نہ بیچے۔

(۱۹۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حِزَامٍ وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُرَمَآئِهٖ اَنْ يَّضَعُوْا مِنْ دَيْنِهٖ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوْا فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَکَ اَصْنَافًا اَلْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ وَّعَذْقَ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلَيَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلٰى اَعْلَاهُ اَوْ فِيْ وَسْطِهٖ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتّٰى اَوْفَيْتُهُمُ الَّذِيْ لَهُمْ وَ بَقِيَ تَمْرِيْ كَاَنَّه، لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّقَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّاهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَّهْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُذَّلَه، فَاَوْفِ لَه،

۱۹۸۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، انہیں مغیرہ نے، انہیں شعبی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن عمرو بن حزام رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان کے ذمے کچھ لوگوں کا قرض تھا، اس لئے میں نے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ کوشش کی کہ قرض خواہ کچھ اپنے قرضوں میں کمی کر دیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا (قرض میں کمی کرنے کے لئے) لیکن وہ نہیں مانے۔ اب آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور اپنی تمام کھجور کی قسموں کو الگ الگ کر لو۔ (عجوہ ایک خاص قسم کی کھجور) کو الگ اور عذق زید (کھجور کی ایک قسم) کو الگ کر کے میرے پاس بھیج دو۔ میں نے ایسا ہی کیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آنحضور ﷺ اس کے سرے پر یا بیچ میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اب ان قرض خواہوں کو ناپ ناپ کر دو۔ میں نے ناپنا شروع کیا۔ جتنا قرض ان لوگوں کا تھا میں نے ادا کر دیا۔ پھر بھی میری تمام کھجور جوں کی توں تھی، جیسے اس میں سے ایک حبہ برابر کی بھی کمی نہیں ہوئی تھی۔ فراس نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ ''برابر ان کے لئے تولتے رہے تا آنکہ پورا قرض ادا ہو گیا'' اور ہشام نے کہا، ان سے وہب نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کھجور توڑ کر اپنا قرض ادا کر دو۔''

باب ۱۳۲۷ . مَايُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ

۱۳۲۷۔ ناپ تول کا استحباب

(۱۹۸۵) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَکْ لَكُمْ

۱۹۸۵۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اپنے غلے کو ناپ لیا کرو، اس میں تمہیں برکت ہوگی۔

باب ۱۳۲۸ . بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهٖ فِيْهِ عَآئِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۲۸۔ نبی کریم ﷺ کے صاع اور مد کی برکت اس میں ایک روایت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھی نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔

(۱۹۸۶) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا

۱۹۸۶۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث

عَمْرُو بْنُ يَحْيٰ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمِ نِ الْاِنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَ دَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَادَعَآ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ

بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن تمیم انصاری نے اور ان سے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی حرمت قرار دی تھی اور اس کے لئے دعا فرمائی تھی۔ میں بھی مدینہ کو اسی طرح باحرمت قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت قرار دیا تھا اور اس کے لئے اس کے مد و صاع (غلہ ناپنے کے دو پیمانے) کی برکت کی اسی طرح دعا کرتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی تھی۔

(۱۹۸۷) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَ مُدِّهِمْ يَعْنِيْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ

۱۹۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ انہیں ان کے پیمانوں میں برکت دے، اے اللہ! انہیں ان کے صاع اور مد میں برکت دے، آپ کی مراد اہل مدینہ سے تھی۔ ❶

باب ۱۳۲۹. مَايُذْكَرُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ

۱۳۲۹۔ غلہ بیچنے اور اس کی ذخیرہ اندوزی کرنے کے متعلق احادیث۔

(۱۹۸۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعُوْهُ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ

۱۹۸۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ولید بن مسلم نے خبر دی، انہیں اوزاعی نے، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا جو تخمینے سے غلہ خریدتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں انہیں اس بات پر سزا دی جاتی کہ اس غلہ کو اپنی قیام گاہ تک لانے سے پہلے (وہیں جہاں وہ اسے خریدتے) بیچ دیں۔

۱۹۸۹. حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَاكَ قَالَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجَاءٌ

۱۹۸۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے غلہ پر پوری طرح قبضہ سے پہلے اسے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو درہم کا درہم کے بدلہ بیچنا ہوا، جبکہ ابھی غلہ ادھار ہی پر چل رہا ہے۔

(۱۹۹۰) حَدَّثَنِيْ اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا

۱۹۹۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص بھی کوئی غلہ خریدے تو

❶ اس زمانہ میں غلے کی خرید و فروخت عموماً کسی پیمانے سے ناپ کر ہوتی تھی۔ تول کر بیچنے کا رواج کم تھا۔ ناپنے کے لئے صاع اور مد دو مشہور پیمانے تھے، ان کی تشریح اس سے پہلے آچکی ہے۔

يَبِيْعُه، حَتّٰى يَقْبِضَه،

اس پر قبضہ سے پہلے اسے نہ بیچے۔

(۱۹۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُه، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّه، قَالَ مَنْ عِنْدَه، صَرْفٌ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا حَتّٰى يَجِيْءَ خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ قَالَ سُفْيٰنُ هُوَ الَّذِيْ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ ابْنُ اَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّاهَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّاهَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ

۱۹۹۱۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو بن دینار ان سے حدیث بیان کرتے تھے اور ان سے زہری، ان سے بن اوس کہ انہوں نے پوچھا، آپ لوگوں میں کوئی بیع صرف (دینار، اشرفی، درہم وغیرہ بنانا) کرتا ہے۔ طلحہ نے فرمایا کہ میں کرتا ہوں لیکن اس وقت کرسکوں گا جب ہمارا خزانچی غابہ سے آجائے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ زہری سے ہم نے اسی طرح حدیث بیان کی تھی۔ اس میں کوئی مزید بات نہیں تھی۔ پھر انہوں نے کہا کہ مجھے مالک بن اوس نے خبر دی کہ انہوں نے عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے نقل کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، سونا سونے کے بدلے میں (خریدنا) سود میں داخل ہے، الا یہ کہ نقد ہو۔ گیہوں گیہوں کے بدلہ میں (خریدنا یا بیچنا) سود میں داخل ہے، الا یہ کہ نقد ہو۔ کھجور کھجور کے بدلہ میں سود ہے، الا یہ کہ نقد ہو اور جو جو کے بدلہ میں سود ہے الا یہ کہ نقد ہو۔ (ربا یعنی سود کی بحث آئندہ تفصیل سے آئے گی، وہیں اس کی شرائط ذکر کی جائیں گی۔)

باب ۱۳۳۰. بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ وَبَيْعِ مَالَيْسَ عِنْدَكَ

۱۳۳۰۔ غلے کو اپنے قبضے میں لینے سے پہلے بیچنا اور ایسی چیز بیچنا جو بیچنے والے کے پاس موجود نہ ہو۔

(۱۹۹۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الَّذِيْ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ طَاوٗسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَه،

۱۹۹۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ جو کچھ ہم نے عمرو بن دینار سے (سن کر) محفوظ رکھا ہے (وہ یہ ہے کہ) انہوں نے طاؤس سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے جس چیز سے منع فرمایا تھا وہ اس غلہ کی بیع تھی، جس پر ابھی قبضہ نہ کیا گیا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمام چیزوں کو اسی کے حکم میں سمجھتا ہوں (کہ کوئی چیز بھی جب خریدی جائے تو قبضہ کرنے سے پہلے اسے نہ بیچا جائے۔)

(۱۹۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُه، حَتّٰى يَسْتَوْفِيَه، زَادَاِسْمٰعِيْلُ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَايَبِيْعُه، حَتّٰى يَقْبِضَه،

۱۹۹۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص بھی جب غلہ خریدے تو جب تک اسے پوری طرح اپنے قبضہ میں نہ لے لے، نہ بیچے، اسماعیل نے یہ زیادتی کی ہے کہ جو شخص کوئی غلہ خریدے تو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔

باب ۱۳۳۱ . مَنْ رَّاٰى اِذَا اشْتَرٰى طَعَامًا جِزَافًا اَنْ لَّا يَبِيْعَهٗ حَتّٰى يُؤْوِيَهٗ اِلٰى رَحْلِهٖ وَالْاَدَبِ فِيْ ذٰلِكَ

۱۳۳۱۔ جس کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص غلہ تخمینہ سے خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک اپنی قیام گاہ پر نہ لے جائے اور اس کے خلاف ورزی کرنے والے کی سزا ہے۔

(۱۹۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّاسَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُوْنَ جِزَافًا يَعْنِي الطَّعَامَ يُضْرَبُوْنَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِمْ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ

۱۹۹۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں دیکھا کہ لوگ تخمینے سے خرید رہے ہیں۔ آپ کی مراد غلہ سے تھی، پھر اگر وہ اس غلہ کو اپنی قیام گاہ تک لائے بغیر وہیں (جہاں انہوں نے خریدا ہو) بیچے تو اس پر انہیں سزا دی جاتی تھی۔

باب ۱۳۳۲ . اِذَا اشْتَرٰى مَتَاعًا اَوْ دَابَّةً فَوَضَعَهٗ عِنْدَ الْبَآئِعِ اَوْمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَااَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوْعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ

۱۳۳۲۔ جب کوئی سامان یا جانور خریدے پھر اسے بیچنے والے ہی کے پاس رہنے دے یا قبضہ کرنے سے پہلے مرجائے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جانبین کی طرف سے ایجاب وقبول کے بعد وہ چیز (جو جاندار تھی اور جس کی خرید وفروخت ہوئی تھی) نکلی بھی اپنی اصلی حالت میں کہ زندہ تھی اور صحیح سالم تھی تو وہ خریدنے والے کی ہوتی ہے۔

(۱۹۹۵) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَآءِ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَاْتِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا يَاْتِيْ فِيْهِ بَيْتَ اَبِيْ بَكْرٍ اَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ فَلَمَّا اُذِنَ لَهٗ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَمْ يَرُعْنَا اِلَّا وَقَدْ اَتَانَا ظُهْرًا فَخُبِّرَ بِهٖ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ مَاجَآءَ نَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّالِاَمْرٍ حَدَثَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِيْ عَائِشَةَ وَاَسْمَآءَ قَالَ اَشَعَرْتَ اَنَّهٗ قَدْاُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ قَالَ الصُّحْبَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصُّحْبَةَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِيْ نَاقَتَيْنِ اَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوْجِ فَخُذْ اِحْدٰهُمَا قَالَ قَدْ اَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ

۱۹۹۵۔ ہم سے فروہ بن ابی مغراء نے حدیث بیان کی، انہیں علی بن مسہر نے خبر دی، انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایسے دن بہت کم آئے جن میں نبی کریم ﷺ صبح و شام میں سے کسی نہ کسی وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف نہ لائے ہوں، پھر جب آپ ﷺ کو مدینہ ہجرت کی اجازت ہوئی تو اچانک ہماری گھبراہٹ کا سبب یہ ہوا کہ آپ ﷺ (صبح وشام آنے کے معمول کے خلاف) ظہر کے وقت ہمارے گھر تشریف لائے۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ کی آمد کی اطلاع دی گئی تو آپ نے بھی یہی فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس وقت ہمارے یہاں کوئی نئی بات پیش آنے ہی کی وجہ سے تشریف لائے ہیں۔ جب آنحضور ﷺ ابوبکرؓ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت (جو لوگ تمہارے پاس ہوں) انہیں ہٹادو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ یہاں تو صرف میری یہی دو بیٹیاں ہیں یعنی عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہا۔ اب آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم بھی ہے مجھے تو یہاں سے جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں بھی ساتھ رہوں گا۔ فرمایا ہاں تم بھی ساتھ رہو

گے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جنہیں میں نے ہجرت ہی کی نیت سے تیار کر رکھا تھا، آپ ان میں سے ایک لے لیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قیمت کے بدلے میں، میں نے ایک اونٹنی لے لی۔

باب ۱۳۳۳. لَايَبِيْعُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَسُوْمُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَأْذَنَ لَهٗ اَوْ يَتْرُكَ

۱۳۳۳۔ کسی اپنے بھائی کی بیع میں مداخلت نہ کرے اور کسی اپنے بھائی کے بھاؤ لگاتے وقت اس کے بھاؤ کو نہ بگاڑے۔ ❶ البتہ اس کی اجازت سے یا جب وہ چھوڑ دے تو ایسا کر سکتا ہے۔

(۱۹۹۶) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ

۱۹۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بھائی کی خرید و فروخت میں مداخلت نہ کرے (یعنی اس کے بھاؤ کو نہ بگاڑے)۔

(۱۹۹۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَافِيْ اِنَآئِهَا

۱۹۹۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے منع کیا تھا کہ کوئی شہری کسی بدوی (دیہاتی کا مال و اسباب) بیچے ❷ اور وہ یہ کہ کوئی (سامان خریدنے کی نیت کے بغیر (دوسرے اصل خریداروں سے) بڑھ کر بولی نہ دے، اسی طرح کوئی شخص

---

❶ اس عنوان میں دو جملے ہیں پہلے جملہ میں بیچنے والوں کی رہنمائی ہے اور دوسرے میں خریدنے والوں کی۔ مثلاً دو شخص خرید و فروخت کر رہے تھے، وہی چیز ایک اور صاحب بھی بیچ رہے تھے، اس لئے انہوں نے چاہا کہ چیز میری بک جائے اور بیچ میں جاکے کہنے لگے کہ یہی چیز میرے پاس ہے تم مجھ سے خرید لو، قیمت کم ہو جائے گی، وغیرہ وغیرہ۔ اس طرز عمل سے چونکہ بیچنے والے کو نقصان پہنچتا ہے اس لئے شریعت نے اس کی ممانعت کی کہ جب دو آدمی خرید و فروخت میں مشغول ہوں تو تم اپنی کسی چیز کو بیچنے کے لئے اس میں مداخلت بے جا نہ کرو۔ دوسرے جملہ کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص ایک چیز کہیں خرید رہا تھا، فریقین میں بھاؤ ہو رہا تھا کہ ایک شخص نے دیکھا کہ یہی چیز تو میں بھی خریدنا چاہتا ہوں، لاؤں یہیں کچھ قیمت بڑھا کے کیوں نہ خرید لوں۔ شریعت اس سے بھی منع کرتی ہے کہ جب تمہارا کوئی بھائی کسی چیز کی قیمت لگا رہا ہو اور بیچنے والے سے اس کی بات چیت چل رہی ہو تو کسی تیسرے کے لئے مناسب نہیں کہ جھٹ وہاں پہنچ کر خود خریدنے کے لئے اس چیز کا بھاؤ بڑھا دے اور اپنے کسی بھائی کے بھاؤ میں مداخلت کرے۔ البتہ اگر فریقین کی اجازت ہو اور اس میں انہیں کوئی ناگواری نہ ہو سکتی ہو یا وہ بیع کو چھوڑ دیں تو پھر جو چاہے آئے اور بھاؤ لگائے۔ ❷ گاؤں کے لوگ شہر کے بازاروں اور اس کی قیمت کے اتار چڑھاؤ سے کم واقف ہوتے ہیں۔ مال و اسباب دور دراز علاقوں سے شہر لائے اور بیچ کر چلے گئے۔ عرب میں یہ ہوا کرتا تھا اور کسی نہ کسی صورت میں ہر ہی سرمایہ دارانہ نظام کے تحت ممالک میں یہ صورت موجود ہوتی ہے کہ دیہات کے لوگ شہر میں اپنی چیزیں بیچنے لائے، بازار بند ہوا تو کسی چالاک شہری کاروباری نے انہیں یہ پڑھایا کہ تم اپنا مال میرے پاس رکھ دو، میں مناسب قیمت پر بیچ کر تمہیں اس کی قیمت دے دوں گا۔ پھر جب قیمت چڑھتی ہے تو وہ مال بکتا، اس صورت میں چونکہ عام خریداروں کو نقصان ہوتا تھا اس لئے شریعت نے اس سے منع کر دیا تا کہ گاؤں کے لوگ جو سامان لائیں اس کا نفع کسی ایک ہی شخص کے ہاتھ نہ لگے بلکہ سب ہی لوگ یعنی عوام بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ بازار میں ذخیرہ اندوزی کے رجحانات نہ پیدا ہوں اور بازار کے مندہ ہونے یا چڑھنے کا نفع یا نقصان کسی ایک طبقہ کو نہ اٹھانا پڑے۔

اپنے بھائی کی بیع میں مداخلت نہ کرے، کوئی شخص (کسی عورت و) دوسرے کے پیغام نکاح کے ہوتے ہوئے اپنا پیغام نہ بھیجے اور کوئی عورت، اپنی کسی دینی بہن کو اس نیت سے طلاق نہ دلوائے کہ اس کے حصہ کو خود حاصل کرلے۔

باب ۱۳۳۴. بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ وَقَالَ عَطَآءٌ اَدْرَكْتُ النَّاسَ لَا يَرَوْنَ بَاْسًا بِبَيْعِ الْمَغَانِمِ فِيْمَنْ يَّزِيْدُ

نیلامی: عطاء نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ علماء مال غنیمت کے نیلام میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ❶ تھے۔

(۱۹۹۸) بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِبْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّى فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بِكَذَا وَكَذَا فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ

۱۹۹۸۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں حسین مکتب نے خبر دی، انہیں عطاء بن ابی رباح نے اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام اپنے مرنے کے بعد کی شرط کے ساتھ آزاد کیا۔ لیکن اتفاق سے وہ شخص مفلس ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے غلام کو لے کر فرمایا کہ اسے مجھ سے کون خریدتا ہے۔ اس پر نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے اتنی اتنی قیمت پر خرید لیا۔ آنحضور ﷺ نے غلام ان کے حوالہ کر دیا۔ ❷

باب ۱۳۳۵. النَّجْشِ وَمَنْ قَالَ لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ الْبَيْعُ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ اَوْفٰى النَّاجِشُ اٰكِلُ رِبًا خَائِنٌ وَّهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَّا يَحِلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَدِيْعَةُ فِى النَّارِ وَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَرَدٌّ

۱۳۳۵۔ نجش ❸ اور جنہوں نے کہا ہے کہ اس طرح بیع ہی جائز نہیں ہوگی۔ ابن ابی اوفی نے فرمایا کہ "ناجش" سود خور اور خائن ہے۔ یہ ایک باطل دھوکہ ہے جو قطعاً جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دھوکہ کی قسمت میں جہنم ہے اور جو شخص ایسا کام کرتا ہے جو ہمارے حکم کے خلاف ہو وہ قابل رد ہے۔

(۱۹۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ

۱۹۹۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے "نجش" سے منع فرمایا تھا۔

باب ۱۳۳۶. بَيْعُ الْغَرَرِ وَ حَبَلِ الْحَبْلَةِ

۱۳۳۶۔ دھوکے کی بیع اور حمل کے حمل کی بیع۔ ❹

❶ نیلام کو عربی میں "بیع مزایدہ" کہتے ہیں۔ شریعت میں اس کی صورت یہ ہے کہ کسی کی بولی پر بولی دینا، وہی جو آج بھی نیلام کا مفہوم سمجھا جاتا۔ چونکہ اس میں نیلام کرنے والے اور تمام بولی دینے والوں کی رضامندی ہوتی ہے اس لئے کوئی حرج نہیں ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلے اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ البتہ آج کل نیلام میں بعض ایسی تفاصیل بھی داخل ہو گئی ہیں جو ناجائز اور حرام تک ہیں، اس لئے شریعت کے حدود میں تو نیلام کی اجازت ہوگی لیکن اس سے باہر اجازت نہیں ہوگی۔ ❷ اس حدیث میں جس شرط کے ساتھ غلام آزاد کرنے کے لئے اس سے کہا تھا شریعت میں ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں۔ شوافع اس حدیث سے مدبر کی بیع کے جواز کو ثابت کرتے ہیں۔ احناف کہتے ہیں کہ یہ مدبر مقید تھا اس لئے بیچا جاسکتا تھا۔ ❸ نجش عربی میں خاص طور سے شکار کو بھڑکانے کے معنی میں آتا ہے۔ یہاں ایک خاص اصطلاح شرعی کے طور پر اس کا استعمال ہوا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بیچنے والے کی طرف سے کوئی شخص اس کام پر لگا ہوا ہو۔ جب کوئی گاہک آئے تو تھوڑے سے توقف کے بعد دوکان پر وہ بھی پہنچ جائے، پھر گاہک نے جو قیمت لگائی تھی، اس سے قیمت یہ بڑھا کر لگائے تاکہ گاہک زیادہ قیمت پر اس سامان کو خریدے۔ یہ ایک بہت بڑا دھوکہ ہے، چونکہ گاہک کو حقیقت کا علم نہیں ہوتا، اس لئے وہ دھوکہ کھا جاتا ہے۔ ❹ جاہلیت میں یہ طریقہ تھا کہ بعض اوقات کسی جانور کے حمل کے متعلق یہ کہا جاتا کہ اس حمل کے جو حمل ٹھہرے گا اسے اتنی قیمت پر خرید لو، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۲۰۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُه' اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا

(۲۰۰۰) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا تھا۔ اس بیع کا طریقہ جاہلیت میں رائج تھا، اس شرط کے ساتھ لوگ اونٹنی خرید تے تھے کہ وہ اونٹنی بچہ جنے، پھر (اس کا بچہ) جو اس وقت اس کے پیٹ میں ہے جنے۔

باب ۱۳۳۷ . بَيْعُ الْمُلَامَسَةِ وَقَالَ اَنَسٌ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۳۷۔ بیع ملامسۃ، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا۔

(۲۰۰۱) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ اَبَاسَعِيْدٍ اَخْبَرَه' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَه' بِالْبَيْعِ اِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ اَنْ يُقَلِّبَه' اَوْيَنْظُرَ اِلَيْهِ وَنَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ

۲۰۰۱۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عامر بن سعید نے خبر دی، اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے "منابذہ" سے منع فرمایا تھا۔ اس کا طریقہ یہ تھا کہ ایک آدمی بیچنے کے لئے اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف (جو خریدار ہوتا تھا) پھینکتا تھا اور قبل اس کے کہ وہ اسے الٹے پلٹے یا اس کی طرف دیکھے (صرف پھینک دینے کی وجہ سے بیع نافذ سمجھی جاتی تھی) اسی لئے آنحضور ﷺ نے "ملامستہ" سے بھی منع فرمایا۔ اس کا یہ طریقہ تھا کہ (خریدنے والا) کپڑے کے بغیر دیکھے صرف اسے چھو دیتا تھا۔ (اور اسی سے بیع نافذ ہو جاتی تھی

(۲۰۰۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نُهِيَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ اَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَرْفَعُه' عَلٰى مَنْكِبِهٖ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ

۲۰۰۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دو طرح کپڑا پہننے سے منع فرمایا تھا کہ کوئی آدمی ایک کپڑے میں احتباء کرے، پھر اسے مونڈھے پر اٹھا کر ڈال لے اور دو طرح کی بیع سے منع کیا تھا۔ بیع ملامستہ اور بیع منابذہ سے۔ (حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے)۔

باب ۱۳۳۸ . بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَقَالَ اَنَسٌ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۳۸۔ بیع منابذہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا۔

(۲۰۰۳) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَعَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۰۰۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحیٰی بن حبان اور ابوزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع

(حاشیہ گزشتہ صفحہ) حمل کے حمل کی بیع نہیں ہوتی تھی بلکہ کسی قرض وغیرہ کی مدت اس سے متعین کی جاتی تھی۔ شریعت نے دونوں سے منع کیا ہے، کیونکہ ان طریقوں میں کھلے ہوئے مفاسد ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع کیا تھا۔

(۲۰۰۴) حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

۲۰۰۴۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے دو طرح کے پہناوے سے منع کیا تھا اور دو طرح کی بیع، ملامسہ اور منابذہ سے منع کیا تھا۔

باب ۱۳۳۹۔ النَّهْيِ لِلْبَآئِعِ اَنْ لَّا يُحَفِّلَ الْاِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ وَكُلُّ مُحَفَّلَةٍ وَالْمُصَرَّاةُ الَّتِيْ صُرِّيَ لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيْهِ وَجُمِعَ فَلَمْ يُحْلَبْ اَيَّامًا وَّاَصْلُ التَّصْرِيَةِ حَبْسُ الْمَآءِ يُقَالُ مِنْهُ صَرَّيْتُ الْمَآءَ

۱۳۳۹۔ بیچنے والے کو تنبیہ کہ اسے اونٹ، گائے اور بکری کے دودھ کو (ان جانوروں کے بیچتے وقت) تھن میں جمع نہ رکھنا چاہئے، یہی حکم ہر محفلہ اور مصراۃ کا ہے کہ جس کا دودھ تھن میں روک لیا گیا ہو اس میں جمع کرنے کے لئے اور کئی دن تک نہ دوہا گیا ہو۔ ❶ تصریہ اصل میں پانی روکنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی سے یہ استعمال ہے صریت الماء (میں نے پانی روک لیا۔)

---

❶ بعض لوگ خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے یہ کرتے تھے کہ جب انہیں اپنا کوئی جانور بیچنا ہوتا اور وہ دودھ دیتا ہوتا تو کئی دن تک اس کے دودھ کو نہیں دوہتے، تاکہ جب خریدار آئے تو تھن کو چڑھا ہوا دیکھ کر سمجھے کہ بہت دودھ دینے والا جانور ہے۔ بہت سے خریدار دھوکے میں آ جاتے ہیں، لیکن دوسرے ہی دن اصل حقیقت کا پتہ چل جاتا کہ واقعی دودھ کتنا ہے۔ پہلے اسلام اس سے منع کرتا ہے کہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ اس طرح غلط حربے اپنے کسی بھائی کو دھوکا دینے کے لئے اختیار کرے، لیکن اگر کوئی شخص باز نہیں آتا تو شریعت خریدنے والے کو قانونی اختیار دیتی ہے کہ وہ اپنے نقصان کی تلافی کر لے۔ جب کوئی شخص اس طرح کے کسی جانور کو خرید چکا تو اب دو ہی صورتیں باقی رہ جاتی ہیں۔ اول یہ کہ حقیقت حال کے علم کے باوجود وہ اپنے معاملہ پر مطمئن ہے اور اپنے کو نقصان میں نہیں سمجھتا۔ اگر صورت حال یہ ہو تو اسے اس کا حق ہے کہ جانور کو واپس نہ کرے بلکہ اپنے استعمال میں لائے، بیع اس صورت میں نافذ سمجھی جائے گی، لیکن اگر وہ اپنے معاملہ سے مطمئن نہیں ہے تو شریعت اختیار دیتی ہے کہ وہ معاملہ کو فسخ کر دے اور خریدا ہوا جانور واپس کر کے اپنی قیمت لے لے۔ اس باب میں اسی مسئلہ سے متعلق احادیث بیان ہوئی ہیں۔ ائمہ فقہ کے درمیان اس مسئلہ کا اختلاف بہت مشہور ہے۔ ایسے جانور کو ''مصراۃ'' کہتے ہیں۔ اسی باب۔ کی احادیث میں یہ ہے کہ مصراۃ دراصل مالک کو واپس کرنے کی صورت میں ایک صاع کھجور بھی مزید دینی پڑے گی۔ بعض روایتوں میں ایک صاع غلہ کا ذکر آیا ہے۔ شوافع کا مسلک بھی یہی ہے۔ یہ مزید ایک صاع کھجور دینا اس لئے ضروری ہے کہ اس جانور کے دودھ کو خریدار استعمال کر چکا ہے اس لئے جب بیع ہی سرے سے فسخ ہو گئی تو اس استعمال کے تاوان کے طور پر جو خریدار نے بیچنے والے کے مال سے کیا ہے، اسے ایک صاع کھجور یا ایک صاع غلہ دینا پڑے گا۔ لیکن احناف کا یہ مسلک نہیں، وہ کہتے ہیں کہ دھوکہ خود بیچنے والے نے دیا، خریدار نے صرف اتنا کیا کہ جب اسے اصل واقعہ کا علم ہو گیا تو جانور اس نے واپس کر دیا۔ اب اصل ذمہ داری تو بیچنے والے کی ہے، خریدار سے کوئی تاوان کیوں وصول کیا جائے؟ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر تاوان ہی دینا ٹھہرا تو جتنا نقصان ہوا ہے اس کے مطابق تاوان دینا چاہئے، پہلے ہی سے ایک خاص مقدار کی تعیین کیونکر کی جا سکتی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حنفیہ کی طرف سے ایک الگ ہی جواب دیا ہے اپنے خاص طرز پر۔ لیکن ہر حال میں حدیث صاف ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی حمایت میں بہت واضح۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے اور دل کو لگتی بات لکھ گئے ہیں کہ حدیث دیانت پر محمول ہوگی۔ یعنی حنفیہ جو کہتے ہیں وہ اس صورت میں ہے جب معاملہ عدالت میں پہنچ جائے کیونکہ عدالت کے تمام فیصلے ظاہر اور واقعہ کی سطح پر طے ہوتے ہیں۔ اس لئے وہاں جب اصل واقعہ اور خریدار کی مجبوری کو دیکھا جائے گا پھر بیچنے والے کے دھوکے کو تو فیصلہ یہی ہوگا کہ تاوان نہ ہو۔ البتہ نجی حدود میں بہتر یہی ہے کہ خریدار تاوان میں ایک معین مقدار کھجور یا غلہ کی دے دے، کیونکہ بہر حال اس نے بیچنے والے کی ایک چیز استعمال کر لی ہے۔ یہ تقویٰ اور دیانت کے حدود میں اور حدیث میں صرف اسی پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ فیصلہ علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اصول کے تحت کیا ہے۔ جو فقہاء احناف کا قائم کیا ہوا ہے۔

(۲۰۰۵) حدّثنا ابنُ بُکیرٍ حدَّثنا اللَّیثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ الْاَ عْرَجِ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصِرُّوْا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَاِنَّه' بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَیْنَ اَنْ یَّحْتَلِبَهَا اِنْ شَآءَ اَمْسَکَ وَاِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ وَّیُذْکَرُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَّمُجَاهِدٍ وَّالْوَلِیْدِ بْنِ رِبَاحٍ وَّ مُوْسَی بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ وَّهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثًا وَّ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ وَلَمْ یَذْکُرْ ثَلٰثًا وَّالتَّمْرُ اَکْثَرُ

۲۰۰۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، (بیچنے کے لئے) اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ کو جمع نہ کرو لیکن اگر کسی نے (دھوکہ میں آ کر) کوئی ایسا جانور خرید لیا تو اسے دودھ دوہنے کے بعد دونوں اختیارات ہیں، چاہے تو جانور کو روک لے (اسی قیمت پر جو طے ہوئی تھی) اور اگر چاہے تو واپس کر دے، مزید ایک صاع کھجور کے ساتھ۔ ابوصالح، مجاہد، ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار نے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت ایک صاع کھجور ہی کی ہے۔ بعض راویوں نے ابن سیرین کے واسطہ سے ایک صاع غلہ کی روایت کی ہے اور یہ کہ خریدار کو (صورت مذکورہ میں) تین دن کا اختیار ہوگا۔ اگرچہ بعض دوسرے راویوں نے ابن سیرین ہی سے ایک صاع کھجور کی تو روایت کی ہے، لیکن تین دن کے اختیار کا ذکر نہیں کیا ہے۔ کھجور (تاوان میں دینے) کی روایات ہی زیادہ ہیں۔

(۲۰۰۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْعُثْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْیَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا وَّنَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُلَقَّی الْبُیُوْعُ

۲۰۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص مصراۃ بکری خریدے اور واپس کرنا چاہے (اصل مالک کو) تو اس کے ساتھ ایک صاع بھی دے اور نبی کریم ﷺ نے خریدنے میں پیشوائی سے منع فرمایا تھا۔

(۲۰۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ وَلَا یَبِیْعُ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَاتَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّلَا تُصِرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ یَّحْتَلِبَهَا اِنْ رَّضِیَهَآ اَمْسَکَهَا وَ اِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ

۲۰۰۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (تجارتی) قافلوں کی پیشوائی (ان کا سامان شہر پہنچنے سے پہلے خرید لینے کی غرض سے نہ کرو) ایک شخص کسی دوسرے کے بیچنے میں مداخلت نہ کرے، کوئی نجش نہ کرے، کوئی شہری، بدوی کا مال نہ بیچے اور بکری کے تھن میں دودھ جمع نہ کرو۔ ❶ لیکن اگر کوئی اس (آخری) صورت میں جانور خریدے تو اسے دودھ دوہنے کے بعد دونوں اختیارات ہوتے ہیں، اگر وہ اس بیع پر راضی ہے تو جانور کو روک سکتا ہے۔ (یعنی بیع کو نافذ کر سکتا ہے) اور اگر وہ راضی نہیں تو مزید ایک صاع

❶ اس میں کئی طرح کی خرید و فروخت کی ایک ساتھ ممانعت کی گئی ہے۔ قافلوں کی پیشوائی کی صورت اور اس سے ممانعت کی وجہ آئندہ آئے گی، باقی مباحث اس سے پہلے گذر چکے ہیں۔

کھجور کے ساتھ اسے واپس کردے۔

باب ۱۳۴۰ . اِنْ شَآءَ رَدَّالْمُصَرَّاةَ وَ فِیْ حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ

۱۳۴۰۔ اگر چاہے تو مصراۃ کو واپس کر سکتا ہے، لیکن اس کے دودھ کے بدلہ میں (جو خریدار نے استعمال کیا ہے) ایک صاع کھجور دینی پڑے گی۔

(۲۰۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي زِيَادٌ اَنَّ ثَابِتًا مَّوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَه، اَنَّه، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى غَنَمًا مُّصَرَّاةً فَا حْتَلَبَهَا فَاِنْ رَّضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا فَفِيْ حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ

۲۰۰۸۔ ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے مکی نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہ مجھے زیادہ نے خبر دی کہ عبدالرحمٰن بن زید کے مولیٰ ثابت نے انہیں خبر دی کہ انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے "مصراۃ" بکری خریدی اور اسے دوہا تو اگر وہ اس معاملہ پر راضی ہے تو اسے اپنے لئے روک لے اور اگر راضی نہیں ہے تو (واپس کردے اور) اس کے دودھ کے بدلہ میں ایک صاع کھجور دینا چاہئے۔

باب ۱۳۴۱ . بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِيْ وَقَالَ شُرَيْحٌ اِنْ شَآءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا

۱۳۴۱۔ زانی غلام کی بیع۔ شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر چاہے تو زنا کے عیب کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے۔

(۲۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ نِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّه، سَمِعَه، يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ

۲۰۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سعید مقبری نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب کوئی باندی زنا کرے اور اس کے زنا کا ثبوت (شرعی) مل جائے تو اسے کوڑے لگوانے چاہئیں، لیکن لعنت ملامت نہ کرنی چاہئے، اس کے بعد پھر اگر وہ زنا کرے تو کوڑے لگوانے چاہئیں لیکن لعنت ملامت اب بھی نہ کرنی چاہئے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے بیچ دینا چاہئے، چاہے بال کی ایک رسی کے بدلہ میں ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۰۱۰) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَازَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَااَدْرِيْ بَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ

۲۰۱۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے کہا رسول ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی غیر شادی شدہ باندی زنا کرے (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ، پھر بھی اگر زنا کرے تو اسے بیچ دو، ایک رسی ہی کے بدلہ میں سہی۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ (بیچنے کے لئے) آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا تھا یا چوتھی مرتبہ۔ ❶

---

❶ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زانیہ باندی کا بیچنا جائز ہے۔ فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے کہ زنا باندی میں عیب ہے اس لئے بیچتے وقت اس کی تشریح بھی ضروری ہے۔ اگر اس عیب کو بتائے بغیر کسی نے بیچ دیا تو معلوم ہونے پر خریدار واپس کر سکتا ہے۔

باب ۱۳۴۲. اَلْبَيْعُ وَالشِّرَآءِ مَعَ النِّسَآءِ

(۲۰۱۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَآئِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَ كَرْتُ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِىْ وَاَعْتِقِىْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ

۱۳۴۲۔عورتوں کے ساتھ خرید وفروخت۔

۲۰۱۱۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے (بریرہ رضی اللہ عنہا کے خریدنے کا) ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم خرید کر آزاد کر دو، ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ پھر آنحضور ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ (خرید وفروخت میں) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے تو وہ باطل ہے، خواہ سو شرطیں کیوں نہ لگالے کیونکہ اللہ ہی کی شرط حق اور مضبوط ہے۔

(۲۰۱۲) حَدَّثَنَا حَسَّانُ ابْنُ اَبِىْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَآئِشَةَ سَاوَمَتْ بَرِيْرَةَ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا جَآءَ قَالَتْ اِنَّهُمْ اَبَوْآ اَنْ يَّبِيْعُوْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا اَوْعَبْدًا فَقَالَ مَايُدْرِيْنِىْ

۲۰۱۲۔ہم سے حسان بن ابی عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نافع سے سنا، وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے روایت کرتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا، بریرہ رضی اللہ عنہا کی (جو باندی تھیں) قیمت لگا رہی تھیں (تاکہ انہیں خرید کر آزاد کر دیں) کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے (مسجد میں) تشریف لے گئے۔ پھر جب آپ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ (بریرہ کے مالکوں نے تو) اپنے لئے ولاء کی شرط کے بغیر، انہیں بیچنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کر دے۔ میں نے نافع سے پوچھا کہ بریرہ کے شوہر آزاد تھے یا غلام؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ ❶

باب ۱۳۴۳. هَلْ يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ بِغَيْرِ اَجْرٍ وَّهَلْ يُعِيْنُهٗ اَوْيَنْصَحُهٗ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَنْصَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهٗ وَرَخَّصَ فِيْهِ عَطَآءٌ

۱۳۴۳۔کیا شہری، بدوی کا سامان کسی اجرت کے بغیر بیچ سکتا ہے؟ اور کیا اس کی مدد یا اس کی خیر خواہی کر سکتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے خیر خواہی چاہے تو اس سے خیر خواہانہ معاملہ کرنا چاہئے، عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی اجازت دی ہے۔ ❷

(۲۰۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۲۰۱۳۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

❶ اس حدیث میں موجود روایتوں سے باب میں مذکور ہے، وہ طویل الذیل مسئلے ہیں، جن کا ذکر آئندہ مستقلاً آئے گا۔ یہاں تو صرف مصنف رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ عورتوں کے ساتھ خرید وفروخت جائز ہے۔ ❷ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ شہری کو بدوی کا سامان نہ بیچنا چاہئے تو یہ ممانعت خاص صورت میں ہے۔ یعنی جب شہری کی نیت معاملے میں بری ہو، لیکن اگر محض خیر خواہی کے ارادہ سے وہ ایسا کر رہا ہو اور کوئی اجرت بھی نہ لیتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ ہر مسلمان کو ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنی چاہئے جہاں تک بھی ہو سکے۔

عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيْرًا بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے، انہوں نے جریر رضی اللہ عنہ سے یہ سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شہادت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے (اپنے امیر کی بات) سننے اور اس کی اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی بیعت کی تھی۔

(۲۰۱۴) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاقَوْلُهٗ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا

۲۰۱۴۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (تجارتی) قافلوں کی پیشوائی نہ کیا کرو اور شہری، کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور اکرم ﷺ کا اس ارشاد کہ "کوئی شہری، کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے، کیا مطلب ہے تو انہوں نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے[1]

باب ۱۳۴۴۔ مَنْ كَرِهَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ بِاَجْرٍ

۱۳۴۴۔ جنہوں نے اسے مکروہ سمجھا کہ کوئی شہری، کسی دیہاتی کا مال اجرت لے کر بیچے۔

(۲۰۱۵) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَلِيٍّ نِالْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

۲۰۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعلی حنفی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا تھا کہ کوئی شہری، کسی دیہاتی کا مال نہ بیچے۔ یہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا تھا۔

باب ۱۳۴۵۔ لَايَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ وَكَرِهَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاِبْرٰهِيْمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ بِعْ لِيْ ثَوْبًا وَّهِيَ تَعْنِي الشِّرَآءَ

۱۳۴۵۔ کوئی شہری، کسی دیہاتی کی دلالی نہ کرے ابن سیرین اور ابراہیم نخعی رحمہا اللہ نے بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کے لئے اسے مکروہ قرار دیا ہے (کہ کسی دیہاتی کی دلالی کوئی شہری نہ خریدنے میں کرے اور نہ بیچنے میں) ابراہیم فرماتے تھے کہ اہل عرب اس جملہ "بع لی ثوبا" کو بول کر خریدنا لیتے تھے۔[2]

---

[1] دیہاتی کا دلال بن کر کسی شہری کے اس کے سامان کو بیچنے کی اسی کے قریب صورتیں فقہاء نے لکھی ہیں جس کا ذکر ہم نے اجمالا اس سے پہلے کیا ہے۔ [2] یعنی حدیث میں ممانعت "بیع" کے لفظ کے ساتھ آئی ہے۔ عام مفہوم اس کا اگرچہ بیچنا ہی ہے لیکن عرب میں بیچنے اور خریدنے دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ اکابر نے دونوں ہی معنی حدیث میں بھی مراد لئے ہیں۔

(۲۰۱۶) حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنِی بْنُ جُرَیْجٍ عَنِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَاتَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

۲۰۱۶۔ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں سعید بن مسیب نے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے بیچنے میں مداخلت نہ کرے کوئی "نجش" نہ کرے اور نہ کوئی شہری، کسی دیہاتی کا سامان بیچے۔

(۲۰۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَسُ ابْنُ مَالِکٍ نُهِیْنَآ اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ

۲۰۱۷۔ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں اس کی ممانعت تھی کہ کوئی شہری، کسی دیہاتی کا سامان تجارت بیچے۔

باب ۱۳۴۶. النَّهْیِ عَنْ تَلَقِّی الرُّکْبَانِ وَاَنَّ بَیْعَهٗ مَرْدُوْدٌ لِاَنَّ صَاحِبَهٗ عَاصٍ اٰثِمٌ اِذَا کَانَ بِهٖ عَالِمًا وَّهُوَ خِدَاعٌ فِی الْبَیْعِ وَ الْخِدَاعُ لَا یَجُوْزُ

۱۳۴۶۔تجارتی قافلوں کی پیشوائی ❶ کی ممانعت یہ بیع رد کر دی جائے گی کیونکہ ایسا کرنے والا اگر جان بوجھ کر کرتا ہے تو گنہگار و خطا کار ہے یہ بیع میں ایک دھوکہ ہے جو جائز نہیں ہے۔

(۲۰۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّیْ وَاَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ

۲۰۱۸۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے (تجارتی قافلوں کی) پیشوائی سے منع کیا تھا اور اس سے بھی کہ کوئی شہری، کسی دیہاتی کا سامان بیچے۔

(۲۰۱۹) حَدَّثَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ عَبْدِالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ مَّامَعْنٰی قَوْلِهٖ لَا یَبِیْعَنَّ حَاضِرٌ لِّبَادٍ فَقَالَ لَا یَکُنْ لَّهٗ سِمْسَارًا

۲۰۱۹۔ہم سے عیاش بن عبدالولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آنحضور ﷺ کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے، تو انہوں نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

(۲۰۲۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ زُرَیْعٍ قَالَ

۲۰۲۰۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے

---

❶ تجارتی قافلوں کی پیشوائی کے لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ "تلقی الرکبان" کی ترکیب لائے ہیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ مثلاً شہر میں گرانی کسی وجہ سے بہت بڑھی ہوئی ہے، اب کسی تاجر نے سنا کہ کوئی تجارتی قافلہ آرہا ہے اس لئے وہ آگے بڑھ گیا اور شہر میں پہنچنے سے پہلے ہی ان کا مال و اسباب خرید لیا۔ اس میں ایک نقصان تو خود اس شہر کے باشندوں کا ہے کہ اگر قافلے والے خود اپنا سامان بیچتے تو عام قیمت سے کچھ نہ کچھ سستا انہیں مل جاتا۔ دوسرا نقصان اس قافلہ کا ہوا کہ لاعلمی میں، یقیناً کم قیمت پر اس نے اپنا سامان بیچ دیا ہوگا۔ اس لئے احناف نے کہا کہ ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے ظاہر ہے کہ قطعاً باطل ہے اس طرح کی بیع میں بہر حال معاملہ کی اصل سنگینی سے احناف بھی انکار نہیں کرتے لیکن قانونی حدود میں اسے بالکل رد بھی نہیں کرتے۔ یہ ملحوظ رہے کہ اگر اس طرز عمل سے کسی کو نقصان پہنچنے کا خطرہ نہ ہو بلکہ حالات سب کو معلوم ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

حَدَّثَنَا التَّیمِیُّ عَنْ اَبِیْ عُثْمٰنَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی مُحَفَّلَةً فَلْیَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا قَالَ وَنَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّی الْبُیُوْعِ

حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس کسی نے محفلہ (مصراۃ) کو خریدا ہو (اور اسے واپس کرنا چاہتا ہو تو) اس کے ساتھ ایک صاع بھی واپس کرنا چاہئے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے تجارتی قافلوں کی پیشوائی سے منع فرمایا تھا۔

(۲۰۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبِیْعُ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَّلَا تَلَقَّوا السِّلَعَ حَتّٰی یُهْبَطَ بِهَا اِلَی السُّوْقِ

۲۰۲۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص کسی دوسرے کی بیع میں مداخلت نہ کرے اور کوئی (بیچنے والے قافلوں کے) سامان کی طرف نہ بڑھے تا کہ وہ بازار میں آ جائیں۔

باب ۱۳۴۷۔ مُنْتَهَی التَّلَقِّی

۱۳۴۷۔ مقام پیشوائی کی حد۔

(۲۰۲۲) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِؓ قَالَ کُنَّا نَتَلَقَّی الرُّکْبَانَ فَنَشْتَرِیْ مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّبِیْعَهٗ حَتّٰی یَبْلُغَ بِهٖ سُوْقَ الطَّعَامِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا فِیْ اَعْلَی السُّوْقِ یُبَیِّنُهٗ حَدِیْثُ عُبَیْدِ اللّٰهِ

۲۰۲۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم قافلوں کے پاس خود ہی پہنچ جایا کرتے تھے اور (شہر میں پہنچنے سے پہلے ہی) ان سے غلہ خرید لیا کرتے تھے، لیکن نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم اسے غلہ کی منڈی میں پہنچنے سے پہلے خریدیں۔ ابو عبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ یہ منڈی (مدینے کے) بازار کے آخری سرے پر تھی، اس کی وضاحت عبداللہ کی حدیث کرتی ہے۔

(۲۰۲۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِؓ قَالَ کَانُوْا یَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِیْ اَعْلَی السُّوْقِ فَیَبِیْعُوْنَهٗ فِیْ مَکَانِهِمْ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعُوْهُ فِیْ مَکَانِهٖ حَتّٰی یَنْقُلُوْهُ

۲۰۲۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ بازار کے سرے پر غلہ خریدتے اور وہیں بیچنے لگتے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ (خریدے ہوئے غلہ کو) منتقل کرنے سے پہلے کوئی وہیں بیچنا شروع کر دے۔

باب ۱۳۴۸۔ اِذَااشْتَرَطَ شُرُوْطًا فِی الْبَیْعِ لَا تَحِلُّ

۱۳۴۸۔ جب کسی نے بیع میں ایسی شرطیں لگائیں جو جائز نہیں تھیں۔

(۲۰۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْنِیْ بُرِیْرَةُ فَقَالَتْ کَاتَبْتُ اَهْلِیْ عَلٰی تِسْعِ اَوَاقٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اَوْقِیَةٌ فَاَعِیْنِیْنِیْ فَقُلْتُ اِنْ

۲۰۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے پاس بریرہ رضی اللہ عنہا (جو اس وقت تک باندی تھیں) آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ

اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَاَبَوْا عَلَيْهَا فَجَآءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْآ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْ عَآئِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَآئِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَابَالُ رِجَالٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاكَانَ مِنْ شَرْطٍ لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَآءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

چاندی پر مکاتبت ❶ کر لی ہے۔ شرط یہ ٹھہری ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ چاندی انہیں دیا کروں گی، اب آپ بھی میری کچھ مدد کیجئے۔ اس پر میں نے ان سے کہا کہ اگر تمہارے مالک یہ پسند کریں کہ متعینہ مقدار میں ان کے لئے (ابھی) مہیا کر دوں اور تمہاری ولاء ❷ میرے ساتھ قائم ہو جائے تو میں ایسا بھی کر سکتی ہوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی تجویز ان کے سامنے رکھی۔ لیکن انہوں نے اس سے انکار کیا۔ ❸ پھر بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے یہاں سے واپس آئیں تو رسول اللہ ﷺ (عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں) بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ میں نے تو صورت آپ کی ان کے سامنے رکھی تھی لیکن وہ نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ ولاء تو ہمارے ہی ساتھ رہے گی۔ آنحضور ﷺ نے بات سنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کو حقیقت حال کی خبر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بریرہ کو تم لے لو اور انہیں ولاء کی شرط لگانے دو۔ ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ پھر نبی کریم ﷺ اٹھ کر لوگوں کے مجمع میں تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ امابعد: ایسے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ (خرید و فروخت میں) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کتاب اللہ میں کوئی اصل نہیں ہے۔ جو بھی شرط ایسی لگائی جائے گی جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ٹھہرے گی، خواہ ایسی سو شرطیں کیوں نہ لگا لو۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بہت صحیح اور حق ہے اور اللہ کی شرط بہت مضبوط ہے، ولاء تو اسی کی ہوتی ہے

---

❶ مکاتبت کے متعلق پہلے بھی آ چکا ہے کہ غلام، اپنے آقا سے طے کرے کہ اتنی مدت میں وہ اس قدر سامان یا روپیہ وغیرہ اسے دے گا اور اس شرط کو پوری کرنے کی صورت میں آزاد ہو جائے گا۔ تو اگر اس نے شرط پوری کر دی تو وہ قانوناً اب غلام نہیں بلکہ آزاد ہو جاتا ہے بریرہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے مالکوں سے اسی طرح کی صورت کی تھی جس کا ذکر انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا ہے۔ ❷ غلام اور آقا کے درمیان ایک تعلق آقائیت اور غلامی کا ہوتا ہے۔ لیکن اگر غلام آزاد ہو جائے تو اسلام اس تعلق کو، کوئی غلط اور بری شکل اختیار کرنے سے بچانے کے لئے یہ ہدایت کرتا ہے کہ غلام اور آقا اپنے تعلقات بالکل نہ ختم کر لیں بلکہ بھائی چارہ کا تعلق قائم رکھیں یہ اگر چہ رشتہ اور خون کے تعلق کی طرح نہیں ہے لیکن اس میں بھی ایک کے دوسرے پر کچھ حقوق ہوتے ہیں جن کی رعایت جانبین کو کرنی پڑتی ہے اسی کا نام ولاء ہے، اسلام نے غلامی کی صورتوں میں بھی اصلاح کر کے، اس میں کسی قسم کے بھی ظلم و زیادتی کی بڑی سختی کے ساتھ ممانعت کر دی ہے۔ غلامی اور آقائیت کے تصور کو مٹا کر ایک کو دوسرے سے قریب کرنے کی کوشش کی ہے اور غلام کو آزاد بنانے کی زیادہ سے زیادہ ہمت افزائی کی ہے غلام عموماً گھر سے بے گھر ہوتے ہیں اس لئے جب وہ آزاد ہوں تو اب ان کے بھائی بند ان کے قدیم مالک ہی ہوں گے عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو صورت رکھی تھی اس کی رو سے پہلے وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید رہی تھیں اور پھر انہیں آزاد کر دینا چاہتی تھیں۔ گویا اب مکاتبت کی پہلی شکل نہیں رہی کہ اس میں تو نو سال کی مدت درکار تھی اب ان کی آزادی کے لئے، بلکہ اب تو معاملہ یہ تھا کہ اصل مالکوں سے عائشہ رضی اللہ عنہا انہیں خرید کر آزاد کرنا چاہتی تھیں اس لئے قانونی طور پر ولاء انہیں کے ساتھ قائم ہونی چاہئے تھی۔ ❸ یعنی صورت تو انہیں منظور تھی لیکن یہ شرط منظور نہیں تھی کہ ولاء عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ قائم ہو، جیسا کہ اس سے پہلے کی روایتوں میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

جو آزاد کرے۔

(۲۰۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَآئِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ وَلَآءَ هَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

۲۰۲۵۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ ایک باندی کو خرید کر آزاد کر دیں، لیکن ان کے مالکوں نے کہا کہ ہم انہیں اس شرط پر آپ کو بیچ سکتے ہیں کہ ان کی ولاء ہمارے ساتھ رہے۔اس کا ذکر جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس شرط کی وجہ سے تم قطعاً نہ رکو، ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ ❶

باب ۱۳۴۹. بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

۱۳۴۹۔کھجور کی بیع کھجور کے بدلہ۔

(۲۰۲۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّاهَاءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ

۲۰۲۶۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن اوس نے، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، گیہوں کو گیہوں کے بدلہ میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔ جو کو جو کے بدلہ میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔اور کھجور کو کھجور کے بدلہ میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔ ❷

باب ۱۳۵۰. بَيْعِ الزَّبِيْبِ بِالزَّبِيْبِ وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

۱۳۵۰۔زبیب کی بیع زبیب کے بدلہ میں اور غلہ کی بیع غلہ کے بدلہ میں۔

۲۰۲۷. حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَّ بَيْعُ الزَّبِيْبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا

۲۰۲۷۔ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا تھا، مزابنہ، کھجور کو کھجور کے بدلہ میں ناپ کر اور زبیب (خشک انگور یا انجیر) کو زبیب کے بدلہ میں ناپ کر بیچنے کو کہتے ہیں۔

(۲۰۲۸) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّا فِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَا بَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ

۲۰۲۸۔ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے اور ان سے نافع نے، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا تھا۔انہوں نے

---

❶ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر بیع کے ساتھ فاسد اور ایسی شرطیں لگادی جائیں جو خرید و فروخت کے شرعی اصول کے خلاف ہوں تو سرے سے بیع ہی نہیں ہوتی، لیکن اس میں ایک شرط اور لگاتے ہیں کہ متعاقدین یا خود مبیع کو اس شرط سے کوئی فائدہ پہنچتا ہو، کیونکہ اگر بے فائدہ اور مہمل شرط لگادی جائے تو اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیع تو ہو جائے گی اور شرط فاسد پر عمل نہیں کیا جائے۔ احناف کہتے ہیں کہ یہ ایک جزوی واقعہ ہے۔حدیث میں ضابطہ یہ آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''بیع کے ساتھ شرط لگانے سے منع فرمایا ہے'' اس لئے احناف اسی حدیث پر جو اصول کے درجہ میں ہے عمل کرتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ پر مزید بحث آئندہ آئے گی جس سے صورتحال کی پوری طرح وضاحت ہو جائے گی۔ ❷ دو ہم جنس چیزوں کی اولا بدلی کے لئے یہ ضروری ہے کہ نقد ہو، ادھار ہونے کی صورت میں صحیح نہیں ہوگی بلکہ ایک طرح کا سود ہو جائے گا۔

اَنْ يَبِيعَ التَّمْرَ بِكَيْلٍ اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا

بیان کیا کہ مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کو ناپ کر اس شرط پر بیچے کہ اگر زیادہ نکلی (تو جتنی زیادہ ہوگی) وہ میری ہے اور اگر کم نکلی تو میں اسے بھر دوں گا۔ بیان کیا کہ مجھ سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے عرایا کی اجازت دے دی تھی جو اندازے ہی سے بیع کی ایک صورت ہے۔

باب ۱۳۵۱ . بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ

(۲۰۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَدَعَانِيْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّيْ فَاَخَذَ الذَّهَبَ، يُقَلِّبُهَا فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَاْتِيَ خَازِنِيْ مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ

۱۳۵۱۔ جو کے بدلے جو کی بیع۔

۲۰۲۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، اور انہیں مالک بن اوس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہیں سو دینار بھنانے تھے (انہوں نے بیان کیا کہ) پھر مجھے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے بلایا اور ہم نے (اپنے معاملہ کی) بات چیت کی اور ان سے میرا معاملہ ہوگیا۔ وہ سونے (دینار) کو اپنے ہاتھ میں لے کر الٹنے پلٹنے لگے اور کہنے لگے کہ ذرا میرے خزانچی کو غابہ سے آلینے دو (تو میں تمہارے یہ دینار بھنا دوں گا) عمر رضی اللہ عنہ بھی ہماری بات سن رہے تھے، آپ نے فرمایا، جب تک تم ان سے (اپنے دینار کے عوض درہم یا کوئی چیز جس کا معاملہ ہوا ہوگا، لے نہ لو، ان سے جدا نہ ہونا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونا سونے کے بدلہ میں، اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے، گیہوں، گیہوں کے بدلے میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے، جو، جو کے بدلہ میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے، اور کھجور کھجور کے بدلہ میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتی ہے۔

باب ۱۳۵۲ . بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

(۲۰۳۰) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَاءٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَاءٍ وَّ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ، كَيْفَ شِئْتُمْ

۱۳۵۲۔ دینار کو دینار کے بدلہ میں ادھار بیچنا۔

۲۰۳۰۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں اسماعیل بن علیہ نے خبر دی کہا کہ مجھے یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سونا سونے کے بدلہ میں اس وقت تک نہ بیچو جب تک (دونوں طرف سے) برابر برابر نہ ہو، اسی طرح چاندی چاندی کے بدلہ میں اس وقت نہ بیچو جب تک دونوں طرف سے برابر نہ ہو، البتہ سونا چاندی کے بدلہ میں اور چاندی سونے کے بدلہ میں جس طرح چاہو بیچ سکتے ہو۔

باب ۱۳۵۳ . بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ

(۲۰۳۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيْ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ حَدَّثَنِيْ

۱۳۵۳۔ چاندی کی بیع چاندی کے بدلے میں۔

۲۰۳۱۔ ہم سے عبیداللہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھتیجے زہری نے حدیث بیان

سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ يَااَبَاسَعِيْدٍ مَاالَّذِىْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ فِى الصَّرْفِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَّالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلاً بِمِثْلٍ

کی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہ ابوسعید خدریؓ نے اسی طرح ایک حدیث آپ ﷺ کے حوالہ سے بیان کی تھی۔ ایک مرتبہ عبداللہ بن عمرؓ کی ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا اے ابوسعید! آپ رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے کونسی حدیث بیان کرتے ہیں؟ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حدیث بیع صرف سے متعلق ہے میں نے آپ ﷺ سے سنا تھا، فرماتے تھے کہ سونا سونے کے بدلہ میں برابر ہی بیچا جا سکتا ہے اور چاندی چاندی کے بدلہ میں برابر برابر ہی بیچی جا سکتی ہے۔

(۲۰۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ

۲۰۳۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونا سونے کے بدلے میں اس وقت تک نہ بیچو جب تک دونوں طرف سے برابر برابر نہ ہو، دونوں طرف سے کمی یا زیادتی کو روا نہ رکھو اور نہ ادھار کو نقد کے بدلے میں بیچو۔

باب ۱۳۵۴. بَيْعِ الدِّيْنَارِ بِالدِّيْنَارِ نَسَآءً

۱۳۵۴۔ دینار کو دینار کے بدلہ میں ادھار بیچنا۔

(۲۰۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَاصَالِحٍ الزَّيَّاتَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاسَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقُلْتُ لَهٗ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُوْلُهٗ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقُلْتُ سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ وَجَدْتَّهٗ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَا اَقُوْلُ وَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّىْ وَلٰكِنَّنِىْ اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَارِبًا اِلَّا فِى النَّسِيْئَةِ

۲۰۳۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی، انہیں ابو صالح زیات نے خبر دی، اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ دینار دینار کے بدلہ میں اور درہم درہم کے بدلہ میں (بیچا جا سکتا ہے) اس پر میں نے ان سے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تو اس کی اجازت نہیں دیتے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا کہ آپ نے یہ نبی کریم ﷺ سے سنا تھا یا کتاب اللہ میں آپ نے اسے پایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ان میں سے کسی بات کا میں مدعی نہیں ہوں۔ رسول اللہ ﷺ (کی احادیث) کو آپ لوگ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، البتہ مجھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (کہ مذکورہ صورتوں میں) سود صرف ادھار کی صورت میں ہوتا ہے۔

باب ۱۳۵۵. بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيْئَةً

۱۳۵۵۔ چاندی کی بیع سونے کے بدلہ میں ادھار۔

(۲۰۳۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ سَاَلْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا یَقُوْلُ هٰذَا خَیْرٌ مِّنِّیْ فَكِلَاهُمَا یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَیْنًا

۲۰۳۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابوالمنہال سے سنا، انہوں نے بیان کیا میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بیع صرف کے متعلق پوچھا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کے متعلق فرمایا کہ یہ بہتر ہیں، پھر دونوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے قرض کی صورت میں بیچنے سے منع فرمایا تھا۔

باب ۱۳۵۶ . بَیْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ یَدًا بِیَدٍ

۱۳۵۶۔ سونا چاندی کے بدلے میں نقد بیچنا۔

(۲۰۳۵) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَیْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ وَّاَمَرَنَا اَنْ نَّبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَیْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَیْفَ شِئْنَا

۲۰۳۵۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبادہ بن عوام نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے چاندی، چاندی کے بدلے میں اور سونا سونے کے بدلے میں بیچنے سے منع فرمایا تھا الا یہ کہ برابر برابر ہو (تو اس کی اجازت تھی) اور ہمیں حکم تھا کہ سونا، چاندی کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدیں، اسی طرح چاندی، سونے کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدیں۔ ❶

باب ۱۳۵۷ . بَیْعِ الْمُزَابَنَةِ وَهِیَ بَیْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَبَیْعُ الزَّبِیْبِ بِالْكَرْمِ وَبَیْعِ الْعَرَایَا قَالَ اَنَسٌ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

۱۳۵۷۔ بیع مزابنہ یہ خشک کھجور کی بیع درخت پر لگی ہوئی کھجور کے بدلے میں اور خشک انگور کی بیع تازہ انگور کے بدلے میں ہے اور بیع عریہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا تھا۔ ❷

(۲۰۳۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ

۲۰۳۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے

❶ یعنی سونا، سونے کے بدلہ یا چاندی، چاندی کے بدلہ۔ جب لین دین برابر ہو اور کسی طرف سے زیادتی یا کمی نہ ہو تو جائز ہے، البتہ اگر متعاقدین میں سے کسی نے ان صورتوں میں ادھار کیا تو یہ سود ہو جاتا ہے، اس کی چلتی ہوئی صورت آج کل اور خود آنحضور ﷺ کے زمانہ کے مشرکین میں یہ رائج تھی کہ مثلاً کسی کا کسی پر قرض چاہیے اور مقروض کو ایک متعین مدت میں قرض چکانا ہے، اتفاق سے وہ نہیں کر سکا، قرض خواہ سے کہ مدت اور بڑھا دیتا ہوں، لیکن روپے اتنے زیادہ دینے پڑیں گے۔ گویا اس نے اس طرح روپے کی بیع زیادتی کے ساتھ ادھار کر لی اس میں چونکہ ایک فریق کا بہت نقصان ہوتا ہے، اس لئے شریعت نے منع کر دیا۔ اصل سود تو یہی ہے لیکن شریعت نے نقد کی صورت میں درہم درہم کے بدلے میں دینار، دینار کے بدلے میں بیچنے۔ ❷ کھجور عموماً ناپ کر بکتی ہے، اس لئے مالکان اس صورت میں جو کھجور دیتے تھے وہ ناپ ہی کر دیتے، لیکن ظاہر ہے کہ درخت کی کھجوروں کو ناپا نہیں جا سکتا تھا۔ اسلام نے اس صورت کی صرف اس خیال سے اجازت دی کہ اس میں فقیر اور محتاج کا بھی فائدہ تھا کہ زیادہ دنوں تک انہیں انتظار نہیں کرنا پڑتا تھا اور باغ کا مالک بھی باغ کی طرف سے مطمئن ہو جاتا تھا۔ پھر یہ کہ بیع بھی نہیں تھی، صرف ہبہ کی ایک صورت تھی۔ دوسرے ائمہ کے اقوال کچھ اس سے مختلف منقول ہیں، لیکن لغت سے حنفیہ کی ہی تائید ہوتی ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ایک اثر میں بعینہ احناف ہی مسلک مذکور ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی اس باب میں اس لئے زیادہ اہمیت ہے کہ وہ انصاری تھے اور اس لئے اس طرح کے معاملات سے زیادہ باخبر تھے، کیونکہ کھجور کے باغات کا رواج مدینہ میں زیادہ تھا اور انصار ہی یہ کام کرتے تھے۔

قَيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ
نْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
لَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَصَلَاحُه‘
لا تَبِيْعُوْا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ سَالِمٌ وَّ اَخْبَرَنِیْ
بْدُاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
لّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی بَيْعِ الْعَرِيَّةِ
رُّطَبِ اَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِی غَيْرِه

حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھل (درخت پر) جب تک قابل انتفاع نہ ہو جائیں، انہیں نہ بیچو۔ درخت پر لگی ہوئی کھجور کو، خشک کھجور کے بدلے میں نہ بیچو، سالم نے بیان کیا مجھے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بعد میں رسول اللہ ﷺ سے بیع عریہ کی، تر یا خشک کھجور کے بدلہ میں، اجازت دے دی تھی لیکن اس کے سوا کسی صورت کی اجازت نہیں دی تھی۔

۲۰۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا
لِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
هِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ
لْمُزَابَنَةُ اشْتِرَآءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلاً وَّبَيْعُ الْكَرْمِ
زَّبِيْبِ كَيْلًا

۲۰۳۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا تھا، مزابنہ درخت پر لگی ہوئی کھجور کی ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے ناپ کر اور درخت کے انگور کو خشک انگور کے بدلے میں ناپ کر بیچنے کو کہتے ہیں۔

۲۰۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا
كٌ عَنْ دَاو‘دَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ
لٰی ابْنِ اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ
وْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ
مُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَآءُ الثَّمَرِ بِا لتَّمْرِ فِی
رُسِ النَّخْلِ

۲۰۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں داؤد بن حصین نے، انہیں ابن ابی احمد کے مولیٰ ابوسفیان نے اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع کیا تھا۔ مزابنہ درخت کی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے میں خریدنے کو کہتے تھے۔

۲۰۳۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنِ
يْبَانِیِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى النَّبِیُّ
ی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَا قَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

۲۰۳۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث ان کی۔ ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا تھا۔

۲۰۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
كٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ
وْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ لِصَاحِبِ
يَّةِ اَنْ يَّبِيْعَهَا بِخَرْصِهَا

۲۰۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے صاحب عریہ کو اس کی اجازت دی تھی کہ تخمینے سے بیچے۔

۱۳۵۸۔ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلٰى رُءُ وْسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۱۳۵۸۔ درخت پر پھل، سونے اور چاندی کے بدلے بیچنا۔

۲۰۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ
بٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ وَّاَبِی الزُّبَيْرِ

۲۰۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں جریج نے خبر دی، انہیں عطاء اور ابوزبیر نے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمَرِ حَتّٰى يَطِيْبَ وَلَايُبَاعُ شَيْئٌ مِّنْهُ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا

اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور، پکنے سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا اور یہ کہ اس میں سے ذرہ برابر بھی درہم و دینار کے سوا کسی اور چیز کے بدلے نہ بیچی جائے، البتہ عریہ کا اس سے استثناء کیا تھا۔

(۲۰۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَّسَاَلَهٗ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ الرَّبِيْعِ اَحَدَّثَكَ دَاوٗدُ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِىْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِىْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْدُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ قَالَ نَعَمْ

۲۰۴۲۔ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک سے سنا، ان سے عبیداللہ بن ربیع نے پوچھا تھا کہ کیا آپ سے داؤد نے سفیان واسطہ سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم ﷺ نے پانچ وسق یا اس سے کم میں بیع عریہ کی اجازت دی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

(۲۰۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَاسُفْيٰنُ قَالَ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ اَبِىْ حَثْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِى الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَا كُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا وَّقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً اُخْرٰى اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِى الْعَرِيَّةِ يَبِيْعُهَا اَهْلُهَا بِخَرْصِهَايَا كُلُوْنَهَا رُطَبًا قَالَ هُوَ سَوَآءٌ قَالَ سُفْيٰنُ فَقُلْتُ لِيَحْيٰى وَاَنَا غُلَامٌ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِىْ بَيْعِ الْعَرَايَا فَقَالَ وَمَا يُدْرِىْ اَهْلُ مَكَّةَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَرْوُوْنَهٗ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّمَا اَرَدْتُّ اَنَّ جَابِرًامِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قِيْلَ لِسُفْيَانَ وَلَيْسَ فِيْهِ نَهْىٌ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَصَلَاحُهٗ قَالَ لَا

۲۰۴۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے بشیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے درخت پر لگی ہوئی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع کیا تھا، البتہ عریہ کی آپ نے اجازت دی تھی کہ تخمینہ سے یہ بیع کی جاسکتی ہے اور اس کے کرنے والے کو کھجور ہی ملے گی. سفیان نے دوسری مرتبہ یہ روایت بیان کی تھی، لیکن آنحضور ﷺ نے عریہ کی اجازت دی تھی کہ اندازہ سے یہ بیع کی جاسکتی ہے، کھجور ہی کے بدلے میں، دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یحییٰ سے پوچھا، اس وقت میں ابھی کم عمر تھا کہ مکہ کے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عریہ کی اجازت دی تھی، تو انہوں نے پوچھا کہ اہل مکہ کو یہ کس طرح معلوم ہوا؟ میں نے کہا کہ وہ لوگ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اس پر وہ خاموش ہو گئے، سفیان نے کہا کہ میری مراد اس سے یہ تھی کہ جابر رضی اللہ عنہ مدینہ ہی کے باشندے تھے (اس لئے ان باتوں کو خوب جانتے رہے ہوں گے) سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا ان کی حدیث میں یہ نہیں تھا کہ نبی کریم ﷺ نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھل بیچنے کی ممانعت کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

باب ۱۳۵۹. تَفْسِيْرِ الْعَرَايَا وَقَالَ مٰلِكٌ اَلْعَرِيَّةُ اَنْ يُّعْرِىَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ ثُمَّ يَتَاَذّٰى بِدُخُوْلِهٖ عَلَيْهِ فَرُخِّصَ لَهٗ اَنْ يَّشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ وَّقَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ اَلْعَرِيَّةُ لَاتَكُوْنُ اِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا

۱۳۵۹۔ عریہ کی تفسیر مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عریہ یہ ہے کہ کوئی شخص (کسی باغ کا مالک اپنے باغ میں) دوسرے شخص کو کھجور کا درخت دے (ہبہ کے طور پر) پھر اس شخص کا باغ میں آنا اسے اچھا نہ معلوم ہو، تو اس صورت میں رسول اللہ ﷺ نے اس کی اجازت دی کہ وہ شخص ٹوٹی

بِيَدٍ لَّاتَكُوْنُ بِالْجِزَافِ وَمِمَّا يُقَوِّيْهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ بِالْاَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَتِ الْعَرَايَا اَنْ يُّعْرِىَ الرَّجُلُ فِيْ مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيْدُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ اَلْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوْهَبُ لِلْمَسَاكِيْنِ فَلَايَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّنْتَظِرُوْا بِهَا رُخِّصَ لَهُمْ اَنْ يَّبِيْعُوْهَا بِمَاشَآءُوْا مِنَ التَّمْرِ

ہوئی کھجور کے بدلے میں اپنا درخت (جسے وہ ہبہ کر چکا تھا) خرید سکتا ہے۔ ❶ ابن ادریس (امام شافعی) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عریہ اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب کھجور ناپ کر ہاتھوں ہاتھ دے دی جائے اور اٹکل سے نہ دی جائے۔ اس کی تقویت سہل بن ابی حثمہ کے قول سے بھی ہوتی کہ وسق سے ناپ کر (کھجور دی جائے گی) ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث میں نافع کے واسطہ سے بیان کیا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ عریہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں کھجور کے ایک یا دو درخت کسی کو ہبہ کر دے۔ یزید نے سفیان بن حسین کے واسطہ سے بیان کیا کہ عریہ اس کھجور کے درخت کو کہتے تھے جو مسکینوں کو بطور ہبہ دیا جاتا تھا لیکن وہ کھجور کے پکنے کا بھی انتظار نہیں کر سکتے تھے (اپنی مسکنت کی وجہ سے) تو انہیں آنحضور ﷺ نے اس کی اجازت دی کہ جس قدر کھجور کے عوض چاہیں اسے بیچ سکتے ہیں۔

(۲۰۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَآ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا قَالَ موسى بْنُ عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا نَخَلَاتٌ مَعْلُوْمَا تٌ يَاْتِيْهَا فَيَشْتَرِيْهَا

۲۰۴۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، انہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ کی اجازت دی تھی کہ اٹکل سے بیچی جا سکتی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ عریا، کھجور کے متعلق درختوں کو کہتے ہیں جنہیں خریدا جاتا ہے۔

باب ١٣٦٠. بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَصَلَاحُهَا وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍؓ قَالَ كَانَ النَّاسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُوْنَ لِلثِّمَارِ فَاِذَا جَدَّالنَّاسُ وَ حَضَرَتَقَا ضِيْهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ اِنَّهٗ اِذَا اَصَابَ الثَّمَرَ الدَّمَانُ اَصَابَهٗ مُرَاضٌ اَصَابَهٗ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَّحْتَجُّوْنَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهٗ الْخُصُوْمَةُ فِيْ ذٰلِكَ فَاَمَّا لَافَلَا تَتَبَايَعُوْا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُوْرَةِ يُشِيْرُبِهَا لِكَثْرَةِ

۱۳۶۰۔ پھلوں کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا۔ لیث نے ابوزناد کے واسطہ سے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر، بنو حارثہ کے سہل بن ابی حثمہ انصاری ... حدیث نقل کرتے تھے اور وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں لوگ پھلوں کی خرید و فروخت کرتے تھے۔ (یعنی درختوں پر پکنے سے پہلے) پھر جب پھل توڑنے کا وقت آتا اور مالک قیمت کا) تقاضا کرنے آتے تو خریدار یہ عذر کرنے لگتے کہ پہلے ہی خوشوں میں بیماری لگ گئی تھی (دمان) اس لئے پھل بھی خراب ہو گئے (مراض) اور قشام بھی ہو گیا (یعنی ایسی بیماری کہ پھل بہت کم آئے) اسی طرح مختلف آفتوں کو بیان کر کے مالکوں کے ساتھ جھگڑتے (تا کہ قیمت میں کمی کرالیں) جب رسول اللہ ﷺ کے پاس اس طرح کے مقدمات بکثرت پہنچنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اس طرح

❶ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک تفسیر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح منقول ہے جیسا کہ اس ترجمہ سے بھی واضح ہے۔ فرق یہ ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں یہ ایک بیع وشراء ہی کی صورت ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں اس کی حیثیت صرف ہبہ کی ہے۔

خُصُوْمَتِهِمْ وَ اَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَمْ یَکُنْ یَبِیْعُ ثِمَارَ اَرْضِهٖ حَتّٰی یَطْلُعَ الثُّرَیَّا فَیَتَبَیَّنَ الْاَصْفَرُ مِنَ الْاَحْمَرِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ رَوَاهُ عَلِیُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حُکَّامٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَکَرِیَّآءَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ زَیْدٍ

کے جھگڑے ختم نہیں ہو سکتے تو تم لوگ بھی قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو نہ بیچا کرو گے۔ گویا مقدمات کی کثرت کی وجہ سے یہ آپ نے مشورہ دیا تھا۔ خارجہ بن زید بن ثابت نے مجھے خبر دی کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے باغ کے پھل اس وقت تک نہیں بیچتے تھے جب تک ثریا❶ نہ طلوع ہو جاتا اور زردی اور سرخی ظاہر نہ ہو جاتی۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ اس کی روایت علی بن بحر نے بھی کی ہے کہ ہم سے حکام نے حدیث بیان کی۔ ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے، ان سے ابوالزناد نے ان سے عروہ نے اور ان سے سہل بن سعد نے۔

(۲۰۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَی الْبَآئِعَ وَالْمُبْتَاعَ

۲۰۴۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع کیا تھا۔ آپ کی ممانعت بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو تھی۔

(۲۰۴۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتّٰی تَزْهُوَ قَالَ اَبُوْ عَبْدُاللّٰهِ یَعْنِیْ حَتّٰی تَحْمَرَّ

۲۰۴۶۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں حمید طویل نے خبر دی اور انہیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے پکنے سے پہلے درخت پر کھجور کو بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ (حتی تزھو سے) مراد یہ ہے کہ جب تک سرخ نہ ہو جائیں۔

(۲۰۴۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَلِیْمِ بْنِ حَیَّانَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ ابْنُ مِیْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰی تُشَقِّحَ فَقِیْلَ مَاتُشَقِّحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَیُؤْکَلُ مِنْهَا

۲۰۴۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم بن حیان نے، ان سے سعید بن مینا نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو ''تشقح'' سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا۔ پوچھا گیا کہ تشقح کسے کہتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ مائل بسرخی یا مائل بزردی ہونے کو کہتے ہیں کہ اسے کھایا جا سکے۔

باب ۱۳۶۱. بَیْعِ النَّخْلِ قَبْلَ اَنْ یَّبْدُوَ صَلَاحُهَا

۱۳۶۱۔ کھجور کے باغ، قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا۔

(۲۰۴۸) حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ الْهَیْثَمِ حَدَّثَنَا مُعَلًّی حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ بَیْعِ

۲۰۴۸۔ ہم سے علی بن ہیثم نے حدیث بیان کی، ان سے معلی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں حمید نے خبر دی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے

❶ عرب ایسے مواقع پر جب کسی ستارہ کے طلوع کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد صبح کے وقت طلوع سے ہوتی ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ثریا کا طلوع اساڑھ میں ہوتا تھا۔ عرب کہتے تھے کہ جب ثریا طلوع ہو جاتا ہے تو پھلوں پر آفات نہیں آتیں وہ اس میں یہاں تک کہتے تھے کہ دنیا کے تمام مقامات میں پھلوں پر آفات کا سلسلہ طلوع ثریا کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ بہر حال عرب میں یہ وہ موسم ہے جب کھجور اچھی طرح پک جاتی تھی اور پھلوں پر جو آفات آتی ہیں اور جن بیماریوں سے وہ درخت خراب ہو جاتے ہیں اب ان کا سلسلہ قطعاً بند ہو جاتا تھا۔

الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَعَنِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ قِيلَ وَمَا يَزْهُوَ قَالَ يَحْمَارُّ اَوْيَصْفَارُّ

قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا تھا اور کھجور کے باغ ''زہو'' سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ زہو کسے کہتے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ مائل بسرخی یا مائل بہ زردی ہونے کو کہتے ہیں۔

باب ۱۲۶۲ . اِذَابَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ اَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ

۱۲۶۲۔ اگر کسی نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے ہی پھل بیچے اور ان پر کوئی آفت آئی تو نقصان بیچنے والے کو بھرنا پڑے گا۔

(۲۰۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ فَقِيْلَ لَهٗ وَمَا تُزْهِيْ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَاْخُذُاَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَصَلَاحُهٗ ثُمَّ اَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ مَااَصَابَهٗ عَلٰى رَبِّهٖ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَتَبَايَعُوْا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَصَلَاحُهَا وَلَاتَبِيْعُوْا التَّمَرَ بِالتَّمَرِ

۲۰۴۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں حمید نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کو ''زہو'' سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا، ان سے پوچھا گیا کہ زہو کسے کہتے ہیں تو جواب دیا کہ سرخ ہونے کو۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں بتاؤ (پکنے سے پہلے ہی اگر باغ بیچ دیئے جایا کریں اور) اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھلوں پر کوئی آفت آجائے تو تم اپنے بھائی کا مال آخر کس چیز کے بدلے لوگے؟ لیث نے کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے اگر قابل انتفاع ہونے سے پہلے ہی پھل خریدے (درخت پر) پھر ان پر کوئی آفت آگئی تو جتنا نقصان ہوا ہے وہ سب اصل مالک کو بھرنا پڑے گا۔ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو نہ بیچو اور نہ درخت کی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے بیچو۔

باب ۱۲۶۳ . شِرَآءِ الطَّعَامِ اِلَى اَجَلٍ

۱۲۶۳۔ ایک مدت متعین کے قرض پر غلہ خریدنا۔

(۲۰۵۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ فَرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ

۲۰۵۰۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی۔ ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے ابراہیم کے سامنے قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر ہم سے اسود کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم ﷺ نے متعین مدت کے قرض پر ایک یہودی سے غلہ خریدا تھا اور اپنی زرہ اس کے یہاں گروی رکھی تھی۔

باب ۱۲۶۴ . اِذَآ اَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِّنْهُ

۱۲۶۴۔ اگر کوئی کھجور، اس سے اچھی کھجور کے بدلے میں بیچنا چاہے۔

(۲۰۵۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

۲۰۵۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمان نے، ان سے سعید بن میسب نے، ان

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ٍالْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلٰی خَیْبَرَ فَجَاءَ هٗ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَا خُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلٰثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیْبًا

سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں ایک شخص کو عامل بنایا (زکوٰۃ وصدقات وصول کرنے کے لئے) وہ صاحب (زکوٰۃ وغیرہ وصول کر کے) عمدہ قسم کی کھجوریں لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجور اسی طرح کی تھیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، بخدا رسول اللہ! ہم تو اسی طرح کی ایک صاع کھجور (اس سے گھٹیا درجہ کی) دو صاع دے کر لیتے ہیں اور دو صاع، تین صاع کے بدلہ میں لیتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو، البتہ کھجور کو دراہم کے بدلہ میں بیچ کر، ان دراہم سے اچھی قسم کی کھجور خرید سکتے ہو۔

باب ۱۳۶۵ . مَنْ بَاعَ نَخْلاً قَدْ اُبِّرَتْ اَوْ اَرْضًا مَزْرُوْعَةً اَوْ بِاِجَارَةٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ لِیْ اِبْرَاهِیْمُ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْكَةَ یُخْبِرُ عَنْ نَّافِعٍ مَّوْلَی ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَیُّمَا نَخْلٍ بِیْعَتْ قَدْ اُبِّرَتْ لَمْ یُذْكَرِ الثَّمَرُ فَالثَّمَرُ لِلَّذِیْ اَبَّرَهَا وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ سَمّٰی لَهٗ نَافِعٌ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ

۱۳۶۵۔ جس نے تابیر ❶ کئے ہوئے کھجور کے درخت بیچے اور فصل لگی ہوئی زمین بیچی یا اجارہ پر دیا ابوعبداللہ (مصنف) نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے بیان کیا، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولی نافع کے واسطہ سے خبر دیتے تھے کہ جو بھی کھجور کا درخت تابیر کے بعد بیچا جائے اور بیچتے وقت پھلوں کا کوئی ذکر نہ ہوا ہو تو پھل اسی کے ہوں گے جس نے تابیر کی ہے (یعنی سابقہ مالک کے) غلام اور کھیت کا بھی یہی حال ❷ ہے۔ نافع نے ان تینوں چیزوں کا نام لیا تھا۔

(۲۰۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَآئِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

۲۰۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر کسی نے کھجور کے ایسے درخت بیچے ہوں جن کی تابیر کی جا چکی تھی تو اس کا پھل بیچنے والے ہی کی ملکیت میں رہتا ہے۔ البتہ اگر خریدنے والے نے شرط لگا دی ہو (کہ پھل سمیت یہ بیع ہو رہی ہے تو پھل بھی خریدار کی ملکیت میں آ جاتے ہیں)۔

باب ۱۳۶۶ . بَیْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَیْلًا

۱۳۶۶۔ کھیتی کو غلہ کے بدلے ناپ کر بیچنا۔

---

❶ کھجور کے درخت بعض اپنے اقسام میں نر ہوتے تھے اور بعض مادہ، مدینہ میں یہ عام رواج تھا کہ مادہ کھجور کا خوشہ کھول کر اس میں نر کھجور کا پیوند لگاتے تھے۔ اسی کو تابیر کہتے ہیں۔ ان کا خیال یہ تھا کہ اس سے پھل زیادہ آتا ہے۔ ❷ یعنی اگر کوئی شخص اپنا مال بیچے تو بیچتے وقت جتنا مال اس کے پاس تھا وہ سب بیچنے والے کا ہوگا۔ کیونکہ اس وقت تک غلام اس کی ملکیت میں تھا۔ فصل لگی ہوئی زمین کوئی بیچا اور بیچتے وقت فصل کا کوئی ذکر نہ آیا ہو تو فصل اس بیچنے والے ہی کی ہوگی۔ تابیر کے متعلق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اگر تابیر کسی نے بھی نہ کی ہو اور پھل آنے پر درخت بیچے ہوں تو پھل بیچنے والے ہی کی ملکیت میں سمجھا جائے گا۔ حدیث میں اس سلسلے میں اگرچہ تابیر کا لفظ خاص طور پر آیا ہے۔ لیکن امام صاحب کہتے ہیں کہ وہ ایک قید اتفاقی ہے، دوسری صورت یہ ہے کہ بیچتے وقت بیع میں پھل کو بھی شامل کر لیا گیا تو ظاہر ہے کہ اب بیچنے والے کی ملکیت کا اس پر کوئی سوال ہی نہیں رہتا۔

۲۰۵۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
الَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
مُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ
يْلًا وَّاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا اَوْ كَانَ
رْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ وَّ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ

۲۰۵۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مزابنہ ❶ سے منع فرمایا تھا۔ یعنی باغ کے پھلوں کو، اگر وہ کھجور ہیں، ٹوتی ہوئی کھجور کے بدلے ناپ کر بیچا جائے اور اگر انگور ہیں تو اسی خشک انگور کے بدلے ناپ کر بیچا جائے اور اگر وہ کھیتی ہے تو ناپ کر غلہ کے بدلے بیچا جائے۔ آنحضور ﷺ نے ان تمام قسموں کی خرید و فروخت سے منع کیا تھا۔

ب ۱۳۶۷. بَيْعِ النَّخْلِ بِاَصْلِهٖ

۱۳۶۷۔ کھجور کے درخت کی بیع۔

۲۰۵۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
فِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَهَا فَلِلَّذِيْ اَبَّرَ
مَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بھی کسی کھجور کے درخت ہی کو بیچ دیا تو (اس موسم کا) پھل اسی کا ہوتا ہے جس نے تابیر کی ہو، لیکن اگر خریدار نے پھلوں کی بھی شرط لگادی (تو پھل بھی) اسی کے ہو جائیں گے۔

اب ۱۳۶۸. بَيْعِ الْمُحَاضَرَةِ

۱۳۶۸۔ بیع محاضرہ۔

۲۰۵۵) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ
نُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ
بِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ
الَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
مُحَاقَلَةِ وَالْمُحَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ
الْمُزَابَنَةِ

۲۰۵۵۔ ہم سے اسحاق بن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اسحاق ابن ابی طلحہ انصاری نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے محاقلہ، محاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا تھا۔ ❷

۲۰۵۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ
بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۵۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان

---

❶ اس طرح کی احادیث میں مزابنہ سے منع کیا گیا ہے۔ پہلے بھی متعدد روایتوں میں آ چکی ہیں۔ مزابنہ یا محاقلہ وغیرہ سے روکنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ایک طرف ناپ یا تول کر غلہ، کھجور یا انگور دیا جارہا ہے اور دوسری طرف محض تخمینہ ہے، شریعت نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ خرید و فروخت میں ہر بات اور معاملہ کا ہر گوشہ پوری وضاحت اور صفائی کے ساتھ سامنے لانا چاہئے کہ کسی تردد اور شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے اور اس طرح کی خرید و فروخت میں دھوکے اور کسی فریق کو بھی نقصان کے واضح احتمالات رہتے ہیں، اس لئے اس سے منع کر دیا گیا۔ خرید و فروخت سے متعلق جتنی احادیث گذر رہی ہیں ان تمام میں قاری بڑی وضاحت کے ساتھ یہ محسوس کرے گا کہ سب سے زیادہ زور شریعت نے صفائی معاملہ پر دیا ہے تا کہ کوئی دھوکا اور نقصان نہ اٹھائے لیکن بہر حال نفع حاصل کرنے سے شریعت نہیں روکتی۔ خرید و فروخت کی ہی اس لئے جاتی ہے کہ اس سے کچھ نفع حاصل ہو، البتہ کسی کو دھوکہ دینے یا نقصان پہنچانے سے روکا ہے۔ عرب میں خرید و فروخت کے بہت سے غلط طریقے رائج تھے۔ ❷ محاضرہ، پکنے سے پہلے فصل کو کھیت ہی میں بیچنے کا نام ہے۔ محاقلہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ کی صورتوں کی تفصیل اس سے پہلے گذر چکی ہے۔

نهى عن بيع الثمر بالتمر حتى تزهو فقلنا لانس مازهوها قال تحمرُّ وتصفرُّ ارايت ان منع الله الثمرة بم تستحل مال اخيك

کیا کہ نبی کریم ﷺ نے درخت کو کھجور کے زھو سے پہلے ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے میں بیچنے سے منع کیا تھا۔ ہم نے پوچھا کہ زھو کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ ہے کہ سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے۔ تمہیں بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھل پر کوئی آفت آ گئی تو کس چیز کے بدلے تمہارے بھائی (خریدار) کا مال تمہارے لئے حلال ہوگا؟

باب ۱۳۶۹ . بيع الجمار واكله

۱۳۶۹۔ جمار کی بیع اور اس کا کھانا۔ ❶

(۲۰۵۷) حدثنا ابو الوليد هشام بن عبد الملك حدثنا ابو عوانة عن ابى بشر عن مجاهد عن ابن عمر قال كنت عند النبى صلى الله عليه وسلم وهو ياكل جمارا فقال من الشجر شجرة كالرجل المؤمن فاردت ان اقول هى النخلة فاذا انا احدثهم قال هى النخلة

۲۰۵۷۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالبشر نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ جمار تناول فرما رہے تھے۔ اسی دوران آپ ﷺ نے فرمایا کہ درختوں میں ایک درخت مرد مومن کی طرح ہے، میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ یہ کھجور کا درخت ہے، لیکن حاضرین میں، میں ہی سب سے چھوٹی عمر کا تھا اس لئے بڑوں کی مجلس میں بولنا خلاف ادب سمجھ کر خاموش رہا۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

باب ۱۳۷۰ . من اجرى امر الامصار على ما يتعارفون بينهم فى البيوع والاجارة والمكيال والوزن وسننهم على نياتهم ومذاهبهم المشهورة

وقال شريح للغزالين سنتكم بينكم ربحا وقال عبدالوهاب عن ايوب عن محمد لاباس العشرة باحد عشر وياخذ للنفقة ربحا وقال النبى صلى الله عليه وسلم لهند خذى ما يكفيك وولدك بالمعروف وقال تعالى ومن كان فقيرا فلياكل بالمعروف واكترى الحسن من عبدالله ابن مرداس حمارا فقال بكم قال بدانقين فركبه ثم جاء مرة اخرى فقال الحمار الحمار فركبه ولم يشارطه فبعث اليه بنصف درهم

۱۳۷۰۔ جن کے نزدیک ہر شہر کی خرید و فروخت، اجارہ اور ناپ تول میں اسی شہر کے متعارف طریقوں پر عمل کیا جائے گا اور ان کی نیتوں کا فیصلہ وہیں کے رسم و رواج اور تعامل کے مطابق ہوگا ❷ شریح رحمۃ اللہ علیہ نے سوت کاتنے والوں (کے ایک ایک جھگڑے میں ان سے) کہا تھا کہ نفع کے سلسلے میں تمہارے اپنے طریقے تم پر نافذ ہوں گے، عبدالوہاب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے اور ان سے محمد نے کہ دس کی چیز اگر گیارہ میں بیچے تو کوئی حرج نہیں اور لاگت پر نفع لے، نبی کریم ﷺ نے ہندہ (ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی جنہوں نے اپنے شوہر کی شکایت کی تھی کہ نان و نفقہ پورا نہیں دیتے) سے فرمایا تھا کہ نیک نیتی کے ساتھ تم ابوسفیان کے مال سے لے سکتی ہو جو تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو کوئی محتاج ہو وہ نیک نیتی کے ساتھ کھا سکتا ہے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن مرداس سے گدھا کرائے پر لیا تو

---

❶ جمار کھجور کے درخت پر گوند جیسی کوئی چیز نکل آتی تھی جو چربی کی طرح سفید ہوتی تھی۔ یہ کھائی بھی جاتی تھی لیکن اس کے بعد پھر اس درخت پر پھل نہیں آتے تھے۔ ❷ یعنی جس جگہ ناپ، تول اور خرید و فروخت میں جو طریقے رائج ہیں وہ اگر شرعی اصول و ضوابط کے خلاف نہیں ہیں تو تمام معاملات میں انہیں متعارف طریقوں پر عمل ہوگا اور کسی معاملہ میں اگر اختلاف وغیرہ ہو جائے تو فیصلہ کے وقت وہاں کے رسم و رواج وغیرہ کو سامنے رکھنا ہوگا۔ اس کی جزئیات و تفصیلات فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ خود مصنف نے بھی اس کی بعض جزئیات لکھی ہیں۔

ان سے اس کا کرایہ پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ دو دانق ہے۔ (ایک دانق درہم کا چھٹا حصہ ہوتا ہے) اس کے بعد وہ گدھے پر سوار ہوئے، پھر دوسری مرتبہ تشریف لائے اور کہا کہ گدھا چاہئے مجھے، اس مرتبہ آپ اس پر کرایہ طے کئے بغیر سوار ہوگئے اور ان کے پاس آدھا درہم بھیج دیا۔

(۲۰۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ نِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ

۲۰۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں حمید طویل نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کو ابوطیبہ نے پچھنا لگایا تو آنحضور ﷺ نے انہیں ایک صاع کھجور (بطور اجرت) دینے کا حکم دیا اور ان کے مولیٰ سے فرمایا کہ ان کے وظیفہ میں (جو وہ روزانہ کے حساب سے ان سے وصول کرتے تھے) کمی کردو۔ (یہ حدیث اس سے پہلے گذر چکی ہے)۔

(۲۰۵۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ هِنْدٌ اُمُّ مُعٰوِيَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَّالِهٖ سِرًّا قَالَ خُذِيْ اَنْتِ وَبَنُوْكِ مَا يَكْفِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ

۲۰۵۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ معاویہؓ کی والدہ ہند نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں، تو کیا اگر میں ان کے مال میں سے چھپا کر کچھ لے لیا کروں تو کوئی حرج ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے لئے اور اپنے بیٹوں کے لئے نیک نیتی کے ساتھ اتنا لے سکتی ہو جو تم لوگوں کے لئے کافی ہوجایا کرے۔

(۲۰۶۰) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمٰنَ ابْنَ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَ مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْ كُلْ بِالْمَعْرُوْفِ اُنْزِلَتْ فِيْ وَالِي الْيَتِيْمِ الَّذِيْ يُقِيْمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ فَقِيْرًا اَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ

۲۰۶۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کیا، کہا کہ میں نے عثمان بن فرقد سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے ہشام بن عروہ سے سنا وہ اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرماتی تھیں کہ (قرآن کی آیت) ”جو شخص مالدار ہوا سے (اپنی زیر پرورش یتیم کے مال لینے سے) اپنے کو بچانا چاہئے اور جو فقیر ہو وہ نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے کھا سکتا ہے۔“ یہ یتیم کے ان سرپرستوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جو ان کی اور ان کے مال کی نگرانی اور دیکھ بھال کرتے ہوں کہ اگر وہ فقیر ہیں تو (اس نگرانی کے عوض) نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے لے سکتے ہیں۔

باب ۱۳۷۱ . بَيْعِ الشَّرِيْكِ مِنْ شَرِيْكِهٖ

۱۳۷۱۔ کسی کاروبار کے شرکاء کی باہم ایک دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت۔

(۲۰۶۱) حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ

۱۵۷۱۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث

اَخۡبَرَنَا مَعۡمَرٌ عَنِ الزُّهۡرِیِّ عَنۡ اَبِیۡ سَلَمَةَ عَنۡ جَابِرٍ جَعَلَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ الشُّفۡعَةَ فِیۡ کُلِّ مَالٍ لَّمۡ یُقۡسَمۡ فَاِذَا وَقَعَتِ الۡحُدُوۡدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفۡعَةَ

بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابو سلمہ نے اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا حق، ہر اس مال میں قرار دیا تھا جو تقسیم نہ ہوا ہو، لیکن جب اس کی حد بندی ہو جائے اور راستے بھی مختلف ہو جائیں تو شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

باب ۱۳۷۲. بَیۡعِ الۡاَرۡضِ وَالدُّوۡرِ وَالۡعُرُوۡضِ مُشَاعًا غَیۡرَ مَقۡسُوۡمٍ

۱۳۷۲۔ ایسی مشترک زمین، گھر اور سامان کی بیع جو ابھی تقسیم نہ ہوئے ہوں۔ ❶

(۲۰۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ مَحۡبُوۡبٍ حَدَّثَنَا عَبۡدُالۡوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعۡمَرٌ عَنِ الزُّهۡرِیِّ عَنۡ اَبِیۡ سَلَمَةَ بۡنِ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِاللّٰهِ قَالَ قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفۡعَةِ فِیۡ کُلِّ مَالٍ لَّمۡ یُقۡسَمۡ فَاِذَا وَقَعَتِ الۡحُدُوۡدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفۡعَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡوَاحِدِ بِهٰذَا وَقَالَ فِیۡ کُلِّ مَالَمۡ یُقۡسَمۡ تَابَعَهٗ هِشَامٌ عَنۡ مَعۡمَرٍ قَالَ عَبۡدُ الرَّزَّاقِ فِیۡ کُلِّ مَالٍ وَّ رَوَاهُ عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ بۡنُ اِسۡحٰقَ عَنِ الزُّهۡرِیِّ

۲۰۶۲۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر ایسے مال میں شفعہ کا حق دیا تھا جو تقسیم نہ ہوا ہو، لیکن جب اس کی حدود قائم ہو جائیں اور راستہ بھی بدل جائے تو اب شفعہ کا حق نہیں رہتا۔ ہم سے مسدد نے اور ان سے عبدالواحد نے اسی طرح حدیث بیان کی اور کہا کہ ہر اس چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو اس کی متابعت ہشام نے معمر کے واسطہ کی ہے اور عبدالرزاق نے یہ بیان کیا کہ "ہر مال میں" اس کی روایت عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۱۳۷۳. اِذَا اشۡتَرٰی شَیۡئًا لِغَیۡرِهٖ بِغَیۡرِ اِذۡنِهٖ فَرَضِیَ

۱۳۷۳۔ کسی نے کوئی چیز دوسرے کے لئے اس کی اجازت کے بغیر خریدی اور پھر وہ راضی ہو گیا۔

۲۰۶۳. حَدَّثَنَا یَعۡقُوۡبُ بۡنُ اِبۡرَاهِیۡمَ حَدَّثَنَا اَبُوۡعَاصِمٍ اَخۡبَرَنَا ابۡنُ جُرَیۡجٍ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ مُوۡسَی بۡنُ عُقۡبَةَ عَنۡ نَافِعٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ ثَلٰثَةٌ یَمۡشُوۡنَ فَاَصَابَهُمُ الۡمَطَرُ فَدَخَلُوۡا فِیۡ غَارٍ فِیۡ جَبَلٍ فَانۡحَطَّتۡ عَلَیۡهِمۡ صَخۡرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ اُدۡعُوا اللّٰهَ بِاَفۡضَلِ عَمَلٍ عَمِلۡتُمُوۡهُ فَقَالَ اَحَدُهُمۡ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ کَانَ لِیۡ

۲۰۶۳۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تین شخص کہیں جا رہے تھے کہ بارش ہونے لگی (بارش سے بچنے کے لئے) انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں جگہ لی۔ اتفاق سے ایک چٹان لڑھکی (اور اس غار کے منہ کو بند کر دیا جس میں یہ تینوں پناہ لئے ہوئے تھے) ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنے سب سے اچھے عمل کا جو تم نے

❶ شفعہ اس حق کو کہتے ہیں جو کسی پڑوسی یا شریک وغیرہ کو اپنے دوسرے پڑوسی یا شریک کے گھر جائیداد وغیرہ میں اس وقت ہوتا ہے جب دوسرا شریک یا پڑوسی اپنا ایسا گھر وغیرہ بیچنا چاہے جس میں کوئی اس کا شریک یا اس کا پڑوسی ہے۔ شریعت یہ کہتی ہے کہ شریک یا پڑوسی ہونے کی حیثیت سے گھر یا جائیداد کے منافع اور مضرتوں سے وہ بالکل صرف نظر نہیں کر سکتا۔ اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے کہ کن کن صورتوں میں یہ حق حاصل ہوتا ہے۔ بہر حال ایسی خرید و فروخت میں حق شفعہ رکھنے والا اس کا مجاز ہے کہ جائیداد اگر کسی اجنبی نے خرید لی ہو تو وہ اس پر دعویٰ کرے اور اس جائیداد کو خود خرید لے۔ ایسے معاملات میں اولیت اسی کو حاصل ہو گی جسے حق شفعہ حاصل ہے۔

اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ فَكُنْتُ اَخْرَجُ فَاَرْعٰى ثُمَّ
اَجِيْءُ فَاَحْلُبُ فَاَجِيْءُ بِالْحِلَابِ فَاٰتِيْ بِهٖ اَبَوَيَّ
فَيَشْرَبَانِ ثُمَّ اَسْقِي الصِّبْيَةَ وَاَهْلِيْ وَامْرَاَتِيْ
فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَاِذَاهُمَا نَائِمَانِ قَالَ
فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ
رِجْلَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمَا حَتّٰى طَلَعَ
الْفَجْرُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ
ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا
السَّمَآءَ قَالَ فَفُرِجَ عَنْهُمْ وَ قَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ كُنْتُ اُحِبُّ امْرَاَةً مِّنْ بَنَاتِ عَمِّيْ
كَاَشَدِّ مَايُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَآءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالُ
ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ فِيْهَا
حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُّ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتِ اتَّقِ
اللّٰهَ وَلَاتَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا فَاِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ
فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ وَقَالَ
الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا
بِفَرَقٍ مِّنْ ذُرَةٍ فَاَعْطَيْتُهٗ وَاَبٰى ذَاكَ اَنْ يَّاْخُذَ
فَعَمَدْتُّ اِلٰى ذَالِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهٗ حَتَّى اشْتَرَيْتُ
مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِيَهَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ يَاعَبْدَاللّٰهِ اَعْطِنِيْ
حَقِّيْ فَقُلْتُ انْطَلِقْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِوَرَاعِيْهَا فَاِنَّهَا
لَكَ فَقَالَ اَتَسْتَهْزِئُ بِيْ قَالَ فَقُلْتُ مَا اَسْتَهْزِئُ
بِكَ وَلٰكِنَّهَالَكَ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ
ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ

کبھی کیا ہو، واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اس پر ان میں سے ایک نے یہ دعا کی ''اے اللہ! میرے ماں باپ بہت ہی بوڑھے تھے۔ میں باہر لے جاکر (اپنے مویشی) چراتا تھا، پھر جب واپس ہوتا تو ان کا دودھ دوہتا اور برتن میں اپنے والدین کو (پہلے) پیش کرتا۔ جب میرے والدین پی چکتے تو پھر بچوں کو، گھر والوں کو اور بیوی کو پلاتا۔ اتفاق سے ایک رات دیر ہوگئی اور جب میں گھر واپس ہوا تو میرے والدین سو چکے تھے۔ اس نے کہا کہ پھر میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں۔ بچے میرے قدموں میں پڑے رو رہے تھے (بھوک کی وجہ سے) میں برابر دودھ کا پیالہ لئے ان کے سامنے اسی طرح کھڑا رہا اور صبح ہوگئی ❶ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ کام صرف تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہمارے لئے (غار کے منہ سے پتھر کی چٹان ہٹا کر) راستہ بنادے تاکہ ہم آسمان دیکھ سکیں۔'' آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ چنانچہ پتھر (تھوڑا سا) ہٹ گیا۔ دوسرے شخص نے دعا کی ''اے اللہ! تیرے علم میں یہ بات ہے کہ مجھے اپنے چچا کی ایک لڑکی سے اتنی زیادہ محبت تھی جتنی ایک مرد کو کسی عورت سے ہوسکتی ہے۔ اس نے کہا تم مجھ سے اپنا مقصد اس وقت تک حاصل نہیں کرسکتے جب تک مجھے سو دینار نہ دیدو۔ میں نے اس کے حاصل کرنے کی کوشش کی اور آخر اتنے دینار جمع کرہی لئے۔ پھر جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا، اللہ سے ڈرو اور مہر کو ناجائز طریقے پر نہ توڑو، اس پر میں کھڑا ہوگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اب اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا تو ہمارے لئے راستہ بنادے۔'' آنحضور ﷺ نے فرمایا، چنانچہ دو تہائی راستہ کھل گیا۔ تیسرے نے دعا کی۔ ''اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے ایک فرق جوار پر کام لیا تھا، جب میں نے اس کی مزدوری دی تو اس نے لینے سے انکار کردیا۔ میں نے اس

❶ بظاہر اس دعا کے کرنے والے کا یہ عمل غیر صالح معلوم ہوتا ہے، کیونکہ بچوں پر صریح ظلم وزیادتی ہے کہ وہ بھوک سے تڑپ رہے ہیں اور آپ دودھ لئے کھڑے ہیں، لیکن انہیں پلاتے نہیں۔ علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ ظلم ہے لیکن اس کی نیت کے نیک اور صالح ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا اور اسی نیت پر اسے اجر ملا ہے ورنہ اس میں کوئی استبعاد نہیں کہ اگر اسی طرح کا کوئی عمل کسی اہل علم سے ہو تو باعث مواخذہ وعذاب بن جائے۔ علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نیت نیک ہو تو جاہل کے عمل فاسدہ کا بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں اعتبار ہوجاتا ہے۔ محض اس کے جہل اور نادانی کی وجہ سے، اس کی مثالیں شریعت میں بہت ہیں اور یہ ایک مستقل باب ہے کہ حسن نیت کا خیال کرکے عمل مقبول ہوجاتا ہے، حالانکہ صورت عمل بالکل فاسد ہوتی ہے۔ یہ ایک نیک بے وقوف کی مثال ہے۔

جوار کو لے کر بو دیا۔ (کھیتی جب کٹی تو اس میں اتنی جوار پیدا ہوئی کہ) اس سے میں نے ایک بیل اور ایک چرواہا خریدا۔ اتفاق سے پھر اس مزدور نے آ کر مطالبہ کر دیا کہ خدا کے بندے! مجھے میرا حق دے دو۔ میں نے کہا کہ اس بیل اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ کہ یہ تمہارے ہی ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھ سے مذاق کرتے ہو! میں نے کہا کہ میں مذاق نہیں کرتا، واقعی یہ تمہارے ہی ہیں، تو اے اللہ! اگر تیرے نزدیک (جیسا کہ میری نیت بھی تھی) یہ کام میں نے صرف تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو یہاں ہمارے لئے (چٹان کو ہٹا کر) راستہ پیدا کر دے۔ چنانچہ غار کھل گیا۔

باب ۱۳۷۴. الشِّرَآءِ وَالْبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَهْلِ الْحَرْبِ

۱۳۷۴۔ مشرکوں اور دار الحرب کے باشندوں کے ساتھ خرید و فروخت۔

(۲۰۶۴) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمٰنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا اَمْ عَطِيَّةً اَوْقَالَ اَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً

۲۰۶۴۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبد الرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک مسٹنڈ اطویل القامت مشرک بکریاں ہانکتا آیا، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ بیچنے کے لئے یا عطیہ ہیں؟ یا آپ ﷺ نے یہ دریافت فرمایا کہ (بیچنے کے لئے ہیں) یا ہبہ کے لئے؟ اس نے کہا کہ نہیں بلکہ بیچنے کے لئے ہیں، چنانچہ آنحضور ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔

باب ۱۳۷۵. شِرَآءِ الْمَمْلُوْكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهٖ وَعِتْقِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَلْمَانَ كَاتِبْ وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوْهُ وَبَاعُوْهُ وَسُبِيَ عَمَّارٌ وَّ صُهَيْبٌ وَّ بِلَالٌ وَّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ

۱۳۷۵۔ حربی سے غلام خریدنا، حربی کا غلام کو آزاد کرنا اور ہبہ کرنا نبی کریم ﷺ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تا کہ اپنے (یہودی) مالک سے "مکاتبت" کر لو۔ حالانکہ آپ پہلے سے آزاد تھے، ان کے ہمسفروں نے ان پر ظلم کیا کہ بیچ دیا تھا (اور اس طرح وہ غلام ہو گئے تھے) اسی طرح عمار، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم بھی قید کر کے (غلام بنا لئے گئے تھے) اور ان کے مالک مشرک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے تم میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے رزق میں" سو جن کو بڑائی دی وہ نہیں پہنچا دیتے اپنی روزی ان کو جن کے وہ مالک ہیں کہ سب اس میں برابر ہو جائیں، کیا اللہ کی نعمت کے منکر ہیں۔

(۲۰۶۵) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ

۲۰۶۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ابراہیم علیہ

اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوْكِ اَوْجَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ دَخَلَ اِبْرَاهِيْمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ اَحْسَنِ النِّسَاءِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ اَنْ يَّاِبْرَاهِيْمُ مَنْ هٰذِهِ الَّتِيْ مَعَكَ قَالَ اُخْتِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهَا فَقَالَ لَاتُكَذِّبِيْ حَدِيْثِيْ اَخْبَرْتُهُمْ اَنَّكِ اُخْتِيْ وَاللّٰهِ اِنْ عَلَى الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ فَقَامَ اِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّيْ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ قَالَ الْاَعْرَجُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتْ اللّٰهُمَّ اِنْ يَّمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَاُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّاءُ وَتُصَلِّيْ وَتَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ اَبُوسَلَمَةَ قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ فَقَالَتْ اللّٰهُمَّ اِنْ يَّمُتْ فَيُقَالَ هِيَ قَتَلَتْهُ فَاُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْفِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَآاَرْسَلْتُمْ اِلَيَّ اِلَّا شَيْطَانًا اِرْجِعُوْهَااِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاَعْطُوْهَآ اٰجَرَ فَرَجَعَتْ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَوَ اَخْدَمَ وَلِيْدَةً

السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ رہتا تھا یا (یہ فرمایا کہ) ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا۔ اس سے ابراہیم علیہ السلام کے متعلق کہا گیا کہ وہ ایک نہایت ہی خوبصورت عورت لے کر یہاں آئے ہیں۔ بادشاہ نے آپ علیہ السلام سے پچھوا بھیجا کہ ابراہیم! یہ خاتون جو تمہارے ساتھ ہیں، تمہاری کیا ہوتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میری بہن ہیں (یعنی دینی رشتہ کے اعتبار سے) پھر جب ابراہیم علیہ السلام (بادشاہ کے یہاں سے) سارہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے تو ان سے کہا کہ (بادشاہ کے سامنے) میری بات نہ جھٹلانا، میں تمہیں اپنی بہن کہہ آیا ہوں۔ بخدا اس روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو بادشاہ کے یہاں بھیجا، بادشاہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اس وقت حضرت سارہ رضی اللہ عنہا وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑی ہوگئی تھیں۔ انہوں نے اللہ کے حضور میں یہ دعا کی "اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول (ابراہیم علیہ السلام) پر ایمان رکھتی ہوں اور اگر میں نے اپنے شوہر کے سوا اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی ہے تو تو مجھ پر ایک کافر کو نہ مسلط کر۔" اتنے میں وہ بادشاہ بلبلایا اور اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔ اعرج نے بیان کیا کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے حضور میں عرض کیا، اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے۔ چنانچہ وہ پھر چھوٹ گیا (یعنی اس کے پاؤں زمین سے باہر نکل آئے) حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا پھر وضو کر کے پھر نماز پڑھنے لگی تھیں، اور یہ دعا کرتی جاتی تھیں "اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں اور اپنے شوہر (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے سوا اور ہر موقعہ پر میں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کر۔" چنانچہ وہ پھر بلبلایا اور اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی دعا کی کہ "اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے" اب دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ بھی وہ بادشاہ چھوڑ دیا (اللہ کی پکڑ سے) آخر وہ کہنے لگا کہ تم لوگوں نے تو میرے

یہاں ایک شیطان بھیج دیا، اسے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس لے جاؤ اور انہیں آجر (حضرت ہاجرہ) کو بھی دے دو۔ پھر حضرت سارہ رضی اللہ عنہا ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے کہا کہ دیکھتے نہیں، اللہ تعالیٰ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ایک چھوکری دے دی۔

(۲۰۶۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ عُتْبَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ اِلٰي شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا اَخِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ وَّلِيْدَتِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَبَهِهٖ فَرَاٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَاعَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَاسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ

۲۰۶۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما کا ایک بچے کے بارے میں نزاع ہوا، سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یارسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے، اس نے وصیت کی تھی کہ اس کا بیٹا ہے، آپ خود میرے بھائی سے اس کی مشابہت کو دیکھ لیجئے۔ لیکن عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ! یہ تو میرا بھائی ہے، میرے باپ کے "فراش" پر پیدا ہوا ہے اور اس کی باندی کے پیٹ کا ہے۔ آنحضور ﷺ نے بچے کی صورت دیکھی تو مشابہت صاف عتبہ سے تھی۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا یہی کہ اے عبد! یہ بچہ تمہارے ہی ساتھ رہے گا کیونکہ بچہ فراش کے تابع ہوتا ہے اور زانی کے حصہ میں صرف پتھر۔ اور اے سودہ بنت زمعہ، اس لڑکے سے تم پردہ کیا کرو۔ چنانچہ سودہ رضی اللہ عنہا نے پھر اسے کبھی نہیں دیکھا۔ (حدیث اور نوٹ گذر چکا ہے۔)

(۲۰۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِصُهَيْبٍ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَدَّعِ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْكَ فَقَالَ صُهَيْبٌ مَّا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا وَاَنِّيْ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلٰكِنِّيْ سُرِقْتُ وَاَنَا صَبِيٌّ

۲۰۶۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا، اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف اپنے کو منسوب نہ کرو۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مجھے بہت بڑی دولت بھی مل جائے تو بھی میں یہ کہنا پسند نہ کروں گا۔ میں تو بچپن ہی میں چرا لیا گیا تھا۔ ❶

(۲۰۶۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا

۲۰۶۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی، انہیں حکیم بن حرام رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے پوچھا یارسول اللہ! ان اعمال کے

---

❶ صہیب رضی اللہ عنہ اپنا نسب سنان بن مالک کے ساتھ جوڑتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کی والدہ بنی تمیم میں تھیں لیکن چونکہ آپ رومیوں کے غلام تھے اس لئے لوگ کہتے تھے کہ عربی النسل کس طرح ہو سکتے ہیں۔ آپ اسی کے متعلق فرما رہے ہیں کہ مجھے تو پکڑ کے رومیوں نے غلام بنا لیا تھا اور بچپن میں ہی یہ واقعہ پیش آیا تھا اسی لئے میری زبان بھی بدل گئی تھی۔

كُنْتُ اَتَحَنَّثُ اَوْ اَتَحَنَّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَّعِتَاقَةٍ وَّصَدَقَةٍ هَلْ لِّيْ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ حَكِيْمٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَاسَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

آپ کا کیا حکم ہے جنہیں میں جاہلیت کے زمانہ میں، صلہ رحمی، غلام آزاد کرنے اور صدقہ دینے کے طور پر کرتا تھا۔ کیا ان اعمال پر بھی مجھے اجر ملے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا جتنی نیکیاں تم پہلے کر چکے ہو ان سب کے ساتھ اسلام لائے ہو۔

باب ۱۳۷۶ . جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْبَغَ

۱۳۷۶۔ دباعت سے پہلے مردار کی کھال۔

(۲۰۶۹) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا

۲۰۶۹۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر ایک مردہ بکری پر سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے چمڑے سے تم لوگوں نے کیوں نہیں فائدہ اٹھایا؟ صحابہ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ وہ تو مردار ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مردار کا صرف کھانا منع ہے۔

باب ۱۳۷۷ . قَتْلِ الْخِنْزِيْرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخِنْزِيْرِ

۱۳۷۷۔ سور کا مار ڈالنا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سور کی خرید وفروخت حرام قرار دی تھی۔

(۲۰۷۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَ يَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَايَقْبَلَهٗ اَحَدٌ

۲۰۷۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن مسیب نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے، وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ اس وقت مال و دولت کی اتنی فراوانی ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔

باب ۱۳۷۸ . لَايُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَايُبَاعُ وَدَكُهٗ رَوَاهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۷۸۔ نہ مردار کی چربی پگھلائی جائے اور نہ اس کا ودک [1] بیچا جائے، اس کی روایت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی ہے۔

(۲۰۷۱) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ طَاوٗسٌ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ

۲۰۷۱۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے طاؤس نے خبر دی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرماتے تھے

[1] ودک اس چکناہٹ یا چربی کو کہتے ہیں جو گوشت کے باہر ہوتی ہے اور جو گوشت کے اندر ہوتی ہے۔ گوشت سے الگ اسے شحم کہتے ہیں اور ہم نے اس کا ترجمہ ''چربی'' کیا ہے۔

قَاتَلَ اللّٰهُ فُلاَ نًا اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا

کہ عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ فلاں شخص نے شراب فروخت کی ہے، تو آپ نے فرمایا کہ اسے اللہ تعالیٰ تباہ و برباد کردے، کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے کہ چربی ان پر حرام کی گئی تھی لیکن ان لوگوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا۔ ❶

(۲۰۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَ اَكَلُوْآ اَثْمَانَهَا

۲۰۷۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے کہ میں نے سعید بن میسب سے سنا، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ یہودیوں کو تباہ کرے، ظالموں پر چربی حرام کردی گئی تھی لیکن انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

باب ۱۳۷۹. بَيْعِ التَّصَاوِيْرِ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا رُوْحٌ وَّمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

۱۳۷۹۔ غیر جاندار چیزوں کی تصویریں بیچنا اور اس میں کیا ناپسندیدگی ہے۔

(۲۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَآ اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّيْ اِنْسَانٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَاِنِّيْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَّاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعَ سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ هٰذَا الْوَاحِدَ.

۲۰۷۳۔ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، انہیں عوف نے خبر دی، انہیں سعید بن ابی حسن نے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابو عباس! میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کی معیشت اپنے ہاتھ کی صنعت پر موقوف ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں تمہیں صرف وہی بات بتادوں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا تھا کہ جس نے بھی کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب دیتا رہے گا جب تک وہ شخص اپنی تصویر میں جان نہ ڈال دے اور (یہ ظاہر ہے کہ) وہ کبھی اس میں جان نہیں ڈال سکتا (یہ سن کر) اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ افسوس! اگر تم تصویریں بنانی ہی چاہتے ہو تو ان درختوں کی اور ہر اس چیز کی جس میں جان نہیں ہے تصویریں بنا سکتے ہو۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انس سے صرف یہی ایک حدیث سنی ہے۔

باب ۱۳۸۰. تَحْرِيْمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ

۱۳۸۰۔ شراب کی تجارت کی حرمت اور جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے شراب کی خرید و فروخت حرام قرار دی تھی۔

❶ یعنی اس طرح تم پر شراب حرام قرار دی گئی لیکن تم اسے بیچتے ہو۔ اس کا واقعہ یہ ہوا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عامل نے کسی ذمی سے شراب پر ٹیکس وصول کرلیا تھا، گویا انہوں نے خود بیچی بھی نہیں تھی بلکہ ایک کافر ذمی بیچنے لے جارہا تھا اور راستے میں انہوں نے ٹیکس وصول کیا تھا۔

(۲۰۷۴) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا نَزَلَتْ اٰیَاتُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ اٰخِرِهَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِی الْخَمْرِ

۲۰۷۴۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب سورۂ بقرہ کی تمام آیتیں نازل ہوچکیں تو نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ شراب کی تجارت حرام قرار دی گئی۔

باب ۱۳۸۱ . اِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا

۱۳۸۱۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی آزاد کو بیچا۔

(۲۰۷۵) حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اُمَیَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِ اَجْرَهٗ

۲۰۷۵۔ مجھ سے بشر بن مرحوم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن امیہ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہوں گے جن کا قیامت کے دن میں فریق بنوں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور پھر توڑ دیا۔ دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی (اور اس طرح ایک آزاد کو غلام بنانے کا سبب بنا) اور وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا، اس سے پوری طرح کام لیا، لیکن اس کی مزدوری نہیں دی گئی۔

باب ۱۳۸۲ . اَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْیَهُوْدَ بِبَیْعِ اَرْضِیْهِمْ حِیْنَ اَجْلَاهُمْ فِیْهِ الْمُقْبَرِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

۱۳۸۲۔ یہودیوں کو جلاوطن کرتے وقت نبی کریم ﷺ کا انہیں اپنی زمین بیچ دینے کا حکم، اس سلسلے میں مقبری کی روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے (جو باب الجہاد میں آئے گی)۔

باب ۱۳۸۲ . بَیْعِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدِ وَالْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً وَّاشْتَرَی ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِاَرْبَعَةِ اَبْعِرَةٍ مَضْمُوْنَةٍ عَلَیْهِ یُوْفِیْهَا صَاحِبُهَا بِالرَّبَذَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ یَكُوْنُ الْبَعِیْرُ خَیْرًا مِّنَ الْبَعِیْرَیْنِ وَاشْتَرٰی رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ بَعِیْرًا بِبَعِیْرَیْنِ فَاَعْطَاهُ اَحَدَهُمَا وَ قَالَ اٰتِیْكَ بِالْاٰخَرِ غَدًا رَهْوًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ لَارِبَا فِی الْحَیَوَانِ الْبَعِیْرُ بِالْبَعِیْرَیْنِ وَالشَّاةُ بِالشَّاتَیْنِ اِلٰی اَجَلٍ وَّقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ لَا بَاْسَ بَعِیْرٌ بِبَعِیْرَیْنِ نَسِیْئَةً

۱۳۸۲۔ غلام کی، اور کسی جانور کی جانور کے بدلے ادھار بیع ❶ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ چار اونٹوں کے بدلے خریدا تھا، جن کے متعلق یہ طے ہوتا تھا کہ مقام ربذہ میں انہیں دے دیں گے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ کبھی ایک اونٹ دو اونٹوں کے مقابلے میں بھی بہتر ہوتا ہے۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدلے میں خریدا تھا۔ ایک تو (جس سے یہ معاملہ ہوا تھا اسے) دے دیا تھا اور دوسرے کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ کل انشاء اللہ کسی تاخیر کے بغیر تمہارے حوالے کروں گا۔ سعید بن میتب نے فرمایا کہ جانوروں میں سود نہیں چلتا، ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدلے اور ایک بکری دو بکریوں

❶ جانور چونکہ ان اموال میں نہیں شمار ہوتا جن میں سود چلتا ہو۔ اس لئے ایک جانور متعدد جانوروں کے بدلے میں بیچا جاسکتا ہے۔ البتہ ادھار نہ ہونا چاہئے کیونکہ جب تک جانور سامنے نہ ہو اس کی تعیین وتحدید پوری طرح نہیں کی جاسکتی۔ باہم جانوروں میں ایک عمر، ایک رنگ اور ایک نسل کے ہونے کے باوجود قیمت کے اعتبار سے بہت فرق ہوسکتا ہے۔ اس لئے ایسے موقعہ پر جو چیز بیچی جارہی ہے اور جو چیز خریدی جارہی ہے وہ سب موجود ہونی چاہئے۔

کے بدلے ادھار بیچی جا سکتی ہے۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدلے ادھار بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ اِلٰى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۷۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قیدیوں میں صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ پہلے تو وہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو ملیں اور پھر نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آئیں۔

باب ۱۳۸۳. بَيْعِ الرَّقِيْقِ

۱۳۸۳۔ غلام کی بیع۔

(۲۰۷۷) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ مُحَيْرِيْزٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُصِيْبُ سَبْيًا فَنُحِبُّ الْاَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرٰى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ اَوَ اِنَّكُمْ تَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّاتَفْعَلُوْا ذٰلِكُمْ فَاِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ اَنْ تَخْرُجَ اِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ

۲۰۷۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے ابن محیریز نے خبر دی اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے (ایک انصاری صحابی آئے اور) انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم لونڈیوں کے پاس جاتے ہیں (ہم بستری کے ارادہ سے) ہمارا ارادہ انہیں بیچنے کا بھی ہوتا تو آپ عزل کر لینے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ اس پر آپ ﷺ نے پوچھا۔ اچھا تم لوگ ایسا کرتے ہو؟ اگر تم نہ کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں۔ اس لئے کہ جس روح کی بھی پیدائش اللہ تعالیٰ نے مقدر میں لکھ دی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

باب ۱۳۸۴. بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

۱۳۸۴۔ مدبر کی بیع۔

(۲۰۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَبَّرَ

۲۰۷۸۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن کہیل نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مدبر غلام بیچا تھا۔

(۲۰۷۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ بَاعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۷۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا تھا کہ مدبر غلام کو رسول اللہ ﷺ نے بیچا❶ تھا۔

(۲۰۸۰) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ

۲۰۸۰۔ مجھ سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے

---

❶ مدبر کے متعلق ہم نے لکھا تھا کہ ایسے غلام کو کہتے ہیں جس کے مالک نے اس سے یہ کہا ہو کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو تم آزاد ہو۔ ایسا غلام مالک کی وفات کے بعد آزاد ہو جاتا ہے اور مالک کے لئے پھر جائز نہیں رہتا کہ اسے بیچے۔ اس سے پہلے گذر چکا کہ ایک شخص جو مفلس ہو گیا تھا اس کے مدبر غلام کو آپ نے بیچا تھا۔ ان روایتوں میں بھی وہی واقعہ اختصار کے ساتھ بیان ہوا ہے درحقیقت اس موقعہ پر آنحضور ﷺ نے تعزیراً اس غلام کو بیچا تھا۔ بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ حدیث میں بیع سے مراد مزدوری پر اسے کسی کو دینا ہے ورنہ اس کی ممانعت خود آپ ﷺ سے منقول ہے۔

عُبَيْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَّاَبَاهُرَيْرَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ عَنِ الْاَمَةِ تَزْنِىْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ

صالح نے بیان کیا کہ ابن شہاب نے حدیث بیان کی، انہیں عبید اللہ نے خبر دی اور انہیں زید بن خالد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ سے غیر شادی شدہ باندی کے متعلق جو زنا کا ارتکاب کرلے، سوال کیا گیا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ اور پھر اسے بیچ دو۔ (آخری جملہ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ کے بعد فرمایا تھا)۔

(۲۰۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِى اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ

۲۰۸۱۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے لیث نے خبر دی، انہیں سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے خود سنا ہے کہ جب کسی کی باندی زنا کا ارتکاب کرے اور اس کے دلائل مہیا ہو جائیں تو اس پر حد زنا جاری کی جائے۔ البتہ اسے لعنت ملامت نہ کی جائے۔ پھر اگر وہ زنا کرے تو اس پر اس مرتبہ بھی حد جاری کی جائے لیکن کسی قسم کی لعنت ملامت نہ کی جائے، تیسری مرتبہ بھی اگر زنا کرے اور زنا کا ثبوت فراہم ہو جائے تو اسے (حد جاری کرنے کے بعد) بیچ دینا چاہئے، خواہ بال کی ایک رسی کے بدلے ہی میں کیوں نہ ہو۔

باب ۱۳۸۵. هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَسْتَبْرِئَهَا وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَاسًا اَنْ يُقَبِّلَهَا اَوْيُبَاشِرَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِىْ تُوْطَأُ اَوْبِيْعَتْ اَوْعُتِقَتْ فَلْيَسْتَبْرَأْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَّلَا تُسْتَبْرَءُ الْعَذْرَآءُ وَقَالَ عَطَآءٌ لَّابَاْسَ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَادُوْنَ الْفَرْجِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

۱۳۸۵۔ کیا باندی کے ساتھ استبراء رحم سے پہلے سفر کیا جا سکتا ہے۔ حسن رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ ایسی باندی کا (اس کا مالک) بوسہ لے یا اسے اپنے جسم سے لگائے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ایسی باندی سے وطی کی جا چکی ہے، ہبہ کی جائے یا بیچی جائے یا آزاد کی جائے تو ایک حیض سے اس کا استبراء رحم ہونا چاہئے۔ البتہ کنواری کے استبراء رحم کی ضرورت نہیں ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ اپنی حاملہ باندی سے شرمگاہ کے سوا استمتاع کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "لیکن اپنی بیویوں یا باندیوں سے (وطی کی جا سکتی ہے)۔

(۲۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُالْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَلَهُ جَمَالُ

۲۰۸۲۔ ہم سے عبدالغفار بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن ابی عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ خیبر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے قلعہ فتح ہو گیا تو آپ ﷺ کے

---

❶ صفیہ رضی اللہ عنہا یہودیہ تھیں، اور خیبر کے سردار کی بیٹی تھیں، خیبر فتح ہوا تو آپ بھی قیدیوں میں تھیں، آنحضور ﷺ سے بعض صحابہ نے کہا کہ صفیہ سردار کی بیٹی ہیں اور صرف آپ ہی کے مناسب ہیں۔ چنانچہ آپ نے انہیں آزاد کر کے اپنا نکاح ان سے کرایا۔ صحیح روایتوں میں ہے کہ صفیہؓ نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ چاند میری گود میں ہے۔ یہ خواب جب اپنے شوہر سے بیان کیا تو اس نے آپ کو ڈانٹا کہ ایک صابی

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَآءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِیْ نِطَعٍ صَغِيْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰذِنْ مَنْ حَوْلَكَ وَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّیْ لَهَا وَرَآءَهٗ بِعَبَآءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيْرِهٖ فَيَضَعُ رُكْبَتَهٗ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهٖ حَتّٰى تَرْكَبَ

سامنے صفیہ بنت حی بن اخطب کے حسن و جمال کی تعریف کی گئی ① ان کا شوہر قتل ہو گیا تھا، وہ خود ابھی دلہن تھیں، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے لئے منتخب کر لیا۔ پھر روانگی ہوئی جب سد الروحاء پہنچے تو پڑاؤ ہوا اور آپ نے وہیں ان کے ساتھ خلوت کی۔ پھر ایک چھوٹے دسترخوان پر حیس تیار کر کے رکھوایا اور صحابہ سے فرمایا کہ اپنے قریب کے لوگوں کو خبر کر دو (کہ آنحضور ﷺ کا ولیمہ ہو رہا ہے) صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کا یہی ولیمہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ پھر جب ہم مدینہ کی طرف چلے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے عباء سے صفیہ رضی اللہ عنہ کے لئے پردہ کرایا اور اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا گھٹنہ بچھا دیا، صفیہ رضی اللہ عنہا اپنا پاؤں آپ ﷺ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو گئیں۔

باب ۱۲۸۶ . بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْاَصْنَامِ

۱۲۸۶۔ مردار اور بتوں کی بیع۔

(۲۰۸۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهَا يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَاالنَّاسُ فَقَالَ لَاهُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ اِلَیَّ عَطَآءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۸۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عطاء بن ابی رباح نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فتح مکہ کے سال آپ ﷺ نے فرمایا آپ کا قیام ابھی مکہ ہی میں تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سور اور بتوں کا بیچنا حرام قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس پر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے؟ اسے کشتیوں پر ہم ملتے ہیں، کھالوں پر اس سے تیل کا کام لیتے ہیں اور لوگ اس سے اپنے چراغ بھی جلاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں وہ حرام ہے۔ اسی موقعہ پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ یہودیوں کو برباد کرے، اللہ تعالیٰ نے جب چربی ان پر حرام کی تو ان لوگوں نے پگھلا کر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔ ابو عاصم نے کہا کہ ہم سے عبدالحمید نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) (یعنی آنحضور ﷺ سے نکاح کرنا چاہتی ہو۔) اپنے بچپن کا ایک واقعہ خود بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ کے والد اور چچا آنحضور ﷺ کو دیکھنے آئے، یہودیوں میں نبی آخر الزمان کی بعثت کی عام شہرت تھی۔ جب دیکھ کر گھر واپس ہوئے تو آپ کے والد نے اپنے بھائی سے کہا، کہ یہ وہی ہے (یعنی نبی آخر الزمان) بھائی نے کہا کہ ہاں۔ آپ کے والد نے اس پر پوچھا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے تو بھائی نے جواب دیا کہ ایمان ہم ہرگز نہیں لائیں گے بلکہ سخت مخالفت کریں گے۔ والد نے کہا کہ میرا بھی یہی ارادہ ہے۔ دونوں بہت غمگین تھے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا ابھی کچھ زیادہ بڑی نہیں تھیں، لیکن سب باتیں سن رہی تھیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے تمام نکاح تقدیری اسباب کے تحت ہوئے تھے اور سب میں امت مسلمہ کے لئے مصالح مقدر تھی۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ کے نکاح کے سلسلے کے جو واقعات یہاں لکھے گئے ہیں ان سے ان مصلحتوں کا تھوڑا بہت اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ ضروری بھی نہیں کہ خداوند تعالیٰ کی تمام مصالح بندوں کے علم میں بھی لائی جائیں۔

وَسَلَّمَ

بیان کی، انہیں عطاء نے لکھا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

باب ۱۳۸۷ . ثَمَنِ الْكَلْبِ

۱۳۸۷۔ کتے کی قیمت۔

(۲۰۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِالْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

۲۰۸۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں ابی بکر بن عبدالرحمٰن نے اور انہیں ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا تھا۔

(۲۰۸۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِيْ اشْتَرٰى حَجَّامًا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْاَمَةِ وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَاٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهٗ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ

۲۰۸۵۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عون بن ابی جحیفہ نے خود خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ ایک پچھنا لگانے والے (غلام) کو خرید رہے ہیں۔ اس پر میں نے اس کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت، باندی کی کمائی (حرام راستے سے) منع کیا تھا اور گودنے والیوں، سود لینے والوں اور دینے والوں پر لعنت کی تھی اور تصویر بنانے والے پر بھی لعنت کی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ السَّلَمِ

بیع سلم ①

باب ۱۳۸۸ . السَّلَمِ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ

۱۳۸۸۔ بیع سلم، متعین پیمانے کے ساتھ۔

(۲۰۸۶) حَدَّثَنَا عَمْرُوْبْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ اَوْقَالَ عَامَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً شَكَّ اِسْمٰعِيْلُ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ

۲۰۸۶۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں اسماعیل بن علیہ نے خبر دی، انہیں ابن نجیح نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن کثیر نے، انہیں ابومنہال نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو (مدینہ کے) لوگ پھلوں میں ایک سال اور دو سال کے لئے بیع سلم کرتے تھے یا انہوں نے یہ کہا کہ دو سال اور تین سال (کے لئے کرتے تھے) شک اسماعیل کو ہوا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی کھجور میں بیع سلم کرے تو اسے متعین پیمانے یا

① بیع سلم، ایسی بیع ہے جس میں قیمت پہلے دے دی جاتی ہے اور وہ سامان جو فروخت کیا گیا بعد میں حوالہ کیا جاتا ہے۔ یعنی اصل مال کی غیر موجودگی میں خرید و فروخت ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ مقدار، جنس، اصل مال اور جس جگہ و مقام پر وہ مال خریدار کے حوالہ کیا جائے گا سب کی تعیین پوری طرح کر دی جائے تا کہ اصل اس طرح متعین ہو جائے کہ گویا وہ سامنے ہے اور اس کی طرف اشارہ کر کے تعیین کر دی گئی ہے۔ اسی لئے تمام اموال میں یہ بیع نہیں چلتی، صرف انہیں چیزوں میں چلتی ہے جو ناپی اور تولی جا سکیں یا انہیں شمار کیا جا سکے اور باہم ان معدودات میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا ہو۔ اصل مقصد یہ ہے کہ چونکہ اصل مال موجود نہیں ہے اس لئے انہیں صورتوں میں یہ بیع کی جائے جنہیں بعد میں اصل مال خریدار کو دیتے وقت کوئی نزاع نہ پیدا ہو سکے۔

(۲۰۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ بِهٰذَا فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ

متعین وزن کے ساتھ کرنی چاہئے۔

۲۰۸۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں اسماعیل نے خبر دی، ان سے ابن نجیح نے یہی بیان کی کہ متعین پیمانے اور متعین وزن میں ہونی چاہئے۔

باب ۱۳۸۹ . اَلسَّلَمِ فِیْ وَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ

۱۳۸۹۔ بیع سلم متعین وزن کے ساتھ۔

(۲۰۸۸) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یُسْلِفُوْنَ بِالتَّمْرِ السَّنَتَیْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَفِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ

۲۰۸۸۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، انہیں ابن نجیح نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن کثیر نے، انہیں ابومنہال نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو لوگ کھجور میں دو اور تین سال تک کے لئے بیع سلم کرتے تھے۔ آپ نے انہیں یہ ہدایت فرمائی کہ جسے کسی چیز کی بیع سلم کرنی ہے، اسے متعین پیمانے، متعین وزن اور معین مدت کے لئے کرنی چاہئے۔

(۲۰۸۹) حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ وَّقَالَ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ

۲۰۸۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی نجیح نے حدیث بیان کی، (اس روایت میں ہے کہ) آپ نے فرمایا، متعین پیمانے میں اور مدت تک کے لئے کرنی چاہئے۔

(۲۰۹۰) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّ وَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ

۲۰۹۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن نجیح نے، ان سے عبداللہ بن کثیر نے اور ان سے ابومنہال نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (مدینہ) تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ متعین پیمانے، متعین وزن اور متعین مدت تک کے لئے بیع سلم ہونی چاہئے۔

(۲۰۹۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِی الْمُجَالِدِ ح وَحَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حدَّثنا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدٌ وَّعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِی الْمُجالِدِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ وَاَبُوْ بُرْدَةَ فِی السَّلَفِ فَبَعَثُوْنِیْ اِلٰی بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی فَسَاَلْتُه' فَقَالَ اِنَّا کُنَّا نُسْلِفُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَسَاَلْتُ ابْنَ اَبْزٰی فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ

۲۰۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی مجالد نے اور ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن ابی مجالد نے اور ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے محمد اور عبداللہ بن ابی مجالد نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن شداد بن الہاد اور ابو بردہ میں باہم بیع سلم کے متعلق اختلاف ہوا تو ان حضرات نے مجھے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا، چنانچہ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کے دور میں گیہوں میں منقیٰ اور کھجور کی بیع سلم کرتے تھے۔ پھر میں نے ابن ابی ابزی رضی اللہ عنہما سے

پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

باب ۱۳۹۰۔ السَّلَمِ اِلٰی مَنْ لَیْسَ عِنْدَهٗ اَصْلٌ

۱۳۹۰۔ اس شخص کی بیع سلم جس کے اصل مال موجود نہ ہو۔ ❶

(۲۰۹۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّیْبَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ الْمُجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَّاَبُوْبُرْدَةَ اِلٰی عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی فَقَالَا سَلْهُ هَلْ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْلِفُوْنَ فِی الْحِنْطَةِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ كُنَّا نُسْلِفُ بَنَبِیْطِ اَهْلِ الشَّامِ فِی الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِیْرِ وَالزَّیْتِ فِی كَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ قُلْتُ اِلٰی مَنْ كَانَ اَصْلُ عِنْدَه' قَالَ مَاكُنَّا نَسْاَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ بَعَثَانِیْ اِلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰی فَسَاَلْتُه' فَقَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْلِفُوْنَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَسْاَلْهُمْ اَلَهُمْ حَرْثٌ اَمْ لَا

۲۰۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی مجالد نے حادیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے، عبداللہ بن ابی اوفی کے پاس بھیجا اور ہدایت کی کہ ان سے پوچھو کہ کیا نبی کریم ﷺ کے اصحاب، آنحضور ﷺ کے عہد میں گیہوں کی بیع سلم کرتے تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہم شام کے انباط (ایک کاشتکار قوم) کے ساتھ گیہوں، جوار، زیتون متعین پیانے اور متعین مدت کے لئے بیع کیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ صرف اسی شخص سے آپ لوگ یہ بیع کیا کرتے تھے جس کے پاس اصل مال موجود ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کے متعلق پوچھتے ہی نہیں تھے۔ اس کے بعد ان دونوں حضرات نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابزی کی خدمت میں بھیجا۔ میں نے ان سے بھی پوچھا، انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب، آپ ﷺ کے عہد مبارک میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور ہم یہ بھی نہیں پوچھتے تھے کہ ان کی کھیتی ہے یا نہیں۔

(۲۰۹۳) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مُجَالِدٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَنُسْلِفُهُمْ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ سُفْیَانَ ثَنَا الشَّیْبَانِیُّ فَقَالَ الزَّیْتُ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ وَقَالَ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ

۲۰۹۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے محمد بن ابی مجالد نے یہی حدیث، اس روایت میں یہ بیان کیا کہ ہم ان سے گیہوں اور جو میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور عبداللہ بن ولید نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، اس میں انہوں نے زیتون کا بھی نام لیا ہے۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے اور اس میں بیان کیا گیا کہ گیہوں، جو اور منقے میں (بیع سلم کرتے تھے)۔

(۲۰۹۴) حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْبُخْتَرِیِّ الطَّآئِیَّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِی النَّخْلِ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یُؤْكَلَ مِنْهُ

۲۰۹۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں عمرو نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالبختری طائی سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کھجور کے درخت میں بیع سلم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ درخت پر پھل کو بیچنے سے

---

❶ بیع سلم میں یہ شرط نہیں ہے کہ جس مال کی بیع کی جارہی ہے وہ بیچنے والے کے گھریا اس کی ملکیت میں موجود بھی ہو، بلکہ صرف اتنا کافی ہے کہ بیچنے والا اسے دینے کی قدرت رکھتا ہو۔ خواہ بازار سے خرید کر یا کسی بھی جائز طریقے سے۔

وَحَتّٰی یُوْزَنَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاَیُّ شَیْءٍ یُوْزَنُ قَالَ رَجُلٌ اِلٰی جَانِبِہٖ حَتّٰی یُحْزَرَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ اَبُوالْبَخْتَرِیِّ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

آنحضور ﷺ نے اس وقت تک کے لئے منع فرمایا تھا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے، یا اس کا وزن نہ کیا جاسکے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ کیا چیز وزن کی جائے گی۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ اندازہ کرنے کے قابل ہو جائے اور معاذ نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے کہ ابوالبختری نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے منع کیا تھا۔ اسی حدیث کی طرح۔

باب ۱۳۹۱. السَّلَمِ فِی النَّخْلِ

۱۳۹۱۔ کھجور کی درخت پر بیع سلم۔

(۲۰۹۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْبُخْتَرِیِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِی النَّخْلِ فَقَالَ نُھِیَ عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یَصْلُحَ وَعَنْ بَیْعِ الْوَرِقِ نَسَآءً بِنَاجِزٍ وَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِی النَّخْلِ فَقَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یُؤْکَلَ مِنْهُ اَوْیَاْکُلُ مِنْهُ وَحَتّٰی یُوْزَنَ

۲۰۹۵۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابوالبختری نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کھجور میں جبکہ وہ درخت پر لگی ہوئی ہو بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک وہ کسی قابل نہ ہو جائے اس کی بیع سے آنحضور ﷺ نے منع کیا ہے۔ اسی طرح چاندی کو ادھار، نقد کے بدلے بیچنے سے بھی منع کیا۔ پھر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کھجور کی درخت پر بیع سلم کے متعلق پوچھا تو آپ نے بھی یہی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک کھجور کی بیع سے منع فرمایا تھا جب تک وہ کھائی نہ جاسکے یا (یہ فرمایا کہ) جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائے کہ اسے کوئی کھاسکے اور جب تک وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائے (اس کے بیچنے سے آنحضور ﷺ نے منع فرمایا ہے)۔

(۲۰۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی الْبُخْتَرِیِّ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِی النَّخْلِ فَقَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَصْلُحَ وَنَھٰی عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّھَبِ نَسَآءً بِنَاجِزٍ وَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یَاْکُلَ اَوْیُؤْکَلَ وَحَتّٰی یُوْزَنَ قُلْتُ وَمَا یُوْزَنُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ حَتّٰی یُحْزَرَ

۲۰۹۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابوالبختری نے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کھجور کی درخت پر بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پھل کو اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا تھا جب تک وہ قابل انتفاع نہ ہو جائے۔ اسی طرح چاندی کو سونے کے بدلے بیچنے سے جب کہ ایک ادھار اور دوسرا نقد ہو، منع فرمایا تھا۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کھجور کو درخت پر بیچنے سے جب تک کہ وہ اس قابل نہ ہو جائے کہ اسے کوئی کھائے یا (یہ فرمایا کہ) جب تک وہ کھائی نہ جاسکے جب تک وہ وزن کے قابل نہ ہو جائے منع کیا تھا۔ میں نے پوچھا کہ وزن کئے جانے کے قابل ہونے کا کیا مطلب

ہے؟ تو ایک صاحب نے جوان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ جب وہ اس قابل نہ ہو جائے کہ اندازہ کی جا سکے۔

باب ۱۳۹۲ . اَلْكَفِيْلِ فِي السَّلَمِ

۱۳۹۲۔ بیع سلم میں ضمانت دینے والا۔

(۲۰۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ بِنَسِيْئَةٍ وَّرَهَنَه دِرْعًا لَّه مِنْ حَدِيْدٍ

۲۰۹۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعلی نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی ایک لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

باب ۱۳۹۳ . الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ

۱۳۹۳۔ بیع سلم میں رہن۔

(۲۰۹۸) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ

۲۰۹۸۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے ابراہیم کے سامنے بیع سلم میں رہن رکھنے کا ذکر کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے اسود نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے ایک متعین مدت تک کے لئے غلہ خریدا اور اس کے پاس اپنی لوہے کی زرہ رہن رکھ دی۔

باب ۱۳۹۴ . السَّلَمِ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَبُوْ سَعِيْدٍ وَّ الْاَسْوَدُ وَالْحَسَنُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا بَاْسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوْفِ بِسِعْرٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ مَالَمْ يَكُ ذٰلِكَ فِيْ زَرْعٍ لَّمْ يَبْدُ صَلَاحُه

۱۳۹۴۔ بیع سلم متعین مدت تک کے لئے۔ ابن عباس اور ابو سعید رضی اللہ عنہما اور اسود و حسن رحمہما اللہ نے یہی کہا ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے غلہ میں جس کے اوصاف بیان کر دیئے گئے ہوں، اگر اس کی قیمت متعین ہو اور متعین مدت کے لئے (بیع سلم ہو) اور ناپختہ کھیتی کی شکل میں نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۰۹۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ اَسْلِفُوْا فِي الثِّمَارِ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ وَّ قَالَ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ

۲۰۹۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عبداللہ بن کثیر نے، ان سے ابوالمنہال نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں دو اور تین سال تک کے لئے بیع سلم کیا کرتے تھے۔ آنحضور ﷺ نے انہیں اس کی ہدایت کی کہ پھلوں میں بیع سلم متعین پیمانے اور متعین مدت کے لئے ہونی چاہئے۔ عبداللہ بن ولید نے کہا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے حدیث بیان کی، اس روایت میں ہے کہ پیمانے اور وزن کی تعیین کے ساتھ بیع سلم ہونی چاہئے۔

(۲۱۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ

۲۱۰۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں سلیمان شیبانی نے، انہیں محمد بن ابی

اَبِیْ مُجَالِدٍ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَبُوْبُرْدَةَ وَعَبْدُاللّٰہِ بْنُ شَدَّادٍ اِلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی فَسَاَ لْتُھمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَا کُنَّا نُصِیْبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ یَاْ تِیْنَآ اَنْبَاطٌ مِنْ اَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُھُمْ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی قَالَ قُلْتُ اَکَانَ لَھُمْ زَرْعٌ اَوْلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ زَرْعٌ قَالَا مَاکُنَّا نَسْئَلُھُمْ عَنْ ذٰلِکَ

مجالد نے، کہا کہ مجھے ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد نے عبدالرحمٰن بن ابی ابزیٰ اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا۔ میں نے ان دونوں حضرات سے بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں غنیمت مال پاتے، پھر شام سے انباط (ایک کاشتکار قوم) ہمارے یہاں آتے تو ہم ان سے گیہوں، جو اور منقیٰ کی بیع سلم، ایک مدت متعین کر کے کرتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے پوچھا کہ ان کے پاس اس وقت یہ چیزیں (جن کی بیع ہوتی تھی موجود بھی ہوتی تھی یا نہیں۔) اس پر انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کے متعلق ان سے کچھ پوچھتے ہی نہیں تھے۔

باب ۱۳۹۵. السَّلَمِ اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ

۱۳۹۵۔ اونٹنی کے بچہ جننے تک کے لئے بیع سلم۔

(۲۱۰۱) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ اَخْبَرَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِؓ قَالَ کَانُوْا یَتَبَایَعُوْنَ الْجَزُوْرَاِلٰی حَبَلِ الْحَبَلَةِ فَنَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ فَسَّرَہٗ نَافِعٌ اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَافِیْ بَطْنِھَا

۲۱۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انہیں جویریہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ اونٹ وغیرہ، حمل کے حمل ہونے کی مدت تک کے لئے بیچتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔ نافع نے حبل الحبلة کی تفسیر یہ کی ''یہاں تک اونٹنی کے پیٹ میں جو کچھ ہے وہ اسے جنے۔''

باب ۱۳۹۶. الشُّفْعَةِ فِیْ مَالَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ

۱۳۹۶۔ شفعہ کا حق ان چیزوں میں ہوتا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہوں تحدید ہو جائے تو شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔ ❶

(۲۱۰۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌعَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَضَی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِیْ کُلِّ مَالَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُوَ صُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

۲۱۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس چیز میں شفعہ کا حق دیا تھا جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو، لیکن جب حدود مقرر ہو گئیں اور راستے بدل گئے تو پھر حق شفعہ حاصل نہیں ہوتا۔

باب ۱۳۹۷. عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلٰی صَاحِبِھَا قَبْلَ الْبَیْعِ وَقَالَ الْحَکَمُ اِذَا اَذِنَ لَہٗ قَبْلَ الْبَیْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَہٗ وَقَالَ الشَّعْبِیُّ مَنْ بِیْعَتْ شُفْعَتُہٗ وَھُوَ شَاھِدٌ لَّایُغَیِّرُھَا فَلَا شُفْعَةَ لَہٗ

۱۳۹۷۔ شفعہ کا حق رکھنے والے کے سامنے بیچنے سے پہلے شفعہ کی پیشکش
حکم نے فرمایا کہ اگر بیچنے سے پہلے شفعہ کا حق رکھنے والے نے بیچنے کی اجازت دے دی تو پھر اس کا حق شفعہ ختم ہو جاتا ہے۔ شعبی نے فرمایا کہ حق شفعہ رکھنے والے کے سامنے جب مال بیچا گیا اور اس نے اس بیع پر

---

❶ حق شفعہ کے متعلق ایک نوٹ اس سے پہلے لکھا جا چکا ہے۔ احناف کے یہاں حق شفعہ اس شخص کو بھی ہوتا ہے جو بیچے جانے والے مال میں بیچنے والے کا شریک ہو، اس شخص کو بھی ہوتا ہے جو صرف اس کے حقوق میں شریک ہو اور جوار (پڑوس) کی وجہ سے بھی حق شفعہ حاصل ہوتا ہے۔ تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

کوئی اعتراض نہیں کیا تو اس کا حق شفعہ باقی نہیں رہتا۔

(۲۱۰۳) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ وَقَفْتُ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَجَآءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مُخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى اِحْدٰى مَنْكِبَيَّ اِذْجَآءَ اَبُوْرَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنِّيْ بَيْتَيَّ فِيْ دَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَّاللّٰهِ مَآ اَبْتَا عُهُمَا فَقَالَ الْمِسْوَرُوَاللّٰهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَّاللّٰهِ لَآاَزِيْدُكَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اٰلَافٍ مُنَجَّمَةٍ اَوْمُقَطَّعَةٍ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَقَدْ اُعْطِيْتُ بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِيْنَارٍ وَّلَوْ لَا اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ مَا اَعْطَيْتُكَهُمَا بِاَرْبَعَةِ اٰلَافٍ وَّاَنَا اُعْطٰى بِهِمَا خَمْسَمِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ

۲۱۰۳۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی۔ انہیں ابراہیم بن میسرہ نے خبر دی۔ انہیں عمرو بن شرید نے، کہا کہ میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا تھا کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اپنا ہاتھ میرے ایک شانے پر رکھا، اتنے میں نبی کریم ﷺ کے موالی ابو رافع رضی اللہ عنہ بھی آ گئے اور فرمایا کہ اے سعد! تمہارے قبیلہ میں جو میرے دو گھر ہیں انہیں تم خرید لو۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا میں تو انہیں نہیں خریدوں گا۔ اس پر مسور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جی نہیں تمہیں خریدنا ہوگا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں چار ہزار سے زیادہ نہیں دے سکتا اور وہ بھی قسط وار۔ ابو رافع نے فرمایا کہ مجھے پانچ سو دینار ان کے مل رہے ہیں، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یہ سنا نہ ہوتا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ مستحق ہوتا ہے تو میں ان گھروں کو چار ہزار پر تمہیں ہرگز نہ دیتا، جبکہ مجھے پانچ سو دینار اس کے مل رہے ہیں۔ چنانچہ وہ دونوں گھر ابو رافع رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو دے دیئے۔

باب ۱۳۹۸ . اَيُّ الْجِوَارِ اَقْرَبُ

۱۳۹۸۔ کون پڑوسی زیادہ قریب ہے؟

(۲۱۰۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

۲۱۰۴۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، اور مجھ سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ میرے دو پڑوسی ہیں، میں ان دونوں میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا آٹھواں پارہ مکمل ہوا۔

نواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۳۹۹. فِي الْإِجَارَةِ اِسْتِيْجَارِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ وَالْخَازِنُ الْاَمِيْنُ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَعْمِلْ مَنْ اَرَادَهٗ

۱۳۹۹۔ اجارہ ❶ مرد صالح کو مزدوری پر لگانا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ ''جس سے تم مزدوری پر کام لو، اس میں اچھا وہ ہے جو قوی بھی ہو اور امانت دار بھی اور امانت دار خزانچی، جس نے عامل بننے کے خواہشمند کو عامل نہ بنایا۔

(۲۱۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ مَااُمِرَ بِهٖ طَيِّبَةً نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ

۲۱۰۵۔ ہم سے محمد یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ نے، کہا کہ میرے دادا ابوبردہ نے مجھے خبر دی اور انہیں ان کے والد ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، امانت دار خزانچی جو (مالک کے) حکم کے مطابق دل کی فراخی کے ساتھ (صدقہ دے) وہ بھی صدقہ کرنے والے میں ہی سمجھا جاتا ہے۔

(۲۱۰۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْبُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَقُلْتُ مَاعَلِمْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ اَوْلَانَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ

۲۱۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قروہ بن خالد نے کہا کہ مجھ سے حمید بن ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ (میرے قبیلہ) کے دو صاحب اور تھے میں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ دونوں صاحبان عامل بننے کے خواہشمند ہیں، اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عامل بننے کا خواہش مند ہوگا ہم اسے ہرگز عامل نہیں بنائیں گے۔

باب ۱۴۰۰. رَعْيِ الْغَنَمِ عَلٰى قَرَارِيْطَ

۱۴۰۰۔ چند قیراط کی اجرت پر بکریاں چرانا۔

(۲۱۰۷) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ يَحْيٰى عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّارَعَى

۲۱۰۷۔ ہم سے احمد بن مکی نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے دادا نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس

❶ اجارہ، عام طور سے مزدوری کے معنی میں بولا جاتا ہے، فقہ کی اصطلاح میں کسی شخص کو کوئی انسان اپنی ذات کے منافع کا ایک متعین اجرت پر مالک بنا دے تو اسے اجارہ کہتے ہیں۔ اجیر کی دو قسمیں فقہاء نے لکھی ہیں۔ ایک اجیر مشترک کہ جب تک وہ کام نہیں کر لیتا جس پر اس کے ساتھ اجارہ کا معاملہ ہوا تھا، اس وقت تک وہ اجرت اور مزدوری کا مستحق نہیں ہوتا، دوسرے اجیر خاص، کہ وہ محض اپنی ذات کو ایک متعین مدت تک کسی شخص کی سپردگی میں دینے سے اجرت کا مستحق ہو جاتا ہے، خواہ کام کرے یا نہ کرے۔

الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُه' وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ

نے بکریاں نہ چرائی ہوں، اس پر آپ ﷺ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم نے پوچھا اور آپ نے بھی؟ فرمایا کہ ہاں، میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی اجرت پر چرایا کرتا تھا۔

باب ۱۴۰۱۔ اِسْتِيْجَارِ الْمُشْرِكِيْنَ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ اَوْ اِذَا لَمْ يُوْجَدْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ

۱۴۰۱۔ ضرورت کے وقت یا جب کوئی مسلمان نہ ملے تو مشرکوں سے مزدوری ❶ لینا۔ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے کام لیا۔

(۲۱۰۸) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَسْتَاْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيْلِ ثُمَّ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَالْخِرِّيْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ يَمِيْنَ حِلْفٍ فِيْ اٰلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَّهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَاَمِنَاهُ فَدَ فَعَااِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَيَالٍ فَاَتَاهُمَا بِرَا حِلَتَيْهِمَا صَبِيْحَةَ لَيَالٍ ثَلٰثٍ فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّ لِيْلُ الدِّيْلِيُّ فَاَخَذَ بِهِمْ وَهُوَ طَرِيْقُ السَّاحِلِ

۲۱۰۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں زہری نے، انہیں عروہ بن زبیر نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ہجرت کرتے وقت) بنو دیل کے پھر بنو عبد بن عدی کے ایک شخص کو بطور ماہر راہبر اجرت پر رکھا تھا (حدیث میں لفظ) خریت کے معنی راہبری میں ماہر کے ہیں۔ اس کا آل عاص بن وائل سے معاہدہ تھا اور وہ کفار قریش ہی کے دین پر قائم تھا۔ لیکن آنحضور ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس پر اعتماد تھا۔ اس لئے اپنی سواریاں انہوں نے اسے دے دیں اور غار ثور میں تین رات کے بعد اس سے ملنے کی تاکید کی تھی۔ چنانچہ وہ شخص تین راتوں کے گذرتے ہی صبح کو دونوں حضرات کی سواریاں لے کر حاضر ہوگیا۔ (غار ثور پر) اس کے بعد یہ حضرات وہاں سے عامر بن فہیرہ اور اس دیلی راہبر کو ساتھ لے کر چلے۔ یہ شخص ساحل کی طرف سے انہیں ❷ لے کر چلا تھا۔

باب ۱۴۰۲۔ اِذَااسْتَاْجَرَاَجِيْرًالِّيَعْمَلَ لَه' بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوْ بَعْدَ شَهْرٍ اَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ وَهُمَا عَلٰى شَرْطِهِمَا الَّذِيْ اشْتَرَطَاهُ اِذَا جَآءَ الْاَجَلُ

۱۴۰۲۔ اگر کسی مزدور سے مزدوری اس شرط پر طے کی جائے کہ کام تین دن، ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد کرنا ہوگا تو جائز ہے، جب وہ متعینہ وقت آجائے گا تو دونوں اپنی شرط پر قائم سمجھے جائیں گے۔

(۲۱۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

۲۱۰۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوج مطہرہ عائشہ

---

❶ عقد اجارہ میں مذہب وملت کا اتحاد شرط نہیں ہے۔ اسی لئے ضرورت وغیرہ کی شرط بھی ضروری نہیں۔ عقد اجارہ، عام حالات میں مسلمانوں کی طرح کافر ومشرک کے ساتھ بھی صحیح ہے۔ ❷ عرب میں چونکہ راستے بہت دشوار گذار ہوتے تھے اور ذرا سی بھول چوک بھی اس سلسلے میں بڑی خطرناک ثابت ہوتی تھی اس لئے عام طور سے قافلے وغیرہ جب نکلتے تو ان کے ساتھ ان راستوں کا کوئی نہ کوئی ماہر بھی ضرور ہوتا تھا جو راستے کے تمام خطرات سے پوری طرح واقف ہوتا تھا۔ ایسے ماہرین عرب میں کرائے پر عام طور پر مل جاتے تھے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے بھی ایک راستوں کے ماہر کو اپنے ساتھ کرائے پر رکھا تھا۔ حدیث زیادہ تفصیل کے ساتھ کتاب الہجرت میں آئے گی۔

وَاسْتَأْجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَجُلاً مِنْ بَنِى الدِّيْلِ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلٰثٍ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنودیل کے ایک ماہر راہبر سے اجرت طے کرلی تھی وہ شخص کفار قریش کے دین پر قائم تھا، ان دونوں حضرات نے اپنی سواریاں اس کے حوالہ کردی تھیں اور تین راتوں کے بعد صبح سویرے ہی سواریوں کے ساتھ غار ثور پر ملنے کی تاکید کی تھی۔

باب ۱۴۰۳. اَلْاَجِيْرِ فِى الْغَزْوِ

۱۴۰۳۔ غزوے میں مزدور۔

(۲۱۱۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ فَاَخْبَرَنِىْ عَطَآءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلٰى ابْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ اَوْثَقِ اَعْمَالِىْ فِىْ نَفْسِىْ فَكَانَ لِىْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَآ اِصْبَعَ صَاحِبِهٖ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهٗ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ اَفَيَدَعُ اِصْبَعَهٗ فِىْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهٖ بِمِثْلِ هٰذِهِ الصِّفَةِ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَرَجُلٍ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَهْدَرَهَا اَبُوْبَكْرٍ

۲۱۱۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن علیہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انہیں صفوان بن یعلی بن امیہ نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جیش عسرت (غزوہ تبوک) میں شریک تھا، یہ میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ قابل اعتماد عمل تھا۔ میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا، وہ ایک شخص سے جھگڑا اور ان میں سے ایک نے فریق مقابل کی انگلی چبالی، دوسرے نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو پہلے کے آگے کے دانت بھی ساتھ چلے آئے اور گر گئے، اس پر وہ شخص اپنا مقدمہ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا، لیکن آنحضور ﷺ نے اس کے دانت (ٹوٹنے) کا کوئی تاوان نہیں دلوایا، بلکہ فرمایا کہ کیا وہ اپنی انگلی تمہارے منہ میں چبانے کے لئے چھوڑ دیتا، کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس طرح اونٹ چبا لیا کرتا ہے۔ ابن جریج نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن ملکیہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ان کے دادا نے بعینہ اسی طرح کا واقعہ کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا (دوسرے نے اپنا ہاتھ کھینچا تو) اس کا دانت ٹوٹ گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا کوئی تاوان نہ لیا۔

باب ۱۴۰۴. مَنِ اسْتَأْجَرَ اَجِيْرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْاَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ لِقَوْلِهٖ اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَىَّ هَاتَيْنِ اِلٰى قَوْلِهٖ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ يَأْجُرُ فُلَانًا يُعْطِيْهِ اَجْرًا وَمِنْهُ فِى التَّعْزِيَةِ اٰجَرَكَ اللّٰهُ

۱۴۰۴۔ کسی نے کوئی مزدور کیا اور مدت بھی طے کرلی۔ لیکن کام کا کوئی تعین نہیں کیا۔ اس مسئلہ کی وضاحت اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے کہ "میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو لڑکیوں میں سے کسی ایک کی تم سے شادی کردوں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "علی مانقول وکیل" تک یا جر فلانا بول کر مراد ہوتا ہے۔ فلاں اسے بدلہ (مزدوری) دیتا ہے۔ اسی سے تعزیت کے موقعہ پر کہتے ہیں کہ آجرک اللہ (اللہ تمہیں بدلہ دے)

باب ۱۴۰۵. اِذَا اسْتَأْجَرَ اَجِيْرًا عَلٰى اَنْ يُقِيْمَ حَائِطًا يُرِيْدُ اَنْ يَنْقَضَّ جَازَ

۱۴۰۵۔ اگر کوئی شخص اس کام کے لئے مزدور کرے کہ گرتی ہوئی دیوار کو ٹھیک کردو، وہ ٹھیک کردے تو جائز ہے۔

(۲۱۱۱) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ

۲۱۱۱۔ ہم سے موسیٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن

بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُه' يُحَدِّثُه' عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ لِىَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ حَدَّثَنِىْ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنقَضَّ قَالَ سَعِيْدٌ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلٰى حَسِبْتُ اَنَّ سَعِيْدًا قَالَ فَمَسَحَه' بِيَدِهٖ فَاسْتَقَامَ قَالَ لَوْشِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ سَعِيْدٌ اَجْرًانَّا كُلُه'

یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار نے سعید کے واسطے سے خبر دی، یہ دونوں حضرات (سعید بن جبیر سے اپنی روایتوں میں) ایک دوسرے کے مقابلہ میں زیادتی کے ساتھ روایت کرتے تھے اور ان کے علاوہ بھی (بعض راویوں نے کہا کہ) میں نے یہ حدیث سعید سے سنی، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں) کہ پھر دونوں حضرات (موسیٰ اور خضر علیہما السلام) چلے تو انہیں ایک دیوار ملی جواب گرنے ہی والی تھی، سعید نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ اٹھائے (درست کرنے کی کیفیت بتانے کے لئے) خضر علیہ السلام نے دیوار کھڑی کردی۔ یعلی نے کہا میرا خیال ہے کہ سعید نے فرمایا، خضر علیہ السلام نے دیوار کو ہاتھ سے چھوا اور وہ سیدھی ہوگئی۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام بولے کہ اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے، سعید نے فرمایا کہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مراد یہ تھی کہ) کوئی ایسی مزدوری (آپ کو لے لینی چاہئے تھی) جسے ہم کھا سکتے (کیونکہ بستی والوں نے انہیں اپنا مہمان نہیں بنایا تھا)۔

باب ۱۲۰۶ . اَلْاِجَارَةِ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ.

۱۲۰۶۔ آدھے دن کی مزدوری۔

(۲۱۱۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَاُ جَرَآءَ فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِىْ مِنْ غُدْوَةٍ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ ثُمَّ قَالَ مَنْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِىْ مِنَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ فَاَنْتُمْ هُمْ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا مَالَنَا اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ قَالُوْالَا قَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِىْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَآءُ

۲۱۱۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تمہاری اور دوسرے اہل کتاب کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے کئی مزدور کام پر لگائے ہوں اور کہا ہو کہ میرا کام، آدھے دن سے عصر تک، ایک قیراط پر کون صبح سے دو پہر تک کرے گا؟ اس پر یہودیوں نے (صبح سے نصف نہار تک) اس کا کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ آدھے دن سے عصر تک، ایک قیراط پر میرا کام کون کرے گا؟ چنانچہ یہ کام نصاریٰ نے کیا اور پھر اس نے کہا کہ عصر کے وقت سے سورج ڈوبنے تک میرا کام دو قیراط پر کون کرے گا اور تم (امت محمدیہ) ہی وہ لوگ ہو۔ اس پر یہود و نصاریٰ نے برا مانا کہ یہ کیا بات ہے کہ ہم کام تو زیادہ کریں اور مزدوری ہمیں کو کم ملے! اور پھر اس شخص نے (جس نے مزدور کئے تھے، کہا کہ اچھا یہ بتاؤ کیا تمہارا حق

تمہیں پورا نہیں ملا؟ سب نے کہا کہ نہیں، بلکہ ہمیں حق تو پورا مل گیا ہے) اس شخص نے کہا کہ پھر یہ میرا فضل ہے، میں جسے چاہوں دوں۔

باب ۱۴۰۷ اَلْاِجَارَةِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ.

۱۴۰۷۔عصر تک کی مزدوری۔

(۲۱۱۳) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ مَّوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِىْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِىْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَآءُ

۲۱۱۳۔ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کیا، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر کے موالا، عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے چند مزدور کام پر لگائے ہوں اور کہا ہو کہ ایک ایک قیراط پر آدھے دن تک میری کون مزدوری کرے گا؟ اور یہودیوں نے ایک ایک قیراط پر یہ مزدوری کی ہو۔ پھر نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر کام کیا ہو اور پھر تم لوگوں نے عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر کام کیا ہو۔ اس پر یہود و نصاریٰ غصہ ہو گئے کہ ہم نے کام تو زیادہ کیا اور مزدوری ہمیں کو کم ملی! اس پر اس شخص نے کہا ہو کہ کیا تمہارا حق ذرا برابر بھی مارا گیا ہے؟ تو انہوں نے کہا ہو کہ نہیں۔ پھر اس شخص نے کہا ہو کہ یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہوں دیتا ہوں۔

باب ۱۴۰۸ اِثْمِ مَنْ مَّنَعَ اَجْرَ الْاَجِيْرِ

۱۴۰۸۔مزدور کو اس کی مزدوری نہ دینے والے کا گناہ۔

(۲۱۱۴) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِىْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ نِ اسْتَاجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ

۲۱۱۴۔ہم سے یوسف بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن امیہ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہیں جن کا قیامت میں، میں فریق بنوں گا۔ (۱) وہ شخص جس نے میرے نام پر وعدہ کیا اور پھر وعدہ خلافی کی۔ (۲) وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی ہو (اور اس طرح اس کی غلامی کا باعث بنا ہو)۔ اور وہ شخص جس نے مزدور کیا، پھر کام تو اس سے پوری طرح لیا لیکن اس کی مزدوری نہ دی ہو۔

باب ۱۴۰۹ . اَلْاِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ

۱۴۰۹۔عصر سے رات تک کی مزدوری۔

(۲۱۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ

۲۱۱۵۔ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمانوں یہود و نصاریٰ

وَالنَّصَارٰی کَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَاجَرَ قَوْمًا یَعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلاً یَوْمًا اِلَی اللَّیْلِ عَلٰی اَجْرٍ مَّعْلُوْمٍ فَعَمِلُوْا لَهٗ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰی اَجْرِکَ الَّذِیْ شَرَطْتَّ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوْا اَکْمِلُوْا بَقِیَّةَ عَمَلِکُمْ وَخُذُوْا اَجْرَکُمْ کَامِلًا فَاَبَوْا وَتَرَکُوْا وَاسْتَاْجَرَ اَجِیْرَیْنِ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمَا اَکْمِلَا بَقِیَّةَ یَوْمِکُمَا هٰذَا وَلَکُمَا الَّذِیْ شَرَطْتُّ لَهُمْ مِّنَ الْاَجْرِ فَعَمِلُوْا حَتّٰی اِذَا کَانَ حِیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالَا لَکَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَّلَکَ الْاَجْرُ الَّذِیْ جَعَلْتَ لَنَا فِیْهِ فَقَالَ لَهُمَا اَکْمِلَا بَقِیَّةَ عَمَلِکُمَا فَاِنَّ مَا بَقِیَ مِنَ النَّهَارِ شَیْءٌ یَّسِیْرٌ فَاَبَیَا وَاسْتَاْجَرَ قَوْمًا اَنْ یَّعْمَلُوْا لَهٗ بَقِیَّةَ یَوْمِهِمْ فَعَمِلُوْا بَقِیَّةَ یَوْمِهِمْ حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَکْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِیْقَیْنِ کِلَیْهِمَا فَذٰلِکَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوْا مِنْ هٰذَا النُّوْرِ

کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے چند آدمیوں کو مزدوری کیا ہو کہ سب اس کا کام صبح سے رات تک متعین اجرت پر کریں۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے یہ کام آدھے دن تک کیا ہو، پھر کہا ہو کہ ہمیں تمہاری اس مزدوری کی ضرورت نہیں ہے جو تم نے ہم سے طے کی ہے۔ بلکہ جو کام ہم نے کر دیا ہے وہ بھی غلط تھا۔ اس پر اس شخص نے کہا ہو کہ ایسا نہ کرو اپنا بقیہ کام پورا کرلو اور اپنی پوری مزدوری لے جاؤ۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا ہو اور چھوڑ کر چلے آئے ہوں۔ اس کے دو مزدوروں نے بقیہ کام کیا ہو اور اس شخص نے ان سے کہا ہو کہ یہ دن پورا کرلو تو میں تمہیں وہی اجرت دوں گا جو پہلے مزدوروں سے طے کی تھی۔ چنانچہ انہوں نے کام شروع کیا، لیکن عصر کی نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے جو تمہارا کام کر دیا ہے وہ بالکل بیکار تھا، وہ مزدوری بھی تم اپنے پاس ہی رکھو جو تم نے ہم سے طے کی تھی۔ اس شخص نے ان سے کہا ہو کہ اپنا بقیہ کام پورا کرلو، دن بھی اب بہت تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے۔ لیکن وہ نہ مانے ہوں۔ پھر اس شخص نے ایک دوسری قوم کو مزدور رکھا ہو کہ یہ دن کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے اس میں یہ کام کر دیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے سورج غروب ہونے تک دن کے بقیہ حصہ میں کام کیا اور دونوں فریقوں کی پوری مزدوری حاصل کرلی۔ پس یہی ان اہل کتاب کی اور ان کی مثال ہے جنہوں نے اس نور کو قبول کر لیا ہے۔ [1]

باب ۱۴۱۰۔ مَنِ اسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَتَرَکَ اَجْرَهٗ فَعَمِلَ فِیْهِ الْمُسْتَاْجِرُ فَزَادَ اَوْ مَنْ عَمِلَ فِیْ مَالِ غَیْرِهٖ فَاسْتَفْضَلَ

۱۴۱۰۔ کسی نے کوئی مزدور کیا اور وہ مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا۔ پھر (مزدور کی اس چھوڑی ہوئی مزدوری سے) مزدوری لینے والے نے کام کیا، اس طرح اصل مال بڑھ گیا اور وہ شخص جس نے کسی دوسرے کے مال سے کام کیا اور اس میں نفع ہوا۔

[1] اس تمثیل میں اللہ کے دین سے یہود و نصاریٰ کے انحراف اور پھر امت مسلمہ کے اس کام کو پورا کرنے کی پیشین گوئی موجود ہے کام اللہ تعالیٰ کا ہے، پہلے اس نے یہودیوں سے کام کے لئے کہا، لیکن وہ بیچ میں کام چھوڑ کر چلے گئے۔ پھر نصرانیوں کو کام پر لگایا لیکن انہوں نے بھی انحراف کیا۔ آخر میں آنحضور ﷺ کی امت متعین کی گئی جو اس کام کو پورا کرنے کے لئے نکلی۔ یہ حدیث متعدد روایتوں سے آئی ہے اور ائمہ بعض مواقع پر ان سے مسائل فقہ میں استدلال بھی کرتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی ایک پیشین گوئی بھی اس حدیث میں موجود ہے کہ آپ ﷺ کی امت اپنا کام پورا کرے گی۔ چنانچہ مخالفین اور موافقین سب ہی یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ شریعت محمدیہ میں تغیر و تبدل نہ ہو سکا۔ قرآن جس حالت میں پہلے تھا اسی حالت میں اب بھی ہے اور مسلمان بہر حال اس پر کسی نہ کسی درجے میں عمل کر ہی رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی تسلیم ہے، خود یہود و نصاریٰ کو کہ ان کی کتابیں اس طرح محفوظ نہیں جس طرح ان کے انبیاء پر نازل ہوئی تھیں۔ یہ ملحوظ رہے کہ کام کا بنیادی نقطہ اس امانت کی حفاظت ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی امت کے لئے نازل فرمائی ہو۔

(۲۱۲۶) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ
عُمَرَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى
اَوَوُا الْبَيْتَ اِلٰى غَارٍ فَدَ خَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ
الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَايُنْجِيْكُمْ
مِّنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوْا اللّٰهَ بِصَالِحِ
اَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمُ اللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ
شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّمَالًا
فَنَاٰى بِيْ فِيْ طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى
نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُّهُمَا نَائِمَيْنِ
وَكَرِهْتُ اَنْ اُغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْمَالًا فَلَبِثْتُ
وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ
الْفَجْرُفَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ
فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ
فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَايَسْتَطِيْعُوْنَ
الْخُرُوْجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ
الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ اَحَبَّ
النَّاسِ اِلَيَّ فَاَرَدْتُّهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى
اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِيْنَ فَجَآءَ تْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا
عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ يُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ
نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا اُحِلُّ
لَكَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ
الْوُقُوْعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ
اِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُهَا اللّٰهُمَّ اِنْ
كُنْتُ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّامَا
نَحْنُ فِيْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَاَنَّهُمْ لَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اسْتَاْجَرْتُ
اُجَرَآءَ فَاَعْطَيْتُهُمْ اَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ تَرَكَ

۲۱۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں زہری نے، ان سے
سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ
پچھلی امت کے تین آدمی کہیں جا رہے تھے، رات گذارنے کے لئے
انہوں نے ایک غار کی پناہ لی اس کے اندر داخل ہوئے، اتنے میں پہاڑ
سے ایک چٹان لڑھکی اور اس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ سب نے کہا کہ اب
اس چٹان سے تمہیں کوئی چیز نجات دینے والی نہیں، سوا اس کے کہ سب
اپنے سب سے زیادہ اچھے عمل کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا
کریں، ان میں سے ایک شخص نے اپنی دعا شروع کی، اے اللہ! میرے
والدین بہت بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہیں پلاتا تھا،
نہ اپنے بال بچوں کو اور نہ اپنے مملوک (غلام وغیرہ) کو۔ ایک دن مجھے
ایک چیز کی تلاش میں دیر ہو گئی اور جب میں گھر واپس ہوا تو وہ سو چکے
تھے۔ پھر میں نے ان کے لئے شام کا دودھ نکالا، لیکن ان کے پاس لایا تو
وہ سوئے ہوئے تھے۔ مجھے یہ بات ہرگز اچھی معلوم نہیں ہوئی کہ ان سے
پہلے اپنے بال بچوں یا اپنے کسی مملوک کو دودھ پلاؤں، اس لئے میں وہیں
کھڑا رہا، دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے کا
انتظار کر رہا تھا۔ اور صبح بھی ہو گئی! اب میرے والدین بیدار ہوئے اور اپنا
شام کا دودھ اس وقت پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی
اور رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو اس چٹان کی مصیبت کو ہم سے
ہٹا دے۔ اس دعا کے نتیجہ میں صرف اتنا راستہ بن سکا کہ نکلنا اس سے
اب بھی ممکن نہ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر دوسرے نے دعا
کی۔ اے اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی، سب سے زیادہ میری محبوب!
میں نے اسے اپنے لئے تیار کرنا چاہا، لیکن اس کا رویہ میرے بارے میں
غلط ہی رہا۔ اسی زمانہ میں ایک سال اسے کوئی سخت ضرورت ہوئی اور وہ
میرے پاس آئی۔ میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ
خلوت میں وہ مجھ سے ملے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اب میں اس پر
قابو پا چکا تھا۔ لیکن اس نے کہا کہ تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ اس مہر کو تم
حق کے بغیر توڑو۔ یہ سن کر میں اپنے برے ارادے سے باز آ گیا اور
وہاں سے چلا آیا۔ حالانکہ وہ مجھے سب سے بڑھ کر محبوب تھی اور میں نے
اپنا دیا ہوا سونا بھی واپس نہیں لیا۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف

الَّذِیْ لَهٗ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰی كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَآءَ نِیْ بَعْدَ حِیْنٍ فَقَالَ یَا عَبْدَاللّٰهِ اَدِّ اِلَیَّ اَجْرِیْ فَقُلْتُ لَهٗ كُلُّ مَاتَرٰی مِنْ اَجْرِكَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِیْقِ فَقَالَ یَاعَبْدَاللّٰهِ لَاتَسْتَهْزِئْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَااَسْتَهْزِئُ بِكَ فَاَخَذَهٗ كُلَّهٗ فَاسْتَاقَهٗ فَلَمْ یَتْرُكْ مِنْهُ شَیْئًا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَانَحْنُ فِیْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا یَمْشُوْنَ

تیری رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے۔ چنانچہ چٹان ذرا سی اور کھسکی، لیکن اب بھی اس سے باہر نہیں آیا جا سکتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اور تیسرے نے دعا کی۔ اے اللہ! میں نے چند مزدور کئے تھے، پھر سب کو ان کی مزدوری دی لیکن ایک مزدور ایسا نکلا کہ اپنی مزدوری ہی چھوڑ گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگایا اور (کچھ دنوں کی کوشش کے نتیجہ میں) بہت کچھ منافع ہو گیا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد ہی وہی مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے بندے، مجھے میری مزدوری دے دو۔ میں نے کہا، یہ جو کچھ تم دیکھ رہے ہیں اونٹ، گائے، بکری اور غلام، سب تمہاری مزدوری ہی ہے (یعنی تمہاری مزدوری کو کاروبار میں لگا کر حاصل کیا ہے) وہ کہنے لگا، اللہ کے بندے! میرا مذاق نہ بناؤ، میں نے کہا، میں مذاق نہیں کرتا، چنانچہ اس شخص نے سب کچھ لیا اور اپنے ساتھ لے گیا۔ ایک چیز بھی اس میں سے باقی نہ چھوڑی۔ تو اے اللہ! اگر میں نے یہ سب کچھ تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے۔ چنانچہ وہ چٹان ہٹ گئی اور وہ سب باہر آئے۔

باب ۱۴۱۱. مَنْ اٰجَرَ نَفْسَهٗ لِیَحْمِلَ عَلٰی ظَهْرِهٖ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ وَاُجْرَةِ الْحَمَّالِ

۱۴۱۱۔ جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھانے کی مزدوری کی اور پھر اسے صدقہ کر دیا اور بار بردار کی اجرت۔

(۲۱۱۷) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَی السُّوْقِ فَیُحَامِلُ فَیُصِیْبُ الْمُدَّ وَاِنَّ لِبَعْضِهِمْ لَمِائَةَ اَلْفٍ قَالَ مَانَرَاهُ اِلَّا نَفْسَهٗ

۲۱۱۷۔ ہم سے سعید بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو بعض لوگ بازاروں میں جا کر بار برداری کرتے، ایک مد مزدوری ملتی (اور اس میں سے صدقہ کرتے) آج انہیں کے پاس لاکھ لاکھ (درہم دینار) ہیں۔ ابو وائل نے کہا، ہمارا خیال ہے کہ ان کی مراد خود اپنی ذات سے تھی۔

باب ۱۴۱۲. اَجْرِ السَّمْسَرَةِ وَلَمْ یَرَ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَعَطَآءٌ وَاِبْرَاهِیْمُ وَالْحَسَنُ بِاَجْرِ السِّمْسَارِ بَاْسًا

۱۴۱۲۔ دلالی کی اجرت ❶ ابن سیرین، عطاء، ابراہیم اور حسن رحمہ اللہ دلالی پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ

❶ خرید و فروخت کے لئے کسی کو دلال بنانا جائز ہے۔ خواہ بیچنے والے کی طرف سے ہو یا خریدنے والی کی طرف سے! البتہ اجرت کی تعیین ضروری ہے۔ اسی لئے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا جو قول نقل کیا ہے اسے علی الاطلاق نافذ نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس میں اجرت کی تعین نہیں ہے۔ صرف اصل قیمت کی تعین ہے۔ اگر قیمت کے بعد اجرت بھی متعین ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ عنوان کے ضمن میں نبی کریم ﷺ کا جو فرمان نقل کیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے جو اصول شریعت سے متصادم نہ ہوں اور شریعت انہیں برداشت کر سکے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ اَنْ يَّقُوْلَ بِعْ هٰذَا الثَّوْبَ فَمَازَادَ عَلٰى كَذَا فَهُوَ لَكَ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اِذْقَالَ بِعْهُ بِكَذَا فَمَا كَانَ مِنْ رِّبْحٍ فَهُوَلَكَ اَوْبَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فَلَا بَأْسَ بِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ

عنہ نے فرمایا، اگر کسی سے کہا جائے کہ یہ کپڑا بیچ لاؤ، اتنی قیمت میں جتنا زیادہ ہو وہ تمہارا ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ اگر کسی نے کہا کہ اتنے میں بیچ لاؤ جتنا نفع ہوگا وہ تمہارا ہے۔ یا (یہ کہا کہ) میرے اور تمہارے درمیان تقسیم ہو جائے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرائط کے حدود میں رہیں۔

(۲۱۱۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَاقَوْلُهٗ لَايَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ لَايَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا

۲۱۱۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے قافلوں کی پیشوائی سے منع کیا تھا اور یہ کہ شہری، دیہاتی کا مال نہ بیچیں۔ میں نے پوچھا، اے ابن عباس! شہری دیہاتی کا مال نہ بیچیں، کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ ان کے دلال نہ بنیں۔ (حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے)۔

باب ۱۴۱۳۔ هَلْ يُوَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهٗ مِنْ مُشْرِكٍ فِيْ ارضِ الْحَرْبِ

۱۴۱۳۔ کیا کوئی مسلمان دارالحرب میں کسی مشرک کی مزدوری کر سکتا ہے؟

(۲۱۱۹) حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَآئِلٍ فَاجْتَمَعَ لِيْ عِنْدَهٗ فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَقْضِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلَا قَالَ وَاِنِّيْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ لِيْ ثَمَّ مَالٌ وَّ وَلَدٌ فَاَقْضِيْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا

۲۱۱۹۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے، ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میں لوہار تھا، میں نے عاص بن وائل کا کام کیا۔ جب میری بہت سی مزدوری اس کے ذمے ہوگئی تو میں اس کے پاس آیا تقاضا کرنے۔ وہ کہنے لگا کہ بخدا، میں تمہاری مزدوری اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد (ﷺ) کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا، خدا کی قسم! یہ تو اس وقت بھی نہیں ہوگا جب تم مر کے دوبارہ زندہ ہوگے۔ اس نے کہا، کیا میں مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر وہ بولا کہ پھر وہیں میرے پاس مال اور اولاد ہوگی اور وہیں تمہاری مزدوری دوں گا۔ اسی پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی، کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا، جس نے ہماری نشانیوں کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے مال و اولاد دی جائے گی۔

باب ۱۴۱۴۔ مَا يُعْطٰى فِي الرُّقْيَةِ عَلٰى اَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ مَآ اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا

۱۴۱۴۔ قبائل عرب میں سورۂ فاتحہ کے ذریعہ جھاڑ پھونک پر جو دیا جاتا ہے۔

ابن عباس نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ کتاب اللہ سب سے زیادہ اس کی مستحق ہے کہ اس پر اجرت لی جائے۔ شعبیؒ نے

كِتَابُ اللّٰهِ وَ قَالَ الشُّعْبِیُّ لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ اِلَّا اَنْ يُّعْطٰى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ لَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا كَرِهَ اَجْرَ الْمُعَلِّمِ وَاَعْطَى الْحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً وَّلَمْ يَرَ ابْنُ سِيْرِيْنَ بِاَجْرِ الْقَسَّامِ بَاْسًا وَّقَالَ كَانَ يُقَالُ السُّحْتُ الرِّشْوَةُ فِى الْحُكْمِ وَكَانُوْا يُعْطُوْنَ عَلَى الْخَرْصِ

فرمایا کہ معلم کو پہلے سے طے نہ کرنا چاہئے (کہ پڑھانے پر مجھے اتنی تنخواہ ملنی چاہئے) البتہ جو کچھ اسے دیا جائے، لے لینا چاہئے۔ حکم نے فرمایا کہ میں نے کسی شخص سے یہ نہیں سنا کہ معلم کی اجرت کو اس نے ناپسند کیا ہو۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ (اپنے معلم کو) دس درہم دیتے تھے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ قسام (بیت المال کا ملازم جو تقسیم پر معمور ہو) کی اجرت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ (قرآن کی آیت میں) سحت، فیصلہ میں رشوت لینے کے معنی میں ہے اور لوگ (اندازہ لگانے والوں) کو اندازہ لگانے کی اجرت دیتے تھے۔ ❶

(۲۱۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰى نَزَلُوْا عَلٰى حَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ لَّا يَنْفَعُهٗ شَیْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ اَتَيْتُمْ هٰٓؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ نَزَلُوْا لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَیْءٌ فَاَتَوْهُمْ فَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الرَّهْطُ اِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ لَّا يَنْفَعُهٗ فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرْقِىْ وَ لٰكِنْ وَّاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَمَا اَنَا بِرَاقٍ لَّكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَاُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

۲۱۲۰۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے ابوالمتوکل نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کے چند صحابہ سفر میں تھے، دوران سفر میں عرب کے ایک قبیلہ میں ان کا قیام ہوا، صحابہ رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ انہیں قبیلہ والا اپنا مہمان بنالیں، لیکن انہوں نے اس سے انکار ❷ کیا۔ اتفاق سے اسی قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا۔ قبیلہ والوں نے اپنی والی ہر طرح کی کوشش کر ڈالی، لیکن ان کا سردار اچھا نہ ہوسکا۔ ان کے کسی آدمی نے کہا کہ ان لوگوں کے یہاں بھی دیکھنا چاہئے جو ہمارے قبیلہ میں قیام کئے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی چیز ان کے پاس نکل آئے۔ چنانچہ قبیلہ والے ان کے پاس آئے اور کہا کہ بھائیو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے، اس کے لئے ہم نے ہر طرح کی کوشش کر ڈالی لیکن فائدہ کچھ بھی نہ ہوا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ ایک صحابی نے فرمایا، بخدا میں اسے جھاڑ دوں گا، لیکن ہم نے تم سے میزبانی کے لئے کہا تھا اور تم نے اس سے انکار کر دیا تھا، اس لئے اب

---

❶ متعدد مسئلے مصنف نے ایک ساتھ جمع کر دیے ہیں۔ ایک سے جھاڑ پھونک یا تعویذ وغیرہ کی اجرت لینا۔ یہ اگر حدود شریعت کے اندر ہوں تو اس کی اجرت جائز اور حلال ہے، کیونکہ اس میں کسی قسم کی عبادت کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔ دوسری چیز ہے قرآن مجید کی تعلیم، اذان یا اقامت کی اجرت، اس مسئلہ میں قاضی خاں نے لکھا ہے کہ چونکہ قدیم میں بیت المال سے وظائف ملتے تھے اور اس طرح اہل علم کو فارغ البالی حاصل ہوتی تھی اس لئے اس دور میں عوام سے ان پر کسی طرح کی اجرت لینے سے منع کر دیا گیا تھا، اب اس طرح کی تمام چیزوں کا بار عوام پر آ پڑا ہے اور بیت المال، علماء کی کفالت نہیں کرتا۔ اس لئے اب ذمہ داری عوام پر آ گئی کہ قرآن وحدیث کی تعلیم دینے والوں، ائمہ اور مؤذنوں کی کفالت کریں۔ بہر حال دونوں مسئلوں کی نوعیت الگ ہے۔ ❷ ظاہر ہے کہ زمانہ قدیم میں عرب میں ہوٹل وغیرہ کا کوئی سوال ہی نہیں ہوسکتا تھا ٹھہرنے اور کھانے کے لئے کسی قسم کا انتظام اس کے سوا کوئی اور نہیں تھا کہ مسافر کسی کا مہمان بن جائے۔ اس لئے صحابہ نے اس کی درخواست کی۔ آنحضور ﷺ نے بھی اسی وجہ سے اجنبیت کی حالت میں مہمان بنانے کی خاص طور سے تاکید فرمائی ہے۔ ویسے عام حالات میں بھی میزبانی کے فضائل اسلام میں بہت زیادہ ہیں اور ضیافت کی تاکید بھی پوری طرح موجود ہے۔

الْعٰلَمِيْنَ فَكَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِىْ وَمَابِهٖ قُلْبَةٌ قَالَ فَاَوْفُوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِىْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِىْ رَقٰى لَاتَفْعَلُوْا حَتّٰى نَاتِىَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِىْ كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَاْمُرُنَا فَقَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهُ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ قَدْ اَصَبْتُمْ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْالِىْ مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ بِهٰذَا

میں بھی اجرت کے بغیر نہیں جھاڑ سکتا۔ آخر بکریوں کے ایک ریوڑ پر ان کا معاملہ طے ہوا (صحابی وہاں تشریف لے گئے) اور الحمدللہ رب العالمین پڑھ پڑھ کر چھو چھو کیا۔ ایسا محسوس ہوا جیسے کسی کی رسی کھول دی گئی ہو، وہ اٹھ کر چلنے لگا۔ تکلیف و درد کا نام ونشان بھی نہیں باقی تھا۔ بیان کیا کہ پھر انہوں نے طے شدہ اجرت صحابہ کو دے دی۔ کسی نے کہا کہ اسے تقسیم کرلو، لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا وہ بولے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے کوئی تصرف نہ کرنا چاہئے۔ پہلے ہم آپ ﷺ سے اس کا ذکر کرلیں، اس کے بعد دیکھیں کہ آپ کیا حکم دیتے ہیں (تاکہ اس کے مطابق عمل کریں) چنانچہ سب حضرات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آنحضورﷺ نے فرمایا، یہ تم کیسے کہتے ہو کہ سورہ فاتحہ بھی ایک منتر ہے (بلکہ یہ تو خدا کا کلام اور حق ہے) اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا، اسے تقسیم کرلو اور ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔ ❶ اور رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ شعبہ نے کہا کہ ابوبشر نے ہم سے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوالتوکل سے یہی حدیث سنی۔

باب ۱۴۱۵. ضَرِيْبَةِ الْعَبْدِ وَتَعَاهُدِ ضَرَائِبِ الْاِمَاءِ

۱۴۱۵۔ غلام کا خراج اور باندیوں کا خراج ❷ محتاط اندازے کے ساتھ۔

(۲۱۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَلَهُ بِصَاعٍ اَوْصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخُفِّفَ عَنْ غَلَّتِهٖ اَوْضَرِيْبَتِهٖ

۲۱۲۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پچھنا لگایا تو آپ نے انہیں ایک صاع یا دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے گفتگو کی، جس کے نتیجے میں ان کا خراج کم کر دیا گیا۔

باب ۱۴۱۶. خَرَاجِ الْحَجَّامِ

۱۴۱۶۔ پچھنا لگانے والے کی اجرت۔

(۲۱۲۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى

۲۱۲۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم

---

❶ اسی بخاری میں متعدد واقعات اس نوعیت کے ملیں گے کہ جب کبھی اس طرح کے مسائل میں صحابہ کو تردد ہوا تو آنحضورﷺ نے شبہات کو پوری طرح دور کرنے کے لئے اور تاکہ ان کی دلداری بھی ہو جائے فرمایا کہ میرا بھی اس میں حصہ لگاؤ۔ ابھی ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے شکار کا قصہ گذر چکا ہے جو بالکل اسی نوعیت کا ہے۔ ❷ آقا اپنے غلام پر یا باندی سے جو ٹیکس لیتا ہے کہ روزانہ یا ماہانہ یا ہفتہ وار تمہیں اتنی رقم دینی پڑے گی، اس کے لئے حدیث میں خراج غلہ، اجر اور ضریبۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یہاں بھی یہی مراد ہے۔

الْحَجَّامَ اَجْرَه'

ﷺ نے پچھنا لگوایا تھا اور پچھنا لگانے والے کو اجرت بھی دی تھی۔

(۲۱۲۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَه' وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَّمْ يُعْطِهٖ

۲۱۲۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوایا تھا اور پچھنا لگانے والی کو اس کی اجرت بھی دی تھی۔ اگر اس میں کوئی کراہت ہوتی تو آپ اجرت نہ دیتے۔

(۲۱۲۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يُّظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَه'

۲۱۲۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عامر نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوایا اور آپ کسی کی اجرت کے معاملہ میں کسی بھی ظلم کو ہرگز روا نہیں رکھتے۔ (اس لئے آپ ﷺ نے پچھنا لگوانے کی اجرت بھی پوری دی تھی)۔

باب ۱۴۱۷ . مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ

۱۴۱۷۔ جس نے کسی غلام کے مالکوں سے غلام کے محصول (خراج) میں کمی کے لئے گفتگو کی۔

۲۱۲۵. حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ نِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَه' وَاَمَرَلَه' بِصَاعٍ اَوْصَاعَيْنِ اَوْمُدٍّ اَوْمُدَّيْنِ كَلَّمَ فِيْهِ فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيْبَتِهٖ

۲۱۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک پچھنا لگانے والے غلام (ابوطیبہ) کو بلایا، انہوں نے آنحضور ﷺ کے پچھنا لگایا اور آنحضور ﷺ نے انہیں ایک یا دو صاع یا ایک یا دو مد (راوی حدیث شعبہ کو شبہ تھا) دینے کے لئے (بطور اجرت) حکم دیا، آپ نے (ان کے مالکوں سے بھی) ان کے بارے میں گفتگو فرمائی تو انہوں نے ان کا محصول کم کر دیا تھا۔

باب ۱۴۱۸ . كَسْبِ الْبَغِيِّ وَالْاِمَاءِ وَكَرِهَ اِبْرَاهِيْمُ اَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَتَيَاتِكُمْ اِمَآءَكُمْ

۱۴۱۸۔ زانیہ کی کمائی اور باندی کی کمائی۔ ابراہیم نے نوحہ کرنے والیوں کی اجرت کو (نوحہ کرنے اور گانے پر) ناپسند قرار دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ "اپنی باندیوں کو، جبکہ وہ پاکدامنی بھی چاہتی ہوں، زنا کے لئے مجبور نہ کرو تا کہ تم اس طرح دنیا کی زندگی کے سامان بہم پہنچا سکو، لیکن اگر کوئی شخص انہیں مجبور کرتا ہے تو اللہ ان پر جبر کئے جانے کے بعد (انہیں معاف کرنے والا، ان پر رحم کرنے والا ہے)۔ (قرآن کی آیت میں) فتیاتکم، امائکم کے معنی میں ہے (یعنی تمہاری باندیاں)۔

(۲۱۲۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ

۲۱۲۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوبکر بن عبدالرحمان

الحرث بن هشام عن ابی مسعود ن الانصاریّ ان رسول الله صلّی اللّٰہ علیه وسلّم نھی عن ثمن الکلب ، ومھر البغی وحلوان الکاھن

بن حارث بن ہشام نے اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ (کے زنا) کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا تھا۔

(۲۱۲۷) حدّثنا مسلم بن ابراھیم حدّثنا شعبة عن محمّد بن جحادة عن ابی حازم عن ابی ھریرة قال نھی النّبیّ صلّی اللّٰہ علیه وسلّم عن کسب الاماء

۲۱۲۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جحادہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے باندیوں کی (ناجائز) کمائی سے منع کیا تھا۔

باب ۱۴۱۹. عسب الفحل

باب ۱۴۱۹۔ نر کی جفتی (پر اجرت)۔

(۲۱۲۸) حدّثنا مسدّد حدّثنا عبد الوارث واسمعیل بن ابراھیم عن علیّ بن الحکم عن نّافع عن ابن عمر قال نھی النّبیّ صلّی اللّٰہ علیه وسلّم عن عسب الفحل

۲۱۲۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث اور اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن حکم نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نر کی جفتی (پر اجرت لینے) سے منع کیا تھا۔

باب ۱۴۲۰. اذا استاجر ارضاً فمات احدھما وقال ابن سیرین لیس لاھله ان یّخرجوہ الی تمام الاجل وقال الحکم والحسن وایاس ابن معاویة تمضی الاجارۃ الی اجلھا وقال ابن عمر اعطی النّبیّ صلّی اللّٰہ علیه وسلّم خیبر بالشّطر فکان ذلک علی عھد النّبیّ صلّی اللّٰہ علیه وسلّم و ابی بکر وّصدرًا مّن خلافة عمر ولم یذکر انّ ابا بکر وّ عمر جدّدا الاجارۃ بعد ما قبض

۱۴۲۰۔ کسی شخص نے زمین اجارہ پر لی، پھر فریقین میں سے ایک کا انتقال ہو گیا؟ ابن سیرین نے فرمایا کہ مدت متعینہ پوری ہونے تک میت کے ورثاء کے لئے یہ جائز نہیں کہ مستاجر کو بے دخل کریں۔ حکم، حسن اور ایاس بن معاویہ نے فرمایا کہ اجارہ اپنی مدت متعینہ تک باقی رہتا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی آراضی (یہودیوں کو) آدھی پیداوار پر دی تھی، یہ معاملہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں بھی نافذ رہا، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد خلافت میں بھی۔ یہ کوئی نہیں بیان کرتا کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد، آپ کے کئے ہوئے معاملہ اجارہ کی تجدید کی ہو۔ ❶

(۲۱۲۹) حدّثنا موسی ابن اسمعیل حدّثنا جویریة بن اسماء عن نّافع عن عبد اللّٰہ قال اعطی رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه وسلّم خیبر ان یّعملوھا

۲۱۲۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (خیبر کے یہودیوں کو) خیبر کی

---

❶ احناف کے یہاں عقد اجارہ، متعاقدین میں سے کسی کی بھی موت سے فسخ ہو جاتا ہے۔ حضرت حسن وغیرہ رحمہم اللہ کا فتویٰ احناف کے مسلک کے خلاف ہے۔ امام بخاریؒ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ خیبر کی زمین کا معاملہ عقد اجارہ تھا۔ بعض محدثین نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس فیصلہ پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ احناف کہتے ہیں کہ یہ تو ''خراج مقاسمہ'' تھا۔ جزیہ، اہل خیبر سے نہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی لیا، نہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے، ظاہر ہے کہ وہ اسلام کے بدترین دشمن تھے۔ جزیہ کی معافی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا اور ان سے جزیہ اسی صورت میں لیا جاتا تھا جس کا ذکر حدیث میں ہے۔ اس میں کسی تجدید کی ضرورت ہی نہیں، جب تک سلطنت باقی ہے یہ باقی رہے گا۔

وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَاَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَه' اَنَّ الْمَزَارِعَ كَانَتَ تُكْرٰى عَلٰى شَىْءٍ سَمَّاهُ نَافِعٌ لَّا اَحْفَظُه' وَاَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ حَدَّثَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عَبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى اَجْلَا هُمْ عُمَرُ .

اراضی دے دی تھی کہ اس میں محنت کے ساتھ کاشت کریں اور پیداوار کا آدھا خود لے لیا کریں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نافع سے یہ بھی بیان کیا تھا کہ اراضی کچھ عوض لے کر اجارہ پر دی تھی۔ نافع نے اس عوض کی تعین بھی کر دی تھی، لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔ اور نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اراضی میں عقد اجارہ سے منع کیا تھا۔ عبیداللہ نے نافع کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ (خیبر کے یہودیوں کے ساتھ وہاں کی زمین کا معاملہ برابر چلتا رہا) تا آنکہ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جلاوطن کر دیا۔

كِتَابُ الْحَوَالَاتِ

کتاب الحوالات

باب ۱۴۲۱ . فِى الْحَوَالَةِ وَهَلْ يَرْجِعُ فِى الْحَوَالَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ اِذَاكَانَ يَوْمَ اَحَالَ عَلَيْهِ مَلِيًّا جَازَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ؓ يَتَخَارَجُ الشَّرِيْكَانِ وَاَهْلُ الْمِيْرَاثِ فَيَاخُذُهٰذَا عَيْنًا وَهٰذَا دَيْنًا فَاِنْ تَوِىَ لِاَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلٰى صَاحِبِهٖ

۱۴۲۱۔ حوالہ کے مسائل قرض کو کسی دوسرے کی طرف منتقل کرنے کی تفصیلات، اور کیا اس عقد انتقال کو فسخ بھی کیا جا سکتا ہے؟ حسن اور قتادہ نے فرمایا کہ جب کسی کی طرف قرض منتقل کیا جا رہا تھا تو اگر اس وقت وہ خوشحال تھا تو جائز ہے (یعنی اس انتقال کو فسخ نہیں کر سکتے) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو شرکاء نے یا ورثہ نے آپس میں صلح کر لی (کہ جو چیز آپس میں تقسیم کی جانے والی ہے) اس میں سے نقد مال تو فلاں لے اور قرض (جو دوسرے کے ذمے ہے وہ) فلاں کا حصہ رہے تو (اس تقسیم کے بعد) اگر دونوں شرکاء میں سے کسی ایک کا حصہ ضائع ہو گیا تو اپنے دوسرے شریک پر کسی قسم کی ذمہ داری نہیں ڈال سکتا۔

(۲۱۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِىِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُ كُمْ عَلٰى مَلِىٍّ فَلْيَتْبَعْ

۲۱۳۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قرض ادا کرنے میں) مالدار کی طرف سے ٹال مٹول ظلم ہے اور اگر کسی کا قرض کسی مالدار کی طرف منتقل کیا جائے تو اسے قبول کر لینا چاہئے (کیونکہ عام حالات میں اس سے قرض وصول کرنے میں زیادہ آسانی رہتی ہے)۔

باب ۱۴۲۲ . اِذَا حَالَ عَلٰی مَلِیٍّ فَلَیْسَ لَه‘ رَد

۱۴۲۲۔ جب قرض کسی مالدار کی طرف منتقل کیا جائے تو اسے رد نہ کرنا چاہئے۔

(۲۱۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ ذکوان عن الا عرج عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ علیه وَسلّم قال مَطْلُ الْغنِیِّ ظُلْمٌ وَّمَنْ اُتْبِع علٰی مَلِیٍّ فلْیَتْبَعْ

۲۱۳۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذکوان نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مالدار کی طرف سے (قرض ادا کرنے میں) ٹال مٹول ظلم ہے اور کسی کا قرض کسی مالدار کے حوالہ کیا جائے تو اسے قبول کرنا چاہئے۔

باب ۱۴۲۳ . اِنْ اَحَالَ دَیْنَ الْمَیِّتِ عَلٰی رَجُلٍ جَازَ

۱۴۲۳۔ اگر کسی میت کا قرض کسی (زندہ) شخص کی طرف منتقل کیا جائے تو جائز ہے۔

(۲۱۳۲) حَدَّثَنَا الْمکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْم حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَة بْنِ الْاَکْوَع قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ علَیْهِ وسَلَّم اِذْاُتِیَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَیْهَا فقال هَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ قَالُوْالا قَالَ فهلْ ترک شَیْئًا قالُوْ الا فَصلّٰی علَیْهِ ثُمَّ اُتی بجَنَازَةٍ اُخْرٰی فقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلِّ عَلَیْهَا فقال هلْ عَلَیْهِ دیْنٌ قِیْلَ نعَمْ قَالَ فَهلْ ترَکَ شَیْئًا فقالُوْا ثَلٰثَة دَنَانِیْر فَصَلّٰی عَلیْهَا ثُمَّ اُتیَ بِالثَّالِثَةِ فقَالُوْا صَلِّ عَلیْها قَالَ هلْ ترَکَ شَیْئًا قالُوْالا قَال فَهلْ علیْهِ دیْنٌ قَالُوْا ثلٰثةُ دنا نیرقالَ صَلُّوا عَلٰی صَاحِبِکُمْ قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ صَلِّ عَلَیْهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَیَّ دَیْنُه‘ فَصَلّٰی عَلَیْهِ

۲۱۳۲۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک جنازہ آیا۔ لوگوں نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ اس کی نماز پڑھا دیجئے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا اس پر کوئی قرض تھا؟ صحابہ نے بتایا کہ نہیں، کوئی قرض نہیں تھا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تو میت نے کچھ ترکہ بھی چھوڑا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ کوئی ترکہ بھی نہیں چھوڑا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد ایک دوسرا جنازہ لایا گیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ ان کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا۔ کسی کا قرض بھی میت پر تھا؟ عرض کیا گیا کہ تھا، آنحضور ﷺ نے پھر دریافت فرمایا، کچھ ترکہ بھی چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ تین دینار چھوڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کی بھی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا۔ صحابہ نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے ان کے متعلق بھی وہی دریافت فرمایا، کیا کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ نہیں، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، اور ان پر کسی کا قرض بھی تھا؟ صحابہ نے کہا کہ ہاں تین دینار تھا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر ارشاد فرمایا کہ پھر اپنے ساتھی کی تمہیں لوگ نماز پڑھ لو۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ (ایک صحابی کو اس فضیلت سے محروم ہوتے دیکھ کر) بولے، یارسول اللہ! آپ ان کی نماز پڑھا دیجئے، قرض ان کا میں ادا کردوں گا۔ تب آنحضور ﷺ نے نماز پڑھائی۔

باب ۱۴۲۴. الْكَفَالَةِ فِي الْقَرْضِ وَالدُّيُوْنِ بِالْاَبْدَانِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ اَبُوالزِّنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍوالْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَاَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيْلًا حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهٗ مِائَةَ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهٗ بِالْجَهَالَةِ وَقَالَ جَرِيْرٌ وَّالْاَشْعَثُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمُرْتَدِّيْنَ اِسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ فَتَابُوْا وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ اِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَاشَيْءَ عَلَيْهِ وَ قَالَ الْحَكَمُ يَضْمَنُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالشُّهَدَآءِ اُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا قَالَ ائْتِنِيْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْاَجَلِ الَّذِيْ اَجَّلَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّ صَحِيْفَةً مِّنْهُ اِلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ اَتٰى بِهَا اِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا اَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَاَلَنِيْ كَفِيْلًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا فَرَضِيَ بِكَ وَسَاَلَنِيْ

۱۴۲۴۔ قرض اور دین کے معاملہ میں کسی کی شخصی وغیرہ (مالی) ضمانت، ابوالزناد نے بیان کیا، ان سے محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی نے اور ان سے ان کے والد (حمزہ) نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) انہیں مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) بنا کر بھیجا۔ (جہاں وہ صدقہ وصول کر رہے تھے وہاں کے) ایک شخص نے اپنی بیوی کی باندی سے ہمبستری کر لی تھی۔ حمزہ نے اس کی ایک شخص سے پہلے ضمانت لی، یہاں تک کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عمر رضی اللہ عنہ اس سے پہلے ہی اس شخص کو سو کوڑوں کی سزا دے چکے تھے۔ اس لئے آپ نے ان لوگوں کی تصدیق کی۔ (مسئلہ) نہ جاننے کی وجہ سے آپ نے ان کا عذر قبول ❶ کر لیا تھا۔ جریر اور اشعث نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرتدوں کے بارے میں کہا کہ ان سے توبہ کرائیے اور ان کی ضمانت طلب کیجئے۔ چنانچہ انہوں نے توبہ کر لی تھی اور ضمانت خود انہیں کے قبیلہ والوں نے دی تھی۔ حماد نے فرمایا کہ اگر کسی نے شخصی ضمانت دی، پھر اس کا انتقال ہو گیا تو اس کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے (انتقال کی وجہ سے) لیکن حکم نے کہا کہ ذمہ داری اب بھی اس پر باقی رہے گی، ابوعبداللہ نے کہا کہ لیث نے بیان کیا، ان سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ فرمایا کہ انہوں نے بنی اسرائیل کے ایک دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار قرض مانگا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے ایسے گواہ لاؤ جن کی گواہی پر مجھے اعتبار ہو۔ قرض مانگنے والے بولے کہ گواہ کی حیثیت سے تو بس اللہ کافی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اچھا کوئی ضامن لاؤ۔ قرض مانگنے والے بولے کہ ضامن کی حیثیت سے بھی بس اللہ ہی کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سچی بات کہی تم نے، چنانچہ ایک متعین مدت تک کے لئے انہیں قرض دے دیا۔ یہ صاحب قرض لے کر

---

❶ مسئلہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے مال کا مالک نہیں ہوتا، لیکن ان صاحب نے یہ سمجھا کہ بیوی کی باندی سے بھی اسی طرح متمتع ہو سکتے ہیں جس طرح اپنی باندی سے انہیں حق پہنچتا ہے۔ اس غلط فہمی میں وہ زنا کے مرتکب ہوئے تھے۔ ادھر حدود، بعض اوقات شبہات سے ساقط ہو جاتی ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب صورت حال بیان کی گئی تو آپ نے ان کی حد تو ساقط کر دی جو شادی شدہ ہونے کی وجہ سے رجم ہونی چاہئے تھی۔ لیکن تعزیراً سو کوڑے لگوائے۔ پھر جب حضرت حمزہ صدقہ وصول کرنے گئے تو کسی طرح ان کے علم میں بھی بات آئی۔ تو انہوں نے سمجھا کہ کوئی نیا واقعہ ہے۔ لیکن لوگوں نے بتایا کہ اس کا فیصلہ تو خود عمر رضی اللہ عنہ بھی کا کر چکے ہیں۔ انہیں پوری طرح اعتبار نہ آیا۔ اس لئے قبیلہ والوں میں سے کسی نے اپنی ضمانت پیش کی کہ آپ عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی تصدیق کر لیجئے۔ چنانچہ انہوں نے یہ ضمانت قبول کی اور عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی تصدیق چاہی۔

شَهِيْدًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا فَرَضِيَ بِكَ وَ اِنِّي جَهَدْتُّ اَنْ اَجِدَ مَرْكَبًا اَبْعَثُ اِلَيْهِ الَّذِيْ لَهٗ فَلَمْ اَقْدِرْ وَ اِنِّي اَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتّٰى وَلَجَتْ فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ اِلٰى بَلَدِهٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْجَآءَ بِمَالِهٖ فَاِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيْهَا الْمَالُ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَالْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ فَاَتٰى بِالْاَلْفِ دِيْنَارٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَازِلْتُ جَاهِدًا فِيْ طَلَبِ مَرْكَبٍ لِاٰتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُّ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ اَتَيْتُ فِيْهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ اُخْبِرُكَ اَنِّيْ لَمْ اَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ جِئْتُ فِيْهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْاَدّٰى عَنْكَ الَّذِيْ بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرَفَ بِالْاَلْفِ الدِّيْنَارِ رَاشِدًا

دریائی سفر پر روانہ ہوئے اور اپنی ضرورت پوری کر کے کسی سواری (کشتی وغیرہ کی تلاش کی) تا کہ اس سے دریا پار کر کے اس متعینہ مدت تک قرض دینے والے کے پاس پہنچ سکیں جو ان سے طے پائی تھی (اور ان کا قرض ادا کر دیں) لیکن کوئی سواری نہیں ملی۔ آخر انہوں نے ایک لکڑی لی اور اس میں ایک سوراخ بنایا، پھر ایک ہزار دینار اور ایک خط (اس مضمون کا کہ) ان کی طرف سے قرض دینے والے کی طرف (یہ دینار بھیجے جا رہے ہیں) اور اس کا منہ بند کر دیا اور اسی دریا پر لے کر آئے، پھر کہا، اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض لئے تھے، اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے کہہ دیا تھا کہ ضامن کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بھی تجھ سے راضی تھا۔ اس نے مجھ سے گواہ مانگا تو اس کا بھی جواب میں نے یہی دیا کہ اللہ گواہ کی حیثیت سے کافی ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا تھا اور (تو جانتا ہے کہ) میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی سواری مل جائے جس کے ذریعہ میں اس کا قرض اس تک (مدت معینہ پر) پہنچا سکوں۔ لیکن مجھے اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے اب میں اس کو تیرے سپرد کرتا ہوں (کہ تو اس تک پہنچا دے) چنانچہ اس نے وہ لکڑی جس میں رقم تھی، دریا میں بہا دی۔ اب وہ دریا میں تھی اور وہ صاحب واپس ہو چکے تھے۔ اگرچہ فکر اب بھی یہی تھی کہ کسی طرح کوئی جہاز ملے جس کے ذریعے اپنے شہر جا سکیں۔ دوسری طرف وہ صاحب جنہوں نے قرض دیا تھا، اسی تلاش میں (بندرگاہ) آئے کہ ممکن ہے کوئی جہاز ان کا مال لے کر آیا ہو۔ لیکن وہاں انہیں ایک لکڑی ملی، وہی، جس میں مال تھا (جو قرض لینے والی نے ان کے نام بھیجا تھا) انہوں نے وہ لکڑی اپنے گھر کے ایندھن کے لئے لے لی، پھر جب اسے چیرا تو اس میں سے دینار نکلے اور ایک خط بھی! (کچھ دنوں بعد وہ صاحب جب اپنے وطن پہنچے) تو قرض خواہ کے یہاں آئے اور (دوبارہ) ایک ہزار دینار ان کی خدمت میں پیش کر دیئے اور کہا کہ بخدا میں تو برابر اسی کوشش میں رہا کہ کوئی جہاز ملے تو تمہارے پاس تمہارا مال لے کر پہنچوں، لیکن اس دن سے پہلے جبکہ میں یہاں پہنچنے کے لئے سوار ہوا، مجھے اپنی کوششوں میں کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ پھر انہوں نے پوچھا، اچھا یہ تو بتاؤ، کوئی چیز بھی میرے نام آپ نے بھیجی تھی؟ مقروض نے جواب دیا، بتا تو رہا ہوں آپ کو کہ کوئی جہاز مجھے اس جہاز سے پہلے نہیں ملا، جس سے میں آج پہنچا ہوں۔ اس پر قرض خواہ نے کہا کہ پھر اللہ

نے بھی آپ کا وہ قرض ادا کر دیا جسے آپ نے لکڑی میں بھیجا تھا۔ چنانچہ وہ صاحب اپنا ہزار دینار لے کر خوش خوش واپس ہو گئے۔

باب ۱۴۲۵. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ

۱۴۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ ''جن لوگوں سے تم نے قسم کھا کر عہد کیا ہے، ان کا حصہ ادا کرو۔''

(۲۱۳۳) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ اِدْرِيْسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَّالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَمَّا قَدِمُواالْمَدِيْنَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرَ الْاَنْصَارِيُّ دُوْنَ ذَوِيْ رَحِمِهٖ لِلْاُخُوَّةِ الَّتِيْ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نَسَخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ اِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيْحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيْرَاثُ وَيُوْصٰى لَهٗ

۲۱۳۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ادریس نے، ان سے طلحہ بن مصرف نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ (قرآن مجید کی آیت) ولکل جعلنا موالی کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (موالی کے معنی) ورثہ کے ہیں اور والذین عقدت ایمانکم (کا قصہ یہ ہے کہ) مہاجرین جب مدینہ آئے تو مہاجرین کے ورثاء انصار ہی ہوتے تھے، ان کے رشتہ دار نہیں ہوتے تھے، یہ اس اخوت کی وجہ سے تھا جو نبی کریم ﷺ کی قائم کی ہوئی تھی۔ پھر جب آیت ولکل جعلنا موالی نازل ہوئی (مہاجرین کے ورثاء کے آجانے کے بعد تو آیت والذین عقدت ایمانکم منسوخ ہو گئی (اب پہلی مواخات منسوخ قرار پائی) سوا امداد تعاون اور خیر خواہی کے (کہ ہر مسلمان پر اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے ضروری ہے) البتہ میراث کا حکم انصار و مہاجرین کے درمیان مواخاۃ کی وجہ سے) منسوخ قرار پایا اور وصیت جتنی چاہے کی جا سکتی ہے۔

(۲۱۳۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَاٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ

۲۱۳۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی مواخات سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ سے کرائی تھی۔

(۲۱۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍؓ اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاحِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِيْ

۲۱۳۵۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا، اسلام میں عہد و پیمان نہیں معتبر ہوں گے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خود انصاری اور قریش کے درمیان میرے گھر میں عہد و پیمان کرایا تھا۔

باب ۱۴۲۶. مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَّيِّتٍ دَيْنًا فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ

۱۴۲۶۔ جو شخص کسی مردے کے قرض کا ضامن بنے تو اس کے بعد اس سے رجوع نہیں کر سکتا۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

(۲۱۳۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍؒ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ

۲۱۳۶۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّیَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوْالَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوانَعَمْ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ عَلَیَّ دَيْنُه' يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

نے، ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے یہاں کسی کا جنازہ آیا، نماز پڑھنے کے لئے! آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا میت پر کسی کا قرض تھا؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں، آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھادی۔ پھر ایک جنازہ آیا، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، میت پر کسی کا قرض تھا؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ یہ سن کر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اپنے ساتھی کی تم ہی نماز پڑھ لو۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بول اٹھے، یارسول اللہ ﷺ ان کا قرض میں ادا کردوں گا۔ تب آنحضور ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(۲۱۳۷) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْقَدْ جَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْاَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِیءْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَمَرَ اَبُوبَكْرٍ فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَه' عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاتِنَا فَاَتَيْتُه' فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ كَذَا وَكَذَا فَحَثٰى لِیْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِیَ خَمْسُ مِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا

۲۱۳۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن علی سے سنا اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر بحرین سے (جزیہ کا) مال آیا تو میں تمہیں اس طرح دوں گا، لیکن بحرین سے مال نبی کریم ﷺ کی وفات تک نہیں آیا، پھر جب اس کے بعد وہاں سے مال آیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کرادیا کہ جس سے بھی نبی کریم ﷺ کا کوئی وعدہ ہو یا آپ کے پاس کسی کا (قرض) ہو تو وہ ہمارے پاس آجائے۔ چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یہ باتیں فرمائی تھیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا، میں نے اسے شمار کیا تو پانچ سو کی رقم تھی۔ پھر فرمایا کہ اس کے دوگنا اور لے لو۔

باب ۱۴۲۷. جِوَارِ اَبِیْ بَكْرٍ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِهٖ

۱۴۲۷۔ نبی کریم ﷺ کے عہد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (ایک مشرک کی) امان اور اس کے ساتھ آپ کا معاہدہ۔

(۲۱۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَیَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَقَالَ اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَیَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَیِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُوْنَ

۲۱۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا اور انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو اسی دین اسلام کا متبع پایا۔ اور ابوصالح نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے اور ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین اسلام کا متبع پایا، کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جب رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں صبح وشام، دونوں وقت

خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ مُّهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتّٰى اِذَابَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَه ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُالْقَارَةِ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَااَبَابَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَخْرَجَنِيْ قَوْمِيْ فَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَسِيْحَ فِي الْاَرْضِ فَاَعْبُدَ رَبِّيْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ اِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَاِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَآئِبِ الْحَقِّ وَاَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ

رَتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍفَطَافَ فِيْ اَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَابَكْرٍ لَّا يَخْرُجُ مِثْلُه' وَلَايُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِيْ الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَآئِبِ الْحَقِّ فَاَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَاٰمَنُوْا اَبَابَكْرٍ وَّقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّه' فِيْ دَارِهٖ فَلْيُصَلِّ وَلْيَقْرَأْ مَاشَآءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِه فَاِنَّا قَدْ خَشِيْنَآ اَنْ يَفْتِنَ اَبْنَآءَ نَا وَنِسَآءَ نَا قَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِاَبِيْ بَكْرٍفَطَفِقَ اَبُوْ بَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّه' فِيْ دَارِهٖ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلٰوةِ وَلَا الْقِرَآءَ ةِ فِيْ غَيْرِ دَارِهٖ ثُمَّ بَدَالِاَبِيْ بَكْرٍفَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَآءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَآؤُهُمْ وَيَعْجَبُوْنَ وَّ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍرَجُلًا بَكَّاءً لَايَمْلِكُ دَمْعَه' حِيْنَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوْآ اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْالَه' اِنَّاكُنَّا اَجَرْنَا اَبَابَكْرٍ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ رَبَّه' فِيْ دَارِهٖ وَاِنَّه' جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ وَاَعْلَنَ الصَّلٰوةَ وَالْقِرَآءَ ةَ وَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ يَّفْتِنَ اَبْنَآءَنَا وَنِسَآءَ نَافَاْتِه فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّه' فِيْ دَارِهٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰى اِلَّا اَنْ يُّعْلِنَ ذٰلِكَ

تشریف نہ لاتے ہوں۔ پھر جب مسلمانوں کو بہت زیادہ (مکہ میں) پریشان کیا جانے لگا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی نیت سے حبشہ کا قصد کیا۔ جب آپ برک الغماد پہنچے تو وہاں آپ کی ملاقات قارہ کے سردار ابن الدغنہ (جو مشرک تھا) سے ہوئی، اس نے پوچھا، ابوبکر کہاں کا ارادہ ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب یہ دیا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے، اور اب تو یہی ارادہ ہے کہ دنیا میں پھروں اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہوں۔ اس پر ابن الدغنہ نے کہا کہ آپ جیسا انسان (اپنے وطن سے) نہیں نکل سکتا اور نہ اسے نکالا جا سکتا ہے، کہ آپ تو محتاجوں کے لئے کماتے ہیں۔ صلہ رحمی کرتے ہیں، مجبوروں کا بوجھ اپنے سر لیتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پر آنے والی مصیبت کا دفاع کرتے ہیں، آپ کو میں امان دیتا ہوں، آپ چلئے اور اپنے ہی شہر میں اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ چنانچہ ابن الدغنہ اپنے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لایا اور (مکہ پہنچ کر) کفار قریش کے تمام اشراف کے پاس گیا اور کہا کہ ابوبکر جیسا فرد (اپنے وطن سے) نہیں نکل سکتا اور نہ اسے نکالا جا سکتا ہے، کیا ایسے شخص کو بھی نکال دو گے جو محتاجوں کے لئے کماتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، مجبوروں اور کمزوروں کا بوجھ اپنے سر لیتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی انسان پر آنے والی مصیبت کا دفاع کرتا ہے۔ چنانچہ قریش نے ابن الدغنہ کی امان کو مان لیا۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امان دے دی۔ پھر ابن الدغنہ نے کہا کہ ابوبکر کو اس کی تاکید کر دینا کہ اپنے رب کی عبادت اپنے ہی گھر میں کریں۔ وہاں جس طرح چاہیں نماز پڑھیں اور تلاوت کریں، لیکن ہمیں ان چیزوں کی وجہ سے کسی تکلیف میں نہ ڈالیں اور نہ اس میں کسی قسم کا اظہار و اعلان کریں، کیونکہ ہمیں اس کا ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں، ہماری اولاد اور ہماری عورتیں فتنہ میں نہ پڑ جائیں۔ ابن الدغنہ نے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ گفتگو سنائی تو آپ اپنے رب کی عبادت گھر کے اندر ہی کرنے لگے، نہ نماز میں کسی قسم کا اظہار و اعلان کرتے اور نہ اپنے گھر کے سوا کسی دوسری جگہ تلاوت کرتے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں ایک بات آئی اور انہوں نے اپنے گھر کے سامنے نماز پڑھنے کے لئے ایک (چبوترہ) منتخب کر لیا۔ اب آپ سب کے سامنے آ گئے، وہیں نماز پڑھنے لگے اور اسی پر تلاوت کرنے لگے۔ پھر کیا تھا، مشرکین کی عورتوں

فَسْئَلْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا كَرِهْنَآ اَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ اَبَابَكْرٍ فَقَالَ قَدْعَلِمْتَ الَّذِيْ عَقَدْتُّ لَكَ عَلَيْهِ فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذَالِكَ وَاِمَّا اَنْ تَرُدَّ اِلَيَّ ذِمَّتِيْ فَاِنِّيْ لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّيْ اُخْفِرْتُ فِيْ رَجُلٍ عَقَدْتُّ لَهٗ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنِّيْ اَرُدُّ اِلَيْكَ جِوَارَكَ وَاَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْاُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ رَاَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَا بَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَا جَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ ذَكَرَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبْشَةِ وَ تَجَهَّزَ اَبُوْبَكْرٍ مُّهَاجِرًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّيْ اَرْجُوْآ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هَلْ تَرْجُوْا ذٰلِكَ بِاَبِيْ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهٗ وَ عَلَّفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهٗ وَرَقَ السَّمُرِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ

اور بچوں کا مجمع لگنے لگا۔ سب حیرت اور پذیرائی کی نظروں سے انہیں دیکھتے رہتے۔ ابوبکرؓ بڑے رونے والے انسان تھے، جب قرآن پڑھنے لگتے تو آنسوؤں پر قابو نہ رہتا۔ اس صورت حال سے مشرک اشراف قریش بہت گھبرائے اور سب نے ابن الدغنہ کو بلا بھیجا۔ ابن الدغنہ ان کے پاس آیا تو ان سب نے اس سے کہا کہ ہم نے تو ابوبکر کو اس لئے امان دی تھی کہ وہ اپنے رب کی عبادت گھر کے اندر کریں گے، لیکن وہ تو زیادتی پر اتر آئے اور گھر کے سامنے نماز پڑھنے کی ایک جگہ (چبوترہ) بنالی۔ نماز بھی سب کے سامنے پڑھنے لگے اور تلاوت بھی سب کے سامنے کرنے لگے، ڈر ہمیں اپنی اولاد اور عورتوں کا ہے کہ کہیں وہ فتنہ میں نہ پڑ جائیں، اس لئے اب تم ان کے پاس جاؤ (ور انہیں سمجھاؤ) اگر وہ اس پر تیار ہو جائیں کہ اپنے رب کی عبادت صرف اپنے گھر کے اندر ہی کریں، پھر تو کوئی بات نہیں، لیکن اگر انہیں اس سے انکار ہو تو تم ان سے کہو کہ وہ تمہاری امان تمہیں واپس کر دیں (یعنی تم اپنی امان ان سے اٹھالو) کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ تمہاری امان کو ہم توڑیں۔ لیکن اس طرح انہیں اظہار اور اعلان بھی کرنے نہیں دیں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے بعد ابن الدغنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کو معلوم ہے وہ شرط جس پر میرا آپ سے عہد ہوا تھا، اب یا آپ اس شرط کی حدود میں رہئے یا میری امان مجھے واپس کر دیجئے، کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے ایک شخص کو امان دی تھی لیکن (میری خواہش علی الرغم) وہ امان توڑ دی گئی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہاری امان تمہیں واپس کرتا ہوں۔ میں تو بس اپنے اللہ کی امان سے خوش ہوں۔ رسول اللہ ﷺ ان دنوں مکہ ہی میں قیام فرما تھے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کا مقام دکھا دیا گیا ہے۔ میں نے ایک کھاری زمین دیکھی ہے (خواب میں) جہاں کھجور کے درخت ہیں اور وہ دو پتھریلے میدانوں کے درمیان میں پڑتی ہے۔ (مراد مدینہ منورہ سے تھی) جب رسول اللہ ﷺ نے اس کا اظہار کر دیا تھا تو جن مسلمانوں نے ہجرت کرنی چاہی وہ مدینہ ہی ہجرت کر کے چلے گئے بلکہ بعض وہ صحابہ بھی جو حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے، مدینہ آ گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا، جلدی نہ کرو، امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں! کیا آپ کو اس کی توقع ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرنے لگے تا کہ آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کریں۔ ان کے پاس دو اونٹ تھے۔ انہیں چار مہینے تک سمر کے پتے کھلاتے رہے۔ ❶

باب ۱۴۲۸. الدَّيْنِ

۱۴۲۸۔ قرض۔

(۲۱۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيىٰ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ فَضْلًا فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ وَفَآءً صَلّٰى وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَآءُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

۲۱۳۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی ایسی میت کو (نماز جنازہ کے لئے باہر) لایا جاتا جس پر کسی کا قرض ہوتا تو آپ ﷺ دریافت فرماتے کہ اس نے اپنے قارض کے لئے بھی کچھ چھوڑا ہے (جس سے وہ ادا کیا جا سکے) پھر اگر کوئی آپ کو بتا دیتا کہ ہاں اتنا ترکہ ہے جس سے قرض ادا کیا جا سکتا ہے تو آپ ﷺ اس کی نماز پڑھاتے ورنہ آپ مسلمانوں ہی سے فرما دیتے کہ اپنے ساتھی کی نماز پڑھا دو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر فتح کے دروازے کھول دیئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کا خود ان کی ذات سے بھی زیادہ مستحق ہوں، اس لئے اب جو مسلمان بھی وفات پا جائے اور مقروض رہا ہو تو اسے بھرنا میرے ذمے ہے۔ لیکن جو مسلمان مال چھوڑ جائے وہ اس کے ورثہ کا حق ہے۔

باب ۱۴۲۹. وَكَالَةِ الشَّرِيْكِ الشَّرِيْكَ فِي الْقِسْمَةِ وَ غَيْرِهَا وَقَدْ اَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِقِسْمَتِهَا

۱۴۲۹۔ وکالت کے مسائل تقسیم وغیرہ کے کام میں ایک شریک کا اپنے دوسرے شریک کو وکیل بنانا۔ نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانی کے جانور میں شریک کیا اور پھر انہیں اس کی تقسیم کا حکم دیا۔

(۲۱۴۰) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجَلَالِ الْبُدْنِ الَّتِيْ نُحِرَتْ وَ بِجُلُوْدِهَا

۲۱۴۰۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ ان قربانی کے جانوروں کے جھول اور ان کے چمڑے کو بھی صدقہ کر دوں جنہیں میں نے ذبح کیا تھا۔

---

❶ تا کہ خوب فربہ ہو جائیں اور سفر میں آسانی رہے۔ ایک نبی کریم ﷺ کے لئے تھا اور ایک اپنے لئے۔ یہ حدیث آئندہ ہجرت کے بیان کے سلسلے میں مزید تفصیل سے آئے گی۔ یہاں اسے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ابو بکرؓ نے ایک مشرک کی ضمانت قبول کی تھی اور رسول اللہ ﷺ کے بھی علم میں یہ بات تھی

(۲۱۴۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ اَنْتَ

۲۱۴۱۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ بکریاں ان کے حوالہ کی تھیں تا کہ صحابہ میں ان کی تقسیم کر دی جائے۔ ایک بکری کا بچہ (تقسیم کے بعد) باقی بچ گیا جب اس کا ذکر انہوں نے آنحضور ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کر لو۔

باب ۲۱۳۰. اِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِي دَارِ الْحَرْبِ اَوْفِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ جَازَ.

۱۴۳۰۔ اگر کوئی مسلمان کسی دارالحرب کے باشندے کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل بنائے تو جائز ہے۔

۲۱۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَاتَبْتُ اُمَيَّةَ ابْنَ خَلَفٍ كِتَابًا بِاَنْ يَحْفَظَنِيْ فِيْ صَاغِيَتِيْ بِمَكَّةَ وَاَحْفَظَهٗ فِيْ صَاغِيَتِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمٰنَ قَالَ لَا اَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ كَاتِبْنِيْ بِاسْمِكَ الَّذِيْ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَاتَبْتُهٗ عَبْدُ عَمْرٍو فَلَمَّا كَانَ فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ اِلٰى جَبَلٍ لِّاُحْرِزَهٗ حِيْنَ نَامَ النَّاسُ فَاَبْصَرَهٗ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ لَا نَجَوْتُ اِنْ نَّجَا اُمَيَّةُ فَخَرَجَ مَعَهٗ فَرِيْقٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ اٰثَارِنَا فَلَمَّا خَشِيْتُ اَنْ يَّلْحَقُوْنَ خَلَّفْتُ لَهُمْ ابْنَهٗ لِاَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَبَوْا حَتّٰى يَتْبَعُوْنَا وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيْلًا فَلَمَّا اَدْرَكُوْنَا قُلْتُ لَهٗ اُبْرُكْ فَبَرَكَ فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِيْ لِاَمْنَعَهٗ فَتَخَلَّلُوْهُ بِالسُّيُوْفِ مِنْ تَحْتِيْ حَتّٰى قَتَلُوْهُ وَاَصَابَ اَحَدُهُمْ رِجْلِيْ بِسَيْفِهٖ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يُرِيْنَا ذَالِكَ الْاَثَرَ فِيْ ظَهْرِ قَدَمِهٖ

۲۱۴۲۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یوسف بن ماجشون نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے صالح کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے امیہ بن خلف سے یہ معاہدہ اپنے اور اس کے درمیان لکھوایا کہ وہ میری جائیداد کی جو مکہ میں ہے حفاظت کرے اور میں اس کی جائیداد کی جو مدینہ میں ہے حفاظت کروں۔ (لکھتے وقت) جب میں نے (اپنے نام کا ایک جز) الرحمٰن کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ میں الرحمان کو کیا جانوں۔ تم اپنا وہ نام لکھواؤ جو جاہلیت میں تھا۔ چنانچہ میں نے عبد عمرو لکھوا دیا۔ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر میں ایک پہاڑ کی طرف گیا تا کہ لوگوں کی آنکھ بچا کر اس کی حفاظت کر سکوں، لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا اور فوراً ہی انصار کی ایک مجلس میں آئے۔ انہوں نے اہل مجلس سے کہا کہ یہ دیکھو امیہ بن خلف موجود ہے۔ اگر امیہ بچ نکلا تو میری ناکامی ہے۔ چنانچہ ان کے ساتھ انصار کی ایک جماعت ہمارے پیچھے ہولی۔ جب مجھے خوف ہوا کہ اب یہ لوگ ہمیں آلیں گے تو میں نے ایک لڑکے کو آگے کر دیا تا کہ اس کے ساتھ (آنے والی جماعت) مشغول رہے، لیکن لوگوں نے اسے قتل کر دیا پھر ہماری ہی طرف بڑھنے لگے۔ امیہ بہت بھاری جسم کا تھا (اس لئے اس سے بھاگا نہیں جاتا تھا) آخر جب جماعت انصار نے (بلال رضی اللہ عنہ کی راہنمائی میں) ہمیں آلیا تو میں نے اس سے کہا کہ زمین پر پڑ جاؤ۔ جب وہ زمین پر پڑ گیا تو میں نے اپنا جسم اس کے اوپر ڈال دیا تا کہ لوگوں کو (اس کے قتل کرنے سے) روک سکوں۔ لیکن لوگوں نے میرے نیچے سے اس کے جسم پر تلوار کی ضربات لگائیں اور اسے قتل کر کے

ہی چھوڑا۔ ایک صاحب نے اپنی تلوار سے میرے پاؤں کو بھی زخمی کر دیا تھا۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اس کا نشان اپنے قدم کے اوپر ہی دکھاتے تھے۔ ❶

باب ۱۴۳۱. اَلْوِكَالَةِ فِي الصَّرْفِ وَالْمِيْزَانِ وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ وَ ابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ

۱۴۳۱۔ صرف اور وزن میں وکالت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیع صرف کے لئے وکیل بنایا تھا۔

(۲۱۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَ هُمْ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ اِنَّا لَنَاخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثَةِ فَقَالَ لَاتَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَّقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ

۲۱۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمٰن بن عوف نے، انہیں سعید بن میتب نے اور انہیں ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنایا وہ عمدہ قسم کی کھجور (وصول کرکے) لائے تو آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس طرح کی ایک صاع کھجور (اس سے گھٹیا قسم کی) دو صاع کھجور کے بدلہ میں اور دو صاع، تین صاع کے بدلے میں لیتے ہیں، لیکن آنحضور ﷺ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ ایسا نہ کیا کریں، البتہ (جو کھجور وصول کرو) انہیں دراہم کے بدلے بیچ کر، ان دراہم سے اچھی قسم کی کھجور خرید سکتے ہو، جو چیزیں وزن کرکے بیچی جاتی ہیں، ان کا بھی آپ ﷺ نے یہی حکم بیان فرمایا۔ ❷

باب ۱۴۳۲. اِذَا اَبْصَرَ الرَّاعِيْ اَوِالْوَ كِيْلُ شَاةً تَمُوْتُ اَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ وَاَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ

۱۴۳۲۔ چرانے والے نے یا وکیل نے بکری کو مرتے ہوئے یا کسی چیز کو خراب ہوتے دیکھ کر (بکری کو) ذبح یا جس چیز کے خراب ہونے کا خطرہ تھا اسے ٹھیک کر دیا؟

(۲۱۴۴) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرٰهِيْمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ اَنْبَأَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَّنَا بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًافَذَ بَحَتْهَا بِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لَاتَاكُلُوْا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْاُرْسِلَ

۲۱۴۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے معتمر سے سنا، انہیں عبیداللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہوں نے ابن کعب بن مالک سے سنا، وہ اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ان کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جو سلع پہاڑی کے قریب چرنے جاتا تھا (انہوں نے بیان کیا کہ) ہماری ایک باندی نے ہمارے ہی ریوڑ کی ایک بکری کو (جب کہ وہ چر رہی تھی) دیکھا کہ مرنے کے قریب ہے،

---

❶ امیہ بن خلف، اسلام کا شدید ترین دشمن، بلال رضی اللہ عنہ کا مکہ میں آقا۔ اس نے بلال رضی اللہ عنہ کو جو انتہائی شدید اذیتیں اسلام سے پھرنے کے لئے دی تھیں اسے سب جانتے ہیں، لیکن اس سے بھی ایک صحابی عہد کر لیتے ہیں تو اسے یوں نباہتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اتحاد ملت وکالت میں شرط نہیں ہے، یہ تو زندگی کی ایک عام ضرورت ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم سب کا تعاون حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ❷ صاع ایک پیمانہ تھا، کھجور اس پیمانے سے ناپ کر بیچی جاتی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں کی خرید وفروخت تول کر ہوتی تھی آنحضور ﷺ نے ان کا بھی یہی حکم بیان فرمایا کہ یہ برابر بیچی جائیں، ایسا نہ ہو کہ ہم جنس ہونے کے باوجود وزن کی کمی اور زیادتی کے ساتھ انہیں بیچا جائے۔

اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّسْاَلُہٗ وَاَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاکَ اَوْ اَرْسَلَ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِھَا قَالَ عُبَیْدُاللّٰہِ فَیُعْجِبُنِیْ اَنَّھَا اَمَۃٌ وَّ اَنَّھَا ذَبَحَتْ تَابَعَہٗ عَبْدَۃُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ

اس نے ایک پتھر توڑ کر اس بکری کو ذبح کر دیا پھر (جب وہ بکری گھر آئی تو) انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب تک میں نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق نہ پوچھ لوں، اس کا گوشت نہ کھانا یا (یہ کہا کہ) جب تک میں کسی کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس کے متعلق پوچھنے کے لئے نہ بھیجوں (اور وہ مسئلہ معلوم کر کے نہ آجائے اس کا گوشت نہ کھانا) چنانچہ انہوں نے نبی کریم سے اس کے متعلق پوچھا یا (یہ بیان کیا کہ) کسی کو (پوچھنے کے لئے) بھیجا۔ اور نبی کریم ﷺ نے اس کا گوشت کھانے کے لئے ہی فرمایا۔ عبیداللہ نے کہا کہ مجھے یہ بات عجیب معلوم ہوئی کہ باندی (عورت) ہونے کے باوجود اس نے ذبح کر دیا۔ اس روایت کی متابعت عبدہ نے عبیداللہ کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۱۴۳۳۔ وَکَالَۃُ الشَّاھِدِ وَالْغَآئِبِ جَائِزَۃٌ وَکَتَبَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِلٰی قَھْرَمَانِہٖ وَھُوَ غَآئِبٌ عَنْہُ اَنْ یُّزَکِّیَ عَنْ اَھْلِہٖ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ

۱۴۳۳۔ حاضر اور غیر حاضر دونوں کو وکیل بنانا جائز ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ رضی اللہ عنہ نے اپنے وکیل کو جو ان کے یہاں موجود نہیں تھے، لکھا کہ چھوٹے بڑے ان کے تمام گھر والوں کی طرف سے صدقہ نکال دیں۔

(۲۱۴۵) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ لِرَجُلٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَآءَہٗ یَتَقَاضَاہُ فَقَالَ اَعْطُوْہُ فَطَلَبُوْا سِنَّہٗ فَلَمْ یَجِدُوْا لَہٗ اِلَّا سِنًّا فَوْقَھَا فَقَالَ اَعْطُوْہُ فَقَالَ اَوْفَیْتَنِیْ اَوْفَی اللّٰہُ بِکَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِیَارَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَآءً

۲۱۴۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے مسلمہ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پر ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا، وہ شخص تقاضا کرنے آیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا (اپنے صحابہ سے) کہ ادا کر دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا، نہیں ملا۔ البتہ اس سے زیادہ عمر کا (مل سکا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہی انہیں دے دو، اس پر اس شخص نے کہا آپ نے مجھے پورا پورا حق دیا، اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پورا بدلہ دے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو (دوسروں کے حقوق کو) پوری طرح ادا کر دیتے ہیں۔

باب ۱۴۳۴۔ اَلْوِکَالَۃِ فِیْ قَضَاءِ الدُّیُوْنِ

۱۴۳۴۔ قرض ادا کرنے کے لئے وکیل بنانا۔

(۲۱۴۶) حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَلَمَۃَ ابْنِ کُھَیْلٍ سَمِعْتُ اَبَاسَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَاضَاہُ فَاَغْلَظَ فَھَمَّ بِہٖ اَصْحَابُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعُوْہُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ اَعْطُوْہُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّہٖ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَانَجِدُ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّہٖ

۲۱۴۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے (اپنے قرض کا) تقاضہ کرنے آیا اور سخت سست کہنے لگا، صحابہ (کو اس کے طرز عمل سے غصہ آیا اور وہ) اس کی طرف بڑھے، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ کہنے سننے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے

فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ قَضَآءً

جانور (جو قرض میں تھا) کی عمر کا جانور دے دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اس سے زیادہ عمر کا جانور تو موجود ہے (لیکن اس عمر کا نہیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے وہی دے دو کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو (دوسروں کا حق) پوری طرح ادا کر دیتا ہو۔

باب ۱۴۳۵. اِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِوَكِيْلٍ اَوْشَفِيْعِ قَوْمٍ جَازَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ سَاَلُوْهُ الْمَغَانِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبِىْ لَكُمْ

۱۴۳۵۔ کوئی چیز کسی قوم کے وکیل یا نمائندے کو ہبہ کی جائے تو جائز ہے۔ دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے، قبیلہ ہوازن کے وفد سے، جب انہوں نے غنیمت کا مال واپس کرنے کے لئے کہا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”میرا حصہ تم لے سکتے ہو۔“

(۲۱۴۷) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَىَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْآ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْىَ وَ اِمَّا الْمَالَ وَقَدْكُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشَرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّآئِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَآءِ قَدْجَآءُ وْنَاتَآئِبِيْنَ وَاِنِّىْ قَدْرَ اَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ بِذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَايُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِىْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِىْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ

۲۱۴۷۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ عروہ یقین کے ساتھ بیان کرتے تھے اور انہیں مروان بن حکم اور مسعود بن مخرمہ نے خبر دی تھی کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (غزوہ حنین میں فتح کے بعد) جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کے مال و دولت اور ان کے قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ سچی بات، مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ تمہیں اپنے دو مطالبوں میں سے صرف کسی ایک ہی کو اختیار کرنا ہوگا، یا قیدی واپس لے لو یا مال! میں اس پر غور و فکر کرنے کی وفد کو مہلت بھی دیتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے طائف سے واپسی کے بعد ان کا (جعرانہ میں) تقریباً دس دن تک انتظار کیا۔ پھر جب قبیلہ ہوازن کے نمائندوں پر یہ بات واضح ہو گئی کہ آنحضور ﷺ ان کے مطالبہ کا صرف ایک ہی جز تسلیم کر سکتے ہیں تو انہوں نے (دوبارہ ملاقات کر کے) کہا کہ ہم صرف اپنے ان لوگوں کو واپس لینا چاہتے ہیں جو آپ کی قید میں ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو خطاب کیا، پہلے اللہ تعالیٰ کی اس شان کے مطابق ثناء بیان کی پھر فرمایا امابعد! یہ تمہارے بھائی توبہ کر کے تمہارے پاس آئے تھے، اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ان کے قیدیوں کو واپس کر دوں، اب جو شخص اپنی خوشی سے ایسا کرنا چاہے (یعنی قبیلے والوں کے جو آدمی جس کے پاس ہوں وہ انہیں چھوڑ دے) تو اسے کر گذرنا چاہئے اور جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا حصہ باقی رہے اور ہم اس کے حصہ کو اس وقت واپس کر دیں جب اللہ تعالیٰ (آج کے بعد) سب سے پہلا مال غنیمت کہیں

فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعُوْا اِلَیْنَا عُرَفَآؤُکُمْ اَمْرَکُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَکَلَّمَهُمْ عُرَفَآؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْآ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَیَّبُوْا وَاَذِنُوْا

سے دے تو اسے بھی کر گزرنا چاہئے (اور اس کا حصہ آئندہ مال غنیمت حاصل ہونے تک محفوظ رہے گا) یہ سن کر سب لوگ بول پڑے کہ ہم بخوشی رسول اللہ ﷺ کی خاطر، ان کے قیدیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح ہم اس کی تمیز نہیں کر سکتے کہ کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں۔ اس لئے (اپنے اپنے خیموں میں) واپس جاؤ اور وہاں سے تمہارے نمائندے تمہارا فیصلہ ہمارے پاس لائیں۔ چنانچہ سب لوگ واپس چلے گئے اور ان کے سرداروں نے (جو نمائندے تھے) ان سے صورتحال پر گفتگو کی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو بتایا کہ سب نے بخوشی و طیب خاطر اجازت دی ہے۔

باب ۱۴۳۶. اِذَا وَکَّلَ رَجُلٌ اَنْ یُّعْطِیَ شَیْئًا وَّلَمْ یُبَیِّنْ کَمْ یُعْطِیْ فَاَعْطٰی عَلٰی مَا یَتَعَارَفُهُ النَّاسُ

۱۴۳۶۔ کسی شخص نے کچھ دینے کے لئے وکیل کیا، لیکن یہ نہیں بتایا کہ وکیل کتنا دے؟ اور وکیل نے دستور کے مطابق دے دیا؟

(۲۱۴۸) حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ ابْنُ اِبْرٰهِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ وَّغَیْرُهٗ یَزِیْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّلَمْ یُبَلِّغْهُ کُلُّهُمْ رَجُلٌ وَّاحِدٌ مِّنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَکُنْتُ عَلٰی جَمَلٍ ثَقَالٍ اِنَّمَا هُوَ فِیْ اٰخِرِ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَالَکَ قُلْتُ اِنِّیْ عَلٰی جَمَلٍ ثَقَالٍ قَالَ اَمَعَکَ قَضِیْبٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَعْطِنِیْهِ فَاَعْطَیْتُهٗ فَضَرَبَهٗ فَزَجَرَهٗ فَکَانَ مِنْ ذٰلِکَ الْمَکَانِ مِنْ اَوَّلِ الْقَوْمِ قَالَ بِعْنِیْهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ لَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِیْهِ قَالَ اَخَذْتُهٗ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِیْرَ وَلَکَ ظَهْرُهٗ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِیْنَةِ اَخَذْتُ اَرْتَحِلُ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَهَلَّا جَارِیَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُکَ قُلْتُ اِنَّ اَبِیْ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ بَنَاتٍ فَاَرَدْتُ اَنْ اَنْکِحَ امْرَاَةً قَدْ جَرَّبَتْ وَخَلَا مِنْهَا قَالَ فَذٰلِکَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ قَالَ یَابِلَالُ اقْضِهٖ وَزِدْهُ فَاَعْطَاهُ اَرْبَعَةَ دَنَانِیْرَ وَزَادَهٗ

۲۱۴۸۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عطا بن ابی رباح وغیرہ نے ایک دوسرے کی روایت میں زیادتی کے ساتھ، سب راوی اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ ہی سے نہیں روایت کرتے بلکہ ایک راوی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ میں ایک سست اونٹ پر تھا اور وہ سب سے آخر میں رہتا تھا۔ اتفاق سے نبی کریم ﷺ کا گذر میری طرف ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا، یہ کون صاحب ہیں؟ میں نے عرض کیا، جابر بن عبداللہ! آپ ﷺ نے دریافت کیا، کیا بات ہوئی (کہ اتنے پیچھے ہو) میں بولا کہ ایک نہایت سست اونٹ پر سوار ہوں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کوئی چھڑی بھی ہے؟ میں نے کہا، جی ہاں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دے دو۔ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ ﷺ نے اس چھڑی سے اونٹ کو جو مارا اور ڈانٹا تو اس کے بعد وہ سب سے آگے رہنے لگا۔ آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے فروخت کردو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ تو آپ ہی کا ہے۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے مجھے فروخت کردو۔ یہ بھی فرمایا کہ چار دینار میں، میں اسے خریدتا ہوں۔ ویسے تم مدینہ تک اسی پر سوار ہو کر جا سکتے ہو۔ پھر جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو میں (دوسری طرف) جانے لگا۔ آپ ﷺ

قِيرَاطًا قَالَ جَابِرٌ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيرَاطُ يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

نے دریافت فرمایا کہ کہاں جارہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ایک ثیبہ خاتون سے شادی کرلی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی باکرہ سے کیوں نہ کی کہ تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی۔ میں نے عرض کیا کہ والد کا انتقال (شہادت) ہو گیا اور گھر میں کئی بہنیں ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کسی ایسی سے شادی کروں جو ثیبہ اور تجربہ کار ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تو ٹھیک ہے۔ پھر مدینہ پہنچنے کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بلال! ان کی قیمت ادا کردو، اضافہ کے ساتھ۔ چنانچہ انہوں نے چار دینار بھی دیئے اور مزید ایک قیراط بھی۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کا یہ انعام میں اپنے سے جدا نہیں کرتا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کا وہ انعام جابر رضی اللہ عنہ اپنی جراب میں محفوظ رکھتے تھے۔ [1]

بابـ ۱۴۳۷ . وِكَالَةِ الْاِمْرَاةِ الْاِمَامَ فِي النِّكَاحِ

(۲۱۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

۱۴۳۷۔ عورت نکاح میں امام کو وکیل بناتی ہے۔

۲۱۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوحازم نے، انہیں سہل بن سعد نے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں خود کو آپ کو ہبہ کرتی ہوں، اس پر ایک صحابیؓ نے کہا۔ (رسول اللہ ﷺ سے) کہ آپ ﷺ میرا ان سے نکاح کر دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس مہر کے ساتھ کیا جو تمہیں قرآن کا علم ہے۔

بابـ ۱۴۳۸ . اِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَاَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَّاِنْ اَقْرَضَهُ اِلَى اَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِي اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلَى رَسُولِ

۱۴۳۸۔ کسی نے ایک شخص کو وکیل بنایا، پھر وکیل نے (معاملہ میں) کوئی چیز چھوڑ دی اور (بعد میں) موکل نے اس کی اجازت بھی دے دی تو جائز ہے۔ اسی طرح اگر متعین مدت کے لئے قرض دیا تو یہ بھی جائز ہے۔ عثمان بن ہیثم ابو عمر نے بیان کیا کہ ہم سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوۃ کی حفاظت کے لئے وکیل بنایا۔ (میں حفاظت کررہا تھا کہ) ایک شخص میرے پاس آیا اور غلہ میں سے

[1] کتاب الشروط میں یہ حدیث دوبارہ آئے گی، یہاں اس مفصل حدیث کو اس کے آخری حصہ کی وجہ سے ذکر کیا ہے۔ جس میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جابر رضی اللہ عنہ کو وہ قیمت کے ساتھ کچھ مزید بھی دے دیں۔ آنحضور ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو وکیل بنایا اور قیمت سے زیادہ دینے کے لئے کہا لیکن اس کی تعین نہیں کی کتنا زیادہ دیں۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے ایک قیراط زیادہ دیا، اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر اس طرح کی صورت حال ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَیَّ عِیَالٌ وَّلِیْ حَاجَۃٌ شَدِیْدَۃٌ قَالَ فَخَلَّیْتُ عَنْہُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَااَبَاھُرَیْرَۃَ مَافَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ شَکَاحَاجَۃً شَدِیْدَۃً وَّ عِیَالًافَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَ سَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ سَیَعُوْدُفَرَصَدْتُّہٗ فَجَآءَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَیَّ عِیَالٌ لَّا اَعُوْدُفَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَآ اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَکَاحَاجَۃً شَدِیْدَۃً وَّعِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَ سَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّہٗ الثَّالِثَۃَ فَجَآءَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّکَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِیْٓ اُعَلِّمُکَ کَلِمٰتٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا قُلْتُ مَاھُوَ قَالَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَۃَ فَاِنَّکَ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبَنَّکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَافَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زَعَمَ اَنَّہٗ یُعَلِّمُنِیْ کَلِمَاتٍ یَّنْفَعُنِیَ اللّٰہُ بِھَا فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ مَاھِیَ قُلْتُ قَالَ لِیْٓ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ مِنْ اَوَّلِھَا حَتّٰی تَخْتِمَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَقَالَ لِیْ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبُکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی

(جس کی میں حفاظت کر رہا تھا) اٹھانے لگا، میں نے اسے پکڑلیا اور کہا بخدا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ خدا کی قسم! میں بہت محتاج ہوں، بال بچے ہیں اور بڑی سخت ضرورت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ (اس کی اس گریہ وزاری پر) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا، ابو ہریرہ گذشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا تھا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا تھا۔ اس لئے مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول گیا، ابھی پھر آئے گا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ پھر آئے گا، اس لئے میں اس کی تاک میں لگا رہا اور جب وہ آ کے غلہ اٹھانے لگا (دوسری رات) تو میں نے اسے (اس مرتبہ بھی) پکڑا اور کہا کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کرنا ضروری ہے، لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی، مجھے چھوڑ دو، میں محتاج ہوں، بال بچوں کا بوجھ ہے، اب کبھی نہیں آ ؤں گا، مجھے رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، ابو ہریرہ تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے پھر اسی سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا تھا، مجھے رحم آ گیا، اس لئے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی فرمایا کہ تم سے جھوٹ بول گیا ہے اور پھر آئے گا۔ تیسری مرتبہ پھر میں اس کی تاک میں تھا اور اس نے آ کر غلہ اٹھانا شروع کیا تو میں نے اسے پکڑلیا اور کہا کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچانا ضروری ہوگیا۔ یہ تیسرا موقعہ ہے، ہر مرتبہ تم یقین دلاتے ہو کہ پھر اس جرم کا اعادہ نہیں کرو گے لیکن باز نہیں آتے۔ اس نے کہا اس مرتبہ مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں چند ایسے کلمات سکھا دوں جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ میں نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا، جب اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھو "اللہ لا الٰہ الا ھوالحی القیوم" پوری آیت پڑھ ڈالو (اس آیت کی برکت سے) ایک نگران اللہ تعالیٰ کی طرف سے برابر تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آ سکے گا۔ اس مرتبہ بھی میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا گذشتہ رات تمہارے قیدی نے تم سے کیا معاملہ کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے مجھے چند

تُصْبِحَ وَكَانُوْآ اَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَآ اَنَّه، قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَآاَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ

کلمات سکھائے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے گا، اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا، جب بستر پر لیٹوتو آیت الکرسی پڑھ لو، شروع سے آخر تک "اللہ لاالہ الا ھوالحی القیوم"۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر (اس سورۃ کے پڑھنے کی برکت سے) برابر ایک نگران مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آسکے گا۔ صحابہؓ خیر کو سب سے آگے بڑھ کر لے لینے کے مشتاق تھے۔ نبی کریم ﷺ نے (ان کی یہ بات سن کر) فرمایا کہ اگر چہ وہ جھوٹا تھا لیکن تم سے سچ بول گیا ہے۔ ابو ہریرہ! یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا سابقہ کس سے تھا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

باب ۱۴۳۹ . اِذَا بَاعَ الْوَكِيْلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُه، مَرْدُوْدٌ

۱۴۳۹۔ جب وکیل نے کوئی خراب چیز بیچی تو اس کی بیع رد کر دی جائے گی۔

(۲۱۵۰) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ هُوَبْنُ سَلَامٍ عَنْ يَّحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِالْغَافِرِ اَنَّه، سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيَّ قَالَ جَآءَ بِلَالٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍبَرْنِيٍّ فَقَالَ لَه، النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌرَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِيَطْعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوَّه، اَوَّه، عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَاتَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ اٰخَرَثُمَّ اشْتَرِهٖ

۲۱۵۰۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہ میں نے عقبی بن عبدالغافر سے سنا اور انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں برنی کھجور (کھجور کی ایک خاص قسم) لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کہاں سے لائے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس خراب کھجور تھی، اس کے دو صاع، اس کی ایک صاع کے بدلے میں دے کر ہم اسے لائے ہیں تا کہ نبی کریم ﷺ تناول فرمائیں۔ اس وقت آنحضور ﷺ نے فرمایا، توبہ توبہ، یہ تو سود ہے۔ بالکل سود! ایسا نہ کیا کرو، البتہ (اچھی کھجور) خریدنے کا ارادہ ہو تو (خراب کھجور بیچ کر اس قیمت سے) خریدا کرو۔

باب ۱۴۴۰ . اَلْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهٖ وَاَنْ يُّطْعِمَ صَدِيْقًا لَه، وَيَاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ

۱۴۴۰۔ وقف اور اس کے آمد و خرچ کے لئے وکیل بنانا اور یہ کہ اپنے کسی دوست کو دے اور خود حسب دستور لے۔ [1]

(۲۱۵۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۲۱۵۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

[1] یہاں وکیل سے مراد ناظر اور متولی ہے۔ اگر واقف کی اجازت ہو تو اس کا مال اپنے دوستوں کو صدقہ کر سکتا ہے اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ جب متولی، وقف کے لئے کام کرے گا تو اپنی معیشت کے لئے اس میں سے لے گا۔

عَمْرٍو قَالَ فِیْ صَدَقَةِ عُمَرَ لَیْسَ عَلَى الْوَلِیِّ جُنَاحٌ اَنْ یَاْکُلَ وَیُوْکِلَ صَدِیْقًا غَیْرَ مُتَاثِّلٍ مَالًا وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ وَھُوَ یَلِیْ صَدَقَةَ عُمَرَ یُھْدِیْ لِلنَّاسِ مِنْ اَھْلِ مَکَّةَ کَانَ یَنْزِلُ عَلَیْھِمْ

حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے (ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے) عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے متعلق بیان کیا کہ (آپ نے اس کی ہدایات میں یہ تفصیل کی تھی کہ) متولی اگر اس میں سے لے اور اپنے دوست کو دے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ مال جمع نہ کرنے لگے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے متولی تھے اور مکہ ان لوگوں کو ہدیہ دیا کرتے تھے، جہاں آپ کا قیام ہوتا تھا۔

باب ۱۴۴۱۔ اَلْوَکَالَةِ فِی الْحُدُوْدِ

۱۴۴۱۔ حدود میں وکالت۔

(۲۱۵۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاغْدُ یَآ اُنَیْسُ اِلٰى امْرَاَةِ ھٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْھَا

۲۱۵۲۔ ہم سے ابو ولید نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبید اللہ نے، انہیں زید بن خالد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! اے انیس، اس خاتون کے یہاں جاؤ، اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دو۔ ❶

(۲۱۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَّامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِیْءَ بِالنُّعَیْمَانِ اَوِ ابْنِ النُّعَیْمَانِ شَارِبًا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ فِی الْبَیْتِ اَنْ یَّضْرِبُوْا فَقَالَ فَکُنْتُ اَنَا فِیْمَنْ ضَرَبَهٗ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِیْدِ

۲۱۵۳۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الوہاب ثقفی نے خبر دی، انہیں ایوب نے، انہیں ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا، انہوں نے شراب پی لی تھی، جو لوگ اس وقت گھر میں موجود تھے رسول اللہ ﷺ نے انہیں سے انہیں مارنے کے لئے کہا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں بھی مارنے والوں میں تھا۔ ہم نے جوتوں اور چھڑیوں سے انہیں مارا تھا۔ (یہ حدیث بھی کتاب الحدود میں آئے گی۔)

باب ۱۴۴۲۔ اَلْوَکَالَةِ فِی الْبُدْنِ وَتَعَاھُدِھَا

۱۴۴۲۔ قربانی کے اونٹوں اور ان کی نگرانی کے لئے وکیل بنانا۔

(۲۱۵۴) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِبْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّھَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَآئِشَةُ اَنَا فَتَلْتُ قَلَآئِدَ ھَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَھَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِھَا مَعَ اَبِیْ فَلَمْ یَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهٗ حَتّٰى نُحِرَ الْھَدْیُ

۲۱۵۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے انہیں عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی کریم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کو قلادے بٹے تھے اور پھر نبی کریم ﷺ نے ان جانوروں کو یہ قلادے اپنے ہاتھ سے پہنائے تھے۔ آنحضور ﷺ نے وہ جانور میرے والد کے ساتھ (حرم میں قربانی کے لئے) بھیجے تھے۔ ان کی قربانی کی گئی، لیکن (اس بھیجنے کی وجہ سے) آنحضور ﷺ پر کوئی ایسی چیز حرام نہیں ہوئی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے

❶ یہ روایت کتاب الحدود کی ہے اور وہیں تفصیل کے ساتھ آئے گی۔ یہ ایک خاتون کے زنا کا واقعہ ہے، یہاں اختصار کے ساتھ صرف حدیث کے اس حصے کو [illegible] آنحضور ﷺ نے انہیں [illegible] بھیجا تھا۔

آپ کے لئے حلال کیا تھا (جیسا کہ حج کے احرام کی وجہ سے بہت سی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں)۔

باب ۱۴۴۳ . اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَکِیْلِهٖ ضَعْهُ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰهُ وَقَالَ الْوَکِیْلُ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ

(۲۱۵۵) حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِکٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَ اَبُوْطَلْحَةَ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَةِ مَالاً وَکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَیْهِ بَیْرُحَآءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُهَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِیْهَا طَیِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُو طَلْحَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَآءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَیْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَّآئِحٌ ذَالِکَ مَالٌ رَّآئِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَاقُلْتَ فِیْهَا وَاَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ تَابَعَهٗ اِسْمٰعِیْلُ عَنْ مَالِکٍ وَّ قَالَ رَوْحٌ عَنْ مَالِکٍ رَّابِحٌ

۱۴۴۳۔ کسی شخص نے اپنے وکیل سے کہ جہاں مناسب معلوم ہوا سے خرچ کرو، اور وکیل نے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا ہے۔

۲۱۵۵۔ مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک کے سامنے قرأت کی، بواسطہ اسحٰق بن عبداللہ کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں، انصار کے سب سے مالدار افراد میں تھے "بیرحاء" (ایک باغ) ان کا اپنا سب سے زیادہ پسندیدہ مال تھا۔ مسجد کے بالکل سامنے رسول اللہ ﷺ بھی وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا نہایت شیریں پانی پیتے تھے، پھر جب قرآن کی آیت "لن تنالو البر حتیٰ تنفقو مما تحبون" (تم ہرگز نہیں حاصل کر سکتے نیکی کو، تاوقتیکہ نہ خرچ کرو اللہ کی راہ میں وہ چیز جو تمہیں پسند ہو) تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ "لن تنالوالبرحتیٰ تنفقوا مما تحبون" اور مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ پسندیدہ یہی بیرحاء ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ ہے، اس کی نیکی اور ذخیرہ ثواب کی توقع صرف اللہ سے رکھتا ہوں۔ پس رسول اللہ! آپ جس طرح مناسب سمجھیں اسے استعمال میں لائیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، شاباش! یہ تو بڑا کثیر الفائدہ مال ہے، بہت ہی مفید! اس کے بارے میں تم نے جو کچھ کہا ہے، میں نے سن لیا اور میں تو یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ یہ باغ، انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور چچا کی اولاد میں تقسیم کردیا۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل نے مالک کے واسطہ سے کی ہے، اور روح نے مالک کے واسطہ سے (رائح کے بجائے) رابح نقل کیا ہے۔

باب ۱۴۴۴ . وَکَالَةِ الْاَمِیْنِ فِی الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا

(۲۱۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُنْفِقُ وَ رُبَّمَا قَالَ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَااُمِرَ بِهٖ

۱۴۴۴۔ کسی امانت دار کو خزانہ وغیرہ کا وکیل بنانا۔

۲۱۵۶۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، امانت دار خزانچی جو خرچ کرتا ہے، بعض اوقات یہ کہا جو دیتا ہے (مالک مال کے

كَامِلًا مُّوَفَّرًا طَيِّبٌ نَفْسُهٗ اِلَى الَّذِىْ اُمِرَبِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ

حکم کے مطابق، کامل اور پوری طرح اور جس چیز (کے دینے) کا اسے حکم ہوا ہے دیتے وقت اس کا دل بھی خوش ہوتا ہے، تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَاجَآءَ فِى الْحَرْثِ وَالْمُزَارَعَةِ

باب ۱۴۴۵۔ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ اِذَآ اُكِلَ مِنْهُ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَفَرَءَيْتُم مَّاتَحْرُثُوْنَ ءَ اَنتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ لَوْنَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا

۱۴۴۵۔ کھیت بونے اور درخت لگانے کی فضیلت، جب اسے کھایا جائے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "یہ تو بتاؤ، جو تم بوتے ہو، کیا تم اسے اگاتے ہو، یا اس کے اگانے والے ہم ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اسے کسی قابل نہ رہنے دیں۔"

(۲۱۵۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ حٓ وَحَدَّثَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَّغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْبَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ وَقَالَ مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبَانٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی اور مجھ سے عبدالرحمٰن بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگاتا ہے، یا کھیت میں بیج بوتا ہے، پھر اس سے پرند، انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں، وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے، مسلم نے بیان کیا کہ ہم سے ابان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

باب ۱۴۴۶۔ مَايُحْذَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الْاِشْتِغَالِ بِاٰلَةِ الزَّرْعِ اَوْ مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ

۱۴۴۶۔ کھیتی باڑی میں (ضرورت سے زیادہ) اشتغال اور جس حد تک اس کا حکم ہوا ہے، اس سے تجاوز کرنے کا انجام وعواقب۔

(۲۱۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَالِمِ الْحِمْصِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ نِالْاَلْهَانِىُّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِىِّ قَالَ وَرَاٰى سِكَّةً وَّشَيْئًا مِّنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ الذُّلَّ

۲۱۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن سالم حمصی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد الہانی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آپ کی نظر پھالی اور کھیتی کے بعض دوسرے آلات پر پڑی تھی، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس قوم کے گھر میں یہ چیز داخل ہو جاتی ہے تو اپنے ساتھ ذلت بھی لاتی ہے۔ [1]

[1] معاشی زندگی میں زراعت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا، لیکن یہ ایسا پیشہ ہے کہ آدمی اگر اس میں ضرورت سے زیادہ انہماک اختیار کرے تو طبیعت پر بھدے پن اور دہقانیت کا غلبہ ہو جاتا ہے، اچھے خاصے لوگوں کو دیکھا گیا جو اپنی زندگی میں کافی مہذب اور شائستہ تھے کہ جب کسی بھی وجہ سے انہوں نے زراعت اور کھیتی باڑی میں زیادہ اشتغال وانہماک اختیار کرلیا تو ان کی زندگی میں بڑا انقلاب آ گیا، ان کا ہر انداز بدل گیا اور کسی بھی چیز میں گاؤں کے کسانوں اور کاشتکاروں سے وہ مختلف نہیں رہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ انسان زندگی کے جس شعبہ میں بھی رہے متمدن اور مہذب رہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب۱۴۴۷ . اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِحَرْثٍ

(۲۱۵۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهِ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْمَاشِيَةٍ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ اَوْ حَرْثٍ اَوْ صَيْدٍ وَّقَالَ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَا شِيَةٍ

۱۴۴۷۔کھیتی کے لئے کتا پالنا۔

۲۱۹۵۔ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے کوئی کتا رکھا، اس نے روزانہ اپنے عمل میں سے ایک قیراط کی کمی کر لی۔ البتہ کھیتی یا مویشی (کی حفاظت کے لئے) کتے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ابن سیرین اور ابوصالح نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا، بحوالہ نبی کریم ﷺ کہ بکری کے ریوڑ، کھیتی اور شکار کے کتے مستثنیٰ ہیں۔ ابوحازم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے کہ (شکار اور مویشی کے کتے مستثنیٰ ہیں)۔

(۲۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنَ خُصَيْفَةَ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ اَبِيْ زُهَيْرٍ رَّجُلاً مِنْ اَزْدِ شُنُوْءَةَ وَّكَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَّقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهِ قِيْرَاطٌ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ

۲۱۶۰۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں یزید بن حصیفہ نے، ان سے سائب بن یزید نے حدیث بیان کی کہ سفیان بن ابی زہیر نے ازدشنوءہ کے ایک بزرگ سے سنا جو نبی کریم ﷺ کے صحابی تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ جس نے کتا پالا، جو نہ کھیتی کے لئے ہو اور نہ مویشی کے لئے، تو اس کے عمل سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا، ہاں ہاں! اس مسجد کے رب کی قسم (میں نے آپ سے سنا تھا)۔

باب۱۴۴۸ . اِسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ

۱۴۴۸۔کھیتی کے لئے بیل کا استعمال۔

(۲۱۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاسَلَمَةَ عَنْ

۲۱۶۱۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، انہوں نے

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) اسلام نے معاشرہ کے متعلق ایک خاص تخیل پیش کیا ہے، جس میں بنیادی حیثیت تقویٰ، خوف خدا اور عام انسانوں کے ساتھ حسب مراتب حسن معاملات پر ہے۔ جب انسان کھیتی باڑی یا کسی بھی ایسے دنیاوی کام میں زیادہ انہماک اختیار کرے گا، جس سے اسلام کے بنیادی نظریات کو سمجھنے اور برتنے سے بے توجہی اور بعد پیدا ہو تو یہ اس کی دینی اور دنیاوی دونوں زندگی کے لئے مہلک ثابت ہوگا۔ اسی حدیث میں زراعت کی محدود مذمت، اسی نقطہ نظر کی بنیاد پر ہے، جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حدیث کے عنوان میں اس کی پوری طرح وضاحت کردی ہے کہ حدیث سے مراد کیا ہے؟ ورنہ آپ اس سے پہلے باب کی حدیث میں درخت لگانے والے اور کھیتی کرنے والے کے لئے جو وعدہ ثواب پڑھ چکے ہیں، اس سے زیادہ اس پیشے کی اور کیا ہمت افزائی کی جا سکتی ہے، اس طرح کی احادیث بکثرت ہیں۔ اسلام نے تجارت، زراعت اور صنعت، سب ہی کی دل کھول کر ہمت افزائی کی ہے، لیکن ہر موقعہ پر اس کا خیال رکھا ہے کہ یہ چیزیں انسان کو یاد خدا سے نہ غافل کرنے پائیں، اور کہیں پیٹ کے دھندے ایک دوسرے پر ظلم، ایک دوسرے کا حق ناجائز طور پر چھیننے پر نہ آمادہ کردیں۔ انسان جو پیشہ بھی اختیار کرے معتدل طریقے پر کرے اور خدا کو کسی موقعہ پر نہ بھولے۔

اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ رَّاکِبٌ عَلٰی بَقَرَةٍ الْتَفَتَ اِلَیْهِ فَقَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖٓ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُوَ اَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِیُ فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَّهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَارَاعِیَ لَهَا غَیْرِیْ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖٓ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَهُمَا یَوْمَئِذٍ فِی الْقَوْمِ

ابوسلمہ سے سنا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک شخص (بنی اسرائیل میں سے) ایک بیل پر سوار جا رہا تھا کہ وہ بیل اس کی طرف متوجہ ہوا (اور خرق عادت کے طور پر گفتگو کی) اس نے کہا کہ میں اس کے لئے نہیں پیدا ہوا ہوں، میری تخلیق تو کھیت جوتنے کے لئے ہوئی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (بیل کے اس نطق پر) میں ایمان لایا اور ابوبکر و عمر بھی! اور ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پکڑ لی تو چرواہے نے اس کا پیچھا کیا۔ بھیڑیا بولا! یوم سبع (قیامت کے قریب جب فتنہ و فساد کی وجہ سے ہر شخص پریشان حال ہوگا) میں اس کی نگرانی کون کرے گا، جب میرے سوا اس کا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اس پر (بھیڑیئے کے نطق پر) ایمان لایا اور ابوبکر و عمر بھی)۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اس مجلس میں موجود نہیں تھے۔ [1]

باب ۱۴۴۹. اِذَا قَالَ اکْفِنِیْ مُؤْنَةَ النَّخْلِ اَوْغَیْرِهٖ وَ تُشْرِکُنِیْ فِی الثَّمَرِ

۱۴۴۹۔ مالک نے کسی سے کہا کہ کھجور یا اس کے علاوہ (کسی طرح کے بھی) باغ کا سارا کام تم کیا کرو پھل میں تم میرے شریک رہو گے۔

(۲۱۶۲) حَدَّثَنَا الْحَکَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِیْلَ قَالَ لَا فَقَالُوْا تَکْفُوْنَا الْمُؤْنَةَ وَنَشْرُکُکُمْ فِی الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا

۲۱۶۲۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کہ انصار نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اس کی پیش کش کی کہ ہمارے باغ آپ ہم میں اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں میں تقسیم کر دیں۔ لیکن آپ ﷺ نے اس سے انکار کیا تو انصار نے (مہاجرین سے) کہا کہ آپ لوگ باغ میں کام کر دیا کیجئے اور اس طرح پھل میں ہم اور آپ شریک رہا کریں۔ اس پر مہاجرین نے کہا کہ ہم نے سنا اور یہ ہمیں تسلیم ہے۔

باب ۱۴۵۰. قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ وَ قَالَ اَنَسٌ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ

۱۴۵۰۔ کھجور اور دوسری طرح کے درخت کاٹنا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کھجور کے درختوں کے متعلق حکم دیا اور وہ کاٹ دیئے گئے۔

(۲۱۶۳) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَقَطَعَ وَهِیَ الْبُوَیْرَةُ وَلَهَا یَقُوْلُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلٰی سَرَاةِ بَنِیْ لُؤَیٍّ حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَةِ مُسْتَطِیْرٌ

۲۱۶۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (کے حکم سے) ہی بنی نضیر کے کھجور کے باغ جلا دیئے گئے اور کاٹ دیئے گئے تھے۔ ان کے باغات مقام بویرہ میں تھے۔ حسان رضی اللہ عنہ کا یہ شعر انہیں کے متعلق ہے۔ بنی لوی

[1] یعنی آنحضور ﷺ کو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر اتنا اعتماد تھا کہ ایک خرق عادت بیان کر کے آپ نے اپنے ساتھ ان کے بھی اس پر ایمان کی شہادت دے دی۔

(قریش) کے سرداروں پر (غلبہ کو) بویرہ کی آگ نے آسان بنادیا ہے جو پھیلتی ہی جا رہی ہے۔

باب ۱۴۵۱۔

(۲۱۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خُدَيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُزْدَرَعًا كُنَّا نُكْرِى الْاَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِّسَيِّدِ الْاَرْضِ قَالَ فَمِمَّا يُصَابُ ذَالِكَ وَتَسْلَمُ الْاَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الْاَرْضُ وَيَسْلَمُ ذٰلِكَ فَنُهِيْنَا وَ اَمَّاالذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ

۲۱۶۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، انہیں حنظلہ بن قیس انصاری نے، انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ مدینہ کے دوسرے باشندوں کے مقابلہ میں ہمارے پاس کھیت زیادہ تھے، ہم کھیتوں کو اس شرط کے ساتھ دوسروں کو جوتنے بونے کے لئے دیا کرتے تھے کہ کھیت کے ایک متعین حصے (کی پیداوار) مالک زمین کے لئے ہوتا لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا کہ خاص اس حصے کی پیداوار ماری جاتی اور سارا کھیت محفوظ رہتا اور بعض اوقات سارے کھیت کی پیداوار ماری جاتی اور یہ خاص حصہ محفوظ رہ جاتا۔ اس لئے ہمیں اس طرح معاملہ کرنے سے منع کردیا گیا۔ سونا اور چاندی ان دنوں (اتنا) نہیں تھا (کہ اس سے مزدوری لی جاسکے، اس لئے عموماً یہ طریقہ اختیار کیا جاتا تھا)۔

باب ۱۴۵۲۔ اَلْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهٖ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَالَ مَافِى الْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِىٌّ وَّسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَّعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْقَاسِمُ وَالْعُرْوَةُ وَاٰلُ اَبِىْ بَكْرٍ وَّاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِيٍّ وَّابْنُ سِيْرِيْنَ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ فِى الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰى اِنْ جَآءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهٗ

۱۴۵۲۔ آدھی یا اس کے قریب پیداوار پر مزارعت۔ ❶ قیس بن مسلم نے بیان کیا اور ان سے ابوجعفر نے بیان کیا کہ مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جو (پیداوار کے) تہائی یا چوتھائی حصہ پر کاشت نہ کرتا ہو۔ علی، سعد بن مالک، عبداللہ بن مسعود، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ، حضرت ابوبکر کی اولاد، حضرت عمر کی اولاد، حضرت علی کی اولاد اور ابن سیرین رضی اللہ عنہم اجمعین نے بٹائی پر کاشت کی تھی۔ عبدالرحمٰن بن اسود نے بیان کیا کہ میں عبدالرحمٰن بن یزید کے ساتھ کھیتی میں شریک رہا کرتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے (خلیفہ ہونے کے بعد سرکاری زمین کی کاشت کا) معاملہ اس شرط کے ساتھ کیا تھا کہ اگر بیج وہ خود مہیا کریں

---

❶ جب کوئی شخص اپنا کھیت کسی دوسرے کو بونے کے لئے دے تو اسے مزارعت کہتے ہیں۔ اس معاملہ کی مختلف شکلیں ہوسکتی ہیں۔ ایک یہ کہ روپیہ متعین کرلیا جائے کہ اتنے بیگہ کی لگان اتنی وصول کی جائے گی۔ یہ صورت تو بہرحال جائز ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک بڑا سا قطعہ ہے، کھیت کا مالک معاملہ اس طرح کرے کہ فلاں حصہ زمین سے جو پیداوار حاصل ہوگی وہ میری ہے تو یہ صورت قطعاً جائز نہیں، اس طرح اگر پہلے ہی سے یہ متعین کرلے کہ بہرحال میں اتنا غلہ لوں گا، خواہ پیداوار کچھ بھی ہو، یہ بھی جائز نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں جو کچھ بھی نتیجہ سامنے آئے گا وہ آئندہ آئے گا۔ معاملہ کرتے وقت دونوں فریق اندھیرے میں ہیں۔ ایسا معاملہ، مستقبل میں بعض اوقات بہت خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ اس لئے شریعت نے اس سے قطعاً روک دیا ہے۔ حدیث میں اس سے پہلے اس طرح کے معاملہ کی ممانعت کا بیان ہوچکا ہے۔ تیسری صورت معاملہ کی یہ ہے کہ تہائی چوتھائی یا نصف پہ معاملہ کیا جائے۔ یہ صورت جائز ہے اور یہاں اسی صورت کو بیان کرنا مقصود ہے۔

الشَّطْرُ وَاِنْ جَآؤُا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَابَاْسَ اَنْ تَكُوْنَ الْاَرْضُ لِاَحَدِهِمَا فَيُنْفِقَانِ جَمِيْعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَاٰى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لاَ بَاْسَ اَنْ يُّجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَعَطَآءٌ وَّالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ لاَ بَاْسَ اَنْ يُّعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ اَوِالرُّبُعِ وَنَحْوِهٖ قَالَ مَعْمَرٌ لَّابَاْسَ اَنْ تَكُوْنَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى

گے تو پیداوار کا آدھا حصہ لیں گے اور اگر کاشتکار بیج مہیا کریں تو پیداوار کے اتنے حصے کے وہ مالک ہوں گے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں، اگر زمین کسی ایک شخص کی ہو اور اس پر خرچ دونوں (مالک اور کاشت کرنے والے) مل کر کریں، پھر جو پیداوار آئے اسے دونوں تقسیم کرلیں۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی فتویٰ دیا تھا۔ حسن نے فرمایا کہ روئی اگر آدھی (لینے کی شرط) پر چنی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، ابراہیم، ابن سیرین، عطا، حکم، زہری اور قتادہ رحمۃ اللہ نے کہا کہ دھاگا اگر تہائی چوتھائی یا اسی طرح کی شرائط پر (کپڑا بننے) کے لئے دیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ معمر نے فرمایا کہ اگر مویشی تہائی یا چوتھائی پر مدت کے لئے دیئے جائیں (چرنے کے لئے) تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۲۱۶۵) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَايَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْزَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِيْ اَزْوَاجَهٗ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُوْنَ وَسْقَ تَمْرٍ وَّعِشْرُوْنَ وَسْقَ شَعِيْرٍ فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَآءِ وَالْاَرْضِ اَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْاَرْضَ

۲۱۶۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے ان سے نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے (خیبر کے یہودیوں سے) وہاں (کی زمین میں) پھل، کھیتی اور جو بھی پیداوار ہو اس کے آدھے پر معاملہ کیا تھا۔ آنحضور ﷺ اس میں سے اپنی ازواج کو سو وسق دیتے تھے، جس میں اسی وسق کھجور ہوتی اور بیس وسق جو۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) جب خیبر کی اراضی تقسیم کی تو ازواج مطہرات کو آپ نے اس کا اختیار دیا تھا کہ (اگر وہ چاہیں تو) انہیں وہ وہاں کا پانی اور قطعہ زمین دے دیا جائے یا وہی صورت باقی رکھی جائے (جو نبی کریم ﷺ کے عہد میں تھی) چنانچہ بعض ازواج نے زمین لینا پسند کیا اور بعض نے وسق (پیداوار سے) لینا پسند کیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی زمین لینا پسند کیا تھا۔

باب۱۴۵۳ . اِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِيْنَ فِي الْمُزَارَعَةِ

۱۴۵۳۔ اگر مزارعت میں سال کا تعین نہ کیا۔

(۲۱۶۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَايَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْزَرْعٍ

۲۱۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے پھل اور اناج کی پیداوار پر وہاں کے باشندوں سے معاملہ کیا تھا۔

باب۱۴۵۴ .

۱۴۵۴۔

(۲۱۶۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۲۱۶۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِطَاوُسٍ لَوْتَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ قَالَ اَىْ عَمْرُو اِنِّىْ اُعْطِيْهِمْ وَاُغْنِيْهِمْ وَاِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِىْ يَعْنِىْ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌلَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُوْمًا

حدیث بیان کی کہ عمر نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے عرض کیا۔ کاش آپ مخابرہ ❶ کا معاملہ چھوڑ دیتے! کیونکہ ان لوگوں کا (رافع بن خدیج اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم وغیرہ) کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا، میں تو انہیں (مالکان اراضی کو) دیتا ہوں اور بے نیاز کر دیتا ہوں۔ ان سے بھی زیادہ جاننے والے نے مجھے خبر دی ہے، آپ کی مراد ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تھی کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے نہیں روکا تھا، بلکہ آپ نے صرف یہ فرمایا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو (اپنی زمین) بخش دے، یہ اس سے بہتر ہے کہ ایک متعین محصول ❷ وصول کرے۔

باب ۱۴۵۵. اَلْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُوْدِ

۱۴۵۵۔ یہود کے ساتھ بٹائی کا معاملہ۔

(۲۱۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى خَيْبَرَالْيَهُوْدَ عَلٰى اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَ لَهُمْ شَطْرُمَا خَرَجَ مِنْهَا

۲۱۶۸۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عبیداللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی اراضی یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ اس میں کام کریں اور جوتیں بوئیں اور اس کی پیداوار کا آدھا حصہ ان کا رہے گا۔

باب ۱۴۵۶. مَايُكْرَهُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِى الْمُزَارَعَةِ

۱۴۵۶۔ مزارعت میں جو شرطیں مکروہ ہیں۔

(۲۱۶۹) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيٰى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِىَّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلاً وَّكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِىْ اَرْضَهٗ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِىْ وَهٰذِهٖ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنَهَاهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۶۹۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عینہ نے خبر دی، انہیں یحییٰ نے، انہوں نے حنظلہ زرقی سے سنا کہ رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہمارے پاس مدینہ کے دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں زمین زیادہ تھی، ہمارے یہاں طریقہ یہ رائج تھا کہ جب زمین بٹائی پر دیتے تو یہ شرط لگا دیتے کہ اس قطعہ کی پیداوار تو میری رہے گی اور اس کی تمہاری رہے گی۔ لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا کہ ایک حصہ کی پیداوار خوب ہوتی اور دوسرے کی نہ ہوتی، اس لئے نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو اس سے منع فرما دیا۔

باب ۱۴۵۷. اِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ وَكَانَ

۱۴۵۷۔ جب کسی کے مال کی مدد سے، ان کی اجازت کے بغیر کاشت کی

---

❶ مخابرہ۔ بٹائی پر کسی کے کھیت کو جوتنے بونے کو کہتے ہیں، جب کہ بیج بھی کام کرنے والے ہی کا ہو۔ عام اصطلاح میں ہمارے یہاں اسے بٹائی کہتے ہیں۔

❷ مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس زمین اتنی حاصل ہو کہ وہ دوسرں کو بٹائی پر دے سکیں، ان کے لئے زیادہ بہتر یہی ہے کہ بخشش کے طور پر جوتنے بونے اور اس کی پیداوار سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے اسے دیں، گویا اسلام نے بٹائی پر دینے کی اگرچہ قانونی اور شرعی اجازت تو دی ہے، لیکن اس صورت کو کچھ اتنا زیادہ پسند نہیں کیا ہے۔ درحقیقت شریعت کی نظر میں ملکیت سے متعلق زمین کی وہ حیثیت نہیں ہے جو عام منقولات کی ہے، اس لئے اس باب میں بہتر یہ ہے کہ جو کچھ ہے آدمی خود ہی اس میں کام کرے اور اگر ضرورت سے زیادہ ہے تو بٹائی پر دینے سے بہتر یہ ہے کہ مفت ہی دے دے، ویسے قانونی حیثیت میں تو بہر حال وہ اس کا مالک ہے اور بٹائی پر بھی دے سکتا ہے۔ شریعت اس سے روکتی نہیں، البتہ اپنے پسندیدہ نقطہ نظر کو اس نے واضح ضرور کر دیا ہے۔

فِیْ ذٰلِکَ صَلَاحٌ لَّھُمْ

(٢١٧٠) حَدَّثَنَا اِبراھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَۃَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بن عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ یَمْشُوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰی غَارٍ فِیْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْھَا صَالِحَۃً لِلّٰہِ فَادْعُوا اللّٰہَ بِھَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُھَا عَنْکُمْ قَالَ اَحَدُھُمُ اللّٰھُمَّ وَاِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْھِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْھِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْھِمَا قَبْلَ بَنِیَّ وَاِنِّیْ اسْتَاْخَرْتُ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُّھُمَا نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِھِمَا وَاَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا وَاَکْرَہُ اَنْ اَسْقِیَ الصِّبْیَۃَ وَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُہٗ ابْتِغَآءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَۃً نَرٰی مِنْھَا السَّمَآءَ فَفَرَجَ اللّٰہُ فَرَاَوُا السَّمَآءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰھُمَّ اِنَّھَا کَانَتْ لِیْ بِنْتُ عَمٍّ اَحْبَبْتُھَا کَاَشَدِّ مَا یُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءَ فَطَلَبْتُ مِنْھَا فَاَبَتْ حَتّٰی اَتَیْتُھَا بِمِائَۃِ دِیْنَارٍ فَبَغَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُھَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَیْنَ رِجْلَیْھَا قَالَتْ یَاعَبْدَاللّٰہِ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّہٖ فَقُمْتُ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُہٗ ابْتِغَآءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَۃً فَفَرَجَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اسْتَاْجَرْتُ اَجِیْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَہٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ فَرَغِبَ عَنْہُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُہٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْہُ بَقَرًا وَّرَاعِیَھَا فَجَآءَ نِیْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ فَقُلْتُ اذْھَبْ اِلٰی ذٰلِکَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِھَا فَخُذْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَسْتَھْزِئْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَآ اَسْتَھْزِئُ بِکَ فَخُذْ

اور اس میں ان کا ہی فائدہ رہا ہو۔

۲۱۷۰۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ بارش نے آلیا، تینوں نے ایک پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔ اتفاق کی بات کہ اوپر سے ایک چٹان غار کے سامنے گری اور انہیں بالکل (غار کے اندر) بند کر دیا۔ بعض نے کہا کہ تم لوگ اب اپنے ایسے اعمال یاد کرو، جنہیں خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کیا تھا اور اسی کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، ممکن ہے اس طرح اللہ تعالیٰ تمہاری اس مصیبت کو ٹال دے، چنانچہ ایک شخص نے دعا شروع کی، اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں ان کے لئے (جانور) چرایا کرتا تھا۔ پھر جب واپس ہوتا تو دودھ دوہتا، سب سے پہلے اپنی اولاد سے بھی پہلے والدین ہی کو دودھ پلاتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے دیر ہوگئی اور رات گئے تک واپس گھر آیا۔ اس وقت تک والدین سو چکے تھے۔ میں نے معمول کے مطابق دودھ دوہا (دودھ کا پیالہ لے کر) ان کے سرہانے کھڑا ہوگیا۔ میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں، لیکن اپنے بچوں کو بھی (والدین سے پہلے) پلانا مجھے پسند نہیں تھا۔ بچے صبح تک میرے قدموں میں پڑے تڑپتے رہے (لیکن میں نے والدین سے پہلے انہیں پلانا پسند نہیں کیا) پس اگر تیرے نزدیک بھی میرا یہ عمل صرف تیری خوشنودی کے لئے تھا تو (غار سے اس چٹان کو ہٹا کر) ہمارے لئے اتنا راستہ بنا دے کہ آسمان نظر آسکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے راستہ بنا دیا اور انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے نے کہا، اے اللہ میری ایک چچازاد بہن تھی۔ مرد عورتوں سے جس طرح کی انتہائی درجے کی محبت کر سکتے ہیں، مجھے اس سے اتنی ہی محبت تھی۔ میں نے اسے اپنے پاس بلانا چاہا، لیکن وہ صرف سو دینار دینے کی صورت میں راضی ہوئی۔ میں نے کوشش کی اور مطلوبہ رقم جمع کر لی۔ پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے مجھ سے کہا! اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور اس کی مہر کو حق کے بغیر نہ توڑ۔ میں (یہ سنتے ہی) کھڑا ہوگیا۔ اگر یہ عمل تیرے علم میں بھی تیری رضا اور خوشنودی کے لئے تھا تو (اس غار سے پتھر کو) ہٹا دے، چنانچہ غار کا منہ کچھ اور کھلا،

فَاَخَذَہٗ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ مَابَقِیَ فَفَرَجَ اللّٰہُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ وَ قَالَ ابْنُ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ فَسَعَیْتُ

تیسرے نے کہا۔ اے اللہ! میں نے ایک مزدور، تین فرق چاول کی مزدوری پر رکھا۔ جب اس نے اپنا کام پورا کرلیا تو مجھ سے کہا کہ اب میرا حق مجھے دو۔ میں نے پیش کر دیا، لیکن اس وقت وہ انکار کر بیٹھا، پھر میں برابر اس سے کاشت کرتا رہا اور اس کے نتیجے میں بیل اور چرواہے میرے پاس جمع ہو گئے۔ اب وہ شخص آیا اور کہنے لگا کہ اللہ سے ڈرو۔ میں نے کہا کہ بیل اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ اور اسے لے لو۔ اس نے کہا، اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں مذاق نہیں کر رہا ہوں (یہ سب تمہارا ہی ہے) اب اسے لے لو۔ چنانچہ اس نے ان پر قبضہ کرلیا۔ پس اگر تیرے علم میں بھی، میں نے یہ کام تیری رضا اور خوشنودی کے لئے کیا تھا تو غار کو کھول دے۔ اب وہ غار کھل چکا تھا۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ ابن عقبہ نے نافع کے واسطہ سے (اپنی روایت میں فبغیت کے بجائے) فسعیت کہا تھا۔

باب ۱۴۵۸۔ اَوْقَافِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِھِمْ وَمُعَامَلَتِھِمْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ تَصَدَّقْ بِاَصْلِہٖ لَا یُبَاعُ وَلٰکِنْ یُنْفَقُ ثَمَرُہٗ فَتَصَدَّقَ بِہٖ

۱۴۵۹۔ نبی کریم ﷺ کے اصحاب کے اوقاف خراجی زمین، صحابہ کی اس میں مزارعت اور ان کا معاملہ نبی کریم ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا۔ (جب وہ اپنا کھجور کا باغ خدا کی راہ میں وقف کر رہے تھے) کہ پوری طرح اسے صدقہ کردو کہ پھر بیچا نہ جاسکے، بلکہ اس کا پھل خرچ کیا جاتا رہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا۔

(۲۱۷۱) حَدَّثَنَا صَدَقَۃُ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِکٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَاٰ اٰخِرُ الْمُسْلِمِیْنَ مَافُتِحَتْ قَرْیَۃٌ اِلَّا قَسَمْتُھَا بَیْنَ اَھْلِھَا کَمَا قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ

۲۱۷۱۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرحمٰن نے خبر دی، انہیں مالک نے، انہیں زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جتنے شہر بھی فتح ہوتے جاتے، انہیں غازیوں میں تقسیم کرتا جاتا۔ بالکل اسی طرح جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کی تقسیم کر دی تھی۔

باب ۱۴۵۹۔ مَنْ اَحْیَا اَرْضًا مَوَاتًا وَّرَاٰی ذٰلِکَ عَلِیٌّ فِیْ اَرْضِ الْخَرَابِ بِالْکُوْفَۃِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ اَحْیَا اَرْضًا مَّیِّتَۃً فَھِیَ لَہٗ وَیُرْوٰی عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِیْ غَیْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ وَّلَیْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ فِیْہِ حَقٌّ وَّ یُرْوٰی فِیْہِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۴۵۹۔ جس نے بنجر زمین کو آباد کیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں غیر آباد علاقوں کو آباد بنانے کی (اس میں کھیتی کر کے یا باغ وغیرہ لگا کے) ہمت افزائی کی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے کوئی بنجر زمین آباد کی، وہ اسی کی ہو جاتی ہے۔ ❶ عمر اور ابن عوف رضی اللہ عنہما سے بھی یہی روایت ہے۔ البتہ ابن عوف رضی اللہ عنہ نے (اپنی روایت میں) یہ زیادتی کی ہے کہ (غیر آباد زمین کو آباد کرنا) کسی مسلمان کے حق کو

❶ اس میں ایک شرط اور بڑھا لینی چاہئے کہ کسی طرح کی بھی بنجر زمین کو آباد کرنے کے بعد ملکیت کا حق اسی وقت مستحق ہوگا جب حکومت یا امیر المومنین کی اجازت سے ایسا کیا گیا ہو۔ حکومت کے انتظامات میں کسی قسم کی دشواری نہ ہونے کے پیش نظر بھی اس شرط کا بڑھانا ضروری ہے۔

(ضائع کر کے) نہ ہو اور یہ کہ جس نے دوسرے کی زمین میں اجازت کے بغیر کوئی درخت لگایا تو اس میں اس کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں جابر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے ایک روایت ہے۔

(۲۱۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْمَرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضٰى بِهٖ عُمَرُ فِيْ خِلَافَتِهٖ

۲۱۷۲۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن ابی جعفر نے، ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے کوئی ایسی زمین آباد کی جس پر کسی کا حق نہیں تھا تو اس زمین کا وہی مستحق ہوجاتا ہے۔ عروہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں یہی فیصلہ کیا تھا۔

باب ۱۴۶۰

۱۴۶۰۔

(۲۱۷۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسِهٖ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوْسٰى وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُنِيْخُ بِهٖ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ

۲۱۷۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے (حج کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے) جب ذوالحلیفہ کی وادی عقیق میں رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ کیا، تو آپ کو خواب میں بتایا گیا کہ آپ اس وقت ایک مبارک وادی میں ہیں۔ موسیٰ (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ سالم (ابن عبداللہ بن عمر) رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ہمارے ساتھ وہیں پڑاؤ کیا تھا جہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پڑاؤ کیا کرتے تھے تاکہ اس مقام پر قیام کر سکیں جہاں نبی کریم ﷺ نے پڑاؤ کیا تھا۔ یہ جگہ وادی عقیق کی مسجد سے نشیب میں ہے، وادی عقیق اور راستے کے درمیان میں تھا۔[1]

(۲۱۷۴) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ

۲۱۷۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب بن اسحاق نے خبر دی، ان سے اوزاعی نے بیان کیا کہ مجھ سے یحیٰی نے

[1] یہ حدیث سے متعلق ہے۔ اس پر کوئی عنوان بھی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں لگایا۔ بعض شارحین نے لکھا ہے کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ ذوالحلیفہ کو اگر کوئی آباد کرنا چاہے تو اس سے وہ اپنی ملکیت وہاں کی زمین پر ثابت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ حاجیوں اور دوسرے مسافروں کے قیام کی جگہ ہے اور عام استعمال کے لئے ہے۔ اگر کسی طرح سے وہ زمین کسی شخص کی ملکیت میں دے دی جائے تو لوگوں کو تکلیف ہوگی اور سفر وغیرہ میں دشواریاں پیدا ہو جائیں گی، لیکن یہ بات کچھ دل کو نہیں لگتی۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مصنف اس مسئلہ کو مزید واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کسی بنجر اور غیر آباد پر حل چلانے اور کھیتی شروع کرنے والا، اس زمین کا مالک ہوجاتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے وادی عقیق میں قیام فرمایا، یہ وادی کسی کی ملکیت میں نہیں تھی۔ اس لئے نبی کریم ﷺ کے قیام اور وقت گذرنے کی جگہ بنی، اسی طرح جو شخص کسی ایسی زمین کو آباد کرے جس کا کوئی مالک نہیں تھا وہ اسی کی ہوجاتی ہے۔ یہ یاد رہے کہ احناف کے یہاں اس میں پہلی شرط حکومت کی اجازت ہے۔

عَكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّيْلَةَ اَتَانِي اٰتٍ مِّن رَّبِّىْ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ اَنْ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ

حدیث بیان کی، ان سے عمرکہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ رات میرے رب کی طرف سے ایک پیغام آیا۔ آپ ﷺ اس وقت وادی عقیق میں قیام کئے ہوئے تھے (اور اس نے یہ پیغام پہنچایا کہ) اس مبارک وادی میں نماز پڑھ لو اور کہلو کہ حج کے ساتھ عمرہ بھی رہے گا۔

باب ۱۴۶۱. اِذَا قَالَ رَبُّ الْاَرْضِ اُقِرُّكَ مَا اَقَرَّكَ اللّٰهُ وَلَمْ يَذْكُرْ اَجَلًا مَعْلُوْمًا فَهُمَا عَلٰى تَرَاضِيْهِمَا

۱۴۶۱۔ جب زمین کے مالک نے کہا کہ میں تمہیں (فلاں زمین پر) اس وقت تک باقی رکھوں گا جب تک خدا چاہے گا، اور کسی متعین مدت کا ذکر نہیں کیا تو یہ معاملہ دونوں کی رضامندی پر موقوف ہوگا۔

(۲۱۷۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ وَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَاَلَتِ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَآ اَنْ يَّكْفُوْا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَاشِئْنَا فَقَرُّوْا بِهَا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَآءَ وَ اَرِيْحَآءَ

۲۱۷۵۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں نافع نے خبر دی او ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (جب خیبر پر فتح حاصل) کی تھی اور عبدالرزاق نے کہا کہ انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھ سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو سرزمین حجاز سے منتقل کر دیا تھا اور جب نبی کریم ﷺ نے خیبر پر فتح پائی تھی تو آپ ﷺ نے بھی یہودیوں کو وہاں سے دوسری جگہ بھیجنا چاہا تھا۔ جب آپ کو وہاں فتح حاصل ہوئی تو اس کی زمین اللہ، اس کے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی ہوگئی تھی۔ آنحضور ﷺ کا ارادہ یہودیوں کو وہاں سے منتقل کرنے کا تھا۔ لیکن یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ہمیں یہیں رہنے دیں، ہم (خیبر کے نخلستان اور آراضی) کا سارا کام خود کریں گے اور اس کی پیداوار کا نصف حصہ لے لیں گے (اور بقیہ نصف خراج مقاسمہ کے طور پر ادا کریں گے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا جب تک ہم چاہیں تمہیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ وہیں مقیم رہے اور پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تیما اور اریحا بھیج دیا۔ ❶

---

❶ یہاں بھی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے خیبر کی آراضی کا حکومت اسلامیہ ہی کو مالک قرار دیا ہے اور پھر اس سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ بٹائی کا معاملہ مدت کی تعین کے بغیر بھی، جب کہ فریقین اس پر رضامند ہو جائیں، جائز ہو سکتا ہے، حالانکہ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ مدت کے ابہام کی صورت میں نہ مزارعت (کھیت کا بٹائی پر دینا) جائز ہے اور نہ اجارہ۔ اس سے احناف کے اس مسلک کی تائید ہوتی ہے کہ خیبر کی اراضی کے اصل مالک یہودی ہی تھے، اور آنحضور ﷺ کا ان سے معاملہ خراج مقاسمہ کے طور پر تھا کہ اس میں مدت کے تعین کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حدیث کا مفہوم صاف، احناف کے مسلک کو ماننے ہی کی صورت میں ہوتا ہے۔ تیما اور اریحا اسلامی حدود مملکت ہی کے شہر ہیں۔ شام کے قریب۔

باب ۱۴۶۲ . مَاكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاسِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزِّرَاعَةِ وَالثَّمَرَةِ

۱۴۶۲۔ نبی کریم ﷺ کے اصحاب زراعت اور پھلوں سے ایک دوسرے کی کس طرح مدد کرتے تھے۔

(۲۱۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّهٖ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ ظُهَيْرٌ لَقَدْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا قُلْتُ مَاقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَصْنَعُوْنَ بِمُحَاقِلِكُمْ قُلْتُ نُوَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَعَلَى الْاَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا ازْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا قَالَ رَافِعٌ قُلْتُ سَمْعًا وَّطَاعَةً

۲۱۷۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں اوزاعی نے خبر دی، انہیں رافع بن خدیج کے مولی ابوالنجاشی نے، انہوں نے رافع بن خدیج بن رافع رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے اپنے چچا ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ سے۔ ظہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کیا تھا جس میں ہمارا (بظاہر انفرادی) فائدہ تھا۔ اس پر میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ بھی فرمایا ہوگا، وہ حق ہے۔ ظہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا اور دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنے کھیتوں کا معاملہ کس طرح کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہم اپنے کھیتوں کو (بونے کے لئے) نہر کے قریب کی زمین کی شرط پر دیتے ہیں۔ یہ سن کر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کروایا کرو، یا خود اس میں کاشت کیا کرو یا دوسروں کو کرنے دو (اجرت لئے بغیر) ورنہ اسے یوں ہی چھوڑ دو۔ رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا (آنحضور ﷺ کا یہ فرمان) میں نے سنا اور (حکم کو) بجالاؤں گا۔

(۲۱۷۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانُوْا يَزْرَعُوْنَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ وَقَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ

۲۱۷۷۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں اوزاعی نے خبر دی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ تہائی، چوتھائی یا نصف پر بٹائی کا معاملہ کرتے تھے، لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود بوئے ورنہ دوسروں کو بخش دے۔ اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو اسے یوں ہی چھوڑ دینا چاہئے۔ اور ربیع بن رافع ابو توبہ نے کہا کہ ہم سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے (ان سے ابوسلمہ نے) اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس زمین ہو تو اسے چاہئے کہ خود بوئے ورنہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو بخش دے۔ اور اگر یہ نہیں کر سکتا تو اسے یوں ہی چھوڑ دینا چاہئے۔ ❶

❶ قانونی حیثیت جو زمین کی شریعت کی نظر میں تھی وہ تو پہلے بیان ہو چکی، یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ صحابہ اور دوسرے معاملات کی طرح زمین کے معاملہ میں بھی ایثار، ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور ایک دوسرے کو نفع پہنچانے کی کوشش میں کتنے آگے تھے اور نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد پر عمل کرنے میں کس طرح مسابقت کرتے تھے، گویا یہاں ملکیت زمین اور بٹائی وغیرہ کی قانونی حیثیت کو نہیں بلکہ صرف یہ بتایا جارہا ہے کہ ایک مسلمان کو کیسا ہونا چاہئے۔

(۲۱۷۸) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ فَقَالَ يُزْرِعُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ شَيْئًا مَعْلُومًا

۲۱۷۸۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے اس کا (یعنی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث کا) ذکر طاؤس سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ (بٹائی وغیرہ پر) کاشت کر سکتا ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا تھا، البتہ یہ فرمایا تھا کہ اپنے کسی بھائی کو زمین بخشش کے طور پر دے دینا اس سے بہتر ہے کہ اس پر کوئی متعین اجرت لے۔

(۲۱۷۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَصَدْرًا مِّنْ مُعٰوِيَةَ ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلٰى رَافِعٍ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّا كُنَّا نُكْرِيْ مَزَارِعَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْأَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِّنَ التِّبْنِ

۲۱۷۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے کھیتوں کو نبی کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے عہد میں اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد خلافت میں کرایہ پر دیتے تھے، پھر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم ﷺ نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع کیا تھا (یہ سن کر) ابن عمر رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں ہم اپنے کھیتوں کو اس شرط کے ساتھ بٹائی پر دیتے تھے کہ نہر (کے قریب) کی پیداوار اور کچھ گھاس ❶ (ہماری رہے گی۔)

(۲۱۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُاللّٰهِ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْدَثَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ

۲۱۸۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں سالم نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مجھے معلوم تھا کہ زمین کو کرائے پر (لگان یا بٹائی کی صورت میں) دیا جا سکتا ہے۔ پھر انہیں یہ خیال ہوا کہ ممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سلسلے میں کوئی نئی ہدایت فرمائی ہو، جس کا علم انہیں نہ ہوا ہو، چنانچہ انہوں نے زمین کو کرائے پر دینا بند کر دیا تھا۔

❶ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے قانون نہیں بلکہ احسان اور ایثار کے طریقہ کو بتایا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں جواز اور عدم جواز کی صورت تھی۔ آپ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ مدینہ میں جو یہ طریقہ رائج تھا کہ نہر کے قریب کی پیداوار مالک زمین لیتا تھا، آنحضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا۔ مطلقاً بٹائی سے منع نہیں فرمایا تھا۔ جیسا کہ اس کے بعد والی حدیث میں صراحت ہے، کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی پھر زمین کو بٹائی یا لگان پر دینا بند کر دیا تھا۔ یہ مستحبات پر عمل، ایثار اور باہمی [illegible] کی ایک مثال ہے۔

باب۱۴۶۳. كِرَآءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اِنَّ اَمْثَلَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُونَ اَنْ تَسْتَأْجِرُوا الْاَرْضَ الْبَيْضَآءَ مِنَ السَّنَةِ اِلَى السَّنَةِ

(۲۱۸۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمَّايَ اَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَآءِ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَقَالَ اللَّيْثُ وَكَانَ الَّذِي نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيزُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ

۱۴۶۳۔ زمین کو سونے یا چاندی کے لگان پر دینا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تم (زمین کی بٹائی وغیرہ کا معاملہ) کرتے ہو، اس میں سب سے افضل طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک سال کے لئے کیا کرو۔

۲۱۸۱۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حنظلہ بن قیس نے بیان کیا، ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے چچا (ظہیر اور مہیر رضی اللہ عنہما) نے حدیث بیان کی کہ وہ لوگ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں زمین کی بٹائی پر نہر (کے قریب کی پیداوار) کی شرط پر دیا کرتے تھے، یا کوئی بھی ایسا ہوتا تھا جسے مالک زمین (اپنے لئے) مستثنیٰ کر لیتا تھا۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمادیا تھا۔ اس پر میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اگر درہم و دینار کے بدلے یہ معاملہ کیا جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر دینار و درہم کے بدلے میں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے جس طرح کے معاملہ سے منع فرمایا تھا وہ ایسی صورت تھی کہ حلال و حرام کی تمیز رکھنے والا کوئی بھی شخص اسے جائز نہیں قرار دے سکتا۔ کیونکہ اس میں کھلا خطرہ تھا۔

باب۱۴۶۴.

(۲۱۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ثَنَا هِلَالٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَآءُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ دُونَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۶۴۔

۲۱۸۲۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عطاءؒ بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن حدیث فرما رہے تھے، ایک بدوی بھی مجلس میں حاضر تھے کہ اہل جنت میں سے ایک شخص نے اپنے رب سے کھیتی کی اجازت چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے ارشاد فرمایا، کیا اپنی موجودہ حالت پر تم راضی نہیں ہو؟ اس نے کہا کیوں نہیں! لیکن میرا جی کھیتی کو چاہتا ہے (چنانچہ اسے اجازت دی گئی) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس نے بیج (جنت کی زمین میں) ڈالا، پلک جھپکتے میں وہ اگ بھی آیا، پک بھی گیا اور کاٹ بھی لیا گیا اور اس کے دانے پہاڑوں کی طرح ہوئے۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم! اسے رکھ لو، تمہارا جی کسی چیز سے نہیں بھر سکتا۔ اس پر بدوی نے کہا

کہ بخدا وہ تو کوئی قریشی یا انصاری ہی ہوگا، کیونکہ یہی لوگ کاشتکار ہیں، جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم کھیتی ہی نہیں کرتے۔ نبی کریم ﷺ اس بات پر ہنس دیئے۔

باب ۱۴۶۵. مَاجَآءَ فِي الْغَرْسِ

۱۴۶۵۔ پودے لگانے سے متعلق احادیث۔

(۲۱۸۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ قَالَ اِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تَاْخُذُ مِنْ اُصُوْلِ سِلْقٍ لَّنَا نَغْرِسُهُ فِيْ اَرْبِعَآءِ نَافَتَجْعَلُهُ فِيْ قِدْرٍ لَّهَا فَتَجْعَلُ فِيْهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيْرٍ لَااَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيْهِ شَحْمٌ وَّلَا وَدْكٌ فَاِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ اِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَ مَاكُنَّا نَتَغَدّٰى وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۲۱۸۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے، ان سے سہیل بن سعدی رضی اللہ عنہ نے کہ جمعہ کے دن ہمیں بہت خوشی (اس بات کی) ہوئی تھی کہ ہماری ایک بوڑھی خاتون تھیں جو اس چقندر کو اکھاڑ لاتی تھیں (جمعہ کے دن) جسے ہم اپنی کیاریوں میں بوتے تھے۔ آپ اسے اپنی ہانڈیوں میں پکاتیں اور اس میں تھوڑے سے جو بھی ڈال دیتیں (یعقوب نے بیان کیا کہ) مجھے اس طرح یاد ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ اس میں چربی یا چکنائی نہیں پڑتی تھی۔ پھر جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تو ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ اپنا پکوان ہمارے سامنے کر دیتیں اور اسی لئے ہمیں جمعہ کے دن کی خوشی ہوتی تھی (جمعہ کے دن) ہم دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ کے بعد ہی کیا کرتے تھے۔

(۲۱۸۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُوْلُوْنَ مَالِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ لَايُحَدِّثُوْنَ مِثْلَ اَحَادِيْثِهِ وَاِنَّ اِخْوَانِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَ اِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَاً مِسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ فَاَحْضُرُ حِيْنَ يَغِيْبُوْنَ وَاَعِيْ حِيْنَ يَنْسَوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَّنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُهُ اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَقَالَتِيْ شَيْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهُ

۲۱۸۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں، ابوہریرہ بہت حدیث بیان کرتا ہے۔ حالانکہ اسے خدا کے یہاں بھی جانا ہے۔ یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار آخر اس کی (یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) طرح کیوں احادیث بیان نہیں کرتے! بات یہ ہے کہ میری بھائی مہاجرین بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میرے بھائی انصار کو ان کی جائیداد (کھیت اور باغات وغیرہ) مشغول رکھا کرتی تھی۔ البتہ میں ایک مسکین آدمی تھا۔ پیٹ بھر حاصل کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت ہی میں برابر حاضر رہا کرتا تھا (اپنے کاموں کی مشغولیت کی وجہ سے) جب یہ سب حضرات غیر حاضر رہتے تو میں (خدمت نبوی ﷺ میں) حاضر ہوتا تھا اس لئے جن احادیث کو یہ یاد نہیں کر سکتے تھے، میں انہیں یاد رکھتا تھا۔ اور ایک دن نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم میں سے جو شخص بھی اپنے کپڑے کو میری اس گفتگو کے اختتام تک پھیلائے رکھے گا، پھر (بات ختم ہونے پر) اسے

بِالْحَقِّ مَانَسِيْتُ مِنْ مَقَالَتِهٖ تِلْكَ اِلٰى يَوْمِىْ هٰذَا وَاللّٰهِ لَوْلَآ اٰيَتَانِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاحَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا اَبَدًا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآاَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ اِلٰى قَوْلِهِ الرَّحِيْمِ

اپنے سینے سے لگالے گا تو میری احادیث کو کبھی نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنی اس اونی چادر (کا بعض حصہ) پھیلا دیا جس کے سوا میرے بدن پر اور کوئی کپڑا نہیں تھا۔ جب نبی کریم ﷺ نے حدیث مبارک پوری کر لی تو میں نے چادر اپنے سینے سے لگالی۔ اس ذات کی قسم جس نے آنحضور ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا تھا، پھر آج تک میں آپ کے اسی ارشاد کی وجہ سے (آپ کی کوئی حدیث) نہیں بھولا۔ خدا گواہ ہے کہ اگر کتاب اللہ کی دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں تم سے کوئی حدیث کبھی نہ بیان کرتا (آیت) **ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات** سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد الرحیم تک (جس میں اس پیغام کو چھپانے والے پر، جسے خداوند تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ دنیا میں بھیجا، شدید ترین وعید کی گئی ہے)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

باب ۱۴۶۶۔ فِى الشِّرْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْئٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اَفَرَاَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ تَشْرَبُوْنَ ءَ اَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْنَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ اَلْاُجَاجُ الْمُرُّ وَالْمُزْنُ السَّحَابُ

۱۴۶۶۔ پانی کا حصہ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور بنائی ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز، کیا اب بھی ایمان نہیں لاتے"۔ اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد کہ کیا دیکھا تم نے بادلوں سے اس کو اتارا، یا اس کے اتارنے والے ہم ہیں۔ ہم اگر چاہتے تو اس کو شور کر دیتے پھر بھی تم شکر نہیں ادا کرتے۔" اجاج (قرآن مجید کی آیت میں) شور کے معنی میں ہے اور مزن بادل کو کہتے ہیں۔ ❶

باب ۱۴۶۷۔ فِى الشُّرْبِ وَمَنْ رَّاٰى صَدَقَةَ الْمَآءِ وَهِبَتَهٗ وَوَصِيَّتَهٗ جَآئِزَةً مَقْسُوْمًا كَانَ اَوْغَيْرَ مَقْسُوْمٍ وَ قَالَ عُثْمَانُ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِىْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَكُوْنُ دَلْوُهٗ فِيْهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاشْتَرَاهَا عُثْمٰنُؓ

۱۴۶۷۔ پانی کی تقسیم اور جن کے نزدیک پانی کا صدقہ، اس کا ہبہ اور اس کی وصیت جائز ہے، خواہ (پانی) تقسیم کیا ہوا ہو، یا (اس کی ملکیت) مشترک ہو۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی ہے جو بئر رومہ (مدینہ کا ایک مشہور کنواں) کو خرید کر تمام مسلمانوں کے لئے اسے وقف کر دے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے خریدا ❷ (اور

❶ مساقات، سقی سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں سیراب کرنا۔ مساقات کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ باغ یا کھیت میں مالک کسی دوسرے شخص سے کام لے اور اس کی مزدوری نقدی کی صورت میں نہ دے بلکہ معاملہ اس پر طے ہوا کہ باغ یا کھیت کی جو پیداوار ہوگی وہ دونوں، مالک اور عامل کے درمیان مشترک ہوگی، اس سے پہلے مزارعت کا باب گذر چکا ہے اور مزارعت اور مساقات کے احکام میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ❷ حجاز مقدس کی سرزمین میں پانی خصوصاً پینے کے پانی کی جو دشواریاں تھیں وہ معلوم ہیں۔ بئر رومہ ایک یہودی کا کنواں تھا۔ مسلمان بھی اسے استعمال کرتے تھے۔ لیکن اس کے لئے انہیں باقاعدہ پانی کی قیمت دینی پڑتی تھی۔ اس لئے آنحضور ﷺ نے اس کی ترغیب دی کہ یہ کنواں مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا جائے تا کہ اس کے استعمال میں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔)

(۲۱۸۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَ شْيَاخُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ قَالَ مَاكُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

۲۱۸۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آنحضور ﷺ نے اس کے مشروب کو پیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک نوعمر لڑکے تھے اور بڑے بوڑھے لوگ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، لڑکے! کیا تم اس کی اجازت دو گے کہ میں (بچا ہوا مشروب) بڑوں کو دے دوں۔ اس پر انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ سے بچے ہوئے اپنے حصہ کا میں کسی پر بھی ایثار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے بچا ہوا مشروب انہیں کو دے دیا۔ ❶

(۲۱۸۶) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَهِيَ فِيْ دَارِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَآءٍ مِّنَ الْبِئْرِالَّتِيْ فِيْ دَارِ اَنَسٍ فَاَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتّٰى اِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيْهِ وَ عَلٰى يَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ اَنْ يُّعْطِيَهُ الْاَعْرَابِيَّ اَعْطِ اَبَابَكْرٍ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَكَ فَاَعْطَاهُ الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَ يْمَنَ

۲۱۸۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک گھر میں بندھی رہنے والی بکری کا دودھ دھویا گیا، بکری انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی کے گھر میں تھی، پھر اس کے دودھ میں اس کنویں کا پانی ملا کر جو انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا آنحضور ﷺ کی خدمت میں اس کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آنحضور ﷺ نے اسے پیا، جب اپنے منہ سے پیالے کو آپ نے جدا کیا تو بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں طرف ایک اعرابی! عمر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں یہ بات آئی کہ آپ پیالہ اعرابی کو دے دیں گے۔ اس لئے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو دے دیجئے،

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) کسی قسم کی دشواری نہ رہے۔ اسلام نے پانی کے مسئلے میں ہمت افزائی اس لئے کی ہے کہ اس کا نفع عام رکھا جائے لیکن بہر حال یہ ایک ایسی چیز ہے جو کسی بھی فرد کی ملکیت میں آنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس لئے اصولی طور پر اس میں بھی ان تمام امور کی اجازت ہے جو اس ضمن میں آتی ہے۔ بیع و شراء وصیت اور ہبہ وغیرہ پانی کا بھی جائز ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ❶ یہ نوعمر لڑکے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ اسلام میں مجلس کا اصول یہ ہے کہ کوئی چیز اگر تقسیم کی جائے تو صف کی دائیں طرف سے شروع کی جائے۔ آنحضور ﷺ سید الناس تھے اور مشروب بھی آپ ہی کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ اس لئے آپ نے اس میں سے پی کر جب تقسیم کرنا چاہا تو اسی اصول کی بناء پر آپ کو داہنی جانب سے شروع کرنا تھا۔ دوسری طرف مجلس اس طرح بیٹھی ہوئی تھی کہ تمام شیوخ اور بزرگ صحابہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور دائیں طرف آپ کے صرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے بزرگ صحابہ کا خیال کر کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کی اجازت چاہی تھی کہ اپنا حصہ وہ انہیں دے دیں، لیکن آپ اس ایثار پر تیار نہ ہوئے۔ حدیث میں اس کی تصریح نہیں کہ پیالے میں دودھ تھا یا پانی، غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان یہ ہے کہ خالص پانی تھا یا پانی ملا ہوا دودھ، اور ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے پانی کا ہبہ کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو۔

لیکن آنحضور ﷺ نے پیالہ انہیں اعرابی کو دیا جو آپ کی دائیں طرف۔ اور فرمایا کہ دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے۔

باب ۱۴۶۸. مَنْ قَالَ اِنَّ صَاحِبَ الْمَآءِ اَحَقُّ بِالْمَآءِ حَتّٰى يَرْوِى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ

۱۴۶۸۔ جس نے کہا کہ پانی کا مالک پانی کا زیادہ حقدار ہے تا آ (اپنا کھیت باغات وغیرہ) سیراب کر لے، نبی کریم ﷺ کے اس ارشا بنیاد پر کہ فاضل پانی سے کسی کو نہ روکا جائے۔ ❶

(۲۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ

۲۱۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک خبر دی، انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، فاضل پانی سے کسی روکا جائے کہ اس طرح فاضل چری سے روکنے کا باعث بن جائے۔

(۲۱۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِى سَلَمَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَآءِ لِتَمْنَعُوْا بِهِ فَضْلَ الْكَلَاِ

۲۱۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان ابن مسیب اور ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ر اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فاضل پانی سے کسی کو نہ روکو کہ اس طرح فاضل سے بھی روکنے کا سبب بن جاؤ۔ ❷

باب ۱۴۶۹. مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِىْ مِلْكِهٖ لَمْ يَضْمَنْ

۱۴۶۹۔ جس نے اپنی ملک میں کوئی کنواں کھودا تو وہ ضامن نہیں ہوا۔

(۲۱۸۹) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِى حُصَيْنٍ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْعَجْمَآءُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ

۲۱۸۹۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، انہیں عبیداللہ نے خبر دی، ا اسرائیل نے، انہیں ابوحصین نے، انہیں ابوصالح نے اور ان ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کان (مرنے والے) کی تاوان نہیں ہوتی۔ کنوئیں (میں گر کر مرنے وا۔ کی تاوان نہیں ہوتی اور جانور (اگر کسی آدمی کو مار دے تو اس کی) تاو نہیں ہوتی اور رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے۔ ❸

باب ۱۴۷۰. الْخُصُوْمَةُ فِى الْبِئْرِ وَالْقَضَآءِ فِيْهَا

۱۴۷۰۔ کنویں کا جھگڑا اور اس کا فیصلہ۔

(۲۱۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِى حَمْزَةَ عَنِ

۲۱۹۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے حد

---

❶ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی غیر آباد زمین میں اپنی کسی ضرورت کے لئے کنواں کھودے، جس کے قریب پانی کا نام ونشان نہ ہو اور پھر ا۔ مویشی چرانے کے لئے وہاں کچھ لوگ جائیں تو کنواں کھودنے والا اپنی ضروریات کے مطابق پانی لے لینے کے بعد اس کا مجاز نہیں ہوتا کہ وہاں پہنچنے وا۔ لوگوں کو اس پانی کے استعمال سے روک دے۔ یہ ضرور ہے کہ پہلے اپنی ضرورت کے مطابق پانی کا وہی زیادہ مستحق ہے۔ ❷ اس حدیث کے عنوان پر جو نو۔ گذر ا اسے سامنے رکھئے، جب پانی کے استعمال سے منع کیا جائے اور قرب وجوار میں کہیں پانی نہیں تو ظاہر ہے کہ کوئی چرواہا وہاں اپنے مویشی نہیں لے جاسکے اس طرح اس علاقے میں جو چری بچے گی، پانی سے روکنے والا اسے بھی روکنے کا سبب بنے گا۔ ❸ رکاز کی بحث کتاب الزکوٰۃ میں گذر چکی۔ مصنف رحمۃ اللہ ع یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی زمین میں کوئی کنواں یا کان کھودے اور پھر کوئی دوسرا آدمی اس میں گر کر مر جائے یا اس سے کوئی صدمہ پہنچے تو مالک اس کی کوئی ذمہ داری نہیں آتی۔ اس کی بعض تفصیلات اور شرائط فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

مش عن شقيق عن عبدالله عن النبي صلى
عليه وسلم قال من حلف على يمين يقتطع
مال امرئ هو عليها فاجر لقي الله وهو عليها
بان فانزل الله تعالى ان الذين يشترون بعهد
وايمانهم ثمنا قليلا الاية فجاء الاشعث فقال
دثكم ابو عبد الرحمن في انزلت هذه الاية
ت لي بئر في ارض ابن عم لي فقال لي
ذك قلت مالي شهود قال فيمينه قلت
سول الله اذا يحلف فذكر النبي صلى الله
ه وسلم هذا فانزل الله ذلك تصديقا له

بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص کوئی ایسی قسم کھائی جس کے ذریعہ وہ کسی مسلمان کے مال پر قبضہ کرنا چاہتا ہو اور وہ قسم بھی جھوٹی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر بہت زیادہ غضبناک ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ ”جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی پونجی خریدتے ہیں“ الخ۔ پھر اشعث رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور پوچھا کہ ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تم سے کیا حدیث بیان کی؟ راوی نے جب حدیث نقل کی تو انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ رضی اللہ نے صحیح حدیث بیان کی۔ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرا ایک کنواں میرے چچازاد بھائی کی زمین میں تھا۔ (پھر نزاع ہوا تو) آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے گواہ لاؤ؟ میں نے عرض کیا کہ گواہ تو میرے پاس نہیں ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ اس پر میں نے کہا کہ یارسول اللہ! پھر تو یہ قسم کھالے گا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث ذکر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی تصدیق کرتے ہوئے آیت نازل فرمائی۔ ❶

۱۴۷۱۔ اثم من منع ابن السبيل من الماء

۱۴۷۱۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی مسافر کو پانی نہ دیا۔

(۲۱۹۱) حدثنا موسى ابن اسمعيل حدثنا
الواحد بن زياد عن الاعمش قال سمعت
صالح يقول سمعت ابا هريرة يقول قال رسول
صلى الله عليه وسلم ثلثة لاينظر الله اليهم
القيمة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم رجل
له فضل ماء بالطريق فمنعه من ابن السبيل
رجل بايع اماما لا يبايعه الا لدنيا فان اعطاه منها
ي وان لم يعطه منها سخط ورجل اقام سلعته
العصر فقال والله الذي لااله غيره لقد
يت بها كذا وكذا فصدقه رجل ثم قرأ هذه
ة ان الذين يشترون بعهدالله وايمانهم ثمنا

۲۱۹۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے بیان کیا کہ میں نے ابوصالح سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تین طرح کے لوگ وہ ہوں گے جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں اٹھائیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں فاضل پانی ہو اور اس نے کسی مسافر کو اس کے استعمال سے روک دیا۔ اور وہ شخص جو امام سے بیعت صرف دینار کے لئے کرے، کہ اگر امام اسے کچھ دیا کرے تو وہ راضی رہے ورنہ ناراض ہو جائے۔ اور وہ شخص جو اپنا (بیچنے کا) سامان عصر بعد لے کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، مجھے اس مال کی قیمت اتنی اتنی دی جارہی تھی (لیکن میں نے اسے نہیں

❶ موقعہ پر یہ بات ملحوظ رہے کہ مسلمان کا نام صرف تاکید کے لئے لیا گیا ہے ورنہ غیر مسلم خواہ ذمی ہو یا نہ ہو کسی کے ساتھ حدیث میں مذکور معاملہ جائز نہیں ہے۔
ت کے باب میں اکثر اسی طرح احادیث بیان ہوئی ہیں اور مقصود تاکید ہوتی ہے۔ اس لئے جتنی احادیث اس سلسلے میں آئیں اس پر یہ نکتہ ملحوظ رکھنا چاہئے۔

بیچا) اس پر ایک شخص نے اسے سچ سمجھا (اور وہ سامان اس کی بتائی ہوئی قیمت پر خرید لیا) پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ''وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی پونجی خرید تے ہیں۔

باب ۱۴۷۲. سَكْرِ الْاَنْهَارِ

۱۴۷۲۔نہر کا پانی۔

(۲۱۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَازُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَازُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

۲۱۹۲۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ایک انصاری نے زبیر (رضی اللہ عنہ) سے حرہ کے نالے سے متعلق اپنے جھگڑے کو جس سے باغوں میں پانی دیتے تھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا انصاری (زبیر رضی اللہ عنہما سے) پانی کو آگے جانے کے لئے کہتے تھے، لیکن زبیر رضی اللہ عنہ کو اس سے انکار تھا اور یہی جھگڑا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش تھا۔ آنحضور ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ (پہلے اپنا باغ) سینچ لیں اور پھر اپنے پڑوسی کے لئے جانے دیں۔ اس پر انصاری رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور انہوں نے کہا، ہاں، آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں نا! بس رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، آپ نے فرمایا، تم سیراب کرلو، زبیر! اور پھر پانی کو اتنی دیر تک روکے رکھو کے (باغ کی) دیواروں تک چڑھ جائے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم، میرا تو خیال ہے کہ یہ آیت اس سلسلے میں نازل ہوئی ہے ''ہرگز نہیں، تیرے رب کی قسم! لوگ اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتے جب تک آپ کو اپنے جھگڑوں میں حکم نہ تسلیم کرلیں [1]''

---

[1] یہ حدیث بعد میں بھی آئے گی اور متعدد عنوانات کے تحت، مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے مستنبط ہونے والے مسائل کی وضاحت کی ہے۔ پانی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے باغ سے ہوکر گزرتا تھا، کیونکہ انصاری رضی اللہ عنہ کا باغ اس کے بعد نشیب میں تھا۔ بعض احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے بالائی علاقہ کو سیراب کیا جائے گا اور نشیبی علاقے اس کے بعد سیراب ہوں گے درحقیقت یہ تمام تفصیلات عرف اور عادت کی تابع ہوتی ہیں۔ اگر عام طور سے کسی مقام میں یہ دستور ہو کہ پہلے نشیبی زمین سیراب کی جاتی ہو پھر بالائی، تو اسی کے مطابق عمل کیا جائے گا کیونکہ اس طرح کے مسائل میں حالات اور مقامات کی ضرورت اور رعایت کو بھی دخل ہوتا ہے۔ اس حدیث میں سب سے اہم مسئلہ انصاری رضی اللہ عنہ کا آنحضور ﷺ کے فیصلہ پر اظہار ناگواری ہے۔ قاعدے کی رو سے حضور اکرم ﷺ کا فیصلہ قطعاً حق بجانب تھا اور پانی پہلے زبیر رضی اللہ عنہ کو ہی ملنا چاہیے تھا اس لئے اگر آنحضور ﷺ نے یہ فیصلہ کیا تو اس میں کسی اعتراض کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی، لیکن اس کے باوجود انصاری رضی اللہ عنہ نے اظہار ناگواری کیا اور یہاں تک کہہ دیا کہ ہاں، آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں نا، زبیر۔ یہاں پر یہ ملحوظ رہے کہ صحیح روایت سے ان انصاری صحابی کا بدری ہونا ثابت ہے۔ اس لئے ان پر کسی قسم کے نفاق وغیرہ کا الزام بھی غلط ہوگا۔ اس کی محدثین نے مختلف توجیہات کی ہیں مثلاً یہ کہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پیش نظر یہ تھا کہ جائز ہونے کی حد تک جس طرح زبیر رضی اللہ عنہ کے باغ میں پہلے پانی لے جانا جائز ہے۔ اسی طرح میرے میں

باب ۱۴۷۳. شِرْبِ الْاَعْلٰی قَبْلَ الْاَسْفَلِ
(۲۱۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَیْرَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَازُبَیْرُ اسْقِ ثُمَّ اَرْسِلْ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ اِنَّهُ بْنُ عَمَّتِکَ فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اسْقِ یَازُبَیْرُ ثُمَّ یَبْلُغُ الْمَآءُ الْجَدْرَ ثُمَّ اَمْسِکْ فَقَالَ الزُّبَیْرُ فَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نَزَلَتْ فِیْ ذَالِکَ فَلَا وَرَبِّکَ لَایُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ

۱۴۷۳۔ بالائی زمین کی سیرابی، نشیبی زمین سے پہلے۔
۲۱۹۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، ان سے عروہ نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ سے ایک انصاری رضی اللہ عنہ کا جھگڑا ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زبیر! پہلے! تم (اپنا باغ) سیراب کرلو پھر پانی آگے کے لئے چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کیونکہ آپ ﷺ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، زبیر! اپنا باغ اتنا سیراب کرلو کہ پانی اس کی دیواروں تک پہنچ جائے اور پھر روک دو زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ آیت "ہرگز نہیں، تیرے رب کی قسم یہ اس وقت تک (کامل) مومن نہیں بنیں گے۔ جب تک آپ کو اپنے تمام اختلافات میں حکم نہ تسلیم کرلیں" اسی واقعہ پر نازل ہوئی ہے۔

باب ۱۴۷۴. شِرْبِ الْاَعْلٰی اِلَی الْکَعْبَیْنِ
(۲۱۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَیْرَ فِیْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ یَسْقِیْ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ یَازُبَیْرُ فَاَمَرَهُ بِالْمَعْرُوْفِ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلٰی جَارِکَ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ اَنْ کَانَ ابْنَ عَمَّتِکَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ

۱۴۷۴۔ بالائی زمین کو ٹخنوں تک سیراب کرنا۔
۲۱۹۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں مخلد نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ ایک انصاری صحابی نے زبیر رضی اللہ عنہ سے حرہ کی نالیوں کے بارے میں، جس سے باغ سیراب ہوتے تھے۔ جھگڑا کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، زبیر! تم سیراب کرو۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں معاملہ میں اچھی روش اختیار کرنے کا حکم دیا (اور فرمایا کہ) پھر اپنے پڑوسی کے لئے پانی چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری رضی اللہ عنہ نے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) بھی جائز ہے اور آپ زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ رشتہ داری کی وجہ سے کر رہے ہیں۔ چونکہ حلت وحرمت کا یہاں کوئی سوال نہیں تھا کہ یہ کہا جاسکے کہ صحابی نے آنحضور ﷺ پر حرمت کی جانب آپ کے رجحان کا الزام لگایا۔ اس لئے بات کوئی زیادہ سنگین نہیں ہوئی لیکن بہرحال اس میں کوئی کلام نہیں ہوسکتا کہ صحابی رضی اللہ عنہ نے بہت بڑی بات کہہ دی تھی۔ اصل میں، اپنے حق میں فیصلہ نہ ہوتے دیکھ کر صحابی کو غصہ آ گیا تھا اور غصہ کی حالت میں آدمی اس طرح کی باتیں کر جاتا ہے۔ ایک ہی بات کا ایمان وکفر کے اعتبار سے مختلف مواقع پر فیصلہ مختلف ہوتا ہے۔ صحابیؓ کی نیت ہرگز بری نہیں تھی اور نہ انہوں نے یہ بات اعتراض کے طور پر کہی تھی بلکہ صرف غصہ میں ان کی زبان سے یہ کلمات نکل گئے تھے۔ ہاں اگر پیش نظر اعتراض والزام ہوتا تو یہی کلمات کفر کی حدود تک پہنچا سکتے تھے۔ ہمیں ایسے مواقع پر کسی فیصلہ تک پہنچنے میں انسانی طبائع کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے صحابہ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی انسان تھے اور اپنے خلاف مزاج کوئی فیصلہ سن کر فوری اور وقتی ناگواری کے طبعی ہونے سے انکار ممکن نہیں ہے آپ اس پر نظر رکھئے کہ آنحضور ﷺ نے ہزاروں فیصلے اپنی حیات مبارک میں کئے ہوں گے اور کسی فیصلے پر ناگواری کا واقعہ ایک دو مرتبہ سے زیادہ پیش نہیں آیا اور وہ بھی وقتی۔ یہ بھی ملحوظ رکھئے کہ گفتگو مسلمانوں سے متعلق ہورہی ہے، منافقین کی بات درمیان میں نہ آنی چاہئے۔ جس طرح کا واقعہ حدیث میں مذکور ہے انسانی طبائع کا اگر لحاظ رکھا جائے تو قوموں کی زندگی میں اس طرح کے واقعات کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ انصاری صحابی کی ناگواری قطعاً وقتی تھی اور پھر فوراً ہی ختم ہوگئی ہوگی حضور اکرم ﷺ نے ابتدا میں جو فیصلہ کیا تھا وہ اگرچہ زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں تھا لیکن انصاری صحابی کی بھی اس میں بڑی حد تک رعایت کردی گئی تھی، جب انہوں نے ناگواری کا اظہار کیا تو آنحضور ﷺ نے فیصلہ پر نظر ثانی میں کسی قسم کی رعایت نہیں کی۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمَآءُ اِلَى الْجَدْرِ وَاسْتَوْعٰى لَهٗ حَقَّهٗ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اُنْزِلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَقَدَّرَ الْاَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ وَكَانَ ذَالِكَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

کہا۔ جی ہاں! آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں نا۔ رسول اللہ ﷺ کا رنگ بدل گیا، آپ نے فرمایا (زبیر رضی اللہ عنہ سے) کہ سیراب کرو (اور جب پوری طرح سیراب ہو لے تو) رک جاؤ تا آنکہ پانی دیوار تک پہنچ جائے۔ اس طرح آنحضور ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلوادیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ بخدا، یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی تھی ''ہرگز نہیں، تیرے رب کی قسم اس وقت تک یہ ایمان نہیں لائیں گے جب تک اپنے اختلافات میں آپ کو حکم نہ تسلیم کریں'' ابن شہاب نے کہا کہ انصار اور تمام لوگوں نے اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کی بناء پر کہ ''سیراب کرو اور پھر اس وقت رک جاؤ جب پانی دیوار تک پہنچ جائے، ایک اندازہ لگالیا (کہ شرعی حکم اس سلسلے میں کیا ہے) یہ حد ٹخنوں تک تھی۔

باب ۱۴۷۵. فَضْلِ سَقْيِ الْمَآءِ.

۱۴۷۵۔ پانی پلانے کی فضیلت۔

(۲۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِيْ بَلَغَ بِيْ فَمَلَاَ خُفَّهٗ ثُمَّ اَمْسَكَهٗ بِفِيْهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِي الْبَهَآئِمِ اَجْرًا قَالَ فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ اَجْرٌ تَابَعَهٗ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

۲۱۹۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی انہیں سمی نے، انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک شخص جارہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ چنانچہ اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ پھر جب باہر آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے (اپنے دل میں) کہا، یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی (چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور) اپنے چمڑے کے موزے کو (پانی سے) بھر کر اسے اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کی۔ صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا ہمیں چوپاؤں پر بھی اجر ملے گا، آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہر جاندار میں ثواب ہے اس روایت کی متابعت حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد کے واسطہ سے کی ہے۔

(۲۱۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ فَقَالَ دَنَتْ مِنِّيَ النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ اَيْ رَبِّ وَاَنَا مَعَهُمْ فَاِذَا امْرَاَةٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ تَخْدِشُ هَاهِرَّةٌ

۲۱۹۶۔ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے (جب سورج گرہن ہوا تو) کسوف کی نماز پڑھی پھر فرمایا، (ابھی ابھی) دوزخ مجھ سے اتنی قریب آ گئی تھی کہ میں نے چونک کر کہا، اے رب! کیا میں بھی انہیں میں سے ہوں؟

ں مَاشَانُ هٰذِهٖ قَالُوْا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَا تَتْ جُوْعًا

دوزخ میں میری نظر ایک عورت پر پڑی (اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا) میرا خیال ہے کہ (آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ) اس عورت کو ایک بلی نوچ رہی تھی آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس پر اس عذاب کی کیا وجہ ہے؟ (آنحضور ﷺ کے ساتھ فرشتوں نے) کہا کہ اس عورت نے اس بلی کو اتنی دیر تک باندھے رکھا تھا کہ وہ بھوک کے مارے مر گئی تھی (اور اب اسے اسی کی سزا مل رہی ہے۔)

۹۷ ۲۱)حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ ...عٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ...يْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا ...تّٰى مَا تَتْ جُوْعًا فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ قَالَ فَقَالَ ...للّٰهُ اَعْلَمُ لَااَنْتِ اَطْعَمْتِهَا وَلَاسَقَيْتِهَا حِيْنَ ...بَسْتِهَا وَلَا اَنْتِ اَرْسَلْتِهَا فَاَكَلَتْ مِنْ خُشَاشِ ...اْرْضِ

۲۱۹۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک عورت کو عذاب، ایک بلی کی وجہ سے ہوا جسے اس نے اتنی دیر تک رو کے رکھا تھا کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی تھی اور وہ عورت اس کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا ہے کہ جب تک تم نے اس بلی کو باندھے رکھا اس وقت تک نہ تم نے اسے کھلایا یا پلایا اور نہ چھوڑا کہ زمین سے گھانس پھونس ہی کھا سکے!

ب۱۴۷۶۔ مَنْ رَّاٰى اَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ ...لْقِرْبَةِ اَحَقُّ بِمَآئِهٖ

۱۴۷۶۔ جن کے نزدیک حوض اور مشک کا مالک ہی اس کے پانی کا حق دار ہے۔ ❶

۹۸ ۲۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ ...ازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍؓ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى ...لّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ هُوَ ...حْدَثُ الْقَوْمِ وَالْاَ شْيَاخُ عَنْ يَّسَارِهٖ قَالَ يَاغُلَامُ ...اذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ الْاَ شْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ ...صِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

۲۱۹۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا اور آنحضور ﷺ نے اسے نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں طرف ایک لڑکے بیٹھے ہوئے تھے جو حاضرین میں سب سے کم عمر تھے۔ عمر رسیدہ صحابہ آنحضور ﷺ کی بائیں طرف تھے آنحضور ﷺ نے فرمایا، اے لڑکے! کیا تمہاری اجازت ہے کہ میں اس پیالے کا بچا ہوا پانی بڑے بوڑھوں کو دے دوں؟ انہوں نے جواب دیا، یارسول اللہ! آپ کی طرف سے ملنے والے حصے کا میں کسی دوسرے پر ایثار نہیں کرسکتا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے وہ پیالہ انہیں دے دیا۔

۹۹ ۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ...دَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ

۲۱۹۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے

❶ مطلب یہ ہے کہ جب پانی کو کوئی اپنے برتن میں رکھ لے یا اپنی مملوکہ زمین کے کسی حصہ میں اسے روک لے تو اب پانی کا مالک وہی ہے اور اس کی اجازت کے بغیر اس میں سے پانی لینا درست نہیں ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَزُوْدَنَّ عَنْ حَوْضِيْ كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ

انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے۔ میں (قیامت کے دن) اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح دور کر دوں گا جیسے اجنبی اونٹ حوض سے دور بھگائے جاتے ہیں۔

(۲۲۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ وَكَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْقَالَ لَوْلَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَآءِ لَكَانَتْ عَيْنًا مَّعِيْنًا وَّاَقْبَلَ جُرْهَمُ فَقَالُوْآ اَتَاْذَنِيْنَ اَنْ نَّنْزِلَ عِنْدَكِ قَالَتْ نَعَمْ وَلَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَآءِ قَالُوْا نَعَمْ

۲۲۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ایوب اور کثیر بن کثیر نے، دونوں کی روایتوں میں ایک دوسرے کی بنسبت کمی اور زیادتی ہے، اور ان سے سعید بن جبیر نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (حضرت ھاجرہؑ) پر اللہ رحم فرمائے کہ اگر انہوں نے زمزم کو چھوڑ دیا ہوتا یا یہ فرمایا کہ پانی کو روکا نہ ہوتا تو آج وہ ایک جاری چشمہ ہوتا۔ پھر جب قبیلہ جرہم کے لوگ آئے اور (حضرت حاجرہ سے) کہا کہ آپ ہمیں اپنے پڑوس میں قیام کی اجازت دیجئے تو انہوں نے اسے قبول کر لیا، اس شرط پر کہ پانی میں ان کا کوئی حق نہ ہوگا۔ قبیلہ والوں نے شرط مان لی تھی۔

(۲۲۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَّايُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَايَنْظُرُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا اَكْثَرُ مِمَّا اُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَّرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ وَّرَجُلٌ مَّنَعَ فَضْلَ مَآءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ الْيَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِيْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَالَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ اَبَاصَالِحٍ يَّبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے ابو صالح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین طرح کے آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات بھی نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا۔ وہ شخص جو کسی سامان کے متعلق قسم کھالے کہ اسے اس کی قیمت اس سے زیادہ دی جا رہی تھی جتنی اب دی جا رہی ہے، حالانکہ وہ اپنی اس قسم میں جھوٹا ہو۔ وہ شخص جس نے جھوٹی قسم عصر کے بعد اس لئے کھائی کہ اس کے ذریعہ ایک مسلمان کے مال کو ہضم کر جائے۔ وہ شخص جو فاضل پانی سے کسی کو روکے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج میں اپنا فضل اسی طرح تمہیں نہیں دوں گا جس طرح تم نے ایک ایسی چیز کے زائد حصے کو نہیں دیا تھا، جسے خود تمہارے ہاتھوں نے بنایا بھی نہ تھا۔ علی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو کے واسطہ سے، متعدد مرتبہ بیان کیا کہ انہوں نے ابو صالح سے سنا اور وہ نبی کریم ﷺ تک اس حدیث کو سند پہنچاتے تھے۔

باب ۱۴۷۷۔ لَاحِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۷۷۔ اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کی چراگاہ متعین نہیں۔

(۲۲۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَّامَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاحِمَى اِلَّالِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَقَالَ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيْعَ وَاَنَّ عُمَرَ حَمَى السَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ

۲۲۰۲۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کی چراگاہ متعین نہیں۔ (ابن شہاب نے) بیان کیا کہ ہم تک یہ بھی پہنچا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نقیع میں چراگاہ بنوائی تھی اور عمر رضی اللہ عنہ نے صرف اور ربذہ میں چراگاہیں بنوائی تھیں۔

باب۱۴۷۸ . شُرْبِ النَّاسِ وَالدَّوَابِ مِنَ الْاَنْهَارِ

۱۴۷۸۔انسانوں اور جانوروں کا نہر سے پانی پینا۔

(۲۲۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍؓ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ السَّمَانِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَّ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِى لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ بِهَا فِىْ مَرْجٍ اَوْرَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِىْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَّلَوْ اَنَّهٗ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْشَرَفَيْنِ كَانَتْ اٰثَارُهَا وَ اَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَّهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِىَ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَّهٗ فَهِىَ لِذَالِكَ اَجْرٌ وَّ رَجُلٌ رَّبَطَهَا تَغَنِّيًا وَّ تَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِىْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِ هَافَهِىَ لِذَالِكَ سِتْرٌوَّ رَجُلٌ رَّبَطَهَا فَخْرًا وَّ رِيَآءً وَّ نِوَاءً لِّاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِىَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌوَّسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَعَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَىَّ فِيْهَا شَىْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

۲۲۰۳۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک بن انس نے خبر دی، انہیں زید بن اسلم نے، انہیں ابوصالح سمان نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، گھوڑا ایک شخص کے لئے باعث ثواب ہے، دوسرے کے لئے پردہ ہے اور تیسرے کے لئے وبال ہے جس کے لئے گھوڑا اجر وثواب کا باعث ہے وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ کے لئے اس کی پرورش کرے وہ اسے کسی ہریالے میدان میں باندھے یا (راوی نے کہا کہ) کسی باغ میں تو جس قدر بھی وہ اس ہریالے میدان یا باغ میں چرے گا، اس کی حسنات میں لکھا جائے گا۔ اگر اتفاق سے اس کی رسی ٹوٹ گئی اور گھوڑا ایک یا دو مرتبہ آگے کے پاؤں اٹھا کر کودا، تو اس کے آثار قدم اور اس کا گوبر لید بھی مالک کی حسنات میں لکھا جائے گا۔ اگر وہ گھوڑا کسی نہر سے گذرا اور اس نے اس کا پانی پیا تو خواہ مالک نے اسے پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو لیکن یہ بھی اس کی حسنات میں لکھا جائے گا۔ تو اس نیت سے پالا جانے والا گھوڑا انہیں وجوہ کی بنا پر باعث ثواب ہے۔ دوسرا شخص وہ ہے جو لوگوں سے بے نیاز رہنے اور ان کے سامنے دست سوال بڑھانے سے بچنے کے لئے گھوڑا پالتا ہے، پھر اس کی گردن اور اس کی پشت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو بھی فراموش نہیں کرتا تو یہ گھوڑا اپنے مالک کے لئے پردہ ہے، تیسرا شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر، دکھاوے اور مسلمانوں کی دشمنی میں پالتا ہے تو یہ گھوڑا اس کے لئے وبال ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی حکم وحی سے معلوم نہیں ہوا ہے، سوا اس جامع اور منفرد آیت کے "جو شخص ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا اور جو ذرہ برابر بھی برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔"

(۲۲۰۴) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ رَّبِیْعَةَ ابْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَه' عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَ هَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَانُکَ بِهَا قَالَ فَضَآلَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِیَ لَکَ اَوْلِاَخِیْکَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَآلَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَکَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَآءُ هَا وَحِذَآءُ هَا تَرِدُ الْمَآءَ وَ تَاکُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَلْقَاهَا رَبُّهَا

۲۲۰۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے ان سے منبعث کے مولی یزید نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور آپ سے لقطہ (راستے میں کسی کی گمشدہ چیز جو پائی گئی ہو) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی تھیلی اور اس کے بندھن کی خوب جانچ کر لو، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، اس دوران میں اگر اس کا مالک آ جائے (تو اسے دے دو) ورنہ پھر چیز تمہاری ہے۔ سائل نے پوچھا، اور گمشدہ بکری؟ آنحضور نے فرمایا کہ وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا پھر بھیڑیئے کی ہے۔ سائل نے پوچھا اور گمشدہ اونٹ' آنحضور نے فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کے ساتھ اسے سیراب رکھنے والی چیز ہے اور اس کا کھر ہے۔ پانی پر بھی وہ جا سکتا ہے اور درخت (کے پتے) بھی کھا سکتا ہے۔ اور اس طرح اس کا مالک خود اسے پالے گا۔

باب ۱۴۷۹۔ بَیْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَاءِ

۱۴۷۹۔ سوکھی لکڑی اور گھاس بیچنا۔

(۲۲۰۵) حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّاخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلًا فَیَاخُذَ حُزْمَةً مِّنْ حَطَبٍ فَیَبِیْعَ فَیَكُفَّ اللّٰهُ بِهٖ وَجْهَه' خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اُعْطِیَ اَمْ مُنِعَ

۲۲۰۵۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر کوئی شخص رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا بنائے پھر اسے بیچے اور اس طرح اللہ تعالیٰ اس کی آبرو کو محفوظ رکھے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور (بھیک) اسے دی جائے یا نہ دی جائے۔ اس کی بھی کوئی توقع نہ ہو۔

(۲۲۰۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَّوْلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّه' سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّحْتَطِبَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰی ظَهْرِهٖ خَیْرٌلَّه' مِنْ اَنْ یَسْاَلَ اَحَدًا فَیُعْطِیَه' اَوْ یَمْنَعَه'

۲۲۰۶۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابو عبید نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر کوئی شخص لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر (بیچنے کے لئے) لئے پھرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھر خواہ اسے کچھ وہ دے دے یا نہ دے۔

(۲۲۰۷) حَدَّثَنَا اِبْرٰهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّه' قَالَ اَصَبْتُ شَارِفًا

۲۲۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی انہیں علی بن حسین بن علی نے، انہیں ان کے والد حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے کہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا اُخْرٰى فَاَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا لِاَبِيْعَهٗ وَمَعِيَ صَائِغٌ مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَاَسْتَعِيْنَ بِهٖ عَلٰى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهٗ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ اَلَا يَاحَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَآءِ فَثَارَ اِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَّمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ اِلٰى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِيْ فَاَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهٗ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهٗ وَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاٰبَآئِيْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ

ساتھ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر مجھے ایک اونٹ غنیمت میں ملا تھا اور ایک دوسرا اونٹ مجھے رسول اللہ ﷺ نے عنایت فرمایا تھا اور ایک دن ایک انصاری صحابی کے دروازے پر میں ان دونوں کو باندھے ہوئے تھا، میرا ارادہ یہ تھا کہ ان کی پشت پر اذخر (ایک عرب کی خوشبودار گھاس جسے سنار وغیرہ استعمال کرتے تھے) رکھ کے بیچنے لے جاؤں۔ بنی قینقاع کے ایک سنار بھی میرے ساتھ تھے۔ اس طرح (خیال یہ تھا کہ) اس کی آمدنی سے فاطمہ رضی اللہ عنہا (آپؓ کی بیوی) کا ولیمہ کروں حمزہ بن مطلب رضی اللہ عنہ اسی (انصاریؓ کے) گھر میں شراب پی رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک گانے والی بھی تھی، اس نے جب یہ مصرعہ پڑھا (ترجمہ) ہاں، اے حمزہ! فربہ اونٹوں کی طرف (بڑھو اور انہیں ذبح کر دو) حمزہ رضی اللہ عنہ جوش میں تلوار لے کر اٹھے اور دونوں انٹنیوں کے کوہان چیر دیئے، ان کے کولہے کاٹ ڈالے اور ان کی کلیجی نکال لی۔ (ابن جریج نے بیان کیا کہ) میں نے ابن شہاب سے پوچھا، کیا کوہان کا گوشت بھی کاٹ لیا تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ان کے دونوں کوہان کاٹ لئے اور انہیں لے گئے ابن شہاب نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے یہ منظر دیکھ کر بڑی تکلیف ہوئی پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے میں نے آنحضور ﷺ کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ تشریف لائے (حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس) زید رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ حضور ﷺ جب حمزہ رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے اور (ان کے اس فعل پر) خفگی کا اظہار فرمایا تو حمزہ رضی اللہ عنہ نے نظر اٹھا کر کہا "تم سب" میرے آباء کے غلام ہو، حضور اکرم ﷺ الٹے پاؤں واپس ہوئے اور ان کے پاس سے چلے آئے۔ یہ شراب کی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ (1)

باب ۱۴۸۰۔ اَلْقَطَآئِعُ

۱۴۸۰۔ قطعات آراضی۔

(1) جیسا کہ حدیث میں خود اس کی تصریح ہے کہ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے اور اس وقت تک بہت سے مسلمان شراب پیتے تھے اور بہت سے دوسرے ایسے افعال کرتے تھے جن کی حرمت نہیں نازل ہوئی تھی اور جنہیں حرمت کے نازل ہونے کے بعد یک لخت چھوڑ دیا تھا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے چچا تھے اور اس طرح رشتہ میں بڑے تھے۔ اس لئے شراب کی مستی میں بڑے فخر کے ساتھ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ کلمات کہے۔ حضور ﷺ فوراً اس لئے واپس تشریف لائے کہ ایسے مواقع پر جب انسان کے ہوش وحواس درست نہ ہوں اس طرح پیش آنے کے بعد ٹھہرنا مناسب نہیں ہوتا۔ یہ حدیث اس باب میں اس لئے لائے ہیں کہ اس میں گھاس فروخت کرنے کا ذکر ہے۔

(۲۲۰۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ اَرَادَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ حَتّٰى تُقْطِعَ لِاِ خْوَانِنَامِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَ الَّذِیْ تُقْطِعُ لَنَاقَالَ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ

۲۲۰۸۔ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بحرین میں کچھ قطعات آراضی دینے کا (انصار کو) ارادہ کیا تو انصار نے عرض کیا کہ (ہم اس وقت تک نہیں لیں گے) جب تک آپ ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اسی طرح کے قطعات نہ عنایت فرمائیں اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد (دوسرے لوگوں کو) تم پر ترجیح دی جایا کرے گی تو اس وقت تم صبر کرنا، تا آنکہ مجھ سے آملو۔

باب ۱۴۸۱ . كِتَابَةِ الْقَطَآئِعِ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍؓ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِيُقْطِعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْايَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ فَعَلْتَ فَا كْتُبْ لِاِخْوَا نِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ

۱۴۸۱۔قطعات آراضی کو لکھنا۔لیث نے یحییٰ بن سعید کے واسطہ سے بیان کیا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو بلا کر، بحرین میں انہیں قطعات آراضی دینے چاہے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ایسا کرنا ہی ہے تو ہمارے بھائی قریش (مہاجرین) کو بھی اسی طرح کے قطعات لکھ دیجئے، لیکن نبی کریم ﷺ کے پاس اتنی زمین ہی نہیں تھی۔آپ نے ان سے ارشاد فرمایا "میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی تو اس وقت صبر کرنا، تا آنکہ مجھ سے آملو"

باب ۱۴۸۲ . حَلْبِ الْاِ بِلِ عَلَى الْمَآءِ

۱۴۸۲۔اونٹنی کو پانی کے نزدیک دوہنا۔

(۲۲۰۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ هِلَالِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حَقِّ الْاِ بِلِ اَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَآءِ

۲۲۰۹۔ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمان بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اونٹ کا حق یہ ہے کہ اسے پانی (تالاب، ندی وغیرہ) کے قریب دوہا جائے۔

باب ۱۴۸۳ . الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهٗ مَمَرٌّ اَوْ شِرْبٌ فِیْ حَائِطٍ اَوْ فِیْ نَخْلٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَآئِعِ فَلِلْبَآئِعِ الْمَمَرُّ وَالسَّقْیُ حَتّٰی يَرْفَعَ وَكَذٰلِكَ رَبُّ الْعَرِيَّةِ

۱۴۸۳۔اگر کسی شخص کو باغ کے احاطے سے گذرنے کا حق یا کسی نخلستان کے لئے پانی میں اس کا کچھ حصہ ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر کسی شخص نے تابیر کے بعد کھجور کا کوئی درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوتا ہے اور اس میں سے گذرنے اور سیراب کرنے کا حق بھی اسے حاصل رہتا ہے تا آنکہ اس فصل کا پھل توڑ لیا جائے۔صاحب عریہ کو بھی یہ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ ❶

(۲۲۱۰) اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ .

۲۲۱۰۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے

---

❶ عریہ کی تفسیر اس سے پہلے گذر چکی ہے اور اسی طرح تابیر کی بھی۔گذرگاہ کا بھی ایک حق ہوتا ہے۔زمین اگر کسی کی اپنی مملوک ہو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَّلَهٗ مَالٌ فَمَا لُهٗ لِلَّذِیْ بَاعَهٗ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَعَنْ مَّالِکٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ فِی الْعَبْدِ

حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا تھا کہ تابیر کے بعد اگر کسی شخص نے اپنا درخت بیچا تو (اس سال کی فصل کا) پھل بیچنے والے ہی کا رہتا ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا دے (کہ پھل بھی خریدار ہی کا ہوگا) تو یہ صورت مستثنٰی ہے۔ اور اگر کسی شخص نے کوئی ایسا غلام بیچا جس کے پاس کچھ مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوتا ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا دے تو یہ صورت مستثنٰی ہے۔ مالک، نافع سے، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں صرف غلام کی صورت کا ذکر ہے۔

(۲۲۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَیْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاعَ الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

۲۲۱۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عریہ کے سلسلے میں اس کی رخصت دی تھی کہ اسے تخمینہ سے خشک کھجور کے بدلے بیچا جا سکتا ہے۔

(۲۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَبْدُوَصَلَاحُهَا وَاَنْ لَّا تُبَاعَ اِلَّا بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَایَا

۲۲۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے مخابرہ محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا تھا (سب کی تفسیر گذر چکی) اسی طرح پھل کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور یہ کہ ڈال کا پھل دینار و درہم ہی کے بدلے بیچا جائے، البتہ عریہ کا اس سے استثناء ہے۔

(۲۲۱۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ سُفْیٰنَ مَوْلٰی اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْفِیْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَکَّ دَاوٗدُ فِیْ ذٰلِکَ

۲۲۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں داؤد بن حصین نے، انہیں ابو احمد کے مولیٰ ابوسفیان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیع عریہ کی، تخمینہ سے، خشک کھجور کے بدلے پانچ وسق سے کم یا (یہ کہا کہ) پانچ وسق کی مقدار میں اجازت دی تھی۔ اس میں شک داؤد کو تھا۔

(۲۲۱۴) حَدَّثَنَا زَکَرِیَّآءُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا اَبُوْاُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ

۲۲۱۴۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ابواسامہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے ولید بن کثیر نے خبر دی، کہا کہ مجھے بنی حارثہ کے مولیٰ بشیر

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) تب تو ظاہر ہی ہے، لیکن اگر اس کی مملوک نہ ہو تو تب بھی فقہاء نے اس حق کو مانا ہے۔ پھل کے بیچنے والے کی ملکیت میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اسی سال کی فصل اس کی ہوگی۔ اس کے بعد باغ یا درخت پر بیچنے والے کا حق ہو جائے گا۔

بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِى حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَسَهْلَ ابْنَ اَبِىْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَصْحَابَ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ اَذِنَ لَهُمْ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِىْ بُشَيْرٌ مِّثْلَهٗ

بن یسار نے خبر دی، ان سے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ۔ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ یعنی درخت پر لگے ہو۔ کھجور کے پھل کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا تھا عر، معاملہ کرنے والوں کے استثناء کے ساتھ کہ انہیں آنحضور ﷺ۔ اجازت دی تھی۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ ابن اسحاق نے بیا کیا کہ مجھ سے بشیر نے اسی طرح حدیث بیان کی تھی۔

بَابٌ فِى الْاِسْتِقْرَاضِ وَاَدَآءِ الدُّيُوْنِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِيْسِ

باب قرض لینا، اور قرض ادا کرنا اور حجر کرنا اور مفلس قرار دینا

باب ۱۴۸۴. مَنِ اشْتَرٰى بِالدَّيْنِ وَلَيْسَ عِنْدَهٗ ثَمَنُهٗ اَوْلَيْسَ بِحَضْرَتِهٖ

۱۴۸۴۔ کسی نے کوئی چیز قرض خریدی، خواہ اس کے پاس اس کی قیمت موجود نہ ہو یا اس وقت ساتھ نہ ہو۔

(۲۲۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ اَتَبِيْعُنِيْهِ قُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهٗ اِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ اِلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِىْ ثَمَنَهٗ

۲۲۱۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، انہیں مغ نے، انہیں شعبی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ نے بیان کا کہ میں رسو اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرما اپنے اونٹ کے بارے میں کیا رائے ہے، کیا مجھے سے بیچو گے؟ میں کہا ہاں۔ چنانچہ میں نے اونٹ آپ ﷺ کو بیچ دیا اور جب مدینہ آ ﷺ پہنچے تو اونٹ صبح لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا آنحضور ﷺ نے اس کی قیمت ادا کر دی۔

(۲۲۱۶) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِى السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِى الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَهُوْدِىٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ

۲۲۱۶۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد۔ حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کہ ابراہیم رحمۃ اللہ کی خدمت میں ہم نے بیع مسلم میں رہن کا ذکر کیا انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے اسود نے حدیث بیان کی اور ان۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ ایک متعین مدت (کے قرض) پر خریدا اور اپنے لوہے کی زرہ اس کے پا رہن رکھ دی۔

باب ۱۴۸۵. مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَآءَهَا اَوْ اِتْلَافَهَا

۱۴۸۵۔ جس نے لوگوں سے مال لیا، اسے ادا کرنے کی نیت سے لیا ہو ہضم کر جانے کے لئے۔

(۲۲۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِىُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِى الْغَيْثِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا

۲۲۱۷۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے حدیث بیان کی۔ ا نے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ا سے ابوغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ۔ فرمایا، جو کوئی لوگوں کے مال قرض کے طور پر ادا کرنے کی نیت سے لے

اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَا فَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ

ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ادا کرنے کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔اور جو کوئی نہ دینے کے ارادہ سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس مال میں کوئی نفع نہیں رہنے دیتا۔

باب ۱۴۸۶ . اَدَآءِ الدُّيُوْنِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يَامُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا

۱۴۸۶۔قرض کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں انکے مالکوں تک پہنچا دو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔اللہ تمہیں اچھی ہی نصیحت کرتا ہے۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ بہت سننے والا ہے، بہت دیکھنے والا ہے۔

(۲۲۱۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْشِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَبْصَرَ يَعْنِیْ اُحُدًا قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّهٗ يُحَوَّلُ لِیْ ذَهَبًا يَّمْكُثُ عِنْدِیْ مِنْهُ دِيْنَارٌ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا دِيْنَارٌ اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَاَشَارَ اَبُوْشِهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّاهُمْ وَقَالَ مَكَانَكَ وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اٰتِيَهٗ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهٗ مَكَانَكَ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمَّا جَآءَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْ سَمِعْتُ اَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِیْ سَمِعْتُ قَالَ وَهَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ

۲۲۱۸۔ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشہاب نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے زید بن وہب نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔حضور اکرم ﷺ نے جب دیکھا، آپ کی مراد پہاڑ (کود یکھنے) سے تھی، تو فرمایا کہ میں یہ بھی پسند نہیں کروں گا کہ اگر احد سونے کا ہو جائے (اور تمام کا تمام میرے قبضہ میں ہو) تو اس میں سے میرے پاس ایک دینار کے برابر بھی تین دن سے زیادہ باقی رہے، سوا اس دینار کے جو میں کسی کو قرض ادا کرنے کے لئے رکھ لوں، پھر ارشاد فرمایا، دنیا میں زیادہ (مال) والے ہی (عموماً ثواب کا) کم حصہ پاتے ہیں، سوا ان افراد کے جو اپنے مال ودولت کو یوں اور یوں خرچ کریں۔ابوشہاب نے اپنے سامنے دائیں طرف اور بائیں طرف اشارہ کر کے واضح کیا (مال کو اللہ کے راستے میں خوب خوب خرچ کرنے کو) لیکن ایسے لوگوں کی تعداد کم ہوتی ہے۔پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہیں ٹھہرے رہو اور آپ تھوڑی دور آگے کی طرف بڑھے۔میں نے کچھ آواز سنی (جیسے آپ کسی سے گفتگو فرما رہے ہوں)۔میں نے چاہا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں، لیکن پھر آپ کا ارشاد یاد آیا کہ ''یہیں اس وقت تک ٹھہرے رہنا جب تک میں نہ آ جاؤں۔'' اس کے بعد جب آنحضور ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے کچھ سنا تھا یا (راوی نے یہ کہا کہ) میں نے کوئی آواز سنی تھی۔آنحضور ﷺ نے فرمایا تم نے بھی سنا! میں نے عرض کیا کہ ہاں۔آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور یہ کہہ گئے ہیں کہ تمہاری امت کا جو شخص بھی اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔میں نے پوچھا کہ اگرچہ وہ اس طرح (کے گناہ) کرتا رہا ہو تو انہوں نے کہا کہ ہاں آخر کار،

اگر اسلام پر اس کی موت ہوئی تو جنت میں ضرور جائے گا۔

(۲۲۱۹) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ قَالَ بْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّايَسُرُّنِیْ اَنْ يَّمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثٌ وَّعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُه، لِدَيْنٍ رَّوَاهُ صَالِحٌ وَّعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ

۲۲۱۹۔ ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتا، تب بھی مجھے یہ پسند نہ ہوتا کہ تین دن گذر جائیں اور اس میں کا کوئی بھی جز میرے پاس رہ جائے، سوا اس کے جو میں کسی کو قرض کے دینے کے لئے رکھ چھوڑوں۔ اس کی روایت صالح اور عقیل نے زہری کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۱۴۸۷. اِسْتِقْرَاضِ الْاِبِلِ

۱۴۸۷۔ اونٹ قرض پر لینا۔

(۲۲۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاسَلَمَةَ بِبَيْتِنَا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَه، فَهَمَّ اَصْحَابُه، فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَّاشْتَرُوْا لَه، بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ قَالُوْا لَانَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّه قَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً

۲۲۲۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، نہیں سلمہ بن کہیل نے خبر دی کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا، وہ ہمارے گھر میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے قرض کا تقاضا کیا اور سخت سست کہا۔ صحابہ نے اس کو فہمائش کرنی چاہی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے کہنے دو۔ صاحب حق کے لئے کہنے کی گنجائش ہوتی ہے، اور اسے ایک اونٹ خرید کر دے دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس اونٹ سے (جو اس نے آنحضور ﷺ کو قرض دیا تھا) اچھی عمر ہی کا مل رہا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہی خرید کر اسے دے دو، کیونکہ تم میں اچھا وہی ہے جو قرض ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔

باب ۱۴۸۸. حُسْنِ التَّقَاضِیْ

۱۴۸۸۔ تقاضے میں نرمی۔

(۲۲۲۱) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ رِبْعِیٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَه، مَاكُنْتَ تَقُوْلُ قَالَ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فَاَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوْسِرِ وَاُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَغُفِرَ لَه، قَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ سَمِعْتُه، مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۲۱۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے ربعی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کا انتقال ہوا۔ (قبر میں) اس سے سوال ہوا کہ تم کیا کیا کرتے تھے۔ اس نے جواب دیا کہ میں لوگوں سے خرید و فروخت کیا کرتا تھا (اور جب کسی پر میرا قرض ہوتا) تو مالداروں کو مہلت دیا کرتا تھا اور تنگدستوں کے قرض میں کمی کر دیا کرتا تھا۔ اس پر اس کی مغفرت ہوگئی۔ ابو مسعود نے بیان کیا کہ میں نے بھی یہی نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔

باب ۱۴۸۹ . هَلْ يُعْطِيَ اَكْبَرُ مِنْ سِنِّهٖ

۱۴۸۹۔ کیا قرض سے زیادہ عمر کا اونٹ دیا جاسکتا ہے۔

(۲۲۲۱) حَدَّثَنَا مُسَلِّمٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ بَعِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ فَقَالُوْا مَانَجِدُ اِلَّا سِنًّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ فَاِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ اَحْسَنَهُمْ قَضَآءً

۲۲۲۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، ان سے سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے اپنا قرض کا اونٹ مانگنے آیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا (صحابہؓ سے) کہ اسے اس کا اونٹ دے دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی عمر کا ہی اونٹ دستیاب ہو رہا ہے۔ اس پر اس شخص (قرض خواہ) نے کہا، تم نے مجھے میرا پورا حق دیا، تمہیں اللہ تمہارا حق پورا پورا دے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے وہی اونٹ دے دو (جو اس کے اونٹ سے اچھی عمر کا ہے) کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا قرض ادا کرتا ہو۔

باب ۱۴۹۰ . حُسْنِ الْقَضَآءِ

۱۴۹۰۔ قرض پوری طرح ادا کرنا۔

(۲۲۲۳) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَآءَهٗ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ فَطَلَبُوْا سِنَّهٗ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ اِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِيْ وَفَى اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً

۲۲۲۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پر ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ شخص آپ ﷺ سے تقاضا کرنے آیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے اونٹ دے دو۔ صحابہؓ نے تلاش کیا، لیکن ایسا ہی اونٹ مل سکا جو قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی عمر کا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہی دے دو۔ اس پر اس شخص نے کہا کہ آپ نے مجھے میرا حق پوری طرح دیا۔ اللہ آپ کو بھی اس کا بدلہ پورا پورا دے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے کے اعتبار سے بھی سب سے بہتر ہو۔

(۲۲۲۴) حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِيْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ

۲۲۲۴۔ ہم سے خلاد نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف رکھتے تھے۔ مسعر نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے چاشت کے وقت کا ذکر کیا (کہ اس وقت خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا) پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ لو۔ میرا آنحضور ﷺ پر قرض تھا۔ آنحضور ﷺ نے اسے ادا کیا اور زیادہ بھی دیا (اپنی طرف سے)۔

باب ۱۴۹۱ . اِذَا قَضٰى دُوْنَ حَقِّهٖ اَوْحَلَّلَهٗ فَهُوَ

۱۴۹۱۔ اگر مقروض، قرض خواہ کے حق سے کم ادا کرے (جبکہ قرض خواہ

جائزٌ

اسی پر خوش اور راضی ہو) یا قرض خواہ اسے معاف کردے تو جائز ہے۔

(۲۲۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهُ' اَنَّ اَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاشْتَدَّ الْغُرَمَآءُ فِيْ حُقُوْقِهِمْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يَّقْبَلُوْ آتَمْرَ حَآئِطِيْ وَيُحَلِّلُوْا اَبِيْ فَاَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَآئِطِيْ وَقَالَ سَنَغْدُوْا عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ اَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِيْ ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَجَدَذْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ وَبَقِيَ لَنَامِنْ ثَمَرِهَا

۲۲۲۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابن کعب بن مالک نے حدیث بیان کی اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ان کے والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ) احد کے دن شہید کردیے گئے تھے۔ ان پر قرض چلا آرہا تھا۔ قرض خواہوں نے اپنے حق کے مطالبے میں شدت اختیار کی تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ وہ میرے باغ کی کھجور لے لیں اور میرے والد کو معاف کردیں، لیکن قرض خواہوں نے اس سے انکار کیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں میرا باغ نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ ہم صبح کو تمہارے یہاں آئیں گے۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو آپ ہمارے یہاں تشریف لائے، آپ درختوں میں چہل قدمی کرتے رہے اور اس کے پھل میں برکت کی دعا فرماتے رہے۔ پھر میں نے پھل توڑے اور ان کا تمام قرض ادا کرنے کے بعد بھی کھجور باقی بچ گئی۔

باب ۱۴۹۲. اِذَا قَاصَّ اَوْجَازَفَهُ' فِي الدَّيْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ اَوْغَيْرِهِ

۱۴۹۲۔ قرض کی صورت میں جب کھجور، کھجور کے یا اس کے سوا کوئی دوسری چیز (اسی کی جنس کے) بدلے میں دی یا تخمینے سے ادا کی۔ ❶

(۲۲۲۶) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ' اَخْبَرَهُ' اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلٰثِيْنَ وَسْقًا لِّرَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَاسْتَنْظَرَهُ' جَابِرٌ فَاَبٰى اَنْ يُّنْظِرَهُ' تَكَلَّمَ جَابِرٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهُ' اِلَيْهِ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

۲۲۲۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا۔ ان سے انس نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے وہب بن کیسان نے اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب ان کے والد شہید ہوئے تو ایک یہودی کا تیس وسق قرض اپنے اوپر چھوڑ گئے تھے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے اس سے مہلت مانگی، لیکن وہ نہیں مانا۔ پھر جابر رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ آپ اس یہودی سے (مہلت

❶ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ صحیح بخاری کا یہ عنوان اجماع امت کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ جن چیزوں کا اس میں ذکر ہے وہ اموال ربویہ میں سے ہیں۔ جن میں تقابض اور مساوات ضروری ہے۔ لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں، کیونکہ امام بخاریؒ یہاں کوئی فقہ کا مسئلہ نہیں بیان کررہے ہیں بلکہ ایک ایسی صورت میں مسئلہ کی وضاحت کررہے ہیں جب جانبین میں کوئی نزاع نہ ہو۔ ایسی صورت میں جبکہ جانبین راضی ہوں، اسی طرح معاملہ صحیح ہوسکتا ہے کہ انداز ے اور تخمینے سے قرض کی ادائیگی کردی جائے۔ یہ تسامح اور اغماض کے باب سے متعلق ہے، جس کی گنجائش شریعت نے اپنے احکام میں رکھی ہے۔ عام طور سے فقہ میں اس طرح کے احکام نہیں ملتے کیونکہ فقہی مسائل میں قانونی حدود کا لحاظ ہوتا ہے اور ان کا عام تعلق قضا سے ہے۔ ہر موقعہ پر اگر قانونا پابندیاں لگادی جائیں تو عام زندگی میں بڑی دشواری پیدا ہوجائے گی۔ دس آدمی ایک دسترخوان پر اگر اپنا کھانا جمع کرکے سب ساتھ کھائیں تو ظاہر ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ شریعت کی نظر میں نہیں ہے اور زندگی کی مناسب روش کے خلاف بھی نہیں، لیکن اگر اسی کو قانونی ترازو میں تولا جائے تو عدم جواز کا پہلو نکل آئے گا۔ ایسے تمام مواقع پر شریعت نے خود توسع اغماض اور تسامح کی اجازت دی ہے۔

ہٗ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُوْدِيَّ لِيَاخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ لَّذِيْ لَهٗ فَاَبٰى فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشٰى فِيْهَا ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ جُدَّلَهٗ ‌فِ لَهُ الَّذِيْ لَهٗ فَجَدَّهٗ بَعْدَ مَارَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَوْفَاهُ ثَلٰثِيْنَ وَسْقًا وَّفَضَلَتْ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَجَآءَ جَابِرٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى ہٗ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهٗ بِالَّذِيْ كَانَ فَوَجَدَهٗ لِّى الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهٗ بِالْفَضْلِ فَقَالَ ‌بِرْ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ جَابِرٌ اِلٰى عُمَرَ خْبَرَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ حِيْنَ مَشٰى فِيْهَا ‌سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبَارَكَنَّ فِيْهَا

دینے) کی سفارش کردیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور یہودی سے یہ فرمایا کہ جابر (رضی اللہ عنہ) کے باغ کے پھل، اس قرض کے بدلے میں لے لے جوان کے والد پر اس کا ہے۔ اس نے اس سے بھی انکار کیا۔ اب رسول اللہ ﷺ باغ میں داخل ہوئے۔ اور اس میں چلتے رہے پھر جابر رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ باغ کا پھل توڑ کے اس کا قرض ادا کردو۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو انہوں نے باغ کا پھل توڑا اور یہودی کا تیس وسق قرض ادا کردیا۔ سترہ وسق اس میں سے بچ بھی رہا۔ جابر رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ﷺ کو بھی صورتحال کی اطلاع دیں آنحضور ﷺ اس وقت عصر کی نماز پڑھ رہے تھے جب فارغ ہوئے تو زیادتی کی خبر دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ عمر کو جا کر بتاؤ، جابر ﷺ نے آکر عمر ﷺ کو بتایا تو عمر ﷺ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ اس باغ میں چلے تو میں نے جان لیا کہ اس میں ضرور برکت ہوگی۔

ب ۱۴۹۳ . مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ

۱۴۹۳۔ جس نے قرض سے پناہ مانگی۔

۲۲۲۷) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ ‌لَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ‌نْ عُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى ہٗ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِى الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ ‌هُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ ‌ئِلٌ مَّا اَكْثَرَمَا تَسْتَعِيْذُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْمَغْرَمِ ‌لَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ خْلَفَ

۲۲۲۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں دعا کرتے تو یہ بھی کہتے، اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ کسی نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ آپ قرض سے اتنی پناہ مانگتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے جواب دیا کہ جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرکے اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

ب ۱۴۹۴ . الصَّلٰوةِ عَلٰى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا

۱۴۹۴۔ مقروض کی نماز جنازہ۔

۲۲۲۸) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ ‌ِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ‌لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ ‌مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا

۲۲۲۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص مال چھوڑے (اپنے انتقال کے وقت) تو وہ اس کے ورثاء کا ہوتا ہے اور جو قرض چھوڑے تو وہ ہمارے ذمہ ہے۔

۲۲۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ‌وْعَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ ‌بْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ‌لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا

۲۲۲۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہر مومن کا میں دنیا اور آخرت میں سب

اَوْلٰی بِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِقْرَءُ وْآ اِنْ شِئْتُمُ النَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ مَّاتَ وَتَرَکَ مَالًا فَلْیَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ کَانُوْا وَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْضَیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ

سے زیادہ قریب ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھلو" نبی مومنوں سے ا کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔" اس لئے جو مومن بھی انتق کر جائے اور مال چھوڑے تو ورثاء اس کے مالک ہوتے ہیں، جو ہوں اور جو شخص قرض چھوڑے یا عیال چھوڑے تو وہ میرے پا آ جائیں کہ ان کا ولی میں ہوں۔

باب ۱۴۹۵. مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ

۱۴۹۵۔ مالدار کی طرف سے ٹال مٹول زیادتی ہے۔

(۲۲۳۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی عَنْ مُعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَخِیْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ

۲۲۳۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام بن منبہ، وہب بن منبہ کے بھائی نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مالدار کی طرف سے (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول زیادتی ہے۔

باب ۱۴۹۶. لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَّیُذْکَرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ قَالَ سُفْیٰنُ عِرْضُهٗ یَقُوْلُ مَطَلْتَنِیْ وَعُقُوْبَتُهُ الْحَبْسُ

۱۴۹۶۔ حقدار کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ سے منقول ہے (قرض کی ادائیگی) قدرت کے باوجود ٹال مٹول اس کی سزا اور اس عزت کو حلال کر دیتا ہے۔ سفیان نے فرمایا کہ عزت کو حلال کرنا یہ ہے قرض خواہ کہے "تم صرف ٹال مٹول کرتے ہو" اور اس کی سزا قید ہے۔

(۲۲۳۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ یَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا

۲۲۳۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیا کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلمہ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک قرض ما والا آیا اور سخت برتاؤ کرنے لگا۔ صحابہؓ نے اس کی فہمائش کرنی چاہی تو کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، حق دار کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔

باب ۱۴۹۷. اِذَا وَجَدَ مَالَهٗ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِی الْبَیْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِیْعَةِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَآ اَفْلَسَ وَتَبَیَّنَ لَمْ یَجُزْ عِتْقُهٗ وَلَا بَیْعُهٗ وَلَا شَرَآؤُهٗ

۱۴۹۷۔ ایسے شخص کے پاس جسے دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہے کسی نے اپنا ما جو پایا، خواہ بیع کے سلسلہ کا ہو، یا قرض وودیعت کے سلسلے کا تو صاحب ما ہی اس کا زیادہ مستحق ہے۔ ❶ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب کو

---

❶ یعنی جب کسی نے کوئی چیز خریدی اور مبیع پر قبضہ بھی کر لیا لیکن قیمت نہیں ادا کی تھی کہ دیوالیہ قرار دے دیا گیا تو اگر وہ اصل مبیع اس کے پاس اب بھی موجود ہے ائمہ کا اس میں اختلاف ہے کہ ایسی صورت میں جب کہ دوسرے قرض خواہ بھی موجود ہوں اس مال کا مستحق صرف بیچنے والا ہوگا۔ یا تمام قرض خواہ اس میں برا شریک ہوں گے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ یہ ہے کہ بیچنے والا ہی اصل مبیع کا مستحق ہے اور دوسرے قرض خواہوں کا اس میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ امام بخار رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی رجحان ہے اور حدیث کے ظاہر سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ مال فروخت ہو چ ہے اور خریدار کے قبضہ میں بھی جا چکا ہے اس لئے قانونی طور پر اب وہ خریدار ہی کی ملک ہوگا۔ یہ دوسری بات ہے کہ دیانت کے تقاضوں پر عمل کرتے ہو۔ دوسرے قرض خواہ اور خریدار سب اسی پر راضی ہو جائیں کہ مال بیچنے والے ہی کو دے دیا جائے اور حدیث میں جو حکم ہے وہ دیانت ہی سے متعلق ہے۔ قانونی حکم نہیں بیان ہوا ہے۔ یہ بات خاص طور پر ملحوظ رکھنی چاہئے کہ دیانت کا باب حضور اکرم ﷺ کے فیصلوں میں بہت زیادہ ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضٰى عُثْمٰنُ مَنِ اقْتَضٰى مِنْ حَقِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفْلِسَ فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

دیوالیہ ہو جائے اور اس کا (دیوالیہ ہونا حاکم کی عدالت میں) واضح ہو جائے تو نہ اس کا آزاد کرنا جائز ہوتا ہے اور نہ اس کی خرید و فروخت۔ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا کہ جو شخص اپنا حق دیوالیہ ہونے سے پہلے لے لے تو اسی کا ہو جاتا ہے اور جو کوئی اپنا متعینہ سامان پہچان لے تو وہی اس کا مستحق ہوتا ہے۔

(۲۲۳۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَابَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ

۲۲۳۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابوبکر بن محمد بن عمر بن حزم نے خبر دی۔ انہیں عمر بن عبدالعزیز نے خبر دی۔ انہیں ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام نے خبر دی، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ جو شخص اپنا بعینہ مال کسی شخص کے پاس پالے جب کہ وہ شخص دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہے تو صاحب مال ہی اس کا دوسروں کے مقابلے میں زیادہ مستحق ہوتا ہے۔

باب ۱۴۹۸۔ مَنْ اَخَّرَالْغَرِيْمَ اِلَى الْغَدِ اَوْنَحْوِهٖ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مَطْلًا وَقَالَ جَابِرٌ اِشْتَدَّ الْغُرَمَآءُ فِيْ حُقُوْقِهِمْ فِيْ دَيْنِ اَبِيْ فَسَالَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْبَلُوْا ثَمَرَ حَائِطِيْ فَاَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ قَالَ سَاَغْدُوْا عَلَيْكَ غَدًا فَغَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ اَصْبَحَ فَدَ عَافِيْ ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ

۱۴۹۸۔ جس نے قرض خواہ کو ایک دو دن کے لئے ٹال دیا اور اسے مطل (ٹال مٹول) نہیں سمجھا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد کے قرض کے سلسلے میں جب قرض خواہوں نے اپنا حق مانگنے میں شدت اختیار کی تو نبی کریم ﷺ نے ان کے سامنے یہ صورت رکھی کہ وہ میرے باغ کے پھل قبول کرلیں، لیکن چونکہ انہوں نے اس سے انکار کیا، اس لئے نبی کریم ﷺ نے باغ نہیں دیا اور نہ پھل تڑوائے بلکہ فرمایا کہ میں تمہارے پاس کل آؤں گا۔ چنانچہ دوسرے دن صبح ہی آپ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے اور پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی اور میں نے (اسی باغ سے) ان کا قرض ادا کر دیا۔

باب ۱۴۹۹۔ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ اَوِالْمُعْدِمِ

۱۴۹۹۔ جس نے دیوالیہ یا تنگدست شخص کا مال بیچ کر اس کے قرض خواہوں

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اور اکثر مواقع پر آپ ﷺ نے قانونی حدود کو چھوڑ کر لوگوں کی سہولت اور انصاف کے لئے دیانت کی بنیاد پر معاملات کے تصفیے کئے ہیں۔ لیکن جب نزاع کی حد و تک معاملہ پہنچ جاتا ہے تو اس میں قانون کا سہارا لینا ضروری ہو جاتا ہے۔ شریعت کے اصول و کلیات کی روشنی میں اور احادیث کے پیش نظر احناف نے وہی مسلک اختیار کیا جس کا بیان ہم نے کر دیا۔ یہ مسلک عقل کی کسوٹی پر بھی بہت صاف اور واضح ہے جو دلائل بیان کئے جاتے ہیں۔ ہم ان کی تفصیلات کو بیان نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے انہیں نظر انداز کر دیا گیا۔ البتہ اگر مال پر قبضہ خریدار کا نہیں ہوا تھا تو اس میں سب کا اتفاق ہے کہ ایسے مال کا مستحق بیچنے والا ہی ہوگا۔

فَقَسَمَه' بَيْنَ الْغُرَمَآءِ اَوْ اَعْطَاهُ حَتّٰى يُنْفِقَ عَلٰى نَفْسِهٖ

میں تقسیم کردیا یا اسی کو اپنی ضروریات میں خرچ کرنے کے لئے دے دیا۔

(۲۲۳۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَطَآءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَه' عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَاَخَذَ ثَمَنَه' فَدَفَعَه' اِلَيْهِ

۲۲۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے حسین معلم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام اپنی موت کے ساتھ آزاد کرنے کے لئے کہا، لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟ نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے خرید لیا اور آنحضور ﷺ نے قیمت وصول کر کے مالک کو دے دی۔

باب ۱۵۰۰ . اِذَآ اَقْرَضَه' اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اَوْ اَجَّلَه' فِي الْبَيْعِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ اِلٰى اَجَلٍ لَا بَاسَ بِهٖ وَاِنْ اُعْطِيَ اَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهٖ مَالَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَآءٌ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ هُوَ اِلٰى اَجَلِهٖ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَه' فَدَفَعَهَآ اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اَلْحَدِيْثَ

۱۵۰۰۔ جب کسی نے متعین مدت تک کے لئے کسی کو قرض دیا یا بیع میں (قیمت کے لئے) مدت متعین کی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کسی مدت تک کے لئے قرض میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر چہ اس کے درہموں سے زیادہ کھرے درہم اسے ملیں، لیکن اس صورت میں جبکہ اس کی شرط لگائی ہو۔ ❶ عطا اور عمرو بن دینار نے فرمایا کہ قرض میں، قرض لینے والا اپنی متعینہ مدت کا پابند ہوگا۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے کہ آپ نے کسی اسرائیلی شخص کا تذکرہ فرمایا، جس نے ایک دوسرے اسرائیلی شخص سے قرض مانگا تھا اور اس نے ایک متعینہ مدت تک کے لئے قرض دے دیا تھا۔ (حدیث گذر چکی ہے)۔

باب ۱۵۰۱ . الشَّفَاعَةِ فِيْ وَضْعِ الدَّيْنِ

۱۵۰۱۔ قرض میں کمی کی سفارش۔

(۲۲۳۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُصِيْبَ عَبْدُاللّٰهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا فَطَلَبْتُ اِلٰى اَصْحَابِ الدَّيْنِ اَنْ يَّضَعُوْا بَعْضًا مِّنْ دَيْنِهٖ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا فَقَالَ صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ مِّنْهُ عَلٰى حِدَتِهٖ عِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ وَّاللِّيْنَ عَلٰى حِدَةٍ وَّالْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ اَحْضِرْهُمْ حَتّٰى آتِيَكَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَآءَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتّٰى

۲۲۳۴۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے عامر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (میرے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اپنے پیچھے اپنی زیر پرورش اولاد اور قرض چھوڑ گئے۔) میں قرض خواہوں کے پاس گیا کہ اپنا کچھ قرض معاف کردیں، لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے ان کے پاس سفارش کروائی، انہوں نے اس کے باوجود انکار کیا۔ آخر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (اپنے باغ کی) تمام کھجور کی قسمیں الگ الگ کرلو۔ عذق بن زید (ایک عمدہ قسم کی کھجور کا نام) الگ، لین الگ اور عجوہ الگ (یہ

---

❶ یعنی اپنے طور پر دیا ہو، اگر پہلے سے ایسی کوئی شرط لگادی جائے تو یہی صورت حرام ہو جاتی ہے۔

اسْتَوْفٰى وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَاَنَّه‘ لَمْ يُمَسَّ وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاضِحٍ لَّنَا فَاَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ فَوَكَزَه‘ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهٖ قَالَ بِعْنِيْهِ وَلَكَ ظَهْرُه‘ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَاذَنْتُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا اُصِيْبَ عَبْدُاللّٰهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ ثُمَّ قَالَ ائْتِ اَهْلَكَ فَقَدِمْتُ فَاَخْبَرْتُ خَالِيْ بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلاَمَنِيْ فَاَخْبَرْتُه‘ بِاِعْيَآءِ الْجَمَلِ وَبِالَّذِيْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَكْزِهٖ اِيَّاهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ اِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِيْ مَعَ الْقَوْمِ

سب عمدہ قسم کی کھجوروں کے نام ہیں) اس کے بعد قرض خواہوں کو بلاؤ اور میں بھی آ ؤں گا۔ چنانچہ میں نے ایسا کر دیا، جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ اس کے قریب بیٹھ گئے اور ہر قرض خواہ کے لئے تولنا شروع کیا تا آنکہ سب کا قرض پورا ہوگیا اور کھجور اسی طرح باقی بچ رہی جیسے پہلے تھی۔ گویا کسی نے اسے چھوا تک نہیں ہے۔ ❶ اور ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں ایک اونٹ پر سوار ہو کر گیا۔ اونٹ تھک گیا اس لئے میں لوگوں سے پیچھے رہ گیا۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ نے اسے پیچھے سے مارا اور فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے بیچ دو، مدینہ تک اس پر سواری کی تمہیں اجازت ہے۔ پھر جب ہم مدینہ سے قریب ہوئے تو میں نے نبی کریم ﷺ سے اجازت چاہی۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے ابھی نئی شادی کی ہے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کنواری سے کی ہے یا ثیبہ ہے! میں نے کہا ثیبہ سے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ (والد) شہید ہوئے تو اپنے پیچھے کئی چھوٹی بچیاں چھوڑ گئے ہیں۔ اس لئے میں نے ثیبہ سے کی ہے تاکہ انہیں تعلیم اور ادب سکھاتی رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اچھا اب اپنے گھر جاؤ۔ چنانچہ میں گھر گیا۔ میں نے جب اپنے ماموں سے اونٹ بیچنے کا ذکر کیا تو انہوں نے مجھے ملامت کی۔ اس لئے میں نے ان سے اونٹ کے تھک جانے اور نبی کریم ﷺ کے واقعہ کا بھی ذکر کیا اور آنحضور ﷺ کے اونٹ کو مارنے کا بھی۔ جب مدینے نبی کریم ﷺ پہنچے تو میں بھی آپ ﷺ کی خدمت میں صبح کے وقت اونٹ کے ساتھ حاضر ہوا۔ آنحضور ﷺ نے مجھے اونٹ کی قیمت بھی دے دی اور وہ اونٹ بھی اور قوم کے ساتھ میرا (مال غنیمت کا) حصہ بھی۔

باب ۱۵۰۲ . مَايُنْهٰى عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ لَايُحِبُّ الْفَسَادَ وَلَايُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَقَالَ فِيْ قَوْلِهٖ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَايَعْبُدُ اٰبَآءُ نَا اَوْاَنْ نَّفْعَلَ فِيْ اَمْوَالِنَا مَانَشٰٓؤُا

۱۵۰۲۔ مال ضائع کرنے کی ممانعت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا'' (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) اور مفسدین کے کام نہیں بناتا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشادات میں فرمایا ہے ''کیا تمہاری نماز تمہیں یہ بتاتی ہے کہ جسے ہمارے آباء پوجتے چلے آئے ہیں، ہم اسے چھوڑ دیں یا

❶ یہ حدیث اس سے پہلے بھی آچکی ہے۔ مضمون حدیث میں باہم ایک دوسرے سے بعض مواقع پر اختلاف ہے۔ بعض محدثین نے اسے احادیث کے تعدد پر محمول کیا ہے۔ لیکن ہے یہ درحقیقت ایک ہی حدیث، کیونکہ واقعہ ایک ہے اور اسی واقعہ کو مختلف راوی بیان کرتے ہیں۔ صرف راویوں کے تصرف سے مختلف ولایات میں اختلاف ہوگیا ہے۔ واقعی صورت حال جو بھی رہی ہو لیکن بہرحال حدیث کے سلسلے میں راویوں کا اختلاف کچھ زیادہ اہم بھی نہیں، کیونکہ اصل مقصد کے بیان کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ صرف صورت واقعہ کی نقل میں تھوڑا سا اختلاف ہے اور ایسا عام حالات میں ناگزیر ہے۔ اس کے بعد جو حصہ ہے وہ یک دوسری حدیث ہے، چونکہ دونوں ایک سند میں تھیں۔ اس لئے مصنفؒ نے انہیں اسی طرح نقل کر دیا۔

وَقَالَ وَلَاتُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ وَالْحَجْرِ فِيْ ذَالِكَ وَمَايُنْهٰى عَنِ الْخِدَاعِ

اپنے مال میں اپنی طبیعت کے مطابق تصرف کرنا چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "بے عقلوں کو اپنے اموال نہ دو۔" اور اس کی وجہ سے پابندی اور دھوکے کی ممانعت۔

(۲۲۳۵) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَّاخِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهٗ

۲۲۳۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ خرید وفروخت میں مجھے دھوکا دے دیا جاتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب خرید وفروخت کیا کرو تو یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکا نہ ہو۔ چنانچہ پھر وہ شخص اسی طرح کہا کرتا تھا۔

(۲۲۳۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَّرَادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدَالْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَّهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ

۲۲۳۶۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے شعبی نے، ان سے مغیرہ بن شعبہ کے مولیٰ وراد نے اور ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں (اور باپ) کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا، (واجب حقوق کی) ادائیگی نہ کرنا اور (دوسروں کا مال ناجائز طریقہ پر) لینا حرام قرار دیا ہے اور فضول بکواس کرنے، کثرت سے سوالات کرنے اور مال ضائع کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔

باب۱۵۰۳. اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَلَا يَعْمَلُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

۱۵۰۳۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر اس میں تصرف نہیں کرسکتا۔

(۲۲۳۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ فِيْ اَهْلِهٖ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ

۲۲۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا تم میں سے ہر فرد نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا۔ پس امام نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا۔ ہر انسان اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ سب میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مرد اپنے والد کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ پس ہر شخص نگران ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

كِتَابٌ فِي الْخُصُومَاتِ

باب ۱۵۰۴ . مَايُذْكَرُ فِي الْاِشْخَاصِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِ

۱۵۰۴۔ مقروض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے اور مسلمان اور یہودی میں جھگڑے سے متعلق احادیث۔

(۲۲۳۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ اَخْبَرَنِىْ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ اٰيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَاَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ قَالَ شُعْبَةُ اَظُنُّهٗ قَالَ لَاتَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا

۲۲۳۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ عبدالملک بن میسرہ نے مجھے خبر دی، کہا کہ میں نے نزال سے سنا اور انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو قرآن کی ایک آیت اس طرح پڑھتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے اس کے خلاف سنا تھا۔ اس لئے میں ان کا ہاتھ تھامے آنحضور ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ آنحضور ﷺ نے (میرا اعتراض سن کر) فرمایا کہ تم دونوں درست پڑھتے ہو۔ شعبہ نے بیان کیا، میرا یقین ہے کہ آنحضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اختلاف نہ کیا کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگ اختلاف کر کے ہلاک ہو گئے تھے۔

(۲۲۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِىْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِىْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِالْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُخَيِّرُوْنِىْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَصْعَقُ مَعَهُمْ فَاَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِىْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِىْ اَوْكَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ

۲۲۳۹۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ اور عبدالرحمٰن بن اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو شخصوں نے، جن میں ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا، ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ مسلمان نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے محمد (ﷺ) کو تمام دنیا والوں میں منتخب کیا اور یہودی نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو تمام دنیا والوں میں منتخب کیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ کھینچ کر وہیں یہودی کے طمانچہ مارا۔ وہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان کے اپنے ساتھ واقعہ کو بیان کیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے مسلمان کو بلایا اور ان سے واقعہ کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے آنحضور ﷺ سے اس کی تفصیل بتا دی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کے بعد فرمایا، مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو۔ لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے، میں بھی بے ہوش ہو جاؤں گا، بے ہوشی سے افاقہ پانے والا سب سے پہلا شخص میں ہوں گا۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام کو عرش الٰہی کا کنارہ پکڑے ہوئے پاؤں گا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہو گیا تھا یا اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

(۲۲۴۰) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَآءَ يَهُوْدِىٌّ فَقَالَ يَآاَبَاالْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِىْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ ادْعُوْهُ فَقَالَ اَضَرَبْتَه‘ قَالَ سَمِعْتُه‘ بِالسُّوْقِ يَحْلِفُ وَالَّذِىْ اَصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ اَىْ خَبِيْثُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْنِىْ غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَه‘ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَآئِمَةٍ مِّنْ قَوَآئِمِ الْعَرْشِ فَلاَ اَدْرِىْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ اَمْ حُوْسِبَ بِصُعْقَةِ الْاُوْلٰى

۲۲۴۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی آیا اور کہا، اے ابوالقاسم آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کس نے؟ اس نے کہا کہ ایک انصاری ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ (آنے پر) آنحضور ﷺ نے پوچھا کہ تم نے اسے مارا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اسے بازار میں یہ قسم کھاتے سنا۔ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں منتخب فرمایا۔ میں نے کہا ہائے خبیث! محمد ﷺ پر بھی! مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے چہرے پر تھپڑ دے مارا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا، انبیاء میں باہم ایک دوسرے کو ترجیح نہ دیا کرو، لوگ قیامت میں بے ہوش ہوجائیں گے، اپنی قبر سے سب سے پہلے نکلنے والا میں ہی ہوں گا۔ دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش الٰہی کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے یا انہیں پہلی بے ہوشی (کوہ طور کی) کا بدلہ دیا گیا تھا❶ (اور اس لئے آج جب سب بے ہوش ہوئے تو وہ بے ہوش نہ ہوئے)۔

(۲۲۴۱) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا هُمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجْرَيْنِ قِيْلَ مَنْ فَعَلَ هٰذَابِكَ اَفُلاَنٌ اَفُلاَنٌ حَتّٰى سُمِّىَ الْيَهُوْدِىُّ فَاَوْمَتْ بِرَاسِهَا فَاُخِذَ الْيَهُوْدِىُّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَبِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاسُه‘

۲۲۴۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے ایک باندی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں کر کے کچل دیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا ہے؟ کہا فلاں نے فلاں نے۔ جب یہودی کا نام آیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا (کہ

---

❶ انبیاء میں ایک دوسرے پر فضیلت ثابت ہے، لیکن اس کی ممانعت بھی آنحضور ﷺ نے فرمائی ہے۔ فضیلت اور ترجیح میں عام طور سے لوگ اعتدال کو چھوڑ دیتے ہیں اور ایک کی فضیلت میں اس طرح لگ جاتے ہیں کہ دوسرے کی تنقیص ہو جاتی ہے اور ممانعت اسی لئے آئی ہے۔ جہاں تک آنحضور ﷺ کے اس ارشاد کا سوال ہے کہ "مجھے موسیٰ (علیہ السلام) پر ترجیح نہ دو۔" تو اسے علماء نے آپ ﷺ کی تواضع پر محمول کیا ہے۔ اس طرح کی متعدد احادیث متعدد انبیاء کے بارے میں مختلف مواقع پر آپ ﷺ نے فرمائی ہیں۔ ہم ان سب کو حضور اکرم ﷺ کی تواضع پر محمول کریں گے۔ جن روایتوں میں آپ ﷺ کی **فضیلت** کا ذکر آیا ہے وہی اصل میں عقیدہ ہیں۔ بہر حال افضلیت اور مفضولیت کے باب میں احتیاط کا راستہ یہی ہے کہ زیادہ جرأت سے کام نہ لیا جائے اور نہ اس میں کوئی انہماک اختیار کیا جائے، کیونکہ اس طرح عموماً حد سے لوگ تجاوز کرتے ہیں اور یہ انہماک گمراہی کا باعث بن جاتا ہے۔ ہمیں تمام انبیاء کا احترام اور ان کی عظمت پر ایمان رکھنا چاہئے۔ فضیلت میں انبیاء ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ہمارا یہی عقیدہ ہے۔ لیکن کیا ضرورت ہے کہ اس طرح کے مباحث میں پڑا جائے۔ یہودی اور مسلمان کے واقعہ کو دیکھئے کہ نبی کریم ﷺ نے کس طرح انہیں سمجھایا اور ان سے کس بات کا مطالبہ کیا ہے۔

بَیْنَ حَجَرَیْنِ

ہاں)۔ یہودی پکڑا گیا اور اس نے بھی اعتراف کرلیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کر کے کچل دیا گیا۔ ❶

باب۱۵۰۵ . مَنْ رَدَّ اَمْرَ السَّفِیْهِ وَالضَّعِیْفِ الْعَقْلِ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ حَجَرَ عَلَیْهِ الْاِمَامُ وَیُذْکَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَی الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْیِ ثُمَّ نَهَاهُ وَقَالَ مَالِکٌ اِذَا کَانَ لِرَجُلٍ عَلٰی رَجُلٍ مَّالٌ وَّلَهٗ عَبْدٌ لَّاشَیْءَ لَهٗ غَیْرُهٗ فَاَعْتَقَهٗ لَمْ یَجُزْ عِتْقُهٗ وَمَنْ بَاعَ عَلَی الضَّعِیْفِ وَنَحْوِهٖ فَدَفَعَ ثَمَنَهٗ اِلَیْهِ وَاَمَرَهٗ بِالْاِصْلَاحِ وَالْقِیَامِ بِشَاْنِهٖ فَاِنْ اَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهٗ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِیْ یُخْدَعُ فِی الْبَیْعِ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ لَاخِلَابَةَ وَلَمْ یَاْخُذِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالَهٗ

۱۵۰۵۔ جس نے بے وقوف اور کم عقل کے معاملہ کو نہیں تسلیم کیا اگر چہ ابھی امام نے اس پر کوئی پابندی نہیں لگائی تھی۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ممانعت سے پہلے صدقہ دینے والے کا صدقہ اسی کو واپس کر دیا تھا اور پھر اس کی ممانعت کی تھی۔ مالک رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کا کسی دوسرے پر قرض ہے اور مقروض کے پاس صرف ایک غلام ہے، اس کے سوا اس کے پاس کچھ بھی نہیں تو اگر مقروض اپنے اس غلام کو آزاد کر دے تو اس کی آزادی نافذ نہیں ہوگی اور اگر کسی نے کسی کم عقل کو کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت اسے دے دی اور اس نے اپنی اصلاح کرنے اور اپنا خیال رکھنے کے لئے کہا، لیکن اس نے اس کے باوجود مال ضائع کر دیا تو اسے تصرفات سے روک دیا جائے گا۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس شخص سے جو خریدتے وقت دھوکہ کھا جایا کرتے تھے فرمایا تھا کہ جب کچھ خریدا کرو تو کہا کرو کہ دھوکا نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کا مال اپنے قبضہ میں نہیں لیا تھا۔ ❷

(۲۲۴۲) حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُّخْدَعُ فِی الْبَیْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ لَّاخِلَابَةَ فَکَانَ یَقُوْلُهٗ

۲۲۴۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن دینار نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صحابی کوئی چیز خریدتے وقت دھوکا کھایا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ جب خریدا کرو تو کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکا نہ ہو۔ چنانچہ اسی طرح کہا کرتے تھے۔

(۲۲۴۳) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ عَبْدًا لَّهٗ لَیْسَ لَهٗ مَالٌ غَیْرُهٗ فَرَدَّ النَّبِیُّ رَسُوْلُ

۲۲۴۳۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام آزاد کیا، لیکن اس کے پاس اس

---

❶ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ قصاص میں مماثلت کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ جس طرح اور جن اذیتوں کے ساتھ قاتل نے قتل کیا ہوگا اسی طرح اسے بھی قتل کر دیا جائے۔ لیکن امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک قصاص میں مماثلت نہیں ہے بلکہ قصاص کا صرف ایک طریقہ ہے کہ اس کی گردن تلوار سے ماردی جائے۔ اس حدیث میں اگر چہ قصاص کا ذکر آیا ہے لیکن احناف کے نزدیک اس کی حیثیت تعزیر کی ہے۔ قاتل یہودی ڈاکو تھا، اور اس نے عورت کے زیورات اتار لئے تھے اور اسے نہایت بے دردی سے مارا تھا، اس لئے اسے سیاسۃً اور تعزیراً اسی طرح کی سزا دی گئی۔ ❷ یعنی ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی تھی، حالانکہ سامان خریدنا اسے نہیں آتا تھا۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَابۡتَاعَہ' نُعَیۡمُ بۡنُ النَّحَامِ

کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا، اس لئے نبی کریم ﷺ نے اسے اس کا غلام واپس کر دیا اور اسے نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے خرید لیا۔

باب ۱۵۰۶ . کَلَامِ الۡخُصُوۡمِ بَعۡضِهِمۡ فِیۡ بَعۡضٍ

۱۵۰۶۔ مدعی اور مدعی علیہ کی ایک دوسرے کے بارے میں گفتگو۔ ❶

(۲۲۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخۡبَرَنَا اَبُوۡمُعٰوِیَةَ عَنِ الۡاَعۡمَشِ عَنۡ شَقِیۡقٍ عَنۡ عَبۡدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ حَلَفَ عَلٰی یَمِیۡنٍ وَهُوَ فِیۡهَا فَاجِرٌ لِیَقۡتَطِعَ بِهَا مَالَ امۡرِیءٍ مُسۡلِمٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَهُوَ عَلَیۡہِ غَضۡبَانُ قَالَ فَقَالَ الۡاَشۡعَثُ فِیَّ وَاللّٰہِ کَانَ ذٰلِکَ کَانَ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَ رَجُلٍ مِّنَ الۡیَهُوۡدِ اَرۡضٌ فَجَحَدَنِیۡ فَقَدَّمۡتُہ' اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَلَکَ بَیِّنَةٌ قُلۡتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلۡیَهُوۡدِیِّ احۡلِفۡ قَالَ قُلۡتُ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ اِذًا یَحۡلِفُ وَیَذۡهَبُ بِمَا لِیۡ فَاَنۡزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیۡنَ یَشۡتَرُوۡنَ بِعَهۡدِاللّٰہِ وَاَیۡمَانِهِمۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا اِلٰی اٰخِرِ الۡاٰیَةِ

۲۲۴۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے کوئی جھوٹی قسم جان بوجھ کر کھائی تاکہ مسلمان (یا غیر مسلم) کا مال ناجائز طریقہ پر حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ خداوند قدوس اس پر نہایت غضبناک ہوں گے۔ بیان کیا کہ اس پر اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ! مجھ سے ہی متعلق ایک مسئلے میں آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔ میرے اور یہودی کے درمیان ایک زمین کا معاملہ تھا۔ اس نے انکار کیا تو میں نے مقدمہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی شہادت ہے۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے یہودی سے فرمایا کہ پھر تم قسم کھاؤ (کہ زمین تمہاری ہے) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! پھر تو یہ قسم کھالے گا (جھوٹی) اور میرا مال اڑا لے جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں سے تھوڑی پونجی خریدتے ہیں۔

(۲۲۴۵) حَدَّثَنَا عَبۡدُاللّٰہِ بۡنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثۡمٰنُ بۡنُ عُمَرَ اَخۡبَرَنَا یُوۡنُسُ عَنِ الزُّهۡرِیِّ عَنۡ عَبۡدِاللّٰہِ بۡنِ کَعۡبِ بۡنِ مَالِکٍ عَنۡ کَعۡبٍ اَنَّہ' تَقَاضَی ابۡنَ اَبِیۡ حَدۡرَدٍ دَیۡنًا کَانَ لَہ' عَلَیۡہِ فِی الۡمَسۡجِدِ فَارۡتَفَعَتۡ اَصۡوَاتُهُمَا حَتّٰی سَمِعَهَا رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ

۲۲۴۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں کعب رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے مسجد میں اپنے قرض کا تقاضا کیا (ان کے ٹال مٹول پر جب بات بڑھی تو) دونوں کی آواز بلند ہوگئی

❶ یعنی کہ اگر حاکم عدالت کے سامنے مدعی اور مدعی علیہ نے ایک دوسرے کے خلاف سخت کلامی کی یا نامناسب الفاظ استعمال کئے تو اس پر عدالت انہیں کوئی تعزیر دے سکتی ہے؟ عنوان کے تحت دی گئی حدیث میں اس مسئلہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ اصل میں مصنف کا مقصد زیادہ واضح نہیں ہوا کہ نامناسب الفاظ اور سخت کلامی کی حدود کیا ہے۔ ویسے اس میں شبہ کی گنجائش ہی کیا ہے کہ عدالت کے باہر بھی اگر بعض سخت الفاظ کسی کے متعلق استعمال کئے جائیں تو اس کی سزا خود اسلامی قانون میں موجود ہے۔ پھر عدالت کا احترام تو بہر حال ضروری اور وہاں کھڑے ہو کر کوئی نامناسب لفظ کسی کے متعلق استعمال کرنا یقیناً قابل سزا ہوگا۔ اس باب کے تحت جو احادیث آئی ہیں، ان میں صرف ایک طرح کے اعتراض کی صورت ہے اور اسی لئے ان پر کسی سزا کا بھی ذکر موجود نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی فریق اپنے مقدمے کو پیش کرتے ہوئے اپنا کوئی اشکال یا فریق مخالف پر کسی شبہ یا اعتراض کو پیش کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ احادیث میں تقریباً اسی طرح کی صورتیں ہیں اور بعض تو عدالت کے اندر اعتراض کے حدود سے بھی باہر ہیں۔

وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَاكَعْبُ قَالَ لَبَّيْکَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِکَ هٰذَا فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ

اور رسول اللہ ﷺ نے بھی گھر میں سے سنی۔ آنحضور ﷺ اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھا کر باہر تشریف لائے اور پکارا۔ اے کعب! انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ، حاضر ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے قرض میں سے کچھ کم کردو۔ آپ نے آدھا قرض کم کردینے کا اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا میں نے کردیا۔ پھر آپ ﷺ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اٹھو اب قرض ادا کردو۔

(۲۲۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَآاَقْرَءُ هَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا وَكِدْتُّ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَآئِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ عَلٰى غَيْرِ مَآ اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ لِيْ اَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اقْرَاْ فَقَرَاَ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَاْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّرَ

۲۲۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عروہ بن زبیر نے، انہیں عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے کہ انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزامؓ کو سورۃ الفرقان ایک ایسی قرأت سے پڑھتے سنا جو اس قرأت کے خلاف تھی جس طرح میں پڑھتا تھا۔ حالانکہ میری قرأت خود رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائی تھی۔ یہ غیر متوقع نہ تھا کہ میں فوراً ہی ان سے الجھ جاتا۔ لیکن میں نے انہیں مہلت دی تا کہ (نماز سے) فارغ ہولیں (کیونکہ قرأت انہوں نے نماز میں کی تھی) اس کے بعد میں نے ان کی چادر پکڑ کر کھینچا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا۔ میں نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے انہیں اس قرأت کے خلاف پڑھتے سنا ہے جو آپ ﷺ نے مجھے سکھائی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ پہلے انہیں چھوڑ دو۔ پھر ان سے ارشاد فرمایا کہ اچھا اب قرأت سناؤ۔ انہوں نے سنائی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ اس کے بعد مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اب تم پڑھو، میں نے بھی پڑھ کر سنایا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر بھی فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے اور جس میں آسانی ہو اسی طرح پڑھو۔

باب ۱۵۰۷. اِخْرَاجِ اَهْلِ الْمَعَاصِيْ وَالْخُصُوْمِ مِنَ الْبُيُوْتِ بَعْدَالْمَعْرِفَةِ وَقَدْ اَخْرَجَ عُمَرُ اُخْتَ اَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ نَاحَتْ

۱۵۰۷۔ گناہ کرنے والوں اور لڑنے والوں کو جب ان کا حال معلوم ہو جائے، گھر سے نکالنا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہن نے جب (ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات پر) نوحہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں (ان کے گھر سے) نکال دیا تھا۔

(۲۲۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۲۴۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامُ ثُمَّ اُخَالِفُ اِلٰى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَّايَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ

کریم ﷺ نے فرمایا، میرا تو یہ ارادہ ہوگیا تھا کہ جماعت قائم کرنے کا حکم دے کر خود ان لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ ❶

باب ۱۵۰۸. دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ

۱۵۰۸۔ میت کے وصی کا دعویٰ۔

(۲۲۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصَانِيْ اَخِيْ اِذَا قَدِمْتُ اَنْ اَنْظُرَ ابْنَ اَمَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبِضَه، فَاِنَّهُ ابْنِيْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ اَمَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ فَرَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا فَقَالَ هُوَ لَكَ يَاعَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَاسَوْدَةُ

۲۲۴۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ زمعہ کی ایک باندی کے لڑکے کے بارے میں عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یارسول اللہ! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں (مکہ) آؤں اور زمعہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھوں تو اسے اپنی پرورش میں لے لوں، کیونکہ وہ انہیں کا لڑکا ہے۔ لیکن عبد بن زمعہ نے کہا کہ وہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے، میرے والد ہی کے "فراش" میں اس کی ولادت ہوئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بچے کے اندر (عتبہ کی) واضح مشابہت دیکھی، لیکن فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! لڑکا تو تمہاری پرورش میں رہے گا۔ کیونکہ لڑکا "فراش" کے تابع ہوتا ہے اور سودہ! تم اس لڑکے سے پردہ کیا کرو۔ (مفصل حدیث اور اس پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے)۔

باب ۱۵۰۹. اَلتَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشٰى مَعَرَّتُه، وَقَيَّدَ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِكْرَمَةَ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَآئِضِ

۱۵۰۹۔ شرارت کے اندیشے پر قید ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (اپنے مولیٰ) عکرمہ کو قرآن اور سنن و فرائض کی تعلیم کے لئے قید کیا تھا۔

(۲۲۴۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّه، سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَه، ثُمَامَةُ ابْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاعِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِيْ يَامُحَمَّدُ خَيْرٌ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ

۲۲۴۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند سواروں کا ایک لشکر نجد کے اطراف میں بھیجا۔ یہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص، جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اور جو اہل یمامہ کا سردار تھا، کو پکڑ لائے اور اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے پوچھا، ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ اے محمد (ﷺ) میرے پاس خیر ہے۔ پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ آنحضور ﷺ

---

❶ یہ حدیث اس سے پہلے کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے۔ مصنفؒ کا خیال یہ ہے کہ جب ان کے گھروں کو جلایا جاتا تو پہلے انہیں گھر سے باہر نکال کر ہی جلایا جا سکتا تھا اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گناہگاروں کی حالت جب معلوم ہو جائے تو تنبیہاً انہیں گھر سے نکالا جا سکتا ہے۔

نے فرمایا تھا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ (پوری حدیث کتاب الاغتسال میں گذر چکی ہے۔ چھوٹنے کے بعد انہوں نے ایمان قبول کیا تھا۔)

باب ۱۵۱۰. الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِي الْحَرَامِ وَاشْتَرٰى نَافِعُ بْنُ عَبْدِالْحٰرِثِ دَارًا لِلسَّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ عَلٰى اَنَّ عُمَرَ اِنْ رَّضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهٗ وَاِنْ لَّمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ اَرْبَعُمَائِةٍ وَّسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ

۱۵۱۰۔ حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا۔ نافع بن حارث نے مکہ میں صفوان بن امیہ سے ایک مکان جیل خانہ کے لئے اس شرط پر خریدا تھا کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس پر صادر کردیا تو بیع نافذ ہوگی ورنہ صفوان کو چارسو (دینار) دیئے جائیں گے۔ [1] ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں قید کیا تھا۔

(۲۲۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِي سَعِيْدٍ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ

۲۲۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا

باب ۱۵۱۱. الْمُلَازَمَةِ

۱۵۱۱۔ مقروض کا پیچھا کرنا۔

(۲۲۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَقَالَ غَيْرُهٗ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ دَيْنٌ فَلَقِيَهٗ فَلَزِمَهٗ فَتَكَلَّمَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاكَعْبُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفَ مَاعَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا

۲۲۵۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی اور یحییٰ بن بکیر کے علاوہ نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز نے، ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے اور ان سے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ پر ان کا قرض تھا۔ ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان کا پیچھا کیا۔ پھر دونوں کی گفتگو ہونے لگی اور آواز بلند ہوگئی۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ گذرے اور فرمایا اے کعب! اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے گویا یہ فرمایا کہ آدھے قرض کی کمی کردو۔ چنانچہ انہوں نے آدھا لے لیا اور آدھا معاف کردیا۔

باب ۱۵۱۲. التَّقَاضِيْ

۱۵۱۲۔ تقاضا۔

(۲۲۵۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جُرِيْرِ بْنِ

۲۲۵۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر بن

---

[1] نافع، عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مکہ کے والی تھے۔ اس لئے جیل خانے کے لئے جب انہوں نے مکان خریدا تو اس کے نفاذ کو عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ سے معلق رکھا۔ اس روایت میں سب سے بڑا اشکال یہ ہے کہ اس میں بیع کے ساتھ، ایک شرط بھی لگادی گئی ہے۔ جس سے بیع فاسد ہو جاتی ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بحث کی ہے کہ بیع وشراء کے باب میں ایسے تمام مواقع جن میں فساد کا حکم اس لئے لگایا گیا ہے کہ ان میں نزاع کا خطرہ ہے تو ان تمام صورتوں میں فساد کا حکم اسی وقت لگے گا، جب نزاع پیدا ہو جائے اور عدالت تک معاملہ پہنچ جائے ورنہ عام حالات میں جب کہ کسی نزاع کا خطرہ نہ ہو تو ان صورتوں میں بیع فاسد نہیں ہوتی۔ البتہ بیع کے فساد کی وہ صورتیں جن میں بیع کسی نزاع کے خوف سے نہیں بلکہ اصلاً فاسد ہوتی ہے وہ بہر حال صورت متحقق ہونے کے بعد فاسد رہے گی۔ خواہ نزاع پیدا ہو یا نہ ہو۔ حدیث میں پہلی صورت کا ذکر ہے اور چونکہ نزاع کا کوئی سوال نہیں تھا اس لئے ایسی شرط میں کوئی مضائقہ نہیں ہونا چاہئے۔ علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس باب میں قاعدوں پر جمود مناسب نہیں ہے بلکہ عرف اور سلف کے طریقوں پر بھی نظر رکھنا ضروری ہے۔

حَازِمٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ ابْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ فَاَتَيْتُه' اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَااَقْضِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَآاَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ قَالَ فَدَعْنِيْ حَتّٰى اَمُوْتَ ثُمَّ اُبْعَثَ فَاُوْتٰى مَالًا وَّوَلَدًا ثُمَّ اَقْضِيَكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا الْاٰيَةَ

حازم نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں ابوالضحیٰ نے، انہیں مسروق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانہ میں، میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرے کچھ درہم قرض تھے۔ میں اس کے یہاں تقاضا کرنے گیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ جب تک تم محمد (ﷺ) کا انکار نہیں کرو گے، میں تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا۔ میں نے کہا، ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم میں محمد ﷺ کا انکار کبھی نہیں کر سکتا۔ تا آنکہ اللہ تعالیٰ تمہیں مارے اور پھر تمہارا حشر کرے۔ وہ کہنے لگا کہ پھر مجھ سے بھی تقاضا نہ کرو۔ میں جب مر کے دوبارہ زندہ ہوں گا اور مجھے (دوسری زندگی میں) مال اور اولاد دی جائے تو تمہارا بھی قرض ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے مال اور دولت ضرور دی جائے۔'' آخر آیت تک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابٌ فِي اللُّقَطَةِ

لقطہ کے مسائل

باب ۱۵۱۳. وَاِذَا اَخْبَرَه' رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ اِلَيْهِ

۱۵۱۳۔ جب لقطہ ❶ کا مالک نشانی بتادے تو اسے دے دینا چاہئے۔

(۲۲۵۳) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ لَقِيْتُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ اَخَذْتُ صُرَّةً مِّائَةَ دِيْنَارٍ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُه' فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ ثُمَّ اَتَيْتُه' ثَالِثًا فَقَالَ احْفَظْ وِعَآءَ هَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَ هَا فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ فَلَقِيْتُه' بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَااَدْرِيْ ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ اَوْحَوْلًا وَّاحِدًا

۲۲۵۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ نے کہ میں نے سوید بن غفلہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سو دینار کی ایک تھیلی (کہیں راستے میں پڑی ہوئی) پائی۔ میں اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ میں نے ایک سال تک اعلان کیا، لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جو اسے پہچان سکتا۔ اس لئے میں پھر آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ میں نے اعلان کیا، لیکن مالک مجھے نہیں ملا۔ تیسری مرتبہ

❶ لقطہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو راستے میں پڑی ہوئی ملے اور کوئی شخص اسے اٹھالے، ہر ایسی شے متروک پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے جس کا کوئی مالک معلوم نہ ہو۔

حاضر ہوا۔ اس مرتبہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس تھیلی کی ساخت، دینار کی تعداد اور تھیلی کے بندھن کو ذہن میں محفوظ رکھو، اگر اس کا مالک آجائے ❶ (تو علامت پوچھ کر اسے واپس کر دینا) ورنہ اپنے خرچ میں اسے استعمال کرلو۔ چنانچہ میں اسے اپنے اخراجات میں لایا۔ (شعبہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے سلمہ سے اس کے بعد مکہ میں ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے یاد نہیں (حدیث میں) تین سال تک اعلان کے لئے تھا یا صرف ایک سال کے لئے۔ ❷

باب ۱۵۱۴۔ ضَآلَّةُ الْاِبِلِ

۱۵۱۴۔ اونٹ، جو راستہ بھول گیا ہو۔

(۲۲۵۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ رَّبِيْعَةَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَمَّا يَلْتَقِطُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ احْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَ هَا فَاِنْ جَآءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا وَاِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَآلَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ ضَآلَّةُ الْاِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَآؤُهَا وَسِقَآؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ

۲۲۵۴۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ نے، ان سے منبعث کے مولیٰ یزید نے حدیث بیان کی اور ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور راستے میں پڑی ہوئی کسی کی چیز کے اٹھانے کے متعلق آپ ﷺ سے سوال کیا۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ پھر اس کے برتن کی ساخت اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھو۔ اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو اس کی نشانیاں ٹھیک ٹھیک بتا دے (تو اسے اس کا مال واپس کر دو) ورنہ اپنی ضروریات میں خرچ کرلو۔ صحابی نے پوچھا، یارسول اللہ! ایسی بکری کا کیا کیا جائے جس کے مالک کا پتہ معلوم نہ ہو؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی (مالک) کو مل جائے گی یا پھر بھیڑیئے کے حصے میں آئے گی۔ صحابی نے پوچھا، اور اس اونٹ کا کیا کیا جائے جو راستہ بھول گیا ہو؟ اس سوال پر حضور اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل

❶ احناف کے یہاں یہ حکم صرف دیانتاً ہے ورنہ عدالت میں اس کا فیصلہ شہادت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ اس میں وجدان اور گمان غالب سے بھی فیصلہ ہوسکتا ہے۔

❷ اعلان سے متعلق اس حدیث میں جو ایک یا کئی سالوں کی تحدید ہے اس میں اس کا سب سے پہلے لحاظ رکھنا چاہئے کہ مخاطب ایک صحابی ہیں، جلیل القدر صحابی! اور اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ اتنی طویل مدت تک اعلان کرتے رہنے کا حکم صرف انتہائی احتیاط اور تقویٰ کے پیش نظر ہے۔ احناف میں خود مدت اعلان کی تحدید سے متعلق اختلاف ہے اور علامہ انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مبسوط کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ دیانت کے ساتھ، پانے والا خود اس کا فیصلہ کرلے کہ کتنے دنوں تک اسے اعلان کرنا چاہئے تاکہ اگر دور قریب میں کوئی مالک ہو تو اس تک بات پہنچ جائے اور پھر اسی قول کو خود بھی پسند کیا ہے۔ اسی طرح اگر گری ہوئی چیز جو پائی گئی ہے (لقطہ) اس کی قیمت دس درہم (تقریباً ڈھائی روپے) سے کم ہو تو اس میں بھی اختلاف ہے۔ اگر ایک مدت تک اعلان کرتے رہنے کے بعد بھی اصل مالک نہیں ملا تو لقطہ پانے والا اسے اپنی ضروریات میں خرچ کرسکتا ہے اور اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر پانے والا غریب اور محتاج ہے تو اعلان کے بعد اسے اپنی ضروریات میں خرچ کرسکتا ہے۔ لہذا اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جب مالک مل جائے تو بہر حال اسے وہ چیز لوٹانی پڑے گی، خواہ ایک مدت تک اعلان کرتے رہنے کے بعد اسے اپنی ضروریات میں خرچ ہی کیوں نہ کرچکا ہو۔

گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کے ساتھ خود اس کے کھر ہیں، اس کا مشکیزہ ہے، پانی پر وہ خود پہنچ لے اور درخت کے پتے خود کھالے گا۔ ❶

باب ۱۵۱۵. ضَآلَّةُ الْغَنَمِ

۱۵۱۵۔ بکری جو راستہ بھول گئی ہو۔

(۲۲۵۵) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ اَنَّه' سَمِعَ زَيْدَ ابْنَ خَالِدٍ يَّقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقْطَةِ فَزَعَمَ اَنَّه' قَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَ هَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَّقُوْلُ يَزِيْدُ اِنْ لَّمْ تُعْتَرَفْ اِسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَه' قَالَ يَحْيٰى فَهٰذَاالَّذِيْ لَاَادْرِيْ اَفِيْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَمْ شَيْءٌ مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَآلَّةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْلِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَزِيْدُ وَهِيَ تُعَرَّفُ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ تَرٰى فِيْ ضَآلَّةِ الْاِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَآءَ هَا وَسِقَآءَ هَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا

۲۲۵۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے منبعث کے مولیٰ یزید نے، انہوں نے زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے لقطہ کے متعلق پوچھا گیا، وہ یقین رکھتے تھے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اس کے برتن کی ساخت اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھو، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ یزید بیان کرتے تھے کہ اگر اسے پہچاننے والا (اس عرصہ میں) کوئی نہ ملے تو پانے والے کو اپنی ضروریات میں خرچ کر لینا چاہئے اور یہ اس کے پاس امانت کے طور پر ہوگا۔ اس آخری ٹکڑے (کہ اس کے پاس امانت کے طور پر ہوگا) کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے یا خود انہوں نے اپنی طرف سے یہ بات کہی ہے، پھر پوچھا، راستہ بھولی ہوئی بکری کے متعلق آپ ﷺ کا کیا فرمان ہے؟ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے پکڑلو، وہ تمہاری ہو جائے گی (جبکہ اصل مالک نہ ملے) یا تمہارے بھائی (مالک) کے پاس پہنچ جائے گی یا پھر اگر تم نے اسے نہیں پکڑا اور وہ یوں ہی بھٹکتی رہی، اسے بھیڑیا اٹھا لے جائے گا۔ یزید نے بیان کیا کہ اس کا بھی اعلان کیا جائے گا۔ پھر صحابی نے پوچھا، راستہ بھولے ہوئے اونٹ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اسے آزاد رہنے دو اس کے ساتھ اس کے کھر بھی ہیں اور اس کا مشکیزہ بھی۔ خود پانی پر پہنچ جائے اور خود ہی درخت کے پتے کھالے گا اور اس طرح اپنے مالک تک پہنچ جائے گا۔

---

❶ اونٹ ریتیلے اور پہاڑی راستوں پر چلنے کے بڑے ماہر ہوتے ہیں اور ان کی سخت جانی بھی مشہور ہے۔ دوسرے یہ اپنے مالک اور اپنے گھر کو خوب پہچانتے ہیں۔ ان دشوار گذار راستوں کا بھی انہیں بہت اچھی طرح علم ہوتا ہے جن پر یہ ایک مرتبہ چل لیں۔ عرب دشوار گذار پہاڑی راستوں میں انہیں اونٹوں کی رہنمائی حاصل کرتے تھے۔ اس لئے عرب کے ریگستان یا دشوار گذار پہاڑی راستوں میں گم ہونے کے بعد اپنے مالک تک عام لوگوں سے بھی زیادہ خوبی کے ساتھ پہنچ سکتا ہے۔ عرب اس سے واقف تھے اور آنحضور ﷺ نے بھی اسی وجہ سے اس سوال پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔ بکری البتہ ایک کمزور مخلوق ہے۔ راستے میں درندے اور جنگلی جانور بھی اسے اپنی خوراک بنا سکتے ہیں۔ کسی اجنبی کے بھی ہاتھ لگ سکتی ہے اور اس وقت اسلامی حکم یہ ہے کہ مالک تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ اگر مالک مل جائے تو فبہا ورنہ پانے والے کی ہے جو اگر صدقہ کر دے تو بہتر ہے۔

باب۱۵۱۶ . اِذَا لَمْ يُوْجَدْ صَاحِبُ اللُّقْطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَّجَدَهَا

(۲۲۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ يَّزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَه' عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَ هَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَانُكَ بِهَا قَالَ فَضَآلَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْلِاَخِيْكَ اَوْلِلذِّئْبِ قَالَ فَضَآلَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَآؤُهَا وَحِذَآؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

۱۵۱۶۔ لقطہ کا مالک اگر ایک سال تک نہ ملے تو وہ پانے والے کا ہو جاتا ہے۔

۲۲۵۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے، انہیں منبعث کے مولیٰ یزید نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے لقطہ کے متعلق سوال کیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کے برتن کی ساخت اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھ کر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، اگر مالک مل جائے تو (اسے دے دو) ورنہ اپنی ضرورت میں خرچ کرو۔ انہوں نے پوچھا، اور اگر راستہ بھولی ہوئی بکری ملے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی کی ہوگی ورنہ پھر بھیڑیا اٹھالے جائے گا۔ صحابی نے پوچھا اور جو اونٹ راستہ بھول جائے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار! اس کے ساتھ خود اس کا مشکیزہ ہے، اس کے کھر ہیں، پانی پر خود ہی پہنچ جائے گا اور خود ہی درخت کے پتے کھالے گا اور اس طرح خود اس کا مالک اسے پالے گا۔

باب ۱۵۱۷ . اِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِى الْبَحْرِاَوْ سَوْطًا اَوْنَحْوَه' وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْجَآءَ بِمَالِهٖ فَاِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَالْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ

۱۵۱۷۔ دریا میں کسی نے لکڑی، کوڑا یا اسی جیسی کوئی چیز پائی، لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا، پھر پوری حدیث بیان کی (جو اس سے پہلے کئی مرتبہ گذر چکی ہے) کو (قرض دینے والا) باہر دیکھنے کے لئے نکلا کہ ممکن ہے کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو۔ (دریا کے کنارے جب وہ پہنچا) تو اسے ایک لکڑی ملی۔ اپنے گھر کے ایندھن کے لئے اس نے اسے اٹھالیا۔ لیکن جب اسے چیرا تو اس میں مال اور ایک خط پایا (جو اسی کے پاس بھیجا گیا تھا)۔

باب ۱۵۱۸ . اِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِى الطَّرِيْقِ

(۲۲۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِى الطَّرِيْقِ قَالَ لَوْلَآ اِنِّىْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا وَقَالَ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِىْ مَنْصُوْرٌ

۱۵۱۸۔ کوئی شخص راستے میں کھجور پاتا ہے۔

۲۲۵۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی گذرتے ہوئے ایک کھجور پر نظر پڑی جو راستے میں پڑی ہوئی تھی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کا احتمال نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی بھی ہو سکتی ہے تو میں خود اسے کھالیتا اور یحییٰ

وَقَالَ زَآئِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰی فِرَاشِیْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا۔

نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی اور زائدہ نے منصور کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے طلحہ نے کہ ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں اپنے گھر جاتا ہوں اور وہاں مجھے میرے بستر پر کھجور پڑی ہوئی ملتی ہے۔ میں اسے کھانے کے لئے اٹھالیتا ہوں، لیکن پھر یہ خطرہ گذرتا ہے کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو۔ اس لئے چھوڑ دیتا ہوں۔ ❶

باب ۱۵۱۹۔ كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ اَهْلِ مَكَّةَ وَقَالَ طَاوٗسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَآ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايُعْضَدُ عِضَاهُهَا وَلَايُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَآ اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَّلَا يُخْتَلٰی خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ

۱۵۱۹۔ اہل مکہ کے لقطہ کا کس طرح اعلان کیا جائے گا؟ اور طاؤس نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مکہ کے لقطہ کو صرف وہی شخص اٹھائے جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور خالد نے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مکہ کے لقطہ کا اٹھانا صرف اسی کے لئے درست ہے جو اس کا اعلان بھی کرے اور احمد بن سعد نے کہا، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مکہ کے درخت نہ کاٹے جائیں، وہاں کے شکار نہ بھڑکائے جائیں اور وہاں کے لقطہ کو اٹھانے کا صرف وہی شخص حق رکھتا ہے جو اعلان کرے اور اس کی گھاس نہ کاٹی جائے، عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یارسول اللہ! اذخر کا استثناء فرما دیجئے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے اذخر کا استثناء فرما دیا۔

(۲۲۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَی بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ

۲۲۵۸۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ کی فتح دی تو آنحضور ﷺ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و

---

❶ یہ ایسی چیز ہے جس کے متعلق متیقن طریقے پر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مالک اسے تلاش کرتا نہیں پھرے گا بلکہ عام حالات میں ایسی معمولی چیزوں کا کوئی خیال بھی نہیں کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ کہیں جا رہے تھے کہ ایک عربی پر نظر پڑی جو ایک کھجور کا اعلان کر رہا تھا کہ جس کی ہو وہ لے جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی درے سے خبر لی اور فرمایا، بارد الزاہد اسے خود کھالے۔

عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَهَا عَلَيْهَا رَسُوْلَه' وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّهَا لَاتَحِلُّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاَنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّاِنَّهَا لَاتَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَّمَنْ قُتِلَ لَه' قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّآ اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُّقِيْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّا نَجْعَلُه' لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّاالْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْشَاهٍ رَّجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْلِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ قُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ مَاقَوْلُهُ اكْتُبُوْا لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثناء کے بعد فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کے لشکر کو مکہ سے روک دیا تھا، لیکن اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس پر فتح دی۔ یہ مکہ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا، میرے لئے صرف دن کے تھوڑے سے حصے میں حلال ہو گیا اور میرے بعد بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوا۔ پس اس کے شکار نہ بھڑکائے جائیں اور اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں۔ یہاں گری ہوئی چیز صرف اسی کے لئے حلال ہوگی جو اس کا اعلان کرے۔ جس کا کوئی آدمی قتل کیا گیا ہو اسے دو باتوں کا اختیار ہوتا ہے یا (قاتل سے) فدیہ لے لے (اور اس کی جان بخشی کر دے) یا قصاص لے۔ اس پر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یارسول اللہ اذخر کا استثناء فرما دیجئے، کیونکہ ہم اسے اپنی قبروں اور اپنے گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو آنحضور ﷺ نے اذخر کا استثناء فرما دیا۔ ابو شاہ، یمن کے ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا۔ یارسول اللہ! میرے لئے اسے لکھوا دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ابو شاہ کے لئے اسے لکھ دیا جائے۔ میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے کہ ''میرے لئے اسے لکھوا دیجئے یارسول اللہ!'' تو انہوں نے فرمایا کہ وہی خطبہ مراد ہے جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے (مکہ میں) سنا تھا۔ ❶

باب ۱۵۲۰ . لَاتُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ اَحَدٍ بِغَيْرِ اِذْنٍ

۱۵۲۰۔ کسی کے مویشی اجازت کے بغیر نہ دوہے جائیں۔

(۲۲۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِاِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّؤْتٰى مَشْرُبَتُه' فَتُكْسَرَ خِزَانَتُه' فَيُنْتَقَلَ طَعَامُه' فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

۲۲۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے کا مویشی مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہے، کیا کوئی شخص یہ پسند کرے گا کہ ایک غیر شخص اس کے بالا خانے پر پہنچ کر اس کا نعمت خانہ کھولے اور وہاں سے اس کا کھانا چرا لائے؟ لوگوں کے مویشیوں کے تھن بھی ان کے لئے کھانا (دودھ) جمع رکھتے ہیں، اس لئے انہیں بھی مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

باب ۱۵۲۱ . اِذَا جَآءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ لِاَنَّهَا وَدِيْعَةٌ عِنْدَه'

۱۵۲۱۔ لقطہ کا مالک اگر ایک سال کے بعد آئے تو اسے اس کا مال واپس کر دینا چاہئے، کیونکہ پانے والے کے پاس وہ ودیعت ہے۔

(۲۲۶۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۲۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن

❶ فقہاء احناف کے یہاں مکہ مکرمہ اور دوسری جگہ کے لقطہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ حدیث میں خصوصیت کے ساتھ مکہ کا اس لئے ذکر ہے کہ وہاں باہر سے لوگ بکثرت آتے رہتے ہیں۔ ایک شخص آیا اور اپنی کوئی چیز چھوڑ کے چلا گیا، وہ اپنے گھر پہنچ چکا ہوگا، یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں اگر کوئی چیز پائی گئی تو اس کے اعلان سے کیا فائدہ ہوگا؟ حدیث میں خصوصیت کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے احتمال کے باوجود اعلان کرنا چاہئے۔

حَدَّثَنَا اِسمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ يَّزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِالْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقْطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اَعْرِفْ وِكَآءَ هَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَآءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَآ اِلَيْهِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَآلَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْلِاَخِيْكَ اَوْلِلذِّئْبِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِاحْمَرَّ وَجْهُه، ثُمَّ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَآءُ هَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے، ان سے منبعث کے مولیٰ یزیدؒ نے اور ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ پھر اس کے بندھن اور برتن کی ساخت کو ذہن میں رکھو اور اسے اپنی ضروریات میں خرچ کرلو، اس کا مالک اگر اس کے بعد آئے تو اسے (اس کی امانت) واپس کردو۔ صحابہؓ نے پوچھا، یارسول اللہ! راستہ بھولی ہوئی بکری کا کیا کیا جائے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے پکڑلو کیونکہ وہ تمہاری ہوگی یا تمہاری بھائی کی ہوگی یا پھر بھیڑیے کی ہوگی۔ صحابیؓ نے پوچھا۔ یارسول اللہ! راستہ بھولے ہوئے اونٹ کا کیا کیا جائے گا؟ حضور اکرم ﷺ اس پر غصہ ہوگئے اور چہرہ مبارک سرخ ہوگیا۔ یا راوی نے (وجنتاہ کے بجائے) احمر وجہہ کہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، تمہیں اس سے کیا سروکار، اس کے ساتھ خود اس کے کھر اور اس کا مشکیزہ ہے، اسی طرح وہ اپنے مالک تک پہنچ جائے گا۔

باب ۱۵۲۲. هَلْ يَاْخُذُ اللُّقْطَةَ وَلَا يَدَعُهَا تَضِيْعُ حَتّٰى لَايَاْخُذَهَا مَنْ لَّايَسْتَحِقُّ

۱۵۲۲۔ کیا لقطہ اٹھالینا چاہیے اور اسے ضائع ہونے کے لئے نہ چھوڑنا چاہیے تاکہ اسے کوئی ایسا شخص نہ اٹھالے جو اس کا مستحق نہ ہو؟

(۲۲۶۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفْلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ ابْنِ رَبِيْعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ فِيْ غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَ لِيَ اَلْقِهٖ قُلْتُ لَاوَلٰكِنْ اِنْ وَّجَدْتُ صَاحِبَه، وَاِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهٖ فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا فَمَرَرْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلْتُ اُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ فَاَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُه، فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَآءَ هَا وَوِعَآءَهَا فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا

۲۲۶۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا کہ میں نے سوید بن غفلہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا۔ میں نے ایک کوڑا پایا (دونوں میں سے ایک نے) کہا کہ اسے یہیں پڑا رہنے دو۔ میں نے کہا کہ نہیں، ممکن ہے مجھے اس کا مالک مل جائے (اعلان کے بعد) ورنہ میں خود اس سے نفع اٹھاؤں گا۔ غزوہ سے واپس ہونے کے بعد ہم نے حج کیا۔ جب میں مدینے حاضر ہوا تو میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں، میں نے ایک تھیلی پائی تھی جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا اور پھر حاضر ہوا (کہ مالک اب تک نہیں ملا) آپ نے پھر فرمایا کہ ایک سال تک اور اس کا اعلان کرو۔ میں نے پھر ایک سال تک اعلان کیا اور حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی فرمایا کہ ایک سال تک اس

کا اعلان کرو۔ میں نے پھر ایک سال تک اعلان کیا اور جب چوتھی مرتبہ حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ رقم کے عدد، تھیلی کا بندھن اور اس کی ساخت کو ذہن میں رکھو، اگر اس کا مالک مل جائے (تو خیر) ورنہ اسے اپنی ضروریات میں خرچ کرلو۔

(۲۲۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بِهٰذَا قَالَ فَلَقِيْتُه بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا اَدْرِیْ اَثَلٰثَةَ اَحْوَالٍ اَوْحَوْلًا وَّاحِدًا

۲۲۶۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے اور انہیں سلمہ نے، یہی حدیث شعبہ نے بیان کیا کہ پھر اس کے بعد میں مکہ میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے خیال نہیں، حدیث میں تین سال کا ذکر تھا یا ایک سال کا۔

باب ۱۵۲۳۔ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ وَلَمْ يَدْفَعْهَآ اِلَى السُّلْطَانِ

۱۵۲۳۔ جس نے لقطہ کا اعلان خود کیا اور خلیفہ کے سپرد نہ کیا۔

(۲۲۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَّبِيْعَةَ عَنْ يَّزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ اَحَدٌ يُّخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا وَوِكَآئِهَا وَاِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِهَا وَسَاَلَه عَنْ ضَآلَّةِ الْاِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُه وَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَآؤُهَا وَحِذَآؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ دَعْهَا حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَاَلَه عَنْ ضَآلَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِیَ لَكَ اَوْلِاَخِيْكَ اَوْلِلذِّئْبِ

۲۲۶۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ نے، ان سے منبعث کے مولیٰ یزید نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے متعلق پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ اگر کوئی ایسا شخص آ جائے جو اس کی ساخت اور بندھن کے متعلق صحیح صحیح بتائے (تو اسے دے دو) ورنہ اپنی ضروریات میں اسے خرچ کرلو۔ انہوں نے جب ایسے اونٹ کے متعلق بھی پوچھا جو راستہ بھول گیا ہو تو آنحضور ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار! اس کے ساتھ اس کا مشکیزہ اور اس کے کھر موجود ہیں، وہ خود پانی تک پہنچ سکتا ہے اور درخت کے پتے کھا سکتا ہے اور اس طرح اپنے مالک تک پہنچ سکتا ہے۔ انہوں نے راستہ بھولی ہوئی بکری کے متعلق بھی پوچھا تھا۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یا وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی (اصل مالک) کو مل جائے گی ورنہ بھیڑیا اٹھالے جائے گا۔

باب ۱۵۲۴۔

۱۵۲۴۔

(۲۲۶۴) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ اَخْبَرَنِی الْبَرَآءُ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ ح حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِیْ غَنَمٍ يَّسُوْقُ غَنَمَه

۲۲۶۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں نضر نے خبر دی، انہیں اسرائیل نے خبر دی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ مجھے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی، ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُه، فَقُلْتُ هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لِّيْ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرْتُه، فَاعْتَقَلَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهٖ ثُمَّ اَمَرْتُه، اَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ اَمَرْتُه، اَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا ضَرَبَ اِحْدٰى كَفَّيْهِ بِالْاُخْرٰى فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُه، فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ

بیان کیا کہ (ہجرت کر کے مدینہ جاتے وقت) میں نے تلاش کیا تو مجھے ایک چرواہا ملا جو اپنی بکریاں چرا رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کس کے چرواہے ہو؟ اس نے کہا کہ قریش کے ایک شخص کا۔ اس نے قریشی کا نام بھی بتایا جسے میں جانتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہارے ریوڑ کی بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے اس سے کہا، کیا تم اسے میرے لئے دھودو گے؟ اس نے اس کا جواب اثبات میں دیا۔ چنانچہ میں نے اس سے دوہنے کے لئے کہا، وہ اپنے ریوڑ سے ایک بکری پکڑ لایا، پھر میں نے اس سے بکری کا تھن گرد و غبار سے صاف کرنے کے لئے کہا (جب اس نے یہ کر دیا تو) میں نے اس سے اپنا ہاتھ صاف کرنے کے لئے کہا۔ اس نے ویسا ہی کیا، ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر (ہاتھ صاف کر لئے) اور ایک پیالہ دودھ دوہا۔ رسول اللہ ﷺ کے لئے میں نے ایک برتن ساتھ لے لیا تھا۔ جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے (پانی) دودھ پر بہایا، جس سے اس کا نچلا حصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر دودھ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ نوش فرمائیے، یا رسول اللہ! حضور اکرم ﷺ نے اسے پیا اور مجھے مسرت حاصل ہوئی۔ ❶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابٌ فِى الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ

ظلم اور غصب کے مسائل

باب ۱۵۲۵. وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِىْ رُءُوْسِهِمْ الْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ مُهْطِعِيْنَ مُدِيْمِىْ النَّظَرِ وَيُقَالُ مُسْرِعِيْنَ لَايَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ يَعْنِىْ جُوْفًا لَاعُقُوْلَ لَهُمْ وَاَنْذِرِالنَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

۱۵۲۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "ظالم جو کچھ کر رہے ہیں، اس سے اللہ کو غافل نہ سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ تو انہیں صرف ایک ایسے دن کے لئے ڈھیل دے رہا ہے جس میں آنکھیں پتھرا جائیں گی اور سر اٹھے رہ جائیں گے۔" مقنع اور مقمح دونوں کے معنی ایک ہیں۔ مجاہد نے فرمایا کہ "مھطعین" کے معنی ٹکٹکی لگانے والے کے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ (اس کے معنی بلانے والے کی طرف) تیز دوڑنے والے کے ہیں کہ پلک بھی جھپکنے نہ پائے گی اور ان کے دل بالکل خالی ہو جائیں گے کہ عقل باقی نہیں رہے

❶ عرب کے مویشی صحرا اور بادیہ میں چرا کرتے تھے۔ دشوار گذار اور بے آب و گیاہ راستوں سے گذرنے والے پیاسے مسافروں کے لئے ان چرنے والے مویشیوں کے دودھ پینے کی عام اجازت ہوتی تھی، اس میں کوئی روک ٹوک نہیں تھی بلکہ یہ عرف و عادت بن چکی تھی۔ اس طرح اگر عرف و عادت بن جائے تو اسلام نے بھی اصل مالک سے اجازت ضروری نہیں قرار دی ہے بلکہ استفادہ کی اجازت دی ہے اور آنحضور ﷺ نے بھی عرب کے اسی عرف کی بناء پر مالک کی اجازت کے بغیر بکری کا دودھ نوش فرمایا تھا۔

ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَالَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْآ اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ

گی۔ (حشر کی گھبراہٹ اور خوف سے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اے محمد (ﷺ) لوگوں کو اس دن سے ڈرائیے، جس دن ان پر عذاب مسلط ہوگا، جو لوگ ظلم کر چکے ہیں وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! (عذاب کو) کچھ دنوں کے لئے ہم سے اور موخر کر دیجئے، ہم آپ کی دعوت کو قبول کریں گے اور انبیاء کی پیروی کریں گے۔ کیا تم نے پہلے قسم نہیں کھائی تھی کہ تم پر کبھی زوال نہیں آئے گا اور تم اُن قوموں کی بستیوں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا (کفر اور گناہوں سے) اور تم پر یہ بھی واضح ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ ہم نے تمہارے لئے مثالیں بھی بیان کر دیں۔ انہوں نے بری تدابیر (حق کو جھٹلانے کے لئے) اختیار کیں اور اللہ کے یہاں ان کی یہ بدترین تدابیر لکھ لی گئی ہیں۔ اگرچہ ان کے مکر ایسے تھے کہ ان سے پہاڑ بھی ہل جاتے۔ پس اللہ کے متعلق یہ نہ خیال کریں کہ وہ اپنے انبیاء سے کئے ہوئے وعدے کے خلاف کرے گا، بلاشبہ اللہ غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔

باب ۱۵۲۶ . قِصَاصِ الْمَظَالِمِ

۱۵۲۶۔ مظالم کا بدلہ۔

(۲۲۶۵) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوْا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُّوْنَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا نُقُّوْا وَهُذِّبُوْا اُذِنَ لَهُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهٖ فِي الْجَنَّةِ اَدَلُّ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ

۲۲۶۵۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں معاذ بن ہشام نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالمتوکل ناجی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب مومنوں کو دوزخ سے نجات مل جائے گی (حساب کے بعد) تو انہیں ایک پل پر ❶ جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہوگا، روک لیا جائے گا اور وہیں ان کے ان مظالم کا بدلہ دے دیا جائے گا جو باہم دنیا میں کرتے تھے، پھر جب ان کی تنقیہ وتہذیب (روحانی) ہو چکے گی تو انہیں جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ وقدرت میں محمد کی جان ہے، ان میں سے ہر شخص اپنے جنت کے گھر کو اپنے دنیا کے گھر سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پہچانے گا۔ یونس بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے شیبان نے حدیث بیان

---

❶ قرطبی نے لکھا ہے کہ یہ دوسرا پل صراط ہوگا، پہلا پل صراط وہ ہوگا جس سے تمام اہل محشر کو، ان مقدس ہستیوں کے استثناء کے بعد جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گی، گذرنا پڑے گا اور ایک طبقہ بھی ایسا ہے جو اس پل سے نہیں گذر پائے گا اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے انتہائی سنگین مظالم کی پاداش میں جہنم خود انہیں کھینچ لے گی۔ یہ پہلا پل صراط اکبر ہے۔ جو لوگ اس مرحلہ پر نجات پا جائیں گے اور وہ صرف مسلمان ہوں گے تو انہیں جنت کی طرف جاتے ہوئے ایک خاص پل پر روک لیا جائے گا۔ یہاں مسلمانوں کے صغیرہ گناہوں کی سزا دی جائے گی۔ یہاں روک کے جانے والوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جسے دوبارہ دوزخ کی طرف بھیجا جا سکے بلکہ مظالم کی تنقیہ کے بعد انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔

کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے ابوالمتوکل نے حدیث بیان کی۔

باب ۱۵۲۷۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

۱۵۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”آگاہ ہو جاؤ، ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔“

(۲۲۶۶) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزِ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ اِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى اِذَا قَدَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى نَفْسَهٗ اَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

۲۲۶۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے قتادہ نے خبر دی، ان سے صفوان بن محرز مازنی نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے جا رہا تھا کہ ایک شخص سامنے آیا اور پوچھا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے (قیامت میں اللہ اور بندے کے درمیان ہونے والی) سرگوشی کے متعلق کیا سنا ہے؟ ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ بیان فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب بلائے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور اسے چھپا لے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا، کیا فلاں گناہ یاد ہے؟ (جو تم نے دنیا میں کیا تھا) کیا فلاں گناہ یاد ہے؟ بندہ مومن کہے گا، ہاں اے میرے رب! آخر جب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لے گا اور اسے یقین آ جائے گا کہ اب وہ ہلاک ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں سے پردہ پوشی کی اور آج بھی تمہاری مغفرت کرتا ہوں۔ چنانچہ اسے اس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی، لیکن کافر اور منافق کے متعلق ان پر متعین گواہ (ملائکہ، انبیاء اور تمام جن و انس سے) کہیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے متعلق جھوٹ کہا تھا، آگاہ ہو جائیں کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

باب ۱۵۲۸۔ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهٗ

۱۵۲۸۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے اور نہ اس پر ظلم ہونے دے۔

(۲۲۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۲۲۶۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں سالم نے خبر دی، اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے کی فکر میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے، جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان (کے عیب کی) پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

باب ۱۵۲۹ . اَعِنْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا

(۲۲۶۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَنَسٍ وَّحُمَیْدُ نِ الطَّوِیْلُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْمَظْلُوْمًا

۱۵۲۹۔ اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔

۲۲۶۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں عبیداللہ بن ابی بکر بن انس اور حمید طویل نے خبر دی، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔

(۲۲۶۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْمَظْلُوْمًا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُه' مَظْلُوْمًا فَکَیْفَ نَنْصُرُه' ظَالِمًا قَالَ تَاخُذُ فَوْقَ یَدَیْهِ

۲۲۶۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! ہم مظلوم کی تو مدد کر سکتے ہیں، لیکن ظالم ہونے کی صورت میں اس کی مدد کس طرح ہوگی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (ظالم کی مدد کی صورت یہ ہے کہ) اس کا ہاتھ پکڑلو۔ ❶

باب ۱۵۳۰ . نَصْرِ الْمَظْلُوْمِ

(۲۲۷۰) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِیَةَ بْنَ سُوَیْدٍ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَکَرَ عِیَادَةَ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتَ الْعَاطِسِ وَرَدَّالسَّلَامِ وَنَصْرَالْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةَ الدَّعِیْ وَاِبْرَارَالْمُقْسِمِ

۱۵۳۰۔ مظلوم کی مدد۔

۲۲۷۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے بیان کیا کہ میں معاویہ بن سوید سے سنا، انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا تھا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات ہی چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ (جن چیزوں کا حکم دیا تھا ان میں) انہوں نے مریض کی عیادت، جنازے کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کا جواب دینے، دعوت کرنے والے (کی دعوت) قبول کرنے اور قسم پوری کرنے کا حکم دیا۔

(۲۲۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُه' بَعْضًا وَّشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِه.

۲۲۷۱۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کے ساتھ ایک عمارت کے حکم میں ہے کہ ایک کو دوسرے سے تقویت پہنچتی ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں کی تشبیک کی (ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیا)۔

❶ اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی شرح سمجھنا چاہیے۔ گویا ظالم کی مدد کا طریقہ یہ نہیں کہ اس کو ظلم کرنے دیا جائے، یہ تو خود اس پر ظلم ہوگا بلکہ اس کی مدد کا طریقہ یہ ہے کہ اسے ظلم کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے۔ حدیث میں کنایہ اس سے ہے کہ اسے عملاً روک دینا چاہیے۔ اگر اتنی طاقت ہو اور اگر وہ سمجھانے سے باز نہ آتا ہو کیونکہ ظالم کے ساتھ اس سے بڑی اور کوئی خیر خواہی نہیں۔

باب ۱۵۳۱. الاِنْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ لِقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ لَايُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا وَالَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُّسْتَذَلُّوْا فَاِذَا قَدَرُوْا عَفَوْا

۱۵۳۱۔ ظالم سے انتقام اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اللہ تعالیٰ بری بات کے اعلان کو پسند نہیں کرتا۔ سوا اس کے جس پر ظلم کیا گیا ہو، اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔'' (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) ''اور وہ لوگ کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ اس کا انتقام لیتے ہیں۔'' ابراہیم نے کہا کہ سلف ذلیل ہونا پسند نہیں کرتے تھے، لیکن جب انہیں (ظالم پر) قدرت حاصل ہو جاتی تو اسے معاف کر دیا کرتے تھے۔

باب ۱۵۳۲. عَفْوُ الْمَظْلُوْمِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْتُخْفُوْهُ اَوْتَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَايُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ

۱۵۳۲۔ مظلوم کی طرف سے معافی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ ''اگر تم اعلانیہ طور پر کوئی اچھا معاملہ کرو یا پوشیدہ طور پر کوئی معاملہ کرو یا کسی کے برے معاملہ پر عفو وصفح سے کام لو، تو خداوند تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والا اور بے پناہ قدرت والا ہے اور برائی کا بدلہ، اسی جیسی برائی سے بھی ہو سکتا ہے (کہ یہ قانون شریعت ہے) لیکن جو معاف کر دے اور درستگی معاملہ کو باقی رکھے تو اس کا (اس نیک عمل کا) اجر اللہ تعالیٰ ہی پر ہے۔ بے شک خداوند تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور جس نے اپنے ظلم کئے جانے کے بعد اس کا (جائز) بدلہ لیا (اور اس انتقام میں حد سے تجاوز نہیں کیا) تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے، گناہ تو اس پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین پر ناحق فساد کرتے ہیں۔ یہی ہیں وہ لوگ جن پر دردناک عذاب ہوگا۔ لیکن جس شخص نے (ظلم پر) صبر کیا اور ظالم کو معاف کیا تو یہ نہایت اولوالعزمی کی بات ہے اور تم مشاہدہ کرو گے کہ جب ظالم عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے، کیا واپسی (دنیا کی طرف) بھی ممکن ہے۔

باب ۱۵۳۳. اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ

۱۵۳۳۔ ظلم، قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

(۲۲۷۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ

۲۲۷۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز ماجشون نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن دینار نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

باب ۱۵۳۴. اَلْاِتِّقَآءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

۱۵۳۴۔ مظلوم کی فریاد سے بچو اور ڈرتے رہو۔

(۲۲۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ ابْنُ اِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَّوْلٰى بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ

۲۲۷۳۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحاق مکی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے، ان سے ابن عباس کے مولیٰ ابو معبد نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا (عامل بنا کر) تو آپ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ مظلوم کی

فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

فریاد سے ڈرتے رہنا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

باب ۱۵۳۵. مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهٗ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلِمَتَهٗ

۱۵۳۵۔ کسی کا دوسرے شخص پر کوئی مظلمہ ❶ تھا اور مظلوم نے اسے معاف کر دیا تو کیا اس مظلمہ کا نام لینا بھی ضروری ہے؟

(۲۲۷۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ نِ الْمَقْبُرِىُّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ مَظْلَمَةٌ لِّاَحَدٍ مِّنْ عِرْضِهٖ اَوْشَىْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّايَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَادِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ اِنَّمَا سُمِّىَ الْمَقْبُرِىَّ لِاَنَّهٗ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَسَعِيْدُ نِ الْمَقْبُرِىُّ هُوَ مَوْلٰى بَنِىْ لَيْثٍ وَّهُوَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاسْمُ اَبِىْ سَعِيْدٍ كَيْسَانُ

(۲۲۷۴)۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی وہب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر کسی شخص کا ظلم (مظلمہ) دوسرے کی عزت پر ہو یا اور کسی طریقہ سے ظلم کیا ہو تو اسے آج ہی، اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرا لے، جس دن نہ دینار ہوں، نہ درہم، بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم کے بدلے میں وہی لے لیا جائے گا اور اگر کوئی نیک عمل نہیں ہوا تو اس کے ساتھی (مظلوم) کی برائیاں لی جائیں گی اور اس پر ڈال دی جائیں گی۔ ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا (سعید مقبری) کا نام مقبری اس لئے پڑا کہ مقبروں کے قریب انہوں نے قیام کیا تھا۔ ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ سعید مقبری ہی بنی لیث کے مولیٰ ہیں۔ پورا نام سعید بن ابی سعید تھا اور (ان کے والد) ابو سعید کا نام کیسان تھا۔

باب ۱۵۳۶. اِذَا حَلَّلَهٗ مِنْ ظُلْمِهٖ فَلَا رُجُوْعَ فِيْهِ

۱۵۳۶۔ جب ظلم کو معاف کر دیا تو واپسی کا مطالبہ بھی باقی نہیں رہے گا۔

(۲۲۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْاِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهٗ الْمَرْاَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِّنْهَا يُرِيْدُ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ اَجْعَلُكَ مِنْ شَاْنِىْ فِىْ حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِىْ ذٰلِكَ

(۲۲۷۵)۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (قرآن مجید کی اس آیت) ''اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت یا اعراض کا خوف رکھتی ہو'' (کے متعلق) فرمایا کہ کسی شخص کے یہاں اس کی بیوی ہے، لیکن وہ شوہر اس کے پاس زیادہ آتا جاتا نہیں بلکہ اسے جدا کرنا چاہتا ہے، اس پر اس کی بیوی کہتی ہے کہ میں اپنا حق تم سے معاف کرتی ہوں، اسی پر یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

باب ۱۵۳۷. اِذَا اَذِنَ لَهٗ اَوْ اَحَلَّهٗ وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ

۱۵۳۷۔ ایک شخص نے دوسرے کو اجازت دی یا اسے معاف کر دیا، لیکن کوئی تعین نہیں کی۔

---

❶ مظلمہ ہر اس ظلم کو کہتے ہیں جو کوئی برداشت کرے، جو چیزیں کسی سے ظلماً لی جائیں ان پر بھی مظلمہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کا مفہوم بہت عام ہے۔ محسوس اور غیر محسوس سب پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے، اگر کسی نے کسی کی عزت پر حملہ کیا تو اسے بھی مظلمہ کہیں گے۔ اسے کوئی ناجائز تکلیف پہنچائی یا اس کی کوئی چیز زبردستی لے لی تو اسے بھی مظلمہ کہیں گے۔ اس لئے ہم نے اس لفظ کا ترجمہ نہیں کیا، بلکہ عربی کے بعینہٖ لفظ کو باقی رہنے دیا۔

(۲۲۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِىْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَّعَنْ يَسَارِهِ الْاَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِىْ اَنْ اُعْطِىَ هٰؤُلَآءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَاوَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَآ اُوْثِرُ بِنَصِيْبِىْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ يَدِهٖ

۲۲۷۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوحازم بن دینار نے اور انہیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کوئی مشروب پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے اسے پیا۔ آپ ﷺ کی دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف شیوخ! لڑکے سے آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا تم مجھے اس کی اجازت دو گے کہ ان (شیوخ) کو یہ (بچا ہوا مشروب) دے دوں۔ لڑکے نے کہا، نہیں خدا کی قسم یارسول اللہ! آپ کی طرف سے ملنے والے حصے کا ایثار میں کسی پر نہیں کر سکتا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے پیالہ لڑکے کی طرف بڑھایا۔ (جیسے آپ ﷺ کو یہ بات پسند نہیں آئی ہو۔)

باب ۱۵۳۸ . اِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِّنَ الْاَرْضِ

۱۵۳۸۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی۔

(۲۲۷۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرٍو وبْنِ سَهْلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ

۲۲۷۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کی، ان سے طلحہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل نے خبر دی اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی اسے سات زمین کا طوق پہنایا جائے گا۔

(۲۲۷۸) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَاسَلْمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فَذَكَرَ لِعَآئِشَةَ فَقَالَتْ يَآاَبَاسَلْمَةَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ

۲۲۷۸۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے اور بعض دوسرے لوگوں کے درمیان (کسی زمین کا) جھگڑا تھا، اس کا ذکر انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو آپ نے فرمایا، ابوسلمہ! زمین کے معاملے میں احتیاط سے کام لو کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ اگر کسی شخص نے ایک بالشت زمین بھی کسی دوسرے کی ظلماً لے لی تو سات زمین کا طوق اس کی گردن میں پہنایا جائے گا۔

(۲۲۷۹) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۲۲۷۹۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے ناحق کسی زمین کا تھوڑا سا حصہ بھی لیا تو قیامت

اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا الْحَدِیْثُ لَیْسَ بِخُرَاسَانَ فِیْ کِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَمْلَاهُ عَلَیْهِمْ بِالْبَصْرَةِ

کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا اور ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ یہ حدیث ابن المبارک کی اس کتاب میں نہیں ہے جو خراسان میں (شاگردوں کو انہوں نے سنائی تھی) بلکہ اسے انہوں نے بصرہ میں اپنے شاگردوں کو املا کرایا تھا۔

باب ۱۵۳۹ . اِذَا اَذِنَ اِنْسَانٌ لِاٰخَرَ شَیْئًا جَازَ

۱۵۳۹۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی چیز کی اجازت دے تو جائز ہے۔

(۲۲۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ کُنَّا بِالْمَدِیْنَةِ فِیْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَصَابَنَا سَنَةٌ فَکَانَ ابْنُ الزُّبَیْرِ یَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَمُرُّبِنَا فَیَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ یَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ مِنْکُمْ اَخَاهُ

۲۲۸۰۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ نے بیان کیا کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ مدینہ میں مقیم تھے، وہاں ہمیں قحط سے دو چار ہونا پڑا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کھانے کے لئے ہمارے پاس کھجور بھجوایا کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ ہماری طرف سے گذرتے تو فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے (جب بہت سے لوگ مشترکہ طریقہ پر کھا رہے ہوں تو) دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع فرمایا تھا۔ البتہ اگر کوئی شخص اپنے دوسرے ساتھی سے (یا ساتھیوں سے) اجازت لے لے (اور اجازت دے دیں تو کوئی مضائقہ نہیں)۔

(۲۲۸۱) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شُعَیْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَّحَّامٌ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْشُعَیْبٍ اِصْنَعْ لِیْ طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّیْ اَدْعُوالنَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَّاَبْصَرَ فِیْ وَجْهِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَّمْ یُدْعَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا قَدِاتَّبَعَنَا اَتَاْذَنُ لَهٗ قَالَ نَعَمْ

۲۲۸۱۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہ انصار میں سے ایک صحابی کے، جنہیں ابوشعیب رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا ایک قصائی غلام تھے، ابوشعیب (رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا) کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کردو، کیونکہ میں نبی کریم ﷺ کو چار اور اصحاب کے ساتھ مدعو کروں گا۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک سے بھوک کے آثار محسوس کئے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کو انہوں نے بلایا۔ ایک اور شخص آپ ﷺ کے ساتھ ہوگئے، جن کی دعوت نہیں تھی۔ نبی کریم ﷺ نے داعی سے فرمایا، یہ بھی ہمارے ساتھ آگئے ہیں، کیا ان کے لئے اجازت ہے؟ انہوں نے کہا، جی ہاں۔

باب ۱۵۴۰ . قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَهُوَاَلَدُّالْخِصَامِ

۱۵۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور سخت جھگڑالو ہے۔''

(۲۲۸۲) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ

۲۲۸۲۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ مبغوض وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

باب ۱۵۴۱ . اِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِیْ بَاطِلٍ وَّهُوَ یَعْلَمُهٗ

۱۵۴۱۔ اس شخص کا گناہ جو جان بوجھ کر ناحق کے لئے لڑے۔

(۲۲۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّهَا اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَ خُصُوْمَةً بِبَابِ حُجْرَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّهٗ يَاْتِيْنِيْ الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَدَقَ فَاَقْضِيَ لَهٗ بِذَالِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ فَلْيَتْرُكْهَا

۱۵۸۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی، انہیں زینب بنت ام سلمہ نے خبر دی اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے کے سامنے جھگڑے کی آواز سنی اور جھگڑا کرنے والوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں اس لئے جب میرے یہاں کوئی جھگڑا لے کر آتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ (فریقین میں سے) ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ فصیح و بلیغ ہو اور میں (اس کی زور تقریر اور مقدمے کو پیش کرنے کے سلسلے میں موزوں ترتیب کی وجہ سے) یہ سمجھ لوں کہ سچ وہی کہہ رہا ہے اور اس طرح اس کے حق میں فیصلہ کردوں۔ اس لئے میں جس شخص کے لئے بھی کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کردوں (غلطی سے) تو دوزخ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے، چاہے تو وہ اسے لے لے ورنہ چھوڑ دے۔

باب ۱۵۴۲. اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

۱۵۴۲۔ جب جھگڑا کیا تو بدزبانی پر اتر آیا۔

(۲۲۸۴) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا اَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْ اَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

۲۲۸۴۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انہیں محمد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں سلیمان نے، انہیں عبداللہ بن مرہ نے، انہیں مسروق نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، چار عادتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں بھی ہوں گی وہ منافق ہوگا یا ان چار عادتوں میں سے اگر کوئی ایک عادت اس میں ہے تو اس میں نفاق کی ایک عادت ہے تا آنکہ اسے ترک کردے۔ (نفاق کی چار عادتیں یہ ہیں) جب بولے تو جھوٹ بولے، جب وعدے کرے تو وعدہ خلافی کرے، جب معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے اور، جب جھگڑے تو بدزبانی پر اتر آئے۔

باب ۱۵۴۳. قِصَاصِ الْمَظْلُوْمِ اِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهٖ وَقَالَ بْنُ سِيْرِيْنَ يُقَاصُّهٗ وَقَرَأَ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ

۱۵۴۳۔ مظلوم کا بدلہ، اگر اسے ظالم کا مال ❶ مل جائے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بدلہ لینا چاہئے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی

❶ احناف نے اس باب میں کہا ہے کہ اگر کسی شخص نے دوسرے کسی شخص کا مال ظلماً لے لیا تو مال کے اصل مالک کو یہ حق ہے کہ اگر وہ بعینہٖ اپنا مال یا اس جنس سے کوئی دوسرا مال، ظالم سے واپس لے سکتا ہے تو واپس لے لے۔ اسے یہ حق نہیں ہے کہ ظالم کا جو مال بھی پائے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح اپنا مال لینے میں بھی ظلم کا طریقہ نہ اختیار کرنا چاہئے۔ لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں تعمیم کی ہے کہ ظالم کا جو مال بھی مل جائے اگر مظلوم اس پر قبضہ کرسکتا ہے تو اسے مال کی مالیت کی مقدار میں اپنے قبضہ میں لے سکتا ہے۔ متاخرین احناف نے امام شافعیؒ کے مسلک کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَاعُوْقِبْتُم بِهٖ

''اگر تم بدلہ لو تو اتنا ہی جتنا تمہیں ستایا گیا ہو۔''

(۲۲۸۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَان اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ ابْنِ رَبِيْعَةَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَاسُفْيٰنَ رَجُلٌ مِّسِيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهٗ عِيَالَنَا فَقَالَ لَاحَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُطْعِمِيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ

۲۲۸۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی ہند رضی اللہ عنہا حاضر خدمت ہوئیں اور عرض کیا، یارسول اللہ! ابوسفیان رضی اللہ عنہ (ان کے شوہر) بخیل ہیں، تو کیا اس میں کوئی حرج ہے، اگر میں ان کے مال میں سے لے کر اپنے عیال کو کھلایا کروں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم دستور کے مطابق ان کے مال سے لے کر کھلاؤ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَّايَقْرُوْنَا فَمَا تَرٰى فِيْهِ فَقَالَ لَنَا اِنْ نَّزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ

۲۲۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے نبی کریم ﷺ نے عرض کیا، آپ ہمیں (مختلف مہمات پر) بھیجتے ہیں اور (بعض اوقات) ہمیں ایسے قبیلے میں قیام کرنا پڑتا ہے کہ وہ ہماری ضیافت بھی نہیں کرتے، آپ کی ایسے مواقع کے لئے کیا ہدایت ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا اگر تمہارا قیام کسی قبیلے میں ہو اور تم سے ایسا برتاؤ کیا جائے جو کسی مہمان کے مناسب ہے تو تمہیں اسے قبول کرنا چاہئے، لیکن ان کی طرف سے اگر اس طرح کی کوئی پیش رفت نہ ہو تو مہمانی کا حق ان سے وصول کر لو۔ ❶

باب ۱۵۴۴. مَاجَآءَ فِي السَّقَآئِفِ وَجَلَسَ النَّبِيُّ

۱۵۴۴۔ چوپال کے متعلق احادیث نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ

❶ مہمانی کا حق، میزبان کی مرضی کے خلاف وصول کرنے کے لئے جو اس حدیث میں ہدایت ہے، اس کے متعلق محدثینؒ نے مختلف توجیہات بیان کی ہیں۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ یہ حکم مخمصہ کی حالت کا ہے۔ بادیہ اور گاؤں کے دور دراز علاقوں میں اگر کوئی مسافر، خصوصاً عرب کے ماحول میں، پہنچتا تو اس کے لئے کھانے پینے کا ذریعہ اہل بادیہ کی میزبانی کے سوا اور کچھ نہیں تھا تو مطلب یہ ہوا کہ اگر ایسا موقعہ ہو اور قبیلے والے ضیافت سے انکار کر دیں، ادھر مجاہد مسافروں کے پاس کوئی سامان نہ ہو تو وہ اپنی جان بچانے کے لئے ان سے کھانا پینا، ان کی مرضی کے خلاف بھی وصول کر سکتے ہیں۔ اس طرح کی رخصتیں اسلام میں مخمصہ کے اوقات میں ہیں۔ دوسری توجیہہ یہ کی گئی ہے کہ ضیافت اہل عرب میں ایک عام عرف و عادت کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس لئے اس عرف کی روشنی میں مجاہدین کو آپ نے ہدایت دی تھی۔ ایک توجیہہ یہ بھی کی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عرب کے بہت سے قبائل سے معاہدہ کیا تھا کہ اگر مسلمانوں کا لشکر ان کے قبیلہ سے گذرے اور ایک دو دن کے لئے ان کے یہاں قیام کرے تو وہ لشکر کی ضیافت کریں۔ یہ معاہدہ حضور اکرم ﷺ کے ان مکاتیب میں موجود ہے جو آپ نے قبائل عرب کے سرداروں کے نام بھیجے تھے اور جن کی تخریج زیلعی نے بھی کی ہے۔ بہر حال مختلف توجیہات اس کی کی گئی ہیں اور علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے عرف و عادت والے جواب کو پسند کیا ہے۔ یعنی عرب کے یہاں خود یہ بات جانی پہچانی تھی کہ گذرنے والے مسافروں کی ضیافت اہل قبیلہ کو ضرور کرنی چاہئے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو عرب کے چٹیل و بے آب و گیاہ میدانوں میں سفر عرب جیسی غریب قوم کے لئے تقریباً ناممکن ہو جاتا اور اسی کے مطابق حضور اکرم ﷺ کا بھی حکم تھا۔ گویا یہ ایک انتظامی ضرورت بھی تھی اور جب دو ایک مسافر اس کے بغیر دور دراز کے سفر نہیں کر سکتے تھے، دستے کس طرح اس کے بغیر سفر کر سکتے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُه، فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ.

بنو ساعدہ کی چوپال (سقیفہ) میں بیٹھے تھے۔

(۲۲۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ وَّاَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَه، عَنْ عُمَرَ قَالَ حِيْنَ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّه، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ اجْتَمَعُوْا فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا فَجِئْنَاهُمْ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ

۲۲۸۷۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، اور انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اپنے نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وفات دی تو انصار بنو ساعدہ کے سقیفہ (چوپال) میں جمع ہوئے۔ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں بھی وہیں لے چلئے، چنانچہ ہم انصار کے یہاں سقیفہ بنو ساعدہ میں پہنچے۔

باب ۱۵۴۵. لَايَمْنَعُ جَارٌ جَارَه، اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَه، فِيْ جِدَارِهٖ

۱۵۴۵۔ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے۔

(۲۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَمْنَعُ جَارٌ جَارَه، اَنْ يُّغْرِزَ خَشَبَه، فِيْ جِدَارِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ

۲۲۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار کو کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں اس سے اعراض کرنے والا پاتا ہوں، بخدا! میں اس حدیث کا تمہارے سامنے برابر اعلان کرتا رہتا ہوں۔

باب ۱۵۴۶. صَبِّ الْخَمْرِ فِى الطَّرِيْقِ

۱۵۴۶۔ راستے میں شراب بہانا۔

(۲۲۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ اَبُوْيَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِيْ مَنْزِلِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُّنَادِيْ اَلَآ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِيْ اَبُوْطَلْحَةَ اخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَّهِيَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا الْاٰيَةَ

۲۲۸۹۔ ہم سے ابویحییٰ محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انہیں عفان نے خبر دی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ ان دنوں فضیخ شراب کا بہت چلن تھا۔ (پھر جونہی شراب کی حرمت پر آیت نازل ہوئی) تو رسول اللہ ﷺ نے ایک منادی کو اس بات کے اعلان کا حکم دیا کہ شراب حرام ہوگئی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ (یہ سنتے ہی) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ باہر لے جاکر شراب بہادو۔ چنانچہ میں نے باہر نکل کر شراب بہادی۔ شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی تو بعض لوگوں نے کہا، معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اس حالت میں قتل کردیئے گئے ہیں کہ شراب ان کے پیٹ میں موجود تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، "وہ لوگ جو

ایمان لائے اور عمل صالح کیا، ان پر ان چیزوں کا کوئی گناہ نہیں ہے جو وہ کھا چکے ہیں۔'' (ان کی حرمت کے نازل ہونے سے پہلے یا زمانہ جاہلیت میں) الآیۃ

باب ۱۵۴۷. اَفْنِيَةِ الدُّوْرِ وَالْجُلُوْسِ فِيْهِمَا وَالْجُلُوْسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَابْتَنٰى اَبُوْبَكْرٍ مَّسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ يُصَلِّىْ فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَآءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَآءُ هُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ

۱۵۴۷۔ گھروں کے سامنے کا حصہ اور اس میں بیٹھنا اور راستے میں بیٹھنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے سامنے ایک مسجد بنائی، جس میں وہ نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔ مشرکوں کی عورتوں اور ان کے بچوں کی وہاں (جب حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھتے یا تلاوت کرتے) بھیڑ لگ جاتی تھی۔ سب بہت محظوظ ہوتے رہتے۔ ان دنوں نبی کریم ﷺ کا قیام مکہ میں تھا۔ (حدیث کسی قدر تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے)۔

(۲۲۹۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْعُمَرَ حَفْصُ ابْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا مَالَنَا بُدٌّ اِنَّمَا هِىَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمُجَالِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهَا قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْىٌ عَنِ الْمُنْكَرِ

۲۲۹۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمر حفص بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم تو وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ وہی ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے کہ جہاں ہم باتیں کرتے ہیں، اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہاں بیٹھنے کی مجبوری ہے تو راستے کو بھی اس کا حق دو۔ صحابہؓ نے پوچھا اور راستے کا حق کیا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (راستے کا حقوق یہ ہیں) نگاہ نیچی رکھنا، ایذا رسانی سے بچنا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کے لئے لوگوں سے کہنا اور بری باتوں سے روکنا۔

باب ۱۵۴۸. الْاٰبَارِ عَلَى الطُّرُقِ اِذَا لَمْ

۱۵۴۸۔ راستوں کے کنویں، جب کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچتی ہو۔

(۲۲۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ بَيْنَا رَجُلٌ لِطَرِيْقٍ اِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَ فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَ الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِىْ كَانَ بَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهٗ مَآءً فَسَقَى الْكَلْبَ فَ فَغَفَرَلَهٗ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِىْ

۲۲۹۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوبکر کے مولیٰ سمی نے، ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک شخص راستے پر چل رہا تھا کہ اسے پیاس لگی، پھر اسے ایک کنواں ملا اور وہ اس کے اندر اتر گیا اور پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو اس کی نظر ایک کتے پر پڑی جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی شدت کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے سوچا کہ اس وقت یہ کتا بھی پیاس کی اتنی ہی شدت میں مبتلا ہے جس میں، میں تھا۔ چنانچہ پھر وہ کنویں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی بھر کر اس نے کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا یہ عمل مقبول ہوا اور اس کی مغفرت

فَقَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ اَجْرٌ

کردی۔ صحابہؓ نے پوچھا، یارسول اللہ! کیا جانوروں کے سلسلے میں بھی اجر ملتا ہے؟ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، ہر جاندار مخلوق کے سلسلے میں اجر ملتا ہے ❶ (کہ اگر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھا تو ثواب اور اگر برا برتاؤ رکھا تو عذاب ہوتا ہے)۔

باب ۱۵۴۹. اِمَاطَةِ الْاَذٰى وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ

۱۵۴۹۔ (راستہ سے) تکلیف دہ چیز کو ہٹادینا۔ ہمام نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹادینا بھی صدقہ ہے۔

باب ۱۵۵۰. الْغُرْفَةِ وَالْعُلِّيَّةِ الْمُشْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمُشْرِفَةِ فِى السُّطُوْحِ وَغَيْرِهَا

۱۵۵۰۔ بالاخانے وغیرہ میں جھروکے اور روشندان بنانا۔

(۲۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَآ اَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ

۲۲۹۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے، ان سے سلمہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ کے ایک ٹیلہ پر چڑھے، پھر فرمایا کیا تم لوگ بھی دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح برس رہے ہیں جیسے بارش برستی ہے۔

(۲۲۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا عَلٰى اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَآ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا فَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهٗ بِالْاِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتّٰى جَآءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَآاَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَآ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاعَجَبِىْ لَكَ يَاابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَآئِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيْثَ يَسُوْقُهٗ فَقَالَ اِنِّىْ كُنْتُ وَجَارٌ لِّىْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِىْ بَنِىْ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِىَ مِنْ عَوَالِى الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا

۲۲۹۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ہمیشہ اس بات کا آرزومند رہتا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضور ﷺ کی ان دو ازواج کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرو کہ تمہارے دل حق سے ہٹ گئے ہیں۔" پھر میں ان کے ساتھ حج کو گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ ہٹے (راستے سے، قضائے حاجت کے لئے) تو میں بھی ان کے ساتھ ایک (پانی کا) برتن لے کر گیا۔ پھر وہ قضائے حاجت کے لئے چلے گئے اور جب واپس آئے تو میں نے ان کے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی ڈالا اور انہوں نے وضو کی۔ پھر میں نے پوچھا یا امیر المومنین، نبی کریم ﷺ کی ازواج میں وہ دو خاتون کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرو۔" انہوں نے فرمایا، ابن عباس تم پر حیرت ہے، عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ عنہما) ہیں وہ! پھر عمر رضی اللہ عنہ میری طرف رخ کر کے پورا

❶ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی ضرورت مند غیر مسلم کی بھی مدد کی جائے تو اس پر اجر ملتا ہے، کیونکہ جاندار کے ضمن میں تو وہ بھی بہر حال آتے ہیں۔

نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّاَنْزِلُ يَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهٗ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْاَمْرِ وَغَيْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَّغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْاَنْصَارِ اِذَاهُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَآءُ هُمْ فَطَفِقَ نِسَآءُ نَا يَاْخُذْنَ مِنْ اَدَبِ نِسَآءِ الْاَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ فَرَاجَعَتْنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَاِنَّ اِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَاَفْزَعَنِيْ فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيْمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ اَيْ حَفْصَةُ اَتُغَاضِبُ اِحْدَاكُنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ اَفَتَاْمَنُ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِيْنَ لَاتَسْتَكْثِرِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيْهِ فِيْ شَيْءٍ وَّلَاتَهْجُرِيْهِ وَّاسْاَلِيْنِيْ مَابَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْضَاَمِنْكِ وَاَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِيْ يَوْمَ نَوْبَتِهٖ فَرَجَعَ عِشَآءً فَضَرَبَ بَابِيْ ضَرْبًا شَدِيْدًا وَّقَالَ اَنَآئِمٌ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ وَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَاهُوَا جَآءَ تْ غَسَّانُ قَالَ لَابَلْ اَعْظَمُ مِنْهُ وَاَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَ هٗ قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ هٰذَا يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَّهٗ فَاعْتَزَلَ فِيْهَا فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا هِيَ تَبْكِيْ

واقعہ بیان کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ بنو امیہ بن زید کے قبیلے میں، جو مدینہ سے متصل تھا میں اپنے ایک پڑوسی کے ساتھ رہتا تھا۔ ہم دونوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری کی باری مقرر کر رکھی تھی۔ ایک دن وہ حاضر ہوتے اور ایک دن میں جب میں حاضری دیتا تو اس دن کی تمام خبریں، احکام وغیرہ لاتا اور جب وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ ہم قریش کے لوگ اپنی عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے، لیکن جب ہم (ہجرت کرکے) انصار کے یہاں آئے تو انہیں دیکھا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب تھیں۔ ہماری عورتوں نے بھی ان کا طریقہ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ میں نے ایک دن اپنی بیوی کو ڈانٹا تو انہوں نے بھی جواب دیا۔ اس کا یہ جواب دینا مجھے ناگوار معلوم ہوا، لیکن انہوں نے کہا کہ میں اگر جواب دیتی ہوں تو تمہیں ناگواری کیوں ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ازواج تک جواب دیتی ہیں۔ اور بعض ازواج تو حضور اکرم ﷺ سے پورے دن اور پوری رات خفا رہتی ہیں۔ اس بات سے میں بہت گھبرایا اور میں نے کہا ازواج میں جس نے بھی ایسا کیا ہوگا وہ تو بڑے نقصان اور خسارہ میں ہوں گی۔ اس کے بعد میں نے کپڑے پہنے اور حفصہ (رضی اللہ عنہا، عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور ام المومنین) کے پاس پہنچا اور کہا، اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی نبی کریم ﷺ سے پورے دن رات تک غصہ رہتی ہیں۔ انہوں نے کہا، ہاں۔ میں بول اٹھا کہ پھر تو وہ تباہی اور نقصان میں رہیں۔ کیا تمہیں اس سے امن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی خفگی کی وجہ سے (تم پر) غصہ ہو جائے اور تم ہلاک ہو جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ چیزوں کا مطالبہ ہرگز نہ کیا کرو، نہ کسی معاملہ میں آپ ﷺ کی کسی بات کا جواب دو اور نہ آپ ﷺ پر خفگی کا اظہار ہونے دو، البتہ جس چیز کی تمہیں ضرورت ہو وہ مجھ سے مانگ لیا کرو۔ کسی خود فریبی میں نہ مبتلا رہنا، تمہاری یہ پڑوسن تم سے زیادہ جمیل اور نظیف ہے اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ پیاری اور محبوب بھی ہیں۔ آپ کی مراد عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی۔ ادھر یہ چرچا ہو رہا تھا کہ غسان کے فوجی ہم پر حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ میرے پڑوسی ایک دن اپنی باری پر مدینہ گئے ہوئے تھے، پھر واپس عشاء کے وقت ہوئے۔ آکر میرا دروازہ انہوں نے بڑی زور سے کھٹکھٹایا۔ اور کہا، کیا سو گئے ہیں؟ میں بہت گھبرایا ہوا باہر آیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک بہت بڑا حادثہ پیش آ گیا۔ میں نے

قُلْتُ مَايُبْكِيكِ اَوَلَمْ اَكُنْ حَذَّرْتُكِ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَآاَدْرِىْ هُوَ ذَافِى الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنبَرَ فَاِذَا حَوْلَه، رَهْطٌ يَّبْكِىْ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِىْ مَآ اَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِىْ هُوَ فِيْهَا فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَّه، اَسْوَدَ اِسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ذَكَرْتُكَ لَه، فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَالْمِنبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِىْ مَآ اَجِدُ فَجِئْتُ فَذَكَرَ مِثْلَه، فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِىْ مَآاَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَه، فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا فَاِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِىْ قَالَ اَذِنَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَّيْسَ بَيْنَه، وَبَيْنَه، فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئٌ عَلٰى وَسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ طَلَّقْتَ نِسَآءَ كَ فَرَفَعَ بَصَرَه، اِلَىَّ فَقَالَ لَاثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ اَسْتَاْنِسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِىْ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَّغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَآؤُهُمْ فَذَكَرَه، فَتَبَسَّمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْرَاَيْتَنِىْ وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَايَغُرَّنَّكِ اِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِىَ اَوْضَاَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِىْ فِىْ بَيْتِهٖ فَوَاللّٰهِ مَارَاَيْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ اَهَبَةٍ ثَلٰثَةٍ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَاُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَايَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَوَفِىْ شَكٍّ اَنْتَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ

پوچھا کیا ہوا؟ کیا غسان کا لشکر آ گیا۔ انہوں نے کہا نہیں بلکہ اس سے بھی بڑا حادثہ ہوا اور سنگین! رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حفصہ تو تباہ و برباد ہوگئی۔ مجھے تو پہلے ہی کھٹکا تھا کہ کہیں ایسا ہو نہ جائے۔ (عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ (نماز پڑھتے ہی) آنحضور ﷺ اپنے بالا خانے میں تشریف لے گئے اور وہیں تنہائی اختیار کر لی۔ میں حفصہ کے یہاں گیا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا رو کیوں رہی ہو؟ کیا پہلے ہی میں نے تمہیں متنبہ نہیں کر دیا تھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے تم سب کو طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے کچھ معلوم نہیں۔ آپ ﷺ بالا خانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ پھر میں باہر نکلا اور منبر کے پاس آیا۔ وہاں کچھ لوگ موجود تھے اور بعض رو بھی رہے تھے۔ تھوڑی دیر تو میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا، لیکن میرا اخلجان مجھ پر غالب آ گیا اور میں اس بالا خانے کے پاس پہنچا جس میں حضور اکرم ﷺ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کے ایک سیاہ غلام سے کہا (کہ حضور اکرم ﷺ سے کہو) کہ عمر اجازت چاہتا ہے۔ وہ غلام اندر گیا اور حضور اکرم ﷺ سے گفتگو کر کے واپس آیا اور کہا کہ میں نے آپ کی بات پہنچادی تھی لیکن آنحضور ﷺ نے سکوت فرمایا۔ چنانچہ میں واپس آ کر انہیں لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا اخلجان مجھ پر غالب آیا اور میں دوبارہ آیا اور اس مرتبہ بھی وہی پیش آیا۔ میں پھر آ کر انہیں لوگوں میں بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھے۔ لیکن اس مرتبہ پھر مجھ سے نہیں رہا گیا اور میں نے غلام سے آ کر کہا کہ عمر کے لئے اجازت چاہو اور بات جوں کی توں رہی لیکن میں واپس ہو رہا تھا کہ غلام نے مجھ کو پکارا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، جس پر کوئی بستر بھی نہیں تھا۔ اس لئے چٹائی کے ابھرے ہوئے حصوں کا نشان آپ ﷺ کے پہلو میں پڑ گیا تھا۔ آپ ﷺ اس وقت ایک ایسے تکئے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کی، کیا آنحضور ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے نگاہ میری طرف کر کے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے آپ کے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کی

الدُّنْیَا فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْلِیْ فَاعْتَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجَلِ ذٰلِکَ الْحَدِیْثِ حِیْنَ اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلٰی عَآئِشَةَ وَکَانَ قَدْ قَالَ مَآ اَنَا بِدَاخِلٍ عَلَیْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجَدَتِهٖ عَلَیْهِنَّ حِیْنَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ دَخَلَ عَلٰی عَآئِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَآئِشَةُ اِنَّکَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّاتَدْخُلَ عَلَیْنَا شَهْرًا وَّاِنَّا اَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَةً اَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَکَانَ ذٰلِکَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاُنْزِلَتْ اٰیَةُ التَّخْیِیْرِ فَبَدَأَبِیْ اَوَّلَ اِمْرَاَةٍ فَقَالَ اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَّکِ اَمْرًا وَّلَا عَلَیْکِ اَنْ لَّاتَعْجَلِیْ حَتّٰی تَسْتَامِرِیْ اَبَوَیْکِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ یَکُوْنَا یَاْمُرَانِیْ بِفِرَاقِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِلٰی قَوْلِهٖ عَظِیْمًا قُلْتُ اَفِیْ هٰذَا اَسْتَامِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ خَیَّرَ نِسَآءَهٗ فَقُلْنَ مِثْلَ مَاقَالَتْ عَآئِشَةُ

اور کہنے لگا، اب بھی میں کھڑا ہی تھا۔ یارسول اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ہم قریش کے لوگ اپنی بیویوں پر غالب رہتے تھے، لیکن جب ہم ایک ایسی قوم میں آ گئے جن کی عورتیں ان پر غالب تھیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل ذکر کی (کہ کس طرح ہماری بیویوں نے بھی مدینہ کی عورتوں کا اثر لیا) اس بات پر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔ پھر میں نے کہا میں ابھی حفصہ کے یہاں بھی گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ کہیں کسی خود فریبی میں نہ مبتلا رہنا۔ یہ تمہاری پڑوسن تم سے زیادہ جمیل و نظیف ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب بھی! آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کرر ہے تھے۔ اس بات پر حضور اکرم ﷺ دوبارہ مسکرا دیئے۔ جب میں نے آپ کو مسکراتے دیکھا تو (آپ کے پاس) بیٹھ گیا اور آپ کے گھر میں چاروں طرف دیکھنے۔ بخدا سوا تین کھالوں کے اور کوئی چیز وہاں نظر نہیں آئی۔ میں نے کہا، یارسول اللہ! آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کی امت کے حالات میں کشادگی پیدا کر دے۔ فارس اور روم کے لوگ تو فراخی کے ساتھ رہتے ہیں، دنیا انہیں خوب ملی ہوئی ہے، حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ حضور اکرم ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابن خطاب! کیا تمہیں کچھ شبہ ہے؟ یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ان کے اچھے اعمال (جو معاملات کی حدود کرتے ہیں کی جزاء) اسی دنیا میں دے دی گئی ہے۔ (یہ سن کر) میں بول اٹھا، یارسول اللہ ﷺ! میرے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کیجئے (کہ میں نے ایک غلط مطالبہ آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا تھا) تو نبی کریم ﷺ نے (اپنی ازواج) سے اس بات پر علیحدگی اختیار کر لی تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے پوشیدہ بات کہہ دی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس انتہائی خفگی کی وجہ سے جو (اس طرح کے واقعات پر) آپ ﷺ کی ہوئی تھی، فرمایا تھا کہ میں اب ان کے پاس ایک مہینے تک نہیں جاؤں گا۔ اور یہی وہ موقعہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو متنبہ کیا تھا۔ پھر جب انتیس دن گذر گئے تو حضور اکرم ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے۔ اور انہیں کے یہاں سے ابتداء کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ نے تو عہد کیا تھا کہ ہمارے یہاں ایک مہینے تک نہیں تشریف لائیں گے اور آج بھی انتیس کی صبح ہے، میں تو دن گن رہی تھی! نبی کریم ﷺ نے فرمایا (تمہیں معلوم نہیں ہے) یہ مہینہ

انتیس دن کا ہے اور وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر وہ آیت نازل ہوئی جس میں (ازواج کو) اختیار دیا گیا تھا۔ اس کی بھی ابتداء آپ نے مجھی سے کی اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں (جس کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے) اور یہ ضروری نہیں کہ جواب فوراً دو بلکہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لینا (اور مشورہ کے بعد اطمینان سے جواب دینا) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کو یہ معلوم تھا کہ میرے والدین کبھی آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''اے نبی اپنی ازواج سے کہہ دیجئے، خداوند تعالیٰ کے قول عظیماً تک۔'' میں نے عرض کیا، کیا اب اس معاملے میں بھی والدین سے مشورہ کرنا چاہوں گی! اس میں تو کسی شبہ کی گنجائش ہی نہ ہونی چاہئے کہ میں اللہ، اللہ کے رسول اور دار آخرت کو پسند کرتی ہوں اس کے بعد آنحضور ﷺ نے اپنی دوسری ازواج کو بھی اختیار دیا اور انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا دے چکی تھیں۔ (حدیث آئندہ بھی آئے گی اور جو مباحث یہاں چھوڑ دیئے گئے ہیں وہ اپنے اپنے موقعہ پر آئیں گے۔ ❶

(۲۲۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا

۲۲۹۴۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے فزاری نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے ایک مہینہ تک لئے ایلاء کیا

❶ تمام ازواج کی باری مقرر تھی اور اسی کے مطابق حضور اکرم ﷺ ان کے پاس جایا کرتے تھے۔ باری تھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور انہیں کے گھر آپ کا اس دن قیام تھا لیکن اتفاق سے کسی وجہ سے آپ ﷺ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو وہاں دیکھ لیا اور آخر عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دیا کہ باری آپ کی ہے اور حضور اکرم ﷺ ماریہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس پر بڑا غصہ آیا، اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے عہد کر لیا تھا کہ ایک مہینہ تک ازواج مطہرات سے علیحدہ رہیں گے اور اس عرصہ میں ان کے پاس نہیں جائیں گے۔ اس پر صحابہؓ میں بہت تشویش پھیلی اور ازواج مطہرات اور ان کے عزیز و اقارب تک ہی بات نہیں رہی بلکہ تمام صحابہؓ اس فیصلے پر بہت پریشان ہو گئے۔ حضور اکرم ﷺ کے اس عہد کی تعبیر احادیث میں ''ایلاء'' کے لفظ سے آتی ہے اور یہ بہت مشہور واقعہ ہے۔ اس سے پہلے بخاری میں بھی اس کا ذکر آ چکا ہے۔ ایلاء کے اسباب احادیث میں مختلف آئے ہیں۔ ایک تو وہی جو اس حدیث میں ذکر ہے۔ بعض روایتوں میں اس کا سبب ازواج مطہرات کا وہ مطالبہ بیان ہوا ہے کہ اخراجات انہیں ضرورت سے کم ملتے تھے، تنگی رہتی تھی اور اس لئے تمام ازواج نے حضور اکرم ﷺ سے کہا تھا کہ انہیں اخراجات زیادہ ملنے چاہئیں۔ بعض روایتوں میں شہد کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اصل میں یہ تمام واقعات پے در پے پیش آئے اور ان سب سے متاثر ہو کر حضور اکرم ﷺ نے ایلا کیا تھا تاکہ ازواج کو تنبیہ ہو جائے۔ ازواج مطہرات سب کچھ ہونے کے بعد پھر بھی انسان تھیں، اس لئے کبھی سوکن کی رقابت میں، کبھی کسی دوسرے انسانی جذبہ سے متاثر ہو کر اس طرح کے اقدامات کر جایا کرتی تھیں جن سے حضور اکرم ﷺ کو تکلیف ہوتی تھی، اس باب میں اس حدیث کو اس لئے ذکر کیا ہے کہ اس میں بالاخانے کا ذکر ہے۔ جس میں حضور اکرم ﷺ نے عزلت اختیار کی تھی۔

وَكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُه، فَجَلَسَ فِيْ عُلِّيَّةٍ لَه، فَجَآءَ عُمَرُ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَآءَ كَ قَالَ لَاوَلٰكِنِّيْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰى نِسَآئِهٖ

تھا اور (ایلاء کے واقعہ سے پہلے ۵ ھ میں آپ ﷺ کے قدم مبارک میں موچ آ گئی تھی اور آپ ﷺ اپنے بالا خانے میں قیام پذیر ہوئے تھے۔ (ایلاء کے موقعہ پر) عمر رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، البتہ ایک مہینے کے لئے میں نے ان سے ایلاء کرلیا ہے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ انتیس دن تک ازواج کے پاس نہیں گئے (اور انتیس تاریخ کو ہی چاند ہو گیا تھا) اس لئے آپ ﷺ بالا خانے سے اترے اور ازواج کے پاس آ گئے۔ ❶

باب ۱۵۵۱ . مَنْ عَقَلَ بَعِيْرَه، عَلَى الْبَلَاطِ اَوْبَابِ الْمَسْجِدِ

۱۵۵۱۔ جس نے اپنا اونٹ ''بلاط'' ❷ یا مسجد کے دروازے پر باندھا۔

(۲۲۹۵) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْعُقَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوالْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ اِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيْفُ بِالْجَمَلِ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ

۲۲۹۵۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالمتوکل ناجی نے حدیث بیان کی کہ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بیان کیا کہ (رسول اللہ ﷺ کو اونٹ دینے جب وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو) آنحضور ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ (انہوں نے بیان کیا) اس لئے میں مسجد کے اندر چلا گیا۔ البتہ اونٹ بلاط کے ایک کنارے باندھ دیا۔ حضور اکرم ﷺ سے میں نے عرض کیا کہ یہ آنحضور ﷺ کا اونٹ حاضر ہے۔ آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے چاروں طرف ٹہلنے لگے۔ پھر فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تمہارے ہیں۔ (حدیث تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے)

باب ۱۵۵۲ . الْوُقُوْفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

۱۵۵۲۔ کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا۔

---

❶ اس سے پہلے ایک نوٹ میں ہم نے اس کی وضاحت کر دی تھی کہ گھوڑے سے گر کر قدم مبارک میں موچ آنے کے واقعے اور ایلاء کے واقعے میں زمانے کا فرق ہے۔ ایلاء کا واقعہ ۹ ھ میں پیش آیا تھا، جب کہ گھوڑے سے گرنے کا واقعہ ۵ ھ میں پیش آیا، لیکن چونکہ دونوں مرتبہ آپ بالا خانے میں عزلت گزیں ہو گئے تھے اس لئے راوی بعض اوقات دونوں کو اس طرح ایک ساتھ ذکر کرتے ہیں گویا دونوں واقعے ایک ساتھ پیش آئے ہوں۔ اس روایت میں بھی ایسا ہی ہوا ہے اور اسی طرح کی روایات سے حافظ ابن حجر جیسے حافظ حدیث اور جبال علم نے بھی یہی رائے ظاہر کر دی کہ دونوں واقعے ایک ہی سن اور ایک وقت کے ہیں۔ آپ اس سے پہلے والی روایت نمبر ۲۲۹۳ کا وہ حصہ پھر دوبارہ پڑھئے جس میں اس کی تصریح ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایلاء کے موقعہ پر فجر کی نماز پڑھی، جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے اور پھر آپ بالا خانے پر تشریف لے گئے۔ دوسری طرف جب آپ سواری سے گرے تھے تو آپ بالا خانے میں فرض نماز بھی بیٹھ کر ادا کرتے تھے، مسجد میں آنے کا تو سوال ہی کیا تھا۔ روایت کی اس تصریح سے بھی دونوں واقعات کا مختلف ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یوں بھی دونوں واقعات میں تقریباً چار سال کا فصل ہے۔ ❷ مسجد نبوی سے بازار تک پتھر بچھے ہوئے تھے جسے بلاط کہتے تھے۔ مسجد کا دروازہ ایسی جگہ ہے جو کسی کی ملکیت نہیں۔ اس لئے وہاں کوئی جانور باندھنا ایک ایسی زمین سے انتفاع ہوا جو کسی کی بھی ملکیت میں نہیں ہے۔

(۲۲۹۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ لَقَدْ اَتَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَآئِمًا

۲۲۹۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، یا یہ کہا کہ نبی کریم ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا (کھڑے ہو کر پیشاب آپ ﷺ نے بیماری اور عذر کی وجہ سے کیا تھا)۔

باب ۱۵۵۳ . مَنْ اَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِى النَّاسَ فِى الطَّرِيْقِ فَرَمٰى بِهٖ

۱۵۵۳۔ جس نے شاخ یا کوئی اور تکلیف دہ چیز راستے سے ہٹائی۔

(۲۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَىٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِىْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَذَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ

۲۲۹۷۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں سمی نے، انہیں ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک شخص راستے پر چل رہا تھا کہ اسے کانٹے کی ایک شاخ پڑی ہوئی ملی، اس نے اسے اٹھالیا (راستے سے ہٹادیا) تو اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کیا اور اس کی مغفرت کردی۔

باب ۱۵۵۴ . اِذَا اخْتَلَفُوْا فِى الطَّرِيْقِ الْمِيْتَآءِ وَهِىَ الرَّحْبَةُ تَكُوْنُ بَيْنَ الطَّرِيْقِ ثُمَّ يُرِيْدُ اَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فَتَرَكَ مِنْهَا لِلطَّرِيْقِ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ

۱۵۵۴۔ راستے پر ایک ایسی وسیع جگہ کے بارے میں جو عام گذرگاہ کی حیثیت رکھتی ہو، جب شرکاء کا اختلاف ہو اور اس کے مالک وہاں عمارت بنانا چاہیں تو (نئے) راستے کے لئے سات گز زمین چھوڑ دیں۔

(۲۲۹۸) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيْتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرُوْا فِى الطَّرِيْقِ بِسَبْعَةِ اَذْرُعٍ

۲۲۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر بن خریت نے اور ان سے عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا تھا کہ جب راستے (کی زمین) کے بارے میں جھگڑا ہو جائے تو سات گز چھوڑ دینا چاہئے (اور کوئی عمارت وغیرہ اتنا حصہ چھوڑ کر بنانی چاہئے۔)

باب ۱۵۵۵ . النُّهْبٰى بِغَيْرِ اِذْنِ صَاحِبِهٖ وَقَالَ عُبَادَةُ بَايَعْنَا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّا نَنْتَهِبَ

۱۵۵۵۔ مالک کی اجازت کے بغیر مال اٹھالینا۔ عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کی بیعت کی تھی کہ غارت گری نہیں کریں گے۔

(۲۲۹۹) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِىُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَالْاَنْصَارِىَّ وَهُوَ جَدُّهٗ اَبُوْ اُمِّهٖ قَالَ نَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ

۲۲۹۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا جو عدی بن ثابت کے نانا تھے، کہ نبی کریم ﷺ نے غارت گری اور مثلہ سے منع کیا تھا۔

(۲۳۰۰) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ

۲۳۰۰۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن

بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَزْنِی الزَّانِیُ حِيْنَ يَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَايَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَنْتَهِبُ نَهْبَةً يَّرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّعَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا النُّهْبَةَ

شہاب نے، ان سے ابوبکر بن عبدالرحمان نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، زانی، مومن رہتے ہوئے زنا نہیں کرسکتا، شراب خور، مومن رہتے ہوئی شراب نہیں پی سکتا، چور مومن رہتے ہوئے چوری نہیں کرسکتا اور کوئی شخص مومن رہتے ہوئے لوٹ مار اور غارت گری نہیں کرسکتا کہ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھی ہوئی ہوں اور وہ لوٹ رہا ہو ۔ سعید اور ابوسلمہ کی بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ نبی کریم ﷺ اسی طرح روایت ہے۔ البتہ ان کی روایت میں لوٹ کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب ۱۵۵۶ ۔ كَسْرِالصَّلِيْبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِيْرِ

۱۵۵۶۔ صلیب توڑ دی جائے گی اور خنزیر مار ڈالے جائیں گے۔

(۲۳۰۱) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُالصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَايَقْبَلَهٗ اَحَدٌ

۲۳۰۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سعید بن میسب نے خبر دی، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) کا نزول ایک عدل گستر حکمران کی حیثیت سے تم میں نہ ہوگا۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے۔ سوروں کو قتل کردیں گے اور جزیہ قبول نہیں کریں گے (اس دور میں) مال و دولت کی اتنی بہتات ہوجائے گی کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ (یعنی زکوٰۃ وغیرہ کا مال اگر دیا جائے)۔

باب ۱۵۵۷ ۔ هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِیْ فِيْهَا الْخَمْرُ اَوْتُخَرَّقُ الزِّقَاقُ فَاِنْ كَسَرَ صَنَمًا اَوْصَلِيْبًا اَوْطُنْبُوْرًا اَوْمَا لَايُنْتَفَعُ بِخَشَبِهٖ وَاُتِیَ شُرَيْحٌ فِیْ طُنْبُوْرٍ كُسِرَ فَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَیْءٍ

۱۵۵۷۔ کیا ایسا مٹکا توڑا جاسکتا ہے یا ایسی مشک پھاڑی جاسکتی ہے جس میں شراب ہو؟ اگر کسی شخص نے بت، صلیب، ستار یا کوئی بھی اس طرح کی چیز جس کی لکڑی سے کوئی فائدہ نہیں حاصل ہورہا تھا، توڑ دی۔ شریح رحمۃ اللہ علیہ کی عدالت میں ایک ستار لایا گیا، جسے کسی نے توڑ دیا تھا تو انہوں نے اس کا کوئی بدلہ نہیں دلوایا۔ [1]

(۲۳۰۲) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی نِيْرَانًا تُوْقَدُ يَوْمَ

۲۳۰۲۔ ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر دیکھا کہ آگ جلائی جارہی ہے۔ آپ نے

---

[1] اس باب میں بڑی تفصیلات ہیں۔ اسلامی سلطنت میں غیر مسلم بھی رہتے ہیں، جنہیں اپنے مذہبی عقائد کے باب میں اسلام نے پوری آزادی دی ہے۔ اس لئے ان کے معاملات میں اس طرح کی مداخلت کا، عام حالات میں کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حنفی فقہ میں ہے کہ اگر محتسب جو اسلام کے مبادی واحکام کا عالم ہوتا ہے اور جس کے ذمے عام لوگوں کے حالات ورجحانات کی دیکھ بھال ہوتی ہے، کے حکم سے ایسا کیا تو توڑنے والے پر کوئی جرمانہ نہیں، ورنہ اس چیز کی اصل مالیت کا تاوان دینا پڑے گا۔ البتہ اس کی صفت پر جو کچھ لاگت آئی ہوگی اس پر کچھ وصول نہیں کیا جائے گا۔

خَیبَرَ قَالَ عَلٰی مَاتُوْقَدُ هٰذِهِ النِّیْرَانُ قَالُوْا عَلَی الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ قَالَ اَکْسِرُوْهَا وَاَهْرِیْقُوْهَا قَالُوْآ اَلَانُهْرِیْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اغْسِلُوْا

پوچھا، یہ آگ کس لئے جلائی جارہی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ گدھے (کا گوشت پکانے کے لئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ برتن (جس میں گدھے کا گوشت ہو) توڑ دو اور گوشت پھینک دو۔ اس پر صحابہؓ بولے ایسا کیوں نہ کرلیں کہ گوشت تو پھینک دیں اور برتن دھولیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (ٹھیک ہے) برتن دھولو (اور توڑو مت)۔

(۲۳۰۳) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَ الْکَعْبَةِ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ یَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِیْ یَدِهٖ وَجَعَلَ یَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الْاٰیَة

۲۳۰۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے ابومعمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے (فتح مکہ کے موقعہ پر) تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، جس سے آپ ان بتوں پر مارنے لگے اور فرمانے لگے کہ "حق آ گیا اور باطل نے راہ فرار اختیار کی" آخر آیت تک۔

(۲۳۰۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ الْقَاسِمِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا کَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلٰی سَهْوَةٍ لَّهَا سِتْرًا فِیْهِ تَمَاثِیْلُ فَهَتَکَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَیْنِ فَکَانَتَا فِی الْبَیْتِ یَجْلِسُ عَلَیْهِمَا

۲۳۰۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے اپنے حجرے کے سامنے ایک پردہ لٹکا دیا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں، نبی کریم ﷺ نے (جب دیکھا تو) اسے اتار کر پھاڑ ڈالا۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) پھر میں نے اس پردے سے دو گدے بنا ڈالے۔ وہ دونوں گدے گھر میں رہتے تھے اور نبی کریم ﷺ ان پر بیٹھا کرتے تھے۔

باب ۱۵۵۸ . مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ

۱۵۵۸۔ جس نے اپنے مال کی حفاظت کے لئے قتال کیا۔

(۲۳۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ هُوَا بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوالْاَسْوَدِ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ

۲۳۰۵۔ ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے جو ابوایوب کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کردیا گیا وہ شہید ہے۔

باب ۱۵۵۹ . اِذَا کَسَرَ قَصْعَةً اَوْ شَیْئًا لِغَیْرِهٖ

۱۵۵۹۔ جب کسی شخص نے کسی دوسرے کا پیالہ یا کوئی چیز توڑ دی ہو؟

(۲۳۰۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

۲۳۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيْهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوْا وَحَبَسَ الرَّسُوْلَ وَالْقَصْعَةَ حَتّٰى فَرَغُوْا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُوْرَةَ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کریم ﷺ، ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ امہات المومنین میں سے ایک نے وہیں آپ کے لئے خادم کے ہاتھ ایک پیالہ یعنی کچھ کھانے کی چیز بھجوائی۔ (جن ام المومنین کے گھر آپ ﷺ تشریف رکھتے تھے انہیں اپنی سوکن کی اس بات پر غصہ آ گیا اور) انہوں نے ایک ہاتھ اس پیالہ پر مارا اور پیالہ (گر کر) ٹوٹ گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے پیالے کو جوڑا اور جو کھانے کی چیز تھی اسے اس میں دوبارہ رکھ کر فرمایا کہ کھاؤ۔ آنحضور ﷺ نے پیالہ لانے والے (خادم) کو روک لیا اور وہ پیالہ بھی نہیں بھیجا بلکہ جب (کھانے سے) سب فارغ ہوئے تو دوسرا اچھا پیالہ بھجوادیا اور جو ٹوٹ گیا تھا اسے نہیں بھجوایا۔ ابن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

باب ۱۵۶۰ . اِذَا هَدَمَ حَائِطًا فَلْيَبْنِ مِثْلَهٗ

۱۵۶۰۔ اگر کسی کی دیوار گرادی تو ویسی ہی بنوانی چاہئے۔

(۲۳۰۷) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ فِىْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ يُقَالُ لَهٗ جُرَيْجٌ يُصَلِّىْ فَجَآءَتْهُ اُمُّهٗ فَدَعَتْهُ فَاَبٰى اَنْ يُّجِيْبَهَا فَقَالَ اُجِيْبُهَآ اَوْ اُصَلِّىْ ثُمَّ اَتَتْهُ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَاتُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهٗ وُجُوْهَ الْمُوْمِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِىْ صَوْمَعَتِهٖ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ لَاَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا فَتَعَرَّضَتْ لَهٗ فَكَلَّمَتْهُ فَاَبٰى فَاَتَتْ رَاعِيًا فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَّفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ وَكَسَرُوْا صَوْمَعَتَهٗ فَاَنْزَلُوْهُ وَسَبُّوْهُ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ اَبُوْكَ يَاغُلَامُ قَالَ الرَّاعِىْ قَالُوْا نَبْنِىْ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَآ اِلَّا مِنْ طِيْنٍ

۲۳۰۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بنی اسرائیل میں ایک صاحب تھے، جن کا نام جریج تھا۔ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی والدہ آئیں اور انہیں پکارا۔ انہوں نے جواب نہیں دیا، سوچتے رہے کہ جواب دوں یا نماز پڑھوں، (کیونکہ جواب دیتے تو نماز ٹوٹتی ہے) پھر وہ دوبارہ آئیں اور (غصے میں) بددعا کر گئیں، "اے اللہ! اسے موت نہ آئے جب تک کسی فاحشہ کا منہ نہ دیکھ لے۔" جریج اپنے عبادت خانے میں رہتے تھے۔ ایک عورت نے (جو جریج کے عبادت خانے کے پاس اپنے مویشی چرایا کرتی تھی اور فاحشہ تھی) کہا کہ جریج کو بتلا کئے بغیر نہ رہوں گی۔ چنانچہ وہ ان کے سامنے آئی اور گفتگو کرنی چاہی۔ لیکن انہوں نے اعراض کیا، پھر وہ ایک چرواہے کے یہاں گئی اور اپنے جسم کو اس کے قابو میں دے دیا۔ آخر لڑکا پیدا ہوا اور اس نے الزام تراشی کی کہ یہ جریج کا لڑکا ہے۔ قوم کے لوگ جریج کے پاس آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا۔ انہیں باہر نکالا اور گالیاں دیں، لیکن جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھ کر اس لڑکے کے پاس آئے۔ انہوں نے اس سے پوچھا، بچے تمہارا باپ کون ہے؟ نوزائیدہ بچہ (خدا کے حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا (قوم خوش ہوگئی

اور) کہا کہ ہم آپ کے لئے سونے کا عبادت خانہ بنائیں گے۔ لیکن جریج نے کہا میرا گھر تو مٹی ہی سے بنے گا۔ (حدیث تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے)۔

باب ۱۵۶۱۔ الشِّرْكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوْضِ وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يُكَالُ وَيُوْزَنُ مُجَازَفَةً اَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً لِمَا لَمْ يَرَ الْمُسْلِمُوْنَ فِي النَّهْدِ بَاْسًا اَنْ يَّاْكُلَ هٰذَا بَعْضًا وَّهٰذَا بَعْضًا وَّكَذٰلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقِرَانُ فِي التَّمْرِ

۱۵۶۱۔ کھانے زادراہ اور سامنے میں شرکت جو چیزیں ناپی یا تولی جاتی ہیں، انہیں تخمینے سے مٹھی بھر بھر کر، اس طرح تقسیم کیا جا سکے گا؟ مسلمانوں نے اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیا کہ مشترک زاد سفر (کی مختلف چیزوں میں سے) کوئی ایک چیز کھالے اور دوسرا دوسری، یہی صورت سونے اور چاندی کے تخمینے میں، اور کئی کھجور ایک ساتھ کھانے میں بھی چل سکتی ہے۔

(۲۳۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّاَنَا فِيْهِمْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَنِيَ الزَّادُ فَاَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِاَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيْبُنَا اِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ وَمَا تُغْنِيْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَنِيَتْ قَالَ ثُمَّ انْتَهَيْنَا اِلَى الْبَحْرِ فَاِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَاَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنُصِبَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا

۲۳۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں وہب بن کیسان نے اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ساحل بحر کی طرف ایک لشکر بھیجا، اور اس کا امیر ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ فوجیوں کی تعداد تین سو تھی اور میں بھی ان میں شریک تھا۔ ہم نکلے، ابھی راستے ہی میں تھے کہ زاد سفر ختم ہو گیا۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ تمام فوجی اپنے توشے (جو کچھ بھی باقی رہ گئے ہوں) ایک جگہ جمع کریں۔ سب کچھ جمع کرنے کے بعد کل دو تھیلے ہو سکے اور روزانہ ہمیں اسی میں سے تھوڑی تھوڑی مقدار کھانے کے لئے ملنے لگی۔ جب (اس کا بھی اکثر حصہ) ختم ہو گیا تو ہمیں صرف ایک ایک کھجور ملتی تھی۔ میں (وہب بن کیسان) نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بھلا ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی قدر ہمیں اس وقت محسوس ہوئی جب وہ بھی ختم ہو گئی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ آخر ہم ساحل سمندر تک پہنچ گئے۔ اتفاق سے سمندر میں ہمیں ایک ایسی مچھلی مل گئی جو (اپنے طول و عرض میں) پہاڑی کی طرح معلوم ہوتی تھی۔ سارا لشکر اس مچھلی کو آٹھ دن تک کھاتا رہا۔ پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی دونوں پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا، اس کے بعد اونٹوں کو چلنے کا حکم دیا اور وہ ان پسلیوں کے نیچے سے ہو کر گذرے۔ لیکن (اتنی اٹھی ہوئی تھیں کہ) انہیں چھو نہ سکے۔

(۲۳۰۹) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَفَّتْ اَزْوَادُ الْقَوْمِ وَاَمْلَقُوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ اِبِلِهِمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ

۲۳۰۹۔ ہم سے بشر بن مرحوم نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں کے توشے ختم ہو گئے اور فقر و محتاجی آ گئی تو لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنے اونٹوں کو

فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَابَقَآؤُكُمْ بَعْدَ اِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَابَقَاؤُهُمْ بَعْدَ اِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِى النَّاسِ فَيَاتُوْنَ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطَعٌ وَّجَعَلُوْهُ عَلَى النِّطَعِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِاَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ذبح کرنے کی اجازت لینے (تاکہ انہیں کے گوشت سے پیٹ بھر سکیں) حضور اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ لیکن راستے میں عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات ان سے ہوگئی تو انہیں بھی ان لوگوں نے اطلاع دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اونٹوں کے بعد پھر باقی کیا رہ جائے گا (اگر انہیں بھی ذبح کردیا گیا تو دشواریاں اور بڑھ جائیں گی) چنانچہ آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ یارسول اللہ! اگر انہوں نے اونٹ بھی ذبح کر لئے تو پھر باقی کیا رہ جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا تم لوگوں میں اعلان کردو کہ ان کے پاس جو کچھ توشے بچ رہے ہیں وہ لے کر یہاں آجائیں۔ اس کے لئے ایک چمڑے کا دسترخوان بچھادیا اور لوگوں نے توشے اسی دسترخوان پر لاکر رکھ دیئے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اٹھے اور اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ اب آپ نے پھر لوگوں کو اپنے اپنے برتنوں کے ساتھ بلایا اور سب نے دونوں ہاتھوں سے توشے اپنے برتنوں میں بھر لئے۔ سب لوگ بھر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

(۲۳۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّىْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُوْرًا فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ فَنَاكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

۲۳۱۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالنجاشی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ کر اونٹ ذبح کرتے، انہیں دس حصوں میں تقسیم کرتے اور پھر سورج غرب ہونے سے پہلے ہی اس کا پکا ہوا گوشت بھی کھالیتے۔

(۲۳۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَآ اَرْمَلُوْا فِى الْغَزْوِ اَوْقَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَاكَانَ عِنْدَهُمْ فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِىْ اِنَآءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّىْ وَاَنَا مِنْهُمْ

۲۳۱۱۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قبیلہ اشعر کے لوگوں کا جب غزوات کے موقعہ پر توشہ کم ہوجاتا ہے یا مدینہ (کے قیام) میں ان کے بال بچوں کے لئے کھانے کی کمی ہوجاتی ہے تو جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا ہے وہ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں، پھر آپس میں ایک برتن سے برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں، پس وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

باب ۱۵۶۲ . مَاكَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ

۱۵۶۲۔ دو شریک آپس میں صدقہ کی تقسیم اپنے حصوں کے مطابق

بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِي الصَّدَقَةِ

(۲۳۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَه' اَنَّ اَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَه' فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِىْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

کرلیں۔

۲۳۱۲۔ ہم سے محمد بن عبداللہ مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے صدقہ کا وہ فریضہ تحریر کیا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے متعین کیا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ جب دو شریک ہوں (اور انہوں نے اپنے مشترک مال سے صدقہ دیا ہو تو) اپنے حصوں کے مطابق اسے اپنے مال میں منہا کرلیں۔

باب۱۵۶۳۔ قِسْمَةِ الْغَنَمِ

۱۵۶۳۔ بکریوں کی تقسیم۔

(۲۳۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَاَصَابُوْا اِبِلًا وَّغَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوْا وَذَبَحُوْا وَنَصَبُوْا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِى الْقَوْمِ خَيْلٌ يَّسِيْرَةٌ فَاَهْوٰى رَجُلٌ مِّنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَآئِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِّنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّىْ اِنَّا نَرْجُوْا وَنَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَتْ مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَآ اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَّاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

۲۳۱۳۔ ہم سے علی بن حکم انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے، ان سے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اور ان سے ان کے دادا (رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقام ذوالحلیفہ میں مقیم تھے۔ لوگوں کو بھوک لگی، ادھر (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملی تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ لشکر کے پیچھے تھے، لوگوں نے جلدی کی اور ذبح کر کے، ہانڈیاں چڑھادیں۔ لیکن بعد میں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔ (یعنی تقسیم کرنے کے لئے ان سے گوشت نکال لیا گیا) پھر آنحضور ﷺ نے تقسیم کیا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مقابلہ میں رکھا۔ ایک اونٹ اس میں سے بھاگ گیا تو لوگ اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ لیکن اس نے سب کو تھکا دیا۔ قوم کے پاس گھوڑے کم تھے، ایک صحابی تیر لے کر اونٹ کی طرف جھپٹے (اور اسے مار دیا) اس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح سرکشی ہوتی ہے۔ اس سے ان جانوروں میں سے بھی اگر کوئی تمہیں عاجز کردے تو اس کے ساتھ تم ایسا ہی معاملہ کرو (جیسا صحابی نے اس وقت کیا) میرے والد نے عرض کیا کہ کل دشمن کا خطرہ ہے، ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (اگر تلوار سے جانور ذبح کریں تو وہ خراب ہوسکتی ہیں، حالانکہ دشمن کا خطرہ ابھی موجود ہے۔ کیا ہم بانس سے ذبح کرسکتے ہیں؟) آنحضور ﷺ نے اس کا جواب یہ دیا کہ جو چیز بھی (کاٹنے کے قابل ہو اور) خون بہادے اور ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو تو اس

کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ دانت اور ناخن سے نہ ذبح کرنا چاہئے۔ اس کی وجہ میں تمہیں بتاتا ہوں، دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

باب ۱۵۶۴۔ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهُ

۱۵۶۴۔ شرکاء کی اجازت کے بغیر کئی کھجوریں ایک ساتھ کھانا۔

(۲۳۱۴) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيْعًا حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهُ

۲۳۱۴۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ بن سحیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا تھا کہ کوئی شخص اپنے شرکاء کی اجازت کے بغیر (دسترخوان پر) دو کھجور ایک ساتھ ملا کر کھائے۔

(۲۳۱۵) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُوْلُ لَاتَقْرُنُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ

۲۳۱۵۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ نے بیان کیا کہ ہمارا قیام مدینہ میں تھا اور قحط کا دور دورہ تھا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہمیں کھجور کھانے کے لئے دیتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ گذرتے ہوئے یہ کہہ جایا کرتے تھے کہ دو کھجور ایک ساتھ ملا کر نہ کھانا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنے دوسرے ساتھی کی اجازت کے بغیر ایسا کرنے سے منع کیا تھا۔ ❶

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا نواں پارہ مکمل ہوا۔

❶ اصل میں یہ حکم تنگی کے حالات کے لئے ہے۔ اگر ایسے حالات ہوں کہ کھجور کی کمی نہیں ہو یا شریک ایسا ہو کہ اس کی طرف سے اس عمل پر کسی اعتراض کا کوئی خطرہ نہ ہو تو کئی کھجور ایک ساتھ ملا کر کھائی جا سکتی ہیں۔ کھانے کی دوسری چیزوں کا بھی یہی حکم ہے اور اگر بصراحت اجازت ہو تو پھر تو کوئی حرج ہی نہیں ہو سکتا۔

دسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۵۶۵ . تَقْوِيمِ الْاَشْيَآءِ بَيْنَ الشُّرَكَآءِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ

۱۵۶۵۔شرکاء کے درمیان انصاف کے ساتھ چیزوں کی قیمت لگانا۔

(۲۳۱۶) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَّه‘ مِنْ عَبْدٍ اَوْشِرْكًا اَوْقَالَ نَصِيبًا وَّكَانَ لَه‘ مَايَبْلُغُ ثَمَنَه‘ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ وَّاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَاعَتَقَ قَالَ لَآاَدْرِیْ قَوْلُه‘ عَتَقَ مِنْهُ مَاعَتَقَ قَوْلٌ مِّنْ نَّافِعٍ اَوْفِی الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۱۶۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اوران سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کیا یا مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا اوراس کے پاس اتنا مال بھی تھا جو اس پورے غلام کی قیمت کو پہنچ سکے، کسی عادل کی تجویز کے مطابق تو وہ پورا غلام آزاد ہوگا اوراگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو اس کا وہی حصہ آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کردیا ہے۔ ایوب نے بیان کیا کہ یہ مجھے معلوم نہیں کہ روایت کا یہ آخری حصہ ''غلام کا وہی حصہ آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کردیا ہے'' خود نافع کا قول ہے یا نبی کریم ﷺ کی حدیث کا حصہ ہے۔

(۲۳۱۷) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِی عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِبْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكِهٖ فَعَلَيْهِ خَلَاصُه‘ فِیْ مَالِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّه‘ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِیَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ

۲۳۱۷۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں سعید بن ابی عروبہ نے خبر دی، انہیں قتادہ نے، انہیں نضر بن انس نے، انہیں بشر بن نہیک نے اور انہیں ابوہریرہؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کردیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مال سے غلام کو پوری آزادی دلادے، لیکن اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت لگائی جائے گی، پھر غلام سے کہا جائے گا (کہ اپنی آزادی کی) کوشش کرے (بقیہ حصہ کی قیمت کما کر ادا کرنے کے بعد) لیکن غلام پر اس سلسلہ میں کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

باب ۱۵۶۶ . هَلْ يُقْرَعُ فِی الْقِسْمَةِ وَالْاِسْتِهَامِ فِيْهِ

۱۵۶۶۔ تقسیم میں قرعہ اندازی؟

(۲۳۱۸) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰی

۲۳۱۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نعمان بن بشیرؓ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے (اطاعت گذار) اوراس میں مبتلا

حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَّلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ يَّتْرُكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَّاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا

ہو جانے والے (یعنی اللہ کے احکام سے منحرف ہو جانے والے) کی مثال ایک ایسی قوم کی سی ہے، جس نے (باہم مشترک) ایک کشتی کے سلسلے میں قرعہ اندازی کی۔ قرعہ اندازی کے نتیجہ میں قوم کے بعض افراد کو کشتی کے اوپر کا حصہ ملا اور بعض کو نیچے کا۔ جو لوگ نیچے تھے، انہیں (دریا سے) پانی لینے کے لئے اوپر سے گزرنا پڑتا۔ انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنے ہی حصہ میں ایک سوراخ کر لیں تاکہ اوپر والوں کو ہم سے کوئی اذیت نہ پہنچے۔ اب اگر اوپر والے بھی نیچے والوں کو من مانی کرنے دیں (کہ وہ اپنے۔ نیچے والے حصے میں سوراخ کر لیں) تو تمام کشتی والے ہلاک ہو جائیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیں تو یہ خود بھی اور ساری کشتی بچ جائے گی۔ ❶

باب ۱۵۶۷ . شِرْكَةِ الْيَتِيْمِ وَاَهْلِ الْمِيْرَاثِ

۱۵۶۷۔ یتیم کی شرکت وارثوں کے ساتھ۔

(۲۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَامِرِيُّ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ خِفْتُمْ اِلٰى وَرُبَاعَ فَقَالَتْ يَابْنَ اُخْتِيْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهٗ فِيْ مَالِهٖ فَيُعْجِبُهٗ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ

۲۳۱۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ عامری اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی، اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کی، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وان خفتم سے ورباع" تک کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا، میرے بھانجے! اس میں یتیم لڑکی کا ذکر ہوا ہے جو اپنے ولی کی زیر نگرانی ہو۔ ولی

❶ اس حدیث میں دنیا کی مثال ایک ایسی کشتی سے دی گئی ہے جس میں سوار جماعت ایک دوسرے کی غلطی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ساری دنیا کے انسان ایک قوم کی حیثیت ہیں اور یہ دھرتی ایک کشتی کی مانند ہے۔ اس کشتی میں مسلمان بھی سوار ہیں اور کافر بھی، گناہگار بھی اور فرمانبردار بھی! اگر ظلم و گناہ کا دور دورہ ہوا تو اس سے کوئی ایک یا صرف وہی جماعت متاثر نہیں ہوگی جو اس میں مبتلا ہے بلکہ پوری قوم، پوری دنیا متاثر ہوگی، ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں کسی ایک فرد کی نیکیوں اور گناہوں کے ہمہ گیر اثرات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ صالح اور فرمانبردار بندے ظلم اور گناہ کے خلاف اپنی قوتوں کو جمع کریں، اگر انہیں خود کو بھی مظالم کے اثرات سے بچانا ہے تو ظلم اور گناہ کو دنیا سے ختم کریں۔ کشتی میں بیٹھنے والی دو پارٹیوں میں ہر ایک دوسرے کا خمیازہ بھگتے گی۔ اگر نیچے والوں نے اپنے حصے میں سوراخ کر دیا تو اس میں شبہ نہیں کہ انہوں نے اپنے حصے میں اپنی ملک میں تصرف کیا، لیکن اگر کشتی ڈوبی تو اوپر والے بھی ڈوبیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کو سوراخ کرنے سے باز رکھ سکے تو انہوں نے اس ظلم سے ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی بھی حفاظت کر لی۔ اچھائیوں کا حکم اور برائیوں سے روکتے رہنا، اسی لئے اسلام میں مشروع ہے۔ یہ ایک فریضہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے صالح اور فرمانبردار بندوں پر عائد کیا ہے۔ کیونکہ ہماری دنیا "دار تمیز" نہیں یہ "دار تخلیط و تلبیس" ہے اور بہر نوع حق اور باطل اس میں اسی طرح مخلوط و مشتبہ رہیں گے۔ دار آخرت دار تمیز اور دار جزا ہے اور وہیں حق باطل سے جدا ہوگا۔ اختلاط و اشتباہ رفع رہے گا۔ یہ مصلحت خداوندی ہے۔ پس عام نافرمانی اور سرکشی کے نتیجے میں اگر صرف گناہگار ہی ہلاک ہوں یا انہیں پر عذاب ہو تو یہ خداوندی مصالح و حکم کے خلاف ہوگا۔ ہر حق، باطل سے، ہر ثواب گناہ سے دار آخرت میں ہی ممیز ہوگا اور کم از کم دنیاوی زندگی میں ہم خدا کی اس مصلحت کا مشاہدہ تو کرتے ہی رہتے ہیں۔

يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُّقْسِطَ فِيْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَايُعْطِيْهَا غَيْرُه' فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا بِهِنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَاطَابَ لَهُمْ مِّنَ النِّسَآءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالَّذِيْ ذَكَرَاللّٰهُ اَنَّه' يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْاٰيَةُ الْاُوْلٰى الَّتِيْ قَالَ فِيْهَا وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَآئِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ فِي الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ يَعْنِيْ هِيَ رَغْبَةُ اَحَدِكُمْ لِيَتِيْمَتِهٖ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِهٖ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَارَغِبُوْا فِيْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَّتٰمَى النِّسَآءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ

کے مال میں اس کی شرکت بھی ہو، پھر ولی اس کے مال و جمال پر ریجھ جائے اور چاہے کہ مہر کے معاملے میں عدل و انصاف کے بغیر اس سے شادی کرے اور اسے اتنا بھی نہ دے جتنا دوسرے دیتے ہیں تو انہیں اس سے منع کر دیا گیا کہ (اس برے ارادے اور طرز عمل کے ساتھ) ان سے نکاح کریں۔ البتہ اگر ان کے ساتھ ان کے ولی عدل و انصاف کر سکیں اور ان کی حسب حیثیت بہتر سے بہتر طرز عمل مہر کے بارے میں اختیار کریں (تو ان سے نکاح کرنے کی اجازت ہے) اور ان سے یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ ان کے سوا جو بھی عورت انہیں پسند ہو اس سے نکاح کر سکتے ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، پھر لوگوں نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور آپ سے عورتوں کے بارے میں یہ لوگ سوال کرتے ہیں" سے وترغبون ان تنکحوھن تک اور جو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے "انہ یتلی علیکم فی الکتاب" تو اس سے وہی پہلی آیت مراد ہے (جس کا ذکر اوپر ہوا) جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اگر تمہیں خطرہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہیں کر سکو گے تو تم ان (دوسری) عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد دوسری آیت میں "وترغبون ان تنکحوھن" (اور تمہیں اگر ان سے نکاح میں کوئی رغبت نہ ہو سے) سے مراد کسی ولی کی ایسی یتیم لڑکی کی طرف سے بے رغبتی ہے جو اس کی پرورش میں ہو اور مال و جمال دونوں اس کے پاس کم ہوں تو ولیوں کو اس سے منع کر دیا گیا کہ وہ ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کریں کہ جن کے مال و جمال میں ان کے لئے رغبت کا کوئی سامان نہ ہو۔ لیکن انصاف کا اگر ارادہ ہو (تو کر سکتے ہیں) کیونکہ ان کی طرف سے پہلے ہی سے انہیں بے توجہی ہے۔

باب ۱۵۶۸. الشَّرِكَةِ فِي الْاَرَضِيْنَ وَغَيْرِهَا

۱۵۶۸۔ زمین وغیرہ میں شرکت۔

(۲۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

۲۳۲۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے شفعہ کا حق ایسے اموال (زمین، جائیداد وغیرہ) میں دیا تھا جن کی تقسیم نہ ہوئی ہو۔ لیکن جب اس کے حدود متعین کر دیئے گئے اور راستے بھی بدل لئے گئے تو پھر شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

باب ۱۵۶۹. اِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَآءُ الدُّوْرَ اَوْ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوْعٌ وَّلَا شُفْعَةٌ

۱۵۶۹۔ جب شرکاء گھر وغیرہ کی تقسیم کرلیں تو انہیں رجوع کا حق رہتا ہے اور نہ شفعہ کا۔ ❶

(۲۳۲۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

۲۳۲۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر اس جائیداد میں شفعہ کا حق دیا تھا جس کی ابھی تقسیم (شرکاء میں باہم) نہ ہوئی ہو، لیکن اگر حدود متعین کردیئے جائیں اور راستے الگ ہوجائیں (تقسیم سے) تو پھر شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

باب ۱۵۷۰. اَلْاِشْتِرَاكُ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُوْنُ فِيْهِ الصَّرْفُ

۱۵۷۰۔ سونے، چاندی اور تمام چیزوں میں اشتراک جن کا تعلق سکے سے ہو۔

(۲۳۲۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْاَسْوَدِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ اَنَا وَشَرِيْكٌ لِّيْ شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَّنَسِيْئَةً فَجَآءَ نَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ اَنَا وَشَرِيْكِيْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ وَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَاكَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوْهُ وَمَاكَانَ نَسِيْئَةً فَذَرُوْهُ

۲۳۲۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان، اسود کے صاحبزادے مراد ہیں نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سلیمان بن ابی مسلم نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالمنہال سے بیع صرف نقد کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ایک شریک نے کوئی چیز (سونے اور چاندی کی) کی خریدی، نقد پر بھی اور ادھار پر بھی۔ پھر ہمارے یہاں براء بن عازب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اور میرے شریک زید بن ارقم نے بھی یہ بیع کی تھی اور اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے سے بھی پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو نقد ہو وہ تو لے لو، لیکن جو ادھار ہو اسے چھوڑ دو۔

باب ۱۵۷۱. مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِي الْمُزَارَعَةِ

۱۵۷۱۔ مشرکین اور ذمیوں کے ساتھ مزارعت۔

(۲۳۲۳) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُمَا يَخْرُجُ مِنْهَا

۲۳۲۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جائیداد (فتح کرنے کے بعد) یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ وہ اس میں کام کریں اور بوئیں جوئیں۔ پیداوار کا آدھا حصہ انہیں ملتا رہے گا۔

باب ۱۵۷۲. قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيْهَا

۱۵۷۲۔ بکریوں کی تقسیم انصاف کے ساتھ۔

(۲۳۲۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

۲۳۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے

❶ فقہ کی کتابوں میں ہے کہ اگر تقسیم غلط ہوگئی اور تقسیم کے بعد کوئی "غبن فاحش" سامنے آیا تو تقسیم پر نظر ثانی کی جائے گی۔

يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يُقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ

حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامرؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بکریاں دی تھیں کہ قربانی کے لئے انہیں صحابہ میں تقسیم کر دیں۔ ایک سال کا بکری کا ایک بچہ بچ گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی تم قربانی کر لو۔

باب ۱۵۷۳. الشِّرْكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهٖ وَيُذْكَرُ اَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهٗ اٰخَرُ فَرَاٰى عُمَرُ اَنَّ لَهٗ شَرِكَةً

۱۵۷۳۔ غلے وغیرہ میں شرکت۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کسی چیز کا بھاؤ کر رہا تھا کہ دوسرے نے اسے آنکھ ماری۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس (آنکھ مارنے کی بنیاد پر) یہ فیصلہ کیا تھا کہ بھاؤ کرنے والے کے ساتھ اس کی شرکت ہو سکتی ہے۔

(۲۳۲۵) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيْرٌ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَدَعَالَهٗ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَالَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَمَآ اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ

۲۳۲۵۔ ہم سے اصبغ بن فرج نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن وہب نے خبر دی، کہا کہ مجھے سعید نے خبر دی، انہیں زہرہ بن معبد نے، انہیں ان کے دادا عبداللہ بن ہشامؓ نے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کا عہد مبارک پایا تھا، ان کی والدہ زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ کو لے کر حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! اس سے عہد لے لیجئے (اسلام کا)۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو ابھی بچہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا کی۔ اور زہرہ بن معبد سے روایت ہے کہ ان کے دادا عبداللہ بن ہشام، انہیں اپنے ساتھ بازار لے جاتے تھے، وہاں غلہ خریدتے، ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے (اگر) ملاقات ہو جاتی تو وہ فرماتے ہمیں بھی اس تجارت میں شریک کر لو کہ آپ کے لئے رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کی تھی۔ چنانچہ وہ انہیں شریک کر لیتے اور اکثر پورے ایک اونٹ (کے اٹھانے کے لائق غلہ) کا نفع حاصل ہوتا اور اسے وہ گھر بھیج دیتے۔

باب ۱۵۷۴. الشِّرْكَةِ فِي الرَّقِيْقِ

۱۵۷۴۔ غلام میں شرکت۔

(۲۳۲۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ مَمْلُوْكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ اَنْ يُعْتَقَ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهٖ يُقَامُ قِيْمَةَ عَدْلٍ وَيُعْطٰى شُرَكَاؤُهٗ حِصَّتَهُمْ وَيُخَلّٰى سَبِيْلُ الْمُعْتَقِ

۲۳۲۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بنت اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی (مشترک) غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اگر غلام کی منصفانہ قیمت کے برابر اس کے پاس مال ہے تو پورا غلام آزاد کر دے۔ اس طرح دوسرے شرکاء کو ان کے حصے کے مطابق دے دیا جائے اور آزاد شدہ غلام کی راہ صاف کر دی جائے۔

(۲۳۲۷) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ

۲۳۲۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم

عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شَقْصًا لَّه، فِىْ عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّه، اِنْ كَانَ لَه، مَالٌ وَّاِلَّا يُسْتَسْعٰى غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ

نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے نضر بن انس نے، ان سے بشر بن نہیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کردیا تو اگر اس کے پاس مال ہے تو پورا غلام آزاد کردیا جائے اور اگر مال نہیں ہے تو غلام سے کہا جائے گا کہ بقیہ حصہ کو آزاد کرنے کے لئے کوشش کرے، لیکن اس سلسلے میں اس پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

باب ۱۵۷۵. اَلْاِشْتِرَاكُ فِى الْهَدْىِ وَالْبُدْنِ وَاِذَا اَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِىْ هَدْيِهٖ بَعْدَ مَا اَهْدٰى

۱۵۷۵۔ قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شرکت، اگر کسی نے قربانی کا جانور لینے کے بعد اس میں کسی دوسرے کو شریک کیا۔

(۲۳۲۸) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ وَّعَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُه، صُبْحَ رَابِعَةٍ مِّنْ ذِى الْحَجَّةِ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ لَايَخْلِطُهُمْ شَىْءٌ فَلَمَّا قَدِمْنَآ اَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَّاَنْ نَحِلَّ اِلٰى نِسَآئِنَا فَفَشَتْ فِىْ ذٰلِكَ الْقَالَةُ قَالَ عَطَآءٌ فَقَالَ جَابِرٌ فَيَرُوْحُ اَحَدُنَآ اِلٰى مِنًى وَذَكَرُهٗ يَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ بَلَغَنِىْ اَنَّ اَقْوَامًا يَّقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَاَنَا اَبَرُّ وَاَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهُمْ وَلَوْ اَنِّى اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَااسْتَدْبَرْتُ مَآ اَهْدَيْتُ وَلَوْلَآ اَنَّ مَعِىَ الْهَدْىَ لَاَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ جُعْشَمٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هِىَ لَنَا اَوْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ لَابَلْ لِلْاَبَدِ قَالَ وَجَآءَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَاَشْرَكَه، فِى الْهَدْىِ

۲۳۲۸۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالملک بن جریج نے خبر دی، انہیں عطاء نے اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے اور (ابن جریج اسی حدیث کی دوسری روایت) طاؤس سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے جس کے ساتھ کوئی اور چیز (عمرہ) آپ نہیں ملاتے تھے (مکہ میں) داخل ہوئے۔ جب ہم پہنچے تو آنحضور ﷺ کے حکم سے ہم نے اپنے حج کو عمرہ میں تبدیل کرلیا اور یہ کہ (عمرہ کے افعال ادا کرنے کے بعد حج کے احرام تک) ہماری بیویاں ہمارے لئے حلال رہیں گی، اس پر لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں۔ عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا ہم منیٰ اس طرح جائیں گے کہ منی ہمارے ذکر سے ٹپک رہی ہوگی؟ آپ نے ہاتھ سے اشارہ بھی کیا۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ اس اس طرح کی باتیں کررہے ہیں۔ خدا کی قسم، میں ان لوگوں سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہوں، اگر مجھے وہ بات پہلے ہی معلوم ہوتی جو اب ہوئی ہے تو قربانی کے جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی حلال ہوجاتا۔ اس پر سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور کہا یارسول اللہ! کیا یہ حکم (حج کے ایام میں عمرہ) خاص ہمارے ہی لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ہمیشہ کے لئے ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (یمن سے) آئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا "لبیک بما اہل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" اور

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (علی رضی اللہ عنہ نے یوں کہا تھا) لبیک بحجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے اوپر احرام پر قائم رہیں (جیسے انہوں نے باندھا ہے) اور انہیں اپنی قربانی میں شریک کرلیا۔ (یہ حدیث مختلف روایتوں سے اس سے پہلے بھی گذر چکی ہے اور اس پر نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے۔)

باب ۱۵۷۶ . مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ فِي الْقِسْمِ

۱۵۷۶۔ جس نے تقسیم میں دس بکریوں کا حصہ ایک اونٹ کے برابر رکھا۔

(۲۳۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَّاِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِهَاالْقُدُوْرَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ ثُمَّ اِنَّ بَعِيْرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِى الْقَوْمِ اِلَّا خَيْلٌ يَّسِيْرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَحَبَسَهٗ بِسَهْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَآئِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِالْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِّنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا قَالَ قَالَ جَدِّىْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْجُوْا وَنَخَافُ اَنْ نَّلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ اِعْجَلْ اَوْاَرِنِىْ مَآ اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَّاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

۲۳۲۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، انہیں سفیان نے، انہیں ان کے والد نے، انہیں عبایہ بن رفاعہ نے اور ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تہامہ کے مقام ذوالحلیفہ میں تھے (غنیمت میں) ہمیں بکریاں اور اونٹ ملے تھے۔ بعض لوگوں نے جلدی کی اور (جانور ذبح کر کے) گوشت ہانڈیوں میں چڑھا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے (اور چونکہ تقسیم کے بغیر انہیں نے ایسا کیا تھا، اس لئے آپ ﷺ کے حکم سے گوشت ہانڈیوں سے نکال لیا گیا، پھر آپ ﷺ نے تقسیم کی اور) دس بکریوں کا ایک اونٹ کے برابر حصہ رکھا۔ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا (اور اس کا پکڑنا دشوار ہو گیا) قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی۔ ایک شخص نے اونٹ کو تیر مار کر روک لیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے۔ اس لئے (موقعہ آئے) تو تم ان کے ساتھ ایسا کیا کرو، انہوں نے بیان کیا کہ میرے دادا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمیں خطرہ ہے کہ کل دشمن سے مڈبھیڑ نہ ہو جائے، چھری ہمارے ساتھ نہیں ہے کیا بانس سے ہم ذبح کر سکتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، لیکن ذبح عجلت کے ساتھ کرو۔ (راوی کو شبہ ہے کہ آپ نے اس مفہوم کے لئے اعجل فرمایا تھا یا ارنی) جو چیز بھی خون بہا سکے اور (اس سے ذبح کرتے وقت) جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو۔ لیکن دانت اور ناخن سے نہ ذبح کرنا چاہئے۔ اس کے متعلق تمہیں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

کتاب الرهن

رہن کا بیان

باب ۱۵۷۷. فِي الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ

۱۵۷۷۔ حضر میں رہن رکھنا۔ ❶ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ ملے تو کوئی چیز رہن کے طور پر قبضہ میں دے دو۔

(۲۳۳۰) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهٗ بِشَعِيْرٍ وَّمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَّإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَآ أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَاعٌ وَّلَآ أَمْسٰى وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ

۲۳۳۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی زرہ جو کے بدلے رہن رکھی تھی۔ میں خود آنحضور ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور چربی جس میں سے بو آرہی تھی لے کر حاضر ہوا تھا۔ میں نے خود آنحضور ﷺ سے سنا تھا، آپ فرمارہے تھے کہ آل محمد ﷺ پر کوئی صبح اور کوئی شام ایسی نہیں گذری کہ ایک صاع سے زیادہ کچھ اور رہا ہو۔ حالانکہ حضور اکرم ﷺ کے نو گھر تھے۔

باب ۱۵۷۸. مَنْ رَهَنَ دِرْعَهٗ

۱۵۷۸۔ جس نے اپنی زرہ رہن رکھ دی۔

(۲۳۳۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيْلَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَّهُوْدِيٍّ طَعَامًا إِلٰى أَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ

۲۳۳۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ ہم نے ابراہیمؒ کے یہاں قرض میں رہن اور ضامن کا تذکرہ کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے اسود نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا، ایک متعین مدت کے قرض پر اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

باب ۱۵۷۹. رَهْنِ السِّلَاحِ

۱۵۷۹۔ ہتھیار کی رہن۔

(۲۳۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِّكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهٗ آذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُوْنِيْ نِسَآءَ كُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَآءَ نَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُوْنِيْ أَبْنَآءَ كُمْ قَالُوْا

۲۳۳۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کعب بن اشرف (یہودی اور اسلام کا شدید ترین دشمن) کا کام کون تمام کرے گا کہ اس نے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے۔ محمد بن مسلمہؓ نے فرمایا کہ میں (یہ کام انجام دوں گا) چنانچہ وہ اس کے پاس گئے اور کہا کہ ایک یا دو وسق قرض لینے کے ارادے سے آیا ہوں۔ کعب نے کہا، لیکن تمہیں اپنی بیویوں کو میرے یہاں رہن رکھنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی بیویوں کو

---

❶ مصنفؒ کا اشارہ اس طرف ہے کہ رہن کے سلسلہ میں جو قرآن میں خاص طور سے سفر کا ذکر آیا ہے وہ محض اتفاقی ہے ورنہ جس طرح رہن سفر میں رکھنا جائز ہے، حضر میں بھی جائز ہے۔ چونکہ سفر میں رہن رکھنے کی زیادہ اہمیت تھی اور آیت کا نزول بھی سفر میں ہوا تھا اس لئے خاص طور سے سفر کا ذکر کیا۔

كَيْفَ نَرْهَنُ اَبْنَآءَ نَا فَيُسَبُّ اَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ اَوْوَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَوَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السَّلَاحَ فَوَعَدَه' اَنْ يَّاتِيَه' فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَتَوُالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ

تمہارے پاس کس طرح رہن رکھ سکتے ہیں، جبکہ تم عرب کے خوب ترین اشخاص میں سے ہو۔ اس نے کہا، پھر اپنی اولاد رہن رکھ دو۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی اولاد کس طرح رہن رکھ سکتے ہیں! اسی پر انہیں گالی دی جایا کرے گی کہ ایک، دو وسق کے لئے رہن رکھ دیئے گئے تھے۔ یہ تو ہمارے لئے بڑی شرم کی بات ہے۔ البتہ ہم "لامہ" تمہارے یہاں رہن رکھ سکتے ہیں۔ سفیان نے فرمایا کہ مراد اس سے "ہتھیار" ہیں۔ پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کر کے (چلے آئے اور رات میں اس کے یہاں پہنچ کر) اسے قتل کر دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اطلاع دی۔

باب ۱۵۸۰ . اَلرَّهْنُ مَرْكُوْبٌ وَّمَحْلُوْبٌ وَّقَالَ مُغِيْرَةٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ تُرْكَبُ الضَّآلَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدَرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلَه'

۱۵۷۰۔ رہن پر سوار ہوا جا سکتا ہے اور اس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے۔ مغیرہ نے بیان کیا اور ان سے ابراہیم نے کہ گمشدہ جانور پر (اگر کسی کو مل جائے تو) اس پر چارہ دینے کے بدلے میں سوار ہوا جا سکتا ہے۔ (اگر وہ سواری کا جانور ہے) اور چارے کے مطابق اس کا دودھ بھی دوہا جا سکتا ہے (اگر دودھ دینے کے قابل جانور ہے) یہی حال رہن کا بھی ہے۔

(۲۳۳۳) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' كَانَ يَقُوْلُ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا

۲۳۳۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، رہن پر خرچ کے بدلے میں اس پر سوار بھی ہوا جا سکتا ہے اور اگر دودھ دینے والا ہو تو اس کا دودھ بھی پیا جا سکتا ہے۔

(۲۳۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّآءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ

۲۳۳۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں زکریا نے خبر دی، انہیں شعبی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رہن جب تک مرہون ہے اس پر ہونے والے اخراجات کے بدلہ میں سوار ہوا جا سکتا ہے۔ اسی طرح دودھ دینے والے جانور کا دودھ بھی اس پر ہونے والے اخراجات کے بدلے میں پیا جا سکتا ہے۔ جو شخص سوار ہوگا، یا اس کا دودھ پئے گا، اخراجات اسی کے ذمے ہوں گے۔

باب ۱۵۸۱ . اَلرَّهْنِ عِنْدَالْيَهُوْدِ وَغَيْرِهِمْ

۱۵۸۱۔ یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا۔

(۲۳۳۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيِّ طَعَامًا وَّرَهَنَه' دِرْعَه'

۲۳۳۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

باب ۱۵۸۲. اِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوَه، فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِىْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

(۲۳۳۶) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ اِلَىَّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

(۲۳۳۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَّقِىَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَقَرَاَ اِلٰى عَذَابٌ اَلِيْمٌ ثُمَّ اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ اِلَيْنَا فَقَالَ مَايُحَدِّثُكُمْ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ فَحَدَّثْنَاهُ قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِىَّ وَاللّٰهِ اُنْزِلَتْ كَانَتْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِىْ بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَآ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٰكَ اَوْيَمِيْنُه، قُلْتُ اِنَّه، اِذًا يَّحْلِفَ وَلَا يُبَالِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَّقِىَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

۱۵۸۲۔ راہن اور مرتہن کا اگر اختلاف ہوجائے، یا اسی جیسے (کسی دوسرے معاملے میں اختلاف کی صورت پیدا ہوجائے) تو گواہی کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے۔ ورنہ مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی۔

۲۳۳۶۔ ہم سے خالد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (مسئلہ دریافت کرنے کے لئے) لکھا تو انہوں نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ کیا تھا کہ مدعی علیہ سے صرف قسم لی جائے گی۔ (اگر مدعی گواہی نہ پیش کر سکا)۔

۲۳۳۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (حدیث) بیان کی کہ جو شخص جان بوجھ کر اس نیت سے جھوٹی قسم کھائے گا کہ اس طرح دوسرے کے مال پر اپنی ملکیت جمائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔ اس ارشاد کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی پونجی خریدتے ہیں۔'' اس آیت کی عذاب الیم تک انہوں نے تلاوت کی، اس کے بعد اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں تشریف لائے اور پوچھا کہ ابوعبدالرحمٰن (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تم سے کون سی حدیث بیان کی ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے حدیث ان کے سامنے بیان کردی۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے سچ بیان کیا۔ بخدا میرے ہی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ میرا ایک (یہودی) شخص سے کنویں کے معاملے میں جھگڑا تھا۔ ہم اپنا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے گواہ لاؤ (کیونکہ آپ ہی مدعی تھے) ورنہ دوسرے فریق سے قسم لی جائے گی۔ میں نے عرض کیا کہ پھر تو یہ قسم کھالے گا اور کوئی پرواہ (جھوٹ بولنے پر) اسے نہ ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر کسی کا مال اپنے قبضہ میں کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر نہایت غضبناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی، اس کے بعد انہوں نے وہی آیت پڑھی ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے

ذریعہ تھوڑی قیمت خریدتے ہیں۔" آیت ولہم عذاب الیم تک۔

باب ۱۵۸۳ . فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَتِيْمًا ذَامَقْرَبَةٍ

۱۵۸۳۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کسی غلام کو آزاد کرنا یا فقر و فاقہ کے زمانے میں کسی عزیز وقریب یتیم کو کھلانا۔

(۲۳۳۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَاللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اِلٰى عَبْدٍ لَّه' قَدْ اَعْطَاهُ بِهٖ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اَوْاَلْفَ دِيْنَارٍ فَاَعْتَقَه'

۲۳۳۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے واقد بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے علی بن حسین کے مصاحب سعید بن مرجانہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے بھی کسی مسلمان (غلام) کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کی آزادی کے بدلے، اس شخص کے بھی ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔ سعید بن مرجانہ نے بیان کیا کہ پھر میں علی بن حسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) کے یہاں گیا (اور ان سے حدیث بیان کی) وہ اپنے ایک غلام کی طرف متوجہ ہوئے، جس کی عبداللہ بن جعفر دس ہزار درہم ایک ہزار دینار قیمت دے رہے تھے اور آپ نے اسے آزاد کر دیا۔

باب ۱۵۸۴ . اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ

۱۵۸۴۔ کس طرح کے غلام کی آزادی افضل ہے؟

(۲۳۳۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ قُلْتُ فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَّاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْتَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ

۲۳۳۹۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابومراوح اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔ میں نے پوچھا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو سب سے زیادہ قیمتی ہو اور مالک کی نظر میں جس کی سب سے زیادہ قدر ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر کسی کاریگر کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کو کوئی کام سکھا دو (اور اس طرح غلام کی آزادی اور خلق اللہ کے ساتھ حسن معاملت کرو) انہوں نے کہا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکا؟ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ و مامون کر دو، کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے، جسے تم خود اپنے اوپر کرو گے (یعنی کسی کو تکلیف واذیت نہ پہنچانا بھی ایک درجہ میں نیکی ہے)۔

باب ۱۵۸۵ . مَايُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوْفِ وَالْاٰيَاتِ

۱۵۸۵۔ سورج گرہن اور دوسری نشانیوں کے وقت غلام آزاد کرنے کا استحباب

(۲۳۴۰) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ اَمَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِىْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّارَ وَرْدَيِّ عَنْ هِشَامٍ

۲۳۴۰۔ ہم سے موسیٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ بن قدامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے فاطمہ بنت منذر نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس روایت کی متابعت علی نے کی، ان سے دراوردی نے بیان کیا اور ان سے ہشام نے۔

(۲۳۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوْفِ بِالْعَتَاقَةِ

۲۳۴۱۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عثام نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے فاطمہ بن منذر نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

باب ۱۵۸۶ . اِذَا اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ اَوْاَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَآءِ

۱۵۸۶۔ دو اشخاص کے مشترک غلام یا کئی شرکاء کی ایک باندی کو کوئی شریک آزاد کرتا ہے؟

(۲۳۴۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ

۲۳۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دو شرکاء کے درمیان مشترک غلام کو اگر کسی ایک شریک نے آزاد کیا تو اگر آزاد کرنے والا خوشحال ہے تو باقی حصوں کی قیمت لگائی جائے گی اور (اسی کی طرف سے) پورے غلام کو آزاد کردیا جائے گا۔

(۲۳۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِىْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاَعْطٰى شُرَكَآءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَاعَتَقَ

۲۳۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کردیا اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا کہ غلام کی پوری قیمت اس سے ادا ہو سکے تو اس کی قیمت انصاف عدل کے ساتھ لگائی جائے گی اور بقیہ شرکاء کو ان کے حصے کی قیمت (اسی کے مال سے) دے کر غلام کو اسی کی طرف سے آزاد کردیا جائے گا ورنہ (اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو) غلام کا جو حصہ آزاد ہو چکا وہ ہو چکا اور بقیہ کی آزادی کے لئے غلام کو خود کوشش کرنی چاہیے۔

(۲۳۴۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا

۲۳۴۴۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی

لَه' فِی مَمْلُوْکٍ فَعَلَیْهِ عِتْقُه' کُلِّه' اِنْ کَانَ لَه' مَالٌ یَبْلُغُ ثَمَنَه' فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّه' مَالٌ یُقَوَّمُ عَلَیْه قِیْمَةَ عَدْلٍ فَاُعْتِقَ مِنْهُ مَآ اَعْتَقَ

مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کیا اور اس کے پاس غلام کی پوری قیمت ادا کرنے کے لئے مال بھی تھا تو پورا غلام اسے آزاد کرنا پڑے گا، لیکن اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس سے پورے غلام کی مناسب قیمت ادا کی جاسکے تو پھر غلام کا جو حصہ آزاد ہو گیا وہ آزاد ہو گیا۔

(۲۳۴۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ اخْتَصَرَه'

۲۳۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر نے حدیث بیان کی اور ان سے عبید اللہ نے اختصار کے ساتھ۔

(۲۳۴۶) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَان حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِیْبًا لَّه' فِیْ مَمْلُوْکٍ اَوْشِرْکًا لَّه' فِیْ عَبْدٍ وَّکَانَ لَه' مِنَ الْمَالِ مَایَبْلُغُ قِیْمَتَه' بِقِیْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِیْقٌ قَالَ نَافِعٌ وَّاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَاعَتَقَ قَالَ اَیُّوْبُ لَآاَدْرِیْ اَشَیْءٌ قَالَه' نَافِعٌ اَوْ شَیْءٌ فِی الْحَدِیْثِ

۲۳۴۶۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی (مشترک) غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا یا (آنحضور ﷺ نے اسی مفہوم کے لئے یہ الفاظ) فرمایا شرکا لہ فی عبد (شک راوی حدیث ایوب کو تھا) اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا جس سے پورے غلام کی منصفانہ قیمت ادا کی جاسکتی تھی تو وہ غلام پوری طرح آزاد سمجھا جائے گا۔ نافع نے بیان کیا، ورنہ اس کا جو حصہ آزاد ہو گیا بس وہ آزاد ہو گیا۔ ایوب نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں، یہ (آخری ٹکڑا) خود نافع نے اپنی طرف سے کہا تھا یا یہ بھی حدیث میں شامل ہے۔

(۲۳۴۷) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه' کَانَ یُفْتِیْ فِی الْعَبْدِ اَوِالْاَمَةِ یَکُوْنُ بَیْنَ شُرَکَآءِ فَیُعْتِقُ اَحَدُهُمْ نَصِیْبَه' مِنْهُ یَقُوْلُ قَدْ وَجَبَ عَلَیْهِ عِتْقُه' کُلِّه اِذَا کَانَ لِلَّذِیْ اَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَایَبْلُغُ یُقَوَّمُ مِنْ مَّالِه قِیْمَةَ الْعَدْلِ وَیُدْفَعُ اِلَی الشُّرَکَآءِ اَنْصِبَآؤُهُمْ وَیُخَلّٰی سَبِیْلُ الْمُعْتَقِ یُخْبِرُ ذٰلِکَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّیْثُ وَابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ وَابْنُ اِسْحَاقَ وَجُوَیْرِیَةُ وَیَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ وَّاِسْمٰعِیْلُ ابْنُ اُمَیَّةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۴۷۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، انہیں نافع نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ غلام یا باندی کے بارے میں یہ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ اگر وہ کئی شرکاء کے درمیان مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس شخص پر پورے غلام کے آزاد کرانے کی ذمہ داری ہوگی۔ لیکن اس صورت میں جب شخص مذکور کے پاس اتنا مال ہو جس سے پورے غلام کی قیمت ادا کی جاسکے۔ غلام کی مناسب قیمت لگا کر دوسرے شرکاء کو، ان کے حصوں کے مطابق ادائیگی کر دی جائے گی اور غلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔ ابن عمرؓ یہ فتویٰ نبی کریم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں اور لیث ابن ابی ذئب ابن اسحاق، جویریہ، یحییٰ بن سعید اور اسمٰعیل بن امیہ بھی نافع سے اس حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اختصار کے ساتھ۔ ❶

❶ ایک غلام کو کئی آدمی مل کر خرید تے تھے اور وہ غلام سب کا مشترک سمجھا جاتا تھا۔ بنیادی اصول یہ ہے کہ ایک ہی شخص میں بیک وقت غلامی اور آزادی نہیں جمع ہوسکتی، چونکہ آزادی افضل اور اشرف حالت ہے اس لئے اگر کسی ایسے مشترک غلام کے کسی ایک شریک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب ۱۵۸۷. اِذَآ اَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ وَّلَيْسَ لَهٗ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ عَلٰى نَحْوِ الْكِتَابَةِ

۱۵۸۷۔ جب کسی نے غلام کے اپنے حصے کو آزاد کر دیا اور تھا تنگدست تو غلام سے کوشش کرائی جائے گی (کہ اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کرے) لیکن اس پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔ جیسے مکاتبت ❶ کی صورت میں ہوتا ہے۔

(۲۳۴۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ ابْنُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا مِّنْ عَبْدٍ ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا اَوْ شَقِيْصًا فِيْ مَمْلُوْكٍ فَخَلَاصُهٗ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ وَّاِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهٖ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهٗ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَّاَبَانُ وَمُوْسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهٗ شُعْبَةُ

۲۳۴۸۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، انہوں نے قتادہ سے سنا، کہا کہ مجھ سے نضر بن انس بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن نہیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کیا، ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے، ان سے نضر بن انس نے، ان سے بشیر بن نہیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی (مشترک) غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا تو اس کی پوری آزادی اسی کے ذمہ ہے۔ بشرطیکہ اس کے پاس مال ہو ورنہ غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے اپنے بقیہ حصے کی قیمت ادا کرنے کی کوشش کے لئے کہا جائے گا۔ لیکن کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔ اس روایت کی متابعت حجاج بن حجاج، ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) تو اس کا ایک حصہ گویا آزاد ہو گیا۔ اب بقیہ حصہ کی آزادی بھی ضروری ہے اور اس کے لئے مناسب صورت پیدا کرنی ہے، تاکہ کسی پر ظلم بھی نہ ہو اور ایک انسان کو آزادی مل جائے جو اس کا پیدائشی حق ہے۔ اسلام کا یہی منشاء ہے، مذکورہ باب میں روایات مختلف اور متعدد ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اس سلسلے میں یہ ہے کہ اگر مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کرنے والا تنگ دست ہے تو اس کے دوسرے شریک سے کہا جائے گا کہ اس کے حصے کی جو قیمت ہے وہ غلام سے طلب کرے۔ غلام محنت مزدوری کر کے یا وہ قیمت ادا کر دے اور پوری طرح آزاد ہو جائے یا پھر یہ خود اسے آزاد کر دے۔ بہرحال غلام اپنے ایک حصے کی آزادی کے بعد مستقبل میں غلام نہیں رہ سکے گا، اسے آزادی ملنی ضروری ہے اور اگر آزاد کرنے والا حصہ دار خوش حال ہے اور اس حیثیت میں ہے کہ پورے غلام کی قیمت ادا کر سکے تو اس میں بھی مختلف صورتیں ہیں۔ آزاد کرنے والا اپنے دوسرے شریک کے حصے کی قیمت خود ادا کرے، کیونکہ قانوناً جب غلام ایک حصے کی آزادی کے بعد غلام نہیں رہ سکتا اور اس نے اپنے حصے کو آزاد کر کے اپنے دوسرے ساتھی کے حق میں بھی مداخلت کی اور صاحب حیثیت ہے تو دوسرے شریک کے حصے کی ذمہ داری بھی اسی پر ڈالی جائے گی۔ اگر تنگدست ہوتا تو خیر اس کی اس نیکی کی وجہ سے اسے معاف کر دیا جاتا لیکن جب وہ شریک کے حصے کی قیمت ادا کر سکتا ہے تو اب اپنی ذمہ داری سے نہیں بچ سکتا۔ اس میں ایک صورت یہ بھی ہے کہ آزاد کرنے والا غلام سے کہے کہ تم خود کما کے دوسرے شریک کے حصے کی قیمت ادا کر دو اور آزاد ہو جاؤ۔ اگر غلام اس پر تیار ہو جائے تو فبہا ورنہ اسی کو اپنی طرف سے آزاد کرنا ہو گا۔ بہرحال دوسری صورت میں ذمہ داری آزادی حاصل کرنے والے ہی کی ہوتی ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ❶ مکاتبت کا ذکر اس سے پہلے گذر چکا اور آئندہ مستقل باب اس کے لئے آئے گا جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے مکاتبت کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی غلام اپنے آقا سے یہ طے کر لے کہ اتنی مدت میں آپ کو اتنے روپے دوں گا اور جب میں متعینہ روپے دے دوں تو آپ مجھے آزاد کر دیں۔ اگر آقا اس پر راضی ہو گیا اور غلام نے شرط پوری کر دی تو وہ آزاد ہو جائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ مذکورہ صورت میں غلام کی کوشش مکاتبت ہی کی طرح ہو گی۔

کے واسطہ سے کی ہے۔ شعبہ نے اختصار کیا ہے۔

باب ۱۵۸۸. اَلْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهٖ وَلَا عَتَاقَةَ اِلَّا لِوَجْهِ اللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَّانَوٰى وَلَانِيَّةَ لِلنَّاسِيْ وَالْمُخْطِئِ

۱۵۸۸۔ آزادی، طلاق وغیرہ میں بھول چوک۔ ❶ غلام کو آزاد کرنے کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے "ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملتا ہے اور بھولنے والے اور غلطی سے کام کر بیٹھنے والے کی کوئی نیت ہی نہیں ہوتی۔"

(۲۳۴۹) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَلِيْ عَنْ اُمَّتِيْ مَاوَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَالَمْ تَعْمَلْ اَوْتَكَلَّمْ

۲۳۴۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ بن اوفی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کے افراد کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو جب تک انہیں عمل یا زبان پر نہ لائے، معاف فرمایا ہے۔

(۲۳۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِئٍ مَّانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ

۲۳۵۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم تیمی نے، ان سے علقمہ بن وقاص لیثی نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملتا ہے۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لئے ہوگی وہ اللہ اور رسول کے لئے سمجھی جائے گی (اور اس پر ثواب ملے گا) اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لئے ہوگی یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے تو یہ ہجرت بھی اسی کے لئے ہوگی جس کی نیت سے اس نے ہجرت کی تھی (اور اس پر ثواب نہیں ملے گا)۔

باب ۱۵۸۹. اِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهٖ هُوَ لِلّٰهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْاَشْهَادُ فِي الْعِتْقِ

۱۵۸۹۔ ایک شخص نے آزاد کرنے کی نیت سے اپنے غلام کے لئے کہا کہ وہ اللہ کے لئے ہے اور آزادی کے ثبوت کے لئے گواہ۔

(۲۳۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ

۲۳۵۱۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن

---

❶ جس کا ترجمہ ہم نے بھول چوک سے کیا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے دو لفظ "خطاو نسیان" استعمال کئے ہیں۔ خطا کا مفہوم فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ کہنا کچھ اور چاہتا تھا اور زبان پر کچھ آ گیا۔ مثلاً کوئی شخص سبحان اللہ کہنا چاہتا تھا اور زبان پر آ گیا انت حر (تم آزاد ہو) اور غلام سامنے تھا۔ نسیان کے معنی بھولنے کے ہیں۔ فقہاء نے اس کی بھی صورتیں لکھی ہیں۔ ناواقفیت، خطاء اور نسیان کا اسلامی قانون میں اعتبار کیا گیا ہے اور امام بخاریؒ اس سلسلے میں سب سے آگے ہیں۔ البتہ احناف کی فقہ میں اس کا بہت ہی کم اعتبار ہے۔ شاذ و نادر خاص خاص مسائل میں۔ امام بخاریؒ نے اس باب میں جس توسع سے کام کیا ہے اس کی ایک مثال مذکورہ مسئلہ بھی ہے۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ نیت کے بغیر کوئی کام ہی نہیں ہوتا تو پھر ہر عمل اور ہر تصرف کے لئے نیت کا مطالبہ ہونے لگے گا، جس کا کوئی قائل نہیں۔ یہ حدیث کہ "عمل پر اجر نیت کے مطابق ملتا ہے" اس کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ اگر نیت اچھی ہے تو اجر و ثواب کا مستحق ہوگا اور اگر نیت بری ہے تو اجر نہیں ملے گا۔ رہی یہ بحث کہ عمل کی صحت موقوف ہے نیت پر، اس سے حدیث میں سرے سے کوئی بحث ہی نہیں کی گئی۔

مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ لَمَّا اَقْبَلَ يُرِيْدُ الْاِسْلَامَ وَمَعَهٗ غُلَامُهٗ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهٖ فَاَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنَّهٗ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِيْنَ يَقُوْلُ:

يَالَيْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَآئِهَا
عَلٰى اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

بشیر نے، ان سے اسمٰعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب وہ اسلام قبول کرنے کے ارادے سے نکلے (مدینہ کے لئے) تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا (اتفاق سے راستے میں) دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے۔ پھر جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (مدینہ پہنچنے کے بعد) حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے غلام بھی اچانک آ گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، ابو ہریرہ! یہ لو تمہارا غلام آ گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں آپ ﷺ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ پہنچ کر یہ شعر کہے تھے "ہائے رے طول شب اور اس کی سختیاں اگر چہ دارالکفر سے نجات بھی اسی نے دلائی ہے۔

(۲۳۵۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِی الطَّرِيْقِ:

يَالَيْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَآئِهَا
عَلٰى اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتُ

قَالَ وَاَبَقَ مِنِّیْ غُلَامٌ لِّیْ فِی الطَّرِيْقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهٗ فَبَيْنَا اَنَا عِنْدَهٗ اِذَا طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَااَبَاهُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ فَاَعْتَقَهٗ لَمْ يَقُلْ اَبُوْكُرَيْبٍ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ حُرٌّ

۲۳۵۲۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (اسلام لانے کے لئے) حاضر ہوا تھا تو آتے ہوئے راستے میں یہ شعر کہے تھے "ہائے طول شب اور اس کی سختیاں، اگر چہ دارالکفر سے نجات بھی اسی نے دلائی ہے۔" انہوں نے بیان کیا کہ راستے میں میرا غلام مجھ سے جدا ہو گیا تھا۔ میں جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو (اسلام پر قائم رہنے کا) آپ ﷺ کے سامنے عہد کیا۔ میں ابھی حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہی ہوا تھا کہ غلام دکھائی دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا "ابو ہریرہ! یہ تمہارا غلام آ گیا۔" میں نے کہا وہ اللہ کے لئے آزاد ہے۔ چنانچہ میں نے اسے آزادی دے دی۔ ابو کریب نے (اپنی روایت میں) ابو اسامہ کے واسطہ سے "حر" آزاد کا لفظ بیان نہیں کیا تھا۔

(۲۳۵۳) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا اَقْبَلَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَمَعَهٗ غُلَامُهٗ وَهُوَ يَطْلُبُ الْاِسْلَامَ فَضَلَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ بِهٰذَا وَقَالَ اَمَا اِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنَّهٗ لِلّٰهِ

۲۳۵۳۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آ رہے تھے تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ آپ اسلام کے ارادہ سے آ رہے تھے۔ پھر (راستے میں) ایک دوسرے سے بچھڑ گئے۔ اسی طرح (پوری حدیث بیان کی) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے لئے ہے۔

باب ۱۵۹۰ . اُمِّ الْوَلَدِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّهَا

۱۵۹۰۔ام ولد۔ ❶ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ باندی اپنے مالک کو جنے گی۔

(۲۳۵۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَنَّ عُتْبَةَ ابْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنْ يَّقْبِضَ اِلَيْهِ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ قَالَ عُتْبَةُ اِنَّهٗ ابْنِيْ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ اَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبَلَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقْبَلَ مَعَهٗ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ اَخِيْ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهٗ ابْنُهٗ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَآ اَخِي ابْنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى ابْنِ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَاِذَا هُوَا اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَاعَبْدُابْنُ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ يَاسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ مِمَّا رَاٰى مِنْ شِبْهِهٖ بِعُتْبَةَ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۵۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی باندی کے بچے کو اپنی پرورش میں لے لیں۔ اس نے کہا تھا کہ وہ لڑکا میرا ہے۔ پھر جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ (مکہ) تشریف لائے تو سعد رضی اللہ عنہ نے زمعہ کی باندی کے لڑکے کو لے لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبد بن زمعہ بھی ساتھ تھے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے۔ انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ انہیں کا لڑکا ہے۔ لیکن عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ میرا بھائی زمعہ (والد) کی باندی کا لڑکا ہے۔ انہیں کے "فراش" پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے زمعہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھا تو واقعی وہ عتبہ کی صورت تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اے عبد بن زمعہ! یہ تمہاری ہی زیر پرورش رہے گا، کیونکہ بچہ ان کے والد ہی کے "فراش" پر پیدا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ "اے سودہ بنت زمعہؓ (ام المومنین) اس سے پردہ کیا کرو۔" یہ آپ نے اس لئے ہدایت کی تھی کہ بچے میں عتبہ کی شباہت محسوس فرمائی تھی۔ سودہ رضی اللہ عنہا آنحضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں۔ (حدیث پر بحث پہلے گذر چکی ہے)۔

باب ۱۵۹۱ . بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

۱۵۹۱۔مدبر کی بیع۔ ❷

(۲۳۵۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اَيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ

۲۳۵۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، انہوں

---

❶ باندی سے اس کے آقا نے ہم بستری کی، نتیجے میں بچہ پیدا ہوا تو ایسی باندی "ام ولد" کہلائے گی۔ آقا کی وفات کے بعد یہ باندی خود آزاد ہو جاتی ہے۔ ام ولد ہونے کے بعد اس کی خرید وفروخت بھی نہیں کی جاسکتی۔ بس اس پر ایک قانونی پابندی ہے اور آقا کی وفات کے بعد وہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے کتاب الایمان میں، اور اس پر نوٹ بھی گذر چکا ہے۔ ❷ مدبر وہ غلام ہے جس کے متعلق اس کے آقا نے کہا ہو کہ وہ میری وفات کے بعد آزاد ہے۔ ایسا غلام آقا کی وفات کے بعد آزاد ہو جائے گا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ام ولد کی طرح اس کی بھی خرید وفروخت اور وہ تمام تصرفات جائز نہیں ہیں جو کسی مملوک میں چل سکتے ہیں۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنَّا عَبْدًا لَّه، عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَبَاعَه، قَالَ جَابِرٌ مَّاتَ الْغُلَامُ عَامَ اَوَّلَ

نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص نے اپنی موت کے ساتھ اپنے غلام کی آزادی کے لئے کہا تھا، پھر نبی کریم ﷺ نے اس غلام کو بلایا اور اسے بیچ دیا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غلام پہلے ہی سال مر گیا تھا۔ ❶

باب ۱۵۹۲. بَيْعُ الْوَلَآءِ وَهِبَتِهٖ

۱۵۹۲۔ ولاء کی بیع اور اس کا ہبہ۔ ❷

(۲۳۵۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَآءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ

۲۳۵۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن دینار نے خبر دی، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ سے منع کیا تھا۔

(۲۳۵۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيْدَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَآءَ هَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِعْتَقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرَقَ فَاَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْاَعْطَانِيْ كَذَا وَكَذَا مَاثَبَتُّ عِنْدَه، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا

۲۳۵۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو میں نے خریدا تو ان کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی (کہ آزادی کے بعد انہیں کے ساتھ قائم رہے گی) میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم انہیں آزاد کردو ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو قیمت دے کر کسی غلام کو آزاد کردے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے بریرہؓ کو بلایا اور ان کے شوہر کے سلسلے میں انہیں اختیار دیا (کہ آزادی سے پہلے کے نکاح کو اب اگر چاہیں تو فسخ کردیں اور چاہیں باقی رکھیں) بریرہؓ نے کہا کہ اگر وہ مجھے فلاں فلاں چیز دیں پھر بھی میں ان کے پاس نہیں رہوں گی۔ چنانچہ وہ اپنے شوہر سے بھی آزاد ہوگئیں۔

باب ۱۵۹۳. اِذَا اُسِرَ اَخُوالرَّجُلِ اَوْعَمُّه، هَلْ يُفَادٰى اِذَا كَانَ مُشْرِكًا وَّقَالَ اَنَسٌ قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا وَكَانَ عَلِيٌّ لَه، نَصِيْبٌ فِيْ تِلْكَ الْغَنِيْمَةِ الَّتِيْ اَصَابَ مِنْ اَخِيْهِ عَقِيْلٍ وَّعَمِّهٖ عَبَّاسٍ رَضِيَ

۱۵۹۳۔ اگر کسی کا بھائی یا چچا قید ہوکر آئے تو کیا اس کے مشرک ہونے کی صورت میں بھی (چھڑانے کے لئے) اس کی طرف سے فدیہ دیا جاسکتا ہے؟ انسؓ نے بیان کیا کہ عباسؓ نے فرمایا میں نے جنگ بدر کے بعد قید سے آزاد ہونے کے لئے) اپنا فدیہ بھی دیا تھا اور عقیلؓ کا بھی۔ حالانکہ اس غنیمت میں علیؓ کا بھی حصہ تھا جو ان کے بھائی عقیلؓ اور چچا عباسؓ سے ملی

❶ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان یہ ہے کہ مدبر کی بیع جائز ہے۔ حدیث سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے، لیکن محدثین نے لکھا ہے کہ یہ محض آنحضور ﷺ نے تعزیراً کیا تھا۔ وہ مقروض تھے اور مفلس بھی ورنہ قانون یہی ہے کہ جب غلام کو آزاد کردیا تو جس شرط کے ساتھ بھی آزاد کیا اس کے پورے ہوتے ہی آزادی محقق ہوجائے گی۔ ❷ ولاء اس حق کو کہتے ہیں جو غلام کے آزاد کرنے کے بعد آقا اور اس کے سابق غلام میں آزادی کے بعد بھی قائم ہوتا ہے۔ یہ حقوق لازمہ میں سے ہے۔ جس میں انتقال کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، نہ اس کی بیع جائز ہے، نہ ہبہ اور نہ کوئی بھی ایسا عمل جس کے ذریعہ اس حق کو دوسرے کی طرف منتقل کرنے کی کوشش کی جائے۔

اللّٰهُ عَنْهُ

(۲۳۵۸) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِدَآءَهٗ فَقَالَ لَاتَدَعُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا

تھی۔ ❶

۲۳۵۸۔ ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے بعض افراد نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی اور عرض کیا کہ آپ ہمیں اس کی اجازت دے دیجئے کہ اپنے بھانجے عباسؓ کو فدیہ لئے بغیر چھوڑ دیں۔ لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کے فدیہ سے ایک درہم بھی نہ چھوڑنا۔ ❷

باب ۱۵۹۴. عِتْقِ الْمُشْرِكِ

۱۵۹۴۔ مشرک کو آزاد کرنا۔

(۲۳۵۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَّحَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ فَلَمَّا اَسْلَمَ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ وَاَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَءَيْتَ اَشْيَآءَ كُنْتُ اَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا يَعْنِيْ اَتَبَرَّرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَاسَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

۲۳۵۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ حکیم بن حزامؓ نے اپنے کفر کے زمانے میں سو غلام آزاد کئے تھے اور سو اونٹوں کی قربانی دی تھی پھر جب اسلام لائے تو سو اونٹوں کی قربانی دی اور سو غلام آزاد کئے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ بعض ان اعمال کے متعلق آنحضور ﷺ کا کیا فتویٰ ہے جنہیں میں کفر کے زمانہ میں کرتا تھا۔ ثواب حاصل کرنے کے لئے (ہشام بن عروہ نے فرمایا کہ اتحنث بھا کے معنی اتبرر بھا کے ہیں) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا ”جو نیکیاں تم پہلے کر چکے ہو، ان سب کے سمیت اسلام میں داخل ہوئے ہو۔“

باب ۲۵۹۵. مَنْ مَّلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيْقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدٰى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّايَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا

۱۵۹۵۔ جس نے کسی عرب کو غلام بنایا، پھر اسے ہبہ کیا، بیچا اس سے جماع کیا یا فدیہ دیا اور جس نے بچوں اور عورتوں کو قید کیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے، ایک مملوک غلام کی، جو بے بس ہے اور ایک وہ شخص جسے ہم نے اپنی طرف سے خوب روزی دی ہے،

---

❶ غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ذی رحم محرم صرف ملکیت میں آ جانے سے فوراً آزاد نہیں ہو جاتا کیونکہ علیؓ مسلمان تھے اور بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ مشرکین کی طرف سے عباسؓ اور عقیلؓ آئے تھے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے پھر یہ قید ہوئے اگر ذی رحم محرم کی ملکیت سے ہی آزادی متحقق ہو جاتی تو علیؓ اور خود نبی کریم ﷺ کے عباسؓ اور عقیلؓ ذی رحم محرم تھے اور ان سے فدیہ لے کر آزاد کیا گیا تھا لیکن سوال یہ ہے کہ جس وقت ان سے فدیہ وصول کیا گیا اس وقت تو یہ اسلامی حکومت کے قیدی تھے نہ کہ کسی فرد کے پھر یہ قاعدہ ان پر کس طرح لاگو ہو سکتا تھا۔ احناف کا اس باب میں مسلک یہ ہے کہ ذی رحم محرم اگر کسی کی ملکیت میں آ گیا۔ خواہ وہ کسی ذریعہ سے آیا ہو، فوراً آزاد ہو جاتا ہے کوئی اپنے کسی ذی رحم محرم کی ملکیت میں نہیں رہ سکتا۔ ❷ عباس رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے چچا تھے۔ مدینہ کے انصار نے انہیں اپنا بھانجہ اس رشتے سے کہا تھا کہ آپ کے والد اور حضور اکرم ﷺ کے دادا جناب عبدالمطلب کی ننہال مدینہ کے قبیلہ بنو نجار میں تھی۔

وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَايَعْلَمُوْنَ

وہ اس میں پوشیدہ اور علانیہ خرچ بھی کرتا ہے، کیا دونوں مثال میں برابر ہوجائیں گے۔ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے۔ اصل میں اکثر لوگ جانتے نہیں۔

(۲۳۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِی اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ اِنَّ مَعِیَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَیَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالُ وَاِمَّا السَّبْیُ وَقَدْكُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّآئِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُرَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ جَآءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّیْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَايُفِیْٓءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ قَالَ اِنَّا لَانَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَآؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَآؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْآ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا فَهٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنَا عَنْ سَبْیِ هَوَازِنَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِیْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا

۲۳۶۰۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے لیث نے خبر دی، انہیں عقیل نے، انہیں ابن شہاب نے کہ عروہ نے ذکر کیا کہ مروان اور مسور بن مخرمہؓ نے انہیں خبر دی کہ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں قبیلہ ہوازن کا وفد حاضر ہوا تو آپ نے کھڑے ہو کر (ان کا استقبال کیا) ان لوگوں نے آپ کے سامنے درخواست کی کہ ان کے اموال اور قیدی واپس کر دیئے جائیں لیکن آنحضور ﷺ نے انہیں جواب دیا تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ میرے ساتھ اور اصحاب بھی ہیں اور بات وہی مجھے پسند ہے جو سچ ہو اس لئے دو چیزوں میں سے ایک ہی تمہیں اختیار کرنی ہوگی یا اپنا مال واپس لے لو، (جو فتح کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا تھا) یا اپنے قیدیوں کو چھڑا لو (جسے مسلمان مجاہدوں نے قید کیا تھا) اسی لئے میں ان کی تقسیم بھی ٹالتا رہا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے طائف سے لوٹتے ہوئے (جعرانہ) میں ہوازن والوں کا تقریباً دس دن تک انتظار کیا تھا۔ جب ان لوگوں پر بات پوری طرح واضح ہوگئی کہ نبی کریم ﷺ دو چیزوں (مال اور قیدی) میں سے صرف ایک ہی واپس کر سکتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ہمارے آدمی واپس کر دیجئے جو آپ کی قید میں ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا۔ اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق کرنے کے بعد فرمایا، امابعد! یہ بھائی ہمارے پاس نادم ہو کر آئے ہیں اور میرا بھی خیال یہ ہے کہ ان کے آدمی جو ہماری قید میں ہیں انہیں واپس مل جانے چاہئیں۔ اب جو شخص خوشی سے ان کے آدمیوں کو (اپنے حصے کے) واپس کر سکتا ہے وہ ایسا کر لے۔ اور جو شخص اپنے حصے کو چھوڑنا نہ چاہے (تو اس شرط پر اپنے حصے کے قیدیوں کو آزاد کرنے کے لئے تیار ہو کہ ان قیدیوں کے بدلے میں) ہم اسے اس کے بعد سب سے پہلی غنیمت میں سے جو اللہ تعالیٰ ہمیں دے اس کے (اس) حصے کا بدلہ اس کے حوالہ کریں تو وہ بھی ایسا کر لے، لوگ اس پر بول پڑے کہ ہم اپنی خوشی سے قیدیوں کو ان کے حوالہ کرنے کے لئے تیار ہیں، حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا، لیکن (اس ہجوم میں) ہمیں یہ امتیاز نہ ہو سکا کہ کس نے ہمیں اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی ہے۔ اس لئے سب لوگ (اپنے خیموں میں) واپس

چلے جائیں اور سب کے نمائندے آ کر ان کی رائے سے ہمیں مطلع کریں۔ سب لوگ چلے آئے اوران کے نمائندوں نے (ان سے گفتگو کی پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے فیصلوں سے) آپ ﷺ کو مطلع کیا کہ سب نے اپنی خوشی اور مرضی سے اجازت دے دی ہے۔ یہی وہ خبر ہے جو ہمیں ہوازن کے قیدیوں کے سلسلے میں معلوم ہوئی ہے (زہری نے کہا) اور انسؓ نے بیان کیا کہ عباسؓ نے نبی کریم ﷺ سے (جب بحرین سے مال آیا) کہا تھا کہ میں نے اپنا بھی فدیہ تھا اور عقیل کا بھی (بدر کے موقعہ پر)۔

(۲۳۶۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَآءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى ذَرَا رِيَّهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنِيْ بِهٖ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ

۲۳۶۱۔ ہم سے علی بن حسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ابن عون نے خبر دی، بیان کیا کہ میں نے نافع کو لکھا تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے بنوالمصطلق پر جب حملہ کیا تو وہ بالکل غافل تھے اوران کے مویشی پانی پی رہے تھے، ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا گیا تھا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا گیا تھا۔ انہیں قیدیوں میں جویریہؓ (ام المومنین) بھی تھیں۔ (نافع نے لکھا تھا) یہ حدیث مجھ سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کی تھی، وہ خود بھی لشکر کے ساتھ تھے۔

(۲۳۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَاسَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلْتُه‘ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَآءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاعَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَامِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ

۲۳۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے، انہیں محمد بن یحییٰ بن حبان نے، ان سے ابن محیریز نے بیان کیا کہ میں نے ابوسعیدؓ کو دیکھا تو ان سے ایک سوال کیا۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ بنی مصطلق کے لئے نکلے۔ اس غزوے میں ہمیں عرب قیدی ملے (قبیلہ بنی مصطلق کے راستے ہی میں) ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی اور تجرد شاق گذرنے لگا، اس لئے (ان باندیوں سے ہم بستری میں) ہم عزل کرنا چاہتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا، ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جن ارواح کی بھی قیامت تک کے لئے پیدائش مقدر ہو چکی ہے وہ تو بہرحال پیدا ہو کر رہیں گی۔

(۲۳۶۳) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَااَزَالُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ ح وَحَدَّثَنِيْ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ

۲۳۶۳۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قعقاع نے ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا۔ اور مجھ سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں جریر بن

الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ح وَعَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَازِلْتُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِمْ سَمِعْتُه' يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ قَالَ وَجَآءَ تْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَآئِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ

عبدالحمید نے خبر دی، انہیں مغیرہ نے، انہیں حارث نے، انہیں ابوزرعہ نے اور انہیں ابوہریرہؓ نے اور عمارہ ابوزرعہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہؓ نے فرمایا، تین باتوں کی وجہ سے جنہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سنا ہے میں بنوتمیم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں گا۔ حضور اکرم ﷺ ان کے بارے فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ دجال کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت ثابت ہوں گے۔ انہوں نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) بنوتمیم کے یہاں سے صدقات (وصول ہوکر) آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔ بنوتمیم کی ایک عورت قید ہوکر حضرت عائشہؓ کو ملی تو آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے آزاد کردو کہ یہ اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

باب ۱۵۹۶. فَضْلِ مَنْ اَدَّبَ جَارِيَتَه' وَعَلَّمَهَا

۱۵۹۶۔ اپنی باندی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت۔

(۲۳۶۴) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ ابْنَ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَه' جَارِيَةٌ فَعَلَّمَهَا وَاَحْسَنَ اِلَيْهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَه' اَجْرَانِ

۲۳۶۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انہوں نے مطرف سے انہوں نے شعبی سے، انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص کے پاس کوئی باندی ہو اور وہ اس کی پرورش کرے (اور اسے تعلیم دے) اور اس کے ساتھ حسن معاملت کرے، پھر اسے آزاد کرکے اس سے شادی کرلے تو اس پر اس کو دو اجر ملتے ہیں۔

باب ۱۵۹۷. قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَبِيْدُ اِخْوَانُكُمْ فَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ذِی الْقُرْبٰی الْقَرِيْبُ وَالْجُنُبُ الْغَرِيْبُ الْجَارُ الْجُنُبُ يَعْنِی الصَّاحِبَ فِی السَّفَرِ

۱۵۹۷۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ ''غلام تمہارے بھائی ہیں اس لئے انہیں بھی وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو، عزیزوں، رشتہ داروں کے ساتھ، یتیموں، مسکینوں کے ساتھ، قریب اور دور کے پڑوسیوں کے ساتھ، کسی معاملہ میں شریک کے ساتھ، مسافروں اور غلاموں کے ساتھ (اچھا معاملہ رکھو) کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں فرماتا جو اکڑنے والا اور اپنی بڑائی جاننے والا ہو۔'' (آیت میں) ذی القربیٰ سے مراد رشتہ دار ہیں، جنب سے اجنبی اور الجار الجنب سے مراد رفیق سفر ہیں۔

(۲۳۶۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُوْرَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَاذَرٍّ الْغِفَارِیَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰی غُلَامِهٖ حُلَّةٌ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّیْ سَابَبْتُ

۲۳۶۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واصل احدب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے معرور بن سوید سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کے بدن پر بھی ایک ہی حلہ تھا اور

رَجُلًا فَشَكَانِیْ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِی النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعَیَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَیْدِیْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ یَدِهٖ فَلْیُطْعِمْهُ مِمَّا یَاْكُلُ وَلْیُلْبِسْهُ مِمَّا یَلْبَسُ وَلَا یُكَلِّفُوْهُمْ مَّا یَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ مَّا یَغْلِبُهُمْ فَاَعِیْنُوْهُمْ

آپ کے غلام کے بدن پر بھی ایک ہی حلہ تھا۔ ہم نے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میری ایک صاحب (بلالؓ) سے تلخ کلامی ہوگئی اور میں نے انہیں ان کی ماں کی طرف سے عار دلائی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے میری شکایت کی۔ مجھ سے آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم نے انہیں ان کی ماں کی طرف سے عار دلائی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا، تمہارے خدمت گار بھی تمہارے بھائی ہیں (صرف فرق اتنا ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے قبضے میں دے رکھا ہے، اس لئے جس کا بھی کوئی بھائی قبضے میں ہو، اسے وہی کھلانا چاہئے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی پہنانا چاہئے جو وہ خود پہنتا ہے اور ان پر ان کی برداشت سے زیادہ بار نہ ڈالنا چاہئے، لیکن اگر ان کی طاقت سے زیادہ بار ڈالو تو پھر ان کی مدد بھی کر دیا کرو (کہ وہ اپنی ذمہ داری سے بخوبی عہدہ برآ ہو سکیں۔)

باب ۱۵۹۸. اَلْعَبْدِ اِذَا اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ سَیِّدَهٗ

۱۵۹۸۔ غلام، جو اپنے رب کی عبادت بھی اچھی طرح کرے اور اپنے آقا کی خیر خواہی بھی۔

(۲۳۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ اِذَا نَصَحَ سَیِّدَهٗ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَیْنِ

۲۳۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمرؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، غلام، جو اپنے آقا کا بھی خیر خواہ ہو اور اپنے رب کی عبادت بھی اچھی طرح کرتا ہو تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔

(۲۳۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ جَارِیَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِیْبَهَا وَاَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاَیُّمَا عَبْدٍ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِیْهِ فَلَهٗ اَجْرَانِ

۲۳۶۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں صالح نے، انہیں شعبی نے انہیں ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کسی کے پاس بھی کوئی باندی ہو اور وہ اسے ادب دے پورے حسن و خوبی کے ساتھ، پھر آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔ اور جو غلام اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کے بھی تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔

(۲۳۶۸) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ اَجْرَانِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ

۲۳۶۸۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا، بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور ان سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، غلام جو کسی کی ملکیت میں ہو اور صالح ہو تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں

لَوْلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ اُمِّيْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَمُوْتَ وَاَنَا مَمْلُوْكٌ

میری جان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد، حج اور والدہ کی خدمت (کے فضائل) نہ ہوتو میں پسند کرتا کہ کسی کا غلام ہوکر مروں۔

(۲۳۶۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ مَالِاَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَيُنْصِحُ لِسَيِّدِهٖ

۲۳۶۹۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کتنا مبارک ہے کسی کا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت تمام حسن وآداب کے ساتھ بجالاتا ہے اور اپنے مالک کی خیرخواہی بھی کرتا ہے۔

باب ۱۵۹۹. كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيْقِ وَقَوْلِهٖ عَبْدِيْ اَوْ اَمَتِيْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ وَقَالَ عَبْدًا مَّمْلُوْكًا وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ وَقَالَ مِنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْآ اِلٰى سَيِّدِكُمْ وَاذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ سَيِّدِكَ وَمَنْ سَيِّدُكُمْ

۱۵۹۹۔ غلام پر بڑائی جتانے کی اور یہ کہنے کی کراہت کہ ''میرا غلام'' یا ''میری باندی۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ '' اور تمہارے غلاموں اور تمہاری باندیوں میں جو صالح ہیں۔'' اور فرمایا (سورہ نحل میں) ''مملوک غلام'' (سورہ یوسف میں فرمایا) اور دونوں نے اپنے آقا کو دروازے پر پایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: '' تمہاری مومنہ باندیوں میں سے۔'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا'' اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ (سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ) کے لئے (یوسف علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا تھا کہ) '' اپنے آقا کے ہاں میرا ذکر کرنا۔'' (آیت میں ربک سے مراد) سیدک ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بنوسلمہ سے دریافت فرمایا تھا کہ'' تمہارا سردار کون ہے؟''

(۲۳۷۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهٗ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ

۲۳۷۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب غلام اپنے آقا کی خیرخواہی کرے اور اپنے رب کی عبادت تمام حسن وآداب کے ساتھ بجالائے تو اسے دوگنا اجر ملتا ہے۔

(۲۳۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَمْلُوْكُ الَّذِيْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَيُؤَدِّيْ اِلٰى سَيِّدِهٖ الَّذِيْ لَهٗ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيْحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهٗ اَجْرَانِ

۲۳۷۱۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''مملوک جو اپنے رب کی عبادت حسن وآداب کے ساتھ بجالاتا ہے اور اس کے آقا کے جو اس پر حق، خیرخواہی اور فرمانبرداری (کے ہیں) انہیں بھی ادا کرتا ہے تو اسے دوگنا اجر ملتا ہے۔

(۲۳۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا

۲۳۷۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے

مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَايَقُلْ اَحَدُكُمْ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اِسْقِ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِىْ مَوْلَاىَ وَلَايَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِىْ اَمَتِىْ وَلْيَقُلْ فَتَاىَ وَفَتَاتِىْ وَغُلَامِىْ

حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کوئی شخص (کسی غلام یا کسی بھی شخص سے) یہ نہ کہے کہ ”اپنے رب (پالنے والے) کو کھانا کھلاؤ۔“ اپنے رب کو وضو کراؤ۔ اپنے رب کو پانی پلاؤ۔ بلکہ صرف میرا سردار، میرے آقا (سیدی ومولائی) کہنا چاہئے۔ اسی طرح کوئی شخص یہ نہ کہے ”میرا بندہ، میری بندی“ بلکہ یوں کہنا چاہئے: ”میرا آدمی۔ میری لونڈی۔ (فتای وفتاتی وغلامی)۔

(۲۳۷۳) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا لَّهُ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَايَبْلُغُ قِيمَتَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ وَّاُعْتِقَ مِنْ مَّالِهِ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ

۲۳۷۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا جس سے غلام کی منصفانہ قیمت ادا کی جاسکے تو اسی کے مال سے پورا غلام آزاد کیا جائے گا ورنہ جتنا آزاد ہو گیا (صرف وہی حصہ اس کی طرف سے آزاد ہو رہے گا۔)

(۲۳۷۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ فَالْاَمِيْرُ الَّذِىْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِىَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ

۲۳۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس لئے اس کی رعایا کے بارے میں اس سے سوال ہوگا، پس لوگوں کا امیر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، انسان اپنے گھر والوں پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور غلام اپنے آقا (سید) کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ پس جان لو کہ تم میں سے ہر فرد نگران ہے اور ہر فرد سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

(۲۳۷۵) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ثَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۳۷۵۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا قَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ

سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب باندی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ (حد شرعی) پھر اگر کرے تو کوڑے لگاؤ اور اب بھی اگر کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، تیسری یا چوتھی مرتبہ (آپ نے فرمایا کہ) پھر اسے بیچ دو خواہ قیمت میں ایک رسی ہی ملے۔ ❶

باب ۱۶۰۰ : اِذَا اَتَاهُ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ

۱۶۰۰۔ جب کسی کا خادم کھانا لائے؟

(۲۳۷۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْلُقْمَتَيْنِ اَوْاُكْلَةً اَوْاُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهٗ وَلِیَ عِلَاجَهٗ

۲۳۷۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے محمد بن زیاد نے خبر دی، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ جب کسی کا خادم کھانا لائے اور وہ اسے اپنے ساتھ (کھلانے کے لئے) نہ بٹھا سکے تو ایک یا دو لقمہ ضرور کھلانا چاہئے یا (آپ نے لقمہ او لقمتین کی بجائے) اکلۃ اور اکلتین فرمایا، کیونکہ کام تو سارا اسی نے کیا ہے۔

باب ۱۶۰۱ . اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَنَسَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ اِلَی السَّيِّدِ

۱۶۰۱۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے (غلام کے) مال کو آقا کی طرف منسوب کیا ہے۔

(۲۳۷۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ فِیْ اَهْلِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ فِیْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِیْ مَالِ سَيِّدِهٖ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَآءِ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْسَبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۷۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہر فرد نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر کے معاملات کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے (خاص طور سے نام بنام) انہیں کے بارے میں سنا ہے اور مجھے خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی

---

❶ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ غلاموں اور باندیوں پر ان کے مالکوں کو بڑائی نہ جتانی چاہئے۔ انسان ہونے کی حیثیت سے تمام انسان برابر ہیں اور شرف و امتیاز ایک انسان کو دوسرے پر صرف تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ اسلام نے سطحی قسم کی مساوات کا ڈھنڈورا نہیں پیٹا ہے، انسانوں میں طبقات اور نوعیتوں کے فرق کو تسلیم کیا ہے، اس کے باوجود سب کا حاکم اور سب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی حاکمیت و مالکیت کا یقین و تصور سب پر مقدم ہے۔ آقا اگر غلام کو "میرا غلام" یا "میری باندی" جیسے الفاظ سے مخاطب کرتا ہے تو اس سے اس کے دل کے کبر و عجب کی نشاندہی ہوتی ہے اس لئے احادیث میں اس سے منع کر دیا گیا کہ ایسا نہ کہیں مصنف رحمۃ اللہ علیہ قرآن کی آیتیں بھی لائے ہیں جن میں انہیں الفاظ سے خطاب ہوا ہے تو مقصد اس کا یہ ہے کہ احادیث میں ممانعت تہذیب و تادیب کے لئے ہے۔ انسانوں کو خاص فطرت کے پیش نظر خداوند تعالیٰ اگر اپنے کلام میں یہی فرماتا ہے تو بات دوسری ہے۔

قَالَ وَالرَّجُلُ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ

فرمایا تھا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، پس ہر فرد نگران ہے اور سب سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

باب ۱۶۰۲ . اِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

۱۶۰۲۔ اگر کوئی غلام کو مارے تو چہرے سے بہر حال پرہیز کرنا چاہئے۔ ❶

(۲۳۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيْدِ ن الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

۲۳۷۸۔ ہم سے محمد بن عبیداللہ حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن فلاں ❷ نے خبر دی انہیں سعید مقبری نے، انہیں ان کے والد نے اور انہیں ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمرؒ نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور انہیں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب کوئی کسی سے جھگڑا کرے (اور اسے مارے) تو چہرے (پر مارنے) سے بہر حال پرہیز کرنا چاہئے۔

كتاب المكاتب

مکاتب ❸ کے مسائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۶۰۳ . اِثْمِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ

۱۶۰۳۔ جس نے اپنے غلام پر کوئی تہمت ❹ لگائی؟

باب ۱۶۰۳ . اَلْمُكَاتَبِ وَنُجُوْمِهٖ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ وَقَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰكُمْ وَقَالَ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

۱۶۰۳۔ مکاتب اور اس کی قسطیں۔ ہر سال ایک قسط کی ادائیگی ہوگی (یا جس طرح بھی معاملہ طے ہوا ہو۔) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جو لوگ اپنے مملوک (غلام یا باندی) سے کتابت کا معاملہ کرنا چاہیں، انہیں یہ معاملہ کرلینا چاہئے اگر ان کے اندر کوئی خیر انہیں نظر

---

❶ مار پیٹ میں چہرے پر مارنے سے پرہیز صرف غلام کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ یہاں چونکہ غلاموں کا بیان ہے، اس لئے عنوان میں اسی کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ بلکہ چہرے پر مارنے سے پرہیز کا حکم تمام انسانوں بلکہ جانوروں تک کے لئے ہے۔ ❷ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے راوی کے نام کی بجائے ابن فلاں پر اکتفا کیا۔ جیسا کہ محدثین نے لکھا ہے یہ ابن سمعان ہیں۔ یہ راوی ضعیف تھے اور غالباً سند میں ان کا ذکر اسی لئے خصوصیت سے نہیں آیا۔ صحیح بخاری میں دو یا تین جگہ اس طرح آیا ہے لیکن اس سے روایت میں کوئی خامی نہیں پیدا ہوتی کیونکہ مدار اس سند میں نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے اسی حدیث کی ایک اور سند مذکور ہے اور وہی مدار علیہ ہے۔ یہ سند صرف تاکید و تائید کے لئے آئی ہے اس موقعہ پر اگر اس سند کو جس میں راوی کا ذکر ابن فلاں سے ہے حذف بھی کر دیتے تو کوئی حرج نہ تھا۔ ❸ مکاتب کے متعلق ہم پہلے کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ غلامی کے باب میں مکاتبت ایک ایسا معاملہ ہے جس کے ذریعہ غلام متعدد قسطوں میں ایک خاص رقم اپنے آقا کو دے کر خود کو آزاد کرا سکتا ہے۔ اسی کی تفصیلات اس باب میں بیان ہوں گی۔ ❹ مصنفؒ نے اس عنوان کے تحت کوئی حدیث نہیں لکھی ممکن ہے عنوان قائم کر کے حدیث لکھنا بھول گئے ہوں اور وہ علیحدہ صفحہ میں بعد میں پایا گیا ہو، کتاب الحدود میں اس عنوان کے مناسب ایک حدیث مصنفؒ خود لائے ہیں کہ اگر کوئی اپنے غلام پر غلط اور جھوٹی تہمت لگائے گا تو قیامت میں اسے کوڑے لگائے جائیں گے (اس جھوٹ کی سزا کے طور پر)۔

قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَوَاجِبٌ عَلَیَّ اِذَا عَلِمْتُ لَه' مَالًا اَنْ اُکَاتِبَه' قَالَ مَا اُرَاہُ اِلَّا وَاجِبًا وَّقَالَ عَمْرُو ابْنُ دِیْنَارٍ قُلْتُ لِعَطَآءٍ تَاْثُرُه' عَنْ اَحَدٍ قَالَ لَاثُمَّ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ مُوْسَی بْنَ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَه' اَنَّ سِیْرِیْنَ سَاَلَ اَنَسًا الْمُکَاتَبَةَ وَکَانَ کَثِیْرَ الْمَالِ فَاَبٰی فَانْطَلَقَ اِلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ کَاتِبْهُ فَاَبٰی فَضَرَبَه' بِالدُّرَّةِ وَیَتْلُوْا عُمَرُ فَکَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا فَکَاتَبَهٗ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ بَرِیْرَةَ دَخَلَتْ عَلَیْهَا تَسْتَعِیْنُهَا فِیْ کِتَابَتِهَا وَعَلَیْهَا خَمْسَةُ اَوَاقٍ نُجِّمَتْ عَلَیْهَا فِیْ خَمْسِ سِنِیْنَ فَقَالَتْ لَهَا عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَفِسَتْ فِیْهَا اَرَاَیْتِ اِنْ عَدَدْتُّ لَهُمْ عِدَّةً وَّاحِدَةً اَیَبِیْعُکِ اَهْلُکِ فَاُعْتِقَکِ فَیَکُوْنَ وَلَاءُ کِ لِیْ فَذَهَبَتْ بَرِیْرَةُ اِلٰی اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِکَ عَلَیْهِمْ فَقَالُوْا لَآ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ لَنَا الْوَلَآءُ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَه' فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِیْهَا فَاَعْتِقِیْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَابَالُ رِجَالٍ یَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ

آئے (کہ معاملہ کو نباہ لے جائیں گے) اور انہیں اللہ کے اس مال میں سے بھی دینا چاہئے، جنہیں تمہیں اس نے عطا کیا ہے۔ ❶ روح نے ابن جریج کے واسطہ سے بیان کیا کہ میں نے عطاء سے پوچھا، کیا اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ میرے غلام کے پاس مال ہے تو مجھ پر واجب ہوجائے گا کہ میں اس سے کتابت کا معاملہ کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ میرا خیال تو یہی ہے کہ (ایسی صورت میں کتابت کا معاملہ) واجب ہوجائے گا۔ عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے عطاء سے پوچھا، کیا آپ اس سلسلے میں کسی سے روایت بھی بیان کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں (پھر انہیں یاد آیا) اور مجھے انہوں نے خبر دی کہ موسیٰ بن انس نے انہیں خبر دی کہ سیرینؒ (ابن سیرینؒ کے والد) نے انسؓ سے کتابت کی درخواست کی (یہ انسؓ کے غلام تھے) وہ مالدار تھے لیکن آپ نے انکار کیا، اس پر سیرین عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور ان سے اس کا تذکرہ کیا) عمرؓ نے فرمایا انسؓ سے) کہ کتابت کا معاملہ کرلو، انہوں نے پھر بھی انکار کیا تو عمرؓ نے انہیں درے سے مارا آپ اس آیت کی تلاوت کررہے تھے کہ ''غلاموں میں اگر خیر دیکھو تو ان سے کتابت کا معاملہ کرلو۔'' چنانچہ انسؓ نے کتابت کا معاملہ کرلیا۔ لیث نے کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے کہ عائشہؓ نے فرمایا کہ بریرہؓ ان کے پاس آئیں، اپنے کتابت کے معاملہ میں ان کی مدد حاصل کرنے کے لئے۔ بریرہؓ کو پانچ اوقیہ چاندی پانچ سال کے اندر پانچ قسطوں میں ادا کرنا تھی۔ عائشہؓ نے فرمایا، انہیں خود بریرہ؛ میں دلچسپی ہوگئی تھی۔ کہ یہ بتاؤ اگر میں انہیں ایک ہی مرتبہ (چاندی کی یہ مقدار) ادا کردوں تو کیا تمہارے مالک تمہیں میرے ہاتھوں بیچ دیں گے؟ پھر میں تمہیں آزاد کردوں گی اور تمہاری ولاء میرے ساتھ قائم ہوجائے گی بریرہؓ اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور ان کے سامنے یہ نئی صورت پیش کی انہوں نے کہا کہ ہم یہ صورت اس وقت منظور کرسکتے ہیں کہ ولاء ہمارے ساتھ قائم رہے۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم خ

❶ احناف کہتے ہیں کہ مکاتب کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے اس آیت میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب اپنے کسی غلام سے کتابت کا معاملہ طے کرلیا تو اپنی طرف سے بھی اس کی مدد کرنی چاہئے تا کہ اسے کامیابی حاصل ہو۔

کر بریرہؓ کو آزاد کر دو، ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے پھر رسول اللہ ﷺ (باہر گئے) تو لوگوں کو خطاب کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی شرطیں (معاملات میں) لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے پس جو شخص کوئی ایسی شرط لگائے جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ہے اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ مستحق اور زیادہ مضبوط ہے۔

باب ۱۶۰۴. مَايَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۰۴۔ مکاتب سے کس قسم کی شرطیں جائز ہیں؟ اور جس نے کوئی ایسی شرط لگائی جس کی اصل کتاب اللہ میں موجود نہ ہو، اس سلسلے میں ابن عمرؓ کی بھی ایک روایت نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔

(۲۳۷۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَآءَ تْ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَآئِشَةُ ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَآءُ كِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَآءَ تْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ وَلَآءُ كِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَابَالُ اُنَاسٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ

۲۳۷۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور انہیں عائشہؓ نے خبر دی کہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس، اپنے معاملہ کتابت میں مدد لینے کے لئے آئیں ابھی انہوں نے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ عائشہؓ نے ان سے کہا کہ تم اپنے مالکوں کے پاس جاؤ، اگر وہ یہ پسند کریں کہ تمہارے معاملہ کتابت کی پوری رقم میں ادا کر دوں اور تمہاری ولاء میرے ساتھ قائم ہو تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہؓ نے یہ صورت اپنے مالکوں کے سامنے رکھی، لیکن انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر وہ (عائشہؓ) تمہارے ساتھ نیک کام کرنا چاہتی ہیں تو انہیں اس کا اختیار ہے لیکن تمہاری ولاء ہمارے ہی ساتھ قائم رہے گی عائشہؓ نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم خرید کر انہیں آزاد کر دو، ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہی جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ پس جو بھی ایسی شرط لگائے گا جس کی اصل کتاب اللہ میں موجود نہ ہو تو وہ نا قابل عمل ٹھہرے گی، خواہ سو مرتبہ ایسی شرطیں کیوں نہ لگا لے، اللہ تعالیٰ کی شرط ہی (عمل کے) لائق اور مضبوط ہے۔

(۲۳۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرَادَتْ عَآئِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِّتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا عَلٰى اَنَّ وَلَآءَ هَا لَنَا قَالَ

۲۳۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ ام المؤمنین عائشہؓ نے ایک باندی کو خریدنا چاہا اور مقصد انہیں آزاد کرنا تھا اس باندی کے مالکوں نے کہا کہ اس شرط پر (ہم بیچ سکتے ہیں

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَمْنَعُکِ ذٰلِکَ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

کہ آزاد کرنے کے بعد) ولاء ہمارے ساتھ قائم رہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے عائشہؓ سے فرمایا تھا کہ ان کی اس شرط کی وجہ سے تم نہ رکو، ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

باب ۱۶۰۵۔ اِسْتِعَانَةُ الْمُکَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ

۱۶۰۵۔ مکاتب کا لوگوں سے امداد طلب کرنا اور سوال کرنا۔

(۲۳۸۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اَوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عِدَّةً وَّاحِدَةً وَّاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُوْنَ وَلَآءُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ اِلٰى اَهْلِهَا فَاَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَآءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَنِيْ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ خُذِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَآءَ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاَيُّمَا شَرْطٍ لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ مَابَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ اَعْتِقْ يَافُلَانُ وَلِيَ الْوَلَآءُ اِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

۲۳۸۱۔ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہؓ نے بیان کیا کہ بریرہؓ آئیں اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ ❶ چاندی پر کتابت کا معاملہ کرلیا۔ ہر سال ایک اوقیہ مجھے دینا پڑے گا آپ بھی میری مدد کیجئے۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں انہیں (یہ ساری رقم) ایک ہی مرتبہ دے دوں اور پھر تمہیں آزاد کردوں تو میں ایسا کرسکتی ہوں۔ تمہاری ولاء میرے ساتھ ہوجائے گی۔ وہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں تو انہوں نے اس سورت سے انکار کیا (واپس آکر) انہوں نے بتایا کہ میں نے صورت ان کے سامنے رکھی تھی، لیکن وہ اسے صرف اس وقت قبول کرنے کے لئے تیار ہیں کہ ولاء ان کے ساتھ قائم رہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سنا تو آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ میں نے آپ ﷺ کو مطلع کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم انہیں لے کر آزاد کردو اور انہیں ولاء کی شرط لگانے دو۔ ولاء تو بہرحال اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب کیا۔ اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا۔ امابعد! تم میں سے کچھ لوگوں کو یہ کیا ہوگیا ہے کہ (معاملات میں) ایسی شرط لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل اللہ کی کتاب میں نہیں ہے۔ پس جو بھی شرط ایسی ہو جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ہے۔ خواہ ایسی سو شرطیں کیوں نہ لگائی جائیں۔ اللہ کا فیصلہ ہی حق ہے اور اللہ کی شرط ہی مستحکم ہے۔ کچھ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں، اے فلاں! آزاد تم کردو اور ولاء میرے ساتھ قائم رہے گی۔ ولاء تو صرف اسی کے ساتھ ہوسکتی ہے جو آزاد کرے۔

باب ۱۶۰۶۔ بَيْعِ الْمُکَاتَبِ اِذَا رَضِیَ وَقَالَتْ

۱۶۰۶۔ مکاتب کی بیع، اگر وہ اس پر راضی ہو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

---

❶ ابھی اس سلسلے کی ایک روایت میں پانچ اوقیہ پر اس معاملے کا طے ہونا گذرا ہے۔ اس طرح کے اختلافات راویوں میں بکثرت ہیں اور محدثین عام طور سے ان میں تطبیق کی بھی کوشش نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ واقعات ہیں، البتہ جب حدیث کسی مسئلہ کا مدار ہوتی ہے تو اس پر پوری طرح بحث کرتے ہیں۔

عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَاهُوَ عَبدٌ مَّابَقِيَ عَلَيهِ شَيءٌ وَّقَالَ زَيدُ بنُ ثَابِتٍ مَابَقِيَ عَلَيهِ دِرهَمٌ وَّقَالَ ابنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ هُوَ عَبدٌ اِن عَاشَ وَاِن مَّاتَ وَاِن جَنٰى مَابَقِيَ عَلَيهِ شَيءٌ

فرمایا کہ مکاتب پر (بدل کتاب میں سے) جب تک کچھ بھی باقی ہے وہ غلام ہی رہے گا۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تک ایک درہم بھی باقی ہے (مکاتب آزاد مقصود نہیں ہوگا) ابن عمرؓ نے فرمایا کہ مکاتب پر جب تک کچھ بھی باقی ہے وہ اپنی زندگی، موت اور جرم (سب) میں غلام ہی متصور ہوگا۔

(۲۳۸۲) حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ يُوسُفَ اَخبَرَنَا مَالِكٌ عَن يَحيٰى بنِ سَعِيدٍ عَن عَمرَةَ بِنتِ عَبدِالرَّحمٰنِ اَنَّ بَرِيرَةَ جَآءَ تْ تَستَعِينُ عَآئِشَةَ اُمَّ المُؤمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا فَقَالَت لَهَا اِن اَحَبَّ اَهلُكِ اَن اَصُبَّ لَهُم ثَمَنَكِ صَبَّةً وَّاحِدَةً فَاُعتِقَكِ فَعَلتُ فَذَكَرَت بَرِيرَةُ ذٰلِكَ لِاَهلِهَا فَقَالُوا اِلَّا اَن يَّكُونَ وَلَآءُ كِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحيٰى فَزَعَمَت عَمرَةُ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنهَا ذَكَرَت ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشتَرِيهَا وَاَعتِقِيهَا فَاِنَّمَا الوَلَآءُ لِمَن اَعتَقَ

۲۳۸۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں یحیٰی بن سعید نے، انہیں عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا سے مدد لینے آئیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک یہ صورت پسند کریں کہ میں (بدل کتابت کی ساری رقم) انہیں ایک مرتبہ دے دوں اور پھر تمہیں آزاد کردوں، تو میں ایسا کرسکتی ہوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر اپنے مالک سے کیا تو انہوں نے کہا کہ (ہمیں اس صورت میں یہ قبول ہے) کہ ولاء تمہاری ہمارے ہی ساتھ قائم رہے۔ مالک نے بیان کیا، ان سے یحیٰی نے بیان کیا کہ عمرہ کو یقین تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم انہیں خرید کر آزاد کردو، ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

باب۱۶۰۷. اِذَا قَالَ المُكَاتَبُ اشتَرِنِي وَاَعتِقنِي فَاشتَرَاهُ لِذٰلِكَ

۱۶۰۷۔ مکاتب نے کسی سے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کردو اور اس نے اسی غرض سے اسے خریدا۔

(۲۳۸۳) حَدَّثَنَا اَبُونُعَيمٍ حَدَّثَنَا عَبدُالوَاحِدِ بنُ اَيمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي اَيمَنُ قَالَ دَخَلتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَافَقُلتُ كُنتُ لِعُتبَةَ بنِ اَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرِثَنِي بَنُوهُ وَاِنَّهُم بَاعُونِي مِنِ ابنِ اَبِي عَمرٍو فَاَعتَقَنِي ابنُ اَبِي عَمرٍو وَّاشتَرَطَ بَنُو عُتبَةَ الوَلَآءَ فَقَالَت دَخَلَت بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَت اشتَرِينِي وَاَعتِقِينِي قَالَت نَعَم قَالَت لَايَبِيعُونِي حَتّٰى يَشتَرِطُوا وَلَآئِي فَقَالَت لَاحَاجَةَ لِي بِذٰلِكَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَوبَلَغَه' فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا فَذَكَرَت عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا مَاقَالَت لَهَا فَقَالَ اشتَرِيهَا وَاَعتِقِيهَا وَدَعِيهِم يَشتَرِطُونَ مَاشَآءُ وا فَاشتَرَتهَا عَائِشَةُ فَاَعتَقَتهَا

۲۳۸۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد ایمن رضی اللہ عنہ نے بیان کی، کہا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں عتبہ بن ابی لہبؓ کا غلام تھا، ان کا جب انتقال ہوا تو ان کی اولاد میری وارث ہوئی۔ ان لوگوں نے مجھے ابن ابی عمرو کو بیچ دیا اور ابن عمرو نے مجھے آزاد کردیا، لیکن بیچتے وقت عقبہ کے وارثوں نے ولاء کی شرط اپنے لئے لگائی تھی (تو کیا یہ شرط صحیح ہے؟) اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بریرہؓ میرے یہاں آئیں اور انہوں نے کتابت کا معاملہ کیا تھا، انہوں نے کہا کہ مجھے آپ خرید کر آزاد کردیجئے۔ عائشہؓ نے فرمایا کہ میں ایسا کردوں گی (لیکن مالکوں سے بات چیت کے بعد) انہوں نے بتایا کہ وہ مجھے بیچنے پر صرف اس شرط کے ساتھ تیار ہیں، کہ ولاء انہیں کے ساتھ قائم رہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر مجھے اس کی ضرورت

وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا الْوَلَآءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَةَ شَرْطٍ

بھی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسے سنایا (عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا کہ) آپ کو اس کی اطلاع ملی، اس لئے آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ انہوں نے صورت حال کی آپ کو اطلاع دی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا کہ بریرہ کو خرید کر آزاد کر دو اور مالکوں کو جو بھی شرط چاہیں لگانے دو۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا، مالکوں نے چونکہ ولاء کی شرط رکھی تھی، اس لئے نبی کریم ﷺ نے (صحابہ کے ایک مجمع میں) خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے (اور جو آزاد نہ کریں) اگر وہ سو شرطیں بھی لگالیں (ولاء پھر بھی ان کے ساتھ قائم نہیں ہو سکتی۔)

كتاب الهبة

ہبہ کے مسائل

باب ۱۶۰۸. اَلْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيْضِ عَلَيْهَا

۱۶۰۸۔ اس کی فضیلتیں اور ترغیب۔

۲۳۸۴. حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَانِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَاتَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ

۲۳۸۴۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے مسلمان خواتین! ہرگز کوئی پڑوسن اپنی دوسری پڑوسن کے لئے (معمولی ہدیہ کو بھی) حقیر نہ سمجھے، خواہ بکری کے کھر کا ہی کیوں نہ ہو۔ ❶

(۲۳۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ اُخْتِيْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلٰثَةَ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَآ اُوْقِدَتْ فِيْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ يَاخَالَةُ مَاكَانَ يُعِيْشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَآءُ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِيْنَاهُ

۲۳۸۵۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے یزید بن رومان نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہؓ نے کہ آپ نے عروہؓ سے فرمایا، میرے بھانجے (رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حال یہ تھا کہ) ہم ایک چاند دیکھتے، پھر دوسرا دیکھتے پھر تیسرا دیکھتے۔ اس طرح دو دو مہینے گذر جاتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہ جلتی تھی۔ میں نے پوچھا، خالہ! پھر آپ لوگ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ آپؓ نے فرمایا صرف دو چیزوں، کھجور اور پانی پر (گذر ہوتا تھا) البتہ رسول اللہ ﷺ کے چند انصاری پڑوسی تھے، جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے یہاں بھی ان کا دودھ پہنچا جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ اسے ہمیں پلاتے تھے۔

---

❶ مطلب یہ ہے کہ اپنے پڑوسیوں کے پاس ہدایا وغیرہ بھیجتے رہنا چاہئے۔ اگر کسی کے پاس زیادہ نہیں تو جو کچھ بھی معمولی سے معمولی چیز اس کا بھی ہدیہ بھیجنے میں تامل نہ کرنا چاہئے۔ بکری کے کھر کا ذکر صرف ہدیہ کی کم قیمتی کے ظاہر کرنے کے لئے آیا ہے۔

باب ۱۶۰۹ . اَلْقَلِيْلِ مِنَ الْهِبَةِ

۱۶۰۹۔ معمولی ہدیہ۔

(۲۳۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْدُعِيْتُ اِلٰى ذِرَاعٍ اَوْكُرَاعٍ لَّاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ اَوْكِرَاعٌ لَقَبِلْتُ

۲۳۸۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر مجھے دست یا پائے (کے گوشت) پر بھی بلایا جائے تو میں قبول کرلوں گا اور مجھے دست یا پائے (کے گوشت) کا ہدیہ بھیجا جائے تو اسے قبول کرلوں گا۔

باب ۱۶۱۰ . مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ اَصْحَابِهٖ شَيْئًا وَّقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْرِبُوْا لِیْ مَعَكُمْ سَهْمًا

۱۶۱۰۔ جو اپنے دوستوں سے ہدیہ مانگے، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اپنے ساتھ میرا بھی حصہ لگانا۔

(۲۳۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلٰى امْرَاَةٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَّجَّارٌ قَالَ لَهَا مُرِیْ عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَّنَا اَعْوَادَ الْمِنْبَرِ فَاَمَرَتْ عَبْدَهَا فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِّنَ الطَّرْفَاءِ فَصَنَعَ لَهٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ اَرْسَلَتْ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلِیْ بِهٖ اِلَیَّ فَجَآءُوْا بِهٖ فَاحْتَمَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهٗ حَيْثُ تَرَوْنَ

۲۳۸۷۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہاجر خاتون کے پاس اپنا آدمی بھیجا۔ ان کا ایک غلام بڑھئی تھا۔ ان سے آپ نے فرمایا کہ اپنے غلام سے ہمارے لئے لکڑیوں کا ایک منبر بنانے کے لئے کہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے غلام سے کہا۔ وہ جا کر جھاؤ کاٹ لائے اور اسی کا ایک منبر بنایا۔ جب وہ منبر بنا چکے تو خاتون نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ منبر بن کر تیار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کہلوایا کہ اسے میرے پاس بھجوا دیں۔ لوگ اسے جب لائے تو حضور اکرم ﷺ نے بھی اٹھایا اور جہاں تم اب دیکھ رہے ہو وہیں آپ ﷺ نے اسے رکھا۔

(۲۳۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ السَّلَمِیِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَّعَ رِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنْزِلٍ فِیْ طَرِيْقِ مَكَّةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ اَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُوْنَ وَاَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَاَبْصَرُوْا حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّاَنَا مَشْغُوْلٌ اَخْصِفُ نَعْلِیْ فَلَمْ يُؤْذِنُوْنِیْ بِهٖ وَاَحَبُّوْا لَوْ اَنِّیْ اَبْصَرْتُهٗ وَالْتَفَتُّ فَاَبْصَرْتُهٗ فَقُمْتُ اِلَى الْفَرَسِ فَاَسْرَجْتُهٗ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيْتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ

۲۳۸۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے، ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ سلمی نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ مکہ کے راستے میں ایک جگہ میں رسول اللہ ﷺ کے چند اصحاب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ ہم سے آگے قیام فرما تھے (حج الوداع کے موقعہ پر) اور لوگ تو احرام باندھے ہوئے تھے، لیکن میرا احرام نہیں تھا۔ میرے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا۔ میں اس وقت چپل ٹانکنے میں مصروف تھا۔ ان لوگوں نے مجھ سے کچھ کہا نہیں، لیکن ان کی خواہش یہی تھی کہ کسی طرح میں اس گورخر کو دیکھ لیتا۔ چنانچہ میں نے جو نظر اٹھائی تو گورخر دکھائی دیا۔ میں فوراً گھوڑے کے پاس گیا اور اس پر زین رکھ کر سوار ہو گیا۔

فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَانُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَاَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهٗ ثُمَّ جِئْتُ بِهٖ وَقَدْمَاتَ فَوَقَعُوْا فِيْهِ يَاكُلُوْنَهٗ ثُمَّ اِنَّهُمْ شَكُّوْا فِيْ اَكْلِهِمْ اِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَاْتُ الْعَضُدَ مَعِيْ فَاَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَاَكَلَهَا حَتّٰى نَفَّدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ

اتفاق سے (جلدی میں) کوڑا اور نیزہ دونوں بھول گیا۔ اس لئے میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ مجھے کوڑا اور نیزہ دے دیں۔ انہوں نے کہا، ہرگز نہیں، بخدا ہم تمہاری (شکار میں) کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے (کیونکہ یہ سب لوگ محرم تھے) مجھے اس پر غصہ آیا اور میں نے خود ہی اتر کر دونوں چیزیں لے لیں۔ پھر سوار ہو کر گورخر پر جھپٹا اور اس کا شکار کر لایا (زخمی ہو کر) وہ مر بھی چکا تھا۔ اب لوگوں نے کہا کہ اسے کھانا چاہئے، لیکن پھر احرام کی حالت میں اسے کھانے (کے جواز پر) شبہ ہوا۔ (لیکن بعض لوگوں نے شبہ نہیں کیا اور گوشت کھایا) پھر ہم آگے بڑھے اور میں نے اس گورخر کا ایک دستہ چھپا رکھا تھا۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو اس کے متعلق آپ ﷺ سے سوال کیا۔ (آپ ﷺ نے محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانے کے جواز کا فتویٰ دیا) اور دریافت فرمایا کہ کیا اس میں سے کچھ بچا ہوا تمہارے پاس موجود ہے؟ میں نے کہا جی ہاں اور وہی دست آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا، تا آنکہ وہ ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ اس وقت محرم تھے (ابو حازم نے کہا کہ) مجھ سے یہی حدیث زید بن اسلم نے بھی بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے۔

باب ۱۶۱۱. مَنِ اسْتَسْقٰى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِنِيْ

۱۶۱۱۔ جس نے پانی مانگا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا "مجھے پانی پلاؤ"۔

(۲۳۸۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْطَوَالَةَ اسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِنَا هٰذِهٖ فَاسْتَسْقٰى فَحَلَبْنَا لَهٗ شَاةً لَّنَا ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَّآءِ بِئْرِنَا هٰذِهٖ فَاَعْطَيْتُهٗ وَاَبُوْبَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهٖ وَعُمَرُ تُجَاهَهٗ وَاَعْرَابِيٌّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنُوْنَ الْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

۲۳۸۹۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن ہلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو طوالہ نے جن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن تھا، حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) ہمارے اسی گھر میں تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ ہمارے پاس ایک بکری تھی، اسے ہم نے دوہا، پھر میں نے اس میں اپنے اسی کنویں کا پانی ملا کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ ابوبکرؓ آپ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھے تھے، عمرؓ سامنے تھے اور ایک اعرابی دائیں طرف تھے۔ جب آپ ﷺ پی کر فارغ ہوئے تو (پیالے میں دودھ بچ گیا تھا اس لئے) عمرؓ نے عرض کیا یہ ابوبکرؓ ہیں، یعنی اس بچے ہوئے حصے کے یہی زیادہ مستحق ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے اس اعرابی کو عطا فرمایا (کیونکہ وہ دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے) پھر فرمایا دائیں طرف بیٹھنے والے (مقدم ہیں) دائیں طرف بیٹھنے والے

ہی! ہاں دائیں طرف سے ابتداء کیا کرو۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہی سنت ہے، یہی سنت ہے۔ تین مرتبہ (آپ نے اسے دہرایا۔)

باب ۱۶۱۲ . قَبُوْلِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ

۱۶۱۲۔ شکار کا ہدیہ قبول کرنا۔ نبی کریم ﷺ نے شکار کے دست کا ہدیہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے قبول فرمایا تھا۔

(۲۳۹۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوْا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَآ اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا اَوْفَخِذَيْهَا قَالَ فَخِذَيْهَا لَاشَكَّ فِيْهِ فَقَبِلَهٗ قُلْتُ وَاَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهٗ

۲۳۹۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید بن انس بن مالک نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرالظہران میں ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا (لوگ اس کے پیچھے) دوڑے اور اسے تھکا دیا اور میں نے قریب پہنچ کر اسے پکڑلیا۔ پھر ابوطلحہؓ کے یہاں لایا۔ آپ نے اسے ذبح کیا اور اس کے پیچھے کا یا دونوں رانوں کا گوشت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھی بھیجا۔ (شعبہ نے بعد میں یقین کے ساتھ) کہا کہ دونوں رانیں آپ نے بھیجی تھیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے قبول فرمایا تھا۔ میں نے پوچھا اور اس میں سے آپ ﷺ نے تناول بھی فرمایا تھا؟ انہوں نے بیان کیا کہ تناول بھی فرمایا تھا۔ اس کے بعد پھر آپ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے وہ ہدیہ قبول کیا تھا۔

(۲۳۹۱) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْاَبْوَآءِ اَوْبِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَافِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اَمَآ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ

۲۳۹۱۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے، ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے صعب بن جثامہؓ نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گورخر کا ہدیہ پیش کیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ اس وقت مقام ابواء یا مقام ودان میں تھے (راوی کو شبہ ہے) حضور اکرم ﷺ نے اس کا ہدیہ واپس کر دیا، پھر ان کے چہرے پر (ندامت کے آثار) دیکھ کر فرمایا کہ میں نے یہ ہدیہ صرف اس لئے واپس کیا ہے کہ میں احرام کی حالت میں ہوں۔

باب ۱۶۱۳ . قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ

۱۶۱۳۔ ہدیہ قبول کرنا۔

(۲۳۹۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَآئِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِهَا اَوْيَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۹۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لوگ (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) ہدیہ بھیجنے کے لئے عائشہؓ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اپنے ہدایا سے یا اس خاص دن کے انتظار سے (راوی کو شک ہے) لوگ حضور اکرم ﷺ کی خوشنودی کی طمع حاصل کرنا چاہتے تھے۔

(۲۳۹۳) حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَهْدَتْ اُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِطًا وَّسَمْنًا وَّاَضُبًّا فَاَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَاُكِلَ عَلٰى مَآئِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَّآ اُكِلَ عَلٰى مَآئِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۹۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ایاس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کی خالہ ام حفیدؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ کا ہدیہ پیش کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے پنیر اور گھی میں سے تناول فرمایا، لیکن گوہ پسند نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے (اسی) دستر خوان پر (گوہ کو بھی) کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو حضور اکرم ﷺ کے دستر خوان پر کبھی نہ کھائی جاتی۔ ❶

(۲۳۹۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ مَعَهُمْ

۲۳۹۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن طہمان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب کوئی کھانے کی چیز لائی جاتی تو آپ ﷺ دریافت فرماتے، یہ ہدیہ ہے یا صدقہ......؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھاؤ۔ لیکن خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ ﷺ خود بھی ہاتھ بڑھاتے اور صحابہؓ کے ساتھ تناول فرماتے۔

(۲۳۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ

۲۳۹۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ گوشت پیش کیا گیا۔ اور یہ بتایا گیا کہ بریرہؓ کو کسی نے صدقہ میں دیا ہے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے یہ صدقہ ہے اور ہمارے لئے (جب ان کے واسطہ سے پہنچا تو) ہدیہ ہے (حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے۔)

(۲۳۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ وَاَنَّهُمُ اشْتَرَطُوْا وَلَآءَهَا فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ

۲۳۹۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث قاسم سے سنی تھی اور انہوں نے عائشہؓ سے کہ انہوں نے بریرہؓ کو آزاد کرنے کے لئے)

❶ گوہ کے مکروہ ہونے پر تو سب کا اتفاق ہے، لیکن محدثین کے یہاں اس کا گوشت مکروہ تنزیہی ہے اور فقہاء احناف مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔ اس حدیث کے علاوہ دوسری احادیث بھی گوہ کے گوشت کے سلسلہ میں آئی ہیں، جن سے اس کے گوشت پر سخت ناگواری مفہوم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ گوہ نہایت بدترین جانور ہے اور اس کے گوشت میں سمیت بھی ہوتی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَاَعْتِقِيهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ وَّخُيِّرَتْ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ زَوْجُهَا حُرٌّ اَوْعَبْدٌ قَالَ شُعْبَةُ سَاَلْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ لَااَدْرِيْ اَحُرٌّ اَمْ عَبْدٌ

خریدنا چاہا، لیکن ان کے مالکوں نے ولاء کی شرط اپنے لئے لگائی۔ پھر جب اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم انہیں خرید کر آزاد کرو، ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے، اور بریرہؓ کے یہاں (صدقہ کا) گوشت آیا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اچھا یہ وہی ہے جو بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے۔ یہ ان کے لئے تو صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے (چونکہ ان کے واسطے سے بطور ہدیہ ملا ہے) ہدیہ ہے اور آزادی کے بعد بریرہؓ کو (اختیار دیا گیا تھا (کہ اگر چاہیں تو اپنے نکاح کو فسخ کر سکتی ہیں) عبدالرحمٰن نے پوچھا بریرہؓ کے شوہر (حضرت مغیثؓ) غلام تھے یا آزاد؟ شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن سے ان کے شوہر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں وہ غلام تھے یا آزاد!

(۲۳۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَآ اِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهٖ اُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتَ اِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اِنَّهَا بَلَغَتْ مُحِلَّهَا

۲۳۹۷۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں خالد بن عبداللہ نے خبر دی، انہیں خالد حذاء نے انہیں حفصہ بنت سیرین نے کہ ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ عائشہؓ کے یہاں تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا، کیا کوئی چیز (کھانے کی) تمہارے پاس ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ام عطیہؓ کے یہاں جو آپ نے صدقہ کی بکری بھیجی تھی، اس کا گوشت انہوں نے بھیجا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنی جگہ پہنچ چکی۔ ❶

باب ۱۶۱۴. مَنْ اَهْدٰى اِلٰى صَاحِبِهٖ وَتَحَرّٰى بَعْضَ نِسَآئِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ

۱۶۱۴۔ جس نے اپنے دوست کو ہدیہ بھیجا اور اس کے لئے اس کی کسی خاص بیوی کی باری کا انتظار کیا۔

(۲۳۹۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِيْ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ صَوَاحِبِيْ اِجْتَمَعْنَ فَذَكَرْتُ لَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهَا

۲۳۹۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہؓ نے بیان کیا کہ لوگ ہدایا بھیجنے کے لئے میری باری کا انتظار کرتے تھے۔ ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ میری سوکنیں (امہات المؤمنینؓ) جمع تھیں اس وقت انہوں نے حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا (کہ آنحضور صحابہؓ سے فرما دیں کہ عائشہؓ کی باری کا کوئی انتظار نہ کیا کرے) تو آپ ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔

---

❶ یعنی اس کا کھانا جائز ہے۔ اس سے پہلے اس مسئلہ پر نوٹ لکھا جا چکا ہے کہ صدقہ، زکوٰۃ وغیرہ جب مستحق شخص کو مل جائے تو وہ جس طرح چاہے جائز حدود میں اسے استعمال کر سکتا ہے وہ چاہے تو کسی ایسے شخص کو بھی کھلا سکتا ہے جس کے لئے صدقہ لینا جائز نہ ہو۔ کیونکہ صدقہ یا زکوٰۃ وغیرہ جب کسی کو دے دیا گیا تو اس کا مفہوم شریعت کی نظر میں یہ ہے کہ غریب کو پوری طرح مالک بنا دیا گیا۔ اب وہ شخص جس طرح اپنے ذاتی مال کو خرچ کر سکتا ہے اسی طرح اسے بھی۔

(۲۳۹۹) حَدَّثَنَا اِسۡمٰعِيۡلُ قَالَ حَدَّثَنِيۡ اَخِيۡ عَنۡ سُلَيۡمَانَ عَنۡ هِشَامِ بۡنِ عُرۡوَةَ عَنۡ اَبِيۡهِ عَنۡ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ نِسَآءَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزۡبَيۡنِ فَحِزۡبٌ فِيۡهِ عَآئِشَةُ وَحَفۡصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوۡدَةُ وَالۡحِزۡبُ الۡاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَآئِرُ نِسَآءِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الۡمُسۡلِمُوۡنَ قَدۡعَلِمُوۡا حُبَّ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَآئِشَةَ فَاِذَا كَانَتۡ عِنۡدَ اَحَدِهِمۡ هَدِيَّةٌ يُرِيۡدُ اَنۡ يُّهۡدِيَهَا اِلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِيۡ بَيۡتِ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهَا بَعَثَ صَاحِبُ الۡهَدِيَّةِ اِلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِيۡ بَيۡتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهَا فَكَلَّمَ حِزۡبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلۡنَ لَهَا كَلِّمِيۡ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوۡلُ مَنۡ اَرَادَ اَنۡ يُّهۡدِيَ اِلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلۡيُهۡدِهٖ اِلَيۡهِ حَيۡثُ كَانَ مِنۡ بُيُوۡتِ نِسَآئِهٖ فَكَلَّمَتۡهُ اُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلۡنَ فَلَمۡ يَقُلۡ لَّهَا شَيۡئًا فَسَاَلۡنَهَا فَقَالَتۡ مَاقَالَ لِيۡ شَيۡئًا فَقُلۡنَ لَهَا فَكَلِّمِيۡهِ قَالَتۡ فَكَلَّمَتۡهُ حِيۡنَ دَارَ اِلَيۡهَا اَيۡضًا فَلَمۡ يَقُلۡ لَّهَا شَيۡئًا فَسَاَلۡنَهَا فَقَالَتۡ مَاقَالَ لِيۡ شَيۡئًا فَقُلۡنَ لَهَا كَلِّمِيۡهِ حَتّٰى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ اِلَيۡهَا فَكَلَّمَتۡهُ فَقَالَ لَهَا لَاتُؤۡذِيۡنِيۡ فِيۡ عَآئِشَةَ فَاِنَّ الۡوَحۡيَ لَمۡ يَاۡتِنِيۡ وَاَنَا فِيۡ ثَوۡبِ امۡرَاَةٍ اِلَّاعَآئِشَةَ قَالَتۡ فَقَالَتۡ اَتُوۡبُ اِلَى اللّٰهِ مِنۡ اِيۡذَاءِكَ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوۡنَ فَاطِمَةَ بِنۡتَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَاَرۡسَلۡنَ اِلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ تَقُوۡلُ اِنَّ نِسَآئَكَ يَنۡشُدۡنَكَ اللّٰهَ الۡعَدۡلَ فِيۡ بِنۡتِ اَبِيۡ بَكۡرٍ فَكَلَّمَتۡهُ فَقَالَ يَابُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيۡنَ مَااُحِبُّ قَالَتۡ بَلٰى فَرَجَعَتۡ اِلَيۡهِنَّ فَاَخۡبَرَتۡهُنَّ فَقُلۡنَ ارۡجِعِيۡ اِلَيۡهِ فَاَبَتۡ اَنۡ تَرۡجِعَ

۲۳۹۹۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہؓ نے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج کی دو جماعتیں تھیں، ایک میں عائشہ، حفصہ اور سودہ رضوان اللہ علیہن اور دوسری جماعت میں ام سلمہ اور بقیہ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن تھیں۔ مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کی عائشہؓ کے ساتھ محبت و تعلق کا علم تھا۔ اس لئے جب کسی کے پاس کوئی ہدیہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تو انتظار کرتا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی عائشہؓ کے گھر میں قیام کی باری ہوتی تو ہدیہ دینے والے صاحب اپنا ہدیہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجتے۔ اس پر ام سلمہؓ کی جماعت کی ازواج مطہرات نے آپس میں صلاح مشورہ کیا اور ام سلمہؓ سے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کریں تاکہ آپ ﷺ لوگوں سے فرمادیں کہ جسے آنحضور ﷺ کے یہاں ہدیہ بھیجنا ہو وہ (کسی کی خاص باری کا انتظار کئے بغیر) جہاں بھی آنحضور ﷺ ہوں وہیں بھیجا کرے۔ چنانچہ ان ازواج رضوان اللہ علیہن کے مشورہ کے مطابق انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا، لیکن حضور اکرم ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر ان ازواج نے پوچھا تو انہوں نے بتادیا کہ مجھے آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ازواج مطہرات نے کہا کہ پھر ایک مرتبہ کہو، انہوں نے بیان کیا کہ پھر جب آپ ﷺ کی باری آئی تو دوبارہ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جب ازواج نے پوچھا تو انہوں نے پھر وہی بتایا کہ آپ ﷺ نے مجھے اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ ازواج نے اس مرتبہ ان سے کہا کہ آنحضور کو اس مسئلہ پر بلواؤ تو سہی۔ جب ان کی باری آئی تو انہوں نے پھر کہا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس مرتبہ فرمایا عائشہؓ کے بارے میں مجھے اذیت نہ دو عائشہؓ کے سوا اپنی ازواج میں سے کسی کے کپڑے میں بھی مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی ہے ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ (حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان پر) انہوں نے عرض کیا، آپ کو ایذاء پہنچانے کی وجہ سے اللہ کے حضور میں میں تو توبہ کرتی ہوں، یارسول اللہ! پھر ان ازواج نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہؓ کو بلایا اور ان کے ذریعہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں یہ کہلوایا کہ آپ ﷺ کی ازواج ابوبکرؓ کی بیٹی کے بارے میں خدا کے لئے آپ ﷺ سے

فَاَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَاَتَتْهُ فَاَغْلَظَتْ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَ كَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتّٰى تَنَاوَلَتْ عَآئِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتّٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرَ اِلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَرُدُّ عَلٰى زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتّٰى اَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَآئِشَةَ وَقَالَ اِنَّهَا بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْاٰخِيْرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَقَالَ اَبُوْ مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَا يَاهُمْ يَوْمَ عَآئِشَةَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَّجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَّرَجُلٍ مِّنَ الْمَوَالِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَتْ عَآئِشَةُ كُنْتُ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاذَنَتْ فَاطِمَةُ

عدل چاہتی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی آپ ﷺ سے گفتگو کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، میری بیٹی! کیا تم وہ پسند نہیں کرتی ہو جو میں پسند کروں؟ انہوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں! اس کے بعد وہ واپس آ گئیں اور ازواج کو اطلاع دی۔ انہوں نے ان سے بھی دوبارہ خدمت نبوی میں جانے کے لئے کہا۔ لیکن آپ نے دوبارہ جانے سے انکار کیا تو انہوں نے (ام المومنین) زینب بنت جحشؓ کو بھیجا۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں تو انہوں نے سخت گفتگو کی اور کہا کہ آپ ﷺ کی ازواج ابوقحافہ کی بیٹی کے بارے میں آپ ﷺ سے خدا کے لئے انصاف مانگتی ہیں۔ ان کی آواز بلند ہوگئی اور انہوں نے عائشہؓ کو بھی نہیں چھوڑا عائشہؓ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں انہوں نے (ان کے منہ پر) انہیں برا بھلا کہا۔ رسول اللہ ﷺ عائشہؓ کی طرف دیکھنے لگے کہ دیکھیں کچھ بولتی ہیں یا نہیں۔ بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی بول پڑیں اور زینبؓ کی باتوں کا جواب دینے لگیں۔ اور آخر انہیں خاموش کر دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے عائشہؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ ابوبکرؓ کی بیٹی ہے (فرضی اللہ عنہن وعنہم اجمعین) بخاری نے کہا کہ آخری کلام فاطمہؓ کے واقعہ سے متعلق ہشام بن عروہ نے ایک اور شخص کے واسطہ سے بھی بیان کیا ہے۔ انہوں نے زہری سے روایت کی اور انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے۔ ابومروان نے بیان کیا، ان سے ہشام نے اور ان سے عروہ نے کہ لوگ ہدایا بھیجنے کے لئے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے اور ہشام کی ایک روایت قریش کے صاحب اور ایک دوسرے صاحب سے جو موالی میں تھے، بھی ہے۔ وہ زہری سے نقل کرتے ہیں اور وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (اندر آنے کی) اجازت چاہی تو میں اس وقت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ ❶

❶ اگر کسی شخص کے نکاح میں ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو ان میں اہم، تمام معاملات میں عدل وانصاف اور برابری قائم رکھنا شوہر کے لئے ضروری ہے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص ہدیہ بھیجے اور اس سلسلے میں اداشناسی سے کام لے کر ایسے موقعہ پر بھیجے جب شوہر اپنی سب سے محبوب بیوی کے یہاں قیام پذیر ہو۔ اپنی باری کے مطابق تو اس کی ذمہ داری شوہر پر نہیں آتی اور جو کچھ اس کے پاس ہدیہ میں آیا ہے اس کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام بیویوں میں اسے برابر برابر تقسیم کرے۔ شوہر پر مساوات اور عدل کے سلسلے میں صرف وہی امور ضروری ہیں جن کا وہ خود ذمہ دار ہے مثلاً سونے کی باری مقرر کرنا کھانے کپڑے اور دوسری ضروریات میں انصاف اور مساوات سے کام لینا وغیرہ۔ امہات مومنین میں، باہم آپ نے اپنے سے متعلق تمام امور میں عدل اور مساوات کو ملحوظ رکھا تھا اور اس کی مثالیں حدیث میں بکثرت ہیں۔ اس حدیث سے ازواج مطہرات کے باہم مناقشے کی بھی ایک ہلکی سی تصویر سامنے آتی ہے طبعیتیں مختلف ہوتی ہیں اور ہر شخص اپنے مزاج کے مطابق لوگوں سے تعلق رکھتا اور ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ ازواج مطہرات کے باہم تعلق اور ان کی گروہ بندی کی بھی صرف اتنی ہی حقیقت ہے۔ ان کے مناقشوں کے بارے میں اس بنیادی امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ اپنی تمام فضیلتوں کے باوجود وہ انسان ہی تھیں۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب۱۶۱۵ ۔ مَالَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ

(۲۴۰۰) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِيْ طِيْبًا قَالَ كَانَ اَنَسٌ لَايَرُدُّالطِّيْبَ قَالَ وَزَعَمَ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَايَرُدُّ الطِّيْبَ

۱۶۱۵۔ جو ہدیہ واپس نہ کیا جانا چاہئے۔

۲۴۰۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عزرہ بن ثابت انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، عزرہ نے بیان کیا کہ میں ثمامہ بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے خوشبو عنایت فرمائی اور بیان کیا کہ انسؓ فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ خوشبو کو واپس نہیں کیا کرتے تھے۔

باب۱۶۱۶ ۔ مَنْ رَّاَى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ جَآئِزَةً

(۲۴۰۱) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ عُرْوَةُ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَرْوَانَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَآءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ جَآءُ وْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَايُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ

۱۶۱۶۔ جن کے نزدیک غیر موجود چیز کا ہدیہ درست ہے۔

۲۴۰۱۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ نے ذکر کیا کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما اور مروان بن حکم نے انہیں خبر دی کہ جب قبیلہ ہوازن کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے لوگوں کو خطاب فرمایا۔ اللہ کی، اس کی شان کے مطابق ثنا کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا! امابعد، یہ تمہارے بھائی (ہوازن کے لوگ) تائب ہو کر ہمارے پاس آئے ہیں اور میں یہی بہتر سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں۔ اب جو شخص اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ واپس کر دے اور جو یہ چاہتے ہوں کہ ان کا حصہ ملے (تو وہ بھی واپس کر دیں) اور ہمیں اللہ تعالیٰ (اس کے بعد) سب سے پہلی غنیمت جو دے گا اس میں سے ہم اسے دے دیں گے۔ اس پر لوگوں نے کہا، ہم آپ ﷺ کو اپنی خوشی سے ان کے قیدی واپس کرتے ہیں۔

باب۱۶۱۷ ۔ اَلْمُكَافَاةِ فِي الْهِبَةِ

(۲۴۰۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ

۱۶۱۷۔ ہدیہ کا بدلہ۔

۲۴۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن یونس نے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) حضور اکرم کی عدل گستر ذات سے بھی انہیں شکایتیں ہو جاتی تھیں اور آپ کے سامنے اپنے مطالبات بھی وہ رکھا کرتی تھیں بالکل اسی طرح جس طرح عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ معاملہ کرتی ہیں البتہ ازواج مطہرات اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے ممتاز ہیں اور وہ ہے تقویٰ، خواہشات نفسانی کی مخالفت، دنیا پر آخرت کو ترجیح اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت جو خیر الوریٰ تھے۔ اور آپ اس امتیاز کی جھلک ان کے ہر معاملے میں دیکھ سکتے ہیں اوپر کی طویل حدیث میں بھی!

اس موقعہ پر یہ بھی نہ بھولنا چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ ان کے گھریلو معاملات میں بھی مبتلا کرتا ہے تا کہ زندگی کے اس خاص موڑ پر بھی ان معاملات میں ان کا عزم، ان کا تقویٰ اور ان کا عدل و انصاف امتیوں کے لئے اسوۂ حسنہ بنے اور تا کہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ان کی جلوت میں بھی خیر و برکت ہے اور ان کی خلوت میں جلوت سے زیادہ خیر ہے۔

عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا لَمْ يَذْكُرْ وَكِيْعٌ وَّمُحَاضِرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرمالیا کرتے تھے لیکن اس کا بدلہ بھی دے دیا کرتے تھے۔ وکیع اور محاضر نے (اپنی روایت) ہشام کے واسطہ سے یہ نہیں نقل کی کہ انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے عائشہؓ سے روایت کی ہے (بلکہ ان کی روایت مرسل ہے)۔

باب ۱۶۱۸ . اَلْهِبَةُ لِلْوَلَدِ وَاِذَا اَعْطٰى بَعْضَ وَلَدِهٖ شَيْئًا لَمْ يَجُزْ حَتّٰى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الْاٰخَرِيْنَ مِثْلَهٗ وَلَايُشْهَدُ عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ وَهَلْ لِلْوَالِدِ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ عَطِيَّتِهٖ وَمَا يَاْكُلُ مِنْ مَّالِ وَلَدِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَايَتَعَدّٰى وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعِيْرًا ثُمَّ اَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ وَقَالَ اصْنَعْ بِهٖ مَاشِئْتَ

۱۶۱۸۔ اپنے لڑکے کو ہبہ کرنا۔ اور اپنے بعض لڑکوں کو اگر کوئی چیز ہبہ میں دی تو جب تک انصاف کے ساتھ تمام لڑکوں کو برابر برابر نہ دے، یہ ہبہ جائز نہیں ہوگا۔ البتہ باپ کے خلاف گواہی نہ دی جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عطیوں کے سلسلے میں اپنی اولاد کے درمیان انصاف سے کام لو۔ اور کیا والد اپنا عطیہ واپس بھی لے سکتا ہے؟ باپ اپنے لڑکوں کے مال سے نیک نیتی کے ساتھ جب کہ تعدی کا ارادہ نہ ہو لے سکتا ہے نبی کریم ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خریدا اور پھر اسے آپ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا کہ اس کا جو چاہو کرو۔

(۲۴۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖٓ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَاقَالَ فَارْجِعْهُ

۲۴۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان بن بشیر نے حدیث بیان کی اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہ ان کے والد انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا ایسا ہی غلام اپنے دوسرے لڑکوں کو بھی دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں تو آپ نے فرمایا کہ پھر (ان سے بھی) واپس لے لو۔

باب ۱۶۱۹ . اَلْاِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ

۱۶۱۹۔ ہدیہ کے گواہ۔

(۲۴۰۴) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اَعْطَانِيْ اَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَآ اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْطَيْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَيْتَ سَآئِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَاقَالَ

۲۴۰۴۔ ہم سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے بیان کیا کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ منبر پر بیان فرما رہے تھے کہ میرے والد نے مجھے ایک عطیہ دیا تو عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا (نعمانؓ کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ نہ بنائیں میں تیار نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ (حاضر خدمت ہو کر) انہوں نے عرض کیا کہ عمرہ بنت رواحہ سے، اپنے بیٹے کو میں نے ایک عطیہ دیا تو انہوں نے کہا کہ پہلے میں آپ ﷺ کو اس پر گواہ بنالوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَه‘

حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا اسی جیسا عطیہ اپنی تمام اولاد کو آپ نے دیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل و انصاف کو قائم رکھو، چنانچہ وہ واپس ہوئے اور ہدیہ واپس لے لیا۔

باب ۱۶۲۰. هِبَةِ الرَّجُلِ لِاِمْرَاَتِهٖ وَالْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ جَآئِزَةٌ وَّقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ لَايَرْجِعَان وَاسْتَاذَنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَه‘ اَنْ يُّمَرَّضَ فِىْ بَيْتِ عَائِشَةَ وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِىْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِىْ قَيْئِهٖ وَقَالَ الزُّهْرِىُّ فِيْمَنْ قَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ هَبِىْ لِىْ بَعْضَ صَدَاقِكِ اَوْكُلَّه‘ ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيْهِ قَالَ يَرُدُّ اِلَيْهَآ اِنْ كَانَ خَلَبَهَا وَاِنْ كَانَتْ اَعْطَتْهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ لَّيْسَ فِىْ شَىْءٍ مِّنْ اَمْرِهٖ خَدِيْعَةٌ جَازَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا

۱۶۲۰۔ مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو ہدیہ، ابراہیم نے فرمایا کہ جائز ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ دونوں اپنا ہدیہ واپس نہیں لے سکتے۔ نبی کریم ﷺ نے مرض کے ایام عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر گذارنے کی اپنی دوسری ازواج سے اجازت مانگی تھی (اور ازواج مطہرات نے اپنی اپنی باری ہبہ کر دی تھی) اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اپنا ہدیہ واپس لینے والا شخص، اس کتے کی طرح ہے جو اپنی ہی قے چاٹتا ہے۔ زہری نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنا حق مہر یا سارا مہر مجھے ہبہ کر دو (اور اس نے کر دیا) اس کے تھوڑی ہی دیر بعد اس نے بیوی کو طلاق دی اور بیوی نے (اپنے مہر کا ہبہ) واپس مانگا تو زہری نے فرمایا کہ اگر شوہر نے محض دھوکے کے لئے ایسا کیا تھا (جیسا کہ صورت مذکورہ میں ہے) تو اسے واپس کرنا پڑے گا، لیکن اگر بیوی نے اپنی خوشی سے ہبہ کیا ہو اور شوہر نے بھی کسی قسم کا دھوکہ اس سلسلے میں اسے نہ دیا ہو تو یہ صورت جائز ہوگی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''اگر تمہاری بیویاں دل سے اور خوش ہو کر تمہیں اپنی مہر کا کچھ حصہ دے دیں'' (تو لے سکتے ہو۔)

(۲۴۰۵) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجْعُه‘ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَه‘ اَنْ يُّمَرَّضَ فِىْ بَيْتِىْ فَاَذِنَّ لَه‘ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْاَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَاقَالَتْ عَآئِشَةُ فَقَالَ لِىْ وَهَلْ تَدْرِىْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِىْ لَمْ تُسَمِّ عَآئِشَةُ قُلْتُ لَاقَالَ هُوَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ

۲۴۰۵۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ عائشہؓ نے بیان کیا جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری بڑھی اور تکلیف شدید ہوگئی (مرض الوفات میں) تو آپ ﷺ نے اپنی ازواج سے میرے گھر میں ایام مرض گذارنے کی اجازت چاہی اور آپ کو اجازت ازواج نے دے دی ❶ تو آپ ﷺ اس طرح تشریف لائے کہ دونوں قدم زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ آپ اس وقت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک صاحب کے درمیان (ان کا سہارا لئے ہوئے) تھے۔ عبیداللہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی کی اس حدیث کا ذکر ابن عباسؓ سے کیا تو

❶ یعنی جب تمام ازواج نے اپنی اپنی باری رسول اللہ ﷺ کو یا عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تو جتنی باریاں انہوں نے ہبہ کی تھیں انہیں واپس نہیں مانگا۔ حضور اکرم ﷺ کا یہ مرض الوفات تھا اور جس دن آپؐ نے ازواج مطہرات سے اجازت چاہی تھی اس دن آپ ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے۔

طَالِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

انہوں نے مجھ سے دریافت فرمایا، عائشہؓ نے جن کا نام نہیں لیا، جانتے ہو وہ کون تھے میں نے کہا کہ نہیں، آپ نے فرمایا کہ وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۴۰۶) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ

۲۴۰۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم نے فرمایا، اپنا ہدیہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر چاٹ جاتا ہے۔

باب ۱۶۲۱۔ هِبَةِ الْمَرْاَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا اِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ اِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيْهَةً فَاِذَا كَانَتْ سَفِيْهَةً لَّمْ يَجُزْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ

۱۶۲۱۔ عورت اپنے شوہر کے سوا کسی اور کو ہبہ کرتی ہے یا غلام آزاد کرتی ہے تو شوہر کے ہوتے ہوئے بھی جائز ہے۔ ❶ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عورت بے عقل و شعور نہ ہو، کیونکہ اگر وہ بے عقل و شعور ہوئی تو جائز نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''بے عقل و شعور لوگوں کو اپنا مال نہ دو۔''

(۲۴۰۷) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ مَالٌ اِلَّا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَاَتَصَدَّقُ قَالَ تَصَدَّقِيْ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعٰى عَلَيْكِ

۲۴۰۷۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عباد بن عبداللہ نے اور ان سے اسماءؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس صرف وہی مال ہے جو (میرے شوہر) زبیر نے میرے پاس رکھا ہے، تو کیا میں اس میں سے صدقہ کر سکتی ہوں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا صدقہ کیا کرو، چھپا کے نہ رکھو کہیں تم سے بھی (اللہ کی طرف سے) چھپا نہ لیا جائے۔

(۲۴۰۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْفِقِيْ وَلَاتُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ

۲۴۰۸۔ ہم سے عبیداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماءؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خرچ کیا کرو، گنا نہ کرو تاکہ تمہیں بھی گن کے نہ ملے اور چھپا کے نہ رکھو تاکہ تم سے بھی اللہ تعالیٰ (اپنی نعمتوں کو) نہ چھپالے۔

(۲۴۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً وَلَمْ تَسْتَاْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۴۰۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان سے یزید نے، ان سے بکیر نے ان سے ابن عباسؓ کے مولیٰ کریب نے اور انہیں (ام المؤمنین) میمونہ بنت حارثؓ نے خبر دی کہ انہوں نے ایک باندی نبی کریم ﷺ سے اجازت لئے بغیر آزاد کر دی۔ پھر جس دن

❶ یعنی اگر عورت اپنا مال کسی کو ہبہ کرتی ہے یا اپنا غلام آزاد کرتی ہے تو اس کے لئے شوہر کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر اسے ان تصرفات کا اختیار اور حق ہے۔ البتہ اگر کوئی عورت بے عقل و شعور ہے کہ کسی معاملہ کی اسے تمیز نہیں تو ایسی صورت میں عام لوگوں کو بھی تصرفات سے روک دیا جاتا ہے۔ اور اسی لئے عورت کو بھی روکا جائے گا۔

وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُوْرُ عَلَيْهَا فِيْهِ قَالَتْ اَشْعَرْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِّي اَعْتَقْتُ وَلِيْدَتِي قَالَ اَوَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ اَعْتَقَتْ.

نبی کریم ﷺ کی باری آپ کے گھر قیام کی تھی، انہوں نے خدمت نبوی ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو بھی معلوم ہوا، میں نے اپنی باندی آزاد کر دی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اچھا تم نے آزاد کر دیا! انہوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر اس کے بجائے تم نے اپنے ماموں کو دے دی ہوتی تو تمہیں اس سے بھی زیادہ اجر ملتا۔ بکر بن مضر نے عمرو سے، انہوں نے بکیر سے، انہوں نے کریب سے بیان کیا کہ میمونہؓ نے آزاد کیا تھا۔

(۲۴۱۰) حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۱۰۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج کے لئے قرعہ اندازی کرتے اور جن کا حصہ نکل آتا انہیں کو اپنے ساتھ (سفر میں) لے جاتے۔ حضور اکرم ﷺ کا یہ بھی معمول تھا کہ اپنی تمام ازواج کے لئے ایک ایک دن اور رات کی باری مقرر کر دی تھی، البتہ (آخر میں) سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے (کبرسنی کی وجہ سے) اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی، اس سے ان کا مقصد حضور اکرم ﷺ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنا تھی۔

باب ۱۶۲۲. بِمَنْ يُبْدَاُ بِالْهَدِيَّةِ وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً لَّهَا فَقَالَ لَهَا وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ اَخْوَالِكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ

۱۶۲۲۔ ہدیہ کا زیادہ مستحق کون ہے؟ بکر نے عمرو کے واسطہ سے، انہوں نے بکیر کے واسطہ سے، انہوں نے ابن عباسؓ کے مولیٰ کریب کے واسطے سے (بیان کیا کہ) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک باندی آزاد کی تو حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر وہ تمہارے بعض ماموؤں کو مل جاتی تو تمہیں اور زیادہ اجر ملتا۔

(۲۴۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

۲۴۱۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران جونی نے ان سے بنو تیم بن مرہ کے ایک صاحب طلحہ بن عبداللہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں (اگر میرے پاس صرف اتنا ہو کہ ان میں سے صرف ایک ہی کو ہدیہ کر سکوں) تو مجھے کس کے یہاں ہدیہ بھیجنا چاہئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو (یعنی تمہارے دروازے سے۔)

باب ۱۶۲۳۔ مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَّالْيَوْمَ رِشْوَةٌ

۱۶۲۳۔ جس نے کسی عذر کی وجہ سے ہدیہ قبول نہیں کیا۔ ❶ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہدیہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہدیہ تھا اور اب تو رشوت چلتی ہے۔

(۲۴۱۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْبِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهٗ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ فِيْ وَجْهِيْ رَدَّهٗ هَدِيَّتِيْ قَالَ لَيْسَ بِنَارَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ

۲۴۱۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے صعب بن جثامہ لیثیؓ سے سنا، آپ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں تھے، آپ کا بیان تھا کہ آپ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک گورخر ہدیہ کیا تھا، آنحضور ﷺ اس وقت مقام ابواء یا ودان میں تھے اور محرم تھے، آنحضور ﷺ نے وہ گورخر واپس کر دیا۔ صعبؓ نے فرمایا کہ اس کے بعد جب آپ ﷺ نے میرے چہرے پر (ندامت کا اثر) ہدیہ کی واپسی کی وجہ سے دیکھا تو فرمایا یہ ہدیہ واپس کرنا مناسب تو نہ تھا لیکن ہم محرم ہیں (اس لئے واپس کر دیا۔)

(۲۴۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهٗ بْنُ الْاُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَالَكُمْ وَهٰذَآ اُهْدِيَ لِيْ قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْبَيْتِ اُمِّهٖ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَاوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَايَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَآءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْتَمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَّهٗ رُغَآءٌ اَوْ بَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ اَوْشَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا

۲۴۱۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، ان سے عروہ بن بزیر نے اور ان سے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ازد کے ایک صحابی کو جنہیں ابن اتبیہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے صدقہ وصول کرنے کے لئے عامل بنایا، پھر جب واپس آئے تو کہا یہ تم لوگوں کا ہے۔ (بیت المال کا، صدقہ کا مال) اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ اپنے والد یا اپنی والدہ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے، دیکھتے وہاں بھی انہیں ہدیہ ملتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس میں سے اگر کوئی شخص کچھ بھی لے گا تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا، اگر اونٹ ہے تو وہ اپنی آواز نکالتا ہوگا۔ گائے ہے تو وہ اپنی اور اگر بکری ہے تو وہ اپنی آواز نکالتی ہوگی۔ پھر آپ

❶ شریعت نے ہدیہ کو قبول کرنے کی ترغیب دی ہے، کیونکہ یہ وہ عمدہ ترین مال ہے جو ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو صرف محبت، بھائی چارگی اور انسانیت کے ناطے سے دیتا ہے۔ لیکن حالات مختلف ہوتے ہیں۔ جن مقاصد کے حصول کے لئے شریعت نے ہدیہ لینے اور دینے کی ترغیب دی ہے بعض اوقات ہدیہ سے مقاصد وہ نہیں ہوتے بلکہ اس کے بالکل عکس ہوتے ہیں۔ اس لئے نہ صرف ایسے ہدایا سے شریعت نے روکا ہے بلکہ جرم بھی قرار دیا ہے، اسی لئے منصب وحکومت پر آنے کے بعد، ان لوگوں کی طرف سے اگر کوئی ہدیہ ملے جن سے ان کے مفاد وابستہ ہوں تو شریعت نے اس سے روکا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو رشوت قرار دیا ہے اور خود آنحضور ﷺ نے بھی بعض مواقع پر اس طرح کے ہدایا کے خلاف سخت تنبیہ فرمائی تھی، بہر حال حالات کے اختلاف کی وجہ سے اس کی نوعیت بھی مختلف ہو جاتی ہے۔

ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغل مبارک کی سفیدی دیکھ لی (اور فرمایا) اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا۔ اے اللہ کیا میں نے پہنچادیا، تین مرتبہ (آپ نے یہی فرمایا۔)

باب ۱۶۲۴. اِذَا وَهَبَ هِبَةً اَوْ وَعَدَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَصِلَ اِلَيْهِ وَقَالَ عَبِيْدَةُ اِنْ مَّاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدٰى لَهٗ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِيْ اَهْدٰى وَقَالَ الْحَسَنُ اَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدٰى لَهٗ اِذَا قَبَضَهَا الرَّسُوْلُ

۱۶۲۴۔ ایک شخص نے دوسرے کو ہدیہ دیا یا اس سے وعدہ کیا پھر (فریقین میں سے کسی ایک کا) ہدیہ کے موہوب لہ، تک پہنچنے سے پہلے انتقال ہوگیا؟ عبیدہ نے فرمایا کہ (وعدہ کی صورت میں) اگر ہدیہ دینے والے نے ہدیہ کو (اپنے سامان سے) الگ کر دیا ہو اور اس کے بعد اس کا انتقال ہو جائے اور جسے ہدیہ دیا جانے والا تھا وہ زندہ ہو تو یہ ہدیہ (اس کا یا) اس کے ورثہ کا ہوگا (جسے اس نے ہدیہ دینے کے ارادہ سے چیز کو اپنے سامان سے نکال لیا تھا) لیکن اگر سامان سے اسے جدا نہ کیا ہو تو پھر وہ چیز (ہدیہ دینے والے کے انتقال کے بعد) خود اسی کے ورثہ کا حصہ ہوتی ہے۔ حسن نے فرمایا کہ اگر ہدیہ قاصد کے ہاتھ میں آ گیا تو فریقین میں سے خواہ کسی کا بھی پہلے انتقال ہو جائے ہدیہ موہوب لہ کے ہی ورثہ کو ملے گا۔

(۲۴۱۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا ثَلٰثًا فَلَمْ يَقْدَمْ حَتّٰى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَبُوْبَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْدَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِيْ فَحَثٰى لِيْ ثَلٰثًا

۲۴۱۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا، اگر بحرین کا مال (جزیہ کا) آیا تو میں تمہیں اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا۔ (لیکن بحرین سے مال آنے سے پہلے ہی حضور اکرم ﷺ وفات فرما گئے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک منادی سے یہ اعلان کرنے کے لئے کہا کہ جس سے نبی کریم ﷺ کا کوئی وعدہ ہو یا آپ ﷺ پر اس کا کوئی قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آئے۔ چنانچہ میں ان کے یہاں گیا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا تو انہوں نے تین لپ بھر کر مجھے دیئے (جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے وعدہ فرمایا تھا۔)

باب ۱۶۲۵. كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ لَكَ يَاعَبْدَاللّٰهِ

۱۶۲۵۔ غلام یا سامان پر قبضہ کب متصور ہوگا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا، نبی کریم ﷺ نے پہلے تو اسے خریدا اور پھر فرمایا کہ عبداللہ یہ تمہارا ہے۔

(۲۴۱۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ

۲۴۱۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ کو اس میں سے ایک بھی نہیں دی، انہوں نے (مجھ سے) فرمایا، بیٹے چلو۔

يَابُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَآ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُه' لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُه' لَه' فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَآءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَانَا هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ؟

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلیں ۔ میں ان کے ساتھ چلا ۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ اندر جاؤ اور حضور ﷺ سے عرض کرو کہ میں آپ کا منتظر کھڑا ہوں چنانچہ میں جا کر حضور اکرم ﷺ کو بلا لایا ۔ آپ ﷺ اس وقت انہیں قباؤں میں سے ایک قبا پہنے ہوئے تھے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا، کہاں چھپے ہوئے تھے ۔ لو یہ قبا تمہاری ہے ۔ مسور نے بیان کیا کہ مخرمہؓ نے قباء کی طرف دیکھا، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، مخرمہ خوش ہو گئے؟

باب ۱۶۲۶ . اِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْاٰخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ

۱۶۲۶ ۔ کسی نے دوسرے شخص کو ہدیہ دیا، اس نے اسے لے تو لیا لیکن یہ نہیں کہا کہ "میں قبول کرتا ہوں ۔"

(۲۴۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِاَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَاقَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَاقَالَ فَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَاقَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَّالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

۲۴۱۶ ۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میں تو ہلاک ہو گیا! حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہوئی؟ عرض کیا کہ رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے (روزہ کی حالت میں) حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کوئی غلام ہے؟ کہا کہ نہیں، دریافت فرمایا دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ کہا کہ نہیں، دریافت فرمایا، پھر کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے سکتے ہو؟ اس پر بھی جواب دیا کہ نہیں ۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک انصاری "عرق لائے" عرق ایک کھجور کا بنا ہوا ٹوکرہ ہوتا تھا، جس میں کھجور رکھی جاتی تھی ۔ آنحضور ﷺ نے انصاری سے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو ۔ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کروں؟ اور اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے سارے مدینے میں ہم سے زیادہ محتاج اور کوئی گھرانہ نہیں ۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، پھر جاؤ اپنے ہی گھر والوں کو کھلا دو (اس حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے ۔)

باب ۱۶۲۷ . اِذَا وهبَ دَيْنًا عَلٰى رَجُلٍ قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَآئِزٌ وَوَهَبَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِرَجُلٍ دَيْنَه' وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَه' عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهٖ اَوْلِيَتَحَلَّلْه' مِنْهُ فَقَالَ جابِرٌ قُتِلَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

۱۶۲۷ ۔ اگر کوئی، دوسرے شخص پر اپنا قرض کسی کو ہبہ کرے؟ شعبہ نے کہا اور ان سے حکم نے کہ یہ جائز ہے ۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو اپنا قرض، ہدیہ میں دیا تھا ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر کسی کا دوسرے شخص پر کوئی حق ہے تو اسے ادا کرنا چاہیے یا معاف کرا لینا چاہیے ۔ جابرؓ نے فرمایا کہ میرے والد شہید ہوئے تو ان پر قرض تھا، نبی کریم ﷺ نے

فَسَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُرَمَآءَ ہٗ اَنْ یَّقْبَلُوْا تَمَرَ حَآئِطِیْ وَیُحَلِّلُوْآ اَبِیْ

ان کے قرض خواہوں سے کہا کہ وہ میرے باغ کی کھجور (اپنے قرض کے بدلے میں) قبول کرلیں اور میرے والد کو معاف کردیں۔

(۲۴۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَاہُ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ شَہِیْدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَآءُ فِیْ حُقُوْقِہِمْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمْتُہٗ فَسَاَلَہُمْ اَنْ یَّقْبَلُوْا ثَمَرَ حَآئِطِیْ وَیُحَلِّلُوْآ اَبِیْ فَاَبَوْا فَلَمْ یُعْطِہِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَآئِطِیْ وَلَمْ یَکْسِرْہُ لَہُمْ وَلٰکِنْ قَالَ سَاَغْدُوْ عَلَیْکَ فَغَدَا عَلَیْنَا حَتّٰی اَصْبَحَ فَطَافَ فِی النَّخْلِ وَدَعَا فِیْ ثَمَرِہٖ بِالْبَرَکَۃِ فَجَدَدْتُہَا فَقَضَیْتُہُمْ حُقُوْقَہُمْ وَبَقِیَ مَامِنْ ثَمَرِہَا بَقِیَّۃٌ ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ جَالِسٌ فَاَخْبَرْتُہٗ بِذٰلِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اِسْمَعْ وَہُوَ جَالِسٌ یَاعُمَرُ فَقَالَ عُمَرُ اَلاَّ نَکُوْنُ قَدْ عَلِمْنَا اَنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ وَاللّٰہِ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ

۲۴۱۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابن کعب بن مالک نے حدیث بیان کی اور انہیں جابر بن عبداللہؓ نے خبر دی کہ احد کی لڑائی میں ان کے والد شہید ہوگئے تھے (اور قرض چھوڑ گئے تھے) قرض خواہوں نے تقاضے میں بڑی شدت اختیار کی تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس سلسلے میں گفتگو کی۔ حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ میرے باغ کی کھجور لے لیں اور میرے والد کو معاف فرمادیں لیکن انہوں نے انکار کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے بھی میرا باغ انہیں نہیں دیا اور نہ ان کے لئے پھل تڑوائے بلکہ فرمایا کہ کل صبح میں تمہارے یہاں آؤں گا۔ صبح کے وقت آپ تشریف لائے اور کھجور کے درختوں میں ٹہلتے رہے اور برکت کی دعا فرماتے رہے۔ پھر میں نے پھل توڑ کر قرض خواہوں کے سارے حقوق ادا کردیئے اور میرے پاس کھجور بچ بھی گئی۔ اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو واقع کی اطلاع دی عمر رضی اللہ عنہ بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا، عمر سن رہے ہو! عمرؓ نے عرض کیا ہمیں تو پہلے سے معلوم ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، بخدا اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

باب ۱۶۲۷۔ ہِبَۃِ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَۃِ وَقَالَتْ اَسْمَآءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّابْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ وَّرِثْتُ عَنْ اُخْتِیْ عَآئِشَۃَ بِالْغَابَۃِ وَقَدْ اَعْطَانِیْ بِہٖ مُعَاوِیَۃُ مِائَۃَ اَلْفٍ فَہُوَ لَکُمَا

۱۶۲۷۔ ایک چیز کا ہبہ کئی اشخاص کو۔ اسماءؓ نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے فرمایا کہ میری بہن عائشہؓ سے وراثت میں مجھے غابہ (کی جائیداد) ملی تھی۔ معاویہؓ نے مجھے اس کا ایک لاکھ (درہم) دیا (لیکن میں نے اسے نہیں بیچا) یہی تم دونوں کو ہدیہ ہے۔

(۲۴۱۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَۃَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ غُلَامٌ وَّعَنْ یَّسَارِہِ الْاَشْیَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اِنْ اَذِنْتَ لِیْ اَعْطَیْتُ ہٰؤُلَآءِ فَقَالَ مَاکُنْتُ لِاُوْثِرَ بِنَصِیْبِیْ

۲۴۱۸۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم اور ان سے سہل بن سعدؓ نے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے نوش فرمایا۔ دائیں طرف ایک بچے تھے اور سب بڑے بوڑھے لوگ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے بچے سے فرمایا کہ اگر تم اجازت

مِنکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدًا فَتَلَّہٗ فِیْ یَدِہٖ

دو تو (بچا ہوا مشروب) میں ان لوگوں کو دے دوں۔ ❶ لیکن انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ سے ملنے والے کسی حصے کا میں ایثار نہیں کر سکتا۔ حضور اکرم ﷺ نے پیالہ جھٹکے کے ساتھ ان کی طرف بڑھا دیا۔

باب ۱۶۲۹. اَلْھِبَۃِ الْمَقْبُوْضَۃِ وَغَیْرِ الْمَقْبُوْضَۃِ وَالْمَقْسُوْمَۃِ وَغَیْرِ الْمَقْسُوْمَۃِ وَقَدْ وَھَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ لِھَوَازِنَ مَاغَنِمُوْا مِنْھُمْ وَھُوَ غَیْرُ مَقْسُوْمٍ وَّقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ

۱۶۲۹۔ ہبہ خواہ قبضہ میں آیا ہو یا نہ ہو، تقسیم شدہ ہو یا نہ ہو، نبی کریم ﷺ نے اور آپ ﷺ کے اصحاب نے قبیلہ ہوازن کو ان کی تمام غنیمت واپس کر دی تھی، حالانکہ اس کی تقسیم نہیں ہوئی تھی۔ ثابت نے بیان کیا کہ ہم سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے محارب نے اور ان سے جابر رضی اللہ نے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے (میرے اونٹ کی قیمت) ادا کی اور مزید بخشش بھی کی۔ ❷

(۲۴۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ یَقُوْلُ بِعْتُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا اَتَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ قَالَ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَۃُ اُرَاہُ فَوَزَنَ لِیْ

۲۴۱۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محارب نے اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم کو سفر میں ایک اونٹ بیچا تھا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو۔ پھر آپ ﷺ نے

---

❶ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استنباط کیا ہے کہ ایک چیز کئی اشخاص کو مشترک طریقہ پر ہبہ کی جا سکتی ہے، کیونکہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں بائیں طرف بیٹھنے والے کئی اصحاب تھے اور آپ نے ان سب کے لئے اجازت چاہی تھی، لیکن فقہاء حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ ہبہ نہیں تھا بلکہ صرف اباحت کی ایک صورت تھی۔ ہبہ اور اباحت میں فرق ہے۔ ایک چیز مشترک طور پر چند اشخاص کو ہبہ کرنے کی صورت میں جو تفصیل ہے وہ فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

❷ اس باب میں مصنفؒ نے اپنے مسلک کے لئے دو احادیث کو بنیاد کے طور پر بیان کیا ہے، ایک قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کا معاملہ ہے کہ اسلامی لشکر کے قبضہ میں آنے کے بعد آنحضور ﷺ نے انہیں پھر ہوازن والوں کو واپس کر دیا تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہاں ہبہ یا ہدیہ کی کوئی صورت ہی نہیں تھی بلکہ جو لوگ قید ہوئے تھے وہ اسلامی قانون کے اعتبار سے غلام بنا لئے جاتے، لیکن آنحضور ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا تو یہ ہبہ نہیں تھا بلکہ آزادی دینا تھا۔ پھر اگر ہبہ بھی تسلیم کر لیا جائے تو لینے والے متعدد تھے۔ اعلان گویا یہ تھا کہ جس کے قیدی ہیں وہ لے جائیں۔ اب تمام قبیلہ والے آئے اور اپنے اپنے قیدیوں کو لے کر چلے گئے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں الگ الگ قبضہ متحقق ہو جاتا ہے۔ دوسری بنیاد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے۔ جس کی تفصیل اس سے پہلے گذر چکی ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ سے آنحضور ﷺ نے اونٹ خریدا، پھر مدینہ واپس آ کر اس کی قیمت ادا فرمائی اور ساتھ ہی مزید بخشش کے طور پر بھی آپ نے عنایت فرمایا۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں کہ ایک تو تھی اصل قیمت اور زیادتی ہدیہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے جو انہیں ہدیہ دیا وہ اس قیمت سے الگ کر کے نہیں دیا تھا جس کے جابر رضی اللہ عنہ مالک تھے، بلکہ اس کے ساتھ ہی دے دیا تھا۔ لہذا یہ "ہدیہ مشاع" کی صورت ہوئی۔ اگر یہ صورت جائز نہ ہوتی تو حضور اکرم ﷺ کیسے دے سکتے تھے۔ لیکن یہ توجیہ بھی صحیح نہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ کو جو ہدیہ ملا تھا وہ قطعاً الگ اور اصل قیمت سے علیحدہ تھا۔ چنانچہ وہ ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس ہدیہ کو جو مجھے رسول اللہ ﷺ سے ملا ہے میں کبھی اپنے سے جدا نہیں کروں گا۔ لہذا مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مسلک کے ثبوت کے لئے جو بنیاد قائم کی تھی وہ واضح طور پر ثابت نہیں ہوئی۔ احناف کا اس باب میں بنیادی نقطہ نظر یہ ہے کہ ہبہ اور ہدیہ کا سارا دار و مدار ہدیہ دینے والے کی مرضی اور خوشی پر ہے۔ خرید و فروخت کی طرح سے یہ کوئی عقد نہیں ہے۔ اس لئے اس میں وہ ابہام بھی نہیں رہنا چاہئے جس کی خرید و فروخت میں اجازت دی گئی ہے۔ اس لئے ہبہ یا ہدیہ کے لئے قبضہ ضروری ہے اور اسے مشاع بھی نہ ہونا چاہئے۔

فَارْجَحَ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى اَصَابَهَا اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ

وزن کیا، شعبہ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ (جابرؓ نے فرمایا) میرے لئے وزن کیا (آپ کے حکم سے حضرت بلالؓ نے) اور اس پلڑے کو جس میں سکہ تھا جھکا دیا (تا کہ مجھے زیادہ ملے) اس میں سے تھوڑا سا میرے پاس جب سے محفوظ تھا لیکن شام والے (اموی لشکر) یوم حرہ کے موقعہ پر چھین لے گئے۔

(۲۴۲۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ وَّعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَّعَنْ يَّسَارِهٖ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَآءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَاوَاللّٰهِ لَااُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا فَتَلَّهٗ فِيْ يَدِهٖ

۲۴۲۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعدؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مشروب لایا گیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک بچے تھے اور قوم کے بڑے لوگ بائیں طرف تھے، حضور اکرم ﷺ نے بچے سے کہا کہ کیا تمہاری طرف سے اس کی اجازت ہے کہ میں بچا ہوا مشروب ان بزرگوں کے دے دوں تو انہوں نے کہا کہ نہیں، بخدا میں آپ سے ملنے والے اپنے حصہ کا ہرگز ایثار نہیں کر سکتا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے مشروب ان کی طرف جھٹکے کے ساتھ بڑھا دیا۔

(۲۴۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَّقَالَ اشْتَرُوْا لَهٗ سِنًّا فَاَعْطُوْهَا اِيَّاهُ فَقَالُوْآ اِنَّا لَانَجِدُ سِنًّا اِلَّا سِنًّا هِيَ اَفْضَلُ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ فَاشْتَرُوْهَا فَاَعْطُوْهَا اِيَّاهُ فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ قَضَآءً

۲۴۲۱۔ ہم سے عبداللہ بن عثمان بن جبلہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، ان سے سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص کا رسول اللہ ﷺ پر قرض تھا (اس نے بیہودگی کے ساتھ تقاضا کیا) تو صحابہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے، لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہو، حق والے کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے ایک اونٹ اسی کے اونٹ کی عمر کا (جو قرض تھا) خرید کر اسے دے دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس سے اچھی عمر کا ہی اونٹ مل رہا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اسی کو خرید کر دے دو کہ تم میں سب اچھا آدمی وہ ہے جو ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔

باب ۱۶۳۰ . اِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ

۱۶۳۰۔ جب متعدد اشخاص نے متعدد اشخاص کو کوئی چیز ہدیہ میں دی۔

(۲۴۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَبْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَآءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَّعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهٗ

۲۴۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے اور ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے کہا مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا اور آپ سے درخواست کی کہ ان کے اموال اور قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا میرے ساتھ جتنی بڑی

فَاخْتَارُوْآ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اِمَّا السَّبْیَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ کُنْتُ اسْتَانَیْتُ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَھُمْ بِضْعَ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً حِیْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّآئِفِ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ رَادٍّ اِلَیْھِمْ اِلَّا اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْیَنَا فَقَامَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَکُمْ ھٰٓؤُلَآءِ جَآؤُنَا تَائِبِیْنَ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْھِمْ سَبْیَھُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِکَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ عَلٰی حَظِّہٖ حَتّٰی نُعْطِیَہٗ اِیَّاہُ مِنْ اَوَّلِ مَایُفِیْءُ اللّٰہُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَیَّبْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ فَقَالَ لَھُمْ اِنَّا لَانَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْکُمْ فِیْہِ مِمَّنْ لَّمْ یَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَآءُ کُمْ اَمْرَکُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَکَلَّمَھُمْ عُرَفَآءُ ھُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْہُ اَنَّھُمْ طَیَّبُوْا وَاَذِنُوْا وَھٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنَا مِنْ سَبْیِ ھَوَازِنَ ھٰذَا اٰخِرُ قَوْلِ الزُّھْرِیِّ یَعْنِیْ فَھٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنَا

جماعت ہے اسے بھی تم دیکھ رہے ہو اور سب سے زیادہ سچی بات ہی مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس لئے تم لوگ ان دو چیزوں میں ایک ہی لے سکتے ہو، یا قیدی لے لو یا اپنا مال۔ میں نے تو تمہارا پہلے ہی انتظار کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ طائف سے واپسی پر تقریباً دس دن تک ان لوگوں کا انتظار کرتے رہے تھے۔ پھر جب ان کے سامنے یہ بات پوری طرح واضح ہوگئی کہ حضور اکرم ﷺ ان کی صرف ایک ہی چیز واپس کر سکتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدیوں کو (واپس لینا) پسند کرتے ہیں، پھر نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر مسلمانوں کو خطاب کیا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف بیان کی اور فرمایا، امابعد! یہ تمہارے بھائی ہمارے پاس اب توبہ کر کے آئے ہیں، میرا خیال یہ ہے کہ انہیں ان کے قیدی واپس کر دیئے جائیں، اس لئے جو صاحب اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہیں وہ ایسا کر لیں، اور جو لوگ یہ چاہتے ہوں کہ اپنے حصے کو نہ چھوڑیں بلکہ ہم انہیں اس کے بدلے میں سب سے پہلی غنیمت کے مال میں سے انہیں دیں تو وہ بھی (اپنے موجود قیدیوں کو) واپس کر دیں۔ سب اصحاب نے اس پر کہا کہ ہم اپنی خوشی سے انہیں واپس کرتے ہیں یارسول اللہ! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ لیکن واضح طور پر اس وقت یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کون اپنی خوشی سے انہیں واپس کرنے کے لئے تیار ہے اور کون نہیں، اس لئے سب لوگ (اپنے خیموں میں) واپس جائیں اور تمہارے نمائندے تمہارا معاملہ لا کر پیش کریں۔ (سب سے مشورہ کرنے کے بعد) چنانچہ سب لوگ واپس ہو گئے اور نمائندوں نے ان سے گفتگو کی اور واپس ہو کر حضور اکرم ﷺ کو بتایا کہ تمام لوگوں نے خوشی سے اجازت دی ہے۔ قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہمیں یہی بات معلوم ہوئی۔ یہ زہری رحمۃ اللہ علیہ کا آخری قول تھا۔ یعنی یہ کہ "قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے۔"

باب ۱۶۳۱ . مَنْ اُھْدِیَ لَہٗ ھَدِیَّۃٌ وَّعِنْدَہٗ جُلَسَآءُہٗ فَھُوَا حَقُّ بِہٖ وَیُذْکَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ جُلَسَآءَہٗ شُرَکَاءُہٗ وَلَمْ یَصِحَّ

۱۶۳۱۔ کسی کو ہدیہ ملا اور دوسرے لوگ بھی اس کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں تو اس کا مستحق وہی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو یہ منقول ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھنے والے بھی اس ہدیہ میں شریک ہوں گے صحیح نہیں ہے۔

(۲۴۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَخَذَ

۲۴۲۳۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں سلمہ بن کہیل نے، انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک خاص عمر کا اونٹ

سِنًّا فَجَآءَ صَاحِبُه' يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ وَقَالَ اَفْضَلُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

قرض لیا، قرض خواہ تقاضا کرنے آیا (اور نازیبا گفتگو کی) تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حق والے کو کہنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے اچھی عمر کا اونٹ اسے دیا اور فرمایا کہ تم میں افضل وہ ہے جو (قرض یا دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں سب سے بہتر ہو۔

(۲۴۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّه' كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَبُوْهُ يَاعَبْدَاللّٰهِ لَايَتَقَدَّمِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ فَقَالَ لَه' النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَاعَبْدَاللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهٖ مَاشِئْتَ

۲۴۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے ابن عمرؓ نے کہ وہ سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور عمرؓ کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے۔ وہ اونٹ حضور اکرم ﷺ سے بھی آگے بڑھ جایا کرتا تھا۔ اس لئے ان کے والد (عمرؓ) کو تنبیہ کرنی پڑتی تھی کہ اے عبداللہ! نبی کریم ﷺ سے آگے کسی کو نہ ہونا چاہئے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عمر! اسے مجھے بیچ دو۔ عمرؓ نے عرض کیا یہ تو آپ ہی کا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے خرید لیا، پھر فرمایا، اے عبداللہ! اب یہ تمہارا ہے جس طرح چاہو اب اسے استعمال کرو۔

باب ۱۶۳۲ . اِذَا وَهَبَ بَعِيْرًا لِّرَجُلٍ وَّهُوَ رَاكِبُه' فَهُوَ جَآئِزٌ وَّقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّكُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيْهِ فَابْتَاعَه' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَاعَبْدَاللّٰهِ

۱۶۳۲۔ کسی نے دوسرے شخص کو ہبہ کیا اور موہوب لہ، اس پر سوار تھا تو جائز ہے۔ حمیدی نے بیان کیا کہ مجھ سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا۔ نبی کریم ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے بیچ دو، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے خرید لیا اور فرمایا، عبداللہ! اب یہ تمہارا ہے۔

باب ۱۶۳۳ . هَدِيَّةِ مَايُكْرَهُ لُبْسُهَا

۱۶۳۳۔ ایسے کپڑے کا ہدیہ جس کا پہننا پسندیدہ نہ ہو۔

(۲۴۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَآءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِاشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْوَفْدِ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَّاخَلَاقَ لَه' فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَآءَ تْ حُلَلٌ فَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ اَكَسَوْتَنِيْهَا وَقُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَاقُلْتَ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَا عُمَرُ اَخًا لَّه' بِمَكَّةَ مُشْرِكًا

۲۴۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی حلہ (بک رہا ہے) آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ بڑا اچھا ہوتا اگر آپ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور وفد کی پذیرائی کے مواقع پر اسے زیب تن فرماتے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کا جواب یہ دیا کہ اسے وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ کچھ دنوں کے بعد حضور اکرم کے یہاں بہت سے ریشمی حلے آئے اور آپ نے ایک حلہ ان میں عمرؓ کو بھی عنایت فرمایا۔ عمرؓ نے اس پر عرض کیا کہ آپ ﷺ یہ مجھے پہننے کے لئے عنایت فرما رہے ہیں، حالانکہ آپ ﷺ خود عطارد کے حلوں کے بارے میں جو کچھ فرمانا تھا فرما چکے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے

فرمایا کہ میں نے اسے تمہیں پہننے کے لئے نہیں دیا ہے۔ چنانچہ عمرؓ نے اسے اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا جو مکے میں مقیم تھا۔

(۲۴۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَآءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا مَّوْشِيًّا فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا فَاَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَاْمُرْنِيْ فِيْهِ بِمَا شَآءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهٖ اِلٰى فُلَانٍ اَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ

۲۴۲۶۔ ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے لیکن اندر نہیں گئے (بلکہ باہر ہی سے واپس چلے آئے) اس کے بعد علیؓ گھر آئے تو فاطمہؓ نے ان سے اس کا ذکر (کہ حضور اکرم ﷺ گھر میں تشریف نہیں لائے) علیؓ نے اس کا ذکر جب حضور اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اس کے دروازے پر دھاری دار پردہ لٹکا دیکھا تھا (اس لئے واپس چلا آیا) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دنیا کی آرائش وزیبائش سے کیا سروکار! علیؓ نے آ کر فاطمہؓ سے حضور اکرم ﷺ کی گفتگو کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ آنحضور ﷺ مجھے جس طرح کا چاہیں اس سلسلے میں حکم فرمائیں (آنحضور ﷺ کو جب یہ بات پہنچی تو) آپ ﷺ نے فرمایا کہ فلاں گھرانے میں اسے بھجوادیں۔ انہیں ضرورت ہے۔ ❶

(۲۴۲۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ ابْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَهْدٰى اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَآءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَآئِيْ

۲۴۲۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبدالملک بن میسرہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک ریشمی حلہ ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے پہن لیا، لیکن جب غصے کے آثار روئے مبارک پر دیکھے تو اسے (اپنے گھر کی) عورتوں میں پھاڑ کر تقسیم کر دیا۔

باب ۱۶۳۴ . قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ اَوْجَبَّارٌ فَقَالَ اعْطُوْهَا اٰجَرَ وَاُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سَمٌّ وَّقَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ اَهْدٰى مَلِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً

۱۶۳۴۔ مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ ابراہیمؑ نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ یا (یہ کہا کہ) ظالم حکمران تھا۔ اس بادشاہ نے کہا کہ انہیں (ابراہیمؑ) کو آجر (حضرت ہاجرہؑ) کو دے دو۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (خیبر کے یہودیوں کی طرف سے) ہدیہ کے طور پر بکری کا ایک گوشت پیش کیا گیا۔ جس میں زہر ❷ تھا۔ (دشمنی

❶ دروازہ پر کپڑا لٹکانا ناجائز نہیں تھا، لیکن فاطمہؓ آپ ﷺ کی صاحبزادی ہیں، اور آپ ﷺ کو ان سے غایت درجہ محبت ہے۔ اس لئے آپ ﷺ دنیا میں جس طرح ہر طرح کی آرائش وزیبائش سے الگ ہو کر رہنا چاہتے ہیں، وہی ان کے لئے بھی آپ ﷺ نے پسند فرمایا اور اسی لئے ناگواری کا اظہار فرمایا۔ ❷ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کھانے میں ایک صحابی بشر بن براء رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے، پہلے حضور اکرم ﷺ نے انتقام لینے سے روکا کیونکہ آپ ﷺ اپنی ذات کا انتقام لینا پسند نہیں کرتے تھے۔ لیکن بعد میں جب اسی زہر کی سمیت کی وجہ سے بشر کا انتقال ہو گیا تو آپ ﷺ نے قصاص میں اس عورت کو قتل کرا دیا، کیونکہ یہ اسلام کا قانون ہے۔

بَيْضَآءَ كَسَاهُ بُرْدًا وَّكَتَبَ لَهٗ بِبَحْرِهِمْ

میں) ابوحمید نے بیان کیا کہ ایلہ کے حکمران نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سفید خچر اور چادر ہدیہ کے طور پر بھیجی تھی اور نبی کریم ﷺ نے اسے لکھوایا تھا کہ وہ اپنی قوم کے حکمران کی حیثیت سے باقی رہے (کیونکہ اس نے جزیہ دینا منظور کر لیا تھا)۔

(۲۴۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اُكَيْدِرَ دُوْمَةَ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دبیز قسم کے ریشم کا ایک جبہ ہدیہ کے طور پر پیش کیا گیا، حضور اکرم ﷺ اس کے استعمال سے (مردوں کو) منع فرماتے تھے۔ صحابہ ؓ کو بڑی حیرت ہوئی (کہ کتنا عمدہ ریشم ہے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا (تمہیں اس پر حیرت ہے) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ ؓ کے رومال اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔ سعید نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ دومہ (تبوک کے قریب ایک مقام) کے اکیدر (نصرانی) نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا تھا (یعنی جس ہدیہ کا ذکر اس حدیث میں ہے)۔

(۲۴۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَّسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا فَقِيْلَ اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَازِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۲۹۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں زہر پڑا ہو بکری کا گوشت لائی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس میں سے کچھ کھایا (لیکن فوراً ہی فرمایا کہ اس میں زہر پڑا ہوا ہے) پھر جب اسے لایا گیا اور اس نے زہر ڈالنے کا اعتراف بھی کر لیا تو کہا گیا کہ کیوں نہ اسے قتل کر دیا جائے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس زہر کا اثر میں نے ہمیشہ نبی کریم ﷺ کے تالو میں محسوس کیا۔

(۲۴۳۰) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَوْنَحْوُهٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ

۲۴۳۰۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے، حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا کسی کے ساتھ کھانے کی کوئی چیز بھی ہے۔ ایک صحابی کے ساتھ تقریباً ایک صاع کھانا (آٹا) تھا۔ وہ آٹا گوندھا گیا۔ پھر ایک

مُشْرِکٌ مُشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا اَمْ عَطِيَّةً اَوْقَالَ اَمْ هِبَةً قَالَ لَابَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ يُشْوٰى وَاَيْمُ اللّٰهِ مَافِي الثَّلٰثِيْنَ وَالْمِائَةِ اِلَّا قَدْ حَزَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَاِنْ كَانَ غَآئِبًا خَبَالَهٗ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلُوْا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ اَوْ كَمَا قَالَ

دراز قد مشرک بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، یہ بیچنے کے لئے یا کسی کا عطیہ ہے۔ یا آپ ﷺ نے (عطیہ کی بجائے) ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا کہ نہیں، بیچنے کے لئے ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی، پھر ذبح کی گئی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کی کلیجی بھوننے کے لئے کہا، بخدا، ایک سوتیس اصحاب میں سے ہر ایک کو آپ ﷺ نے اس کلیجی میں سے کاٹ کر دیا جو اس وقت موجود تھے انہیں تو آپ ﷺ نے فوراً ہی دے دیا، اور جو اس وقت موجود نہیں تھے ان کا حصہ محفوظ رکھ لیا۔ پھر بکری کے گوشت کو دو بڑی قابوں میں رکھا، اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ جو کچھ قابوں میں بچ گیا تھا اسے اونٹ پر رکھ کر ہم واپس لائے۔ اوکما قال۔

باب ۱۶۳۵ . اَلْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِيْنَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَايَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ

۱۶۵۳۔ مشرکوں کو ہدیہ ❶ دینا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''جو لوگ تم سے دین کے بارے میں لڑے نہیں اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے انہوں نے نکالا ہے، تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ احسان کرنے اور ان کے معاملہ میں انصاف کرنے سے تمہیں روکتا نہیں۔''

(۲۴۳۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حُلَّةً عَلٰى رَجُلٍ تُبَاعُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَآءَكَ الْوَفْدُ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَاَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ اَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَاقُلْتَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيْعُهَا اَوْتَكْسُوْهَا فَاَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ اِلٰى اَخٍ لَّهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ

۲۴۳۱۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص کے یہاں حلہ بک رہا ہے تو آپ نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ آپ یہ حلہ خرید لیجئے تا کہ جمعہ کے دن اور جب کوئی وفد آئے تو آپ ﷺ اسے پہنا کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اسے تو وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے پاس بہت سے حلے آئے اور آپ نے ان میں سے ایک حلہ عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ عمرؓ نے فرمایا کہ میں اسے کس طرح پہن سکتا ہوں، جبکہ آپ خود ہی اس کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمانا تھا فرما چکے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لئے نہیں دیا ہے، تم اسے بیچ دو یا (کسی غیر مسلم) کو پہنا دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مکے میں اپنے ایک بھائی کے یہاں بھیج دیا جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔

❶ جس طرح مشرکوں یعنی غیر مسلموں کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے، انہیں ہدیہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر کوئی غیر مسلم دارالحرب میں رہتا ہے اور جس ملک کا وہ باشندہ ہے، مسلمان ملک کا تعلق اس کے ساتھ غیر دوستانہ ہے یا جنگ کے سے حالات چل رہے ہیں تو کسی مسلمان کے لئے درست نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسا ہدیہ دارالحرب کے غیر مسلم باشندوں کو دے جو لڑائی وغیرہ میں کارآمد ہو سکتا ہو۔

(۲۴۳۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّيْ قَالَ نَعَمْ صِلِيْ اُمَّكِ

۲۴۳۲۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں میری والدہ جو مشرکہ تھیں میرے یہاں آئیں۔ ❶ میں نے حضور اکرم ﷺ سے پوچھا، میں نے یہ بھی کہا کہ وہ (مجھ سے ملاقات کی) بہت خواہشمند ہیں تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

باب ۱۶۳۶۔ لَايَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ وَصَدَقَتِهٖ

۱۶۳۶۔ کسی کے لئے جائز نہیں کہ اپنا دیا ہوا ہدیہ یا صدقہ واپس لے۔

(۲۴۳۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَّشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَآئِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَآئِدِ فِيْ قَيْئِهٖ

۲۴۳۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام اور شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اپنا دیا ہوا ہدیہ واپس لینا ایسا ہے جیسے اپنی کی ہوئی قے چاٹنا۔

(۲۴۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهٖ

۲۴۳۴۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہم مسلمانوں کو برے عادات واطوار اختیار نہ کرنے چاہئیں، اپنا دیا ہوا واپس لینے والا اس کتے کی طرح جو اپنی ہی قے چاٹتا ہے۔

(۲۴۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ لِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهٗ مِنْهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ بَآئِعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاتَشْتَرِهٖ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّ الْعَآئِدَ فِيْ

۲۴۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے کہ انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے (ایک شخص کو) دیا جسے میں نے گھوڑا دیا اس نے اسے ضائع کر دیا (اور کوئی دیکھ بھال نہیں کی) اس پر میرا ارادہ ہوا کہ اس سے اپنا گھوڑا خرید لوں، میرا یہ بھی خیال تھا کہ وہ شخص گھوڑا سستے داموں پر بیچ دے گا، لیکن جب میں نے اس کے متعلق

❶ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کی والدہ کا نام قتیلہ بنت عبدالعزیٰ تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں جاہلیت کے زمانے میں طلاق دے دی تھی اور وہ مشرکہ تھیں۔ حضرت اسماءؓ کے پاس زبیب، گھی وغیرہ کا ہدیہ لے کر آئی تھیں۔ روایتوں میں ہے کہ اسماء رضی اللہ عنہ نے ان کا ہدیہ لینے سے انکار کر دیا تھا اور انہیں اپنے گھر آنے کی اجازت بھی نہیں دی تھی۔ پھر جب حضور اکرم ﷺ سے انہوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن معاملت کا حکم دیا۔ ان کا اسلام ثابت نہیں ہے۔

صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ

نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اسے نہ خریدو، خواہ ایک ہی درہم میں کیوں نہ دے، کیونکہ اپنے صدقہ کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی طرح ہے جو اپنی ہی قے چاٹتا ہے۔ (حدیث پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے)۔

(۲۴۳۶) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ بَنِيْ صُهَيْبٍ مَّوْلَى بْنِ جُدْعَانَ ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى ذٰلِكَ صُهَيْبًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكُمَا عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوْا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهٖ لَهُمْ

۲۴۳۶۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ ابن جدعان کے مولیٰ بنوصہیب نے دعویٰ کیا کہ دو مکان اور ایک حجرہ نبی کریم ﷺ نے صہیبؓ کو عنایت فرمایا تھا (جو وراثت میں) انہیں ملنا چاہئے) خلیفہ مروان بن حکم نے پوچھا کہ تمہارے حق میں اس دعویٰ پر شاہد کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابن عمرؓ۔ مروان نے آپ کو بلوایا تو آپ نے شہادت دی کہ واقعی رسول اللہ ﷺ نے صہیبؓ کو دو مکان اور ایک حجرہ دیا تھا اور مروان نے آپ کی شہادت پر فیصلہ ان کے حق میں کر دیا۔

باب ۱۶۳۸ . مَاقِيْلَ فِي الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرٰى جَعَلْتُهَا لَهٗ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا جَعَلَكُمْ عُمَّارًا

۱۶۳۸۔ عمریٰ اور رقبیٰ کے سلسلے میں روایات۔ ❶ (کسی نے اگر کہا کہ) میں نے عمر بھر کے لئے تمہیں یہ مکان دیا تو اسے عمریٰ کہتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ اس کی عمر بھر کے لئے) مکان میں نے اس کی ملکیت میں دے دیا۔ ''استعمر کم فیہا'' کا مفہوم یہ ہے کہ اس نے تمہیں زمین میں بسایا۔

(۲۴۳۷) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى اَنَّهَا لِمَنْ وُّهِبَتْ لَهٗ

۲۴۳۷۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمریٰ کے متعلق فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس کا ہو جاتا ہے جسے ہبہ کیا گیا ہو۔

(۲۴۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ وَّقَالَ عَطَآءٌ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

۲۴۳۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے نضر بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے بشیر بن نہیک نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عمریٰ جائز ہے اور عطاء نے بیان کیا کہ مجھ سے جابرؓ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم ﷺ نے اسی طرح۔

❶ عمریٰ اور رقبیٰ یہ دونوں عقد جاہلیت میں رائج تھے، ایک شخص دوسرے سے یہ کہتا کہ جب تک تم زندہ ہو یہ مکان تمہارا ہے تو حنیفہ کی تفسیر کے مطابق یہ ایک طرح کا ہبہ سمجھا جائے گا اور کہنے کے مطابق عمر بھر دوسرا شخص اسے استعمال کر سکے گا۔ رقبیٰ کی صورت یہ تھی کہ کوئی شخص کہتا، یہ میرا گھر ہے۔ اگر میں پہلے مر گیا تو تم اسے لے لینا، لیکن اگر تم مجھ سے پہلے مر گئے تو میرا ہی رہے گا۔ فقہاء کے یہاں اس باب میں تفصیلات ہیں، حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں جس مفہوم کے لئے ان الفاظ کا استعمال ہوتا تھا ضروری نہیں کہ بعد میں بھی بعینہ وہی اس کا مفہوم رہا ہو۔ غالباً ائمہ کے اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔

باب ۱۶۳۹ . مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ

(۲۴۳۹) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِّنْ اَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَارَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

۱۶۳۹۔ جس نے کسی سے گھوڑا مستعار لیا؟

۲۴۳۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مدینے پر (دشمن کے حملے کا) خوف تھا، اس لئے نبی کریم ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے ایک گھوڑا (جس کا نام مندوب تھا) مستعار لیا، پھر آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے (اور حالات کا جائزہ لینے کے لئے مدینہ سے باہر تشریف لے گئے، صحابہ بھی ساتھ تھے) پھر جب واپس ہوئے تو فرمایا، ہمیں تو کوئی خطرہ کی بات محسوس نہیں ہوئی، البتہ یہ گھوڑا سمندر کی طرح (تیز دوڑتا) تھا۔

باب ۱۶۴۰ . اَلْاِسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوْسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ

(۲۴۴۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ ابْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰى جَارِيَتِيْ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تُزْهٰى اَنْ تَلْبَسَهٗ فِي الْبَيْتِ وَقَدْكَانَ لِيْ مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتْ اِمْرَاَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَيَّ تَسْتَعِيْرُهٗ

۱۶۴۰۔ دلہن کے زفاف کے لئے کوئی چیز مستعار لینا۔

۲۴۴۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ قطر ایمن کا ایک دبیز کھردرا کپڑے کی قمیص پہنے ہوئی تھیں۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا، ذرا نظر اٹھا کر میری اس باندی کو تو دیکھو، اسے گھر میں یہ کپڑا پہننے سے انکار ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میرے پاس اسی کی قمیص تھی۔ جب کوئی دلہن بنائی جاتی تو میرے یہاں آدمی بھیج کر وہ قمیص منگا لیتی تھی۔ ❶

باب ۱۶۴۱ . فَضْلِ الْمَنِيْحَةِ

(۲۴۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيْحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاِنَاءٍ

۱۶۴۱۔ منیحہ کی فضیلت۔ ❷

۲۴۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا ہی عمدہ ہے ہدیہ اس دودھ دینے والی اونٹنی کا، جس نے ابھی حال ہی میں بچہ جنا ہو اور دودھ دینے والی بکری کا جو صبح و شام اپنے دودھ سے برتن بھر دیتی ہے۔

(۲۴۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ وَاِسْمٰعِيْلُ عَنْ

۲۴۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف اور اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان

---

❶ آج بھی اس کا رواج ہے کہ غریب اور محتاج لوگ اپنی شادی بیاہ کے مواقع پر بہت سی چیزیں مستعار لیتے ہیں، کیونکہ ان کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ خرید سکیں۔ عرب میں بھی اس کا رواج تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بتانا یہ چاہتی ہیں کہ اب اپنے گھر میں جس طرح کے کپڑے پہننے سے انکار ہے، رسول اللہ ﷺ کے عہد میں وہی کپڑا شادی کے موقع پر مستعار لیا جاتا تھا۔ ❷ منیحہ دودھ دینے والی اونٹنی یا کسی بھی ایسے جانور کو کہتے ہیں جو کسی دوسرے شخص کو کوئی ہدیہ کے طور پر اس کا دودھ پینے کے لئے دے۔

مَّالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ

سے مالک نے بیان کیا کہ کیا ہی عمدہ صدقہ ہے (دودھ دینے والی اونٹنی کا)❶۔

(۲۴۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ مَّكَّةَ وَلَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ يَعْنِيْ شَيْئًا وَّكَانَتِ الْاَنْصَارُ اَهْلَ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْاَنْصَارُ عَلٰى اَنْ يُّعْطُوْهُمْ ثِمَارَ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَّيَكْفُوْهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ اُمُّهٗ اُمُّ اَنَسٍ اُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ اُمَّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ فَكَانَتْ اَعْطَتْ اُمُّ اَنَسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَاَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَوْلَاتَهٗ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ اَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِيْ كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّهٖ عِذَاقَهَا وَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهٖ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ اَخْبَرَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا اَوْقَالَ مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهٖ

۲۴۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں ابن وہب نے خبر دی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اوران سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو ان کے ساتھ کوئی بھی سامان نہ تھا، انصار زمین اور جائیداد والے تھے، انصار نے مہاجرین سے یہ معاملہ کرلیا کہ وہ اپنے اموال میں سے انہیں ہر سال پھل دیا کریں گے اوراس کے بدلے میں مہاجرین ان کے باغات میں کام کیا کریں گے۔ انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ام سلیم جو عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی بھی والدہ تھیں، نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کا ایک باغ ہدیۃً دیا تھا، لیکن آنحضور ﷺ نے وہ باغ اپنی موالاۃ ام ایمنؓ کو جو اسامہ بن زیدؓ کی والدہ تھیں عنایت فرمادیا تھا۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالکؓ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ جب خیبر کے یہودیوں کے استیصال سے فارغ ہوئے اور مدینہ واپس تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے ہدایا واپس کردیئے جو انہوں نے پھلوں کی صورت میں دے رکھے تھے (کیونکہ اب مہاجرین کے پاس بھی خیبر کی غنیمت میں سے مال آگیا تھا)۔ آنحضور نے انسؓ کی والدہ کا باغ بھی واپس کردیا اور ام ایمنؓ کو اس کے بجائے اپنے باغ میں سے (کچھ درخت) عنایت فرمائے۔ احمد بن شبیب نے بیان کیا کہ انہیں ان کے والد نے خبر دی اور انہیں یونس نے اسی طرح (البتہ اپنی روایت میں بجائے مکانہن من حائطہ کے) مکانہن من خالصہ بیان کیا۔

(۲۴۴۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهُنَّ مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَامِنْ عَامِلٍ يَّعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَآءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا

۲۴۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عیسٰی بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان بن عطیہ نے، ان سے ابوکبشہ سلولی نے اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، چالیس خصلتیں، جن میں سب سے اعلیٰ وارفع دودھ دینے والی بکری کا ہدیہ کرنا ہے ایسی ہیں کہ جو شخص ان میں سے ایک خصلت پر بھی عامل ہوگا، ثواب

❶ یہ ملحوظ رہے کہ منیحہ، ہمارے عام اور مشہور مفہوم کے اعتبار سے صدقہ نہیں ہے بلکہ یہ حسن معاملت اور صلہ رحمی کے باب سے تعلق رکھتا ہے۔ حدیث میں صدقہ کا مفہوم بہت عام ہے۔ آپ اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ میٹھی بات کو بھی صدقہ کہا گیا ہے اور ہر مناسب اور اچھے طرز عمل کو صدقہ کہا گیا ہے۔

اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَادُوْنَ مَنِيْحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَنَحْوِهٖ فَمَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نَّبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً

کی نیت سے اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا، حسان نے فرمایا کہ دودھ دینے والی بکری کے ہدیہ کو چھوڑ کر ہم نے سلام کا جواب، چھینکنے والے کا جواب اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانے وغیرہ کا شمار کیا، لیکن پندرہ خصلتوں سے زیادہ ہم نہ شمار کر سکے۔

(۲۴۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِرِجَالٍ مِّنَّا فُضُوْلُ اَرْضِيْنَ فَقَالُوْا نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِيْ عَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَعِيْدٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ شَاْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

۲۴۴۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطاء نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے بہت سے اصحاب کے پاس فاضل زمین بھی تھی، انہوں نے کہا کہ تہائی یا چوتھائی یا نصف کی بٹائی پر ہم کیوں نہ اسے دے دیا کریں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود بونا چاہئے یا پھر کسی اپنے بھائی کو ہدیہ کر دینا چاہئے اور اگر ایسا نہیں کر سکتا تو پھر اپنی زمین اپنے پاس ہی رکھے رہے (اس حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے) اور محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوسعیدؓ نے حدیث بیان کی، کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے ہجرت کے لئے پوچھا، آنحضور ﷺ نے فرمایا، خدا تم پر رحم کرے، ہجرت تو بڑا ہی دشوار مرحلہ ہے، تمہارے پاس اونٹ بھی ہے، انہوں نے کہا کہ جی ہاں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، اور اس کا صدقہ (زکوٰۃ) بھی ادا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، اس میں سے کچھ ہدیہ بھی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا تو تم اسے پانی پلانے کے لئے گھاٹ پر لے جانے کے لئے دوہتے ہو گے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ سات سمندر پار بھی تم اگر عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑے گا۔

(۲۴۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى اَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوْا اِكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْمَنَحَهَا اِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا

۲۴۴۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے طاؤس نے بیان کیا کہ مجھ سے ان میں سب سے زیادہ ان (مخابرہ) کے جاننے والے نے حدیث بیان کی، ان کی مراد ابن عباسؓ سے تھی کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ ایسے کھیت کی طرف گئے جس کی کھیتی لہلہا رہی تھی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس کا ہے؟ صحابہؓ نے بتایا کہ

اَجْرًا مَّعْلُوْمًا

فلاں نے اسے کرایہ پر لیا ہے۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر وہ ہدیۃً دے دیتا تو اس سے بہتر تھا کہ اس پر متعین رقم وصول کرے۔

باب ۱۶۴۲۔ اِذَا قَالَ اَخْدَمْتُکَ هٰذِهِ الْجَارِیَةَ عَلٰی مَایَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَآئِزٌ وَّقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هٰذِهٖ عَارِیَةٌ وَّاِنْ قَالَ کَسَوْتُکَ هٰذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ

۱۶۴۲۔ عرف عام کے مطابق کسی نے دوسرے شخص سے کہا کہ یہ باندی میں نے تمہاری خدمت کے لئے دی تو جائز ہے۔ بعض حضرات نے کہا کہ باندی عاریت ہوگی اور اگر یہ کہا کہ میں نے تمہیں یہ کپڑا پہننے کے لئے دیا تو کپڑا ہبہ ہوگا۔ ❶

(۲۴۴۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ اِبْرَاهِیْمُ بِسَارَّةَ فَاَعْطَوْهَا اٰجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ کَبَتَ الْکَافِرَ وَاَخْدَمَ وَلِیْدَةً وَّقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ

۲۴۴۷۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی تو انہیں بادشاہ نے آجر کو (ہاجرہ رضی اللہ عنہا) عطیہ میں دیا۔ پھر وہ واپس ہوئیں (اور ابراہیم علیہ السلام سے) کہا، دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ایک باندی بھی خدمت کے لئے دی۔ ابن سیرین نے بیان کیا، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے کہ بادشاہ نے ہاجر کو ان کی خدمت کے لئے دیا تھا۔

باب ۱۶۴۳۔ اِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلٰی فَرَسٍ فَهُوَ کَالْعُمْرٰی وَالصَّدَقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهٗ اَنْ یَّرْجِعَ فِیْهَا

۱۶۴۳۔ جب کسی شخص کو گھوڑا سواری کے لئے ہدیہ کر دے تو وہ عمری اور صدقہ کی طرح ہوتا ہے (کہ اسے واپس نہیں لیا جا سکتا) لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ وہ واپس لیا جا سکتا ہے۔

(۲۴۴۸) حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِکًا یَّسْاَلُ زَیْدَ بْنَ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَرَاَیْتُهٗ یُبَاعُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاتَشْتَرِ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ

۲۴۴۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، کہا کہ میں نے مالک سے سنا، انہوں نے زید بن اسلم سے پوچھا تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے ایک شخص کو دے دیا تھا، پھر میں نے دیکھا کہ وہ اسے بیچ رہے ہیں، اس لئے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا (اسے خریدنے سے متعلق) لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس گھوڑے کو نہ خریدو، اپنا دیا ہوا صدقہ واپس نہ لو۔

---

❶ یعنی اس طرح کے معاملات کا فیصلہ عرف عام کے مطابق ہوگا۔ باندی کسی کو خدمت کے لئے دینے کا مفہوم اس زمانے میں عاریت لیا جاتا تھا اور کپڑا پہننے کے لئے دینے سے مراد ہبہ ہوتا ہے، اس لئے اسی کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

كتاب الشهادات

باب ۱۶۴۴ . مَاجَآءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِيْ لِقَوْلِهِ تعالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَايَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْضَعِيْفًا اَوْلَايَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَادُعُوْا وَلَا تَسْاَمُوْا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْكَبِيْرًا اِلٰى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰى اَلَّا تَرْتَابُوْا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَّاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَااَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اَوِالْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْفَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗا اَوْتُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

باب ۱۶۴۵ . اِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ اَحَدًا فَقَالَ لَانَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَّقَالَ مَاعَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا

گواہوں کے مسائل

۱۶۴۴۔ گواہوں کا پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ ''اے ایمان والو! جب ادھار کا معاملہ کسی مدت متعین تک کے لئے کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو اور لازم ہے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے، جیسا کہ اللہ نے اسے سکھا دیا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ لکھ دے اور چاہئے کہ وہ اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتا رہے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ پھر اگر وہ جس کے ذمے حق واجب ہے، عقل کا کوتاہ ہو یا یہ کہ کمزور ہو اور اس قابل نہ ہو کہ وہ خود لکھوا سکے تو لازم ہے کہ اس کا ولی ٹھیک ٹھیک لکھوا دے اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ کر لیا کرو۔ پھر اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں، ان گواہوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو، تاکہ ان دونوں عورتوں میں سے ایک دوسری کو یاد دلا دے، اگر کوئی ایک ان دونوں میں سے بھول جائے اور گواہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں اور اس (معاملت) کو خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی، اس کی میعاد تک لکھنے سے اکتا نہ جاؤ، یہ کتاب اللہ کے نزدیک زیادہ سے زیادہ قرین عدل ہے اور شہادت کو درست تر رکھنے والی ہے اور زیادہ سزاوار ہے۔ اس کی کہ تم شبہ میں نہ پڑو، بجز اس کے کہ کوئی سودا دست بدست ہو جسے تم باہم لیتے ہی رہتے ہو۔ سو تم پر اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اسے نہ لکھو۔ اور جب خرید و فروخت کرتے ہو تب بھی گواہ کر لیا کرو اور کسی کاتب اور گواہ کو نقصان نہ دیا جائے اور اگر ایسا کرو گے تو یہ تمہارے حق میں ایک گناہ شمار ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم رہنے والے اور اللہ کے لئے گواہی دینے والے رہو، چاہے وہ تمہارے یا (تمہارے) والدین اور عزیزوں کے خلاف ہو۔ وہ امیر ہو یا مفلس اللہ (بہر حال) دونوں سے زیادہ حقدار ہے، تو خواہش نفس کی پیروی نہ کرنا کہ (حق سے) ہٹ جاؤ اور اگر تم کجی کرو گے یا پہلو تہی کرو گے تو جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے خوب خبردار ہے۔

۱۶۴۵۔ ایک شخص دوسرے کے لئے اچھے عادات و اطوار بیان کرنے کے لئے اگر صرف یہ کہے کہ ہم تو اس کے متعلق اچھا ہی جانتے ہیں یا یہ

کہے کہ میں اس کے متعلق صرف اچھی بات جانتا ہوں۔ ❶

(۲۴۴۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَالنُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ ابْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّاُسَامَةَ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَامِرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَقَالَ اَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَقَالَتْ بَرِيْرَةُ اِنْ رَّاَيْتُ عَلَيْهَآ اَمْرًا اُغْمِصُهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّعْذِرُنَا مِنْ رَّجُلٍ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ مِنْ اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَّلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّاعَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا

۲۴۴۹۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے ثوبان نے حدیث بیان کی، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ بن میتب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق خبر دی اور ان کی باہم ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتی ہے کہ جب ان پر تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ نے علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما کو اپنی بیوی (عائشہؓ) کو اپنے سے جدا کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے بلایا، کیونکہ وحی اب تک آپ ﷺ پر (اس سلسلے میں رہنمائی کے لئے) نہیں آئی تھی۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے تو یہ فرمایا کہ آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ (عائشہؓ) میں ہم سوائے خیر کے اور کچھ نہیں جانتے اور بریرہؓ (ان کی خادمہ) نے کہا کہ میں ایسی کوئی چیز نہیں جانتی جس سے ان پر عیب لگایا جاسکے، اتنی بات ضرور ہے کہ وہ نوعمر لڑکی ہیں اور اسی نوعمری کی وجہ سے بعض اوقات اتنی غافل ہو جاتی ہیں کہ آٹا گوندھتی ہیں اور پھر جا کر سو رہتی ہیں اور بکری (آکر اسے کھالیتی ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے (تہمت کے جھوٹ ثابت ہونے کے بعد) فرمایا کہ ایسے شخص کی طرف سے کون عذر خواہی کرے گا جو میری بیوی کے بارے میں مجھے اذیت پہنچاتا ہے، بخدا اپنے گھر میں، میں نے سوائے خیر اور کچھ نہیں دیکھا اور (وہ بھی اس تہمت میں) لوگ ایک ایسے شخص کا نام لیتے ہیں، جن کے متعلق بھی مجھے خیر کے سوا اور کچھ معلوم نہیں۔) (حدیث افک تفصیل سے بعد میں آئے گی)۔

باب ۱۶۴۶ . شَهَادَةِ الْمُخْتَبِيْ وَاَجَازَهٗ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ وَكَذٰلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَعَطَآءٌ وَّقَتَادَةُ السَّمْعُ

۱۶۴۶۔ چھپے ہوئے آدمی کی شہادت، عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دی ہے اور فرمایا کہ جھوٹے اور فریب کار کے ساتھ ایسی صورت اختیار کی جاسکتی ہے۔ شعبی، ابن سیرین، عطاء اور قتادہ نے

❶ مقدمات کے لئے گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے اور گواہ کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ عادل اور اچھے عادت واطوار کا آدمی ہوتا کہ اس کی گواہی پر اعتبار کیا جاسکے۔ اسلام نے مقدمات میں بنیادی طور پر گواہوں کے عادل اور نیک چلن ہونے پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ کیونکہ فیصلے میں بنیاد یہی ہوتے ہیں۔ گواہوں کے حالات معلوم کرنے کے لئے دو طریقے ہیں۔ ایک تو یہی کہ حاکم کی عدالت میں کوئی قابل اعتماد اور گواہ کو جاننے والا شخص اس کی عدالت اور نیک چلنی کی گواہی دے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ حکومت کے خفیہ آدمی گواہ کے متعلق پوری معلومات حاصل کریں۔ مصنفؒ پہلے طریقے کے متعلق بتاتے ہیں کہ اگر کسی گواہ کی نیک چلنی بیان کرتے ہوئے کوئی شخص صرف اتنا کہے کہ میں اس کے متعلق اچھی ہی بات جانتا ہوں تو اتنی بات بھی اس پر اعتبار کے لئے کافی ہے۔

شَهَادَةٌ وَّقَالَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ لَمْ يُشْهِدُوْنِيْ عَلٰى شَيْءٍ وَّاِنِّيْ سَمِعْتُ كَذَا وَ كَذَا

فرمایا کہ سننا بھی شہادت کے لئے کافی ہے اور حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسے اس طرح کہنا چاہئے کہ اگر چہ ان لوگوں نے مجھے گواہ نہیں بنایا ہے لیکن میں نے اس طرح سنا ہے۔

(۲۴۵۰) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ ابْنِ كَعْبِ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ اَوْزَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ اَيْ صَافِ! هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ

۲۴۵۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہ سالم نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر کھجور کے اس باغ کی طرف تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد تھا، جب حضور اکرم ﷺ باغ کے اندر داخل ہوئے تو آپ ﷺ درختوں کی آڑ میں چھپ کر چلنے لگے۔ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھنے نہ پائے اور اس سے پہلے آپ اس کی باتیں سن سکیں۔ ابن صیاد ایک روئی دار چادر میں زمین پر لیٹا ہوا تھا اور کچھ گنگناتا رہتا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھ لیا کہ آپ ﷺ درخت کی آڑ لئے آ رہے ہیں اور کہنے لگی اے صاف! یہ محمد آ رہے ہیں (ﷺ) ابن صیاد متنبہ ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اسے اپنے حال پر رہنے دیتی تو بات ظاہر ہو جاتی۔ ❶

(۲۴۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ جَآءَتْ اِمْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَاَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ اِنَّمَا مَعَهٗ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَاَبُوْبَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهٗ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَقَالَ يَااَبَابَكْرٍ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى هٰذِهٖ مَاتَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۵۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاعہ قرظیؓ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں رفاعہ کی زوجیت میں تھی، پھر انہوں نے طلاق دے دی اور طلاق قطعیت کے ساتھ دی (تین طلاق) پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے شادی کی، لیکن ان کے پاس تو اس کپڑے کے چھور کی طرح ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو؟ لیکن تم اس وقت تک آپ ان سے شادی نہیں کر سکتیں جب تک تم عبدالرحمٰن بن زبیر کا مزانہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزانہ چکھ لیں۔ اس وقت ابوبکر صدیقؓ خدمت نبوی میں موجود تھے اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ دروازے پر اپنے لئے (اندر آنے کی) اجازت کا انتظار کر رہے تھے، انہوں نے کہا، ابوبکرؓ! کیا اس عورت کو نہیں دیکھتے، نبی کریم ﷺ کے سامنے کس طرح

---

❶ ابن صیاد ایک یہودی لڑکا تھا، کچھ نیم مجنون سا عجیب وغریب قسم کی باتیں کیا کرتا تھا اور حضور اکرم ﷺ نے چاہا کہ تنہائی میں اسے خود سے باتیں کرتے ہوئے دیکھیں کہ کیا بات ہے۔ اس کے واقعات احادیث میں بکثرت ہیں اور آئندہ ان کی مزید تفصیلات آئیں گی۔

باتیں زور زور سے کہہ رہی ہے۔ ❶

باب ۱۶۴۷. اِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ اَوْشُهُوْدٌ بِشَيْءٍ فَقَالَ اٰخَرُوْنَ مَاعَلِمْنَا ذٰلِکَ يُحْکَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هٰذَا کَمَا اَخْبَرَ بِلَالٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْکَعْبَةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يُصَلِّ فَاَخَذَالنَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ کَذٰلِکَ اِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ اَنَّ لِفُلَانٍ عَلٰى فُلَانٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَّشَهِدَ اٰخَرَانِ بِاَلْفٍ وَّخَمْسِمِائَةٍ يُقْضٰى بِالزِّيَادَةِ

۱۶۴۷۔ جب ایک یا کئی گواہ کسی معاملے میں گواہی دیں اور دوسرے گواہ یہ کہہ دیں کہ ہمیں اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں تو فیصلہ اسی کے قول کے مطابق ہوگا جس نے گواہی دی ہوگی۔ حمید نے فرمایا کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے بلالؓ نے خبر دی تھی کہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے اور فضلؓ نے فرمایا تھا کہ آپ نے نماز (کعبہ کے اندر) نہیں پڑھی ہے۔ تو تمام لوگوں نے بلالؓ کی گواہی کو تسلیم کر لیا۔ ❷ اسی طرح اگر دو گواہوں نے اس کی گواہی دی کہ فلاں شخص کے فلاں پر ایک ہزار درہم ہیں اور دوسرے دو گواہوں نے گواہی دی کہ ڈیڑھ ہزار درہم ہیں تو فیصلہ زیادہ کی گواہی دینے والوں کے قول کے مطابق ہوگا۔

(۲۴۵۲) حَدَّثَنَا حَبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْکَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِّاَبِيْ اِهَابِ ابْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَآ اَعْلَمُ اَنَّکِ اَرْضَعْتِنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِنِيْ فَاَرْسَلَ اِلٰى اٰلِ اَبِيْ اِهَابٍ يَّسْاَلُهُمْ فَقَالُوْا مَاعَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَکِبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا وَنَکَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ

۲۴۵۲۔ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عمر بن سعید بن ابی حسین نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی اور انہیں عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی لڑکی سے شادی کی تھی۔ پھر ایک خاتون آئیں اور کہنے لگی کہ عقبہ کو بھی میں نے دودھ پلایا ہے اور اس لڑکی کو بھی جس سے انہوں نے شادی کی ہے۔ تو عقبہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ آپ نے مجھے دودھ پلایا تھا۔ آپ نے مجھے پہلے اس سلسلہ میں کچھ بتایا بھی نہیں تھا۔ پھر انہوں نے آل ابواہاب کے یہاں آدمی بھیجا کہ ان سے اس کے متعلق پوچھے (کیا انہی مذکورہ خاتون نے ان کی بیوی کو دودھ پلایا؟) انہوں نے یہی جواب دیا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ انہوں نے دودھ پلایا ہے۔ عقبہؓ اب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اب کیا ہو سکتا ہے، جب کہ کہا جا چکا (کہ دونوں رضاعی بھائی بہن ہیں) چنانچہ آپ ﷺ نے دونوں میں جدائی کرا دی اور ان کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا۔ (حدیث پر نوٹ آئندہ آئے گا)۔

باب ۱۶۴۸. الشُّهَدَآءِ الْعُدُوْلِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

۱۶۴۸۔ عادل گواہ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اپنے میں سے دو عادل آدمیوں کو گواہ

---

❶ اس باب میں دو ایسے واقعات کا ذکر ہے جس میں سننے پر اعتماد کیا گیا ہے۔ ابن صیاد کی بات حضور اکرم ﷺ اس طرح سننا چاہتے تھے کہ وہ آپ کو نہ دیکھ سکے اور اپنے خاص رنگ میں گنگناتا اور بڑبڑاتا ہوا آپ اسے سن سکیں اور اس سے اس کے متعلق کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔ دوسرا واقعہ رفاعہؓ کی بیوی کا ہے کہ ان کی گفتگو کو سن کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو توجہ دلائی۔ اس وقت نہ آپ نے انہیں دیکھا اور نہ انہوں نے آپ کو اس کے باوجود آپ سمجھ گئے تھے کہ بولنے والی خاتون کون ہیں۔ ❷ کیونکہ فضلؓ ایک ایسی بات کہہ رہے تھے جس کی بنیاد اس پر تھی کہ آپ نے حضور اکرم ﷺ کو کعبہ میں نماز پڑھتے نہیں دیکھا، گویا اس سلسلہ میں آپ کو چونکہ علم نہیں تھا اس لئے انکار کیا۔ اس کے برخلاف بلالؓ نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھا تو اس لئے سب نے آپ ہی کی بات مانی۔

وَاَشْهِدُوا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَمِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ

بناؤ۔" اور (اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) "گواہوں میں سے جنہیں تم پسند کرو۔"

(۲۴۵۳) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ اُنَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْوَحْيَ قَدِانْقَطَعَ وَاِنَّمَا نَاخُذُكُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا اَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ اِلَيْنَا مِنْ سَرِيْرَتِهٖ شَيْءٌ اَللّٰهُ يُحَاسِبُهٗ فِيْ سَرِيْرَتِهٖ وَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا سُوْءً ا لَمْ نَامَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَاِنْ قَالَ اِنَّ سَرِيْرَتَهٗ حَسَنَةٌ

۲۴۵۳۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عقبہ نے بیان کیا اور انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ سے سنا، آپ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کا وحی کے ذریعہ مواخذہ ہو جاتا تھا (کہ کوئی اگر چھپ کر بھی جرم کرتا تو وحی کے ذریعہ حضور اکرم ﷺ کو بتا دیا جاتا تھا) لیکن اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور ہم صرف انہیں امور میں مواخذہ کر سکتے ہیں جو تمہارے عمل سے ہمارے سامنے ظاہر ہوں، اس لئے جو کوئی ہمارے سامنے خیر کا مظاہرہ کرے گا، ہم اسے امن دیں گے اور اپنے قریب رکھیں گے، اس کے باطن سے ہمیں کوئی سروکار نہ ہوگا کہ اس کا محاسبہ تو اللہ تعالیٰ کرے گا۔ اور جو کوئی ہمارے سامنے برائی کا مظاہرہ کرے گا تو ہم بھی اسے امن نہیں دیں اور نہ ہم اس کی تصدیق کریں گے، خواہ وہ یہی کہتا رہے کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

باب ۱۶۴۹۔ تَعْدِيْلِ كَمْ يَجُوْزُ؟

۱۶۴۹۔ تعدیل کے لئے کتنے آدمیوں کی شہادت ضروری ہے؟ [1]

(۲۴۵۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا اوقَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ وَلِهٰذَا وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

۲۴۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس میت کی تعریف کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی کی، یا اس کے سوا اور الفاظ (اسی مفہوم کو ادا کرنے کے لئے) کہے۔ (راوی کو شبہ ہے) حضور اکرم ﷺ نے اس پر بھی فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ عرض کیا گیا، یارسول اللہ! آپ نے اس جنازہ کے متعلق بھی فرمایا کہ واجب ہو گئی اور پہلے جنازہ پر بھی یہی فرمایا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مومن قوم کی شہادت (اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے) یہ لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔

(۲۴۵۵) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي

۲۴۵۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن ابی فرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث

[1] یعنی گواہوں کو عادل ثابت کرنے کے لئے جو گواہی عدالت میں لی جائے گی تو اس کے لئے کتنے آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔ امام شافعی، امام محمد اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ تو کہتے ہیں کہ کم از کم دو آدمیوں کا ہونا ضروری ہے، لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر مزکی عادل اور ذمہ دار ہے تو ایک شہادت بھی کافی ہو سکتی ہے۔

الْاَسْوَدِ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَّهُمْ يَمُوْتُوْنَ مَوْتًا ذَرِيْعًا فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَاُثْنِىَ خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰى فَاُثْنِىَ خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِىَ شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَاوَجَبَتْ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ

بیان کی، ان سے ابوالاسود نے بیان کیا کہ میں مدینہ میں آیا تو یہاں وباء پھوٹی ہوئی تھی۔ لوگ بڑی تیزی کے ساتھ مر رہے تھے۔ میں عمرؓ کی خدمت میں تھا کہ جنازہ گذرا، لوگوں نے اس میت کی تعریف کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا گذرا، لوگوں کی اس کی بھی تعریف کی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی، پھر تیسرا گذرا تو لوگوں نے اس کی برائی کی، عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے بھی فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا، امیرالمومنین! کیا واجب ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسی طرح کہا ہے جس طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا، کہ جس مسلمان کے لئے چار آدمی اچھائی کی شہادت دیں تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرتا ہے، ہم نے آنحضور ﷺ سے پوچھا، اور اگر تین دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تین پر بھی! ہم نے پوچھا اور اگر دو دیں؟ فرمایا دو پر بھی! ہم نے ایک کے متعلق آپ سے نہیں پوچھا تھا۔

باب ۱۶۵۰۔ الشَّهَادَةِ عَلَى الْاَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيْضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيْمِ وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضَعَتْنِىْ وَاَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتِ فِيْهِ

۱۶۵۰۔ نسب، مشہور رضاعت اور پرانی موت کی شہادت۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو ثویبہ (ابولہب کی باندی) نے دودھ پلایا تھا، اور اس پر اعتماد۔

(۲۴۵۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ عَلَىَّ اَفْلَحُ فَلَمْ اٰذَنْ لَهٗ فَقَالَ اَتَحْتَجِبِيْنَ مِنِّىْ وَاَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اَرْضَعَتْكِ امْرَاَةُ اَخِىْ بِلَبَنِ اَخِىْ فَقَالَتْ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ اَفْلَحُ ائْذَنِىْ لَهٗ

۲۴۵۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں حکم نے خبر دی، انہیں عراک بن مالک نے، انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہؓ نے بیان کیا کہ (پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد) افلح نے مجھ سے (گھر میں آنے کی) اجازت چاہی تو میں نے انہیں اجازت نہیں دی۔ انہوں نے کہا کہ آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں، حالانکہ آپ کا (رضاعی) چچا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میرے بھائی (وائل) کی بیوی نے آپ کو میرے بھائی ہی کا دودھ پلایا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ افلح نے سچ کہا تھا، انہیں اندر آنے کی اجازت دے دیا کرو۔

(۲۴۵۷) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بِنْتِ حَمْزَةَ لَاتَحِلُّ لِىْ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ

۲۴۵۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے متعلق فرمایا کہ یہ میرے لئے حلال

مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ

نہیں ہوسکتیں، جو چیزیں نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں، رضاعت کی وجہ سے بھی وہ چیزیں حرام ہوجاتی ہیں۔ یہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہیں۔ ❶

(۲۴۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَّسْتَاذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُرَاهُ فُلَانًا لِّعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَّسْتَاذِنُ فِيْ بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِّعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْكَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِّعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَايُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

۲۴۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی بکیر نے، انہیں عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے یہاں تشریف فرما تھے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک صحابیؓ کی آواز سنی جو ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتے تھے۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے کہا یارسول اللہ! میرا خیال ہے یہ حفصہؓ کے رضاعی چچا ہیں۔ انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ یہ صحابی آپ کے گھر میں (جس میں حفصہ رہتی ہیں) آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، میرا خیال ہے یہ فلاں صاحب حفصہ کے رضاعی چچا ہیں۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے ایک رضاعی چچا کے متعلق پوچھا کہ اگر فلاں زندہ ہوتے تو کیا میرے پاس آسکتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، رضاعت سے بھی وہ تمام چیزیں حرام ہوجاتی ہیں جو ولادت کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

(۲۴۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ رَجُلٌ قَالَ يَاعَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ يَاعَآئِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيٰنَ

۲۴۵۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اشعث بن شعثاء نے، انہیں ان کے والد نے، انہیں مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (گھر میں) تشریف لائے تو میرے یہاں ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا عائشہؓ! یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ! اپنے بھائیوں کے متعلق سوچ لیا کرو، کیونکہ رضاعت وہی معتبر ہے جو بھوک کے ساتھ ہو۔ ❷ اس روایت کی متابعت ابن مہدی نے سفیان

---

❶ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے چچا تھے، لیکن چونکہ عمر میں کوئی خاص فرق نہیں تھا، اس لئے جس وقت حضور اکرم ﷺ دودھ پیتے تھے، حمزہ رضی اللہ عنہ کے بھی دودھ پینے کا وہی زمانہ تھے اور دونوں حضرات نے ابولہب کی باندی ثوبیہ کا دودھ پیا تھا۔ حضرت حمزہؓ کی صاحبزادی جن کا نام امامہ یا عمامہ بتایا جاتا ہے کے متعلق یہ حدیث اسی بنیاد پر فرمائی تھی۔ ❷ یعنی بچے کا اسی زمانہ میں کسی عورت کے دودھ پینے کا اعتبار ہے جبکہ بچے کی زندگی کے لئے وہ ضروری ہو۔ دودھ اس کا جزو بدن بنتا ہو اور اس کی بھوک ماں کے دودھ ہی سے جاتی ہو۔ یعنی مدت رضاعت جو دو سال یا تیس مہینے کی ہے، اگر اس کے اندر دو بچے کسی ماں کا دودھ پئیں تو اس کا اعتبار ہوگا اور دونوں میں حرمت ثابت ہوگی ورنہ نہیں۔

کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۱۶۵۱۔ وَقَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَّاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَجَلَدَ عُمَرُ اَبَابَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَّنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيْرَةِ ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَه' وَاَجَازَه' عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّطَاؤُسٌ وَّمُجَاهِدٌ وَّشَعْبِيٌّ وَعِكْرَمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَشُرَيْحٌ وَّمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَالَ اَبُوالزِّنَادِ الْاَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهٖ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّه' قُبِلَتْ شَهَادَتُه' وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ اِذَآ اَكْذَبَ نَفْسَه' جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُه' وَقَالَ الثَّوْرِيُّ اِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ اُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُه' وَاِنِ اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُوْدُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ وَّقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَاتَجُوْزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَاِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَايَجُوْزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ فَاِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ مَحْدُوْدَيْنِ جَازَ وَاِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ وَاَجَازَ

۱۶۵۱۔ کسی پر زنا کی تہمت لگانے والے یا چور یا زانی کی گواہی۔ ❶ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "ان کی شہادت کبھی نہ قبول کرو، یہی لوگ فاسق ہیں۔ سوا ان کے جو توبہ کرلیں۔" (کہ صدق دل سے توبہ انسان کے گناہ کو ختم کردیتی ہے) عمرؓ نے ابوبکرہؓ شبل بن معبد اور نافع کو مغیرہؓ پر تہمت لگانے کی وجہ سے کوڑے لگوائے تھے اور پھر ان کی توبہ قبول کرلی تھی اور فرمایا تھا کہ جو شخص توبہ کرے گا، اس کی گواہی قبول کروں گا۔ عبداللہ بن عقبہ، عمر بن عبدالعزیز، سعید بن جبیر، طاؤس، مجاہد، شعبی، عکرمہ، زہری، محارب بن دثار، شریح اور معاویہ بن قرہ رحمہم اللہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے۔ ابوالزناد نے فرمایا کہ ہمارے یہاں مدینہ میں یوں ہی ہوتا ہے کہ جب کسی پر تہمت لگانے والا شخص اپنے کہے ہوئے سے توبہ کرلے اور اس پر اللہ رب العزت سے مغفرت طلب کرے تو اس کی گواہی قبول کی جاتی ہے۔ شعبی اور قتادہ رحمہما اللہ نے فرمایا کہ جب تہمت لگانے والے نے خود کو جھٹلا لیا تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے (حد قذف) اور پھر اس کی شہادت قبول کی جایا کرے گی۔ ثوری نے فرمایا کہ غلام کو اگر (جھوٹی گواہی کی وجہ سے) کوڑے لگائے گئے اور پھر اسے آزاد کردیا گیا تو اب اس کی گواہی جائز ہوگی۔ اسی طرح اگر سزا یافتہ کو قاضی بنادیا گیا ہو تو اس

---

❶ احناف کے نزدیک ان کی گواہی کسی وقت بھی قبول نہیں کی جاسکتی، خواہ ان پر شرعی حد جاری کردی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو۔ اگر کسی زمانے میں ایسے شخص کے حالات اچھے بھی ہوگئے، پھر بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ شریعت نے ان کی جو سزا مقرر کی ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی گواہی قبول نہ کی جائے، لیکن امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر بعد میں کسی کے حالات اچھے ہوگئے اور اس نے توبہ کرلی تو اس کی گواہی قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ دونوں فریق کا مستدل یہی آیت قرآنی ہے۔ ❷ مراد امام ابوحنیفہؒ ہیں۔ امام بخاریؒ نے چونکہ اس مسئلے میں امام شافعیؒ کا مسلک اختیار ہے اس لئے اسی کے حق میں تمام دلائل انہوں نے جمع کردیئے ہیں۔ مصنفؒ امام ابوحنیفہؒ کے مسلک پر اعتراض کررہے ہیں کہ اس باب میں ان کے قول میں خود تضاد اور تعارض ہے، کہیں تو وہ کہتے ہیں کہ تہمت لگانے والے کی شہادت جائز ہے اور کہیں اس کا انکار کردیتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے کہا کہ تہمت لگانے والے کی گواہی کسی صورت میں بھی قبول نہ کی جائے لیکن نکاح کے باب میں آئے تو انہیں کی گواہی کو جائز قرار دیا۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ نکاح کے لئے دو غلاموں کو اگر گواہ بنایا تو جائز نہ ہوگا، لیکن رویت ہلال کے مسئلہ میں آئے تو غلام، باندی اور تہمت لگانے والے سب ہی کی گواہی کو جائز قرار دے دیا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ مصنفؒ کے سامنے احناف کا مسلک واضح نہیں ہے۔ تہمت لگانے والے کی شہادت کو جو امام صاحبؒ نے ناقابل قبول قرار دیا ہے اصل تو وہی ہے لیکن پھر جو انہوں نے نکاح کے سلسلے میں اسے نکاح کے منعقد ہونے کے لئے کافی قرار دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ گواہی کا جو اصل مقصد ہے کہ اس سے کسی دعوے کو ثابت کیا جائے، نکاح کے انعقاد میں یہ صورت نہیں ہے۔ امام صاحب نے صرف اتنا کہا ہے کہ نکاح منعقد ہوجائے گا، اس لئے دعوے کے ثبوت اور کسی معاملے کے محض انعقاد میں جو واضح فرق ہے اس کی بنیاد پر گواہی کے جواز عدم جواز کا فیصلہ ہوا ہے۔ تہمت لگانے والے کی جو شہادت ناقابل قبول قرار دی گئی ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس کی زندگی میں ایک ایسا معاملہ پیش آگیا، جس نے اسے اس قابل نہیں چھوڑا کہ اس کے قول اور شہادت کی بنیاد پر کوئی فیصلہ کیا جاسکے، یہ وجہ نہیں کہ شہادت کی اس میں کوئی اہلیت ہی باقی نہیں رہی ہے، کیونکہ شہادت کی اہلیت اصلاً تو بہرحال اس میں ہے۔ البتہ نکاح کے یہی شاہد اگر نزاع کے موقعہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

شَهَادَةَ الْمَحْدُوْدِ وَالْعَبْدِ وَالْاَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُه' وَقَدْ نَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِيَ سَنَةً وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّصَاحِبَيْهِ حَتّٰى مَضٰى خَمْسُوْنَ لَيْلَةً

کے فیصلے نافذ ہوں گے۔ لیکن بعض ❷ حضرات نے کہا ہے کہ جھوٹی تہمت لگانے والے کی گواہی درست نہیں ہے خواہ اس نے توبہ کیوں نہ کرلی ہو۔ پھر انہوں نے یہ بھی کہا کہ دو گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں ہے، لیکن اس صورت میں دو (تہمت لگانے کی وجہ سے) سزا یافتہ افراد کی گواہی پر اگر کسی نے نکاح کیا تو جائز ہے (انہیں بعض حضرات کے کہنے کے مطابق) کسی نے اگر دو غلاموں کی گواہی پر نکاح کیا تو جائز نہیں ہوگا اور (انہیں نے آگے چل کر) سزا یافتہ (تہمت لگانے کی وجہ سے) غلام اور باندی (سب کی) رمضان کی رویت ہلال کی گواہی جائز قرار دی ہے۔ اور تہمت لگانے والے کی توبہ کا علم کیسے حاصل ہوگا؟ (کہ اس کے بعد گواہی کی اسے اجازت دی جاسکے) نبی کریم ﷺ نے ایک زانی کو ایک سال تک کے لئے جلاوطن کردیا تھا۔ اسی طرح آپ نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں سے گفتگو کرنے کی ممانعت کردی تھی، یہاں تک کہ پچاس دن گذر گئے۔

(۲۴۶۰) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَاتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۶۰۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، اور ان سے یونس نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ ایک خاتون نے فتح مکہ کے موقع پر چوری کرلی تھی، پھر انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا اور آپ ﷺ کے حکم سے ان کا ہاتھ کاٹ لیا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے اچھی طرح توبہ کرلی اور شادی کرلی۔ اس کے بعد وہ آتی تھیں تو میں ان کی ضرورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کردیا کرتی تھی۔

(۲۴۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' اَمَرَ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبِ عَامٍ

۲۴۶۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے الیث نے، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لئے جو شادی شدہ نہ ہوں اور زنا کریں، یہ حکم تھا کہ انہیں سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کردیا جائے۔

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) پر قاضی کی عدالت میں جاکر گواہی دیں تو ان کی گواہی رد کردی جائے گی، کیونکہ ان کی گواہی سے کوئی دعویٰ ثابت نہیں کیا جاسکتا، وہ تو ایک عقد تھا کہ اس میں شاہد بننے کا فقط مختار ہوتا ہے جو تہمت لگانے والوں کو بھی حاصل ہے۔ رمضان کی رویت ہلال کے سلسلے میں مصنفؒ نے جو کچھ کہا ہے وہ بھی قابل غور ہے، کیونکہ اس کو حنفیہ شہادت کے باب میں مانتے ہی نہیں، بلکہ یہ صرف اخبار ہے اسی لئے رمضان کے چاند دیکھنے والوں کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ شہادت یا اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ اپنا بیان دیں۔

باب ۱۶۵۲ . لَایَشْهَدُ عَلٰی شَهَادَةِ جَوْرٍ اِذَا اُشْهِدَ

۱۶۵۲۔حق کے خلاف اگر کسی کو گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دینی چاہئے۔

(۲۴۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَیَّانَ التَّیْمِیُّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلَتْ اُمِّیْ اَبِیْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِیْ مِنْ مَّالِهٖ ثُمَّ بَدَالَهٗ فَوَهَبَهَا لِیْ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰی حَتّٰی تُشْهِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِیَدِیْ وَاَنَا غُلَامٌ فَاَتٰی بِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمَّهٗ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَاَلَتْنِیْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِهٰذَا قَالَ اَلَکَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاُرَاهُ قَالَ لَاتُشْهِدْنِیْ عَلٰی جَوْرٍ وَّقَالَ اَبُوْحَرِیْزٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ لَااَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ

۲۴۶۲۔ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ابوحیان تیمی نے خبر دی، انہیں شعبی نے، اوران سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری والدہ نے میرے والد سے، مجھے ایک چیز ہبہ دینے کے لئے کہا (پہلے تو کچھ ہچکچائے کیونکہ دوسری بیوی کے بھی اولاد تھی) پھر راضی ہو گئے اور مجھے وہ چیز ہبہ کر دی، لیکن والدہ نے کہا کہ جب تک آپ نبی کریم ﷺ کو اس معاملہ میں گواہ نہ بنائیں، میں اس پر تیار نہ ہوں گی۔ چنانچہ والد میرا ہاتھ پکڑ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں ابھی نوعمر تھا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اس لڑکے کی ماں عمرہ بنت رواحہؓ مجھ سے ایک چیز اسے ہبہ کرنے کے لئے کہہ رہی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، اس کے علاوہ اور بھی تمہارے لڑکے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ہیں، نعمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا، مجھے حق کے خلاف معاملہ پر گواہ نہ بناؤ، ابوحریز نے شعبی کے واسطے سے یہ نقل کیا ہے۔ ''حق کے خلاف میں گواہی نہ دوں گا۔''

(۲۴۶۳) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْجَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَآ اَدْرِیْ اَذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنَیْنِ اَوْثَلٰثَةً قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدَکُمْ قَوْمًا یَّخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ وَیَشْهَدُوْنَ وَلَایُسْتَشْهَدُوْنَ وَیَنْذُرُوْنَ وَلَایَفُوْنَ وَیَظْهَرُ فِیْهِمُ السِّمَنُ

۲۴۶۳۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجمرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہدم بن مضرب سے سنا کہا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ لوگ جو اس کے بھی بعد آئیں گے۔ عمران نے بیان کیا کہ مجھے یقین نہیں کہ آپ نے دو قرنوں (زمانوں) کے ذکر کے بعد یہ فرمایا تھا یا تین قرنوں کے ذکر کے بعد آپ نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو خیانت کریں گے اور ان پر کوئی اعتماد نہیں باقی رہ جائے گی، ان سے گواہی دینے کے لئے نہیں کہا جائے گا، لیکن وہ گواہیاں دیتے پھریں گے، نذریں، مانیں گے، لیکن پوری نہ کریں گے اور اس میں عیش کوشی کا دور دورہ ہوگا۔

(۲۴۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُالنَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ

۲۴۶۴۔ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں منصور نے، انہیں ابراہیم نے، انہیں عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سب سے بہتر میرے قرن کے لوگ ہیں، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے، پھر وہ

ثُمَّ يَجِيْءُ اَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَه، وَيَمِيْنُه، شَهَادَتَه، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانُوْا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ

لوگ جو اس کے بعد ہوں گے اور اس کے بعد ایسے لوگوں کا زمانہ آئے گا، جن کی (زبان سے لفظ) شہادت قسم سے پہلے نکل جائے گا اور قسم شہادت سے پہلے۔ ❶ ابراہیمؒ نے بیان کیا کہ ہمارے بڑے شہادت اور عہد کا لفظ زبان سے نکالنے پر بھی ہمیں مارتے تھے (تاکہ ہمیں قسم کھانے کی عادت نہ پڑ جائے۔)

باب ۱۶۵۳ . مَاقِيْلَ فِيْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْنَ لَايَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّه، اٰثِمٌ قَلْبُه، وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ تَلْوٗٓا اَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ

۱۶۵۳۔ جھوٹی گواہی پر وعید۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ ''اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے'' اور سچی گواہی کے چھپانے پر وعید، (اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ) ''گواہی کو نہ چھپاؤ، اور جس شخص نے گواہی کو چھپایا تو اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو تم کرتے ہو (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، سورہ نساء میں کہ) اگر تم مروڑو گے اپنی زبانوں کو (جھوٹی) گواہی دے کر۔

(۲۴۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ جَرِيْرٍ وَعَبْدَالْمَلِكِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ تَابَعَه، غُنْدَرٌ وَّاَبُوْ عَامِرٍ وَّبَهْزٌ وَعَبْدُالصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ

۲۴۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر اور عبدالملک بن ابراہیم نے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن ابی بکرہ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کی جان لینا اور جھوٹی شہادت دینا (سب کبیرہ گناہ ہیں) اس روایت کی متابعت غندر، ابو عامر، بہز اور عبدالصمد نے شعبہ کے واسطہ سے کی ہے۔

(۲۴۶۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلٰثًا قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَلَا وَقَوْلَ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَه، سَكَتَ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ

۲۴۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے جریری نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ تین مرتبہ آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا، کیوں نہیں، یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، آپ اس وقت تک ٹیک لگائے ہوئے تھے، لیکن اب (آنے والی بات کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے) آپ سیدھے بیٹھ

❶ مطلب یہ ہے کہ گواہی دینے کے معاملہ میں بالکل بے قابو ہوں گے۔ دلوں میں دین کی کوئی اہمیت باقی نہ رہے گی اور جھوٹی سچی ہر طرح کی گواہی کے لئے انہیں تیار کیا جائے۔ اس معاملہ میں ان کی خفیف الحرکتی کا یہ عالم ہوگا کہ کہنا چاہیں گے لفظ شہادت اور زبان سے نکل جائے گی لفظ قسم اسی طرح کھانی چاہیں گے قسم اور زبان سے نکلے گا لفظ شہادت۔

گئے اور فرمایا، ہاں اور جھوٹی شہادت بھی، انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے اس جملے کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے (اپنے دل میں) کاش! آپ ﷺ خاموش ❶ ہو جاتے۔ اسماعیل بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے جریری نے حدیث بیان کی اور ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔

باب ۱۶۵۴۔ شَهَادَةِ الْاَعْمٰى وَاَمْرِهٖ وَنِكَاحِهٖ وَاِنْكَاحِهٖ وَمُبَايَعَتِهٖ وَقَبُوْلِهٖ فِى التَّاذِيْنِ وَغَيْرِهٖ وَمَا يُعْرَفُ بِالْاَصْوَاتِ وَاَجَازَ شَهَادَتَهٗ قَاسِمٌ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَالزُّهْرِىُّ وَعَطَآءٌ وَّقَالَ الشُّعْبِىُّ تَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ اِذَا كَانَ عَاقِلًا وَّقَالَ الْحَكَمُ رُبَّ شَىْءٍ تَجُوْزُ فِيْهِ وَقَالَ الزُّهْرِىُّ اَرَاَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْشَهِدَ عَلٰى شَهَادَةٍ اَكُنْتَ تَرُدُّهٗ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْعَثُ رَجُلًا اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ اَفْطَرَ وَيَسْاَلُ عَنِ الْفَجْرِ فَاِذَا قِيْلَ لَهٗ طَلَعَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ يَسَارٍ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتِىْ قَالَتْ سُلَيْمَانُ ادْخُلْ فَاِنَّكَ مَمْلُوْكٌ مَّابَقِىَ عَلَيْكَ شَىْءٌ وَّاَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَاَةٍ مُّنْتَقِبَةٍ

۱۶۵۴۔ نابینا کی گواہی۔ ❷ (تصرف میں) اس کا حکم، اس کا نکاح کرنا، دوسرے کسی کا نکاح کرانا، اس کی خرید و فروخت اس کی اذان وغیرہ اور اس کی طرف سے وہ تمام امور جو آواز سے سمجھے جا سکتے ہوں، کو قبول کرنا، قاسم، حسن، ابن سیرین، زہری، اور عطاء نے بھی نابینا کی گواہی کی اجازت دی ہے۔ شعبی نے فرمایا ہے کہ اگر وہ ذہین اور سمجھدار ہے تو اس کی گواہی جائز ہے۔ حکم نے فرمایا کہ بہت سی چیزوں میں اس کی شہادت جائز ہو سکتی ہے۔ زہری نے فرمایا، اچھا بتاؤ اگر ابن عباس رضی اللہ عنہ کسی معاملہ میں شہادت دیں تو تم اسے رد کر سکتے ہو۔ ❸ ابن عباس رضی اللہ عنہ جب نابینا ہو گئے تھے تو سورج غروب ہونے کے وقت ایک شخص کو بھیجتے تھے (تاکہ آبادی سے باہر جا کر دیکھ آئیں کہ سورج پوری طرح غروب ہو گیا یا نہیں، اور جب وہ آ کر غروب ہونے کی اطلاع دیتے تو) آپ افطار کرتے تھے۔ اسی طرح آپ طلوع فجر کے متعلق دریافت فرماتے اور جب آپ سے کہا جاتا کہ ہاں فجر طلوع ہو گئی ہے تو دو رکعت (سنت فجر) نماز پڑھتے تھے۔ سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے میں

---

❶ یہ صحابہؓ کی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کا معاملہ تھا کہ آپ ایک بات کو بار بار فرمانے لگے تو انہیں یہ خیال گذرا کہ اس سے آپ ﷺ کو تکلیف ہوتی ہوگی، اور کاش اب آپ خاموش ہو جائیں اور اپنے کو زیادہ تکلیف میں نہ ڈالیں۔ ❷ حنفی فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نابینا کی شہادت اکثر جزئیات میں قبول نہیں کی جائے گی، کیونکہ شہادت کے باب میں عموماً بینائی کی ضرورت ہوتی ہے، جن جزئیات کا مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے ان میں احناف کے یہاں بھی نابینا کی شہادت قبول کی جا سکتی ہے۔ ❸ آخر عمر میں حضرت ابن عباسؓ نابینا ہو گئے تھے۔ زہریؒ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ نابینا کی گواہی قبول کی جا سکتی ہے اور اس لئے وہ فرماتے ہیں کہ کیا کوئی شخص ابن عباسؓ کی گواہی کو رد کر سکتا ہے، حالانکہ آخری عمر میں وہ بھی نابینا ہو گئے تھے۔ احناف کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت کے اصول و قوانین کسی انسان کی وجہ سے نہیں ٹوٹ سکتے، خواہ اس کی عظمت کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔ علیؓ کے مشہور قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت ایک موقعہ پر قبول نہیں کی، خود علی رضی اللہ عنہ امیر المومنین تھے، لیکن آپ نے اس پر کسی ناگواری کا اظہار نہیں کیا۔ اسلام کی تاریخ میں اس طرح کے واقعات بکثرت ہیں۔ سوال صرف یہ ہے کہ جب نابینا آدمی دیکھ نہیں سکتا تو ان امور میں اس کی شہادت کس طرح قبول کی جا سکتی ہے جنہیں صرف دیکھ کر ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ آواز کے پہچانے جانے اور بعض امور میں اس کے معتبر ہونے کا جہاں تک تعلق ہے، احناف نے اسے تسلیم کیا ہے لیکن بہر حال بہت سے امور ایسے ہیں جن میں آواز سے کام نہیں چلتا۔

نے ان سے اجازت چاہی تو انہوں نے میری آواز پہچان لی اور فرمایا سلیمان! اندر آجاؤ کیونکہ تم غلام ہو، جب تک تم پر (مال کتابت میں سے) کچھ بھی باقی رہ جائے گا، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے نقاب پوش عورت کی شہادت جائز قرار دی تھی۔

(۲۴۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا اٰيَةً اَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَاعَائِشَةُ اَصَوْتُ عَبَّادٍ هٰذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا

۲۴۶۷۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی، انہیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن مجید پڑھتے سنا تو فرمایا، ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، مجھے انہوں نے اس وقت فلاں اور فلاں آیتیں یاد دلا دیں جنہیں میں فلاں فلاں سورتوں میں لکھوانا بھول گیا تھا۔ عباد بن عبداللہؒ نے اپنی روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ زیادتی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرے گھر میں تہجد کی نماز پڑھی، اس وقت آپ ﷺ نے عباد رضی اللہ عنہ کی آواز سنی کہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا، عائشہ! کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ عباد پر رحم فرمائیے۔

(۲۴۶۸) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ اَوْقَالَ حَتّٰى تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰى لَايُؤَذِّنُ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهُ النَّاسُ اَصْبَحْتَ

۲۴۶۸۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی، انہیں سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بلال رضی اللہ عنہ رات میں اذان دیتے ہیں، اس لئے تم لوگ کھا پی سکتے ہو۔ (رمضان میں سحری) تا آنکہ (فجر کے لئے دوسری) اذان دی جائے۔ یا یہ فرمایا تا آنکہ ابن مکتومؓ کی اذان سن لو۔ (جو ان دنوں فجر کی اذان دیا کرتے تھے) ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھا اور جب تک ان سے کہا نہ جاتا کہ صبح ہوگئی وہ اذان نہیں دیتے تھے۔

(۲۴۶۹) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِيْ اَبِيْ مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ عَسٰى اَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا فَقَامَ اَبِيْ عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۶۹۔ ہم سے زیاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن وردان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے یہاں چند قبائیں آئیں تو مجھ سے میرے والد مخرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلو، ممکن ہے آپ ان میں سے کوئی مجھے بھی عنایت فرمائیں۔ میرے والد (حضور

صَوْتَه، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَه، قُبَاءٌ وَّهُوَ يُرِيْهِ مَحَاسِنَه، وَهُوَ يَقُوْلُ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ

ﷺ کے گھر پہنچ کر) دروازے پر کھڑے ہوگئے اور باتیں کرنے لگے۔ آنحضور ﷺ نے ان کی آواز پہچان لی اور باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے ساتھ ایک قبا بھی تھی۔ آپ اس کی خوبیاں بیان کرنے لگے اور فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے ہی لئے الگ کر رکھی تھی۔ صرف تمہارے ہی لئے۔

باب ۱۶۵۵۔ شَهَادَةِ النِّسَآءِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَ اَتَانِ

۱۶۵۵۔ عورتوں کی شہادت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں'' (گواہی میں پیش کرو)۔

(۲۴۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَا بَلٰى فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا

۲۴۷۰۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی، انہیں عیاض بن عبداللہ نے انہیں ابوسعید خدریؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے آدھے کے برابر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی تو ان کی عقل کا نقصان ہے۔

باب ۱۶۵۶۔ شَهَادَةِ الْاِمَاءِ وَالْعَبِيْدِ وَقَالَ اَنَسٌ شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَآئِزَةٌ اِذَا كَانَ عَدْلًا وَّاَجَازَه، شُرَيْحٌ وَّزُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ شَهَادَتُه، جَآئِزَةٌ اِلَّا الْعَبْدَ لِسَيِّدِهٖ وَاَجَازَهُ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ فِى الشَّىْءِ التَّافِهِ قَالَ شُرَيْحٌ كُلُّكُمْ بَنُوْعَبِيْدٍ وَّاِمَآءٍ

۱۶۵۶۔ باندیوں اور غلاموں کی گواہی، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلام اگر نیک چلن ہے تو اس کی شہادت جائز ہے۔ شریح اور زرارہ بن اوفیٰ نے بھی اسے جائز قرار دیا ہے۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ اس کی شہادت جائز ہے، سوا اس صورت کے جب غلام اپنے مالک کے حق میں گواہی دے (کہ اس میں مالک کی طرفداری کا خطرہ ہے) حسن اور ابراہیم نے معمولی چیزوں میں غلام کی گواہی کی اجازت دی ہے۔ شریح نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص غلاموں اور باندیوں کی اولاد ہے۔

(۲۴۷۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ اَوْسَمِعْتُه، مِنْهُ اَنَّه، تَزَوَّجَ اُمَّ يَحْىٰ بِنْتَ اَبِىْ اِهَابٍ قَالَ فَجَآءَتْ اَمَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنِّىْ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَه، قَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا

۲۴۷۱۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے اور ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا، کہا کہ مجھ سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، یا (یہ کہا کہ) میں نے حدیث ان سے سنی کہ انہوں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر ایک سیاہ رنگ باندی آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے میری طرف سے رخ پھیر لیا، میں نے پھر آپ کے سامنے جا کر اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا، اب (نکاح) کیسے (باقی رہ سکتا ہے) جبکہ تمہیں ان

خاتون نے بتادیا ہے کہ تم دونوں کو دودھ پلایا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں ام یحییٰ کو اپنے ساتھ رکھنے سے منع فرمادیا۔

باب ۱۶۵۷ . شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

۱۶۵۷۔ رضاعی ماں کی شہادت۔

(۲۴۷۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَجَآءَ تْ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ دَعْهَا عَنْكَ اَوْنَحْوَه'

۲۴۷۲۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن سعید نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے ایک خاتون سے شادی کی تھی، پھر ایک اور خاتون آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا، اس لئے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں بتایا گیا کہ (ایک ہی خاتون تم دونوں کی رضاعی ماں ہیں) تو پھر کیا صورت ہوسکتی ہے، اپنی بیوی کو اب اپنے سے جدا کردو، یا اسی طرح کے الفاظ آپ ﷺ نے فرمائے۔

باب ۱۶۵۸ . تَعْدِيْلِ النِّسَآءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا

۱۶۵۸۔ عورتوں کا باہم ایک دوسرے کی اچھی عادت واطوار کے متعلق گواہی دینا۔

(۲۴۷۳) حَدَّثَنَا اَبُوالرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ وَاَفْهَمَنِيْ بَعْضَه' اَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ طَآئِفَةً مِّنْ حَدِيْثِهَا وَبَعْضُهُمْ اَوْعٰى مِنْ بَعْضٍ وَّاَثْبَتُ لَه' اِقْتِصَاصًا وَّوَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوْآ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ اَزْوَاجِه فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَه' فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَه' بَعْدَ مَآ اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجٍ وَّاُنْزَلَ فِيْهِ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

۲۴۷۳۔ ہم سے ابو ربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی، اور حدیث کے بعض (معانی ومقاصد) انہیں احمد نے سمجھائے تھے، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ واقعہ بیان کیا جس میں تہمت لگانے والوں نے انہیں جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خود انہیں اس سے بری قرار دیا تھا۔ زہری نے بیان کہ کہ (زہری سے بیان کرنے والے، جن کا سند میں زہری کے بعد ذکر ہے) تمام راویوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا تھا۔ بعض راویوں کو بعض دوسرے راویوں سے حدیث زیادہ یاد تھی اور بیان بھی وہ زیادہ بہتر طریقہ پر کرسکتے تھے، بہرحال ان سب راویوں سے میں نے پوری طرح محفوظ کرلی تھی جسے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بیان کرتے تھے، ان راویوں میں ہر ایک کی روایت سے دوسرے راوی کی روایت کی تصدیق ہوتی تھی (ان بیانات میں جن میں وہ مشترک رہے ہوں گے) ان کا بیان تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب سفر میں جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی

غَزْوَتِهٖ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ حِيْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَاْنِيْ اَقْبَلْتُ اِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ فَاِذَا عِقْدٌ لِّيْ مِنْ جَزْعِ اَظْفَارٍ قَدِانْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ فَحَبَسَنِيْ اِبْتِغَآءُهٗ فَاَقْبَلَ الَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ لِيْ فَاحْتَمَلُوْا هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِى الَّذِيْ كُنْتُ اَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ وَكَانَ النِّسَآءُ اِذْ ذٰلِكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَاِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِيْنَ رَفَعُوْهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا فَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَ مَااسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيْهِ اَحَدٌ فَاَمَمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِيْ كُنْتُ بِهٖ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِيْ فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِيْ عَيْنَايَ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَآءِ الْجَيْشِ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَّائِمٍ فَاَتَانِيْ وَكَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِیَٔ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَانَزَلُوْا مُعَرِّسِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلَّى الْاِفْكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا يُفِيْضُوْنَ مِنْ قَوْلِ اَصْحَابِ الْاِفْكِ وَيَرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ اَنِّيْ لَآاَرٰى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرٰى مِنْهُ حِيْنَ اَمْرَضُ اِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ لَآاَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نَقَهْتُ فَخَرَجْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزُنَا لَانَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ

کرتے، جن کا حصہ نکلتا، سفر میں وہی آپ ﷺ کے ساتھ جاتی تھیں۔ چنانچہ ایک غزوہ کے موقعہ پر جس میں آپ ﷺ بھی شرکت کر رہے تھے آپ ﷺ نے قرعہ اندازی کی اور حصہ میرا نکلا۔ اب میں آپ ﷺ کے ساتھ تھی۔ یہ واقعہ پردے کی آیت کے نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ اس لئے مجھے ہودج سمیت سوار کیا جاتا تھا اور اسی سمیت (سواری سے) اتارا جاتا تھا۔ اور اس طرح ہم روانہ ہوئے تھے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ غزوہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو ایک رات آپ ﷺ نے کوچ کا اعلان کرا دیا۔ جب کوچ کا اعلان ہو رہا تھا تو میں (قضاء حاجت کے لئے تنہا) اٹھی اور قضاء حاجت کے بعد کجاوے کے قریب آ گئی۔ وہاں پہنچ کر جو میں نے اپنا سینہ ٹٹولا تو میرا ظفار کے جزع کا ہار موجود نہیں تھا۔ اس لئے میں وہاں دوبارہ پہنچی (جہاں قضاء حاجت کے لئے گئی تھی) اور میں نے ہار کو تلاش کیا۔ اس تلاش میں دیر ہو گئی۔ اس عرصے میں وہ اصحاب جو مجھے سوار کرتے تھے آئے اور میرا ہودج اٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا۔ وہ یہی سمجھے کہ میں اس میں بیٹھی ہوئی ہوں۔ ان دنوں عورتیں ہلکی پھلکی ہوا کرتی تھیں، بھاری بھرکم نہیں۔ گوشت ان میں زیادہ نہیں رہتا تھا کیونکہ سب معمولی غذا کھاتی تھیں۔ اس لئے ان لوگوں نے ہودج کو اٹھایا تو انہیں اس کے بوجھ میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوا۔ میں یوں بھی نوعمر لڑکی تھی۔ چنانچہ ان اصحاب نے اونٹ کو ہانک دیا اور خود بھی اس کے ساتھ چلنے لگے۔ جب لشکر روانہ ہو چکا تو مجھے اپنا ہار ملا اور میں پڑاؤ کی جگہ آئی، لیکن وہاں کوئی متنفس موجود نہ تھا۔ اس لئے میں اس جگہ گئی جہاں پہلے میرا قیام تھا، میرا خیال تھا کہ جب وہ لوگ مجھے نہیں پائیں گے تو یہیں لوٹ کر آئیں گے (اپنی جگہ پہنچ کر) میں یوں ہی بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی ثم زکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے تھے (تاکہ لشکریوں کی گری ہوئی چیزوں کو اٹھا کر انہیں ان کے مالک تک پہنچائیں۔ حضور اکرم ﷺ کی طرف سے آپ اسی کام کے لئے مقرر تھے) وہ میری طرف سے گزرے تو ایک سوئے انسان کا سایہ نظر پڑا۔ اس لئے وہ قریب پہنچے، پردہ کے حکم سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے۔ ان کے اناللہ پڑھنے پر میں بیدار ہو گئی۔ آخر انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اگلے پاؤں کو موڑ دیا (تاکہ بلاکسی مدد کے میں خود سوار ہو سکوں) چنانچہ

وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ نَّتَّخِذَ الْکُنُفَ قَرِیْبًا مِّنْ بُیُوْتِنَا وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِی الْبَرِیَّةِ اَوْفِی التَّنَزُّہِ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ اَبِیْ رُھْمٍ نَمْشِیْ فَعَثَرَتْ فِیْ مِرْطِھَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَھَا بِئْسَ مَاقُلْتِ اَتَسُبِّیْنَ رَجُلًا شَھِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ یَاھَنْتَاہُ اَلَمْ تَسْمَعِیْ مَاقَالُوْا فَاَخْبَرَتْنِیْ بِقَوْلِ اَھْلِ الْاِفْکِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا اِلٰی مَرَضِیْ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰی بَیْتِیْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ کَیْفَ تِیْکُمْ فَقُلْتُ ائْذَنْ لِیْ اِلٰی اَبَوَیَّ قَالَتْ وَاَنَا حِیْنَئِذٍ اُرِیْدُ اَنْ اَسْتَیْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِھِمَا فَاَذِنَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ اَبَوَیَّ فَقُلْتُ لِاُمِّیْ مَایَتَحَدَّثُ بِہِ النَّاسُ فَقَالَتْ یَابُنَیَّةُ ھَوِّنِیْ عَلٰی نَفْسِکِ الشَّاْنَ فَوَاللّٰہِ لَقَلَّمَا کَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِیْئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ یُّحِبُّھَا وَلَھَا ضَرَآئِرُ اِلَّا اَکْثَرْنَ عَلَیْھَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَقَدْ یَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِھٰذَا قَالَتْ فَبِتُّ تِلْکَ اللَّیْلَةَ حَتّٰی اَصْبَحْتُ لَایَرْقَاُلِیْ دَمْعٌ وَّلَا اَکْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ حِیْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ یَسْتَشِیْرُھُمَا فِیْ فِرَاقِ اَھْلِہٖ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَاَشَارَ عَلَیْہِ بِالَّذِیْ یَعْلَمُ فِیْ نَفْسِہٖ مِنَ الْوُدِّ لَھُمْ فَقَالَ اُسَامَةُ اَھْلُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا نَعْلَمُ وَاللّٰہِ اِلَّا خَیْرًا وَّاَمَّا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَنْ یُّضَیِّقَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَالنِّسَآءُ سِوَاھَا کَثِیْرٌ وَّسَلِ الْجَارِیَةَ تَصْدُقُکَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرِیْرَةَ فَقَالَ یَابَرِیْرَةُ ھَلْ رَاَیْتِ فِیْھَا شَیْئًا یُّرِیْبُکِ فَقَالَتْ بَرِیْرَةُ لَاوَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنْ رَاَیْتُ مِنْھَا اَمْرًا اَغْمِصُہٗ عَلَیْھَا اَکْثَرَ مِنْ اَنَّھَا جَارِیَةٌ حَدِیْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِیْنِ فَتَاْتِی الدَّاجِنُ فَتَاْکُلُہٗ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

میں سوار ہوگئی۔ اب وہ اونٹ پر مجھے بٹھائے ہوئے وہ خود اس کے آگے آگے چلنے لگے، اسی طرح جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو لوگ بھری دوپہر میں آرام کے لئے پڑاؤ ڈال چکے تھے (اتنی ہی بات تھی جس کی بنیاد پر) جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اور تہمت کے معاملے میں پیش پیش عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) تھا پھر ہم مدینہ آ گئے اور میں ایک مہینہ تک بیمار رہی۔ تہمت لگانے والوں کی باتوں کا خوب چرچا ہو رہا تھا۔ اپنی اس بیماری کے دوران مجھے اس سے بھی بڑا شبہ ہوتا تھا کہ ان دنوں رسول اللہ ﷺ کا وہ لطف و کرم بھی میں نہیں دیکھتی تھی جس کا مشاہدہ اپنی پچھلی بیماریوں میں کر چکی تھی۔ بس آپ ﷺ گھر میں جب آتے تو سلام کرتے اور صرف اتنا دریافت فرما لیتے، مزاج کیسا ہے؟ جو باتیں تہمت لگانے والے پھیلا رہے تھے، ان میں سے کوئی بات مجھے معلوم نہیں تھی۔ جب میری صحت کچھ ٹھیک ہوئی تو (ایک رات) میں ام مسطح کے ساتھ مناصع کی طرف گئی۔ یہ ہماری قضائے حاجت کی جگہ تھی۔ ہم صرف یہاں رات ہی میں آتے تھے۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب ابھی ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بنے تھے۔ میدان میں جانے کے سلسلے میں (قضائے حاجت کے لئے) ہمارا طرز عمل قدیم عرب کی طرح تھا۔ میں اور ام مسطح بنت ابی رہم چل رہے تھے کہ وہ اپنی چادر میں الجھ کر گر پڑیں اور ان کی زبان سے نکل گیا۔ مسطح برباد ہو۔ میں نے کہا بری بات آپ نے زبان سے نکالی۔ ایسے شخص کو برا کہہ رہی ہیں آپ جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ وہ کہنے لگیں، ارے وہ جو کچھ ان سبھوں نے کہا ہے وہ آپ نے نہیں سنا، پھر انہوں نے تہمت لگانے والوں کی ساری باتیں سنائی اور ان باتوں کو سن کر میری بیماری اور بڑھ گئی۔ میں جب اپنے گھر واپس ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے اور دریافت فرمایا، کیسا ہے مزاج؟ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ مجھے والدین کے یہاں جانے کی اجازت دیجئے۔ اس وقت میرا ارادہ یہ تھا کہ ان سے خبر کی تحقیق کروں گی۔ آنحضور ﷺ نے مجھے جانے کی اجازت دے دی۔ اور میں جب گھر آئی تو میں نے اپنی والدہ سے ان باتوں کے متعلق پوچھا جو لوگوں میں پھیلی ہوئی تھیں۔ انہوں نے فرمایا، بیٹی! اس طرح کی باتوں کی پرواہ نہ کرو، خدا کی قسم شاید ہی ایسا ہو کہ تم جیسی حسین و خوبصورت عورت کسی مرد کے گھر میں ہو اور اس کی

وَسَلَّمَ مِنْ يَّوْمِهٖ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ رَّجُلٍ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِيْ فَوَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْراً وَّقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّاعَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَّمَاكَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا وَاللّٰهِ اَعْذِرُكَ مِنْكَ اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَه' وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيْهِ اَمْرَكَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُالْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُاللّٰهِ لَاتَقْتُلُه' وَلَاتَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُاللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّه' فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَالْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِيْ لَايَرْقَالِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ فَاَصْبَحَ عِنْدِيْ اَبَوَايَ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتّٰى اَظُنُّ اَنَّ الْبُكَآءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ قَالَتْ فَبَيْنَاهُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا اَبْكِيْ اِذْ اسْتَاذَنَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مِنْ يَّوْمِ قِيْلَ فِيَّ مَاقِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَايُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَانِيْ شَيْءٌ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ يَاعَائِشَةُ فَاِنَّه' بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ فَاسْتَغْفِرِيْ اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَااعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَه' قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى

سوکنیں بھی ہوں، پھر بھی اس طرح کی باتیں نہ پھیلائی جایا کریں۔ میں نے کہا، سبحان اللہ! (سوکنوں کا کیا ذکر) وہ تو دوسرے لوگ اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ رات میں نے وہیں گذاری۔ صبح تک یہ عالم تھا کہ آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند آئی۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیوی کو جدا کرنے کے سلسلے میں علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلوایا، کیونکہ وحی (اس سلسلے میں) اب تک نہیں آئی تھی۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی اپنے اہل کے ساتھ محبت کا علم تھا، اس لئے اسی کے مطابق مشورہ دیا اور کہا، آپ ﷺ کی بیوی، یارسول اللہ بخدا ہم ان کے متعلق خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کوئی تنگی (اس سلسلے میں) نہیں کی ہے۔ عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں۔ باندی سے بھی آپ ﷺ دریافت فرمالیجئے۔ وہ سچی بات بیان کریں گی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا (عائشہ رضی اللہ عنہا کی خاص خادمہ) اور دریافت فرمایا۔ بریرہؓ کیا تم نے عائشہؓ میں کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس سے تمہیں شبہ ہوا ہو۔ بریرہؓ نے عرض کیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے ان میں ایسی کوئی چیز بھی نہیں دیکھی جس کا عیب میں ان پر لگا سکوں، اتنی بات ضرور ہے کہ وہ نوعمر لڑکی ہیں، آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور پھر (ان کی لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے) بکری آتی ہے اور کھالیتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی دن (منبر پر) کھڑے ہو کر عبداللہ بن ابی بن سلول کے بارے میں مدد چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسے شخص کے بارے میں میری کون مدد کر سکتا ہے جس کی مجھے اذیت اور تکلیف دہی کا سلسلہ اب میری بیوی کے معاملے تک پہنچ چکا ہے، بخدا، اپنی بیوی کے بارے میں خیر کے سوا اور کوئی چیز مجھے معلوم نہیں (ان کی جرأت تو دیکھئے کہ) تاہم بھی اس معاملے میں ایک ایسے آدمی کا لیا ہے جس کے متعلق بھی میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔ خود میرے گھر میں جب بھی وہ آئے ہیں تو میرے ساتھ ہی آئے ہیں۔ (یہ سن کر) سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! واللہ میں آپ کی مدد کروں گا۔ اگر وہ شخص (جس کے متعلق تہمت لگانے کا آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا تھا) اوس سے ہوگا تو ہم اس کی گردن ماردیں گے

مَااُحِسُّ مِنهُ قَطرَةً وَقُلتُ لِاَبِی اَجِب عَنِّی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَااَدرِی مَااَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقُلتُ لِاُمِّی اَجِيبِی عَنِّی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ فَقَالَت وَاللّٰهِ مَااَدرِی مَااَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَت وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِ لَا اَقرَأُ كَثِيرًا مِنَ القُراٰنِ فَقُلتُ اِنِّی وَاللّٰهِ لَقَد عَلِمتُ اَنَّكُم سَمِعتُم مَّايَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرَفِی اَنفُسِكُم وَصَدَّقتُم بِهِ وَلَئِن قُلتُ لَكُم اِنِّی بَرِيئَةٌ وَاللّٰهُ يَعلَمُ اِنِّی لَبَرِيئَةٌ لَاتُصَدِّقُونِی بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعتَرَفتُ لَكُم بِاَمرٍ وَاللّٰهُ يَعلَمُ اِنِّی بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّی وَاللّٰهِ مَآ اَجِدُلِی وَلَكُم مَثَلاً اِلَّا اَبَا يُوسُفَ اِذ قَالَ فَصَبرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ المُستَعَانُ عَلٰی مَاتَصِفُونَ ثُمَّ تَحَوَّلتُ عَلٰی فِرَاشِی وَاَنَا اَرجُو اَن يُبَرِّئَنِیَ اللّٰهُ وَلٰكِن وَاللّٰهِ مَاظَنَنتُ اَن يُنزِلَ فِی شَاْنِی وَحيًا وَلَاَنَا

(کیونکہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ قبیلہ اوس کے سردار تھے) اور اگر خزرج کا آدمی ہے تو آپ ﷺ ہمیں حکم دیں، جو بھی آپ ﷺ کا حکم ہوگا، ہم تعمیل کریں گے۔ پھر سعد بن عبادہؓ کھڑے ہوئے اور آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ حالانکہ اس سے پہلے آپ بہت صالح تھے، لیکن اس وقت (سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی بات پر) حمیت سے غصہ ہو گئے تھے اور کہنے لگے (سعد بن معاذؓ سے) خدا کے دوام و بقاء کی قسم، تم جھوٹ بولتے ہو، نہ تم اسے قتل کر سکتے ہو اور نہ تمہارے اندر اس کی طاقت ہے۔ ❶ پھر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے (سعد بن معاذؓ کے چچازاد بھائی) اور کہا خدا کی قسم! ہم اسے قتل کر دیں گے (اگر رسول اللہ ﷺ کا حکم ہوا) کوئی شبہ نہیں رہ جاتا کہ تم بھی منافق ہو، کیونکہ منافقوں کی طرف سے مدافعت کرتے ہو، اس پر اوس وخزرج دونوں قبیلوں کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھنے ہی والے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جو ابھی تک منبر پر تشریف رکھتے تھے منبر سے اترے اور لوگوں کو نرم کیا، اب سب لوگ خاموش ہو گئے اور حضور اکرم ﷺ بھی خاموش ہو گئے۔ میں اس دن بھی روتی رہی، نہ میرا آنسو تھمتا تھا اور نہ نیند آتی تھی، پھر میرے پاس

---

❶ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے مشہور قبیلہ خزرج کے سردار اور جلیل القدر صحابی ہیں۔ ساری ہی زندگی اسلام کی حمایت ونصرت میں گذری، لیکن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں جو بات آپ ﷺ نے کہی اسے ہمیں دوسرے نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت لگائی گئی تھی، وہ بھی بہت سنگین تھی اور رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ سے انتہائی صدمہ پہنچا تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں ایسے واقعات شاید ہی ملیں کہ آپ ﷺ نے اپنے کسی ذاتی معاملہ میں صحابہ سے اس طرح مدد چاہی ہو۔ اگر چہ غور کیا جائے تو یہ واقعہ بھی آپ ﷺ کا ذاتی نہیں رہ جاتا بلکہ خدا کے رسول اور پیغمبر ہونے کی وجہ سے یہ بھی دین اور پوری امت کا مسئلہ تھا۔ بہر حال حضور اکرم ﷺ نے جب اس معاملہ کو صحابہؓ کے سامنے رکھا تو سعد بن معاذؓ نے اٹھ کر اپنی مدد اور قربانی کا یقین دلایا۔ اس وقت کی گفتگو سے اور اس لئے بھی کہ بات پھیل چکی تھی اور معلوم تھا لوگوں کو تہمت لگانے میں پیش پیش کون ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہؓ نے سمجھا کہ روئے سخن قبیلہ اوس کی طرف ہے کیونکہ عبداللہ بن ابی قبیلہ اوس سے تعلق رکھتا تھا۔ ابھی چند سال کی بات تھی کہ اوس وخزرج ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے اور سالہا سال کی باہم خونریز لڑائیوں نے ایک دوسرے کے خلاف دلوں میں بغض و کینے کی جڑیں مضبوط کر دی تھیں۔ اسلام آیا تو یہ سب اس طرح ایک ہو گئے تھے جیسے ماضی میں کوئی واقعہ ہی پیش نہ آیا ہو۔ لیکن بہر حال پشتہا پشت کی دشمنی تھی۔ عربوں کی دشمنی! شکوک وشبہات کا پوری طرح ختم ہونا ممکن بھی نہ تھا۔ جب سعد بن معاذؓ نے کھڑے ہو کر حضور اکرم ﷺ کو اپنی مدد کا یقین دلایا تو سعد بن عبادہؓ نے سمجھا کہ یہ ہم سے بدلہ لینا چاہتے ہیں اور اسی لئے یہ کلمات آپ کی زبان پر آ گئے۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ سعد بن عبادہؓ نے وہیں پر اس کا اظہار بھی فرما دیا تھا کہ اے معاذ! اس وقت تم رسول اللہ ﷺ کی مدد نہیں، بلکہ ان دشمنیوں کا بدلہ لینا چاہتے ہیں جو جاہلیت کے زمانہ میں ہم لوگوں میں باہم تھیں۔ تمہارے دل اب بھی صاف نہیں ہوئے ہیں۔ اس پر سعد بن معاذؓ نے فرمایا کہ میرے دل کی بات اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اس پس منظر کے بعد ابن عبادہؓ کے لب ولہجہ کی تلخی کی بنیاد مل جاتی ہے۔ حضرت عائشہؓ کا بھی یہی مقصد ہے کہ ابن عبادہ بڑے صالح تھے لیکن غلط فہمی نے ان کی حمیت کو جگا دیا تھا ورنہ ظاہر ہے، اسلام کے معاملہ میں صحابہ نے اپنے خاندان اور ماں باپ کی بھی پرواہ نہیں کی، یہ تو صرف قبیلہ کا معاملہ تھا لیکن جب مقابل کی طرف سے شکوک وشبہات ہوں اور ان کے لئے کسی درجہ میں بنیاد بھی ہو تو آدمی ایسی باتیں بھی کہہ جاتا ہے اور اس تمام بحث میں جاہل عربوں کی حمیت، ان کا نہ ختم ہونے والا کینہ اور معمولی سی بات پر اپنی جان لڑا دینے والا جذبہ جس کے نتیجہ میں ذرا سی بات صدیوں باقی رہنے والی خون ریز جنگوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی ہیں، ملحوظ رکھنا چاہئے۔

اَحْقَرُفِیْ نَفْسِیْ مِنْ اَنْ یُّتَکَلَّمَ بِالْقُرْاٰنِ فِیْ اَمْرِیْ
وَلٰکِنِّیْ کُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ یَّرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ رُؤْیًا یُبَرِّئُنِی اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ مَادَامَ
مَجْلِسَه‘ وَلَا خَرَجَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَیْتِ حَتّٰی اُنْزِلَ
عَلَیْهِ فَاَخَذَه‘ مَاکَانَ یَاْخُذُه‘ مِنَ الْبُرَحَآءِ حَتّٰی اَنَّه‘
لَیَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِیْ یَوْمٍ شَاتٍ
فَلَمَّا سُرِّیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ یَضْحَکُ فَکَانَ اَوَّلَ کَلِمَةٍ تَکَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ
لِیْ یَاعَآئِشَةُ اِحْمَدِی اللّٰهَ وَبَرَّاَکِ اللّٰهُ فَقَالَتْ لِیْ
اُمِّیْ قُوْمِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لَاوَاللّٰهِ لَآ اَقُوْمُ اِلَیْهِ وَلَآ اَحْمَدُ اِلَّااللّٰهَ فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُ وْا بِالْاِفْکِ عُصْبَةٌ مِّنْکُمْ
الْاٰیٰتِ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِیْ بَرَآءَ تِیْ قَالَ اَبُوْبَکْرِ
الصِّدِّیْقُ وَکَانَ یُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحِ ابْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهٖ
مِنْهُ وَاللّٰهِ لَآ اُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحٍ شَیْئًا اَبَدًا بَعْدَ مَاقَالَ
لِعَآئِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا یَاْتَلِ اُولُوالْفَضْلِ
مِنْکُمْ وَالسَّعَةِ اِلٰی قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ
بَلٰی وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّ اَنْ یَّغْفِرَاللّٰهُ لِیْ فَرَجَعَ اِلٰی
مِسْطَحِ الَّذِیْ کَانَ یُجْرِیْ عَلَیْهِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُ زَیْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ
عَنْ اَمْرِیْ فَقَالَ یَازَیْنَبُ مَاعَلِمْتِ مَارَاَیْتِ فَقَالَتْ
یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاللّٰهِ
مَاعَلِمْتُ عَلَیْهَا اِلَّا خَیْرًا قَالَتْ وَهِیَ الَّتِیْ کَانَتْ
تُسَامِیْنِیْ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَیْحٌ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ
وَعَبْدِاللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ مِثْلَه‘ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنْ
رَّبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَیَحْیَ ابْنُ سَعِیْدٍ عَنِ
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ مِّثْلَه‘

میرے والدین آئے، میں دو راتوں اور ایک دن سے برابر روتی رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرے دل کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ انہوں نے بیان کیا کہ والدین ابھی میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری خاتون نے اجازت چاہی اور میں نے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ ہم سب اسی طرح (بیٹھے رو رہے تھے) کہ رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ جس دن سے میرے متعلق وہ باتیں کہی جا رہی تھیں جو کبھی نہیں کہی گئی تھیں، اس دن سے میرے پاس آپ نہیں بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ ایک مہینے تک انتظار کرتے رہے تھے، لیکن میرے معاملے میں کوئی وحی آپ ﷺ پر نازل نہیں ہوئی تھی عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ نے تشہد پڑھی اور فرمایا، عائشہؓ تمہارے متعلق مجھے یہ یہ باتیں معلوم ہوئی ہیں، اگر تم اس معاملے میں بری ہو تو اللہ تعالیٰ بھی تمہاری برأت ظاہر کر دے گا اور اگر تم نے گناہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہو اور اس کے حضور توبہ کرو کہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جوں ہی حضور اکرم ﷺ نے اپنی گفتگو ختم کی، میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ اب ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے میرے متعلق کہئے۔ لیکن انہوں نے فرمایا، بخدا مجھے نہیں معلوم کہ حضور اکرم ﷺ کو مجھے کیا کہنا چاہئے، پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا، اس کے متعلق آنحضور ﷺ سے آپ کچھ کہئے۔ انہوں نے بھی یہی فرما دیا کہ بخدا مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ سے کیا کہنا چاہئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نو عمر لڑکی تھی، اقرآن مجھے زیادہ یاد نہیں تھا، میں نے کہا، خدا گواہ ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے بھی لوگوں کی افواہ سنی ہے اور آپ لوگوں کے دلوں میں وہ بات بیٹھ گئی ہے اور اس کی تصدیق بھی آپ لوگ کر چکے ہیں، اس لئے اب اگر میں کہوں کہ میں (اس بہتان سے) بری ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں واقعی اس سے بری ہوں، تو آپ لوگ میری اس معاملے میں تصدیق نہیں کریں گے، لیکن اگر میں (گناہ کو) اپنے ذمے لے لوں، حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ لوگ میری بات کی تصدیق کر دیں گے، بخدا،

میں اس وقت اپنی اور آپ لوگوں کی کوئی مثال یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) کے سوا نہیں پاتی کہ انہوں نے بھی فرمایا تھا ''پس مجھے صبر جمیل عطا ہو اور جو کچھ تم کہتے ہو اس معاملے میں میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہے۔'' اس کے بعد بستر پر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا، اور مجھے امید تھی کہ خود اللہ تعالیٰ میری برأت کریں گے، لیکن میرا یہ خیال کبھی نہ تھا کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی، میری اپنی نظر میں حیثیت اس سے بہت معمولی تھی کہ قرآن مجید میں میرے متعلق کوئی آیت نازل ہو۔ ہاں مجھے اتنی امید ضرور تھی کہ آپ ﷺ کوئی خواب دیکھیں گے، جس میں اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ خدا گواہ ہے کہ ابھی آپ ﷺ اپنی جگہ سے اٹھے بھی نہ تھے، اور نہ اس وقت تک گھر میں موجود کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی اور (شدت وحی سے) آپ ﷺ جس طرح پسینے پسینے ہو جاتے تھے وہی کیفیت اب بھی تھی، پسینے کے قطرات موتیوں کی طرح آپ ﷺ کے جسم مبارک پر گرنے لگے، حالانکہ سردی کا موسم تھا۔ جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے اور سب سے پہلا کلمہ جو آپ ﷺ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ اللہ کی حمد بیان کرو کہ اس نے تمہیں بری قرار دیا۔ میری والدہ نے کہا جاؤ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جا کر کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں، خدا کی قسم! میں حضور اکرم ﷺ کے سامنے جا کر کھڑی نہیں ہوں گی، سوائے اللہ کے اور کسی کی حمد بیان نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی (ترجمہ) ''جن لوگوں نے تہمت تراشی کی ہے، وہ تم میں سے کچھ لوگ ہیں۔'' جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں یہ آیت نازل فرمائی تو ابوبکرؓ نے جو مسطح بن اثاثہؓ کے اخراجات قرابت کی وجہ سے خود ہی اٹھاتے تھے، کہا کہ بخدا، اب میں مسطح پر کوئی چیز خرچ نہیں کروں گا، کہ وہ بھی عائشہؓ پر تہمت لگانے میں شریک تھے۔ (آپ غلط فہمی اور نادانستہ طور پر شریک ہو گئے تھے) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''تم میں سے صاحب فضل و صاحب مال لوگ قسم نہ کھائیں'' اللہ تعالیٰ کے ارشاد غفور رحیم تک، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم بس! اب میری یہی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے۔ (مسطح کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف رویہ اختیار کرنے کی وجہ سے) چنانچہ مسطح رضی اللہ عنہ کو جو آپ پہلے دیا کرتے تھے، وہ پھر دینے لگے۔ رسول اللہ

ﷺ نے زینب بنت جحش (ام المومنین رضی اللہ عنہا) سے بھی میرے متعلق پوچھا تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ زینبؓ! تم (عائشہؓ کے متعلق) کیا جانتی ہو؟ اور کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، میں اپنے کان اور اپنی آنکھ کی حفاظت کرتی ہوں (کہ جو چیز میں نے نہ دیکھی ہو یا نہ سنی ہو وہ آپ سے بیان کرنے لگوں) خدا گواہ ہے کہ میں نے ان میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہی میری ہمسر تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں تقویٰ کی وجہ سے بچالیا (کسی خلاف واقعہ بات کہنے سے) ابوالربیع نے بیان کیا کہ ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے اسی حدیث کی طرح۔ ابوالربیع نے (دوسری سند میں) بیان کیا کہ ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور یحییٰ بن سعید نے اور ان سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے، اسی حدیث کی طرح۔ ❶

باب ١٦٥٩ . اِذَا زَكّٰى رَجُلٌ رَّجُلًا كَفَاهُ وَقَالَ اَبُوْجَمِيْلَةَ وَجَدْتُّ مَنْبُوْذًا فَلَمَّا رَاٰنِىْ عُمَرُ قَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ اَبْؤُسًا كَاَنَّهٗ يَتَّهِمُنِىْ قَالَ عَرِيْفِىْ اِنَّهٗ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ كَذَاكَ اذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهٗ

۱۶۵۹۔ صرف ایک شخص اگر کسی کی تعدیل ❷ کردے تو کافی ہے اور ابوجمیلہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک لڑکا راستے میں پڑا ہوا پایا۔ جب مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا شاید غار ہلاکت کا باعث نہ ہو۔ ❸ غالباً آپ مجھے اس معاملے میں متہم قرار دے رہے تھے، لیکن میرے قبیلہ کے سردار نے کہا کہ یہ صالح آدمی ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایسی بات ہے تو پھر جاؤ، بچے کا نفقہ ہمارے (بیت المال) کے ذمے رہے گا۔

(٢٤٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّآءُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ

۲۴۷۴۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے خالد خداء نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ

❶ یہ طویل حدیث مذکورہ عنوان کے تحت اس لئے لائے ہیں کہ اس میں بریرہ رضی اللہ عنہا کی شہادت کا ذکر ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان سے حضرت عائشہؓ کے متعلق دریافت فرمایا اور انہوں نے آپ کے خصائل و اخلاق پر اطمینان کا اظہار کیا تھا۔ اسی طرح اس حدیث میں زینب رضی اللہ عنہا کی شہادت کا بھی ذکر ہے۔ حدیث آئندہ بھی آئے گی۔ ❷ تعدیل کا مفہوم ہے کسی کی عدالت پر گواہی دینا۔ عدالت کے وصف کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آدمی شریف اور عمدہ عادات و اخلاق کا ہو اور اس میں سنجیدگی اور مروت ہو، یوں تو عربی میں عدالت کا مفہوم بہت وسیع ہے لیکن قضاء و قانون کے باب میں زیادہ شدت سے کام لیا گیا تو پھر صحیح معنوں میں گواہ کا ملنا بھی ممکن نہیں رہے گا۔ اس لئے مفہوم کی تعیین میں صرف اس کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ واقعی اور سچی گواہیاں باآسانی مل سکیں اور اس میں زیادہ موشگافی کا موقعہ باقی نہ رہے۔ تعدیل کا لفظ اس سے پہلے بھی کئی دفعہ گذر چکا ہے، لیکن ہر موقعہ پر ہم نے اس کا ترجمہ کرنا کافی سمجھا۔ البتہ یہاں اس لفظ کو باقی رکھا ہے اور اس کی تشریح کردی ہے۔ ❸ یہ ایک مثل ہے اور ایسے موقعہ پر بولتے ہیں کہ بظاہر تو امن و سلامتی ہو، لیکن انجام اور حقیقت کے اعتبار سے معاملہ خطرناک ہو۔ عمرؓ نے سمجھا تھا کہ ممکن ہے یہ انہیں کا لڑکا ہو اور بیت المال سے اس کا وظیفہ وصول کرنے کے لئے بچے کے متعلق خلاف واقعہ بات کہہ رہے ہوں۔

بَکْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّادِحًا اَخَاهُ لَامُحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهٗ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ

نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا، افسوس! تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی، تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی، کئی مرتبہ (آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا) پھر ارشاد فرمایا، اگر کسی کے لئے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنا ناگزیر ہی ہو جائے تو یوں کہنا چاہئے کہ میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں، ویسے اللہ اس کے لئے کافی ہے اور اس کے باطن سے بھی واقف ہے۔ میں قطعیت اور یقین کے ساتھ کسی کی تعدیل نہیں کر سکتا۔ ہاں اس کے متعلق مجھے فلاں فلاں باتیں معلوم ہیں، اگر واقعی وہ باتیں اس کے متعلق اسے معلوم ہیں۔

باب ۱۶۶۰۔ مَايُكْرَهُ مِنَ الْاِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَايَعْلَمُ

۱۶۶۰۔ تعریف وتوصیف میں مبالغہ پر ناپسندیدگی، جتنی بات معلوم ہے اتنی ہی کہنی چاہئے۔

(۲۴۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّآءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَّ يُطْرِيْهِ فِيْ مَدْحِهٖ فَقَالَ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ

۲۴۷۵۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سنا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی تعریف کر رہا تھا اور تعریف وتوصیف میں مبالغہ سے کام لے رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے اس شخص کو ہلاک کر دیا اور اس کی پشت توڑ دی۔

بَاب ۱۶۶۱۔ بُلُوْغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا وَقَالَ مُغِيْرَةُ اِحْتَلَمْتُ وَاَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوْغُ النِّسَآءِ فِي الْحَيْضِ لِقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ اِلٰى قَوْلِهٖ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ اَدْرَكْتُ جَارَةً لَّنَا جَدَّةً بِنْتَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً

۱۶۶۱۔ بچوں کا بلوغ اور ان کی شہادت۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جب تمہارے بچے احتلام کی عمر کو پہنچ جائیں تو پھر انہیں (گھروں میں جانے کے لئے) اجازت لینی چاہئے"۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں احتلام کی عمر کو پہنچا تو میں بارہ سال کا تھا اور لڑکیوں کا بلوغ حیض سے معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکی ہیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد ان یضعن حملھن تک حسن بن صالح نے فرمایا کہ میں نے اپنی ایک پڑوسن کو دیکھا کہ وہ اکیس سال کی عمر میں دادی بن چکی تھی۔ ❶

(۲۴۷۶) حدثنا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ

۲۴۷۶۔ ہم سے عبیداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ احد کی لڑائی کے موقعہ پر وہ رسول اللہ

❶ یہ عرب اور دوسرے گرم خطوں کے واقعات ہیں، جہاں لڑکے اور لڑکیاں بہت کم عمری میں بالغ ہو جاتے ہیں۔

سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ فَاَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَكَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهِ اَنْ يَّفْرِضُوْا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ

ﷺ کے سامنے (محاذ پر جانے کے لئے) پیش ہوئے تو انہیں اجازت نہیں ملی، اس وقت انؓ کی عمر چودہ سال تھی۔ پھر غزوہ خندق کے موقعہ پر پیش ہوئے تو اجازت مل گئی، اس وقت آپ کی عمر پندرہ سال تھی۔ نافع نے بیان کیا کہ جب میں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں، ان کی خلافت کے زمانے میں گیا تو میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان یہی حد ہے۔ پھر انہوں نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ جس بچے کی عمر پندرہ سال ہو جائے (اس کا فوجی وظیفہ) بیت المال سے مقرر کردیں۔

(۲۴۷۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

۲۴۷۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل ضروری ہے۔

باب ۱۶۶۲۔ سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِيَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَبْلَ الْيَمِيْنِ

۱۶۶۲۔ قسم لینے سے پہلے، حکام کا سوال مدعی سے کہ کیا تمہارے پاس پاس کوئی گواہ موجود ہے؟

(۲۴۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَفِيْهَا فَاجِرٌ لِّيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ قُلْتُ لَاقَالَ فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ اِحْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَّحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِيْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

۲۴۷۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابومعاویہ نے خبر دی اور انہیں اعمش نے، انہیں شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے کوئی ایسی قسم کھائی جس میں وہ جھوٹا تھا، کسی مسلمان کا مال چھیننے کے لئے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملے گا کہ خداوند قدوس اس پر غضبناک ہوں گے، انہوں نے بیان کہ اس پر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا گواہ ہے، یہ حدیث میرے ہی متعلق آنحضور ﷺ نے فرمائی تھی، میرا ایک یہودی سے ایک دن جھگڑا تھا، یہودی میرے حق کا انکار کر رہا تھا، اس لئے میں اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لایا۔ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا (کیونکہ میں مدعی تھا) کہ گواہی پیش کرنا تمہاری ذمہ داری ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، گواہ تو میرے پاس کوئی بھی نہیں، اس لئے آنحضور ﷺ نے یہودی سے فرمایا کہ پھر تم قسم کھاؤ۔ اشعث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بول پڑا، یارسول اللہ! پھر تو یہ قسم کھالے گا اور میرا مال ہضم کر جائے گا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اسی واقعہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) ”جو لوگ اللہ کے عہد اور قسموں سے معمولی

پونجی خریدتے ہیں۔" آخر آیت تک۔

باب ۱۶۶۳۔ الْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فِي الْأَمْوَالِ وَالْحُدُوْدِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ اَوْيَمِيْنُهُ' وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ كَلَّمَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ فِيْ شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِيْنِ الْمُدَّعِيْ فَقُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَ يْنِ مِنْ رِّجَا لِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَ كِّرَاِحْدٰ هُمَا الْاُخْرٰى قُلْتُ اِذَا كَانَ يَكْتَفِيْ بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِيْنِ الْمُدَّعِيْ فَمَا يُحْتَاجُ اَنْ تُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى مَا كَانَ يُصْنَعُ بِذِكْرِ هٰذِهِ الْاُخْرٰى

۱۶۶۳۔ اموال اور حدود سب میں مدعی علیہ کے ذمے صرف قسم ہے۔ (اگر مدعی قانون کے مطابق گواہی نہ پیش کر سکے)۔ نبی کریم ﷺ نے (مدعی سے) فرمایا کہ تم اپنے دو گواہ پیش کر دو ورنہ مدعی علیہ کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ قتیبہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے (کوفہ کے قاضی) ابن شبرمہ نے بیان کیا کہ (مدینہ کے قاضی) ابوالزناد نے مجھ سے مدعی کی قسم کے ساتھ صرف ایک گواہ کی گواہی کے (نافذ ہو جانے کے بارے میں) گفتگو کی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور تم اپنے مردوں میں سے دو گواہ کر لیا کرو، پھر اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں، جن لوگوں سے کہ تم مطمئن ہوتا کہ اگر کوئی ایک ان دو میں سے بھی بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔" میں نے کہا کہ اگر مدعی کی قسم کے ساتھ صرف ایک گواہ کی گواہی کافی ہوتی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی کہ ایک دوسری کی گواہی یاد دلا دے (اگر وہ بھول گئی ہو) اس دوسری کے ذکر کی ضرورت ہی پھر ❶ کیا تھی؟

(۲۴۷۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

۲۴۷۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے مدعی علیہ کے لئے قسم کھانے کا فیصلہ کیا تھا۔

باب ۱۶۶۴۔

۱۶۶۴۔ باب

(۲۴۸۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ اِلٰى عَذَابٌ اَلِيْمٌ ثُمَّ اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ اِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ اَبُوْ

۲۴۸۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص (جھوٹی) قسم کسی کا مال حاصل کرنے کے لئے کھائے گا تو اللہ تعالیٰ سے وہ اس حال میں ملے گا کہ خداوند تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے (اس حدیث کی) تصدیق کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) "جو اللہ کے عہد اور

❶ اسلامی قانون کے اعتبار سے گواہی صرف ایک طرف سے پیش کی جاسکتی ہے۔ یعنی مدعی کی طرف سے۔ اب یہ فیصلہ باقی رہ جاتا ہے کہ مدعی کسے کہا جائے تو یہ حالات کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے اور قاضی ہی عدالت میں بیٹھ کر اس کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ مدعی کسے قرار دیا جائے۔ تو اسلامی قانون مدعی کے لئے ضروری قرار دیتا ہے کہ وہ گواہ پیش کرے۔ اگر وہ گواہ نہ پیش کر سکتا ہو تو مدعی علیہ سے کہا جائے گا کہ وہ قسم کھائے اور اس کی قسم پر فیصلہ کر دیا جائے گا۔ صرف یہی دو صورتیں کسی معاملہ کے فیصلے کی ہیں۔ لیکن بعض ائمہ نے کہا ہے کہ مدعی کے پاس اگر دو گواہ نہ ہوں بلکہ صرف ایک گواہ ہو تو اس پر قسم بھی لے لی جائے اور اس طرح بھی مقدمہ کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مسلک کے خلاف ہیں۔ اس لئے احناف کے نقطہ نظر ہی کے حق میں دلائل پیش کر رہے ہیں۔

عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَحَدَّثْنَا بِمَا قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ اُنْزِلَتْ كَانَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِيْ شَيْءٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاکَ اَوْ يَمِيْنُه‘ فَقُلْتُ اِنَّه‘ اِذًا يَّحْلِفُ وَلَا يُبَالِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِکَ ثُمَّ اقْتَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ

اپنی قسموں سے خرید تے ہیں۔" عذاب الیم تک۔ پھر اشعث بن قیسؓ ہماری طرف تشریف لائے اور پوچھنے لگے کہ ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تم سے کونسی حدیث بیان کر رہے تھے۔ ہم نے ان کی یہی حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے صحیح بیان کی۔ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرا ایک شخص سے جھگڑا تھا۔ ہم اپنا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یا تم دو گواہ لاؤ، ورنہ اس کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ میں نے کہا کہ (گواہ میرے پاس نہیں ہیں، لیکن اگر فیصلہ اس کی قسم پر ہوا) پھر تو یہ ضرور قسم کھالے گا اور کوئی پرواہ نہ کرے گا (جھوٹی قسم کی)۔ نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ جو شخص بھی کسی کا مال لینے کے لئے (جھوٹی) قسم کھائے گا تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر غضبناک ہو رہے ہوں گے۔ اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی تھی، پھر انہوں نے یہی آیت تلاوت کی۔

باب ۱۶۶۵ . اِذَا ادَّعٰى اَوْ قَذَفَ فَلَه‘ اَنْ يَّلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَ يَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ

۱۶۶۵۔ جب کوئی شخص دعویٰ کرے یا کسی پر تہمت لگائے تو اسے گواہ تلاش کرنے چاہئیں اور گواہ کی تلاش میں دوڑ دھوپ بھی کرنی چاہئے۔ ❶

(۲۴۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ هِلَالَ ابْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَه‘ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْکِ بْنِ سَحْمَآءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْحَدٌّ فِيْ ظَهْرِکَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهٖ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِکَ فَذَكَرَ حَدِيْثَ اللِّعَانِ

۲۴۸۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ ملوث ہونے کی تہمت لگائی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس پر گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی شخص اگر اپنی عورت پر کسی دوسرے کو دیکھے گا تو گواہ ڈھونڈنے دوڑے گا! لیکن آنحضور ﷺ یہی برابر فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ پھر لعان کی حدیث کا ذکر کیا۔ ❷

باب ۱۶۶۶ . اَلْيَمِيْنُ بَعْدَ الْعَصْرِ

۱۶۶۶۔ عصر کے بعد کی قسم۔

(۲۴۸۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

۲۴۸۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن

---

❶ اس کا مطلب شارحین نے یہ لکھا ہے کہ دعویٰ کرنے یا کسی پر تہمت لگانے کے بعد اگر اس کے پاس فوری طور پر گواہ نہ ہوں تو اسے اس کی مہلت دی جائے گی کہ وہ گواہ تلاش کر کے عدالت میں حاضر کرے۔ فقہاء نے اس کے لئے تین دن کی مہلت دی ہے۔ ❷ گویا آنحضور ﷺ نے ان کا عذر قبول نہیں کیا اور بار بار یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تم پر حد جاری کی جائے گی، کیونکہ ان کا جو عذر تھا، وہ معاملے کا صرف ایک پہلو تھا۔ اگر صرف کسی کے دعویٰ کی بنیاد پر رحم کرنے کا حکم لگادیا جایا کرے تو دنیا میں فساد پھیل جائے۔ اس لئے معاملے کے ہر پہلو پر نظر رکھنی چاہئے اور سب کی رعایت ہونی چاہئے۔ لعان کی حدیث آئندہ آئے گی۔

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْاَ عْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَايُزَكِّيْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَآءٍ بِطَرِيْقٍ يَّمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَا يِعُهٗ اِلَّا لِلدُّنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مَا يُرِيْدُ وَفٰى لَهٗ وَاِلَّا لَمْ يَفِ لَهٗ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطٰى بِهٖ كَذَا وَ كَذَا فَاَخَذَهَا

عبدالحمید نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے اوران سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا، نہ ان کی طرف نظر اٹھا کے دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جو سفر میں ضرورت سے زیادہ پانی لئے جارہا ہے اور کسی مسافر کو (جو پانی کا ضرورت مند ہے) نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی (خلیفۃ المسلمین) سے بیعت کرے اور صرف دنیا کے لئے بیعت کرے کہ جس سے اس نے بیعت کی اگر وہ اس کا مقصد پورا کردے تو یہ بھی وفاداری سے کام لے، ورنہ اس کے ساتھ بیعت و عہد کے خلاف کرے۔ تیسرا وہ شخص جو کسی سے عصر کے بعد کسی سامان کا بھاؤ کرے اور اللہ کی قسم کھالے کہ اسے اس سامان کا اتنا، اتنا مل رہا ہے اور خریدار اس سامان کو (اس کی قسم کی وجہ سے) لے لے۔

باب۱۶۶۷. يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِيْنُ وَلَا يُصْرَفُ مِنْ مَّوْضِعٍ اِلٰى غَيْرِهٖ وَقَضٰى مَرْوَانُ بِالْيَمِيْنِ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَحْلِفُ لَهٗ مَكَانِیْ فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ وَاَبٰى اَنْ يَّحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَتَعَجَّبُ مِنْهُ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاکَ اَوْ يَمِيْنُهٗ فَلَمْ يَخُصَّ مَكَانًا دُوْنَ مَكَانٍ

۱۶۶۷۔ مدعیٰ علیہ پر جہاں قسم واجب ہوئی فوراً ہی اس سے قسم لی جائے گی اور اس جگہ سے کہیں دوسری جگہ اسے نہیں لے جایا جائے گا۔ ❶ مروان بن حکم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ایک مقدمے کا فیصلہ منبر پر بیٹھے ہوئے کیا اور (مدعیٰ علیہ ہونے کی وجہ سے) ان سے کہا کہ قسم آپ میری جگہ آ کر کھائیے (یعنی منبر کے قریب) لیکن زید رضی اللہ عنہ اپنی ہی جگہ سے قسم کھانے لگے اور منبر کے پاس جا کر قسم کھانے سے انکار کردیا (کیونکہ اس سے آپ کے نزدیک قسم میں کوئی تاکید وتغلیظ نہیں پیدا ہوسکتی تھی۔) مروان کو اس پر بڑا تعجب ہوا۔ اور نبی کریم ﷺ نے صرف یہ فرمایا کہ دو گواہ لاؤ ورنہ فریق ثانی پر قبضہ ہوگا، آپ ﷺ نے کسی خاص جگہ کی (قسم کے لئے) تخصیص نہیں فرمائی تھی۔

(۲۴۸۳) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ لِّيَقْتَطِعَ بِهَا مَا لًا لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

۲۴۸۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص قسم اس لئے کھاتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ کسی کا مال (ناجائز طور پر) ہضم کرجائے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ خداوند قدوس اس پر غضبناک ہوں گے۔

❶ قسم میں تاکید وتغلیظ کسی خاص مکان جیسے مسجد وغیرہ یا کسی خاص وقت جیسے عصر کے بعد یا جمعہ کے دن وغیرہ سے نہیں پیدا ہوتی۔ یہ احناف کا مسلک ہے اور امام بخاریؒ بھی یہی بتانا چاہتے ہیں کہ جہاں عدالت ہے اور قانون شریعت کے اعتبار سے مدعیٰ علیہ پر قسم واجب ہوئی ہے، اس سے قسم اسی وقت اور وہیں لی جائے گی۔ قسم لینے کے لئے نہ کسی خاص وقت کا انتظار کیا جائے اور نہ کسی مقدس جگہ اسے لے جایا جائے، اس لئے کہ مکان زمان سے اصل قسم میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔

باب۱۶۶۸ ۔ اِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي الْيَمِينِ

۱۶۶۸۔ جب لوگوں نے قسم واجب ہوتے ہی ایک دوسرے سے پہلے کھانے کی کوشش کی۔

۲۴۸۴حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ يُّسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ

۲۴۸۴۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند اشخاص سے قسم کھانے کے لئے کہا (ایک ایسے مقدمے کے سلسلے میں جس کے یہ لوگ مدعیٰ علیہ تھے) قسم کے لئے سب ایک ساتھ آگے بڑھے تو آنحضور ﷺ نے حکم دیا کہ قسم کھانے کے لئے ان میں باہم قرعہ اندازی کی جائے کہ پہلے کون قسم کھائے۔

باب۱۶۶۹ ۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا

۱۶۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ معمولی پونجی حاصل کرتے ہیں۔''

(۲۴۸۵)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ السَّكْسَكِيُّ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ اَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَه' فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطٰى بِهَا مَالَمْ يُعْطِهَا فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّقَالَ ابْنُ اَبِيْ اَوْفٰى النَّاجِشُ اٰكِلُ رِبًا خَآئِنٌ

۲۴۸۵۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں یزید بن ہارون نے خبر دی، انہیں عوام نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم ابو اسمٰعیل سکسکی نے حدیث بیان کی اور انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ایک شخص نے اپنا سامان دکھا کر (بیچنے کے لئے) اللہ کی قسم کھائی کہ اسے اس سامان کا اتنا مل رہا تھا، حالانکہ اتنا اسے نہیں مل رہا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی پونجی حاصل کرتے ہیں۔'' ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گاہکوں کو پھانسنے کے لئے قیمت بڑھانے والا سود خوار کی طرح خائن ہے۔

(۲۴۸۶) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبًا لِّيَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ اَوْ قَالَ اَخِيْهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِي الْقُرْاٰنِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَلْاٰيَةَ فَلَقِيَنِيْ الْاَشْعَثُ فَقَالَ مَاحَدَّثَكُمْ عَبْدُاللّٰهِ الْيَوْمَ قُلْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ

۲۴۸۶۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص جھوٹی قسم اس لئے کھاتا ہے کہ اس کے ذریعہ کسی کا مال یا (کسی کے مال کی بجائے) انہوں نے بیان کیا کہ اپنے بھائی کا مال لے سکے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں قرآن میں یہ آیت نازل فرمائی تھی ''کہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ معمولی پونجی حاصل کرتے ہیں'' الخ۔ پھر مجھ سے اشعث رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آج تم لوگوں سے کیا حدیث بیان کی تھی۔ میں نے ان سے بیان کردی تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت

میرے ہی واقعے کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

باب ۱۶۷۰. كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ وَقَوْلُه‘ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ جَآءُ وْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا اِحْسَانًا وَّ تَوْفِيْقًا يُقَالُ بِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ وَ وَاللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ حَلَفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ

۱۶۷۰۔ قسم کیسے لی جائے گی؟ ❶ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وہ لوگ آپ کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں۔" (اپنا عذر پیش کرتے ہوئے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "پھر وہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں اور اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہمارا (اپنے طرز عمل سے) مقصد خیر خواہی اور موافقت کے سوا اور کچھ نہ تھا۔" اور کہا جاتا ہے۔ باللہ، تاللہ، واللہ (اللہ کی قسم) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اور وہ شخص جو اللہ کی قسم عصر بعد جھوٹی کھاتا ہے اور اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھانی چاہئے۔

(۲۴۸۷) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّه‘ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُهُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَآ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُه‘ قَالَ لَآ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَلَه‘ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَآ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَالرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَ لَآ اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ

۲۴۸۷۔ ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے، ان سے ابوسہیل نے، ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور اسلام کے متعلق پوچھنے لگے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، دن اور رات میں پانچ نمازیں ادا کرنا (منجملہ اسلام کی اور بہت سی ضروریات کے ہے) انہوں نے پوچھا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ضروری ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، یہ دوسری بات ہے کہ تم اپنی طرف سے کچھ کرلو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور رمضان کے روزے (بھی اسلام میں سے ہے) انہوں نے پوچھا، کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، سوا اس کے کہ جو تم اپنے طور پر رکھو۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کا بھی ذکر کیا تو انہوں نے پوچھا، کیا (جو واجب زکوٰۃ آپ نے بتائی ہے) اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی چیز واجب ہے (اموال میں) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں سوا اس کے جو تم خود اپنی طرف سے دو اس کے بعد وہ صاحب یہ کہتے ہوئے جانے لگے کہ خدا گواہ ہے، میں نہ اس میں کوئی زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر انہوں نے سچ کہا ہے تو کامیاب ہوئے۔

(۲۴۸۸) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۲۴۸۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ

❶ یعنی قسم جن چیزوں کی لی جاسکتی ہے، بتانا یہ چاہتے ہیں کہ قسم اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات ہی کی کھانی چاہئے، جیسا کہ قرآن کی آیات اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ

سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہے تو اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہنا چاہئے۔

باب ۱۶۷۱۔ مَنْ اَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوٗسٌ وَاِبْرَاهِيْمُ وَشُرَيْحٌ اَلْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ اَحَقُّ مِنَ الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ

۱۶۷۱۔ جس مدعی نے (مدعی علیہ کی) قسم کے بعد گواہ پیش کئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ممکن ہے کہ (مدعی اور مدعی علیہ میں کوئی) ایک دوسرے سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا مقدمہ پیش کر سکتا ہو، طاؤس، ابراہیم اور شریح رحمہم اللہ نے فرمایا کہ عادل گواہ جھوٹی قسم کے مقابلے میں قبول کئے جانے کا زیادہ مستحق ہے۔

(۲۴۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا بِقَوْلِهٖ فَاِنَّمَآ اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْهَا

۲۴۸۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم لوگ میرے یہاں اپنے مقدمات لاتے ہو اور یہ ممکن ہے کہ (مدعی اور مدعی علیہ میں سے) ایک دوسرے سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا مقدمہ پیش کر سکتا ہو، اس لئے اگر میں کسی فریق کے لئے اس کی (اچھی) بحث کے نتیجے میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں تو اس کے سوا کچھ نہیں ہوا کہ میں نے دوزخ کا ایک حصہ اسے دے دیا ہے جسے نہ لینا ہی بہتر ہے۔

باب ۱۶۷۲۔ مَنْ اَمَرَ بِاِنْجَازِ الْوَعْدِ وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرَ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَقَضَى ابْنُ الْاَشْوَعِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ ذٰلِكَ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ قَالَ وَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَرَاَيْتُ اِسْحٰقَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيْثِ بْنِ اَشْوَعَ

۱۶۷۲۔ جس نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا۔ ❶ حسن بصریؒ نے یہ کیا تھا۔ اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس وصف سے کیا ہے کہ وہ وعدے کے سچے تھے۔ ابن اشوع نے وعدہ پورا کرنے کے لئے فیصلہ کیا تھا (عدالت میں) اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اسے نقل کیا تھا۔ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ اپنے ایک داماد کا ذکر فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا، اسے پورا کیا، ابوعبداللہ نے کہا کہ اسحاق بن ابراہیم کو میں نے دیکھا کہ وہ ابن اشوع کی حدیث سے استدلال کرتے تھے۔

(۲۴۹۰) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ

۲۴۹۰۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں

❶ جمہور امت کا مسلک یہ ہے کہ وعدہ پورا کرنے کے لئے کسی سے کہنا یا اس کا حکم دینا، یہ لوگوں کا اپنا نجی معاملہ ہے۔ قضا یا قانون کے تحت نہیں آتا، لیکن امام ... کہتے ہیں کہ وعدہ کرنے کا حکم بھی قضا کے تحت آسکتا ہے اور امام بخاریؒ نے بھی غالباً اس باب میں امام مالکؒ کا مسلک اختیار کیا ہے۔

اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سُفْیٰنَ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهٗ سَاَلْتُکَ مَاذَا یَاْمُرُکُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ اَمَرَکُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَآءِ الْاَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهٖ صِفَةُ نَبِیٍّ

خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ انہیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل نے ان سے کہا تھا، میں نے تم سے پوچھا تھا کہ وہ (محمد ﷺ) تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ تمہیں نماز، صدقہ، عفت، عہد کے پورا کرنے اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں اور یہ نبی کی صفت ہے۔

(۲۴۹۱) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ سُهَیْلٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَالِکِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ

۲۴۹۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسہیل نے، ان سے نافع بن مالک بن ابی عامر نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب کوئی بات کہی جھوٹ کہی، امانت اسے دی گئی تو اس نے اس میں خیانت کی اور وعدہ کیا تو وعدہ خلافی کی۔

(۲۴۹۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِیُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ اَبَا بَکْرٍ مَّالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَآءِ بْنِ الْحَضْرَمِیِّ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَّنْ کَانَ لَهٗ عَلَی النَّبِیِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ اَوْ کَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْیَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْطِیَنِیْ هٰکَذَا وَهٰکَذَا فَبَسَطَ یَدَیْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَعَدَّ فِیْ یَدَیَّ خَمْسَ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ

۲۴۹۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انہیں عمرو بن دینار نے خبر دی، انہیں محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ہی (بحرین کے عامل) علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے یہاں سے مال آیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ جس کسی کا بھی نبی کریم ﷺ پر کوئی قرض ہو یا (آنحضور ﷺ کا کوئی وعدہ ہو تو وہ ہمارے یہاں آئے) جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے ان سے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ اتنا اتنا مال مجھے عنایت فرمائیں گے۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اپنے ہاتھ بڑھائے اور میرے ہاتھ پر پانچ سو اور پھر پانچ سو اور پھر پانچ سو گن دیئے۔

(۲۴۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِیْمِ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمِ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سَاَلَنِیْ یَهُوْدِیٌّ مِّنْ اَهْلِ الْحِیْرَةِ اَیَّ الْاَجَلَیْنِ قَضٰی مُوْسٰی قُلْتُ لَآ اَدْرِیْ حَتّٰی اَقْدَمَ عَلٰی حَبْرِ الْعَرَبِ فَاَسْاَلَهٗ فَقَدِمْتُ فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ فَقَالَ قَضٰی اَکْثَرَهُمَا وَاَطْیَبَهُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ فَعَلَ

۲۴۹۳۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انہیں سعید بن سلیمان نے خبر دی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ حیرہ کے ایک یہودی نے مجھ سے پوچھا موسیٰ علیہ السلام نے (اپنے مہر کے ادا کرنے میں) کونسی مدت پوری کی تھی (یعنی آٹھ سال کی یا دس سال کی، قرآن میں ذکر ہے) میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں، ہاں عرب کے عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھ لوں (تو میں تمہیں بتاؤں گا) چنانچہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ نے بڑی مدت پوری

کی (دس سال کی) جو دونوں مدتوں میں بہتر تھی۔ رسول اللہ ﷺ بھی جب کسی سے وعدہ کرتے تو اسے پورا کرتے تھے۔

باب ۱۶۷۳۔ لَایُسْئَلُ اَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَاتَجُوْزُ شَهَادَةُ اَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ الاٰية

۱۶۷۳۔ غیر مسلموں سے شہادت وغیرہ طلب نہ کی جائے۔ ❶ شعبہ نے بیان کیا کہ دوسرے ادیان والوں کی شہادت ایک سے دوسرے کے خلاف یعنی جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ "ہم نے ان میں باہم دشمنی اور بغض کو ہوا دے دی ہے۔" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے نقل کیا کہ اہل کتاب کی (ان کی مذہبی روایات میں) نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ یہ کہہ لیا کرو کہ اللہ پر اور جو کچھ اس نے نازل کیا، سب پر ہم ایمان لائے۔ الآیۃ

(۲۴۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْئَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتٰبِ وَكِتَابُكُمُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ تَقْرَءُوْنَهٗ لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوْا مَاكَتَبَ اللّٰهُ وَغَيَّرُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْكِتَابَ فَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ لِيَشْتَرُوْابِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَاجَآءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مُسَائَلَتِهِمْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ

۲۴۹۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے مسلمانو! اہل کتاب سے تم کیوں سوالات کرتے ہو، حالانکہ تمہاری وہ کتاب جو تمہارے نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعد میں نازل ہوئی ہے۔ تم اسے پڑھتے ہو اور اس پر کسی قسم کی آمیزش بھی نہیں ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہے کہ اہل کتاب نے اس کتاب کو بدل دیا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا تھا اور خود ہی اس میں تغیر کر دیا اور پھر کہنے لگے کہ یہ کتاب ان زیادتیوں اور تغیرات کے ساتھ جو خود انہوں نے کئے، اللہ کی طرف سے ہے، ان کا مقصد اس سے صرف یہ تھا کہ اس طرح تھوڑی پونجی (دنیا کی) حاصل کر سکیں، ہرگز نہیں۔ (تمہارا طرز عمل اس وجہ سے اور بھی سنگین ہے کہ) بخدا ہم نے ان کے کسی آدمی کو کبھی نہیں دیکھا کہ وہ ان آیات کے متعلق تم سے کچھ

❶ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی عدالت، غیر مسلموں کی شہادت قبول نہ کرے لیکن احناف کے نزدیک ان کی شہادت بھی قبول کی جائے گی اور ان کی شہادتوں پر فیصلے بھی کئے جائیں گے۔ اگر چہ اس باب کے دونوں مذاہب میں تفصیل ہے، لیکن بنیادی طور پر احناف یہ کہتے ہیں کہ کوئی غیر مسلم اگر کسی دوسرے غیر مسلم کے خلاف شہادت میں پیش کیا جائے اور گواہ کی شرائط اس پر پوری اترتی ہوں تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی، مسلمان بھی کسی غیر مسلم کو اپنے مقدمے میں گواہ کے طور پر پیش کر سکتا ہے اور عدالت کو، اگر گواہ بننے کی اس شرط پر موجود ہیں، اس کی گواہی قبول کرنے پڑے گی۔ ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے یہاں ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت لائی گئی، جنہوں نے زنا کیا تھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کے چار شاہد لاؤ۔ علامہ ماردینیؒ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس کی سند عمدہ ہے۔ اسی طرح کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے اہل کتاب کی شہادت کی اجازت دی تھی۔ علامہ ماردینیؒ نے اس حدیث کو مسلم کی شرائط کے مطابق بتایا ہے۔ مصنفؒ نے جو دلائل اس کے خلاف نقل کئے ہیں، اگر ان پر غور کیا جائے تو واضح ہوگا کہ وہ امور قضا اور عدالت سے متعلق سرے سے نہیں ہیں اور اس باب میں ان سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

پوچھتا ہو جو تم پر (تمہارے نبی کے ذریعہ) نازل کی گئی ہیں۔

باب۱۶۷۴۔ اَلْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلَاتِ وَقَوْلِهِ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلاَ مَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اقْتَرَعُوْا فَجَرتِ الْاَقْلاَ مُ مَعَ الْجِرْيَةِ وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّآءَ الْجِرْيَةَ فَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّآءَ وَقَوْلِهِ فَسَاهَمَ اَقْرَعَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْ حَضِيْنَ مِنَ الْمَسْهُوْمِيْنَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمِ اَلْيَمِيْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ يُّسْهَمَ بَيْنَهُمْ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ

۱۶۷۴۔ مشکلات کے مواقع پر قرعہ اندازی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”جب وہ اپنے قلم ڈالنے لگے (قرعہ اندازی کے لئے تا کہ اس کی تعین کر سکیں کہ) مریم کی کفالت کون کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) کہ جب سب لوگوں نے اپنے قلم ڈالے (نہر اردن میں) تو تمام قلم پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہہ گئے، لیکن حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم اس بہاؤ میں اوپر آ گیا۔ اس لئے انہوں نے ہی مریم علیہا السلام کی کفالت کی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد فساہم کے معنی میں ”قرعہ اندازی کی“ فکان من المدحضین (میں من المدحضین کے معنی ہیں) من المسہومین (یعنی قرعہ انہیں کے نام نکلا)۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (کسی مقدمہ میں مدعی علیہ ہونے کے بناء پر) چند اشخاص سے قسم کھانے کے لئے کہا تو وہ سب (ایک ساتھ) آگے بڑھے، اس لئے آپ ﷺ نے ان میں باہم قرعہ ڈالنے کے لئے فرمایا کہ سب سے پہلے کون قسم کھائے۔

(۲۴۹۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غَيَاثٍؒ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي اَعْلاَهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْٓ اَسْفَلِهَا يَمُرُّوْنَ بِالْمَآءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلاَهَا فَتَاَذَّوْا بِهٖ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا مَالَكَ قَالَ تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّلِيْ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ

۲۴۹۵۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبی نے حدیث بیان کی، انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ کے حدود کے بارے میں مداہنت برتنے والے اور اس میں مبتلا ہو جانے والے کی مثال ایک ایسی قوم کی ہے جس نے ایک کشتی (پر سفر کرنے کے سلسلے میں) قرعہ اندازی کی۔ اس کے نتیجے میں کچھ لوگ نیچے کی منزل پر سوار ہوئے اور کچھ اوپر کی منزل پر۔ نیچے کے لوگ پانی لے کر اوپر کی منزل سے گذرتے تھے اور اس سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی تھی (اس خیال سے کہ اوپر کے لوگوں کو ان کے جانے آنے سے تکلیف ہوتی ہے) نیچے والے کلہاڑی سے کشتی کے نیچے کا حصہ کاٹنے لگے (تا کہ یہیں سے سمندر کا پانی لے لیا کریں۔) اب اوپر والے آئے اور کہنے لگے کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ تم لوگوں کو (ہمارے اوپر جانے آنے سے) تکلیف ہوتی تھی اور ہمارے لئے بھی پانی ضروری ہے۔ اب انہوں نے اگر نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیا (اور انہیں ان کی حماقت سے روک دیا) تو انہیں بھی نجات دی اور خود بھی پائی، لیکن اگر انہوں نے چھوڑ دیا (اور جو وہ کر رہے تھے انہیں

کرنے دیا) تو انہیں بھی ہلاک کیا اور خود بھی ہلاک ہو گئے۔

(۲۴۹۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ نِالْاَنْصَارِيِّ اَنَّ اُمَّ الْعَلَآءِ اِمْرَاَةً مِّنْ نِّسَآئِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عُثْمٰنَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَ لَنَا سَهْمُه فِي السُّكْنٰى حِيْنَ اَقْرَعَتِ الْاَنْصَارُ سُكْنَى الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَآءِ فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمٰنُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَاشْتَكٰى فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِيْ ثِيَابِهٖ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَاالسَّآئِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَه فَقُلْتُ لَآاَدْرِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ جَآءَه وَاللّٰهِ الْيَقِيْنُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُولَه الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَآاَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَايُفْعَلُ بِهٖ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَآاُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَه اَبَدًا وَّاَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَنِمْتُ فَاُرِيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُه

۲۴۹۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے خارجہ بن زید انصاری نے حدیث بیان کی کہ ان کی رشتہ دار ایک خاتون ام علاء رضی اللہ عنہا نے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت بھی کی تھی، انہیں خبر دی کہ انصار نے جب مہاجرین کو (ہجرت کے فوراً بعد) اپنے یہاں ٹھہرانے کے لئے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے قیام کا انتظام ہمارے حصے میں آیا۔ ام علاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر عثمان بن مظعونؓ ہمارے یہاں ٹھہرے (اور کچھ دنوں بعد) بیمار پڑ گئے۔ ہم نے ان کی تیمارداری کی لیکن ان کی وفات ہوگئی اور جب ہم انہیں کفن دے چکے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، میں نے کہا، ابوالسائب (عثمانؓ کی کنیت) تم پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، میری گواہی ہے کہ اللہ نے اپنے یہاں تمہاری ضرور عزت وتکریم کی ہوگی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا، یہ بات تمہیں کیسے معلوم ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت وتکریم کی ہوگی۔ میں نے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں یارسول اللہ! مجھے یہ بات کسی ذریعہ سے معلوم نہیں ہوئی۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا، عثمان کا جہاں تک معاملہ ہے تو خدا شاہد ہے کہ ان کی وفات ہو چکی ہے اور میں ان کے بارے میں (خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے) خیر ہی کی توقع رکھتا، لیکن خدا کی قسم، رسول اللہ ہونے کے باوجود خود مجھے یہ بھی علم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ (عثمانؓ کا تو کیا ذکر!) ام علاءؓ کہنے لگی خدا کی قسم اب میں اس کے بعد کسی شخص کی پاکی کبھی نہیں بیان کروں گی (اس تیقن کے ساتھ) اس سے مجھے رنج بھی بہت ہوا (کہ آنحضور ﷺ کے سامنے میں نے کس تیقن کے ساتھ ایک ایسی بات کہی جس کا مجھے علم نہیں تھا) انہوں نے بیان کیا کہ (ایک دن) میں سوئی تھی کہ خواب میں عثمانؓ کے لئے میں نے ایک جاری چشمہ دیکھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے خواب بیان کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ ان کا (نیک) عمل تھا۔

(۲۴۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۴۹۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب،

وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۴۹۸) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَافِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْآ اِلَّااَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْآ اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج میں قرعہ اندازی فرماتے اور جن کا حصہ نکل آتا، انہیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ حضور اکرم ﷺ کا یہ بھی معمول تھا کہ اپنی ہر بیوی کے لئے ایک دن اور ایک رات متعین کردی تھی (باری باری) البتہ سودہ بنت زمعہؓ نے (اپنی عمر کے آخر میں) اپنی باری آنحضور ﷺ کی زوجہ عائشہؓ کو دے دی تھی تا کہ رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی حاصل ہو (کیونکہ وہ خود بوڑھی ہوچکی تھیں)۔

۲۴۹۸۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر کے مولیٰ سمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان اور صف اول میں کتنی برکت ہے پھر (انہیں ثواب حاصل کرنے کے لئے) قرعہ اندازی کرنا پڑتی تو وہ قرعہ اندازی بھی کرتے اور اگر انہیں معلوم ہوجائے کہ عشاء اور صبح کی نماز کی کتنی فضیلتیں اور برکتیں ہیں تو گھٹنوں کے بل اگر آنا پڑتا پھر بھی آتے۔

كِتَابُ الصُّلْحِ

صلح کے مسائل

بَاب ۱۶۷۵. مَاجَآءَ فِي الْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَاخَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْمَعْرُوْفٍ اَوْاِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا وَخُرُوْجِ الْاِمَامِ اِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِاَصْحَابِهٖ

(۲۴۹۹) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ بَنِيْ عَمْرِوبْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَاْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَاْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ

۱۶۷۵۔ لوگوں میں باہم صلح کرا دینے سے متعلق آیات واحادیث اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''ان کی اکثر سرگوشیوں میں خیر نہیں سوا ان (سرگوشیوں کے) جو صدقہ یا اچھی بات کی طرف لوگوں کو ترغیب دلائیں یا لوگوں کے درمیان باہم صلح کرائیں اور جو شخص یہ اعمال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کرے گا تو جلد ہی ہم اسے عظیم اجر دیں گے اور امام کا اپنے اصحاب کے ساتھ مختلف مقامات پر لوگوں میں باہم صلح کرانے کے لئے جانا۔

۲۴۹۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (قباء کے) بنو عمرو بن عوف میں باہم کچھ رنجش ہوگئی تھی تو رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کو ساتھ لے کر ان کے یہاں، ان میں باہم صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے (آپ ﷺ لوگوں میں صلح صفائی میں مشغول رہے) اور نماز کا وقت ہوگیا، لیکن آپ ﷺ تشریف نہ لائے۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اذان دی، ابھی تک چونکہ حضور اکرم ﷺ تشریف نہ لائے تھے اس لئے وہ (آنحضور ﷺ ہی کی ہدایت کے مطابق) ابوبکر رضی اللہ عنہ کے

لَکَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ فِی الصُّفُوْفِ حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَاَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِیْحِ حَتّٰی اَکْثَرُوْا وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ لَّایَکَادُ یَلْتَفِتُ فِی الصَّلٰوۃِ فَالْتَفَتَ فَاِذَا ھُوَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَآءَہٗ فَاَشَارَ اِلَیْہِ بِیَدِہٖ فَاَمَرَہٗ یُصَلِّیْ کَمَا ھُوَ فَرَفَعَ اَبُوْبَکْرٍ یَّدَہٗ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَھْقَرٰی وَرَآءَہٗ حَتّٰی دَخَلَ فِی الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ یَااَیُّھَا النَّاسُ اِذَا نَابَکُمْ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِکُمْ اَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِیْحِ اِنَّمَا التَّصْفِیْحُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَّابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَایَسْمَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّاالْتَفَتَ یَااَبَابَکْرٍ مَّامَنَعَکَ حِیْنَ اَشَرْتُ اِلَیْکَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَاکَانَ یَنْبَغِیْ لِاِبْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْ یُّصَلِّیَ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

پاس آئے اوران سے کہا کہ آنحضور ﷺ وہیں رک گئے ہیں اور نماز کا وقت ہوگیا ہے، کیا آپ لوگوں کونماز پڑھائیں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہو۔ اس کے بعد نماز کی اقامت ہوئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے (نماز کے درمیان میں) نبی کریم ﷺ صفوں کے درمیان سے گذرتے ہوئے پہلی صف میں پہنچے (ابوبکرؓ کو متنبہ کرنے کے لئے) لوگ بار بار ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگے، ابوبکرؓ نماز میں کسی دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے (لیکن جب بار بار ایسا ہوا تو) آپ متوجہ ہوئے اور محسوس کیا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کے پیچھے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے انہیں حکم دیا کہ جس طرح وہ نماز پڑھا رہے ہیں، اسے جاری رکھیں، لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد بیان کی اور الٹے پاؤں پیچھے آگئے اور صف میں مل گئے۔ پھر نبی ﷺ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہوکر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ہدایت کی کہ لوگو! جب نماز میں کوئی بات پیش آتی ہے تو تم ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگتے ہو، ہاتھ پر ہاتھ مارنا تو عورتوں کے لئے ہے، مردوں کو جس کی نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہئے۔ کیونکہ وہ لفظ جو بھی سنے گا وہ متوجہ ہوجائے گا اور اے ابوبکرؓ! جب میں نے اشارہ بھی کردیا تھا تو پھر آپ لوگوں کو نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے؟ انہوں نے عرض کیا، ابوقحافہ کے بیٹے کے لئے یہ بات مناسب نہ تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے نماز پڑھائے۔ (حدیث اوراس پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے)۔

(۲۵۰۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ اَنَّ اَنَسًا قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْاَتَیْتَ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ فَانْطَلَقَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَکِبَ حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُوْنَ یَمْشُوْنَ مَعَہٗ وَھِیَ اَرْضٌ سَبِخَۃٌ فَلَمَّا اَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِلَیْکَ عَنِّیْ وَاللّٰہِ لَقَدْ اٰذَانِیْ نَتْنُ حِمَارِکَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْھُمْ وَاللّٰہِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۲۵۰۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، اوران سے انسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا، اگر آپ عبداللہ بن ابی (منافق) کے یہاں تشریف لے چلتے تو بہتر تھا۔ حضور اکرم ﷺ اس کے یہاں ایک گدھے پر سوار ہوکر تشریف لے گئے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم پیدل آپ کے ساتھ چل رہے تھے، جدھر سے آپ گذر رہے تھے وہ شورزمین تھی۔ جب نبی کریم ﷺ اس کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگا، ذرا آپ دور ہی رہئے، آپ کے گدھے کی بو سے مجھے تکلیف ہورہی ہے۔ ❶ اس پر

❶ دوسری روایت میں ہے کہ آپ یعفور نامی گدھے پر سوار تھے اور گدھے نے وہاں پہنچ کر پیشاب کیا تھا۔ اس پر عبداللہ بن ابی نے یہ جملہ یا یہ کہ "لوگوں کو اس گدھے کی بو سے بچائیے، کہا تھا۔

اَطْيَبُ رِيْحًا مِّنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِاللّٰهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَشَتَمَا فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَصْحَابُهٗ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيْدِ وَالْاَيْدِيْ وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا اَنَّهَا اُنْزِلَتْ وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا

ایک انصاری صحابی بولے کہ خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے گدھے کی بوتم سے بہتر ہے۔ عبداللہ (منافق) کی طرف سے اس کی قوم کا ایک شخص ان صحابہ کی بات پر غصے ہوگیا اور دونوں نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ پھر دونوں طرف سے دونوں کے حمایتی مشتعل ہوگئے اور ہاتھاپائی چھڑی اور جوتے تک نوبت پہنچی۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی تھی ''اگر مسلمانوں کے دوگروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو۔''

باب ۱۶۷۶. لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

۱۶۷۶۔ جو شخص لوگوں میں باہم صلح کرانے کی کوشش کرتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہے۔

(۲۵۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُمَّهٗ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عُقْبَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا اَوْيَقُوْلُ خَيْرًا

۲۵۰۱۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ نے انہیں خبر دی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں باہم صلح کرانے کی کوشش کرے اور اس کے لئے کوئی اچھی بات [1] کی چغلی کھائے، (یا راوی نے) بقول خیرا کہا۔

باب ۱۶۷۷. قَوْلِ الْاِمَامِ لِاَصْحَابِهٖ اِذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ

۱۶۷۷۔ امام اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ چلو صلح کرانے چلیں۔

(۲۵۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ قُبَآءَ اقْتَتَلُوْا حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ

۲۵۰۲۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی اور اسحاق بن محمد فروی نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا قبا کے لوگوں نے آپس میں جھگڑا کیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک دوسرے پر پتھر پھینکے۔ حضور اکرم ﷺ کو جب اس کی اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا، چلو ہم ان میں باہم صلح کرائیں گے۔

باب ۱۶۷۸. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَّالصُّلْحُ خَيْرٌ

۱۶۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اگر دونوں فریق آپس میں صلح کریں، اور صلح بہتر ہے۔''

---

[1] احناف کے یہاں صراحۃً جھوٹ بولنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ البتہ مصالح کے پیش نظر تعریض وکنایہ جھوٹ سے کیا جاسکتا ہے۔ انہیں مصالح میں سے ایک مصلحت دو آدمیوں میں باہم صلح کرانا بھی ہے کہ اس میں فریقین کے سامنے اس کے خلاف کی باتیں اس طرح رکھی جائیں کہ دونوں کے دل صاف ہوجائیں اور صلح ہوجائے۔

(۲۵۰۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْاِعْرَاضًا قَالَتْ هُوَالرَّجُلُ يَرٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ مَالَا يُعْجِبُهٗ كِبَرًا اَوْغَيْرَهٗ فَيُرِيْدُ فِرَاقَهَا فَتَقُوْلُ اَمْسِكْنِيْ وَاقْسِمْ بِيْ مَاشِئْتَ قَالَتْ فَلَا بَاسَ اِذَا تَرَاضَيَا

۲۵۰۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں کہ) ''اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے بے توجہی اور اعراض محسوس کرے، فرمایا کہ یہ ایسا شوہر ہے جو اپنی بیوی میں ایسی چیزیں پائے جو اسے پسند نہ ہوں، عمر کی زیادتی وغیرہ اور اس لئے اسے اپنے سے جدا کرنا چاہتا ہو اور عورت کہے کہ مجھے جدا نہ کرو (نفقہ وغیرہ) جس طرح تم چاہو دیتے رہنا۔ سنا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر دونوں اس پر راضی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

باب ۱۶۷۹. اِذَا اصْطَلَحُوْا عَلٰى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُوْدٌ

۱۶۷۹۔ اگر ظلم کی بنیاد پر صلح کی، تو قبول نہیں کی جائے گی۔

(۲۵۰۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهٗ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَقَالُوْا لِيْ عَلٰى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِيْ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنْ غَنَمٍ وَوَلِيْدَةٍ ثُمَّ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوْا اِنَّمَا عَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ يَااُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلٰى امْرَاَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا اُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا

۲۵۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی آئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے فریق نے بھی کھڑے ہو کر یہی کہا کہ اس نے سچ کہا، آپ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے۔ اعرابی نے کہا کہ میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا، پھر اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا، قوم نے کہا کہ تمہارے لڑکے پر رجم کیا جائے گا لیکن میں نے اپنے لڑکے کے اس رجم کے بدلے میں سو بکریاں اور ایک باندی دی تھی (تا کہ یہ لوگ اسے معاف کر دیں) پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ تمہارے لڑکے کو سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ ہی سے کروں گا۔ باندی اور بکریاں تو تمہیں کو لوٹا دی جاتی ہیں البتہ تمہارے لڑکے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور انیس تم (یہ قبیلہ اسلم کے ایک صحابی تھے) اس عورت کے یہاں جاؤ اور اسے رجم کر دو، (بشرطیکہ وہ زنا کا اقرار کرے) چنانچہ انیس گئے اور (چونکہ اس نے بھی زنا کا اقرار کر لیا، اس لئے) اسے رجم کر دیا گیا۔

(۲۵۰۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِىْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِىُّ وَعَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ اَبِىْ عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ

۲۵۰۵۔ ہم سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات پیدا کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ رد ہے۔ اس کی روایت عبداللہ بن جعفر مخرمی اور عبدالواحد بن عون نے سعد بن ابراہیم کے واسطے سے کی۔

باب ۱۶۸۰ . كَيْفَ يُكْتَبُ هٰذَا مَاصَالَحَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَّاِنْ لَّمْ يَنْسُبْهُ اِلٰى قَبِيْلَتِهٖ اَوْنَسَبِهٖ

۱۶۸۰۔ صلح کی دستاویز کس طرح لکھی جائے؟ (کیا اس طرح کہ) یہ اس بات کی دستاویز ہے کہ فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں نے صلح کر لی ہے۔ جبکہ اس کے قبیلے یا نسب کا ذکر نہ کیا ہو۔

(۲۵۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِىٌّ بَيْنَهُمْ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَاتَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لَوْكُنْتَ رَسُوْلًا لَّمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِىٍّ امْحُهُ فَقَالَ عَلِىٌّ مَّآ اَنَا بِالَّذِىْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَّصَالَحَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَا يَدْخُلُوْهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَاَلُوْهُ مَاجُلُبَّانُ السِّلَاحِ فَقَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيْهِ

۲۵۰۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کی صلح (قریش سے) کی تو دستاویز علیؓ نے لکھی تھی۔ انہوں نے اس میں لکھا کہ محمد اللہ کے رسول (ﷺ) مشرکین نے اس پر اعتراض کیا کہ محمد کے ساتھ رسول اللہ نہ لکھو۔ اگر آپ رسول اللہ ہوتے تو ہم آپ سے لڑتے ہی کیوں؟ آنحضور ﷺ نے علیؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دیں۔ علیؓ نے فرمایا کہ میں تو اسے نہیں مٹا سکتا تو حضور اکرم ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے وہ لفظ مٹا دیا اور مشرکین کے ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ (آئندہ سال) تین دن کے لئے مکہ آئیں گے اور ہتھیار نیام میں رکھ کر داخل ہوں گے۔ شاگردوں نے پوچھا کہ جلبان السلاح (جس کا احادیث میں ذکر ہے کیا چیز ہوتی ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ نیام اور جو چیز اس کے اندر ہوتی ہے (اس کے مجموعے کا نام جلبان ہے)۔

(۲۵۰۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوْا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَاقَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْ لَانُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۵۰۷۔ ہم سے عبداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ذیقعدہ کے مہینے میں عمرہ کا احرام باندھا (اور مکہ روانہ ہوئے) لیکن مکہ کے لوگوں نے آپ کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ آخر صلح اس پر ہوئی کہ (آئندہ سال) آپ مکہ میں تین دن تک قیام کریں گے جب اس کی دستاویز لکھی جانے لگی تو اس میں لکھا گیا کہ یہ وہ صلحنامہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے۔ لیکن مشرکین نے کہا کہ ہم تو اسے نہیں

مَامَنَعَکَ لٰکِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَاوَاللّٰهِ لَااَمْحُوْکَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَاقَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ لَايَدْخُلُ مَكَّةَ سَلَاحٌ اِلَّا فِى الْقِرَابِ وَاَنْ لَّايَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهٗ وَاَنْ لَّايَمْنَعَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِّصَاحِبِکَ اُخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَاعَمِّ يَاعَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَاَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُوْنَکِ ابْنَةَ عَمِّکِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَّزَيْدٌ وَّجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّيْ وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِيِّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْکَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَقَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا

مانتے، بس آپ صرف محمدؐ بن عبداللہ ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ بھی ہوں، اور محمد بن عبداللہ بھی۔ اس کے بعد علیؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹادو۔ انہوں نے عرض کیا، نہیں، خدا کی قسم! میں یہ لفظ تو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ آخر آنحضور ﷺ نے دستاویز لی اور لکھا کہ یہ اس کی دستاویز ہے کہ محمد بن عبداللہ نے اس شرط پر صلح کی ہے کہ مکہ میں وہ ہتھیار نیام میں رکھے بغیر داخل نہیں ہوں گے، اگر مکہ کا کوئی باشندہ ان کے ساتھ جانا چاہے گا تو وہ اسے ساتھ نہ لے جائیں گے، لیکن ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص مکہ میں رہنا چاہے گا تو اسے وہ نہ روکیں گے۔ جب آئندہ سال آپ ﷺ تشریف لے گئے اور (مکہ میں قیام کی) مدت پوری ہوگئی تو قریش علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے صاحب سے کہئے کہ مدت پوری ہوگئی ہے اور اب وہ یہاں سے چلے جائیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ مکہ سے روانہ ہونے لگے۔ اس وقت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک بچی چچا چچا کرتی آئیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے ساتھ لے لیا۔ پھر فاطمہؓ کے پاس ہاتھ پکڑ کر لائے اور فرمایا اپنی چچازاد بہن کو بھی ساتھ لے لو۔ چنانچہ انہوں نے انہیں اپنے ساتھ سوار کرلیا۔ پھر علی، زید اور جعفر رضی اللہ عنہم کے باہم نزاع ہوا۔ علیؓ نے فرمایا کہ اس کا مستحق زیادہ میں ہو۔ یہ میرے چچا کی بچی ہے۔ جعفرؓ نے فرمایا کہ یہ میرے بھی چچا کی بچی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں بھی ہے۔ زیدؓ نے فرمایا کہ یہ میرے بھائی کی بچی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بچی کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی طرح ہوتی ہے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت اور عادات و اخلاق سب میں مجھ سے مشابہ ہو، زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی بھی ہو اور ہمارے مولا بھی۔

باب ۱۶۸۱۔ اَلصُّلْحُ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِکٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُوْنُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ وَفِيْهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَّاَسْمَاءُ وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ

۱۶۸۱۔ مشرکین کے ساتھ صلح۔ اس باب میں ابوسفیانؓ کی بھی ایک روایت ہے۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے بیان کیا (ایک حدیث کے ذیل میں) کہ پھر تمہاری رومیوں سے صلح ہوجائے گی۔ اس باب میں سہل بن حنیف، اسماء اور مسور رضی اللہ عنہم کی بھی روایات ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کی صلح مشرکین

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّه' اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَّدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَّيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ فَجَآءَ اَبُوْ جُنْدَلٍ يَّحْجُلُ فِیْ قُيُوْدِهٖ فَرَدَّه' اِلَيْهِمْ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيٰنَ اَبَاجُنْدَلٍ وَّقَالَ اِلَّابِجُلُبِّ السِّلَاحِ

کے ساتھ تین شرائط کے تحت کی تھی۔ یہ کہ مشرکین میں سے (دوران صلح میں) اگر کوئی فرد آنحضورﷺ کے پاس (فرار ہوکر) آئے تو آپﷺ اسے واپس کردیں گے۔ لیکن اگر مسلمانوں میں سے کوئی فرد مشرکین کے یہاں پناہ لے گا تو یہ لوگ ایسے شخص کو واپس نہیں کریں گے۔ یہ کہ آپ آئندہ سال مکہ آسکیں گے اور صرف تین دن ٹھہریں گے۔ اور یہ کہ ہتھیار، تلوار، تیر وغیرہ نیام اور ترکش میں ڈال کر ہی مکہ میں داخل ہوں گے۔ چنانچہ ابوجندل رضی اللہ عنہ (جو مسلمان ہوگئے تھے اور قریش نے آپ کو قید کر رکھا تھا) بیڑیوں کو گھسیٹتے ہوئے آئے تو آپﷺ نے انہیں (شرائط معاہدہ کے مطابق) مشرکوں کو واپس کردیا۔ امام بخاریؒ نے کہا کہ مومل نے ابوسفیان کے واسطہ سے ابوجندل کا ذکر نہیں کیا ہے اور (الابجلبان السلاح کے بجائے) الابجلب السلاح کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

(۲۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ ابْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَه' وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَه' وَحَلَقَ رَاْسَه' بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَقَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَّعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَايَحْمِلَ سَلَاحًا عَلَيْهِمْ اِلَّا سُيُوْفًا وَّلَايُقِيْمَ بِهَا اِلَّا مَآ اَحَبُّوْا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا اَقَامَ بِهَا ثَلٰثًا اَمَرُوْهُ اَنْ يَّخْرُجَ فَخَرَجَ

۲۵۰۸۔ ہم سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن نعمان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہﷺ عمرہ کا احرام باندھ کر نکلے تو کفار قریش بیت اللہ جانے سے مانع آئے۔ اس لئے آپﷺ نے قربانی کا جانور حدیبیہ میں ہی ذبح کردیا اور سر بھی وہیں منڈوالیا اور کفار مکہ سے آپ نے اس شرط پر صلح کرلی تھی کہ آپ آئندہ سال عمرہ کرسکیں گے۔ تلواروں کے سوا اور کوئی ہتھیار ساتھ نہ لائیں گے (اور وہ بھی نیام میں) اور قریش جتنے دنوں چاہیں گے اس سے زیادہ آپ مکہ میں قیام نہ کرسکیں گے (یعنی تین دن) چنانچہ حضور اکرمﷺ نے آئندہ سال عمرہ کیا اور شرائط کے مطابق آپﷺ مکہ میں داخل ہوئے۔ پھر جب تین دن قیام کو گذر چکے تو قریش نے مکہ سے چلے جانے کے لئے کہا اور آپﷺ وہاں سے چلے آئے۔

(۲۵۰۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِیَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ

۲۵۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے بشیر بن یسار نے اور ان سے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن زید بن سہل رضی اللہ عنہما خیبر گئے، خیبر کے یہودیوں سے مسلمانوں کی ان دنوں صلح تھی۔

باب ۱۶۸۲ . الصُّلْحِ فِی الدِّيَةِ

۱۶۸۲۔ دیت پر صلح۔

(۲۵۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ

۲۵۱۰۔ ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ الرُّبَیِّعَ وَهِیَ ابْنَةُ النَّضْرِ کَسَرَتْ ثَنِیَّةَ جَارِیَةٍ فَطَلَبُوا الْاَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ اَتُکْسَرُ ثَنِیَّةُ الرُّبَیِّعِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَاوَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَاتُکْسَرُ ثَنِیَّتُهَا فَقَالَ یَآاَنَسُ کِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِیَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِاللّٰهِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ، زَادَ الْفَزَارِیُّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ فَرَضِیَ الْقَوْمُ وَقَبِلُواالْاَرْشَ

حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نضر کی بیٹی ربیع رضی اللہ عنہا نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دیئے۔ اس پر لڑکی والوں نے تاوان مانگا اور ان لوگوں نے معافی چاہی لیکن معاف کرنے سے انہوں نے انکار کیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے بدلہ لینے کا حکم دیا (یعنی ان کا بھی دانت توڑ دیا جائے) انس بن نضرؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! ربیع کا دانت ہم کس طرح توڑ سکیں گے! نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، ہم ان کا دانت نہیں توڑیں گے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انس! کتاب اللہ کا فیصلہ تو بدلہ لینے (قصاص) ہی کا ہے۔ چنانچہ یہ لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ خود ان کی قسم پوری کرتے ہیں۔ فرازی نے (اپنی روایت میں) حمید کے واسطہ سے اور وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے یہ زیادتی نقل کی ہے کہ وہ لوگ راضی ہو گئے اور تاوان لے لیا۔

باب ۱۶۸۳ .قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِکْرُهٗ، فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا

۱۶۸۳۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد کہ "پس دونوں میں صلح کرادو۔"

(۲۵۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ اسْتَقْبَلَ وَاللّٰهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ مُعٰوِیَةَ بِکَتَآئِبَ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنِّیْ لَاَرٰی کَتَآئِبَ لَاتُوَلِّیْ حَتّٰی تَقْتُلَ اَقْرَانَهَا فَقَالَ لَهٗ مُعٰوِیَةُ وَکَانَ وَاللّٰهِ خَیْرَ الرَّجُلَیْنِ اَیْ عَمْرُو اِنْ قَتَلَ هٰؤُلَآءِ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ هٰؤُلَآءِ مَنْ لِّیْ بِاُمُوْرِ النَّاسِ مَنْ لِّیْ بِنِسَآءِهِمْ مَنْ لِّیْ بِضَیْعَتِهِمْ فَبَعَثَ اِلَیْهِ رَجُلَیْنِ مِنْ قُرَیْشٍ مِّنْ بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ کُرَیْزٍ فَقَالَ اذْهَبَآ اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَیْهِ وَقُوْلَا لَهٗ وَاطْلُبَا اِلَیْهِ فَاَتَیَاهُ

۲۵۱۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بصریؒ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ بخدا جب حسن بن علی رضی اللہ عنہ (معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں) پہاڑوں جیسا لشکر لے کر پہنچے تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو اپنے مقابل کا استیصال کئے بغیر واپس نہ جائے گا۔ معاویہؓ نے اس پر کہا اور بخدا، وہ ان دونوں اصحاب میں زیادہ اچھے تھے کہ اے عمرو! اگر اس لشکر نے اس لشکر کا استیصال کر دیا یا اس نے اس کا کر دیا تو (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) لوگوں کے امور (کی جواب دہی کے لئے) میری کفالت کون کرے گا۔ لوگوں کی عورتوں کے سلسلے میں میری کفالت کون کرے گا۔ لوگوں کے عیال کے سلسلے میں میری کفالت کون کرے گا؟ ❶ آخر معاویہؓ نے حسنؓ کے

❶ یعنی دونوں طرف مسلمان ہیں، وہ مارے جائیں یا ہماری طرف کے لوگ، بہرحال مسلمانوں کا ہی نقصان ہوگا اور مجھے اللہ کے حضور میں اس کی جوابدہی کرنی پڑے گی۔ اب تمہیں بتاؤ کہ کیا جب اللہ کی بارگاہ میں مجھ سے سوال ہوگا تو وہاں میرا کوئی ساتھ دے سکے گا؟

فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهٗ فَطَلَبَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِنَّا بَنُوْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَدْ اَصَبْنَا مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِيْ دِمَآئِهَا قَالَا فَاِنَّهٗ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَيَطْلُبُ اِلَيْكَ وَيَسْاَلُكَ قَالَ فَمَنْ لِّيْ بِهٰذَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ فَمَا سَاَلَهُمَا شَيْئًا اِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ فَصَالَحَهٗ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ اَبَابَكْرَةَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سِمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ اَبِيْ بَكْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

یہاں قریش کی شاخ بنوعبد شمس کے دو آدمی بھیجے۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کریز۔ آپ نے ان دونوں اصحاب سے فرمایا کہ حسن بن علیؓ کے یہاں جاؤ اور ان کے سامنے صلح پیش کرو۔ ان سے اس پر گفتگو کرو اور فیصلہ انہی کی مرضی پر چھوڑ دو۔ حسن بن علی علیہما السلام نے فرمایا۔ ہم بنوعبدالمطلب سے ہیں۔ یہ (خلافت) کا مال ہم نے خرچ کیا ہے (لوگوں پر) کیونکہ (اس دور میں) امت میں قتل وفساد کی گرم بازاری (جسے مال خرچ کر کے روکا جاسکتا ہے) ان دونوں اصحاب نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کے سامنے فلاں فلاں صورتیں رکھی ہیں، معاملہ آپ کی مرضی پر چھوڑا ہے اور آپ سے پوچھا ہے۔ حسنؓ نے دریافت فرمایا کہ اس کی ذمہ داری کون لے گا؟ ان دونوں قاصدوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ حضرت حسنؓ نے جس چیز کے متعلق بھی پوچھا تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں اور آخر آپ نے صلح کرلی۔ پھر فرمایا کہ میں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے سنا ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آنحضور ﷺ کے پہلو میں تھے اور آنحضور ﷺ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حسنؓ کی طرف اور فرماتے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرائے گا۔ مجھ سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ہمارے نزدیک اس حدیث کو حسن بصری کا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سننا ثابت ہے۔

باب ۱۶۸۴ ۔ هَلْ يُشِيْرُ الْاِمَامُ بِالصُّلْحِ

۱۶۸۴۔ کیا امام صلح کے لئے اشارہ کرسکتا ہے؟

(۲۵۱۲) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اُمَّهٗ عُمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ اَصْوَاتُهُمَا وَاِذَآ اَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ يَسْتَرْفِقُهٗ فِيْ شَيْءٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَآ اَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ الْمُتَاَلِّيْ عَلَى اللّٰهِ

۲۵۱۲۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن نے، ان سے ان کی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر جھگڑا سننے والوں کی آواز سنی، جس کی آواز بلند ہوگئی تھی۔ قصہ یہ تھا کہ ایک شخص دوسرے سے قرض میں کچھ کمی کرنے اور مطالبے میں نرمی برتنے کے لئے کہہ رہا تھا اور دوسرا کہتا تھا کہ خدا کی قسم میں یہ نہیں کرسکتا۔ آخر رسول اللہ ﷺ ان کی طرف گئے اور فرمایا کہ اس بات پر خدا کی قسم کھانے والے صاحب کہاں ہیں کہ وہ ایک اچھا کام نہیں کریں گے۔ ان صحابیؓ نے عرض کیا، میں ہی

لَایَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ فَقَالَ اَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَهٗ اَیُّ ذٰلِکَ اَحَبَّ

ہوں یارسول اللہ! میرا فریق جو چاہتا ہے وہی کردوں گا۔

(۲۵۱۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّهٗ کَانَ لَهٗ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِیِّ مَالٌ فَلَقِیَهٗ فَلَزِمَهٗ حَتّٰی ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَاکَعْبُ. فَاَشَارَ بِیَدِهٖ کَاَنَّهٗ یَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفَ مَاعَلَیْهِ وَتَرَکَ نِصْفًا

۲۵۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے ان سے اعرج نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے حدیث بیان کی اور ان سے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبداللہ بن حدرد اسلمیؓ پر ان کا قرض تھا، ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان کا پیچھا کیا (اور آخر تکرار ہوئی) اور دونوں کی آواز بلند ہوگئی۔ نبی کریم ﷺ ادھر گذرے، آپ نے فرمایا، اے کعب! اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، جیسے آپ کہہ رہے ہوں کہ آدھا (قرض کم کردو) چنانچہ انہوں نے آدھا قرض چھوڑ دیا اور آدھا لے لیا۔

باب ۱۶۸۵. فَضْلِ الْاِصْلَاحِ بَیْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَیْنَهُمْ

۱۶۱۵۔ لوگوں میں باہم صلح کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت۔

(۲۵۱۴) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْهِ الشَّمْسُ یَعْدِلُ بَیْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ

۲۵۱۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، انسان کے ہر جوڑ پر، ہر اس دن کا صدقہ واجب ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اور لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔ ❶

باب ۱۶۸۶. اِذَآ اَشَارَ الْاِمَامُ بِالصُّلْحِ فَاَبٰی حَکَمَ عَلَیْهِ بِالْحُکْمِ الْبَیِّنِ.

۱۶۸۶۔ امام کے اشارے پر اگر کسی فریق نے صلح سے انکار کیا تو پھر قانونی فیصلہ کرے۔

(۲۵۱۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ الزُّبَیْرَ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّهٗ خَاصَمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ کَانَا یَسْقِیَانِ بِهٖ کِلَاهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ اِسْقِ یَازُبَیْرُ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلٰی جَارِکَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ کَانَ ابْنُ عَمَّتِکَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ

۲۵۱۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک صحابی جو بدر کی لڑائی میں بھی شریک تھے کے خلاف حرہ کے نالے کے سلسلے میں اپنا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں انہوں نے پیش کیا، دونوں حضرات اس نالے سے (باغ) سیراب کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، زبیر تم پہلے سیراب کرلو، پھر اپنے پڑوسی کو بھی سیراب کرنے دو۔ انصاری صحابی کو غصہ آ گیا اور کہا یارسول اللہ! کیا اسی وجہ سے کہ یہ آپ کے پھوپھی کے لڑکے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا (زبیرؓ

❶ یعنی جو صدقہ واجب تھا وہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے سے ادا ہو جاتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا صدقہ واجب ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، اور لوگوں کے ساتھ انصاف وعدل کیا جائے۔ لوگوں میں صلح کرانا بھی ایک طرح کا انصاف ہے۔

ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَدْرَ فَاسْتَوْعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ حَقَّه' لِلزُّبَيْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ اَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَاْيٍ سَعَةٌ لَّه' وَلِلْاَنْصَارِيِّ فَلَمَّا اَحْفَظَ الْاَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعٰى لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَقَّه' فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ مَآ اَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ اِلَّا فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ اَلْاٰيَةَ

سے) کہ سیراب کرو اور پانی کو (اپنے باغ میں) اتنی دیر تک آنے دو کہ دیوار تک چڑھ جائے۔ اس مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق عطا فرمایا تھا۔ اس سے پہلے آپ ﷺ نے ایسا فیصلہ کیا تھا کہ جس میں حضرت زبیرؓ اور انصاری صحابیؓ دونوں کی رعایت تھی، لیکن جب انصاری نے رسول اللہ ﷺ کو غصہ دلایا تو آپ ﷺ نے زبیرؓ کو ان کا پورا حق عطا فرمایا قانون کے مطابق۔ عروہ نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، بخدا میرا خیال ہے کہ یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی تھی، ''پس ہرگز نہیں، تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوں گے جب تک اپنے اختلافات میں آپ کے فیصلے کو نافذ نہ مانیں گے۔'' الایہ

باب ١٦٨٧. الصُّلْحِ بَيْنَ الْغُرَمَآءِ وَاَصْحَابِ الْمِيْرَاثِ وَالْمُجَازَفَةِ فِيْ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَاَبَاسَ اَنْ يَّتَخَارَجَ الشَّرِيْكَانِ فَيَاْخُذَ هٰذَا دَيْنًا وَهٰذَا عَيْنًا فَاِنْ تَوِىَ لِاَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلٰى صَاحِبِهٖ

۱۶۸۷۔ قرض خواہوں اور وارثوں کی صلح اور اس میں تخمینہ سے کام لینا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر دو شریک آپس میں اس طرح صلح کرلیں کہ ایک قرض اور دوسرا نقد مال لے لے تو کوئی حرج نہیں، اب اگر ایک شریک کا مال ضائع ہوگیا تو اسے اپنے شریک سے مطالبہ کا حق ہوگا۔

(٢٥١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَآئِهٖ اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ فِيْهِ وَفَآءً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَه' فَقَالَ اِذَا جَدَدْتَّه' فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ اٰذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ وَمَعَه' اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَآءَكَ فَاَوْفِهِمْ فَمَا تَرَكْتُ اَحَدًا لَّه' عَلٰى اَبِيْ دَيْنٌ اِلَّا قَضَيْتُه' وَفَضَلَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ وَسْقًا سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ وَسِتَّةٌ لَوْنٌ اَوْسِتَّةٌ عَجْوَةٌ وَّسَبْعَةٌ لَوْنٌ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَه' فَضَحِكَ فَقَالَ ائْتِ اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ فَاَخْبَرْهُمَا فَقَالَا لَقَدْ عَلِمْنَا اِذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاصَنَعَ اَنْ سَيَكُوْنُ ذٰلِكَ وَقَالَ هِشَامٌ

۲۵۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن کیسان نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد جب شہید ہوئے تو ان پر قرض تھا، میں نے ان کے قرض خواہوں کے سامنے یہ صورت رکھی کہ قرض کے بدلے وہ (اس سال کی کھجور کے) پھل لے لیں۔ انہوں نے اس سے انکار کیا، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اس سے قرض پورا نہیں ہو سکے گا۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب پھل توڑ کر مربد (وہ جگہ جہاں کھجور خشک کرتے ہیں) جمع کرو، (تو مجھے اطلاع دینا) چنانچہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ تشریف لائے، ساتھ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ وہاں آپ ﷺ بیٹھے اور اس میں برکت کی دعا کی۔ پھر فرمایا کہ اب اپنے قرض خواہوں کو بلا لاؤ اور ان کا قرض ادا کردو، چنانچہ کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا جس کا میرے والد پر قرض رہا ہو اور میں نے اسے ادا نہ کردیا ہو اور تیرہ وسق کھجور باقی بچ گئے۔ سات وسق عجوہ میں اور چھ وسق لون میں سے یا چھ وسق عجوہ میں سے اور سات وسق لون میں سے۔ بعد میں، میں رسول اللہ

عَنْ وَّهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَابَكْرٍ وَّلَا ضَحِكَ وَقَالَ وَتَرَكَ اَبِىْ عَلَيْهِ ثَلٰثِيْنَ وَسْقًا دَيْنًا وَّقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ وَّهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلٰوةَ الظُّهْرِ

ﷺ سے مغرب کے وقت جا کے ملا اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا، ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کے یہاں جا کر انہیں بھی بتا دو۔ چنانچہ میں نے انہیں اطلاع دی تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو جو کرنا تھا جب آپ نے وہ کیا، جبھی ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ ایسا ہی ہوگا۔ ہشام نے وہب کے واسطے سے اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے عصر کے وقت (جابر رضی اللہ عنہ کی حاضری کا) ذکر کیا ہے اور انہوں نے نہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور نہ ہنسنے کا، یہ بھی بیان کیا کہ (جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میرے والد اپنے پر تیس وسق کا قرض چھوڑ گئے تھے اور ابن اسحاق نے وہب کے واسطہ سے اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے ظہر کی نماز کا ذکر کیا ہے۔

باب ١٦٨٨ . الصُّلْحِ بِالدَّيْنِ وَالْعَيْنِ

۱۶۸۷۔ قرض اور نقد کے ساتھ صلح۔

(٢٥١٧) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهٗ تَقَاضٰى بْنَ اَبِىْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِىْ بَيْتٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ فَقَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهٖ

۲۵۱۷۔ ہم سے عبیداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمرؓ نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عبداللہ بن کعب نے خبر دی اور انہیں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا، جو ان کا ان کے ذمہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر (تقاضے اور اس کے جواب میں) دونوں کی آواز اتنی بلند ہو گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی سنی۔ آپ ﷺ اس وقت اپنے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ باہر آئے اور اپنے حجرہ کا پردہ اٹھا کر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو آواز دی، آپ ﷺ نے پکارا، اے کعب! انہوں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا قرض کم کر دو آنحضور ﷺ نے اب (ابن ابی حدردؓ سے) فرمایا، اٹھو اور قرض ادا کر دو۔

كتاب الشروط

شرطوں کے مسائل

باب ١٦٨٩ . مَايَجُوْزُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِى الْاِسْلَامِ وَالْاَحْكَامِ وَالْمُبَايَعَةِ

۱۶۸۹۔ اسلام میں داخل ہوتے وقت اور معاملات اور خرید و فروخت کے وقت کس طرح کی شرطیں جائز ہو سکتی ہیں؟

(٢٥١٨) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

۲۵۱۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا،

اِنَّهٗ سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ ابْنُ عَمْرٍو يَوْمَئِذٍ كَانَ فِيْمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَايَاْتِيْكَ مِنَّا اَحَدٌ وَّاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَهٗ اِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُوْنَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوْا مِنْهُ وَاَبٰى سُهَيْلٌ اِلَّا ذٰلِكَ فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ اَبَاجَنْدَلٍ اِلٰى اَبِيْهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَّلَمْ يَاْتِهٖ اَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ اِلَّا رَدَّهٗ فِيْ تِلْكَ الْمُدَّةِ وَاِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَّجَآءَ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ وَكَانَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ مِّمَّنْ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَّهِيَ عَاتِقٌ فَجَآءَ اَهْلُهَا يَسْئَلُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْجِعَهَآ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَرْجِعْهَآ اِلَيْهِمْ لِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِنَّ اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلَاهُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اِلٰى غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهٖ وَاللّٰهِ مَامَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ وَمَا بَايَعَهُنَّ اِلَّا بِقَوْلِهٖ

انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انہوں نے خلیفہ مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، یہ دونوں حضرات اصحاب رسول اللہ ﷺ کے واسطہ سے خبر دیتے تھے کہ جب سہیل بن عمرو نے (حدیبیہ میں کفار کی طرف سے معاہدہ صلح) لکھا تو جو شرائط نبی کریم ﷺ کے سامنے سہیل نے رکھی تھیں، ان میں یہ بھی تھی کہ ہم میں سے کوئی بھی شخص اگر آپ کے یہاں (فرار ہوکر) جائے، خواہ وہ آپ کے دین پر ہی کیوں نہ ہو، تو آپ کو اسے ہمارے حوالے کرنا پڑے گا۔ مسلمان یہ شرط پسند نہیں کر رہے تھے اور اس پر انہیں دکھ ہوا تھا، لیکن سہیل کا اس پر اصرار تھا اس لئے نبی کریم ﷺ نے اسے (معاہدہ میں) لکھوایا۔ اتفاق سے اسی دن ابوجندل رضی اللہ عنہ کو (جو مسلمان ہوجانے کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں کی اذیتوں کا شکار تھے اور کسی طرح بیڑیاں گھسیٹتے ہوئے قید سے فرار ہوکر حدیبیہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تھے ان کے والد سہیل بن عمرو کے حوالے کردیا گیا (معاہدے کے تحت) اسی طرح مدت صلح میں جو مرد بھی آنحضور ﷺ کی خدمت میں (مکہ سے فرار ہوکر آیا) آپ ﷺ نے اسے ان کے حوالے کردیا، خواہ وہ مسلمان کیوں نہ رہا ہو، لیکن بہت سی مومن خواتین بھی ہجرت کرکے آگئی تھیں، ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی ان میں شامل تھیں جو اسی دن مکہ سے فرار ہوکر آپ ﷺ کی خدمت میں آئی تھیں، آپ جوان تھیں اور جب آپ کے گھر والے آئے اور رسول اللہ ﷺ سے آپ کی واپسی کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں ان کے حوالے نہیں کیا۔ کیونکہ خواتین کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماچکا تھا کہ (ترجمہ) "جب مومن خواتین تمہارے یہاں ہجرت کرکے پہنچیں تو پہلے تم ان کا امتحان لے لو (کہ واقعی ان کی ہجرت کی وجہ ایمان ہے یا کچھ اور) یوں تو ان کے ایمان کو جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔" الخ عروہؒ نے بیان کیا کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کرنے والی خواتین کا اس آیت کی وجہ سے امتحان لیا کرتے تھے "اے مسلمانو! جب تمہارے یہاں مسلمان خواتین ہجرت کرکے آئیں تو تم ان کا امتحان لو۔" غفور رحیم تک۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان خواتین میں جو اس شرط کا اقرار کرلیتیں تو رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ میں نے تم سے بیعت کی۔ آپ صرف زبان سے بیعت میں اکتفا فرماتے تھے۔ بخدا بیعت کرتے وقت آپ ﷺ کے ہاتھ نے کسی

بھی عورت کے ہاتھ کو بھی نہیں چھوا، بلکہ آپ ﷺ ان سے صرف زبان سے بیعت لیا کرتے تھے۔

(۲۵۱۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِیْرًا یَقُوْلُ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطَ عَلَیَّ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ

۲۵۱۹۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زیاد بن علاقہ نے بیان کیا کہ میں نے جریر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی تو آپ ﷺ نے مجھ سے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنے کا عہد لیا تھا۔

(۲۵۲۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسُ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ

۲۵۲۰۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنے پر بیعت کی تھی۔

باب ۱۶۹۰ . اِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ

۱۶۹۰۔جب کسی نے تابیر کیا ہوا کھجور کا باغ بیچا۔

(۲۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّآ اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

۲۵۲۱۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے کوئی ایسا کھجور کا باغ بیچا جس کی تابیر ہو چکی تھی (تابیر کا مفہوم اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے) تو اس کے پھل (اس سال کے) بیچنے والے ہی کے ہوں گے، ہاں! اگر خریدار (پھل کے بھی بیع میں داخل ہونے کی) شرط لگا دے (تو پھل سمیت بیع متصور ہوگی)۔

باب ۱۶۹۱ . الشُّرُوْطِ فِی الْبَیْعِ

۱۶۹۱۔بیع کی شرطیں؟

(۲۵۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِیْرَةَ جَآءَتْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تَسْتَعِیْنُهَا فِیْ کِتَابَتِهَا وَلَمْ تَکُنْ قَضَتْ مِنْ کِتَابَتِهَا شَیْئًا قَالَتْ لَهَا عَآئِشَةُ ارْجِعِیْ اِلٰی اَهْلِکِ فَاِنْ اَحَبُّوْآ اَنْ اَقْضِیَ عَنْکِ کِتَابَتَکِ وَیَکُوْنُ وَلَاءُکِ لِیْ فَعَلْتُ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ بَرِیْرَةُ اِلٰی اَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَآءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیْکِ فَلْتَفْعَلْ وَیَکُوْنَ لَنَا وَلَاءُکِ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْتَاعِیْ

۲۵۲۲۔ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ بریرہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں اپنے مکاتبت کے معاملے میں ان سے مدد کے لئے آئیں۔ انہوں نے ابھی تک اس معاملے میں (اپنے مالکوں کو) کچھ دیا نہیں تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے یہاں جا کر (ان سے دریافت کرو) اگر وہ یہ صورت پسند کریں کہ تمہاری مکاتبت کی ساری قیمت میں ادا کر دوں اور ولاء میرے ساتھ تمہاری قائم ہو جائے تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہؓ نے اس کا تذکرہ جب اپنے مالکوں کے سامنے کیا تو انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ وہ عائشہؓ اگر چاہیں تو ایک کار

فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

ثواب تمہارے ساتھ کر سکتی ہیں (کہ تمہیں خرید کر آزاد کر دیں) لیکن ولاء تو ہمارے ہی ساتھ قائم ہوگی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم انہیں خرید کر آزاد کر دو، ولاء تو بہر حال اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ (حدیث گذر چکی ہے اور اس پر نوٹ بھی لکھا گیا ہے)۔

باب ۱۲۹۲۔ اِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَهْرَ الدَّآبَةِ اِلٰى مَكَانٍ مُسَمًّى جَازَ

۱۲۹۲۔ اگر بیچنے والے نے کسی خاص مقام تک سواری کی شرط لگائی تو جائز ہے۔ ❶

(۲۵۲۳) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَّقُوْلُ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهٗ قَدْ اَعْيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهٗ فَدَعَالَهٗ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهٗ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوَقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوَقِيَّةٍ فَبِعْتُهٗ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَتَيْتُهٗ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهٗ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَاَرْسَلَ عَلٰى اَثَرِيْ قَالَ مَا كُنْتُ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ اَفْقَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ اِسْحٰقُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ فَبِعْتُهٗ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ حَتّٰى اَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ وَقَالَ عَطَآءٌ وَّغَيْرُهٗ لَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ شَرَطَ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَلَكَ ظَهْرُهٗ حَتّٰى تَرْجِعَ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ

ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ (ایک غزوہ کے موقعہ پر) اپنے اونٹ پر سوار آ رہے تھے، اونٹ تھک گیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ کا ادھر سے گذر ہوا تو آپ ﷺ نے اونٹ کو ایک ضرب لگائی اور اس کے حق میں دعا فرمائی۔ چنانچہ اونٹ اتنی تیزی سے چلنے لگا کہ کبھی اس طرح نہیں چلا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے ایک اوقیہ میں مجھے بیچ دو۔ میں نے منع کیا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ اسے ایک اوقیہ میں مجھے بیچ دو۔ میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ بیچ دیا، لیکن اپنے گھر تک اس پر سواری کو مستثنیٰ کرا لیا، پھر جب ہم (مدینہ) پہنچ گئے تو میں نے اونٹ آپ ﷺ کو پیش کر دیا اور آپ ﷺ نے اس کی قیمت بھی ادا کر دی، لیکن جب میں واپس ہونے لگا تو میرے پیچھے ایک صاحب کو مجھے بلانے کے لئے بھیجا۔ میں حاضر ہوا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارا اونٹ کوئی لے تھوڑا ہی رہا تھا، اپنا اونٹ لے جاؤ، یہ تمہارا ہی مال ہے (اور قیمت واپس نہیں لی) شعبہ نے مغیرہ کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے عامر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ تک اونٹ پر مجھے سوار ہونے کی اجازت دی تھی۔ اسحاق نے جریر کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے مغیرہ نے کہ

❶ اس مسئلہ پر نوٹ اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔ احناف یہ کہتے ہیں کہ بیع کے معاملہ اور عقد میں اگر شرط لگائی گئی تو بیع باطل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر خرید و فروخت سے قطع نظر تبرع کے طور پر کوئی رعایت یا معاملہ کر لیا گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ نیچے جو کچھ حدیث میں ہے اس سے قطعی طور پر اس کی تعیین نہیں ہوئی کہ معاملے کی واقعی نوعیت کیا تھی۔ اس کے علاوہ مختلف روایات میں الفاظ کا بھی اختلاف ہے اور دوسری طرف خود حدیث میں ایک قطعی اور کلی قاعدہ بیان کر دیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شرط کے ساتھ بیع سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے احناف کہتے ہیں کہ کوئی ایسی شرط نہ لگائی جائے جس میں فریقین میں سے کسی ایک کا فائدہ ہو اور بیع کے سلسلے میں اسلامی قواعد کے مطابق نہ ہو۔ اس باب کی پوری حدیث پڑھنے سے ایک قابل لحاظ بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ سارا معاملہ بیع و شراء سے زیادہ حسن معاملت اور تبرع کا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی شرط کو بھی تبرع پر نہ محمول کیا جائے۔

الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغْ عَلَيْهِ اِلٰى اَهْلِكَ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ وَابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ وَّهْبٍ عَنْ جَابِرٍ اِشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقِيَّةٍ وَّتَابَعَهٗ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ وَّغَيْرِهٖ عَنْ جَابِرٍ اَخَذْتُهٗ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَهٰذَا يَكُوْنُ وَقِيَّةٌ عَلٰى حِسَابِ الدِّيْنَارِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الثَّمَنَ مُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَاَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَّقَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَقِيَّةُ ذَهَبٍ وَّقَالَ اَبُوْاِسْحٰقَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ وَّقَالَ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِطَرِيْقِ تَبُوْكَ اَحْسِبُهٗ قَالَ بِاَرْبَعِ اَوَاقٍ وَّقَالَ اَبُوْنَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا وَّقَوْلُ الشَّعْبِيِّ بِوَقِيَّةٍ اَكْثَرُ وَالْاِشْتِرَاطُ اَكْثَرُ وَاَصَحُّ عِنْدِيْ قَالَهٗ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ

(جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا) پس میں نے اونٹ اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ پہنچنے تک اس پر میں سوار ہوں گا۔ عطاء وغیرہ نے بیان کیا کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا) اس پر مدینہ تک سواری تمہاری ہے۔ محمد بن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا مدینہ) پہنچنے تک سوار اس پر تم ہی رہو گے۔ ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ مدینہ تک سواری کی آنحضور ﷺ نے مجھے اجازت دی تھی۔ اعمش نے سالم کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) اپنے گھر تک اس پر سوار ہو کے جاؤ۔ عبیداللہ اور ابن اسحاق نے وہب کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ اونٹ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک اوقیہ میں خریدا تھا۔ اس روایت کی متابعت زید بن اسلم نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے۔ ابن جریج نے عطاء وغیرہ کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ (نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا) میں تمہارا یہ اونٹ چار دینار میں لیتا ہوں۔ اس حساب سے کہ ایک دینار دس درہم کا ہوتا ہے، چار دینار کا ایک اوقیہ ہوگا۔ مغیرہ نے شعبی کے واسطہ سے اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے (ان کی روایت میں) اسی طرح ابن المنکدر اور ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے اپنی روایت میں قیمت کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اعمش نے سالم سے اور انہوں نے جابرؓ سے اپنی روایت میں ایک اوقیہ سونے کی وضاحت کی ہے۔ ابواسحاق نے سالم سے اور انہوں نے جابرؓ سے اپنی روایت میں دو سو درہم بیان کئے ہیں اور داؤد بن قیس نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن مقسم نے اور ان سے جابرؓ نے کہ حضور ﷺ نے اونٹ تبوک کے راستے میں (غزوہ سے واپس ہوتے ہوئے) خریدا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا کہ چار اوقیے میں (خریدا تھا) ابونضر نے جابر سے روایت میں بیان کیا کہ بیس دینار میں خریدا تھا۔ شعبی کے بیان کے مطابق ایک اوقیہ ہی زیادہ روایتوں میں ہے، اسی طرح شرط لگانا بھی زیادہ روایتوں سے ثابت ہے اور میرے نزدیک صحیح بھی یہی ہے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا۔

باب ۱۶۹۳. الشُّرُوْطِ فِي الْمُعَامَلَةِ

۱۶۹۳۔ معاملات کی شرطیں۔

(۲۵۲۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا

۲۵۲۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان

اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِیْلَ قَالَ لَافَقَالَ تَکْفُوْنَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِکُکُمْ فِی الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

سے ابوالزنا نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ پیشکش کی کہ ہمارے کھجور کے باغات آپ ہم میں اور ہمارے بھائیوں میں (مہاجرین) میں تقسیم فرمادیں (مواخات کے بعد) لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس پر انصار نے کہا (مہاجرین سے) کہ آپ لوگ ہمارے باغات کے کام کردیا کریں اور ہمارے ساتھ پھل میں شریک ہوجائیں۔ مہاجرین نے کہا کہ ہم نے سن لیا اور ہم ایسا ہی کریں گے۔

(۲۵۲۵) حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ ابْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ الْیَهُوْدَ اَنْ یَّعْمَلُوْهَا وَیَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَایَخْرُجُ مِنْهَا

۲۵۲۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی اراضی یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ اس میں کام کریں اور اسے بوئیں تو آدھی پیداوار انہیں دی جایا کرے گی۔

باب ۱۶۹۴۔ الشُّرُوْطِ فِی الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّکَاحِ وَقَالَ عُمَرُ اَنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوْقِ عِنْدَ الشُّرُوْطِ وَلَکَ مَاشَرَطْتَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ صِهْرًا لَّهٗ فَاَثْنٰی عَلَیْهِ فِیْ مُصَاهَرَتِهٖ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَصَدَقَنِیْ وَوَعَدَنِیْ فَوَفٰی لِیْ

۱۶۹۴۔ نکاح کے وقت مہر کی شرطیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حقوق کی قطعیت شرائط کے پورا کرنے کے وقت ہوتی ہے اور تمہیں شرط کے مطابق ہی ملے گا۔ مسور نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ نے اپنے ایک داماد کا ذکر فرمایا اور (حقوق) دامادی کی ادائیگی میں ان کی بڑی تعریف کی اور فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جب بھی کوئی بات کہی تو سچ کہی اور وعدہ کیا تو اس میں پورے نکلے۔

(۲۵۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَااسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ

۲۵۲۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، وہ شرطیں جن کے ذریعہ تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے، پوری کی جانے کی سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

باب ۱۶۹۵۔ الشروط فی المزارعة

۱۶۹۵۔ مزارعت کی شرطیں۔

(۲۵۲۷) حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِیَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ یَقُوْلُ کُنَّا اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلًا فَکُنَّا نُکْرِیْ الْاَرْضَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنُهِیْنَا عَنْ ذٰلِکَ وَ

۲۵۲۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حنظلہ زرقی سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ ہم اکثر انصار کاشتکاری کرتے تھے اور ہم زمین بٹائی پر دیتے تھے۔ ❶ اکثر ایسا ہوتا کہ

❶ یہاں مراد اس صورت سے جس میں زمیندار اور مزارع یہ طے کرلیتے تھے کہ کھیت کے فلاں قطعہ کی پیداوار ایک فریق کو ملے گی اور دوسرے کی دوسرے فریق کو، کیونکہ اس میں عموماً کسی ایک فریق کو نقصان اور خسارہ کا احتمال رہتا ہے۔

لَمْ نُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ

کسی کھیت کے ایک قطعے میں پیداوار ہوتی اور دوسرے میں نہ ہوتی، اس لئے ہمیں اس سے منع کر دیا گیا، لیکن چاندنی (روپے وغیرہ) کے لگان سے منع نہیں کیا گیا۔

باب ۱۶۹۶. مَالَایَجُوْزُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِی النِّکَاحِ

(۲۵۲۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَایَزِیْدَنَّ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَایَخْطُبَنَّ عَلٰی خِطْبَتِهٖ وَلَاتَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَکْفِیَٔ اِنَاۤءَ هَا

۱۶۹۶۔ جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں

۲۵۲۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان تجارت نہ بیچے، کوئی شخص نجش نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت میں (بدنیتی کے ساتھ) کسی قسم کی زیادتی کرے، نہ کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح کی موجودگی میں اپنا پیغام بھیجے اور کوئی عورت (کسی مرد سے) اپنی (دینی یا نسبی) بہن کے طلاق کا مطالبہ نہ کرے (جو اس مرد کے نکاح میں ہو) تا کہ اس طرح اس کے گھر کی خود مالک بن بیٹھے۔

باب ۱۶۹۷. اَلشُّرُوْطِ الَّتِیْ لَاتَحِلُّ فِی الْحُدُوْدِ

(۲۵۲۹) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ اَنَّهُمَا قَالَا اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْشُدُکَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَیْتَ لِیْ بِکِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ وَاِنِّیْ اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلَی ابْنِی الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّوَلِیْدَةٍ فَسَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّمَا عَلَی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَّاَنَّ عَلَی امْرَاَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ

۱۶۹۷۔ جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں۔ ❶

۲۵۵۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ دیہات کے رہنے والے ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یارسول اللہ! میں آپ سے اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ میرا فیصلہ کتاب اللہ کی روشنی میں کر دیں، دوسرے فریق نے جو اس سے زیادہ سمجھدار تھے، کہا کہ جی ہاں، کتاب اللہ سے ہی ہمارا فیصلہ فرمایئے اور مجھے (اپنا مقدمہ پیش کرنے کی) اجازت دیجئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پیش کرو۔ انہوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ میرا بیٹا ان صاحب کے یہاں مزدور تھا۔ پھر اس نے ان کی بیوی سے زنا کر لیا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ (زنا کی سزا میں) میرا لڑکا رجم کر دیا جائے گا تو میں نے اس کے بدلے میں سو بکریاں اور ایک باندی دی۔ پھر اہل علم سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے لڑکے کو (زنا کی سزا میں، کیونکہ وہ غیر شادی شدہ تھا) سو کوڑے

❶ حدود اللہ تعالیٰ کا حق ہے، بندہ اپنے غالب۔ وقادر پروردگار کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کی سزا میں اس پر حد جاری کی جاتی ہے اس لئے وہ بندوں کی باہمی صلح سے ٹالی نہیں جاسکتی ہے۔ جب بھی جرم ثابت ہوگا حد بھی جاری کی جانی ضروری ہوگی، جیسا کہ آنحضور ﷺ نے اس باب کے تحت حدیث میں فیصلہ فرمایا، البتہ جو سزائیں انسانوں کے حقوق کی وجہ سے دی جاتی ہیں ان میں صلح وغیرہ کی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ اُغْدُ يَا اُنَيْسُ اِلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَاَمَرَبِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ

لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کر دیا جائے گا۔ البتہ اس کی بیوی رجم کر دی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ سے کروں گا، باندی اور بکریاں تمہیں واپس ملیں گی، البتہ تمہارے لڑکے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جائے گا۔ اچھا، انیس تم اس عورت کے یہاں جاؤ، اگر وہ بھی اعتراف کرے (زنا کا) تو اسے رجم کر دو (کیونکہ وہ شادی شدہ تھی) بیان کیا کہ انیسؓ اس عورت کے یہاں گئے اور اس نے اعتراف کر لیا۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کے حکم پر رجم کی گئی۔

باب ۱۶۹۸. مَايَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ اِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلٰى اَنْ يُّعْتَقَ

۱۶۹۸۔ مکاتب اگر اپنی بیع پر اس وجہ سے راضی ہو جائے کہ اسے آزاد کر دیا جائے گا تو اس کے ساتھ کونسی شرائط جائز ہو سکتی ہیں؟

(۲۵۳۰) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ الْمَكِّيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيْرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ يَااُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اشْتَرِيْنِيْ فَاِنَّ اَهْلِيْ يَبِيْعُوْنِيْ فَاَعْتِقِيْنِيْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ اِنَّ اَهْلِيْ لَايَبِيْعُوْنِيْ حَتّٰى يَشْتَرِطُوْا وَلَآئِيْ قَالَتْ لَاحَاجَةَ لِيْ فِيْكِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْبَلَغَه' فَقَالَ مَاشَانُ بَرِيْرَةَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا وَلْيَشْتَرِطُوْا مَاشَآءُ وْاقَالَتْ فَاشْتَرَيْتُهَا فَاَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَآءَ هَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَةَ شَرْطٍ

۲۵۳۰۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن مکی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ بریرہؓ میرے یہاں آئیں۔ انہوں نے کتابت کا معاملہ کر لیا تھا مجھ سے کہنے لگیں کہ اے ام المومنین! مجھے آپ خرید لیں، کیونکہ میرے مالک مجھے بیچنے پر تیار ہیں۔ پھر آپ مجھے آزاد کر دیجئے۔ عائشہؓ نے فرمایا کہ ہاں (میں ایسا کروں گی) لیکن بریرہؓ نے پھر کہا کہ میرے مالک مجھے اسی وقت بیچیں گے جب ولاء کی شرط اپنے لئے لگالیں۔ اس پر عائشہؓ نے فرمایا کہ پھر مجھے ضرورت نہیں ہے۔ جب نبی کریم ﷺ نے سنا، یا آپ کو معلوم ہوا (اور راوی کو شبہ تھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بریرہؓ کا کیا معاملہ ہے؟ تم اسے خرید کر آزاد کر دو، وہ لوگ جو چاہیں شرط لگالیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے بریرہؓ کو آزاد کر دیا اور ان کے مالک نے ولاء کی شرط [illegible] رکھی۔ آنحضور ﷺ نے یہی فرمایا کہ ولاء اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے (دوسرے) جو چاہیں شرطیں لگاتے رہیں۔

باب ۱۶۹۹. الشُّرُوْطِ فِي الطَّلَاقِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَآءٌ اِنْ بَدَاَ بِالطَّلَاقِ اَوْاَخَّرَ فَهُوَاَحَقُّ بِشَرْطِهٖ

۱۶۹۹۔ طلاق کی شرطیں۔ ابن مسیب، حسن اور عطاء نے فرمایا کہ (جملہ) شروع طلاق سے کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ نفاذ شرط کے مطابق ہی ہوگا۔

(۲۵۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۲۵۳۱۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابوحازم نے اور

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّیْ وَاَنْ یَّبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْاَعْرَابِیِّ وَاَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا وَاَنْ یَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَنَهٰی عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِیَةِ تَابَعَهٗ مُعَاذٌ وَعَبْدُالصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ نُهِیَ وَقَالَ اٰدَمُ نُهِیْنَا وَقَالَ النَّضْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَهٰی

ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (تجارتی قافلوں کی) پیشوائی سے منع کیا تھا اور اس سے بھی کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان تجارت بیچے اور اس سے بھی کہ کوئی عورت اپنی (دینی یا نسبی) بہن کے طلاق کی شرط لگائے اور اس سے کہ کوئی اپنے کسی بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ لگائے (بگاڑنے کے لئے) اسی طرح آپ نے نجش اور تصریہ سے بھی منع فرمایا تھا۔ اس روایت کی متابعت معاذ اور عبدالصمد نے شعبہ کے واسطہ سے کی ہے۔ غندر اور عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ممانعت کی گئی تھی (مجہول کے صیغے کے ساتھ) آدم نے بیان کیا کہ ہمیں منع کیا گیا تھا۔ نضر اور حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ منع کیا تھا (رسول اللہ ﷺ نے)۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا پارہ نمبر ۱۰ پورا ہوا۔